وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

احادیث نبویہ کا واحد جامع اور مستند مجموعہ

مؤطا امام مالک (کامل)

ترجمہ و تحشیہ

علامہ مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۲۸۔ اردو بازار لاہور

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

احادیثِ نبویّہ کا اوّلیں جامع اور مستند مجموعہ

مؤطّا امام مالک (مکمّل) علیہ الرحمۃ

ترجمہ و تحشیہ

علّامہ مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مدظلہٗ

مترجم

صحیح للبخاری سننِ ابن ماجہ سنن ابوداؤد وغیرہا

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار لاہور

marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

یہ کتاب کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے، جس کا کوئی جملہ، پیرہ، لائن یا کسی قسم کے مواد کی نقل یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔

Copyright ©
All Rights reserved
This book is registered under the copyright act. Reproduction of any part, line, paragraph or material from it is a crime under the above act.

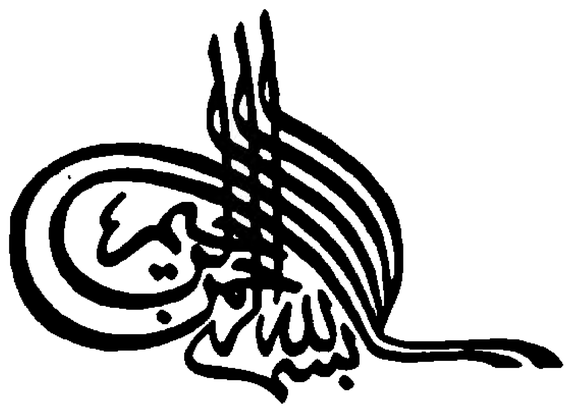

نام کتاب : موطاامام مالک (مکمل ۲ حصے)

تصنیف : امام مالک بن انس اصبحی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتصحیح : مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری قدس سرہٗ

اہتمام وتزئین : سید اعجاز احمد

خوشنویس : نذیر احمد کیلانی

اشاعت اوّل : ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

الطبع الثانی : صفر ۱۴۲۴ھ/اپریل ۲۰۰۳ء

مطبع : ہاشم اینڈ حماد پرنٹرز، لاہور

قیمت : -/295 روپے

Farid Book Stall®
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور
فون نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۳۱۲۱۷۳۔۷۱۲۳۴۳۵
فیکس نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۲۲۴۸۹۹
ای۔میل : info@faridbookstall.com
ویب سائٹ : www.faridbookstall.com

marfat.com

Marfat.com

عرضِ ناشر

حقیقت میں قرآن وحدیث ہی دین کے ماخذ ہیں۔ قرآنِ کریم اجمال ہے اور احادیثِ مطہرہ اسی اجمال کی تفصیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کلام الٰہی کی عملی اور منہ بولتی تصویر ہے۔ آپ جو کچھ کہتے اور فرماتے رہے وہی حدیث ہے۔ احادیث کا مطالعہ کرنے سے اللہ کے حبیب کی ساری زندگی کا نقشہ نگاہوں کے سامنے آجاتا ہے اور پڑھنے والے کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ہم نے اپنی زندگی کے شب و روز کس طرح گزارنے ہیں۔

اس ضرورت کے پیشِ نظر اکابر نے احادیث کے ذخیرے جمع کیے تاکہ اہل اسلام کو رہنمائی کا پورا سروسامان میسر آجائے۔ مشہور کتب احادیث میں سے بفضلہٖ تعالیٰ ہم صحیح بخاری، سنن نسائی، مسند امام اعظم، جامع ترمذی، سنن ابنِ ماجہ اور اشعۃ اللمعات، جلد اوّل کو اردو ترجمے کے ساتھ شایانِ شان طریقے سے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کر چکے ہیں اور اب موطأ امام مالک کو لے کر حاضرِ خدمت ہیں اور فرید بک سٹال یہ سعادت حامد اینڈ کمپنی کے تعاون سے حاصل کر رہی ہے۔

موطأ امام مالک کا ترجمہ بھی صحیح بخاری اور سنن ابن ماجہ کے فاضل مترجم اور ادیبِ شہیر علامہ محمد عبدالحکیم خاں اختر شاہجہان پوری نے کیا ہے۔ نیز معلوماتی اور بصیرت افروز حواشی لکھے ہیں۔ موصوف کا اندازِ تحریر سادہ، ایمان افروز، شگفتہ اور رواں ہے کیونکہ علوم دینیہ میں مہارت کے ساتھ وہ زبان و بیان پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔ موصوف کی تصانیف و تراجم کو عوام سے خواص تک ہر طبقۂ فکر میں بیحد پسند کیا جاتا ہے۔

ہم اپنے قارئین کے شکر گزار ہیں جنہوں نے امید سے بڑھ کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی اور ہمارے پیش کردہ ان علمی و ایمانی ذخیروں کو یوں ہاتھوں ہاتھ لے گئے جیسے وہ اسی انتظار میں بیٹھے تھے ہم اپنی پبلشر برادری کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے اس سلسلے میں دل کھول کر ہمارے ساتھ تعاون کیا اور ہمیں یقین واثق ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ اس پذیرائی اور تعاون میں روز بروز اضافہ ہوتا رہے گا اور ہم اس میدان میں آگے ہی قدم بڑھاتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

سید اعجاز احمد

marfat.com

Marfat.com

عرضِ مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا۔ کہ یہ دائمی مریض و سراپا معصیت اپنی علمی بے مائیگی کے باوجود آج بفضلہٖ تعالیٰ صحیح بخاری و سنن ابن ماجہ کے بعد موطاء امام مالک کے ترجمہ و حواشی کی ذمہ داری سے فارغ ہو گیا یہ سب میرے خالق و مالک کا فضل و کرم اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ عنایت کا کرشمہ ہے جو میرے مشائخ عظام کے لطف و کرم سے میسر آیا۔ احقر نے اس ترجمہ اور حواشی کے اندر حسب ذیل امور کو پیشِ نظر رکھا ہے:۔

۱۔ کوشش کی ہے کہ آسان، شگفتہ، بامحاورہ اور ایمان افروز زبان میں اردو ترجمہ ہو جائے۔

۲۔ ترجمہ و حواشی میں حفظِ مراتب کو پوری طرح ملحوظ رکھا ہے جس کا لحاظ رکھنا اہم ترین دینی فریضہ ہے اور ذرا سی بے توجہی سے ایک بات مفید ہونے کی جگہ ایمان کے لیے مُضر ہو جاتی ہے۔

۳۔ پیش آمدہ آیات کا حوالہ اس کے آگے قوسین کے اندر دیا ہے تاکہ قارئین کو قرآن کریم میں آیات کو تلاش کرنے کی سہولت ہو جائے پہلا نمبر سورت کا اور دوسرا آیت کا ہے۔

۴۔ آیات کا بالمقابل اردو ترجمہ پیش کر دیا ہے جو تفاسیر معتبرہ و معتمدہ سے پوری مطابقت رکھتا ہے۔

۵۔ سند کو چھوڑ کر صرف روایت کرنے والے صحابی یا تابعی سے اردو ترجمہ شروع کیا ہے تاکہ ہر حدیث کا ترجمہ اس کے بالمقابل برابر رہے کیونکہ متن سے ترجمے کے الفاظ زائد ہوتے ہیں۔

۶۔ اجتہادی مسائل میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا مذہب ہے۔ احقر نے حواشی میں ان کے ساتھ دوسرے آئمہ کے مذاہب کی وضاحت بھی کر دی ہے اور خصوصاً امام اعظم ابو حنیفہ کے مذاہب کی وضاحت کرتے ہوئے حنفی مذہب کی تائید کرنے والی حدیثیں بھی درج کر دی ہیں۔

۷۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ عالم مدینہ، علوم دینیہ کے سمندر اور امام مذہب ہونے کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے عاشق تھے بلکہ یوں کہیے کہ اپنے دور میں کاروان عاشقانِ رسول کے قافلہ سالار تھے۔ انہوں نے عشقِ رسول کی ایسی شمع روشن کی جو اہلِ ایمان کو مشعل راہ کا کام دیتی رہے گی۔ بفضلہٖ تعالیٰ احقر نے بھی موطاء امام مالک کا ترجمہ بساط بھر اسی رنگ میں ڈوب کر کیا ہے اور حواشی کے اندر جذبۂ عشقِ رسول کو چمکانے کی خاطر ایسی احادیث کے مفہوم کو اجاگر کرنے کی حتی الامکان خصوصی کوشش کی ہے جو شانِ رسالت کو بیان کر رہی ہیں۔ حواشی میں اکابر کی کتب معتمدہ سے پوری پوری مدد لی گئی ہے۔ چونکہ ایسی ہر عبارت کے ساتھ حواشی میں حوالہ بھی پیش کر دیا گیا ہے لہٰذا ان کتابوں کی یہاں فہرست پیش کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ ان حواشی کو تاریخی لحاظ سے تنویر المسالک حواشی موطاء امام مالک اور اگر کوئی چاہے تو تاریخی لحاظ سے انہیں مظہر المسالک شرح موطاء امام مالک کے نام سے بھی یاد کر سکتا ہے۔

۱۴ ۱۲ ۱۹ ۶ ۸۲

marfat.com
Marfat.com

موطاء امام مالک کتب احادیث کے اندر امہات الکتب میں شامل اور اس سلسلے میں سرفہرست بھی ہے ہر دور میں اہلِ علم حضرات نے اس سے استفادہ کیا اور تاقیامت کرتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ عربی میں ہونے کے باعث ہر ایک اس ایمان افروز مجموعے سے استفادہ نہیں کر سکتا۔ افادیت کو عام کرنے کی خاطر اسے ترجمے کے ساتھ منظرِ عام پر لانے کا اقدام بڑا مبارک اور اہلِ اسلام کی خیر خواہی ہے۔ یہ ناچیز اس کے ترجمہ و تحشیہ میں کہاں تک کامیاب رہا اس کا اندازہ تو اہل علم حضرات ہی لگا سکتے ہیں ہاں اتنا ضرور عرض کروں گا کہ احقر کو اپنی نااہلی اور علمی بے مائیگی کا پورا پورا احساس ہے لہٰذا علم دوست حضرات اس ناچیز کو غلطیوں اور فروگزاشتوں سے ناشر کی معرفت مطلع فرمائیں اور اپنے مفید مشوروں سے بھی نوازیں تو یہ ان کی ذرّہ نوازی ہو گی۔

حوصلہ شکن علالت کے دوران یہ جانکاہی محض اس لیے کی ہے کہ اہلِ اسلام کو فائدہ پہنچے۔ خدائے ذوالمنن اپنے اس حقیر بندے کی اس ناچیز کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے، اسے ناشر اور اس ناقابلِ ذکر و سراپا معصیت انسان کے لیے کفّارۂ سیئات، توشۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ. وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

خاکپائے اکابر:۔ محمد عبدالحکیم خاں اختر

مجددی، مظہری، شاہجہان پوری

لاہور چھاؤنی

۲۱، ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ

مطابق ۱۰، اکتوبر ۱۹۸۲ء

marfat.com

Marfat.com

فہرست ابواب موطا امام مالک، مکمل و مترجم (عربی، اردو)

باب	مضامین	صفحہ
	عرضِ ناشر	۳
	عرضِ مترجم	۴
	حرفِ آغاز (از مولانا غلام رسول سعیدی)	۲۳
	۱۔ کتاب وقوت الصلوٰۃ	۳۹
۱	اوقاتِ نماز کا بیان	۳۹
۲	نمازِ جمعہ کا وقت	۴۴
۳	جس نے نماز کی ایک رکعت پائی	۴۵
۴	دلوک الشمس اور غسق اللیل کی تفسیر	۴۶
۵	اوقاتِ نماز کے بارے میں	"
۶	نماز سے سو جانے کا بیان	۴۸
۷	دوپہر کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت	۴۹
۸	کچا لہسن کھا کر مسجد میں جانے اور منہ ڈھانپنے کی ممانعت۔	۵۰
	۲۔ کتاب الطہارت	۵۱
۱	وضو کی ترکیب	"
۲	سونے والے کا وضو کرنا جب کہ نماز پڑھنے کھڑا ہو۔	۵۲
۳	وضو کا پانی	۵۳
۴	جن باتوں سے وضو لازم نہیں آتا	۵۵
۵	آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہ کرنا	۵۶
۶	وضو و طہارت کے متعلقات	۵۸
۷	سر اور کانوں کے مسح کا بیان	۶۲
۸	موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۶۳

باب	مضامین	صفحہ
۹	موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ	۶۵
۱۰	نکسیر پھوٹنے کے بارے میں	"
۱۱	نکسیر پھوٹنے وقت کیا کرے	"
۱۲	اگر زخم یا نکسیر کا خون برابر جاری رہے	۶۶
۱۳	مذی سے وضو لازم آتا ہے	"
۱۴	ودی کے نکلنے سے وضو نہ کرنا	۶۷
۱۵	شرمگاہ چھونے سے وضو کا لازم ہونا	۶۸
۱۶	اپنی عورت کو بوسہ دینے سے وضو ٹوٹ جانا ہے۔	۶۹
۱۷	غسلِ جنابت کا طریقہ	۷۰
۱۸	دخولِ سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔	۷۱
۱۹	جنبی کا غسل کرنے سے پہلے سونے یا کھانے کا ارادہ ہو تو قبل ازیں غسل کرے۔	۷۲
۲۰	جنبی نے غسل کیے بغیر بھول کر نماز پڑھ لی یا ناپاک کپڑے سے پڑھی تو نماز کا اعادہ کرے۔	۷۲
۲۱	عورت کو اگر احتلام ہو جائے تو مرد کی طرح اس کے لیے بھی غسل کرنا لازم ہے۔	۷۴
۲۲	غسل جنابت کے متعلقات	۷۵
۲۳	تیمم کا بیان	"
۲۴	تیمم کا طریقہ	۷۷
۲۵	جنبی کا تیمم کرنا	۷۸
۲۶	حائضہ عورت کے ساتھ مرد کے لیے کیا باتیں حلال ہیں۔	"
۲۷	حائضہ کب پاک ہوتی ہے:	۷۹

marfat.com
Marfat.com

باب	مضامین	صفحہ
۲۸	حیض کے متعلقات	۸۰
۲۹	مستحاضہ کا بیان	"
۳۰	ننھے بچے کے پیشاب کا حکم	۸۲
۳۱	کھڑے ہو کر پیشاب کرنا	"
۳۲	مسواک کے بارے میں	۸۳
	۳۔ کتاب الصلوٰۃ	۸۴
۱	نماز کی اذان کے بارے میں	"
۲	سفر میں بغیر وضو کے اذان کہنے کا بیان	۸۹
۳	سحری کے لیے اذان کہنا	"
۴	نماز شروع کرنے کا بیان	۹۰
۵	نماز مغرب و عشاء کی قرأت کے بارے میں	۹۱
۶	قراءت کا بیان	۹۳
۷	نمازِ فجر کی قرأت کے بارے میں	۹۴
۸	سورۂ فاتحہ کا بیان	"
۹	سری نمازیں امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا	۹۶
۱۰	جہری نمازیں امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنا	۹۷
۱۱	امام کے پیچھے آمین کہنے کے بارے میں	۹۸
۱۲	نماز میں بیٹھنے کا طریقہ	۹۹
۱۳	نماز میں تشہد پڑھنا	۱۰۱
۱۴	جو امام سے پہلے سر اٹھالے	۱۰۳
۱۵	جس نے دو رکعتوں کے بعد بھول کر سلام پھیر دیا	۱۰۴
۱۶	نمازی کو شک ہو جائے تو اپنی یاد پر نماز پوری کرے	۱۰۶
۱۷	جو نماز پوری کر لینے یا دو رکعتیں پڑھ لینے کے بعد سہواً کھڑا ہو جائے۔	۱۰۷
۱۸	نماز میں غافل کرنے والی چیز کو دیکھنا	۱۰۸
	۴۔ کتاب السہو	۱۱۰
۱	نماز بھول جانے پر کیا کرے	۱۱۰
	۵۔ کتاب الجمعہ	۱۱۱
۱	جمعہ کے روز غسل کرنے کا بیان	۱۱۱
۲	جب امام خطبہ پڑھے تو سامعین خاموش رہیں۔	۱۱۳
۳	جس نے نمازِ جمعہ کی ایک رکعت پائی	۱۱۴
۴	جس کی نمازِ جمعہ کے وقت تکبیر پھوٹ نکلے	"
۵	جمعہ کے روز سعی کرنے کا بیان	۱۱۵
۶	دورانِ سفر جمعہ پڑھنے کے لیے امام کا کسی گاؤں میں اُترنا۔	"
۷	جمعہ کی اس ساعت کا بیان جس میں دُعا مقبول ہے۔	۱۱۶
۸	جمعہ کے روز کپڑے بدلنا، لوگوں کی گردنوں سے پھلانگنا اور امام کی طرف منہ کر کے بیٹھنا۔	۱۱۸
۹	نمازِ جمعہ کی قرأت، اعتبار کرنا اور بغیر عذر کے نمازِ جمعہ ترک کرنا۔	۱۱۹
	۶۔ کتاب الصلوٰۃ فی رمضان	۱۲۰
۱	رمضان میں تراویح پڑھنے کی ترغیب	"
۲	قیامِ رمضان کے بارے میں	۱۲۱
	۷۔ کتاب صلوٰۃ اللیل	۱۲۴
۱	نمازِ تہجد کا بیان	"
۲	حضور کی نمازِ وتر	۱۲۶
۳	وتر کے بارے میں حکم	۱۳۰
۴	طلوعِ فجر کے بعد وتر پڑھنا	۱۳۴
۵	فجر کی سنتوں کا بیان	۱۳۵

marfat.com
Marfat.com

باب	مضامین	صفحہ
	۸۔ کتاب صلوٰۃ الجماعۃ	۱۳۷
۱	باجماعت نماز کی فضیلت	"
۲	نماز عشاء و فجر کی جماعت کا بیان	۱۳۸
۳	امام کے ساتھ نماز کا اعادہ کرنا	۱۴۰
۴	جماعت سے نماز پڑھنے کا طریقہ	۱۴۱
۵	امام کا بیٹھ کر نماز پڑھنا	"
۶	بیٹھنے کی نسبت کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی فضیلت	۱۴۳
۷	نمازِ نفل بیٹھ کر پڑھنے کا بیان	"
۸	نمازِ عصر کا بیان	۱۴۴
۹	ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کی اجازت	۱۴۵
۱۰	عورت کو صرف قمیص اور دوپٹے سے نماز پڑھنے کی اجازت۔	۱۴۶
	۹۔ کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر	۱۴۸
۱	سفر اور حضر میں دو نمازوں کا جمع کرنا	"
۲	سفر میں نماز قصر پڑھنا	۱۵۰
۳	قصر نماز کب واجب ہوتی ہے۔	۱۵۱
۴	مسافر کی نماز جبکہ وہ ٹھہرنے کا ارادہ نہ کرے	۱۵۲
۵	امام کی نماز جبکہ وہ ٹھہرنے کا ارادہ کرے	۱۵۳
۶	مسافر امام اور مقتدی کی نماز کا بیان	"
۷	مسافر کا دن یا رات میں نفل پڑھنا اور سواری پر نماز ادا کرنا۔	۱۵۴
۸	نماز چاشت کا بیان	۱۵۵
۹	نماز چاشت کے بارے میں	۱۵۶
۱۰	نمازی کے آگے سے گزرنے کا بیان	"
۱۱	نمازی کے آگے سے گزرنے کی اجازت	۱۵۷
۱۲	سفر میں نمازی کے آگے سترہ ہو	۱۵۸
۱۳	نماز میں کنکریوں کا ہٹانا	۱۵۸
۱۴	صفیں درست کرنے کے بارے میں	۱۵۹
۱۵	نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا	۰
۱۶	صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا	۱۶۰
۱۷	حاجتِ بول و براز کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت	"
۱۸	نماز کا انتظار کرنا اور نماز کے لیے جانا	"
۱۹	دو نفل پڑھنے سے پہلے مسجد میں بیٹھنے کی ممانعت	۱۶۲
۲۰	جس چیز پر سجدہ کرے تو اس پر دونوں ہاتھ رکھے۔	"
۲۱	نماز میں کسی جانب دیکھنا یا ضرورتاً تنحنح دینا	۱۶۳
۲۲	اگر امام کو رکوع میں پائے تو کیا کرے	۱۶۴
۲۳	حضور پر درود پڑھنے کا بیان	"
۲۴	نماز کی ادائیگی کے متعلقات	۱۶۵
۲۵	نماز کے دیگر متعلقات کا بیان	۱۶۷
۲۶	نماز کی ترغیب کا بیان	۱۷۳
	۱۰۔ کتاب العیدین	۱۷۴
۱	عیدین کے لیے غسل کرنا	"
۲	عیدین میں خطبے سے پہلے نماز کا حکم	"
۳	عید الفطر میں نماز سے پہلے کھانا	۱۷۵
۴	نمازِ عید میں تکبیریں اور قرأت	"
۵	عیدین کی نماز سے پہلے یا بعد میں نوافل پڑھنے کی ممانعت۔	۱۷۶
۶	نماز عیدین سے پہلے اور اُن کے بعد نوافل پڑھنے کی اجازت۔	"
۷	امام کے لیے نمازِ عید کو جانے کا وقت اور خطبے کا انتظار کرنا۔	۱۷۷
	۱۱۔ کتاب صلوٰۃ الخوف	۱۷۸

marfat.com
Marfat.com

باب	مضامین	صفحہ
۱	نمازِ خوف کا بیان	۱۷۸
	۱۲۔ کتاب صلوٰۃ الکسوف	۱۸۰
۱	نمازِ کسوف کا طریقہ	"
۲	نمازِ کسوف کے بارے میں روایات	۱۸۲
	۱۳۔ کتاب الاستسقاء	۱۸۳
۱	نمازِ استسقاء کا طریقہ	"
۲	نمازِ استسقاء کے بارے میں روایات	"
۳	بارش کو ستاروں کی وجہ سے جاننا	۱۸۴
	۱۴۔ کتاب القبلہ	۱۸۶
۱	بول و براز کے وقت قبلہ رُو ہونے کی ممانعت	"
۲	بول و براز کے وقت قبلہ رُو ہونے کی اجازت	"
۳	جانبِ قبلہ تھوکنے کی ممانعت	۱۸۷
۴	قبلے کے بارے میں روایات	"
۵	مسجدِ نبوی کی فضیلت	۱۸۸
۶	عورتوں کا مسجدوں میں جانا	"
	۱۵۔ کتاب القرآن	۱۹۰
۱	قرآنِ مجید چھونے کے لیے باوضو ہونے کا حکم	"
۲	بغیر وضو کے قرآنِ مجید پڑھنا	"
۳	تلاوتِ قرآنِ مجید کا وِرد مقرر کرنا	۱۹۱
۴	قرآنِ مجید کے بارے میں روایات	"
۵	سجدۂ تلاوت کے متعلق روایات	۱۹۴
۶	سورۂ اخلاص اور سورۂ ملک کا بیان	۱۹۶
۷	ذکرِ الٰہی کی فضیلت کے بارے میں روایات	۱۹۷
۸	دعا کے بارے میں روایات	۱۹۹

باب	مضامین	صفحہ
۹	دعا مانگنے کا طریقہ	۲۰۲
۱۰	نمازِ فجر اور نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت	۲۰۳
	۱۶۔ کتاب الجنائز	۲۰۵
۱	مُردے کو غسل دینے کا بیان	"
۲	مردے کے کفن کا بیان	۲۰۶
۳	جنازے کے آگے چلنے کا بیان	۲۰۷
۴	جنازے کے پیچھے آگ لے جانے کی ممانعت	"
۵	نمازِ جنازہ کی تکبیریں	۲۰۸
۶	میّت کے لیے دعا کرنا	"
۷	نمازِ فجر اور نماز عصر کے بعد نمازِ جنازہ پڑھنا	۲۰۹
۸	نمازِ جنازہ مسجد میں پڑھنا	۲۱۰
۹	نمازِ جنازہ کے متعلقات	"
۱۰	مُردے کو دفن کرنے کا بیان	۲۱۱
۱۱	جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہونا اور قبروں پر بیٹھنا	۲۱۲
۱۲	میّت پر رونے کی ممانعت	۲۱۲
۱۳	مصیبت کے وقت صبر کرنا	۲۱۴
۱۴	بوقتِ مصیبت صبر کرنے کے متعلق روایات	۲۱۴
۱۵	کفن چور کے بارے میں روایات	۲۱۶
۱۶	جنائز کے دیگر متعلقات	۲۱۶
۱۷	حواشی کتاب الصیام	۲۱۹
	۱۷۔ کتاب الصیام	۲۲۱
۱	رمضان کا چاند دیکھنا اور افطاری کا بیان	"
۲	فجر سے پہلے روزے کی نیت کرنا	۲۲۲
۳	روزہ جلد افطار کرنے کا بیان	"
۴	جنبی کے روزہ رکھنے کا بیان جبکہ صبح ہو جائے	۲۲۳
۵	روزہ دار کو بوسے کی اجازت	۲۲۵
۶	روزہ دار کے لیے بوسے کی ممانعت	۲۲۶

marfat.com
Marfat.com

باب	مضامین	صفحہ
۷	دورانِ سفر روزہ رکھنے کا بیان	۲۲۷
۸	رمضان میں سفر سے آنے اور جانے کا بیان	۲۲۸
۹	رمضان کے روزے کا کفارہ	"
۱۰	روزے کی حالت میں پچھنے لگوانے کا بیان	۲۳۰
۱۱	عاشورا کے روزے کا بیان	"
۱۲	عیدالفطر و عیدالاضحیٰ کا روزہ نیز دائمی روزے رکھنا	۲۳۱
۱۳	وصال کے روزوں کی ممانعت	"
۱۴	کفارۂ قتلِ خطا اور کفارۂ ظہار کے روزوں کا بیان	۲۳۲
۱۵	بیمار کے روزوں کا بیان	"
۱۶	نذر کا روزہ اور میت کی طرف سے روزے رکھنا	۲۳۳
۱۷	رمضان کے روزوں کی قضا و کفارہ کا بیان	
۱۸	نفلی روزوں کی قضا کا بیان	۲۳۶
۱۹	عذر کے باعث رمضان کے روزے نہ رکھنے کا فدیہ۔	۲۳۷
۲۰	روزوں کی قضا کے بارے میں	۲۳۸
۲۱	یومِ شک کے روزے کا بیان	"
۲۲	روزے کے بارے میں دیگر روایات	۲۳۹
۲۳	شبِ قدر کا بیان	۲۴۰
	۱۸۔ کتاب الاعتکاف	۲۴۳
۱	اعتکاف کا بیان	"
۲	جن چیزوں کے بغیر اعتکاف درست نہیں	۲۴۵
۳	معتکف کا نمازِ عید کے لیے نکلنا	۲۴۶
۴	اعتکاف کی قضا کا بیان	"
۵	اعتکاف میں نکاح کرنا	۲۴۷
	۱۹۔ کتاب الزکوٰۃ	۲۴۹
۱	کس مال کی زکوٰۃ دینا واجب ہے	"

باب	مضامین	صفحہ
۲	سونے چاندی کی زکوٰۃ کا بیان	۲۴۹
۳	کانوں کی زکوٰۃ کا بیان	۲۵۲
۴	دفینے کی زکوٰۃ کا بیان	۲۵۳
۵	جن چیزوں پر زکوٰۃ واجب نہیں	۲۵۳
۶	یتیم کے مال کی زکوٰۃ اور اس کے لیے تجارت کرنا۔	۲۵۴
۷	میراث کی زکوٰۃ کا بیان	۲۵۵
۸	قرضوں کی زکوٰۃ کا بیان	۲۵۶
۹	مالِ تجارت کی زکوٰۃ کا بیان	۲۵۷
۱۰	کنز سے کونسا مال مراد ہے	۲۵۹
۱۱	مویشیوں کی زکوٰۃ	"
۱۲	بیل گائے کی زکوٰۃ کا بیان	۲۶۰
۱۳	مشترکہ مال کی زکوٰۃ	۲۶۳
۱۴	بکریوں کی تعداد میں بچے بھی شامل کیے جائیں گے	۲۶۵
۱۵	اگر کسی کے ذمے دو سال کی زکوٰۃ واجب الادا ہو	۲۶۶
۱۶	زکوٰۃ وصول کرتے وقت لوگوں کو تنگ کرنے کی ممانعت۔	۲۶۷
۱۷	کن لوگوں کے لیے مالِ زکوٰۃ لینا جائز ہے۔	۲۶۸
۱۸	زکوٰۃ نہ دینے والوں پر سختی کرنے کا بیان	"
۱۹	پھلوں اور میووں کی زکوٰۃ	۲۶۹
۲۰	اناج اور زیتون کی زکوٰۃ	۲۷۱
۲۱	جن پھلوں پر زکوٰۃ واجب نہیں	۲۷۲
۲۲	وہ پھل ساگ اور ترکاری جن پر زکوٰۃ نہیں	۲۷۵
۲۳	لونڈی، غلام، گھوڑوں اور شہد کی زکوٰۃ	۲۷۶
۲۴	اہلِ کتاب اور مجوسیوں سے جزیہ لینے کا بیان	"
۲۵	ذمیوں سے عشر لینا	۲۷۹
۲۶	مالِ زکوٰۃ ادا کر کے پھر خریدنا یا لوٹانا۔	"
۲۷	جن پر صدقۂ فطر واجب ہے۔	۲۸۰

marfat.com

Marfat.com

باب	مضامین	صفحہ
۲۸	صدقۂ فطر کی مقدار	۲۸۱
۲۹	صدقۂ فطر ادا کرنے کا وقت	"
۳۰	جن پر صدقۂ فطر واجب نہیں	۲۸۲
	۲۰۔ کتاب الحج	۲۸۳
۱	احرام باندھنے کے لیے غسل کرنا	"
۲	محرم کے غسل کا بیان	۲۸۴
۳	احرام میں جو کپڑے پہننے ممنوع ہیں	۲۸۵
۴	احرام میں رنگین کپڑے پہننا	۲۸۶
۵	محرم کا پیٹی باندھنا	۲۸۷
۶	محرم کا منہ ڈھانپنا	"
۷	دورانِ حج خوشبو لگانے کا بیان	۲۸۸
۸	احرام باندھنے کے میقات	۲۹۰
۹	احرام باندھنے کا طریقہ	
۱۰	احرام میں بلند آواز سے لبیک کہنا	۲۹۲
۱۱	حجِ افراد کا بیان	۲۹۳
۱۲	حجِ قران کا بیان	"
۱۳	لبیک نہ کہنے کا بیان	۲۹۵
۱۴	اہلِ مکہ اور مکہ مکرمہ میں رہنے والوں کے احرام کا بیان۔	۲۹۶
۱۵	ہدی کے گلے میں کچھ لٹکا دینے سے آدمی محرم نہیں ہو جاتا۔	۲۹۷
۱۶	اگر عورت کو دورانِ حج حیض آجائے	۲۹۹
۱۷	حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا بیان	"
۱۸	عمرہ میں کب لبیک کہنا موقوف کرے	۳۰۰
۱۹	تمتع کا بیان	"
۲۰	جس صورت میں آدمی متمتع نہیں ہوتا	۳۰۲
۲۱	عمرہ کے بارے میں دیگر روایات	"
۲۲	محرم کے نکاح کا بیان	۳۰۴
۲۳	محرم کا پچھنے لگوانا	۳۰۵
۲۴	محرم کے لیے کس شکار کا کھانا جائز ہے	"
۲۵	کس شکار کا کھانا محرم کے لیے جائز نہیں ہے	۳۰۸
۲۶	حرم کے شکار کا بیان	۳۰۹
۲۷	شکار کے بارے میں حکم	"
۲۸	محرم کونسے جانوروں کو مار سکتا ہے	۳۱۰
۲۹	محرم کے لیے کونسے کام کرنے درست ہیں	۳۱۱
۳۰	دوسرے کی جانب سے حج کرنے کا بیان	۳۱۲
۳۱	جسے دشمن روک دیں	۳۱۳
۳۲	جو دشمن کے علاوہ کسی اور سبب سے رُک جائے۔	۳۱۴
۳۳	تعمیرِ کعبہ کا بیان	۳۱۶
۳۴	طواف میں رمل کرنا	"
۳۵	طواف میں استلام کرنا	۳۱۷
۳۶	طواف کے دوگانے کا بیان	۳۱۸
۳۷	استلام کے وقت حجرِ اسود کو چومنا	"
۳۸	نمازِ فجر یا نمازِ عصر کے بعد طواف کا دوگانہ ادا کرنا۔	۳۱۹
۳۹	خانہ کعبہ سے رخصت ہونے کا بیان	۳۲۰
۴۰	طواف کے دیگر متعلقات	۳۲۱
۴۱	صفا سے سعی شروع کرنے کا بیان	۳۲۲
۴۲	سعی کے بارے میں دیگر روایات	۳۲۳
۴۳	عرفہ کے دن روزہ رکھنا	۳۲۴
۴۴	منیٰ کے دنوں میں روزے رکھنے کا بیان	۳۲۵
۴۵	ہدی کے لیے جو جانور درست ہیں	۳۲۶
۴۶	ہدی کے ہانکنے کا طریقہ	۳۲۷
۴۷	اگر ہدی چلنے سے عاجز یا گم ہو جائے	۳۲۸

marfat.com

Marfat.com

باب	مضامین	صفحہ
۴۸	بیوی سے صحبت کرنے والے کی ہدی کا بیان۔	۳۲۹
۴۹	حج فوت ہو جانے والے کی ہدی کا بیان	۳۳۰
۵۰	طوافِ زیارت سے پہلے بیوی سے صحبت کر لینے والے کی ہدی کا بیان۔	۳۳۱
۵۱	حسبِ استطاعت ہدی سے کیا مراد ہے	۳۳۲
۵۲	ہدی کے متعلق دیگر روایات	۳۳۳
۵۳	عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنے کا بیان	۳۳۴
۵۴	وقوف کرنا جب کہ پاک نہ ہو اور اپنی سواری پر ٹھہرنا۔	۳۳۵
۵۵	وقوفِ عرفات کی انتہا	″
۵۶	عورتوں اور بچوں کو پہلے روانہ کر دینے کا بیان۔	۳۳۶
۵۷	عرفات سے لوٹتے وقت کی چال	۳۳۷
۵۸	حج کی قربانی کا بیان	″
۵۹	نحر کرنے کا طریقہ	۳۳۸
۶۰	سر منڈانے کا بیان	۳۳۹
۶۱	قصر کا بیان	″
۶۲	تلبید کا بیان	۳۴۰
۶۳	بیت اللہ میں نماز پڑھنا، عرفات میں نماز قصر کرنا اور خطبہ جلدی پڑھنا۔	۳۴۱
۶۴	ترویہ کے روز منیٰ میں نمازیں	۳۴۲
۶۵	مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان	″
۶۶	منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان	۳۴۳
۶۷	مکہ مکرمہ اور منیٰ میں مقیم کی نماز	۳۴۴
۶۸	ایامِ تشریق کی تکبیروں کا بیان	″
۶۹	معرّس اور محصّب میں نماز پڑھنا	۳۴۵
۷۰	منیٰ کے دنوں میں مکہ مکرمہ کے اندر شب باشی	۳۴۶

باب	مضامین	صفحہ
	کرنا۔	
۷۱	کنکریاں مارنے کا بیان	۳۴۶
۷۲	رمی جمار میں رخصت کا بیان	۳۴۸
۷۳	طوافِ زیارت کا بیان	۳۴۹
۷۴	حائضہ کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا بیان	″
۷۵	حائضہ کے طوافِ زیارت کا بیان	۳۵۰
۷۶	پرند یا چرند کے شکار کرنے کا فدیہ	۳۵۲
۷۷	حالتِ احرام میں ٹڈی مارنے کا فدیہ	۳۵۳
۷۸	قربانی سے پہلے سر منڈانے کا فدیہ	۳۵۴
۷۹	جو کسی رکن کو بھول جائے تو کیا کرے	۳۵۵
۸۰	فدیہ کے متعلق دیگر مسائل	″
۸۱	حج کے متعلق دیگر روایات	۳۵۷
۸۲	بغیر محرم کے عورت کا حج کرنا	۳۶۰
۸۳	تمتع کے روزوں کا بیان	″
	۲۱- کتاب الجہاد	۳۶۲
۱	جہاد کی رغبت دلانا	″
۲	دشمن کے علاقے میں قرآن کریم لے جانے کی ممانعت۔	۳۶۴
۳	جہاد میں بچوں اور عورتوں کو قتل کرنے کی ممانعت۔	″
۴	امان دے کر وعدہ وفا کیا جائے	۳۶۵
۵	مجاہدین کی امداد کرنے کا بیان	۳۶۶
۶	غنیمت کے متعلق روایات	۳۶۷
۷	جن چیزوں کا خمس نہیں دیا جائے گا۔	″
۸	مالِ غنیمت کے تقسیم ہونے سے پہلے جس چیز کا کھانا جائز ہے۔	″
۹	مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے جو چیز دی جائے	۳۶۸

marfat.com
Marfat.com

باب	مضامین	صفحہ
۱۰	ہتھیار قتل کرنے والے کو دینا	۳۷۰
۱۱	خمس سے امام کا نفلی عطیہ	۳۷۱
۱۲	جہاد میں گھوڑے کا حصّہ	۳۷۲
۱۳	مالِ غنیمت سے کچھ چھپا لینا	″
۱۴	راہِ خدا میں شہادت پانا	۳۷۵
۱۵	شہادت کی آرزو کرنا	۳۷۶
۱۶	شہید کے غسل کا بیان	۳۷۷
۱۷	راہِ خدا میں دھوکا دینا بُرا ہے	″
۱۸	جہاد کی ترغیب کا بیان	۳۷۸
۱۹	گھوڑوں، گھڑ دوڑ اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کا بیان۔	۳۸۰
۲۰	ذمیوں سے مسلمان ہو جانے والے کی زمین کا بیان۔	۳۸۱
۲۱	دو یا زیادہ افراد کو ایک قبر میں دفن کرنا نیز حضور کی وفات کے بعد حضور کا وعدہ پورا کرنا۔	۳۸۲
	۲۲۔ کتاب النذور والایمان	۳۸۴
۱	پیدل چلنے کی نذروں کے متعلق	″
۲	جو بیت اللہ تک پیدل چلنے کی منت مانے	۳۸۵
۳	کعبے تک پیدل جانے کا بیان	۳۸۶
۴	اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے باعث جو منّتیں جائز نہیں۔	۳۸۷
۵	لغو قسم کا بیان	۳۸۸
۶	جن قسموں کا کفارہ واجب نہیں	۳۸۹
۷	جن قسموں کا کفارہ واجب ہے	″
۸	قسم کا کفارہ	۳۹۰
۹	قسم کے متعلق دیگر روایات	۳۹۱

باب	مضامین	صفحہ
	۲۳۔ کتاب الذّبائح	۳۹۳
۱	ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھنے کا بیان	″
۲	کسی جانور کو مجبوراً ذبح کرنا	۳۹۴
۳	جس ذبیحہ کا کھانا مکروہ ہے	۳۹۵
۴	اگر ذبیحہ کے پیٹ سے بچّہ برآمد ہو	″
	۲۴۔ کتاب الصّید	۳۹۶
۱	لکڑی یا پتھر سے مارے ہوئے جانور کو نہ کھانا۔	″
۲	سدھائے ہوئے جانوروں کے ذریعے شکار کرنا۔	۳۹۷
۳	دریائی شکار کا بیان	۳۹۸
۴	دانتوں والے ہر درندے کا حرام ہونا	۳۹۹
۵	جن جانوروں کا کھانا مکروہ ہے	۴۰۰
۶	مردار کی کھال کا بیان	″
۷	جو مردار کھانے پر مجبور ہو جائے	۴۰۱
	۲۵۔ کتاب العقیقہ	۴۰۲
۱	عقیقے کے متعلق روایات	″
۲	عقیقے کا طریقہ	۴۰۳
	۲۶۔ کتاب الضحایا	۴۰۵
۱	جس جانور کی قربانی منع ہے	″
۲	کس جانور کی قربانی مستحب ہے	
۳	امام کے نمازِ عید سے لوٹنے سے پہلے قربانی کی ممانعت ہے۔	۴۰۶
۴	قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنے کا بیان	

marfat.com
Marfat.com

باب	مضامین	صفحہ
۵	ایک قربانی میں کئی آدمیوں کا شریک ہونا	۴۰۹
۶	پیٹ کے بچے کی قربانی نیز ایام قربانی	۴۱۰
	۲۷۔ کتاب النکاح	۴۱۵
۱	نکاح کے پیغام کا بیان	"
۲	کنواری اور شوہر دیدہ سے اجازت لینا	۴۱۶
۳	مہر اور جہاد کا بیان	۴۱۷
۴	خلوتِ صحیحہ کا بیان	۴۱۹
۵	شوہر دیدہ اور کنواری کے پاس رہنے کا بیان	۴۲۰
۶	نکاح میں جو شرطیں درست نہیں	۴۲۱
۷	حلالہ اور اس کے مشابہ نکاح کا بیان	"
۸	جن عورتوں کا نکاح میں جمع کرنا درست ہے	۴۲۲
۹	ساس سے نکاح جائز نہیں	"
۱۰	جس عورت سے زنا کیا اس کی ماں سے نکاح کرنا	۴۲۳
۱۱	جو نکاح جائز نہیں	۴۲۴
۱۲	آزاد عورت کے ہوتے ہوئے لونڈی سے نکاح۔	۴۲۵
۱۳	لونڈی کو تین طلاقوں کے بعد خریدنا	۴۲۶
۱۴	دو بہنوں یا ماں بیٹی کو ملکِ یمین سے رکھنا	۴۲۷
۱۵	باپ کی لونڈی سے صحبت کرنے کی ممانعت	"
۱۶	اہلِ کتاب کی لونڈیوں سے ممانعتِ نکاح	۴۲۸
۱۷	احصان کے متعلق روایات	۴۲۹
۱۸	نکاحِ متعہ کا بیان	۴۳۰
۱۹	غلام کے نکاح کا بیان	۴۳۱
۲۰	مشرک کی زوجہ کا خاوند سے پہلے مسلمان ہونا	۴۳۲
۲۱	ولیمہ کے متعلق روایات	۴۳۳
۲۲	نکاح کے متعلق دیگر روایات	۴۳۶

باب	مضامین	صفحہ
	۲۸۔ کتاب الطلاق	۴۳۸
۱	تین طلاقوں کا بیان	۴۳۸
۲	کنایہ کے الفاظ خلیہ و بریہ وغیرہ	۴۳۹
۳	جس تملیک سے طلاق بائن پڑتی ہے	۴۴۰
۴	جس تملیک سے ایک طلاق پڑتی ہے	۴۴۱
۵	جس تملیک سے طلاق بائن نہیں پڑتی	"
۶	ایلاء کا بیان	۴۴۲
۷	غلام کے ایلاء کا بیان	۴۴۵
۸	آزاد کے ظہار کا بیان	"
۹	غلام کے ظہار کا بیان	۴۴۷
۱۰	اختیار دینے کا بیان	"
۱۱	خلع کے متعلق روایات	۴۴۹
۱۲	خلع کی طلاق کا بیان	۴۵۰
۱۳	لعان کے متعلق روایات	۴۵۱
۱۴	لعان والی عورت کے بیٹے کی میراث	۴۵۴
۱۵	کنواری کو طلاق دینا	"
۱۶	بیمار کا طلاق دینا	۴۵۵
۱۷	بوقتِ طلاق عورت کی مالی مدد	۴۵۶
۱۸	غلام کی طلاق کے متعلق روایات	۴۵۸
۱۹	لونڈی حاملہ کو طلاق دی تو نفقہ دیا جائے	۴۶۰
۲۰	اس عورت کی مدت جس کا خاوند گم ہو جائے	"
۲۱	قروء، طلاق، عدت اور حائضہ کی طلاق کا بیان۔	۴۶۱
۲۲	جس گھر میں طلاق دی وہیں عدت پوری کرنا۔	۴۶۳
۲۳	نفقہ مطلقہ کے متعلق روایات	۴۶۴
۲۴	مطلقہ لونڈی کی عدت کا بیان	۴۶۵

marfat.com
Marfat.com

باب	مضامین	صفحہ
۲۵	عدّت کے متعلق دیگر روایات	۴۶۵
۲۶	تحکیم کا بیان	۴۶۷
۲۷	جس عورت سے نکاح نہ کیا اُسے طلاق دینے کی قسم کھانا۔	۴۶۷
۲۸	جو اپنی عورت سے جماع نہ کر سکے اُسے مہلت دینا۔	۴۶۸
۲۹	طلاق کے متعلق دیگر روایات	"
۳۰	حاملہ کی عدّت جس کا خاوند مر جائے	۴۷۱
۳۱	عورت کا اُسی گھر میں عدّت پوری کرنا جہاں خاوند فوت ہوا۔	۴۷۲
۳۲	اُمِّ ولد کی عدّت کا بیان جس کا مالک فوت ہو جائے۔	۴۷۳
۳۳	لونڈی کی عدّت جب کہ اُس کا آقا یا خاوند مر جائے۔	۴۷۴
۳۴	عزل کے متعلق روایات	۴۷۵
۳۵	سوگ کے متعلق روایات	۴۷۶

۲۹۔ کتاب الرّضاع		۴۸۰
۱	بچے کو دودھ پلانا	"
۲	جوان آدمی کو دودھ پلانا	۴۸۳
۳	رضاعت کے متعلق دیگر روایت	۴۸۵
۳۰۔ کتاب العتق والولاء		۴۸۷
۱	جو غلام میں سے اپنا حصّہ آزاد کرے	"
۲	آزاد کرنے میں شرط رکھنا	۴۸۸
۳	جو غلاموں کو آزاد کر دے اور اُن کے سوا مال نہ رکھتا ہو۔	"
۴	غلام آزاد ہو جائے تو اس کا مال کون لے گا۔	۴۸۹
۵	اُمِّ ولد کا آزاد ہونا اور آزاد کرنے کا اختیار	۴۹۰
۶	جس کو عتاق واجب میں آزاد کرنا جائز ہے	"
۷	جس کو عتاق واجب میں آزاد کرنا جائز نہیں	۴۹۱
۸	مُردے کی جانب سے آزاد کرنا	۴۹۲
۹	غلام آزاد کرنے کی فضیلت نیز زانیہ اور ولد الزّنا کے آزاد کرنے کا بیان۔	۴۹۴
۱۰	ولاء اُسی کو ملے گی جو آزاد کرے	"
۱۱	غلام جب آزاد ہو تو ولاء کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔	۴۹۶
۱۲	ولاء کی میراث کا بیان	۴۹۸
۱۳	میراث سائبہ اور اُس غلام کی میراث جس کو یہودی یا نصرانی نے آزاد کیا۔	۴۹۹

۳۱۔ کتاب المکاتب		۵۰۰
۱	مکاتب کی ادائیگی کا بیان	"
۲	کتابت میں ضمانت	۵۰۲
۳	مکاتب سے نقد رقم لینے کا بیان	۵۰۵
۴	مکاتب کا کسی کو زخمی کرنا	۵۰۸
۵	مکاتب کی کتابت کو بیچ دینا	۵۰۹
۶	مکاتب کی محنت مزدوری کا بیان	۵۱۱
۷	مکاتب اگر قسطوں سے پہلے بدل کتابت ادا کر دے تو آزاد ہو جائے گا۔	۵۱۲
۸	مکاتب جب آزاد ہو جائے تو اُس کی میراث	۵۱۳
۹	مکاتب پر شرط لگانے کا بیان	۵۱۴
۱۰	مکاتب جب آزاد ہو تو اس کی ولاء کا بیان	۵۱۵
۱۱	جس مکاتب کا آزاد کرنا درست نہیں	۵۱۷
۱۲	مکاتب اور اُمِّ ولد کی آزادی کا بیان	"
۱۳	مکاتب کے متعلق وصیت کرنے کا بیان	۵۱۸

marfat.com

Marfat.com

باب	مضامین	صفحہ
	۳۲۔ کتاب المدبر	۵۲۳
۱	مدبر کی اولاد کا بیان	"
۲	مدبر کے احکام	۵۲۴
۳	مدبر کرنے کی وصیت کرنا	۵۲۵
۴	لونڈی کو مدبر کرنے کے بعد صحبت کرنے کا بیان۔	۵۲۷
۵	مدبر کو فروخت کرنے کا بیان	"
۶	مدبر کسی شخص کو اگر زخمی کر دے	۵۲۸
۷	اُمِ ولد اگر کسی کو زخمی کر دے	۵۳۰
	۳۳۔ کتاب البیوع	۵۳۱
۱	بیع عربان کے متعلق روایات	"
۲	لونڈی غلام کے مال کا حکم	۵۳۳
۳	مواخذے کا حکم	"
۴	لونڈی غلام میں عیب نکل آنے کا حکم	۵۳۴
۵	اگر لونڈی کو شرط لگا کر بیچا جائے۔	۵۳۷
۶	خاوند والی لونڈی سے وطی کی ممانعت ہے	"
۷	درخت بیچا گیا تو پھل اُس میں شامل نہیں	۵۳۸
۸	پھلوں کو پختگی ظاہر ہونے تک بیچنا منع ہے	"
۹	عریہ کے فروخت کرنے کا بیان	۵۳۹
۱۰	پھلوں اور کھیتی کی بیع میں آفت آنے کا بیان۔	"
۱۱	کچھ پھلوں کو بیع سے مستثنیٰ کرنا جائز ہے۔	۵۴۰
۱۲	کھجوروں کی مکروہ بیع	۵۴۱
۱۳	مزابنہ اور محاقلہ بیع کا بیان	۵۴۲
۱۴	پھلوں کی بیع کے دیگر مسائل	۵۴۴
۱۵	پھلوں کی بیع کا بیان	۵۴۷

باب	مضامین	صفحہ
۱۶	سونے چاندی کو فروخت کرنے کا بیان	۵۴۷
۱۷	بیع صرف کا بیان	۵۵۰
۱۸	مراطلہ کا بیان	۵۵۱
۱۹	بیع عینہ اور قبضے سے پہلے فروخت کرنا	۵۵۳
۲۰	اناج کی وہ میعادی بیع جو مکروہ ہے	۵۵۵
۲۱	اناج میں سلفہ کرنے کا بیان	۵۵۶
۲۲	اناج کے بدلے اناج بیچا جائے تو کمی بیشی نہ ہو۔	۵۵۷
۲۳	اناج بیچنے کے متعلق دیگر روایات	۵۶۰
۲۴	ذخیرہ اندوزی اور نرخ بڑھانا	۵۶۲
۲۵	جانور کو جانور کے بدلے اُدھار بیچنا	۵۶۳
۲۶	جانوروں کو جس طرح بیچنا جائز نہیں ہے	۵۶۴
۲۷	جانور کو گوشت کے بدلے فروخت کرنا	۵۴۵
۲۸	گوشت کو گوشت کے بدلے فروخت کرنا	"
۲۹	کتے کی بیع کا بیان	۵۶۶
۳۰	بیع سلف اور سامان کو سامان کے بدلے بیچنا۔	"
۳۱	سامان میں سلف کرنے کا بیان	۵۶۷
۳۲	تانبا لوہا اور تلنے والی چیزوں کی بیع	۵۶۹
۳۳	ایک کی دو کرنا ممنوع ہے	۵۷۰
۳۴	دھوکے کی بیع	۵۷۱
۳۵	ملامسہ اور منابذہ کا بیان	۵۷۳
۳۶	بیع مرابحہ کا بیان۔	"
۳۷	برنامے پر بیع کرنا	۵۷۵
۳۸	بیع خیار کا بیان	۵۷۶
۳۹	قرض میں سود کے متعلق روایات	۵۷۷
۴۰	قرض کے متعلق دیگر روایات	۵۷۹
۴۱	شرکت، تولیہ اور اقالہ کا بیان	۵۸۰

marfat.com
Marfat.com

باب	مضامین	صفحہ
۴۲	مقروض کے مفلس ہو جانے کا بیان	۵۸۲
۴۳	جس چیز میں سلف جائز ہے	۵۸۳
۴۴	جو باتیں سلف میں درست نہیں	۵۸۴
۴۵	مول تول یا بیع جو ممنوع ہے	۵۸۶
۴۶	بیع کے متعلق دیگر روایات	۵۸۷
	۳۴۔ کتاب القراض	۵۸۹
۱	قراض یا مضاربت کا بیان	"
۲	کس طرح کی مضاربت جائز ہے	۵۹۰
۳	کس طرح کی مضاربت جائز نہیں ہے	۵۹۱
۴	مضاربت میں جو شرطیں جائز ہیں	"
۵	جو شرطیں مضاربت میں جائز نہیں	۵۹۲
۶	اسباب میں مضاربت	۵۹۴
۷	مضاربت کے مال کا کرایہ	۵۹۵
۸	مالِ مضاربت میں نقصان	۵۹۶
۹	مالِ مضاربت سے کتنا خرچ کرنا جائز ہے	۵۹۷
۱۰	مالِ مضاربت سے کیا خرچ جائز نہیں ہے	"
۱۱	مالِ مضاربت کو قرض بیچنا	۵۹۸
۱۲	مضاربت میں بضاعہ	"
۱۳	مضاربت میں قرض	۵۹۹
۱۴	مضاربت کا حساب کرنا	۶۰۰
۱۵	مضاربت کے دیگر مسائل	۶۰۱
	۳۵۔ کتاب المساقاۃ	۶۰۳
۱	مساقات کے متعلق روایات	"
۲	مساقات میں خدمتِ غلام کی شرط کرنا	۶۰۸
	۳۶۔ کتاب کراء الارض	۶۱۰
۱	زمین کو کرائے پر دینے کے متعلق روایات	۶۱۰
	۳۷۔ کتاب الشفعہ	۶۱۲
۱	جس میں شفعہ ہو سکتا ہے۔	"
۲	جن چیزوں میں شفعہ نہیں ہو سکتا	۶۱۵
	۳۸۔ کتاب الاقضیہ	۶۱۷
۱	حق کے ساتھ فیصلہ کرنے کی ترغیب	"
۲	گواہی کے متعلق روایات	۶۱۹
۳	حدِ قذف کی گواہی	"
۴	گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ کرنا	۶۲۰
۵	ایک شخص ہلاک ہو گیا، جس کا لوگوں پر قرض تھا نیز اس پر لوگوں کا قرض تھا اور گواہ صرف ایک ہو۔	۶۲۲
۶	دعوے کا فیصلہ	۶۲۳
۷	لڑکوں کی گواہی	۶۲۴
۸	منبرِ رسول پر جھوٹی قسم کھانے کا بیان	"
۹	منبر پر قسم کھانے کا بیان	۶۲۵
۱۰	مرہونہ کا روکنا جائز نہیں ہے	۶۲۶
۱۱	پھلوں اور جانوروں کو رہن رکھنا	"
۱۲	جانور کو گروی رکھنے کا بیان	۶۲۷
۱۳	دو آدمیوں کے پاس رہن رکھنے کا بیان	۶۲۸
۱۴	رہن کے متعلق دیگر احکام	"
۱۵	جانور کو کرائے پر لے کر زیادتی کرنا	۶۳۰
۱۶	عورت سے جبراً جماع کرنے کا بیان	۶۳۱
۱۷	کسی کے جانور یا غلے کو تلف کرنے کا حکم	"
۱۸	اسلام سے پھر جانے والے کا حکم	۶۳۲

marfat.com
Marfat.com

باب	مضامین	صفحہ
۱۹	جو اپنی عورت کے ساتھ کسی کو پائے	۶۳۴
۲۰	راستے میں پڑے ہوئے بچے کا بیان	"
۲۱	بیٹے کو باپ سے ملانا	۶۳۵
۲۲	جو لڑکا کسی سے ملایا جائے اس کا وارث ہونا۔	۶۳۶
۲۳	لونڈیوں کی اولاد کا بیان	۶۳۷
۲۴	بنجر زمین کو آباد کرنے کا حکم	۶۳۸
۲۵	پانی دینے کا بیان	"
۲۶	مردت کا بیان	۶۳۹
۲۷	مال تقسیم کرنے کا بیان	۶۴۰
۲۸	ضواری اور حربیہ کا بیان	"
۲۹	جو کسی کے جانور کو نقصان پہنچائے	۶۴۱
۳۰	کاریگروں کو چیزیں دی جائیں	"
۳۱	حوالے اور کفالت کا بیان	۶۴۲
۳۲	جس نے کپڑا خریدا اور اس میں عیب نکل آیا۔	"
۳۳	جو ہبہ جائز نہیں ہے	۶۴۳
۳۴	جو عطیہ جائز نہیں ہے	۶۵۰
۳۵	ہبہ کا حکم	"
۳۶	صدقہ میں رجوع کرنے کا بیان	۶۵۱
۳۷	عمریٰ کا بیان	۶۵۲
۳۸	گری پڑی چیز کا بیان	"
۳۹	غلام نے اگر لقطہ کو خرچ کر دیا	۶۵۳
۴۰	گم ہو جانے والے جانور کا بیان	۶۵۴
۴۱	زندہ اگر مردے کی طرف سے صدقہ خیرات کرے۔	"

۳۹۔ کتاب الوصیۃ ۶۵۷

باب	مضامین	صفحہ
۱	وصیت کا حکم	۶۵۷
۲	کمزور، کمسن، مجنون اور بے وقوف کی وصیت۔	۶۵۸
۳	تہائی سے زیادہ مال کی وصیت نہ کرے	"
۴	حاملہ، مریض اور جو میدان جنگ میں ہو اسے اپنے کتنے مال کا اختیار ہے۔	۶۶۰
۵	وارث کے لیے وصیت کرنا اور اسے کچھ مال دے دینا۔	۶۶۱
۶	نامرد کا بیان اور لڑکے کا وارث کون ہے۔	۶۶۲
۷	مال میں عیب نکلے تو تاوان کس پر ہے	۶۶۳
۸	دیگر مسائل قضا اور قضا کا مکروہ ہونا	۶۶۴
۹	غلام اگر کسی کا نقصان کرے یا زخمی کر دے۔	۶۶۵
۱۰	اپنی اولاد کو کیا دینا جائز ہے	۶۶۶

۴۰۔ کتاب الفرائض ۶۶۷

باب	مضامین	صفحہ
۱	اولاد کی میراث کا بیان	"
۲	میاں بیوی کی میراث کا بیان	۶۶۸
۳	صاحب اولاد ماں باپ کی میراث	۶۶۹
۴	اخیافی بھائی بہنوں کی میراث کا بیان	۶۷۰
۵	سگے بھائی بہنوں کی میراث کا بیان	"
۶	سوتیلے بھائی بہنوں کی میراث کا بیان	۶۷۱
۷	دادا کی میراث کا بیان	۶۷۲
۸	نانی اور دادی کی میراث	۶۷۳
۹	کلالہ کی میراث کا بیان	۶۷۶
۱۰	پھوپھی کی میراث کا بیان	۶۷۸
۱۱	عصبات کی میراث کا بیان	"

marfat.com

Marfat.com

باب	مضامین	صفحہ
۱۲	جو میراث کا حق دار نہیں	۶۸۰
۱۳	مختلف مذاہب والوں کی وراثت کا بیان۔	〃
۱۴	ان کی میراث جن کی موت کا وقت معلوم نہ ہو۔	۶۸۲
۱۵	لعان والی عورت کے بچے اور ولد الزنا کی میراث۔	۶۸۳
	۴۱۔ کتاب العقول	۶۸۴
۱	دیتوں کا بیان	〃
۲	دیت کے وصول کرنے کا طریقہ	〃
۳	قتلِ عمد کی دیت پر رضامندی اور مجنون کی جنایت۔	۶۸۵
۴	قتلِ خطا کی دیت کا بیان	۶۸۶
۵	غلطی سے کسی کو زخمی کر دینے کی دیت	۶۸۷
۶	عورت کی دیت	〃
۷	پیٹ کے بچے کی دیت	۶۸۸
۸	جس پر پوری دیت لازم آتی ہے	۶۹۰
۹	اُس آنکھ کی دیت جو قائم رہی مگر بینائی جاتی رہی۔	〃
۱۰	زخموں کی دیت کا بیان	۶۹۱
۱۱	انگلیوں کی دیت	۶۹۲
۱۲	دانتوں کی دیت	۶۹۴
۱۳	دانتوں کی دیت کا طریقہ	〃
۱۴	غلام کے زخموں کی دیت کا بیان	۶۹۵
۱۵	ذمی کافر کی دیت کا بیان	۶۹۶
۱۶	جن جنایات کی دیت قاتل کو اپنے مال سے ادا کرنی ہوتی ہے۔	۶۹۷
۱۷	دیت میں میراث کا بیان	۶۹۸
۱۸	دیت کے دیگر متعلقات	۷۰۰
۱۹	جو مکر و فریب یا جادو سے مارا گیا	۷۰۲
۲۰	قتلِ عمد میں کیا واجب ہے	۷۰۳
۲۱	قتل کا قصاص	〃
۲۲	قتلِ عمد میں معاف کر دینا	۷۰۵
۲۳	زخموں کا قصاص	〃
۲۴	سائبہ کی دیت و جنایت	۷۰۶
	۴۲۔ کتاب القسامہ	۷۰۷
۱	قسامت میں پہلے وارثوں سے قسم لینا	〃
۲	خون کے وارثوں میں سے کن سے قسم لی جائے۔	۷۱۰
۳	قتلِ خطا میں قسامت	۷۱۱
۴	قسامت میں میراث	۷۱۲
۵	غلام میں قسامت	۷۱۳
	۴۳۔ کتاب الحدود	۷۱۴
۱	سنگسار کرنے کے متعلق روایات	〃
۲	جو خود زنا کا اقرار کرے	۷۱۸
۳	حدِ زنا کے متعلق دیگر روایات	۷۱۹
۴	عورت کو غصب کر لینے والے کا بیان	۷۲۰
۵	حدِ قذف، نفی نسب اور اشارتاً گالی دینا۔	۷۲۱
۶	جن باتوں پر حد نہیں	۷۲۲
۷	جس چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا	۷۲۳
۸	اُس غلام کا ہاتھ کاٹنا جو بھاگا اور چوری کی	۷۲۴
۹	چور حاکم تک پہنچ جائے تو سفارش نہ کی جائے۔	۷۲۵

marfat.com

Marfat.com

باب	مضامین	صفحہ
۱۰	ہاتھ کاٹنے کے متعلق دیگر روایات	۷۲۶
۱۱	جن صورتوں میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا	۷۲۹
	۴۴۔ کتاب الاشربہ	۷۳۲
۱	خمر کی حد کا بیان	"
۲	جن برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے	۷۳۳
۳	جن دو چیزوں کو ملا کر نبیذ نہ بنایا جائے	"
۴	شراب کا حرام ہونا	۷۳۴
۵	شراب کی حرمت کے متعلق دیگر روایات	"
	۴۵۔ کتاب الجامع	۷۳۶
۱	مدینہ اور اہل مدینہ کے حق میں دعا	"
۲	مدینہ منورہ میں رہنے اور اُس سے نکلنے کا بیان۔	۷۳۷
۳	مدینہ طیبہ کی حرمت کا بیان	۷۳۹
۴	مدینہ منورہ کی وبا کا بیان	۷۴۵
۵	مدینہ منورہ سے یہودیوں کو نکالنے کا بیان	۷۴۶
۶	مدینہ طیبہ کے دیگر فضائل	۷۴۷
۷	طاعون کا بیان	۷۴۸
	۴۶۔ کتاب القدر	۷۵۱
۱	تقدیر کے بارے میں قیل وقال کی ممانعت	"
۲	تقدیر کے متعلق دیگر روایات	۷۵۴
	۴۷۔ کتاب حسن خلق	۷۵۶
۱	خوش خلقی کے متعلق روایات	"
۲	شرم وحیا کا بیان	۷۵۸
۳	غصے کا بیان	۷۵۹
۴	ترک ملاقات کے احکام	۷۵۹
	۴۸۔ کتاب اللباس	۷۶۲
۱	زیب وزینت کے لیے لباس پہننا	"
۲	رنگین کپڑے پہننا اور سونے کا استعمال	۷۶۳
۳	اونی اور ریشمی کپڑے پہننے کا حکم	"
۴	جن کپڑوں کا پہننا عورتوں کے لیے مکروہ ہے	"
۵	کپڑا لٹکائے رکھنے کا بیان	۷۶۴
۶	اگر عورت کپڑا لٹکائے تو کیا حکم ہے	۷۶۵
۷	جوتے پہننے کا بیان	"
۸	کپڑے پہننے کا بیان	۷۶۶
	۴۹۔ کتاب صفۃ النبی	۷۶۸
۱	حضور کے حلیہ مبارک کا بیان	"
۲	حضرت عیسیٰ بن مریم اور دجال کا بیان	"
۳	فطری سنتوں کا بیان	۷۶۹
۴	بائیں ہاتھ سے کھانے کی ممانعت	"
۵	مساکین کا بیان	۷۷۰
۶	کافر کی آنتوں کا بیان	"
۷	چاندی کے برتن سے پینے اور پانی میں پھونک مارنے کی ممانعت۔	۷۷۱
۸	کھڑے ہو کر پانی پینے کا حکم	۷۷۲
۹	کھلانا پلانا دائیں جانب سے شروع کرے	"
۱۰	کھانے پینے کے متعلق دیگر روایات	۷۷۳
۱۱	گوشت کے کھانے کا بیان	۷۷۹
۱۲	انگوٹھی پہننے کا بیان	"
۱۳	جانوروں کے گلے سے پٹہ اور گھنٹی کھول لینا۔	"

marfat.com

Marfat.com

باب	مضامین	صفحہ
	۵۰۔ کتاب العین	۷۸۱
۱	نظر لگنے پر دعا کروانا	"
۲	نظر والے پر دم کرنا	۷۸۲
۳	بیمار کے ثواب کا بیان	۷۸۳
۴	بیماری کے لیے تعویذ اور دم کرنا	۷۸۴
۵	بیمار کے علاج کا بیان	۷۸۵
۶	بخار کی وجہ سے غسل کرنا	"
۷	بیمار کی عیادت اور فال لینا	۷۸۶
	۵۱۔ کتاب الشعر	۷۸۷
۱	بالوں کے متعلق سنت	"
۲	بالوں میں کنگھی کرنا	۷۸۸
۳	بالوں کو رنگنے کا بیان	"
۴	تعوذ کے متعلق حکم	۷۸۹
۵	خدا کے لیے محبت کرنا	۷۹۰
	۵۲۔ کتاب الرؤیا	۷۹۲
۱	خواب کے متعلق روایات	"
۲	چوپڑ یا شطرنج کے متعلق روایات	۷۹۵
	۵۳۔ کتاب السلام	۷۹۶
۱	سلام کرنے کا طریقہ	"
۲	سلام کے متعلق دیگر روایات	۷۹۷
	۵۴۔ کتاب الاستئذان	۸۰۰
۱	کسی کے گھر میں جاتے وقت اجازت لینا	"
۲	چھینک کے جواب کا بیان	۸۰۱
۳	تصویروں اور مورتیوں کا بیان	۸۰۲
۴	گوہ کھانے کا بیان	۸۰۳
۵	کتوں کے متعلق روایات	۸۰۵
۶	بکریاں رکھنے والوں کا بیان	"
۷	گھی میں چوہا گرنے اور غازہ سے پہلے کھانا آجانے کا بیان	۸۰۶
۸	جس کی نحوست سے بچنا چاہیئے	۸۰۷
۹	بُرے ناموں کا بیان	۸۰۷
۱۰	پچھنے لگوانے اور ان کی مزدوری	۸۰۸
۱۱	مشرق کا بیان	"
۱۲	سانپوں کے مارنے کا حکم اور ان کا بیان	۸۰۹
۱۳	سفر کے وقت دعا کرنا	"
۱۴	جس سفر کی مرد اور عورت کے لیے ممانعت ہے	۸۱۰
۱۵	سفر کے احکام	۸۱۱
۱۶	لونڈی غلام کے ساتھ نرمی سے سلوک کرنا	"
۱۷	لونڈی غلام کی تربیت کرنا	۸۱۲
	۵۵۔ کتاب البیعۃ	۸۱۳
۱	بیعت کا بیان	۸۱۴
	۵۶۔ کتاب الکلام	۸۱۶
۱	کیسی گفتگو مکروہ ہے	"
۲	گفتگو سوچ سمجھ کر کی جائے	۸۱۷
۳	ذکرِ الٰہی کو چھوڑ کر عبث قال وقیل مکروہ ہے	"
۴	غیبت کا بیان	۸۱۹
۵	زبان کے گناہوں کا بیان	"
۶	دو میں سے ایک کو چھوڑ کر سرگوشی کرنا	۸۲۰
۷	سچ اور جھوٹ کے متعلق روایات	۸۲۱
۸	اسراف اور دوغلے پن کا بیان	۸۲۲

marfat.com

Marfat.com

باب	مضامین	صفحہ
۹	بعض افراد کے گناہوں کی وجہ سے سب پر عذاب۔	۸۲۲
۱۰	اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا بیان	۸۲۳
۱۱	بارش اگر جلنے وقت کیا کہنا چاہیئے	"
۱۲	حضور کے ترکہ کا بیان	"
	۵۷۔ کتاب الجہنم	۸۲۵
۱	جہنم کا بیان	"
	۵۸۔ کتاب الصدقہ	۸۲۶
۱	صدقے کی فضیلت	"
۲	سوال سے بچنے کا بیان	۸۲۸
۳	صدقہ خیرات میں جو بات مکروہ ہے	۸۳۱
	۵۹۔ کتاب العلم	۸۳۲
۱	علم حاصل کرنے کی فضیلت	"
	۶۰۔ کتاب دعوۃ المظلوم	۸۳۵
۱	مظلوم کی بددعا سے بچنا چاہیئے	"
	۶۱۔ کتاب اسماء النبی	۸۳۶
۱	حضور کے اسمائے طیبہ کا بیان	"
۲	جدول بلحاظ کتب وابواب	۸۳۹

marfat.com

Marfat.com

امام مالک

(از قلم مولانا غلام رسول سعیدی مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور)

حضرت امام مالک وہ سب سے پہلے شخص ہیں جو دنیائے علم میں بیک وقت حدیث اور فقہ کے امام کہلائے ایک طرف مغرب اور مشرق میں ان کے مقلدین کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے تو دوسری طرف امہات کتب حدیث میں سے اکثر ایسی ہیں جن کی کچھ نہ کچھ احادیث کا سلسلۂ سند امام مالک تک پہنچتا ہے۔ فن حدیث میں سب سے پہلے انہوں نے باقاعدہ ایک کتاب لکھی اور اس کے بعد تصنیفات کتب حدیث کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

امام مالک کی شخصیت عشق رسالت سے معمور تھی۔ مدینہ کے ذرہ ذرہ سے انہیں پیار تھا اس مقدس شہر کی سرزمین میں وہ کبھی کسی سواری پر نہیں بیٹھے اس خیال سے کہ ممکن ہے کبھی اس جگہ حضور پیادہ چلے ہوں پھر جس جگہ آقا پیدل چلے ہوں اس جگہ غلام سوار ہو کر چلے یہ نہ انداز محبت ہے نہ طور غلامی۔

درس حدیث کا بہت اہتمام کرتے تھے غسل کر کے عمدہ اور صاف لباس زیب تن کرتے پھر خوشبو لگا کر مسند درس پر بیٹھ جاتے اسی طرح بیٹھے رہتے۔ کبھی دوران درس پہلو نہیں بدلتے تھے۔ ایک دفعہ دوران درس بچھو انہیں پیہم ڈنگ لگاتا رہا۔ مگر اس پیکر عشق و محبت کے جسم میں کوئی اضطراب نہیں آیا اور وہ اسی انہماک اور استغراق کے ساتھ اپنے محبوب کی دلکش روایات اور دلنشیں احادیث بیان کرتے رہے۔

ولادت اور نام و نسب

امام مالک کا پورا نام اس طرح ہے امام دار الہجرت امام مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن الحارث[1] الاصبحی امام مالک کے پردادا ابو عامر بن عمرو جلیل القدر صحابی تھے غزوہ بدر کے سوا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے[2]۔ امام مالک کے جد اعلیٰ عمرو بن حارث ذو اصبح کے ساتھ مشہور تھے۔ اس وجہ سے آپ کو اصبحی کہا جاتا ہے[3]۔ امام مالک کے سال ولادت میں مؤرخین کا اختلاف ہے۔ لیکن امام مالک کے تلمیذ رشید یحییٰ بن بکیر نے بیان فرمایا ہے کہ آپ کی ولادت ۹۳ھ میں ہوئی ہے اور امام ذہبی نے اسی کو صحیح ترین قول قرار دیا ہے[4]۔ شاہ ولی اللہ نے لکھا ہے کہ امام مالک شکم مادر میں عام معمول کے خلاف تین سال تک رہے ہیں[5]۔

---

[1] امام ابو عبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۰۷

[2] شاہ ولی اللہ دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ — درایۃ الموطا ص ۱۷

[3] شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۲۹ھ — بستان محدثین ص ۱۲

[4] امام ابو عبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۱۲

[5] شاہ ولی اللہ دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ — درایۃ الموطا ص ۱۸

marfat.com
Marfat.com

اساتذہ خلفائے راشدین کے عہد میں مسائل فقہیہ اور فتاویٰ کے سلسلہ میں عام طور پر لوگوں کا رجوع حضرت عائشہ، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، ابوہریرہ، انس اور جابر رضی اللہ عنہم کی طرف ہوتا تھا اور یہی وہ نفوس قدسیہ تھے جو اس زمانہ میں دائرہ علمیہ کا مرکز قرار پائے تھے عصر صحابہ کے بعد فقہاء تابعین نے ان حضرات کی میراث کو سنبھالا جن میں سعید بن مسیب، عروہ، سالم اور قاسم کے نام بڑے مشہور ہیں۔ تابعین کے بعد تبع تابعین میں سے ابن شہاب زہری، یحییٰ بن سعید انصاری، زید بن اسلم، ربیعہ، ابوزناد وغیرہم نے اس سلسلہ کو قائم رکھا۔ امام مالک نے جس علمی فضا میں ہوش وحواس کی آنکھ کھولی۔ وہ انہی حضرات کا زمانہ تھا۔ حضرات تبع تابعین جس علم کو تابعین اور وہ صحابہ کرام سے سینہ بہ سینہ منتقل کرتے چلے آرہے تھے۔ اس علم کو انہوں نے ان تمام بزرگ حضرات سے حاصل کر کے صفحات قرطاس پر محفوظ کر لیا تھا۔

امام مالک کے اساتذہ اور مشائخ میں زیادہ تر مدینہ طیبہ کے بزرگان دین شامل تھے علامہ زرقانی لکھتے ہیں کہ آپ نے نوسو سے زیادہ مشائخ اور بزرگان دین سے علم دین حاصل کیا ہے[1]۔

آپ کے اساتذہ میں سے چند حضرات کے اسماء یہ ہیں۔ عامر بن عبداللہ بن العوام، نعیم بن عبداللہ المجمر، زید بن اسلم، نافع مولیٰ ابن عمر، حمید الطویل، سعید المقبری، ابوحازم، سلمۃ بن دینار، شریک بن عبداللہ بن ابی نمر، صالح بن کیسان زہری، صفوان بن سلیم، ربیع بن ابی عبدالرحمٰن، ابوالزناد ابن المنکدر، عبداللہ بن دینار ابوطوالۃ، عبدربہ، یحییٰ بن سعید، عمرو بن ابی عمر، مولی المطلب علاء بن عبدالرحمان، ہشام بن عروہ، یزید بن المہاجر، یزید بن عبداللہ بن خصیفہ، ابوالزبیر المکی، ابراہیم موسیٰ بن عقبہ، ایوب السختیانی، اسماعیل بن ابی حکیم، حمید بن عبدالرحمان، جعفر بن محمد صادق، حمید بن قیس مکی، داؤد بن الحصین، زیاد بن سعد، زید بن رباح، سالم ابی النضر، سہیل بن ابی صالح، صیفی مولیٰ ابوایوب، ضمرۃ بن سعید، طلحۃ بن عبدالملک الایلی، عبداللہ بن ابی بکر بن حزم، عبداللہ بن الفضل الہاشمی، عبداللہ بن یزید، عبدالرحمان بن ابی صعصعۃ، عبدالرحمان بن القاسم، عبداللہ بن ابی عبداللہ الاغر، عمرو بن مسلم بن عمارۃ بن اکیمہ، عمرہ بن یحییٰ بن عمارۃ، قطن بن وہب، ابوالاسود عروۃ، محمد بن عمرو بن حلحلۃ، محمد بن یحییٰ بن حبان، مخرجہ بن بکیر وغیرہم[2]۔

تلامذہ امام مالک رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں مستقل سکونت رکھی تھی اور مسلمانوں کے لیے یہ مبارک شہر تمام شہروں میں قلب کی حیثیت رکھتا ہے اس وجہ سے اطراف واکناف سے لوگ یہاں آتے رہتے تھے اور مدینہ منورہ میں امام دارالہجرت مالک بن انس کی علمی شہرت اپنے کمال پر پہنچی ہوئی تھی۔ اس وجہ سے بے شمار لوگوں کو آپ سے علم حدیث کے سماع کا موقعہ حاصل ہوا۔ امام مالک سے ان کے مشائخ معاصرین اور عام تلامذہ سب قسم کے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ مشائخ میں ابن شہاب زہری، یحییٰ بن سعید انصاری اور یزید بن عبداللہ بن الہاد معاصرین میں سے اوزاعی، ثوری

---

[1] شیخ محمد بن عبدالباقی زرقانی متوفی ۱۱۲۲ھ — شرح الزرقانی الموطاج ۱ ص ۲

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۵

marfat.com
Marfat.com

ورقاء بن عمر الشعبہ بن الحجاج، ابن جریج، ابراہیم بن طہمان، لیث بن سعد اور ابن عیینہ۔ عمر میں بزرگ حضرات میں سے ابو اسحاق فزاری، یحییٰ بن سعید القطان، عبدالرحمان بن مہدی، حسین بن ولید نیشاپوری، روح بن عبادہ، زید بن الحباب، امام شافعی، ابن المبارک، ابن وہب، ابن قاسم، قاسم بن یزید، الجرمی، معن بن عیسیٰ، یحییٰ بن ایوب مصری، ابو علی حنفی، ابو نعیم ابو عاصم، ابو الولید طیالسی، احمد بن عبداللہ بن یونس، اسحاق بن عیسیٰ بن الطباع، بشر بن عمر الزاہدی، جویریۃ بن اسماء، خالد بن مخلد، سعید بن منصور، عبداللہ بن رجاء مکی، قصبنی، اسماعیل بن یونس، اویس یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، ابو مسہر عبداللہ بن یوسف عبدالعزیز اویسی، مکی بن ابراہیم، یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر، یحییٰ بن قزعۃ، قتیبہ بن سعید، ابو مصعب زہری، اسماعیل بن موسیٰ فزاری، خلف بن ہشام، عبدالاعلی بن حماد الدرسی، سوید بن سعید، مصعب ابن عبداللہ زبیری، ہشام بن عمار، عتبہ بن عبداللہ مروزی اور ابو حذافہ احمد بن اسماعیل مدنی [1]

شخصیت امام مالک کا قد دراز، بدن فربہ اور رنگ سفید مائل بہ زردی تھا۔ آنکھیں بڑی اور خوبصورت تھیں ناک بلند اور سر پر برائے نام بال تھے۔ مونچھیں بطرز سبالہ رکھا کرتے ہیں۔ امام مالک نے ستاسی سال کی عمر گزاری لیکن ڈاڑھی میں خضاب کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ یمن، مصر اور خراسان کے بنے ہوئے بیش قیمت لباس زیب تن کیا کرتے تھے۔ عام طور پر سفید رنگ کا لباس پہنتے تھے اور عطر لگاتے تھے سر پر عمامہ باندھتے تھے اور دونوں شانوں کے درمیان شملہ لٹکایا کرتے تھے اور ضرورت کے بغیر کبھی سرمہ نہیں لگاتے تھے۔ چاندی کی انگشتری پہنتے تھے جس پر سیاہ رنگ کا نگینہ تھا اور حسبنا اللہ ونعم الوکیل کندہ کرایا ہوا تھا ان سے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا اللہ تعالیٰ مومنین کے بارے میں فرماتا ہے وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل اس وجہ سے میرا دل چاہتا ہے کہ اس آیت کا مضمون ہمیشہ میرے سامنے رہے حتیٰ کہ میرے دل پر منقش ہو جائے۔

امام مالک کو تحصیل علم کی بے حد لگن تھی۔ زمانہ طالب علمی میں آپ کے پاس کچھ زیادہ مال نہ تھا لیکن کتابوں کا اشتیاق اس قدر تھا کہ مکان کی چھت توڑ کر اس کی کڑیاں فروخت کیں اور کتابیں خریدیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر دولت کا دروازہ کھول دیا۔ آپ کا حافظہ نہایت اعلیٰ درجہ کا تھا۔ فرماتے ہیں جس چیز کو میں ایک بار دیکھتا ہوں اس کو یاد کر لیتا ہوں اور پھر اس کو نہیں بھولتا۔

امام مالک مدینہ منورہ کے جس مکان میں رہتے تھے وہ عبداللہ بن مسعود کی رہائش گاہ تھی۔ مسجد نبوی میں اس جگہ بیٹھتے جہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھا کرتے تھے امام مالک فرماتے ہیں۔ میں نے پوری زندگی میں کبھی کسی بیوقوف شخص کے ساتھ ہم نشینی نہیں کی۔ امام مالک تنہائی میں کھانا کھاتے تھے اس لیے کسی شخص نے آپ کے خورد و نوش کے احوال بیان نہیں کیے وقار اور دبدبہ کے باوجود امام مالک اپنے اہل و عیال اور خدام کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ پیش آتے تھے۔ مدینہ منورہ کا بے حد احترام کرتے تھے آپ نے حرم مدینہ میں کبھی قضائے حاجت نہیں کی۔ قضائے حاجت کے لیے تمام عمر حرم مدینہ

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۶

marfat.com

Marfat.com

سے باہر تشریف لے جاتے رہے۔ امام مالک مدینہ منورہ میں کبھی سوار ہو کر نہیں نکلتے تھے اور اس کا سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ جس شہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ ہو اس شہر کی سرزمین کو سواری کے سموں سے روندتے ہوئے مجھے حیا آتی ہے۔[1]

معمولات زندگی

امام مالک کی زندگی سادہ اور پُروقار تھی لوگوں کے ساتھ معاملات میں بے حد خلیق اور متواضع تھے انہوں نے ساری زندگی علمی خدمات اور تعظیم حرم رسول میں گزاری۔ ابو مصعب کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے اس وقت تک فتویٰ لکھنا نہیں شروع کیا جب تک ستر علماء نے میری اہلیت کی گواہی نہیں دی۔ امام زرقانی بیان کرتے ہیں کہ امام مالک نے اپنے ہاتھ سے ایک لاکھ احادیث تحریر کی ہیں۔ سترہ سال کی عمر میں درس حدیث شروع کیا اور اس وقت ان کا حلقہ درس اپنے معاصرین کے حلقوں میں سب سے بڑا حلقہ تھا۔ طلباء کا انبوہ کثیر ہر وقت ان کے دروازے پر موجود رہتا تھا۔ انہوں نے اپنے دروازے پر ایک دربان مقرر کیا ہوا تھا۔ پہلے خواص اہل علم کو آنے کی اجازت تھی اور پھر عام طلباء کو۔[2]

قتیبہ بیان کرتے ہیں کہ جب امام مالک ہمارے پاس تشریف لاتے تو عمدہ لباس زیب تن ہوتا اور خوشبو لگائی ہوئی ہوتی تھی۔ ابن سعد لکھتے ہیں کہ امام مالک نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں تشریف لاتے تھے۔ جنازہ پڑھنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے بیماروں کی عیادت کرتے تھے۔ لوگوں کے حقوق ادا کرتے تھے مسجد میں مجلس منعقد کرتے پھر کسی وجہ سے مسجد میں بیٹھنا ترک کر دیا اور نماز پڑھ کر چلے جاتے۔ پھر جنازوں میں بھی جانا چھوڑ دیا اور لوگوں کے پاس جا کر تعزیت کیا کرتے آخر عمر میں جمعہ اور پانچ نمازوں کے لیے مسجد میں جانے کے سوا سب کچھ چھوڑ دیا لیکن لوگوں کی محبت اور عقیدت میں فرق نہ آیا۔ بسا اوقات اس سلسلہ میں فرماتے کہ ہر شخص اپنا عذر بیان کرنے پر قادر نہیں ہوتا۔

امام مالک انتہائی سادہ اور بے نفس تھے۔ ابن مہدی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے امام مالک سے مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا میں اس کو اچھی طرح بیان نہیں کر سکتا۔ وہ شخص کہنے لگا میں بڑی دور سے آپ کا نام سن کر مسئلہ معلوم کرنے آیا تھا آپ نے فرمایا جب واپس اپنے گھر پہنچو تو بتا دینا کہ مالک نے کہا تھا کہ میں یہ مسئلہ اچھی طرح بیان نہیں کر سکتا۔ سعید بن سلیمان کہتے ہیں کہ امام مالک فتویٰ دینے سے پہلے اس آیت کی تلاوت کیا کرتے تھے ان نظن الا ظنا وما نحن

درس حدیث

امام مالک نے سترہ سال کی عمر میں تعلیم و تدریس کی ابتداء کر دی تھی، حدیث شریف پڑھانے سے پہلے غسل کرتے۔ عمدہ اور بیش قیمت لباس زیب تن کرتے، خوشبو لگاتے پھر ایک تخت پر نہایت عجز و انکساری سے بیٹھتے اور جب تک درس جاری رہتا انگیٹھی میں عود اور لوبان ڈالتے رہتے تھے درس حدیث کے

---

[1] شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۲۹ھ — بستان المحدثین ص ۱۳ تا ۲۲
[2] شیخ محمد عبدالباقی زرقانی متوفی ۱۱۲۸ھ — شرح الزرقانی الموطاء ص ۳
[3] امام ابو عبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۰۹

marfat.com
Marfat.com

درمیان کبھی پہلو نہیں بدلتے تھے۔ عبداللہ بن المبارک بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں درس حدیث میں حاضر ہوا امام مالک روایت حدیث فرما رہے تھے اسی دوران ایک بچھو کی نیش زنی کے باوجود آپ نے نہ پہلو بدلا، نہ سلسلہ روایت ترک کیا اور نہ ہی آپ کے تسلسل کلام میں کچھ فرق واقع ہوا۔ بعد میں آپ نے فرمایا میرا اس تکلیف پر اس قدر صبر کرنا کچھ اپنی طاقت کی بنا پر نہ تھا بلکہ محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی وجہ سے تھا[1]

عام طور پر درس حدیث کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ استاد حدیث پڑھے اور شاگرد سنتا رہے دوسرا یہ کہ شاگرد حدیث پڑھے اور استاد سنتا رہے۔ اہل عراق نے درس حدیث کے لیے صرف پہلے طریقہ کو اختیار کر لیا اور اسی طریقہ میں درس حدیث کو منحصر خیال کرتے تھے۔ اس وجہ سے امام مالک اور حجاز کے دوسرے علماء نے درس حدیث کے لیے دوسروں طریقوں کو اختیار کر لیا تھا[2]

کلمات الثناء

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ عنقریب لوگ علم کی طلب میں سفر کر کے اونٹوں کے جگر پگھلا دیں گے پھر بھی انہیں عالم مدینہ سے بہتر کوئی عالم نہ مل سکے گا۔ سفیان بن عیینہ اور امام عبدالرزاق کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں امام مالک کی طرف اشارہ ہے[3]۔ امام شافعی فرماتے تھے کہ امام مالک علماء کے درمیان ایک درخشندہ ستارے کی مانند ہیں۔ نیز فرماتے ہیں کہ اگر امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا ابن وہب کہتے ہیں کہ اگر مالک اور لیث نہ ہوتے تو ہم گمراہ ہو جاتے۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے تھے جس بات پر ثوری، مالک اور اوزاعی اتفاق کر لیں وہ سنت ہے خواہ اس باب میں صریح نص وارد نہ ہو[4]۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک تبع تابعین کی جماعت میں امام مالک سے زیادہ عظیم کوئی شخص نہیں اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی شخص حدیث میں مامون تھا[5]

عبدالرحمان بن مہدی کہتے تھے کہ سفیان ثوری روایت حدیث میں امام تھے اور اوزاعی قواعد سلف کے امام تھے اور امام مالک ان دونوں فنون کے امام تھے نیز وہ یہ بھی کہتے تھے کہ میں نے امام مالک سے کوئی زیادہ عقلمند شخص نہیں دیکھا[6]۔ یحییٰ بن سعید قطان اور یحییٰ بن معین انہیں امیر المؤمنین فی الحدیث کہتے تھے۔ نیز ابن معین کہتے تھے کہ امام مالک مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں۔ ابن قدامہ کہتے ہیں کہ امام مالک اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ قوی حافظہ رکھتے تھے۔ امام احمد بن احمد نے کہا کہ ابن شہاب زہری کے شاگردوں میں امام مالک سب سے فائق تھے اور امام بخاری نے کہا کہ صحیح ترین

---

[1] شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۴۸ھ — بستان المحدثین ص ۲۰
[2] ایضاً " " " " ص ۱۹
[3] شیخ محمد عبدالباقی زرقانی متوفی ۱۱۲۲ھ — شرح الزرقانی للموطا ج ۱ ص ۳
[4] امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۰۹
[5] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۹
[6] شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ — درایۃ الموطا ص ۱۷

marfat.com

Marfat.com

سند یہ ہے۔ مالک عن نافع عن ابن عمرؓ امام اوزاعی فرماتے تھے کہ امام مالک استاذ العلماء عالم حجاز اور مفتی حرمین ہیں اور جب امام مالک کے وصال کی خبر سفیان بن عیینہ کو پہنچی تو فرمانے لگے امام مالک نے روئے زمین پر اپنی مثال نہیں چھوڑی۔

امام ذہبی فرماتے ہیں کہ امام مالک متعدد خصائل میں منفرد ہیں۔ اول طول عمر و علو روایت، ثانی ذہن ثاقب اور وسعت علم، ثالث ان کی روایات کی جمعیت پر آئمہ کا اتفاق، رابع ان کے تدین، تقویٰ اور اتباع سنت پر لوگوں کا اجماع خامس فقہ اور فتوی میں ان کا تقدم[1]

کرم بالائے کرم

امام دار الہجرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے حظ وافر عطا فرمایا تھا وہ اسوہ رسول کے سراپا اور سنت نبویہ کی عملی تصویر تھے۔

مصعب بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ جب امام مالک کے سامنے حضور کا ذکر کیا جاتا تو شدت جذبات سے ان کا رنگ متغیر ہو جاتا اور اسم مبارک کی تعظیم کے لیے بے اختیار جھک جاتے تھے۔ مدینہ طیبہ کے ذرہ ذرہ سے انہیں عشق تھا اور وہ حرم رسول کی گلیوں اور بازاروں کا بھی احترام کرتے تھے اسی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے امام مالک کو بیش بہا نعمتیں نصیب ہوئی تھیں۔ امام ابو نعیم اصفہانی اپنی سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں کہ خلف امام مالک کی خدمت میں حاضر ہوئے تو امام مالک نے فرمایا دیکھو تمہارے مصلے کے نیچے کیا ہے انہوں نے دیکھا تو ایک کاغذ تھا جس میں امام مالک کے بعض احباب نے اپنا خواب لکھا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں لوگ جمع ہیں آپ نے فرمایا میں نے تمہارے لیے اپنے منبر کے نیچے علم چھپا رکھا ہے اور مالک کو حکم دیا کہ وہ اس علم کو لوگوں میں تقسیم کر دیں۔

اسماعیل بن مزاحم مروزی بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ سے استفسار کیا کہ حضور ہم آپ کے بعد کس سے سوال کیا کریں فرمایا مالک بن انس سے۔

ابو عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اور کافی لوگ آپ کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اور مالک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مؤدب کھڑے تھے حضور کے پاس مشک تھی آپ اس میں سے تھوڑی تھوڑی مشک مالک کو دے رہے تھے اور وہ اس مشک کو لوگوں میں تقسیم کر رہے تھے۔

محمد بن رمح بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو آپ سے پوچھا حضور مالک اور لیث میں زیادہ علم کس کا ہے فرمایا میرے علم کا وارث مالک ہے۔

مثنیٰ ابن سعید بیان کرتے ہیں کہ امام مالک فرماتے تھے کہ میری کوئی رات ایسی نہیں گزری جس میں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کی ہو[2]

---

[1] شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ — حجۃ اللہ الموطا ص ۱۷

[2] امام ابو عبد اللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۱۲

[3] حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی متوفی ۴۳۰ھ — حلیۃ الاولیاء ج ۶ ص ۳۱۶ تا ۳۱۷

marfat.com
Marfat.com

ابتلاء امام مالک کا مسلک تھا کہ طلاق مکرہ واقع نہیں ہوتی ان کے زمانہ کے حاکم نے اس مسئلہ میں ان سے اختلاف کیا اور ان کو زدوکوب کیا اور اونٹ پر سوار کرا کے شہر میں پھرایا اس حال میں بھی امام مالک نے بآواز بلند فرمایا کہ جو شخص مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ جان لے میں ابو عامر مالک بن انس اصبحی ہوں اور میرا مسلک یہ ہے کہ طلاق مکرہ واقع نہیں ہوتی۔ جعفر بن سلیمان تک جب یہ خبر پہنچی کہ امام مالک بلند آواز سے یہ اعلان کر رہے ہیں تو اس نے حکم جاری کیا کہ انہیں اونٹ سے اتار لیا جائے۔

امام احمد بن حنبل سے جب اس واقعہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا طلاق مکرہ نافذ نہ کرنے کی بناء پر بعض حکام نے ان پر تشدد کیا تھا اور مجھے نہیں معلوم کہ وہ تشدد کرنے والا شخص کون تھا۔[1]

مالکی مسلک کا رواج مغربی ممالک خصوصاً اندلس میں امام مالک کے مسلک کا بہت زیادہ چرچا ہوا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ وہاں کے لوگ جب حج اور زیارت روضہ منورہ کے لیے حرمین حاضر ہوتے تو مدینہ منورہ میں امام مالک کی شہرت مقبولیت اور آپ کے علم و فضل سے بہت متاثر ہوتے اس سبب سے اندلس میں عام طور پر لوگ امام مالک کے فتاویٰ کی پیروی کرتے تھے چنانچہ قرطبہ سے یحییٰ بن یحییٰ مصمودی مدینہ منورہ پہنچے وہ ایک سال تک امام مالک کی خدمت میں رہے اور واپس آکر انہوں نے موطا امام مالک اور فتاوی امام مالک کی تبلیغ اور اشاعت کی اسی طرح اندلس کے ایک اور عالم عیسیٰ بن دینار بھی امام مالک کے شاگرد تھے اور ان دو حضرات نے دیارِ مغرب میں امام مالک کے مسلک کی بہت زیادہ خدمت کی۔ ابن حزم نے لکھا ہے کہ یحییٰ بن یحییٰ کو شاہی دربار میں پذیرائی حاصل تھی اور تمام شہروں میں قاضیوں کا تقرر ان کی رائے سے ہوتا تھا اور یحییٰ بن یحییٰ اس بات کا خاص خیال رکھا کرتے تھے کسی ایسے شخص کو قاضی نہ مقرر کر دیا جائے جو مالکی مسلک سے اختلاف رکھتا ہو۔[2]

وصال یحییٰ بن یحییٰ مصمودی بیان کرتے ہیں کہ جب امام مالک کا مرض الموت طویل ہوا اور وقت آخر آپہنچا تو مدینہ منورہ اور دوسروں شہروں سے تمام علماء اور فقہاء امام مالک کے مکان میں جمع ہو گئے تاکہ امام مالک کی آخری ملاقات سے فیض یاب اور ان کی وصیتوں سے بہرہ مند ہوں۔ یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں کہ اس وقت امام مالک کی عیادت کرنے والے مجھ سمیت ایک سو تیس علماء حاضر تھے۔ میں بار بار امام کے پاس جاتا اور سلام عرض کرتا تھا تاکہ اس آخری وقت میں امام کی نظر مجھ پر پڑ جائے اور وہ نظر میری سعادت اخروی کا وسیلہ بن جائے۔ میں اسی کیفیت میں تھا کہ امام نے آنکھیں کھولیں اور ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہم کو کبھی ہنسایا اور کبھی رلایا اس کے حکم سے زندہ رہے اس کے حکم سے جان دیتے ہیں اس کے بعد فرمایا موت آگئی۔ خدا تعالیٰ سے ملاقات کا وقت قریب ہے۔ حاضرین نے عرض کیا اس وقت آپ کے باطن کا کیا حال ہے فرمایا میں اس وقت اولیاء اللہ کی مجلس کی وجہ سے بہت خوش ہوں

---

[1] حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی متوفی ۴۳۰ھ — حلیۃ الاولیاء ج ۶ ص ۳۲۳

[2] شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۲۹ھ — بستان المحدثین ص ۳۵

marfat.com

Marfat.com

کیونکہ میں اہل علم کو اولیاء اللہ گردانتا ہوں اللہ تعالیٰ کو حضرات انبیاء علیہم السلام کے بعد علماء سے زیادہ کوئی شخص پسند نہیں ہے۔ نیز میں اس لیے بھی خوش ہوں کہ میری تمام زندگی علم کی تحصیل اور اس کی تعلیم میں گزری ہے اور میں اس سلسلہ میں اپنی تمام مساعی کو مستحاب اور مشکور گمان کرتا ہوں اس لیے کہ تمام فرائض اور سنن اور ان کے ثواب کی تفصیلات ہم کو زبان رسالت سے معلوم ہوئیں مثلاً حج کا اتنا ثواب ہے اور زکوٰۃ کا اتنا اور ان تمام معلومات کو سوا حدیث کے طالب علم کے اور کوئی شخص نہیں جان سکتا اور یہی علم اصل میں نبوت کی میراث ہے۔ یحییٰ بن یحییٰ مصمودی کہتے ہیں اس کے بعد امام مالک نے ربیع کی ایک روایت بیان کی کہ کسی شخص کو زمانہ کے مسائل بتلانا روئے زمین کی تمام دولت کو صدقہ کرنے سے بہتر ہے اور کسی شخص کی دینی الجھن دور کر دینا سو حج کرنے سے افضل ہے اور ابن شہاب زہری کی روایات سے بتلایا کہ کسی شخص کو دینی مشورہ دینا سو غزوات میں جہاد کرنے سے بہتر ہے۔ یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں اس گفتگو کے بعد امام مالک نے کوئی بات نہیں کی اور اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی[1] امام ذہبی لکھتے ہیں کہ امام مالک کا سن وصال مؤرخین کے اتفاق سے ۹۰ھ ہے البتہ تاریخ میں اختلاف ہے ابو مصعب اور ابن وہب نے تاریخ وصال ۱۰ ربیع الاول بیان کی ہے، ابن سحنون نے گیارہ ربیع الاول، ابن ابی اویس نے چودہ ربیع الاول تاریخ بتلائی ہے اور مصعب زبیری نے آپ کا وصال ماہ صفر میں ذکر کیا ہے[2]

---

[1] شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۲۹ھ — بستان المحدثین ص ۱۳۹

[2] امام ابو عبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ — تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۱۳

marfat.com
Marfat.com

موطاء امام مالک

فن حدیث میں جس کتاب کو سب سے پہلے مدون کیا گیا وہ موطاء امام مالک ہے امام شافعی نے اس کتاب کو دیکھ کر فرمایا تھا کہ کتاب اللہ کے بعد روئے زمین پر اس سے زیادہ صحیح کوئی کتاب نہیں ہے[1] اور فن جرح و تعدیل کے مشہور امام حافظ ابو زرعہ رازی متوفی ۲۶۴ھ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص قسم کھالے کہ موطاء کی تمام احادیث صحیح ہیں تو وہ حانث نہیں ہوگا[2] ابو بکر بن العربی نے کہا فن حدیث میں صحیح بخاری ثانوی حیثیت رکھتی ہے اور اس موضوع پر اصل اوّل موطاء امام مالک ہے[3] اور حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ موطاء کی صحت اور قوت سے لوگوں کے دلوں میں جس قدر ہیبت طاری ہے اس کا کوئی کتاب مقابلہ نہیں کر سکتی[4] حافظ ابن حبان لکھتے ہیں کہ فقہاء مدینہ میں امام مالک وہ شخص ہیں جنہوں نے روایات کے بارے میں تحقیق سے کام لیا اور جو شخص حدیث میں ثقہ نہ تھا اس سے اعراض فرمایا وہ صحیح روایات کے علاوہ نہ اور کوئی چیز روایت کرتے اور نہ کسی غیر ثقہ سے حدیث بیان کرتے[5] یحییٰ بن سعید کہتے تھے کہ آج قوم کے پاس فن حدیث میں موطاء سے زیادہ کوئی صحیح کتاب نہیں ہے محمد بن سرّی کہتے تھے کہ میں نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو عرض کیا حضور مجھے کچھ احادیث بیان فرمائیے جن کو میں آپ سے روایت کروں فرمایا اے ابن السرّی میں نے مالک کو ایک خزانہ دیا ہے جس کو وہ تم میں تقسیم کریں گے اور یاد رکھو وہ خزانہ موطاء ہے پھر فرمایا اللہ کی کتاب اور میری سنّت کے بعد مسلمانوں کے لیے موطاء سے زیادہ کوئی صحیح چیز نہیں ہے اس کتاب کا سماع کرو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ[6]

سبب تالیف

حافظ ابو مصعب زہری لکھتے ہیں کہ خلیفہ منصور عباسی نے امام مالک سے فرمائش کی تھی کہ آپ لوگوں کے لیے ایک کتاب تصنیف کر دیجیے جس پر عمل کرنے کے لیے میں لوگوں کو آمادہ کروں امام مالک مختلف عذر پیش کرتے رہے مگر خلیفہ نے با اصرار شدید آپ کو اس کام کے لیے تیار کر لیا بالآخر امام مالک نے موطاء کی تصنیف

---

[1] شیخ محمد عبد الباقی زرقانی — شرح الموطاء للزرقانی ج ۱ ص ۸
[2] شاہ عبد العزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۲۹ھ — بستان المحدثین ص ۲۶
[3] مولانا عبد الحی لکھنوی ۱۳۰۴ھ — التعلیق المجد ص ۱۵
[4] ایضاً " " " — " " ص ۱۶
[5] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ — تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۹
[6] مولانا عبد الحی لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ — التعلیق المجد ص ۱۵

marfat.com
Marfat.com

شروع کی لیکن اس کی تکمیل سے پہلے منصور کا انتقال ہو گیا اور اس کے بیٹے محمد مہدی کے ابتدائی دور خلافت میں اس کتاب کی تکمیل ہو گئی۔[1]

مدارج تالیف

ابن الوہاب ذکر کرتے ہیں کہ امام مالک نے ایک لاکھ احادیث میں سے موطاء کا انتخاب کیا پہلے اس میں دس ہزار احادیث جمع کیں پھر مسلسل غور کرتے رہے یہاں تک کہ اس میں پانچ سو احادیث باقی رہ گئیں۔ حافظ ابن عبد البر لکھتے ہیں کہ امام اوزاعی کے شاگرد عمر بن عبد الواحد کہتے ہیں کہ ہم نے چالیس دن میں امام مالک کو موطاء سنائی تو آپ نے فرمایا کہ جس کتاب کو میں نے چالیس سال میں تالیف کیا تم نے اس کو چالیس دنوں میں حاصل کر لیا۔[2]

وجہ تسمیہ

موطاء کا لفظ وطی سے ماخوذ ہے جس کے معنی روندنے کے ہیں امام مالک نے کتاب کی تالیف کے بعد اس کو مدینہ منورہ کے ستر فقہاء کے سامنے پیش کیا جنہوں نے اس کتاب کو انتہائی دقیقہ سے روندا اس وجہ سے اس کا نام موطاء پڑ گیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ لفظ مواطاۃ سے ماخوذ ہے جس کے معنی موافقت ہیں چونکہ اس کتاب کے ساتھ امام مالک کے زمانے کے تمام علماء نے موافقت کی تھی اس لیے اس کا نام موطاء رکھا گیا۔

تالیف میں اخلاص

جب امام مالک نے موطاء کو تصنیف کرنا شروع کیا تو آپ کو دیکھ کر دوسرے علماء نے بھی آپ کی طرح اس فن میں لکھنا شروع کر دیا۔ بعض لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ کیوں اپنے آپ کو اس تصنیف کی وجہ سے تکلیف میں ڈال رہے ہیں جبکہ اور لوگوں نے بھی اس طرز کی کتابیں لکھنی شروع کر دی ہیں امام مالک نے فرمایا عنقریب لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ کس کا کام محض اللہ کے لیے ہے چنانچہ موطاء کے ظہور میں آنے کے بعد وہ تمام کتابیں اپنی رونق اور شہرت کھو بیٹھیں اور اس زمانہ کی تالیفات میں سے سوائے موطاء کے آج کسی کا نام و نشان نہیں ملتا۔[3]

امام مالک موطاء کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اپنا اخلاص ثابت کرنے کے لیے موطاء کے مسودہ کے تمام اوراق کو پانی میں ڈال دیا اور فرمایا اگر ان اوراق میں سے ایک ورق بھی بھیگ گیا تو مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں ہے لیکن یہ امام مالک کی صدق نیت اور اخلاص کا ثمرہ تھا کہ پانی میں ڈالنے کے باوجود ان اوراق میں سے کوئی ورق بھی نہیں بھیگا اور اس کام میں امام مالک کا اخلاص اور ان کی للّٰہیت تمام لوگوں پر ظاہر ہو گئی۔[4]

شرفِ اولیت

تاریخی طور پر اس بات میں کسی شخص کو مجالِ سخن نہیں ہے کہ حدیث کا جو سب سے پہلا مجموعہ امت کے ہاتھوں میں پہنچا ہے وہ موطاء امام مالک ہے البتہ اس بات میں اختلاف ہے کہ صحیح مجرد میں پہلی کتاب بخاری ہے یا موطاء بہرحال جمہور کی رائے یہی ہے کہ صحیح مجرد میں پہلی کتاب امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری

---

[1] علامہ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ — تزئین الممالک ص ۴۳
[2] مولانا عبد الحئی لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ — التعلیق الممجد ص ۱۵
[3] شاہ ولی اللہ دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ — مقدمہ مسوی ج ۱ ص ۲۵
[4] شیخ محمد عبد الباقی زرقانی متوفی ۱۱۲۲ھ — شرح الزرقانی للموطاء ج ۱ ص ۲۵

marfat.com
Marfat.com

کی الجامع الصحیح ہے جو آج تمام دنیا میں صحیح بخاری کے نام سے معروف ہے اور بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ صحیح مجرد میں پہلی کتاب موطاء امام مالک ہے لیکن یہ خیال صحیح نہیں ہے کیونکہ موطاء میں بکثرت بلاغات مراسیل اور منقطعات ہیں اور انقطاع سند بہرحال صحت حدیث کے منافی ہے بعض لوگ اس کے جواب میں صحیح بخاری کے تراجم اور تعلیقات سے معارضہ کرتے ہیں کیونکہ امام بخاری نے متعدد جگہ سند ذکر کیے بغیر متن حدیث سے ترجمۃ الباب قائم کیا ہے اور بعض جگہ ترجمۃ الباب میں معلق احادیث وارد کی ہیں پس اگر انقطاع سند موطاء کی صحت مجردہ کے لیے مانع ہے تو یہ سقم صحیح بخاری میں بھی پایا جاتا ہے اگر یہ کہا جائے کہ صحیح بخاری کی تعلیقات اور تراجم کی دوسرے توابع اور شواہد سے تقویت اور تائید ہو جاتی ہے تو موطاء کی بلاغات اور مراسیل وغیرہ کو بھی دوسرے قرائن سے تائید حاصل ہے۔

اس معارضہ کے جواب میں اولاً گزارش یہ ہے کہ موطاء کی تمام احادیث بلا استثنا پایہ ثبوت کو نہیں پہنچ سکیں چنانچہ حافظ ابن عبد البر مالکی اندلسی نے تصریح کی ہے کہ موطاء کی چار احادیث ایسی ہیں جن کی اور کسی سند سے تائید نہیں ہو سکی[1] ثانیاً ان منقطعہ احادیث کا کسی اور سند سے متصل ثابت ہونا ایک اور بات ہے لیکن جن اسناد سے امام مالک نے ان کو روایت کیا ہے وہ بہرحال منقطع ہیں اور ان اسناد کے لحاظ سے وہ احادیث فنی طور پر صحیح نہیں ہوں گی کیونکہ انقطاع صحت حدیث کے منافی ہے جیسا کہ اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی وضاع راوی آجائے تو اس سند کے لحاظ سے وہ حدیث بہرحال موضوع قرار پائے گی خواہ متن حدیث کسی دوسری صحیح سند کے ساتھ ثابت ہو۔ ثالثاً امام بخاری نے جس قدر تعلیقات وارد کی ہیں وہ سب اصل میں متصل ہیں اور امام بخاری نے ان احادیث کا علی وجہ الاتصال ہی سماع کیا ہے لیکن عمداً متعدد حکمتوں کی بناء پر[2] ان کی اسناد کو حذف کر دیا برخلاف موطاء کی بلاغات کے کیونکہ امام مالک کو وہ تمام بلاغات علی وجہ الانقطاع ملی ہیں جیسا کہ عنقریب واضح ہو جائے گا۔ رابعاً امام مالک کی تمام منقطع احادیث کتاب کے اصل موضوع میں روایت کی گئی ہیں اس کے برخلاف امام بخاری نے تعلیقات اور تراجم کو ابواب کے ذیل میں وارد کیا ہے اور صحیح بخاری کے اصل موضوع میں کوئی منقطع حدیث نہیں ہے کیونکہ کتاب کا اصل موضوع احادیث مسندہ ہیں جیسا کہ اس کے نام الجامع الصحیح المسند سے ظاہر ہے اور امام بخاری کی تصریح ما وضعت فی جامعی ہذا الا ما صح سے بھی اس امر کی تائید ہوتی ہے۔

ہر ایک شخص کا مزاج اور مسلک جدا ہوتا ہے ہماری رائے اس سلسلہ میں بہرحال یہی ہے کہ صحیح مجرد میں احادیث جمع کرنے کا شرف جس شخص نے سب سے پہلے حاصل کیا وہ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری ہیں اور نفس حدیث کا سب سے پہلا مجموعہ جس شخص نے امت مسلمہ کو فراہم کیا وہ امام ابو عبد اللہ مالک بن انس اصبحی ہیں۔

آج تک تمام علماء سلفاً خلفاً یہی لکھتے آرہے ہیں کہ احادیث کا سب سے پہلا مجموعہ امام مالک نے پیش کیا لیکن مولوی عبد الرشید نعمانی لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے احادیث کا مجموعہ جس شخص نے پیش کیا وہ امام اعظم ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:۔

---

[1] شیخ محمد عبد الباقی زرقانی متوفی ۱۱۲۲ھ شرح الزرقانی للموطاء ج ۱ ص ۸

[2] صحیح بخاری کے باب میں ہم نے ان حکمتوں کو بیان کر دیا ہے (سعیدی)

marfat.com
Marfat.com

امام ابوحنیفہ جب جامع کوفہ کی اس مشہور علمی درس گاہ میں مسند فقہ و علم پر جلوہ آرا ہوئے جو کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے باقاعدہ طور پر چلی آرہی تھی تو آپ نے جہاں علم کلام کی بنیاد ڈالی۔ فقہ کا عظیم الشان فن مدون کیا وہاں ہی علم حدیث کی ایک اہم ترین خدمت یہ انجام دی کہ احادیث احکام میں سے صحیح اور معمول بہ روایات کا انتخاب فرما کر ایک مستقل تصنیف میں ان کو ابواب فقہیہ پر مرتب کیا جس کا نام کتاب الآثار ہے اور آج امت کے پاس احادیث صحیحہ کی سب سے قدیم ترین کتاب یہی ہے پھر لکھتے ہیں۔

"ممکن ہے کہ بعض لوگ کتاب الآثار کو احادیث صحیحہ کا اولین مجموعہ بتانے پر چونکیں اس لیے اس حقیقت کو آشکارا کرنا نہایت ضروری ہے"۔

اور کتاب الآثار کی اولیت پر دلیل قائم کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

بلاشبہ علامہ مغلطائی کے نزدیک اس بارے میں اولیت کا شرف امام مالک کو حاصل ہے۔

لیکن کتاب الآثار موطاء سے پہلے کی تصنیف ہے جس سے خود موطاء کی تالیف میں استفادہ کیا گیا ہے چنانچہ حافظ سیوطی تبیین الصحیفۃ فی مناقب الامام ابوحنیفہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

من مناقب ابی حنیفۃ التی انفرد بھا انہ اول من دون علم الشریعۃ ورتبہ ابوابا ثم تبعہ مالک بن انس فی ترتیب الموطاء ولم یسبق ابا حنیفۃ احد

امام ابوحنیفہ کے ان خصوصی مناقب سے کہ جن میں وہ منفرد ہیں ایک یہ بھی ہے کہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم شریعت کو مدون کیا اور اس کی ابواب پر ترتیب کی پھر امام مالک بن انس نے موطاء کی ترتیب میں انہیں کی پیروی کی اور اس باب میں ابوحنیفہ پر کسی کو سبقت نہیں ہے[1]

لیکن ارباب فہم پر ظاہر ہوگا کہ نعمانی صاحب کی اس دلیل میں کوئی جان نہیں ہے کیونکہ حافظ سیوطی نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے سب سے پہلے علم شریعت کی تدوین کی ہے اور علم شریعت علم حدیث سے عام ہے اور جب دعویٰ خاص اور دلیل عام ہو تو تقریب تام نہیں ہوتی اور خصوصاً اس لیے بھی کہ حافظ سیوطی نے خود تنویر الحوالک میں موطاء کو حدیث کی پہلی کتاب قرار دیا ہے اس لیے تبلیین الصحیفہ میں ان کے کلام اول من دون علم الشریعۃ میں شریعت سے مراد علم حدیث کے ماسوا ماننا پڑے گا امام اعظم ابوحنیفہ کی دینی خدمات کا ایک الگ مقام ہے۔ کتاب و سنت سے مسائل کے استخراج اور علم شریعت کی کتب اور ابواب کے ساتھ باقاعدہ تدوین کی خدمت میں ان پر کوئی سابقیت نہیں رکھتا اس حقیقت کو آشکارا کرنے کے لیے حافظ سیوطی نے ان کے بارے میں فرمایا۔ انہ اول من دون علم الشریعۃ۔ اسی طرح سب سے پہلے انہوں نے اجتہاد کے اصول اور پیمانے وضع کیے اور بعد کے تمام مجتہدین امام مالک۔ امام شافعی اور

---

[1] ابن ماجہ اور علم حدیث ص ۱۵۸ تا ۱۶۱

marfat.com
Marfat.com

امام احمد بن حنبل نے ان قواعد سے پورا پورا استفادہ کیا اسی لیے امام شافعی نے فرمایا الفقہاء کلھم عیال ابی حنیفہ، تمام فقہاء امام ابو حنیفہ کے پروردہ ہیں اس کے ساتھ ساتھ علم حدیث میں بھی ان کا نہایت اونچا مقام ہے۔ فن حدیث میں انہوں نے کتاب الآثار کو تصنیف کیا جس کی پوری تحقیق ہم اس سے متعلق عنوان کے تحت ذکر کر چکے ہیں۔

اسلوب امام مالک کسی عنوان کو ثابت کرنے کے لیے اولاً حدیث مسند وارد کرتے ہیں اور اگر حدیث مسند نہ مل سکے تو ثقات تابعین سے حدیث مرسل روایت کرتے ہیں جب حدیث مرسل بھی نہ مل سکے تو بلاغات کو وارد کرتے ہیں اس کے بعد آثار صحابہ کی طرف رجوع کرتے ہیں آثار میں حضرت عمر کے قضایا اور حضرت عبداللہ بن عمر کے فتاوی کو مقدم رکھتے ہیں۔ صحابہ کے بعد اقوال تابعین کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تابعین میں بھی فقہاء مدینہ کو ترجیح دیتے ہیں اور خاص طور پر سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، قاسم، سالم، سلیمان بن یسار، ابو سلمہ، ابوبکر بن عبدالرحمن، ابوبکر بن عمرو اور عمر بن عبدالعزیز کے اقوال کا ذکر کرتے ہیں۔ بعض جگہ امام مالک کسی عنوان کے تحت احادیث مسندہ، آثار اور فتاوی تابعین ذکر کرنے کے بعد اپنی رائے بھی ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً انہوں نے باب وضوء النائم ان قام الصلوٰۃ کے تحت حدیث وارد کی۔

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا استیقظ احدکم من نومہ فلیغسل یدہ قبل ان یدخلھا فی وضوئہ فان احدکم لا یدری این باتت یدہ۔

اس کے بعد حضرت عمر کا اثر وارد کیا۔ اذا نام احدکم مضطجعا فلیتوضأ۔ اور آیۃ وضو کی تفسیر میں زید بن اسلم کا یہ قول پیش کیا ان ذلک اذا قمتم من المضاجع یعنی النوم اور اخیر میں اپنی رائے پیش کی۔ قال مالک الامر عندنا انہ لا یتوضا الا من حدث یخرج من دبر او ذکر او نام[1] موطا میں صرف احکام سے متعلق احادیث بیان کی گئی ہیں۔ تفسیر، اشراط اور مناقب سے متعلق احادیث روایت نہیں کی گئی ہیں اس لحاظ سے یہ کتاب اقسام کتب حدیث میں سے سنن کے ذیل میں آتی ہے۔

بلاغات موطا امام مالک میں بلاغات بکثرت موجود ہیں اس لیے ضروری ہے کہ بلاغات کی وضاحت کر دی جائے اگر کسی شخص کو کوئی حدیث لکھی ہوئی مل جائے اور وہ خط تحریر سے اس حدیث کے لکھنے والے کو پہچانتا ہو تو بشرط اجازت اس حدیث کو روایت کر سکتا ہے اس کو فن حدیث کی اصطلاح میں وجادت کہتے ہیں۔ امام مالک نے اہل علم کی کتب اور ان کے نوشتوں میں جو احادیث لکھی ہوئی پائیں تو ان کو بلغہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صیغہ کے ساتھ روایت کر دیا۔ اس قسم کی تمام روایات فنی طور پر منقطع کا حکم رکھتی ہیں اس کی ایک مثال یہ ہے مالک انہ بلغہ ان عبداللہ بن مسعود کان یقول من قبلۃ الرجل امراتہ الوضوء[2] اس لحاظ سے امام مالک کی تمام بلاغات وجادت کے تحت آتی ہیں۔

اسانید امام مالک نے احادیث مسندہ عام طور پر حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عائشہ، حضرت ابو ہریرہ، حضرت انس، حضرت جابر، حضرت ابو سعید خدری اور حضرت سہل بن سعد سے روایت کی ہیں حضرت عبداللہ

---

[1] امام مالک بن انس اصبحی متوفی ۱۷۹ھ موطا امام مالک ص ۷
[2] ایضاً " " ص ۱۵

marfat.com

Marfat.com

بن عمر کی احادیث عموماً نافع یا عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ کی روایات عروہ، قاسم، ہشام اور عبدالرحمن سے حضرت ابوہریرہ کی احادیث عن ابی الزناد عن الاعرج یا عن العلاء بن عبدالرحمن عن ربیعۃ یا عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب۔ ابن مسیب کی سند سے روایت کرتے ہیں حضرت انس کی احادیث ابن شہاب ربیعہ، اسحٰق بن عبداللہ، حمید اور عبداللہ بن ابی بکر سے روایت کرتے ہیں حضرت جابر کی احادیث ابوالزبیر، وہب بن کیسان اور محمد بن منکدر سے روایت کرتے ہیں اور ابوسعید خدری کی احادیث محمد بن یحییٰ اور عمر بن یحییٰ عن ابیہ سے روایت کرتے ہیں اور سہل بن سعد کی احادیث غالباً ابی حازم سے روایت کرتے ہیں۔

چار نادر حدیثیں

حافظ ابن عبدالبر نے جن چار حدیثوں کا ذکر کیا ہے جن کا متن دوسری کتابوں میں نہیں ملتا ان کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) مالک انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لانسی لاسن۔ (موطاء امام مالک ص ۲۵)

(۲) مالک انہ سمع من یثق بہ من اھل العلم یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اری اعمار الناس قبلہ او ما شاء اللہ من ذلک فکانہ تقاصر اعمار امتہ عن ان لا یبلغوا من العمل مثل الذی بلغ غیرھم فی طول العمر فاعطاہ اللہ لیلۃ القدر خیرا من الف شھر۔

(موطاء امام مالک ص ۹۹)

(۳) مالک عن معاذ بن جبل انہ قال اٰخر ما اوصانی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین وضعت رجلی فی الغرز ان قال لی: حسن خلقک للناس معاذ بن جبل۔ (موطاء امام مالک ص ۳۶۴)

(۴) اذا نشأت بحریۃ ثم تنشأ مت فتلک عین غدیقۃ۔ (شرح الزرقانی للموطاء ج ۱ ص ۸)

تعداد احادیث

ابوبکر العربی نے بیان کیا ہے کہ موطاء امام مالک کی کل روایات بشمول آثار صحابہ وفتاویٰ تابعین ایک ہزار سات سو بیس ہیں جن میں چھ سو مسند ہیں، دو سو بائیس مرسل ہیں، چھ سو سترہ موقوف ہیں اور دو سو پچھتر اقوال تابعین ہیں۔[1]

موطاء امام مالک کے راوی

موطاء امام مالک کو ہر طبقہ کے لوگوں نے بکثرت روایت کیا ہے خلفاء اسلام میں سے ہارون رشید، امین اور مامون نے مجتہدین میں سے امام شافعی، امام محمد بن الحسن، امام احمد بن حنبل اور امام ابویوسف نے (ان تمام مجتہدین میں صرف امام محمد بن الحسن شیبانی نے امام مالک سے بلاواسطہ موطاء کی روایت کی ہے اور باقی مجتہدین نے بالواسطہ موطاء امام مالک کو روایت کیا ہے) امام مالک کے خصوصی تلامذہ میں سے یحییٰ بن یحییٰ المصمودی ابن القاسم اور اصبغ نے اور صوفیاء میں سے ذوالنون مصری نے اور محدثین میں سے ایک کثیر جماعت نے اس کو روایت کیا ہے جن کا احصاء بہت دشوار ہے۔[2]

---

[1] شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ — مقدمہ مسوی ج ۱ ص ۲۵

[2] ایضاً " " " ص ۲۲

marfat.com
Marfat.com

موطاء امام مالک کے نسخے

موطاء امام مالک کے تیس سے زیادہ نسخے ہیں ان میں یحییٰ بن یحییٰ مصمودی کا نسخہ سب سے زیادہ مشہور ہے۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے بستان المحدثین میں موطاء کے دس نسخوں کا بالتفصیل ذکر کیا ہے اور ہر نسخہ کے راوی کی مختصر سوانح لکھی ہے اس وقت امت کے ہاتھوں میں موطاء کے دو نسخے موجود ہیں ایک یحییٰ بن یحییٰ مصمودی کا اور دوسرا امام محمد بن حسن شیبانی کا۔ یحییٰ بن یحییٰ کا نسخہ موطاء امام مالک اور امام محمد کا نسخہ امام محمد کی روایت کے سبب موطاء امام محمد کے نام سے مشہور ہے۔

موطاء کی شروح وتعلیقات

موطاء امام مالک چونکہ فنِ حدیث میں سب سے پہلی کتاب تھی اس وجہ سے اس کو بہت زیادہ شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی اور بے شمار لوگوں نے اس پر شروح حواشی اور تعلیقات سپردِ قلم کیے ہیں۔ سطور ذیل میں بعض شروح کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(۱) **تفسیر الموطاء** :۔ یہ شرح ابو مروان عبد الملک بن حبیب بن سلیمان المالکی المتوفی ۲۳۹ھ کی تصنیف ہے۔

(۲) **شرح الموطاء** :۔ یہ کتاب حمد بن محمد الخطابی المتوفی ۳۸۸ھ کی تصنیف ہے۔

(۳) **شرح الموطاء** :۔ یہ ابن رشیق المالکی متوفی ۴۵۶ھ کی تصنیف ہے۔

(۴) **التمہید فی معانی الموطاء والاسانید** :۔ یہ شرح حافظ ابو عمرو بن عبد البر مالکی متوفی ۴۶۳ھ کی تالیف ہے۔

(۵) **الاستذکار لمذہب علماء الامصار فیما تضمنہ الموطاء من معانی الرای والآثار** :۔ یہ بھی حافظ ابن عبد البر کی تصنیف ہے۔

(۶) **شرح الموطاء** :۔ یہ شرح ابو الولید الباجی سلیمان ابن خلف بن سعد بن ایوب المالکی المتوفی ۴۷۱ھ کی تصنیف ہے اور بیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

(۷) **المقتبس** :۔ یہ شرح ابو محمد عبد اللہ بن محمد البطیوسی المالکی المتوفی ۵۱۱ھ کی تصنیف ہے۔

(۸) **المقتبس فی شرح موطاء مالک بن انس** :۔ شرح قاضی ابو بکر بن العربی المالکی المتوفی ۵۴۳ھ کی تالیف ہے اس نام کے دو شخص مشہور ہیں ایک یہ ہیں اور دوسرے محی الدین ابن العربی صاحب الولایۃ العظمی ہیں۔

(۹) **کشف المغطاء** :۔ یہ حافظ جلال الدین سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ کی تصنیف ہے اور کافی ضخیم کتاب ہے۔

(۱۰) **تنویر الحوالک** :۔ یہ بھی حافظ سیوطی کی تصنیف ہے۔

(۱۱) **السعلف المبطاء** :۔ یہ کتاب بھی حافظ سیوطی کی تصنیف ہے۔

(۱۲) **شرح موطاء امام مالک** :۔ یہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف مالکی زرقانی متوفی ۱۱۲۸ھ کی تصنیف ہے پانچ مجلدات پر مشتمل ہے مصر سے کئی بار طبع ہو چکی ہے۔

(۱۳) **المحلی باسرار الموطاء** :۔

یہ شیخ سلام اللہ دہلوی کی تصنیف ہے جو شیخ عبد الحق دہلوی کی اولاد سے ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

(۱۴) المسوّی :۔

دو جلدوں پر مشتمل ہے یہ شاہ ولی اللہ متوفی ۱۱۷۶ھ کی تصنیف ہے۔

(۱۵) المصفّٰی :۔

یہ شرح بھی شاہ ولی اللہ کی تصنیف ہے فارسی زبان میں مختصر شرح ہے۔

(ماخوذ تذکرۃ المحدثین)

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

(وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ)

كِتَابُ وُقُوْتِ الصَّلٰوةِ

کتاب وقوت الصلوٰۃ

۱۔ بَابُ وُقُوْتِ الصَّلٰوةِ

اوقاتِ نماز کا بیان

۱۔ قَالَ: حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ یَحْیَی اللَّیْثِیُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ یَوْمًا، فَدَخَلَ عَلَیْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ، فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمُغِیْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ یَوْمًا، وَهُوَ بِالْكُوْفَةِ، فَدَخَلَ عَلَیْهِ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیُّ، فَقَالَ: مَا هٰذَا یَا مُغِیْرَةُ؟ اَلَیْسَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرِیْلَ نَزَلَ فَصَلّٰی، فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی، فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ صَلّٰی، فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی، فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی. فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ قَالَ: بِهٰذَا اُمِرْتُ؛ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ: اَعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ بِهٖ یَا عُرْوَةُ، اَوَاِنَّ جِبْرِیْلَ هُوَ الَّذِیْ اَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ؟ قَالَ عُرْوَةُ: كَذٰلِكَ كَانَ بَشِیْرُ بْنُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیُّ، یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک روز نمازِ عصر میں تاخیر کردی تو عروہ بن زبیر اُن کے پاس گئے اور بتایا کہ ایک روز حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نماز میں تاخیر کردی تھی تو ان کے پاس حضرت ابومسعود انصاری تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے مغیرہ! یہ کیا ہے؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی پڑھی انہوں نے دوبارہ نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی پڑھی انہوں نے سہ بارہ نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی پڑھی انہوں نے چوتھی بار نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے بھی پڑھی انہوں نے پانچویں بار نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی پڑھی پھر فرمایا کہ مجھے اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ اے عروہ! غور کیجیے کہ آپ فرما کیا رہے ہیں؟ کیا حضرت جبرئیل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اوقات نماز مقرر کیے؟ عروہ نے کہا کہ بشیر بن ابومسعود انصاری اپنے والد ماجد سے اسی طرح روایت کرتے ہیں ف

ف۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز سربراہِ مملکت تھے۔ ان سے ذرا سی کوتاہی سرزد ہوئی تو حضرت عروہ نے جاکر فوراً انہیں فہمائش کی کیونکہ

marfat.com

Marfat.com

۲۔ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا، قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ.

عروہ کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر اس وقت پڑھتے تھے کہ دھوپ دیواروں پر چڑھنے سے پہلے ان کے حجرے میں ہوتی۔

۳۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ. قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ، صَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ. ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ مِنَ الْغَدِ بَعْدَ اَنْ اَسْفَرَ. ثُمَّ قَالَ: وَاَيْنَ السَّآئِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ؟

عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر نماز فجر کا وقت پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمالی۔ یہاں تک کہ اگلے روز آپ نے فجر طلوع ہوتے ہی صبح کی نماز ادا فرمائی۔ پھر اگلے روز آپ نے اُجالا ہونے پر نمازِ فجر ادا کی۔ پھر فرمایا کہ نماز کا وقت پوچھنے والا شخص کہاں ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں حاضر خدمت

سربراہِ مملکت کی اصلاح میں سارے ملک کی اصلاح اور اس کے فساد میں سارے ملک کا فساد ہے۔ سلطانِ وقت ملک کے اندر روح بادل کی طرح ہوتا ہے (مکتوبات امام ربانی، دفتر دوم، مکتوب ۶۷)۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے بھی ان کی فہمائش کو خندہ پیشانی سے سنا اور سرِ تسلیم خم کر دیا۔ ان کے اس عمل میں اراکین سلطنت کے لیے درسِ عبرت ہے۔ حضرت عروہ بن زبیر نے حدیث رسول سے حجت قائم کی معلوم ہوا کہ قرآن کریم کے بعد قرونِ اولیٰ میں بھی احادیث کو حجت مانا جاتا تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کو حدیث میں اشکال پیش آیا اور اسے بیان کیا جس کا باعث یہ ہوا کہ وہ اسے حضرت عروہ بن زبیر کا قول سمجھ رہے تھے۔ جب انہوں نے بتایا کہ بشیر اپنے والدِ ماجد حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں تو حدیث کے سامنے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ اشکال رفع ہو گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پیغام رساں کی حیثیت میں اوقات نماز بتائے معلم کی حیثیت میں نہیں بتائے تھے۔

اس جگہ قبلہ مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ سے سہو ہوا کہ عروہ بن زبیر کو صحابی جانتے ہوئے موصوف نے اپنی ایمان افروز تصنیف مرأۃ شرح مشکوٰۃ، جلد اول ص ۳۷۵ پر اسی حدیث کی شرح میں لکھا ہے: "خیال رہے کہ حضرت عروہ بن زبیر خود بھی صحابی ہیں مگر پھر بھی اسناد سے حدیث بیان کی۔ مقصد یہ ہے کہ میں نے حضور سے خود بھی یہ حدیث سنی ہے، میرے علاوہ اور صحابہ نے بھی سنی اور ان سے دوسرے مسلمانوں نے بھی۔ غرضیکہ بطور گواہی یہ اسناد پیش کی ورنہ جب صحابی خود حضور سے حدیث سن لیں تو انہیں اسناد کی ضرورت نہیں"۔ حالانکہ موصوف نے اسی مرأۃ، شرح مشکوٰۃ، جلد ہشتم کے آخر میں اجمال ترجمہ اکمال کے صفحہ ۶۸ پر حضرت عروہ بن زبیر کی پیدائش کا سنہ ۲۲ھ لکھا ہے۔ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے گیارہ سال بعد پیدا ہوئے معلوم نہیں انہوں نے زبانِ رسالت سے حدیث کس طرح سن لی؟ خاتم المحققین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "عروہ بن الزبیر تابعی کبیر ست برادر عبداللہ بن الزبیر پسر اسماء بنت ابی بکر صدیق" (اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۲۷۴) نیز فرمایا ہے: "مراد عروہ بن الزبیر است بن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہم قرشی اسدی از کبار تابعین وثقات ایشاں ویکے از فقہائے سبعۂ مدینہ فقیہ عالم کبیر کثیر الحدیث ثبت ثقہ مامون صائم الدہر ولد سنۃ اثنین وعشرین ومات سنۃ احدی وتسعین" (اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۳۸۷)۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ: هٰأَنَذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: (مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ)

ہوں۔ ارشاد فرمایا کہ وقت ان دونوں حدوں کے درمیان ہے۔

۴۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ، فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٌ بِمُرُوْطِهِنَّ، مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ فجر ادا کر لیتے تو مستورات اپنی چادریں لپیٹ کر واپس آتیں اور اندھیرے کے باعث پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ؛ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، وَعَنِ الْأَعْرَجِ. كُلُّهُمْ يُحَدِّثُوْنَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ، قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ، وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ.

عطاء بن یسار، بسر بن سعید اور اعرج سب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلوعِ فجر سے پہلے ایک رکعت پالی تو اس نے نمازِ فجر کو پالیا اور جس نے غروبِ آفتاب سے پہلے نمازِ عصر کی ایک رکعت پالی تو اس نے نمازِ عصر کو پالیا۔

۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ: إِنَّ أَهَمَّ أُمُوْرِكُمْ عِنْدِي الصَّلٰوةُ. فَمَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا، حَفِظَ دِيْنَهُ. وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَعُ. ثُمَّ كَتَبَ: أَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ، إِذَا كَانَ الْفَيْءُ ذِرَاعًا، إِلَى أَنْ يَكُوْنَ ظِلُّ أَحَدِكُمْ مِثْلَهُ. وَالْعَصْرَ، وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ، قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ. وَالْمَغْرِبَ، إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ. وَالْعِشَاءَ، إِذَا غَابَ الشَّفَقُ، إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ. فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ. فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ. فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ. وَالصُّبْحَ، وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ.

نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عمال کے لیے لکھا کہ میرے نزدیک تمہاری سب سے اہم ذمہ داری نماز ہے۔ جس نے اس کی حفاظت کی اور اسے محفوظ رکھا تو اس نے اپنے دین کو محفوظ رکھا اور جس نے اسے ضائع کیا تو وہ اس کے علاوہ چیزوں کو اور زیادہ ضائع کرے گا پھر لکھا کہ نمازِ ظہر ایسے وقت پڑھو کہ سایہ ایک ہاتھ اور آدمی کے قد برابر ہو اور نمازِ عصر ایسے وقت کہ سورج ابھی بلند اور بالکل سفید ہو یعنی اتنی مقدار کہ کوئی سوار سورج غروب ہونے سے پہلے دو یا تین کلومیٹر سفر کر سکے اور نمازِ مغرب اس وقت جب سورج غروب ہو جائے اور نمازِ عشاء شفق کے غائب ہونے سے تہائی رات تک ہے جو نمازِ عشاء سے پہلے سو گیا اس کی آنکھ نہ سوئے، جو سو گیا اس کی آنکھ نہ سوئے، جو سو گیا اس کی آنکھ نہ سوئے اور نمازِ فجر کا وقت وہ ہے کہ

ف۔ حضرت احناف شکر اللہ سعیہم کے مذہب مہذّب کے مطابق پنجگانہ نمازوں کے اوقات یہ ہیں:۔
فجر۔ طلوعِ فجر صادق سے طلوعِ آفتاب تک نمازِ فجر کا وقت ہے۔ تمام وقت کے آخری نصف یعنی اجالے میں پڑھنا مستحب ہے۔ ایسے

marfat.com
Marfat.com

٧ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنْ صَلِّ الظُّهْرَ، إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ. وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهَا صُفْرَةٌ. وَالْمَغْرِبَ، إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ. وَأَخِّرِ الْعِشَاءَ مَا لَمْ تَنَمْ وَصَلِّ الصُّبْحَ وَالنُّجُومُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ وَاقْرَأْ فِيهَا بِسُورَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ مِنَ الْمُفَصَّلِ

مالک بن ابی عامر اصبحی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کے لیے لکھا کہ نماز ظہر اس وقت پڑھو جب سورج ڈھل جائے اور نماز عصر ایسے وقت جبکہ سورج بالکل سفید ہو اور اس پر زردی نہ آئی ہو اور نماز مغرب جبکہ سورج غروب ہو جائے اور نماز عشاء سونے تک ہے اور نماز فجر ایسے وقت پڑھنا کہ تارے صاف چمکتے ہوں اور اس میں طوال مفصل کی دو طویل سورتیں پڑھنا۔ ف

وقت پڑھے کہ نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ نماز نہیں ہوئی تو دوبارہ وقت کے اندر پڑھی جا سکے۔ دانستہ اتنی دیر کرنا کہ طلوع آفتاب کا دوران نماز خدشہ ہو مکروہ ہے۔

ظہر۔ زوال کے بعد سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سایہ ظل اصلی کے علاوہ دو مثل ہونے تک ظہر کا وقت رہتا ہے اور صاحبین کے نزدیک سایہ ایک مثل ہونے پر ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

عصر۔ سیدنا ام المسلمین ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک سایہ ظل اصلی کے علاوہ دو مثل ہونے سے غروب آفتاب تک ہے جبکہ صاحبین کے نزدیک ایک مثل سے عصر کا وقت ختم ہو جاتا ہے بعض متاخرین نے اگرچہ قول صاحبین کو مرجح بتایا ہے لیکن قول امام اعظم ہی احوط و اصح اور از روئے دلائل ارجح ہے کیونکہ عموماً متون مذہب قول امام پر جزم کیے ہوئے ہیں اور عامۂ اجلۂ شارحین نے اسے مرضی و مختار رکھا اور اکابر آئمہ ترجیح و افتاء بلکہ جمہور پیشوایان مذہب نے اسی کی تصحیح کی ہے۔

مغرب۔ غروب آفتاب سے سفیدی ڈوبنے تک ہے یعنی وہ چوڑی سفیدی کہ شمالاً جنوباً پھیلتی اور سرخی غائب ہونے کے بعد بھی تادیر باقی رہتی ہے۔ اس سفیدی کے غائب ہونے پر مغرب کا وقت ختم اور عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

عشاء۔ مغرب کا وقت ختم ہونے سے طلوع فجر صادق تک ہے۔

مذہب حنفی کے مطابق مغرب اور سردیوں کی ظہر کے علاوہ باقی ہر نماز میں تاخیر افضل ہے لیکن اتنی تاخیر بھی نہ ہو کہ مکروہ وقت آ جائے یعنی فجر میں سورج طلوع ہونے کا خدشہ ہو یا عصر میں بے تکلف قرص آفتاب پر نظر ٹھہرنے لگے جبکہ مطلع صاف ہو اور یہ وقت قریباً بیس منٹ رہتا ہے نماز عصر میں ابر کے روز جلدی کرنی چاہیے لیکن اتنی جلدی بھی نہ ہو کہ وقت سے پہلے پڑھ لی جائے۔ باقی ہمیشہ اس میں تاخیر مستحب ہے اور اسی لیے اس کا نام عصر رکھا گیا ہے لانہ یعصر یعنی یہ نچوڑ کے وقت پڑھی جاتی ہے مغرب میں اتنی دیر کرنا کہ چھوٹے تارے بھی نظر آنے لگیں مکروہ ہے عشاء کا آدھی رات تک مستحب وقت ہے اور اس کے بعد فجر تک کراہت ہے۔ جن نمازوں میں تاخیر افضل ہے ان کے وقت کے دو حصے کیے جائیں تو مذہب حنفی کے مطابق دوسرے نصف میں ادا کرنا مستحب ہے اور حضرات شوافع کے نزدیک پہلے نصف میں واللہ اعلم بالصواب۔

ف۔ قرآن مجید کی ساتویں منزل یعنی سورۃ الحجرات سے سورۃ والناس تک کی سورتوں کو مفصل کہتے ہیں نماز فجر کے اندر ان میں سے دو لمبی سورتیں پڑھی جائیں۔

marfat.com

Marfat.com

۸۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلٰی اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ: اَنْ صَلِّ الْعَصْرَ، وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ نَقِیَّةٌ، قَدْرَمَا یَسِیْرُ الرَّاكِبُ ثَلَاثَةً فَرَاسِخَ. وَاَنْ صَلِّ الْعِشَاءَ، مَابَیْنَكَ وَبَیْنَ ثُلُثِ اللَّیْلِ. فَاِنْ اَخَّرْتَ فَاِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ، وَلَاتَكُنْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کے لیے لکھا کہ نماز عصر ایسے وقت پڑھنا کہ سورج بالکل سفید ہو یعنی سوا تین کلومیٹر سفر کر سکے اور نماز عشاء تہائی رات تک پڑھ لینا اور اگر مزید تاخیر کرو تو آدھی رات تک اور اس سے آگے جا کر غافل نہ ہو جانا۔ ف

۹۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ زِیَادٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَاهُرَیْرَةَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ: اَنَا اُخْبِرُكَ. صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ. وَالْعَصْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَیْكَ. وَالْمَغْرِبَ، اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ. وَالْعِشَاءَ مَابَیْنَكَ وَبَیْنَ ثُلُثِ اللَّیْلِ. وَصَلِّ الصُّبْحَ بِغَبَشٍ، یَعْنِی الْغَلَسَ.

عبداللہ بن رافع مولیٰ ام سلمہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ سے اوقاتِ نماز کے متعلق پوچھا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ظہر کی نماز پڑھو جب سایہ تمہارے برابر ہو اور جب تم سے دوگنا ہو جائے تو نمازِ عصر اور جب سورج غروب ہو جائے تو نماز مغرب اور تہائی رات تک نمازِ عشاء اور نماز فجر اندھیرے میں پڑھنا۔ ف

۱۰۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهٗ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّی

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نماز عصر پڑھتے پھر

ف۔ اس حدیث سے بھی احناف کا موقف ثابت ہو رہا ہے کہ عشاء نصف رات تک مستحب ہے جیسا کہ دیگر احادیث سے واضح طور پر ثابت ہے اس سے زیادہ دانستہ دیر کرنے میں کراہت ہے جسے غفلت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ف۔ اس حدیث میں مجملاً حکم ہے کہ نماز فجر اندھیرے میں پڑھی جائے۔ اس کی مؤید اور کتنی ہی حدیثیں ہیں لیکن حضرات احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کا موقف یہ ہے کہ نماز فجر اسفار یعنی اجالا کر کے پڑھی جائے اس مؤقف کی مؤید حدیثیں دلالت میں زیادہ روشن و ابین اور کثرتِ ثواب میں زیادہ امید افزا ہیں۔ اسی لیے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ مردوں کو ہمیشہ ہر زمان و ہر مکان میں اسفار فجر یعنی جب صبح خوب روشن ہو جائے نماز پڑھنا سنت ہے سوائے یوم النحر کے کہ حاجیوں کو اس روز مزدلفہ میں تغلیس یعنی اندھیرے میں نماز پڑھنی چاہیئے جیسا کہ ان بزرگوں کی عام کتابوں میں اس کی تصریحات موجود ہیں۔ یہ حکم احادیث صریحہ معتبرہ سے خوب روشن و مبرہن ہے جیسا کہ ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی، ابن حبان اور طبرانی حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر یعنی صبح کو خوب روشن کرو کہ اس میں ثواب زیادہ ہے۔ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ طبرانی کے لفظ یہ ہیں: فکلما اسفرتم بالفجر فانہ اعظم للاجر اور ابن حبان کے الفاظ یہ ہیں: کلما اصبحتم بالصبح فانہ اعظم لاجورکم ان تمام الفاظ کا حاصل یہ ہے کہ جس قدر اسفار میں مبالغہ کرو گے اتنا ہی ثواب زیادہ پاؤ گے۔ موجودہ زمانے میں اسی پر عمل چاہیئے کہ ثواب کی زیادتی کے ساتھ جماعت میں زیادہ افراد شامل ہو سکیں گے اور تغلیس یعنی اندھیرے میں پڑھنے سے کتنے ہی لوگ نماز جماعت سے محروم رہ جائیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

marfat.com

Marfat.com

الْعَصْرَ، ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ.

بنی عمرو بن عوف کی طرف جاتا تو انہیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔ ف

۱۱- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءٍ، فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نماز عصر پڑھتے۔ پھر کوئی جانے والا قبا کی طرف جاتا تو اس کے پہنچنے پر سورج ابھی بلندی پر ہوتا۔

۱۲- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّهُ قَالَ: مَا أَدْرَكْتُ النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يُصَلُّونَ الظُّهْرَ بَعِيشِيٍّ.

ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ قاسم بن محمد نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کو نہیں پایا مگر وہ نماز ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھا کرتے تھے۔ ف

بَابُ وَقْتِ الْجُمُعَةِ

نمازِ جمعہ کا وقت

۱۳- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أَرَى

مالک بن ابو عامر اصبحی نے فرمایا کہ میں دیکھا کرتا کہ حضرت عقیل بن ابو طالب کا بوریا مسجد نبوی کی مغربی دیوار تک بچھایا جاتا

ف۔ بنی عمرو بن عوف کا محلہ مدینہ منورہ سے دو میل اور مسجد نبوی سے تقریباً تین میل تھا (مصفیٰ)۔ وہ زراعت پیشہ لوگ تھے اور اپنے کام کاج سے فارغ ہو کر نماز عصر کو چھوڑ کے وقت پڑھا کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود تو اول وقت میں نماز عصر پڑھاتے اور یہاں سے اگر کوئی آدمی نماز پڑھ کر بنی عمرو بن عوف کے محلے میں جاتا تو ان لوگوں کو نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا تھا۔ کام کاج کرنے والوں کو یہ رعایت زمانہ رسالت سے ہمیشہ کے لیے ملی ہوئی ہے اور یہی حضرات احناف کا موقف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ف۔ گرمیوں میں نماز ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھنا ہی احادیث صحیحہ صریحہ معتبرہ سے ثابت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر جزم فرمایا اس مذہب مہذب کی دلیلِ جلیل بخاری شریف کی حدیث بابُ الاذان المسافر میں ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس تھے۔ مؤذن نے اذان ظہر دینی چاہی۔ فرمایا اَبْرِدْ وقت ٹھنڈا کرو۔ کچھ دیر کے بعد پھر مؤذن نے اذان دینی چاہی۔ فرمایا اَبْرِدْ وقت ٹھنڈا کرو۔ کچھ دیر کے بعد مؤذن نے سہ بارہ اذان کا ارادہ کیا۔ فرمایا اَبْرِدْ وقت ٹھنڈا کرو اور یونہی تاخیر کا حکم فرماتے رہے حتیٰ سایہ الظل التلول یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔ اس وقت اذان کی اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی سانس سے ہے تو جب گرمی سخت ہو ظہر ٹھنڈے وقت پڑھو۔ حضرت قاسم بن محمد بھی اپنا یہی مشاہدہ بیان فرما رہے ہیں کہ میں نے ہمیشہ لوگوں کو ٹھنڈے وقت نماز ظہر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

عَشِیّ سے مراد ایک مثل سایہ ہے۔ بخاری شریف کی مذکورہ روایت میں سائے کا ٹیلوں کے برابر ہونا بھی ایک مثل کو ظاہر کر رہا ہے اور اسی باب کی حدیث ۹ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد صَلَاةُ الظُّهْرِ إِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ سے ظہر کا ایک مثل کے وقت پڑھنا ثابت ہو رہا ہے۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔ اگر ایک مثل پر ظہر کا وقت ختم اور عصر کا شروع ہو جاتا تو نہ اس وقت ظہر پڑھنے کا حکم دیا جاتا اور نہ حضرت قاسم بن محمد ہمیشہ یہ مشاہدہ کرتے کہ لوگ نماز ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

marfat.com
Marfat.com

طِنْفِسَةٌ لِعَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، تُطْرَحُ إِلَى جِدَارِ الْمَسْجِدِ الْغَرْبِيِّ. فَإِذَا غَشِيَ الطِّنْفِسَةَ كُلَّهَا ظِلُّ الْجِدَارِ، خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَصَلَّى الْجُمُعَةَ. قَالَ مَالِكٌ (وَالِدُ أَبِي سُهَيْلٍ): ثُمَّ نَرْجِعُ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَنَقِيلُ قَائِلَةَ الضُّحَاءِ.

اور جب دیوار کا سایہ پورے بوریئے پر چھا جاتا تو حضرت عمر بن خطاب نکلتے اور نماز جمعہ پڑھاتے۔ فرمایا کہ نماز جمعہ کے بعد ہم واپس لوٹتے تو وقت چاشت کے عوض قیلولہ کیا کرتے۔ ف

۱۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَلِيطٍ، أَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ صَلَّى الْجُمُعَةَ بِالْمَدِينَةِ. وَصَلَّى الْعَصْرَ بِمَلَلٍ. قَالَ مَالِكٌ: وَذَلِكَ لِلتَّهْجِيرِ وَسُرْعَةِ السَّيْرِ

ابن ابوسلیط سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان نے نماز جمعہ مدینہ منورہ میں اور نماز عصر ملل میں پڑھی امام مالک نے فرمایا:۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ نماز جلدی پڑھی اور تیز چلے۔

بَابُ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ

جس نے نماز کی ایک رکعت پائی۔

۱۵۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے نماز کی ایک رکعت مل گئی تو یقیناً اسے نماز مل گئی۔

۱۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، كَانَ يَقُولُ: إِذَا فَاتَتْكَ الرَّكْعَةُ فَقَدْ فَاتَتْكَ السَّجْدَةُ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جب تجھ سے رکوع جاتا رہا تو یقیناً تجھ سے سجدہ بھی جاتا رہا۔

۱۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، كَانَا يَقُولَانِ: مَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ السَّجْدَةَ.

امام مالک کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہ بات پہنچی کہ دونوں حضرات فرمایا کرتے کہ جس کو رکوع مل گیا تو یقیناً اسے سجدہ مل گیا۔

ف۔ جمعہ کے روز ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، اسی روز انہیں جنت میں داخل کیا، اسی روز قیامت قائم ہوگی اور اسی روز کے اندر ایک ایسی ساعت ہے کہ صاحب ایمان اس کے اندر جو دعا کرے قبول ہو۔ حدیث میں اس روز کو اہل ایمان کی عید بتایا اور احادیث مطہرہ میں اس روز کے بہت سے فضائل وارد ہوئے ہیں مَنْ شَآءَ فَلْيُرَاجِعْ إِلَيْهِ۔

ف۔ نماز جمعہ اور نماز ظہر کا وقت ایک ہے۔ سردیوں میں جلدی یعنی اول وقت پڑھی جائے اور سخت گرمی کے موسم میں ٹھنڈی کر کے لوگوں کے اجتماع اور سہولت کو ملحوظ خاطر رکھنا بھی ضروری ہے کیونکہ اس پرفتن دور میں عوام الناس کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنا نیز امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اشد ضرورت ہے۔ ماہر طبیب کی طرح خطیب حضرات کا شرعی مصالح کو پیش نظر رکھنا حالات کا تقاضا اور وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ واللہ ولی التوفیق۔

marfat.com
Marfat.com

۱۸ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ السَّجْدَةَ. وَمَنْ فَاتَهُ قِرَاءَةُ أُمِّ الْقُرْآنِ، فَقَدْ فَاتَهُ خَيْرٌ كَثِيرٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ جس نے رکوع پالیا تو یقیناً اسے سجدہ مل گیا اور جس سے سورۂ فاتحہ کی قرأت رہ گئی وہ بہت سی بھلائی سے محروم رہ گیا۔ ف

باب ۴ مَا جَاءَ فِي دُلُوكِ الشَّمْسِ وَغَسَقِ اللَّيْلِ

دلوک الشمس اور غسق اللیل کی تفسیر

۱۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ دُلُوكُ الشَّمْسِ مَيْلُهَا.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ دلوک الشمس سورج کا ڈھلنا ہے۔

۲۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ دُلُوكُ الشَّمْسِ إِذَا فَاءَ الْفَيْءُ. وَغَسَقُ اللَّيْلِ اجْتِمَاعُ اللَّيْلِ وَظُلْمَتُهُ.

داود بن حصین کا بیان ہے کہ مجھے بتانے والے نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ دلوک الشمس سایہ کا پلٹنا اور رات کے ساتھ اس کے اندھیرے کا جمع ہونا غسق اللیل ہے۔

باب ۵ جَامِعُ الْوُقُوتِ

اوقاتِ نماز کا بیان

۲۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَوٰةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی نماز عصر فوت ہو گئی گویا اس کا سب گھر بار لٹ گیا۔ ف

ف۔ مذکورہ بالا چاروں روایتوں یعنی ۱۵ تا ۱۸ سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ جسے امام کے ساتھ رکوع مل گیا اسے وہ رکعت مل گئی اور جو رکوع میں شامل نہ ہو سکا اسے وہ رکعت نہیں ملی یہ امر دیگر احادیث صریحہ صحیحہ سے بھی ثابت ہے اس سے معلوم ہوا کہ مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ کا امام کے پیچھے پڑھنا واجب نہیں۔ اگر واجب ہوتا تو رکوع میں شامل ہونے والا رکعت پانے والا شمار نہ ہوتا جبکہ اس سے واجب ترک ہو گیا بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ جو رکوع میں شامل ہوا اس نے وہ رکعت نہیں پائی۔ اس ادعا کے ثبوت میں کوئی قابل اعتماد و اسناد دلیل پیش نہیں کی جا سکی ہے۔

ف۔ اکثر مفسرین و شارحین کے نزدیک درمیانی نماز سے نماز عصر مراد ہے۔ مثال یہ بیان فرمائی ہے کہ اگر کسی کا سارا مال و اسباب چھن جائے اور سارے اہل و عیال ہلاک ہو جائیں تو جتنا صدمہ اس شخص کو ہوگا ایسا ہی صدمہ صاحب ایمان کو نماز عصر کے فوت ہو جانے پر ہوگا بلکہ اس سے زیادہ کیونکہ وہاں لٹا تو راحت جان کا سارا سامان اور یہاں تلف ہوا راحت ایمان کا سامان۔ اس کا صدمہ جان محسوس کرے گی کہ راحت و آرام میں فرق آگیا اور اس کا صدمہ ایمان محسوس کرے گا کہ گنا کیا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

۲۲۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ فَلَقِيَ رَجُلًا لَمْ يَشْهَدِ الْعَصْرَ. فَقَالَ عُمَرُ: مَا حَبَسَكَ عَنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ؟ فَذَكَرَ لَهُ الرَّجُلُ عُذْرًا. فَقَالَ عُمَرُ: طَفَّفْتَ.

قَالَ يَحْيٰى، قَالَ مَالِكٌ: وَيُقَالُ لِكُلِّ شَيْءٍ، وَفَاءٌ وَتَطْفِيفٌ.

۲۳۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ. عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ؛ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمُصَلِّيَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ وَمَا فَاتَهُ وَقْتُهَا. وَلَمَا فَاتَهُ مِنْ وَقْتِهَا اَعْظَمُ، اَوْ اَفْضَلُ مِنْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ.

قَالَ يَحْيٰى، قَالَ مَالِكٌ: مَنْ اَدْرَكَ الْوَقْتَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ، فَاَخَّرَ الصَّلٰوةَ سَاهِيًا اَوْ نَاسِيًا، حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى اَهْلِهِ، اَنَّهُ اِنْ كَانَ قَدِمَ عَلٰى اَهْلِهِ وَهُوَ فِي الْوَقْتِ فَلْيُصَلِّ صَلٰوةَ الْمُقِيْمِ. وَاِنْ كَانَ قَدْ قَدِمَ وَقَدْ ذَهَبَ الْوَقْتُ، فَلْيُصَلِّ صَلٰوةَ الْمُسَافِرِ لِاَنَّهُ اِنَّمَا يَقْضِيْ مِثْلَ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ.

قَالَ مَالِكٌ. وَهٰذَا الْاَمْرُ هُوَ الَّذِيْ اَدْرَكْتُ عَلَيْهِ النَّاسَ، وَاَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا.

وَقَالَ مَالِكٌ: الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ الَّتِيْ فِي الْمَغْرِبِ فَاِذَا ذَهَبَتِ الْحُمْرَةُ، فَقَدْ وَجَبَتْ صَلَاةُ الْعِشَاءِ، وَخَرَجَتْ مِنْ وَقْتِ الْمَغْرِبِ.

۲۴۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَذَهَبَ عَقْلُهُ. فَلَمْ يَقْضِ الصَّلٰوةَ

قَالَ مَالِكٌ. وَذٰلِكَ فِيْمَا نَرٰى، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ، اَنَّ الْوَقْتَ قَدْ ذَهَبَ. فَاَمَّا مَنْ اَفَاقَ فِي الْوَقْتِ فَاِنَّهُ يُصَلِّي

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز عصر سے لوٹے تو ایسا آدمی ملا جو نماز عصر میں حاضر نہ تھا۔ فرمایا کہ تمہیں نماز عصر سے کس نے روکا؟ اس آدمی نے عذر بیان کیا تو حضرت عمر نے اس سے فرمایا کہ تم نے اپنے ثواب کو گھٹا لیا۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا:۔ ہر چیز کے لیے کہا جاتا ہے کہ پوری دی اور کمی کی۔

یحییٰ بن سعید فرمایا کرتے تھے کہ نمازی کو ایسے وقت نماز پڑھنی چاہیے کہ اس کا وقت قضا نہ ہو اور اگر اس کا وقت قضا ہو گیا تو یہ اس کے گھر بار سے عظمت و فضیلت والا تھا۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا: جس نے سفر میں نماز کا وقت پایا لیکن نادانستہ یا بھول کر نماز کو مؤخر کر دے یہاں تک کہ گھر والوں میں پہنچ جائے تو اگر وہ اپنے گھر والوں میں وقت کے اندر پہنچے تو مقیم کی طرح نماز پڑھ لے اور اگر وقت نکل جانے کے بعد پہنچے تو مسافر کی طرح قضا پڑھے کیونکہ قضا وہی پڑھی جائے گی جو واجب ہوئی۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ وہ موقف ہے جس پر ہم نے لوگوں اور اپنے شہر کے اہل علم کو پایا۔

اور امام مالک نے فرمایا کہ شفق اس سرخی کو کہتے ہیں جو مغرب میں نظر آتی ہے۔ جب یہ سرخی غائب ہو جائے تو عشاء کی نماز واجب ہو جاتی ہے اور مغرب کا وقت نکل جاتا ہے۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیہوش ہوئے اور عقل جاتی رہی تو اس نماز کی قضا نہ پڑھی۔

امام مالک نے فرمایا کہ نماز کا وقت جا چکا ہوگا آگے اللہ بہتر جانے کیونکہ جس کو وقت کے اندر ہوش آ جائے تو وہ نماز پڑھے۔

جلد اول
marfat.com
Marfat.com

بَابُ النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوةِ

نماز سے سو جانے کا بیان

۲۵۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَفَلَ مِنْ خَیْبَرَ، اَسْرٰی. حَتّٰی اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ، عَرَّسَ. وَقَالَ لِبِلَالٍ: اِكْلَاْ لَنَا الصُّبْحَ. وَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ وَكَلَاَ بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهٗ. ثُمَّ اسْتَنَدَ اِلٰی رَاحِلَتِهٖ. وَهُوَ مُقَابِلَ الْفَجْرِ. فَغَلَبَتْهُ عَیْنَاهُ، فَلَمْ یَسْتَیْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. وَلَا بِلَالٌ، وَلَا اَحَدٌ مِّنَ الرَّكْبِ، حَتّٰی ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ. فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِلَالٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخَذَ بِنَفْسِیَ الَّذِیْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اقْتَادُوْا، فَبَعَثُوْا رَوَاحِلَهُمْ، وَاقْتَادُوْا شَیْئًا. ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا، فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ. فَصَلّٰی بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ. ثُمَّ قَالَ، حِیْنَ قَضٰی الصَّلٰوةَ: (مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوةَ، فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی، یَقُوْلُ فِیْ كِتَابِهٖ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ.)

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خیبر سے لوٹے تو رات کے وقت چل رہے تھے یہاں تک کہ رات کا آخری حصہ آگیا تو نزول کیا اور حضرت بلال سے فرمایا کہ ہمارے لیے وقت صبح ہمیں جگا دینا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سو گئے اور حضرت بلال جاگتے رہے۔ پھر حضرت بلال نے اپنی سواری سے ٹیک لگائی اور ان کا رخ مشرق کی جانب تھا۔ چنانچہ آنکھیں ان پر غالب آگئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت بلال اور کوئی ایک سوار بھی بیدار نہ ہوا یہاں تک کہ ان پر تیز دھوپ پڑی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چونک پڑے اور فرمایا۔ اے بلال! یہ کیا ہے؟ حضرت بلال عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھ پر اسی چیز نے غلبہ کیا جس نے آپ پر کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوچ کا حکم فرمایا تو لوگوں نے کچھ دور چلے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو حکم فرمایا تو نماز کے لیے اقامت کہی گئی پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ نماز صبح پڑھی اور فرمایا کہ جس کی نماز قضا ہو جائے یا جو نماز کو بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھ لینی چاہیے کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ نماز کو قائم کرو میری یاد کے لیے (ف) (طٰہٰ ۱۴)

۲۶۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ؛ اَنَّهٗ قَالَ: عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةً بِطَرِیْقِ مَكَّةَ. وَوَكَّلَ بِلَالًا اَنْ یُّوْقِظَهُمْ لِلصَّلٰوةِ. فَرَقَدَ بِلَالٌ، وَرَقَدُوْا. حَتّٰی اسْتَیْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَیْهِمُ الشَّمْسُ. فَاسْتَیْقَظَ الْقَوْمُ، وَقَدْ فَزِعُوْا. فَاَمَرَهُمْ

زید بن اسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات مکہ مکرمہ کے راستے میں حضرت بلال کو مقرر فرمایا کہ انہیں نماز کے لیے جگا دیا جائے پس دوسرے حضرات کے ساتھ حضرت بلال بھی سو گئے اور اس وقت بیدار ہوئے جبکہ دھوپ چڑھ گئی۔ بیدار ہونے پر تمام حضرات گھبرائے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں

ف۔ یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوا تاکہ امت محمدیہ کو معلوم ہو جائے کہ اگر کوئی غیر اختیاری طور پر سو جائے یا نیند سے بیدار نہ ہو اور نماز جاتی رہے تو بیدار ہونے پر اسی طرح نماز پڑھ سکتے ہیں جیسے وقت کے اندر پڑھتے۔ اگلی روایت میں بھول جانے کے متعلق بھی ایسا ہی حکم آیا ہے۔ ہاں دانستہ سو جانے یا بیدار ہونے پر کاہلی کے باعث نہ پڑھنا کہ وقت جاتا رہے، یہ بات ہی اور ہے۔

marfat.com
Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْكَبُوْا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ. وَقَالَ: "اِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهٖ شَيْطَانٌ". فَرَكِبُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ. ثُمَّ اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يَّنْزِلُوْا، وَاَنْ يَّتَوَضَّؤُوْا. وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُّنَادِيَ بِالصَّلٰوةِ، اَوْ يُقِيْمَ. فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيْهِمْ، وَقَدْ رَاٰى مِنْ فَزَعِهِمْ. فَقَالَ: "يٰاَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا. وَلَوْ شَآءَ لَرَدَّهَا اِلَيْنَا فِيْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا. فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ، اَوْ نَسِيَهَا، ثُمَّ فَزِعَ اِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا".

ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ: "اِنَّ الشَّيْطَانَ اَتٰى بِلَالًا وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ، فَاَضْجَعَهٗ فَلَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهٗ، كَمَا يُهَدَّأُ الصَّبِيُّ حَتّٰى نَامَ". ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا. فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَ الَّذِيْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ. فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ.

سوار ہو کر اس وادی سے نکل جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس وادی میں شیطان ہے۔ پس لوگ سوار ہوئے اور اس وادی سے نکل گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اترنے اور وضو کرنے کا حکم دیا نیز حضرت بلال کو نماز کے لیے اذان یا اقامت کہنے کا حکم فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر آپ شمع رسالت کے پروانوں کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں خوف زدہ دیکھ کر فرمایا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے ہماری روحوں کو قبض فرما لیا تھا اور اگر وہ چاہتا تو انہیں ہماری طرف کسی اور وقت لوٹا تا پس جب تم میں سے کوئی نماز سے سو جائے یا اسے بھول جائے اور اس کی تشویش محسوس کرے تو اسے چاہیے کہ اسی طرح نماز پڑھ لے جیسے وقت کے اندر پڑھتا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ بلال کے پاس شیطان آیا جبکہ یہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے تو انہیں لٹا دیا اور برابر تھپکتا رہا جیسے بچے کو تھپکتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ سو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو بلایا اور انہیں وہ بات بتائی جو آپ نے حضرت ابوبکر کو بتائی تھی۔ پس حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے "میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں"

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ بِالْهَاجِرَةِ

دوپہر کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت

۲۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ"، وَقَالَ: "اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ: يَا رَبِّ! اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا. فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ فِيْ كُلِّ عَامٍ: نَفَسٍ فِي الشِّتَآءِ، وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ".

۲۔ وَحَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ. عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا اشْتَدَّ

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گرمی کی شدت جہنم کی تیزی کے باعث ہے پس جب سخت گرمی ہو تو تم دن ٹھنڈا ہونے تک نماز میں تاخیر کر لو۔ فرمایا کہ جہنم نے اپنے رب سے گزارش کی کہ اے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھاتا ہے تو اسے سال میں دو دفعہ سانس لینے کی اجازت مرحمت فرما دی گئی۔ ایک سانس سردیوں میں اور ایک گرمیوں میں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سخت گرمی ہو تو دن ٹھنڈا ہونے تک نماز میں تاخیر کر لو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہے۔

marfat.com
Marfat.com

الحَرُّ فَابْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ".

وَذَكَرَ "اَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ اِلٰى رَبِّهَا فَاَذِنَ لَهَا فِيْ كُلِّ عَامٍ بِنَفَسَيْنِ فِي الشِّتَآءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ".

۳۹۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَابْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ".

اور بتایا کہ جہنم نے اپنے رب سے گلہ کیا تو اسے سال میں دو دفعہ سانس لینے کی اجازت مل گئی ایک سردیوں میں دوسرا گرمیوں میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی کی شدت ہو تو تم نماز کو ٹھنڈی کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ بِرِيْحِ الثُّوْمِ وَتَغْطِيَةِ الْفَمِ

کچا لہسن کھا کر مسجد میں جانے اور منہ ڈھانپنے کی ممانعت

۴۰۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسَاجِدَنَا يُؤْذِيْنَا بِرِيْحِ الثُّوْمِ".

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُجَبَّرِ اَنَّهٗ كَانَ يَرٰى سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اِذَا رَاٰى اِنْسَانًا يُغَطِّيْ فَاهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ جَبَذَ الثَّوْبَ عَنْ فِيْهِ جَبْذًا شَدِيْدًا حَتّٰى يَنْزِعَهٗ عَنْ فِيْهِ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس درخت سے کھائے تو وہ لہسن کی بدبو سے ہمیں تکلیف پہنچانے کے لیے ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے۔

عبد الرحمن بن مجبر کا بیان ہے کہ وہ دیکھا کرتے کہ سالم بن عبد اللہ جب کسی کو دیکھتے کہ اس نے نماز میں اپنا منہ ڈھانپ رکھا ہے تو بڑے زور سے اس کے کپڑے کو کھینچ لیتے یہاں تک کہ وہ اس کے منہ سے ہٹ جاتا۔ ف

ف۔ پیاز لہسن وغیرہ کوئی بھی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنا مکروہ ہے کیونکہ بدبو سے نمازیوں اور فرشتوں کو تکلیف ہوگی معلوم ہوا کہ ایسے تمام کام بھی ممنوع ہیں جن سے اللہ کے نیک بندوں کو تکلیف پہنچے اور ایسے کام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جن سے ان کے دلوں کو راحت پہنچے۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

کتاب الطہارۃ

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْوُضُوْءِ

وضو کی ترکیب

۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ؛ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ، وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ. وَكَانَ مِنْ صَحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ: نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ. فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا. ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ؛ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ؛ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

عمرو بن یحییٰ مازنی کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم سے کہا جو عمرو بن یحییٰ کے نانا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ کیا آپ مجھے یہ چیز دکھائیں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے حضرت عبداللہ بن زید نے اثبات میں جواب دیا اور برائے وضو پانی منگایا۔ پس اپنے ایک ہاتھ پر پانی ڈال کر دونوں ہاتھوں کو دو دفعہ دھویا پھر تین تین بار کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے ہاتھوں کو دو دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا یعنی انہیں آگے سے لے گئے اور پیچھے سے لائے جبکہ ابتدا پیشانی سے کی اور گدی تک لے گئے اور اسی جگہ تک واپس لائے جہاں سے ابتدا کی تھی پھر اپنے دونوں پیر دھوئے۔

۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو ناک میں پانی لے کر اسے صاف کرنا چاہیئے اور جو استنجا کے لیے ڈھیلے لے تو وہ طاق ہوں۔

۳۔ قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ، فِي الرَّجُلِ يَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْثِرُ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ: إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر کوئی ایک چلو میں پانی لے کر کلی کرے اور ناک میں بھی پانی لے تو کوئی ڈر نہیں۔

۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ عَبْدَ

امام مالک کا بیان ہے کہ ان تک یہ بات پہنچی کہ اس روز

marfat.com

Marfat.com

الحَرِّ. فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ. فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ".

وَذَكَرَ "أَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ إِلٰى رَبِّهَا، فَأَذِنَ لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِنَفَسَيْنِ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ".

۳۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ، فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ. فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ".

اور بتایا کہ جہنم نے اپنے رب سے گزارش کی تو اسے سال میں دو دفعہ سانس لینے کی اجازت مل گئی ایک سردیوں میں اور دوسرا گرمیوں میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی کی شدت ہو تو تم نماز کو ٹھنڈی کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ دُخُولِ الْمَسْجِدِ بِرِيحِ الثُّومِ وَتَغْطِيَةِ الْفَمِ

کچا لہسن کھا کر مسجد میں جانے اور منہ ڈھانپنے کی ممانعت

۴۰۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسَاجِدَنَا يُؤْذِينَا بِرِيحِ الثُّومِ".

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُجَبَّرِ، أَنَّهُ كَانَ يَرٰى سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، إِذَا رَأٰى الْإِنْسَانَ يُغَطِّي فَاهُ، وَهُوَ يُصَلِّي، جَبَذَ الثَّوْبَ عَنْ فِيهِ جَبْذًا شَدِيدًا حَتّٰى يَنْزِعَهُ عَنْ فِيهِ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس درخت سے کھائے تو وہ لہسن کی بدبو سے ہمیں تکلیف پہنچانے کے لیے ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے۔

عبد الرحمن بن مجبر کا بیان ہے کہ وہ دیکھا کرتے کہ سالم بن عبد اللہ جب کسی کو دیکھتے کہ اس نے نماز میں اپنا منہ ڈھانپ رکھا ہے تو بڑے زور سے اس کے کپڑے کو کھینچ لیتے یہاں تک کہ وہ اس کے منہ سے ہٹ جاتا۔ ف

ف۔ پیاز لہسن وغیرہ کوئی بھی بدبودار چیز کھا پی کر مسجد میں آنا مکروہ ہے کیونکہ بدبو سے نمازیوں اور فرشتوں کو تکلیف ہوگی معلوم ہوا کہ ایسے تمام کام بھی ممنوع ہیں جن سے اللہ کے نیک بندوں کو تکلیف پہنچے اور ایسے کام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جن سے ان کے دلوں کو راحت پہنچے۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

کتاب الطہارۃ

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْوُضُوْءِ

وضو کی ترکیب

۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ؛ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ، وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ. وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ: نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ. فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا. ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ؛ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ؛ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

عمرو بن یحییٰ مازنی کے والدِ ماجد نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم سے کہا جو عمرو بن یحییٰ کے نانا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ کیا آپ مجھے یہ چیز دکھائیں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے حضرت عبداللہ بن زید نے اثبات میں جواب دیا اور برائے وضو پانی منگایا۔ پس اپنے ایک ہاتھ پر پانی ڈال کر دونوں ہاتھوں کو دو دفعہ دھویا پھر تین تین بار کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے ہاتھوں کو دو دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا یعنی انہیں آگے سے لے گئے اور پیچھے سے لائے جبکہ ابتدا پیشانی سے کی اور گدی تک لے گئے اور اسی جگہ تک واپس لائے جہاں سے ابتدا کی تھی پھر اپنے دونوں پیر دھوئے۔

۲۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً. ثُمَّ لِيَنْثُرْ؛ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو ناک میں پانی لے کر اُسے صاف کرنا چاہیئے اور جو استنجا کے لیے ڈھیلے لے تو وہ طاق ہوں۔

۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے وضو کرے تو اسے چاہیئے کہ ناک میں پانی لے کر اسے صاف کرے اور جو استنجا کرے تو طاق ڈھیلے لے۔

۴۔ قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ، فِي الرَّجُلِ يَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْثِرُ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ: إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر کوئی ایک چلّو میں پانی لے کر کلی کرے اور ناک میں بھی پانی لے تو کوئی ڈر نہیں۔

۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ عَبْدَ

امام مالک کا بیان ہے کہ ان تک یہ بات پہنچی کہ اس روز

marfat.com
Marfat.com

الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ قَدْ دَخَلَ عَلٰی عَائِشَةَ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ مَاتَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ. فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ: یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَسْبِغِ الْوَضُوْءَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ "وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ".

۶۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَتَوَضَّاُ بِالْمَاءِ فَانْتَحَتَ اِزَارَهٗ.

۷۔ قَالَ یَحْیٰی: سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ تَوَضَّاَ فَنَسِیَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّتَمَضْمَضَ، اَوْ غَسَلَ ذِرَاعَیْهِ قَبْلَ اَنْ یَّغْسِلَ وَجْهَهٗ فَقَالَ: اَمَّا الَّذِیْ غَسَلَ وَجْهَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّتَمَضْمَضَ، فَلْیَتَمَضْمَضْ وَلَا یُعِدْ غَسْلَ وَجْهِهٖ. وَاَمَّا الَّذِیْ غَسَلَ ذِرَاعَیْهِ قَبْلَ وَجْهِهٖ، فَلْیَغْسِلْ وَجْهَهٗ ثُمَّ لْیُعِدْ غَسْلَ ذِرَاعَیْهِ، حَتّٰی یَكُوْنَ غَسْلُهُمَا بَعْدَ وَجْهِهٖ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِیْ مَكَانِهٖ اَوْ بِحَضْرَةِ ذٰلِكَ.

۸۔ قَالَ یَحْیٰی: وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ نَسِیَ اَنْ یَّتَمَضْمَضَ وَیَسْتَنْثِرَ حَتّٰی صَلّٰی. قَالَ: لَیْسَ عَلَیْهِ اَنْ یُّعِیْدَ صَلٰوتَهٗ. وَلْیَتَمَضْمَضْ وَلْیَسْتَنْثِرْ مَا لَمْ یَكُنْ اِنْ كَانَ یُرِیْدُ اَنْ یُّصَلِّیَ.

بَابُ وُضُوْءِ النَّائِمِ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ

سونے والے کا وضو کرنا جبکہ نماز پڑھنے کھڑا ہو۔

۹۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلْیَغْسِلْ یَدَهٗ قَبْلَ اَنْ یُّدْخِلَهَا فِیْ وَضُوْئِهٖ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ".

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر حضرت عائشہ کے پاس گئے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں جس روز کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کا انتقال ہوا تو انہوں نے وضو کے لیے پانی منگایا پس حضرت صدیقہ نے ان سے کہا کہ اے عبدالرحمٰن وضو اچھی طرح کرنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایڑیوں کی خرابی ہے آگ سے۔

عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب سے سنا کہ ستر کو پانی سے اچھی طرح دھویا کرو۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے وضو میں منہ دھونے سے پہلے کلی کر لی یا منہ دھونے سے پہلے کلائیاں دھو لیں تو آپ نے فرمایا کہ جس نے کلی کرنے سے پہلے منہ دھو لیا ہے اسے چاہیے کہ کلی کرے اور منہ دوبارہ دھوئے اور جس نے منہ سے پہلے کلائیاں دھوئی ہیں تو اسے چاہیے کہ منہ دھوئے اور کلائیاں دوبارہ دھوئے تاکہ ان کا دھونا منہ دھونے کے بعد ہو جائے جبکہ وہ جائے وضو پر ہو یا اس کے قریب۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا بھول گیا یہاں تک کہ نماز پڑھ لی فرمایا کہ اس پر نماز کا اعادہ کرنا ضروری نہیں۔ ہاں کلی کرلے اور ناک میں پانی ڈال لے جبکہ وہ آئندہ نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو پانی میں ڈالنے سے پہلے اسے اپنا ہاتھ دھو لینا چاہیے کیونکہ کسی کو کیا معلوم کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

ف۔ وضو میں جلدی یا بے احتیاطی کرنے والوں کی ایڑیوں کے بعض حصے کا خشک رہ جانا ایسی بات ہے جس کا عام مشاہدہ کیا جا سکتا ہے اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایڑیوں کے لیے آگ کی خرابی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

۱۰- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اِذَا نَامَ اَحَدُكُمْ مُضْطَجِعًا فَلْیَتَوَضَّأْ.

زید بن اسلم کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ جو تم میں سے سہارا لے کر سو جائے تو اسے وضو کرنا چاہیئے۔

وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ؛ اَنَّ تَفْسِیْرَ هٰذِهِ الْاٰیَةِ - یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُؤُسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ - اِنَّ ذٰلِكَ اِذَا قُمْتُمْ مِنَ الْمَضَاجِعِ، یَعْنِی النَّوْمَ.

امام مالک نے زید بن اسلم سے آیت یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُؤُسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ - کی تفسیر میں روایت کی کہ یہ اس وقت ہے جبکہ بستر سے سو کر اٹھو۔

۱۱- قَالَ یَحْیٰی؛ قَالَ مَالِكٌ: اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّهٗ لَا یَتَوَضَّأُ مِنْ رُعَافٍ، وَلَا مِنْ دَمٍ، وَلَا مِنْ قَیْحٍ یَسِیْلُ مِنَ الْجَسَدِ، وَلَا یَتَوَضَّأُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ یَخْرُجُ مِنْ ذَكَرٍ، اَوْ دُبُرٍ؛ اَوْ نَوْمٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ نکسیر پھوٹنے، خون نکلنے اور جسم سے پیپ بہنے سے وضو لازم نہیں آتا اور وضو نہ کرے مگر اگلی یا پچھلی شرمگاہ سے گندگی نکلنے اور سونے پر۔ ف۔

وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ یَنَامُ جَالِسًا، ثُمَّ یُصَلِّیْ وَلَا یَتَوَضَّأُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے بیٹھے سو جاتے پھر نماز پڑھ لیتے اور وضو نہ کرتے۔

بَابُ ۳ الطَّهُوْرِ لِلْوُضُوْءِ

وضو کا پانی

۱۲- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ سَلَمَةَ، مِنْ آلِ بَنِی الْاَزْرَقِ، عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ، وَهُوَ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الدَّارِ. اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ، وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِیْلَ مِنَ الْمَآءِ، فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا، اَفَنَتَوَضَّأُ بِهٖ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهٗ، الْحِلُّ مَیْتَتُهٗ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھتے ہیں، جس سے اگر ہم وضو کریں تو پیاسے مر جائیں۔ دریں حالات کیا ہم سمندری پانی سے وضو کر سکتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ (مچھلی) حلال ہے۔ ف

ف۔ حضرات کے احناف کے نزدیک نکسیر کے پھوٹ نکلنے اور خون پیپ کا نکل کر اپنی جگہ سے بہہ نکلنے کے باعث وضو ٹوٹ جاتا ہے پارہ وضو کرنا لازم آئے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ف۔ سائل نے صرف سمندر کے پانی کو پینے اور اس کے ساتھ وضو کرنے کا حکم دریافت کیا تھا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ اس کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے سائل کے سوال کا جواب بھی ہو گیا اور اس ارشاد سے پانی کی تنگی کے ساتھ غذائی

marfat.com

Marfat.com

۱۳۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ خَالَتِهَا كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ. وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهَا اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهٗ وَضُوْءًا. فَجَاءَتْ هِرَّةٌ لِتَشْرَبَ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ.

قَالَتْ كَبْشَةُ: فَرَاٰنِیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ. فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِیْ؟ قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ. فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ. اِنَّمَا هِیَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ".

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ: لَا بَاْسَ بِهٖ. اِلَّا اَنْ يُّرٰى عَلٰى فِيْهَا نَجَاسَةٌ.

حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ نے اپنی خالہ یعنی حضرت کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت کی ہے۔ جو ابن ابو قتادہ انصاری کے نکاح میں تھیں، انہوں نے بتایا کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ ان کے پاس تشریف لائے۔ انہوں نے ان کے وضو کے لیے پانی رکھا۔ ایک بلی آکر اس میں سے پانی پینے لگی تو انہوں نے برتن جھکا دیا: یہاں تک کہ اس نے پی لیا۔

کبشہ کا بیان ہے کہ میرا دیکھنا انہوں نے ملاحظہ کر کے، انہوں نے فرمایا:۔ اے بھتیجی! کیا تم اس بات پر متعجب ہو؟ میں عرض گزار ہوئی کہ ہاں۔ پس انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ناپاک نہیں ہے کیونکہ یہ تمہارے پاس پھرنے والوں اور پھرنے والیوں سے ہے۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں مگر جبکہ اس کا منہ ناپاک ہو۔

قلت: یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا۔ منہ زرقانی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اصول اسلام سے ایک بہت بڑی اصل ہے۔ ائمہ نے اسے قبول کیا، فقہاء نے اس سے مسلک و استناد کیا اور اکابر آئمہ حدیث مثل امام مالک، امام شافعی، امام محمد بن حسن، امام احمد بن حنبل، اصحاب سنن اربعہ دار قطنی، بیہقی اور حاکم وغیرہم نے متعدد طرق سے اسے روایت کیا نیز ابن خزیمہ، ابن حبان اور ابن مندہ نے اس کی تصحیح کی۔ ترمذی حسن صحیح کہا ہے اور امام بخاری سے پوچھا تو انہوں نے بھی تصحیح کی۔ امام زرقانی نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ جتنے جانور سمندر میں رہتے ہیں جو پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے وہ حلال ہیں خواہ مچھلی کی صورت کے نہ ہوں بلکہ کتے یا خنزیر کی صورت سے مشابہ ہی کیوں نہ ہوں۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث میں مردار سے صرف مچھلی مراد لیتے ہیں۔ مولوی وحید الزمان خان صاحب اس تخصیص سے اختلاف کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ یہ حدیث مطلق ہے اور تخصیص پر کوئی دلیل ہونی چاہیئے۔ حضرت امام اعظم کا ایک ادنیٰ خادم ہونے کی حیثیت میں راقم الحروف عرض گزار ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اَلْمَيْتَةُ یعنی مردار کو حرام فرمایا ہے (البقرہ: ۱۷۳۔ المائدہ: ۳۔ الانعام: ۱۴۵) لہٰذا مردار حرام قطعی ہے اس کے حلال ٹھہرانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردار کو نہیں بلکہ لفظ اَلْمَيْتَةُ کے ساتھ جن جانوروں کو حلال قرار دیا۔ ان کے متعلق ارشاد یوں ہے:۔ احلت لنا میتتان ودمان. میتتان الحوت والجراد. والدمان الکبد والطحال (مسند احمد، ابن ماجہ، دار قطنی) ہمارے لیے دو اَلْمَيْتَةُ مردار حلال کر دیئے گئے یعنی مچھلی اور ٹڈی نیز دو خون یعنی جگر اور تلی۔ مذکورہ دونوں مرداروں میں سے سمندر کے اندر مچھلی ہی پائی جاتی ہے جس کی بیشمار قسمیں ہیں اور بعض سینکڑوں من وزنی بھی۔ امام اعظم نے مذکورہ حدیث کی روشنی میں مچھلی کی تخصیص اسی لیے کی ہے کہ حضور نے سمندری مردار کو حلال بتایا اور فرمان رسالت کے مطابق مردار وہاں صرف مچھلی ہے۔ دریں حالات احقر ملتمس ہے کہ حدیث میں مردار کا لفظ صرف مچھلی اور ٹڈی کے لیے آیا ہے مگر اَلْمَيْتَةُ کے عموم پر اصرار کرنے والوں کو سارے سمندری جانوروں کو لفظ مردار میں شامل کر لینے کی کوئی صریح دلیل پیش کرنی چاہیئے۔ اگر

marfat.com
Marfat.com

۱۴۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ فِيْ رَكْبٍ، فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ. حَتّٰى وَرَدُوْا حَوْضًا. فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِصَاحِبِ الْحَوْضِ: هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا، فَإِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ، وَتَرِدُ عَلَيْنَا.

یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چند سواروں کے ساتھ نکلے جن میں حضرت عمرو بن العاص بھی تھے یہاں تک کہ وہ ایک حوض پر پہنچے تو حضرت عمرو بن العاص نے حوض کے مالک سے پوچھا کہ کیا تمہارے حوض پر درندے بھی پانی پینے آتے ہیں؟ حضرت عمر نے حوض والے سے کہا کہ یہ بات ہمیں نہ بتانا کیونکہ کبھی ہم درندوں سے پہلے اور کبھی وہ ہم سے پہلے آتے ہوں گے۔

۱۵۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: إِنْ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ، فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيَتَوَضَّئُوْنَ جَمِيْعًا.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں مرد اور عورت اکٹھے وضو کیا کرتے تھے۔

باب ۴ مَا لَا يَجِبُ مِنَ الْوُضُوْءِ

جن باتوں سے وضو لازم نہیں آتا

۱۶۔ وَحَدَّثَنِیْ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ؛ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَتْ: إِنِّيْ امْرَأَةٌ أُطِيْلُ ذَيْلِيْ وَأَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ".

ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی اُم ولد نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں ایسی عورت ہوں کہ میرا پلا لٹک جاتا ہے اور ناپاک جگہ پر بھی مجھے چلنا پڑتا ہے۔ حضرت اُم سلمہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعد والی جگہ اسے پاک کر دیتی ہے۔

کوئی اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ (المائدہ: ۹۶) سے استناد کرے تو یہاں عموم کا نشان بھی نہیں۔ لہٰذا بحری شکار بھی حلال جانور ہی کا کیا جائے گا جیسے وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا (المائدہ: ۲) کے تحت خشکی کا حلال جانور ہی شکار کیا جاتا ہے۔ یہ مناسب نہیں کہ کوئی اپنی وسعت پسندی کے تحت فَاصْطَادُوْا میں پہلے عموم داخل کرے اور پھر کیڑا اور لومڑی وغیرہ جانوروں کا شکار کرتا پھرے۔

سب باتوں سے قطع نظر فرض کیجیے کہ کل صبح قیامت کو یہی فیصلہ ہو کہ سمندری تمام جانور حلال تھے جبکہ مچھلی کے سوا امام اعظم کو دوسرے جانوروں کی حلت کا واضح ثبوت نہ ملا جس کے باعث انہوں نے صرف مچھلی ہی کھائی تو عند اللہ ان پر کیا گرفت ہوگی؟ جبکہ فرض کیجیے کہ اس روز یہ فیصلہ ہو جائے کہ دریائی جانوروں سے صرف مچھلی حلال تھی تو باقی دریائی جانوروں کو کھانے والے اگرچہ کمزور دلائل کے باعث معاف کر دیئے جائیں لیکن جو کھاتے رہے وہ جانور حلال تو نہ نکلے۔ لہٰذا ماننے پڑھے گا کہ امام اعظم کے اس فیصلے میں ہی زیادہ احتیاط ہے اور یہ فیصلہ ہی تقویٰ و طہارۃ کا زیادہ حامل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

marfat.com
Marfat.com

۱۷۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، اَنَّهٗ رَاٰی رَبِیْعَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَتَلَیَّسُ مِرَارًا ، وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ ، فَلَا یَنْصَرِفُ ، وَلَا یَتَوَضَّاُ حَتّٰی یُصَلِّیَ

قَالَ یَحْیٰی : وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ قَلَسَ طَعَامًا ، هَلْ عَلَیْهِ وُضُوْءٌ ؟ فَقَالَ : لَیْسَ عَلَیْهِ وُضُوْءٌ وَلْیَتَمَضْمَضْ مِنْ ذٰلِكَ ، وَلْیَغْسِلْ فَاهُ .

امام مالک کا بیان ہے کہ انہوں نے ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن کو کئی مرتبہ مسجد میں پانی کی قے کرتے دیکھا تو وہ نہ ہٹے اور نہ وضو کیا، یہاں تک کہ نماز پڑھ لی۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے کھانا قے کر دی۔ کیا وہ وضو کرے؟ فرمایا اس پر وضو نہیں ہے اسے کلی کر لینی چاہیے اور منہ دھو لے۔

۱۸۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ : اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَنَّطَ ابْنًا لِسَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ وَحَمَلَهٗ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ

قَالَ یَحْیٰی : وَسُئِلَ مَالِكٌ ، هَلْ فِی الْقَیْءِ وُضُوْءٌ ؟ قَالَ : لَا وَلٰكِنْ یَتَمَضْمَضُ مِنْ ذٰلِكَ ، وَیَغْسِلُ فَاهُ ، وَلَیْسَ عَلَیْهِ وُضُوْءٌ .

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت سعید بن زید کے (مُردہ) بیٹے کو خوشبو لگائی اور اسے اٹھایا۔ پھر مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

یحییٰ نے کہا کہ امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا قے سے وضو ہے؟ فرمایا نہیں لیکن اس کے بعد کلی کر کے منہ دھو لینا چاہیے اور اس پر وضو نہیں ہے۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ

آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہ کرنا

۱۹۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ، ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کی دستی کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

۲۰۔ حَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ، عَنْ بُسَیْرِ بْنِ یَسَارٍ ، مَوْلٰی بَنِیْ حَارِثَةَ ، عَنْ سُوَیْدِ بْنِ النُّعْمَانِ ، اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ ، حَتّٰی اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ ، وَهِیَ مِنْ اَدْنٰی خَیْبَرَ ، نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَصَلَّی الْعَصْرَ ، ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ ، فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ ، فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّیَ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْنَا ، ثُمَّ قَامَ اِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ، ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ .

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ وہ خیبر کی جانب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے یہاں تک کہ جب مقام صہبا میں پہنچے جو خیبر کے بالکل قریب ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نزول فرمایا اور نماز عصر ادا کی۔ پھر آپ نے زادِ راہ طلب فرمایا تو ستو ہی پیس کیے جا سکے۔ پس انہیں آپ کے حکم سے گھولا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تناول فرمائے اور ہم نے بھی کھائے پھر آپ نماز مغرب کے لیے کھڑے ہوئے اور کلی فرمائی تو ہم نے بھی کلی کی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا۔

۲۱۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ ، اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

ابان بن عثمان کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گوشت روٹی کھائی، پھر کلی کی اور اپنے دونوں

marfat.com
Marfat.com

إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهُدَيْرِ؛ أَنَّهُ تَعَشَّى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۲۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، أَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ أَكَلَ خُبْزًا وَلَحْمًا، ثُمَّ مَضْمَضَ، وَغَسَلَ يَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ، كَانَا لَا يَتَوَضَّآنِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

۲۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُصِيبُ طَعَامًا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ أَيَتَوَضَّأُ؟ قَالَ: رَأَيْتُ أَبِي يَفْعَلُ ذَلِكَ وَلَا يَتَوَضَّأُ

۲۴۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، أَكَلَ لَحْمًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۲۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دُعِيَ لِطَعَامٍ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَلَحْمٌ، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَصَلَّى، ثُمَّ أُتِيَ بِفَضْلِ ذَلِكَ الطَّعَامِ، فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۲۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَدِمَ مِنَ الْعِرَاقِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَقَرَّبَ لَهُمَا طَعَامًا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ فَأَكَلُوا مِنْهُ. فَقَامَ أَنَسٌ فَتَوَضَّأَ. فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ مَا هَذَا يَا أَنَسُ؟ أَعِرَاقِيَّةٌ؟ فَقَالَ أَنَسٌ: لَيْتَنِي لَمْ أَفْعَلْ.

باتھ دھو کر انہیں اپنے چہرے پہ پھیر لیا۔ پھر نماز ادا کی اور وضو نہ کیا۔

امام مالک فرماتے ہیں کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ حضرت علی اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت علی اور حضرت عبد اللہ بن عباس دونوں ان چیزوں سے وضو نہیں کیا کرتے تھے جن کو آگ نے چھوا ہو۔

یحییٰ بن سعید نے حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ اگر کوئی نماز کے لیے وضو کرے پھر اس کے سامنے آگ سے پکا ہوا کھانا پیش کیا جائے تو کیا وہ وضو کرے؟ فرمایا میں نے والد ماجد کو دیکھا کہ ایسی چیز کھا کر وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

ابو نعیم وہب بن کیسان نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابو بکر صدیق کو دیکھا کہ انہوں نے گوشت کھا کر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کے لیے بلایا گیا اور آپ کے سامنے روٹیاں اور گوشت رکھا گیا تو آپ نے اس میں سے کھایا اور وضو کر کے نماز پڑھی پھر بچا ہوا کھانا آپ کے حضور پیش کیا گیا تو آپ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

عبد الرحمٰن بن زید انصاری کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک جب عراق سے آئے تو حضرت ابو طلحہ اور حضرت ابی بن کعب ان کے پاس تشریف لائے۔ انہوں نے ان کے سامنے آگ سے پکا ہوا کھانا پیش کیا۔ پس انہوں نے اس سے کھایا پس حضرت انس کھڑے ہوئے اور وضو کیا تو حضرت ابو طلحہ اور حضرت ابی بن کعب نے فرمایا کہ اے انس! کیا یہ عراق کا اثر ہے؟ حضرت انس فرماتے ہیں کہ کاش میں ایسا نہ

marfat.com
Marfat.com

وَقَامَ أَبُو طَلْحَةَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَصَلَّيَا وَلَمْ يَتَوَضَّآ.

بَابُ جَامِعِ الْوُضُوءِ

۲۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الِاسْتِطَابَةِ. فَقَالَ: «أَوَلَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ؟»

۲۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبَرَةِ، فَقَالَ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ. وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ. وَدِدْتُ أَنِّي قَدْ رَأَيْتُ إِخْوَانَنَا». فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَسْنَا بِإِخْوَانِكَ؟ قَالَ: «بَلْ أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ. وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ». فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَأْتِي بَعْدَكَ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ فِي خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ، أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟» قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: «فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ. وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ. فَلَيُذَادَنَّ رِجَالٌ

کرام اور ابو طلحہ حضرت ابی بن کعب کھڑے ہوئے پھر انہوں نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

وضو طہارت کے متعلقات

مروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استنجا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی کو تین ڈھیلے نہیں ملتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز قبرستان کی طرف نکلے تو فرمایا: اے اہل ایمان کی جماعت! تم پر سلامتی ہو اور اللہ نے چاہا تو ہم تم سے ملنے والے ہیں۔ میری آرزو ہے کہ اپنے بھائیوں کو دیکھوں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کہ ہم آپ کے بھائی نہیں؟ فرمایا بلکہ تم میرے ساتھی ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے بعد میں آئیں گے اور میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اپنے بعد والے امتیوں کو آپ کس طرح پہچانیں گے؟ فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اگر کسی کا بے رنگ کا گھوڑا ہو اور وہ مشکی گھوڑوں میں مل جائے تو کیا وہ اپنے گھوڑے کو پہچان نہیں لے گا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں فرمایا: وضو کے باعث وہ قیامت کے روز پنج کلیاں آئیں گے اور

ف۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں آٹھ حدیثیں (۱۹ تا ۲۶) پیش کی ہیں جن کا صاف اور صریح مفاد یہی ہے کہ آگ پر پکائی ہوئی چیز کھانے سے وضو پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ پہلے وضو تھا تو کھانے کے بعد دوبارہ وضو کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، کلی کر لینا کافی ہے۔ اگر کوئی تازہ وضو بغرض استحباب ہر نماز کے لیے کیا کرتا ہو تو یہ دوسری بات ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب اور اسی پر عمل ہے۔ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ اور صاحبین کا موقف بھی یہی ہے۔

بعض احادیث میں چونکہ آگ پر پکائی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم آیا ہے جیسا کہ مختلف کتب احادیث میں ہے اور امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ شرح معانی الآثار میں ایسی انیس ۱۹ روایتیں پیش کی ہیں۔ اس کے بعد امام موصوف نے پینتالیس ۴۵ احادیث صحیحہ صریحہ پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں اور جن روایات میں وضو کرنے کا حکم آیا ہے وہ ابتدائی دور کی بات ہے جو منسوخ ہو گئی تھی۔ ظاہر ہے کہ امت محمدیہ کو ناسخ یعنی آخری حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ امام طحاوی نے چار حدیثیں پیش کر کے یہ بات بھی واضح کر دی کہ اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنے کا حکم بھی منسوخ ہو گیا تھا اور اس کو کھانے کے بعد دوبارہ وضو کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

marfat.com

Marfat.com

عَنْ حَوْضِيْ، كَمَا يُذَادُ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ، أُنَادِيْهِمْ، أَلَا هَلُمَّ! أَلَا هَلُمَّ! أَلَا هَلُمَّ! فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوا بَعْدَكَ. فَأَقُوْلُ فَسُحْقًا. فَسُحْقًا. فَسُحْقًا).

حوض پر میں ان کا پیش خیمہ ہوں گا پس کسی کو میرے حوض سے دھتکار نہ دیا جائے جیسے گم شدہ اونٹ کو دھتکار دیا جاتا ہے پس میں انہیں بلاؤں گا۔ ادھر آؤ، ادھر آؤ، ادھر آؤ۔ پس کہا جائے گا کہ آپ کے بعد انہوں نے (دین کو) بدل دیا تھا پس میں کہوں گا دور ہوں، دور ہوں، دور ہوں ف

۲۹. وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ حُمْرَانَ، مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ؛ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ جَلَسَ عَلَى الْمَقَاعِدِ. فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَآذَنَهُ بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ. ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا، لَوْلَا أَنَّهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا

حمران مولیٰ عثمان بن عفان کا بیان ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے تو مؤذن آیا اور انہیں نماز عصر کی خبر دی۔ چنانچہ انہوں نے پانی منگوا کر وضو کیا اور فرمایا۔ خدا کی قسم میں آپ حضرات سے ایک ایسی بات بیان کرتا ہوں کہ اگر وہ اللہ کی کتاب میں نہ ہوتی تو میں آپ سے بیان نہ کرتا پھر بتایا کہ میں نے رسول اللہ

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ اہل قبور کے پاس جانا انہیں سلام کرنا اور ان سے مخاطب ہونا جائز ہے یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے نہیں بلکہ آپ نے مسلمانوں کو بھی حکم دیا ہے کہ وہ بھی اسی طرح کیا کریں جیسا کہ دیگر روایات میں موجود ہے۔ ظاہر ہے کہ سلام و کلام اسی سے کیا جاتا ہے جو مخاطب کو دیکھ سکے۔ اس کا کلام سن سکے اور اسے جواب دے سکے۔ یہ ایک بات ہے کہ ہم اہل برزخ کا جواب سن نہ سکیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کے تین حصے کیے۔ پہلا گروہ جو اس جہان فانی کو چھوڑ کر عالم جاودانی میں جا پہنچا تھا حضور نے ان کے ایمان کی تصدیق فرماتے ہوئے انہیں اپنی زیارت کے مژدۂ جانفزا سے شاد کام کیا۔ دوسرا گروہ اس وقت کے موجودہ حضرات یعنی صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا۔ ان کے متعلق رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے ساتھی یعنی معین و مددگار اور اعیان و انصار ہو۔ تیسرا گروہ ان حضرات سے لے کر قیامت تک کے اہل ایمان پر مشتمل ہے۔ ان پر انتہائی کرم اور اظہار شفقت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ ہمارے بھائی ہیں اور حوضِ کوثر پر میں ان کا انتظار کروں گا۔ اس ذرہ نوازی پر ہر صاحب ایمان دل و جان سے قربان ہو گا اور حق تو یہ ہے کہ حق پھر بھی ادا نہ ہو سکے گا۔

سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے امتیوں کی عام پہچان بتائی کہ روزِ قیامت ان کے اعضائے وضو چمکتے ہوں گے اور وہ دوسرے انسانوں سے اسی طرح ممتاز ہوں گے جیسے عام گھوڑوں میں پنج کلیان گھوڑے الگ نظر آتے ہیں۔ لہٰذا اپنے دین و ایمان کو تبدیل کر کے اس خصوصیت سے محروم نہ ہو جانا ورنہ تمہیں میرے حوض پر پہنچنے نہیں دیا جائے گا اور ایسے لوگوں کو میں بھی دھتکار دوں گا۔ اس حدیث سے ان مدعیانِ اسلام کو سبق حاصل کرنا چاہیے جنہوں نے اسلامی عقائد میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی ملمیں لگا رکھی ہیں۔ اہلِ حق کے سوادِ اعظم یعنی مذہب مہذب اہلسنت و جماعت کو چھوڑ کر جو ناجی گروہ ہے ہر ایک نے علیحدہ اپنی مسجدِ ضرار بنائی ہوئی ہے۔ کل پرسوں قائم ہونے والے فرقے بھی اپنی عقائد کا ڈھول بجا کر اہلِ حق سے برسرِ پیکار اور ہر وقت انہیں نیچا دکھانے میں مصروفِ کار رہتے ہیں۔ مانا کہ حق و باطل کو خلط ملط کرنے میں وہ کامیاب ہیں لیکن یہ کامیابی حقیقی کامیابی تو نہیں۔ آخر ایک روز مرنا ہو گا، اور محشر کے حضور پیشی ہو گی، مخلوق کی آنکھوں میں تو دھول جھونکی تھی اس علیم و خبیر کو کیسے دھوکا دو گے؟ جب حق دشمنی رنگ لائے گی۔ منہ پر مہر اور ہاتھ پاؤں سے گواہی دلائی جائے گی۔ اس وقت کونسی چالاکی کام آئے گی؟ اِنَّ مَوْعِدَكُمُ الصُّبْحُ ۭ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝

marfat.com

Marfat.com

حَتّٰى تَتَكَمَّرَهُ. ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَا مِنِ امْرِئٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وَضُوْءَهُ، ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلٰوةَ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الْأُخْرٰى حَتّٰى يُصَلِّيَهَا.

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ أُرَاهُ يُرِيْدُ هٰذِهِ الْآيَةَ - أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ.

۳۰ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ، فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ. وَإِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ. فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ. فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ. فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ. فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ. حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ." قَالَ "ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَصَلٰوتُهُ نَافِلَةً لَهُ."

۳۱ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ (أَوِ الْمُؤْمِنُ) فَغَسَلَ وَجْهَهُ، خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ (أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ). فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ، خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ (أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ). فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ (أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ). حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ."

۳۲ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کون آدمی ایسا نہیں کہ وہ وضو کرتے وقت اچھی طرح وضو کرے۔ پھر نماز پڑھے مگر اس کے دو نمازوں تک کے گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ نماز پڑھے۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا میرے خیال میں ان کی مراد یہ آیت ہے کہ أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ

حضرت عبداللہ صنابحی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ مومن وضو کرتا ہے پس جب وہ کلی کرتا ہے تو منہ کے گناہ گر جاتے ہیں۔ جب ناک صاف کرتا ہے تو اس کی ناک کے گناہ گر جاتے ہیں۔ جب منہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ گر جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے پپوٹوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔ جب اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کے گناہ گر جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں جب اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ گر جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے کانوں میں سے بھی نکل جاتے ہیں جب اپنے پیروں کو دھوتا ہے تو پیروں کے گناہ گر جاتے ہیں یہاں تک کہ پیر کے ناخنوں سے بھی نکل جاتے ہیں۔ پھر مسجد کی طرف چلنے اور نماز پڑھنے کا ثواب اس کے لیے الگ بات ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے ہر وہ گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتا ہے جو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے ہر وہ خطا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتی ہے جسے اس نے ہاتھ لگائے ہوں جب وہ اپنے پیروں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ ہر وہ خطا نکل جاتی ہے جس کی طرف اس کے پیر چلے ہوں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے صاف ہو کر نکلتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے

marfat.com

Marfat.com

بْنِ أَبِي مَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ وَضُوءًا فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فِي إِنَاءٍ. فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ. ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ يَتَوَضَّؤُونَ مِنْهُ. قَالَ أَنَسٌ، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جبکہ نماز عصر کا وقت قریب آگیا تھا کہ لوگوں نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا مگر نہ پایا پس ایک برتن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس برتن میں اپنا دستِ اقدس رکھ دیا۔ پھر لوگوں کو اس سے وضو کرنے کا حکم فرمایا حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگشت ہائے مبارک کے نیچے سے بہہ رہا تھا پس آخری آدمی تک تمام لوگ وضو

٣٣۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمَدَنِيِّ الْمُجْمِرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الصَّلٰوةِ، فَإِنَّهُ فِي صَلٰوةٍ مَا دَامَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَإِنَّهُ يُكْتَبُ لَهُ بِإِحْدٰى خُطْوَتَيْهِ حَسَنَةٌ، وَيُمْحٰى عَنْهُ بِالْأُخْرٰى سَيِّئَةٌ فَإِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمُ الْإِقَامَةَ فَلَا يَسْعَ. فَإِنَّ أَعْظَمَكُمْ أَجْرًا أَبْعَدُكُمْ دَارًا. قَالُوا: لِمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ مِنْ أَجْلِ كَثْرَةِ الْخُطَا.

نعیم بن عبداللہ مجمر کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر نماز کے ارادے سے نکلا تو جب تک وہ نماز کے ارادے میں ہے برابر نماز میں شمار ہوتا رہتا ہے اور ہر قدم پر اس کے لیے نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر اس کی ایک برائی مٹا دی جاتی ہے جب تم میں سے کوئی اقامت سنے تو نہ دوڑے کیونکہ زیادہ ثواب اس کو ملے گا جس کا گھر دور ہے لوگوں نے پوچھا اے ابوہریرہ! یہ کیوں کیسے؟ فرمایا کہ زیادہ قدم اٹھانے کے باعث

٣٤۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُسْأَلُ عَنِ الْوُضُوءِ مِنَ الْغَائِطِ بِالْمَاءِ. فَقَالَ سَعِيدٌ: إِنَّمَا ذٰلِكَ وُضُوءُ النِّسَاءِ.

یحییٰ بن سعید نے سنا کہ سعید بن مسیب سے قضائے حاجت کے بعد آب دست لینے کے متعلق پوچھا گیا تو حضرت سعید نے فرمایا کہ پانی سے دھونا عورتوں کے لیے ہے۔

٣٥۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتا پی جائے تو اسے سات مرتبہ دھو لینا چاہیئے۔

ف۔ شمع رسالت کے تین سو پروانوں کی نمازِ عصر قضا ہونے کا مرحلہ ہے جس کا قضا ہونا سب سے خطرناک لیکن پانی سعیٔ بسیار کے باوجود نایاب ہے۔ آقا سے صورت حال عرض کی۔ سارے لشکر کا پانی اکٹھا کر کے ایک پیالے میں اکٹھا کیا تو ذرا سا تھا۔ شانِ آقائی جوش میں آئی، محبوب خدا نے بروقت مشکل کشائی فرمائی۔ پیالے میں ہاتھ ڈالا تو انگشت ہائے مبارک سے پنجاب رحمت جاری ہو گیا۔ پانی کے فوارے انگلیوں سے ابل رہے تھے، رحمت الٰہیہ کے بادل نرالے رنگ میں برسنے پر مچل رہے تھے۔ قدر شناس یہ پانی حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ پڑے کہ آج وہ پانی مل رہا ہے جو آج تک کسی کو ملا نہ تھا اور نہ چشمِ فلک کہن نے آج تک ایسا پانی کہیں دیکھا تھا۔ آخری آدمی تک نے وضو کر لیا سب کے دل کی کلی کھلی، منہ مانگی مراد ملی، خدا کا پانی ملا، محبوب کے نائب دستِ قدرت ہونے کا اعجاز کھلا جس نے روئے ایمان پر ایقان کا اور غازہ ملا وکان فضل اللہ علیک عظیما۔ اسی لیے ایک حقیقت نگار نے کیا خوب فرمایا ہے:۔

marfat.com
Marfat.com

۳۶. وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ "اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْمَلُوا، وَخَيْرُ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ".

امام مالک کا بیان ہے کہ ان تک یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ استقامت حاصل کرو اور تم اس کی تو پوری کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے اور تمہارے اعمال میں سب بہتر نماز ہے اور صاحب ایمان ہی وضو کی حفاظت کرتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ بِالرَّأْسِ وَالْأُذُنَيْنِ

سر اور کانوں کے مسح کا بیان

۳۷. حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْخُذُ الْمَاءَ بِأُصْبُعَيْهِ لِأُذُنَيْهِ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کانوں کے لیے اپنی دو انگلیوں سے پانی لیتے تھے۔

۳۸. وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ، سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ، فَقَالَ لَا. حَتَّى يُمْسَحَ الشَّعْرُ بِالْمَاءِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پگڑی پر مسح کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے منع کیا یہاں تک کہ پانی سے بالوں کا مسح کیا جائے۔

۳۹. وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّ أَبَاهُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَنْزِعُ الْعِمَامَةَ، وَيَمْسَحُ رَأْسَهُ بِالْمَاءِ.

عروہ بن زبیر عمامہ اتار کر پانی کے ساتھ اپنے سر کا مسح کیا کرتے۔

۴۰. وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّهُ رَأَى سَفِينَةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ، امْرَأَةَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ، تَنْزِعُ خِمَارَهَا، وَتَمْسَحُ عَلَى رَأْسِهَا بِالْمَاءِ. وَنَافِعٌ يَوْمَئِذٍ صَغِيرٌ.

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْخِمَارِ. فَقَالَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ وَلَا الْمَرْأَةُ عَلَى عِمَامَةٍ وَلَا خِمَارٍ. وَلْيَمْسَحَا عَلَى رُءُوسِهِمَا.

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ تَوَضَّأَ، فَنَسِيَ أَنْ يَمْسَحَ عَلَى رَأْسِهِ، حَتَّى جَفَّ وُضُوءُهُ؟ قَالَ: أَرَى أَنْ يَمْسَحَ بِرَأْسِهِ. وَإِنْ كَانَ قَدْ صَلَّى أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ.

نافع کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت صفیہ بنت ابو عبید کو دیکھا جو حضرت عبداللہ بن عمر کی بیوی تھیں کہ وہ سر پر پانی سے مسح کرتے وقت اپنے دوپٹے کو ہٹا لیتی تھیں اور نافع ان دنوں نابالغ تھے ف

امام مالک سے عمامے اور دوپٹے پر مسح کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ کسی آدمی یا عورت کے لیے مناسب نہیں کہ عمامے یا دوپٹے پر مسح کرے انہیں اپنے سر کا مسح کرنا چاہیے۔

امام مالک سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے وضو کیا اور سر کا مسح بھول گیا۔ یہاں تک کہ اعضائے وضو خشک ہو گئے۔ فرمایا کہ اسے سر کا مسح کرنا چاہیے اور اگر نماز پڑھ چکا ہے تو اعادہ کرے۔

مہرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا — دریا بہا دیئے ہیں، دُر بے بہا دیئے ہیں

ف۔ اکثر احادیث میں یہی آیا ہے کہ سر کا مسح کیا جائے اکثر آئمہ اور فقہاء کا مذہب یہی ہے جبکہ بعض روایتوں میں عمامے اور دوپٹے پر مسح کرنے کی صراحۃً ممانعت بھی وارد ہو لیکن بعض معانی محتملہ والی روایتیں ایسی بھی ہیں جن سے کسی مخصوص حالت میں عمامے پر مسح کرنے کا اشارہ مترشح ہوتا ہے۔ دریں حالات سر کے مسح والی اکثر اور احادیث صحیحہ صریحہ کے مقابل معانی محتملہ والی عمامے پر مسح کرنے والی دو چار روایتوں کو پیش کرنا اور معمول بنا لینا اصول حدیث کے ویسے ہی خلاف ہے۔ علاوہ بریں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں وَامْسَحُوا

marfat.com
Marfat.com

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۴۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ مِنْ وَلَدِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ؛ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَذَهَبْتُ مَعَهُ بِمَآءٍ، فَجَآءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَكَبْتُ عَلَيْهِ الْمَآءَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ. ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْ جُبَّتِهِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ مِنْ ضِيقِ كُمَّيِ الْجُبَّةِ. فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ. فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ. فَجَآءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ يَؤُمُّهُمْ وَقَدْ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ عَلَيْهِمْ فَفَزِعَ النَّاسُ. فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اَحْسَنْتُمْ".

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے گئے۔ حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں پانی لے کر آپ کے ساتھ گیا جب آپ واپس تشریف لائے تو میں نے پانی ڈالا اور آپ نے اپنا چہرۂ مبارک دھویا پھر آپ جبہ کی آستینوں سے ہاتھ نکالنے لگے مگر تنگ ہونے کے باعث ہاتھ نکالے نہ جا سکے تو آپ نے جبے کے نیچے سے ہاتھوں کو نکالا پھر ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کیا۔ پھر موزوں پر مسح کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف لوگوں کی امامت کر رہے تھے اور انہوں نے ایک رکعت پڑھ لی تھی آخر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ ایک رکعت پڑھ لی پس لوگ خوف زدہ ہوئے لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی نماز پوری کر چکے تو فرمایا: تم نے اچھا کیا۔ ف

۴۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ؛ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَدِمَ الْكُوفَةَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، وَهُوَ اَمِيرُهَا، فَرَاٰهُ

نافع اور عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کوفہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس گئے جو وہاں کے امیر تھے تو انہیں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھ کر حضرت عبداللہ بن

پڑھو وسکم فرمایا لیکن بعض حضرات نے میدان عمل میں اسے دیدہ دانستہ وامسحوا بعمائمکم بنانے پر ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے ڈاکٹر اقبال مرحوم نے مدعیانِ اسلام کے ایسے ہی طرزِ عمل کے پیش نظر کہا تھا:۔

ع خود تو بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

ف۔ موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ یہ سنتِ رسول مقبول اور مشہور احادیث و آثار سے ثابت ہے اس کی مخالفت کرنے والا بدعتی بدمذہب ہے۔ متعدد صحابۂ کرام نے اس کی روایت کی ہے۔ ابن عبدالبر نے فرمایا کہ علمائے سلف میں سے کسی ایک نے بھی اس کا انکار نہیں کیا ہے۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ میں نے ستر صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ موزوں پر مسح کرنے کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ کرخی فرماتے ہیں کہ مجھے اس کے منکر کے کفر کا ڈر ہے۔ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ میں اس کا اس وقت قائل ہوا جبکہ آفتاب سے زیادہ روشن دلائل میرے سامنے آگئے اس کی روایات حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ان باتوں میں شمار کیا ہے جو اہلسنت اور بدمذہبوں کے درمیان خط فاصل کھینچتی ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ سَلْ أَبَاكَ إِذَا قَدِمْتَ عَلَيْهِ فَقَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ، فَنَسِيَ أَنْ يَسْأَلَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ. حَتّٰى قَدِمَ سَعْدٌ فَقَالَ أَسَأَلْتَ أَبَاكَ؟ فَقَالَ: لَا. فَسَأَلَهُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ. إِذَا أَدْخَلْتَ رِجْلَيْكَ فِي الْخُفَّيْنِ، وَهُمَا طَاهِرَتَانِ. فَامْسَحْ عَلَيْهِمَا. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ. وَإِنْ جَاءَ أَحَدُنَا مِنَ الْغَائِطِ، فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ. وَإِنْ جَاءَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْغَائِطِ.

نے ان پر اعتراض کیا۔ حضرت سعد نے ان سے فرمایا کہ جب اپنے والد محترم کی خدمت میں جاؤ تو ان سے دریافت کرنا جب حضرت عبداللہ واپس آئے تو حضرت عمر سے اس بارے میں پوچھنا بھول گئے یہاں تک کہ حضرت سعد تشریف لے آئے اور فرمایا۔ کیا تم نے اپنے ابا جان سے پوچھا تھا؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ کے سوال پر حضرت عمر نے فرمایا کہ جب تم اپنے پاک پیروں میں موزے پہنا کرو تو موزوں پر مسح کر لیا کرو۔ حضرت عبداللہ عرض گزار ہوئے کہ خواہ کوئی قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آئے؟ فرمایا خواہ کوئی خواہ

۴۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بَالَ فِي السُّوقِ ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ، وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ رَأْسَهُ، ثُمَّ دُعِيَ لِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا. حِينَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ. فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا.

۴۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رُقَيْشٍ؛ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى قُبَاءَ فَبَالَ. ثُمَّ أُتِيَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ. فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ. وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے بازار میں پیشاب کیا پھر وضو فرمایا چنانچہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا اور اپنے سر پر مسح کیا۔ پھر میت کو اس پر نماز جنازہ پڑھنے کے لیے منگایا جب مسجد میں داخل ہوئے تو اپنے موزوں پر مسح کیا پھر اس پر نماز جنازہ پڑھی۔

سعید بن عبدالرحمن بن رقیش شعری نے فرمایا کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو دیکھا کہ وہ قباء تشریف لائے تو انہوں نے پیشاب کیا پھر ان کے وضو کے لیے پانی لایا گیا۔ پس انہوں نے وضو فرمایا یعنی اپنا منہ دھویا۔ دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے، اپنے سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا، پھر مسجد میں گئے اور نماز پڑھی۔

قَالَ يَحْيٰى: وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ تَوَضَّأَ وُضُوءَ الصَّلٰوةِ، ثُمَّ لَبِسَ خُفَّيْهِ، ثُمَّ بَالَ. ثُمَّ نَزَعَهُمَا ثُمَّ رَدَّهُمَا فِي رِجْلَيْهِ. أَيَسْتَأْنِفُ الْوُضُوءَ؟ فَقَالَ: لِيَنْزِعْ خُفَّيْهِ، وَلْيَغْسِلْ رِجْلَيْهِ. وَإِنَّمَا يَمْسَحُ فِي الْخُفَّيْنِ، مَنْ أَدْخَلَ رِجْلَيْهِ فِي الْخُفَّيْنِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ بِطُهْرِ الْوُضُوءِ. وَأَمَّا أَدْخَلَ رِجْلَيْهِ فِي الْخُفَّيْنِ وَهُمَا غَيْرُ طَاهِرَتَيْنِ بِطُهْرِ الْوُضُوءِ، فَلَا يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے نماز کے لیے وضو کیا پھر موزے پہن لیے۔ پھر پیشاب کیا پھر موزے اتار کر دوبارہ پہن لیے۔ کیا وہ وضو کرے؟ فرمایا کہ وہ موزے اتار کر پیروں کو دھوئے۔ بیشک موزوں پر مسح تو اس کے لیے ہے جس نے موزوں میں پیر وضو کی طہارت کے وقت داخل کیے ہوں اور جس نے وضو کی طہارت کے وقت موزوں میں پیر داخل نہ کیے ہوں تو وہ موزوں پر مسح نہ کرے۔

قَالَ: وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ تَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ خُفَّاهُ فَسَهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، حَتّٰى جَفَّ وُضُوءُهُ وَصَلّٰى قَالَ لِيَمْسَحْ عَلَى خُفَّيْهِ، وَلْيُعِدِ الصَّلٰوةَ، وَلَا يُعِيدُ الْوُضُوءَ.

امام مالک سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے وضو کیا اور موزے پہنے ہوئے تھا لہٰذا ان پر مسح کر لیا، یہاں تک کہ اعضائے وضو خشک ہو گئے اور نماز پڑھی۔ فرمایا کہ اسے موزوں پر دوبارہ مسح کر کے نماز کا اعادہ کرنا چاہیئے اور دوبارہ وضو نہ کرے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ غَسَلَ قَدَمَيْهِ، ثُمَّ لَبِسَ

امام مالک سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنے

marfat.com
Marfat.com

خُفَّيْهِ، ثُمَّ اسْتَأْنَفَ الْوُضُوءَ. فَقَالَ. لِيَنْزِعْ خُفَّيْهِ، ثُمَّ لِيَتَوَضَّأْ. وَلْيَغْسِلْ رِجْلَيْهِ.

پیر دھوئے، پھر موزے پہن کر وضو کرنے لگا۔ فرمایا کہ اسے موزے اتار کر وضو کرنا چاہیئے اور وہ پیروں کو دھوئے۔

باب ٩ الْعَمَلُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ

٤٥ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّهُ رَأَى أَبَاهُ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ. قَالَ: وَكَانَ لَا يَزِيدُ إِذَا مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، عَلَى أَنْ يَمْسَحَ ظُهُورَهُمَا. وَلَا يَمَسُّ بُطُونَهُمَا.

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد کو موزوں پہ مسح کرتے دیکھا اور موزوں پر مسح کرتے وقت وہ اس کے علاوہ اور کچھ نہ کرتے کہ ظاہری حصے پر مسح کر لیتے اور اندرونی حصے پہ نہیں کرتے تھے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ كَيْفَ هُوَ؟ فَأَدْخَلَ ابْنُ شِهَابٍ إِحْدَى يَدَيْهِ تَحْتَ الْخُفِّ، وَالْأُخْرَى فَوْقَهُ، ثُمَّ أَمَرَّهُمَا.

قَالَ يَحْيَى: قَالَ مَالِكٌ: وَقَوْلُ ابْنِ شِهَابٍ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ، إِلَيَّ فِي ذَلِكَ.

امام مالک نے ابن شہاب سے پوچھا کہ موزوں پہ مسح کس طرح کیا جاتا ہے؟ ابن شہاب نے اپنا ایک ہاتھ موزے کے نیچے اور دوسرا اوپر رکھا اور پھر دونوں کو کھینچ لیا۔

یحییٰ نے امام مالک سے روایت کی کہ اس بارے میں جتنے اقوال میں نے سنے ان میں ابن شہاب کا قول پسند ہے۔

باب ١٠ مَا جَاءَ فِي الرُّعَافِ

نکسیر پھوٹنے کا بیان

٤٦ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا رَعَفَ، انْصَرَفَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ رَجَعَ فَبَنَى وَلَمْ يَتَكَلَّمْ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کی جب نکسیر پھوٹتی تو نماز کو چھوڑ کر وضو کرتے پھر واپس آ کر باقی نماز کو پڑھتے اور کلام نہیں کرتے تھے۔

٤٧ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، كَانَ يَرْعُفُ فَيَخْرُجُ فَيَغْسِلُ الدَّمَ عَنْهُ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَبْنِي عَلَى مَا قَدْ صَلَّى.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عباس کی جب نکسیر پھوٹتی تو باہر جا کر خون کو دھو لیتے اور واپس لوٹنے پر پڑھی ہوئی نماز کے علاوہ باقی نماز پڑھ لیتے۔

٤٨ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ اللَّيْثِيِّ: أَنَّهُ رَأَى سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ رَعَفَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَأَتَى حُجْرَةَ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنَى عَلَى مَا قَدْ صَلَّى.

یزید بن عبداللہ بن قسیط لیثی نے سعید بن مسیب کو دیکھا کہ نماز میں ان کی نکسیر پھوٹ نکلی تو وہ حضرت ام سلمہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حجرے میں گئے۔ انہیں پانی دیا گیا تو انہوں نے وضو کیا پھر واپس آ کر پڑھی ہوئی نماز کے علاوہ باقی نماز پڑھی۔

باب ١١ الْعَمَلُ فِي الرُّعَافِ

نکسیر کے وقت کیا کرے

٤٩ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عبدالرحمٰن بن حرملہ اسلمی کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن

marfat.com
Marfat.com

بْنِ حَرْمَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَرْعُفُ. فَيَخْرُجُ مِنْهُ الدَّمُ، حَتَّى تَخْتَضِبَ أَصَابِعُهُ مِنَ الدَّمِ الَّذِي يَخْرُجُ مِنْ أَنْفِهِ، ثُمَّ يُصَلِّي. وَلَا يَتَوَضَّأُ.

مسیب کو دیکھا کہ ان کی نکسیر پھوٹی اور خون بہنے لگا یہاں تک کہ ناک سے بہنے والے خون کے ساتھ ان کی انگلیاں رنگین ہو گئیں پھر بھی وہ نماز پڑھتے رہے اور وضو نہ کیا۔

۵۰. وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُجَبَّرِ: أَنَّهُ رَأَى سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَخْرُجُ مِنْ أَنْفِهِ الدَّمُ، حَتَّى تَخْتَضِبَ أَصَابِعُهُ، ثُمَّ يَفْتِلُهُ، ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ.

عبدالرحمٰن بن مجبر کا بیان ہے کہ انہوں نے سالم بن عبداللہ کو دیکھا کہ ان کی ناک سے خون نکل رہا تھا یہاں تک کہ ان کی انگلیاں رنگین ہو گئیں۔ چنانچہ اسے نچوڑ کر نماز پڑھتے رہے اور وضو نہ کیا۔

بَابُ الْعَمَلِ فِيمَنْ غَلَبَهُ الدَّمُ مِنْ جُرْحٍ أَوْ رُعَافٍ

اگر زخم یا نکسیر کا خون برابر جاری رہے

۵۱. حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِي طُعِنَ فِيهَا. فَأَيْقَظَ عُمَرَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ. فَقَالَ عُمَرُ: نَعَمْ وَلَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ. فَصَلَّى عُمَرُ، وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا.

حضرت مسور بن مخرمہ کا بیان ہے کہ وہ اس رات میں حضرت عمر بن خطاب کے پاس حاضر ہوئے جس رات انہیں زخمی کیا گیا تھا پس حضرت عمر نماز فجر کے لیے بیدار ہوئے تو فرمایا ہاں جو نماز ترک کر دے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں پھر حضرت عمر نے نماز پڑھی اور ان کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

۵۲. وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَا تَرَوْنَ فِيمَنْ غَلَبَهُ الدَّمُ مِنَ رُعَافٍ فَلَمْ يَنْقَطِعْ عَنْهُ؟ قَالَ مَالِكٌ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: ثُمَّ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَرَى أَنْ يُومِيَ بِرَأْسِهِ إِيمَاءً.

قَالَ يَحْيَى: قَالَ مَالِكٌ، وَذَلِكَ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ، إِلَيَّ فِي ذَلِكَ.

سعید بن مسیب نے کہا کہ اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جس کی نکسیر کا خون بند ہونے میں نہ آئے امام مالک، یحییٰ بن سعید اور پھر سعید بن مسیب کا قول ہے کہ میری رائے میں وہ سر کے اشارے سے نماز پڑھے۔

امام مالک فرماتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں جو کچھ سنا یہ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ

مذی سے وضو لازم آتا ہے

۵۳. حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ لَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ، إِذَا دَنَا

مقداد بن اسود کا بیان ہے کہ حضرت علی بن ابو طالب نے انہیں حکم دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کی خاطر دریافت کریں کہ اگر کوئی اپنی بیوی کے نزدیک جائے اور اس کی مذی خارج ہو تو اس پر کیا لازم ہے؟ حضرت علی

marfat.com
Marfat.com

مِنْ أَهْلِهِ، فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ، مَاذَا عَلَيْهِ؟ قَالَ عَلِيٌّ، فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا أَسْتَحِي أَنْ أَسْأَلَهُ. قَالَ الْمِقْدَادُ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: «إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ بِالْمَاءِ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ»

نے فرمایا کہ میرے گھر میں چونکہ رسولِ خدا کی صاحبزادی ہے لہٰذا میں آپ سے دریافت کرتے ہوئے شرماتا ہوں مقداد فرماتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی یہ چیز پائے تو پانی سے شرمگاہ کو دھو لے اور نماز کی طرح وضو کرے۔

۵۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: إِنِّي لَأَجِدُ الشَّيْءَ يَنْحَدِرُ مِنِّي مِثْلَ الْخُرَيْزَةِ. فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِلْ ذَكَرَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ يَعْنِي الْمَذْيَ.

اسلم عدوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ میری ندی بلور کے دانوں کی طرح گرتی رہتی ہے پس جب تم میں سے کسی کی ندی اس طرح نکلے تو اسے چاہیئے کہ اپنی شرمگاہ کو دھولے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لینا چاہیئے۔

۵۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ جُنْدُبٍ، مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَيَّاشٍ، أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الْمَذْيِ، فَقَالَ: إِذَا وَجَدْتَهُ فَاغْسِلْ فَرْجَكَ، وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ.

جندب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر سے ندی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تم اسے دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھو لو اور نماز جیسا وضو کر لو۔

باب ۱۴ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنَ الْوَدْيِ

ودی نکلنے سے وضو نہ کرنا

۵۶۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ، وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ، فَقَالَ: إِنِّي لَأَجِدُ الْبَلَلَ وَأَنَا أُصَلِّي، أَفَأَنْصَرِفُ؟ فَقَالَ لَهُ سَعِيدٌ: لَوْ سَالَ عَلَى نَخِذَيَّ مَا انْصَرَفْتُ حَتَّى أَقْضِيَ صَلَاتِي.

یحییٰ بن سعید نے سنا کہ سعید بن مسیب سے ایک آدمی نے دریافت کیا کہ اگر میں نماز کی حالت میں تری دیکھوں تو کیا نماز توڑ دوں سعید نے اس سے فرمایا کہ اگر میری ران تک بھی بہہ کر آجائے تو میں جب تک نماز پوری نہ کر لوں نہیں توڑوں گا۔ ف

۵۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ زُبَيْدٍ، أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الْبَلَلِ أَجِدُهُ، فَقَالَ: انْضَحْ مَا تَحْتَ ثَوْبِكَ بِالْمَاءِ، وَالْهَ عَنْهُ.

صلت بن زبید نے سلیمان بن یسار سے پوچھا کہ میں تری پاتا ہوں۔ فرمایا کہ اپنی میانی پر پانی چھڑک لو اور تری کا خیال دل سے نکال دو۔

ف۔ جب جمہور آئمہ اور فقہاء کے نزدیک پیشاب کا ایک قطرہ بھی نکلنا ناقضِ وضو ہے تو ودی نکلنے اور بہنے سے کیوں وضو نہیں ٹوٹے گا جبکہ ودی بھی پیشاب ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ جمہور کے مطابق عمل کریں۔ ہاں پیشاب کے قطرے کا شک گزرے یا تقطیر البول کی شکایت ہو تو ان کے احکام ہی جدا ہیں۔ شک والے کے متعلق فقہاء فرماتے ہیں کہ اسے میانی پر پانی چھڑک لینا چاہیئے اور تقطیر البول والے کو امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا ہوگا جبکہ احوط بھی یہی ہے۔ سعید بن مسیب کے مذکورہ قول کو امام مالک نے تقطیر البول کی شکایت پر محمول کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

marfat.com
Marfat.com

باب ۱۵ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ

شرمگاہ چھونے سے وضو کا لازم ہونا

۵۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَتَذَاكَرْنَا مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ فَقَالَ مَرْوَانُ وَمِنْ مَسِّ الذَّكَرِ الْوُضُوءُ فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ هٰذَا. فَقَالَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَخْبَرَنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ".

مروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں مروان بن الحکم کے پاس گیا تم ہم نے ان چیزوں کا ذکر کیا جن سے وضو لازم آتا ہے۔ مروان نے کہا کہ ذکر کو چھونے سے بھی وضو لازم آتا ہے۔ عروہ نے فرمایا کہ مجھے تو اس کا علم نہیں۔ مروان بن الحکم نے کہا کہ مجھے حضرت بسرہ بنت صفوان نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی ذکر کو چھوئے تو اسے وضو کرنا چاہیئے۔

۵۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أُمْسِكُ الْمُصْحَفَ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، فَاحْتَكَكْتُ. فَقَالَ سَعْدٌ: لَعَلَّكَ مَسَسْتَ ذَكَرَكَ؟ قُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ. فَقَالَ: قُمْ فَتَوَضَّأْ. فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ. ثُمَّ رَجَعْتُ

مصعب بن سعد بن ابی وقاص نے فرمایا کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے لیے اپنے ساتھ قرآن مجید رکھا کرتا تھا۔ ایک دفعہ میں نے کھجایا تو حضرت سعد نے فرمایا کہ شاید تو نے اپنے ذکر کو مس کیا ہے؟ میں نے کہا۔ ہاں فرمایا کہ کھڑے ہو کر وضو کرو۔ پس میں کھڑا ہو گیا اور وضو کر کے لوٹا۔

۶۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ جب تم میں سے کوئی اپنے ذکر کو چھوئے تو اس پر وضو واجب ہو گیا۔

۶۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ.

ہشام سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد عروہ فرمایا کرتے کہ جو اپنے ذکر کو چھوئے تو اس پر وضو واجب ہو گیا۔

۶۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ أَبِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، يَغْتَسِلُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتِ، أَمَا يَجْزِيكَ الْغُسْلُ مِنَ الْوُضُوءِ؟ قَالَ بَلَى. وَلٰكِنِّي أَحْيَانًا أَمَسُّ ذَكَرِي. فَأَتَوَضَّأُ.

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم حضرت عبداللہ بن عمر کو غسل کے بعد وضو کرتے دیکھا تو میں عرض گزار ہوا:۔ ابا جان! کیا غسل آپ کے لیے وضو سے کفایت نہیں کرتا؟ فرمایا کیوں نہیں لیکن ہو سکتا ہے میں نے اپنے ذکر کو ہاتھ لگا دیا ہو۔ بایں وجہ وضو کرتا ہوں۔

۶۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ،

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا پس میں نے دیکھا کہ انہوں نے طلوع آفتاب

marfat.com
Marfat.com

فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، تَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى. قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ هٰذِهِ لَصَلٰوةٌ مَا كُنْتَ تُصَلِّيهَا. قَالَ: إِنِّي بَعْدَ أَنْ تَوَضَّأْتُ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ مَسِسْتُ فَرْجِي. ثُمَّ نَسِيتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ، فَتَوَضَّأْتُ، وَعُدْتُ لِصَلٰوتِي.

کے بعد وضو کیا اور نماز پڑھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ نے ایسی نماز پڑھی ہے جو آپ پڑھا نہیں کرتے تھے فرمایا کہ میں نے نماز فجر کے وضو کے بعد اپنے ذکر کو چھو لیا تھا پھر میں وضو کرنا بھول گیا۔ لہذا اب وضو کر کے اپنی نماز کا اعادہ کیا ہے۔ ف

بَابُ ١٦ الْوُضُوءِ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ

اپنی عورت کو بوسہ دینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

٦٤- حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ، وَجَسُّهَا بِيَدِهِ، مِنَ الْمُلَامَسَةِ. فَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ، أَوْ جَسَّهَا بِيَدِهِ، فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ.

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ اپنی عورت کو بوسہ دینا اور اسے ہاتھ سے چھونا ملامست ہے۔ پس جس نے اپنی عورت کو بوسہ دیا یا اس کے جسم کو ہاتھ لگایا تو اس پر وضو ہے۔

٦٥- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ: مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ الْوُضُوءُ.
قَالَ نَافِعٌ: قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرمایا کرتے کہ آدمی کا اپنی بیوی کو بوسہ دینے سے وضو ہے۔
نافع کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا جو میں نے سنا یہ مجھے سب سے پسند ہے۔ ف

٦٦- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ الْوُضُوءُ.

امام مالک کا بیان ہے کہ ابن شہاب فرمایا کرتے تھے کہ آدمی کا اپنی عورت کو بوسہ دینے سے وضو ہے۔ ف

ف۔ امام مالک نے اس باب میں چھ آثار نقل کیے ہیں جبکہ ذکر چھونے سے وضو لازم آنے کی حدیث کو بخاری، ابن ماجہ، حاکم، احمد، بزار بیہقی اور ابن مندہ نے مختلف صحابۂ کرام سے روایت کیا اور امام زرقانی نے اس حدیث کو متواتر قرار دیا ہے۔ اس سلسلے کے تمام آثار و اقوال کی بنیاد حدیث بسرہ بنت صفوان ہے۔ جسے امام بخاری نے صحیح قرار دیا اور جس کے اوپر اس موقف کی ساری عمارت تعمیر ہوئی ہے۔
امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح معانی الآثار میں حدیث بسرہ کی تضعیف کی اور انچاس احادیث و آثار پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ حدیث بسرہ قابل یقین و لائق اعتماد نہیں ہے اور یہی حال اس کی تائید کرنے والے دیگر اقوال و آثار کا ہے پھر احادیث صحیحہ صریحہ کے مقابلہ ان پر اعتماد و عمل کی کوئی صورت نہیں رہ جاتی۔ امام طحاوی نے حدیث بسرہ کی تضعیف ایسی محدثانہ شان اور ایسے ناقابل تردید حقائق سے کی ہے کہ اس آسمانِ تحقیق کو اگر امام بخاری دیکھتے تو حدیث بسرہ بنت صفوان کی تصحیح سے رجوع فرما لیتے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ف۔ مذکورہ تینوں اقوال سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا موقف واضح ہے کہ عورت کو بوسہ دینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ یہی مذہب امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ عورت کو بوسہ دینے سے وضو نہیں ٹوٹتا

marfat.com
Marfat.com

بَابُ الْعَمَلِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ

٦٧ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، بَدَأَ بِغَسْلِ يَدَيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ، فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعْرِهِ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ.

٦٨ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ، هُوَ الْفَرَقُ، مِنَ الْجَنَابَةِ.

٦٩ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، بَدَأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى، فَغَسَلَهَا، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ مَسَحَهَا وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَتَمَضْمَضَ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى، ثُمَّ الْيُسْرَى، ثُمَّ غَسَلَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ اغْتَسَلَ، وَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ.

٧٠ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنْ غُسْلِ الْمَرْأَةِ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَقَالَتْ: لِتَحْفِنْ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِنَ الْمَاءِ، وَلْتَضَعْ رَأْسَهَا بِيَدَيْهَا.

غسل جنابت کا طریقہ

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوتے پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے پھر اپنی انگلیاں پانی میں ڈال کر بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے تین لپ پانی سر پر ڈالتے اور پھر اپنے تمام جسم پر پانی بہاتے۔

عروہ بن زبیر نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس برتن سے غسل جنابت کرتے جس میں تین صاع پانی آتا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب غسل جنابت کرتے تو پہلے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اسے دھوتے پھر اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔ پھر کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے۔ پھر اپنا منہ دھوتے اور اپنی دونوں آنکھوں میں پانی چھڑکتے پھر اپنے دائیں ہاتھ کو دھوتے، پھر بائیں ہاتھ کو، پھر اپنا سر دھوتے، پھر غسل کرتے یعنی تمام جسم پر پانی بہاتے۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عائشہ صدیقہ سے عورت کے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ عورت کو اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالنا چاہیے اور اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے ملنا چاہیے

آئمہ ثلاثہ قرآن کریم کی آیۂ کریمہ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ (سورۂ النساء، آیت ۴۳) سے تمسک کرتے ہیں جبکہ حضرات احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم فرماتے ہیں کہ لمس سے مراد یہاں جماع ہے جیسا کہ مفسرین کرام فرماتے ہیں۔ آئمہ ثلاثہ کے موقف کی تائید میں واقعی بعض روایات موجود ہیں لیکن احناف کے نزدیک انہیں منسوخ شمار کیا جاتا ہے کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی بعض بیویوں کو بوسہ دے کر وضو نہیں کیا کرتے تھے (ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کی دونوں سندوں اور امام ابو داؤد نے دوسری سند پر جو اعتراضات کیے وہ بڑی حد تک بے وزن ہیں اور ان سے احناف کے مذہب پر کوئی اثر نہیں پڑتا (اشعۃ اللمعات، جلد اول) واللہ اعلم بالصواب۔

marfat.com

Marfat.com

باب ۱۸ وَاجِبُ الْغُسْلِ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

دخول سے غسل واجب ہو جاتا ہے

۷۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَعَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانُوا يَقُولُونَ: إِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ جب ختنے سے ختنہ مل گیا تو غسل واجب ہو گیا۔

۷۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ؛ فَقَالَتْ: هَلْ تَدْرِي مَا مَثَلُكَ يَا أَبَا سَلَمَةَ؟ مَثَلُ الْفَرُّوجِ، يَسْمَعُ الدِّيكَةَ تَصْرُخُ، فَيَصْرُخُ مَعَهَا. إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ غسل کیا چیز واجب کرتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اے ابوسلمہ! تم جانتے ہو کہ تمہاری مثال کیا ہے؟ چوزے جیسی مثال ہے کہ جب مرغ کو اذان دیتا ہوا دیکھتا ہے تو خود بھی اذان دینے لگتا ہے۔ لہٰذا جب ختنہ ختنے سے تجاوز کرے تو غسل واجب ہو گیا۔

۷۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ أَتَى عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا: لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ اخْتِلَافُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي أَمْرٍ، إِنِّي لَأُعْظِمُ أَنْ أَسْتَقْبِلَكِ بِهِ. فَقَالَتْ: مَا هُوَ؟ مَا كُنْتَ سَائِلًا عَنْهُ أُمَّكَ، فَسَلْنِي عَنْهُ فَقَالَ: الرَّجُلُ يُصِيبُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ وَلَا يُنْزِلُ؛ فَقَالَتْ: إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ. فَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ: لَا أَسْأَلُ عَنْ هَذَا أَحَدًا بَعْدَكِ أَبَدًا.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ مجھ پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کا اختلاف بہت گراں گزرا ہے جس کو آپ کے حضور بیان کرتے ہوئے شرماتا ہوں۔ فرمایا کہ وہ کیا ہے؟ جو تم اپنی ماں سے پوچھ سکتے ہو وہ پوچھ لو۔ عرض گزار ہوئے کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے صحبت کرے پھر دخول ہو لیکن انزال نہ ہو؟ فرمایا کہ جب ختنہ ختنے سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو گیا حضرت ابوموسیٰ اشعری نے کہا کہ میں اب اس بارے میں کسی سے کبھی نہیں پوچھوں گا

۷۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ، مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ؛ أَنَّ مَحْمُودَ بْنَ لَبِيدٍ الْأَنْصَارِيَّ، سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ وَلَا يُنْزِلُ؛ فَقَالَ زَيْدٌ: يَغْتَسِلُ. فَقَالَ لَهُ مَحْمُودٌ: إِنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، كَانَ لَا يَرَى الْغُسْلَ. فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: إِنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ نَزَعَ عَنْ ذَلِكَ، قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ.

عبداللہ بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت محمود بن لبید انصاری نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی سے صحبت کرے پھر دخول ہو لیکن انزال نہ ہو؟ حضرت زید نے فرمایا کہ وہ غسل کرے گا حضرت محمود نے ان سے کہا کہ حضرت ابی بن کعب تو غسل ضرور نہیں سمجھتے تھے حضرت زید بن ثابت نے کہا کہ حضرت ابی بن کعب نے وفات سے پہلے اس قول سے رجوع کر لیا تھا۔

marfat.com
Marfat.com

۷۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جب ختنہ ختنے سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو گیا۔

بَابُ ۱۹ وُضُوءُ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ أَوْ يَطْعَمَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ

جنبی کا غسل کرنے سے پہلے سونے یا کھانے کا ارادہ ہو تو قبل ازیں غسل کر لے

۷۶۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُصِيبُهُ جَنَابَةٌ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ: تَوَضَّأْ، وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ، ثُمَّ نَمْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ انہیں رات کے وقت غسل جنابت پیش آجاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کر لو اور اپنے ذکر کو دھو کر سو جاؤ۔

۷۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ، فَلَا يَنَمْ حَتَّى يَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں کہ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور پھر غسل کرنے سے پہلے سونے کا ارادہ کرے تو نہ سوئے جب تک نماز جیسا وضو نہ کر لے۔

۷۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ، أَوْ يَطْعَمَ، وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ طَعِمَ أَوْ نَامَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب جنابت کی حالت میں سونے یا کھانے کا ارادہ کرتے تو اپنے منہ کو دھوتے اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک اور اپنے سر کا مسح کر کے پھر کھانا کھاتے یا سو جاتے۔

بَابُ ۲۰ إِعَادَةُ الْجُنُبِ الصَّلٰوةَ، وَغُسْلُهُ إِذَا صَلَّى وَلَمْ يَذْكُرْ، وَغَسْلُهُ ثَوْبَهُ

جنبی نے غسل کیے بغیر بھول کر نماز پڑھ لی یا ناپاک کپڑے سے پڑھی تو نماز کا اعادہ کرے۔

۷۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَبَّرَ فِي صَلٰوةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ أَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنِ امْكُثُوا، فَذَهَبَ، ثُمَّ رَجَعَ وَعَلَى جِلْدِهِ أَثَرُ الْمَاءِ.

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی نماز کی تکبیر تحریمہ کہی پھر لوگوں کی جانب ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہیں آپ تشریف لے گئے اور واپس لوٹے تو جسم اطہر پانی سے تر تھا۔

۸۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ

زبید بن الصلت فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ

marfat.com

Marfat.com

زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ؛ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى الْجُرُفِ، فَنَظَرَ فَإِذَا هُوَ قَدِ احْتَلَمَ، وَصَلَّى وَلَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ وَاللهِ مَا أَرَانِي إِلَّا احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ، وَصَلَّيْتُ وَمَا اغْتَسَلْتُ. قَالَ فَاغْتَسَلَ، وَغَسَلَ مَا رَأَى فِي ثَوْبِهِ وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرَ، وَأَذَّنَ أَوْ أَقَامَ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ارْتِفَاعِ الضُّحَى مُتَمَكِّنًا.

۸۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَدَا إِلَى أَرْضِهِ بِالْجُرُفِ، فَوَجَدَ فِي ثَوْبِهِ احْتِلَامًا. فَقَالَ: لَقَدِ ابْتُلِيتُ بِالِاحْتِلَامِ مُنْذُ وُلِّيتُ أَمْرَ النَّاسِ، فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ مَا رَأَى فِي ثَوْبِهِ مِنَ الِاحْتِلَامِ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

۸۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّى بِالنَّاسِ الصُّبْحَ. ثُمَّ غَدَا إِلَى أَرْضِهِ بِالْجُرُفِ. فَوَجَدَ فِي ثَوْبِهِ احْتِلَامًا. فَقَالَ: إِنَّا لَمَّا أَصَبْنَا الْوَدْكَ لَانَتِ الْعُرُوقُ. فَاغْتَسَلَ. وَغَسَلَ الِاحْتِلَامَ، مِنْ ثَوْبِهِ، وَعَادَ لِصَلَاتِهِ.

۸۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ؛ أَنَّهُ اعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فِي رَكْبٍ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ. وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَرَّسَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَرِيبًا مِنْ بَعْضِ الْمِيَاهِ. فَاحْتَلَمَ عُمَرُ، وَقَدْ كَادَ أَنْ يُصْبِحَ، فَلَمْ يَجِدْ مَعَ الرَّكْبِ مَاءً. فَرَكِبَ حَتَّى جَاءَ الْمَاءَ. فَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا رَأَى مِنْ ذَلِكَ الِاحْتِلَامِ، حَتَّى أَسْفَرَ. فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: أَصْبَحْتَ وَمَعَنَا ثِيَابٌ، فَدَعْ ثَوْبَكَ يُغْسَلْ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاعَجَبًا لَكَ يَا عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ! لَئِنْ كُنْتَ تَجِدُ ثِيَابًا أَفَكُلُّ النَّاسِ يَجِدُ ثِيَابًا؟ وَاللهِ لَوْ فَعَلْتُهَا لَكَانَتْ سُنَّةً

تعالیٰ عنہ کے ساتھ موضع جرف گیا۔ پس انہوں نے احتلام کی نشانی دیکھی اور وہ غسل کیے بغیر نماز پڑھ چکے تھے۔ فرمایا کہ خدا کی قسم مجھے تو احتلام ہو گیا تھا جس کا علم بھی نہ ہوا اور میں بغیر غسل کے نماز پڑھ چکا ہوں راوی فرماتے ہیں کہ پھر انہوں نے غسل کیا اور کپڑے پر جو نشان دیکھے انہیں دھویا اور جہاں کچھ نہ دیکھا وہاں پانی چھڑکا اور اذان یا اقامت کہی اور سورج اچھی طرح بلند ہونے کے بعد نماز پڑھی

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جرف والی زمین کی طرف گئے تو اپنے کپڑے پر احتلام کا نشان پایا فرمایا کہ جب سے لوگوں کی ذمہ داری (خلافت) میرے سپرد کی گئی ہے اس وقت سے احتلام کی بیماری میں مبتلا ہو گیا ہوں پس انہوں نے غسل کیا اور کپڑے پر جو احتلام کا نشان دیکھا اسے دھویا۔ پھر سورج طلوع ہونے کے بعد نماز پڑھی۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی، پھر اپنی جرف والی زمین پر چلے گئے۔ پس انہوں نے اپنے کپڑے پر احتلام کا نشان دیکھا تو فرمایا کہ جب سے ہم چربی کھانے لگے نوکیں نرم پڑ گئیں۔ پس انہوں نے غسل کیا اور کپڑے سے احتلام کے نشان دھوئے اور اپنی نماز کا اعادہ کیا۔

یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئی سواروں کے ساتھ عمرہ کیا جن میں حضرت عمرو بن العاص بھی تھے۔ راستے میں حضرت عمر رات کے وقت پانی کے قریب ٹھہرے تو حضرت عمر کو احتلام ہوا۔ صبح قریب تھی اور قافلے میں کسی سے پانی نہ ملا تو یہ سوار ہو کر پانی کے پاس گئے اور احتلام کے نشانات دھونے لگے یہاں تک کہ اجالا ہو گیا۔ حضرت عمرو بن العاص نے ان سے کہا کہ آپ نے صبح کر لی حالانکہ ہمارے پاس اور کپڑے ہیں کپڑے کو چھوڑ دیجیے یہ دھل جائے گا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اے عمرو! آپ کی بات تعجب خیز ہے۔ آج آپ کے پاس کپڑے سہی لیکن کیا سب لوگوں کو وافر کپڑے میسر ہیں؟ خدا کی قسم اگر میں اسی طرح کروں تو وہی طریقہ رائج ہو جائے بلکہ جو نشان نظر آتا ہے میں اسے دھو رہا ہوں اور جو نظر نہیں آتا اس پر پانی

marfat.com
Marfat.com

بَلْ أَغْسِلُ مَا رَأَيْتُ، وَأُنْقِيهِ مَا لَمْ أَرَ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي رَجُلٍ وَجَدَ فِي ثَوْبِهِ أَثَرَ احْتِلَامٍ، وَلَا يَدْرِي مَتَى كَانَ، وَلَا يَذْكُرُ شَيْئًا رَآهُ فِي مَنَامِهِ قَالَ لِيَغْتَسِلْ مِنْ أَحْدَثِ نَوْمٍ نَامَهُ. فَإِنْ كَانَ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ النَّوْمِ، فَلْيُعِدْ مَا كَانَ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ النَّوْمِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ الرَّجُلَ رُبَّمَا احْتَلَمَ، وَلَا يَرَى شَيْئًا. وَلَا يَرَى وَلَا يَحْتَلِمُ. فَإِذَا وَجَدَ فِي ثَوْبِهِ مَاءً فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ وَذَلِكَ أَنَّ عُمَرَ أَعَادَ مَا كَانَ صَلَّى، لِأَخِرِ نَوْمٍ نَامَهُ وَلَمْ يُعِدْ مَا كَانَ قَبْلَهُ.

جو کپڑے میں احتلام کا اثر دیکھے اور یہ پتہ نہ ہو کہ کب ہوا اور نہ خواب میں کچھ دیکھا ہو فرمایا کہ سو کر بیدار ہونے کے بعد غسل کرنا چاہیے اور اس نیند کے بعد جو نماز پڑھی ہے اس کا اعادہ کرے اس لیے کہ کبھی آدمی کو احتلام ہوتا ہے لیکن وہ چیز نہیں دیکھتا اور نشانی دیکھتا ہے لیکن احتلام کا پتہ نہیں ہوتا پس جب کپڑے پر پانی کا نشان دیکھے تو غسل کرے اور اسی طرح

حضرت عمر نے بیدار ہونے کے بعد جو نماز پڑھی تھی اس کا اعادہ کیا اور پہلی نمازوں کا اعادہ نہیں کیا۔

بَابُ (۲۱) غُسْلِ الْمَرْأَةِ إِذَا رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ

عورت کو اگر احتلام ہو جائے تو مرد کی طرح اس کے لیے بھی غسل کرنا لازم ہے

۸۴۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْأَةُ تَرَى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ، أَتَغْتَسِلُ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَعَمْ. فَلْتَغْتَسِلْ». فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: أُفٍّ لَكِ! وَهَلْ تَرَى ذَلِكِ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَرِبَتْ يَمِينُكِ. وَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ؟»

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت اگر خواب میں مرد کی طرح دیکھے (احتلام) تو کیا غسل کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ ہاں اسے غسل کرنا چاہیے۔ پس حضرت عائشہ نے ان سے کہا:۔ ہائیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ہاتھ لتھڑی، بھلا پھر مشابہت کہاں سے آتی ہے۔

۸۵۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ، امْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ: (نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابو طلحہ انصاری کی زوجہ حضرت ام سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا۔ جب عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس پر غسل لازم ہے؟ فرمایا ہاں جب وہ پانی دیکھے (پانی سے دیہاں

marfat.com
Marfat.com

بَاب ۲۲ جَامِعُ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

۸۶۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُولُ: لَا بَأْسَ أَنْ يَغْتَسِلَ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ، مَا لَمْ تَكُنْ حَائِضًا، أَوْ جُنُبًا.

۸۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ.

۸۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ يَغْسِلُ جَوَارِيَهُ وَهُنَّ حُيَّضٌ، وَيُعْطِينَهُ الْخُمْرَةَ، فَيُصَلِّي عَلَيْهَا وَهُنَّ حُيَّضٌ.

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ لَهُ نِسْوَةٌ وَجَوَارٍ، هَلْ يَطَؤُهُنَّ جَمِيعًا قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِأَنْ يُصِيبَ الرَّجُلُ جَارِيَتَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ. فَأَمَّا النِّسَاءُ الْحَرَائِرُ فَيُكْرَهُ أَنْ يُصِيبَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ الْحُرَّةَ فِي يَوْمِ الْأُخْرَى فَأَمَّا أَنْ يُصِيبَ الْجَارِيَةَ، ثُمَّ يُصِيبَ الْأُخْرَى وَهُوَ جُنُبٌ، فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ.

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ جُنُبٍ وُضِعَ لَهُ مَاءٌ يَغْتَسِلُ بِهِ، فَسَخَّنَهُ، فَأَدْخَلَ أُصْبُعَهُ فِيهِ لِيَعْرِفَ حَرَّ الْمَاءِ مِنْ بَرْدِهِ. قَالَ مَالِكٌ: إِنْ لَمْ يَرَ أَنَّ أُصْبُعَهُ أَذًى، فَلَا أَرَى ذَلِكَ يُنَجِّسُ عَلَيْهِ الْمَاءَ.

بَاب ۲۳ فِي التَّيَمُّمِ

۸۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ، انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ. وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ. وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ. وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ. فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ

غسل جنابت کے متعلقات

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ حائضہ یا جنابت سے نہ ہو۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حالت جنابت کے اندر کپڑے میں پسینہ آتا اور پھر اسی سے نماز پڑھ لیتے۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کی لونڈیاں بحالت حیض ان کے پیر دھوتیں اور انہیں جانماز دیا کرتیں۔

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کی بیویاں اور لونڈیاں ہوں کیا وہ غسل سے پہلے صحبت کر سکتا ہے فرمایا کہ سب سے پہلے اگر لونڈی سے صحبت کرے تو کوئی حرج نہیں آزاد عورت کی بات ہو تو ایک کی باری میں دوسرے سے صحبت کرنا مکروہ ہے۔ ہاں ایک لونڈی سے جماع کیا اور حالت جنابت میں دوسری سے صحبت کرے تو کوئی حرج نہیں۔

امام مالک سے اس جنبی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے غسل کے لیے پانی رکھا لیکن یہ دیکھنے کے لیے کہ گرم ہے یا ٹھنڈا بھول کر پانی میں انگلی داخل کر دی۔ امام مالک نے فرمایا کہ اگر اس کی انگلی میں نجاست لگی ہوئی نہ ہو تو پانی ناپاک نہیں ہوگا۔

تیمم کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر پر نکلے جب ہم بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر تھے تو میرا ہار ٹوٹ گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی ٹھہر گئے وہ پانی کی جگہ نہ تھی اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہ تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آئے اور کہا کہ دیکھیے عائشہ نے یہ کیا کیا؟ رسول خدا اور لوگوں کو ٹھہرا لیا جبکہ یہ جگہ پانی کی نہیں اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے

marfat.com
Marfat.com

الصِّدِّيقِ. فَقَالُوا: أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي، قَدْ نَامَ. فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ. وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي. فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي. فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ. فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى آيَةَ التَّيَمُّمِ. فَتَيَمَّمُوا. فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ.

قَالَتْ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ.

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ تَيَمَّمَ لِصَلٰوةٍ حَضَرَتْ، ثُمَّ حَضَرَتْ صَلٰوةٌ أُخْرَى، أَيَتَيَمَّمُ لَهَا أَمْ يَكْفِيهِ تَيَمُّمُهُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: بَلْ يَتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ. لِأَنَّ عَلَيْهِ أَنْ يَبْتَغِيَ الْمَاءَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ. فَمَنِ ابْتَغَى الْمَاءَ فَلَمْ يَجِدْهُ فَإِنَّهُ يَتَيَمَّمُ.

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ تَيَمَّمَ. أَيَؤُمُّ أَصْحَابَهُ وَهُمْ عَلَى وُضُوءٍ؟ قَالَ: يَؤُمُّهُمْ غَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ وَلَوْ أَمَّهُمْ هُوَ لَمْ أَرَ بِذٰلِكَ بَأْسًا.

قَالَ يَحْيَى، قَالَ مَالِكٌ فِي رَجُلٍ تَيَمَّمَ حِينَ لَمْ يَجِدْ مَاءً، فَقَامَ وَكَبَّرَ، وَدَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ فَطَلَعَ عَلَيْهِ إِنْسَانٌ مَعَهُ مَاءٌ؟ قَالَ: لَا يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ، بَلْ يُتِمُّهَا بِالتَّيَمُّمِ، وَلْيَتَوَضَّأْ لِمَا يُسْتَقْبَلُ مِنَ الصَّلَوَاتِ.

قَالَ يَحْيَى، قَالَ مَالِكٌ: مَنْ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ، فَلَمْ يَجِدْ مَاءً، فَعَمِلَ بِمَا أَمَرَهُ اللهُ بِهِ مِنَ التَّيَمُّمِ،

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری ران پر رکھ کر سوئے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روک لیا جبکہ نہ یہ پانی کی جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر نے مجھے ڈانٹا اور جو خدا نے چاہا وہ کہا اور انہوں نے میرے پہلو میں ٹکے مارے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھ کر آرام فرما تھے لہٰذا میں نے ذرا حرکت نہ کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح تک بغیر پانی سوتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرما دی۔ پس لوگوں نے تیمم کیا۔ پس حضرت اسید بن حضیر نے کہا کہ اے آل ابوبکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ (یعنی تمہاری کتنی ہی برکتوں سے اہل اسلام پہلے بھی مستفید ہوتے آرہے ہیں)۔

حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ جب اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہمیں ہار مل گیا۔

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ایک نماز کے لیے تیمم کرے پھر دوسری نماز کا وقت ہو جائے تو اس کے لیے دوبارہ تیمم کرے یا پہلا تیمم کافی ہے؟ فرمایا کہ ہر نماز کے لیے تیمم کرے کیونکہ اس کے لیے ہر نماز کے واسطے پانی تلاش کرنا ضروری ہے پس جو پانی تلاش کرے اور نہ پائے تو تیمم کرے۔

امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا تیمم والا اپنے باوضو ساتھیوں کی امامت کر سکتا ہے؟ فرمایا کہ دوسرا میرے نزدیک امامت کرے تو زیادہ بہتر ہے اور اگر یہی امامت کرے تب بھی کوئی حرج نہیں

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا کہ جسے پانی نہ ملا تو اس نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور نماز شروع کر دی پھر کسی نے اسے بتایا کہ میرے پاس پانی ہے؟ فرمایا کہ وہ اپنی نماز نہ توڑے بلکہ تیمم کے ساتھ ہی پوری کر لے اور اگلی نمازوں کے لیے وضو کر لے۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا جو نماز کا ارادہ کرے اور پانی نہ ملے۔ پس حکم الٰہی کے مطابق تیمم کرے تو اس نے خدا کا حکم مانا

marfat.com

Marfat.com

فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ. وَلَيْسَ الَّذِي وَجَدَ الْمَآءَ، بِأَطْهَرَ مِنْهُ وَلَا أَتَمَّ صَلٰوةً. لِأَنَّهُمَا أُمِرَا جَمِيعًا. فَكُلٌّ عَمِلَ بِمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ وَإِنَّمَا الْعَمَلُ بِمَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ. مِنَ الْوُضُوْءِ، لِمَنْ وَجَدَ الْمَآءَ وَالتَّيَمُّمِ، لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ. قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ فِي الصَّلٰوةِ.

اور جسے پانی مل جائے وہ اس سے زیادہ پاک نہیں اور نہ اس کی نماز اس سے زیادہ مکمل کیونکہ دونوں کو خدا کا یہی حکم ہے پس ہر ایک نے وہی کیا جو اسے اللہ نے حکم دیا ہے اور خدا کا حکم یہی ہے کہ جو نماز شروع کرنے سے پہلے پانی پائے تو وضو کرے اور جو نہ پائے وہ تیمم کرے۔

وَقَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ الْجُنُبِ، إِنَّهُ يَتَيَمَّمُ، وَيَقْرَأُ حِزْبَهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ، وَيَتَنَفَّلُ، مَا لَمْ يَجِدْ مَآءً. وَإِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي يَجُوْزُ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ فِيْهِ بِالتَّيَمُّمِ.

امام مالک نے جنبی کے بارے میں فرمایا کہ وہ تیمم کر کے معمول کے مطابق قرآن مجید اور نوافل پڑھ لے جبکہ اسے پانی نہ ملا ہو اور یہ اسی جگہ کے بارے میں ہے جہاں تیمم کے ساتھ فرض نماز پڑھنا جائز ہے۔

بَابُ ۲۴ الْعَمَلُ فِي التَّيَمُّمِ

تیمم کا طریقہ

۹۰۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، مِنَ الْجُرُفِ، حَتّٰى إِذَا كَانَا بِالْمِرْبَدِ، نَزَلَ عَبْدُ اللّٰهِ فَتَيَمَّمَ صَعِيْدًا طَيِّبًا، فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى.

نافع کا بیان ہے کہ وہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جرف سے لوٹے جب مربد پہنچے تو حضرت عبداللہ اترے کہ پاک مٹی سے تیمم کریں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے چہرے کا مسح کیا اور دونوں ہاتھوں کا کہنیوں تک پھر نماز پڑھی۔

۹۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَيَمَّمُ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کہنیوں تک تیمم کیا کرتے تھے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ كَيْفَ التَّيَمُّمُ وَأَيْنَ يَبْلُغُ بِهِ؟ فَقَالَ: يَضْرِبُ ضَرْبَةً لِلْوَجْهِ، وَضَرْبَةً لِلْيَدَيْنِ، وَيَمْسَحُهُمَا إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

امام مالک سے پوچھا گیا کہ تیمم کس طرح اور کہاں تک کیا جائے انہوں نے فرمایا کہ ایک ضرب چہرے کے لیے مارے اور دوسری ضرب ہاتھوں کے لیے اور کہنیوں تک مسح کرے۔ ف

ف۔ تیمم کا جو طریقہ امام مالک نے بتایا یہی حضرات احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کے نزدیک ہے۔ اکثر آئمہ و فقہاء اسی پر ہیں جبکہ بعض حضرات نے حدیث عمار کے باعث جو صحیحین میں وارد ہوئی اس موقف سے اختلاف کرتے ہوئے ایک ضرب کو کافی بتایا ہے۔ حالانکہ حدیث عمار میں کتنے ہی احتمال ہیں جس کے باعث وہ دیگر احادیث صحیحہ صریحہ کے بالمقابل قابل حجت نہیں رہتی یہ نہیں کہ اس روایت محتملہ کے حضور وہ صحیح حدیثیں قابل حجت نہ رہیں۔

حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غسل کی حاجت تھی انہوں نے اجتہاد کیا کہ وضو کی جگہ تیمم کا طریقہ تو معلوم ہو گیا لیکن غسل کی جگہ شاید سارے جسم پر مسح کیا جاتا ہو لہٰذا وہ زمین پر لوٹ پوٹ ہوتے رہے اور اسے تیمم بجائے غسل شمار کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنا تیمم عرض کیا تو حضور نے زمین پر ہاتھ مار کر بتایا کہ ان حصوں کا مسح کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر حضور کا مقصد تیمم کا مکمل طریقہ بتانا نہ تھا۔ باقی دوسرے احتمالات کا ذکر خاتم المحققین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۳۶۳، ۳۶۴ پر کیا ہے۔ فَمَنْ شَآءَ فَلْيَرْجِعْ إِلَيْهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ.

marfat.com
Marfat.com

باب ۲۵ تَيَمُّمُ الْجُنُبِ

جنبی کا تیمم کرنا

۹۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الرَّجُلِ الْجُنُبِ يَتَيَمَّمُ ثُمَّ يُدْرِكُ الْمَاءَ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ: إِذَا أَدْرَكَ الْمَاءَ فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ لِمَا يُسْتَقْبَلُ.

قَالَ مَالِكٌ، فِيمَنِ احْتَلَمَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ، وَلَا يَقْدِرُ مِنَ الْمَاءِ إِلَّا عَلَى قَدْرِ الْوُضُوءِ، وَهُوَ لَا يَعْطَشُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَاءَ: قَالَ يَغْسِلُ بِذٰلِكَ فَرْجَهُ، وَمَا أَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ الْأَذَى ثُمَّ يَتَيَمَّمُ صَعِيدًا طَيِّبًا كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ.

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ جُنُبٍ أَرَادَ أَنْ يَتَيَمَّمَ فَلَمْ يَجِدْ تُرَابًا إِلَّا تُرَابَ سَبَخَةٍ، هَلْ يَتَيَمَّمُ بِالسِّبَاخِ؟ وَهَلْ تُكْرَهُ الصَّلٰوةُ فِي السِّبَاخِ؟ قَالَ مَالِكٌ: لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي السِّبَاخِ، وَالتَّيَمُّمِ مِنْهَا. لِأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ - فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا - فَكُلُّ مَا كَانَ صَعِيدًا فَهُوَ يُتَيَمَّمُ بِهِ سِبَاخًا كَانَ أَوْ غَيْرَهُ.

عبدالرحمٰن بن حرملہ سے روایت ہے کہ کسی نے سعید بن مسیب سے اس جنبی کے بارے میں پوچھا جس نے تیمم کیا تھا پھر پانی مل گیا سعید نے فرمایا کہ جب پانی مل گیا تو آئندہ کے لیے غسل ضروری ہو گیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس کو سفر میں احتلام ہو جائے اور اس کے پاس صرف وضو کے لیے پانی ہو اور پانی ملنے تک اسے پیاس کا خدشہ نہ ہو تو فرمایا کہ وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور جہاں نجاست لگی ہو، پھر خدا کے حکم کے مطابق پاک مٹی سے تیمم کر لے۔

امام مالک سے اس جنبی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے تیمم کا ارادہ کیا لیکن اسے مٹی نہ ملی مگر شور مٹی۔ کیا وہ شور مٹی سے تیمم کر لے اور کیا اس سے پڑھی ہوئی نماز مکروہ ہو گی؟ امام مالک نے فرمایا کہ شور مٹی کی نماز اور تیمم میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پاک مٹی سے تیمم کرنے کے لیے فرمایا ہے پس جو مٹی بھی پاک ہو اس سے تیمم کیا جا سکتا ہے خواہ شور ہو یا دوسری۔

باب ۲۶ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

حائضہ عورت کے ساتھ مرد کو کیا باتیں حلال ہیں

۹۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِتَشُدَّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا، ثُمَّ شَأْنُكَ بِأَعْلَاهَا.

۹۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مُضْطَجِعَةً مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَإِنَّهَا فَدَ وَثَبَتْ وَثْبَةً شَدِيدَةً،

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرے لیے عورت سے کیا باتیں حلال ہیں جبکہ وہ حائضہ ہو؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی ازار مضبوطی سے باندھ دو اور اس کے اوپر جو چاہو کرو۔

ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن کا ۔ ۔ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک ہی کپڑے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی تھیں اچانک وہ کود کر جلدی سے دور ہو گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ہوا کیا

marfat.com
Marfat.com

فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا لَكِ؛ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ"، يَعْنِي الْحَيْضَةَ. فَقَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: "شُدِّي عَلَى نَفْسِكِ إِزَارَكِ، ثُمَّ عُوْدِي إِلَى مَضْجَعِكِ.

۹۵- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ. يَسْأَلُهَا: هَلْ يُبَاشِرُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَتْ: لِتَشُدَّ إِزَارَهَا عَلَى أَسْفَلِهَا، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا إِنْ شَاءَ.

۹۶- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، سُئِلَا عَنِ الْحَائِضِ؛ هَلْ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ؟ فَقَالَا: لَا. حَتَّى تَغْتَسِلَ.

تمہیں حیض آگیا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ اپنی ازار کو مضبوطی سے باندھ لو اور اپنی جگہ پر آکر لیٹ جاؤ۔

..

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر نے کسی کے ذریعے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ کیا مرد اپنی حائضہ بیوی سے مباشرت کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت نیچے اپنی ازار مضبوطی سے باندھ لے پھر اگر چاہے تو اس سے مباشرت کرے۔

سالم بن عبد اللہ اور سلیمان بن یسار سے حائضہ کے بارے میں پوچھا گیا کیا خاوند جب اسے پاک دیکھے تو غسل سے پہلے صحبت کر سکتا ہے دونوں نے فرمایا کہ نہ کرے یہاں تک کہ وہ غسل کر لے۔

باب ۲۷ طُهْرُ الْحَائِضِ

حائضہ کب پاک ہوتی ہے

۹۷- حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، مَوْلَاةِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النِّسَاءُ يَبْعَثْنَ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، بِالدِّرْجَةِ فِيهَا الْكُرْسُفُ، فِيهِ الصُّفْرَةُ مِنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يَسْأَلُنَهَا عَنِ الصَّلَاةِ. فَتَقُولُ لَهُنَّ: لَا تَعْجَلْنَ حَتَّى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ. تُرِيدُ بِذَلِكَ، الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ.

۹۸- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمَّتِهِ، عَنِ ابْنَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهَا، أَنَّ نِسَاءً كُنَّ يَدْعُونَ بِالْمَصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، يَنْظُرْنَ إِلَى الطُّهْرِ. فَكَانَتْ تَعِيبُ ذَلِكَ عَلَيْهِنَّ. وَتَقُولُ: مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هٰذَا.

۹۹- وَسُئِلَ مَالِكٌ: عَنِ الْحَائِضِ تَطْهُرُ فَلَا تَجِدُ مَاءً، هَلْ تَتَيَمَّمُ؟ قَالَ: نَعَمْ. لِتَتَيَمَّمْ. فَإِنَّ مِثْلَهَا مِثْلُ الْجُنُبِ، إِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً تَيَمَّمَ.

مُرجانہ سے روایت ہے جو اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی تھیں کہ عورتیں حضرت صدیقہ کی خدمت میں ڈبیہ کے اندر روئی رکھ کر بھیجتیں جس میں خونِ حیض کی زردی ہوتی۔ وہ نماز کے بارے میں دریافت کرتیں۔ یہ ان سے فرماتیں کہ جلدی نہ کرو جب تک سفید کپڑا نہ دیکھو اس سے ان کی مراد ہوتی کہ حیض سے پاک ہو جاؤ۔

حضرت زید بن ثابت کی صاحبزادی امِ کلثوم کو یہ بات پہنچی کہ عورتیں آدھی رات کو پاکی دیکھنے کے لیے چراغ منگاتی ہیں وہ ان کی اس حرکت کو عیب شمار کرتیں اور فرماتی کہ قبل ازیں عورتیں ایسا نہیں کرتی تھیں۔

..

امام مالک سے اس حائضہ کے بارے میں پوچھا گیا جو پاک ہو جائے لیکن پانی نہ ملے۔ آیا وہ تیمم کر لے؟ فرمایا ہاں ضرور تیمم کرے کیونکہ وہ جنبی کے مانند ہے کہ جب وہ پانی نہیں پاتا تو تیمم کرتا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

باب ۲۸ جَامِعُ الْحَيْضَةِ

۱۰۰۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ، فِي الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ، أَنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ.

۱۰۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ، عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ، قَالَ تَكُفُّ عَنِ الصَّلٰوةِ. قَالَ يَحْيَى قَالَ مَالِكٌ. وَذٰلِكَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

۱۰۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ.

۱۰۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا، إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ، كَيْفَ تَصْنَعُ فِيهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيهِ.

حیض کے متعلقات

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حاملہ عورت اگر خون دیکھے تو نماز چھوڑ دے۔

امام مالک نے ابن شہاب سے حاملہ عورت کے خون دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ وہ نماز سے رکی رہے۔ یحییٰ۔ امام مالک نے فرمایا کہ ہمارا یہی موقف ہے۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی حالانکہ حائضہ تھی۔

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جب کوئی عورت اپنے کپڑے میں حیض کا خون دیکھے تو اس میں کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی حیض کا خون دیکھے تو اسے مل ڈالے پھر اسے پانی سے دھو کر اس میں نماز پڑھ لے۔

باب ۲۹ الْمُسْتَحَاضَةِ

۱۰۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَا أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ، وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ؛ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلٰوةَ. فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي الدَّمَ

مستحاضہ کا بیان

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ بنت حبیش عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں کبھی پاک نہیں ہوتی تو کیا نماز چھوڑ دوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ رگ کا خون ہے حیض کا نہیں ہے جب تمہیں حیض آئے تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب اس کی مدت گزر جائے تو خون دھو کر نماز پڑھ لیا کرو۔

marfat.com
Marfat.com

عَنْهُ وَصَلِّي ،، ف

١٠٥- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدِّمَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ "لِتَنْظُرْ إِلَى عَدَدِ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ ، قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا ، فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ . فَإِذَا خَلَفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ . ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ، ثُمَّ لِتُصَلِّ .

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک عورت کا خون جاری رہتا تھا تو حضرت ام سلمہ نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ اس مرض سے پہلے مہینے میں جتنے دن اور رات حیض آیا کرتا تھا انہیں گن لو اور ہر مہینے میں ان کے مطابق نماز چھوڑ دو۔ جب وہ مدت گزر جائے تو غسل کرنا چاہیے اور شرمگاہ پر کپڑا باندھ کر نماز پڑھنی چاہیے۔

١٠٦- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّهَا رَأَتْ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، وَكَانَتْ تُسْتَحَاضُ ، فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي .

زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زینب بنت جحش کو دیکھا جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں تھیں کہ انہیں استحاضہ کی شکایت تھی تو وہ غسل کرکے نماز پڑھا کرتی تھیں۔ ف

١٠٧- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ . عَنْ سُمَيٍّ ، مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؛ أَنَّ الْقَعْقَاعَ بْنَ حَكِيمٍ . وَزَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ أَرْسَلَاهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، يَسْأَلُهُ كَيْفَ تَغْتَسِلُ الْمُسْتَحَاضَةُ ؟ فَقَالَ : تَغْتَسِلُ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ ، وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ . فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ .

قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم نے سمی کو سعید بن مسیب کے پاس بھیجا کہ ان سے مستحاضہ کے غسل کے بارے میں پوچھے۔ انہوں نے فرمایا کہ پاکی سے پاکی تک غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے اور خون اگر زیادہ آئے تو شرمگاہ پر کپڑا باندھ لے۔

١٠٨- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ إِلَّا أَنْ تَغْتَسِلَ غُسْلًا وَاحِدًا ، ثُمَّ تَتَوَضَّأُ بَعْدَ ذٰلِكَ لِكُلِّ صَلَاةٍ .

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ مستحاضہ پر صرف ایک دفعہ غسل کرنا ضروری ہے پھر اس کے بعد ہر نماز کے لیے وضو کیا کرے۔

ف۔ استحاضہ ایک رگ کا خون ہے جو بعض عورتوں کو جاری ہو جاتا ہے اس کا حکم حیض جیسا نہیں ہے۔ مستحاضہ کو ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ف۔ یہ اس سند میں کسی راوی سے سہو ہو گیا کہ حضرت زینب بنت جحش کسی وقت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں رہی تھیں ان کا نکاح تو حضرت زید بن حارثہ سے ہوا تھا اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح کر دیا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں حضرت زینب کی بہن حضرت ام حبیبہ بنت جحش رہی تھیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ يَحْيٰى . قَالَ مَالِكٌ . الْاَمْرُ عِنْدَنَا . اَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ اِذَا صَلَّتْ . اَنَّ لِزَوْجِهَا اَنْ يُصِيْبَهَا . وَ كَذٰلِكَ النُّفَسَآءُ . اِذَا انْقَطَعَ اَقْصٰى مَدِّ نِفَاسِ النِّسَآءِ الدَّمُ . فَاِنْ رَاَتِ الدَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ . فَاِنَّهُ يُصِيْبُهَا زَوْجُهَا وَاِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ

یحییٰ . امام مالک نے فرمایا کہ ہمارا موقف یہ ہے کہ مستحاضہ جب نماز پڑھ سکتی ہے تو خاوند کا اس سے جماع کرنا بھی جائز ہے اور اسی طرح نفاس والی جب اس مدت کو پہنچ جائے کہ عورتوں کا خون بند ہو جاتا ہے اور اگر اس کے بعد بھی خون دیکھے تب بھی خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے کیونکہ اب وہ مستحاضہ کی طرح ہے۔

قَالَ يَحْيٰى . قَالَ مَالِكٌ الْاَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ عَلٰى حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ . وَهُوَ اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ .

یحییٰ . امام مالک نے فرمایا کہ مستحاضہ کے بارے میں ہمارا موقف اس حدیث کے مطابق ہے جو ہشام نے عروہ سے روایت کی ہے اور اس بارے میں جو میں نے سنا ہے مجھے سب سے زیادہ پسند ہے

بَابُ ۳۰ مَا جَآءَ فِيْ بَوْلِ الصَّبِيِّ

ننھے بچے کے پیشاب کا حکم

۱۰۹ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ . عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ . عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ . اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ . فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَآءٍ فَاَتْبَعَهُ اِيَّاهُ .

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر اس پر ڈال دیا۔

۱۱۰ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ . عَنِ ابْنِ شِهَابٍ . عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ . عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ : اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ . لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ . اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهُ فِيْ حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ . فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَآءٍ . فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ

عبید بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت ام قیس بنت محصن اپنے چھوٹے بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے اسے گود میں بٹھا لیا۔ پس اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر اس پر ڈال دیا اور کپڑے کو نہ دھویا۔ ف

بَابُ ۳۱ مَا جَآءَ فِي الْبَوْلِ قَآئِمًا وَغَيْرِهٖ

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

۱۱۱ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ . عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں

ف۔ لڑکی ہو یا لڑکا جب تک کھانا کھانے کی عمر کو نہ پہنچیں تب بھی دونوں کا پیشاب ناپاک اور نجس ہے۔ اگر کپڑے پر پیشاب کر دیں تو اتنا پانی بہایا جائے کہ پاک ہونے کا یقین ہو جائے ورنہ کپڑے کو دھو لینا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو پاکیزگی بہت پسند ہے۔ بچی اور بچے کے پیشاب میں بعض ائمہ نے جو تفریق کی اور ان کے پیشاب کی نجاست کے بارے میں امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح معانی الآثار میں خوب دادِ تحقیق دی ہے۔ فمن شاء فلیرجع الیہ۔

marfat.com

Marfat.com

اَنَّهٗ قَالَ: دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ، فَكَشَفَ عَنْ فَرْجِهٖ لِيَبُوْلَ، فَنَهَاهُ النَّاسُ بِهٖ، حَتّٰى عَلَا الصَّوْتُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اُتْرُكُوْهُ"، فَتَرَكُوْهُ فَبَالَ. ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوْبٍ مِنْ مَّآءٍ، فَصُبَّ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَكَانِ.

میں داخل ہوا اور پیشاب کرنے کے لیے اس نے اپنی شرمگاہ کے آگے سے کپڑا ہٹایا۔ لوگ اس پر چلائے یہاں تک کہ شور مچ گیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے نہ روکو۔ پس لوگوں نے نہ روکا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ڈول پانی کا حکم دیا اور وہ اس جگہ پر ڈال دیا گیا۔

۱۱۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّهٗ قَالَ: رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَبُوْلُ قَائِمًا.

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔

قَالَ يَحْيٰى وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ غَسْلِ الْفَرْجِ مِنَ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ، هَلْ جَآءَ فِيْهِ اَثَرٌ؟ فَقَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ بَعْضَ مَنْ مَضٰى كَانُوْا يَتَوَضَّؤُوْنَ مِنَ الْغَائِطِ. وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُغْسِلَ الْفَرْجَ مِنَ الْبَوْلِ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے پیشاب اور پاخانے کے بعد شرمگاہ دھونے کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا اس کے متعلق کوئی حدیث ہے؟ فرمایا مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ اسلاف پاخانے کے بعد دھویا کرتے تھے اور مجھے پیشاب کے بعد بھی شرمگاہ کو دھونا پسند ہے۔

بَابُ ۳۲ مَا جَآءَ فِي السِّوَاكِ

مسواک کے بارے میں

۱۱۳۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، فِيْ جُمُعَةٍ مِّنَ الْجُمَعِ: "يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيْدًا، فَاغْتَسِلُوْا. وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طِيْبٌ فَلَا يَضُرُّهٗ اَنْ يَّمَسَّ مِنْهُ. وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ".

ابن شہاب نے ابن السباق سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ جمع ہونے کا دن ہے اے مسلمانو! اس دن کو اللہ تعالیٰ نے عید بنایا ہے پس غسل کیا کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو تو اسے خوشبو لگانا نقصان نہ دے گا اور مسواک ضرور کیا کرو۔

۱۱۴۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ".

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر امت کا تکلیف میں مبتلا ہونا مجھ پر گراں نہ گزرتا تو میں ان کے لیے مسواک کو لازمی ٹھہرا دیتا۔

۱۱۵۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّهٗ قَالَ: لَوْلَا اَنْ يَّشُقَّ عَلٰى اُمَّتِهٖ لَاَمَرَهُمْ بِالسِّوَاكِ، مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ.

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر حضور کو اپنی امت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو آپ انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم فرماتے۔ ف

ف۔ متعدد صحابۂ کرام کے متعلق روایتیں موجود ہیں کہ انہوں نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا لیکن یہ ابتدائی ایام کی بات ہے اور علمائے کرام کے نزدیک ایسی تمام روایتیں حدیث عائشہ صدیقہ سے منسوخ ہیں۔ بعد میں تمام صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہی معمول رہا کیونکہ یہی طریق ادب ہے، اسی میں حیا کا پہلو زیادہ ہے اور تقویٰ وطہارت سے یہی زیادہ اقرب ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

کتاب الصلوٰۃ

بَابُ مَا جَاءَ فِي النِّدَاءِ لِلصَّلٰوةِ

نماز کی اذان کے بارے میں

۱ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ: اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَرَادَ اَنْ يَّتَّخِذَ خَشَبَتَيْنِ، يَضْرِبُ بِهِمَا لِيَجْتَمِعَ النَّاسُ لِلصَّلٰوةِ ذُرِّيَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ الْاَنْصَارِيَّ، ثُمَّ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، خَشَبَتَيْنِ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ لَهٗ هَاتَانِ لِنَحْوِمَا يُرِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ دو لکڑیاں لے کر انہیں مارا جائے تاکہ لوگ نماز کے لیے جمع ہو جایا کریں پس حضرت عبداللہ بن زید انصاری کو جو بنی حارث بن خزرج سے تھے خواب میں دو لکڑیاں دکھائی گئیں اور کہا کہ یہ اس طرح کی ہیں جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارادہ فرما رہے ہیں پھر کہا گیا تم نماز کے لیے اذان کیوں نہیں کہتے بیدار

ف۔ ان دونوں روایتوں میں مسواک کا ذکر ندب امر کے ساتھ ہے۔ روایت ۱۱۵ کا مطلب ہے کہ اگر امت پر تنگی نہ ہوتی تو میں ہر وضو کے ساتھ انہیں مسواک کا حکم دیتا۔ صحیحین کی روایت میں ہے مع کُلِّ صَلٰوۃٍ یعنی ہر نماز کے ساتھ بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُ عَلَیْهِمُ السِّوَاكَ مَعَ الْوُضُوْءِ یعنی اگر میری امت پر گراں نہ گزرتا تو میں ہر وضو کے ساتھ ان پر مسواک فرض کر دیتا۔ معلوم ہوا کہ یہ امر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی پر موقف تھا کہ چاہتے تو اپنی امت پر ہر وضو یا ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنا فرض فرما دیتے لیکن اس شفیق آقا کے فرمان جس نے امت کی تنگی کو مدِ نظر رکھا۔ بعض حضرات جو یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کے فرض یا حرام کرنے کا قطعاً اختیار نہیں دیا انہیں ایسی روایتوں کی روشنی میں اپنے گریبانوں کے اندر جھانکنا چاہیئے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے میں کس حد تک مخلص ہیں جبکہ جس کے غلام ہونے کا دعویٰ کرتے اور محشر کی تپتی ہوئی زمین پر جس کی شفاعت کا آسرا رکھتے ہیں اسی کے خدا داد اختیارات کو گھٹانے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ کیا وہ امید رکھتے ہیں کہ حبیب پروردگار کے ساتھ یہ معاندانہ روش رکھنے کے باوجود وہ محشر میں انہیں امت محمدیہ کے زمرے میں شمار فرمائے گا؟ کیا وہ یقین رکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضرور ان کی شفاعت فرمائیں گے یا سُحْقًا سُحْقًا ایسے ہی لوگوں سے فرمایا جائے گا؟

قریب ہے یار روزِ محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبانِ خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

marfat.com

Marfat.com

فَقِيلَ: أَلَا تُؤَذِّنُونَ لِلصَّلٰوةِ؟ فَأَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حِينَ اسْتَيْقَظَ، فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ. فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَذَانِ.

ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس بات کا ذکر کیا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان دینے کا حکم فرمایا۔

۲. وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: "إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ".

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے۔ ف

ف۔ مؤذن جو کلمات کے سننے والا بھی اس کے جواب میں وہی کہتا جائے۔ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ کہنا چاہیے اور اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہنا چاہیے۔ حدیث میں اذان کے جواب پر دخولِ جنت کا وعدہ ہے لیکن حقیقی جواب نماز میں حاضر ہونا ہے اور زبان سے جواب دینا مستحب ہے۔ اقامت کا جواب بھی اذان کی طرح دے لیکن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَأَدَامَهَا کہنا چاہیے۔ اذان سننے کے بعد اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ: اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودَنِ الَّذِي وَعَدْتَّهُ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جو یہ کہا کرے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کے لیے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہو گئی۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

صحیح مسلم میں آیا ہے کہ جو اذان سن کر یہ کلمات کہے: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُولًا وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا تو اس کے تمام گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں یعنی صغائر کیونکہ کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے بعض احادیث میں آیا ہے کہ اذان میں أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ سن کر ہاتھ کے دونوں انگوٹھوں اور شہادت کی انگلیوں کو چوم کر دونوں مرتبہ آنکھوں سے لگائے اور ساتھ ہی پہلی شہادت کے جواب میں صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اور دوسری شہادت کے وقت اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔ کہے تو بفضلہٖ تعالیٰ وہ کبھی اندھا نہ ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے قیامت کی صفوں میں تلاش فرمائیں گے۔ ہم گنہگاروں بے سہاروں کو اور کیا چاہیے۔ ایسی جملہ روایات کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک رفع ثابت ہے اگر بوجہ استحباب کوئی اس فعل کا تارک ہو تو گنہگار نہیں لیکن ایسے فعل سے محروم رہا جو بڑا بابرکت اور سرورِ قلب و جان نیز باعث ازدیادِ نورِ ایمان ہے کہ کوئی اس فعل کا تارک ہو تو گنہگار نہیں لیکن ایسے فعل سے محروم رہا جو بڑا بابرکت اور سرورِ قلب و جان نیز باعث ازدیادِ نورِ ایمان ہے کہ انگوٹھے چوم کر سر آنکھوں سے لگائے تو کسی ہستی کا نام سن کر جن کی خاکِ پا کے لیے نوری مخلوق بھی ترستی اور ہر وقت ان پر صلوٰۃ و سلام کے پھول نچھاور کرتی رہتی ہے اگر کوئی اس ایمان افروز شیطنت سوز فعل کو ناجائز بتاتا اور اسے روکنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگاتا پھرتا ہے تو اس مرحلے پر ضرور یہ غور کرنا ہوگا کہ اس کی اس ساری کوشش کی تہہ میں کونسا جذبہ کارفرما ہے؟ ایک صاحبِ ایمان نے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا، کانوں سے سنا اور فرطِ عقیدت میں رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم بجا لایا کہ نورِ ایمان اور جلا پائے اس کے دین و ایمان کی کھیتی بہاروں سے ہمکنار ہو جائے اس راحتِ قلب و جگر کا نام نامی و اسمِ گرامی سن کر چوما اور سر آنکھوں سے لگایا۔ محبوب پروردگار سے تعلق خاطر کا ایمان افروز منظر سب کو دکھایا اور عملاً دوسروں کو اس پر اکسایا۔ بھولا ہوا سبق یاد دلایا کہ صاحبِ کوثر و تسنیم کی تعظیم و محبت کا

marfat.com
Marfat.com

۳۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَھِمُوْا عَلَیْہِ لَاسْتَھَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّھْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْہِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَۃِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

ابو صالح السمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ثواب ہے تو قرعہ اندازی کے بغیر انہیں حاصل نہ کر سکتے اور ضرور قرعہ اندازی کرتے اور اگر اول وقت نماز پڑھنے کے متعلق معلوم ہوتا تو ضرور جلدی کرتے اور اگر عشاء اور فجر کی نماز کے متعلق علم ہوتا تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے پہنچتے۔

۴۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ عَنِ الْعَلَآءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْقُوْبَ عَنْ اَبِیْہِ وَاِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّھُمَا اَخْبَرَاہُ اَنَّھُمَا سَمِعَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ فَلَا تَاْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْھَا وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا فَاِنَّ اَحَدَکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ مَا کَانَ یَعْمِدُ اِلَی الصَّلٰوۃِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے بلایا جائے تو دوڑ کر نہ آؤ بلکہ اطمینان سے آیا کرو۔ پس جتنی نماز مل جائے اسے پڑھ لو اور جتنی رہ جائے اسے پوری کرو کیونکہ تم اس وقت بھی نماز میں ہوتے ہو جب کہ نماز کا قصد کر رہے ہوتے ہو۔ ف

۵۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَۃَ الْاَنْصَارِیِّ ثُمَّ الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ قَالَ لَہٗ اِنِّیْ اَرَاکَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِیَۃَ فَاِذَا کُنْتَ فِیْ

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ انصاری سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریوں اور جنگل سے بہت پیار ہے جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو اور نماز کے لیے اذان کہو تو اذان خوب بلند آواز سے

ایک اور ٹھنڈا میٹھا جام پلایا۔ ہائے افسوس کہ منکر کو یہ ایمان افروز شیطنت سوز منظر پسند نہ آیا۔ ایسے تمام حضرات کو ٹھنڈے دل سے اپنی متاع ایمان کا جائزہ لینا چاہیئے کہ کہیں جوشِ تعصب میں اسے گنوا تو نہیں بیٹھے اگر خدانخواستہ یہی۔ متاع عزیز ضائع کر دی تو اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف اور کیا چیز ساتھ جائے گی؟ اس کے سوا اور کونسی چیز ہے جو میدانِ قیامت میں کام آئے گی؟ دوستو! ایمان سلامت ہے تو سب کچھ پلے ہے اور یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر بدعتی اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے کہ وہ دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر جائے اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں خدائے ذوالمنن کا یہ بھی اُمتِ محمدیہ پر کرم ہوا کہ نماز کے ارادے سے آنے والے کو بھی وہی ثواب ملتا ہے جیسے وہ نماز پڑھ رہا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ محبوب پروردگار کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وابستگی پیدا کر کے خود کو انعاماتِ الٰہیہ کا مستحق بنانے میں کوشاں رہیں۔ دارین کی ساری بہار اس محبوب کے قدموں سے وابستہ رہنے میں ہے:۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی ست

marfat.com
Marfat.com

غَنَمِكَ، أَوْ بَادِيَتِكَ ؛ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ، فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَآءِ ؛ فَإِنَّهُ "لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ، وَلَا شَيْءٌ، إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ"، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہنا کیونکہ نہیں سنتے مؤذن کی آواز کو جن انسان اور دوسری چیزیں مگر قیامت کے روز اس بات کی گواہی دیں گے۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

٦ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ، حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ. فَإِذَا قُضِيَ النِّدَآءُ أَقْبَلَ. حَتّٰى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ. حَتّٰى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ، أَقْبَلَ. حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ. يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا. لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ. حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلّٰى"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز اسے سنائی نہیں دیتی جب اذان پوری ہو جائے تو لوٹ آتا ہے جبکہ نماز کی تکبیر کہی جاتی ہے تو پھر پیٹھ دکھا کر بھاگتا ہے اور تکبیر پوری ہونے پر آدھمکتا ہے یہاں تک کہ نمازی آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے کہ فلاں فلاں بات تو یاد کر حالانکہ وہ باتیں اس کے ذہن میں نہیں ہوتیں اس آدمی کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ یہ بھی

٧ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّهُ قَالَ: سَاعَتَانِ يُفْتَحُ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَآءِ، وَقَلَّ دَاعٍ تُرَدُّ عَلَيْهِ دَعْوَتُهُ: حَضْرَةُ النِّدَآءِ لِلصَّلٰوةِ، وَالصَّفُّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دو ساعتیں ایسی ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا قبول نہ ہو۔ ایک اذان کے وقت اور دوسرے راہِ خدا میں صف آراء ہوتے وقت۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ النِّدَآءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، هَلْ يَكُوْنُ قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ الْوَقْتُ؟ فَقَالَ: لَا يَكُوْنُ إِلَّا بَعْدَ أَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ.

امام مالک سے جمعہ کی اذان کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا وقت سے پہلے درست ہے؟ فرمایا یہ نہ ہو مگر سورج ڈھلنے کے بعد۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ تَثْنِيَةِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ، وَمَتٰى يَجِبُ الْقِيَامُ عَلَى النَّاسِ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ؟ فَقَالَ: لَمْ يَبْلُغْنِي فِي النِّدَآءِ وَالْإِقَامَةِ إِلَّا مَا أَدْرَكْتُ النَّاسَ عَلَيْهِ، فَأَمَّا الْإِقَامَةُ، فَإِنَّهَا لَا تُثَنّٰى. وَذٰلِكَ الَّذِي لَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا. وَأَمَّا قِيَامُ النَّاسِ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ، فَإِنِّي لَمْ أَسْمَعْ فِي ذٰلِكَ بِحَدٍّ يُقَامُ لَهُ. إِلَّا أَنِّي أَرٰى ذٰلِكَ عَلٰى قَدْرِ طَاقَةِ النَّاسِ، فَإِنَّ مِنْهُمُ الثَّقِيلَ وَالْخَفِيفَ، وَلَا يَسْتَطِيعُوْنَ أَنْ يَكُوْنُوْا كَرَجُلٍ وَاحِدٍ.

امام مالک سے اذان اور اقامت کے دو دو بار کہنے کے متعلق پوچھا گیا اور یہ کہ لوگوں پر نماز کے لیے کب قیام واجب ہوتا ہے؟ فرمایا کہ اذان اور اقامت کے بارے میں کوئی اور بات مجھ تک نہیں پہنچی مگر یہی جس پر میں نے لوگوں کو پایا۔ اقامت دو دفعہ نہیں کہی جاتی اور ہمارے شہر کے اہل علم ہمیشہ سے اسی طریقے پر ہیں۔ رہا نماز شروع ہونے کے وقت لوگوں کا کھڑا ہونا تو میں نے اس بارے میں کھڑے ہونے کی کوئی حد نہیں سنی ہاں میری رائے میں یہ لوگوں کی طاقت پر منحصر ہے اور لوگوں میں طاقتور اور کمزور سب طرح کے ہوتے ہیں اور سارے ایک آدمی کی طرح کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ قَوْمٍ مَحْضُوْرٍ أَرَادُوْا أَنْ يَجْمَعُوْا

امام مالک سے ان لوگوں کے متعلق پوچھا گیا جو فرض نماز

marfat.com
Marfat.com

المكتوبة، فأرادوا أن يقيموا ولا يؤذنوا، قال مالك: ذلك مجزئ عنهم وإنما يجب النداء في مساجد الجماعات التي تجمع فيها الصلوٰة

وسئل مالك عن تسليم المؤذن على الإمام ودعائه إياه للصلوٰة، ومن أول من سلم عليه؟ فقال: لم يبلغني أن التسليم كان في الزمن الأول.

قال يحيى: وسئل مالك عن مؤذن أذن لقوم ثم انتظر هل يأتيه أحد، فلم يأته أحد، فأقام الصلوٰة وصلى وحده، ثم جاء الناس بعد أن أفرغ، أيعيد الصلوٰة معهم؟ قال: لا يعيد الصلوٰة، ومن جاء بعد انصرافه فليصل لنفسه وحده.

قال يحيى: وسئل مالك عن مؤذنا أذن لقوم ثم تنفل، فأرادوا أن يصلوا بإقامة غيره، فقال: لا بأس بذلك، إقامته وإقامة غيره سواء.

قال يحيى: قال مالك: لم تزل الصبح ينادى لها قبل الفجر، فأما غيرها من الصلوات، فإنا لم نرها ينادى لها، إلا بعد أن يحل وقتها.

۸- وحدثني عن مالك أنه بلغه أن المؤذن جاء إلى عمر بن الخطاب يؤذنه لصلوٰة الصبح، فوجده نائما، فقال: الصلوٰة خير من النوم، فأمره عمر أن يجعلها في نداء الصبح.

وحدثني يحيى عن مالك عن عمه أبي سهيل بن مالك، عن أبيه، أنه قال: ما أعرف شيئا مما أدركت عليه الناس، إلا النداء بالصلوٰة.

۹- وحدثني عن مالك، عن نافع: أن عبد الله بن عمر سمع الإقامة وهو بالبقيع فأسرع المشي

پڑھنے کے لیے کسی جگہ جمع ہو جائیں پس وہ تکبیر کہیں اور اذان نہ کہیں۔ امام مالک نے فرمایا کہ یہ ان کے لیے کافی ہے اور اذان ان مساجد میں واجب ہے جہاں جماعت سے نماز ہوتی ہے۔

اور امام مالک سے مؤذن کے امام کو سلام کرنے اور اسے نماز کے لیے بلانے کے متعلق پوچھا گیا اور سب سے پہلا شخص کون ہے جس نے اسے سلام کیا امام مالک نے فرمایا کہ مجھ تک یہ بات نہیں پہنچی کہ پہلے زمانے میں۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے اس مؤذن کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اذان کہی پھر لوگوں کا انتظار کیا لیکن ایک آدمی بھی نہ آیا۔ آخرکار اس نے اکیلے نماز پڑھ لی جب وہ فارغ ہوا تو کچھ لوگ آ گئے کیا وہ ان کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھے فرمایا کہ یہ دوبارہ نماز نہ پڑھے اور جو اس کے فارغ ہونے کے بعد آیا ہے وہ اکیلا نماز پڑھے۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے مؤذن کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے اذان کہی اور نفل پڑھنے لگا پس لوگوں نے ارادہ کیا کہ دوسرے کی تکبیر کے ساتھ نماز قائم کر لیں فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہی اقامت کہے یا

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا کہ نماز فجر کے لیے ہمیشہ سے فجر سے پہلے اذان کہی جاتی ہے لیکن اس کے علاوہ دوسری نمازوں کے متعلق ہم نے نہیں دیکھا مگر اذان اسی وقت کہی جاتی ہے جب جائز وقت ہو جاتا ہے۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ مؤذن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سوئے ہوئے پایا پس اس نے کہا کہ نماز نیند سے بہتر ہے پس حضرت عمر نے حکم دیا کہ اسے صبح کی اذان میں شامل کر لو۔

حضرت مالک بن ابو عامر اصبحی نے فرمایا کہ اب میں کوئی چیز ایسی نہیں دیکھتا جو سابقہ حضرات کے مطابق ہو ماسوائے نماز کی اذان کے۔ ف

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر نے اقامت سنی جبکہ وہ بقیع میں تھے تو مسجد کی طرف تیزی سے چلنے لگے۔

ف۔ اس اثر کو دار قطنی نے بھی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مسنداً روایت کیا ہے لیکن حق یہ ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے الفاظ نماز فجر میں عہد نبوی کے اندر بھی کہے جاتے تھے۔ (ابن ماجہ)۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

إِلَى الْمَسْجِدِ.

بَابُ ٢ النِّدَاءِ فِي السَّفَرِ وَعَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ

سفر میں بغیر وضو اذان کہنے کا بیان

۱۰- حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ. فَقَالَ: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ، إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ، ذَاتُ مَطَرٍ، يَقُولُ: "أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ".

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک سردی اور آندھی والی رات میں اذان کہی اور فرمایا کہ سب لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھنڈی اور بارش والی رات میں مؤذن کو یہ کہنے کا حکم فرمایا کرتے کہ لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔

۱۱- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَزِيدُ عَلَى الْإِقَامَةِ فِي السَّفَرِ إِلَّا فِي الصُّبْحِ. فَإِنَّهُ كَانَ يُنَادِي فِيهَا وَيُقِيمُ. وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَذَانُ لِلْإِمَامِ الَّذِي يَجْتَمِعُ النَّاسُ إِلَيْهِ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر میں صرف اقامت کہا کرتے سوائے نماز فجر کے کیونکہ اس میں اذان اور اقامت دونوں کہتے اور فرمایا کرتے کہ اذان تو اس امام کے لیے ہے جس کے پاس لوگ جمع ہو سکیں۔

۱۲- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ؛ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ لَهُ: إِذَا كُنْتَ فِي سَفَرٍ، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُؤَذِّنَ وَتُقِيمَ فَعَلْتَ. وَإِنْ شِئْتَ فَأَقِمْ وَلَا تُؤَذِّنْ.

قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ: لَا بَأْسَ أَنْ تُؤَذِّنَ الرَّجُلُ وَهُوَ رَاكِبٌ.

ہشام سے ان کے والد ماجد عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ جب تم سفر میں ہو تو چاہے اذان و اقامت دونوں کہہ لو اور چاہے تو اقامت کہہ لو اور اذان نہ کہو۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ سوار اگر اذان کہے تو کوئی ڈر نہیں۔

۱۳- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى بِأَرْضٍ فَلَاةٍ، صَلَّى عَنْ يَمِينِهِ مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ. فَإِذَا أَذَّنَ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ أَوْ أَقَامَ، صَلَّى وَرَاءَهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ أَمْثَالُ الْجِبَالِ.

سعید بن مسیب فرمایا کرتے تھے کہ جس نے چٹیل زمین میں نماز پڑھی تو اس کے دائیں جانب ایک فرشتہ نماز پڑھتا ہے اور ایک بائیں جانب۔ جب وہ اذان اور اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے پہاڑ جتنے فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔

بَابُ ٣ قَدْرِ السُّحُورِ مِنَ النِّدَاءِ

سحری کے لیے اذان کہنا

۱۴- حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال رات کے وقت اذان کہتے ہیں پس تم کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں۔

۱۵- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

marfat.com
Marfat.com

سالم بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بلالا یؤذن بلیل فکلوا واشربوا حتی یؤذن ابن ام مکتوم قال وکان ابن ام مکتوم رجلا اعمی لا یؤذن حتی یقال لہ اصبحت اصبحت

حضرت سالم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک بلال رات میں اذان کہتے ہیں تو کھاؤ پیو جب تک ابن ام مکتوم اذان کہیں۔ راوی نے فرمایا کہ حضرت ابن ام مکتوم نابینا تھے اس وقت تک اذان نہیں کہا کرتے جب تک ان سے یہ نہ کہا جائے صبح ہو گئی صبح ہو گئی۔

باب افتتاح الصلوٰۃ

نماز شروع کرنے کا بیان

۱۶۔ حدثنی یحیی عن مالک، عن ابن شہاب، عن سالم بن عبد اللہ، عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام الی الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی تکونا حذو منکبیہ۔ واذا رفع راسہ من الرکوع رفعہما کذلک ایضا۔ وقال سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا ولک الحمد۔ وکان لا یفعل ذلک فی السجود۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اس وقت بھی اسی طرح اٹھایا کرتے اور پھر سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد کہا کرتے اور سجدوں میں ایسا نہیں کرتے تھے۔

۱۷۔ وحدثنی عن مالک، عن ابن شہاب، عن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الصلوٰۃ کلما سجد وکلما رفع فلم تزل تلک صلوتہ حتی لقی اللہ

ابن شہاب نے علی بن حسین بن علی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز میں جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہا کرتے اور وصال فرمانے تک آپ اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔

۱۸۔ وحدثنی عن مالک، عن یحیی بن سعید عن سلیمان بن یسار، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ فی الصلوٰۃ

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔

۱۹۔ وحدثنی عن مالک، عن ابن شہاب، عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف، ان ابا ہریرۃ کان یصلی لہم فیکبر کلما خفض ورفع فاذا انصرف قال واللہ انی لاشبہکم بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں نماز پڑھاتے تو جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ خدا کی قسم تمہاری نسبت میری نماز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔

۲۰۔ وحدثنی عن مالک، عن ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ، ان عبد اللہ بن عمر کان یکبر فی الصلوٰۃ کلما خفض ورفع۔

سالم بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز میں جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہا کرتے۔

وحدثنی یحیی عن مالک عن نافع، ان عبد اللہ بن عمر کان اذا افتتح الصلوٰۃ، رفع یدیہ حذو

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے

marfat.com
Marfat.com

مَنْكِبَيْهِ. وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، رَفَعَهُمَا دُونَ ذٰلِكَ.

اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کم اونچے اٹھاتے۔

۲۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُهُمُ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلٰوةِ. قَالَ: فَكَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُكَبِّرَ كُلَّمَا خَفَضْنَا وَرَفَعْنَا.

وہب بن کیسان کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں نماز میں تکبیر کہنا سکھاتے۔ ان کا بیان ہے کہ وہ ہمیں حکم دیا کرتے کہ ہم جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہا کریں۔

۲۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا أَدْرَكَ الرَّجُلُ الرَّكْعَةَ فَكَبَّرَ تَكْبِيرَةً وَاحِدَةً أَجْزَأَتْ عَنْهُ تِلْكَ التَّكْبِيرَةُ.

ابن شہاب فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی نے ایک دفعہ تکبیر کہہ کر رکعت (رکوع) پالی تو یہ اُسے تکبیر تحریمہ کی جگہ کفایت کرے گی۔

قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ إِذَا نَوٰى بِتِلْكَ التَّكْبِيرَةِ، افْتِتَاحَ الصَّلٰوةِ.

امام مالک نے فرمایا۔ یہ اس وقت ہے جبکہ اس تکبیر سے تکبیر تحریمہ کی نیت کرے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ مَعَ الْإِمَامِ، فَنَسِيَ تَكْبِيرَةَ الْإِفْتِتَاحِ، وَتَكْبِيرَةَ الرُّكُوعِ حَتّٰى صَلّٰى رَكْعَةً. ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ كَبَّرَ تَكْبِيرَةَ الْإِفْتِتَاحِ، وَلَا عِنْدَ الرُّكُوعِ. وَكَبَّرَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ؟ قَالَ: يَلْتَدِئُ صَلٰوتَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ. وَلَوْ سَهَا مَعَ الْإِمَامِ عَنْ تَكْبِيرَةِ الْإِفْتِتَاحِ، وَكَبَّرَ فِي الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، رَأَيْتُ ذٰلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ، إِذَا نَوٰى بِهَا تَكْبِيرَةَ الْإِفْتِتَاحِ.

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو جماعت میں شامل ہوا اور تکبیر تحریمہ اور رکوع کی تکبیر بھول گیا یہاں تک کہ ایک رکعت پڑھ لی پھر اسے یاد آیا کہ اس نے تکبیر تحریمہ اور رکوع کی تکبیر نہیں کہی اور دوسری رکعت میں تکبیر کہی؟ فرمایا کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے اور اگر امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہنا بھول گیا اور پہلے رکوع میں تکبیر کہی تو میرے نزدیک یہ اس کے لیے کافی ہوگی جبکہ وہ نیت کرے کہ یہ تکبیر تحریمہ ہے۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الَّذِي يُصَلِّي لِنَفْسِهِ فَنَسِيَ تَكْبِيرَةَ الْإِفْتِتَاحِ: إِنَّهُ يَسْتَأْنِفُ صَلٰوتَهُ.

امام مالک نے اس منفرد کے بارے میں فرمایا جو تکبیر تحریمہ بھول جائے کہ وہ اپنی نماز کو دہرائے۔

وَقَالَ مَالِكٌ، فِي إِمَامٍ يَنْسٰى تَكْبِيرَةَ الْإِفْتِتَاحِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهِ. قَالَ: أَرٰى أَنْ يُعِيدَ، وَيُعِيدَ مَنْ خَلْفَهُ الصَّلٰوةَ. وَإِنْ كَانَ مَنْ خَلْفَهُ قَدْ كَبَّرُوا، فَإِنَّهُمْ يُعِيدُونَ

امام مالک نے اس امام کے بارے میں فرمایا جو تکبیر تحریمہ بھول گیا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گیا فرمایا کہ وہ اپنی نماز کا اعادہ کرے اور اس کے مقتدی بھی اور اگر اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں نے تکبیر تحریمہ کہی ہو تب بھی وہ اپنی نماز کا اعادہ کریں۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

نمازِ مغرب وعشاء کی قرأت کے بارے میں

۲۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِالطُّورِ

حضرت جبیر بن مُطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۂ الطور پڑھتے ہوئے سُنا۔

marfat.com
Marfat.com

فِي الْمَغْرِبِ.

۲۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا. فَقَالَتْ لَهُ: يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّورَةَ. إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ.

حضرت عبداللہ بن عباس کو حضرت ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے والمرسلات عرفاً پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا:۔ اے بیٹے! تم نے مجھے یہ سورت یاد کروا دی۔ یہی وہ آخری سورت ہے جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں پڑھتے ہوئے سنا۔

۲۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، مَوْلَى سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ نُسَيٍّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، فَصَلَّيْتُ وَرَاءَهُ الْمَغْرِبَ. فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ سُورَةٍ مِنْ قِصَارِ الْمُفَصَّلِ. ثُمَّ قَامَ فِي الثَّالِثَةِ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنَّ ثِيَابِي لَتَكَادُ أَنْ تَمَسَّ ثِيَابَهُ. فَسَمِعْتُهُ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَبِهٰذِهِ الْآيَةِ. رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ.

ابوعبداللہ صنابحی نے فرمایا کہ جب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت کے دوران مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو میں نے ان کے پیچھے نماز مغرب پڑھی تو انہوں نے پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد قصار مفصل کی ایک ایک سورت پڑھی۔ پھر جب تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو میں ان کے نزدیک ہو گیا یہاں تک کہ میرے کپڑے ان کے کپڑوں کو چھونے والے تھے تو میں نے سنا کہ انہوں نے سورۂ فاتحہ کے بعد یہ آیت پڑھی:۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ.

۲۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا صَلَّى وَحْدَهُ يَقْرَأُ فِي الْأَرْبَعِ جَمِيعًا. فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، بِأُمِّ الْقُرْآنِ، وَسُورَةِ الْقُرْآنِ. وَكَانَ يَقْرَأُ أَحْيَانًا بِالسُّورَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْفَرِيضَةِ. وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، مِنَ الْمَغْرِبِ كَذٰلِكَ، بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ سُورَةٍ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب تنہا نماز پڑھتے تو چاروں رکعتوں میں قرأت پڑھتے یعنی سورۂ فاتحہ اور قرآن کریم کی کوئی سورت اور کبھی وہ فرض نماز کی ایک ہی رکعت میں دو دو اور تین تین سورتیں پڑھتے اور نماز مغرب کی دو رکعتوں میں اسی طرح پڑھتے یعنی سورۂ فاتحہ اور دوسری ایک ایک سورت۔

۲۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ، فَقَرَأَ فِيهَا بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء پڑھی تو آپ نے اس سورۂ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ تلاوت فرمائی۔

marfat.com

Marfat.com

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقِرَاءَةِ

قرأت کا بیان

۲۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ، وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا پہننے سونے کی انگوٹھی استعمال کرنے اور رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي عَازِمٍ التَّمَّارِ، عَنِ الْبَيَاضِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَقَدْ عَلَتْ أَصْوَاتُهُمْ بِالْقِرَاءَةِ. فَقَالَ: "إِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلْيَنْظُرْ بِمَا يُنَاجِيهِ بِهِ، وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقُرْآنِ"

فروہ بن عمرو بیاضی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور ان کی آوازیں قرأت کے ساتھ بلند ہو رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ نمازی اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے تو اسے یہ مدنظر رکھنا چاہیے کہ وہ کس کے ساتھ سرگوشی کر رہا ہے۔ لہذا تلاوت میں آواز کو ایک دوسرے سے بلند نہ کیا کرو۔

۳۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: قُمْتُ وَرَاءَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ. فَكُلُّهُمْ كَانَ لَا يَقْرَأُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کے پیچھے نماز پڑھی ہے پس ان میں سے کوئی بھی نماز شروع کرتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھا کرتا تھا۔ ف

۳۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا نَسْمَعُ قِرَاءَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عِنْدَ دَارِ أَبِي جَهْمٍ، بِالْبَلَاطِ.

حضرت مالک بن اوعام اصبحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم بلاط میں ابوجہم کے گھر کے پاس حضرت عمر کی قرأت سنا کرتے تھے۔

۳۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا فَاتَهُ شَيْءٌ مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ، فِيمَا جَهَرَ فِيهِ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ؛ أَنَّهُ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ، قَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، فَقَرَأَ لِنَفْسِهِ فِيمَا يَقْضِي، وَجَهَرَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کچھ نماز امام کے ساتھ پڑھنے سے رہ جاتی جس میں امام نے آواز سے قرأت پڑھی ہوتو جب امام سلام پھیرتا تو حضرت عبداللہ بن عمر کھڑے ہو کر فوت شدہ قرأت کو آواز سے پڑھتے۔

ف۔ یعنی وہ اتنی آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھا کرتے تھے کہ مقتدی سن سکیں ورنہ امام مقتدی: مسئلہ سب کے لیے سورت شروع کرنے سے پہلے تسمیہ کا پڑھنا سنت ہے خواہ وہ سورت فاتحہ ہو یا کوئی دوسری۔ سورت خواہ شروع سے پڑھی جائے یا درمیان سے ماسوائے سورۂ التوبہ کے تسمیہ کا نماز اور بیرونِ نماز ہر حالت میں قرأت سے پہلے پڑھنا آدابِ تلاوت سے ہے اور سنت۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

marfat.com
Marfat.com

وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ اَنَّہٗ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ اِلٰی جَنْبِ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ فَبَعَجَنِیْ بِرِجْلِہٖ فَاَفْتَتَحْتُ عَلَیْہِ وَنَحْنُ نُصَلِّیْ۔

یزید بن رومان نے فرمایا کہ جب میں نافع بن جبیر بن مطعم کے پہلو میں نماز پڑھتا تو وہ میری طرف اشارہ کرتے اور میں انہیں بتا دیتا اور ہم نماز میں ہوتے تھے۔

بَابُ الْقِرَاءَۃِ فِی الصُّبْحِ

نماز فجر کی قرأت کے بارے میں

۳۳۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ صَلَّی الصُّبْحَ فَقَرَاَ فِیْھَا سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ کِلْتَیْھِمَا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز فجر پڑھائی تو دونوں رکعتوں میں پوری سورۂ البقرہ پڑھی۔

۳۴۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ یَقُوْلُ صَلَّیْنَا وَرَآءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَرَاَ فِیْھَا بِسُوْرَتَیْ یُوْسُفَ وَسُوْرَۃِ الْحَجِّ قِرَاءَۃً بَطِیْئَۃً فَقُلْتُ وَاللّٰہِ اِنْ کَانَ ھٰذِہِ لَلْغَدَاۃُ کَانَ یَقُوْمُ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ اَجَلْ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز فجر پڑھی پس انہوں نے اس میں سورۂ یوسف اور سورۂ الحج کی ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرمائی۔ میں نے کہا خدا کی قسم پھر تو وہ طلوع فجر کے وقت کھڑے ہوتے ہوں گے؟ فرمایا ہاں۔

۳۵۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ وَرَبِیْعَۃَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ الْفُرَافِصَۃَ بْنَ عُمَیْرٍ الْحَنَفِیَّ قَالَ مَا اَخَذْتُ سُوْرَۃَ یُوْسُفَ اِلَّا مِنْ قِرَاءَۃِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ یَاْتِیْ بِھَا فِی الصُّبْحِ مِنْ کَثْرَۃِ مَا کَانَ یُرَدِّدُھَا لَنَا۔

ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن نے قاسم بن محمد سے روایت کی ہے کہ فرافصہ بن عمیر حنفی نے فرمایا کہ میں نے سورۂ یوسف نہیں یاد کی مگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو نماز فجر میں اکثر اسے پڑھا کرتے تھے۔

۳۶۔ وحدثنی عَنْ مَالِکٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَقْرَاُ فِی الصُّبْحِ فِی السَّفَرِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَبِعَشْرِ السُّوَرِ الْاُوَلِ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَۃٍ۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر کے دوران نماز فجر میں ہر رکعت کے اندر پہلی دس مفصل سورتوں میں سے فاتحہ کے ساتھ ایک سورت پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اُمِّ الْقُرْاٰنِ

سورۂ فاتحہ کا بیان

۳۷۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ عَنِ الْعَلَآءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْقُوْبَ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ مَوْلٰی عَامِرِ بْنِ کُرَیْزٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَادٰی اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ لَحِقَہٗ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَلٰی یَدِہٖ وَھُوَ یُرِیْدُ

ابوسعید نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب کو آواز دی۔ وہ نماز پڑھ رہے تھے وہ نماز سے فارغ ہو کر حاضر خدمت ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ پر رکھا جبکہ وہ مسجد کے دروازے سے نکلنا چاہتے تھے۔ فرمایا مجھے امید ہے کہ تم مسجد

marfat.com
Marfat.com

أَنْ يَخْرُجَ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: "إِنِّي لَأَرْجُوا أَنْ لَا تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى تَعْلَمَ سُورَةً مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ، وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ، وَلَا فِي الْقُرْآنِ، مِثْلَهَا" قَالَ أُبَيٌّ: فَجَعَلْتُ أُبْطِئُ فِي الْمَشْيِ، رَجَاءَ ذٰلِكَ. ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! السُّورَةَ الَّتِي وَعَدْتَنِي. قَالَ "كَيْفَ تَقْرَأُ إِذَا افْتَتَحْتَ الصَّلٰوةَ؟" قَالَ فَقَرَأْتُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هِيَ هٰذِهِ السُّورَةُ، وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ. الَّذِي أُعْطِيتُ"

سے نہیں نکلو گے مگر میں تمہیں ایسی سورت بتا دوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس جیسی توریت، انجیل اور قرآن میں نازل نہیں فرمائی ہے حضرت اُبی فرماتے ہیں کہ میں اس آرزو میں آہستہ چلنے لگا۔ پھر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ سورت جس کا وعدہ فرمایا ہے فرمایا کہ جب تم نماز شروع کرتے ہو تو کیسے پڑھتے ہو؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے سورۂ فاتحہ آخر تک پڑھ سنائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سورت یہی ہے۔ یہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا۔

۳۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ، وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ، فَلَمْ يُصَلِّ، إِلَّا وَرَاءَ الْإِمَامِ.

وہب بن کیسان نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے ایک رکعت پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی مگر امام کے پیچھے۔ ف

ف۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے کہ نماز سری ہو یا جہری مقتدی کو امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھنی چاہیے کیونکہ امام کی قرأت حکماً مقتدیوں کی قرأت بھی ہے اور وہ بارگاہ خداوندی میں پوری قوم کی طرف سے تلاوت قرآن مجید کر رہا ہے اگر مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ کا امام کے پیچھے پڑھنا ضروری ہوتا تو امام جو سورت اس کے بعد پڑھتا ہے اس کا پڑھنا بھی یقیناً ضروری ہوتا کیونکہ وہ فرض اور بالاتفاق نماز کا ایک رکن ہے۔ مقتدی بظاہر تو امام کے پیچھے فاتحہ اور دوسری سورت کا تارک نظر آئے گا لیکن حقیقت میں وہ امام کی وجہ سے عند اللہ قاری شمار ہوتا ہے کیونکہ امام اپنے سارے وفد کی جانب سے قرأت کر رہا ہے

غوث صمدانی، قطب ربانی، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے صاحب نظر بزرگ نے اس سلسلے میں یوں تصریح فرمائی ہے:۔ "جب حنفی مذہب کے ترک قرأت کی حقیقت کو مجھ پر ظاہر فرمایا گیا تو بصیرت کی نظر میں قرأت حقیقی سے قرأت حکمی زیادہ زیبا نظر آئی کیونکہ امام اور مقتدی اس وقت سب مقام مناجات میں کھڑے ہوتے ہیں . . . . . اور امام کو انہوں نے اس کام کے لیے پیشوا بنایا ہوا ہوتا ہے۔ پس امام جو کچھ کہتا ہے وہ قوم کی زبان میں کہتا ہے جیسے کسی عظیم بادشاہ کے سامنے کوئی جماعت اپنی ضرورت کے تحت پیش ہو اور ایک آدمی کو وہ اپنا لیڈر بنا لیں کہ ان کی جانب سے عرض حاجت کرے۔ اس کے دوران عرض دوسروں لوگوں کا کلام کرنا بے ادبی میں داخل اور بادشاہ کی ناراضگی کا باعث ہوگا۔ پس اس ساری جماعت کا وہ حکمی تکلم جو پیشوا کی زبان سے ادا ہو رہا ہے وہ ان کے حقیقی تکلم سے بہتر ہے یہی حال امام کی قرأت کے ساتھ لوگوں کی قرأت کا ہے کہ وہ شور و شغب میں شمار، ادب سے دور اور تفرقے کا موجب ہے جو اجتماع کے منافی ہوتا ہے (مبدا و معاد، مطبوعہ کراچی۔ ص ۵۳، ۵۴)

marfat.com

Marfat.com

باب القراءة خلف الامام فيما لا يجهر فيه بالقراءة

۳۹۔ حدثني يحيى عن مالك، عن العلاء بن عبد الرحمن بن يعقوب: انه سمع ابا السائب مولى هشام بن زهرة يقول: سمعت ابا هريرة يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "من صلى صلوة لم يقرأ فيها بام القرآن فهي خداج، هي خداج غير تمام". قال: فقلت: يا ابا هريرة! اني احيانا اكون وراء الامام. قال: فغمز ذراعي. ثم قال: اقرأ بها في نفسك يا فارسي. فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "قال الله تبارك وتعالى: قسمت الصلوة بيني وبين عبدي نصفين، فنصفها لعبدي ولعبدي ما سأل". قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "اقرؤا. يقول العبد: الحمد لله رب العلمين. يقول الله تبارك وتعالى: حمدني عبدي. ويقول العبد: الرحمن الرحيم. يقول الله: اثنى علي عبدي. ويقول العبد: مالك يوم الدين. يقول الله: مجدني عبدي. يقول العبد: اياك نعبد واياك نستعين. فهذه الاية بيني وبين عبدي ولعبدي ما سأل. يقول العبد: اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين. فهؤلاء لعبدي ما سأل".

۴۰۔ وحدثني عن مالك، عن هشام بن عروة، عن ابيه: انه كان يقرأ خلف الامام فيما لا يجهر فيه الامام بالقراءة.

۴۱۔ وحدثني عن مالك، عن يحيى بن سعيد، وعن ربيعة بن ابي عبد الرحمن: ان القاسم بن محمد كان يقرأ خلف الامام فيما لا يجهر فيه الامام

نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے نماز پڑھی اور نہ پڑھی اس میں سورۂ فاتحہ تو وہ نماز ناقص ہے۔ ناقص ہے۔ ناقص ہے۔ نامکمل ہے۔ ابو سائب نے کہا کہ اے ابو ہریرہ! کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں؟ وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے میرا بازو دبایا اور فرمایا کہ اے فارسی! دل میں پڑھ لینا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر لیا ہے ایک حصہ میرے لیے ہے اور ایک میرے بندے کے لیے اور میرے بندے کے لیے ہے جو اس نے مانگا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی۔ جب وہ کہتا ہے الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ بندہ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ بندہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہتا ہے تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کو ملے گا جو اس نے مانگا بندہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ کہتا ہے تو یہ میرے بندے کے لیے ہے اور جو میرے بندے نے مانگا وہ اسے ملے گا۔

عروہ بن زبیر امام کے پیچھے پڑھا کرتے تھے جس نماز میں امام جہر سے قرأت نہ پڑھتا ہو۔

ربیعہ بن ابو عبد الرحمن سے روایت ہے کہ قاسم بن محمد امام کے پیچھے قرأت پڑھا کرتے تھے جبکہ امام آواز سے قرأت نہ پڑھ رہا ہوتا

marfat.com

Marfat.com

بِالْقِرَاءَةِ.

۴۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَذَلِكَ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ فِي ذَلِكَ.

یزید بن رومان سے روایت ہے کہ نافع بن جبیر بن مطعم امام کے پیچھے قرأت پڑھا کرتے جس نماز میں کہ امام آواز سے نہ پڑھتا۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو کچھ میں نے اس بارے میں سنا یہ مجھے سب سے پسند ہے۔

بَابُ تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ

جہری نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنا

۴۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَأُ أَحَدٌ خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ. وَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيَقْرَأْ.

قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ.

قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنْ يَقْرَأَ الرَّجُلُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ؛ وَيَتْرُكُ الْقِرَاءَةَ فِيمَا يَجْهَرُ فِيهِ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب پوچھا جاتا کہ کیا کوئی امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھے؟ فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت اس کے لیے کافی ہے اور جب تنہا نماز پڑھے تو فاتحہ پڑھنی چاہیئے۔

فرمایا:۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام کے پیچھے سری نماز میں مقتدی کو فاتحہ پڑھنی چاہیئے اور جہری نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے۔ **ف**

۴۴۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جہری نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا ابھی تم میں سے میرے ساتھ کوئی قرأت

ف:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس اثر سے صاف واضح ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہ پڑھے کیونکہ امام کا پڑھنا اس کے لیے کافی ہے اور جب اکیلا نماز پڑھے تو سورۂ فاتحہ پڑھا کرے۔ خود حضرت عبداللہ بن عمر بھی امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جہری نمازوں میں امام کے پیچھے مقتدی سورۂ فاتحہ نہ پڑھیں اور سری نمازوں میں پڑھ لیا کریں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جہری اور سری سب نمازوں میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے۔ نگاہِ حقیقت سے دیکھا جائے تو اس مسئلے میں بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف کتاب و سنت کے واضح نصوص سے زیادہ قریب اور طریقِ ادب کا زیادہ حامل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

marfat.com

Marfat.com

بِالْقِرَاءَةِ. فَقَالَ: "هَلْ قَرَأَ مَعِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ آنِفًا؟" فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي أَقُولُ مَالِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ". فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ، حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

پڑھ رہا تھا؟ ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہاں میں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں کہہ رہا تھا مجھے کیا ہوا جو مجھ سے قرآن چھینا جا رہا ہے پس لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہری نمازوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنے سے رک گئے جبکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن لیا۔ ف

بَابُ ۱۱ مَا جَاءَ فِي التَّأْمِينِ خَلْفَ الْإِمَامِ

امام کے پیچھے آمین کہنے کے بارے میں

۴۵۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ".

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "آمِينَ".

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ. فَقُولُوا: آمِينَ. فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ".

۴۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی کہو، کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جائے گی تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

ابن شہاب نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمین کہا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہا کرو کیونکہ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر گیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۴۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ. وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ اگر ایک کی

ف۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صحابۂ کرام پہلے سورۂ فاتحہ پڑھا کرتے تھے ایک وقت آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔ ممانعت کا حکم سننے کے بعد حضرات صحابۂ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پھر کبھی سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی۔ یہی مذہب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھنی چاہیئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

marfat.com
Marfat.com

فِی السَّمَآءِ، آمِیْنَ. فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰی، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ".

۴۷۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَیٍّ، مَوْلٰی أَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ أَبِیْ صَالِحِ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ الْإِمَامُ، سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ. فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. فَإِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ؛ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ".

دوسری سے موافقت ہوگئی تو اس کے سابقہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ ف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہا کرو کیونکہ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر گیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے گئے۔

بَابُ ۱۲ الْعَمَلِ فِی الْجُلُوْسِ فِی الصَّلٰوةِ

نماز میں بیٹھنے کا طریقہ

۴۸۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِیْ مَرْیَمَ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِیِّ؛ أَنَّهٗ قَالَ: رَأَانِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصْبَاءِ فِی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ نَهَانِیْ. وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ. فَقُلْتُ: وَكَیْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوةِ، وَضَعَ كَفَّهُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُسْرٰی. وَقَالَ: هٰكَذَا كَانَ یَفْعَلُ.

علی بن عبدالرحمٰن معاوی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نماز میں کنکریوں سے کھیلتے دیکھا تو فرمایا کہ اس طرح کیا کرو جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح کیا کرتے تھے فرمایا کہ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنی دائیں ہتھیلی کو دائیں ران پر رکھتے اور تمام انگلیوں کو بند کر لیتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنی بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے اور فرمایا کہ حضور اسی طرح کیا کرتے تھے۔

ف۔ مذکورہ تینوں روایتوں کا مفاد یہ ہے کہ جب نمازی خواہ وہ امام، مقتدی یا منفرد کوئی ہو، آمین کہتا ہے تو اس کے ساتھ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، خواہ وہ زمین پر مسجد میں موجود ہوں یا آسمان پر ہوں۔ پس جس کا آمین کہنا فرشتوں کے موافق ہو گیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ موافقت کی دو صورتیں ہی سمجھ میں آتی ہیں، ایک وقت کے لحاظ سے اور دوسری آواز کے لحاظ سے یعنی موافقت کی پہلی صورت تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ جس وقت نمازی نے آمین کہی اسی وقت فرشتے بھی کہیں۔ موافقت کی دوسری صورت یہی نظر آتی ہے کہ جتنی آواز سے فرشتے آمین کہیں اتنی ہی آواز سے نمازی آمین کہے تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے اور یہ ظاہر ہے کہ فرشتوں کے آمین کہنے کی آواز کسی کو سنائی نہیں دیتی لہٰذا نمازی کو بھی اسی طرح آمین کہنی چاہیئے کہ دوسرے نہ سن سکیں تاکہ فرشتوں کے ساتھ موافقت ہو جائے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے کہ مقتدیوں کو بھی امام کے پیچھے آمین آہستہ ہی کہنی چاہیئے۔

یہاں یہ بات بھی غور طلب ہے کہ جب نمازی آمین کہتا ہے تو اس کے ساتھ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِی السَّمَآءِ آمین آسمان کے فرشتے بھی آمین کہتے ہیں گویا فرشتے نمازی کو دیکھ کر اس کے ساتھ آمین کہنے کی کوشش کرتے ہیں اور زمین پر نماز پڑھنے والے کو وہ آسمان کی بلندیوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اگر ہزاروں میل دور سے کسی کو دیکھ لینا یا کسی کی بات سن لینا شرک ہوتا تو آمین کہنے والے فرشتوں کو ایسی سماعت و بصارت کبھی نہ دی جاتی شرک فرشتوں کو اس پر غور کرنا چاہیئے۔

marfat.com

Marfat.com

۴۹۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ. وَصَلّٰی اِلٰی جَنْبِهٖ رَجُلٌ فَلَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ فِیْ اَرْبَعٍ، تَرَبَّعَ وَثَنٰی رِجْلَیْهِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ عَبْدُ اللّٰهِ، عَابَ ذٰلِكَ عَلَیْهِ. فَقَالَ الرَّجُلُ: فَاِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: فَاِنِّیْ اَشْتَكِیْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پہلو میں ایک ایک شخص نے نماز پڑھی۔ جب وہ چوتھی رکعت میں بیٹھا تو چار زانو بیٹھا اور اپنے دونوں پاؤں لپیٹ لیے جب حضرت عبداللہ فارغ ہوئے تو انہوں نے اس بات کو ناپسند فرمایا اس آدمی نے کہا کہ آپ بھی تو ایسا کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ مجھے تکلیف ہے

۵۰۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ یَسَارٍ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ حَكِیْمٍ: اَنَّهٗ رَاٰی عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ یَرْجِعُ فِیْ سَجْدَتَیْنِ فِی الصَّلٰوةِ، عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ ذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ، اِنَّهَا لَیْسَتْ سُنَّةَ الصَّلٰوةِ. وَاِنَّمَا اَفْعَلُ هٰذَا مِنْ اَجْلِ اَنِّیْ اَشْتَكِیْ.

مغیرہ بن حکیم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ نماز میں دونوں سجدوں کے درمیان دونوں پیروں کی انگلیوں پر بیٹھے جب وہ فارغ ہوا تو ان سے اس بات کا ذکر کیا انہوں نے فرمایا کہ نماز میں ایسا کرنا سنت نہیں ہے لیکن میں تکلیف کے باعث ایسا کرتا ہوں۔

۵۱۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ اَخْبَرَاهُ اَنَّهٗ كَانَ یَرٰی عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَتَرَبَّعُ فِی الصَّلٰوةِ اِذَا جَلَسَ. قَالَ فَفَعَلْتُهٗ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ حَدِیْثُ السِّنِّ. فَنَهَانِیْ عَبْدُ اللّٰهِ. وَقَالَ. اِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلٰوةِ اَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْیُمْنٰی، وَتَثْنِیْ رِجْلَكَ الْیُسْرٰی. فَقُلْتُ لَهٗ فَاِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ. فَقَالَ: اِنَّ رِجْلَیَّ لَا تَحْمِلَانِیْ.

عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نماز میں چار زانو بیٹھتے ہوئے دیکھا۔ ان کا بیان ہے کہ میں کم سنی کے باعث ایسا ہی کرنے لگا تو حضرت عبداللہ نے مجھے روکا اور فرمایا کہ نماز کی سنت یہ ہے کہ دائیں پیر کو کھڑا رکھو اور بائیں پیر کو بچھا لو میں عرض گزار ہوا کہ آپ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میرے پیر میرا بوجھ نہیں اٹھاتے۔

۵۲۔ وَحَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَرَاهُمُ الْجُلُوْسَ فِی التَّشَهُّدِ. فَنَصَبَ رِجْلَهُ الْیُمْنٰی، وَرِجْلَهُ الْیُسْرٰی، وَجَلَسَ عَلٰی وَرِكِهِ الْاَیْسَرِ، وَلَمْ یَجْلِسْ عَلٰی قَدَمِهٖ ثُمَّ قَالَ: اَرَانِیْ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَحَدَّثَنِیْ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ انہیں قاسم بن محمد نے تشہد میں بیٹھنا سکھایا تو انہوں نے اپنے دائیں پیر کو کھڑا کیا بائیں پیر کو بچھایا اور بائیں سرین پر بیٹھے پاؤں پر نہ بیٹھے۔ پھر فرمایا کہ مجھے یہ عبیداللہ بن عمر نے بتایا اور بیان کیا کہ ان کے والد ماجد اسی طرح کیا کرتے تھے۔ ف

ف۔ احناف کے نزدیک تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں پیر کو کھڑا رکھے، بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائے۔ دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر۔ تمام انگلیاں اپنی اصلی حالت پر قبلہ رو رہیں۔ پیر کھڑا رکھنے اور بچھانے نیز بائیں پر بیٹھنے اور زمین پر سرین رکھنے کے متعلق بھی روایات موجود ہیں لیکن ایسی تمام روایتوں میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک تکلیف یا تھکاوٹ کا احتمال ہے ایسی حالت میں جس طرح بیٹھنے میں آسانی ہو اس کی رخصت ہے اور عام حالات میں وہی طریقہ اصح وارجح ہے جو مذکور ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

marfat.com

Marfat.com

بَابُ ۱۳ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں تشہد پڑھنا

۵۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ. يَقُولُ: قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ. أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جبکہ وہ منبر پر لوگوں کو تشہد سکھا رہے تھے وہ فرماتے ہیں کہ کہو اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَلطَّيِّبَاتُ اَلصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ. أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

۵۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَشَهَّدُ فَيَقُولُ: بِسْمِ اللّٰهِ، التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ. اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ. شَهِدْتُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ. يَقُولُ هٰذَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، وَيَدْعُوا، إِذَا قَضٰى تَشَهُّدَهُ، بِمَا بَدَا لَهُ. فَإِذَا جَلَسَ فِي آخِرِ صَلٰوتِهِ، تَشَهَّدَ كَذٰلِكَ أَيْضًا. إِلَّا أَنَّهُ يُقَدِّمُ التَّشَهُّدَ، ثُمَّ يَدْعُوا بِمَا بَدَا لَهُ. فَإِذَا قَضٰى تَشَهُّدَهُ، وَأَرَادَ أَنْ يُسَلِّمَ، قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْإِمَامِ. فَإِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ أَحَدٌ عَنْ يَسَارِهِ، رَدَّ عَلَيْهِ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر تشہد پڑھتے ہوئے کہا کرتے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، اَلصَّلَوَاتُ اَلزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ. اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ شَهِدْتُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ. یہ پہلی دو رکعتوں کے بعد کہتے اور جب تشہد ختم کرتے تو جو چاہتے دعا کرتے اور جب نماز کے آخر میں بیٹھتے تو اسی طرح تشہد پڑھتے ماسوائے اس کے کہ تشہد کو پہلے پڑھتے اور پھر جو چاہتے دعا کرتے جب تشہد ختم کر کے سلام پھیرنا چاہتے تو کہتے اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. دائیں جانب کہتے پھر امام کو جواب دیتے اگر بائیں جانب سے کسی نے انہیں سلام کیا ہوتا تو اسے جواب دیتے۔

۵۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ، إِذَا تَشَهَّدَتْ: اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشہد میں یوں کہا کرتیں۔ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ اَلصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

marfat.com
Marfat.com

۵۶- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ. أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَتْ تَقُوْلُ، إِذَا تَشَهَّدَتْ: اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ. أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ. وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ، وَنَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ؛ عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَ الْإِمَامِ فِي الصَّلٰوةِ. وَقَدْ سَبَقَهُ الْإِمَامُ بِرَكْعَةٍ. أَيَتَشَهَّدُ مَعَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَالْأَرْبَعِ، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَهُ وِتْرًا؟ فَقَالَا: لِيَتَشَهَّدْ مَعَهُ.

قَالَ مَالِكٌ: وَهُوَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشہد میں یہ دعا کرتی تھیں:۔ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ. وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

امام مالک نے ابن شہاب اور نافع سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو جماعت میں اس وقت شامل ہوا جب کہ امام ایک رکعت پڑھ چکا تھا تو کیا وہ دوسری اور چوتھی رکعت میں تشہد پڑھے حالانکہ اس کی ایک رکعت باقی ہے دونوں نے فرمایا کہ ہمارا موقف بھی یہی ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارا موقف بھی یہی ہے۔ ف

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تشہد یہ ہے:۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ۔

تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور سب بدنی و مالی عبادتیں بھی۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

ف۔ صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جیسے قرآن کریم کی صورت سکھایا کرتے تھے۔ احادیث مطہرہ میں چار تشہد وارد ہوئے ہیں جو حضرت عمر، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ امام مالک کا معمول حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تشہد ہے۔ اکثر شافعیہ کا عمل حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تشہد پر ہے۔ احناف کا معمول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تشہد ہے اور یہی مذہب امام احمد بن حنبل کا ہے۔ صحابۂ کرام و تابعین عظام اور اکثر اہل علم کا معمول یہی تشہد رہا ہے۔ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا کہ تشہد کی جملہ حدیثوں میں ابن مسعود کی حدیث سب سے صحیح ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر خود مجھے یہ تشہد سکھایا۔ سبحان اللہ! رہے نصیب۔

کاش کہ اندر نمازم جا شود پہلوئے تو
تا بتقریب سلام افتد نظر بر روئے تو

marfat.com
Marfat.com

باب ۱۴ مَا يَفْعَلُ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ

جو امام سے پہلے سر اٹھالے۔

۵۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ مَلِيحِ بْنِ عَبْدِ اللهِ السَّعْدِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ: الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَخْفِضُهُ قَبْلَ الْإِمَامِ، فَإِنَّمَا نَاصِيَتُهُ بِيَدِ شَيْطَانٍ.

قَالَ مَالِكٌ، فِيمَنْ سَهَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ فِي رُكُوعٍ أَوْ سُجُودٍ: إِنَّ السُّنَّةَ فِي ذَلِكَ، أَنْ يَرْجِعَ رَاكِعًا

ملیح بن عبد اللہ سعدی کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو امام سے پہلے سر اٹھاتا جھکاتا ہے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو بھول کر امام سے پہلے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھالے کہ اس بارے میں سنت

مذکورہ چاروں حضرات سے منقول ہر ایک کے تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ کے الفاظ موجود ہیں۔ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے دورانِ نماز بارگاہِ رسالت کی اس سلامی کے بارے میں فرمایا ہے:۔ اَحْضَرَ فِي قَلْبِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ شَخْصَهُ الْكَرِيمَ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ (احیاء العلوم، ج اوّل، ص ۱۴۴)، یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی صورتِ مقدسہ کو دل میں حاضر کرکے پھر عرض کر کہ اے نبی! آپ پر سلام ہو۔ کیوں نہ ہو:۔

در راہِ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست
می بینمت عیاں و دعامی فرستمت

خاتم المحققین سید نا شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلام کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

نیز آں ہمیشہ نصب العین مومنان و قرۃ العین عابدان ست در جمیع احوال و اوقات خصوصاً در حالتِ عبادت و آخر آں کہ وجود نورانیت و انکشاف دریں محل بیشتر و قوی تر ست و بعضے از عرفا گفتہ اند کہ ایں خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است در ذوائرِ موجودات و افرادِ ممکنات پس آنحضرت در ذواتِ مصلیان موجود و حاضر است پس مصلی باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نبود تا یا نوارِ قرب و اسرار معرفت متنور و فائض گردد۔

(اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۴۰۱)۔

حضور ہر حالت اور ہر وقت میں اہلِ ایمان کا نصب العین اور عابدوں کے لیے آنکھ کی ٹھنڈک رہے ہیں اور خاص طور پر عبادت کی حالت میں کیونکہ نورانیت و انکشاف کا وجود اس وقت زیادہ اور قوی ہوتا ہے اور بعض عارفوں نے فرمایا ہے کہ یہ خطاب حقیقتِ محمدیہ کی وجہ سے ہے جو موجودات کے تمام ذروں اور ممکنات کے جملہ افراد میں سرایت کیے ہوئے ہے (جیسے جسم میں روح) پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو نمازیوں کی ذات میں بھی موجود و حاضر ہیں۔ پس نمازی کو چاہیئے کہ اس بات سے آگاہ رہے اور اس مشاہدہ سے غافل نہ بنے تاکہ قُرب کے انوار اور معرفت کے اسرار سے نورانیت و فیض پا سکے۔ (خدا ہمیں یہ انوار و اسرار نصیب فرمائے، آمین)۔

marfat.com
Marfat.com

أَوْ سَاجِدًا، وَلَا يَنْتَظِرُ الْإِمَامَ. وَذٰلِكَ خَطَأٌ مِمَّنْ فَعَلَهُ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ" وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَخْفِضُهُ قَبْلَ الْإِمَامِ، إِنَّمَا نَاصِيَتُهُ بِيَدِ شَيْطَانٍ.

یہ جبکہ وہ رکوع یا سجدے میں واپس چلا جائے اور امام کا انتظار نہ کرے اور جان بوجھ کر ایسا کرنا غلطی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے پس اس کی مخالفت نہ کرو اور حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ جو امام سے پہلے سر اٹھاتا یا جھکاتا ہے تو اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے

بَابُ ۱۵ مَا يَفْعَلُ مَنْ سَلَّمَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ سَاهِيًا

جس نے دو رکعتوں کے بعد بھول کر سلام پھیر دیا۔

۵۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو رکعتوں پر

من از تو ہیچ مرادے دگر نمی خواہم
ہمی قدر بکنی کز خودم جدا نکنی

جن لوگوں نے برضا و رغبت بارگاہِ رسالت سے دوری و مہجوری کو اپنا مقدر بنا لیا ہے اور ہمہ وقت دعویٰ اسلام و ادائے مسلمانی کے باوجود توہین و تنقیص شانِ رسالت پر ادھار کھائے بیٹھے رہتے ہیں انہوں نے دیکھا کہ نافع مولیٰ ابن عمر کے منقولہ تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ کی جگہ اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ہے۔ بس پھر کیا ہے، مبتدعین زمانہ نے گویا سب کچھ پا لیا، اسی سے مسلمانوں کو مشرک ٹھہرانے کا ایٹم بم بنا لیا۔ چیختے چلاتے ہیں کہ جو نبی کو حاضر سمجھ کر سلام کرے گا وہ ہمارے شرک کے سمندر میں ڈوب مرے گا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کے لیے حضرت عزرائیل علیہ السلام اور شیطان مردود کافی۔ انہوں نے جان کھینچ لینی ہے اور اس نے ایمان۔ دریں حالات کسی تیسرے کی ضرورت ہی کیا کہ وہ حاضر و ناظر ہوتا پھرے۔ قبل از وقت فارغ ہو بیٹھے۔ اگر اس دار العمل سے کچھ پاس پلے رکھیں تو نگران کی ضرورت محسوس ہو۔ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ۔ والے زمرے سے کسی کا دامن تھام لیں اور ان سب کا آقا و مولیٰ بلکہ سارے آقاؤں کے ملجا و ماویٰ کے در پر پڑ رہیں۔ اِن کے ہو گئے تو خدا کے ہو گئے اور ان کے نہ ہوئے تو خدا کے نہ ہوئے:۔

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں پہ ہو یہیں آگے ہو، جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

لیکن اس شرک فروش خانہ بدوش قبیلے کے دماغ میں صرف ایک بات سمائی ہے، ہر ایک اس کا سودائی ہے کہ مسلمانوں کو مشرک کس طرح قرار دیا جائے۔ ان حضرات نے شرک کی تعریف اور حد بندی میں وہ دھاندلی کی ہے کہ اگر ان کرم فرماؤں کی تعریف کو تسلیم کر لیا جائے تو اس زمین پر پیدا ہونے والے کسی مسلمان کو مسلمان ثابت نہیں کیا جا سکے گا۔ یہاں تک کہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی معلم شرک قرار پا جائیں گے حتیٰ کہ معلوم ہونے لگے گا کہ خدا کو بھی توحید سے زیادہ شرک پسند ہے۔ غرضیکہ شرک کی ایسی حد بندی اور تعریف کی ہے کہ اسلام و کفر کو ملا کر بظاہر خوب خوشنما معجون تیار کر دی لیکن اسے کھاتے ہی ایمان کی موت واقع ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ ایسے فتنوں سے ہر مسلمان کو بچائے تاکہ ان کا ایمان محفوظ رہ سکے اور فتنہ پردازوں کو بھی ہدایت دے، آمین۔

marfat.com
Marfat.com

هُرَيْرَةَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ. فَقَالَ ذُو الْيَدَيْنِ: اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟" فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ. فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ.

۵۹۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ مَوْلَى بْنِ اَبِيْ اَحْمَدَ؛ اَنَّهٗ قَالَ، سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ، فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ" فَقَالَ: قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: "اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟" فَقَالُوْا: نَعَمْ. فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَمَّ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ، وَهُوَ جَالِسٌ.

۶۰۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ؛ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ اِحْدٰى صَلٰوتَيِ النَّهَارِ، الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ. فَسَلَّمَ مِنِ اثْنَتَيْنِ. فَقَالَ لَهٗ ذُو الشِّمَالَيْنِ: اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا قَصُرَتِ الصَّلٰوةُ وَمَا نَسِيْتُ" فَقَالَ ذُو الشِّمَالَيْنِ، قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ. فَقَالَ: "اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟" فَقَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ، ثُمَّ سَلَّمَ۔

سلام پھیر دیا تو حضرت ذوالیدین عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے، پھر آخری دو رکعتیں پڑھیں اور ایک سلام پھیرا اور پہلے سجدے جیسا یا اس سے لمبا سجدہ کیا پھر سر اٹھایا، تکبیر کہی اور پہلے سجدے کی طرح یا اس سے لمبا دوسرا سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا۔

ابوسفیان کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھائی اور دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا تو ذوالیدین کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے؟ فرمایا کچھ بھی نہیں ہوا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! کچھ تو ہوا ہے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر باقی نماز پوری کی، پھر بیٹھ کر سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

ابوبکر بن سلیمان کا بیان ہے کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر دن کی کسی ایک نماز میں سے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پس ذوشمالین آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ نہ نماز کم ہوئی اور نہ میں بھولا۔ ذوالشمالین عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان میں سے ایک بات ہوئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا ذوالیدین نے صحیح کہا ہے وہ عرض گزار ہوئے کہ ہاں یا رسول اللہ! پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باقی نماز پوری کر کے سلام پھیرا۔

marfat.com
Marfat.com

۶۱۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مِثْلَ ذٰلِكَ.

امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: كُلُّ سَهْوٍ كَانَ نُقْصَانًا مِنَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ سُجُوْدَهٗ قَبْلَ السَّلَامِ. وَكُلُّ سَهْوٍ كَانَ زِیَادَةً فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّ سُجُوْدَهٗ بَعْدَ السَّلَامِ

امام مالک نے فرمایا کہ نماز میں اگر سہواً کمی واقع ہو جائے تو سجدے سلام سے پہلے کرے اور نماز میں اگر سہواً زیادتی ہو جائے تو سجدے سلام کے بعد کرے۔ ف

بَابُ اِتْمَامِ الْمُصَلِّیْ مَا ذَكَرَ اِذَا شَكَّ فِیْ صَلٰوتِهٖ

نمازی کو شک ہو جائے تو اپنی یاد پر نماز پوری کرے

۶۲۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک پڑ جائے

ف۔ آجکل سجدہ سہو کے بارے میں تجاہلِ عارفہ سے کام لے کر یہ کلیہ گھڑ رکھا ہے کہ جہاں قرأت کی کوئی غلطی ہوئی تو اس پر سجدہ سہو کر لیا اور کچھ بیٹھ کر تلافی ہو گئی۔ حالانکہ قرأت ہی سے خاص نہیں سجدہ سہو تو پوری نماز کی غلطیوں سے متعلق ہے۔ نماز میں واقع ہونے والی غلطیوں کو چار جگہ تقسیم کیا جا سکتا ہے جن کی ترتیب یوں ہو سکتی ہے:۔

اوّلاً:۔ وہ غلطیاں جن کے واقع ہونے سے ثواب میں کمی آجاتی ہے لیکن سجدہ سہو کرنا لازم نہیں آتا جیسے کوئی تسبیح پڑھنا بھول گیا یا نماز میں رکوع یا سجدے کی تسبیح نہ پڑھی۔ یہ امور سنت ہیں اور ترکِ سنت سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا خواہ وہ دانستہ واقع ہوا یا نادانستہ۔

ثانیاً:۔ وہ غلطیاں جو سہواً واقع ہو جائیں تو حضرات احناف کے نزدیک سجدہ سہو کرنا لازم آتا ہے اور غلطی کی تلافی ہو جاتی ہے۔ ایسی غلطیاں تین قسم کی ہیں:۔ (۱) سہواً کسی فرض کی ادائیگی میں تاخیر ہونا (۲) سہواً کسی واجب کا ترک ہو جانا (۳) سہواً کسی واجب کی ادائیگی میں تاخیر ہو جانا۔ ان میں سے اگر کسی غلطی کا قصداً اور دانستہ وقوع ہوا تو اب سجدۂ سہو سے تلافی نہیں ہوگی بلکہ نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔ کتنے ہی امام بننے والے حضرات دریں ایام نماز کے فرائض و واجبات سے بے خبر ہیں لیکن امامت کو ذریعۂ معاش بنا کر اپنی اور لوگوں کی نمازیں ضائع کر رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ نمازوں کو ضائع کرنے والے اور خواہشات کی پیروی کرنے والے ناخلف ہیں اور وہ جہنم کی غیّ نامی وادی میں پھینکے جائیں۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْهَا بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ۔

ثالثاً:۔ وہ غلطیاں جن کے واقع ہو جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جیسے دورانِ نماز سلام و کلام کیا یا کھا پی بیٹھا، خواہ اس فعل کا وقوع دانستہ ہوا یا نادانستہ۔ ہر حال میں نماز ٹوٹ جاتی ہے، دوبارہ پڑھی جائے گی اور سجدۂ سہو یہاں کچھ نہیں بنا سکے گا۔ اسی طرح نماز پڑھی جس کی چار رکعت تھیں اور سلام پھیرنے کے بعد کلام بھی کر لیا۔ اس کے بعد یاد آیا کہ تین یا پانچ رکعت پڑھی ہیں یہ نماز دوبارہ پڑھی جائے گی اب سجدۂ سہو سے کچھ نہیں بنے گا۔

رابعاً:۔ قرأت کی وہ غلطیاں جن کے واقع ہو جانے سے کفر لازم آجاتا ہے۔ یہ غلطیاں اہلِ علم حضرات سے معلوم کر لی جائیں کیونکہ ان کا پیشِ نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔ اگر خدانخواستہ کسی سے ایسی غلطی واقع ہو جائے تو نہ صرف یہ کہ نماز فاسد ہو گئی بلکہ وہ شخص اسلام کے دائرے سے باہر ہو جاتا ہے چاہیئے کہ فوراً توبہ کرے، از سرِ نو دائرۂ اسلام میں آئے اور پھر اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ: "إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى، أَثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا؟ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ. فَإِنْ كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلّٰى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ. وَإِنْ كَانَتْ رَابِعَةً. فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمٌ لِلشَّيْطَانِ"

اور یاد نہ رہے کہ کتنی پڑھی ہے تین رکعتیں یا چار؟ تو اسے چاہیئے کہ ایک رکعت اور پڑھ کر دو سجدے کرلے، بیٹھے ہوئے سلام سے پہلے۔ اگر یہ رکعت اس نے پانچویں پڑھی ہوگی تو دونوں سہو کے سجدوں سے مل کر یہ بھی دوگانہ ہو جائے گا اور اگر یہ حقیقت میں چوتھی ہے تو یہ دونوں سجدے شیطان کی رسوائی کے لیے ہو جائیں گے۔

۶۳ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَوَخَّ الَّذِي يَظُنُّ أَنَّهُ نَسِيَ مِنْ صَلٰوتِهِ. فَلْيُصَلِّهِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَهُوَ جَالِسٌ.

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں بھول جائے تو بھولی ہوئی کے مطابق سوچ کر رائے قائم کرے اور اس کے مطابق نماز پڑھے پھر چاہیئے کہ بیٹھ کر سہو کے دو سجدے کرلے۔

۶۴ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَفِيفِ بْنِ عَمْرٍو السَّهْمِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَكَعْبَ الْأَحْبَارِ؛ عَنِ الَّذِي يَشُكُّ فِي صَلٰوتِهِ فَلَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى، أَثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا؟ فَكِلَاهُمَا قَالَ: لِيُصَلِّ رَكْعَةً أُخْرٰى، ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ، وَهُوَ جَالِسٌ.

عطا بن یسار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اور حضرت کعب احبار سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جسے شک ہو جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کتنی نماز پڑھی ہے آیا تین رکعتیں یا چار؟ دونوں حضرات نے فرمایا کہ اسے ایک رکعت اور پڑھنی چاہیئے اور پھر چاہیئے کہ بیٹھ کر دو سجدے کرلے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ النِّسْيَانِ فِي الصَّلٰوةِ، قَالَ لِيَتَوَخَّ أَحَدُكُمُ الَّذِي يَظُنُّ أَنَّهُ نَسِيَ مِنْ صَلٰوتِهِ، فَلْيُصَلِّهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب نماز میں بھول جانے کے متعلق پوچھا جاتا تو فرماتے کہ بھولی ہوئی نماز کے متعلق سوچے اور جو رائے قائم ہو اس کے مطابق نماز پڑھے۔

بَابُ مَنْ قَامَ بَعْدَ الْإِتْمَامِ أَوْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ

باب ۱۷ - جو نماز پوری کر لینے یا دو رکعتیں پڑھ لینے کے بعد سہواً کھڑا ہو جائے

۶۵ - حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ. فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ، وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ، كَبَّرَ. ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ. ثُمَّ سَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے تو لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز پوری کر لی اور ہم سلام کے منتظر تھے تو آپ نے تکبیر کہی اور سلام سے پہلے بیٹھے ہوئے دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا۔

۶۶ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ؛

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی

marfat.com
Marfat.com

اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الظُّهْرَ. فَقَامَ فِي اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يَجْلِسْ فِيْهِمَا فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ فِيْمَنْ سَهَا فِي صَلٰوتِهٖ، فَقَامَ بَعْدَ اِتْمَامِهِ الْاَرْبَعَ، فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ذَكَرَ اَنَّهٗ قَدْ كَانَ اَتَمَّ اِنَّهٗ يَرْجِعُ. فَيَجْلِسُ وَلَا يَسْجُدُ. وَلَوْ سَجَدَ اِحْدَى السَّجْدَتَيْنِ لَمْ اَرَ اَنْ يَسْجُدَ الْاُخْرٰى. ثُمَّ اِذَا قَضٰى صَلٰوتَهٗ. فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. بَعْدَ التَّسْلِيْمِ.

اور دو رکعت کے بعد نہیں. بیٹھنے کے کھڑے ہو گئے جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو دو سجدے کیے اور ان کے بعد سلام پھیرا۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو چار رکعتیں پڑھ لینے کے بعد سہو اکھڑے ہو جائے، قرأت پڑھے، رکوع کرے اور جب رکوع سے سر اٹھائے تو اسے یاد آئے کہ وہ پوری نماز پڑھ چکا تھا وہ واپس لوٹ آئے یعنی بیٹھ جائے اور سجدہ نہ کرے اگر دونوں میں سے ایک سجدہ کر لیا ہے تو دوسرا نہ کرے جب نماز پوری کر لے تو اسے چاہیے کہ بیٹھا ہوا دو سجدے کرے سلام کے بعد۔

بَابُ النَّظَرِ فِي الصَّلٰوةِ اِلٰى مَا يَشْغَلُكَ عَنْهَا

نماز میں غافل کرنے والی چیز کو دیکھنا

۶۷۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ. عَنْ اُمِّهٖ: اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَهْدٰى اَبُوْ جَهْمِ بْنُ حُذَيْفَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَمِيْصَةً شَامِيَّةً. لَهَا عَلَمٌ. فَشَهِدَ فِيْهَا الصَّلٰوةَ. فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: "رُدِّيْ هٰذِهِ الْخَمِيْصَةَ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ. فَاِنِّيْ نَظَرْتُ اِلٰى عَلَمِهَا فِي الصَّلٰوةِ فَكَادَ يَفْتِنُنِيْ"

حضرت ابوجہم بن حذیفہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک شامی چادر تحفے کے طور پر بھیجی جس میں نقش و نگار تھے آپ نے اس کے ساتھ نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ چادر ابوجہم کو لوٹا دو کیونکہ میں نے نماز میں اس کے بیل بوٹے دیکھے پس قریب تھا کہ مجھے بھلا دیتے۔

۶۸۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَمِيْصَةً لَهَا عَلَمٌ، ثُمَّ اَعْطَاهَا اَبَا جَهْمٍ. وَاَخَذَ مِنْ اَبِيْ جَهْمٍ اَنْبِجَانِيَّةً لَهٗ. فَقَالَ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. وَلِمَ؟ فَقَالَ: "اِنِّيْ نَظَرْتُ اِلٰى عَلَمِهَا فِي الصَّلٰوةِ"

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چادر اوپر لی جس میں بیل بوٹے تھے۔ پھر وہ حضرت ابوجہم کو دے کر ان سے ان کی سادہ چادر لے لی وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ میں نے نماز میں اس کے بیل بوٹے دیکھے تھے۔

۶۹۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ: اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ، كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ حَائِطِهٖ. فَطَارَ دُبْسِيٌّ فَطَفِقَ يَتَرَدَّدُ يَلْتَمِسُ مَخْرَجًا. فَاَعْجَبَهٗ ذٰلِكَ. فَجَعَلَ يُتْبِعُهٗ بَصَرَهٗ سَاعَةً ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى صَلٰوتِهٖ فَاِذَا هُوَ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى؟ فَقَالَ، لَقَدْ اَصَابَتْنِيْ فِيْ مَالِيْ هٰذَا فِتْنَةٌ. فَجَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ الَّذِيْ

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے تو ایک چڑیا اڑ کر باغ سے باہر نکلنے کا راستہ ڈھونڈ رہی تھی وہ اس بات سے خوش ہوئے اور کچھ دیر اسے دیکھتے رہے پھر جب نماز کا خیال آیا تو بھول گئے کہ کتنی پڑھی ہے۔ فرمایا کہ میرے اس مال نے مجھے آزمائش میں ڈال دیا۔ پس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر وہ واقعہ عرض کر دیا جو باغ

marfat.com
Marfat.com

اَصَابَهٗ فِیْ حَائِطِهٖ مِنَ الْفِتْنَةِ. وَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. هُوَصَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَضَعْهُ حَيْثُ شِئْتَ.

میں پیش آیا اور کہا کہ یارسول اللہ! وہ راہِ خدا صدقہ ہے جہاں آپ چاہیں اسے خرچ فرمائیں۔

۷۰۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ، اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يُصَلِّیْ فِیْ حَائِطٍ لَهٗ بِالْقُفِّ وَادٍ مِّنْ اَوْدِيَةِ الْمَدِيْنَةِ. فِیْ زَمَانِ الثَّمَرِ، وَالنَّخْلُ قَدْ دُلِّيَتْ، فَهِیَ مَطْوَّقَةٌ بِثَمَرِهَا. فَنَظَرَ اِلَيْهَا. فَاَعْجَبَهٗ مَارَاٰی مِنْ ثَمَرِهَا. ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی صَلٰوتِهٖ فَاِذَا هُوَ لَا يَدْرِیْ كَمْ صَلّٰی؟ فَقَالَ: لَقَدْ اَصَابَتْنِیْ فِیْ مَالِیْ هٰذَا فِتْنَةٌ فَجَآءَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةٌ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ. وَقَالَ: هُوَ صَدَقَةٌ. فَاجْعَلْهُ فِیْ سُبُلِ الْخَيْرِ. فَبَاعَهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفًا. فَسُمِّیَ ذٰلِكَ الْمَالُ، الْخَمْسِيْنَ.

عبداللہ بن ابوبکر سے روایت ہے کہ ایک انصاری اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے جو قف میں تھا جو مدینہ منورہ کی ایک وادی ہے جبکہ پھل پک کر لٹکے ہوئے تھے اور ٹہنیاں پھلوں سے لدی ہوئی تھیں۔ انہوں نے اس کی طرف دیکھا اور پھلوں کو دیکھ کر خوش ہوئے پھر جب نماز کا خیال آیا تو یاد نہ رہا کہ کتنی پڑھی ہے فرمایا کہ میری اس مال سے آزمائش ہوئی ہے لہٰذا وہ خلیفہ وقت حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں واقعہ سنایا اور کہا کہ وہ صدقہ ہے۔ پس اسے بھلائی کے کاموں میں خرچ کیجیے پس حضرت عثمان نے اسے پچاس ہزار میں بیچ دیا تو اس باغ کا نام پچاس ہزارہ پڑ گیا۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۴۔ كِتَابُ السَّهْوِ

کتاب السہو

بَابُ الْعَمَلِ فِي السَّهْوِ

نماز میں بھول جانے پر کیا کرے۔

۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي، جَاءَهُ الشَّيْطَانُ، فَلَبَسَ عَلَيْهِ، حَتّٰى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلّٰى فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ، وَهُوَ جَالِسٌ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آکر بہلانے لگتا ہے یہاں تک کہ اسے یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے جب تم میں سے کسی کو یہ مرحلہ درپیش آئے تو اسے چاہیئے کہ بیٹھے ہوئے دو سجدے کرلے۔

۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنِّي لَأَنْسٰى أَوْ أُنَسّٰى لِأَسُنَّ".

امام مالک تک یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس لیے بھولتا یا بھلایا جاتا ہوں تاکہ اسے پیدا کردوں

۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، فَقَالَ: إِنِّي أَهِمُّ فِي صَلَاتِي، فَيَكْثُرُ ذٰلِكَ عَلَيَّ. فَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: امْضِ فِي صَلَاتِكَ فَإِنَّهُ لَنْ يَذْهَبَ عَنْكَ، حَتّٰى تَنْصَرِفَ وَأَنْتَ تَقُولُ: مَا أَتْمَمْتُ صَلَاتِي.

امام مالک تک یہ بات پہنچی کہ ایک شخص نے حضرت قاسم بن محمد سے کہا کہ مجھے نماز میں کثرت سے وہم ہوجاتا ہے۔ قاسم بن محمد نے فرمایا کہ تم اپنی نماز جاری رکھو کیونکہ یہ تم سے دور نہیں ہوگا یہاں تک کہ جب تم فارغ ہوجاؤ گے تو کہو گے کہ میں نے پوری نماز نہیں پڑھی۔

ف۔ محدث ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ یہ روایت مجھے حدیث کی کسی کتاب میں مسنداً یا مقطوعاً نہیں ملی اور یہ ان چار حدیثوں میں سے ہے جن کا موطاء امام مالک کے سوا حدیث کی اور کسی کتاب میں وجود نہیں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۵۔ كِتَابُ الْجُمُعَةِ

کتاب الجمعہ

بَابُ الْعَمَلِ فِي غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے روز غسل کرنے کا بیان

۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْأُوْلٰى، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً. وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ. فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً. وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ. وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً. وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً. فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ، حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ، يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے غسل جنابت کی طرح جمعہ کے روز غسل کیا پھر پہلی ساعت میں روانہ ہوا تو اس کے لیے اونٹ کی قربانی کا ثواب ہے اور جو دوسری ساعت میں روانہ ہوا اس کے لیے گائے کی قربانی کا اور جو تیسری ساعت میں چلا تو اس کے لیے مینڈھے کی قربانی کا اور جو چوتھی ساعت میں روانہ ہوا اس کے لیے مرغ خیرات کرنے کا اور جو پانچویں ساعت میں چلا تو اس کے لیے راہِ خدا میں انڈا دینے کا ثواب ہے اور جب امام نکلتا ہے تو فرشتے وعظ سننے لگتے ہیں۔

۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ جمعہ کے روز غسل کرنا غسلِ جنابت کی طرح ہر بالغ پر واجب ہے۔

۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ؛ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ. فَقَالَ عُمَرُ: أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ؟ فَقَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوْقِ، فَسَمِعْتُ النِّدَاءَ، فَمَا زِدْتُ عَلٰى أَنْ تَوَضَّأْتُ. فَقَالَ عُمَرُ: وَالْوُضُوْءَ أَيْضًا؟ وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ.

سالم بن عبداللہ نے فرمایا کہ صحابۂ کرام میں سے ایک صاحب اس وقت مسجد میں آئے جب حضرت عمر خطبہ دے رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آنے کا کونسا وقت ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اے امیر المؤمنین! جب میں بازار سے لوٹا تو میں نے اذان سُنی۔ پس میں نے صرف وضو ہی کیا ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ صرف وضو، حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کا حکم بھی فرمایا کرتے تھے۔

marfat.com

Marfat.com

۴۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے روز غسل کرنا سمجھ بالغ پر واجب ہے۔

۵۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ، فَلْيَغْتَسِلْ"

قَالَ مَالِكٌ، مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، أَوَّلَ النَّهَارِ وَهُوَ بُرَيْدَانِ لَهُ، غُسْلَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّ ذٰلِكَ الْغُسْلَ لَا يُجْزِي عَنْهُ، حَتّٰى يَغْتَسِلَ لِرَوَاحِهِ. وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، فِي حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ، "إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ".

قَالَ مَالِكٌ: وَمَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، مُعْتَجِلًا أَوْ مُؤَخِّرًا، وَهُوَ يَنْوِي بِذٰلِكَ غُسْلَ الْجُمُعَةِ. فَأَصَابَهُ مَا يَنْقُضُ وُضُوْءَهُ. فَلَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا الْوُضُوْءُ. وَغُسْلُهُ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ.

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم میں سے نماز جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل کر لینا چاہیئے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے روز صبح کے وقت غسل کیا اور اس سے غسل جمعہ کی نیت کی تو یہ غسل اس کے لیے کافی نہیں ہوگا جب تک روانگی کے وقت غسل نہ کرے کیونکہ ابن عمر کی روایت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم میں سے نماز جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل کرنا چاہیئے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے روز جلدی یا دیر سے غسل کیا اور اس سے اس نے غسل جمعہ کی نیت کی پھر اس کا وضو ٹوٹ گیا تو اسے وضو ہی کرنا ہوگا اور غسل اس کا وہی کافی ہے ف

ف۔ امام مالک کے نزدیک نماز جمعہ کے قریب غسل کرنا ضروری ہے۔ اگر کافی دیر پہلے یا صبح کو غسل کیا تھا تو نماز جمعہ کی حاضری کے لیے دوبارہ غسل کرے۔ لیکن احناف کے نزدیک پہلا غسل ہی کافی ہے اگرچہ اس کے بعد مشقت کا کام کیا یا پسینہ آیا ہو، ہاں غسل کرے تو نور علیٰ نور لیکن ضروری نہیں۔ ابتداء میں غسل جمعہ بھی غسل جنابت کی طرح واجب اور ضروری تھا کیونکہ مسجد نبوی تنگ اور لوگوں کے کپڑے بہت موٹے جھوٹے ہوتے تھے۔ جب دونوں چیزوں میں کشائش ہو گئی تو وجوب کا حکم منسوخ فرما دیا گیا کہ اب غسل جمعہ مستحب ہے کرنے والے کو ثواب ملے گا اور نہ کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ اور صاحبین رحمۃ اللہ علیہم کا یہی مذہب ہے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح معانی الآثار میں ایسی بیس احادیث پیش کی ہیں جن سے معلوم ہو رہا ہے کہ غسل جمعہ واجب ہے اس کے بعد اٹھارہ احادیث و آثار پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ وجوب کا حکم منسوخ ہو گیا تھا اور جمعہ کے روز غسل کرنے میں فضیلت ضرور ہے کہ غسل کرنے والے کو ثواب ملے گا۔ منسوخ ہونے کی وجوہات کا ذکر حضرت عبد اللہ ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایتوں میں موجود ہے۔

موطاء امام مالک کے اس باب کی تیسری روایت میں ہے کہ حضرت عمر کے دوران خطبہ ایک آدمی دیر سے نماز جمعہ میں آیا جس نے غسل نہ کیا اور صرف وضو کر کے آ شامل ہوا تھا۔ اس کے متعلق ابن وہب اور ابن القاسم کی روایتوں میں ہے کہ وہ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عثمان جیسے سنت رسول کے پیکر سے یہ کیسے متصور ہو سکتا ہے کہ وہ کسی واجب یا سنت مؤکدہ کو ترک کرتے اگر واجب ہوتا

marfat.com
Marfat.com

بَابٌ ۲ مَاجَاءَ فِي الْإِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الْإِمَامِ يَخْطُبُ

جب امام خطبہ پڑھے تو سامعین خاموش رہیں

۶ ۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، لَغَوْتَ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش رہو اور امام جمعہ کے روز خطبہ دے رہا ہو تو تم نے بیہودہ حرکت کی۔

۷ ۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ الْقُرَظِيِّ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، يُصَلُّونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، حَتّٰى يَخْرُجَ عُمَرُ. فَإِذَا خَرَجَ عُمَرُ. وَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُونَ (قَالَ ثَعْلَبَةُ) جَلَسْنَا نَتَحَدَّثُ. فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُونَ، وَقَامَ عُمَرُ يَخْطُبُ، أَنْصَتْنَا، فَلَمْ يَتَكَلَّمْ مِنَّا أَحَدٌ.

ثعلبہ بن ابو مالک قرظی نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں جمعہ کے روز ہم حضرت عمر کے آنے تک نماز پڑھتے رہتے جب حضرت عمر آجاتے اور منبر پر بیٹھتے اور مؤذن اذان کہہ دیتے تو ثعلبہ نے کہا کہ ہم بیٹھے باتیں کرتے رہتے جب مؤذن خاموش خاموش ہو جاتے اور حضرت عمر خطبہ دینے کھڑے ہوتے تو ہم خاموش ہو جاتے اور ہم میں سے کوئی ایک بھی باتیں نہ کرتا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَخُرُوجُ الْإِمَامِ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَكَلَامُهُ يَقْطَعُ الْكَلَامَ.

ابن شہاب نے فرمایا کہ امام کا آنا نماز کو اور اس کا کلام کرنا باتیں کرنے کو ختم کر دیتا ہے۔

۸ ۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ؛ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ يَقُولُ، فِي خُطْبَتِهِ، قَلَّ مَا يَدَعُ ذٰلِكَ إِذَا خَطَبَ. إِذَا قَامَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاسْتَمِعُوا وَأَنْصِتُوا. فَإِنَّ لِلْمُنْصِتِ، الَّذِي لَا يَسْمَعُ، مِنَ الْحَظِّ مِثْلَ مَا لِلْمُنْصِتِ السَّامِعِ. فَإِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَاعْدِلُوا الصُّفُوفَ، وَحَاذُوا بِالْمَنَاكِبِ. فَإِنَّ اعْتِدَالَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ.

ثُمَّ لَا يُكَبِّرُ، حَتّٰى يَأْتِيَهُ رِجَالٌ قَدْ وَكَّلَهُمْ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ، فَيُخْبِرُونَهُ أَنْ قَدِ اسْتَوَتْ، فَيُكَبِّرُ.

مالک بن ابو عامر سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، خطبے میں فرمایا کرتے اور شاذ و نادر ہی آپ نے یہ نہ کہا ہو کہ جب امام جمعہ کے روز خطبہ دینے کھڑا ہو تو غور سے سنو اور خاموش رہو کیونکہ خاموش رہنے والا اگر خطبہ نہ سن سکے تو اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا سننے والے خاموش کو ملتا ہے جب نماز کی اقامت کہی جائے تو صفیں سیدھی کر لیا کرو اور کندھے برابر کر لو کیونکہ صفوں کے برابر کرنے میں نماز کی تکمیل ہے پھر اس وقت تک تکبیر تحریمہ نہ کہتے جب تک جن آدمیوں کو صفیں درست کرنے پر مقرر فرمایا تھا وہ یہ نہ بتاتے کہ درست

تو حضرت عمر ضرور انہیں حکم دیتے کہ غسل کر کے نماز پڑھیں۔ وہ نہ سہی تو دوسرے صحابۂ کرام انہیں تلقین کر کے واجب یا سنت مؤکدہ کو ادا کرنے کی جانب متوجہ کرتے۔ سب کی خاموشی اور غسل کرنے کا حکم نہ دیتے سے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا اس بات پر اجماع ثابت ہو گیا اور غسل جمعہ واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

۹۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَاٰى رَجُلَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. فَحَصَبَهُمَا، اَنِ اصْمُتَا.

۱۰۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ. فَشَمَّتَهُ الْقَوْمُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ. فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ: لَا تَعُدْ.

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ: اَنَّهٗ سَاَلَ بْنَ شِهَابٍ عَنِ الْكَلَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، اِذَا نَزَلَ الْاِمَامُ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ اَنْ يُكَبِّرَ. فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دو آدمیوں کو باتیں کرتے دیکھا اور امام جمعہ کے روز خطبہ سے پہلے تو چپ کرانے کے لیے انہیں کنکریاں ماریں۔

امام مالک نے ابن شہاب سے جمعہ کے روز اس وقت کلام کرنے کے متعلق پوچھا جب امام منبر سے اتر آئے اور تکبیر تحریمہ سے پہلے۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام مالک نے ابن شہاب سے جمعہ کے روز امام کے منبر سے اترنے اور تکبیر ہونے سے پہلے بات کرنے کے متعلق پوچھا تو ابن شہاب نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

باب ۳ فِيْمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جس نے نماز جمعہ کی رکعت پائی

۱۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ، مَنْ اَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً، فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ. وَهِيَ السُّنَّةُ

قَالَ مَالِكٌ وَعَلٰى ذٰلِكَ اَدْرَكْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا. وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً، فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ"

ابن شہاب فرمایا کرتے تھے کہ جس نے نماز جمعہ کی ایک رکعت پائی تو دوسری خود پڑھ لے۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ یہ سنت ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے اپنے شہر کے اہل علم کو اسی پر پایا ہے اور یہ اس لیے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے ایک رکعت پائی اس نے نماز پالی۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الَّذِيْ يُصِيْبُهٗ زِحَامٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَيَرْكَعُ وَلَا يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يَسْجُدَ، حَتّٰى يَقُوْمَ الْاِمَامُ، اَوْ يَفْرُغَ الْاِمَامُ مِنْ صَلٰوتِهٖ: اَنَّهٗ، اِنْ قَدَرَ عَلٰى اَنْ يَسْجُدَ، اِنْ كَانَ قَدْ رَكَعَ، فَلْيَسْجُدْ اِذَا قَامَ النَّاسُ. وَاِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلٰى اَنْ يَسْجُدَ، حَتّٰى يَفْرُغَ الْاِمَامُ مِنْ صَلٰوتِهٖ، فَاِنَّهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَبْتَدِئَ صَلٰوتَهٗ ظُهْرًا اَرْبَعًا.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے جمعہ کے روز رکوع کر لیا لیکن زیادہ بھیڑ کے باعث سجدہ نہ کر سکا یہاں تک کہ امام کھڑا ہو گیا یا امام نماز سے فارغ ہو گیا تو جو رکوع کر چکا ہے وہ جب لوگ کھڑے ہو جائیں اگر اس وقت سجدہ کر سکتا ہے تو کر لینا چاہیے اور اگر امام کے نماز سے فارغ ہونے تک سجدہ نہ کر سکے تو مجھے یہ پسند ہے کہ وہ ظہر کی چار رکعتیں شروع کر دے۔

باب ۴ مَا جَاءَ فِيْمَنْ رَعَفَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جس کی نماز جمعہ کے وقت نکسیر پھوٹ نکلے

۱۲۔ قَالَ مَالِكٌ، مَنْ رَعَفَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْاِمَامُ

امام مالک نے فرمایا کہ جس کی جمعہ کے روز نکسیر پھوٹ نکلی

marfat.com
Marfat.com

يَخْطُبُ، فَخَرَجَ فَلَمْ يَرْجِعْ، حَتّٰى فَرَغَ الْإِمَامُ مِنْ صَلٰوتِهٖ. فَإِنَّهٗ يُصَلِّي أَرْبَعًا.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الَّذِي يَرْكَعُ رَكْعَةً مَعَ الْإِمَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. ثُمَّ يَرْعُفُ فَيَخْرُجُ، فَيَأْتِي وَقَدْ صَلَّى الْإِمَامُ الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا: أَنَّهٗ يَبْنِي بِرَكْعَةٍ أُخْرٰى مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ.

قَالَ مَالِكٌ: لَيْسَ عَلٰى مَنْ رَعَفَ، أَوْ أَصَابَهٗ أَمْرٌ لَا بُدَّ لَهٗ مِنَ الْخُرُوجِ. أَنْ يَسْتَأْذِنَ الْإِمَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ.

اور امام خطبہ دے رہا تھا پس وہ باہر نکلا اور امام کے نماز سے فارغ ہونے تک واپس نہ آیا تو وہ چار رکعتیں پڑھے

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے جمعہ کے روز امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر اس کی نکسیر جاری ہوگئی تو وہ باہر نکل گیا اور اس وقت آیا جبکہ امام دونوں رکعتیں پڑھ چکا تھا تو اگر اس نے کلام نہیں کیا

امام مالک نے فرمایا کہ جمعہ کے روز جس کی نکسیر پھوٹ نکلے یا کوئی ایسی بات واقع ہو جائے جس کے باعث نکلنا پڑے تو نکلنے کے لیے امام سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّعْيِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے روز سعی کرنے کا بیان

۱۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهٗ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ - فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقْرَؤُهَا - إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَامْضُوا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ -.

قَالَ مَالِكٌ: وَإِنَّمَا السَّعْيُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ الْعَمَلُ وَالْفِعْلُ. يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى - وَإِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْأَرْضِ -، وَقَالَ تَعَالٰى - وَأَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى وَهُوَ يَخْشٰى -، وَقَالَ - ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعٰى -، وَقَالَ - إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى -.

قَالَ مَالِكٌ: فَلَيْسَ السَّعْيُ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهٖ بِالسَّعْيِ عَلَى الْأَقْدَامِ، وَلَا الْإِشْتِدَادِ، وَإِنَّمَا عَنَى الْعَمَلَ وَالْفِعْلَ.

امام مالک نے ابن شہاب سے ارشاد باری تعالیٰ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ..... کے بارے میں پوچھا تو ابن شہاب نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَامْضُوا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ..... پڑھا کرتے تھے۔

امام مالک نے فرمایا کہ سعی سے یہاں قرآن مجید میں عمل اور فعل مراد ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: - وَإِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْأَرْضِ -، وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَأَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى وَهُوَ يَخْشٰى -، وَقَالَ - ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعٰى -، وَقَالَ - إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى -

امام مالک نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب میں یہاں سعی سے مراد پیروں سے چلنا یا دوڑنا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد عمل اور فعل ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْإِمَامِ يَنْزِلُ بِقَرْيَةٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ

دوران سفر جمعہ پڑھنے کے لیے امام کا کسی گاؤں میں اترنا

۱۴۔ قَالَ مَالِكٌ: إِذَا نَزَلَ الْإِمَامُ بِقَرْيَةٍ تَجِبُ فِيهَا الْجُمُعَةُ، وَالْإِمَامُ مُسَافِرٌ. فَخَطَبَ وَجَمَّعَ بِهِمْ، فَإِنَّ أَهْلَ تِلْكَ الْقَرْيَةِ وَغَيْرَهُمْ يُجَمِّعُونَ مَعَهٗ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب امام ایسے گاؤں میں اترے جس میں جمعہ واجب ہے اور مسافر امام نے خطبہ دیا اور لوگوں کو جمعہ پڑھایا تو اس گاؤں والے اور دوسرے لوگ بھی اس کے ساتھ جمعہ پڑھ لیں

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ، وَإِنَّ جُمُعَةَ الْإِمَامِ وَهُوَ مُسَافِرٌ، بِقَرْيَةٍ لَا تَجِبُ فِيهَا الْجُمُعَةُ، فَلَا جُمُعَةَ لَهُ، وَلَا لِأَهْلِ تِلْكَ الْقَرْيَةِ. وَلَا لِمَنْ جَمَّعَ مَعَهُمْ مِنْ غَيْرِهِمْ. وَلْيُتِمَّ أَهْلُ تِلْكَ الْقَرْيَةِ وَغَيْرُهُمْ، مِمَّنْ لَيْسَ بِمُسَافِرٍ، الصَّلٰوةَ.

امام مالک نے فرمایا کہ مسافر امام نے ایسے گاؤں میں جمعہ پڑھایا جس میں جمعہ نہیں جائز تو امام کا جمعہ نہ ہوا اور اس گاؤں والوں کا اور ان دوسرے لوگوں کا جنہوں نے اس کے ساتھ جمعہ پڑھا اس گاؤں والے اور دوسرے لوگوں کو جو مسافر نہیں ہیں پوری نماز ظہر ادا کرنی چاہیئے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا جُمُعَةَ عَلَى مُسَافِرٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ مسافر پر جمعہ نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی اس ساعت کا بیان جس میں دعا قبول ہوتی ہے

۱۵۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: "فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ" وَأَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، يُقَلِّلُهَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روز جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے نماز کی حالت میں پائے تو اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا سوال کرے وہ اسے عطا فرما دی جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ وہ تھوڑا وقت ہے۔

۱۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ، خَرَجْتُ إِلَى الطُّورِ، فَلَقِيتُ كَعْبَ الْأَحْبَارِ، فَجَلَسْتُ مَعَهُ. فَحَدَّثَنِي عَنِ التَّوْرَاةِ، وَحَدَّثْتُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثْتُهُ، أَنْ قُلْتُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، يَوْمُ الْجُمُعَةِ. فِيهِ خُلِقَ آدَمُ. وَفِيهِ أُهْبِطَ مِنَ الْجَنَّةِ. وَفِيهِ مَاتَ. وَفِيهِ مَاتَ. وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ. وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روز جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے نماز کی حالت میں پائے تو اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا سوال کرے وہ اسے عطا فرما دی جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ وہ تھوڑا وقت ہے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں کوہ طور کی جانب نکلا تو کعب احبار سے میری ملاقات ہوئی میں ان کے پاس بیٹھ گیا وہ مجھے توریت کے بیانات سناتے اور میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات سناتا۔ احادیث بیان کرتے ہوئے میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے جمعہ بہتر ہے۔ اسی روز حضرت آدم پیدا کیے گئے اسی میں جنت سے اتارے گئے اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی اسی میں وفات پائی اور اسی میں قیامت قائم ہوگی جنوں اور انسانوں کے سوا کوئی جاندار ایسا نہیں جو صبح صادق سے طلوع آفتاب تک قیامت

ف۔ جمعہ کی مذکورہ ساعت کے بارے میں بیالیس ۴۲ اقوال ہیں۔ سب سے قوی تر دو قول ہیں۔ (۱) وہ ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز ختم ہونے تک ہے (۲) وہ ساعت جمعہ کے روز نماز عصر سے نماز مغرب تک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ساعت کو مختصر سی بتایا اور فرمایا ہے کہ صاحب ایمان اگر اسے نماز کی حالت میں پائے (نماز کا انتظار بھی حالت نماز ہے) تو اپنے پروردگار سے جو دعا کرے گا قبول ہوگی کیونکہ اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ۔

marfat.com
Marfat.com

مُصِيْخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، مِنْ حِيْنِ تُصْبِحُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ. اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ. وَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ، يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا ، اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ" قَالَ كَعْبٌ: ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ: بَلْ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ. فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَلَقِيْتُ بَصْرَةَ بْنَ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ اَقْبَلْتَ؟ فَقُلْتُ: مِنَ الطُّوْرِ. فَقَالَ، لَوْ اَدْرَكْتُكَ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ اِلَيْهِ، مَا خَرَجْتَ. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا تُعْمَلُ الْمَطِيُّ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَاِلٰى مَسْجِدِيْ هٰذَا، وَاِلٰى مَسْجِدِ اِيْلِيَاءَ اَوْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ" يَشُكُّ. قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ ثُمَّ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ، فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِيْ مَعَ كَعْبِ الْاَحْبَارِ، وَمَا حَدَّثْتُهُ بِهٖ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. فَقُلْتُ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ. قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبَ كَعْبٌ. فَقُلْتُ، ثُمَّ قَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ، فَقَالَ بَلْ هِيَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: صَدَقَ كَعْبٌ. ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: قَدْ عَلِمْتُ اَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ. قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ : فَقُلْتُ لَهٗ اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضْنَنْ عَلَيَّ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ : فَقُلْتُ وَكَيْفَ تَكُوْنُ آخِرَ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ" وَتِلْكَ السَّاعَةُ سَاعَةٌ لَا يُصَلِّيْ فِيْهَا؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِيْ صَلٰوةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ؟" قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ، فَقُلْتُ بَلٰى قَالَ، فَهُوَ ذٰلِكَ .

کے خوف سے چوکنا نہ رہتا ہو اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر کوئی مسلمان نماز کی حالت میں اسے پائے تو جو اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اسے عطا فرما دیا جاتا ہے۔ کعب نے کہا کہ سال میں ایسا ایک دن ہوتا ہے تو میں نے کہا کہ ہر جمعہ میں۔ پس کعب نے توریت پڑھی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ پھر میں بصرہ بن ابوبصرہ سے ملا تو پوچھا کہ آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ میں نے کہا کوہ طور سے۔ کہا اگر آپ اس کی طرف جانے سے پہلے مجھے مل لیتے تو نہ جاتے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نہ تیار کی جائیں سواریاں مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد ایلیا یا بیت المقدس کی طرف۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ پھر میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام سے ہوئی تو میں نے اُن سے کعب احبار کے پاس بیٹھنے اور جو جمعہ کے بارے میں گفتگو ہوئی اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کعب یہ کہتے تھے کہ ایسا سال میں ایک دن ہے حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا کہ کعب نے غلط بیانی کی۔ میں نے کہا کہ پھر کعب نے توریت پڑھ کر کہا کہ ہاں وہ ہر جمعہ میں ہے پس حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب نے سچ کہا پھر حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ میں جانتا ہوں وہ کونسی ساعت ہے حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ مجھے اس کے بارے میں بتائیے اور بخل سے کام نہ لیجیے۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ جمعہ کے روز آخری ساعت ہے حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ وہ جمعہ کی آخری ساعت کس طرح ہو سکتی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "نہیں پاتا بندۂ مسلم اس کو نماز پڑھتے ہوئے مگر" اور یہ وہ ساعت ہے جس میں نماز نہیں پڑھی جاتی حضرت عبداللہ بن اسلام نے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ جو نماز کے انتظار میں بیٹھے تو نماز پڑھنے تک وہ نماز میں شمار ہوتا ہے حضرت ابوہریرہ نے کہا کیوں نہیں۔ کہا پس وہ یہی ہے۔ ف

ف۔ اس حدیث کے الفاظ لَا تُعْمَلُ الْمَطِيُّ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ سے یہی بات سامنے آرہی ہے کہ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ

marfat.com
Marfat.com

بَابُ الْهَيْئَةِ، وَتَخَطِّي الرِّقَابِ، وَاسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کپڑے بدلنا لوگوں کی گردنوں سے پھلانگ اور امام کی طرف منہ کر کے بیٹھنا۔

۱۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا عَلَى أَحَدِكُمْ لَوِ اتَّخَذَ ثَوْبَيْنِ لِجُمُعَتِهِ، سِوَى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ"

یحییٰ بن سعید کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے اوپر کتنا بار ہے اگر تم روزانہ کے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے لیے دو کپڑے بنا رکھو۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ لَا يَرُوحُ إِلَى الْجُمُعَةِ إِلَّا الدَّهَنَ، وَتَطَيُّبَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَرَامًا.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حالتِ احرام کے علاوہ جمعہ کے لیے نہ جاتے مگر تیل اور خوشبو لگا کر۔

۱۸۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ كَانَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ اگر تم میں سے کوئی ظہر کی نماز خرہ میں جا پڑھے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ جمعہ

کے سوا اور کسی مسجد کے لیے اس غرض سے سفر نہ کیا جائے کہ وہاں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہوگا۔ اس حدیث اور لَا تُشَدُّ الرِّحَال کو لے کر علامہ ابن تیمیہ حرانی (المتوفی ۷۲۸ھ) نے قبر النبی کی مردہ ہڈیوں کو جمع کیا اور اس کے مشن کو زندہ کر کے روضۂ مطہرہ اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے سفر کو ناجائز و حرام قرار دیا۔ حالانکہ بیت اللہ قبلۂ اجسام تو روضۂ اطہر قبلۂ ایمان ہے۔ جسم ادھر جھکتے ہیں تو اہل ایمان کے دل ادھر جھکتے ہیں۔ وہاں قریشیوں کا سالانہ اجتماع ہوتا ہے تو یہاں ہر وقت ستر ہزار عرشیوں کا اجتماع رہتا ہے۔ ادھر منہ کر کے سجدے ہو رہے ہیں تو ادھر نگاہیں جھکا کر عرش و فرش سے صلوٰۃ و سلام کے پھول نچھاور کیے جا رہے ہیں۔ شمع رسالت کے پروانے تو زبان حال سے ہر وقت یوں گویا رہتے ہیں۔

مرحبا اے پیک مشتاقان بدہ پیغامِ دوست
تا کنم جان از سرِ رغبت فدائے نامِ دوست

علامہ ابن تیمیہ کا مشن ایمان کے خلاف ایک بھرپور سازش تھی جس کا حکومتِ وقت نے نوٹس لیا اور اس فتنے کو ہمیشہ کے لیے زیرِ زمین دفن کر دیا۔ کئی صدیوں تک فضاؤں میں خاموشی رہی لیکن بارھویں صدی ہجری میں یہ فتنہ نجد سے پھر اٹھ کھڑا ہوا جس کے بارے میں مُنجر صادق نے فرمایا تھا کہ هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔ ایک صدی تک یہ فتنہ اپنی زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہ کر آخرکار پورے خطۂ عرب پر چھا گیا اور دوسری جانب متحدہ ہندوستان کے پایۂ تخت دہلی سے سر نکالا جسے نصاریٰ کی حکومت ہونے کے باعث خوب پر پرزے نکالنے کا موقع ملا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ سازش کتنے ہی بظاہر خوشنما رنگوں میں چاروں طرف سے حملہ آور ہوئی اور کتنے ہی مسلمانوں کو ان کی ایمان جیسی متاعِ عزیز سے محروم کر دیا۔ ان کا ظاہر دیکھیے تو نظر آئے گا کہ حقیقت میں مسلمان یہی ہیں یعنی لَتَحْتَقِرَنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ کے پورے مصداق اور حقیقت کا مطالعہ کیجیے تو يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ مَنَاجِرَهُمْ کی منہ بولتی تصویر نظر آئیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں اور سارے مدعیانِ اسلام کو شیطان کے فریب اور فتنوں سے محفوظ رکھے اور اپنے حبیب پاک، صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام اور فدائی و شیدائی بنائے، آمین۔

marfat.com
Marfat.com

يَقُوْلُ: لَا يُصَلِّيَ اَحَدُكُمْ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَقْعُدَ، حَتّٰى اِذَا قَامَ الْاِمَامُ يَخْطُبُ، جَآءَ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

کے روز جب امام خطبہ دینے کھڑا ہو تو یہ لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتا ہوا آئے۔

قَالَ مَالِكٌ: السُّنَّةُ عِنْدَنَا اَنْ يَسْتَقْبِلَ النَّاسُ الْاِمَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْطُبَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ يَلِي الْقِبْلَةَ وَغَيْرَهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ جمعہ کے روز لوگ امام کی جانب منہ کریں جبکہ وہ خطبہ دینے لگے خواہ ان میں سے کوئی قبلہ کے نزدیک ہو یا دُور۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ، وَالْاِحْتِبَآءِ وَمَنْ تَرَكَهَا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

نماز جمعہ کی قرأت، احتباء کرنا اور بغیر عذر کے نماز جمعہ ترک کرنا

۱۹۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ. عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ، سَاَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ، مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، عَلٰى اِثْرِ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: كَانَ يَقْرَأُ — هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ.

ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ جمعہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورۂ جمعہ کے بعد کونسی سورت پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ آپ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھا کرتے تھے۔

۲۰۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ (قَالَ مَالِكٌ: لَا اَدْرِيْ اَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ لَا) اَنَّهُ قَالَ: "مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَلَا عِلَّةٍ، طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ"

صفوان بن سلیم نے فرمایا کہ جس نے متواتر تین جمعہ ترک کر دیئے بغیر کسی عذر اور بیماری کے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

۲۱۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ خُطْبَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَجَلَسَ بَيْنَهُمَا.

امام جعفر صادق نے امام محمد باقر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز دو خطبے دیئے اور دونوں کے درمیان بیٹھے۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۶۔ كِتَابُ الصَّلٰوةِ فِيْ رَمَضَانَ — کتاب الصلوٰۃ فی رمضان

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ رَمَضَانَ

رمضان میں تراویح پڑھنے کی ترغیب

۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ. ثُمَّ صَلَّى اللَّيْلَةَ الْقَابِلَةَ، فَكَثُرَ النَّاسُ. ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا اَصْبَحَ، قَالَ: "قَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْ صَنَعْتُمْ. وَلَمْ يَمْنَعْنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ" وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ

مروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی پھر اگلی رات پڑھی تو لوگ بہت بڑھ گئے۔ چنانچہ تیسری یا چوتھی رات کو بہت اجتماع ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے دیکھ لیا جو تم نے کیا اور نہیں روکا مجھے تمہارے پاس آنے سے مگر اس خدشہ نے کہ یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے اور یہ رمضان المبارک کی بات ہے۔ **ف**

۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَ بِعَزِيْمَةٍ. فَيَقُوْلُ: "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ"

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ. ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تراویح پڑھنے کی رغبت دلایا کرتے تھے لیکن حکماً نہیں فرماتے تھے چنانچہ فرماتے کہ جس نے قیام کیا رمضان میں ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

ابن شہاب نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال تک قیام رمضان کی صورت یہی رہی اور یہی خلافت

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ساری حیات طیبہ میں صرف دو یا تین رات نماز تراویح پڑھائی ہے اور پھر فرض ہو جانے کے ڈر سے تازیست نہیں پڑھائی۔ حضور نے کتنی رکعتیں پڑھائیں اس کے متعلق روایات مختلف ہیں لیکن یہ بات ختم کر دی گئی اور وہ رکعتیں صحابہ کرام کے لیے بھی سنت قرار نہ پائیں بلکہ یہ بات اس کے بعد بھی ہر ایک کی مرضی پر موقوف رہی کہ جتنی رکعتیں کوئی چاہتا پڑھ لیا کرتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں یہی معمول رہا، یہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پورے

marfat.com
Marfat.com

فِيْ خِلَافَةِ أَبِيْ بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

صدیقی میں اور یہی خلافتِ فاروقی کے شروع میں رہی۔

بَابُ ۲ مَا جَآءَ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ

قیامِ رمضان کے بارے میں

۳۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ؛ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فِيْ رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ. يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ. فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَآءِ عَلٰى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ. فَجَمَعَهُمْ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ. قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً أُخْرٰى، وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ. فَقَالَ عُمَرُ: نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِيْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ تَقُوْمُوْنَ. يُرِيْدُ آخِرَ اللَّيْلِ. وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ أَوَّلَهٗ.

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے فرمایا کہ میں رمضان المبارک میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں آیا تو لوگوں کو متفرق دیکھا کہ کوئی اکیلا اور کوئی چند آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم میرے خیال میں اگر انہیں ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو یہ ایک مثال ہو گی چنانچہ آپ نے انہیں حضرت ابی بن کعب کے پیچھے جمع کر دیا پھر میں کسی دوسری رات میں ان کے ساتھ آیا تو لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ پس حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ اچھی بدعت ہے اور تمہارے سونے کا وقت اس قیام کے وقت سے افضل ہے یعنی رات کا آخری حصہ اور لوگ اگلی رات قیام کیا کرتے تھے۔ ف

دورِ خلافت میں رہا اور کچھ عرصہ یہی حالت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں رہی۔ پھر انہوں نے تراویح کا باقاعدہ انتظام کیا اور تمام صحابۂ کرام کا اس پر اجماع ہو گیا۔ لہٰذا تراویح کی رکعتیں اور جماعت وغیرہ سب سنت خلفائے راشدین ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ف۔ اس روایت کے اندر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان :۔ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ یعنی یہ تو اچھی بدعت ہے اس نے بعض مبتدعین زمانہ کو بہت پریشان کر رکھا ہے۔ وہ حضرات تو مسلمانوں کو بدعتی اور مشرک بتانے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں لیکن حضرت عمر نے تراویح کو بدعت بتا کر اس کی تعریف بھی فرما دی۔ اب وہ کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَّكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔ کا حکم حضرت عمر پر تو لگانے سے ڈرتے ہیں لیکن حضرت عمر کے غلاموں یعنی سچے مسلمانوں کو بدعتی ٹھہرائے بغیر بھی نہیں رہ سکتے لہٰذا چور دروازہ یہ نکالتے ہیں کہ بدعت سے حضرت عمر کی مراد لغوی بدعت تھی ورنہ ہر شرعی بدعت گمراہی ہے۔ گویا حضرت عمر کے زمانے میں جو نماز تراویح کا نام رکعتیں، جماعت اور وقت کا تعین ہوا تو یہ سارے کام شرعی نہیں بلکہ لغوی تھے؟

دوستو! قاعدہ کلیہ یہ نہیں جو اسلام کے ان نادان دوستوں نے گھڑا بلکہ کلیہ یہ ہے کہ ہر وہ نیا کام جو سنت کو مٹائے اسے بدعت کہا جائے گا ایسی ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ سنت اور بدعت ایک دوسری کی ضد ہیں ایک کے عروج میں دوسری کا زوال ہے۔ سنتوں کے زندہ کرنے سے بدعتیں مٹیں گی اور بدعتوں کے پھیلنے سے سنتیں غائب ہو جائیں گی۔ یہی بات سرمایہ ملت کے ایک عظیم الشان نگہبان یعنی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) نے فرمائی ہے :۔ "سنت و بدعت ایک دوسری کی ضد ہیں اور ایک کا وجود دوسری کی نفی کو مستلزم ہے۔ پس ایک کو زندہ کرنا دوسری کو مارنا ہے یعنی سنت کا زندہ کرنا بدعت کو مٹانا ہے

marfat.com
Marfat.com

۴ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ: أَنَّهُ قَالَ: أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيْمًا الدَّارِيَّ أَنْ يَقُوْمَ لِلنَّاسِ بِإِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً. قَالَ: وَقَدْ كَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِالْمِئِيْنَ حَتّٰى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعِصِيِّ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ. وَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ إِلَّا فِيْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ.

سائب بن یزید نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابی بن کعب اور حضرت تمیم داری کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعت نماز پڑھایا کریں۔ فرمایا کہ قاری ہر رکعت میں سو آیتیں پڑھتا یہاں تک طول قیام کے باعث ہم لکڑی کا سہارا لینے پر مجبور ہو جاتے اور ہم فجر کے نزدیک فارغ ہوتے تھے۔ ف

۵۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

یزید بن رومان نے فرمایا کہ حضرت عمر کے زمانہ میں رمضان شریف کے اندر لوگ تئیس ۲۳ رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ ف

۶۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَ الْأَعْرَجَ يَقُوْلُ: مَا أَدْرَكْتُ النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ: وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِيْ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ. فَإِذَا قَامَ بِهَا فِيْ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ.

داود بن حصین نے اعرج کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے لوگوں کو اسی حال میں پایا کہ وہ رمضان میں کافروں پر لعنت کیا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ قاری سورۂ البقرہ کو آٹھ رکعتوں میں پڑھتا اور جب باقی بارہ رکعتیں پڑھی جاتیں تو لوگ دیکھتے کہ وہ ہلکی کر دی ہیں۔

اور اسی طرح برعکس" (مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۲۵۵)۔

ف۔ اس روایت سے تراویح کے علاوہ معلوم ہو رہا ہے کہ وتر کی تین رکعت پڑھنا ہی صحابۂ کرام کا آخری معمول تھا جس پر وہ ہمیشہ قائم رہے اگرچہ ابتداء میں یہ صورت بھی رہی تھی کہ رات کو قیام فرماتے اور آخر میں ایک رکعت ملا کر سب کو وتر بنا لیتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں بھی رمضان اور غیر رمضان کے اندر گیارہ رکعت پڑھنا ہی مذکور ہے (بخاری شریف) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وتر کی تین ہی رکعت ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ف۔ پہلی روایت سے معلوم ہو رہا تھا کہ حضرت عمر کے حکم سے تراویح کی آٹھ رکعتیں پڑھائی جاتی تھیں اور ہر رکعت میں سو آیتیں پڑھی جاتیں یعنی شایانِ شان طریقے سے نہ کہ ہمارے زمانے کے حفاظ کی طرح یوں فجر کے قریب جا کر تراویح سے فارغ ہوتے۔ بعد میں قرأت کم کر کے رکعتوں کی تعداد بیس ۲۰ مقرر فرما۔ ان حضرات کا آخری معمول یہی رہا جس پر چاروں آئمہ کا اتفاق اور ہمیشہ سے اہل حق کا اسی پر عمل ہے واضح رہے کہ نماز تراویح کا نام، باجماعت پڑھنا، وقت کا تعین اور رکعتوں کی تعداد وغیرہ یہ جملہ امور فرمانِ رسالت :۔ تَمَسَّكُوْا بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ کے مطابق خلفائے راشدین کی سنت ہیں جن پر تمام صحابۂ کرام کا اجماع ہے۔ اسی کو نِعْمَةُ الْبِدْعَةِ کہا جو بدعت حسنہ یعنی سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

۷۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ، قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ، كُنَّا نَنْصَرِفُ فِیْ رَمَضَانَ، فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ، مَخَافَةَ الْفَجْرِ.

عبداللہ بن ابوبکر نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ رمضان میں جب ہم فارغ ہوتے تو خدام سے سحری کا کھانا جلدی لانے کے لیے کہتے۔ ڈر تھا کہ فجر طلوع نہ ہو جائے۔

وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ؛ اَنَّ ذَكْوَانَ، اَبَا عَمْرٍو (وَكَانَ عَبْدًا لِعَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَاَعْتَقَتْهُ، عَنْ دُبُرٍ مِنْهَا) كَانَ یَقُوْمُ یَقْرَاُ لَهَا فِیْ رَمَضَانَ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ ذکوان (جو حضرت عائشہ صدیقہ کے غلام تھے اور جنہیں مدبّر کر دیا تھا) وہ رمضان میں کھڑے ہوتے اور انہیں قرآن مجید سناتے۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۷۔ كِتَابُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

کتاب صلوٰۃ اللیل

بَابُ مَا جَآءَ فِي صَلٰوةِ اللَّيْلِ

باب ماجاء فی صلوٰۃ اللیل

نماز تہجد کا بیان

۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ. عَنْ رَجُلٍ عِنْدَهُ رِضًا: اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، "مَا مِنِ امْرِئٍ تَكُوْنُ لَهُ صَلٰوةٌ بِلَيْلٍ، يَغْلِبُهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ، اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَجْرَ صَلٰوتِهِ، وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی ہمیشہ رات کو نماز پڑھے اور کسی رات نیند اس پر غلبہ پالے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نماز کا ثواب ہی لکھتا ہے اور وہ نیند اس کے لیے صدقہ شمار ہوگی۔ ف

۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ. فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ، فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا. قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سویا کرتی اور میرے پیر آپ کے قبلہ کی جانب ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے اشارہ کر دیتے تو میں اپنے پیر سمیٹ لیتی اور جب آپ قیام فرماتے تو میں پھیلا لیتی انہوں نے فرمایا کہ ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهِ، فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں اونگھے تو اسے سو جانا چاہیے تاکہ نیند کا غلبہ جاتا رہے کیونکہ جب کوئی اونگھتا ہوا نماز پڑھے گا تو اسے کیا معلوم کہ

ف۔ یہ اللہ تعالیٰ کا سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں کرم بالائے کرم ہے کہ امتِ محمدیہ کا کوئی قائم اللیل فرد اگر کسی رات نیند سے بیدار نہ ہو سکے تب بھی اسے نماز پڑھنے اور شب بیداری کرنے کا ثواب مل جاتا ہے اور اس رات کے سونے کو انعام قرار دے دیا جاتا ہے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔ معلوم ہوا کہ دارین کی ساری بہار ہی حبیبِ پروردگار کی غلامی سے ہمکنار رہتی ہے یعنی خدا کی رحمت کے بادل بھی ایسے ہی سعادت مند لوگوں پر اُمڈ کر برسنے کے لیے تیار رہتے ہیں جو جان و دل سے فدائے شفیع روزِ شمار ہوتے ہیں:۔
اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

marfat.com
Marfat.com

عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ، فَيَسُبُّ نَفْسَهُ".

استغفار کرنے کے بجائے اپنے آپ کو برا بھلا کہنے لگے۔

۴ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ امْرَأَةً مِنَ اللَّيْلِ تُصَلِّي. فَقَالَ. "مَنْ هَذِهِ" فَقِيلَ لَهُ: هَذِهِ الْحَوْلَاءُ، بِنْتُ تُوَيْتٍ، لَا تَنَامُ اللَّيْلَ. فَكَرِهَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى عُرِفَتِ الْكَرَاهِيَةُ فِي وَجْهِهِ. ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا. اكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا لَكُمْ بِهِ طَاقَةٌ".

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک عورت رات بھر نماز پڑھتی ہے۔ فرمایا یہ کون ہے؟ آپ کے گوش گزار کیا گیا کہ یہ حولاء بنت تویت ہے جو رات بھر نہیں سوتی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند فرمایا یہاں تک کہ ناراضگی چہرۂ انور سے نمایاں تھی پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا یہاں تک کہ تم اکتا جاؤ۔ عمل اتنا کرو جس کی تم میں طاقت ہو۔

۵ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ. حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، أَيْقَظَ أَهْلَهُ لِلصَّلَاةِ. يَقُولُ لَهُمُ الصَّلَاةَ، الصَّلَاةَ. ثُمَّ يَتْلُو هَذِهِ الْآيَةَ - وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى.

اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو نماز پڑھتے جتنی دیر اللہ چاہتا یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ آتا تو اپنے گھر والوں کو جگاتے اور ان سے کہتے نماز نماز۔ پھر یہ آیت تلاوت کی: "اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت قدم رہ۔ کچھ ہم تم سے روزی نہیں مانگتے۔ ہم تجھے روزی دیں گے اور انجام کا بھلا پرہیزگاری کے لیے ہے" (۲۰ : ۱۳۲)۔

۶ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ، كَانَ يَقُولُ، يُكْرَهُ النَّوْمُ قَبْلَ الْعِشَاءِ، وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے کہ نماز عشاء سے پہلے سونا اور بعد میں باتیں کرنا مکروہ ہے۔

۷ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُولُ: صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى. يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَهُوَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبد اللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ رات اور دن کی نماز دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت پر سلام پھیرے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارا یہی موقف ہے۔ ف

ف۔ بعض حضرات کا موقف اسی روایت کے مطابق یہ ہے کہ رات یا دن میں نوافل و سنت کی کوئی نماز دو رکعت سے زیادہ نہیں ہے اور اسی لیے وہ ظہر سے پہلے، ظہر کے بعد، عصر سے پہلے اور مغرب کے بعد دو دو رکعتیں پڑھنا ہی بتاتے ہیں جبکہ حضرات احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کا عمل دوسری احادیث مطہرہ پر ہے جن سے صرف نظر نہیں کی جا سکتی۔ ایسی چند حدیثیں ملاحظہ ہوں وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - من كان منكم مصليا بعد الجمعة فليصل اربعا۔ یعنی جو تم میں سے جمعہ کے بعد نماز پڑھے تو اسے چاہیئے کہ چار رکعتیں پڑھے (صحیح مسلم)۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوِتْرِ

حضور کی نماز وتر

۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ. فَاِذَا فَرَغَ، اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے، ان میں سے ایک کو وتر بنا لیتے اور جب فارغ ہوتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے تھے۔

حاشیہ صفحہ گزشتہ

۲۔ نیز فرمایا:۔ اذا صلی احدکم الجمعۃ فلیصل بعدھا اربعا یعنی جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ پڑھ لے تو چاہیئے کہ اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے (صحیح مسلم)

۳۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ من حافظ علی اربع رکعات قبل الظھر و اربع بعدھا حرمہ اللہ علی النار یعنی جو کوئی ظہر سے پہلے چار رکعت نماز کی حفاظت کرے اور چار کی اس کے بعد تو اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام فرما دیتا ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔ ابن ماجہ)۔

۴۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اربع قبل الظھر لیس فیھن تسلیم تفتح لھن ابواب السماء۔ یعنی ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا جن کے درمیان سلام نہ پھیرا جائے تو ان کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:۔ کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصلی اربعا بعد ان تزول الشمس قبل الظھر وقال انھا ساعۃ تفتح فیھا ابواب السماء فاحب ان یصعد فیھا عمل صالح۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھا کرتے اور فرمایا کہ یہ ایسی ساعت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پس میں چاہتا ہوں کہ اس میں میرا نیک عمل اوپر جائے (ترمذی)۔

۶۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:۔ کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصلی قبل العصر۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے تھے (ترمذی)۔

۷۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ من صلی بعد المغرب عشرین رکعۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ۔ یعنی جس نے مغرب کے بعد بیس ۲۰ رکعتیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے (ترمذی)۔

۸۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ ما صلی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم العشاء قط فدخل علی الا صلی اربع رکعات او ست رکعات یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہرگز عشاء کی کوئی نماز نہیں پڑھی کہ میرے پاس تشریف لاتے مگر چار یا چھ رکعات نماز پڑھتے۔ (ابوداؤد)۔

۹۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔ اربع قبل الظھر بعد الزوال تحسب بمثلھن

marfat.com
Marfat.com

۹۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ؛

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ

حاشیہ صفحہ گزشتہ

فی صلوٰۃ السحر وما من شیء الا هو یسبح الله انتك الساعة ۔ یعنی ظہر سے پہلے اور زوال کے بعد چار رکعت نماز پڑھنا صبح کی نماز کے مانند شمار کیا جاتا ہے اور اس ساعت میں کوئی چیز نہیں مگر وہ اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے (ترمذی، بیہقی شعب الایمان)۔

۱۰۔ خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ رحم الله امرا صلی قبل العصر اربعا یعنی اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو نماز عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)۔

۱۱۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ من صلی فی یوم اولیلة ثنتی عشر رکعة بنی له بیتا فی الجنة اربعا قبل الظهر ورکعتین بعدها ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء یعنی جو دن اور رات میں بارہ رکعتیں پڑھے اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔ چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو اس کے بعد۔ دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے (ترمذی)۔

۱۲۔ عبداللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز پوچھی تو انہوں نے فرمایا:۔ کان یصلی فی بیتی قبل الظهر اربعا ۔ یعنی حضور میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے تھے (صحیح مسلم)۔

۱۳۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی فیما بین ان یفرغ من صلوٰۃ العشاء الی صلوٰۃ الفجر احدی عشرۃ رکعة یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء سے فارغ ہو کر نماز فجر تک گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)۔

۱۴۔ ان سے ہی روایت ہے کہ کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی من اللیل ثلث عشرۃ رکعة منها الوتر ورکعتا الفجر یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے۔ وتر اور فجر کی دو رکعتیں ان میں ہی شمار ہیں (صحیح مسلم)۔

۱۵۔ مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز شب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا سبع وتسع واحدی عشرۃ رکعة سوی رکعتی الفجر یعنی سات اور نو اور گیارہ رکعتیں فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ (صحیح بخاری)۔

۱۶۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز رمضان میں کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا:۔ ما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیره علی احدی عشرۃ رکعة ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے (موطاء امام مالک)۔

۱۷۔ یزید بن رومان (تابعی) سے روایت ہے کہ کان الناس یقومون فی زمان عمر ابن الخطاب فی رمضان بثلاث وعشرین رکعة ۔ یعنی لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رمضان شریف کے اندر تئیس رکعتوں کے ذریعے قیام کیا کرتے تھے (موطاء امام مالک)۔

حضرات احناف کا سنتوں کے معاملے میں مذکورہ بالا حدیثوں پر عمل ہے کہ وہ دو سے زیادہ پڑھی جائیں گی جیسے ظہر عصر اور عشاء سے پہلے چار سنتیں یا تراویح کی بیس رکعت اور نوافل بھی دو سے زیادہ پڑھ لیے جائیں گے جیسے تہجد، اشراق، چاشت اور اوابین وغیرہ کے نوافل یا نماز حاجت نماز استخارہ وصلوٰۃ التسبیح وغیرہ۔ اس اثر ابن عمر پر احناف یوں عمل کرتے ہیں کہ نوافل کی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ، مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ، عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا، فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ. ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا، فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ. ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا. فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ: "يَا عَائِشَةُ! اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ"

تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعتیں پڑھتے جن کے حسن اور طول کا کیا کہنا اور پھر چار رکعتیں پڑھتے جن کی خوبصورتی اور لمبائی کی کیا بات ہے۔ پھر تین رکعت پڑھتے۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا آپ وتر سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔ ف

ف۔ فرمانِ رسالت کہ:۔ یَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔ یعنی اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا جس کے سر پر تاجِ نبوت رکھا گیا تو نیند سے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ نیند بوجہ بے خبری ناقضِ وضو ہے اور نبی حالتِ خواب میں بھی بے خبر نہیں ہوتا۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ جیسے محرم راز و صاحبِ اسرار نے اس حقیقت کے بارے میں یہ تصریح فرمائی ہے:۔

حدیث تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ کہ تحریر یافتہ بود اشارت بدوام آگاہی نیست بلکہ اخبار ست از عدم غفلت از جریان احوال خویش و امت خویش لہٰذا نوم در حق آنسرور عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ناقض طہارت نگشت و چوں نبی در رنگ شبان ست در محافظت امت غفلت شایان منصب نبوت او نباشد (مکتوبات امام ربانی، دفتر اول مکتوب ۹۹)۔

حدیث تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ جو تحریر کی تو اس میں دوام آگاہی کی جانب اشارہ نہیں بلکہ اس میں اپنے اور اپنی امت کے حالات سے باخبر رہنے کی خبر ہے۔ لہٰذا سرورِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں نیند ناقضِ وضو نہیں ہے کیونکہ نبی امت کے لیے نگران کے رنگ میں ہوتا ہے جس کے باعث غفلت اس کے منصب نبوت کے شایانِ شان نہیں ہوتی۔

نبی کو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر اپنا خلیفہ مقرر فرماتا ہے۔ اسی لیے نبی کو ساری مخلوق سے زیادہ خالق اور مخلوق کا علم عطا فرمایا جاتا ہے۔ احادیث مطہرہ کے اندر بعض فرشتوں کا مخلوق کے بارے میں کتنا وسیع علم بیان فرمایا گیا ہے کہ عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے لیکن قرآن کریم شاہد ہے کہ مخلوق خدا کے بارے میں تمام فرشتوں کے مجموعی علم سے تنہا حضرت آدم عَلٰى نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کا علم بڑھ چڑھ کر رہا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا پہلا خلیفہ بنا پر زمین پر بھیجنا تھا۔ اسی طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش حضرات کو منصب نبوت پر فائز کر کے ان کے سروں پر تاجِ خلافت سجایا اور اسی طرح انہیں زیورِ علم سے آراستہ و پیراستہ کیا گیا جو ان کے خلیفہ ہونے پر دلالت کرتا رہے اور ساری مخلوق میں وہ علم و عرفان کے لحاظ سے اسی طرح ممتاز نظر آتے رہیں جیسے آسمان میں شمس و قمر نظر آتے ہیں۔

تمام فرشتوں سے بڑھ کر حضرت آدم علیہ السلام کو علم دیا گیا اور سارے گروہ انبیاء کے مجموعی علم سے بڑھ کر تنہا اپنے سیفۂ اعظم، محبوب اکرام سیدنا محمد رسول اللہ سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم مرحمت فرمایا گیا اور اتنا کثیرہ وافرہ مختصہ مرحمت فرمایا گیا کہ ہر بڑے سے بڑا اس کی وسعتوں اور رفعتوں کا احاطہ کرنے سے قاصر رہ گیا۔ بس اپنے علم کو وہ آپ ہی جانتے ہیں کہ کتنا عطا فرمایا گیا اور ان کا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے جس نے خود فرمایا ہے:۔ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (۴ : ۱۱۳) یعنی اللہ کا تم پر عظیم فضل ہے۔ نیز فرمایا ہے:۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا

marfat.com

Marfat.com

۱۰۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ، قَالَتْ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. ثُمَّ يُصَلِّیْ، اِذَا سَمِعَ النِّدَآءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے۔ پھر صبح کی اذان سُن کر دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے۔

۱۱۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ: اَنَّهٗ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ، زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَهِیَ خَالَتُهٗ. قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِیْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ، فِیْ طُوْلِهَا. فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، اَوْ قَبْلَهٗ بِقَلِيْلٍ، اَوْ بَعْدَهٗ بِقَلِيْلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ بِيَدِهٖ. ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ. ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ، فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ. ثُمَّ قَامَ يُصَلِّیْ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک رات میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری۔ میں عرض کی جانب لیٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی زوجۂ مطہرہ طول کی جانب پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی یا کچھ کم و بیش تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور بیٹھ کر آنکھیں ملیں، پھر سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں، پھر ایک لٹکی ہوئی مشک کی طرف گئے اور اس سے وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ. ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور میں نے بھی آپ کی طرح کیا اور جا کر آپ کے ایک جانب کھڑا ہو گیا۔

حاشیہ صفحہ گزشتہ

قَلِيْلٌ۔ (۴؛ ۷۷) فرما دو کہ دنیا کا ساز و سامان قلیل ہے۔ دریں حالات دونوں باتیں ہی ناممکن نظر آتی ہیں کہ عظیم قلیل کا احاطہ نہ کر سکے یا قلیل عظیم کا احاطہ کرے۔

جو لوگ علوم انبیاء کا بڑی جرأت سے انکار کر کے انہیں بے خبر ٹھہرانے میں خاص لطف و لذت محسوس کرتے ہیں وہ منفس نبوت کے منکر اور خصائص نبوت سے بے خبر ہوتے ہیں۔ ان کی زبانوں پر لفظ نبی و رسول کا اقرار تو ہوتا ہے لیکن منصب نبوت کی عظمت کو چونکہ انہوں نے اپنے دلوں میں کبھی جگہ دی ہی نہیں ہوتی اس لیے وہ ان کی زبانوں پر کہاں سے آئے؟ ان کی نظر میں نبی محض ایک مولانا صاحب کی طرح ہوتا ہے جو چند دینی مسائل جانتا ہے۔ فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ مولوی صاحب نے کسی استاد سے سیکھے یا کتاب سے پڑھے ہوتے ہیں اور نبی کے پاس بذریعۂ وحی آتے ہیں۔ اس کے سوا نبی کا اور کوئی تصور سرے سے ان کے ذہنوں میں ہوتا ہی نہیں۔ بایں وجہ وہ نبی کو کائناتِ ارضی و سماوی سے بے خبر ماننے پر اصرار کرتے اور بے خبر منوانے پر زور لگاتے رہتے ہیں حالانکہ جو بے خبر ہو نبی نہیں ہوتا اور جو نبی ہو وہ بے خبر نہیں ہوتا کیونکہ وہ منصب نبوت پر فائز اور زمین میں خدا کا خلیفہ ہوتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ، حَتّٰى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ. ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

۱۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ. عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ؛ أَنَّهُ قَالَ: لَأَرْمُقَنَّ اللَّيْلَةَ صَلٰوةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ، أَوْ فُسْطَاطَهُ. فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ. ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا. ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا. ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا. ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا. ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا. ثُمَّ أَوْتَرَ. فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے داہنے کان کو پکڑ کر ملا۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر وتر پڑھے، پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن آیا تو ہلکی سی دو رکعتیں پڑھیں، پھر جا کر صبح کی نماز پڑھائی۔

حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رات کی نماز دیکھوں گا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے کاشانۂ اقدس سے ٹیک لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے بہت ہی طویل دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور وہ پہلی رکعتوں سے کم طویل تھیں، پھر ان سے کم طویل دو رکعتیں پڑھیں پھر ان سے کم طویل دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعت پڑھیں جو پہلی دو رکعتوں سے کم طویل تھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں جو پہلی رکعتوں سے کم طویل تھیں پھر وتر پڑھے اور یہ تیرہ رکعتیں ہیں۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالْوِتْرِ

وتر کے بارے میں حکم

۱۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ، صَلّٰى رَكْعَةً وَاحِدَةً. تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو حضور نے فرمایا کہ رات کی نماز کی دو دو رکعتیں ہیں اور جب تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا ڈر ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے جو ساری پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔

۱۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ؛ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ يُدْعٰى الْمُخْدِجِيَّ، سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ يُكَنّٰى أَبَا مُحَمَّدٍ، يَقُولُ: إِنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ. فَقَالَ الْمُخْدِجِيُّ: فَرُحْتُ

بنی کنانہ کے مخدجی نامی شخص نے شام میں حضرت ابو محمد انصاری کو فرماتے ہوئے سنا کہ وتر واجب ہیں۔ مخدجی کا بیان ہے کہ میں حضرت عبادہ بن صامت کی خدمت میں حاضر ہوا جو مسجد کو جا رہے تھے اور جو حضرت ابو محمد نے کہا وہ انہیں بتایا حضرت عبادہ

marfat.com
Marfat.com

اِلٰی عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَاعْتَرَضْتُ لَهٗ وَهُوَ رَائِحٌ اِلَی الْمَسْجِدِ. فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِیْ قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "خَمْسُ صَلَوَاتٍ کَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَی الْعِبَادِ. فَمَنْ جَآءَ بِهِنَّ، لَمْ یُضَیِّعْ مِنْهُنَّ شَیْئًا، اِسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ، کَانَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ. وَمَنْ لَمْ یَاْتِ بِهِنَّ، فَلَیْسَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ. اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَآءَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ"

نے کہا کہ ابو محمد نے غلط کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر نمازیں فرض فرمائی ہیں جو انہیں پڑھے گا اور ہلکی جان کر ان میں سے کسی کو ضائع نہیں کرے گا تو اُس کے لیے اللہ تعالیٰ نے عہد کر رکھا ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور انہیں نہ پڑھے گا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی عہد نہیں اگر چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے جنت میں داخل کر دے۔ ف

ف۔ اس حدیث کے آخر میں بے نمازی کے متعلق فرمانِ رسالت ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے اسے عذاب دے اور چاہے جنت میں داخل کر دے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تارک نماز کافر نہیں ہے ورنہ اسے ہرگز جنت میں داخل نہ کیا جاتا۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی موقف ہے کہ بے نمازی بہت ہی بڑا گنہگار اور پرلے درجے کا فاسق ہے لیکن اسے کافر نہیں کہیں گے جب تک نماز کی فرضیت کا انکار نہ کرے اور اس کے ساتھ کافروں مشرکوں جیسا سلوک نہیں کیا جائے گا۔ امام ابو حنیفہ کے اس موقف کو کوئی درست تسلیم کرے یا نہ کرے لیکن اس زمانے میں دنیا بھر کے تمام مدعیانِ اسلام کا بے نمازی کے ساتھ سلوک امام اعظم ابو حنیفہ کے مذہب پر ہے اور کسی بھی مکتبۂ فکر کے لوگ خواہ وہ کسی ملک میں بستے ہوں بے نمازی کے ساتھ کافروں مشرکوں جیسا سلوک کرتے ہوئے سنے نہیں ہیں۔

مانا کہ بے نمازی کے بارے میں بڑی سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. (۳۰ : ۳۱) نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو۔ حدیثوں کو دیکھیے تو احادیث مرفوعہ حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت بریدہ اسلمی، حضرت عبادہ بن صامت، حضرت ثوبان، حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص، حضرت انس بن مالک اور حضرت عبد اللہ بن عباس نیز آثار موقوفہ حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابو درداء وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، طبرانی، محمد بن نصر مروزی، ہروی، بزار، ابو یعلیٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، تاریخ بخاری اور ابن عبد البر وغیرہم کے یہاں ترک نماز پر صراحۃً حکم کفر و بے دینی مروی کما فصلہ الامام المنذری فی الترغیب صحابۂ کرام کے چند آثار ملاحظہ ہوں:۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔ کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرون شیئا من الاعمال ترکہ کفرًا غیر الصلوٰۃ۔ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے سوا کسی عمل کے ترک کو کفر نہ جانتے رواہ الترمذی والحاکم وقال صحیح علی شرطہما وروی الترمذی عن عبد اللہ بن شقیق العقیلی مثلہ لہٰذا بہت سے صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ترک نماز کو کافر کہتے۔

۲۔ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:۔ من لم یصل فہو کافر جو نماز نہ پڑھے وہ کافر ہے رواہ ابن ابی شیبہ والبخاری والتاریخ۔

۳۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:۔ من ترک الصلوٰۃ فقد کفر۔ جس نے نماز چھوڑی وہ کافر ہو گیا۔ رواہ محمد بن نصر المروزی و ابو عمر بن عبد البر۔

marfat.com
Marfat.com

۱۵۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ كُنْتُ اُسَایِرُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِیْ طَرِیْقِ مَكَّةَ قَالَ سَعِیْدٌ فَلَمَّا خَشِیْتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ ثُمَّ اَدْرَكْتُهٗ فَقَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَیْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ لَهٗ خَشِیْتُ الصُّبْحَ فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَیْسَ لَكَ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ فَقُلْتُ بَلٰی وَاللّٰهِ فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُوْتِرُ عَلَی الْبَعِیْرِ۔

سعید بن یسار کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مکہ مکرمہ کے راستے میں سفر کر رہا تھا جب مجھے صبح ہو جانے کا ڈر محسوس ہوا تو میں سواری سے اُترا وتر پڑھے اور ان سے جا ملا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھ سے فرمایا کہ تم کہاں تھے؟ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے صبح ہونے کا ڈر تھا تو اُتر کر وتر پڑھے تھے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ کیا رسولِ خدا کی پیروی تمہارے لیے کافی نہیں ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم کیوں نہیں فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ اونٹ پر وتر پڑھ لیتے تھے۔

۱۶۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ

سعید بن مسیب نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق جب

ماشیہ صفحہ گزشتہ

۴ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔ من ترك الصلوٰة فلا دین له جس نے نماز ترک کی وہ بے دین ہے۔ رواہ المروزی۔

۵۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:۔ من لم یصل فهو كافر بے نماز کافر ہے۔ رواہ ابو عمر۔

۶۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔ لا ایمان لمن لا صلوٰة له بے نماز کا کوئی ایمان نہیں ہے۔ رواہ ابن عبدالبر۔

۷۔ امام ایوب سختیانی سے مروی ہے:۔ ترك الصلوٰة كفر لا یختلف فیه نماز کا ترک کرنا کفر ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں ذکر ذلك للامام ذكی الدین المنذری۔

بیشک یہ ایک جمِ غفیر حضرات صحابہ و تابعین اور قدمائے اہلسنت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا مذہب ہے اور بلاشبہ بیاس وقت و حالت کے لحاظ سے ایک بڑا قوی مذہب تھا۔ صدرِ اوّل کے بعد جب اسلام میں ضعف آیا اور بعض عوام کے دلوں میں سُستی اور کاہلی نے جگہ پائی، صدرِ اوّل کی کامل چُستی و مستعدی بعض لوگوں سے چھوٹ چلی اور وہ امارتِ مطلقہ و علامتِ فارقہ ہونے کی حالت نہ رہی لہٰذا جمہور آئمہ نے اسی اصل اجماعی مؤید بدلائل قاہر آیات متکاثرہ و احادیث متواترہ پر عمل واجب جانا کہ مرتکب کبیرہ کافر نہیں یہی مذہب ہمارے آئمہ حنفیہ، آئمہ شافعیہ، آئمہ مالکیہ اور ایک جماعت آئمہ حنبلیہ وغیرہم جماہیر علمائے دین و آئمہ معتمدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ہے کہ اگرچہ تارک نماز کو سخت فاسق و فاجر جانتے ہیں لیکن دائرہ اسلام سے خارج نہیں کہتے اسے مسلمان ہی مانتے ہیں۔

بحمد اللہ تعالیٰ اس مذہب پر نصوصِ شرعیہ سے وہ دلائل ہیں جن میں تاویل کی اصلا کوئی گنجائش نہیں جبکہ مذہب اول کے دلائل اپنے نظائرِ کثیرہ کی طرح استحلال و استخفاف وجحود و کفران و فعل مثل فعل کفار وغیرہا تاویلات کو اچھی طرح جگہ دے رہے ہیں یعنی وہ فرضیت نماز کا انکار کرے یا اس فعل کو ہلکا یا بے قدر جانے یا اس کا ترک حلال سمجھے تو کافر ہے یا یہ کہ ترک نماز سخت کفران نعمت و ناشکری ہے چنانچہ اسے مسلمان مانتے اور پرلے درجے کا فاسق و فاجر جانتے ہوئے آئمہ ثلاثہ مالک و شافعی و احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ اسے قتل کیا جائے ہمارے آئمہ احناف رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک فاسق و فاجر اور مرتکب کبیرہ ہے لہٰذا تازیست اسے قید میں رکھا جائے یہاں تک کہ توبہ کر کے باہر آئے یا قید کے اندر ہی مر جائے۔ اس کے باوجود اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی کہ اس نے اپنا فرض چھوڑا لیکن ہم اپنا فرض کیوں چھوڑیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاوٰی رضویہ، جلد دوم)۔

marfat.com

Marfat.com

سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ قَالَ : كَانَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ فِرَاشَهُ ، أَوْتَرَ. وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، يُوْتِرُ آخِرَ اللَّيْلِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: فَأَمَّا أَنَا ، فَإِذَا جِئْتُ فِرَاشِيْ ، أَوْتَرْتُ .

سونے کا ارادہ کرتے تو وتر پڑھ لیتے اور حضرت عمر رات کے آخری حصے میں وتر پڑھا کرتے تھے۔ سعید بن مسیب نے فرمایا کہ میں بھی جب سونے لگتا ہوں تو وتر پڑھ لیتا ہوں۔

۱۷۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ ، أَوَاجِبٌ هُوَ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ : قَدْ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ. فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُرَدِّدُ عَلَيْهِ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَ أَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ.

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ کیا وتر واجب ہیں؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر پڑھے ہیں اور مسلمانوں نے وتر پڑھے ہیں۔ وہ برابر یہی پوچھتا رہا اور حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر پڑھے اور مسلمانوں نے وتر پڑھے ہیں۔

۱۸۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، أَنَّهُ بَلَغَهُ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَتْ تَقُوْلُ مَنْ خَشِيَ أَنْ يَّنَامَ حَتّٰى يُصْبِحَ ، فَلْيُوْتِرْ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ. وَمَنْ رَجَا أَنْ يَسْتَيْقِظَ آخِرَ اللَّيْلِ ، فَلْيُؤَخِّرْ وِتْرَهُ .

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں کہ جس کو صبح تک سوئے رہنے کا خدشہ ہو وہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لے اور جو آخری رات جاگنے کی امید رکھتا ہو تو وہ وتر کو مؤخر کر دے۔

۱۹۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُغَيَّمَةٌ. فَخَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ الصُّبْحَ ، فَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ . ثُمَّ انْكَشَفَ الْغَيْمُ ، فَرَأَى أَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا ، فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ . ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ. فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ .

نافع کا بیان ہے کہ میں مکہ مکرمہ کے راستے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا اور آسمان ابر آلود تھا۔ حضرت عبداللہ کو صبح ہونے کا خدشہ ہوا تو وتر کی ایک رکعت پڑھ لی پھر مطلع صاف ہو گیا تو دیکھا کہ رات باقی ہے تو اس کے ساتھ ایک اور ملا کر دو گانہ بنا لیا۔ اس کے بعد دو دو رکعتیں پڑھتے رہے اور جب صبح ہوئی تو وتر کی ایک رکعت پڑھ لی۔

۲۰۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ. كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالرَّكْعَةِ فِي الْوِتْرِ ، حَتّٰى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ .

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے یہاں تک کہ کوئی حاجت ہوتی تو فرما دیتے اور پھر وتر کی ایک رکعت پڑھتے۔

۲۱۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ كَانَ يُوْتِرُ بَعْدَ الْعَتَمَةِ بِوَاحِدَةٍ .

قَالَ مَالِكٌ ، وَلَيْسَ عَلٰى هٰذَا ، الْعَمَلُ عِنْدَنَا . وَلٰكِنْ أَدْنَى الْوِتْرِ ثَلَاثٌ .

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز عشاء کے بعد وتر کی ایک رکعت پڑھا کرتے تھے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک اس پر عمل کرنا درست نہیں کیونکہ وتر کی کم از کم تین رکعت ہیں۔

۲۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ : صَلَاةُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ صَلَاةِ النَّهَارِ .

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ نماز مغرب دن کی نمازوں کے وتر ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ، مَنْ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ فَبَدَا لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ، مَثْنَى مَثْنَى، فَهُوَ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے رات کے شروع میں وتر پڑھ لیے اور سو گیا۔ پھر اٹھ کھڑا ہوا اور نماز پڑھنا چاہے تو دو دو رکعتیں پڑھے یہی مجھے زیادہ پسند ہے۔ ف

بَابُ الْوِتْرِ بَعْدَ الْفَجْرِ

طلوع فجر کے بعد وتر پڑھنا

۲۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَقَدَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ، فَقَالَ لِخَادِمِهِ: انْظُرْ مَا صَنَعَ النَّاسُ (وَهُوَ يَوْمَئِذٍ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ) فَذَهَبَ الْخَادِمُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدِ انْصَرَفَ النَّاسُ مِنَ الصُّبْحِ. فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَأَوْتَرَ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ.

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سو گئے پھر جب بیدار ہوئے تو خادم سے فرمایا کہ دیکھو لوگ کیا کر رہے ہیں؟ (کیونکہ ان دنوں وہ نابینا ہو گئے تھے)۔ خادم واپس آکر عرض گزار ہوا کہ لوگ صبح کی نماز پڑھ چکے ہیں۔ پس حضرت عبد اللہ بن عباس کھڑے ہوئے اور وتر ادا کر کے پھر نماز فجر پڑھی۔

۲۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ، وَعُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَدْ أَوْتَرُوا بَعْدَ الْفَجْرِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ عبد اللہ بن عباس، عبادہ بن صامت، قاسم بن محمد اور عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے فجر طلوع ہونے کے بعد وتر پڑھے۔

۲۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: مَا أُبَالِي لَوْ أُقِيمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ، وَأَنَا أُوتِرُ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے کوئی ڈر نہیں کہ نماز فجر کی اقامت ہو جائے اور میں وتر پڑھ رہا ہوں۔

۲۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: أَنَّهُ قَالَ: كَانَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ يَؤُمُّ قَوْمًا فَخَرَجَ يَوْمًا إِلَى الصُّبْحِ، فَأَقَامَ الْمُؤَذِّنُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ، فَأَسْكَتَهُ عُبَادَةُ حَتَّى أَوْتَرَ، ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ.

یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ حضرت عبادہ بن صامت ایک قوم کی امامت کیا کرتے تھے۔ ایک روز وہ صبح کے وقت آئے تو مؤذن نے نماز فجر کی اقامت کہی۔ حضرت عبادہ نے اسے خاموش کر کے وتر پڑھے اور پھر انہیں صبح کی نماز پڑھائی۔

۲۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَقُولُ: إِنِّي لَأُوتِرُ وَأَنَا أَسْمَعُ الْإِقَامَةَ، أَوْ بَعْدَ الْفَجْرِ (يَشُكُّ

عبد الرحمٰن بن قاسم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں وتر پڑھتے ہوئے نماز فجر کی اقامت سنتا ہوں یا نماز فجر کے بعد (عبد الرحمٰن کو شک ہے کہ

ف۔ وتر سے متعلق علمائے اہل حق کے درمیان دو باتوں میں اختلاف ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ نماز وتر سنت ہے یا واجب۔ اکثر آئمہ نیز امام ابو یوسف و امام محمد کے نزدیک نماز وتر سنت ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک واجب اور اس کی قضا بھی واجب ہے دوسری بات یہ ہے کہ نماز وتر کی ایک رکعت ہے یا تین پانچ اور سات رکعتیں؟ اکثر آئمہ کے نزدیک وتر کی ایک رکعت اور حضرات احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کے نزدیک وتر کی تین رکعتیں ہیں۔ دونوں جانب احادیث کثیرہ و آثار صحیحہ وارد ہیں لہٰذا اس باب میں کلام کی بہت گنجائش ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَ)

۲۸۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ؛ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، یَقُوْلُ: اِنِّیْ لَاُوْتِرُ بَعْدَ الْفَجْرِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَاِنَّمَا یُوْتِرُ بَعْدَ الْفَجْرِ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ. وَلَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَتَعَمَّدَ ذٰلِكَ، حَتّٰی یَضَعَ وِتْرَهٗ بَعْدَ الْفَجْرِ.

کیا فرمایا)۔

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والدِ ماجد قاسم بن محمد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں فجر طلوع ہونے کے بعد وتر پڑھ لیتا ہوں۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو وتر نیند کے باعث نہ پڑھ سکا وہ طلوعِ فجر کے بعد پڑھ لے اور جان بوجھ کر ایسا کرنا مناسب نہیں ہے کہ فجر طلوع ہونے کے بعد وتر پڑھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ

فجر کی سنتوں کا بیان

۲۹۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ؛ اَنَّ حَفْصَةَ، زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ عَنِ الْاَذَانِ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ، صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ.

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مؤذن جب صبح کی اذان سے خاموش ہوتا تو نماز کھڑی ہونے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

۳۰۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ؛ اَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، لَیُخَفِّفُ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ، حَتّٰی اِنِّیْ لَاَقُوْلُ: اَقَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ اَمْ لَا؟

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی دو سنتیں اتنی ہلکی پڑھا کرتے کہ میں کہتی کہ سورۂ فاتحہ پڑھی ہے یا نہیں؟

۳۱۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ شَرِیْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ نَمِرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ اَنَّهٗ قَالَ: سَمِعَ قَوْمٌ الْاِقَامَةَ، فَقَامُوْا یُصَلُّوْنَ. فَخَرَجَ عَلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَصَلَاتَانِ مَعًا؟ "وَذٰلِكَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ. فِی الرَّكْعَتَیْنِ اللَّتَیْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ.

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ کچھ لوگوں نے اقامت سُنی تو نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: کیا دو نمازیں ایک ساتھ؟ کیا دو نمازیں ایک ساتھ؟ اور یہ صبح کی نماز میں ہوا، رات کی دو رکعتوں کے متعلق جو طلوعِ فجر سے پہلے ہوں۔ ف

۳۲۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ. اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر کی فجر

ف۔ جب جماعت ہو رہی ہے تو سنتیں ادا نہیں کی جاتیں کہ ایک ساتھ دو نمازوں کا ہونا خلاف حدیث ہے۔ ہاں نماز فجر کے اندر سنتیں ادا کرنے کے باوجود شامل ہو جانے کی قوی امید ہو تو جماعت سے دور اور اوجھل ہو کر فجر کی سنتیں ادا کر کے جماعت میں شامل ہو سکتا ہے اگر دور اور اوجھل ہونے کی گنجائش نہ ہو تو جماعت میں شامل ہو جائے اور سنتوں کو سورج بلند ہونے کے بعد ادا کرے۔ فجر کے فرض ادا کر لینے کے بعد طلوع آفتاب تک فجر کی سنتوں کا پڑھنا یا نفل نماز ادا کرنا مکروہ ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

بْنَ عُمَرَ فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ فَقَضَاهُمَا بَعْدَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

کی دو سنتیں قضا ہو گئیں۔ انہوں نے طلوع آفتاب کے بعد ان کی قضا پڑھی۔

۳۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّهُ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِي صَنَعَ ابْنُ عُمَرَ

عبدالرحمٰن بن قاسم کا بیان ہے کہ قاسم بن محمد نے اسی طرح کیا جیسے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا تھا۔

ف۔ فجر کی سنتیں از روئے احادیث باقی تمام سنتوں سے اقویٰ و اوکد ہیں۔ باقی سنتیں اگر وقت کے اندر نہ پڑھی گئیں تو ان کی قضا نہیں لیکن فجر کی سنتیں اگر رہ جائیں تو طلوع فجر کے بعد سے زوالِ آفتاب تک پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد انہیں بھی نہیں پڑھ سکتے۔ دیگر سنتوں سے اسی امتیاز و اہتمام خاص کے باعث اکثر آئمہ نے انہیں واجب کے قریب قرار دیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

۸۔ كِتَابُ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ

کتاب صلوٰۃ الجماعۃ

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ

باجماعت نماز کی فضیلت

۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً"

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ باجماعت نماز تنہا نماز پر ستائیس درجے فضیلت رکھتی ہے۔

۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جماعت کی نماز تمہارے اکیلے کی نماز پر پچیس حصے فضیلت رکھتی ہے۔

۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ. فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ. وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ. اَنَّهٗ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَآءَ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کے لیے کہوں تو اذان کہی جائے، پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے، پھر جماعت میں شامل نہ ہونے والوں کے پاس جاؤں اور ان کے گھروں کو جلا دوں قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم جانتے کہ ایک گوشت والی ہڈی ملے گی ۴

ف:۔ اس حدیث سے باجماعت نماز پڑھنے کی تاکید و اہمیت سامنے آتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو بغیر کسی شرعی عذر کے محض سستی اور کاہلی کے باعث گھروں میں پڑے رہیں، بستروں میں آرام کرتے رہیں وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر میں اس قابل ہیں کہ ان کے گھروں کو آگ لگا دی جائے اس پُرفتن دور میں باجماعت نماز کی کیا شکایت کی جائے جبکہ اکثر لوگوں کی سرے سے نماز ہی غائب ہے دکانوں اور دفتروں میں یوں مصروف کار رہتے ہیں کہ وہ حکم نماز سے مستثنیٰ ہیں یا نماز کے لیے پیدا ہی نہیں ہوئے ان کی مسلمانی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت چاہیئے کہ مسلمان کہلانے والوں کے گھر میں پیدا ہوئے اور سال کے اندر دو مرتبہ عیدین کی نماز میں شامل ہو جاتے ہیں جس طرح وہ یقین رکھتے ہیں کہ محنت دولت کی کنجی ہے اسی طرح انہیں اس بات پر یقین کیوں نہیں آتا کہ نماز جنت کی کنجی ہے۔ محنت سے جو دولت ملے گی وہ آنکھیں بند ہوتے ہی ساتھ چھوڑ دے گی لیکن نماز کے ذریعے راحت دوام کی دولت ملے گی جس نے کبھی ساتھ نہیں چھوڑنا۔

marfat.com
Marfat.com

۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ صَلٰوتُكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ إِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ.

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ تمہاری افضل نماز وہی ہے جو گھروں میں پڑھی جائے سوائے فرض نماز کے۔

باب ۲ مَا جَاءَ فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ

نماز عشاء و فجر کی جماعت کا بیان

۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ، إِذَا وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ". وَقَالَ: "الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: الْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایک آدمی راستے میں چل رہا تھا کہ اس نے راہ میں کانٹے دار ٹہنی پائی۔ پس اس ہٹا دیا تو اللہ تعالیٰ خوش ہوا اور اس کی مغفرت فرما دی۔ اور فرمایا کہ شہید پانچ قسم کے ہیں:۔ طاعون سے، دستوں کی بیماری سے، ڈوب جانے سے، دب کر مرنے سے اور راہ خدا میں جان قربان کرنے سے۔

۶۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ شُهُودُ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ، لَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمَا" أَوْ نَحْوَ هٰذَا.

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہمارے اور منافقین کے درمیان عشاء اور فجر کی جماعت کا فرق ہے۔ وہ ان دونوں کی استطاعت نہیں رکھتے یا کچھ اسی کے مانند فرمایا۔

۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ، وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَدَا إِلَى السُّوقِ وَمَسْكَنُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ السُّوقِ وَالْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ. فَمَرَّ عَلَى الشِّفَاءِ، أُمِّ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهَا: لَمْ أَرَ سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ. فَقَالَتْ إِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّي، فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ. فَقَالَ عُمَرُ: لَأَنْ أَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِي الْجَمَاعَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ لَيْلَةً.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلیمان بن ابو حثمہ کو نماز فجر میں نہ دیکھا اور حضرت عمر بازار کی طرف گئے جبکہ حضرت سلیمان کا مکان بازار اور مسجد نبوی کے مابین تھا۔ چنانچہ حضرت سلیمان کی والدہ ماجدہ حضرت شفا سے ملاقات ہوئی تو فرمایا کہ میں نے سلیمان کو نماز فجر میں نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ ساری رات نماز پڑھتا رہا ہے اور اب آنکھیں لگ گئی ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر وہ فجر کی جماعت میں شامل ہوتے تو یہ مجھے ساری رات کے قیام سے زیادہ پسند ہے۔ ف

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى صَلٰوةِ الْعِشَاءِ، فَرَأَى أَهْلَ الْمَسْجِدِ قَلِيلًا، فَاضْطَجَعَ فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ

عبد الرحمٰن بن ابو عمرہ انصاری نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز عشاء کے لیے آئے تو مسجد میں تھوڑے آدمی دیکھے تو مسجد کے آخر میں لیٹ کر لوگوں کا انتظار کرنے لگے پس ابن ابو عمرہ آکر ان کے پاس بیٹھ گئے انہوں نے پوچھا کون ہے جب

marfat.com
Marfat.com

النَّاسَ اَنْ يَكْثُرُوْا. فَاَتَاهُ ابْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ، فَجَلَسَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهٗ مَنْ هُوَ؟ فَاَخْبَرَهٗ، فَقَالَ: مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ؟ فَاَخْبَرَهٗ. فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ. مَنْ شَهِدَ الْعِشَآءَ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ لَيْلَةٍ. وَمَنْ شَهِدَ الصُّبْحَ فَكَاَنَّمَا قَامَ لَيْلَةً.

میں نے انہیں بتایا تو فرمایا کہ تمہیں قرآن مجید کتنا آتا ہے؟ میں نے انہیں بتایا تو حضرت عثمان نے فرمایا کہ جو عشاء کی جماعت میں شامل ہوا گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور نماز فجر میں شامل ہوا تو گویا ساری رات قیام کیا۔

حاشیہ صفحہ گزشتہ

ف - اس حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک اصولی نکتہ ذہن نشین کروایا کہ اہمیت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ جماعت سے نماز پڑھنا مشہور مذہب کے مطابق سنتِ مؤکدہ اور بقول بعض واجب ہے جبکہ رات کو قیام کرنا مستحب ہے خواہ ساری رات کیا جائے یا جتنا بھی میسر آئے۔ قیام لیل مستحب تھا اور جماعت فجر سنت۔ گویا مستحب پر سنت کو قربان کر دیا جو اس سے اہم تھی چاہیئے تو تھا کہ نماز فجر باجماعت پڑھی جائے خواہ قیام لیل ہو یا نہ ہو۔ اگر باجماعت فجر پڑھنے کے ساتھ کچھ دیر قیام لیل بھی کر سکے تو نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ اور نہ کر سکے تو صرف نماز فجر کا باجماعت پڑھ لینا رات بھر قیام کرنے سے بہتر یعنی ثواب میں زیادہ ہے۔

آجکل اہمیت کو بڑی حد تک نظر انداز کر دیا ہے حالانکہ یہ ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ نوافل سنتوں کی تکمیل کے لیے ہیں، سنتیں فرائض و واجبات کی تکمیل کے لیے اور فرائض و واجبات ایمان کی تکمیل کے لیے پورے دین میں ایمان یعنی عقائد و نظریات کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے عقائد ہی سے ایک غیر مسلم دائرہ اسلام میں آتا اور عقائد کے فساد سے ایک مسلمان کہلانے والا دائرہ اسلام سے باہر اور ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔ عقائد و نظریات (ایمان) کو پورے دین میں وہی اہمیت حاصل ہے جو درخت کے اندر جڑ کو۔ جڑ ہے تو درخت قائم اور جڑ نہ رہے تو کچھ بھی نہ رہا۔ فرائض و واجبات گویا تنا اور درخت کی قوت ہیں۔ ٹہنیاں اس کا جوبن، پھل پھول اور پتے اس کی بہار ہیں۔

جڑ قائم ہے تو درخت کا وجود موجود ہے۔ جڑ کے ساتھ تنا بھی ہو تو خوب کار آمد ہے لیکن پُر بہار اور سایہ دار نہیں ہے۔ ٹہنیاں بھی لگی ہوئی ہوں تو درخت مکمل ہے لیکن خزاں رسیدہ ہونے کے باعث اپنی خلعتِ فاخرہ سے محروم ہے۔ پتے اور پھل پھول بھی ہوں تو سبحان اللہ ماشآء اللہ ہر لحاظ سے درخت مکمل اور ہمہ گیر افادیت سے بھرپور بہار سے ہمکنار اور مالک کے دل کا سرور، دیکھنے والوں کے دل کی ٹھنڈک اور آنکھوں کا نور اور منزل و مسکنِ طیور ہے۔

دریں ایام عقائد و نظریات (ایمان) میں سب سے زیادہ دھاندلی کی ہوئی ہے۔ ہر ایرا غیرا نتھو خیرا محقق دوراں بن کر عقائد پر تقریر جھاڑتا ہوا نظر آئے گا، فرائض و واجبات کی بجا آوری کے احساس سے فخر زمین و آسمان کہلانے والے بھی تہی دست نظر آئیں گے الا ماشآء اللہ سنتوں پر عمل کرنے کا بڑی حد تک رواج ہی نہیں رہا۔ پورے دین کا ڈھانچہ اور دینداری کا جوش صرف چند انتہائی فروعی مسائل میں محصور ہو کر رہ گیا کہ گیارھویں بارھویں عرس قوالی، ختم فاتحہ نیچی اونچی آہین اور ذکر بالجہر وغیرہ کو جائز یا ناجائز ثابت کرنے پر پورا زور لگا دیا جائے۔ گویا باقی سارے ضروری کام تو کر لیے اب انہیں اگر جائز یا ناجائز ثابت نہ کر دکھایا تو ممکن ہے پورے دین کی بنیادیں ہل جائیں یا کیا خبر ہے کہ خدا کا آسمان ہی گر پڑے۔ اہم ترین امور سے غافل رہنے اور غیر اہم باتوں میں الجھتے پھرنے کی روش کو دیکھتے ہوئے شاعر مشرق بھی یوں نوحہ کناں ہو گئے تھے:۔

متاعِ دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافر ادا کا غمزۂ خوں ریز ہے ساقی

marfat.com
Marfat.com

بَابُ ۳ إِعَادَةُ الصَّلٰوةِ مَعَ الْإِمَامِ

امام کے ساتھ نماز کا اعادہ کرنا

۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي الدِّيلِ. يُقَالُ لَهُ بُسْرُ بْنُ مِحْجَنٍ، عَنْ أَبِيهِ مِحْجَنٍ: أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى. ثُمَّ رَجَعَ، وَمِحْجَنٌ فِي مَجْلِسِهِ لَمْ يُصَلِّ مَعَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ، أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؟" فَقَالَ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ. وَلٰكِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ، وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ".

حضرت محجن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پس نماز کی اذان ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔ جب واپس لوٹے تو محجن بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیوں نہیں لیکن میں اپنے گھر والوں میں نماز پڑھ چکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم آؤ تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو خواہ تم نے نماز پڑھ لی ہو۔

۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: إِنِّي أُصَلِّي فِي بَيْتِي، ثُمَّ أُدْرِكُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْإِمَامِ، أَفَأُصَلِّي مَعَهُ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: نَعَمْ. فَقَالَ الرَّجُلُ: أَيَّتُهُمَا أَجْعَلُ صَلٰوتِي؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: أَوَ ذٰلِكَ إِلَيْكَ؟ إِنَّمَا ذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ يَجْعَلُ أَيَّتَهُمَا شَاءَ.

ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ میں نے گھر میں نماز پڑھی، پھر امام کے ساتھ نماز ملے تو کیا میں اس کے ساتھ نماز پڑھ لوں؟ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہاں اس نے کہا کہ دونوں میں کونسی کو اپنی فرض نماز سمجھوں؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار؟ یہ اللہ کی مرضی پر منحصر ہے کہ جس کو چاہے فرض قرار دے۔

۱۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، فَقَالَ: إِنِّي أُصَلِّي فِي بَيْتِي ثُمَّ آتِي الْمَسْجِدَ، فَأَجِدُ الْإِمَامَ يُصَلِّي. أَفَأُصَلِّي مَعَهُ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ: نَعَمْ. فَقَالَ الرَّجُلُ: فَأَيَّتُهُمَا صَلٰوتِي؟ فَقَالَ سَعِيدٌ: أَوَ أَنْتَ تَجْعَلُهُمَا؟ إِنَّمَا ذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ.

ایک آدمی نے سعید بن مسیب سے دریافت کیا کہ میں نے گھر میں نماز پڑھی، پھر مسجد میں آیا تو امام کو نماز پڑھاتے ہوئے پایا۔ کیا میں اس کے ساتھ نماز پڑھوں؟ سعید نے فرمایا۔ ہاں۔ اس نے کہا کہ میری فرض نماز کونسی ہوگی؟ سعید نے فرمایا کہ کیا تم انہیں فرض بناؤ گے؟ یہ تو اللہ تعالیٰ کی مرضی پر منحصر ہے۔

۱۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَفِيفِ الدِّيلِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ، فَقَالَ: إِنِّي أُصَلِّي فِي بَيْتِي ثُمَّ آتِي الْمَسْجِدَ، فَأَجِدُ الْإِمَامَ يُصَلِّي، أَفَأُصَلِّي مَعَهُ؟ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ: نَعَمْ. فَصَلِّ مَعَهُ. فَإِنَّ مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَإِنَّ لَهُ سَهْمَ جَمْعٍ، أَوْ مِثْلَ سَهْمِ جَمْعٍ

بنی اسد کے ایک آدمی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ میں نے گھر میں نماز پڑھی، پھر مسجد میں آیا تو امام کو نماز پڑھاتے ہوئے پایا کیا میں اس کے ساتھ نماز پڑھوں؟ حضرت ابو ایوب نے فرمایا، ہاں۔ جس نے ایسا کیا تو اسے جماعت کا ثواب ملے گا یا جماعت سے پڑھنے جیسا ثواب ملے گا۔

۱۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَوِ الصُّبْحَ، ثُمَّ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جس نے مغرب یا فجر کی نماز پڑھ لی، پھر انہیں امام

marfat.com
Marfat.com

أَدْرَكَهُمَا مَعَ الْإِمَامِ، فَلَا يُعِيدُهَا

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا أَرَى بَأْسًا أَنْ يُصَلِّيَ مَعَ الْإِمَامِ مَنْ كَانَ قَدْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ. إِلَّا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُ إِذَا أَعَادَهَا، كَانَتْ شَفْعًا.

کے ساتھ پائے تو دوبارہ نہ پڑھے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے گھر میں نماز پڑھ لی اور پھر امام کے ساتھ نماز پڑھے تو میرے خیال میں کوئی حرج نہیں سوائے نماز مغرب کے کیونکہ جب اس کو دوبارہ پڑھے گا تو طاق نہیں رہے گی۔

بَابُ الْعَمَلِ فِي صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

جماعت سے نماز پڑھنے کا طریقہ

۱۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ، فَلْيُخَفِّفْ. فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ، وَالسَّقِيمَ، وَالْكَبِيرَ. وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ، فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پھلکی پڑھانی چاہیئے کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طول دے۔

۱۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: قُمْتُ وَرَاءَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي صَلَاةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ، وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ غَيْرِي. فَخَالَفَ عَبْدُ اللَّهِ بِيَدِهِ، فَجَعَلَنِي حِذَاءَهُ عَنْ يَمِينِهِ.

نافع کا بیان ہے کہ میں ایک نماز میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے کھڑا ہوا اور ان کے ساتھ میرے سوا اور کوئی نہ تھا حضرت عبداللہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے برابر دائیں جانب کر لیا۔

۱۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَؤُمُّ النَّاسَ بِالْعَقِيقِ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَنَهَاهُ.

قَالَ مَالِكٌ: وَإِنَّمَا نَهَاهُ، لِأَنَّهُ كَانَ لَا يُعْرَفُ أَبُوهُ.

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ ایک شخص موضع عقیق میں لوگوں کی امامت کرتا تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے پیغام بھیج کر اسے منع کر دیا۔

امام مالک نے فرمایا: اسے بایں وجہ منع کیا گیا کہ اس کا باپ نامعلوم تھا

بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ وَهُوَ جَالِسٌ

امام کا بیٹھ کر نماز پڑھنا

۱۶۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ، فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ. فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ. وَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ. فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا. وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا. وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا. وَإِذَا قَامَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا، فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے تو گر پڑے اور دائیں پہلو پر خراش آئی۔ پس آپ نے ایک نماز بیٹھ کر پڑھی اور ہم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے لہذا جب وہ کھڑا ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ اٹھے تو تم بھی اٹھو، جب وہ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم

marfat.com
Marfat.com

۱۷۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ شَاكٍّ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا. فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکلیف کے باعث بیٹھ کر نماز پڑھی اور آپ کے پیچھے لوگوں نے کھڑے ہو کر۔ پس آپ نے ان کی جانب بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ پس جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ اٹھے تو تم بھی اٹھو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

۱۸۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي مَرَضِهِ فَأُتِيَ، فَوَجَدَ أَبَا بَكْرٍ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي بِالنَّاسِ. فَاسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ كَمَا أَنْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ. وَكَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ.

مروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مرض میں تکلیف کی وجہ سے تشریف لائے تو حضرت ابوبکر کو پایا کہ کھڑے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ پس حضرت ابوبکر پیچھے ہٹنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنی جگہ رہنے کا اشارہ کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابوبکر تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے جو بیٹھے تھے اور تمام لوگ حضرت ابوبکر کی اقتدا میں پڑھ رہے تھے۔ ف

ف۔ اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ اس نماز میں امام کی تبدیلی نہیں ہوئی تھی بلکہ حضرت ابوبکر صدیق تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھنے لگے اور دوسرے تمام حضرات حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معاملہ دوسرے انسانوں جیسا نہیں ہے۔ حضور کی اطاعت ہر حالت میں فرض ہے خواہ کوئی نماز کے اندر ہی کیوں نہ ہو کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ۔ (۸: ۲۴)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب وہ تمہیں بلائیں۔

نیز اللہ جل مجدہ نے یہ بھی فرمایا ہے:۔

وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ۔ (۴: ۸۰)

جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

لہٰذا رسول جب بلائے تو حاضر ہونا اور رسول کے حکم کی تعمیل کرنا ہر صاحب ایمان کے لیے ضروری ہے کیونکہ رسول کا حکم ماننا گویا خدا کا حکم ماننا ہے جبکہ کسی بھی دوسرے کا ہر حالت میں اس طرح حکم ماننا اور اس کی اس طرح تعمیل کرنا ضروری نہیں ہے۔ اگر نمازی ایسے آدمی کے حکم کی تعمیل کرے جو نماز سے باہر ہو تو نماز ٹوٹ جاتی ہے لیکن حضرت ابوبکر کی نماز میں قطعاً کوئی فرق نہیں آیا کیونکہ انہوں نے تعمیل کی تو رسول کے حکم کی جن کا حکم خدا کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْقَائِمِ عَلٰى صَلٰوةِ الْقَاعِدِ

بیٹھنے کی نسبت کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی فضیلت

۱۹۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ مَوْلًى لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَوْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ وَهُوَ قَاعِدٌ، مِثْلُ نِصْفِ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ قَائِمٌ"

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے اگر کوئی بیٹھ کر نماز (نفل نماز) پڑھے تو اسے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نسبت آدھا ثواب ملے گا۔

۲۰۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ؛ اَنَّهٗ قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ نَالَنَا وَبَاءٌ مِّنْ وَعْكِهَا شَدِيْدٌ. فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ، وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فِيْ سُبْحَتِهِمْ قُعُوْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صَلٰوةُ الْقَاعِدِ مِثْلُ نِصْفِ صَلٰوةِ الْقَائِمِ"

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ منورہ میں آئے تو ہم میں بڑی شدت سے وبائی بخار پھیلا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور وہ بیٹھ کر نفل نماز پڑھ رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھے کی نماز کھڑے کی نماز کا نصف ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ فِی النَّافِلَةِ

نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کا بیان

۲۱۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَةَ السَّهْمِیِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ اَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِیْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا قَطُّ. حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِعَامٍ، فَكَانَ يُصَلِّیْ فِیْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا. وَيَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ فَيُرَتِّلُهَا، حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا.

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی نفل نماز بھی بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر وصال سے ایک سال پہلے آپ نفل بیٹھ کر پڑھنے لگے تھے اور جو سورت پڑھتے اُسے اِس قدر ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے کہ وہ لمبی سے بھی لمبی سورت معلوم ہونے لگتی تھی۔

۲۲۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ: اَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ صَلٰوةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ. حَتّٰى اَسَنَّ. فَكَانَ يَقْرَاُ قَاعِدًا حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ، قَامَ فَقَرَاَ نَحْوًا مِّنْ ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ آيَةً، ثُمَّ رَكَعَ.

عُروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رات کی نماز کبھی بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ لیکن جب عمر زیادہ ہو گئی تو بیٹھ کر پڑھنے لگے، یہاں تک کہ جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر تیس سے چالیس آیات پڑھ کر رکوع کرتے۔

۲۳۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا

marfat.com
Marfat.com

الْمَدَنِيِّ وَعَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا. فَيَقْرَاُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ آيَةً، قَامَ فَقَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو قرأت بھی بیٹھ کر پڑھتے۔ جب قرأت میں سے تیس سے چالیس آیات تک رہ جاتیں تو آپ کھڑے ہو کر قرأت پڑھتے پھر رکوع سجدہ کرتے اور پھر دوسری رکعت میں بھی پہلی رکعت کی طرح کرتے۔

۲۴۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، كَانَا يُصَلِّيَانِ النَّافِلَةَ، وَهُمَا مُحْتَبِيَانِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب دونوں حضرات نفل نماز بیٹھ کر حالتِ احتباء میں پڑھ لیتے تھے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى

نمازِ عصر کا بیان

۲۵۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ؛ اَنَّهٗ قَالَ: اَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا. ثُمَّ قَالَتْ: اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّيْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ. فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا. فَاَمْلَتْ عَلَيَّ. حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ. قَالَتْ عَائِشَةُ، سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابو یونس مولیٰ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے حکم دیا کہ اُن کے لیے قرآن مجید لکھوں۔ پھر فرمایا کہ جب آیت حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ. پر پہنچو تو مجھے بتا دینا۔ جب میں یہاں پہنچا تو بتا دیا تو انہوں نے یوں لکھایا: حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

ف: صلوٰۃ الوسطیٰ سے کونسی نماز مراد ہے؟ اس سلسلے میں مختلف روایات وارد ہوئی ہیں مثلاً حضرت زید بن ثابت اور حضرت عائشہ صدیقہ کا قول ہے کہ اس سے مراد ظہر کی نماز ہے (ترمذی)، نیز حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر کا قول ہے کہ اس سے مراد نماز فجر ہے (ترمذی، موطاء امام مالک) حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صلوٰۃ الوسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے (ترمذی)، اس کے بارے میں امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور نقل کیا کہ امام بخاری نے بھی اس کی تصحیح فرمائی اور بتایا کہ حسن بصری کو حضرت سمرہ سے سماع حاصل ہے۔ نیز حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خندق کے روز فرمایا حبسونا عن صلوٰۃ الوسطیٰ صلوٰۃ العصر ملأ اللہ بیوتھم وقبورھم نارًا۔ (متفق علیہ) یعنی کافروں نے ہمیں درمیانی نماز یعنی نماز عصر سے روکے رکھا اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔

marfat.com

Marfat.com

۲۶۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أَكْتُبُ مُصْحَفًا لِحَفْصَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ. فَقَالَتْ: إِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّيْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ. فَلَمَّا بَلَغْتُهَا، آذَنْتُهَا. فَأَمْلَتْ عَلَيَّ. حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ، وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ.

عمرو بن رافع کا بیان ہے کہ میں اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے قرآن مجید لکھ رہا تھا۔ فرمایا کہ جب تم آیت حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ۔ پر پہنچو تو مجھے بتانا۔ جب میں یہاں پہنچا تو انہیں بتا دیا اور انہوں نے مجھے یوں لکھایا: حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ، وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ۔

۲۷۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنِ ابْنِ يَرْبُوْعٍ الْمَخْزُوْمِيِّ أَنَّهُ قَالَ، سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ: الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الظُّهْرِ۔

ابن یربوع مخزومی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ درمیانی نماز ظہر کی نماز ہے۔

۲۸۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ. وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، كَانَا يَقُوْلَانِ: الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الصُّبْحِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَقَوْلُ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں حضرات فرمایا کرتے کہ درمیانی نماز سے نمازِ فجر مراد ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ حضرت علی اور حضرت ابن عباس کا قول مجھے سب سے پسند ہے۔

باب الرُّخْصَةِ فِي الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ایک کپڑے سے نماز پڑھنے کی اجازت

۲۹۔ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ؛ أَنَّهُ رَأٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، مُشْتَمِلًا بِهِ، فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ

حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اُمّ سلمہ کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا جس کے دونوں کنارے اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

۳۰۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُوْلَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

حاشیہ صفحہ گزشتہ

درمیانی نماز سے جن صحابۂ کرام نے نماز ظہر یا نماز فجر مراد لی، وہ ان بزرگوں کا اپنا اجتہاد ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انہوں نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں کی۔ ہاں صلوٰۃ الوسطیٰ سے نماز عصر مراد ہونے کی حضرت عائشہ، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت علی اور حضرت سمرہ بن جندب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ دریں حالات امام مالک و امام شافعی کے نزدیک اس سے نماز فجر ہی مراد ہے جبکہ اکثر صحابۂ کرام و تابعین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نیز امام اعظم ابو حنیفہ و امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کا فیصلہ یہ ہے کہ اس سے نمازِ عصر مراد ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوٰۃ فی ثوب واحد؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "أو لکلکم ثوبان؟"

ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہر ایک کو دو کپڑے میسر ہیں؟

۳۱۔ وحدثنی عن مالک، عن ابن شہاب، عن سعید بن المسیب: انہ قال: سئل ابوہریرۃ ھل یصلی الرجل فی ثوب واحد؟ فقال: نعم فقیل لہ: ھل تفعل انت ذلک؟ فقال نعم انی لاصلی فی ثوب واحد، وان ثیابی لعلی المشجب.

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں دریافت کیا گیا کہ کیا آپ ایسا کرتے ہیں؟ فرمایا: ہاں میں ایک کپڑے میں نماز پڑھ لیتا ہوں اور میرے دوسرے کپڑے تہائی پر رکھے ہوتے ہیں۔

۳۲۔ وحدثنی عن مالک: انہ بلغہ ان جابر بن عبداللہ کان یصلی فی الثوب الواحد.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک کپڑے میں نماز پڑھ لیتے۔

۳۳۔ وحدثنی عن مالک، عن ربیعۃ بن ابی عبدالرحمٰن، ان محمد بن عمرو بن حزم کان یصلی فی القمیص الواحد.

ربیعہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ محمد بن عمرو بن حزم صرف اکیلی قمیص سے نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

۳۴۔ وحدثنی عن مالک: انہ بلغہ عن جابر بن عبداللہ: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: "من لم یجد ثوبین فلیصل فی ثوب واحد. ملتحفا بہ فان کان الثوب قصیرا، فلیتزر بہ".

قال مالک: احب الی ان یجعل الذی یصلی فی القمیص الواحد، علی عاتقیہ ثوبا او عمامۃ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے دو کپڑے میسر نہ ہوں تو وہ ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر نماز پڑھ لے اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو اسے ازار کی جگہ باندھ لے۔

امام مالک نے فرمایا کہ مجھے یہ پسند ہے کہ جو صرف قمیص سے نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنے کندھوں پر کوئی کپڑا یا پگڑی ڈال لے۔

باب الرخصۃ فی صلوٰۃ المرأۃ فی الدرع والخمار

عورت کو صرف قمیص اور دوپٹے سے نماز پڑھنے کی اجازت

۳۵۔ حدثنی یحییٰ عن مالک: انہ بلغہ ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت تصلی فی الدرع والخمار.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کرتے اور دوپٹے سے نماز پڑھتی تھیں۔

۳۶۔ وحدثنی عن مالک، عن محمد بن زید بن قنفذ، عن امہ: انہا سالت ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ماذا تصلی فیہ المرأۃ من الثیاب؟ فقالت: تصلی فی الخمار والدرع السابغ اذا غیب

ام حرام نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ فرمایا کہ دوپٹہ ہو اور ایسا لمبا کرتہ جو پیروں تک کو ڈھانپ لے۔

marfat.com

Marfat.com

ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا.

۳۷۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَسْوَدِ الْخَوْلَانِيِّ، وَكَانَ فِيْ حَجْرِ مَيْمُوْنَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ كَانَتْ تُصَلِّيْ فِي الدِّرْعِ وَالْخِمَارِ، لَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ.

بُسر بن سعید نے عبید اللہ بن اسود خولانی سے روایت کی ہے کہ وہ اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں تھے اور حضرت میمونہ کُرتے اور دوپٹے سے نماز پڑھ رہی تھیں اور اُن کے جسم پر ازار نہ تھی۔

۳۸۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّ امْرَاَةً اسْتَفْتَتْهُ، فَقَالَتْ: اِنَّ الْمِنْطَقَ يَشُقُّ عَلَيَّ. فَاُصَلِّيْ فِيْ دِرْعٍ وَخِمَارٍ؟ فَقَالَ نَعَمْ، اِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا.

ہشام کا بیان ہے کہ عروہ بن زبیر سے ایک عورت نے فتویٰ پوچھا کہ میں ازار نہیں باندھ سکتی تو کیا کُرتے اور دوپٹے سے نماز پڑھ لوں؟ فرمایا، ہاں جبکہ کُرتہ خوب لمبا ہو۔

marfat.com جلد اول

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

۹۔ كِتَابُ قَصْرِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ

سفر اور حضر میں دو نمازوں کا جمع کرنا

۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاو�ٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ. فِي سَفَرِهٖ اِلٰى تَبُوْكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر تبوک میں ظہر اور عصر کی نماز کو جمع کر لیتے تھے۔

۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْكَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ. قَالَ. فَاَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا. ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا، ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ: "اِنَّكُمْ سَتَاْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ، عَيْنَ تَبُوْكَ. وَاِنَّكُمْ لَنْ تَاْتُوْهَا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ. فَمَنْ جَآءَهَا فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَآئِهَا شَيْئًا حَتّٰى اٰتِيَ". فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَنَا اِلَيْهَا رَجُلَانِ. وَالْعَيْنُ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَّآءٍ فَسَاَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. "هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَّآئِهَا شَيْئًا؟" فَقَالَا. نَعَمْ. فَسَبَّهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ. ثُمَّ غَرَفُوْا بِاَيْدِيْهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيْلًا قَلِيْلًا. حَتّٰى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ. ثُمَّ غَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ. ثُمَّ اَعَادَهٗ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کی طرف نکلے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کیا۔ فرمایا کہ ایک روز آپ نے نماز میں تاخیر کی۔ جب باہر آئے تو ظہر و عصر کی نماز اکٹھی پڑھی پھر اندر چلے گئے جب باہر تشریف لائے تو مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھی۔ پھر فرمایا کہ انشاء اللہ کل تم چشمۂ تبوک پر پہنچ جاؤ گے لیکن دن چڑھنے سے پہلے نہیں پہنچ سکو گے۔ پس جو وہاں پہنچے تو اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے یہاں تک کہ میں پہنچ جاؤں۔ ہم اس پر پہنچ گئے اور ہم میں سے دو آدمی پہلے پہنچے چشمے کا تھوڑا پانی چمک رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں سے پوچھا کہ کیا تم نے اس کے پانی کو ہاتھ لگایا؟ دونوں نے کہا، ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تنبیہ کی اور جو اللہ نے چاہا وہ فرمایا پھر لوگوں نے چشمے سے تھوڑا تھوڑا پانی نکال کر کچھ جمع کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں چہرۂ انور اور دونوں ہاتھ دھو کر واپس اسی میں ڈال دیا۔ پھر چشمے کا پانی خوب بہنے لگا تو لوگوں نے پانی پیا۔ پھر رسول اللہ

marfat.com

Marfat.com

فِيهَا. فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ كَثِيرٍ فَاسْتَسْقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُوشِكُ يَا مُعَاذُ، إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، أَنْ تَرَى مَا هٰهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا".

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے معاذ! اگر تمہاری زندگی رہی تو دیکھو گے کہ یہ پانی باغوں کو سیراب کر دیا کرے گا۔

۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ، يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع فرما لیتے۔

۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا. فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ.

قَالَ مَالِكٌ: أُرَى ذٰلِكَ كَانَ فِي مَطَرٍ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر کسی خوف اور سفر کے بھی ظہر و عصر کی نماز کو ملا کر اور مغرب و عشاء کی نماز کو جمع کر کے پڑھا ہے۔ ف

امام مالک نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ بارش کے وقت کی بات ہے جب حکام بارش میں اکٹھے ہوتے تو حضرت عبداللہ بن عمر بھی ان کے ساتھ مغرب و عشاء کو جمع کر لیا کرتے۔

۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ، إِذَا جَمَعَ الْأُمَرَاءُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي الْمَطَرِ، جَمَعَ مَعَهُمْ.

۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ سَأَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ: هَلْ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ. أَلَمْ تَرَ إِلَى صَلَاةِ النَّاسِ بِعَرَفَةَ.

ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے پوچھا کہ کیا سفر میں ظہر اور عصر کو جمع کر لیا جائے؟ انہوں نے فرمایا ہاں اس میں کوئی حرج نہیں، کیا تم نے عرفات میں لوگوں کی نماز نہیں دیکھی؟

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسِيرَ يَوْمَهُ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ. وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسِيرَ لَيْلَهُ، جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ امام زین العابدین فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دن کو سفر کرنا چاہتے تو ظہر و عصر کو جمع کر لیتے اور جب رات کو سفر کرنا چاہتے تو مغرب و عشاء کو جمع فرما لیتے۔

ف۔ اللہ تعالیٰ نے نمازوں کا ان کے وقت کے اندر پڑھنا فرض فرمایا ہے:۔ إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا۔ (۴: ۱۰۳) کسی نماز کو دانستہ دوسری نماز کے وقت میں پڑھنے کی ہرگز اجازت نہیں ماسوائے دوران حج کہ عرفات میں ظہر و عصر اور مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھی جاتی ہے۔ شریعت مطہرہ میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کی صرف ایک ہی جائز صورت ہے جسے جمع فعلی یا جمع صوری کہتے ہیں۔ یعنی ظہر کی نماز کو اس کے آخر وقت میں اور عصر کو اول وقت میں پڑھا۔ یا مثلاً مغرب کی نماز آخر وقت میں اور عشاء کی اول وقت میں پڑھی۔ یوں دو نمازیں فعلاً اور صورتاً تقریباً مل جاتی ہیں لیکن ہر ایک اپنے وقت کے اندر ہی پڑھی گئی۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ ۲ قَصْرِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں قصر نماز پڑھنا

۷۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى . عَنْ مَالِكٍ . عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ خَالِدِ بْنِ أُسَيْدٍ، أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ . إِنَّا نَجِدُ صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَصَلٰوةَ الْحَضَرِ فِي الْقُرْآنِ وَلَا نَجِدُ صَلٰوةَ السَّفَرِ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : يَا ابْنَ أَخِيْ . إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا . فَإِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَاهُ يَفْعَلُ .

آل خالد بن اسید کے ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! ہم قرآن کریم میں خوف اور حضر کی نماز تو پاتے ہیں لیکن سفر کی نماز نہیں پاتے؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اے بھتیجے! اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہماری طرف مبعوث فرمایا اور ہم کچھ نہیں جانتے بلکہ وہی کرتے ہیں جو ہم نے انہیں کرتے دیکھا۔ ف

حاشیہ صفحہ گزشتہ

اس طرح دو نمازوں کا ملانا مرض کے عذر ضرورت سفر اور شدت بارش کے پیش نظر جائز ہے۔ اکثر اجلّہ صحابۂ کرام و تابعین عظام و ائمہ اعلام و علمائے ذی الاحترام کا یہی مذہب ہے۔

دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کی دوسری صورت جمع وقتی ہے جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہیں۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت جمع تقدیم کہ مثلاً نماز ظہر کے ساتھ نماز عصر بھی پڑھ لی۔ دوسری صورت جمع تاخیر مثلاً ظہر کی نماز دانستہ چھوڑے رکھی اور عصر کے وقت ظہر و عصر دونوں نمازیں پڑھی پہلی صورت میں نماز عصر فرض ہی نہیں ہوئی تھی کہ اس کا وقت آیا نہیں اور ظہر کے وقت میں پڑھی تو ہرگز نہیں ہوئی اور دوسری صورت میں ظہر کو دانستہ ترک کیا اور عصر کے وقت جا کر پڑھا جبکہ نماز کا دانستہ نہ پڑھنا اشد حرام۔ اس جمع وقتی یا جمع حقیقی کے بارے میں کوئی ایک بھی صحیح صریح مفسر حدیث وارد نہیں ہوئی۔ شریعت مطہرہ کی کوئی دلیل واجب القبول اس کی صحت پر قائم نہیں۔ صرف دو حدیثوں سے دھوکا دیا جاتا ہے لیکن عند التحقیق وہ بھی جمع صوری پر دلالت کر رہی ہیں۔

اس مسئلے میں مبتدعین زمانہ سے ایک مخصوص اور پیش خریش احادیث کے ٹھیکیدار گروہ نے بڑی دھاندلی مچائی ہے۔ متعدد آیات کریمہ بکثرت احادیث صحیحہ صریحہ مفسرہ کے خلاف جمع وقتی کی تان اڑائی ہے۔ اونچے سروں میں جمع تقدیم و جمع تاخیر کے جواز کی لے سنائی ہے۔ جس کی ان کے مجتہد دوران، شیخ زمین و آسمان المسمّٰی میاں نذیر حسین صاحب دہلوی یعنی برطانوی شمس العلماء نے معیار الحق میں بنیاد جمائی، یہی جماعت بھر کی سب سے اونچی دکان کی مٹھائی اور اسی کھٹی لسی پر طائفہ کے ہر فرد نے مونچھ منڈائی ہے۔ جب سرمایۂ ملت کے ایک نگہبان نے میاں جی کی ساری کارگزاری اور علمی لیاقت کو میزان تحقیق پر تولا تو تولہ بھر وزن بھی نہ نکلا۔ ان تحقیقات جلیلہ کو ایک رسالے کی شکل دی گئی اور حاجزین البحرین الواقی عن جمع الصلوٰتین تاریخی نام رکھا گیا فَمَنْ شَآءَ فَلْيَرْجِعْ إِلَيْهِ۔

ف۔ سائل نے پوچھا کہ قرآن کریم میں ہم سفر کی نماز کا حکم نہیں پاتے تو اس کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنی قرآن فہمی کی نفی کر دی۔ کیا خوب جواب دیا۔ یہی طریق ادب و راہِ صواب ہے۔ دین کے معاملے میں اپنے مسلمہ بزرگوں پر اعتماد کرنا اور اپنی تحقیق کو ان کے مقابلے پر اہمیت نہ دینا ہی راہِ ہدایت اور سلامتی کا راستہ ہے۔ سرمایۂ ملت کے عدیم المثال نگہبان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلے میں کیا خوب فرمایا ہے:۔

گویا کہ علم مقلد در اثبات حل و حرمت معتبر نیست دریں باب ظن مجتہد معتبر است اولہ مجتہدین را اوہن از بیت عنکبوت

میں کہتا ہوں کہ حلال و حرام کو ثابت کرنے میں مقلد کا علم معتبر نہیں اور اس باب میں مجتہد کا ظن بھی معتبر ہے۔ مجتہدین کے دلائل

marfat.com
Marfat.com

۸۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ: فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّتْ. صَلٰوةُ السَّفَرِ. وَزِيْدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ سفر اور حضر میں نماز کی دو دو رکعتیں فرض کی گئی تھیں۔ پس سفر کی نماز اسی طرح رہی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

۹۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ. عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ؛ اَنَّهُ قَالَ لِسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: مَا اَشَدَّ مَا رَاَيْتُ اَبَاكَ الْمَغْرِبَ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ بِذَاتِ الْجَيْشِ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ بِالْعَقِيْقِ

یحییٰ بن سعید نے سالم بن عبداللہ سے کہا کہ آپ نے اپنے والد ماجد کو سفر میں نماز مغرب کتنی موخر کرتے دیکھا سالم نے فرمایا کہ غروب آفتاب کے وقت ہم ذات الجیش میں تھے اور عقیق میں نماز مغرب پڑھی۔

بَابُ مَا يَجِبُ فِيْهِ قَصْرُ الصَّلٰوةِ

باب ۳ قصر نماز کب واجب ہوتی ہے

۱۰۔ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ اِذَا خَرَجَ حَاجًّا، اَوْ مُعْتَمِرًا قَصَرَ الصَّلٰوةَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حج یا عمرہ کے ارادے سے نکلتے تو ذی الحلیفہ سے نماز قصر کرتے۔

۱۱۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّهُ رَكِبَ اِلَى الرِّيْمِ، فَقَصَرَ الصَّلٰوةَ فِي مَسِيْرِهِ ذٰلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ، وَذٰلِكَ نَحْوَ مِنْ اَرْبَعَةِ بُرُدٍ.

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ریم کے لیے سوار ہو کر چلے تو راستے میں نماز قصر کی۔

امام مالک نے فرمایا کہ وہ فاصلہ چار بُرد کے لگ بھگ ہے۔

۱۲۔ حَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، رَكِبَ اِلٰى ذَاتِ النُّصُبِ

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ذات النصب کے لیے سوار ہوئے

حاشیہ صفحہ گزشتہ

گفتن بسیار جرأت نمودن است و علم خود را بر علم ایں اکابر ترجیح دادن و ظاہر اصول اصحاب حنفیہ را باطل ساختن و در روایات معتبرہ مفتیٰ بہا را برہم زدن و شواذ گفتن احادیث را۔ ایں اکابر بواسطۂ قرب عہد و وفور علم و حصول ورع و تقوی از مادور افتادگان بہتر می دانستند و صحت و سقم و نسخ و عدم نسخ آنہا را بیشتر از ماشناختند (مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۳۱۲)۔

کو مکڑی کے گھر کی طرح کمزور کہنا بڑی جرأت کا مظاہرہ کرنا اور اپنے علم کو ان بزرگوں کے علم پر ترجیح دینا ہے اور حنفی حضرات کے ظاہری اصولوں کو باطل ٹھہرانا یہ مفتیٰ بہا اور معتبر روایات کو درہم برہم کرنا اور احادیث کو ناقابلِ اعتبار کہنا ہے یہ حضرات عہد نبوی سے قرب، علم کی زیادتی اور ورع و تقویٰ کے حصول کے باعث ہم دُور پڑے ہوئے لوگوں سے بہتر جانتے تھے اور دلائل کی صحت و سقم اور نسخ و عدم نسخ کی ہم سے بہتر شناخت رکھتے تھے۔

marfat.com
Marfat.com

فَقَصَرَ الصَّلٰوةَ فِي مَسِيْرَةِ ذٰلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ، وَبَيْنَ ذَاتِ النُّصُبِ وَالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعَةُ بُرُدٍ.

۱۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ إِلَى خَيْبَرَ فَيَقْصُرُ الصَّلٰوةَ.

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ فِي مَسِيْرِهِ الْيَوْمَ التَّامَّ.

۱۴۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْبَرِيْدَ، فَلَا يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ.

۱۵۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، كَانَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ فِي مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ، وَفِي مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَعُسْفَانَ، وَفِي مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَجَدَّةَ.

قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ أَرْبَعَةُ بُرُدٍ. وَذٰلِكَ أَحَبُّ مَا تُقْصَرُ إِلَيَّ فِيْهِ الصَّلٰوةُ.

قَالَ مَالِكٌ: لَا يَقْصُرُ الَّذِيْ يُرِيْدُ السَّفَرَ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ بُيُوْتِ الْقَرْيَةِ. وَلَا يُتِمَّ حَتّٰى يَدْخُلَ أَوَّلَ بُيُوْتِ الْقَرْيَةِ، أَوْ يُقَارِبَ ذٰلِكَ.

بَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ مَا لَمْ يُجْمِعْ مَكْثًا

۱۶۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: أُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْمُسَافِرِ، مَا لَمْ أُجْمِعْ مَكْثًا. وَإِنْ حَبَسَنِيْ ذٰلِكَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً.

۱۷۔ حَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَقَامَ

تو راستے میں نماز قصر کی۔

امام مالک نے فرمایا کہ مدینہ منورہ اور ذات النصب کا درمیانی فاصلہ چار برد ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ وہ خیبر جاتے تو نماز قصر پڑھا کرتے۔

سالم بن عبد اللہ نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پورے دن کی مسافت پر قصر نماز پڑھا کرتے تھے۔

نافع کا بیان ہے کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ برید تک سفر کرتے اور نماز قصر نہ پڑھتے۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اتنے فاصلے پر نماز قصر کرتے جتنا مکہ مکرمہ و طائف، مکہ مکرمہ و عسفان اور مکہ معظمہ و جدہ کے درمیان ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ فاصلہ چار برد ہے اور قصر نماز کے بارے میں یہی مجھے پسند ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ سفر کے ارادے پر نماز قصر نہ پڑھے جب تک کہ بستی کے گھروں سے نہ نکل جائے اور پوری نہ پڑھے یہاں تک کہ بستی کے پہلے گھروں میں آجائے یا ان کے نزدیک۔

مسافر کی نماز جبکہ وہ ٹھہرنے کا ارادہ نہ کرے

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ میں قصر نماز پڑھتا رہتا ہوں جب تک ٹھہرنے کا ارادہ نہیں کرتا اگرچہ کسی جگہ بارہ راتوں تک رکا رہوں۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مکہ مکرمہ

ف۔ حضرات احناف شکر اللہ سعیہم کے نزدیک مفتیٰ بہا قول کے مطابق سفر کی مقدار تین منزل ہے جس کو وہ حضرات چھتیس کوس یا ستاون اٹھاون میل بتاتے ہیں۔ فرسخ تیل میل کا ہوتا ہے اور موجودہ رواج کے مطابق یہ فاصلہ تقریباً نوے ۹۰ کلومیٹر ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

بِمَكَّةَ عَشْرَ لَيَالٍ، يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ إِلَّا أَنْ يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ، فَيُصَلِّيهَا بِصَلٰوتِهِ.

میں بارہ راتیں ٹھہرے اور نماز قصر پڑھتے رہے مگر جب امام کے ساتھ نماز پڑھنی ہوئی تو اس کے مطابق پڑھی جاتی۔

بَابُ صَلٰوةِ الْإِمَامِ إِذَا أَجْمَعَ مُكْثًا

امام کی نماز جبکہ وہ ٹھہرنے کا ارادہ کرے۔

۱۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: مَنْ أَجْمَعَ إِقَامَةً أَرْبَعَ لَيَالٍ، وَهُوَ مُسَافِرٌ، أَتَمَّ الصَّلٰوةَ.

قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ.

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ صَلٰوةِ الْأَسِيرِ؟ فَقَالَ: مِثْلُ صَلٰوةِ الْمُقِيمِ. إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُسَافِرًا.

عطاء خراسانی نے سنا کہ سعید بن مسیب نے فرمایا جو مسافر چار دن ٹھہرنے کا ارادہ کرے تو وہ نماز پوری پڑھا کرے۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ بات مجھے سب سے پسند ہے۔

امام مالک سے قیدی کی نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ مقیم کی نماز کی طرح مگر جب مسافر ہو۔ ف

بَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ إِذَا كَانَ إِمَامًا أَوْ كَانَ وَرَاءَ إِمَامٍ

مسافر امام اور مقتدی کی نماز کا بیان

۱۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ، صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَهْلَ مَكَّةَ أَتِمُّوا صَلٰوتَكُمْ، فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ.

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، مِثْلَ ذٰلِكَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر جب مکہ مکرمہ گئے تو لوگوں کو دو رکعتیں پڑھا کر فرمایا کہ اے مکہ والو! اپنی نمازیں پوری کر لو کیونکہ ہم تو مسافر ہیں۔

اسلم نے بھی حضرت عمر رضی تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي وَرَاءَ الْإِمَامِ بِمِنًى أَرْبَعًا. فَإِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهِ، صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما منیٰ میں امام کے پیچھے چار رکعتیں پڑھتے اور جب اکیلے نماز پڑھتے تو دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

۲۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ صَفْوَانَ؛ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَعُودُ عَبْدَ

صفوان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عبداللہ بن صفوان کی عیادت کے لیے آئے تو انہوں

ف۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ مسافر جب تک پندرہ روز ٹھہرنے کا ارادہ نہ کرے وہ قصر نماز پڑھتا رہے گا۔ اگر ارادہ دس یا بارہ روز ٹھہرنے کا تھا لیکن کام نہ ہوا یا کسی اور وجہ سے دیر ہوتی گئی اور پندرہ سے بھی زیادہ دن گزر گئے تب بھی نماز قصر ہی پڑھتا رہے گا جب تک کسی جگہ پندرہ روز ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو مقیم شمار نہیں ہوگا اور نماز قصر ہی پڑھے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ایسا ہی مروی ہے واللہ اعلم بالصواب۔

marfat.com
Marfat.com

اللهِ بْنَ صَفْوَانَ، فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ انْصَرَفَ فَتَنَحَّيْنَا فَاتَّبَعْنَاهُ.

نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں جب وہ فارغ ہوئے تو ہم نے کھڑے ہو کر نماز پوری کی۔

بَابُ صَلٰوةِ النَّافِلَةِ فِي السَّفَرِ بِالنَّهَارِ وَاللَّيْلِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ

مسافر کا دن یا رات میں نفل پڑھنا اور سواری پر نماز ادا کرنا

۲۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي مَعَ صَلٰوةِ الْفَرِيضَةِ فِي السَّفَرِ شَيْئًا، قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، إِلَّا مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْأَرْضِ وَعَلٰى رَاحِلَتِهِ، حَيْثُ تَوَجَّهَتْ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر میں فرض نماز کے ساتھ اور کچھ نہ پڑھتے خواہ پہلے ہو یا بعد میں۔ مگر رات میں کیونکہ اس وقت اتر کر زمین پر پڑھتے اور سواری پر تو خواہ کسی جانب رُخ ہوتا۔

۲۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَأَبَا بَكْرِ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، كَانُوا يَتَنَفَّلُونَ فِي السَّفَرِ.

قَالَ يَحْيٰى: وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ النَّافِلَةِ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ. بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ. وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ قاسم بن محمد۔ عروہ بن زبیر اور ابوبکر بن عبدالرحمن سفر میں نفل پڑھا کرتے تھے۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے سفر میں نفل پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا فرمایا کہ کوئی حرج نہیں خواہ رات ہو یا دن اور مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ بعض اہل علم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۲۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرٰى ابْنَهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ، فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے صاحبزادے عبید اللہ بن عبداللہ کو سفر میں نفل پڑھتے دیکھا تو انہیں منع نہیں کیا۔

۲۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ عَلٰى حِمَارٍ، وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلٰى خَيْبَرَ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ کا رُخ خیبر کی جانب تھا۔

۲۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ، فِي السَّفَرِ، حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ.

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور رُخ خواہ کسی جانب بھی ہوتا۔

عبداللہ بن دینار نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: قَالَ:

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے سفر میں حضرت انس بن

جلد اول
marfat.com
Marfat.com

رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي السَّفَرِ، وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ، وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ. يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ، إِيمَاءً، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَضَعَ وَجْهَهُ عَلَى شَيْءٍ.

مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور ان کا رُخ قبلہ کی جانب نہیں تھا۔ رکوع اور سجدہ اشارے سے کر رہے تھے بغیر اس کے کہ اپنا چہرہ کسی چیز پر رکھیں۔

بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰى

نماز چاشت کا بیان

۲۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي مُرَّةَ، مَوْلٰى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؛ أَنَّ أُمَّ هَانِئٍ، بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَامَ الْفَتْحِ، ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

ابو مرہ مولیٰ عقیل بن ابو طالب کو حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال ایک کپڑے میں لپٹ کر آٹھ رکعتیں پڑھیں۔

۲۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ؛ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ، مَوْلٰى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؛ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ، وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ. قَالَتْ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ؟ فَقُلْتُ: أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ. فَقَالَ: "مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ". فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ، قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، زَعَمَ ابْنُ أُمِّي، عَلِيٌّ، أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهُ، فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ". قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ، وَذٰلِكَ ضُحًى.

حضرت اُمِّ ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور آپ کی صاحبزادی فاطمہ نے کپڑے سے پردہ کیا ہوا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے سلام کیا۔ فرمایا کہ کون ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ اُمِّ ہانی بنت ابو طالب ہے فرمایا کہ اُمِّ ہانی خوش آمدید۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں پڑھیں ایک کپڑے میں لپٹ کر۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ میرے ماں جائے بھائی حضرت علی کہتے ہیں کہ ہبیرہ کے جس بیٹے کو تم نے امان دی ہے میں اسے قتل کر دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اُمِّ ہانی! جس کو تم نے امان دی اسے ہم نے امان دی اور وہ چاشت کا وقت تھا۔

۲۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ، وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا. وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيَدَعُ الْعَمَلَ، وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَهُ، خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ، فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بالکل نہیں دیکھا اور میں نمازِ چاشت پڑھتی ہوں یوں بھی ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک کام کو پسند فرماتے لیکن کرتے نہ تھے، اس ڈر سے کہ لوگ بھی کرنے لگیں گے تو وہ ان پر فرض کر دیا جائے گا۔

marfat.com
Marfat.com

۳۰ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَبِيهِ بْنِ أُسَيْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحَى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ تَقُولُ لَوْ نُشِرَ لِي أَبَوَايَ مَا تَرَكْتُهُنَّ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھا کرتیں پھر فرمائی کہ اگر میرے والدین بھی جی اٹھیں تب بھی ان رکعتوں کو نہ چھوڑوں۔

باب جَامِعِ سُبْحَةِ الضُّحَى

نماز چاشت کے بارے میں

۳۱ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ جَدَّتَهُ، مُلَيْكَةَ، دَعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ فَأَكَلَ مِنْهُ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ لَكُمْ" قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ، مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ. وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ انْصَرَفَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی نانی حضرت ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعوتِ طعام دی۔ آپ نے اس میں سے کھایا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھا دوں۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میں ایک بوریہ کے لیے کھڑا ہوا جو بوسیدگی کے باعث سیاہ ہو گیا تھا میں نے اس پر پانی چھڑکا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہو گئے۔ میں اور ایک یتیم آپ کے پیچھے تھے اور بوڑھی اماں ہمارے پیچھے تھیں۔ آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور تشریف لے گئے۔

۳۲ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ. أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ بِالْهَاجِرَةِ، فَوَجَدْتُهُ يُسَبِّحُ. فَقُمْتُ وَرَاءَهُ. فَقَرَّبَنِي حَتَّى جَعَلَنِي حِذَاءَهُ، عَنْ يَمِينِهِ. فَلَمَّا جَاءَ يَرْفَا، تَأَخَّرْتُ. فَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ.

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ میں گرمی کے وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہیں نفل پڑھتے ہوئے پایا میں ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا انہوں نے مجھے نزدیک کیا یہاں تک کہ دائیں جانب اپنے برابر کر لیا۔ جب یرفا آگیا تو میں پیچھے ہٹ گیا اور ہم دونوں نے آپ کے پیچھے صف بنالی۔

باب التَّشْدِيدِ فِي أَنْ يَمُرَّ أَحَدٌ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

نمازی کے آگے سے گزرنے کا بیان

۳۳ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي، فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ. فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے۔ حتی الامکان اسے روکے، باز نہ آئے تو اس سے جھگڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۳۴ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ

حضرت زید بن خالد جہنی نے حضرت ابو جہیم کی جانب یہ پوچھنے کے لیے آدمی بھیجا کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے

marfat.com
Marfat.com

الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ: مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ" قَالَ أَبُو النَّضْرِ: لَا أَدْرِي، أَقَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ شَهْرًا، أَوْ سَنَةً.

متعلق انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ حضرت ابو جہیم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانے کہ یہ کتنا گناہ ہے تو چالیس تک کھڑا رہے، یہ اس کے لیے سامنے سے گزرنے کی نسبت بہتر ہے۔ ابو النضر نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ چالیس روز فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔

۳۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ أَنْ يُخْسَفَ بِهِ، خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ.

عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نمازی کے سامنے سے گزرنے والا اگر جانے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جائے یہ اس کے لیے سامنے سے گزر جانے کی نسبت بہتر ہے۔

۳۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ أَيْدِي النِّسَاءِ، وَهُنَّ يُصَلِّينَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز پڑھتی ہوئی عورتوں کے سامنے سے گزرنے کو ناپسند فرماتے۔

۳۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدٍ، وَلَا يَدَعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کسی نمازی کے سامنے سے نہ گزرتے اور کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دیتے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

نمازی کے آگے سے گزرنے کی اجازت

۳۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلَامَ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لِلنَّاسِ بِمِنًى، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، فَنَزَلْتُ، فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور اُن دنوں میں بالغ ہونے کے قریب تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے تو میں صف کے کچھ حصے کے سامنے سے گزر گیا۔ پھر نیچے اُترا، گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور میں صف میں شامل ہو گیا۔ کسی نے میری حرکت کا برا نہیں منایا۔

۳۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصُّفُوفِ، وَالصَّلَاةُ قَائِمَةٌ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص بعض صفوں کے سامنے سے گزر جاتے اور نماز کھڑی ہوتی۔

marfat.com
جلد اول
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ، وَلَمَّا أَرَى ذٰلِكَ وَاسِعًا، إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ، وَبَعْدَ أَنْ يُحْرِمَ الْإِمَامُ، وَلَمْ يَجِدِ الْمَرْءُ مَدْخَلًا إِلَى الْمَسْجِدِ إِلَّا بَيْنَ الصُّفُوفِ.

امام مالک نے فرمایا کہ میں اسے اس صورت میں جائز سمجھتا ہوں کہ اقامت ہو جانے کے بعد امام تکبیر تحریمہ کہہ لے اور آدمی کو مسجد میں داخل ہونے کا راستہ نہ ملے ماسوائے صفوں کے درمیان سے گزرنے کے۔

۴۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ، لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ، مِمَّا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی جن میں سے نمازی کے سامنے سے گزرنا بھی تھا۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ، مِمَّا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي.

سالم بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور ان میں سے نمازی کے سامنے سے گزرنا بھی ہے۔ ف

بَابُ ۱۲ سُتْرَةُ الْمُصَلِّي فِي السَّفَرِ

سفر میں نمازی کے آگے سترہ ہو

۴۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَسْتَتِرُ بِرَاحِلَتِهِ إِذَا صَلّٰى.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبد اللہ بن عمر نماز پڑھتے وقت اپنی سواری کو سترہ بنا لیا کرتے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ: أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُصَلِّي فِي الصَّحْرَاءِ، إِلٰى غَيْرِ سُتْرَةٍ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ صحرا میں ان کے والد ماجد بغیر سترہ کے نماز پڑھ لیتے تھے۔

بَابُ ۱۳ مَسْحُ الْحَصْبَاءِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کنکریوں کا ہٹانا

۴۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ إِذَا أَهْوٰى لِيَسْجُدَ، مَسَحَ الْحَصْبَاءَ لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ، مَسْحًا خَفِيفًا

ابو جعفر القاری نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ جب سجدے میں جانے لگتے تو ہلکے ہاتھ سے کنکریوں کو سجدہ گاہ سے ہٹا دیا کرتے۔

۴۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ كَانَ يَقُولُ: مَسْحُ الْحَصْبَاءِ، مَسْحَةً وَاحِدَةً، وَتَرْكُهَا، خَيْرٌ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ.

یحییٰ بن سعید کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ کنکریوں کا ہٹانا ایک بار ہے اور نہ ہٹانا سرخ اونٹ ملنے سے بہتر ہے۔

ف۔ بعض خانہ ساز محققین کے نزدیک اگر نمازی کے سامنے سے اگر حائضہ عورت، سیاہ کتا یا گدھا گزر جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے لیکن اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ نمازی کے سامنے سے خواہ کوئی چیز گزر جائے نماز پر کوئی اثر نہیں پڑھتا، ہاں گزرنے والا اگر عاقل بالغ مرد یا عورت ہو اور دانستہ تو وہ گنہگار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

باب ۱۴ مَا جَاءَ فِي تَوْبَةِ الصُّفُوفُ

صفیں درست کرنے کے بارے میں

۴۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ. فَإِذَا جَاءُوهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنْ قَدِ اسْتَوَتْ. كَبَّرَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صفیں درست کرنے کا حکم دیتے جب لوگ آکر بتاتے کہ درست ہو گئیں تب آپ تکبیر تحریمہ کہتے۔

۴۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَقَامَتِ الصَّلَاةُ، وَأَنَا أُكَلِّمُهُ فِي أَنْ يَفْرِضَ لِي. فَلَمْ أَزَلْ أُكَلِّمُهُ، وَهُوَ يُسَوِّي الْحَصْبَاءَ بِنَعْلَيْهِ، حَتَّى جَاءَهُ رِجَالٌ، فَلَمَّا كَانَ وَكَلَّمُهُمْ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ. فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الصُّفُوفَ قَدِ اسْتَوَتْ. فَقَالَ لِي: اسْتَوِ فِي الصَّفِّ. ثُمَّ كَبَّرَ.

مالک بن ابو عامر اصبحی کا بیان ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا تو نماز کی اقامت ہوئی اور میں اُن سے اپنا وظیفہ مقرر کروانے کے لیے بات کرتا رہا جب کہ وہ اپنے جوتوں سے کنکریاں برابر کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ لوگ آگئے جنہیں آپ نے صفیں برابر کرنے پر مقرر فرمایا تھا پس انہوں نے آکر بتایا کہ صفیں سیدھی ہو گئیں تو مجھ سے فرمایا کہ صف میں مل جاؤ۔ پھر تکبیر تحریمہ کہی۔

باب ۱۵ وَضْعُ الْيَدَيْنِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فِي الصَّلَاةِ

نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

۴۶۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ الْبَصْرِيِّ؛ أَنَّهُ قَالَ، مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ "إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ" وَوَضْعُ الْيَدَيْنِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فِي الصَّلَاةِ (يَضَعُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى) وَتَعْجِيلُ الْفِطْرِ وَالِاسْتِينَاءُ بِالسُّحُورِ.

عبدالکریم بن ابو المخارق بصری نے فرمایا کہ کلام نبوت سے یہ باتیں ہیں (۱) جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر (۲) نماز میں ہاتھوں کا ایک دوسرے پر رکھنا (دایاں ہاتھ بائیں پر) اور افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں دیر کرنا۔ ف

۴۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں کلائی پر رکھیں۔

ف۔ نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اکثر بزرگوں کے نزدیک ارشاد خداوندی:۔ قُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ (۲ : ۲۳۸) "اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے" کی تعمیل ہے۔ ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے۔ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کا حلقہ بنائے اور باقی تینوں درمیانی انگلیوں کو بائیں کلائی پر رکھے۔ روایات کی رُو سے اس میں اختلاف ہے کہ ہاتھ کہاں باندھے جائیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ ہاتھوں کو سینے سے نیچے اور ناف سے اوپر رکھے جبکہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذہب ہے کہ نمازی ناف کے نیچے ہاتھ باندھے۔ یہ روایات معتمدہ سے ثابت اور فطرت کے عین مطابق ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ: لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ يَنْمِيْ ذٰلِكَ

ابو حازم نے فرمایا کہ میرے خیال میں وہ اسے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

بَابُ ۱۶ الْقُنُوْتُ فِي الصُّبْحِ

صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا

۴۸۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کسی نماز میں بھی قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔ ف

بَابُ ۱۷ النَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ وَالْاِنْسَانُ يُرِيْدُ حَاجَةً

حاجت بول و براز کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت

۴۹۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْاَرْقَمِ كَانَ يَؤُمُّ اَصْحَابَهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا. فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ. ثُمَّ رَجَعَ. فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ. فَلْيَبْدَاْ بِهٖ قَبْلَ الصَّلٰوةِ"

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ساتھیوں کی امامت کیا کرتے تھے۔ ایک روز نماز کا وقت ہوا تو یہ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے جب واپس لوٹے تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کسی کا ارادہ قضائے حاجت کے لیے جانے کا ہو تو نماز سے پہلے فارغ ہو جانا چاہیے۔

۵۰۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ وَهُوَ ضَامٌّ بَيْنَ وَرِكَيْهِ.

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پیشاب اور پاخانہ روک کر تم میں سے کوئی نماز نہ پڑھا کرے۔

بَابُ ۱۸ اِنْتِظَارِ الصَّلٰوةِ وَالْمَشْيُ اِلَيْهَا

نماز کا انتظار کرنا اور نماز کے لیے جانا

۵۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ. عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی نماز پڑھ کر نماز پڑھنے کی جگہ پر بیٹھا رہے تو جب تک وضو نہ ٹوٹے فرشتے اس کے لیے یوں دعا کرتے رہتے ہیں:۔ اے اللہ! اسے بخش دے۔

ف۔ بعض روایات سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ یا بیس روز تک نماز فجر میں قنوت پڑھی جس میں بعض کفار کی تباہی اور بعض مسلمانوں کی رہائی کے لیے دعا کیا کرتے تھے اس کے بعد پھر آپ نے قنوت نہیں پڑھی۔ بعض صحابہ کرام نے بھی جنگ کے مواقع پر قنوت پڑھی ہے۔ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ اور صاحبین رحمۃ اللہ علیہم کا ارشاد یہ ہے کہ حالت جنگ ہو یا امن و امان کسی حالت اور کسی نماز کے اندر قنوت کا پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ قنوت صرف نماز وتر میں پڑھی جائے گی اور اس کا پڑھنا واجب ہے اور احناف کا معمول یہ قنوت ہے:۔ اللھم انا نستعینک۔۔۔۔۔

marfat.com

Marfat.com

لَهُ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ،،

قَالَ مَالِكٌ، لَا اَرٰى قَوْلَهُ: مَا لَمْ يُحْدِثْ اِلَّا الْاِحْدَاثَ الَّذِيْ يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ.

اے اللہ! اس پر رحم فرما۔

امام مالک نے فرمایا کہ حدث کے مذکورہ ارشاد سے میرے نزدیک وضو کا ٹوٹنا مراد ہے۔

۵۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ اَنْ يَنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ،،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تک آدمی نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز اسے روکے رکھے اور اسے اپنے گھر والوں کے پاس جانے سے صرف نماز نے روکا ہوا ہو۔

۵۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ غَدَا اَوْ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ، لَا يُرِيْدُ غَيْرَهُ لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا اَوْ لِيُعَلِّمَهُ، اُثْمِرَ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ، كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، رَجَعَ غَانِمًا.

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن فرمایا کرتے کہ جو صبح یا سہ پہر مسجد میں جائے تاکہ نیکی کی بات سیکھے یا سکھائے اور اس کے علاوہ اسے کوئی اور کام نہ ہو، جب اپنے گھر لوٹے گا تو راہِ خدا میں اس جہاد کرنے والے کی طرح ہوگا جو غنیمت لے کر واپس لوٹا ہو۔

۵۴۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ؛ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ ثُمَّ جَلَسَ فِيْ مُصَلَّاهُ، لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ. فَاِنْ قَامَ مِنْ مُصَلَّاهُ فَجَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ لَمْ يَزَلْ فِيْ صَلٰوةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی نماز پڑھ کر جب تک نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھا رہے گا تو برابر فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہیں گے کہ اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ اگر وہ نماز پڑھنے کی جگہ سے کھڑا ہو گیا لیکن اگلی نماز کے انتظار میں مسجد کے اندر بیٹھا رہا تو نماز پڑھنے تک وہ نماز میں ہی شمار ہوگا۔

۵۵۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عِنْدَ الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ. فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ. فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ. فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ،،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیزیں نہ بتاؤں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹاتا اور درجات کو بلند کرتا ہے؟ وہ ہیں تکلیف کے وقت پورا وضو کرنا، مسجد کی جانب زیادہ قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ رباط یہی ہے، رباط یہی ہے، رباط یہی ہے۔

۵۶۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: يُقَالُ لَا يَخْرُجُ اَحَدٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَاءِ، اِلَّا اَحَدٌ يُرِيْدُ الرُّجُوْعَ اِلَيْهِ، اِلَّا مُنَافِقٌ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب نے فرمایا نہیں نکلتا تم میں سے کوئی اذان کے بعد مسجد سے مگر اس کا واپس آنے کا ارادہ ہوگا یا وہ منافق ہوگا۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ لِمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ

دو نفل پڑھنے سے پہلے مسجد میں بیٹھنے کی ممانعت

۵۷۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ"

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔

۵۸۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ قَالَ لَهُ: أَلَمْ أَرَ صَاحِبَكَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ جَلَسَ قَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ؟ قَالَ أَبُو النَّضْرِ: يَعْنِي بِذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ، وَيَعِيبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ. أَنْ يَجْلِسَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ.

ابوالنضر کا بیان ہے کہ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے فرمایا کہ میں تمہارے صاحب (حضرت عمر بن عبیداللہ) کو جب وہ مسجد میں داخل ہوتے ہیں تو بیٹھنے سے پہلے نماز پڑھتے نہیں دیکھا؟ ابوالنضر نے فرمایا کہ ابوسلمہ اسے ان کی برائی شمار کرتے کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تو نماز پڑھنے سے پہلے بیٹھ جاتے۔

قَالَ يَحْيَى: قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ حَسَنٌ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ

یحییٰ نے امام مالک سے روایت کی کہ یہ اچھی بات ہے لیکن واجب نہیں۔

بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى مَا يُوضَعُ عَلَيْهِ الْوَجْهُ فِي السُّجُودِ

جس چیز پر سجدہ کرے تو اس پر دونوں ہاتھ رکھے

۵۹۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سَجَدَ، وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِي يَضَعُ عَلَيْهِ جَبْهَتَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب سجدہ کرتے تو جس چیز پر سجدہ کرتے اسی پر اپنے دونوں ہاتھ رکھا کرتے تھے۔

قَالَ نَافِعٌ: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْبَرْدِ، وَإِنَّهُ لَيُخْرِجُ كَفَّيْهِ مِنْ تَحْتِ بُرْنُسٍ لَهُ، حَتّٰى يَضَعَهُمَا عَلَى الْحَصْبَاءِ

نافع کا بیان ہے کہ میں نے انہیں سخت سردی میں دیکھا کہ وہ جبہ کے نیچے سے اپنے دونوں ہاتھ نکالتے اور انہیں پتھریلی زمین پر رکھتے۔

۶۰۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِالْأَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِي يَضَعُ عَلَيْهِ جَبْهَتَهُ. ثُمَّ إِذَا رَفَعَ، فَلْيَرْفَعْهُمَا فَإِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: جو زمین پر اپنی پیشانی رکھے تو جس پر پیشانی رکھی ہے اپنے ہاتھ بھی اسی پر رکھے جب سر اٹھائے تو اپنے ہاتھ بھی اٹھالے کیونکہ ہاتھ بھی اسی طرح سجدہ کرتے ہیں جیسے پیشانی کرتی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ ۲۱ الِالْتِفَاتِ وَالتَّصْفِيقِ عِنْدَ الْحَاجَةِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کسی جانب دیکھنا یا ضرورتاً لقمہ دینا

۶۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ سَلَمَةَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلٰى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ. وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ. فَقَالَ: أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَصَلّٰى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ. فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ. فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلٰوتِهِ. فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ مِنَ التَّصْفِيقِ، الْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ، فَرَأٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ. فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ. وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى. ثُمَّ انْصَرَفَ. فَقَالَ: "يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ؟" فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَالِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمْ مِنَ التَّصْفِيحِ؟ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيُسَبِّحْ. فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ. وَإِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ".

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کے درمیان صلح کروانے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے حضرت ابوبکر صدیق کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ اگر آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو میں تکبیر کہہ دوں؟ فرمایا، ہاں پس حضرت ابوبکر نماز پڑھانے لگے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور لوگ نماز میں تھے۔ آپ صفوں کو چیر کر پہلی صف میں آ کھڑے ہوئے۔ پس لوگوں نے سیٹی بجائی اور حضرت ابوبکر نماز میں کسی جانب التفات نہیں کیا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ ہی سیٹیاں بجائیں تو حضرت ابوبکر متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ لیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنی جگہ پر رہنے کا اشارہ کیا۔ حضرت ابوبکر نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر پیچھے ہٹ کر پہلی صف میں آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے ہو گئے اور نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اے ابوبکر! جب میں نے حکم دیا تو اپنی جگہ ٹھہرنے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اس کثرت سے سیٹیاں کیوں بجائیں؟ جسے نماز میں کوئی واقعہ پیش آئے تو سبحان اللہ کہے جب یہ تسبیح کہے گا تو وہ متوجہ ہو جائے گا اور سیٹی عورتوں کے لیے ہے۔

۶۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يَلْتَفِتُ فِي صَلٰوتِهِ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر اور کسی جانب توجہ نہیں فرمایا کرتے تھے۔

۶۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي. وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَرَائِي، وَلَا أَشْعُرُ. فَالْتَفَتُّ فَغَمَزَنِي.

ابوجعفر القاری نے فرمایا کہ میں نماز پڑھتا تھا اور حضرت عبداللہ بن عمر میرے پیچھے تھے۔ مجھے معلوم نہ تھا۔ میں ان کی جانب متوجہ ہوا تو انہوں نے مجھے دبایا۔

marfat.com
Marfat.com

باب ۲۲ مَا يَفْعَلُ مَنْ جَآءَ وَالْاِمَامُ رَاكِعٌ

۶۴ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، اَنَّهٗ قَالَ: دَخَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ الْمَسْجِدَ. فَوَجَدَ النَّاسَ رُكُوْعًا. فَرَكَعَ ثُمَّ دَبَّ حَتّٰى وَصَلَ الصَّفَّ.

۶۵ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ. اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَدِبُّ رَاكِعًا

اگر امام کو رکوع میں پائے تو کیا کرے؟

امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں کو رکوع میں پایا تو رکوع کر لیا پھر آگے بڑھے یہاں تک کہ صف میں جا ملے۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رکوع کی حالت میں چل کر مل جاتے

باب ۲۳ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۶ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ. عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ: اَنَّهٗ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ فَقَالَ: "قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ. كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ. اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

۶۷ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ. عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ: اَنَّهٗ قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ: اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَسْاَلْهُ. ثُمَّ قَالَ: "قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ. اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. وَالسَّلَامُ، كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ"

حضور پر درود پڑھنے کا بیان

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ فرمایا، یوں کہو:۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد اور ان کی بیویوں اور اولاد پر جیسے درود بھیجی تو نے آل ابراہیم پر اور برکت دے حضرت محمد اور ان کی ازواج و اولاد کو جیسے برکت دی تو نے آل ابراہیم کو۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہ کی مجلس میں تشریف لائے تو حضرت بشیر بن سعد عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے، پس ہم آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے تو ہم نے چاہا کہ کہ آپ سے یہ سوال ہی نہ کیا جاتا۔ پھر فرمایا، یوں کہا کرو:۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد اور آل محمد پر جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم پر اور برکت دے حضرت محمد اور آل محمد کو جیسے برکت دی تو نے جہانوں میں آل ابراہیم کو، بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے اور سلام کی ترکیب تو تمہیں پہلے ہی معلوم ہے۔

marfat.com
Marfat.com

۶۸۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ؛ قَالَ: رَاَیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَقِفُ عَلٰی قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَیُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اَبِیْ بَكْرٍ، وَعُمَرَ.

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کے پاس کھڑے ہیں اور درود بھیجتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر پر۔

بَابُ ۲۴ الْعَمَلُ فِیْ جَامِعِ الصَّلٰوةِ

نماز کی ادائیگی کے متعلقات

۶۹۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَیْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَیْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَیْنِ فِیْ بَیْتِهٖ، وَبَعْدَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ رَكْعَتَیْنِ. وَكَانَ لَا یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ، فَیَرْكَعَ رَكْعَتَیْنِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے اور دو رکعتیں اس کے بعد اور دو رکعتیں نماز مغرب کے بعد اپنے گھر میں اور اور دو رکعتیں نماز عشاء کے بعد اور جمعہ کے بعد آپ نماز نہ پڑھتے بلکہ گھر لوٹ جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔

۷۰۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَتَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هَاهُنَا؟ فَوَاللّٰهِ، مَا یَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ. اِنِّیْ لَاَرَاكُمْ مِنْ وَرَآءِ ظَهْرِیْ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کیا تم یہی دیکھتے ہو کہ میرا رُخ جانب قبلہ ہے؟ خدا کی قسم، مجھ پر تمہارا خشوع اور تمہارا رکوع پوشیدہ نہیں ہے۔ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں ف

۷۱۔ حَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَاْتِیْ قُبَآءً رَاكِبًا وَمَاشِیًا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبا میں سوار ہو کر اور پیدل بھی تشریف لایا کرتے تھے۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سراپا معجزہ تھے۔ آپ کا دیکھنا ظاہری آنکھوں کے دیکھنے پر ہی منحصر نہ تھا بلکہ آپ آئینے کی طرح سراپا چشم تھے اور آگے پیچھے دائیں بائیں کی ہر چیز آپ کو نظر آتی رہتی تھی۔ علاوہ بریں حضور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر تمہارا خشوع اور تمہارا رکوع پوشیدہ نہیں ہے۔ یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ رکوع جسمانی فعل ہے کہ نمازی اپنے پروردگار کے حضور نماز میں اپنے دھڑ کو جھکاتا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ لیتا ہے جبکہ خشوع سراسر دل کا فعل ہے اور حضور فرماتے ہیں کہ میں تمہارے دلوں کی اس کیفیت کو بھی جانتا ہوں۔ شاعر مشرق نے شاید اسی لیے فرمایا ہے۔

ع چشم تو بینندہ ءمافی الصُّدُوْر

معلوم ہوا کہ خدا کے خلیفہ اعظم، محبوب اکرم ایسے صاف و شفاف آئینہ ہیں جس میں ہر ایک کے ظاہر و باطن کی تصویر آجاتی ہے جس کے باعث ان پر کسی کا ظاہر چھپا رہتا ہے اور نہ باطن۔ یہاں یہ بات بھی مدنظر رکھنی چاہیئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کچھ ارشاد فرمائیں ہر مسلمان اس پر جان و دل سے یقین رکھتا اور اسے درست تسلیم کرتا ہے۔ شمع رسالت نے ارشاد فرمایا اور پروانوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ اپنے

marfat.com

Marfat.com

۷۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَرَوْنَ فِي الشَّارِبِ وَالسَّارِقِ وَالزَّانِيْ؟" وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُنْزَلَ فِيْهِمْ. قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: "هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِيْهِنَّ عُقُوْبَةٌ. وَاَسْوَاُ السَّرِقَةِ الَّذِيْ يَسْرِقُ صَلٰوتَهٗ" قَالُوْا: وَكَيْفَ يَسْرِقُ صَلَاتَهٗ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: "لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا"

حضرت نعمان بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شرابی، چور اور زانی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ یہ ان کے احکام نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا یہ بے حیائی کے کام ہیں اور ان کی سزا ہے اور سب سے بری چوری نماز کی چوری ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نماز کی چوری کیسی فرمایا جو اس کے رکوع اور سجدے پورے نہ کرے۔

۷۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ"

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں کے لیے رکھا کرو۔

۷۴۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الْمَرِيْضُ السُّجُوْدَ اَوْمَاَ بِرَاْسِهٖ اِيْمَاءً، وَلَمْ يَرْفَعْ اِلٰى جَبْهَتِهٖ شَيْئًا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب مریض سجدہ نہ کر سکے تو اپنے سر کے ساتھ اشارہ کرے لیکن پیشانی کے نیچے کوئی چیز نہ رکھے۔

۷۵۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا جَاءَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى النَّاسُ، بَدَاَ بِصَلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا شَيْئًا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مسجد میں آتے اور لوگ نماز پڑھ چکے ہوتے تو یہ فرض نماز پڑھنا شروع کر دیتے اور اس سے پہلے کچھ نہ پڑھتے

۷۶۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ. فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا. فَرَجَعَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ. فَقَالَ لَهٗ: اِذَا سُلِّمَ عَلٰى اَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَا يَتَكَلَّمْ، وَلْيُشِرْ بِيَدِهٖ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہا تھا۔ پس انہوں نے اُسے سلام کیا تو اس نے زبان سے جواب دیا۔ حضرت عبداللہ اُس کی جانب لوٹے اور اس سے فرمایا، جب تم کسی نمازی کو سلام کرو تو وہ زبان سے جواب نہ دے بلکہ ہاتھ سے اشارہ کرے

۷۷۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً، فَلَمْ يَذْكُرْهَا اِلَّا وَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جو تم میں سے کسی نماز کو بھول جائے، پھر امام کے ساتھ اگلی نماز پڑھتے ہوئے

حاشیہ صفحہ گزشتہ

آقا کی معجز نما شان سے آگاہ ہو گئے یہ ارشاد فرمانے سے پہلے آپ نے خدا کی قسم کھائی اسے یوں سمجھ لیجیے کہ بات اہم تھی لہٰذا قسم سے اسے مؤکد کر دیا اور خواہ یوں شمار کر لیجیے کہ اس کائنات ارضی و سماوی کے بے مثال اور شفاف ترین آئینے میں وہ لوگ بھی آئے جو رکوع سجدے تو خوب کریں گے، سرورِ دو عالم کے امتی ہونے کا اونچے سروں میں دم بھریں گے لیکن ساتھ ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس معجز نما شان کا انکار کر کے اپنے ایمان کا بیڑہ غرق کریں گے۔ چنانچہ ان پر حجت قائم کرنے کی غرض سے آپ نے اپنے ارشاد گرامی کو قسم کے ساتھ مؤکد فرما دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

وَمَعَ الْإِمَامِ، فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ، فَلْيُصَلِّ الصَّلٰوةَ الَّتِي نَسِيَ ثُمَّ لِيُصَلِّ بَعْدَهَا الْأُخْرٰى.

اُسے یاد آئے تو جب امام سلام پھیر دے تو اسے اپنی بھولی ہوئی نماز پڑھ لینی چاہیے اور پھر دوسری نماز دوبارہ پڑھنی چاہیے۔

۷۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ؛ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى جِدَارِ الْقِبْلَةِ. فَلَمَّا قَضَيْتُ صَلٰوتِي انْصَرَفْتُ إِلَيْهِ مِنْ قِبَلِ شِقِّي الْأَيْسَرِ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَنْصَرِفَ عَنْ يَمِينِكَ؟ قَالَ قُلْتُ: رَأَيْتُكَ، فَانْصَرَفْتُ إِلَيْكَ. قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَإِنَّكَ قَدْ أَصَبْتَ. إِنْ قَائِلًا يَقُولُ انْصَرِفْ عَنْ يَمِينِكَ. فَإِذَا كُنْتَ تُصَلِّي، فَانْصَرِفْ حَيْثُ شِئْتَ. إِنْ شِئْتَ عَنْ يَمِينِكَ، وَإِنْ شِئْتَ عَنْ يَسَارِكَ.

واسع بن حبان کا بیان ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دیوار قبلہ کے ساتھ پیٹھ لگائے بیٹھے تھے۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو بائیں جانب سے مڑ کر ان کے پاس گیا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ آپ کو دائیں جانب سے مڑنے سے کس چیز نے روکا؟ میں نے کہا کہ آپ کو دیکھ کر چلا آیا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ آپ نے درست کیا۔ ایک صاحب یہ بھی کہتے ہیں کہ دائیں جانب سے مڑنا چاہیے لیکن تم جب نماز پڑھو تو جدھر سے چاہو مڑو، خواہ دائیں جانب سے خواہ بائیں جانب سے۔

۷۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا؛ أَنَّهُ سَأَلَ بْنَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَأُصَلِّي فِي عَطَنِ الْإِبِلِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَا، وَلٰكِنْ صَلِّ فِي مُرَاحِ الْغَنَمِ.

ایک مہاجر نے جو اس میں حرج نہیں سمجھتے تھے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا میں اونٹوں کے باندھنے کی جگہ میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ بکریوں کے بٹھانے کی جگہ تو نماز پڑھ سکتے ہو۔

۸۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ قَالَ: مَا صَلٰوةٌ يُجْلَسُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْهَا؟

ابن شہاب سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب نے فرمایا کہ وہ کونسی نماز ہے جس کی ہر رکعت میں بیٹھا جاتا ہے؟

ثُمَّ قَالَ سَعِيدٌ: هِيَ الْمَغْرِبُ، إِذَا فَاتَتْكَ مِنْهَا رَكْعَةٌ. وَكَذٰلِكَ سُنَّةُ الصَّلٰوةِ، كُلِّهَا.

پھر سعید نے خود ہی فرمایا کہ وہ مغرب کی نماز ہے جبکہ تمہاری ایک رکعت جاتی رہے اور ہر نماز کے لیے یہی طریقہ ہے۔

باب ۲۵ جَامِعُ الصَّلٰوةِ

نماز کے متعلقات کا بیان

۸۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ. فَإِذَا سَجَدَ، وَضَعَهَا، وَإِذَا قَامَ، حَمَلَهَا.

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے حضرت امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ کو اٹھایا ہوا تھا جس کے والد کا نام ابوالعاص بن ربیعہ تھا۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو اسے بٹھا دیتے اور جب قیام فرماتے تو اٹھا لیتے۔

۸۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

marfat.com
Marfat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَوٰةِ الْعَصْرِ، وَصَلَوٰةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ".

۸۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ" فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ، إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ. قَالَ "مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ" قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ. مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ" فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا.

۸۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ ابْنِ الْخِيَارِ: أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے ہماری باری کے رہتے ہیں تمہارے پاس رات اور دن کے اور وہ نماز عصر اور نماز فجر کے وقت۔ پھر وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ گزاری ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے جو سب کچھ جانتا ہے کہ میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا اور جب ہم گئے تھے بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! جب حضرت ابوبکر آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو آواز نہ سنا سکیں گے۔ لہٰذا حضرت عمر کے لیے فرمایئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ فرمایا۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے حفصہ سے کہا کہ آپ عرض کریں کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو آواز نہ سنا سکیں گے، لہٰذا حضرت عمر کے لیے حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حفصہ نے ایسا ہی کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پس حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ مجھے آپ سے کوئی بھلائی حاصل نہیں ہوئی ف

حضرت عبید اللہ بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے آکر سرگوشی کی۔ ہمیں معلوم نہ ہوا کہ اس نے کان میں کیا بات کہی ہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آواز سے گویا ہوئے۔ تو پتہ لگا کہ وہ

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انبیائے کرام کے بعد سب انسانوں سے افضل ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں شمع رسالت کے عدیم المثال پروانوں اور انبیائے کرام کے بعد سب سے یگانوں کا امام مقرر فرمایا۔ اپنے حکم سے اپنی موجودگی میں جسے امتِ محمدیہ کا امام بنایا۔ امامت صغریٰ کا تاج ان کے سر پر سجا کر بتایا کہ یہ تمہارا امام ہے بھلا اب امامت کبریٰ کے لیے اور کس پر نظر جا کر ٹھہرتی؟ صحابۂ کرام نے بالآخر حضرت ابوبکر صدیق کو خلیفہ منتخب کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اشارے پر عمل کر کے دکھا دیا اور سب نے اس فیصلے کو جان و دل سے قبول کر لیا۔ کسی مسلمان کو اس پر نہ اس وقت اعتراض تھا اور نہ قیامت تک ہو سکتا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

ا تَهُ فَلَمْ يُدْرِ مَا سَارَّهُ بِهِ، حَتّٰى جَهَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
هُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَإِذَا هُوَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي قَتْلِ رَجُلٍ مِنَ
نَافِقِيْنَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
يْنَ جَهَرَ: "أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّي
تَدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟" فَقَالَ الرَّجُلُ: بَلٰى. وَلَا شَهَادَةَ لَهُ.
الَ: "أَلَيْسَ يُصَلِّي؟" قَالَ بَلٰى. وَلَا صَلَاةَ لَهُ. فَقَالَ
ى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ نَهَانِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ".

۸۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ
طَاءِ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَ: "اَللّٰهُمَّ! لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ. اشْتَدَّ غَضَبُ
للّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.

ایک منافق کو قتل کرنے کی اجازت مانگتا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آواز سے فرمایا کہ کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کا رسول ہے؟ اس آدمی نے کہا کیوں نہیں لیکن اُس کی گواہی ناقابلِ اعتبار ہے۔ فرمایا کیا وہ نماز نہیں پڑھتا؟ عرض گزار ہوا کیوں نہیں لیکن اس کی نماز نماز نہیں ہے۔ فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے قتل سے منع فرمایا ہے

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی:۔ اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی پوجا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہے اس قوم پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ ف

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی:۔ "اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی عبادت کی جائے۔" آپ کی یہ دعا ضرور قبول ہوئی ہوگی۔ لہٰذا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کی تربتِ انور و روضۂ اطہر کو بت بنایا گیا ہو یا اس مقام آرامگاہِ خیر الانام کی عبادت کی گئی ہو؟ ہرگز آج تک ایسا نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کو اپنے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو پناہ محبت و عقیدت ہے اس کے باعث وہ شمع رسالت کی جانب آج بھی پروانہ وار دوڑتے چلے جاتے ہیں اور آقا کے قدموں میں پہنچ کر سکون قلب کی دولت پاتے ہیں کیونکہ ان کے پروردگار نے انہیں اس بارگاہِ عالی میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا ہے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ (۴:۶۴)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے پاس حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اس حکم خداوندی کے تحت اہل ایمان جب اپنے آقا و مولیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں، محبوب پروردگار سے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہیں اور جب تک وہاں نہ پہنچ سکیں تو شمع نبوت کے پروانوں کی بارگاہوں میں حاضر ہو کر رحمت خداوندی کے متلاشی رہتے اور عملاً ثابت کرتے ہیں کہ انہیں بھی اللہ کے پیاروں سے پیار ہے اور خدا کے دوستوں کو وہ بھی دوست رکھتے ہیں جس طرح ساون کے اندھوں کو ہرا ہی ہرا نظر آتا ہے ایسے ہی شرک فروش ٹوٹے کو اللہ والوں سے اظہار محبت و عقیدت کے سارے مناظر بھی شرک دکھائی دیتے ہیں۔ اس بارگاہ بیکس پناہ کی حاضری کا شرف حاصل کرنے کے لیے روزانہ ستر ہزار فرشتے شدِ رحال کر کے آتے اور صلوٰۃ و سلام کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں۔ اس بارگاہ عالی تک رسائی ہو یا ان کے پیاروں، خدا کے پیاروں کی بارگاہ میں کوئی حاضری دے تو اس کا شرک سے کیا تعلق؟ معلوم نہیں کہ ان مہربانوں کے نزدیک خدا کا بھی کوئی مزار ہے کہ جس پر جانا توحید ہے اور دوسروں کے مزاروں پر جانا شرک۔ کاش! یہ حضرات مرنے سے پہلے عقیدت اور عبادت کے فرق کو جان لیں تاکہ یہ کرم فرما مسلمانوں کو مشرک اور مشرکوں بت پرستوں کو آقا و مولیٰ بنانے کی بیماری سے نجات پا سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مدعیٔ اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے کہ وہ عمر بھر یہی کہتے رہیں:۔

marfat.com
Marfat.com

۸۶ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ عُتْبَانَ ابْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهٗ وَهُوَ اَعْمٰى وَاَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّهَا تَكُوْنُ الظُّلْمَةُ وَالْمَطَرُ وَالسَّيْلُ وَاَنَا رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّى فَجَآءَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ؟" فَاَشَارَ لَهٗ اِلٰى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ. فَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے اور وہ نابینا تھے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گزارش کی تھی کہ اندھیرا، بارش اور سیلاب بھی آتا ہے اور میری بینائی بہت کمزور ہے تو یا رسول اللہ! آپ میرے غریب خانے پر کسی جگہ نماز پڑھیے تاکہ میں اس جگہ کو جائے نماز بنا لوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور فرمایا: تم کہاں پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ پس انہوں نے گھر کے ایک جانب اشارہ کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس

میں نماز پڑھی ف

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

ف۔ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی کہ میرے گھر میں آپ کسی جگہ نماز ادا فرمائیں تاکہ میں اس جگہ کو اپنے لیے سجدہ گاہ بنا لوں۔ حضور نے ان سے یہ نہیں فرمایا کہ عتبان! بھلا اللہ اور اس کے رسول نے کہیں یہ حکم دیا ہے کہ اپنے گھر میں اس جگہ نماز پڑھو جہاں اللہ کے رسول نے پڑھی ہو؟ اور نہ اس انداز فکر کو شرک و بدعت قرار دیا بلکہ ان کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے آپ نے ان کے گھر میں نماز ادا کی۔ تاکہ ان کی خواہش کے مطابق گھر میں ایک جگہ مقدس و متبرک ہو جائے اور وہ اسے اپنی عبادت گاہ بنا لیں عقیدت اور عبادت کے اسی واضح فرق میں شرک فروش ٹولہ دھاندلی کر کے سچے اور پکے مسلمانوں کو مشرک بتانے اور منوانے کے لیے وقف ہو کر رہ گیا ہے۔

اس موقع پر مجھے ایک لطیفہ یاد آیا۔ مدرسہ انوار التوحید میں شرک فروش ٹولے کے دو مولوی صاحبان بیٹھے تنہائی میں توحید کو پھیلانے اور شرک کو دنیا بھر سے مٹانے کی تدابیر پر غور فرما رہے تھے ایک مولوی صاحب کا نام بدعت توڑ اور دوسرے کا شرک پھوڑ تھا۔ اثنائے گفتگو مولانا شرک پھوڑ صاحب فرمانے لگے:۔ بھائی بدعت توڑ! دل چاہتا ہے کہ آج آپ سے دل کی بات کہہ دوں۔ یار بعض احادیث کو پڑھ کر میں حیران رہ جاتا ہوں کہ حضرات صحابۂ کرام جیسی ہستیوں کو ہو کیا گیا تھا؟ دیکھیے حضور تھوکتے تو وہ اسے حاصل کرنے کے لیے دوڑتے۔ حضور وضو فرماتے تو وہ مستعمل پانی کا ایک ایک قطرہ حاصل کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے۔ اگر وہ مل جاتا تو فبہا ورنہ جس زمین پر گرتا اسے گیلی مٹی کو لے کر اپنے جسم اور کپڑوں پر مل لیتے۔ حضور حجامت بنواتے تو وہ ایک ایک بال کو حاصل کرنے کی ایسے کوشش کرتے کہ گویا ابھی آپس میں لڑ پڑیں گے۔ اپنے گھر میں نماز بھی اس جگہ پڑھنا پسند کرتے جہاں حضور سے نماز پڑھوا لیتے۔ بھلا ان سے کوئی پوچھتا کہ جب ایسا کرنے کا اللہ اور رسول نے کوئی حکم نہیں دیا تو آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ یار سچی بات تو یہ ہے کہ اگر سچی بات کہہ دی جائے تو سارے مسلمان لٹھ لے کر ہمارے پیچھے پڑ جائیں گے ورنہ مجھے تو صحابہ بھی بالکل بریلوی ہی نظر آتے ہیں۔ زاویۂ نظر ان کا بھی شرک پسندانہ ہی تھا۔

اس کے بعد تھوڑی دیر تو منہ پر مہر سکوت لگائے رکھی اور پھر قفلِ دہن کھولتے ہوئے یوں گوہر افشانی فرماتے ہیں کہ بھائی بدعت توڑ

marfat.com
Marfat.com

۸۷ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، عَنْ عَمِّهِ، اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ، وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى.

عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا اور آپ نے ایک پیر کو دوسرے پر رکھا ہوا تھا

وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، كَانَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسی طرح کیا کرتے تھے

۸۸ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَ لِاِنْسَانٍ: اِنَّكَ فِيْ زَمَانٍ كَثِيْرٍ فُقَهَآؤُهٗ، قَلِيْلٍ قُرَّاؤُهٗ، تُحْفَظُ فِيْهِ حُدُوْدُ الْقُرْاٰنِ وَتُضَيَّعُ حُرُوْفُهٗ، قَلِيْلٌ مَنْ يَسْاَلُ، كَثِيْرٌ مَنْ يُعْطِيْ، يُطِيْلُوْنَ فِيْهِ الصَّلٰوةَ، وَيُقْصِرُوْنَ الْخُطْبَةَ، يُبَدُّوْنَ اَعْمَالَهُمْ قَبْلَ اَهْوَآئِهِمْ. وَسَيَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ قَلِيْلٌ فُقَهَآؤُهٗ، كَثِيْرٌ قُرَّاؤُهٗ، يُحْفَظُ فِيْهِ حُرُوْفُ الْقُرْاٰنِ وَتُضَيَّعُ حُدُوْدُهٗ، كَثِيْرٌ مَنْ يَسْاَلُ، قَلِيْلٌ مَنْ يُعْطِيْ، يُطِيْلُوْنَ فِيْهِ الْخُطْبَةَ، وَيُقْصِرُوْنَ الصَّلٰوةَ، يُبَدُّوْنَ فِيْهِ اَهْوَآءَهُمْ قَبْلَ اَعْمَالِهِمْ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ تم ایسے زمانے میں ہو کہ اب عالم بہت ہیں اور الفاظ کی لکیر کو پیٹنے والے کم، قرآنی حدود کی حفاظت کی جاتی ہے اور حروف کو ضائع کر دیا جاتا ہے، مانگنے والے کم اور دینے والے زیادہ ہیں، نمازیں لمبی پڑھتے ہیں اور تقریریں مختصر کرتے ہیں، خواہشات کے آڑے آنے سے پہلے عمل کر گزرتے ہیں لیکن عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ عالم کم ہوں گے اور پڑھنے والے زیادہ، قرآنِ حکیم کے حروف کو محفوظ کریں گے اور اس کی حدود کو ضائع کریں گے مانگنے والے بہت ہوں گے اور دینے والے کم تقریریں لمبی لمبی جھاڑیں گے اور نمازیں مختصر پڑھیں گے اور اُن کی خواہشات

ان کے اعمال پر غالب ہوں گی

حاشیہ صفحہ گزشتہ

چلیے صحابہ تو اس لیے یہ دھندا کر رہے ہوں گے کہ ساری دنیا میں عاشقِ رسول مشہور ہو جائیں گے اور ان کے نام کا چار دانگ عالم میں ڈنکا بج جائے گا لیکن خود حضور کو کیا ہو گیا تھا کہ ان حرکتوں سے صحابہ کو منع نہ فرمایا؟ یار مجھے تو یوں لگتا ہے کہ بریلی والے مولوی کا حضور پر بھی جادو چل گیا تھا۔ حضور بھی اس کی چکنی چپڑی باتوں میں آ گئے تھے۔ شرک پسند سہی لیکن کم بخت کی باتوں میں رس بڑا رہے۔ بدعت کوڑ مولانا نے لقمہ دیتے ہوئے فرمایا کہ بھائی شرک چھوڑ! بریلی والا مولوی تو کل پرسوں پیدا ہوا تھا، وہ حضور کے زمانے میں کب تھا؟ مولانا شرک چھوڑ صاحب فرمانے لگے کہ یار میں تو یہی سمجھ سکا ہوں کہ توحید کے ساتھ ساتھ بریلویت بھی خود حضور نے پھیلائی ہے۔

اس کے بعد ایک سرد آہ بھرتے ہوئے مولانا شرک چھوڑ صاحب نے بڑے دردناک لہجے میں کہا:۔ یار چلیے صحابہ ایسا کرتے رہے۔ حضور بھی اس دھندے کو تعظیم کے پردے میں چھپا کر خوش ہوتے رہے کہ میرا قیصر و کسریٰ سے بھی بڑھ کر احترام کیا جا رہا ہے اور وہ بھی دل کی گہرائیوں سے لیکن معلوم نہیں خدا کو کیا ہو گیا تھا کہ اور ہزاروں احکام تو نازل فرماتا رہا لیکن ایک دفعہ بھی صحابہ سے یہ نہیں فرمایا کہ تعظیم کے پردے میں بوجا پاٹ کا یہ کاروبار بند کر دو۔ نہ اپنے نبی کو حکم دیا کہ صحابہ کو ایسا کرنے سے منع فرما دو۔ یار مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ خود خدا شرک پسند اور بریلویت نواز ہے اور خواہ مخواہ ساری مصیبت ہمارے سر پر ڈالی ہوئی ہے۔ مولانا شرک چھوڑ صاحب ابھی یہ جملہ ختم ہی کرنے پائے تھے کہ کسی کے آنے کی آہٹ محسوس ہوئی۔ نظر تو کوئی نہ آیا لیکن بلند آواز سے کوئی یہ کہہ رہا تھا:۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم نبی　　اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے

marfat.com
Marfat.com

۸۹۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّهٗ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ اَوَّلَ مَا يَنْظُرُ فِيْهِ مِنْ عَمَلِ الْعَبْدِ الصَّلٰوةُ فَاِنْ قُبِلَتْ مِنْهُ نُظِرَ فِيْمَا بَقِیَ مِنْ عَمَلِهٖ. وَاِنْ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ لَمْ يُنْظَرْ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ عَمَلِهٖ.

یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ بندے کے اعمال میں سے سب پہلے نماز دیکھی جائے گی۔ اگر یہ ہوئی تو باقی اعمال دیکھے جائیں گے اگر یہی قبول نہ ہوئی تو دوسرا کوئی عمل نہیں دیکھا جائے گا۔

۹۰۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ عمل سب سے پسند ہے جس کو آدمی ہمیشہ کرے۔

۹۱۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَجُلَانِ اَخَوَانِ فَهَلَكَ اَحَدُهُمَا قَبْلَ صَاحِبِهٖ بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً. فَذُكِرَتْ فَضِيْلَةُ الْاَوَّلِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "اَلَمْ يَكُنِ الْاٰخِرُ مُسْلِمًا؟" قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَانَ لَا بَاْسَ بِهٖ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَمَا يُدْرِيْكُمْ مَا بَلَغَتْ بِهٖ صَلٰوتُهٗ اِنَّمَا مَثَلُ الصَّلٰوةِ كَمَثَلِ نَهْرٍ غَمْرٍ عَذْبٍ بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَقْتَحِمُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ. فَمَا تَرَوْنَ ذٰلِكَ يُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ؟ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ مَا بَلَغَتْ بِهٖ صَلٰوتُهٗ"

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دو سگے بھائیوں نے چالیس روز آگے پیچھے وفات پائی۔ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس پہلے کی تعریف کی۔ فرمایا کیا دوسرا مسلمان نہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں، بُرا اُس میں بھی کوئی نہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں کیا معلوم کہ نماز نے اُسے کہاں پہنچایا ہوا ہے نماز کی مثال نہر جیسی ہے جو کسی کے دروازے کے سامنے ہے۔ روزانہ اُس میں پانچ وقت غوطے لگائے، کیا اُس کے جسم پر میل رہ جائے گی؟ پس تمہیں نہیں معلوم کہ نماز کہاں پہنچا دیتی ہے

۹۲۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ يَسَارٍ كَانَ اِذَا مَرَّ عَلَيْهِ بَعْضُ مَنْ يَبِيْعُ فِی الْمَسْجِدِ دَعَاهُ فَسَاَلَهٗ مَا مَعَكَ؟ وَمَا تُرِيْدُ؟ فَاِنْ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَّبِيْعَهٗ. قَالَ: عَلَيْكَ بِسُوْقِ الدُّنْيَا وَاِنَّمَا هٰذَا سُوْقُ الْاٰخِرَةِ.

عطاء بن یسار جب ایسے شخص کے پاس سے گزرتے جو مسجد میں سودا بیچتا تو اسے اپنے پاس بلاتے اور فرماتے کہ تمہارے پاس کیا ہے اور تم کیا چاہتے ہو؟ اگر وہ بتاتا کہ میں سودا بیچتا ہوں تو فرماتے کہ تجھے دنیا کے بازار میں جانا چاہیے اور یہ تو آخرت کا بازار ہے۔

۹۳۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ: اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَنٰى رَحْبَةً فِیْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، تُسَمّٰى الْبُطَيْحَآءَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّلْغَطَ، اَوْ يُنْشِدَ شِعْرًا، اَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهٗ، فَلْيَخْرُجْ اِلٰى هٰذِهِ الرَّحْبَةِ.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کے کسی گوشے میں ایک بنا دی جس کو بطیحا کہا جاتا اور فرمایا کہ جو باتیں کرنا چاہے یا شعر پڑھے یا آواز بلند کرے تو اُسے اُس جگہ چلا جانا چاہیے۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ ۲۶ جَامِعُ التَّرْغِيبِ فِي الصَّلٰوةِ

۹۴۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، ثَائِرُ الرَّأْسِ، يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ، وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ. حَتّٰى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ"، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ: "لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ" قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ" قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: "لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ" قَالَ وَذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ. فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا "إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ" قَالَ، فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا، وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَفْلَحَ الرَّجُلُ، إِنْ صَدَقَ"

۹۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ. يَضْرِبُ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ، عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ، فَارْقُدْ. فَإِنِ اسْتَيْقَظَ، فَذَكَرَ اللّٰهَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ. فَإِنْ تَوَضَّأَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ. فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَتُهُ. فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ. وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ"

نماز کی ترغیب کا بیان

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نجد والوں سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ جس کے بال بکھرے ہوئے تھے گنگناہٹ کی طرح بول رہا تھا اور پتہ نہیں لگتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے یہاں تک کہ جب وہ آپ کے نزدیک ہوا تو اُس نے اسلام کے متعلق پوچھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ رات دن میں پانچ نمازیں ہیں عرض گزار ہوا کہ کیا ان کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ فرمایا کہ کچھ نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے پڑھو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماہ رمضان کے روزے۔ عرض کی کہ کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر اور ہیں؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے رکھو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے لیے بھی فرمایا اس نے پوچھا کہ کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ ہے؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی مرضی سے دو۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ پیٹھ پھیر کر چل دیا اور یہ کہتا جا رہا تھا کہ خدا کی قسم میں اِن پر کوئی اضافہ یا کمی نہیں کرونگا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ آدمی سچ کہتا ہے تو نجات پا گیا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گُدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ ہر گرہ لگاتے وقت کہتا ہے کہ ابھی رات بہت پڑی ہے سو جا۔ جب وہ جاگ اُٹھے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھُل جاتی ہے اگر وہ وضو کرے تو دوسری گرہ کھُل جاتی ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ کھُل جاتی ہے۔ پس وہ صبح کرتا ہے کہ ہشاش بشاش اور خوش مزاج ہوتا ہے ورنہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ بدمزاج اور کاہل ہوتا ہے

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

۱۰۔ كِتَابُ الْعِيْدَيْنِ

کتاب العیدین

بَابُ الْعَمَلِ فِيْ غُسْلِ الْعِيْدَيْنِ وَالنِّدَاءِ فِيْهِمَا وَالْاِقَامَةِ

۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّهٗ سَمِعَ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ عُلَمَائِهِمْ يَقُوْلُ، لَمْ تَكُنْ فِيْ عِيْدِ الْفِطْرِ، وَلَا فِي الْاَضْحٰى، نِدَاءٌ، وَلَا اِقَامَةٌ مُنْذُ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَوْمِ

قَالَ مَالِكٌ وَتِلْكَ السُّنَّةُ الَّتِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهَا عِنْدَنَا

۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ، قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوَ اِلَى الْمُصَلّٰى.

عیدین کے لئے غسل کرنا

امام مالک نے کتنے ہی علماء کو فرماتے ہوئے سنا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک اذان و اقامت نہیں ہوتی۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ ایسی سنت ہے جس میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عید الفطر کے روز عیدگاہ میں جانے سے پہلے غسل کیا کرتے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ

۳۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

۴۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

۵۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ، مَوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ، قَالَ: شَهِدْتُّ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَصَلّٰى، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَيْنِ يَوْمَانِ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا، يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِّنْ صِيَامِكُمْ وَالْاٰخَرُ يَوْمٌ تَاْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُّسُكِكُمْ.

عیدین میں خطبے سے پہلے نماز کا حکم

ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز خطبے سے پہلے پڑھا کرتے تھے

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اسی طرح کیا کرتے۔

ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عید پڑھی۔ جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ان دونوں دنوں کے روزے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے عید الفطر کے روزے تم روزے موقوف کرتے ہو اور عید الاضحیٰ کے روز اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔

marfat.com

Marfat.com

قَالَ اَبُوْعُبَيْدٍ : ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، فَجَآءَ ، فَصَلّٰى ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَخَطَبَ . وَقَالَ : اِنَّهٗ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ . فَمَنْ اَحَبَّ مِنْ اَهْلِ الْعَالِيَةِ اَنْ يَّنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ ، فَلْيَنْتَظِرْهَا . وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّرْجِعَ ، فَقَدْ اَذِنْتُ لَهٗ .

ابو عُبَید نے فرمایا کہ پھر میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید پڑھی۔ وہ آئے اور نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے تو خطبہ دینے ہوئے فرمایا:۔ آج تمہارے لیے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں لہٰذا گاؤں کے رہنے والوں میں سے جو نمازِ جمعہ کا انتظار کرنا چاہیے تو اُسے انتظار کرنا چاہیے اور جو واپس لوٹنا چاہے تو میں اُسے اجازت دیتا ہوں

قَالَ اَبُوْعُبَيْدٍ : ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ (وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ) فَجَآءَ ، فَصَلّٰى ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَخَطَبَ .

ابو عُبَید کا بیان ہے کہ پھر میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نمازِ عید پڑھی (اور حضرت عثمان محصور تھے)۔ وہ آئے اور انہوں نے نماز پڑھائی۔ پھر جب فارغ ہوئے تو خطبہ دیا۔

بَابُ ۳ الْاَمْرِ بِالْاَكْلِ قَبْلَ الْغُدُوِّ فِي الْعِيْدِ

عید الفطر میں نماز سے پہلے کھانا

۶۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ ؛ اَنَّهٗ كَانَ يَاْكُلُ يَوْمَ عِيْدِ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوَ .

ہشام بن عُروہ کا بیان ہے کہ عُروہ بن زُبیر عید الفطر کی نماز سے پہلے کھانا کھا لیا کرتے تھے۔

۷۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يُؤْمَرُوْنَ بِالْاَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْغُدُوِّ .

امام مالک نے ابن شہاب سے روایت کی جنہیں سعید بن مسیب نے بتایا کہ عید الفطر کے روز لوگوں کو نماز سے پہلے کھانا کھانے کا حکم دیا جاتا۔

قَالَ مَالِكٌ : وَلَا اَرٰى ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فِي الْاَضْحٰى .

امام مالک نے فرمایا کہ عید الاضحیٰ کے روز میں اسے ضروری نہیں سمجھتا۔

بَابُ ۴ مَا جَآءَ فِي التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

نمازِ عید میں تکبیریں اور قرآن

۸۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ : اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَاُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ ؟ فَقَالَ : كَانَ يَقْرَاُ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ .

حضرت عمر نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کونسی سورتیں پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ سورۂ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اور اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ ۔ (سورہ القمر) پڑھا کرتے تھے۔

۹۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؛ اَنَّهٗ قَالَ شَهِدْتُ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرَ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَكَبَّرَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ، وَ

نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز حضرت ابو ہریرہ کے ساتھ پڑھی تو انہوں نے پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں،

marfat.com
Marfat.com

فِي الْآخِرَةِ خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ
قَالَ مَالِكٌ. وَهُوَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

قَالَ مَالِكٌ، فِي رَجُلٍ وَجَدَ النَّاسَ قَدِ انْصَرَفُوا مِنَ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْعِيدِ، إِنَّهُ لَا يَرَى عَلَيْهِ صَلٰوةً فِي الْمُصَلّٰى. وَلَا فِي بَيْتِهِ. وَإِنَّهُ إِنْ صَلّٰى فِي الْمُصَلّٰى، أَوْ فِي بَيْتِهِ لَمْ أَرَ بِذٰلِكَ بَأْسًا. وَيُكَبِّرُ سَبْعًا فِي الْأُولٰى قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، وَخَمْسًا فِي الثَّانِيَةِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

کہیں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں۔ امام مالک نے فرمایا ہماری تحقیق بھی یہی ہے

امام مالک نے اس کے بارے میں فرمایا جس نے یہ کہ لوگ نماز عید پڑھ چکے ہیں تو اس کے لیے اب عیدگاہ یا گھر میں نماز عید پڑھنا ضروری نہیں اور اگر اس نے عیدگاہ یا گھر میں نماز پڑھ لی تب بھی کوئی حرج نہیں لہٰذا پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہے۔

بَابُ تَرْكِ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَبَعْدَهُمَا

نعت
عیدین کی نماز سے پہلے یا بعد میں نوافل پڑھنے کی ممانعت

۱۰۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا بَعْدَهَا.

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلّٰى بَعْدَ أَنْ يُصَلِّيَ الصُّبْحَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ روز نماز عید سے پہلے اور بعد نفل نہیں پڑھا کرتے تھے

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب نماز فجر کے بعد سورج نکلنے سے پہلے ہی عیدگاہ کے لیے روانہ ہو جایا کرتے تھے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَبَعْدَهُمَا

نماز عیدین سے پہلے اور ان کے نفل پڑھنے کی اجازت

۱۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ؛ أَنَّ أَبَاهُ الْقَاسِمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ إِلَى الْمُصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ.

۱۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ،

عبدالرحمٰن بن قاسم کا بیان ہے کہ قاسم بن محمد عیدگاہ جانے سے پہلے چار رکعت نفل پڑھا کرتے تھے

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ عروہ

ف۔ امام ابوحنیفہ اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک نماز عیدین فرض ہے مانند نماز جمعہ کے لیکن امام ابوحنیفہ کا مشہور قول یہ ہے کہ واجب ہے۔ امام مالک بھی وجوب کے قائل ہیں۔ صاحبین اور امام شافعی کے نزدیک یہ نماز سنت مؤکدہ ہے۔ نماز عیدین کی زائد تکبیروں میں روایات کی رُو سے بہت اختلاف ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک دونوں رکعتوں میں چھ زائد تکبیریں کہی جائیں یعنی پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے تین تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد اور رکوع سے پہلے تین زائد تکبیریں۔ ہر تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھا کر کانوں سے لگائے جائیں گے اور چھوڑ دیئے جائیں گے ماسوائے پہلی رکعت کی تیسری زائد تکبیر کے اس کے بعد مقتدی ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جائیں اور امام کی قرأت سنیں۔ عیدین کا خطبہ نماز کے بعد پڑھا جاتا ہے جو مسنون ہے۔

marfat.com
Marfat.com

عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ وَالْاَضْحٰى، اَنَّ الْاِمَامَ يَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهٖ قَدْرَ مَا يَبْلُغُ مُصَلَّاهُ، وَقَدْ حَلَّتِ الصَّلٰوةُ۔

بن زبیر عید الفطر کے روز نمازِ عید سے پہلے مسجد میں نفل پڑھا کرتے تھے۔

قَالَ يَحْيٰى: وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ هَلْ لَهٗ اَنْ يَنْصَرِفَ قَبْلَ اَنْ يَسْمَعَ الْخُطْبَةَ؟ فَقَالَ: لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ الْاِمَامُ۔

امام مالک سے اس شخص کے مطلق پوچھا گیا جس نے امام کے ساتھ نماز پڑھی کیا وہ خطبہ سننے سے پہلے لوٹ سکتا ہے؟ فرمایا کہ امام کے لوٹنے تک واپس نہ لوٹے۔

بَابُ عَدْوِ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيْدِ وَانْتِظَارِ الْخُطْبَةِ

امام کیلئے نمازِ عید کو جانے کا وقت اور خطبے کا انتظار کرنا

۱۳۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، قَالَ مَالِكٌ: مَضَتِ السُّنَّةُ الَّتِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهَا عِنْدَنَا، فِيْ وَقْتِ الْفِطْرِ۔

امام مالک نے فرمایا کہ عید الفطر کا وقت ایسی سنت ہے جس کے متعلق ہم میں کوئی اختلاف نہیں۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

کتاب صلوٰۃ الخوف

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ، صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهٗ، وَصَفَّتْ طَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهٗ رَكْعَةً. ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ. وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى، فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ.

نماز خوف کا بیان

حضرت صالح بن خوات رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں نماز خوف ادا کی کہ کچھ لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بندی کر لی اور کچھ حضرات دشمن کے مقابل صف آراء رہے پس جو آپ کے ساتھ تھے انہوں نے ایک رکعت باجماعت پڑھی پھر آپ کھڑے رہے اور انہوں نے اپنی دوسری رکعت خود پوری کی جب فارغ ہوئے تو یہ دشمن کے بالمقابل جا ڈٹے اور دوسری جماعت آگئی پس آپ نے انہیں وہ ایک رکعت پڑھائی جو آپ کی نماز سے باقی رہ گئی تھی۔ پھر آپ کھڑے رہے اور ان حضرات نے خود اپنی نماز پوری کی پھر ان کے ساتھ سلام

۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، اَنَّ سَهْلَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ صَلٰوةَ الْخَوْفِ، اَنْ يَّقُوْمَ الْاِمَامُ وَمَعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ. وَطَائِفَةٌ مُّوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَيُرْكَعُ الْاِمَامُ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ بِالَّذِيْنَ مَعَهٗ ثُمَّ يَقُوْمُ. فَاِذَا اسْتَوٰى قَائِمًا، ثَبَتَ وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُوْنَ، وَيَنْصَرِفُوْنَ. وَالْاِمَامُ قَائِمٌ. فَيَكُوْنُوْنَ وِجَاهَ الْعَدُوِّ. ثُمَّ يُقْبِلُ الْاٰخَرُوْنَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا، فَيُكَبِّرُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ، فَيَرْكَعُ بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ عَلَيْهِمْ وَيَسْجُدُ. ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُوْمُوْنَ فَيَرْكَعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ. ثُمَّ يُسَلِّمُوْنَ.

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز خوف یوں روایت ہے کہ امام کھڑا ہو جائے اور ساتھیوں کا ایک گروہ اس کے ساتھ نماز پڑھے اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے پر رہے۔ پس امام ایک رکعت پڑھائے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ رکوع سجدہ کرے کھڑا ہو جائے۔ جب وہ سیدھا کھڑا ہو جائے تو یہ لوگ اپنی دوسری رکعت خود پوری کر کے سلام پھیر دیں اور لوٹ جائیں امام کھڑا رہے اور یہ دشمن کے مقابلے پر جا پہنچیں۔ پھر دوسرے حضرات جنہوں نے نماز نہیں پڑھی وہ آجائیں اور امام کے پیچھے تکبیر تحریمہ کہیں۔ امام انہیں ایک رکعت پڑھائے اور سجدہ کر کے سلام پھیر دے۔ پس وہ کھڑے ہو کر اپنی باقی ایک رکعت پوری کر لیں اور پھر سلام پھیر دیں۔

۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ: يَتَقَدَّمُ الْاِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ. فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الْاِمَامُ رَكْعَةً

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب نماز خوف کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ امام نماز کے لیے آگے بڑھے اور لوگوں میں سے ایک گروہ۔ پس امام ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور دوسرا گروہ جس نے

marfat.com
Marfat.com

وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوا. فَإِذَا صَلَّى الَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً، اسْتَأْخَرُوا مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا، وَلَا يُسَلِّمُونَ. وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً. ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. فَتَقُومُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ، فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً رَكْعَةً. بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ. فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّوْا رَكْعَتَيْنِ. فَإِنْ كَانَ خَوْفًا هُوَ أَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ، صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ أَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا.

نماز نہیں پڑھی وہ ان کے اور دشمن کے درمیان حائل رہے۔ جب یہ لوگ ایک رکعت پڑھ لیں تو اُن لوگوں کی جگہ پر جا پہنچیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور سلام نہ پھیریں۔ اب وہ آگے بڑھیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور وہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں۔ پھر امام فارغ ہو جائے کیونکہ وہ دو رکعتیں پڑھ چکا۔ دونوں فریق ایک ایک اب اپنے آپ پڑھیں کھڑے ہوں امام کے فارغ ہونے کے بعد۔ اس طرح ہر گروہ کی دو رکعتیں ہو جائیں گی۔ اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو لوگ اپنے قدموں پر کھڑے ہی یا سواری پر نماز پڑھ لیں اور منہ خواہ قبلہ کی جانب ہو یا نہ ہو۔

قَالَ مَالِكٌ: قَالَ نَافِعٌ لَا أَرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

امام مالک، نافع نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی سے روایت کیا ہوگا۔

۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ قَالَ: مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ.

سعید بن مسیب نے فرمایا کہ جنگ خندق میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آفتاب غروب ہونے کے بعد ظہر اور عصر کی نماز پڑھی

قَالَ مَالِكٌ: وَحَدِيثُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ.

امام مالک نے فرمایا کہ قاسم بن محمد نے صالح بن خوات سے جو روایت کی وہ نماز خوف کے بارے میں مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

۱۲۔ كِتَابُ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

کتاب صلوٰۃ الکسوف

بَابُ الْعَمَلِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

نماز کسوف کا طریقہ

۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ. ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ. ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ. وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ. وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ. ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ. فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ. لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ، وَلَا لِحَيَاتِهِ. فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ. وَكَبِّرُوْا، وَتَصَدَّقُوْا" ثُمَّ قَالَ: "يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللّٰهِ! مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهُ. يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللّٰهِ. لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ، لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب قیام میں کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا، پھر لمبا رکوع کیا، پھر کھڑے ہو کر لمبا قیام کیا لیکن وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر لمبا رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر اُٹھے اور سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں پہلی کی طرح کیا، پھر جب فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا:۔ بیشک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت اور زندگی کے باعث نہیں گہناتے۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ سے دعا کرو، اس کی بزرگی بیان کرو اور خیرات دو۔ پھر فرمایا کہ اے اُمتِ محمد! خدا کی قسم، تم میں سے اللہ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں کہ اس کا غلام یا اس کی لونڈی زنا کرے۔ اے اُمتِ محمد! خدا کی قسم، جو میں جانتا ہوں اگر تم بھی جانتے تو ضرور کم ہنستے اور یقیناً زیادہ روتے

۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ. قَالَ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا. ثُمَّ رَفَعَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں نے نماز پڑھی۔ آپ نے طویل قیام کیا سورہ البقرہ پڑھنے کے برابر پھر طویل رکوع کیا پھر اُٹھے اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم پھر طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدہ کیا، پھر کھڑے ہو گئے اور

marfat.com
Marfat.com

فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ. ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ. ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ. ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ. ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ. ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: "اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ، فَاذْكُرُوا اللّٰهَ" قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ. فَقَالَ: "اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ. فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا. وَلَوْ اَخَذْتُهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا. وَرَاَيْتُ النَّارَ، فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ اَفْظَعَ. وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ" قَالُوْا: لِمَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "لِكُفْرِهِنَّ" قِيْلَ: اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: "وَيَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ، وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ. لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ، ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ"

۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً جَاءَتْ تَسْاَلُهَا فَقَالَتْ: اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِيْ قُبُوْرِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ. ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَاتَ غَدَاةٍ، مَرْكَبًا. فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى. فَمَرَّ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ. ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ وَقَامَ النَّاسُ وَرَآءَهُ. فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ

طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا، پھر طویل رکوع کیا لیکن وہ پہ
رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا۔ جب فارغ ہوئے تو آفتاب روشن ہو چ
تھا۔ لہٰذا فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں۔ یہ ک
کی موت اور زندگی سے نہیں گہناتے۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ ک
ذکر کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم نے دیکھا کہ آپ اپ
جگہ کسی چیز کو پکڑنا چاہتے تھے، پھر ہم نے دیکھا کہ آپ نے ہاتھ روک ل
فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا تو اُس کے ایک گچھے کو لینا چاہا، اگ
میں اسے پکڑ لاتا تو ہم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔ پھر میں نے دوز
کو دیکھا اور آج سے زیادہ ہولناک منظر پہلے کبھی نہیں دیکھ
میں نے دیکھا کہ دوزخ میں عورتیں زیادہ ہیں لوگ عرض
گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ کس لیے؟ فرمایا
کہ ان کی ناشکری کے باعث۔ عرض کی گئی
کہ کیا وہ اللہ کی ناشکر گزار ہیں؟ فرمایا وہ خاوند
کی ناشکری اور احسانات کا انکار کرتی ہیں۔
اگر تم عمر بھر کسی کے ساتھ نیکی کرتے رہو اور
اُسے ایک ہی تکلیف پہنچ جائے تو کہہ دے گی
کہ مجھے کبھی تم سے بھلائی پہنچی ہی نہیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ اُن سے سوال کرنے آئی اور اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ پس حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔ پھر ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر نکلے، پھر سورج کو گہن لگ گیا لہٰذا آپ دن چڑھے واپس لوٹ آئے اور حجروں کے پیچھے سے گزرے۔ پھر آپ نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔ پھر آپ نے طویل قیام کیا، پھر طویل رکوع کیا، پھر اُٹھے تو طویل قیام کیا اور یہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر اٹھے اور سجدہ

marfat.com
Marfat.com

الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ. ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ. ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ. ثُمَّ رَفَعَ. ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

کیا۔ پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا اور یہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر طویل رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے کم طویل تھا۔ پھر اُٹھے اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے کم طویل تھا، پھر رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے کم طویل تھا، پھر اُٹھے، پھر سجدہ کیا۔ پھر فارغ ہوئے تو فرمایا اور جو اللہ نے چاہا وہ فرمایا، پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذاب قبر سے پناہ مانگا کریں۔

باب ۲ مَا جَآءَ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

نماز کسوف کے بارے میں روایات

۴۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهَا قَالَتْ: اَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ. فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّوْنَ. وَاِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ؟ فَاَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَآءِ. وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ. فَقُلْتُ: اٰيَةٌ؟ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ، نَعَمْ قَالَتْ. فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِيَ الْغَشْيُ. وَجَعَلْتُ اَصُبُّ فَوْقَ رَاْسِيَ الْمَآءَ. فَحَمِدَ اللّٰهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ "مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ اَرَهُ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا. حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ. وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ (لَا اَدْرِيْ اَيَّتُهُمَا قَالَتْ اَسْمَآءُ) يُؤْتٰى اَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهٗ: مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ؟ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ (لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ) فَيَقُوْلُ: هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ. جَآءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى. فَاَجَبْنَا. وَاٰمَنَّا. وَاتَّبَعْنَا. فَيُقَالُ لَهٗ: نَمْ صَالِحًا. قَدْ عَلِمْنَا اِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا بِهٖ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ (لَا اَدْرِيْ اَيَّتُهُمَا قَالَتْ اَسْمَآءُ) فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِيْ. سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهٗ"

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی جب کہ سورج کو گہن لگا ہوا تھا تو لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور یہ بھی نماز میں کھڑی تھیں میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہوا؟ پس انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی جانب اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا۔ میں نے کہا کوئی نشانی ہے؟ تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔ ان کا بیان ہے کہ میں کھڑی ہوئی تو مجھ پر غشی طاری ہونے لگی، لہٰذا میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا کہ جن چیزوں کو میں نے دیکھا نہیں تھا انہیں اس مقام پر آج میں نے دیکھ لیا یہاں تک جنت اور دوزخ کو بھی اور میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی فتنۂ دجال کی طرح یا اس کے لگ بھگ (مجھے نہیں معلوم کہ دونوں میں سے حضرت اسماء نے کونسی بات کہی) تم میں سے ہر کسی کے پاس دو فرشتے آئیں گے۔ کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تو کیا جانتا ہے؟ جو مؤمن یا یقین رکھنے والا ہوگا (معلوم نہیں دونوں میں سے حضرت اسماء نے کون سا لفظ کہا) وہ کہے گا کہ یہ تو محمد رسول اللہ ہیں جو ہمارے پاس کھلی نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے تھے پس ہم نے ان کی دعوت قبول کی، ان پر ایمان لائے اور ان کی پیروی کی۔ اس سے کہا جائے گا کہ آرام کی نیند سو جاؤ، ہمیں معلوم تھا کہ تم صاحب ایمان ہو۔ اگر وہ منافق یا شک رکھنے والا ہوگا (معلوم نہیں دونوں میں سے حضرت اسماء نے کونسا لفظ فرمایا) وہ کہے گا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ میں جو کچھ لوگوں سے سنتا وہی کہہ دیا کرتا تھا

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

۱۳ كِتَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

کتاب الاستسقاء

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء کا طریقہ

۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْمَازِنِيَّ يَقُوْلُ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلّٰى، فَاسْتَسْقٰى، وَحَوَّلَ رِدَآءَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

عباد بن تمیم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے لیے نکلے اور جب آپ نے قبلہ کی جانب رُخ کیا تو اپنی چادر کو الٹ دیا۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ، عَنْ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ كَمْ هِيَ؟ فَقَالَ: رَكْعَتَانِ. وَلٰكِنْ يَبْدَأُ الْاِمَامُ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ يَخْطُبُ قَائِمًا وَيَدْعُو. وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ. وَيُحَوِّلُ رِدَآءَهُ حِيْنَ يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ. وَيَجْهَرُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِالْقِرَآءَةِ. وَإِذَا حَوَّلَ رِدَآءَهُ، جَعَلَ الَّذِي عَلٰى يَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ. وَالَّذِي عَلٰى شِمَالِهِ عَلٰى يَمِيْنِهِ. وَيُحَوِّلُ النَّاسُ أَرْدِيَتَهُمْ إِذَا حَوَّلَ الْاِمَامُ رِدَآءَهُ. وَيَسْتَقْبِلُوْنَ الْقِبْلَةَ، وَهُمْ قُعُوْدٌ.

امام مالک سے نماز استسقاء کے متعلق پوچھا گیا کہ کتنی ہے تو فرمایا کہ دو رکعتیں ہیں لیکن امام خطبے سے پہلے نماز پڑھائے جب دو رکعتیں پڑھ لیں تو خطبہ دے اور کھڑے کھڑے دعا کرے اور قبلہ رُو ہو جائے اور قبلہ رُو ہوتے وقت اپنی چادر کو الٹ دے اور دونوں رکعتوں میں آواز سے قرأت پڑھے اور جب چادر کو الٹے تو جو حصہ دائیں جانب ہے اُسے بائیں جانب کرے اور جو بائیں جانب ہے اُسے دائیں جانب الٹ لے اور جب امام اپنی چادر کو الٹے تو مقتدی بھی اپنی چادریں الٹ لیں اور قبلہ رُو ہو کر بیٹھیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء کے بارے میں راویات

۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ، إِذَا اسْتَسْقٰى قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ. وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ. وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ".

حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز استسقاء پڑھتے تو یوں دعا کرتے:۔ اے اللہ اپنے بندوں اور جانوروں کو پانی پلا اور اپنی رحمت کو پھیلا اور اپنے مرے ہوئے ملک کو زندہ کر۔

۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: جَآءَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی نے حاضر ہو کر گزارش

marfat.com
Marfat.com

رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكَتِ الْمَوَاشِي. وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ. فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ. قَالَ. فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ. وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اللَّهُمَّ ظُهُورَ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ، وَبُطُونَ الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتَ الشَّجَرِ". قَالَ. فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ.

کہ یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تو اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! گھر گر گئے۔ راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں دعا کی:۔ اے اللہ پہاڑوں اور ٹیلوں پر، میدانی علاقوں میں اور جنگلات پر بارش برسا۔ راوی کا بیان ہے کہ مدینہ منورہ کے اوپر سے بادل یوں پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي رَجُلٍ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الِاسْتِسْقَاءِ وَأَدْرَكَ الْخُطْبَةَ، فَأَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَهَا فِي الْمَسْجِدِ أَوْ فِي بَيْتِهِ، إِذَا رَجَعَ؟ قَالَ مَالِكٌ: هُوَ مِنْ ذَلِكَ فِي سَعَةٍ. إِنْ شَاءَ فَعَلَ، أَوْ تَرَكَ.

امام مالک نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جس سے نمازِ استسقاء رہ گئی اور خطبے میں شامل ہو گیا اور واپس لوٹنے پر وہ مسجد یا گھر میں نماز پڑھنا چاہے؟ امام مالک نے فرمایا کہ اس میں گنجائش ہے چاہے پڑھے چاہے نہ پڑھے۔

بَابُ ٣ الِاسْتِمْطَارِ بِالنُّجُومِ

بارش کو ستاروں کی وجہ سے جاننا

٣ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ؛ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ، عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ، أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: "أَتَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟" قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ "قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي، وَكَافِرٌ بِي. فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ. فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي، كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ. وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا. فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي، مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ"

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مقام حدیبیہ میں بھیگی زمین پر نماز فجر پڑھائی کیونکہ بارش ہوئی تھی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا:۔ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ میرے بندوں نے یوں صبح کی کہ کچھ ایمان والے رہے اور کچھ کافر ہو گئے۔ جس نے کہا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی انکا مجھ پر ایمان رہا اور ستاروں کے منکر ہوئے اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کے باعث بارش برسی تو وہ میرے منکر ہوئے اور ستاروں پر ایمان لے آئے

٥ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: "إِذَا أَنْشَأَتْ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے:۔ جب ابر سمندر کی جانب سے اُٹھ کر شام کی طرف

marfat.com
Marfat.com

بَحْرِيَّةٌ، ثُمَّ تَشَاءَمَتْ؛ فَتِلْكَ عَيْنٌ خُدَيْقَةُ)

۶ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ، إِذَا أَصْبَحَ، وَقَدْ مُطِرَ النَّاسُ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ الْفَتْحِ ثُمَّ يَتْلُو هٰذِهِ الْآيَةَ. مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ۔

جانے لگے تو وہ بھرپور چشمہ ہے۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ابوہریرہ فرمایا کرتے: ۔جب صبح ہو اور لوگوں پر بارش برس جائے تو ہم پر رحمت کی بارش ہوئی اور یہ آیت پڑھتے: "اللہ جو رحمت لوگوں کے لئے کھولے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ روک لے تو اس کی روک کے بعد اس کا کوئی چھوڑنے والا نہیں" (۲:۳۵)۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

۱۴۔ كِتَابُ الْقِبْلَةِ

کتاب القبلہ

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالْإِنْسَانُ عَلٰى حَاجَتِهٖ

بول وبراز کے وقت قبلہ رو ہونے کی ممانعت

۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ مَوْلَى لِآلِ الشِّفَاءِ وَكَانَ يُقَالُ لَهٗ مَوْلَى أَبِيْ طَلْحَةَ: أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِمِصْرَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ كَيْفَ أَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَابِيْسِ - وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ أَوِ الْبَوْلَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا بِفَرْجِهٖ"

رافع بن اسحاق مولی آل شفا جنہیں مولی ابوطلحہ کہا جاتا تھا۔ انہوں نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ وہ مصر میں تھے کہ خدا کی قسم مجھے نہیں معلوم کہ ان پاخانوں کا کیا بناؤں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی پاخانہ یا پیشاب کرنے جائے تو قبلہ کی جانب منہ کر کے نہ بیٹھے اور نہ اس کی طرف پیٹھ کرے۔

۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى أَنْ تُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةُ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ.

نافع نے ایک انصاری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بول وبراز کے وقت قبلہ کی جانب منہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِبَوْلٍ أَوْ غَائِطٍ

بول وبراز کے وقت قبلہ رُو ہونے کی اجازت

۳۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ: إِذَا قَعَدْتَ عَلٰى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ.

واسع بن حبان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرمایا کرتے کہ لوگ کہتے ہیں :۔ جب تم قضائے حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلہ یا بیت المقدس کی جانب منہ نہ کیا کرو۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَقَدْ ارْتَقَيْتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَّنَا

حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں

marfat.com

Marfat.com

رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى لَبِنَتَيْنِ، مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، لِحَاجَتِهِ. ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِينَ يُصَلُّونَ عَلَى أَوْرَاكِهِمْ. قَالَ، قُلْتُ: لَا أَدْرِي، وَاللهِ.

قَالَ مَالِكٌ، يَعْنِي الَّذِينَ يَسْجُدُ وَلَا يَرْتَفِعُ عَلَى الْأَرْضِ يَسْجُدُ وَهُوَ لَاصِقٌ بِالْأَرْضِ.

نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دو اینٹوں پر بیٹھے حاجت رفع فرما رہے تھے اور رخ بیت المقدس کی جانب تھا۔ پھر فرمایا کہ شاید تم ان لوگوں میں سے ہو جو اپنی سُرین پر نماز پڑھا کرتے ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ مراد وہ لوگ ہیں جو سجدہ کرتے ہوئے زمین سے اونچے نہیں رہتے بلکہ زمین سے چمٹ جاتے ہیں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْقِبْلَةِ

جانب قبلہ تھوکنے کی ممانعت

۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ، فَحَكَّهُ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ "إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ، فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قِبَلَ وَجْهِهِ، إِذَا صَلَّى"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیوار قبلہ پر بلغم دیکھی تو اُسے صاف کر دیا اور پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: ۔جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہو تو قبلہ کی جانب نہ تھوکے کیونکہ اللہ تعالیٰ نمازی کے سامنے ہوتا ہے۔

۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ بُصَاقًا، أَوْ مُخَاطًا، أَوْ نُخَامَةً، فَحَكَّهُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیوار قبلہ پر تھوک، رینٹ یا بلغم دیکھی تو اُسے وہاں سے صاف کر دیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ

قبلہ کے بارے میں روایات

۶۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ. فَاسْتَقْبِلُوهَا. وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ، فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگ مسجد قباء میں نماز فجر ادا کر رہے تھے کہ ایک شخص نے آکر بتایا کہ آج رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور حکم دیا گیا ہے کہ کعبہ کی جانب منہ کیا کریں۔ لوگ پھر گئے۔ جب کہ اُن کے منہ شام کی جانب تھے تو اب کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعْدَ أَنْ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا، نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ. ثُمَّ حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ

سعید بن مسیب نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے بعد سولہ مہینے تک بیت المقدس کی جانب نماز پڑھی۔ پھر غزوہ بدر سے دو ماہ پہلے قبلہ

marfat.com
Marfat.com

قَبْلَ بَدْرٍ بِشَهْرَيْنِ.

۸۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ، إِذَا تُوُجِّهَ قِبَلَ الْبَيْتِ.

تبدیل فرما دیا گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب بیت اللہ کی طرف منہ کرو گے تو قبلہ مشرق اور مغرب کے درمیان (جنوب میں) ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسجدِ نبوی کی فضیلت

۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ، وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ سَلْمَانَ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام (خانہ کعبہ) کے۔

۱۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي، رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ. وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي".

حضرت ابوہریرہ یا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

۱۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي، رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ".

حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میرے گھر اور میرے منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

عورتوں کا مسجدوں میں جانا

۱۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ کی لونڈیوں کو مسجدوں سے نہ روکو۔

۱۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّنَّ طِيبًا".

حضرت بُسر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم (عورتوں) میں سے کوئی نمازِ عشاء کے لیے آئے تو خوشبو نہ لگائے

۱۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ۔

حضرت عمر کی زوجہ حضرت عاتکہ بنت زید سے روایت ہے کہ

marfat.com

Marfat.com

نْ عَاتِكَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، امْرَاَةِ عُمَرَ
نِ الْخَطَّابِ، اَنَّهَا كَانَتْ تَسْتَاْذِنُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
لَى الْمَسْجِدِ. فَيَسْكُتُ. فَتَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَاَخْرُجَنَّ، اِلَّا
اَنْ تَنْعَنِيْ فَلَا يَمْنَعُهَا.

۱۵- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ
عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ اَنَّهَا قَالَتْ لَوْ اَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ، لَمَنَعَهُنَّ
الْمَسَاجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ.

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ: اَوَمُنِعَ
نِسَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ الْمَسَاجِدَ؟ قَالَتْ نَعَمْ.

حضرت عمر سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگا کرتی تھیں تو یہ خاموش ہو جاتے۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم میں جاتی رہوں گی جب تک آپ مجھے منع نہیں کریں گے لیکن انہوں نے منع نہ کیا۔

عمرہ بنت عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ آج کی عورتوں نے جو جدّت پیدا کر لی ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے ملاحظہ فرماتے تو ضرور انہیں مسجدوں سے روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو روکا گیا تھا۔

یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے پوچھا کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو روکا گیا تھا؟ فرمایا ہاں ف

ف۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں عورتوں کا مسجد میں آنا بند کر دیا تھا کیونکہ اب تقویٰ و طہارت میں کمی آ گئی تھی۔ یہ فیصلہ اتفاق رائے سے کیا تھا اور موجودہ زمانے کو دیکھیے تو عورتوں کا گھروں سے نکلنا بغیر کسی شرعی ضرورت کے مناسب ہی نہیں ہے جب مسلمان عورتوں کا خانۂ خدا میں نذرانۂ عبودیت پیش کرنے کے لیے جانا بھی مناسب نہیں تو بازاروں، دفتروں، کاروباری اداروں اور تفریح گاہوں میں جانا بھلا کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟ اسلام نے عورت کو انمول جنس قرار دے کر اس کا دائرہ کار ایسا متعین فرمایا کہ عورت کا تقدس اور اس کی عزت برقرار رہ سکے۔ وہ چراغ خانہ بن کر پورے گھر کو بقعۂ نور اور جنت نظیر بنائے۔ افسوس اس پرفتن دور میں عورت نے اپنے تقدس کو بڑی بے دردی سے خود پامال کر لیا۔ مردوں نے بھی اس بے راہ روی میں اس کی خوب حوصلہ افزائی کی اس نے چراغ خانہ ہو کر رہنے پر شمع محفل بننے کو ترجیح دینا شروع کر دیا۔ اسے اپنی آزادی قرار دیا۔ گویا عطر اب اس بات پر مصر ہے کہ وہ شیشی سے باہر رہے گا۔ شیشی میں رکھنا اس پر ظلم ہے۔ وہ شیشی سے باہر رہ کر بھی اپنا وجود برقرار رکھ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقل سلیم عطا فرمائے، آمین۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۱۵۔ كِتَابُ الْقُرْآنِ — کتاب القرآن

بَابُ الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ لِمَنْ مَسَّ الْقُرْاٰنَ

قرآن مجید چھونے کے لئے باوضو ہونے کا حکم

۱۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ: اَنَّ فِی الْكِتَابِ الَّذِیْ كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: اَنْ لَّا يَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ۔

عبداللہ بن ابوبکر بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم کے لئے جو خط لکھا اس میں یہ بھی تھا کہ قرآن مجید کو نہ چھوئے مگر جو باوضو ہو۔

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا يَحْمِلُ اَحَدٌ الْمُصْحَفَ بِعِلَاقَتِهٖ وَعَلٰى وِسَادَةٍ اِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ وَلَوْ جَازَ ذٰلِكَ لَحُمِلَ فِیْ خَبِيْئَتِهٖ وَلَمْ يُكْرَهْ ذٰلِكَ. لِاَنْ تَكُوْنَ فِیْ يَدَیِ الَّذِیْ يَحْمِلُ شَیْءٌ يَدْنَسُ بِهِ الْمُصْحَفُ. وَلٰكِنْ اِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَحْمِلُهٗ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ اِكْرَامًا لِلْقُرْاٰنِ وَتَعْظِيْمًا لَهٗ

امام مالک نے فرمایا کہ کوئی شخص قرآن کریم کو فیتے سے پکڑ کر یا تکیہ پر رکھ کر تو نہ اٹھائے مگر باوضو ہو کر اگر قرآن کریم کو جزدان میں رکھ کر اٹھانا مکروہ نہ ہوتا تو اس کی جلد کو کبھی چھو سکتے لیکن یہاں کراہت اٹھانے والے کے بے وضو ہونے میں ہے بوجہ قرآن مجید کے احترام اور تعظیم کے۔

قَالَ مَالِكٌ: اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِیْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔ اِنَّمَا هِیَ بِمَنْزِلَةِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّتِیْ فِیْ عَبَسَ وَتَوَلّٰى. قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ بِاَيْدِیْ سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس بارے میں جو مناسب سے عمدہ یہ آیت ہے: "اسے نہ چھوئیں مگر باوضو" (۵۶:۷۹) یہ اس آیت کے قریب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ عبس میں فرمایا ہے: "یوں نہیں یہ تو سمجھانا ہے تو جو چاہے اسے یاد کرے، اُن صحیفوں میں کہ عزت والے ہیں، بلندی والے، پاکی والے ایسی ہستیوں کے لکھے ہوئے جو کرم والے

بَابُ الرُّخْصَةِ فِیْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

بغیر وضو کے قرآنِ مجید پڑھنا

۲۔ حَدَّثَنِیْ يَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِیْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِیِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ فِیْ قَوْمٍ وَهُمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ. فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ رَجَعَ وَهُوَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ. فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَمِيْرَ

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ لوگوں کے پاس تھے جو تلاوت کر رہے تھے۔ پس آپ کسی ضرورت سے گئے اور جب لوٹے تو قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے لگے۔ ایک آدمی نے کہا کہ اے امیرالمومنین! کیا آپ بغیر وضو کے قرآ

marfat.com
Marfat.com

الْمُؤْمِنِيْنَ ، اَتَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَلَسْتَ عَلٰى وُضُوْءٍ ؟ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ : مَنْ اَفْتَاكَ بِهٰذَا ؛ اَمُسَيْلِمَةُ ؟

مجید پڑھ رہے ہیں ؟ حضرت عمر نے فرمایا کہ تمہیں یہ فتویٰ کس نے دیا ؟ کیا مسیلمہ کذاب نے !

بَابٌ ۳ مَا جَآءَ فِيْ تَحْزِيْبِ الْقُرْاٰنِ

تلاوتِ قرآنِ مجید کا ورد مقرر کرنا

۳ ۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنِ الْاَعْرَجِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : مَنْ فَاتَهٗ حِزْبُهٗ مِنَ اللَّيْلِ ، فَقَرَاَهُ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ ، اِلٰى صَلٰوةِ الظُّهْرِ ، فَاِنَّهٗ لَمْ يَفُتْهُ ، اَوْ كَاَنَّهٗ اَدْرَكَهٗ ..

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ جس کا رات کا ورد فوت (قضا) ہو جائے ۔ پس وہ ظہر کے وقت زوالِ آفتاب سے پہلے پڑھ لے تو وقت فوت نہ ہوا یا گویا اس نے وقت پا لیا ۔

۴ ۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ؛ اَنَّهٗ قَالَ : كُنْتُ اَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، جَالِسَيْنِ فَدَعَا مُحَمَّدٌ رَجُلًا . فَقَالَ : اَخْبِرْنِيْ بِالَّذِيْ سَمِعْتَ مِنْ اَبِيْكَ فَقَالَ الرَّجُلُ : اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّهٗ اَتٰى زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، فَقَالَ لَهٗ : كَيْفَ تَرٰى فِيْ قِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ سَبْعٍ ؟ فَقَالَ زَيْدٌ : حَسَنٌ وَلَاَنْ اَقْرَاَهُ فِيْ نِصْفٍ ، اَوْ عَشْرٍ ، اَحَبُّ اِلَيَّ . وَسَلْنِيْ ، لِمَ ذَاكَ ؟ قَالَ : فَاِنِّيْ اَسْاَلُكَ قَالَ زَيْدٌ : لِكَيْ اَتَدَبَّرَهٗ وَاَقِفَ عَلَيْهِ .

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ میں اور محمد بن یحییٰ بن حبان بیٹھے ہوئے تھے کہ محمدؐ نے ایک آدمی کو بلایا اور کہا کہ مجھے وہ بات بتائیے جو آپ نے اپنے والدِ محترم سے سنی ہے ؛ اُس آدمی نے کہا کہ مجھے میرے والدِ ماجد نے بتایا کہ میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ سات روز میں قرآن کریم ختم کرنا آپ کے نزدیک کیسا ہے ؟ حضرت زید نے فرمایا کہ اچھا ہے لیکن میں پندرہ یا دس روز میں پڑھتا ہوں اور یہی مجھے پسند ہے ۔ پوچھو کیوں ؟ عرض گزار ہوئے کہ بتائیے ؟ فرمایا تاکہ میں غور و فکر کر سکوں اور یاد کر لوں

بَابٌ ۴ مَا جَآءَ فِي الْقُرْاٰنِ

قرآنِ مجید کے بارے میں روایات

۵ ۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ ؛ اَنَّهٗ قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، يَقُوْلُ : سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَؤُهَا . وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْهَا . فَكِدْتُ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهٗ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ . فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَاْتَنِيْهَا . فَقَالَ رَسُوْلُ

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم بن حزام کو جس طرح میں نے پڑھی اس کے سوا اور ہی طرح سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سُنا حالانکہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی ۔ قریب تھا کہ میں اُن پر ٹوٹ پڑتا لیکن میں نے انہیں مہلت دی یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو گئے ۔ پھر میں اُن کی چادر اُن کے گلے میں ڈال کر بارگاہ رسالت میں لے گیا اور عرض گزار ہوا :۔ یا رسول اللہ ! جس طرح آپ نے مجھے سورۃ الفرقان پڑھائی میں نے انہیں اُس کے خلاف پڑھتے ہوئے سُنا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو ۔ پھر فرمایا کہ ہشام پڑھو ۔ اُنہوں نے اسی طرح

marfat.com
Marfat.com

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرْسِلْهُ" ثُمَّ قَالَ: "اِقْرَأْ يَا هِشَامُ" فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هٰكَذَا أُنْزِلَتْ" ثُمَّ قَالَ لِي: اِقْرَأْ، فَقَرَأْتُهَا فَقَالَ: "هٰكَذَا أُنْزِلَتْ، إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ. فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ"

۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ، كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ: إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا، أَمْسَكَهَا. وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ)

۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ، سَأَلَ رَسُولَ اللهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ. وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّي، وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ. وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا، فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ" قَالَتْ عَائِشَةُ: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ، فَيُفْصَمُ عَنْهُ، وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا.

۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ قَالَ: أُنْزِلَتْ عَبَسَ وَتَوَلَّى - فِي عَبْدِ اللهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ. جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ اسْتَدْنِينِي. وَعِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ، وَيُقْبِلُ عَلَى الْآخَرِ، وَيَقُولُ: "يَا أَبَا فُلَانٍ، هَلْ تَرَى بِمَا أَقُولُ بَأْسًا؟" فَيَقُولُ: لَا وَالدِّمَاءِ. مَا أَرَى بِمَا تَقُولُ بَأْسًا فَأَنْزَلَتْ - عَبَسَ وَتَوَلَّى أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَى.

پڑھی جیسے میں نے سنی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھو۔ میں نے پڑھی تو فرمایا۔ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ یہ قرآن سات قراءتوں میں نازل ہوا ہے جو قرأت جس کے لئے آسان ہو اس طرح پڑھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قرآن کریم پڑھنے والے کی مثال اونٹ والے جیسی ہے، اگر باندھے گا تو رکا رہے گا اور کھول دے گا تو چلا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کہ حضرت حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ پر وحی کس طرح آتی ہے؟ فرمایا کبھی تو گھنٹی کی آواز کے مانند آتی ہے اور یہ مجھ پر سب سے سخت ہے۔ جب موقوف ہوتی ہے تو جو کہا گیا اُسے یاد کر لیتا ہوں اور کبھی فرشتہ آدمی کی شکل میں آتا ہے اور بات کرتا ہے تو جو کہے میں یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ سخت سردی کے روز وحی نازل ہوئی، جب موقوف ہوئی تو آپ کی مبارک پیشانی سے پسینہ بہہ رہا تھا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ سورۂ عبس حضرت عبداللہ بن اُمِّ مکتوم کے بارے میں نازل ہوئی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے:۔ اے محمد! مجھے اپنے نزدیک جگہ دیجیے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اس وقت مشرکین کا ایک سردار بیٹھا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا اور دوسرے کی جانب متوجہ رہے اور فرماتے اے ابو فلاں! کیا جو میں کہتا ہوں اس میں کوئی برائی ہے؟ وہ کہتا کہ بتوں کی قسم جو آپ کہتے ہیں مجھے اس میں کوئی برائی نظر نہیں آتی۔ پس سورۂ عبس نازل ہوئی۔

marfat.com

Marfat.com

۹۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا. فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ، فَلَمْ يُجِبْهُ. فَقَالَ عُمَرُ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ عُمَرُ نَزَرْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُجِيبُكَ. قَالَ عُمَرُ: فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي حَتّٰى إِذَا كُنْتُ أَمَامَ النَّاسِ، وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي. قَالَ: فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ. قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ: "لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ، هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ" ثُمَّ قَرَأَ "إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا".

اسلم عدوی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت سفر کر رہے تھے اور حضرت عمر ساتھ تھے حضرت عمر نے کوئی بات پوچھی تو انہیں جواب نہ دیا، پھر پوچھی تو جواب نہ دیا، پوچھا تب بھی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر نے دل میں کہا: "اے عمر! تجھے تیری ماں روئے تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تین مرتبہ سوال کیا اور ایک مرتبہ بھی تجھے جواب نہ دیا گیا" حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے اپنے اونٹ کو تیز کیا یہاں تک کہ لوگوں سے آگے جا نکلا اور ڈر رہا تھا کہ میرے بارے میں وحی نازل ہو جائے گی۔ اسی اثنا میں ایک پکارنے والا مجھے پکار رہا تھا۔ میں نے دل میں کہا: "ڈر ہے کہ میرے بارے میں وحی نازل ہوگی" پس میں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے اُن تمام چیزوں سے پیاری ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے اور پھر آپ نے سورۃ الفتح پڑھی۔

۱۰۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَأَعْمَالَكُمْ مَعَ أَعْمَالِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، وَلَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ. يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ، مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ. تَنْظُرُ فِي النَّصْلِ، فَلَا تَرٰى شَيْئًا وَتَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا تَرٰى شَيْئًا. وَتَنْظُرُ فِي الرِّيشِ، فَلَا تَرٰى شَيْئًا. وَتَتَمَارٰى فِي الْفُوقِ"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسے نکلیں گے کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے سامنے حقیر جانو گے اور اپنے روزوں کو اُن کے روزوں کے سامنے اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے سامنے۔ وہ قرآن کریم پڑھیں گے لیکن اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ اگر اُس کے پیکان کو دیکھو تو کچھ نہ پاؤ، لکڑی کو دیکھو تو اُس میں کچھ نہ پاؤ اور پَر کو دیکھو تو کچھ نہ پاؤ اور تمہیں سوفار پر شک گزرے۔ ف

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ مسلمان کے اندر ایک ایسا فرقہ بھی ہوگا جو نماز روزے اور دیگر اعمال صالحہ کے لحاظ سے مسلمانوں میں سب سے بہتر نظر آئے گا وہ قرآن کریم کو کثرت سے پڑھیں گے۔ زبانی طور پر حافظ و قاری، مولوی و مفسر وغیرہ بن کر کلام الٰہی پڑھتے اور سمجھاتے پھریں گے لیکن قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ ان کے دلوں پر قرآن مجید کا ذرا بھی اثر نہیں ہوگا کیونکہ ان کی دائرہ اسلام سے خارج ہو چکی ہوگی۔ اسلام کے دائرے میں آنا یا اس دائرے سے نکلنا عقائد کی بنا پر ہوتا ہے۔ اسلامی عقائد اختیار کر کے غیر مسلم ہو جاتا ہے اور ایک بھی غیر اسلامی عقیدہ اختیار کرنے سے ایک سچا اور پکا مسلمان بھی اسلام کے دائرے سے باہر نکل جاتا ہے ایسا

marfat.com
Marfat.com

۱۱۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ: اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، مَكَثَ عَلٰى سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثَمَانِیْ سِنِیْنَ يَتَعَلَّمُهَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر آٹھ سال تک سورۃ البقرہ کو سیکھتے رہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

سجدۂ تلاوت کے متعلق روایات

۱۲۔ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَرَاَ لَهُمْ - اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ - فَسَجَدَ فِيْهَا. فَلَمَّا انْصَرَفَ، اَخْبَرَهُمْ. اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْهَا.

ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سورۃ انشقاق پڑھی تو سجدہ کیا جب فارغ ہوئے تو لوگوں کو بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بھی اس میں سجدہ کیا تھا

۱۳۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مِصْرَ. اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَاَ سُوْرَةَ الْحَجِّ. فَسَجَدَ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ. ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فُضِّلَتْ بِسَجْدَتَيْنِ.

نافع مولی ابن عمر نے ایک مصری سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سورۃ الحج کی تلاوت کی تو اس میں دو سجدے کیے۔ پھر فرمایا کہ یہ سورت دو سجدوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے۔

۱۴۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ: اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ. يَسْجُدُ فِیْ سُوْرَةِ الْحَجِّ. سَجْدَتَيْنِ.

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سورۃ الحج میں دو سجدے کرتے دیکھا۔

۱۵۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْاَعْرَجِ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ. قَرَاَ بِ - النَّجْمِ اِذَا هَوٰى - فَسَجَدَ فِيْهَا. ثُمَّ قَامَ، فَقَرَاَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى.

ابن شہاب نے اعرج سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سورۃ والنجم پڑھی تو اس میں سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور دوسری سورت پڑھی۔

۱۶۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ،

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاشیہ صفحہ گزشتہ

شخص اس کے بعد خواہ کتنا ہی نمازی وحاجی یا مولانا و مفتی بنے لیکن عند اللہ اور عند الناس ہرگز مسلمان نہیں ہے جب تک اس غیر اسلامی عقیدے سے توبہ کر کے از سر نو اسلام قبول نہ کرے۔ صحابہ کرام اس حدیث کو خوارج پر منطبق کیا کرتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو خوارج کو بدترین مخلوق شمار فرمایا کرتے تھے (بخاری شریف)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتمام حجت کے بعد نہروان کے مقام پر خوارج سے جہاد کیا اور ان کی اکثریت کو واصل جہنم کیا تھا۔ بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو قوم عاد کی طرح انہیں ہلاک کر دوں۔ احادیث مطہرہ میں ان کی مختلف نشانیاں بیان فرمائی گئی ہیں۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خوارج مختلف رنگوں اور ناموں کے ساتھ قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے اور ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ ہوگا۔ مسلمانوں سے عداوت اور کافروں بت پرستوں سے مودت ان کی عام نشانی ہے اللہ تعالیٰ ہر دور کے مسلمانوں کو ان گندم نما جو فروش قسم کے مدعیان اسلام کے شر سے محفوظ و مامون رکھے، آمین۔

marfat.com
Marfat.com

عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ سَجْدَةً، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. فَنَزَلَ فَسَجَدَ، وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ ثُمَّ قَرَأَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى. فَتَهَيَّأَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ، فَقَالَ عَلٰى رِسْلِكُمْ. اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكْتُبْهَا عَلَيْنَا اِلَّا اَنْ نَشَاءَ. فَلَمْ يَسْجُدْ، وَمَنَعَهُمْ اَنْ يَسْجُدُوْا.

قَالَ مَالِكٌ: لَيْسَ الْعَمَلُ عَلٰى اَنْ يَنْزِلَ الْاِمَامُ اِذَا قَرَأَ السَّجْدَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَيَسْجُدَ.

قَالَ مَالِكٌ: الْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّ عَزَائِمَ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ اِحْدٰى عَشْرَةَ سَجْدَةً. لَيْسَ فِي الْمُفَصَّلِ مِنْهَا شَيْءٌ.

قَالَ مَالِكٌ: لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ يَقْرَأُ مِنْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا، بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ. وَلَا بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ، حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ، حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. وَالسَّجْدَةُ مِنَ الصَّلٰوةِ. فَلَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَقْرَأَ سَجْدَةً فِيْ تَيْنِكَ السَّاعَتَيْنِ.

سُئِلَ مَالِكٌ: عَمَّنْ قَرَأَ سَجْدَةً. وَامْرَاَةٌ حَائِضٌ تَسْمَعُ. هَلْ لَهَا اَنْ تَسْجُدَ؟ قَالَ مَالِكٌ: لَا يَسْجُدُ الرَّجُلُ، وَلَا الْمَرْاَةُ، اِلَّا وَهُمَا طَاهِرَانِ.

وَسُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ قَرَاَتْ سَجْدَةً. وَرَجُلٌ مَعَهَا يَسْمَعُ. اَعَلَيْهِ اَنْ يَسْجُدَ مَعَهَا؟ قَالَ مَالِكٌ. لَيْسَ عَلَيْهِ اَنْ يَسْجُدَ مَعَهَا. اِنَّمَا تَجِبُ السَّجْدَةُ عَلَى الْقَوْمِ يَكُوْنُوْنَ مَعَ الرَّجُلِ. فَيَاْتَمُّوْنَ بِهٖ. فَيَقْرَأُ السَّجْدَةَ، فَيَسْجُدُوْنَ مَعَهٗ. وَلَيْسَ عَلٰى مَنْ سَمِعَ سَجْدَةً مِنْ اِنْسَانٍ يَقْرَؤُهَا، لَيْسَ لَهٗ بِاِمَامٍ اَنْ يَسْجُدَ تِلْكَ السَّجْدَةَ.

نے جمعہ کے روز منبر پر آیتِ سجدہ پڑھی۔ پھر نیچے اُتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کیا۔ پھر اگلے جمعہ کے روز بھی وہ پڑھی تو لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ فرمایا رُکے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اِسے فرض نہیں فرمایا مگر جب ہم چاہیں۔ پس آپ نے سجدہ نہ کیا اور اُنھیں بھی سجدے سے منع کیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارا اس پر عمل نہیں ہے کہ امام جب منبر پر آیتِ سجدہ پڑھے تو نیچے اُترے اور پھر سجدہ کرے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ضروری سجدے قرآن کریم میں گیارہ ہیں اور ان میں سے مفصّل سورتوں کے اندر ایک بھی نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ کسی کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے بعد سجدے کی کوئی آیت پڑھے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جائے اور نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے سے جب تک سورج غروب نہ ہو۔ اور سجدہ بھی نماز کا ایک حصّہ ہے تو کسی کے لئے ان دونوں وقتوں میں آیت سجدہ کا پڑھنا مناسب نہیں ہے۔

امام مالک سے اس کے متعلق پوچھا گیا کہ سجدہ کی آیت پڑھی جو حائضہ عورت نے سُنی تو کیا وہ سجدہ کرے؟ امام مالک نے فرمایا کہ مرد ہوں یا عورت وہ سجدہ نہ کریں مگر جب پاک ہوں۔

اس عورت کے متعلق پوچھا گیا جس نے آیت سجدہ پڑھی اور اس کے ساتھ ایک آدمی سنتا ہے کیا وہ آدمی اُس عورت کے ساتھ سجدہ کرے؟ امام مالک نے فرمایا کہ وہ آدمی اس عورت کے ساتھ سجدہ نہ کرے۔ سجدہ تو اُن لوگوں پر واجب ہوتا ہے جو کسی کے ساتھ ہوں اور وہ امامت کرتا ہوا آیت سجدہ پڑھتا ہے، پس یہ لوگ اُس کے ساتھ سجدہ کریں گے اور جو کسی سے آیتِ سجدہ سُنے جو اس کا امام نہ ہو تو سننے

ف۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک سجدۂ تلاوت سنت ہے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ امام احمد کے نزدیک واجب ہے۔ ہمارے آئمہ احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کے نزدیک ہر قاری و سامع پر سجدۂ تلاوت واجب ہے۔ اس

marfat.com
Marfat.com

باب مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ

۱۷۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ؛ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ - يُرَدِّدُهَا. فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ، وَكَاَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ"

۱۸۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلٰى آلِ زَيْدِ ابْنِ الْخَطَّابِ؛ اَنَّهٗ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

سورۂ اخلاص اور سورۂ ملک کا بیان

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو بار بار سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا آپ سے ذکر کیا، گویا ان کے نزدیک وہ آدمی کم پڑھتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ تو تہائی قرآن کے برابر ہے۔

عبید بن حنین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آیا تو آپ نے ایک شخص کو سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے

کی شرائط نماز جیسی ہیں۔ احناف کے نزدیک پورے قرآن کریم میں چودہ سجدۂ تلاوت ہیں، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

۱۔ پارہ ۹، سورۂ الاعراف، آیت ۲۰۶ یعنی آخری۔
۲۔ پارہ ۱۳، سورۂ الرعد، آیت ۱۵۔
۳۔ پارہ ۱۴، سورۂ النحل، آیت ۵۰۔
۴۔ پارہ ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۱۰۹۔
۵۔ پارہ ۱۶، سورۂ مریم، آیت ۵۸۔
۶۔ پارہ ۱۷، سورۂ الحج، آیت ۱۸۔
۷۔ پارہ ۱۹، سورۂ الفرقان، آیت ۶۰
۸۔ پارہ ۱۹، سورۂ النمل، آیت ۲۶
۹۔ پارہ ۲۱، سورۂ السجدہ، آیت ۱۵
۱۰۔ پارہ ۲۳، سورۂ ص، آیت ۲۴
۱۱۔ پارہ ۲۴، سورۂ حٰمٓ سجدہ، آیت ۳۸
۱۲۔ پارہ ۲۷، سورہ النجم، آیت ۶۲ یعنی آخری
۱۳۔ پارہ ۳۰، سورۂ انشقاق، آیت ۲۱
۱۴۔ پارہ ۳۰، سورۂ العلق، آیت ۱۹ یعنی آخری

marfat.com
Marfat.com

أَقْبَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ - قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ - فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَجَبَتْ" فَسَأَلْتُهُ: مَاذَا يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: "الْجَنَّةُ" فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ إِلَيْهِ، فَأُبَشِّرَهُ. ثُمَّ فَرِقْتُ أَنْ يَفُوتَنِي الْغَدَاءُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَآثَرْتُ الْغَدَاءَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ ذَهَبْتُ إِلَى الرَّجُلِ، فَوَجَدْتُهُ قَدْ ذَهَبَ.

۱۹ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ - قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ - تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. وَأَنَّ - تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ - تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا.

سُن کر فرمایا: "واجب ہو گئی"۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا چیز واجب ہو گئی؟ فرمایا کہ جنت۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: - میرا ارادہ ہوا کہ جا کر اسے خوشخبری سناؤں پھر میں ڈرا کہ مبادہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کا کھانا کھانے سے محروم رہ جاؤں چنانچہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا اور پھر اس آدمی کی طرف گیا تو معلوم ہوا کہ وہ جا چکا ہے۔

حُمید بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے اور تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ ... - (سورۂ ملک) اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑے گی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

ذکرِ الٰہی کی فضیلت کے بارے میں روایات

۲۰ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ. كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ. وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ، يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ، إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو روزانہ سو مرتبہ یہ کہے: "نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور حمد اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے" تو اُس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا، اس کے لئے سو نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اُس کی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور وہ اس کے باعث اس روز شام تک شیطان کے شر سے بچا رہے گا اور اس شخص سے بہتر دوسرا آدمی عمل نہ لا سکے گا مگر جو اسے زیادہ پڑھے۔

۲۱ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ. حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ".

ابو صالح سمان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - جو روزانہ سو مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ کہے تو اس کے گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

۲۲ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى

عطا بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com
Marfat.com

سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ قَالَ: مَنْ سَبَّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

۲۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ صَيَّادٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ فِي الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ: إِنَّهَا قَوْلُ الْعَبْدِ: اللَّهُ أَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)

۲۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ: قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ، وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى.

قَالَ زِيَادُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ: وَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ، مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ.

۲۵۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ: أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، وَقَالَ: "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا"؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا. يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نے فرمایا۔ جو ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور یہ کہہ کر سو پورے کرے کہ (نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور حمد اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے) تو اس کے تمام گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

عمارہ بن صیاد نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سُنا کہ باقی رہنے والی نیکیاں اور بندے کے کہنے والی بات یہ کلمے ہیں:۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہو، تمہارے درجات میں سب سے بلند ہو، تمہارے مالک کے پاس سب سے پاکیزہ ہو، تمہارے لئے سونا اور چاندی خیرات کرنے سے بہتر ہو اور تم دشمنوں سے ٹکرا جاؤ اور ان کی گردنیں اتار دو یا وہ تمہاری گردنیں اتار دیں، اس سے بھی بہتر ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بنی آدم کا کوئی عمل بھی ایسا نہیں ہے جو اُسے خدا کے عذاب سے بچانے میں اللہ کے ذکر سے بڑھ کر ہو۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہا تو ایک شخص نے کہا جو آپ کے پیچھے تھا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا کہ ابھی ابھی کون بولا وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول! میں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ

marfat.com
Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا. فَأُرِيدُ
ي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي، شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فِي الْآخِرَةِ"

۲۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛
نَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَدْعُو فَيَقُولُ: "اللَّهُمَّ فَالِقَ الْإِصْبَاحِ، وَجَاعِلَ اللَّيْلِ
سَكَنًا، وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ حُسْبَانًا، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ
وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ. وَأَمْتِعْنِي بِسَمْعِي، وَبَصَرِي، وَ
قُوَّتِي، فِي سَبِيلِكَ"

۲۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ
الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ إِذَا دَعَا: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ
شِئْتَ. اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ. فَإِنَّهُ
لَا مُكْرِهَ لَهُ"

۲۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ
أَبِي عُبَيْدٍ، مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ
مَا لَمْ يَعْجَلْ. فَيَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي"

۳۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ؛ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَنْزِلُ
رَبُّنَا، تَبَارَكَ وَتَعَالَى، كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا
حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ. فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي
فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي

فرشتوں کو دیکھا کہ ہر ایک اس کا ثواب سب سے پہلے لکھنے کے لئے لپک رہا تھا۔

دعا کے بارے میں روایات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ ہر نبی کے لئے ایک دعا کی اجازت تھی جو چاہے مانگتا۔ میں نے چاہا کہ اپنی دعا کو اٹھا رکھوں تاکہ آخرت میں اپنی اُمت کی شفاعت کروں۔

یحییٰ بن سعید کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا کیا کرتے: ۔ اے اللہ! صبح کے نکالنے والے، رات کو باعث سکون بنانے والے، سورج اور چاند کو حساب سے چلانے والے، میرا قرض ادا کر دے اور مجھے غریبی سے بے نیاز کر دے اور مجھے اپنی راہ میں میری سماعت، میری بصارت اور میری قوت سے فائدہ عطا فرما۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ تم میں سے کوئی یہ دعا نہ کرے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، بلکہ عزم کے ساتھ سوال کرے کیونکہ اسے روکنے والا کوئی نہیں۔

ابو عُبید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک مانگنے والا جلدی نہ کرے جو کہتا ہے کہ میں نے دعا کی لیکن میری دعا قبول نہ ہوئی۔

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نزول فرماتا ہے ہر رات میں آسمانِ دنیا کی طرف جب کہ تہائی رات باقی رہ جاتی ہے اور فرماتا ہے: ۔ کون ہے مجھ سے دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے مجھ سے سوال کرنے والا کہ اسے عطا فرماؤں؟ کون ہے مجھ سے بخشش چاہنے والا کہ اُسے

marfat.com
Marfat.com

فی غفلۃ ۔

۳۱۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَسْتُهُ بِيَدِيْ، فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى قَدَمَيْهِ، وَهُوَ سَاجِدٌ، يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ، اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ"

۳۲۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَفْضَلُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ

بخش دوں؟ ف

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں سوئی ہوئی تھی کہ رات کے وقت میں نے آپ کو موجود نہ پایا۔ پس میں ٹٹولنے لگی تو میرے ہاتھ آپ کے مبارک قدموں پر پڑے۔ آپ سجدے کی حالت میں یہ دعا کر رہے تھے: "میں تیری رضا کی تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیرے غصے سے سب کچھ تیرے ساتھ اور تجھ سے کوئی تیری ساری تعریفیں نہیں کر سکتا، تو ایسا ہے جیسی تو نے اپنی خود تعریف فرمائی ہے۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل دعا روز عرفہ کی دعا ہے اور میں نے اور سارے انبیاء کرام نے جو

ف۔ جیسے اس حدیث میں یَنْزِلُ رَبُّنَا ہے ایسے ہی الفاظ سے بعض مبتدعین زمانہ نے اپنے آپ کو دھوکا دیا کہ خود گمراہ ہوئے اور دوسروں کو گمراہ کرنے میں کوشاں رہتے ہیں یہ خدا کی ذات وصفات سے نا آشنا ہونے کا ثبوت ہے کہ باری تعالیٰ عزشانہٗ کا اترنا چڑھنا انسانوں جیسا سمجھا جائے کیونکہ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى (۱۶ : ۶۰) اگر انسانوں کی طرح چلنا اترنا مانیے تو اس کے پیر ہوئے جن سے چلتا ہوگا اور جسم ہوا کہ پیر تو جسم کا حصہ ہیں، یہ مشبہ کے راستے پر چلنا اور خدا کا انکار کرنا ہے کیونکہ جو چلنے کے لیے پیروں کا محتاج ہے اس کے لیے اللہ الصمد (۱۱۲ : ۲) کس منہ سے کہا جائے گا؟ چلیے ان کا مجسم خدا آسمان دنیا پر آگیا۔ آسمان میں سما گیا۔ بتائیں کہ خدا بڑا ہوا کہ آسمان دنیا؟ اب وہ اللہ اکبر کس منہ سے کہیں گے؟ آسمان اسی کی مخلوق ہے، خدا اپنی ایک مخلوق کے اندر سکڑ سمٹ کر سما گیا، اب کل من علیہا فان (۵۵ : ۲۶) پڑھ کر بتائیے کہ اس طرح خدا کو فانی بنا دیا یا نہیں؟ کیونکہ دنیا کے پردے پر جو چیز بھی کسی جگہ ہے یا ہوگی وہ فانی ہے۔ قرآن کریم میں اس کے ساتھ ہی استثناء موجود تھا:۔ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (۵۶ : ۲۶) اور وہ اسی وجہ سے تھا کہ خدا اس کائنات ارضی وسماوی کی کسی جگہ میں نہیں، نہ ہو سکتا، نہ کوئی چیز اسے اپنے اندر سما سکتی ہے کیونکہ اس کی ذات کریم باقی رہنے والی ہے اور فانی چیز باقی کا احاطہ نہیں کر سکتی اور نہ ذات باقی کسی بڑی سے بڑی فانی چیز میں سما سکتی ہے خواہ وہ آسمان دنیا ہو یا عرش وکرسی۔ بلکہ اس کی ذات کریم نہ کسی کے علم وادراک میں آئے اور نہ کسی کے وہم وگمان میں سمائے کیونکہ اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ۔ (۴۱ : ۵۴) جس نے مخلوق کے ہر فرد کا احاطہ کر رکھا ہے تو یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ مخلوق کا کوئی فرد اس کا احاطہ کرے، اسے اپنے اندر سمو سکے اور خدا اس کے اندر سما سکے۔ لہٰذا خداوند کریم کی ذات علم وادراک میں بھی نہیں سماتی۔ قطب ربانی، غوث صمدانی، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے:۔

ہم ایسے خدا کی ہرگز پرستش نہیں کرتے جو احاطۂ شہود میں آسکے جو دیکھا جا سکے، دائرہ معلومات میں آسکے اور وہم وگمان میں سما سکے کیونکہ مشہود، مرئی، معلوم اور موہوم ومتخیل بھی مشاہدہ کرنے والے، دیکھنے والے، جاننے والے اور خیال دوڑانے والے کی طرح مخلوق و حادث ہے (مبداء ومعاد مترجم، مطبوعہ کراچی، ص ۴۷)۔

marfat.com

Marfat.com

يَوْمِ عَرَفَةَ. وَأَفْضَلُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ)"

۳۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ. كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ. يَقُولُ: "اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ".

۳۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، يَقُولُ: "اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ. أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ. أَنْتَ قَيِّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ. وَلَكَ الْحَمْدُ. أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ. أَنْتَ الْحَقُّ. وَقَوْلُكَ الْحَقُّ. وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ. وَالْجَنَّةُ حَقٌّ. وَالنَّارُ حَقٌّ. وَالسَّاعَةُ حَقٌّ. اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ. وَبِكَ آمَنْتُ. وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ. وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ. وَبِكَ خَاصَمْتُ. وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ. فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَأَخَّرْتُ. وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ. أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ"

۳۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ؛ أَنَّهُ قَالَ جَاءَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فِي بَنِي مُعَاوِيَةَ، وَهِيَ قَرْيَةٌ مِنْ قُرَى الْأَنْصَارِ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِكُمْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ لَهُ: نَعَمْ. وَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنْهُ. فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا الثَّلَاثُ الَّتِي دَعَا بِهِنَّ فِيهِ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي بِهِنَّ فَقُلْتُ: دَعَا بِأَنْ لَا يُظْهِرَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا

کچھ کہا اُس میں سب سے افضل بات یہ ہے: "نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں ہے"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو یہ دعا اس طرح سکھایا کرتے جیسے قرآن کریم کی سورت سکھاتے تھے۔ کہتے: "اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دجّال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں نیز زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دوران رات نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو یوں دعا کرتے: "اے اللہ! احمد تیرے لئے ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور جو ان میں ہے اور حمد تیرے لیے ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور حمد تیرے لئے ہے تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور جو ان میں ہے۔ تو حق ہے، تیری بات حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیرا دیدار حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرا تابع فرمان ہوا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا تیری جانب رجوع ہوا۔ تیری مدد کے سہارے میں جھگڑا اور تیری اجازت سے میں نے حکم کیا، پس مجھے بخش دے جو کچھ میں نے پہلے، بعد میں، چھپا کر اور علانیہ کیا۔ تو میرا معبود ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو"۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر ہمارے پاس بنی معاویہ میں تشریف لائے جو انصار کا ایک گاؤں ہے اور فرمایا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کی اس مسجد میں کس جگہ نماز پڑھی؟ میں نے ان سے کہا ہاں اور انہیں ایک گوشہ بتا دیا۔ پھر مجھ سے کہا کہ کیا آپ کو وہ تین دعائیں معلوم ہیں جو یہاں کیں؟ میں نے کہا ہاں۔ کہا تو مجھے وہ بتائیے۔ میں نے کہا کہ پہلی دعا یہ کی کہ کفار ان پر غالب نہ ہوں۔ دوسری یہ کہ یہ قحط سے ہلاک نہ ہوں۔ پس یہ دونوں قبول ہوئیں تیسری دعا

marfat.com
Marfat.com

مِنْ غَيْرِهِمْ. وَلَا يَهْلِكُهُمْ بِالسِّنِينَ. فَأَعْطَيْتَهُمَا. وَدَعَانِي أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا. قَالَ: صَدَقْتَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَلَنْ يَزَالَ الْهَرْجُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

وہ کہ ان کے آپس میں جھگڑے نہ ہوں تو اس سے روک دیا گیا۔ کیا ہوئے کہ آپ نے سچ فرمایا۔

حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ قیامت تک جھگڑے ہوتے رہیں گے۔

۳۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَا مِنْ دَاعٍ يَدْعُو، إِلَّا كَانَ بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ يُسْتَجَابَ لَهُ، وَإِمَّا أَنْ يُدَّخَرَ لَهُ، وَإِمَّا أَنْ يُكَفَّرَ عَنْهُ.

زید بن اسلم فرمایا کرتے کہ کوئی دعا کرنے والا ایسا نہیں مگر اس کی دعا کی تین میں سے کوئی ایک صورت ہوتی ہے یا اس کی دعا قبول فرمالی جاتی ہے، یا وہ آخرت کے لیے رکھ دی جاتی ہے یا اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔

باب ۹ الْعَمَلُ فِي الدُّعَاءِ

دعا مانگنے کا طریقہ

۳۷۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ؛ قَالَ: رَآنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَأَنَا أَدْعُو، وَأُشِيرُ بِأُصْبُعَيْنِ. أُصْبُعٍ مِنْ كُلِّ يَدٍ. فَنَهَانِي.

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمر نے دعا کرتے دیکھا جبکہ میں دو انگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا یعنی ہر ہاتھ کی ایک انگلی سے تو انہوں نے مجھے منع کیا۔

۳۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، كَانَ يَقُولُ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُرْفَعُ بِدُعَاءِ وَلَدِهِ مِنْ بَعْدِهِ. وَقَالَ بِيَدَيْهِ نَحْوَ السَّمَاءِ فَرَفَعَهُمَا.

سعید بن مسیب فرمایا کرتے کہ مرنے کے بعد آدمی کا درجہ اس کی اولاد کی دعا سے بلند کر دیا جاتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر آسمان کی جانب اشارہ کیا۔

۳۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا﴾ فِي الدُّعَاءِ.

عروہ بن زبیر فرمایا کرتے کہ آیت: "اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو" (۱۷: ۱۱۰) یہ دعا کے بارے میں ہے۔

قَالَ يَحْيَى: وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِالدُّعَاءِ فِيهَا.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے فرض نمازوں میں دعا مانگنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ ان کے اندر دعا مانگنے میں کوئی حرج

۴۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو، فَيَقُولُ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَإِذَا أَرَدْتَ (أَرَدْتَ) فِي النَّاسِ فِتْنَةً، فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ، غَيْرَ مَفْتُونٍ".

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے: "اے اللہ! میں تجھ سے توفیق مانگتا ہوں کہ نیک کام کروں، برے کاموں سے دور رہوں اور غریبوں سے محبت رکھوں اور جب تو لوگوں کو کسی فتنہ میں مبتلا کرنا چاہے تو مجھے اس سے بچا کر اپنے پاس بلا لینا۔" ف

marfat.com
Marfat.com

۴۱۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَامِنْ دَاعٍ يَدْعُوْ اِلٰى هُدًى اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنِ اتَّبَعَهٗ. لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا. وَمَامِنْ دَاعٍ يَدْعُوْ اِلٰى ضَلَالَةٍ ، اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ اَوْزَارِهِمْ. لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا"

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو راہِ ہدایت کی جانب بلائے اُسے پیروی کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور اُن کے اجر میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور جو گمراہی کی جانب بلائے تو اُسے سب پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا اور اُن کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

۴۲۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُتَّقِيْنَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے دعا کی۔ "اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جو پرہیزگاروں کے پیشوا ہیں"۔

۴۳۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يَقُوْمُ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ ، فَيَقُوْلُ نَامَتِ الْعُيُوْنُ وَغَارَتِ النُّجُوْمُ ، وَاَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ابو درداء جب رات کو اُٹھ کھڑے ہوتے تو کہتے: "آنکھیں سو گئیں، ستارے غائب ہو گئے اور تو ہمیشہ زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے"۔

باب النَّهْیِ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ

نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے بعد پڑھنے کی ممانعت

۴۴۔ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ. فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا. ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا. فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا. فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا. فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا". وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْ تِلْكَ السَّاعَاتِ.

حضرت عبداللہ صنابحی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ سورج جب طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے۔ جب سورج بلند ہونے لگے تو اسے جدا کر لیتا ہے۔ جب سورج سر پر آجائے تو اُسے ملا دیتا ہے اور جب ڈھل جائے تو جدا کر لیتا ہے۔ جب غروب ہونے کے قریب ہو تو ملا دیتا ہے اور جب غروب ہو جائے تو ہٹا لیتا ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان تینوں وقتوں میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے

۴۵۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ اَبِيْهِ ؛ اَنَّهٗ قَالَ ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عُروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے:۔ جب سورج کا کنارا نظر آئے

ف: غریبوں اور مسکینوں سے محبت رکھنا کتنا مبارک فعل اور مقدس جذبہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اپنے پروردگار سے دعا کیا کرتے تھے کہ مجھے مسکینوں کی محبت عطا فرما۔ اس انسان دشمنی کے دور میں جسے قبر و حشر کی بے بسی اور بے چارگی کا احساس ہو اسے چاہیئے کہ بے چارہ اور بے بس لوگوں کے ساتھ اس دار العمل میں اچھا سلوک کرے تاکہ ان کا پروردگار قبر و حشر کی بے بسی اور بے چارگی کے وقت اس سے سلوک کرے اور غرباء پروری کے باعث لطف و کرم فرمائے کیونکہ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

marfat.com
Marfat.com

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الشَّمْسِ، فَاتَّهَدُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ. وَإِذَا غَابَ صَاحِبُ الشَّمْسِ، فَأَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ".

۴۶۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَامَ يُصَلِّي الْعَصْرَ. فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهِ، ذَكَرْنَا تَعْجِيْلَ الصَّلٰوةِ، أَوْ ذَكَرَهَا. فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِيْنَ، تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ. تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ. يَجْلِسُ أَحَدُهُمْ حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، أَوْ عَلٰى قَرْنِ الشَّيْطَانِ، قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا. لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا".

۴۷۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَتَحَرَّ أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا".

۴۸۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

۴۹۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ يَقُوْلُ: لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَطْلُعُ قَرْنَاهُ مَعَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَيَغْرُبَانِ مَعَ غُرُوْبِهَا.

وَكَانَ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلٰى تِلْكَ الصَّلٰوةِ.

۵۰۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ: أَنَّهُ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ الْمُنْكَدِرَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

کو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ پوری طرح نکل آئے اور جب سورج کا کنارا ڈوبنے لگے تو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ پوری طرح غائب ہو جائے۔

علاء بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ ہم نماز ظہر کے بعد حضرت انس بن مالک کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے نماز عصر پڑھی جب فارغ ہوئے تو ہم نے یا انہوں نے جلدی نماز پڑھنے کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ منافقوں کی نماز ہے، یہ منافقوں کی نماز ہے، یہ منافق کی نماز ہے۔ منافق بیٹھا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب سورج زرد ہو جائے اور وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان یا اس کے سینگ پر رہتا ہے، اس وقت کھڑا ہو کر چار ٹھونگے مار لیتا ہے نہیں کرتا اس میں اللہ کا ذکر مگر تھوڑا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی تم میں سے ارادہ کر کے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز نہ پڑھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور نماز فجر کے بعد نماز پڑھنے سے یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو جائے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فرمایا کرتے کہ تم میں سے کوئی ارادہ کر کے طلوع یا غروب آفتاب کے وقت نماز نہ پڑھے کیونکہ سورج کے طلوع ہوتے وقت شیطان بھی اپنے دو سینگوں کو نکالتا ہے اور وہ سورج کے ساتھ ہی غروب ہوتے ہیں۔

جو ایسے وقت نماز پڑھتا تو حضرت عمر اسے مارا کرتے

سائب بن یزید نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے عصر کے بعد نماز پڑھنے پر منکدر کو مارا۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

١٦- كِتَابُ الْجَنَائِزِ

کتاب الجنائز

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ

مردے کو غسل دینے کا بیان

١- حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسِّلَ فِيْ قَمِيْصٍ.

امام محمد بن علی بن حسین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو ایک قمیص میں غسل دیا گیا۔

٢- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ، فَقَالَ: "اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ. اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ. وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ. فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ" فَالَتْ: فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ. فَاَعْطَانَا حِقْوَهُ. فَقَالَ: "اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ" تَعْنِيْ بِحِقْوِهِ، اِزَارَهُ.

حضرت اُم عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی فوت ہوئی تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اُسے بیری کے پتوں والے پانی سے تین، پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو اور آخر میں کافور بھی شامل کر لینا یا کوئی کافوری چیز اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے بُلا لینا۔ جب ہم فارغ ہوگئے تو آپ کو بُلا لیا۔ پس آپ نے اپنی اِزار دیتے ہوئے فرمایا کہ اِسے اس میں لپیٹ دو۔

٣- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ؛ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ غَسَّلَتْ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ، حِيْنَ تُوُفِّيَ. ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَاَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ. فَقَالَتْ: اِنِّيْ صَائِمَةٌ. وَاِنَّ هٰذَا يَوْمٌ شَدِيْدُ الْبَرْدِ، فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ غُسْلٍ؟ فَقَالُوْا: لَا.

حضرت اسماء بنت عُمیس نے (اپنے شوہر) حضرت ابوبکر صدیق کو غسل دیا جب کہ ان کی وفات ہوئی۔ پھر وہ باہر نکلیں اور موجودہ مہاجرین سے پوچھا کہ میں روزے سے ہوں اور آج سخت سردی ہے تو کیا میرے لئے غسل کرنا ضروری ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ نہیں۔

٤- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّهُ سَمِعَ اَهْلَ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ: اِذَا مَاتَتِ الْمَرْاَةُ، وَلَيْسَ مَعَهَا نِسَاءٌ يُغَسِّلْنَهَا، وَلَا مِنْ ذَوِي الْمَحْرَمِ اَحَدٌ يَلِيْ ذٰلِكَ مِنْهَا، اِلَّا زَوْجٌ يَلِيْ ذٰلِكَ مِنْهَا، يُمِّمَتْ فَمُسِحَ بِوَجْهِهَا وَ

امام مالک نے اہل علم حضرات کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب عورت فوت ہو جائے اور اُس کے پاس غسل دینے والی عورتیں نہ ہوں، نہ کوئی عورت کا قریبی محرم ہو اور نہ خاوند کا تو اسے تیمم کروا دیا جائے یعنی اس کے چہرے اور ہتھیلیوں پر پاک مٹی مل دی

marfat.com

Marfat.com

كَفَّيْهَا مِنَ التَّعْوِيذِ.

قَالَ مَالِكٌ. وَإِذَا هَلَكَ الرَّجُلُ، وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ. إِلَّا النِّسَاءُ، يُمِّمْنَهُ أَيْضًا.

قَالَ مَالِكٌ. وَلَيْسَ لِغُسْلِ الْمَيِّتِ عِنْدَنَا شَيْءٌ مَوْصُوفٌ. وَلَيْسَ لِذَلِكَ صِفَةٌ مَعْلُومَةٌ. وَلَكِنْ يُغَسَّلُ فَيُطَهَّرُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَنِ الْمَيِّتِ

۵۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ.

۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: أَنَّهُ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ لِعَائِشَةَ، وَهُوَ مَرِيضٌ. فِي كَمْ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ، بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ. خُذُوا هَذَا الثَّوْبَ (لِثَوْبٍ عَلَيْهِ، قَدْ أَصَابَهُ مِشْقٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ) فَاغْسِلُوهُ. ثُمَّ كَفِّنُونِي فِيهِ. مَعَ ثَوْبَيْنِ آخَرَيْنِ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَمَا هَذَا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ. الْحَيُّ أَحْوَجُ إِلَى الْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ. وَإِنَّمَا هَذَا لِلْمُهْلَةِ.

۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ؛ أَنَّهُ قَالَ: الْمَيِّتُ يُقَمَّصُ، وَيُؤَزَّرُ، وَيُلَفُّ فِي الثَّوْبِ الثَّالِثِ. فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ كُفِّنَ فِيهِ.

جائے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جب آدمی فوت ہو جائے اور اس کے پاس عورتوں کے سوا کوئی نہ ہو تو اسے بھی اسی طرح تیمم کروا دیا جائے

امام مالک نے فرمایا کہ میت کے غسل کی ہمارے ہاں کوئی مقرر حد نہیں ہے اور نہ اس کی کوئی حد ہو سکتی ہے۔ ہاں پاک ہونے تک غسل دیا جائے گا۔

مُردے کے کفن کا بیان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین سفید اور سحولی کپڑوں کا کفن دیا گیا تھا جن میں قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

یحییٰ بن سعید کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ابوبکر صدیق نے بیماری کی حالت میں حضرت عائشہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفنایا گیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ تین کپڑوں میں جو سفید اور سحولی تھے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ یہ کپڑا لے لو (جو ان کے جسم پر تھا اور اس پر گیرو یا زعفران لگا ہوا تھا) اور اسے دھو لو، پھر اس کا مجھے کفن دینا نیز دو کپڑے اور ملا لینا۔ حضرت عائشہ نے کہا، یہ کیا؟ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ زندوں کو مردوں کی نسبت نئے کپڑوں کی زیادہ ضرورت ہے اور یہ تو پیپ خون کے لیے ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میت کو قمیص پہنا کر، ازار سے ڈھک کر تیسرے کپڑے میں لپیٹ دیا جائے اگر صرف ایک ہی کپڑا میسر آئے تو اسی کو کفن بنا کر پہنا دیا جائے۔

marfat.com

Marfat.com

بَابُ الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ، وَالْخُلَفَاءُ هَلُمَّ جَرًّا. وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ.

۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقْدُمُ النَّاسَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ فِي جَنَازَةِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ.

۱۰۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ مَا رَأَيْتُ أَبِي قَطُّ فِي جَنَازَةٍ، إِلَّا أَمَامَهَا. قَالَ: ثُمَّ يَأْتِي الْبَقِيعَ فَيَجْلِسُ، حَتَّى يَمُرُّوا عَلَيْهِ.

۱۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ الْمَشْيُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ مِنْ خَطَإِ السُّنَّةِ.

بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ تُتْبَعَ الْجَنَازَةُ بِنَارٍ

۱۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ؛ أَنَّهَا قَالَتْ لِأَهْلِهَا: أَجْمِرُوا ثِيَابِي إِذَا مِتُّ. ثُمَّ حَنِّطُونِي. وَلَا تَذَرُّوا عَلَى كَفَنِي حَنُوطًا. وَلَا تَتْبَعُونِي بِنَارٍ.

۱۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُتْبَعَ، بَعْدَ مَوْتِهِ، بِنَارٍ.

قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَكْرَهُ ذٰلِكَ.

جنازے کے آگے چلنے کا بیان

ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر جنازے کے آگے چلا کرتے۔ دیگر خلفاء بھی ایسا ہی کرتے آئے اور حضرت عبداللہ بن عمر بھی۔

ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر کو حضرت زینب بنتِ جحش کے جنازے کے آگے آگے چلتے دیکھا (رضی اللہ تعالےٰ عنہم)

ہشام بن عروہ نے فرمایا کہ میں نے ہرگز نہیں دیکھا اپنے والدِ محترم کو مگر جنازے کے آگے چلتے ہوئے۔

فرمایا کہ پھر بقیع میں جا کر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ جنازہ آگے گزر جاتا۔

ابن شہاب نے فرمایا کہ جنازے کے پیچھے چلنا سنت کی خلاف ورزی ہے۔ ف

جنازے کے پیچھے آگ لے جانے کی ممانعت

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے گھر والوں سے فرمایا:۔ جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے کپڑوں کو دھونی دینا پھر مجھے خوشبو لگانا لیکن میرے کفن پر خوشبو نہ چھڑکنا اور میرے جنازے کے پیچھے آگ لے کر نہ جانا۔

سعید بن ابو سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے منع فرمادیا تھا کہ ان کے جنازے کے پیچھے کوئی آگ لے کر جائے۔

یحییٰ نے امام مالک سے سنا کہ وہ اسے مکروہ جانتے تھے

حاشیہ صفحہ گزشتہ

ف۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جنازے کے آگے چلنا اچھا اور اس کے پیچھے چلنے میں فضیلت ہے۔ مختلف احادیث مطہرہ کا نچوڑ یہی ہے (موطا امام محمد)۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَائِزِ

۱۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ لِلنَّاسِ، فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ. وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

۱۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ مِسْكِينَةً مَرِضَتْ، فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَسَاكِينَ وَيَسْأَلُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "إِذَا مَاتَتْ فَآذِنُونِي بِهَا" فَخَرَجَ بِجَنَازَتِهَا لَيْلًا، فَكَرِهُوا أَنْ يُوقِظُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخْبِرَ بِالَّذِي كَانَ مِنْ شَأْنِهَا. فَقَالَ، "أَلَمْ آمُرْكُمْ أَنْ تُؤْذِنُونِي بِهَا"؟ فَقَالُوا، يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرِهْنَا أَنْ نُخْرِجَكَ لَيْلًا. وَنُوقِظَكَ. فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَتَّى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلَى قَبْرِهَا. وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

۱۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الرَّجُلِ يُدْرِكُ بَعْضَ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ، وَيَفُوتُهُ بَعْضُهُ؛ فَقَالَ: يَقْضِي مَا فَاتَهُ مِنْ ذَلِكَ.

نمازِ جنازہ کی تکبیریں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز نجاشی کا انتقال ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو اسی روز بتا دیا تھا اور لوگوں کے ساتھ نمازِ جنازہ کے لیے نکلے تو انہوں نے صفیں بنا لیں اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

اُمامہ بن سہل بن حُنیف کا بیان ہے کہ ایک غریب عورت بیمار پڑ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی بیماری کے بارے میں بتایا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ مسکینوں کی عیادت کرتے اور ان کا حال دریافت فرمایا کرتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب یہ فوت ہو جائے تو مجھے بتا دینا۔ پس لوگ رات کے وقت اس کے جنازے کو لے کر نکلے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جگانا ناپسند کیا۔ صبح کے وقت جب اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ مجھے بتا دینا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم نے رات کے وقت آپ کو باہر نکالنا اور جگانا ناپسند کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکلے، یہاں تک کہ لوگوں نے اس کی قبر کے پاس صفیں بنا لیں اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

امام مالک نے ابن شہاب سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کو نمازِ جنازہ کی بعض تکبیریں ملیں اور بعض نہ ملیں؟ فرمایا کہ جو رہ گئیں ان کی قضا کرے۔

بَابُ مَا يَقُولُ الْمُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ، كَيْفَ تُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، أَنَا لَعَمْرُ اللَّهِ، أُخْبِرُكَ أَتْبَعُهَا مِنْ أَهْلِهَا فَإِذَا وُضِعَتْ كَبَّرْتُ.

میّت کے لیے دعا کرنا

حضرت ابوسعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ نمازِ جنازہ کس طرح پڑھتے ہیں؟ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہیں بتاتا ہوں۔ میں اس کے گھر سے جنازے کے ساتھ جاتا ہوں۔ جب اسے رکھا جاتا ہے تو تکبیر کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی حمد

marfat.com
Marfat.com

وَحَمِدْتُ اللّٰهَ. وَصَلَّيْتُ عَلٰى نَبِيِّهٖ. ثُمَّ اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ اَمَتِكَ. كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ. وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ. وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ. اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهٖ. اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ. وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ.

بجالاتا ہوں اور اس کے نبی پر درود بھیجتا ہوں۔ پھر یوں دعا کرتا ہوں: اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے نیز تیرے بندے اور تیری بندی کا بیٹا ہے یہ گواہی دیتا ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر تو اور محمد مصطفیٰ تیرے بندے اور رسول ہیں اور تو اس کے متعلق سب کچھ جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ نیک ہے تو اس کی نیکیوں کو بڑھا۔ اور اگر یہ برا ہے تو اس کی برائیوں سے درگزر فرما۔ اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کرنا اور اس کے

۱۸۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ؛ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: صَلَّيْتُ وَرَآءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ. فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

سعید بن مسیّب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے ایک بچے کی نمازِ جنازہ پڑھی جس نے قطعاً کوئی گناہ نہیں کیا تھا۔ میں نے انہیں یوں کہتے سنا: اے اللہ! اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھنا۔

۱۹۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْرَاُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نمازِ جنازہ میں قرأت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ بَعْدَ الصُّبْحِ اِلَى الْاِسْفَارِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ اِلَى الْاِصْفِرَارِ

نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے بعد نمازِ جنازہ پڑھنا

۲۰۔ وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ حَرْمَلَةَ، مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ؛ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ تُوُفِّيَتْ، وَطَارِقٌ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ. فَاُتِيَ بِجَنَازَتِهَا بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ. فَوُضِعَتْ بِالْبَقِيْعِ قَالَ: وَكَانَ طَارِقٌ يُغَلِّسُ بِالصُّبْحِ.

محمد بن ابوحرملہ سے روایت ہے کہ جب زینب بنت ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو مدینہ منورہ کے حاکم طارق تھے۔ پس نماز فجر کے بعد جنازہ لایا گیا اور بقیع میں رکھا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ طارق صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھا کرتے تھے۔

قَالَ ابْنُ اَبِيْ حَرْمَلَةَ: فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ لِاَهْلِهَا: اِمَّا اَنْ تُصَلُّوْا عَلٰى جَنَازَتِكُمُ الْاٰنَ، وَاِمَّا اَنْ تَتْرُكُوْهَا حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ.

ابن ابوحرملہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے گھر والوں سے کہتے ہوئے سنا کہ چاہے تم اپنے جنازے پر ابھی نماز پڑھ لو اور چاہے رہنے دو یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے

۲۱۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: يُصَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ، اِذَا صُلِّيَتَا لِوَقْتِهِمَا.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نمازِ عصر اور نمازِ فجر کے بعد جنازے کی نماز پڑھ سکتے ہو جبکہ یہ دونوں نمازیں اپنے وقت پر پڑھی ہوں۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسْجِدِ

۲۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَمَرَتْ أَنْ يُمَرَّ عَلَيْهَا بِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْمَسْجِدِ، حِيْنَ مَاتَ، لِتَدْعُوَ لَهُ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ النَّاسُ عَلَيْهَا. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا أَسْرَعَ النَّاسَ! مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

۲۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ قَالَ: صُلِّيَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي الْمَسْجِدِ.

نماز جنازہ مسجد میں پڑھنا

ابوالنضر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص کا انتقال ہو جائے تو ان کے جنازے کو مسجد میں ان کے پاس سے گزارا جائے تاکہ یہ ان کے لیے دعا کریں۔ لوگوں نے اس فعل کے جواز میں کلام کیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا۔ لوگ کتنی جلدی بھول جاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی تھی مگر مسجد میں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر کی نماز جنازہ مسجد میں میں پڑھائی گئی۔

بَابُ جَامِعِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

۲۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ كَانُوا يُصَلُّوْنَ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمَدِيْنَةِ. الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ. فَيَجْعَلُوْنَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ. وَالنِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

۲۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ إِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَائِزِ يُسْلِمُ، حَتّٰى يُسْمِعَ مَنْ يَلِيْهِ.

۲۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ عَلَى الْجَنَازَةِ إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ.

قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ: لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلّٰى عَلٰى وَلَدِ الزِّنَا وَأُمِّهِ.

نماز جنازہ کے متعلقات

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عثمان، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت ابوہریرہ مردوں اور عورتوں کی مدینہ منورہ میں نماز جنازہ پڑھایا کرتے۔ مردوں کو امام کے قریب رکھتے اور عورتوں کو قبلہ کے نزدیک رکھا جاتا تھا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب جنازے کی نماز پڑھاتے تو اتنی آواز سے سلام پھیرتے کہ نزدیک والے سن لیتے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جنازے کی نماز نہ پڑھے مگر جو باوضو ہو۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے اہل علم میں سے کوئی ایسا نہ دیکھا جو ولد الزنا یا اس کی والدہ پر نماز جنازہ پڑھنے سے انکار

marfat.com
Marfat.com

بَابُ مَاجَآءَ فِي دَفْنِ الْمَيِّتِ

۲۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَدُفِنَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ. وَصَلَّى النَّاسُ عَلَيْهِ اَفْذَاذًا. لَا يَؤُمُّهُمْ اَحَدٌ. فَقَالَ نَاسٌ: يُدْفَنُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ. وَقَالَ آخَرُوْنَ يُدْفَنُ بِالْبَقِيْعِ. فَجَآءَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَا دُفِنَ نَبِيٌّ قَطُّ اِلَّا فِيْ مَكَانِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ" فَحُفِرَ لَهٗ فِيْهِ. فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ غُسْلِهٖ، اَرَادُوْا اَنْ يَنْزِعُوْا قَمِيْصَهٗ. فَسَمِعُوْا صَوْتًا يَقُوْلُ: لَا تَنْزِعُوا الْقَمِيْصَ. فَلَمْ يُنْزَعِ الْقَمِيْصُ، وَغُسِّلَ، وَهُوَ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۸۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّهٗ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلَانِ. اَحَدُهُمَا يَلْحَدُ، وَالْاٰخَرُ لَا يَلْحَدُ. فَقَالُوْا: اَيُّهُمَا جَآءَ اَوَّلُ، عَمِلَ عَمَلَهٗ. فَجَآءَ الَّذِيْ يَلْحَدُ، فَلُحِدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۹۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَتْ تَقُوْلُ: مَا صُدِّقْتُ بِمَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَمِعْتُ وَقْعَ الْكَرَازِيْنِ.

۳۰۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ؛ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: رَاَيْتُ ثَلَاثَةَ اَقْمَارٍ سَقَطْنَ فِيْ حُجْرَتِيْ (حَجْرَتِيْ) فَقَصَصْتُ رُؤْيَايَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ.
قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَ فِيْ بَيْتِهَا. قَالَ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا اَحَدُ اَقْمَارِكِ، وَهُوَ خَيْرُهَا.

مُردے کو دفن کرنے کا بیان

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیر کے روز وفات پائی اور منگل کے روز دفن کیے گئے۔ لوگوں نے خود آپ پر نماز پڑھی اور اُن کا امام کوئی نہ تھا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ آپ کو منبر کے پاس دفن کیا جائے اور دوسرے حضرات نے کہا کہ بقیع میں۔ جب حضرت ابوبکر صدیق آئے تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی جس جگہ فوت ہوتا ہے اُسی جگہ دفن کیا جاتا ہے پس اُسی جگہ آپ کی قبر کھودی گئی۔ جب غسل دینے لگے تو لوگوں نے ارادہ کیا کہ آپ کا کُرتہ اُتار دیں۔ پس انہوں نے آواز سُنی کہ ان کا کُرتہ نہ اُتارو۔ لہٰذا انہوں نے کُرتہ نہ اتارا اور غسل دیتے وقت وہ آپ کے جسم اطہر پر تھا۔

عُروہ بن زُبیر سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں دو گورکن تھے ایک بغلی قبر کھودتا تھا اور دوسرا بغلی نہیں بناتا تھا لوگوں نے کہا کہ دونوں میں سے جو پہلے آگیا اسی طرح کی بنوالیں گے۔ پس بغلی قبر کھودنے والا پہلے آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بغلی قبر کھودی گئی۔

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کا یقین ہی نہیں آتا تھا یہاں تک کہ میں نے کُرسی چلنے کی آوازیں سنیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ تین چاند میرے حجرے میں آگرے ہیں تو حضرت ابوبکر صدیق سے اپنے خواب کا ذکر کیا۔

ان کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور ان کے حجرے میں دفن ہوئے تو حضرت ابوبکر نے اُن سے کہا کہ تمہارے چاندوں میں سے ایک تو یہ ہیں اور یہ ان میں بہترین ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

۳۱۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِمَّنْ يَثِقُ بِهٖ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ، وَسَعِيْدَ ابْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، تُوُفِّيَا بِالْعَقِيْقِ. وَحُمِلَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ. وَدُفِنَا بِهَا.

۳۲۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ اُدْفَنَ بِالْبَقِيْعِ. لَاَنْ اُدْفَنَ بِغَيْرِهٖ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُدْفَنَ بِهٖ. اِنَّمَا هُوَ اَحَدُ رَجُلَيْنِ: اِمَّا ظَالِمٌ فَلَا اُحِبُّ اَنْ اُدْفَنَ مَعَهٗ وَاِمَّا صَالِحٌ، فَلَا اُحِبُّ اَنْ تُنْبَشَ لِیْ عِظَامُهٗ.

سعد بن ابی وقاص اور حضرت سعید بن زید کا وصال عقیق میں ہوا اور انہیں اٹھا کر مدینہ منورہ لایا گیا اور یہیں دفن کئے گئے۔

عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ مجھے بقیع میں دفن ہونا پسند نہیں ہے اور بقیع میں دفن ہونے سے کسی دوسری جگہ دفن ہونا مجھے زیادہ پسند ہے کیونکہ وہ دونوں میں سے ایک قسم کا آدمی ہوگا، اگر ظالم کی جگہ مجھے دفن کیا تو مجھے اس کے ساتھ دفن ہونا پسند نہیں اور اگر نیک کی وہ جگہ ہے تو میں پسند نہیں کرتا کہ میری خاطر اس کی ہڈیوں کو کھودا جائے۔

باب ۱۱ الْوُقُوْفُ لِلْجَنَائِزِ وَالْجُلُوْسُ عَلَى الْمَقَابِرِ

جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہونا اور قبروں پر بیٹھنا

۳۳۔ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ فِی الْجَنَائِزِ. ثُمَّ جَلَسَ، بَعْدُ.

مسعود بن حکم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے اور گزر جانے کے بعد بیٹھ جاتے

۳۴۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ: اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ كَانَ يَتَوَسَّدُ الْقُبُوْرَ، وَيَضْطَجِعُ عَلَيْهَا.

قَالَ مَالِكٌ، وَاِنَّمَا نُهِیَ عَنِ الْقُعُوْدِ عَلَى الْقُبُوْرِ، فِيْمَا نُرٰى، لِلْمَذَاهِبِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ قبر سے ٹیک لگا لیتے اور اس پر لیٹ جاتے تھے۔ امام مالک نے فرمایا کہ پیشاب اور قضائے حاجت کے لیے قبروں پر بیٹھنا منع ہے۔

۳۵۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ: اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ: كُنَّا نَشْهَدُ الْجَنَائِزَ، فَمَا يَجْلِسُ اٰخِرُ النَّاسِ حَتّٰى يُؤْذَنُوْا.

ابوبکر بن عثمان نے حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم جنازوں میں شامل ہوتے تو آخری شخص بھی اجازت کے بغیر بیٹھا نہیں کرتا تھا۔

باب ۱۲ النَّهْیُ عَنِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر رونے کی ممانعت

۳۶۔ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ، عَنْ عَتِيْكِ بْنِ

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

الْحَارِثِ، وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَابِرٍ، أَبُو أُمِّهِ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِيكٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَعُودُ عَبْدَ اللهِ بْنَ ثَابِتٍ، فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ. فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ. فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: "غُلِبْنَا عَلَيْكَ، يَا أَبَا الرَّبِيعِ" فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ. فَجَعَلَ جَابِرٌ يُسَكِّتُهُنَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعْهُنَّ. فَإِذَا وَجَبَ، فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ. وَمَا الْوُجُوبُ؟ قَالَ: "إِذَا مَاتَ" فَقَالَتِ ابْنَتُهُ: وَاللهِ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا، فَإِنَّكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَازَكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللهَ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ. وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ؟" قَالُوا: الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الشُّهَدَاءُ سَبْعَةٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ: الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ، وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ، وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَالْحَرِقُ شَهِيدٌ، وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ، شَهِيدٌ".

۳۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ؛ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تَقُولُ (وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ). فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَغْفِرُ اللهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ. أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ. وَلَكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ. إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيَّةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا أَهْلُهَا. فَقَالَ: "إِنَّكُمْ لَتَبْكُونَ عَلَيْهَا، وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا"

حضرت عبداللہ بن ثابت کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو انہیں بیہوش پایا۔ آپ نے آواز دی تو انہوں نے جواب نہ دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا اور فرمایا اے ابوالربیع! تمہارے معاملے میں ہم مغلوب ہوئے۔ پس عورتیں رونے دھونے لگیں تو حضرت جابر انہیں خاموش کرانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں جانے دو لیکن جب واجب ہو جائے تو اس وقت کوئی رونے والی نہ روئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا واجب ہو جائے؟ فرمایا کہ جب مر جائے۔ اس کی بیٹی کہنے لگی کہ خدا کی قسم ہم تو آپ کی شہادت کے آرزومند تھے کیونکہ آپ نے جہاد کا سامان تیار کر لیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کی نیت کے مطابق اجر عطا فرمائیگا تم شہادت کس چیز کو شمار کرتی ہو؟ عرض گزار ہوئیں کہ اللہ کی راہ میں لڑ مرنے کو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے کے سوا بھی سات قسم کے شہید ہیں۔ طاعون کی بیماری سے مرنیوالا شہید ہے، غرق ہونے والا شہید ہے، نمونیہ والا شہید ہے، پیٹ کی بیماری سے مرنیوالا شہید ہے، جل کر مرنیوالا شہید ہے، دیوار کے نیچے دب کر مرنیوالا شہید ہے اور زچگی میں مرنیوالی عورت شہید ہے۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا: جب اُن کے سامنے ذکر ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ زندوں کے رونے سے مُردے کو عذاب دیا جاتا ہے تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن کو معاف فرمائے کیونکہ انہوں نے جھوٹ تو نہیں کہا لیکن وہ بھول گئے یا اُن سے سمجھنے میں غلطی ہوئی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے اور اس کے گھر والے اُس پر رو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اُس پر رو رہے ہو اور اُسے قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ ۱۳ الْحِسْبَةِ فِي الْمُصِيْبَةِ

۳۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَمُوْتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، فَتَمَسَّهُ النَّارُ، إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ".

۳۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ السُّلَمِيِّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَمُوْتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَحْتَسِبُهُمْ، إِلَّا كَانُوْا لَهُ جُنَّةً مِنَ النَّارِ" فَقَالَتِ امْرَأَةٌ، عِنْدَهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. أَوِ اثْنَانِ؟ قَالَ "أَوِ اثْنَانِ".

۴۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصَابُ فِي وَلَدِهِ وَحَامَّتِهِ، حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَلَيْسَتْ لَهُ خَطِيْئَةٌ".

بَابُ ۱۴ جَامِعُ الْحِسْبَةِ فِي الْمُصِيْبَةِ

۴۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لِيُعَزِّ الْمُسْلِمِيْنَ فِي مَصَائِبِهِمُ الْمُصِيْبَةُ بِيْ".

۴۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ أَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ فَقَالَ، كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي

مصیبت کے وقت صبر کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اُسے آگ نہیں چھوتی مگر قسم پوری کرنے کے لیے۔

حضرت ابو النضر سلمی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اُن پر صبر کرے تو وہ اُس کے لیے جہنم سے ڈھال بن جائیں گے۔ ایک عورت بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اگر وہ دو ہوں؟ فرمایا کہ دو بھی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو ہمیشہ اُس کی اولاد اور اعزہ کی مصیبتوں کی وجہ سے تکلیف پہنچتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اِس حال میں ملاقات کرتا ہے کہ اُس کے سر کوئی گناہ نہیں رہ جاتا۔

بوقتِ مصیبت صبر کرنے کے متعلق روایات

عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابوبکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مصیبتوں کو یاد کر کے مسلمانوں کی تمام مصیبتیں دُور ہو جاتی ہیں۔

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ حکم خداوندی کے مطابق کہے:۔ "بیشک ہم اللہ کا مال ہیں اور بے شک ہم اُسی کی طرف

marfat.com
Marfat.com

فِي مُصِيبَتِي، وَأَعْقِبْنِي خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا فَعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ بِهِ" قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ، قُلْتُ ذَلِكَ ثُمَّ قُلْتُ، وَمَنْ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ؟ فَأَعْقَبَهَا اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَوَّجَهَا.

۴۳- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّهُ قَالَ: هَلَكَتِ امْرَأَةٌ لِي فَأَتَانِي مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ، يُعَزِّينِي بِهَا فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ فَقِيهٌ عَالِمٌ عَابِدٌ مُجْتَهِدٌ وَكَانَتْ لَهُ امْرَأَةٌ. وَكَانَ بِهَا مُعْجَبًا وَلَهَا مُحِبًّا فَمَاتَتْ فَوَجَدَ عَلَيْهَا وَجْدًا شَدِيدًا. وَلَقِيَ عَلَيْهَا أَسَفًا، حَتَّى خَلَا فِي بَيْتٍ، وَغَلَّقَ عَلَى نَفْسِهِ، وَاحْتَجَبَ مِنَ النَّاسِ. فَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْهِ أَحَدٌ، وَإِنَّ امْرَأَةً سَمِعَتْ بِهِ، فَجَاءَتْهُ. فَقَالَتْ: إِنَّ لِي إِلَيْهِ حَاجَةً أَسْتَفْتِيهِ فِيهَا. لَيْسَ يُجْزِينِي فِيهَا إِلَّا مُشَافَهَتُهُ. فَذَهَبَ النَّاسُ، وَلَزِمَتْ بَابَهُ. وَقَالَتْ: مَالِي مِنْهُ بُدٌّ. فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: إِنَّ هَهُنَا امْرَأَةً أَرَادَتْ أَنْ تَسْتَفْتِيَكَ. وَقَالَتْ: إِنْ أَرَدْتُ إِلَّا مُشَافَهَتَهُ. وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ وَهِيَ لَا تُفَارِقُ الْبَابَ. فَقَالَ: ائْذَنُوا لَهَا. فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ. فَقَالَتْ: إِنِّي جِئْتُكَ أَسْتَفْتِيكَ فِي أَمْرٍ. قَالَ، وَمَا هُوَ؟ قَالَتْ: إِنِّي اسْتَعَرْتُ مِنْ جَارَةٍ لِي حُلِيًّا. فَكُنْتُ أَلْبَسُهُ وَأُعِيرُهُ زَمَانًا. ثُمَّ إِنَّهُمْ أَرْسَلُوا إِلَيَّ فِيهِ، أَفَأُؤَدِّيهِ إِلَيْهِمْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَاللَّهِ فَقَالَتْ: إِنَّهُ قَدْ مَكَثَ عِنْدِي زَمَانًا. فَقَالَ: ذَلِكَ أَحَقُّ لِرَدِّكِ إِيَّاهُ إِلَيْهِمْ، حِينَ أَعَارُوكِيهِ زَمَانًا. فَقَالَتْ: أَيْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ. أَفَتَأْسَفُ عَلَى مَا أَعَارَكَ اللَّهُ، ثُمَّ أَخَذَهُ مِنْكَ وَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْكَ؟ فَأَبْصَرَ مَا كَانَ فِيهِ، وَنَفَعَهُ اللَّهُ بِقَوْلِهَا.

لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت کا اجر عطا فرما اور اس کے عوض مجھے بہتر چیز عطا فرما"، تو اللہ تعالیٰ ایسا ہی کر دیگا حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ جب حضرت ابو سلمہ فوت ہوئے تو میں نے یہی دعا کی، پھر اپنے دل میں کہا کہ ابو سلمہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟ لیکن اُنکے بعد مجھے اللہ نے رسول اللہ کی زوجیت سے مشرف فرما دیا۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ اُن کی زوجہ محترمہ فوت ہوگئیں تو محمد بن کعب قرظی تعزیت کے لیے پاس آئے اور کہا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو فقیہ، عالم، عابد اور مجتہد تھا اُسکی ایک بیوی تھی جس کے ساتھ اُسے غایت درجہ محبت تھی۔ وہ فوت ہوگئی تو اُس آدمی کو بڑا دھکا لگا اور شدت ملال کے باعث وہ گھر میں بیٹھ رہا۔ دروازہ بند کر لیا اور لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا۔ اب اس کے پاس کوئی آنہیں سکتا تھا۔ ایک عورت نے جب یہ بات سنی تو اُسکے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھے اِن سے ایک حاجت ہے جس کے سلسلے میں اِن سے میں نے فتویٰ لینا ہے۔ بالمشافہ پوچھے بغیر بات بن نہیں پڑیگی لوگ تو چلے گئے لیکن وہ عورت دروازے پر جام ہوگئی اور کہا کہ مجھے اس کے سوا چارہ کار نہیں۔ کسی نے اُس عالم سے کہا کہ یہاں ایک عورت ہے، جو آپ سے کوئی فتویٰ لینا چاہتی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ میں بالمشافہ پوچھوں گی اور لوگ جا چکے ہیں لیکن وہ دروازہ سے ذرا نہیں ہٹتی۔ کہا کہ اُسے اندر آنے دو۔ پس وہ اندر گئی اور اُس نے کہا کہ میں آپکی خدمت میں ایک مسئلہ دریافت کرنے کی غرض سے حاضر ہوئی ہوں۔ کہا وہ ہے کیا؟ عورت نے کہا کہ میں نے اپنی ہمسائی سے کچھ زیور ادھار لیے تھے میں اُنہیں پہنتی رہی اور مدتوں اُدھار دیتی رہی۔ اب اُس گھر والوں نے مجھے پیغام بھیجا ہے کہ زیور انہیں لوٹا دوں۔ تو کیا میں اُنکی طرف لوٹا دوں؟ کہا خدا کی قسم ضرور۔ عورت نے کہا کہ میرے پاس تو اُس زیور کو مدت گزر گئی، پھر واپسی کیسی؟ کہا کہ اس صورت میں تو واپس لوٹانیکا اور زیادہ حق ہوگیا کہ اتنی مدت اُدھار دئے رکھے۔ عورت گویا ہوئی کہ حضور والا! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، کیا آپ اس چیز پر افسوس کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپکو اُدھار دی، پھر واپس لے لی، کیا وہ اُسکا آپ سے زیادہ حقدار نہیں اس بات نے اس عالم کی آنکھیں کھول دیں اور اسکی بات سے اللہ تعالیٰ نے اُسے فائدہ پہنچایا۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِخْتِفَاءِ

۴۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُولُ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخْتَفِيَ وَالْمُخْتَفِيَةَ. يَعْنِي نَبَّاشَ الْقُبُورِ.

۴۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ: كَسْرُ عَظْمِ الْمُسْلِمِ مَيْتًا كَكَسْرِهِ وَهُوَ حَيٌّ. تَعْنِي، فِي الْإِثْمِ.

کفن چور کے بارے میں روایات

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے کفن چرانے والے مرد اور کفن چرانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرمایا کرتیں کسی مسلمان مُردے کی ہڈی کو توڑنے کا اُتنا ہی گناہ ہے جتنا اس کی زندگی میں توڑنے کا۔

بَابُ جَامِعِ الْجَنَائِزِ

۴۶۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ. أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ، وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِهَا، وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ، يَقُولُ: "اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى"

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُوتُ حَتَّى يُخَيَّرَ" قَالَتْ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ "اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى" فَعَرَفْتُ أَنَّهُ ذَاهِبٌ.

۴۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ، عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ. إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ.

جنائز کے دیگر متعلقات

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے آپ کے وصال سے پہلے سُنا جب کہ آپ نے ان کے سینے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی اور یہ سراپا گوش ہو کر آپ کی جانب متوجہ تھیں تو آپ کہہ رہے تھے:۔ اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیقِ اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کسی نبی کی وفات کا وقت آیا تو انہیں اختیار دیا گیا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب میں نے آپکو اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى کہتے ہوئے سُنا تو میں جان گئی کہ آپ جانے والے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو صبح و شام اُسے اُس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ اہل جنت سے ہے تو جنتی ٹھکانا اور اگر اہل جہنم سے ہے تو جہنمی ٹھکانا۔ اُس سے کہا جاتا ہے

marfat.com
Marfat.com

يُقَالُ لَهُ : هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ".

کہ تیرا ٹھکانا یہ ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے قیامت میں اُٹھائے۔

۴۸ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "كُلُّ بَنِي آدَمَ تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ، إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ. مِنْهُ خُلِقَ، وَفِيهِ يُرَكَّبُ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - آدمی کے سارے جسم کو زمین کھا جاتی ہے ماسوائے ریڑھ کی ہڈی کے اسی سے اُسے پیدا کیا گیا اور اسی پر اُسے دوبارہ بنا دیا جائے گا

۴۹ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ، كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ يَعْلَقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ، حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ يَبْعَثُهُ".

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی روح ایک پرندے کی شکل میں جنت کے ایک درخت سے جا لٹکتی ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُسے اس کے جسم کی طرف اُس روز لوٹائے گا جس روز اٹھایا جائے گا۔

۵۰ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَالَ اللّٰهُ، تَبَارَكَ وَتَعَالَى: إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي، أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ. وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي، كَرِهْتُ لِقَاءَهُ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے تو میں بھی اُس سے ملنا پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اُس سے ملنا ناپسند کرتا ہوں۔

۵۱ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ، لِأَهْلِهِ: إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ. ثُمَّ اذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ، وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ. فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ. فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ بِهِ. فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ، وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ. ثُمَّ قَالَ: لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ، يَا رَبِّ، وَأَنْتَ أَعْلَمُ. قَالَ: فَغَفَرَ لَهُ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: - ایک آدمی نے زندگی بھر کوئی نیکی نہیں کی تھی مرتے وقت اُس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے جلا دینا۔ پھر میری نصف راکھ خشکی میں اور نصف دریا میں ڈال دینا کیونکہ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قابو پایا تو اتنا عذاب دے گا کہ پوری دنیا میں اتنا عذاب کسی کو نہ دیگا۔ جب وہ مر گیا تو گھر والوں نے اس کے حکم کی تعمیل کی پس اللہ تعالیٰ نے خشکی کو حکم دیا تو اُس نے جتنے ذرات اکٹھے کر دئے اور دریا کو حکم دیا تو اس نے بھی جمع کر دئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُس آدمی سے فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اُس نے کہا: - اے رب! تو جانتا ہے کہ صرف تیرے ڈر سے فرمایا کہ پھر اُسے بخش دیا گیا۔

۵۲ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: - ہر پیدا ہونیوالا فطرتِ اسلام پر

marfat.com
Marfat.com

سَلَّمَ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُلُّ مَوْلُودٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ. فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ. كَمَا تُنَاتَجُ الْإِبِلُ مِنْ بَهِيمَةٍ جَمْعَاءَ. هَلْ تُحِسُّ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ: "اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ".

۵۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ".

۵۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ: أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ، فَقَالَ: "مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ". قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ "الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا، إِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ. وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ، وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ".

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ: أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ، وَهُوَ بِجَانِبِهِ: "ذَهَبْتَ وَلَمْ تَلْبَسْ مِنْهَا بِشَيْءٍ".

۵۵۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ: أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَلَبِسَ ثِيَابَهُ، ثُمَّ خَرَجَ. قَالَتْ: فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي بَرِيرَةَ تَتْبَعُهُ. فَتَبِعَتْهُ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ، فَوَقَفَ فِي أَدْنَاهُ، مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقِفَ. ثُمَّ انْصَرَفَ. فَسَبَقَتْهُ بَرِيرَةُ فَأَخْبَرَتْنِي. فَلَمْ أَذْكُرْ لَهُ شَيْئًا حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: "إِنِّي

پیدا ہوتا ہے پھر والدین اسے یہودی یا نصرانی بنا لیتے ہیں جیسے کہ اونٹ کا بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے، کیا تم نے ان میں کوئی کٹا دیکھا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! چھوٹے بچے جو مر جائیں ان کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کرنے والے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی کسی کی قبر کے پاس گزرے گا تو کہے گا: کاش! اس کی جگہ میں ہوتا۔

حضرت ابو قتادہ بن ربعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے فرمایا: مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ مُسْتَرِيحٌ اور مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ کیا ہے؟ فرمایا کہ مُسْتَرِيحٌ تو یہ ہے کہ مومن بندہ دنیا کی تکالیف اور اذیتوں سے نجات پا کر خدا کی رحمت سے لطف اندوز ہوتا ہے اور مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ یہ کہ بدکار، بندے سے لوگ، شہر، درخت اور مویشی تک نجات پا جاتے ہیں۔

ابو النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ حضرت عثمان بن مظعون فوت ہوئے اور ان کا جنازہ آپ کے سامنے سے گزرا: "تم چل دئے اور دنیا سے کچھ بھی نہیں لیا"۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، کپڑے پہنے اور باہر نکل گئے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی لونڈی بریرہ سے کہا کہ آپ کے پیچھے جائے تو وہ پیچھے گئی۔ یہاں تک کہ آپ بقیع جا پہنچے اور اس کے قریب کھڑے رہے جتنی دیر خدا نے چاہا کہ کھڑے رہیں۔ پھر واپس لوٹے تو بریرہ نے آپ سے پہلے آ کر مجھے بتا دیا۔ میں نے آپ سے کوئی ذکر نہ کیا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پھر آپ سے ذکر کیا تو فرمایا: مجھے حکم دیا گیا تھا کہ بقیع

marfat.com
Marfat.com

بُعِثْتُ اِلٰی اَهْلِ الْبَقِیْعِ لِاُصَلِّیَ عَلَیْهِمْ"

۵۶۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ: اَسْرِعُوْا بِجَنَائِزِكُمْ فَاِنَّمَا هُوَ خَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَهٗ اِلَیْهِ، اَوْ شَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ.

والوں کے لیے دعا کروں۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا:۔ اپنے جنازے کو لے جانے میں جلدی کیا کرو کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو اُسے نیکی کی طرف لے جا رہے ہو اور اگر برا ہے تو اپنے کندھوں سے بوجھ اتار رہے ہو۔

حواشی کتابُ الصیّام

صدیث ۵۵ ف۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جو اپنے نفس پر قابو رکھتا ہو اس کے لیے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کو بوسے دینے کی ممانعت نہیں ہے لیکن پرہیز کرنا افضل ہے (موطا امام محمد) اس بے راہ روی اور عیاشی کے دور میں دوری میں ہی خیریت ہے اور خصوصاً نوجوان طبقے کو بہت ہی محتاط رہنے کی ضرورت ہے کہ ذرا سی غفلت میں بات کہیں سے کہیں جا پہنچتی ہے۔

صدیث ۵۶ ف۔ جب رمضان کا روزہ توڑنے والا عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! مجھ سے بڑھ کر محتاج تو کوئی بھی نہیں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم ریزی کرتے ہوئے فرمایا:۔ انہیں تم کھالو۔ یہ ساری گفتگو کفارے کے متعلق ہو رہی تھی اور حبیب پروردگار نے کفارہ یوں ادا کروایا کہ دو اڑھائی من کھجوریں الٹی اسی شخص کو کھلا دیں لیکن اس کے باوجود مولوی وحید الزمان خان صاحب نے خدائے قادرِ مطلق کے خلیفۂ اعظم، محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت کو چھپانے اور خدا کے عطا فرمودہ اختیار کو مٹانے کی غرض سے لکھا ہے:۔ "پھر جب اس کو خدا دے تو اس پر کفارہ لازم ہوگا۔ یہی مذہب ہے اکثر علماء کا (ص ۲۹۱)۔ یہ حدیث صحاح ستہ کی تمام کتابوں میں بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اور اس کے آخر میں ہے:۔ قَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔ فرمایا کہ جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کُلْهُ اَنْتَ وَعِیَالُكَ فَقَدْ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْكَ تم اور تمہارے اہل وعیال انہیں کھالیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف سے کفارہ ادا فرما دیا (دار قطنی)۔ نیز ارشاد فرمایا کُلْ اَنْتَ وَعِیَالُكَ تُجْزِئُكَ وَلَا تُجْزِئُ اَحَدًا بَعْدَكَ یعنی تم اور تمہارے بال بچے کھالیں۔ تمہیں کفارے سے کفایت کرے گا اور تمہارے بعد کسی دوسرے کے لیے کافی نہ ہوگا۔ امام ابن شہاب زہری سے مروی ہے اِنَّمَا كَانَ هٰذِهٖ رُخْصَةً لَّهٗ خَاصَّةً وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْیَوْمَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ بُدٌّ مِّنَ التَّكْفِیْرِ یہ خاص اسی شخص کے لیے اجازت تھی۔ آج کوئی ایسا کرے تو اسے کفارے کے بغیر چارہ نہیں (ابوداؤد)۔ علامہ صاحب کو چاہیئے تھا کہ اس موقف کی بات بھی کر ہی دیتے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس خصوصیت کو بیان کرنے والوں میں انہیں ایک بھی محقق نظر نہیں آیا؟

marfat.com
Marfat.com

فوائد ف۔ اس حدیث سے ان لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے جو انبیائے کرام کو بڑی شد و مد سے اپنے جیسا بشر کہتے اور بھائی تک کہنا جائز بتاتے رہتے ہیں۔ اگر کھانے پینے وغیرہ عام کاموں میں انبیائے کرام اور دوسرے انسانوں میں بظاہر کوئی فرق نظر نہیں آتا لیکن درحقیقت ہزاروں منزلوں کا فرق ہے جیسا کہ حضور نے فرمایا کہ میں اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے معلوم ہوا کہ ان حضرات کے کام ہمیں اپنے جیسے نظر آئیں وہ بھی ہمارے اور دوسرے عام انسانوں جیسے نہیں ہوتے۔ ہمارے پاس وہ آنکھیں نہیں ہیں کہ ان بلند و بالا ہستیوں کے کاموں کی حقیقت کو دیکھ سکیں۔ اسی لیے مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے تمام مسلمانوں کو فہمائش کی ہے۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
آنچہ آمد در نوشتن شیر و شیر

مسئلہ ف۔ اس مسئلے میں اختلاف روایات ہے۔ متواتر کی قید لگانے والوں نے سزا کا پہلو مدنظر رکھا ہے اور جنہوں نے فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ میں متواتر کی قید نہ ہونے کے باعث فرمایا کہ رمضان کے روزوں کی قضا متواتر رکھنا ضروری نہیں۔ انہوں نے آیت میں متواتر کی قید نہ ہونے سے رعایت کا فائدہ اٹھایا ہے۔ چنانچہ اکثر بزرگ اسی جانب گئے ہیں کہ قضا کے روزوں کا متواتر رکھنا ضروری نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۷ ف۔ امام مالک کا یہی مذہب ہے کہ رمضان کے روزے میں اگر کوئی بھول کر بھی کھا پی بیٹھے تو روزہ ٹوٹ گیا اور اس پر روزے کی قضا لازم ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ فرض روزہ ہو یا نفلی۔ اسی روزے کو پورا کرے لیکن اگر کھانے پینے کے دوران روزہ یاد آگیا تو جو کچھ منہ میں ہے فوراً اگل دے اور حلق سے ہرگز کوئی چیز نہ جانے دے اب اگر دانستہ کوئی چیز کھائے پیئے گا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

۱۷۔ كِتَابُ الصِّيَامِ

کتاب الصیام

باب ۱ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ الْهِلَالِ لِلصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ

رمضان کا چاند دیکھنا اور افطاری کا بیان

۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ، فَقَالَ "لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ. وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ. فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔ روزے نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور رکھنے نہ چھوڑو جب تک چاند دیکھ نہ لو۔ اگر ابر کے باعث نہ دیکھ سکو تو دن پورے کر لو۔

۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، "الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ، فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ. وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ. فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مہینہ اُنتیس دن کا بھی ہوتا ہے لہٰذا روزے نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور اُسے دیکھے بغیر روزے نہ چھوڑو اور اگر ابر ہو تو دن پورے کر لو۔

۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ، فَقَالَ: "لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ. وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ. فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعَدَدَ (الْعِدَّةَ) ثَلَاثِيْنَ"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔ روزے نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اور رکھنے نہ چھوڑو یہاں تک کہ اُسے دیکھو۔ اگر ابر ہو تو تیس ۳۰ کی گنتی پوری کر لو۔

۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ الْهِلَالَ رُؤِيَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِعَشِيٍّ فَلَمْ يُفْطِرْ عُثْمَانُ حَتّٰى أَمْسٰى، وَغَابَتِ الشَّمْسُ.

قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ، فِي الَّذِي يَرَى هِلَالَ رَمَضَانَ وَحْدَهُ: أَنَّهُ يَصُوْمُ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُفْطِرَ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مِنْ رَمَضَانَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عثمان کے زمانہ میں چاند کی اطلاع بعد دوپہر ملی تو حضرت عثمان نے شام تک روزہ نہ توڑا اور سورج غروب ہو گیا۔

یحییٰ نے امام مالک کو اُس شخص کے بارے میں فرماتے سُنا جس اکیلے نے چاند دیکھا کہ وہ ضرور روزہ رکھے، اُسکے لیے روزہ چھوڑنا مناسب نہیں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ آج رمضان ہے۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ وَمَنْ رَأَى هِلَالَ شَوَّالٍ وَحْدَهُ فَرَأَى أَنْ لَا يُفْطِرَ لِأَنَّ النَّاسَ يَتَّهِمُونَ عَلَى أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُمْ مَنْ لَيْسَ مَأْمُونًا وَيَقُولُ أُولَئِكَ إِذَا ظَهَرَ عَلَيْهِمْ قَدْ رَأَيْنَا الْهِلَالَ وَمَنْ رَأَى هِلَالَ شَوَّالٍ نَهَارًا فَلَا يُفْطِرْ وَلْيُتِمَّ صِيَامَ يَوْمِهِ ذَلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ هِلَالُ اللَّيْلَةِ الَّتِي تَأْتِي.

فرمایا کہ جس اکیلے نے شوال کا چاند دیکھا تو وہ روزہ نہ چھوڑے کیونکہ لوگ اس پر الزام عائد کریں گے کہ نالائق قسم کا آدمی نے روزہ نہ رکھنے کی غرض سے کہا ہے اور جب لوگوں کو چاند کا نظر آنا مکمل ہو جائے تب کہے اور جس نے شوال کا چاند دن میں دیکھ لیا تو روزہ نہ توڑے اور اس دن کا روزہ پورا کرے کیونکہ وہ چاند آنے والی رات کا ہے۔

قَالَ يَحْيَى: وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ: إِذَا صَامَ النَّاسُ يَوْمَ الْفِطْرِ، وَهُمْ يَظُنُّونَ أَنَّهُ مِنْ رَمَضَانَ، فَجَاءَهُمْ ثَبَتٌ أَنَّ هِلَالَ رَمَضَانَ قَدْ رُؤِيَ قَبْلَ أَنْ يَصُومُوا بِيَوْمٍ، وَأَنَّ يَوْمَهُمْ ذَلِكَ أَحَدٌ وَثَلَاثُونَ، فَإِنَّهُمْ يُفْطِرُونَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَيَّةَ سَاعَةٍ جَاءَهُمُ الْخَبَرُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ صَلَاةَ الْعِيدِ، وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ جَاءَهُمْ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب لوگوں نے عید الفطر کے روز روزہ رکھا اور اُن کے گمان میں وہ رمضان کا دن ہے۔ پھر اُن کے پاس ایک معتبر شخص آیا کہ عید کا چاند گذشتہ کل دیکھا گیا تھا اور یہ آپ کا اکتیسواں دن ہے تو اس روز روزہ توڑ دیں گے اُسی وقت جب کہ خبر آئی۔ ہاں اگر زوال کے بعد یہ خبر پہنچی تو عید کی نماز نہیں پڑھیں گے۔

باب ۲ مَنْ أَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ

باب ۲ فجر سے پہلے روزے کی نیت کرنا

۵۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا يَصُومُ إِلَّا مَنْ أَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے:۔ روزہ نہ رکھے مگر جس نے طلوعِ فجر سے پہلے روزے کی نیت کی ہو۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ، زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

ابن شہاب نے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے۔

باب ۳ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْفِطْرِ

روزہ جلد افطار کرنے کا بیان

۶۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ".

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ اچھے رہیں گے۔ جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ لوگوں کے ہمیشہ

marfat.com
Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ"

۸۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَا يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ حِيْنَ يَنْظُرَانِ اِلَى اللَّيْلِ الْاَسْوَدِ، قَبْلَ اَنْ يُفْطِرَا. ثُمَّ يُفْطِرَانِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ.

بھلے دن رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نمازِ مغرب اُس وقت پڑھتے جب رات کی سیاہی نظر آنے لگتی یعنی افطار سے پہلے پھر رمضان میں نماز کے بعد روزہ افطار کرتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِيَامِ الَّذِيْ يُصْبِحُ جُنُبًا فِيْ رَمَضَانَ

جنبی کے روزہ رکھنے کا بیان جبکہ صبح ہو جائے

۹۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ؛ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الْبَابِ، وَاَنَا اَسْمَعُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. اِنِّيْ اُصْبِحُ جُنُبًا وَاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ. فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَاَنَا اُصْبِحُ جُنُبًا وَاَنَا اُرِيْدُ الصِّيَامَ، فَاَغْتَسِلُ وَاَصُوْمُ" فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. اِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا. قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ. فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: "وَاللّٰهِ. اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ. وَاَعْلَمَكُمْ بِمَا اَتَّقِيْ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا اور میں سن رہی تھی کہ یا رسول اللہ! میں نے جنابت کی حالت میں صبح کی جبکہ میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنابت کی حالت میں مجھے بھی صبح ہو جاتی ہے اور میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں تو غسل کر کے روزہ رکھ لیتا ہوں۔ وہ شخص عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ ہمارے جیسے تو نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلے پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا کہ خدا کی قسم مجھے زیادہ آرزو ہے کہ اللہ سے زیادہ ڈرنیوالا اور پرہیزگاری کو میں تمہاری نسبت زیادہ جاننے والا ہوں۔

۱۰۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ اَنَّهُمَا قَالَتَا: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ، غَيْرِ اِحْتِلَامٍ، فِيْ رَمَضَانَ. ثُمَّ يَصُوْمُ.

حضرت عائشہ اور حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں رمضان کے اندر صبح کرتے بوجہ جماع نہ کہ احتلام، پھر روزہ رکھ لیا کرتے۔

۱۱۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ. مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ؛ اَنَّهُ سَمِعَ

ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد ماجد مروان بن الحکم کے پاس تھے جبکہ وہ مدینہ منورہ کے

marfat.com
Marfat.com

اَبَابَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يَقُوْلُ، كُنْتُ اَنَا وَاَبِيْ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ. وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ. فَذُكِرَ لَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ. مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا اَفْطَرَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ. فَقَالَ مَرْوَانُ، اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ. لَتَذْهَبَنَّ اِلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ. فَلَتَسْاَلَنَّهُمَا عَنْ ذٰلِكَ. فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَذَهَبْتُ مَعَهُ. حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ. يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ. اِنَّا كُنَّا عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ. فَذُكِرَ لَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا اَفْطَرَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ. قَالَتْ عَائِشَةُ. لَيْسَ كَمَا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ. يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ. اَتَرْغَبُ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ. لَا وَاللّٰهِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ، غَيْرِ اِحْتِلَامٍ، ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ.

قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا. حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ. فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَتْ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ. قَالَ خَرَجْنَا حَتّٰى جِئْنَا مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ. فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا قَالَتَا. فَقَالَ مَرْوَانُ، اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ لَتَرْكَبَنَّ دَابَّتِيْ، فَاِنَّهَا بِالْبَابِ فَلَتَذْهَبَنَّ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ. فَاِنَّهُ بِاَرْضِهِ بِالْعَقِيْقِ، فَلَتُخْبِرَنَّهُ ذٰلِكَ. فَرَكِبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَرَكِبْتُ مَعَهُ. حَتّٰى اَتَيْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَتَحَدَّثَ مَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ ذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ. فَقَالَ لَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: لَا عِلْمَ لِيْ بِذٰلِكَ اِنَّمَا اَخْبَرَنِيْهِ مُخْبِرٌ.

۱۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُمَا قَالَتَا: اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گذرے تھے۔ اُن کے سامنے ذکر ہوا کہ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جو جنابت کی حالت میں صبح کرے تو اس دن روزہ نہ رکھے۔ مروان نے کہا۔ اے عبدالرحمٰن! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ حضرت عائشہ اور حضرت اُم سلمہ کی خدمت میں جائیں اور ان سے اس بارے میں ضرور پوچھیں۔ پس عبدالرحمٰن گئے اور میں بھی ساتھ گیا۔ یہاں تک کہ ہم حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہیں سلام کیا۔ پھر عرض گذار ہوئے:۔ اے اُم المومنین! ہم مروان بن الحکم کے پاس تھے تو اُن سے مذکور ہوا کہ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جسے جنابت کی حالت میں صبح ہو جائے وہ اُس دن کا روزہ نہ رکھے۔ حضرت عائشہ نے کہا کہ اے عبدالرحمٰن! جو ابوہریرہ نے کہا وہ درست نہیں ہے۔ کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرتے تھے تم اُس سے منہ پھیرتے ہو؟ عبدالرحمٰن عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم نہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گواہی دیتی ہوں کہ آپ جنابت کی حالت میں صبح کرتے جماع سے نہ کہ احتلام سے اور پھر اُس دن کا روزہ رکھتے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ہم حضرت اُم سلمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے بھی اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے بھی حضرت عائشہ کی طرح فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ہم چلے آئے یہاں تک کہ مروان کے پاس آپہنچے تو عبدالرحمٰن نے بتا دیا جو دونوں نے فرمایا تھا مروان نے کہا کہ اے ابومحمد! میں آپکو قسم دیتا ہوں کہ آپ میرے جانور پر سوار ہوں جو دروازے پر موجود ہے اور حضرت ابوہریرہ کی خدمت میں جائیے جو عقیق میں رہتے ہیں اور انہیں یہ بات ضرور بتائیے۔ پس عبدالرحمٰن سوار ہوئے اور میں بھی اُن کے ساتھ سوار ہوا، یہاں تک کہ ہم حضرت ابوہریرہ کی خدمت میں جا پہنچے پہلے تو حضرت عبدالرحمٰن اُن سے کچھ دیر باتیں کرتے رہے پھر اُن سے اس بات کا ذکر کیا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ مجھے اسکا کوئی علم نہ تھا، مجھے وہ بات ایک بتانیوالے نے بتائی تھی

ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ اور حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں صبح کرتے، جماع سے نہ کہ احتلام سے، پھر روزہ رکھ لیا کرتے۔

marfat.com
Marfat.com

لِيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ، غَيْرِ احْتِلَامٍ، ثُمَّ يَصُومُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

۱۳ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّ رَجُلًا قَبَّلَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ فِي رَمَضَانَ. فَوَجَدَ مِنْ ذَلِكَ وَجْدًا شَدِيدًا فَأَرْسَلَ امْرَأَتَهُ تَسْأَلُ لَهُ عَنْ ذَلِكَ. فَدَخَلَتْ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهَا. فَأَخْبَرَتْهَا أُمُّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ. فَرَجَعَتْ فَأَخْبَرَتْ زَوْجَهَا بِذَلِكَ. فَزَادَهُ ذَلِكَ شَرًّا وَقَالَ، لَسْنَا مِثْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اللهُ يُحِلُّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ. ثُمَّ رَجَعَتِ امْرَأَتُهُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ. فَوَجَدَتْ عِنْدَهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا لِهٰذِهِ الْمَرْأَةِ؟" فَأَخْبَرَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَلَا أَخْبَرْتِهَا أَنِّي أَفْعَلُ ذَلِكَ؟" فَقَالَتْ، قَدْ أَخْبَرْتُهَا فَذَهَبَتْ إِلَى زَوْجِهَا فَأَخْبَرَتْهُ فَزَادَهُ ذَلِكَ شَرًّا. وَقَالَ، لَسْنَا مِثْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اللهُ يُحِلُّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ. فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: "وَاللهِ. إِنِّي لَأَتْقَاكُمْ لِلَّهِ، وَأَعْلَمُكُمْ بِحُدُودِهِ".

۱۴ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ، إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ. ثُمَّ ضَحِكَتْ.

۱۵ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ أَنَّ عَاتِكَةَ ابْنَةَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، امْرَأَةَ عُمَرَ

روزہ دار کو بوسے کی اجازت

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رمضان میں اپنی بیوی کو بوسہ دیا اور اس سے اُسے بڑی تشویش ہوئی۔ چنانچہ اُس نے اپنی بیوی کو پوچھنے کے لیے بھیجا تو وہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اُن سے اِس واقعہ کا ذکر کیا۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُسے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ دیا کرتے تھے۔ وہ واپس گئی اور جا کر اپنے خاوند کو یہ بات بتائی تو اُس کے افسوس میں مزید اضافہ ہوا اور کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسے نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لیے جو چیز چاہے حلال فرما دیتا ہے۔ پھر وہ عورت حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی اُن کے پاس پایا۔ آپ نے فرمایا کہ اِسے کیا ہوا ہے؟ حضرت اُمّ سلمہ نے ماجرا بتایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اسے بتایا کیوں نہیں کہ میں بھی ایسا کرتا ہوں؟ عرض گزار ہوئیں کہ میں نے اِسے بتایا تھا پس یہ اپنے خاوند کے پاس گئی اور اُسے بتایا تو اُس کی تشویش میں مزید اضافہ ہوا اور کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لیے جو چاہے حلال فرما دیتا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا:۔ خدا کی قسم، میں تمہاری نسبت خدا سے زیادہ ڈرنے والا اور اُس کی حدود کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ روزے کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی کسی بیوی کو بوسہ دیتے تھے۔ پھر وہ ہنس پڑیں۔

حضرت عمر کی زوجۂ محترمہ حضرت عاتکہ بنت زید جب حضرت عمر کے سر کو بوسہ دیتیں تو روزہ دار ہوتے

marfat.com
Marfat.com

بِنِ الْخَطَّابِ، كَانَتْ تُقَبِّلُ رَأْسَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَا يَنْهَاهَا.

۱۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ: أَنَّ عَائِشَةَ بِنْتَ طَلْحَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَدَخَلَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا هُنَالِكَ. وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ. وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْنُوَ مِنْ أَهْلِكَ فَتُقَبِّلَهَا وَتُلَاعِبَهَا؟ فَقَالَ: أُقَبِّلُهَا وَأَنَا صَائِمٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ.

جو لے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں منع نہیں کرتے تھے۔

عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھیں کہ ان کا خاوند آ گیا جن کا نام عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق ہے اور وہ روزہ دار تھے۔ حضرت عائشہ نے ان سے فرمایا کہ اپنی بیوی کے پاس جانے سے تمہیں کیا چیز روکتی ہے؟ اسے بوسہ دو اور اس کے ساتھ دل بہلاؤ۔ عرض گزار ہوئے کہ میں روزہ دار ہو کر بوسہ دوں؟ فرمایا ہاں۔

۱۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، كَانَا يُرَخِّصَانِ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ.

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص دونوں روزہ دار کو بوسہ کی اجازت دیتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لیے بوسہ کی ممانعت

۱۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَتْ إِذَا ذُكِرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ، تَقُولُ: وَأَيُّكُمْ أَمْلَكُ لِنَفْسِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

قَالَ يَحْيَى، قَالَ مَالِكٌ، قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: لَمْ أَرَ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ. تَدْعُوَا إِلَى خَيْرٍ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے جب ذکر ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی روزہ کی حالت میں بوسہ دیتے تھے تو فرماتیں کہ تم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح نفس کو قابو میں رکھنے والا کون ہے؟

ہشام کے والد ماجد عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ روزہ دار کا بوس وکنار کرنا اسے بھلائی کی طرف نہیں لے جاتا۔

۱۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ؟ فَأَرْخَصَ فِيهَا لِلشَّيْخِ. وَكَرِهَهَا لِلشَّابِّ.

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روزہ دار کے بوسہ دینے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے بوڑھے کے لیے اجازت دی اور جوان کے لیے ناپسند فرمایا۔

۲۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

marfat.com
Marfat.com

بْنَ عُمَرَ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْقُبْلَةِ وَالْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ

۲۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ. فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ. ثُمَّ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ. وَكَانُوا يَأْخُذُونَ بِالْأَحْدَثِ، فَالْأَحْدَثِ، مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ النَّاسَ فِي سَفَرِهِ عَامَ الْفَتْحِ، بِالْفِطْرِ. وَقَالَ: "تَقَوَّوْا لِعَدُوِّكُمْ" وَصَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالَ الَّذِي حَدَّثَنِي: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهِ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ. ثُمَّ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ طَائِفَةً مِنَ النَّاسِ قَدْ صَامُوا حِينَ صُمْتَ. قَالَ، فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَدِيدِ، دَعَا بِقَدَحٍ فَشَرِبَ، فَأَفْطَرَ النَّاسُ.

۲۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ. فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

۲۴۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ،

تعالیٰ عنہما روزہ دار کو بوسہ دینے اور مباشرت سے منع فرمایا کرتے تھے۔

دورانِ سفر روزہ رکھنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فتح کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کی جانب رمضان میں نکلے۔ آپ روزے رکھتے رہے یہانتک کہ کدید پہنچ گئے۔ پھر آپ نے نہ رکھے تو لوگوں نے بھی نہ رکھے اور لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جدید سے جدید قول وفعل کو لیا کرتے تھے۔

ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے بعض صحابۂ کرام سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دورانِ سفر لوگوں کو روزہ چھوڑنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ دشمن کے مقابلے میں قوت حاصل کرو جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود روزہ رکھا۔ ابوبکر کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک صحابی نے یہ بات بیان کی کہ عرج کے مقام پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پیاس یا گرمی کے باعث اپنے سر پر پانی ڈال رہے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ! بعض لوگوں نے آپ کو دیکھ کر روزے رکھ لیے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کدید کے مقام پر پہنچے تو آپ نے ایک پیالہ پانی منگا کر پی لیا، پس لوگوں نے بھی روزہ افطار کر لیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کیا تو کسی روزہ دار نے روزہ نہ رکھنے والے پر اور روزہ نہ رکھنے والے نے روزہ دار پر کسی قسم کی حرف گیری نہ کی۔

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں ہمیشہ روزہ

marfat.com
Marfat.com

قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. إِنِّي رَجُلٌ أَصُوْمُ. أَفَأَصُوْمُ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنْ شِئْتَ فَصُمْ. وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ"

لکھتا ہوں تو کیا میں سفر میں روزہ رکھ سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہے روزہ رکھ لو اور چاہے چھوڑ دو۔

۲۵ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر سفر میں روزہ نہیں رکھتے تھے۔

۲۶. وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ فِي رَمَضَانَ. وَنُسَافِرُ مَعَهُ فَيَصُوْمُ عُرْوَةُ، وَنُفْطِرُ نَحْنُ فَلَا يَأْمُرُنَا بِالصِّيَامِ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ والدِ محترم رمضان میں سفر کیا کرتے اور ہم بھی اُن کے ساتھ سفر کرتے تو حضرت عروہ روزہ رکھتے اور ہم روزہ نہ رکھتے مگر وہ ہمیں روزہ رکھنے کا حکم نہیں دیتے تھے

بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوْ أَرَادَهُ فِي رَمَضَانَ

رمضان میں سفر سے آنے اور جانے کا بیان

۲۷. حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فِي رَمَضَانَ، فَعَلِمَ أَنَّهُ دَاخِلُ الْمَدِينَةِ مِنْ أَوَّلِ يَوْمِهِ، دَخَلَ وَهُوَ صَائِمٌ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رمضان کے اندر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سفر میں ہوتے اور انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ منورہ کے اندر دن کے پہلے حصے میں داخل ہو جائیں گے تو روزے کی حالت میں داخل ہوتے۔

قَالَ يَحْيَى، قَالَ مَالِكٌ: مَنْ كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَلِمَ أَنَّهُ دَاخِلٌ عَلَى أَهْلِهِ مِنْ أَوَّلِ يَوْمِهِ، وَطَلَعَ لَهُ الْفَجْرُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ. دَخَلَ وَهُوَ صَائِمٌ.

یحییٰ، امام مالک نے فرمایا کہ جو سفر میں ہو اور وہ محسوس کرے کہ گھر والوں کے پاس دن کے پہلے حصے میں پہنچ جائیگا اور اُسے داخل ہونے سے پہلے فجر طلوع ہو جائے تو روزے کی حالت میں داخل ہو۔

قَالَ مَالِكٌ: وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فِي رَمَضَانَ فَطَلَعَ لَهُ الْفَجْرُ وَهُوَ بِأَرْضِهِ. قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ فَإِنَّهُ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب رمضان میں نکلنے کا ارادہ کرے اور اپنی جگہ پر ہی اُسے فجر طلوع ہو جائے جب کہ ابھی نکلا نہ ہو تو اُس روز کا روزہ رکھے۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يَقْدَمُ مِنْ سَفَرِهِ وَهُوَ مُفْطِرٌ، وَامْرَأَتُهُ مُفْطِرَةٌ، حِيْنَ طَهُرَتْ مِنْ حَيْضِهَا فِي رَمَضَانَ: أَنَّ لِزَوْجِهَا أَنْ يُصِيْبَهَا إِنْ شَاءَ.

امام مالک نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جو سفر سے آئے اور اُس کا روزہ نہ ہو اور اس کی بیوی کا بھی روزہ نہ ہو کہ وہ اپنے حیض سے رمضان میں اُسی روز پاک ہوئی ہو، لہٰذا خاوند اگر چاہے تو اُس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے۔

بَابُ كَفَّارَةِ مَنْ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ

رمضان کے روزے کا کفارہ

۲۸. حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

marfat.com
Marfat.com

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ؛ اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ. فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُكَفِّرَ، بِعِتْقِ رَقَبَةٍ، اَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، اَوْ اِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا فَقَالَ، لَا اَجِدُ. فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقِ تَمْرٍ. فَقَالَ: "خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ" فَقَالَ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. مَا اَحَدٌ اَحْوَجَ مِنِّيْ. فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ. ثُمَّ قَالَ: "كُلْهُ"

کہ ایک آدمی نے رمضان کا روزہ توڑ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کفارے کا حکم دیا کہ ایک غلام آزاد کرے یا متواتر دو مہینے کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ وہ عرض گزار ہوا کہ مجھے اِن میں سے کسی بھی کام کی توفیق نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا ٹوکرا پیش ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اسے لے کر خیرات کر دو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھ سے بڑھ کر حاجتمند تو کوئی بھی نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہانتک کہ دندانِ مبارک نظر آنے لگے، پھر فرمایا خود کھالو۔ ف

۲۹۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ اَنَّهٗ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ نَحْرَهٗ، وَيَنْتِفُ شَعْرَهٗ، وَيَقُوْلُ: هَلَكَ الْاَبْعَدُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَمَا ذَاكَ" فَقَالَ: اَصَبْتُ اَهْلِيْ، وَاَنَا صَائِمٌ فِيْ رَمَضَانَ. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً؟" فَقَالَ: لَا. فَقَالَ "هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُهْدِيَ بَدَنَةً؟" قَالَ: لَا. قَالَ: "فَاجْلِسْ". فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقِ تَمْرٍ. فَقَالَ: "خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ" فَقَالَ: مَا اَحَدٌ اَحْوَجَ مِنِّيْ فَقَالَ: "كُلْهُ، وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَ مَا اَصَبْتَ"

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ سینے کو کوٹتا اور بالوں کو نوچتا تھا اور کہہ رہا تھا کہ میں تو بُری طرح ہلاک ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ ہوا کیا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ رمضان کا روزہ رکھ کر میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کیا ایک غلام آزاد کرنے کی استطاعت ہے؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ حرم کی قربانی کے لیے ایک اونٹ یا گائے بھیج سکتا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا بیٹھ جاؤ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا پیش ہوا۔ فرمایا کہ اسے لے کر خیرات کر دو۔ عرض گزار ہوا کہ مجھ سے زیادہ حاجت مند تو کوئی بھی نہیں۔ فرمایا خود کھالو اور اُس کے بدلے میں ایک دن کا روزہ رکھ لینا۔

قَالَ مَالِكٌ، قَالَ عَطَاءٌ، فَسَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ: كَمْ فِيْ ذٰلِكَ الْعَرَقِ مِنَ التَّمْرِ؟ فَقَالَ: مَا بَيْنَ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اِلٰى عِشْرِيْنَ.

سعید بن مسیب سے پوچھا گیا کہ عرق میں کتنی کھجوریں آتی ہیں؟ فرمایا کہ پندرہ سے بیس صاع تک آتی ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ: سَمِعْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ: لَيْسَ عَلٰى مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا فِيْ قَضَاءِ رَمَضَانَ بِاِصَابَةِ اَهْلِهٖ نَهَارًا اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ، الْكَفَّارَةُ الَّتِيْ تُذْكَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْمَنْ اَصَابَ اَهْلَهٗ نَهَارًا فِيْ رَمَضَانَ. وَاِنَّمَا عَلَيْهِ قَضَاءُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

امام مالک نے اہلِ علم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے رمضان کے روزے کی قضا کے روزے کو بیوی سے صحبت کر کے یا کسی دوسری طرح توڑ دیا تو اس پر وہ کفارہ لازم نہیں آئے گا جو رمضان میں اپنی بیوی سے دن میں صحبت کرنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور ہے بلکہ اُس پر اُس روز کی قضا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ . وَهٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِيْهِ اِلَيَّ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِجَامَةِ الصَّائِمِ

۳۰ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ. قَالَ ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ بَعْدُ. فَكَانَ اِذَا صَامَ لَمْ يَحْتَجِمْ حَتّٰى يُفْطِرَ.

۳۱ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَا يَحْتَجِمَانِ وَهُمَا صَائِمَانِ.

۳۲ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّهُ كَانَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ لَا يُفْطِرُ.

قَالَ وَمَا رَاَيْتُهُ احْتَجَمَ قَطُّ اِلَّا وَهُوَ صَائِمٌ.

قَالَ مَالِكٌ. لَا اُنْكِرُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ، اِلَّا خَشْيَةً مِنْ اَنْ يَضْعُفَ. وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمْ اَكْرَهْهُ. وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا احْتَجَمَ فِيْ رَمَضَانَ. ثُمَّ سَلِمَ مِنْ اَنْ يُفْطِرَ لَمْ اَرَ عَلَيْهِ شَيْئًا. وَلَمْ اٰمُرْهُ بِالْقَضَاءِ، لِذٰلِكَ الْيَوْمِ الَّذِيْ احْتَجَمَ فِيْهِ. لِاَنَّ الْحِجَامَةَ اِنَّمَا تُكْرَهُ لِلصَّائِمِ. لِمَوْضِعِ التَّعْرِيْرِ بِالصِّيَامِ. فَمَنِ احْتَجَمَ وَسَلِمَ مِنْ اَنْ يُفْطِرَ، حَتّٰى يُمْسِيَ. فَلَا اَرٰى عَلَيْهِ شَيْئًا. وَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

۳۳ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ، كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، صَامَهُ، وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ. فَلَمَّا

امام مالک نے فرمایا کہ جو میں نے اس بارے میں سنا یہ مجھے سب سے پسند ہے۔

روزے کی حالت میں پچھنے لگوانے کا بیان

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روزے کی حالت میں پچھنے لگوا لیتے۔ راوی کا بیان ہے کہ بعد میں انہوں نے اسے ترک کر دیا اور جب روزہ رکھتے تو افطار کرنے کے بعد پچھنے لگواتے۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن عمر روزے کی حالت میں پچھنے لگوا لیا کرتے تھے۔

ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ والد ماجد روزے کی حالت میں پچھنے لگوا لیتے تھے اور پھر روزہ نہیں توڑتے تھے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے انہیں پچھنے لگواتے نہیں دیکھا مگر روزے کی حالت میں

امام مالک نے فرمایا کہ روزہ دار کے لیے پچھنے لگوانا مکروہ نہیں ہے جبکہ ضعف کا خدشہ نہ ہو۔ اگر یہ نہ ہو تو اس میں کراہت نہیں۔ اگر کسی آدمی نے پچھنے لگوائے اور روزہ توڑنے سے بچ گیا تو اس پر کچھ نہیں اور جس روز پچھنے لگوائے اس کی قضا کا اسے حکم نہیں دیا جائے گا کیونکہ روزہ دار کے لیے پچھنے لگوانا اس وقت مکروہ ہے جبکہ روزہ ٹوٹنے کا خدشہ ہو۔ جس نے پچھنے لگوائے اور روزہ توڑنے سے بچ گیا یہاں تک کہ شام ہو گئی تو اس پر کچھ نہیں اور اس پر اس روز کی قضا نہیں ہے۔

عاشورہ کے روزے کا بیان

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ قریش زمانۂ جاہلیت میں عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی عہدِ جاہلیت میں رکھتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے آپ نے اس کا روزہ رکھا اور رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے

marfat.com

Marfat.com

فُرِضَ رَمَضَانُ. كَانَ هُوَ الْفَرِيضَةَ. وَتُرِكَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

فرض ہو گئے تو عاشورے کا روزہ ترک کر دیا گیا۔ پس جو چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

۳۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ، عَامَ حَجَّ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ! أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ لِهٰذَا الْيَوْمِ: "هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ. وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ. وَأَنَا صَائِمٌ. فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ"

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان کو عاشورے کے روز منبر پر فرماتے ہوئے سنا جس سال کہ انہوں نے حج کیا تھا کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس روز کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ یہ عاشورے کا روز ہے، تم پر اس روز کا روزہ فرض نہیں ہے جبکہ میں نے روزہ رکھا ہے لہٰذا تم میں سے جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے

۳۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، أَرْسَلَ إِلَى الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ: أَنَّ غَدًا يَوْمُ عَاشُورَاءَ، فَصُمْ وَأْمُرْ أَهْلَكَ أَنْ يَصُومُوا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حارث بن ہشام کے لیے پیغام بھیجا کہ کل عاشورے کا روز ہے پس خود روزہ رکھنا اور اپنے گھر والوں کو روزے کا حکم دینا۔

باب ۱۲ صِيَامُ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى وَالدَّهْرِ

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ نیز دائمی روزے رکھنا

۳۶۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ، وَيَوْمِ الْأَضْحَى.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں دنوں کے روزے سے منع فرمایا ہے۔

۳۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَهْلَ الْعِلْمِ يَقُولُونَ: لَا بَأْسَ بِصِيَامِ الدَّهْرِ. إِذَا أَفْطَرَ الْأَيَّامَ الَّتِي نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهَا وَهِيَ أَيَّامُ مِنًى، وَيَوْمُ الْأَضْحَى، وَيَوْمُ الْفِطْرِ فِيمَا بَلَغَنَا قَالَ: وَذٰلِكَ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ فِي ذٰلِكَ.

امام مالک نے اہل علم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ دائمی روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ ان دنوں کے روزے نہ رکھے جن کے روزے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور جیسا کہ ہم تک پہنچا وہ منیٰ کے دن، عید الاضحیٰ اور عید الفطر ہیں۔ فرمایا کہ اس بارے میں یہ مجھے سب سے پسند ہے۔

باب ۱۳ النَّهْيُ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ

وصال کے روزوں کی ممانعت

۳۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ فَقَالَ: "إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ. إِنِّي أُطْعَمُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ تو رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میری حالت تمہارے جیسی نہیں ہے، مجھے کھلایا

marfat.com
Marfat.com

وَاُسْقٰی۔

۳۹۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِیَّاكُمْ وَالْوِصَالَ" قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ، یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: "اِنِّیْ لَسْتُ كَهَیْئَتِكُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ"۔

اور پلایا جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صوم وصال نہ رکھو لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ تو رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میرا حال تمہاری طرح نہیں ہے۔ میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ ف

بَابُ ۱۴ صِیَامُ الَّذِیْ یَقْتُلُ خَطَأً اَوْ یَتَظَاهَرُ

کفارۂ قتلِ خطا اور کفارۂ ظہار کے روزوں کا بیان

۴۰۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی، وَسَمِعْتُ مَالِكًا یَقُوْلُ: اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِیْمَنْ وَجَبَ عَلَیْهِ صِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ فِیْ قَتْلِ خَطَأٍ اَوْ تَظَاهُرٍ، فَعَرَضَ لَهٗ مَرَضٌ یَغْلِبُهٗ وَیَقْطَعُ عَلَیْهِ صِیَامَهٗ. اَنَّهٗ اِنْ صَحَّ مِنْ مَرَضِهٖ وَقَوِیَ عَلَی الصِّیَامِ فَلَیْسَ لَهٗ اَنْ یُؤَخِّرَ ذٰلِكَ وَهُوَ یَبْنِیْ عَلٰی مَا قَدْ مَضٰی مِنْ صِیَامِهٖ

وَكَذٰلِكَ الْمَرْاَةُ الَّتِیْ یَجِبُ عَلَیْهَا الصِّیَامُ فِیْ قَتْلِ النَّفْسِ خَطَأً. اِذَا حَاضَتْ بَیْنَ ظَهْرَیْ صِیَامِهَا اَنَّهَا. اِذَا طَهُرَتْ لَا تُؤَخِّرُ الصِّیَامَ وَهِیَ تَبْنِیْ عَلٰی مَا قَدْ صَامَتْ.

وَلَیْسَ لِاَحَدٍ وَجَبَ عَلَیْهِ صِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ، اَنْ یُفْطِرَ. اِلَّا مِنْ عِلَّةٍ: مَرَضٍ اَوْ حَیْضَةٍ وَلَیْسَ لَهٗ اَنْ یُسَافِرَ فَیُفْطِرَ.

قَالَ مَالِكٌ: وَهٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِیْ ذٰلِكَ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس شخص کے بارے میں کیا اچھی بات سنی جس پر متواتر دو مہینے کے روزے واجب ہوں قتل خطا یا ظہار کے باعث تو وہ بیمار ہو گیا کہ مرض کے غالب آجانے سے روزوں کا سلسلہ ٹوٹ گیا تو جب اسے مرض سے صحت ہو جائے اور روزے رکھنے کی طاقت آجائے تو ان میں تاخیر نہ کرے اور اپنے گذشتہ روزوں کو حساب میں شمار کرے۔

اسی طرح جس عورت پر قتل خطا کے باعث روزے واجب ہوئے اور روزوں کے درمیان اسے حیض آگیا تو پاک ہوتے ہی روزے شروع کر دے اور ان میں تاخیر نہ کرے اور اپنے پہلے روزوں کو گنتی میں شمار کرے۔

کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ اس پر قرآن مجید کے مطابق متواتر دو مہینے کے روزے ہوں تو مرض یا حیض کسی خاص وجہ کے سوا روزے چھوڑے اور اسے یہ حق نہیں کہ سفر کے باعث روزہ نہ رکھے

امام مالک نے فرمایا کہ یہ مجھے اس بارے میں سب سے پسند ہے۔

بَابُ ۱۵ مَا یَفْعَلُ الْمَرِیْضُ فِیْ صِیَامِهٖ

بیمار کے روزوں کا بیان

۴۱۔ قَالَ یَحْیٰی: سَمِعْتُ مَالِكًا یَقُوْلُ: اَلْاَمْرُ الَّذِیْ سَمِعْتُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ، اَنَّ الْمَرِیْضَ اِذَا اَصَابَهُ الْمَرَضُ الَّذِیْ یَشُقُّ عَلَیْهِ الصِّیَامُ مَعَهٗ. وَیُتْعِبُهٗ، وَیَبْلُغُ ذٰلِكَ مِنْهُ. فَاِنَّ لَهٗ اَنْ یُفْطِرَ. وَكَذٰلِكَ الْمَرِیْضُ

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ بات میں نے اہل علم سے سنی کہ بیمار کی جب بیماری اتنی بڑھ جائے کہ روزہ رکھنا اس کے لیے دشوار ہو جائے اور اسے تکلیف پہنچائے تو جب اس حد کو پہنچے تو روزہ نہ رکھے اور اسی طرح وہ مریض

marfat.com
Marfat.com

الَّذِیْ اشْتَدَّ عَلَیْهِ الْقِیَامُ فِی الصَّلٰوةِ، وَبَلَغَ مِنْهُ، وَمَا اللّٰهُ اَعْلَمُ بِعُذْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْعَبْدِ، وَمِنْ ذٰلِكَ مَا لَا تَبْلُغُ صِفَتُهُ. فَاِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ، صَلّٰى وَهُوَ جَالِسٌ. وَدِیْنُ اللّٰهِ یُسْرٌ.

جس کے لیے نماز میں کھڑا ہونا دشوار ہو جائے جبکہ وہ اس حالت کو پہنچے اور بندے کی نسبت عذر کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کون اس حد تک نہیں پہنچا ہے۔ جب اس حد تک پہنچ جائے تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور اللہ کا دین آسان ہے۔

وَقَدْ اَرْخَصَ اللّٰهُ لِلْمُسَافِرِ، فِی الْفِطْرِ فِی السَّفَرِ، وَهُوَ اَقْوٰی عَلَی الصِّیَامِ مِنَ الْمَرِیْضِ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ كِتَابِهٖ - فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ - فَاَرْخَصَ اللّٰهُ لِلْمُسَافِرِ، فِی الْفِطْرِ فِی السَّفَرِ. وَهُوَ اَقْوٰی عَلَی الصَّوْمِ مِنَ الْمَرِیْضِ.

اور اللہ تعالیٰ نے مسافر کو اجازت دی ہے کہ سفر میں روزہ نہ رکھے حالانکہ روزہ رکھنے کی وہ بیمار سے زیادہ طاقت رکھتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ جو تم میں سے بیمار یا مسافر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مسافر کو سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی اور وہ بیمار کی نسبت روزہ رکھنے کی زیادہ طاقت رکھتا ہے:

فَهٰذَا اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَیَّ، وَهُوَ الْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَیْهِ.

جو کچھ میں نے سنا یہ مجھے سب سے پسند ہے اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے۔

بَابُ النَّذْرِ فِی الصِّیَامِ وَالصِّیَامُ عَنِ الْمَیِّتِ

نذر کا روزہ اور میت کی طرف سے روزے رکھنا

۴۲ - حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ صِیَامَ شَهْرٍ. هَلْ لَهٗ اَنْ یَّتَطَوَّعَ؟ فَقَالَ سَعِیْدٌ: لِیَبْدَاْ بِالنَّذْرِ قَبْلَ اَنْ یَّتَطَوَّعَ.

سعید بن مسیب سے اُس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے ایک ماہ کے روزوں کی نذر مانی کہ کیا وہ نفلی روزے رکھ سکتا ہے؟ سعید نے فرمایا کہ پہلے نذر کے روزے رکھے اور پھر نفلی۔

قَالَ مَالِكٌ: وَبَلَغَنِیْ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ مِثْلُ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ سلیمان بن یسار سے بھی مجھے ایسی ہی بات پہنچی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: مَنْ مَاتَ وَعَلَیْهِ نَذْرٌ مِّنْ رَقَبَةٍ یُعْتِقُهَا، اَوْ صِیَامٍ، اَوْ صَدَقَةٍ، اَوْ بَدَنَةٍ، فَاَوْصٰی بِاَنْ یُّوَفّٰی ذٰلِكَ عَنْهُ مِنْ مَالِهٖ، فَاِنَّ الصَّدَقَةَ وَالْبَدَنَةَ فِیْ ثُلُثِهٖ، وَهُوَ یُؤَدّٰی عَلٰی مَا سِوَاهُ مِنَ الْوَصَایَا اِلَّا مَا كَانَ مِثْلَهٗ. وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَیْسَ الْوَاجِبُ عَلَیْهِ مِنَ النُّذُوْرِ وَغَیْرِهَا كَهَیْئَةِ مَا یَتَطَوَّعُ بِهٖ مِمَّا لَیْسَ بِوَاجِبٍ. وَاِنَّمَا یُجْعَلُ ذٰلِكَ فِیْ ثُلُثِهٖ خَاصَّةً دُوْنَ رَاْسِ مَالِهٖ. لِاَنَّهٗ لَوْ جَازَ لَهٗ ذٰلِكَ فِیْ رَاْسِ مَالِهٖ لَاَخَّرَ الْمُتَوَفّٰی مِثْلَ ذٰلِكَ مِنَ الْاُمُوْرِ الْوَاجِبَةِ عَلَیْهِ. حَتّٰی اِذَا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، وَصَارَ الْمَالُ لِوَرَثَتِهٖ،

امام مالک نے فرمایا کہ جو فوت ہو جائے اور اُس پر نذر ہو غلام آزاد کرنے یا روزہ یا صدقہ یا اونٹ گائے کی قربانی کی، پھر اُس نے وصیت کی کہ اسے میرے مال سے پوری کر دیا جائے کیونکہ صدقہ اور قربانی تہائی مال سے ہو اور یہ دوسری وصیتوں سے مقدم ہے ماسوائے اُس کے جو ایسی ہی ضروری ہو اور یہ اس لیے ہے کہ نذر وغیرہ کے سوا اس پر اور کچھ واجب نہیں ہے اور دوسری وصیتیں نفلی ہیں واجب نہیں اور یہ سارے مال کے بجائے تہائی میں اس لیے نافذ ہیں کیونکہ اس کی سارے مال سے اجازت دی جاتی تو وفات پانے والا ایسے واجب اُمور کو مؤخر کرتا رہتا، یہاں تک کہ جب وفات ہوتی، مال وارثوں کا ہو جاتا تو

marfat.com
Marfat.com

سَمّٰى مِثْلَ هٰذِهِ الْاَشْيَآءِ الَّتِيْ لَمْ يَكُنْ يَتَقَاضَاهَا مِنْهُ مُتَقَاضٍ. فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا لَهٗ اَخَّرَ هٰذِهِ الْاَشْيَآءَ حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ مَوْتِهٖ سَمَّاهَا وَعَسٰى اَنْ يُحِيْطَ بِجَمِيْعِ مَالِهٖ فَلَيْسَ ذٰلِكَ لَهٗ

اُس وقت وہ ایسی چیزوں کو بیان کرے گا جن کا تقاضا کسی نے نہ کیا ہو۔ اگر ارشاد کا مؤخر کرنا اُس کے لیے جائز ہوتا۔ یہاں تک کہ وہ موت کے وقت انہیں بتاتا اور ہو سکتا ہے کہ وہ اُس کے تمام مال کے برابر ہو جائیں اور اُس کے لیے کچھ نہ رہے۔

۴۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْاَلُ، هَلْ يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ اَوْ يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ؟ فَيَقُوْلُ: لَا يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر سے پوچھا جاتا کہ کیا کسی کی طرف سے کوئی روزہ رکھ سکتا اور کسی کی طرف سے کوئی نماز پڑھ سکتا ہے؟ فرمایا کہ کوئی کسی کی طرف سے روزہ نہ رکھے اور کوئی کسی کی طرف سے نماز نہ پڑھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قَضَاءِ رَمَضَانَ وَالْكَفَّارَاتِ

عذر کے باعث رمضان کے روزے نہ رکھنے کا فدیہ

۴۴۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَخِيْهِ خَالِدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَفْطَرَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ رَمَضَانَ. فِيْ يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ. وَرَاٰى اَنَّهٗ قَدْ اَمْسٰى وَغَابَتِ الشَّمْسُ. فَجَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ. فَقَالَ عُمَرُ: الْخَطْبُ يَسِيْرٌ. وَقَدِ اجْتَهَدْنَا.

قَالَ مَالِكٌ: يُرِيْدُ بِقَوْلِهٖ "الْخَطْبُ يَسِيْرٌ" الْقَضَآءُ فِيْمَا نُرٰى. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ. وَخِفَّةُ مُؤْنَتِهٖ وَيَسَارَتِهٖ. يَقُوْلُ: نَصُوْمُ يَوْمًا مَكَانَهٗ.

خالد بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ابر والے دن رمضان کا روزہ افطار کر لیا۔ اُن کا خیال تھا کہ شام ہو گئی اور سورج غروب ہو گیا۔ پس ایک آدمی نے آکر بتایا کہ اے امیر المومنین! سورج نکل آیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تلافی آسان ہے ہم نے اجتہاد کیا تھا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اَلْخَطْبُ يَسِيْرٌ سے مراد قضا ہے۔ آگے اللہ بہتر جانتا ہے۔ چونکہ محنت کم ہے اس لیے فرمایا کہ اُس کی جگہ ایک روزہ رکھ لیں گے۔

۴۵۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: يَصُوْمُ قَضَآءَ رَمَضَانَ مُتَتَابِعًا مَنْ اَفْطَرَهٗ مِنْ مَرَضٍ اَوْ فِيْ سَفَرٍ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ رمضان کے روزوں کی قضا متواتر رکھے جو بیماری یا سفر کے باعث چھوڑے ہوں۔

۴۶۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ اخْتَلَفَا فِيْ قَضَآءِ رَمَضَانَ. فَقَالَ اَحَدُهُمَا: يُفَرَّقُ بَيْنَهٗ. وَقَالَ الْاٰخَرُ لَا يُفَرَّقُ بَيْنَهٗ، لَا اَدْرِيْ اَيَّتُهُمَا قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهٗ.

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ کے درمیان رمضان کے روزوں کی قضا کے بارے میں اختلاف ہوا۔ ایک کہتے تھے کہ متواتر نہیں ہیں، دوسرے کہتے تھے کہ متواتر ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ یہ کس نے کہا کہ متواتر نہیں ہیں۔

۴۷۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: مَنِ اسْتَقَآءَ وَهُوَ صَآئِمٌ. فَعَلَيْهِ الْقَضَآءُ. وَمَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ، فَلَيْسَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جو روزے کی حالت میں قصداً قے کرے تو اُس پر قضا ہے اور جسے خود بخود قے آئے تو اس پر قضا نہیں ہے۔

marfat.com
Marfat.com

عَلَيْهِ الْقَضَاءُ.

۴۸۶ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُسْأَلُ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ فَقَالَ سَعِيدٌ: أُحِبُّ إِلَيَّ أَنْ لَا يُفَرَّقَ قَضَاءُ رَمَضَانَ أَنْ يُوَالَى.

قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ: فِيمَنْ فَرَّقَ قَضَاءَ رَمَضَانَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ إِعَادَةٌ. وَذَلِكَ مُجْزِئٌ عَنْهُ. وَأُحِبُّ ذَلِكَ إِلَيَّ أَنْ يُتَابِعَ.

قَالَ مَالِكٌ: مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فِي رَمَضَانَ نَاسِيًا أَوْ نَاسِيًا، أَوْ مَا كَانَ مِنْ صِيَامٍ وَاجِبٍ عَلَيْهِ؛ فَإِنَّ عَلَيْهِ قَضَاءَ يَوْمٍ مَكَانَهُ.

۴۸۷ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَكِّيِّ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ مُجَاهِدٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ. فَجَاءَهُ إِنْسَانٌ فَسَأَلَهُ عَنْ صِيَامِ أَيَّامِ الْكَفَّارَةِ أَمُتَتَابِعَاتٍ أَمْ يَقْطَعُهَا؟ قَالَ حُمَيْدٌ: فَقُلْتُ لَهُ: نَعَمْ. يَقْطَعُهَا إِنْ شَاءَ. قَالَ مُجَاهِدٌ: لَا يَقْطَعُهَا فَإِنَّهَا فِي قِرَاءَةِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ.

قَالَ مَالِكٌ: وَأُحِبُّ إِلَيَّ أَنْ يَكُونَ، مَا سَمَّى اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ، يُصَامُ مُتَتَابِعًا.

وَسُئِلَ مَالِكٌ، عَنِ الْمَرْأَةِ تُصْبِحُ صَائِمَةً فِي رَمَضَانَ، فَتَدْفَعُ دُفْعَةً مِنْ دَمٍ عَبِيطٍ فِي غَيْرِ أَوَانِ حَيْضِهَا. ثُمَّ تَنْتَظِرُ حَتَّى تُمْسِيَ أَنْ تَرَى مِثْلَ ذَلِكَ. لَا تَرَى شَيْئًا. ثُمَّ تُصْبِحُ يَوْمًا آخَرَ فَتَدْفَعُ دُفْعَةً أُخْرَى وَهِيَ دُونَ الْأُولَى. ثُمَّ يَنْقَطِعُ ذَلِكَ عَنْهَا قَبْلَ بَيْضَتِهَا بِأَيَّامٍ. فَسُئِلَ مَالِكٌ: كَيْفَ تَصْنَعُ فِي صِيَامِهَا وَصَلَاتِهَا؟ فَقَالَ مَالِكٌ. ذَلِكَ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ. إِذَا رَأَتْهُ فَلْتُفْطِرْ. وَلْتَقْضِ مَا أَفْطَرَتْ. فَإِذَا ذَهَبَ عَنْهَا الدَّمُ فَلْتَغْتَسِلْ. وَتَصُومُ.

سعید بن مسیب سے رمضان کے روزوں کی قضا کے بارے میں پوچھا گیا تو سعید نے فرمایا: - میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ رمضان کے روزوں کی قضا متواتر ہو اور اُن روزوں میں فرق نہ رکھا جائے۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو رمضان کے روزوں کی قضا متواتر نہ رکھے تو اس پر اعادہ کرنا ضروری نہیں اور یہی کفایت کریں گے لیکن مجھے یہی پسند ہے کہ متواتر رکھے جائیں

امام مالک نے فرمایا کہ جو رمضان میں بھول چوک کر کھا پی لے یا ایسے روزے میں جو واجب تھا تو اس کی جگہ اس پر ایک روزے کی قضا ہے۔ ف

حُمید بن قیس مکّی کا بیان ہے کہ میں مجاہد کے ساتھ تھا اور وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے تو ایک آدمی نے اُن سے کفارۂ قسم کے روزوں کے بارے میں پوچھا کہ متواتر ہوں یا الگ الگ؟ حُمید کا بیان ہے کہ میں نے اس سے کہا کہ ہاں اگر چاہے تو الگ الگ رکھ لے۔ مجاہد نے فرمایا کہ الگ الگ نہ رکھے کیونکہ حضرت اُبیّ بن کعب کی قرأت میں ہے کہ متواتر تین روز

امام مالک نے فرمایا کہ میرے نزدیک بہتر یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جتنے روزوں کا ذکر فرمایا ہے وہ متواتر رکھے جائیں.

امام مالک سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو صبح اس حالت میں کرے کہ اُس نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا ہے، پھر اچانک وہ حیض کا خون دیکھتی ہے، پھر شام تک منتظر رہتی ہے کہ اسی طرح کا خون نظر آئے لیکن نظر نہیں آتا۔ دوسری روز بھی اسی طرح صبح کرتی ہے پھر اچانک خون دیکھتی ہے لیکن پہلے سے کم۔ پھر وہ بالکل بند ہو جاتا ہے۔ اور ایسا اس کے ایامِ حیض سے پہلے ہوتا ہے پس امام مالک سے پوچھا گیا کہ وہ اپنے روزوں اور نمازوں کا کیا کرے؟ امام مالک نے فرمایا کہ یہ حیض کا خون ہے اور جب اُسے دیکھے تو روزہ چھوڑ دے اور جتنے روزے چھوڑے ان کی قضا رکھے۔ جب خون بند ہو جائے تو غسل کرنا

marfat.com
Marfat.com

وَسُئِلَ عَمَّنْ اَسْلَمَ فِي اٰخِرِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ، هَلْ عَلَيْهِ قَضَاءُ رَمَضَانَ كُلِّهِ اَوْ يَجِبُ عَلَيْهِ قَضَاءُ الْيَوْمِ الَّذِي اَسْلَمَ فِيهِ، فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءُ مَا مَضٰى وَاِنَّمَا يُسْتَانَفُ الصِّيَامُ فِيمَا يُسْتَقْبَلُ وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَقْضِيَ الْيَوْمَ الَّذِي اَسْلَمَ فِيهِ.

اور اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو رمضان کے آخری روز مسلمان ہوا، کیا اس پر رمضان کے سارے روزوں کی قضا ہے یا اسی ایک دن کی جس روز کہ مسلمان ہوا؟ فرمایا کہ اس پر گزشتہ روزوں کی قضا نہیں ہے۔ اس کے لئے آئندہ کے روزے رکھنے ضروری ہیں اور میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ جس روز مسلمان ہوا اس روز کے روزے کی

بَابُ قَضَاءِ التَّطَوُّعِ

نفلی روزوں کی قضا کا بیان

۵۰۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَتَا صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ فَاُهْدِيَ لَهُمَا طَعَامٌ فَاَفْطَرَتَا عَلَيْهِ. فَدَخَلَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ. فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَبَدَرَتْنِي بِالْكَلَامِ، وَكَانَتْ بِنْتَ اَبِيهَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ. اِنِّي اَصْبَحْتُ اَنَا وَعَائِشَةُ صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ فَاُهْدِيَ اِلَيْنَا طَعَامٌ فَاَفْطَرْنَا عَلَيْهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْضِيَا مَكَانَهُ يَوْمًا اٰخَرَ.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ نے نفلی روزے رکھے ہوئے صبح کی۔ اُن کی خدمت میں کھانا پیش ہوا تو دونوں نے روزہ افطار کر لیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لے آئے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ مجھ پر سبقت لے جاتے ہوئے، اپنے والد محترم کی طرح حفصہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! صبح تک میں اور عائشہ دونوں نے نفلی روزہ رکھا ہوا تھا۔ پھر ہمارے پاس کھانا آیا تو ہم دونوں نے روزہ توڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بدلے کسی دوسرے دن کا روزہ رکھ لینا۔

قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ. مَنْ اَكَلَ اَوْ شَرِبَ سَاهِيًا اَوْ نَاسِيًا فِي صِيَامٍ تَطَوُّعٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ. وَلْيُتِمَّ يَوْمَهُ الَّذِي اَكَلَ فِيهِ اَوْ شَرِبَ وَهُوَ مُتَطَوِّعٌ. وَلَا يُفْطِرُهُ. وَلَيْسَ عَلٰى مَنْ اَصَابَهُ اَمْرٌ يَقْطَعُ صِيَامَهُ وَهُوَ مُتَطَوِّعٌ، قَضَاءٌ، اِذَا كَانَ اِنَّمَا اَفْطَرَ مِنْ عُذْرٍ، غَيْرَ مُتَعَمِّدٍ لِلْفِطْرِ. وَلَا اَرٰى عَلَيْهِ قَضَاءَ صَلٰوةٍ نَافِلَةٍ. اِذَا هُوَ قَطَعَهَا مِنْ حَدَثٍ لَا يَسْتَطِيعُ حَبْسَهُ، مِمَّا يَحْتَاجُ فِيهِ اِلَى الْوُضُوءِ. قَالَ مَالِكٌ، وَلَا يَنْبَغِي اَنْ يَدْخُلَ الرَّجُلُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ، الصَّلٰوةِ، وَالصِّيَامِ، وَالْحَجِّ وَمَا اَشْبَهَ هٰذَا مِنَ الْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ الَّتِي يَتَطَوَّعُ بِهَا النَّاسُ. فَيَقْطَعُهُ حَتّٰى يُتِمَّهُ، عَلٰى سُنَّتِهِ، اِذَا كَبَّرَ لَمْ يَنْصَرِفْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ. وَاِذَا صَامَ لَمْ يُفْطِرْ. حَتّٰى يُتِمَّ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ نے نفلی روزے رکھے ہوئے صبح کی۔ اُن کی خدمت میں کھانا پیش ہوا تو دونوں نے روزہ افطار کر لیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لے آئے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ مجھ پر سبقت لے جاتے ہوئے، اپنے والد محترم کی طرح حفصہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! صبح تک میں اور عائشہ دونوں نے نفلی روزہ رکھا ہوا تھا۔ پھر ہمارے پاس کھانا آیا تو ہم دونوں نے روزہ توڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بدلے کسی دوسرے دن کا روزہ رکھ لینا۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو نفلی روزے میں بھول چوک کر کھا پی لے تو اس پر قضا نہیں ہے اور اس روزے کو پورا کرے جس روز کھا پی لیا تھا، وہ نفلی روزہ ہے اُسے نہ توڑے اور جس کو نفلی روزے میں کوئی ایسا غیر اختیاری معاملہ پیش آجائے جو روزے کو توڑ دے تو اس کی قضا نہیں ہے جبکہ عذر کے باعث روزہ توڑا ہو نہ کہ قصداً۔ اسی طرح اُس پر نفل نماز کی قضا نہیں جس کی نماز غیر اختیاری حدث سے ٹوٹی ہو اور جس کے باعث وضو کرنا پڑتا ہو۔ امام مالک نے فرمایا کہ جب کوئی نیک کام شروع کرے جیسے نماز، روزہ، حج اور ان جیسے دوسرے نیک کام جنہیں لوگ نفلی طور پر کرتے ہیں تو انہیں طریقے کے مطابق پورا کرنے سے پہلے توڑنا مناسب نہیں ہے۔ جب تکبیر تحریمہ کہہ لے تو نماز ختم نہ کرے یہاں تک کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔ جب روزہ رکھے تو اس دن کا روزہ پورا ہونے سے پہلے نہ توڑے اور جب تلبیہ کہہ لے تو واپس نہ لوٹے یہاں تک کہ

marfat.com
Marfat.com

صَوْمَ يَوْمِهِ. وَإِذَا أَهَلَّ لَمْ يَرْجِعْ حَتّٰى يُتِمَّ حَجَّهُ. وَإِذَا دَخَلَ فِي الطَّوَافِ لَمْ يَقْطَعْهُ حَتّٰى يُتِمَّ سُبُوعَهُ. وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَتْرُكَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا إِذَا دَخَلَ فِيهِ حَتّٰى يَقْضِيَهُ. إِلَّا مِنْ أَمْرٍ يَعْرِضُ لَهُ. مِمَّا يَعْرِضُ لِلنَّاسِ مِنَ الْأَسْقَامِ الَّتِي يُعْذَرُونَ بِهَا. وَالْأُمُورِ الَّتِي يُعْذَرُونَ بِهَا. وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ. وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ. فَعَلَيْهِ إِتْمَامُ الصِّيَامِ. كَمَا قَالَ اللّٰهُ. وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى. وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ. فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا أَهَلَّ بِالْحَجِّ تَطَوُّعًا. وَقَدْ قَضَى الْفَرِيضَةَ. لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَتْرُكَ الْحَجَّ بَعْدَ أَنْ دَخَلَ فِيهِ. وَيَرْجِعَ حَلَالًا مِنَ الطَّرِيقِ. وَكُلُّ أَحَدٍ دَخَلَ فِي نَافِلَةٍ، فَعَلَيْهِ إِتْمَامُهَا إِذَا دَخَلَ فِيهَا كَمَا يُتِمُّ الْفَرِيضَةَ. وَهٰذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ.

حج پورا کرلے اور جب طواف کرنے لگے تو سات پھیرے پورے ہونے تک نہ چھوڑے اسی طرح جس کام کو شروع کرے تو پورا ہونے سے پہلے چھوڑنا مناسب نہیں ہے ماسوائے اس کے کہ کوئی ایسا عارضہ پیش آجائے جو مجبور کر کے رکھ دیتا ہے یعنی ایسی بیماریاں جو مجبور کر دیں اور ایسے معاملے جو معذور بنا دیں اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: "اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے تمہارے لیے سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے فجر کے وقت، پھر روزہ پورا کرو رات تک"۔ پس اس پر روزے کا پورا کرنا ضروری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نیز ارشادِ خداوندی ہے: "حج اور عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو"۔ پس اگر کوئی نفلی حج کا تلبیہ کہہ لے اور فرض حج ادا کر چکا ہو، تو حج شروع کر کے اس کو ترک کرنا مناسب نہیں ہے یہ کہ راستے ہی سے واپس لوٹ آئے اور جو بھی نفلی عبادت شروع کرے تو شروع کرنے کے بعد اس کا پورا کرنا ضروری ہو جاتا ہے جیسے فرض کو پورا کیا جاتا ہے اور جو کچھ میں نے سُنا یہ اُن میں سے بہت ہی اچھا ہے۔

بَابُ فِدْيَةٌ مَنْ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ مِنْ عِلَّةٍ

عذر کے باعث رمضان کے روزے نہ رکھنے کا فدیہ

۵۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَبِرَ حَتّٰى كَانَ لَا يَقْدِرُ عَلَى الصِّيَامِ فَكَانَ يَفْتَدِي.

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا أَرٰى ذٰلِكَ وَاجِبًا. وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَفْعَلَهُ إِذَا كَانَ قَوِيًّا عَلَيْهِ. فَمَنْ فَدٰى فَإِنَّمَا هُوَ طَعَامٌ، مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ، مُدَّ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت انس بن مالک اتنے بوڑھے ہو گئے کہ روزہ نہیں رکھ سکتے تھے تو فدیہ دیا کرتے تھے۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ واجب نہیں ہے اور میرے نزدیک فدیہ دینا اسی کے لیے بہتر ہے جو اس کی طاقت رکھتا ہو پس جو فدیہ دے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مُد کے برابر ہر روز کے بدلے کھانا کھلائے۔

۵۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ إِذَا خَافَتْ عَلٰى وَلَدِهَا وَاشْتَدَّ عَلَيْهَا الصِّيَامُ: قَالَ: تُفْطِرُ وَتُطْعِمُ، مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ، مِسْكِينًا. مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمر سے حاملہ عورت کے بارے میں پوچھا گیا جب کہ وہ حمل کے بارے میں ڈرے اور روزہ اس پر شاق گزرے، فرمایا وہ روزہ نہ رکھے اور ہر روز کے بدلے میں مسکین کو ایک مُد کھانا کھلا دے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

marfat.com
Marfat.com

بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَالِكٌ. وَاَهْلُ الْعِلْمِ يَرَوْنَ عَلَيْهَا الْقَضَآءَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ. فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ. وَيَرَوْنَ ذٰلِكَ مَرَضًا مِنَ الْاَمْرَاضِ مَعَ الْخَوْفِ عَلٰى وَلَدِهَا.

۵۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ، مَنْ كَانَ عَلَيْهِ قَضَآءُ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقْضِهٖ. وَهُوَ قَوِيٌّ عَلٰى صِيَامِهٖ، حَتّٰى جَآءَ رَمَضَانُ آخَرُ. فَاِنَّهٗ يُطْعِمُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ، مِسْكِيْنًا مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ. وَعَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ الْقَضَآءُ.

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ: اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلُ ذٰلِكَ.

بَابُ ۲۰ جَامِعُ قَضَآءِ الصِّيَامِ

۵۴۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ. اِنْ كَانَ لَيَكُوْنُ عَلَيَّ الصِّيَامُ مِنْ رَمَضَانَ. فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَصُوْمُهٗ حَتّٰى يَاْتِيَ شَعْبَانُ.

بَابُ ۲۱ صِيَامُ الْيَوْمِ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ

۵۵ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ. اَنَّهٗ سَمِعَ اَهْلَ الْعِلْمِ يَنْهَوْنَ اَنْ يُصَامَ الْيَوْمُ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ مِنْ شَعْبَانَ. اِذَا نَوٰى بِهٖ صِيَامَ رَمَضَانَ. وَيَرَوْنَ اَنَّ عَلٰى مَنْ صَامَهٗ، عَلٰى غَيْرِ رُؤْيَةٍ، ثُمَّ جَآءَ الثَّبْتُ اَنَّهٗ مِنْ رَمَضَانَ. اَنَّ عَلَيْهِ قَضَآءَهٗ. وَلَا يَرَوْنَ بِصِيَامِهٖ تَطَوُّعًا. بَاْسًا.

قَالَ مَالِكٌ. وَهٰذَا الْاَمْرُ عِنْدَنَا. وَالَّذِيْ

علیہ وسلم کے مذہب

امام مالک نے فرمایا کہ اہل علم کے نزدیک اس پر قضا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے اور وہ بچے کے متعلق اُس خوف کو ایک بیماری ہی شمار کرتے ہیں

قاسم بن محمد فرمایا کرتے کہ جس پر رمضان کے روزوں کی قضا ہو اور وہ روزے رکھنے پر قادر ہوتے ہوئے نہ رکھے یہاں تک کہ اگلا رمضان آجائے تو ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے یا ایک مُد گندم دے اس کے ساتھ ہی اُس پر قضا بھی ہے۔

امام مالک کو سعید بن جُبیر سے بھی یہی با پہنچی۔

روزوں کی قضا کے بارے میں

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اگر میرے اُوپر رمضان کے روزے ہوتے تو میں قضا نہ رکھ سکتی یہاں تک شعبان کا مہینہ آجاتا۔

یومِ شک کے روزے کا بیان

امام مالک نے اہل علم سے سُنا کہ وہ شک کے روز رکھنے سے منع فرماتے تھے کہ شعبان کا دن ہو اور اس رمضان کے روزے کی نیت کی جائے جس نے بغیر دیکھے روزہ رکھ لیا اور ثبوت آیا کہ وہ رمضان کا روزہ تب بھی اُس پر اُس روزے کی قضا ہے اور وہ نفلی روزہ رکھنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے تھے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارا یہی موقف ہے اور میں

marfat.com

Marfat.com

أَدْرَكْتُ عَلَيْهِ أَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا.

باب ۲۲ جَامِعُ الصِّيَامِ

روزے کے بارے میں دیگر روایات

۵۶۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ. وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ. وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ. وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب نہیں چھوڑیں گے اور چھوڑ دیتے تو ہم کہتے کہ اب نہیں رکھیں گے اور رمضان کے علاوہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پورے مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوں۔

۵۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الصِّيَامُ جُنَّةٌ. فَإِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ صَائِمًا، فَلَا يَرْفُثْ. وَلَا يَجْهَلْ. فَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ. إِنِّي صَائِمٌ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ روزہ ڈھال ہے، تو جب تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو یا وہ گوئی اور جہالت کی بات نہ کرے اور اگر کوئی اس سے لڑے یا اسے گالیاں دے تو کہہ دینا چاہیے کہ میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں

۵۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ. لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ. كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ. إِلَّا الصِّيَامَ فَهُوَ لِي. وَأَنَا أَجْزِي بِهِ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ وہ اپنی شہوتِ نفسانی، کھانا اور پینا میری وجہ سے چھوڑتا ہے، پس روزہ صرف میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں خود دوں گا۔ ہر نیکی کا ثواب دس سے سات سو

۵۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ. عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ. وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ. وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ.

ابوسہل بن مالک نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آجائے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے،

۶۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَهْلَ الْعِلْمِ لَا يَكْرَهُونَ السِّوَاكَ لِلصَّائِمِ فِي رَمَضَانَ فِي سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ النَّهَارِ. لَا فِي أَوَّلِهِ وَلَا فِي آخِرِهِ. وَلَمْ

امام مالک نے اہل علم سے سنا کہ وہ رمضان میں روزہ دار کے لیے مسواک کرنے کو ناپسند نہیں کرتے تھے خواہ دن کی کسی ساعت میں ہو، دن کے پہلے حصے میں یا آخری میں اور میں نے

marfat.com
Marfat.com

أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُ ذَلِكَ فَيَنْهَى عَنْهُ.

قَالَ يَحْيَى: وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ: فِي صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ: إِنَّهُ لَمْ يَرَ أَحَدًا مِمَّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ يَصُومُهَا. وَلَمْ يَبْلُغْنِي ذَلِكَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ السَّلَفِ. وَإِنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ ذَلِكَ وَيَخَافُونَ بِدْعَتَهُ. وَأَنْ يُلْحِقَ بِرَمَضَانَ مَا لَيْسَ مِنْهُ، أَهْلُ الْجَهَالَةِ وَالْجَفَاءِ. لَوْ رَأَوْا أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ أَخَذُوا بِذَلِكَ وَرُخِّصَ فِيهِ عِنْدَهُمْ، وَرَأَوْهُمْ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ.

وَقَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ: لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِمَّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ. وَمَنْ يُقْتَدَى بِهِ يَنْهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. وَصِيَامُهُ حَسَنٌ. وَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَصُومُهُ. وَأَرَاهُ كَانَ يَتَحَرَّاهُ.

کسی صاحب علم سے نہیں سنا جو اسے ناپسند کرے یا اس سے منع کرے۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام مالک کو عید الفطر کے بعد چھ روزوں کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے کسی صاحب علم اور صاحب فقہ کو یہ روزے رکھتے نہیں دیکھا اور سلف کے کسی ایک فرد سے یہ بات مجھ تک نہیں پہنچی بلکہ اہل علم اسے مکروہ جانتے اور اس بدعت سے بچتے ہیں کہ جہلا انہیں رمضان کے ساتھ نہ ملا دیں بلکہ یہ اس کا جزو نہیں ہیں جہلا اہل علم کو دیکھ کر رخصت پائیں گے جبکہ وہ انہیں ایسا کرتے ہوئے

یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے علم و فقہ والے کسی ایک سے بھی نہیں سنا۔ جس کی پیروی کی جاتی ہو کہ وہ جمعہ کے روزے سے منع کرے اور اس کا روزہ رکھنا بہتر ہے اور میں نے بعض اہل علم کو اس کا روزہ رکھتے دیکھا اور وہ اس روز کا خیال رکھا کرتے تھے۔

بَابُ ٢٣ مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کا بیان

٦١ - حَدَّثَنِي زِيَادٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْوُسْطَ مِنْ رَمَضَانَ. فَاعْتَكَفَ عَامًا. حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ فِيهَا مِنْ صُبْحِهَا مِنِ اعْتِكَافِهِ. قَالَ: "مَنِ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ. وَقَدْ رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ. ثُمَّ أُنْسِيتُهَا. وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ مِنْ صُبْحِهَا فِي مَاءٍ وَطِينٍ. فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ. وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ".

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَمُطِرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ. وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ. فَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللّٰهِ

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا کرتے۔ ایک سال آپ نے اعتکاف کیا تو جب اکیسویں رات ہوئی جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے باہر آیا کرتے تھے تو فرمایا کہ جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے تو اسے چاہیے کہ آخری عشرے کا اعتکاف کرے اور آج رات میں نے شب قدر کو دیکھا لیکن پھر مجھے بھلا دی گئی اور میں نے دیکھا کہ اس کی صبح کو میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں پس اُسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ اُس رات بارش ہوئی اور مسجد کی چھت پتوں اور شاخوں کی تھی۔

حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ میری آنکھوں نے دیکھا کہ

marfat.com
Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ اَثَرُ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ. مِنْ صُبْحِ لَيْلَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کا نشان تھا یعنی اکیسویں رات

٦٢ - وَحَدَّثَنِيْ زِيَادٌ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ".

عُرْوَہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو۔

٦٣ - وَحَدَّثَنِيْ زِيَادٌ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کیا کرو۔

٦٤ - وَحَدَّثَنِيْ زِيَادٌ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُنَيْسٍ الْجُهَنِيَّ، قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ رَجُلٌ شَاسِعُ الدَّارِ. فَمُرْنِيْ لَيْلَةً اَنْزِلُ لَهَا. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَنْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ".

حضرت عبداللہ بن اُنیس جہنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرا گھر بہت دور ہے میرے لئے ٹھہرنے کی رات مقرر فرما دیجئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ رمضان کی تئیسویں رات کو ٹھہرا کرو۔

٦٥ - وَحَدَّثَنِيْ زِيَادٌ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ اَنَّهٗ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ: "اِنِّيْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِيْ رَمَضَانَ. حَتّٰى تَلَاحٰى رَجُلَانِ. فَرُفِعَتْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ. وَالْخَامِسَةِ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے رمضان کی وہ رات دکھائی گئی لیکن دو آدمیوں نے شور کیا تو اٹھالی گئی۔ اب اُسے انتیسویں، ستائیسویں اور پچیسویں راتوں میں تلاش کیا کرو۔

٦٦ - وَحَدَّثَنِيْ زِيَادٌ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ اَنَّ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ. فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنِّيْ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ. فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ بعض صحابۂ کرام کو شب قدر خواب کے اندر آخری سات راتوں میں دکھائی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے خواب کی طرح میں نے بھی آخری سات راتوں میں دیکھی ہے۔ پس جو اُسے تلاش کرے تو آخری سات راتوں میں ڈھونڈے۔

marfat.com

Marfat.com

٦٧ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ سَمِعَ مَنْ يَثِقُ بِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَ أَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَهُ، أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ، فَكَأَنَّهُ تَقَاصَرَ أَعْمَارَ أُمَّتِهِ أَنْ لَا يَبْلُغُوا مِنَ الْعَمَلِ، مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ غَيْرُهُمْ فِي طُولِ الْعُمُرِ. فَأَعْطَاهُ اللَّهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ.

امام مالک نے ایک معتبر صاحب علم کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو پہلے لوگوں کی عمریں دکھائی گئیں یا ان میں سے جو اللہ نے چاہا تو آپ نے اپنی امت کی عمروں کو کم سمجھا کہ یہ عمل میں وہاں تک نہیں پہنچیں گے جہاں تک وہ لمبی عمروں کے باعث پہنچے تو اللہ نے ہزار مہینوں سے بہتر شب قدر عطا فرمادی

٦٨ - وَحَدَّثَنِي زِيَادٌ عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُولُ: مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَدْ أَخَذَ بِحَظِّهِ مِنْهَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے جو شب قدر کی نماز عشا میں شامل ہوا تو اُس نے شب قدر کا ثواب حاصل کر لیا۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

۱۸۔ كِتَابُ الْاِعْتِكَافِ

کتاب الاعتکاف

بَابُ ذِكْرِ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِيْ اِلَيَّ رَاْسَهٗ فَاَرَجِّلُهٗ. وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ.

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے تو سر مبارک میری جانب جھکا دیتے اور میں کنگھی کر دیتی۔ آپ کسی ضرورت کے تحت کاشانۂ اقدس میں تشریف نہیں لاتے تھے۔

۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ اِذَا اعْتَكَفَتْ، لَا تَسْاَلُ عَنِ الْمَرِيْضِ. اِلَّا وَهِيَ تَمْشِيْ. لَا تَقِفُ.

عمرہ بنتِ عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا جب اعتکاف میں ہوتیں تو کسی کی عیادت نہ کرتیں مگر چلتے چلتے اور ٹھہرتی نہ تھیں۔

قَالَ مَالِكٌ: لَا يَاْتِي الْمُعْتَكِفُ حَاجَتَهٗ. وَلَا يَخْرُجُ لَهَا. وَلَا يُعِيْنُ اَحَدًا. اِلَّا اَنْ يَخْرُجَ لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ. وَلَوْ كَانَ خَارِجًا لِحَاجَةِ اَحَدٍ، لَكَانَ اَحَقَّ مَا يَخْرُجُ اِلَيْهِ عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَالصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَائِزِ وَاتِّبَاعُهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ معتکف اپنی کسی ضرورت کے لیے نہ جائے، نہ اُس کے لیے نکلے، نہ کسی کی مدد کرے مگر ضروری حاجت کے لیے نکلے۔ اگر کسی حاجت کے لیے نکلنا درست ہوتا تو بیمار کی عیادت، نماز جنازہ اور جنازے کے ساتھ جانے کا زیادہ حق ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: لَا يَكُوْنُ الْمُعْتَكِفُ مُعْتَكِفًا حَتّٰى يَجْتَنِبَ مَا يَجْتَنِبُ الْمُعْتَكِفُ. مِنْ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ. وَدُخُوْلِ الْبَيْتِ، اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ.

امام مالک نے فرمایا کہ معتکف اس وقت تک معتکف شمار نہیں ہوتا جب تک اُن باتوں سے نہ بچے جن سے اعتکاف میں بچا جاتا ہے جیسے بیمار کی عیادت، نماز جنازہ، گھروں میں جانا، ماسوائے انسانی ضرورت کے۔

۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ

امام مالک نے ابن شہاب سے معتکف کے بارے میں پوچھا

marfat.com

Marfat.com

عَنِ الرَّجُلِ يَعْتَكِفُ. هَلْ يَدْخُلُ لِحَاجَتِهِ تَحْتَ سَقْفٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ، الْأَمْرُ عِنْدَنَا الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ. أَنَّهُ لَا يُكْرَهُ الْاِعْتِكَافُ فِي كُلِّ مَسْجِدٍ يُجَمَّعُ فِيهِ. وَلَا أُرَاهُ كُرِهَ الْاِعْتِكَافُ فِي الْمَسَاجِدِ الَّتِي لَا يُجَمَّعُ فِيهَا. إِلَّا كَرَاهِيَةَ أَنْ يَخْرُجَ الْمُعْتَكِفُ مِنْ مَسْجِدِهِ الَّذِي اعْتَكَفَ فِيهِ، إِلَى الْجُمُعَةِ أَوْ يَدَعَهَا. فَإِنْ كَانَ مَسْجِدًا لَا يُجَمَّعُ فِيهِ الْجُمُعَةُ، وَلَا يَجِبُ عَلَى صَاحِبِهِ إِتْيَانُ الْجُمُعَةِ فِي مَسْجِدٍ سِوَاهُ، فَإِنِّي لَا أَرَى بَأْسًا بِالْاِعْتِكَافِ فِيهِ. لِأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ. فَعَمَّ اللّٰهُ الْمَسَاجِدَ كُلَّهَا وَلَمْ يَخُصَّ شَيْئًا مِنْهَا.

قَالَ مَالِكٌ، فَمِنْ هُنَالِكَ جَازَ لَهُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْمَسَاجِدِ، الَّتِي لَا يُجَمَّعُ فِيهَا الْجُمُعَةُ. إِذَا كَانَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ إِلَى الْمَسْجِدِ الَّذِي تُجَمَّعُ فِيهِ الْجُمُعَةُ.

قَالَ مَالِكٌ، وَلَا يَبِيتُ الْمُعْتَكِفُ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي اعْتَكَفَ فِيهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ خِبَاؤُهُ فِي رَحْبَةٍ مِنْ رِحَابِ الْمَسْجِدِ.

وَلَمْ أَسْمَعْ أَنَّ الْمُعْتَكِفَ يَضْرِبُ بِنَاءً يَبِيتُ فِيهِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ. أَوْ فِي رَحْبَةٍ مِنْ رِحَابِ الْمَسْجِدِ.

وَمِمَّا يَدُلُّ أَنَّهُ لَا يَبِيتُ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ، قَوْلُ عَائِشَةَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ.

وَلَا يَعْتَكِفُ فَوْقَ ظَهْرِ الْمَسْجِدِ. وَلَا فِي الْمَنَارِ يَعْنِي الصَّوْمَعَةَ.

وَقَالَ مَالِكٌ: يَدْخُلُ الْمُعْتَكِفُ الْمَكَانَ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِيهِ، قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِي يُرِيدُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِيهَا حَتَّى يَسْتَقْبِلَ

کہ کیا وہ حاجت کے تحت چھت والے مکان میں جا سکتا ہے فرمایا، ہاں اس میں کوئی حرج نہیں۔

امام مالک نے فرمایا: ہمارا موقف یہ ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ہر وہ مسجد جس میں جمعہ ہوتا ہے اس کے اندر اعتکاف مکروہ نہیں ہے اور میرے نزدیک تو اعتکاف ان میں بھی مکروہ نہیں جن میں جمعہ نہیں ہوتا۔ کراہیت اس میں ہے کہ معتکف کو جمعہ کے لئے مسجد سے نکلنا پڑے گا اور اُسے چھوڑے گا۔ اگر ایسی مسجد ہو جس میں جمعہ نہیں ہوتا لیکن معتکف پر جمعہ واجب نہیں کہ کسی دوسری مسجد میں جانا پڑے تو میرے نزدیک اُس کے اندر اعتکاف بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "اور تم اعتکاف میں ہو مسجدوں کے اندر" (۲: ۱۸۷) پس اللہ تعالیٰ نے تمام مساجد کو عام رکھا ہے اور

امام مالک نے فرمایا کہ اس سے جواز معلوم ہوا ایسی مسجد میں اعتکاف کرنے کا جس میں جمعہ نہیں ہوتا جبکہ معتکف پر وہاں سے ایسی مسجد کی طرف جانا واجب نہ ہو جہاں جمعہ ہوتا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ معتکف رات نہ گزارے مگر اسی مسجد میں جس کے اندر اعتکاف بیٹھا ہے یا مسجد کے کسی خیمے میں۔

اور میں نے نہیں سُنا کہ معتکف رات بسر کرنے کے لیے خیمہ لگوائے مگر مسجد میں یا مسجد کے خیموں میں سے کسی خیمے میں۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رات نہ گزاری جائے مگر مسجد میں۔ حضرت عائشہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب معتکف ہوتے تو آستانہ عالیہ میں تشریف نہ لے جاتے مگر انسانی مسجد کی چھت پر اور مینار پر اعتکاف نہیں بیٹھنا چاہیے۔

امام مالک نے فرمایا کہ معتکف نے جس مکان میں اعتکاف بیٹھنا ہے تو اُس میں سورج غروب ہونے سے پہلے داخل ہو جائے تاکہ جس رات میں اعتکاف شروع کرنا ہے اُس پوری رات کے اعتکاف

marfat.com
Marfat.com

بِاعْتِكَافِهِ أَقَلَّ اللَّيْلَةِ الَّتِي يُرِيدُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِيهَا
وَالْمُعْتَكِفُ مُشْتَغِلٌ بِاعْتِكَافِهِ لَا يَعْرِضُ لِغَيْرِهِ
مِمَّا يَشْتَغِلُ بِهِ مِنَ التِّجَارَاتِ، أَوْ غَيْرِهَا وَلَا بَأْسَ
بِأَنْ يَأْمُرَ الْمُعْتَكِفُ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ بِضَيْعَتِهِ، وَ
وَمَصْلَحَةِ أَهْلِهِ، وَأَنْ يَأْمُرَ بِبَيْعِ مَالِهِ أَوْ بِشَيْءٍ
لَا يَشْغَلُهُ فِي نَفْسِهِ، فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا كَانَ خَفِيفًا،
أَنْ يَأْمُرَ بِذَلِكَ مَنْ يَكْفِيهِ إِيَّاهُ.

قَالَ مَالِكٌ: لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ
يَذْكُرُ فِي الِاعْتِكَافِ عَمَلٌ مِنَ الْأَعْمَالِ مِثْلُ الصَّلَاةِ
وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ. وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ مِنَ الْأَعْمَالِ. مَا
كَانَ مِنْ ذَلِكَ فَرِيضَةً أَوْ نَافِلَةً. فَمَنْ دَخَلَ فِي شَيْءٍ
مِنْ ذَلِكَ فَإِنَّمَا يَعْمَلُ بِمَا مَضَى مِنَ السُّنَّةِ. وَلَيْسَ
لَهُ أَنْ يُحْدِثَ فِي ذَلِكَ غَيْرَ مَا مَضَى عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ
لَا مِنْ شَرْطٍ يَشْتَرِطُهُ وَلَا يَبْتَدِعُهُ وَقَدِ اعْتَكَفَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَرَفَ الْمُسْلِمُونَ
سُنَّةَ الِاعْتِكَافِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَالِاعْتِكَافُ وَالْجِوَارُ سَوَاءٌ.
وَالِاعْتِكَافُ لِلْقَرَوِيِّ وَالْبَدَوِيِّ سَوَاءٌ.

کا ثواب پائے۔ معتکف اعتکاف کے کاموں میں مشغول رہے اور دوسرے کاموں کی طرف متوجہ نہ ہو جیسے تجارت وغیرہ اور اس میں حرج نہیں کہ اپنی کسی حاجت یا چیز کے لیے کہے اور اپنے گھر والوں کی بہتری یا اپنے مال کو بیچنے کے لئے کہنا یا کسی ایسی چیز کے لیے جس میں اس کا دل مشغول نہ ہو۔ اگر کام ہلکا ہے تو کوئی حرج نہیں کہ اُس کے لیے دوسروں سے کہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے کسی صاحب علم سے نہیں سُنا کہ اس نے اعتکاف کے بارے میں کوئی شرط بیان کی ہو کیونکہ اعتکاف بھی نماز، روزہ اور حج وغیرہ اعمال کی طرح ایک عمل ہے یا اُن سے مشابہت رکھنے والا عمل، خواہ وہ فرض عبادت ہو یا نفلی۔ پس جو ان میں سے کوئی کام کرے تو اسے چاہیے کہ سنّت ماضیہ کے مطابق کرے اور یہ اُسے حق نہیں ہے کہ مسلمانوں کے پرانے طریقے کو چھوڑ کر اُس میں جدت پیدا کرے اور نہ کوئی جدید شرط عائد کرنی چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اعتکاف کیا اور مسلمانوں نے اعتکاف کا طریقہ سیکھ لیا

امام مالک نے فرمایا کہ اعتکاف اور جوار ایک ہی چیز ہے نیز شہری اور دیہاتی کا اعتکاف ایک جیسا ہے۔

باب ۲ مَا لَا يَجُوزُ الِاعْتِكَافُ إِلَّا بِهِ

جن چیزوں کے بغیر اعتکاف درست نہیں

۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ
بْنَ مُحَمَّدٍ، وَنَافِعًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَا: لَا
اعْتِكَافَ إِلَّا بِصِيَامٍ. بِقَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ
وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ
الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ
وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ. فَإِنَّمَا
ذَكَرَ اللَّهُ الِاعْتِكَافَ مَعَ الصِّيَامِ.

قَالَ مَالِكٌ. وَعَلَى ذَلِكَ، الْأَمْرُ عِنْدَنَا. أَنَّهُ
لَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصِيَامٍ.

قاسم بن محمد اور نافع دونوں حضرات نے فرمایا کہ نہیں ہے اعتکاف مگر روزے کے ساتھ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: "اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر۔ پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو" (۲:۱۸۷) یہاں اللہ تعالیٰ نے اعتکاف کا ذکر روزے کے ساتھ فرمایا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک بھی یہی حکم ہے کہ نہیں ہے اعتکاف مگر روزے کے ساتھ۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ خُرُوْجِ الْمُعْتَكِفِ لِلْعِيْدِ

۵۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اعْتَكَفَ. فَكَانَ يَذْهَبُ لِحَاجَتِهٖ تَحْتَ سَقِيْفَةٍ فِيْ حُجْرَةٍ مُغْلَقَةٍ فِيْ دَارِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ. ثُمَّ لَا يَرْجِعُ حَتّٰى يَشْهَدَ الْعِيْدَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ.

۶۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ زِيَادٍ عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ رَاٰى بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ، اِذَا اعْتَكَفُوا الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، لَا يَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهَالِيْهِمْ. حَتّٰى يَشْهَدُوا الْفِطْرَ مَعَ النَّاسِ

قَالَ زِيَادٌ، قَالَ مَالِكٌ: وَبَلَغَنِيْ ذٰلِكَ عَنْ اَهْلِ الْفَضْلِ الَّذِيْنَ مَضَوْا. وَهٰذَا اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ.

باب قَضَاءُ الْاِعْتِكَافِ

۷۔ حَدَّثَنِيْ زِيَادٌ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ فِيْهِ. وَجَدَ اَخْبِيَةً: خِبَاءَ عَائِشَةَ. وَخِبَاءَ حَفْصَةَ. وَخِبَاءَ زَيْنَبَ. فَلَمَّا رَاٰهَا سَاَلَ عَنْهَا. فَقِيْلَ لَهٗ: هٰذَا خِبَاءُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْبِرَّ تَقُوْلُوْنَ بِهِنَّ؟" ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتّٰى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ.

وَسُئِلَ مَالِكٌ، عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ لِعُكُوْفٍ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. فَاَقَامَ يَوْمًا اَوْ يَوْمَيْنِ. ثُمَّ مَرِضَ فَخَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ. اَيَجِبُ

معتکف کا نمازِ عید کے لیے نکلنا

سمی مولیٰ ابوبکر سے روایت ہے کہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن اعتکاف میں ہوتے تو قضائے حاجت کے لیے ایک چھت والے بند حجرے میں جاتے جو حضرت خالد بن ولید کے گھر میں تھا اور اس کے علاوہ باہر نہ نکلتے یہاں تک کہ مسلمانوں کے ساتھ عید میں شامل ہوتے۔

امام مالک نے بعض اہل علم کو دیکھا کہ جب وہ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے تو اپنے گھر والوں کے پاس نہ جاتے یہاں تک کہ لوگوں کے ساتھ عید الفطر کی نماز پڑھ لیتے۔

امام مالک نے بعض اہل علم کو دیکھا کہ جب وہ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے تو اپنے گھر والوں کے پاس نہ جاتے یہاں تک کہ لوگوں کے ساتھ عید الفطر کی نماز پڑھ لیتے۔

اعتکاف کی قضا کا بیان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعتکاف کا ارادہ کیا۔ جب اس مکان کی طرف گئے جس میں اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ تھا تو وہاں خیمے دیکھے جو حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب کے تھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کیا تم کہتے ہو کہ نیکی ان کے ساتھ ہے؟ پھر آپ واپس لوٹ گئے اور اعتکاف نہ بیٹھے یہاں تک کہ شوال کے دس روز معتکف رہے۔

امام مالک سے اُس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرنے کے لیے مسجد میں داخل ہوا۔ پھر ایک یا دو روز ٹھہرنے کے بعد بیمار پڑ گیا تو مسجد

marfat.com
Marfat.com

عَلَيْهِ اَنْ يَعْتَكِفَ مَا بَقِيَ مِنَ الْعَشْرِ، اِذَا صَحَّ. اَمْ لَا يَجِبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ. وَفِي اَيِّ شَهْرٍ يَعْتَكِفُ. اِنْ وَجَبَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ مَالِكٌ. يَقْضِي مَا وَجَبَ عَلَيْهِ مِنْ عُكُوْفٍ. اِذَا صَحَّ فِي رَمَضَانَ اَوْ غَيْرِهٖ.

وَقَدْ بَلَغَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ الْعُكُوْفَ فِي رَمَضَانَ. ثُمَّ رَجَعَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتّٰى اِذَا ذَهَبَ رَمَضَانُ، اِعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ.

وَالْمُتَطَوِّعُ فِي الْاِعْتِكَافِ فِي رَمَضَانَ، وَالَّذِي عَلَيْهِ الْاِعْتِكَافُ، اَمْرُهُمَا وَاحِدٌ. فِيْمَا يَحِلُّ لَهُمَا وَيَحْرُمُ عَلَيْهِمَا. وَلَمْ يَبْلُغْنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِعْتِكَافُهُ اِلَّا تَطَوُّعًا.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْمَرْاَةِ. اِنَّهَا اِذَا اعْتَكَفَتْ ثُمَّ حَاضَتْ فِي اعْتِكَافِهَا. اِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِهَا. فَاِذَا طَهُرَتْ رَجَعَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ. اَيَّةَ سَاعَةٍ طَهُرَتْ ثُمَّ تَبْنِي عَلٰى مَا مَضٰى مِنَ اعْتِكَافِهَا. وَمِثْلُ ذٰلِكَ، الْمَرْاَةُ يَجِبُ عَلَيْهَا صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَتَحِيْضُ، ثُمَّ تَطْهُرُ. فَتَبْنِي عَلٰى مَا مَضٰى مِنْ صِيَامِهَا. وَلَا تُؤَخِّرُ ذٰلِكَ.

۸۔ وَحَدَّثَنِي زِيَادٌ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْهَبُ لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ فِي الْبُيُوْتِ.

قَالَ مَالِكٌ، لَا يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ مَعَ جَنَازَةِ اَبَوَيْهِ، وَلَا مَعَ غَيْرِهَا.

بَابُ النِّكَاحِ فِي الْاِعْتِكَافِ

۹۔ قَالَ مَالِكٌ: لَا بَاْسَ بِنِكَاحِ الْمُعْتَكِفِ نِكَاحَ الْمِلْكِ. مَا لَمْ يَكُنِ الْمَسِيْسُ. وَالْمَرْاَةُ الْمُعْتَكِفَةُ اَيْضًا، تُنْكَحُ نِكَاحَ الْخُطْبَةِ. مَا لَمْ يَكُنِ الْمَسِيْسُ. وَيَحْرُمُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ مِنْ اَهْلِهِ بِاللَّيْلِ، مَا يَحْرُمُ

سے چلا گیا۔ اُس پر دس میں سے باقی دنوں کا اعتکاف واجب ہے، جب کہ تندرست ہو جائے یا واجب نہیں ہے؟ اور اگر یہ اُس پر واجب ہے تو کون سے مہینے میں اعتکاف کرے؟ امام مالک نے فرمایا کہ جو دن نہ گئے ہیں اُن کی قضا کرے جبکہ وہ تندرست ہو جائے، خواہ رمضان میں قضا کرے یا دوسرے مہینوں میں اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں اعتکاف کا ارادہ کیا پھر واپس لوٹ گئے اور اعتکاف نہ فرمایا، یہاں تک کہ جب رمضان گزر گیا تو شوال میں دس روز اعتکاف کیا۔

رمضان میں نفلی اعتکاف ہو یا فرض اعتکاف، دونوں کا حکم یکساں ہے، جو حلال ہیں وہ دونوں میں اور جو حرام ہیں وہ دونوں میں اور مجھے اِس کے سوا اور کوئی خبر نہیں پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعتکاف نفلی ہی ہوتا تھا۔

امام مالک نے اُس عورت کے بارے میں فرمایا جس نے اعتکاف کیا، پھر اعتکاف میں حیض آگیا تو وہ اپنے گھر لوٹ جائے اور جب پاک ہو تو مسجد میں واپس آجائے، جس وقت بھی پاک ہو، پھر اپنے پچھلے اعتکاف پر بنا کرے اور اسی عورت کے مانند جس عورت پر دو مہینے کے متواتر روزے واجب ہوں اور اُسے حیض آجائے تو پاک ہونے پر اپنے گذشتہ روزوں پر بنا کرے اور اس میں تاخیر بالکل نہ کرے۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انسانی ضرورت کے تحت گھروں میں جایا کرتے تھے۔

امام مالک نے فرمایا کہ معتکف اپنے والدین یا دوسرے کے جنازے کے ساتھ نہ جائے۔

اعتکاف میں نکاح کرنا

امام مالک نے فرمایا کہ اگر معتکف اپنا نکاح کرے تو کوئی ڈر نہیں لیکن ہاتھ نہ لگایا جائے، اسی طرح اعتکاف والی عورت کا معاملہ ہے جب کہ ہاتھ نہ لگایا جائے اور معتکف پر رات میں بھی وہی چیزیں حرام ہیں جو اُس کے لیے دن میں حرام ہیں

marfat.com
Marfat.com

عَلَيْهِ مِلْهُنَّ بِالنَّهَارِ.

قَالَ يَحْيٰى، قَالَ زِيَادٌ، قَالَ مَالِكٌ، وَلَا يَصِلُ لِرَجُلٍ اَنْ يَمَسَّ امْرَاتَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ. وَلَا يَتَلَذَّذُ مِنْهَا بِقُبْلَةٍ وَلَا غَيْرِهَا. وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَكْرَهُ لِلْمُعْتَكِفِ وَلَا لِلْمُعْتَكِفَةِ اَنْ يَنْكِحَا فِي اعْتِكَافِهِمَا. مَالَمْ يَكُنِ الْمَسِيْسُ فَيُكْرَهُ. وَلَا يُكْرَهُ لِلصَّائِمِ اَنْ يَنْكِحَ فِي صِيَامِهِ. وَفُرِّقَ بَيْنَ نِكَاحِ الْمُعْتَكِفِ وَنِكَاحِ الْمُحْرِمِ اَنَّ الْمُحْرِمَ يَاْكُلُ، وَيَشْرَبُ، وَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ، وَيَشْهَدُ الْجَنَائِزَ، وَلَا يَتَطَيَّبُ وَ الْمُعْتَكِفُ وَالْمُعْتَدِفَةُ يَتَدَاهَيَانِ وَيَتَطَيَّبَانِ، وَ يَاْخُذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ شَعْرِهِ. وَلَا يَشْهَدَانِ الْجَنَائِزَ، وَلَا يُصَلِّيَانِ عَلَيْهَا وَلَا يَعُوْدَانِ الْمَرِيْضَ فَاَمْرُهُمَا فِي النِّكَاحِ مُخْتَلِفٌ. وَذٰلِكَ الْمَاضِيْ مِنَ السُّنَّةِ، فِيْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ وَالْمُعْتَكِفِ وَالصَّائِمِ.

یحییٰ زیاد، امام مالک نے فرمایا کہ اعتکاف میں آدمی کا اپنی بیوی کو چھونا حلال نہیں ہے اور نہ بوسہ وغیرہ کے ذریعے اس سے لذت حاصل کرے اور میں نے کسی سے نہیں سنا کہ وہ اعتکاف والے مرد یا عورت کے نکاح کرنے کو مکروہ جانے جبتک کہ مساس نہ ہو کیونکہ یہ مکروہ ہے اور روزے کی حالت میں روزہ دار کے لیے نکاح کرنا مکروہ نہیں ہے معتکف اور احرام والے کے نکاح میں یہ فرق ہے کہ احرام والا کھاتا پیتا ہے، بیمار کی عیادت کرتا ہے، جنازے کے ساتھ جاتا ہے لیکن خوشبو نہیں لگاتا جبکہ اعتکاف والے مرد عورت خوشبو لگاتے تیل ڈالتے اپنے بال درست کرتے ہیں مگر جنازے کے ساتھ نہیں جاتے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے اور مریض کی عیادت نہیں کرتے۔ پس اُن کے نکاح کا حکم بھی مختلف ہے۔ لہٰذا احرام والے معتکف اور روزہ دار کے نکاح سے متعلق یہی سنت چلی آتی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

۱۹۔ کِتَابُ الزَّکَاۃِ

بَابُ مَا تَجِبُ فِیْہِ الزَّکٰوۃُ

کس مال کی زکوٰۃ دینا واجب ہے

۱۔ حَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیَی الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ؛ اَنَّہٗ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَۃٌ، وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَۃٌ. وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ وسق غلّہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

۲۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَۃَ الْاَنْصَارِیِّ، ثُمَّ الْمَازِنِیِّ، عَنْ اَبِیْہِ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَۃٌ. وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَۃٌ. وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ وسق غلّہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

۳۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ؛ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ کَتَبَ اِلٰی عَامِلِہٖ عَلٰی دِمَشْقَ فِی الصَّدَقَۃِ اِنَّمَا الصَّدَقَۃُ فِی الْحَرْثِ، وَالْعَیْنِ، وَالْمَاشِیَۃِ.

قَالَ مَالِکٌ: وَلَا تَکُوْنُ الصَّدَقَۃُ اِلَّا فِیْ ثَلَاثَۃِ اَشْیَاءَ: فِی الْحَرْثِ، وَالْعَیْنِ، وَالْمَاشِیَۃِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنے دمشق کے عامل کو زکوٰۃ کے بارے میں لکھا کہ زکوٰۃ کھیتی، سونا چاندی نقدی اور مویشیوں میں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ نہیں ہے زکوٰۃ مگر تین چیزوں میں:۔ کھیتی، نقدی وسونا چاندی اور مویشیوں میں۔

بَابُ الزَّکَاۃِ فِی الْعَیْنِ مِنَ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ

سونے چاندی کی زکوٰۃ کا بیان

۴۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَۃَ

محمد بن عقبہ نے قاسم بن محمد سے پوچھا کہ انہوں نے

marfat.com

Marfat.com

مَوْلَى الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَأَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُكَاتَبٍ لَهُ قَاطَعَهُ بِمَالٍ عَظِيمٍ. هَلْ عَلَيْهِ فِيهِ زَكَاةٌ؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ لَمْ يَكُنْ يَأْخُذُ مِنْ مَالٍ زَكَاةً حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَعْطَى النَّاسَ أَعْطِيَاتِهِمْ، يَسْأَلُ الرَّجُلَ: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَالٍ وَجَبَتْ عَلَيْكَ فِيهِ الزَّكٰوةُ؟ فَإِذَا قَالَ: نَعَمْ، أَخَذَ مِنْ عَطَائِهِ زَكَاةَ ذٰلِكَ الْمَالِ. وَإِنْ قَالَ: لَا، أَسْلَمَ إِلَيْهِ عَطَاءَهُ، وَلَمْ يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا.

۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ قُدَامَةَ، عَنْ أَبِيهَا؛ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ، إِذَا جِئْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَقْبِضُ عَطَائِي سَأَلَنِي: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَالٍ وَجَبَتْ عَلَيْكَ فِيهِ الزَّكٰوةُ؟ قَالَ: فَإِنْ قُلْتُ: نَعَمْ، أَخَذَ مِنْ عَطَائِي زَكٰوةَ ذٰلِكَ الْمَالِ. وَإِنْ قُلْتُ: لَا، دَفَعَ إِلَيَّ عَطَائِي.

۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: لَا تَجِبُ فِي مَالٍ زَكٰوةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَعْطِيَةِ الزَّكٰوةَ، مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ.

قَالَ مَالِكٌ: السُّنَّةُ الَّتِي لَا اخْتِلَافَ فِيهَا عِنْدَنَا، أَنَّ الزَّكٰوةَ تَجِبُ فِي عِشْرِينَ دِينَارًا عَيْنًا كَمَا تَجِبُ فِي مِائَتَيْ دِرْهَمٍ.

قَالَ مَالِكٌ: لَيْسَ فِي عِشْرِينَ دِينَارًا، نَاقِصَةً بَيِّنَةَ النُّقْصَانِ، زَكٰوةٌ. فَإِنْ زَادَتْ حَتَّى تَبْلُغَ بِزِيَادَتِهَا عِشْرِينَ دِينَارًا، وَازِنَةً فَفِيهَا الزَّكٰوةُ. وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ عِشْرِينَ دِينَارًا عَيْنًا، الزَّكٰوةُ. وَلَيْسَ فِي مِائَتَيْ دِرْهَمٍ نَاقِصَةً بَيِّنَةَ النُّقْصَانِ زَكٰوةٌ

اپنے مکاتب سے کافی مال کے بدلے مقاطعت کی ہے کیا اُس مال کی اُن پر زکوٰۃ ہے؟ قاسم نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق مال سے زکوٰۃ نہیں لیا کرتے تھے یہاں تک کہ اُس پر پورا سال گذر جاتا۔

قاسم بن محمد نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر جب لوگوں کو اُنکے وظیفے دیتے تو پوچھ لیتے کہ کیا اُن کے پاس کوئی ایسا مال ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہو؟ اگر وہ ہاں کہتا تو وظیفے میں سے اُس مال کی زکوٰۃ وضع کر لیتے اور اگر وہ نہیں کہتا تو وظیفہ اُسے دے دیتے اور اُس میں سے کچھ نہ لیتے

حضرت قدامہ بن مظعون کا بیان ہے کہ جب میں وظیفہ لیتے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو پوچھتے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ایسا مال ہے جس کی زکوٰۃ واجب ہو؟ اگر میں ہاں کہتا تو میرے وظیفے میں سے اُس سال کی زکوٰۃ وضع کر لیتے اور اگر میں کہتا کہ نہیں، تو میرا وظیفہ مجھے پورا دے دیتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ مال پر جب تک پورا سال نہ گزر جائے زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

ابن شہاب نے فرمایا کہ سب سے پہلے تنخواہ میں سے زکوٰۃ وضع کرنے والے حضرت معاویہ بن ابوسفیان ہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک وہی سنت ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں کہ زکوٰۃ سونے کے بیس دینار پر واجب ہے جیسے دو سو درہموں پر واجب ہوتی ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ناقص اور کم وزن بیس دیناروں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور ایسے دینار اگر زیادہ ہوں کہ وزن میں بیس دینار کے برابر ہو جائیں تو اُن میں زکوٰۃ ہے اور بیس دینار سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ دو سو درہم اگر ناقص یا کم وزن ہوں تو اُن میں زکوٰۃ نہیں ہے لیکن وہ زیادہ ہوں کہ زیادتی کے باعث دو سو درہم

marfat.com

Marfat.com

فَإِنْ زَادَتْ حَتّٰى تَبْلُغَ بِزِيَادَتِهَا مِائَتَيْ دِرْهَمٍ وَافِيَةً فَفِيهَا الزَّكٰوةُ. فَإِنْ كَانَتْ تَجُوزُ بِجَوَازِ الْوَازِنَةِ، رَأَيْتُ فِيهَا الزَّكٰوةَ. دَنَانِيرَ كَانَتْ أَوْ دَرَاهِمَ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي رَجُلٍ، كَانَتْ عِنْدَهُ سِتُّونَ وَمِائَةُ دِرْهَمٍ وَازِنَةٌ. وَصَرْفُ الدَّرَاهِمِ بِبَلَدِهِ ثَمَانِيَةُ دَرَاهِمَ بِدِينَارٍ: أَنَّهَا لَا تَجِبُ فِيهَا الزَّكٰوةُ. وَإِنَّمَا تَجِبُ الزَّكٰوةُ فِي عِشْرِينَ دِينَارًا عَيْنًا. أَوْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ.

کے برابر ہو جائیں تو اُن میں زکوٰۃ ہے اور اگر یہ سکے پورے دینار و درہم کے برابر چلتے ہوں تو اِن میں زکوٰۃ ہے، خواہ وہ دینار ہوں یا درہم۔

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کے پاس ایک سو ساٹھ درہم ہیں اور اُس کے شہر میں آٹھ درہم کے بدلے ایک دینار ملتا ہے، تب بھی اُس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے کیونکہ زکوٰۃ بیس دینار پر واجب ہوتی ہے یا دو سو درہم پر۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ خَمْسَةُ دَنَانِيرَ مِنْ فَائِدَةٍ، أَوْ غَيْرِهَا فَتَجَرَ فِيهَا، فَلَمْ يَأْتِ الْحَوْلُ حَتّٰى بَلَغَتْ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكٰوةُ: أَنَّهُ يُزَكِّيهَا. وَإِنْ لَمْ تَتِمَّ إِلَّا قَبْلَ أَنْ يَحُولَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ بِيَوْمٍ وَاحِدٍ أَوْ بَعْدَ مَا يَحُولُ عَلَيْهَا الْحَوْلُ بِيَوْمٍ وَاحِدٍ. ثُمَّ لَا زَكٰوةَ فِيهَا حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ زُكِّيَتْ.

امام مالک نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جس کے پاس پانچ دینار وغیرہ تھے تو اُن سے تجارت کی۔ ابھی سال نہیں گزرا تھا کہ وہ نصاب کی حد کو پہنچ گئے تو اُس کی زکوٰۃ دینا ہوگی، اگرچہ وہ سال گزرنے سے ایک دن پہلے اِس مقدار کو پہنچے ہوں یا ایک دن بعد۔ پھر اُس پر زکوٰۃ نہیں دینا ہوگی مگر جس روز زکوٰۃ دی ہے اُس سے ایک سال گزرنے کے بعد۔

وَقَالَ مَالِكٌ، فِي رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ عَشَرَةُ دَنَانِيرَ فَتَجَرَ فِيهَا فَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ، وَقَدْ بَلَغَتْ عِشْرِينَ دِينَارًا: أَنَّهُ يُزَكِّيهَا مَكَانَهَا، وَلَا يَنْتَظِرُ بِهَا أَنْ يَحُولَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ، مِنْ يَوْمِ بَلَغَتْ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكٰوةُ لِأَنَّ الْحَوْلَ قَدْ حَالَ عَلَيْهَا. وَهِيَ عِنْدَهُ عِشْرُونَ. ثُمَّ لَا زَكٰوةَ فِيهَا حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ، مِنْ يَوْمِ زُكِّيَتْ.

امام مالک نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جس کے پاس دس دینار تھے تو اُس نے اُن سے تجارت کی اور ان پر سال گزر گیا تو وہ بیس دینار ہو گئے تو اُن پر زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی اور یہ نہیں ہوگا کہ بیس دینار ہونے سے آگے سال شمار کرے، کیونکہ ان پر سال گزر گیا اور وہ اُس کے پاس بیس تھے۔ پھر اُس پر زکوٰۃ نہیں ہوگی مگر جس روز زکوٰۃ دی ہے اُس سے آگے سال گزرنے پر۔

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِي إِجَارَةِ الْعَبِيدِ وَخَرَاجِهِمْ، وَكِرَاءِ الْمَسَاكِنِ، وَكِتَابَةِ الْمُكَاتَبِ: أَنَّهُ لَا تَجِبُ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ الزَّكٰوةُ. قَلَّ ذٰلِكَ أَوْ كَثُرَ. حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ يَقْبِضُهُ صَاحِبُهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ بات ہمارے نزدیک متفق علیہ ہے کہ غلاموں کی مزدوری، عزیزوں کے کرائے اور مکاتب کی کتابت پر بالکل زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، خواہ وہ کم ہو یا زیادہ، یہاں تک کہ اُس پر سال گزر جائے جس روز سے کہ مالک نے اُس پر قبضہ کیا ہے۔

وَقَالَ مَالِكٌ، فِي الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ يَكُونُ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ. إِنَّ مَنْ بَلَغَتْ حِصَّتُهُ مِنْهُمْ عِشْرِينَ دِينَارًا عَيْنًا. أَوْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ. فَعَلَيْهِ فِيهَا الزَّكٰوةُ

امام مالک نے مشترکہ سونے اور چاندی کے بارے میں فرمایا کہ جس شریک کا حصہ بیس دینار یا دو سو درہم کو پہنچے تو اُس پر زکوٰۃ ہوگی اور جس کا حصہ اِس سے کم ہو جس پر زکوٰۃ

marfat.com
Marfat.com

وَمَنْ نَقَصَتْ حِصَّتُهُ عَمَّا تَجِبُ فِيهِ الزَّكٰوةُ ، فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ وَإِنْ بَلَغَتْ حِصَصُهُمْ جَمِيعًا مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكٰوةُ . وَكَانَ بَعْضُهُمْ فِي ذٰلِكَ أَفْضَلَ نَصِيبًا مِنْ بَعْضٍ . أُخِذَ مِنْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ بِقَدْرِ حِصَّتِهِ إِذَا كَانَ فِي حِصَّةِ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ . وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ".

قَالَ مَالِكٌ ، وَهٰذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ فِي ذٰلِكَ

قَالَ مَالِكٌ : وَإِذَا كَانَتْ لِرَجُلٍ ذَهَبٌ أَوْ وَرِقٌ مُتَفَرِّقَةٌ بِأَيْدِي أُنَاسٍ شَتّٰى ، فَإِنَّهُ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُحْصِيَهَا جَمِيعًا ثُمَّ يُخْرِجُ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ مِنْ زَكٰوتِهَا كُلِّهَا .

قَالَ مَالِكٌ : وَمَنْ أَفَادَ ذَهَبًا أَوْ وَرِقًا ، إِنَّهُ لَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ فِيهَا حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ . مِنْ يَوْمِ أَفَادَهَا .

واجب ہوتی ہے تو اُس پر زکوٰۃ نہیں اگرچہ اُن کے حصے کر اُس حد کو پہنچ جائیں جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اور کسی کا حصہ اگر کم ہو اور کسی کا زیادہ تو ہر ایک سے اُس کے حصے کے مطابق زکوٰۃ لی جائے گی جبکہ اُن میں سے ہر ایک کا حصہ اُس حد کو پہنچا ہوا ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور یہ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو میں نے سنا یہ مجھے سب سے پسند ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جب کسی کے پاس سونا یا چاندی ہو جو مختلف لوگوں کے قبضے میں ہو تو اُسے چاہیے کہ اُس کا حساب جمع کرے اور پھر وہ سارے کی جو زکوٰۃ واجب ہوتی ہے وہ نکال دے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے سونے یا چاندی کو کمایا تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک حاصل ہونے کے دن سے پورا ایک سال نہ گزر جائے۔

بَابُ الزَّكٰوةِ فِي الْمَعَادِنِ

کانوں کی زکوٰۃ کا بیان

۸ - حَدَّثَنِي يَحْيٰى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ . وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ . فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا ، إِلَى الْيَوْمِ ، إِلَّا الزَّكٰوةُ .

قَالَ مَالِكٌ : أَرٰى ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ، أَنَّ لَا يُؤْخَذَ مِنَ الْمَعَادِنِ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا شَيْءٌ ، حَتّٰى يَبْلُغَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا قَدْرَ عِشْرِينَ دِينَارًا عَيْنًا ، أَوْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ . فَإِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ ، فَفِيهِ الزَّكٰوةُ مَكَانَهُ وَمَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ ، أُخِذَ بِحِسَابِ ذٰلِكَ ، مَا دَامَ فِي الْمَعْدِنِ

کئی حضرات سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث مزنی کو اُن کے قبیلے کی کانیں بخش دی تھیں، جو فرع کے نزدیک ہیں تو آج کے دن تک اُن سے کچھ نہیں لیا گیا ماسوائے زکوٰۃ کے۔

امام مالک نے فرمایا کہ میرا تو یہ خیال ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ کانوں میں سے جو نکلے اُس میں سے کچھ نہیں لینا چاہیے جبتک وہ بیس دینار یا دو سو درہم کے برابر نہ ہو جائے۔ جب اس تعداد کو پہنچ جائے تو اُس پر زکوٰۃ ہو گی اور جو اس سے زیادہ ہو تو اُسی حساب سے لی جائے گی، جبتک کہ کان سے آمدنی ہوتی رہے

marfat.com
Marfat.com

سَيْلٌ: فَإِذَا انْقَطَعَ عِرْقُهُ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ نَيْلٌ فَهُوَ مِثْلُ الْأَوَّلِ يُبْتَدَأُ فِيهِ الزَّكٰوةُ. كَمَا ابْتُدِئَتْ فِي الْأَوَّلِ.

اگر بند ہو جائے اور اس کے بعد پھر آمدنی شروع ہو تو اُس میں سے اُسی طرح زکوٰۃ لی جائے گی جیسے پہلے لی جاتی تھی۔

قَالَ مَالِكٌ: وَالْمَعْدِنُ بِمَنْزِلَةِ الزَّرْعِ. يُؤْخَذُ مِنْهُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَعْدِنِ مِنْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ وَلَا يُنْتَظَرُ بِهِ الْحَوْلُ. كَمَا يُؤْخَذُ مِنَ الزَّرْعِ، إِذَا حُصِدَ، الْعُشْرُ. وَلَا يُنْتَظَرُ أَنْ يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

امام مالک نے فرمایا کہ کانوں کا معاملہ زراعت کیطرح ہے! اس سے بھی اُسیطرح زکوٰۃ لی جائیگی جیسے زراعت سے لی جاتی ہے یعنی کان سے جس روز مال نکلے اُسی روز زکوٰۃ لی جائیگی اور سال گزرنے کا انتظار نہیں کیا جائیگا جیسا کہ زراعت میں ہوتا ہے کہ جب فصل آجائے تو عشر لیا جاتا ہے اور اس پر سال گزرنیکا انتظار نہیں کیا جاتا۔

بَابُ زَكٰوةِ الرِّكَازِ

دفینے کی زکوٰۃ کا بیان

۹ - حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ".

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ رکاز میں سے پانچواں حصہ لیا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ، الْأَمْرُ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ عِنْدَنَا. وَالَّذِي سَمِعْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ يَقُولُونَ: إِنَّ الرِّكَازَ إِنَّمَا هُوَ دِفْنٌ يُوجَدُ مِنْ دِفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ. مَا لَمْ يُطْلَبْ بِمَالٍ، وَلَمْ يُتَكَلَّفْ فِيهِ نَفَقَةٌ، وَلَا كَبِيرُ عَمَلٍ، وَلَا مَؤُونَةٍ. فَأَمَّا مَا طُلِبَ بِمَالٍ، وَتُكُلِّفَ فِيهِ كَبِيرُ عَمَلٍ، فَأُصِيبَ مَرَّةً، وَأُخْطِئَ مَرَّةً، فَلَيْسَ بِرِكَازٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس بات میں ہمارے نزدیک اختلاف نہیں اور وہ حضرات کہتے ہیں جنہوں نے اہلِ علم سے سنا کہ رکاز اس دفینے کو کہتے ہیں جو کافروں کا دفن کیا ہوا ملے۔ جو نہ مال طلب کرے اور نہ اُس پہ خرچ کرنا پڑے اور نہ زیادہ کام و محنت درکار ہو۔ پس جو مال کے ذریعے حاصل ہو یا جس کو حاصل کرنے کے لیے سخت محنت کرنی پڑے پھر بھی کبھی حاصل ہو اور کبھی حاصل نہ ہو تو وہ رکاز نہیں ہے۔

بَابُ مَا لَا زَكٰوةَ فِيهِ مِنَ الْحُلِيِّ وَالتِّبْرِ وَالْعَنْبَرِ

جن چیزوں پر زکوٰۃ واجب نہیں جیسے زیورات ڈلی اور عنبر

۱۰ - حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَلِي بَنَاتَ أَخِيهَا يَتَامٰى فِي حَجْرِهَا. لَهُنَّ الْحُلِيُّ. فَلَا تُخْرِجُ مِنْ حُلِيِّهِنَّ الزَّكَاةَ

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیرِ پرورش اُن کی یتیم بھتیجیاں تھیں جن کے پاس زیور تھے تو یہ اُن کے زیور سے زکوٰۃ نہیں نکالتی تھیں۔

۱۱ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَلِّي بَنَاتِهِ وَجَوَارِيَهُ الذَّهَبَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی صاحبزادیوں اور لونڈیوں کو سونے کے زیورات پہناتے

marfat.com
Marfat.com

لِعُمَّالِهِ لَا يُصَدِّقُ مِنْ حَلْيِهِنَّ الزَّكٰوةَ.

قَالَ مَالِكٌ. مَنْ كَانَ عِنْدَهُ تِبْرٌ أَوْ حَلْيٌ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ لَا يَنْتَفِعُ بِهِ لِلُبْسٍ. فَإِنَّ عَلَيْهِ فِيهِ الزَّكَاةُ. فِي كُلِّ عَامٍ. يُوزَنُ فَيُؤْخَذُ رُبُعُ عُشْرِهِ إِلَّا أَنْ يَنْقُصَ مِنْ وَزْنِ عِشْرِينَ دِينَارًا أَعْيَنَا، أَوْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ. فَإِنْ نَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ. فَلَيْسَ فِيهِ زَكٰوةٌ. وَإِنَّمَا تَكُونُ فِيهِ الزَّكٰوةُ إِذَا كَانَ إِنَّمَا يُمْسِكُهُ لِغَيْرِ اللُّبْسِ. فَأَمَّا التِّبْرُ وَالْحَلْيُ الْمَكْسُورُ الَّذِي يُرِيدُ أَهْلُهُ إِصْلَاحَهُ وَلُبْسَهُ. فَإِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمَتَاعِ الَّذِي يَكُونُ عِنْدَ أَهْلِهِ. فَلَيْسَ عَلَى أَهْلِهِ فِيهِ زَكٰوةٌ.

اور پھر ان زیورات سے زکوٰۃ نہیں لیتے تھے۔

امام مالک نے فرمایا جس کے پاس سونا یا چاندی کی ڈلی ہو اس میں سے پہننے کا زیور حاصل نہ ہو تو اس پر ہر سال زکوٰۃ ہے وزن کر کے چالیسواں حصہ لیا جائے گا سوائے اس صورت کے کہ وہ وزن میں بیس دینار یا دو سو درہم سے کم ہو اگر اس سے کم ہے تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے اس پر زکوٰۃ اسی وقت ہو گی جبکہ وہ پہننے کے لیے نہ ہو۔ اگر اس سے زیور بنوانا یا ٹوٹے ہوئے زیورات درست کروانے مقصود ہوں جو گھر والوں کے پہننے کے لیے ہوں تو وہ اس کے گھریلو سامان کی طرح ہے اور اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: لَيْسَ فِي اللُّؤْلُؤِ. وَلَا فِي الْمِسْكِ وَلَا الْعَنْبَرِ، زَكٰوةٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ موتی، مشک اور عنبر پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ ف

بَابُ زَكٰوةِ أَمْوَالِ الْيَتَامٰى وَالتِّجَارَةِ لَهُمْ فِيهَا

یتیم کے مال کی زکوٰۃ اور اس کے لیے تجارت کرنا

۱۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اتَّجِرُوا فِي أَمْوَالِ الْيَتَامٰى، لَا تَأْكُلُهَا الزَّكٰوةُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یتیموں کے مال سے تجارت کرو تاکہ اس مال کو زکوٰۃ نہ کھا جائے۔ ف

۱۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

قاسم بن محمد نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

ف۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک زیور کی زکوٰۃ نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سونے اور چاندی کے زیورات میں زکوٰۃ فرض ہوتی ہے جبکہ کسی کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی ہو۔ اگر ایک ہی چیز ہو اور معینہ مقدار سے کم تو اس پر زکوٰۃ نہیں۔ اگر سونے اور چاندی دونوں کے زیورات ہوں اور دونوں اپنے نصاب سے کم ہوں تو یہ دیکھا جائے گا کہ اگر چاندی کو بیچ کر سونا خریدا جائے اور اسے موجودہ سونے میں ملانے سے سونے کا نصاب مکمل ہو جائے تو ان زیورات کی زکوٰۃ دی جائے گی۔ اسی طرح اگر سونے کے زیورات سے چاندی کا نصاب پورا ہو جائے تب بھی زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ نابالغ یتیم بچوں کے مال سے زکوٰۃ نہیں دی جائے گی خواہ وہ صاحب نصاب ہوں واللہ تعالیٰ اعلم۔

ف۔ اگر یتیم بچی صاحب نصاب ہو اور کوئی اس کے مال سے اس کے لیے تجارت کر رہا ہو، جس کے باعث اس بچی کا مال بڑھ رہا ہو تو وہ شخص اس بچی کے مال کی زکوٰۃ بھی ادا کر سکتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّهٗ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَلِيْنِيْ، وَاَخَالِيْ، يَتِيْمَيْنِ فِيْ حَجْرِهَا. فَكَانَتْ تُخْرِجُ مِنْ اَمْوَالِنَا الزَّكٰوةَ.

تعالیٰ عنہا میری اور میری دو یتیم بہنوں کی پرورش کرتی تھیں تو وہ ہمارے مال میں سے زکوٰۃ نکالتی تھیں۔

۱۴۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تُعْطِيْ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى الَّذِيْنَ فِيْ حَجْرِهَا، مَنْ يَتَّجِرُ لَهُمْ فِيْهَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے زیر پرورش یتیموں کے مال کو تجارت کے لیے دیا کرتی تھیں۔

۱۵۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ؛ اَشْتَرٰى لِبَنِيْ اَخِيْهِ، يَتَامٰى فِيْ حَجْرِهٖ مَالًا. فَبِيْعَ ذٰلِكَ الْمَالُ، بَعْدُ، بِمَالٍ كَثِيْرٍ.

یحییٰ بن سعید نے اپنے زیر پرورش یتیم بھتیجوں کے لیے مال خریدا اور بعد میں اُس مال کو فروخت کر کے کافی مال کمایا۔

قَالَ مَالِكٌ، لَا بَاْسَ بِالتِّجَارَةِ فِيْ اَمْوَالِ الْيَتَامٰى لَهُمْ، اِذَا كَانَ الْوَلِيُّ مَاْذُوْنًا. فَلَا اَرٰى عَلَيْهِ ضَمَانًا.

امام مالک نے فرمایا کہ یتیموں کیلیے اُنکے مال سے تجارت کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ ولی کو اجازت حاصل ہو اور میرے خیال میں اُس پر تاوان نہیں ہے۔

بَابُ زَكٰوةِ الْمِيْرَاثِ

میراث کی زکوٰۃ کا بیان

۱۶۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّهٗ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا هَلَكَ، وَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاةَ مَالِهٖ اِنِّيْ اَرٰى اَنْ يُؤْخَذَ ذٰلِكَ مِنْ ثُلُثِ مَالِهٖ. وَلَا يُجَاوَزُ بِهَا الثُّلُثُ. وَتُبْدَاُ عَلَى الْوَصَايَا. وَاَرَاهَا بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ عَلَيْهِ فَلِذٰلِكَ رَاَيْتُ اَنْ تُبْدَاَ عَلَى الْوَصَايَا.

امام مالک نے فرمایا کہ جب کوئی ہلاک ہو جائے اور اُس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی ہو تو میرے خیال میں اُس کے تہائی مال سے لی جائے گی اور تہائی سے تجاوز نہ کیا جائے اور یہ وصیتوں پر مقدم ہو گی کیونکہ یہ قرض کی طرح ہے، اسی لیے میرے نزدیک وصیتوں پر مقدم ہے۔

قَالَ: وَذٰلِكَ اِذَا اَوْصٰى بِهَا الْمَيِّتُ. قَالَ: فَاِنْ لَمْ يُوْصِ بِذٰلِكَ الْمَيِّتُ فَفَعَلَ ذٰلِكَ اَهْلُهٗ. فَذٰلِكَ حَسَنٌ. وَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ اَهْلُهٗ. لَمْ يَلْزَمْهُمْ ذٰلِكَ.

فرمایا کہ یہ اُس وقت ہے جبکہ میت نے وصیت کی ہو۔ اگر میت نے اس کی وصیت نہ کی ہو اور اُس کے وارث ایسا نہ کریں تو اُن پر لازم بھی نہیں ہے۔

قَالَ: وَالسُّنَّةُ عِنْدَنَا الَّتِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهَا، اَنَّهٗ لَا يَجِبُ عَلٰى وَارِثٍ زَكَاةٌ فِيْ مَالٍ وَرِثَهٗ فِيْ دَيْنٍ، وَلَا عَرْضٍ، وَلَا دَارٍ، وَلَا عَبْدٍ، وَلَا وَلِيْدَةٍ. حَتّٰى يَحُوْلَ، عَلٰى ثَمَنِ مَا بَاعَ مِنْ ذٰلِكَ، اَوِ اقْتَضٰى، الْحَوْلُ مُنْذُ يَوْمَ بَاعَهٗ وَقَبَضَهٗ.

فرمایا کہ سنت جس میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں یہ ہے کہ وارث پر ترکہ کے مال کی زکوٰۃ نہیں ہے، خواہ قرض، اسباب، گھر، غلام اور لونڈی ہو، یہاں تک کہ اُس میں سے جو بیچا اُس کی قیمت پر یا جو جمع کر رکھا اُس پر بیچنے اور قبضہ کرنے کے دن سے سال گزر جائے۔

وَقَالَ مَالِكٌ. السُّنَّةُ عِنْدَنَا اَنَّهٗ لَا تَجِبُ عَلٰى وَارِثٍ، فِيْ مَالِ وَرِثَهٗ، الزَّكٰوةُ. حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ وارث پر وراثت میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک اُس پر سال نہ گزر جائے۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ الزَّكٰوةِ فِي الدَّيْنِ

قرض کی زکوٰۃ کا بیان

۱۷ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ يَقُوْلُ هٰذَا شَهْرُ زَكَاتِكُمْ فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيُؤَدِّ دَيْنَهٗ، حَتّٰى تَحْصُلَ اَمْوَالُكُمْ فَتُؤَدُّوْنَ مِنْهُ الزَّكٰوةَ

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے کہ یہ مہینہ تمہاری زکوٰۃ کا ہے۔ پس جس کے اوپر قرض ہو وہ اُسے ادا کرے تاکہ جو مال باقی بچے اُس سے تم زکوٰۃ ادا کرو۔

۱۸۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، كَتَبَ فِيْ مَالٍ قَبَضَهُ بَعْضُ الْوُلَاةِ ظُلْمًا، يَاْمُرُ بِرَدِّهٖ اِلٰى اَهْلِهٖ، وَ يُؤْخَذُ زَكَاتُهٗ لِمَا مَضٰى مِنَ السِّنِيْنَ ثُمَّ عَقَّبَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِكِتَابٍ. اَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُ اِلَّا زَكَاةٌ وَاحِدَةٌ. فَاِنَّهٗ كَانَ ضِمَارًا.

عمر بن عبدالعزیز نے اُس مال کے متعلق لکھا جس پر بعض حکام نے ظلماً قبضہ کر لیا تھا۔ حکم دیا کہ وہ مالکوں کو واپس کر دیا جائے اور اُس میں سے گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ وصول کر لی جائے پھر اس کے بعد لکھا کہ اُس میں سے زکوٰۃ وصول نہ کی جائے مگر ایک سال کی کیونکہ وہ مال تو ضمار تھا۔

۱۹۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ لَهٗ مَالٌ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ مِثْلُهٗ. اَعَلَيْهِ زَكٰوةُ ذٰلِكَ الْمَالِ؟ فَقَالَ: لَا.

سلیمان بن یسار سے اُس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس کے پاس مال ہے اور اُتنا ہی اُس پر قرضہ ہے تو کیا اُس پر زکوٰۃ ہے؟ فرمایا، نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ: الْاَمْرُ الَّذِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ عِنْدَنَا فِي الدَّيْنِ، اَنَّ صَاحِبَهٗ لَا يُزَكِّيْهِ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ. وَاِنْ اَقَامَ عِنْدَ الَّذِيْ هُوَ عَلَيْهِ سِنِيْنَ ذَوَاتِ عَدَدٍ. ثُمَّ قَبَضَهٗ صَاحِبُهٗ، لَمْ تَجِبْ عَلَيْهِ اِلَّا زَكٰوةُ وَاحِدَةٍ فَاِنْ قَبَضَ مِنْهُ شَيْئًا، وَجَبَ فِيْهِ الزَّكٰوةُ. فَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ، سِوَى الَّذِيْ قَبَضَ وَجَبَ فِيْهِ الزَّكٰوةُ. فَاِنَّهٗ يُزَكِّيْ مَعَ مَا قَبَضَ مِنْ دَيْنِهٖ ذٰلِكَ.

قَالَ: وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ نَاضٌّ غَيْرُ الَّذِيْ اقْتَضٰى مِنْ دَيْنِهٖ، وَكَانَ الَّذِيْ اقْتَضٰى مِنْ دَيْنِهٖ لَا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ. فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ فِيْهِ، وَلْيَسْتَقْبِلْ بِمَا اقْتَضٰى. فَاِنِ اقْتَضٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَدَدَ مَا تَتِمُّ بِهِ الزَّكٰوةُ. مَعَ مَا قَبَضَ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَعَلَيْهِ فِيْهِ الزَّكٰوةُ.

قَالَ: فَاِنْ كَانَ قَدِ اسْتَهْلَكَ مَا اقْتَضٰى اَوْ هَ

امام مالک نے فرمایا کہ قرض کے بارے میں وہ بات جس کے متعلق ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں، یہ ہے کہ مالک اُس وقت تک زکوٰۃ نہیں دے گا جب تک قبضہ نہ کرے۔ اگر قرض کسی پر سالہا سال تک رہے اور پھر مالک کا قبضہ ہو تو اُس پر ایک ہی سال کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ مگر تھوڑا قرض وصول ہوا ہے تو اُس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ اگر اُس کے پاس اور بھی مال ہے اس کے سوا جو ابھی وصول ہوا تو اُس پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور قرض کی وصولی کے ساتھ اُسے ملائے فرمایا کہ اگر اُس کے پاس مال نہ ہو، سوائے اُس کے جو قرض سے باقی ہے تو تقاضا قرض پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ اور نہ وصولی پر پر زکوٰۃ ہے لیکن وصولی کے دنوں کو یاد رکھے اور اس کے بعد اگر اِتنی وصولی مزید ہو جائے کہ زکوٰۃ کا نصاب پورا ہو جائے، پہلے وصول شدہ مال کو ملا کر تو اُس پر زکوٰۃ ہے۔

فرمایا کہ جو پہلے وصول ہوا اگر اُسے ہلاک کر دے یا تلف نہ کرے

marfat.com

Marfat.com

اَوْ لَمْ يَسْتَهْلِكْهُ، فَالزَّكٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْهِ مَعَ مَا اقْتَضٰى مِنْ دَيْنِهٖ. فَاِذَا بَلَغَ مَا اقْتَضٰى عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا عَيْنًا اَوْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ، فَعَلَيْهِ فِيْهِ الزَّكٰوةُ ثُمَّ مَا اقْتَضٰى بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ قَلِيْلٍ اَوْ كَثِيْرٍ، فَعَلَيْهِ الزَّكٰوةُ بِحَسَبِ ذٰلِكَ.

لیکن قرض سے جو مزید وصولی ہو اُسے ملا کر اُس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ جب وصولی بیس دینار یا دو سو درہم کے برابر ہو جائے تو اُس پر زکوٰۃ ہوگی اور اس کے بعد تھوڑی یا زیادہ وصولی ہونے پر اُس کے مطابق زکوٰۃ ہوگی۔

قَالَ مَالِكٌ. وَالدَّلِيْلُ عَلَى الَّذِيْ يَغِيْبُ اَعْوَامًا ثُمَّ يَقْتَضِيْ فَلَا يَكُوْنُ فِيْهِ اِلَّا زَكٰوةٌ وَاحِدَةٌ، اَنَّ الْعُرُوْضَ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ لِلتِّجَارَةِ اَعْوَامًا. ثُمَّ يَبِيْعُهَا، فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِيْ اَثْمَانِهَا اِلَّا زَكٰوةٌ وَاحِدَةٌ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَيْسَ عَلٰى صَاحِبِ الدَّيْنِ اَوِ الْعُرُوْضِ اَنْ يُخْرِجَ زَكٰوةَ ذٰلِكَ الدَّيْنِ اَوِ الْعُرُوْضِ. مِنْ مَالٍ سِوَاهُ وَاِنَّمَا يُخْرِجُ زَكٰوةَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ. وَلَا يُخْرِجُ الزَّكٰوةَ مِنْ شَيْءٍ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو قرض سالہا سال تک قبضے میں نہ رہے، پھر وصول ہو تو اُس پر ایک ہی سال کی زکوٰۃ ہوگی، اس کی دلیل یہ ہے کہ کسی کے پاس تجارت کا مال سالہا سال تک رہتا ہے۔ پھر جب فروخت کرے گا تو اُس کی قیمت سے ایک ہی سال کی زکوٰۃ لی جائے گی۔ اور یہ اس لیے ہے کہ قرض خواہ یا سامان والے پر یہ ضروری نہیں ہے کہ قرض یا سامان کی زکوٰۃ دوسرے مال سے دے۔ ہر مال کی زکوٰۃ اُسی سے نکالی جاتی ہے اور ایک چیز کی زکوٰۃ دوسری سے نہیں نکالی جاتی

قَالَ مَالِكٌ: اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ عَلَيْهِ دَيْنٌ. وَعِنْدَهٗ مِنَ الْعُرُوْضِ مَا فِيْهِ وَفَاءٌ لِمَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ، وَيَكُوْنُ عِنْدَهٗ مِنَ النَّاضِّ سِوٰى ذٰلِكَ مَا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ. فَاِنَّهٗ يُزَكِّيْ مَا بِيَدِهٖ مِنْ نَاضٍّ تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ. وَاِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ مِنَ الْعُرُوْضِ وَالنَّقْدِ اِلَّا وَفَاءُ دَيْنِهٖ، فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ. حَتّٰى يَكُوْنَ عِنْدَهٗ مِنَ النَّاضِّ فَضْلٌ عَنْ دَيْنِهٖ مَا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ فَعَلَيْهِ اَنْ يُزَكِّيَهٗ.

امام مالک نے فرمایا کہ مقروض کے بارے میں ہمارا موقف یہ ہے جب کہ اُس کے پاس قرض کے برابر مال ہو اور اس کے سوا نقد رقم اتنی ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو نقد کو سامان کے ساتھ ملا کر سب کی زکوٰۃ ادا کرے اور اگر سامان اور نقدی مل کر صرف اتنے بنیں کہ قرض ہی ادا ہو سکے تو اُس پر زکوٰۃ نہیں ہے، جب تک کہ نقد اُس کے قرض سے بڑھ نہ جائے، اتنا کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اُسے چاہیے کہ زکوٰۃ دے۔

بَاب ۹ زَكٰوةُ الْعُرُوْضِ

مالِ تجارت کی زکوٰۃ کا بیان

۲۰۔ حَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زُرَيْقِ بْنِ حَيَّانَ، وَكَانَ زُرَيْقٌ عَلٰى جَوَازِ مِصْرَ فِيْ زَمَانِ الْوَلِيْدِ وَسُلَيْمَانَ، وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، فَذَكَرَ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلَيْهِ: اَنِ انْظُرْ مَنْ مَرَّ بِكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَخُذْ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ اَمْوَالِهِمْ مِمَّا يُدِيْرُوْنَ مِنَ التِّجَارَاتِ، مِنْ

زُرَیق بن حیان نے جو ولید، سلیمان اور عمر بن عبدالعزیز کے زمانے میں مصر کی چنگی پر تھے، ذکر کیا کہ عمر بن عبدالعزیز نے اُن کے لئے حکم لکھا کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی تمہارے پاس سے گزرے تو دیکھو کہ اُس کے تجارتی مال سے ظاہر مال کتنا ہے۔ پھر چالیس دینار سے ایک دینار لیتے جاؤ۔ کم ہو تو اسی حساب سے بیس دینار تک۔ اگر بیس دینار سے ایک تہائی دینار بھی کم ہو تو اُس

marfat.com
Marfat.com

كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا. فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ حَتّٰى يَبْلُغَ عِشْرِينَ دِينَارًا فَإِنْ نَقَصَتْ ثُلُثَ دِينَارٍ. فَدَعْهَا وَلَا تَأْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا.

وَمَنْ مَرَّ بِكَ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَخُذْ مِمَّا يُدِيرُونَ مِنَ التِّجَارَاتِ. مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا دِينَارًا فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ حَتّٰى يَبْلُغَ عَشَرَةَ دَنَانِيرَ فَإِنْ نَقَصَتْ ثُلُثَ دِينَارٍ فَدَعْهَا وَلَا تَأْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا. وَاكْتُبْ لَهُمْ بِمَا تَأْخُذُ مِنْهُ كِتَابًا إِلَى مِثْلِهِ مِنَ الْحَوْلِ.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِيمَا يُدِيرُ الْعُرُوضَ لِلتِّجَارَاتِ، أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَدَّقَ مَالَهُ، ثُمَّ اشْتَرَى بِهِ عُرُوضًا بَزًّا أَوْ رَقِيقًا أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ ثُمَّ بَاعَهُ قَبْلَ أَنْ يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَإِنَّهُ لَا يُؤَدِّي مِنْ ذٰلِكَ الْمَالِ زَكٰوةً حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ صَدَّقَ. وَأَنَّهُ إِنْ بَاعَ ذٰلِكَ الْعَرْضَ بِعَيْنٍ، لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ الْعَرْضِ زَكٰوةٌ. وَإِنْ طَالَ زَمَانُهُ فَإِذَا بَاعَهُ، فَلَيْسَ فِيهِ إِلَّا زَكٰوةٌ وَاحِدَةٌ.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ حِنْطَةً أَوْ تَمْرًا أَوْ غَيْرَهُمَا لِلتِّجَارَةِ ثُمَّ يُمْسِكُهَا حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ ثُمَّ يَبِيعُهَا أَنَّ عَلَيْهِ فِيهَا الزَّكٰوةَ حِينَ يَبِيعُهَا، إِذَا بَلَغَ ثَمَنُهَا مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكٰوةُ. وَلَيْسَ ذٰلِكَ مِثْلَ الْحَصَادِ يَحْصُدُهُ الرَّجُلُ مِنْ أَرْضِهِ، وَلَا مِثْلَ الْجِدَادِ

قَالَ مَالِكٌ: وَمَا كَانَ مِنْ مَالٍ عِنْدَ رَجُلٍ يُدِيرُهُ لِلتِّجَارَةِ وَلَا يَنِضُّ لِصَاحِبِهِ مِنْهُ شَيْءٌ تَجِبُ عَلَيْهِ فِيهِ الزَّكٰوةُ، فَإِنَّهُ يَجْعَلُ لَهُ شَهْرًا مِنَ السَّنَةِ يُقَوِّمُ فِيهِ مَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْ عَرْضٍ لِلتِّجَارَةِ وَيُحْصِي فِيهِ مَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْ نَقْدٍ أَوْ عَيْنٍ. فَإِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ كُلُّهُ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكٰوةُ فَإِنَّهُ يُزَكِّيهِ

سے کچھ دے لو۔

:: :: ::

اور اگر تمہارے پاس سے کوئی ذمی تجارتی مال لے کر گزرے تو اس سے بیس دینار میں سے ایک دینار وصول کرو۔ اگر کم ہوں تو اسی حساب سے وصول کرو دس دینار تک۔ اگر ان سے تہائی دینار بھی کم ہوں تو چھوڑ دو اور اس سے کچھ نہ لو اور جو کچھ اس سے وصول کیا ہے اس کی سال بھر کے لیے رسید لکھ دو۔

امام مالک نے فرمایا کہ تجارتی مال کے بارے میں ہماری تحقیق یہ ہے کہ ایک آدمی نے جب مال کی زکوٰۃ ادا کر دی، پھر اس کے بدلے دوسرا سامان، کپڑے یا لونڈی غلام خریدے، پھر سال گزرنے سے پہلے انہیں بیچ دیا یا اس سامان کو سالہا سال تک نہ بیچے تو اس سامان پر زکوٰۃ نہیں ہوگی خواہ کتنا ہی عرصہ گزر جائے۔ جب اسے فروخت کرے گا تو اس پر ایک ہی سال کی زکوٰۃ ہوگی۔

:: :: ::

امام مالک نے فرمایا کہ اس شخص کے بارے میں جس نے سونا، چاندی، گندم یا کھجوریں وغیرہ چیزیں تجارت کے لیے خریدیں، پھر انہیں روکے رکھا یہاں تک کہ ان پر سال گزر گیا، پھر فروخت کر دیا تو ہماری تحقیق یہ ہے کہ اس پر فروخت کے وقت زکوٰۃ ہوگی جبکہ اس کی مالیت زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچ جائے اور یہ معاملہ زمین سے حاصل ہونے والی پیداوار یا پھلوں کے مانند نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ایک آدمی کے پاس تجارتی مال ہے لیکن اس کے پاس نقدی اتنی جمع نہیں ہوتی جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو سال کے کسی ایک مہینے میں وہ حساب کرے کہ اس کے پاس تجارتی مال کی کتنی مالیت کا ہے اور کتنی نقدی ہے۔ اگر سب مل کر اتنا ہو جائے جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو وہ زکوٰۃ ادا کرے۔

marfat.com
Marfat.com

وَقَالَ مَالِكٌ : وَمَنْ تَجَرَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَمَنْ لَمْ يَتْجُرْ سَوَآءٌ لَيْسَ عَلَيْهِمْ اِلَّا صَدَقَةٌ وَاحِدَةٌ فِيْ كُلِّ عَامٍ . تَجَرُوْا فِيْهِ اَوْ لَمْ يَتْجُرُوْا .

امام مالک نے فرمایا کہ تجارت کرنے والا مسلمان اور تجارت نہ کرنے والا برابر ہیں۔ دونوں کو سال میں ایک ہی دفعہ زکوٰۃ دینا ہوگی، خواہ وہ اُس مال سے تجارت کریں یا نہ کریں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَنْزِ

کنز سے کونسا مال مراد ہے

۲۱ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ؛ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ يُسْاَلُ عَنِ الْكَنْزِ مَا هُوَ ؟ فَقَالَ : هُوَ الْمَالُ الَّذِيْ لَا تُؤَدّٰى مِنْهُ الزَّكٰوةُ .

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کنز کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ مال جس سے زکوٰۃ ادا نہ کی جاتی ہو۔

:: :: ::

۲۲ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؛ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ : مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مَالٌ لَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ ، يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ، شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُمَكِّنَهٗ . يَقُوْلُ : اَنَا كَنْزُكَ .

ابوصالح سمان سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ جس کے پاس مال ہو اور اُس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے روز اُس مال کو گنجے سانپ کی شکل دی جائے گی جس کی آنکھوں پر سیاہ داغ ہوں گے۔ وہ اپنے مالک کو تلاش کرکے کہے گا کہ میں تیرا جمع کیا ہوا مال ہوں۔

بَابُ صَدَقَةِ الْمَاشِيَةِ

مویشیوں کی زکوٰۃ

۲۳ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ؛ اَنَّهٗ قَرَاَ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي الصَّدَقَةِ . قَالَ : فَوَجَدْتُ فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ .

یحییٰ نے امام مالک سے روایت کی کہ اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نامۂ مبارک پڑھا جس میں یہ لکھا ہوا پایا :۔
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

زکوٰۃ کا بیان

فِيْ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ ، فَدُوْنَهَا الْغَنَمُ فِيْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ .

وَفِيْمَا فَوْقَ ذٰلِكَ ، اِلٰى خَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ ، اِبْنَةُ مَخَاضٍ .

فَاِنْ لَمْ تَكُنِ ابْنَةُ مَخَاضٍ ، فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ .

چوبیس ۲۴ اُونٹوں میں ہر پانچ کے بدلے ایک بکری۔

:: :: ::

اس سے زیادہ ہوں تو پینتیس ۳۵ تک ایک برس کی اُونٹنی۔
اگر ایک برس کی اُونٹنی نہ ہو تو دو ۲ سالہ اُونٹ۔

marfat.com
Marfat.com

وَفِيمَا فَوْقَ ذٰلِكَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ.
وَفِيمَا فَوْقَ ذٰلِكَ إِلَى سِتِّينَ حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ.
وَفِيمَا فَوْقَ ذٰلِكَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ جَذَعَةٌ.
وَفِيمَا فَوْقَ ذٰلِكَ إِلَى تِسْعِينَ. ابْنَتَا لَبُونٍ.
وَفِيمَا فَوْقَ ذٰلِكَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ. حِقَّتَانِ.
طَرُوقَتَا الْفَحْلِ.
فَمَا زَادَ عَلَى ذٰلِكَ مِنَ الْإِبِلِ. فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ،
بِنْتُ لَبُونٍ.
وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ.
وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ، إِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ، إِلَى عِشْرِينَ
وَمِائَةٍ. شَاةٌ.
وَفِيمَا فَوْقَ ذٰلِكَ، إِلَى مِائَتَيْنِ. شَاتَانِ.
وَفِيمَا فَوْقَ ذٰلِكَ، إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ. ثَلَاثُ شِيَاهٍ.
فَمَا زَادَ عَلَى ذٰلِكَ، فَفِي كُلِّ مِائَةٍ. شَاةٌ.
وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ تَيْسٌ. وَلَا هَرِمَةٌ. وَلَا ذَاتُ
عَوَارٍ. إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ
وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ. وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ. خَشْيَةَ
الصَّدَقَةِ.
وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا
بِالسَّوِيَّةِ.
وَفِي الرِّقَةِ. إِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ أَوَاقٍ. رُبُعُ الْعُشْرِ.

اس سے زیادہ میں پینتالیس تک دو سال کی اونٹنی
اور اس سے زیادہ میں ساٹھ تک تین سال کی اونٹنی جو گابھن کے قابل ہو۔
اور اس سے زیادہ میں پچھتر تک چار سال کی اونٹنی۔
اور اس سے زیادہ میں نوے تک دو دو سال کی دو اونٹنیاں۔
اور اس سے زیادہ میں ایک سو بیس تک تین تین سال کی
دو اونٹنیاں، جو گابھن کے قابل ہوں۔
اور جو اس سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس میں دو سال کی اونٹنی اور
ہر پچاس میں تین سال کی اونٹنی۔

اور چرنے والی بکریاں جب چالیس ہو جائیں تو ایک سو بیس
تک ایک بکری۔
اور اس سے زیادہ میں دو سو تک دو بکریاں۔
اور اس سے زیادہ میں تین سو تک تین بکریاں۔
اور اس سے زیادہ میں ہر سو پر ایک بکری۔
اور زکوٰۃ میں بکرا نہیں لیا جائے گا اور نہ عیب دار اور بوڑھی
بکری، سوائے اس کے کہ زکوٰۃ لینے والا پسند کرے۔
اور جو مال جدا جدا ہو اسے اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور نہ زکوٰۃ کے
طور سے اکٹھے مال کو الگ الگ کیا جائے گا۔
اور جس مال میں دو آدمی شریک ہوں تو دونوں رضامندی سے
برابر حصہ بانٹ لیں۔
اور چاندی جب پانچ اوقیہ ہو جائے تو اس میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔

باب ۱۲۔ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الْبَقَرِ

بیل گائے کی زکوٰۃ کا بیان

۲۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ
قَيْسٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ
جَبَلٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخَذَ مِنْ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعًا. وَ
مِنْ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً، مُسِنَّةً. وَأُتِيَ بِمَا دُونَ ذٰلِكَ
فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا. وَقَالَ: لَمْ أَسْمَعْ مِنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا، حَتَّى

طاؤس یمانی سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل انصاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیس گایوں پر ایک سال کی بچھیا اور چالیس
گایوں پر دو سال کی اوسر۔ اور اس سے کم پر جب انہیں زکوٰۃ
دینے کی کوشش کی گئی تو انہوں نے لینے سے انکار کر دیا اور
فرمایا کہ میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے کچھ نہیں سنا۔ جب میں حاضر خدمت ہوں گا تو دریافت کروں

marfat.com
Marfat.com

اَلْقَاهُ فَاَسْاَلَهٗ. فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَقْدَمَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ.

قَالَ يَحْيٰى، قَالَ مَالِكٌ: اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِيْمَنْ كَانَتْ لَهٗ غَنَمٌ عَلٰى رَاعِيَيْنِ مُفْتَرِقَيْنِ، اَوْ عَلٰى رِعَاءٍ مُفْتَرِقِيْنَ فِيْ بُلْدَانٍ شَتّٰى. اَنَّ ذٰلِكَ يُجْمَعُ كُلُّهٗ عَلٰى صَاحِبِهٖ، فَيُؤَدِّيْ مِنْهُ صَدَقَتَهٗ. وَمِثْلُ ذٰلِكَ الرَّجُلُ يَكُوْنُ لَهُ الذَّهَبُ اَوِ الْوَرِقُ مُتَفَرِّقَةً فِيْ اَيْدِيْ نَاسٍ شَتّٰى، اَنَّهٗ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَجْمَعَهَا، فَيُخْرِجَ مِنْهَا مَا وَجَبَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ زَكٰوتِهَا.

وَقَالَ يَحْيٰى، قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهُ الضَّاْنُ وَالْمَعْزُ: اَنَّهَا تُجْمَعُ عَلَيْهِ فِي الصَّدَقَةِ. فَاِنْ كَانَ فِيْهَا مَا تَجِبُ فِيْهِ الصَّدَقَةُ، صُدِّقَتْ. وَقَالَ اِنَّمَا هِيَ غَنَمٌ كُلُّهَا. وَفِيْ كِتَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: "وَفِيْ سَائِمَةِ الْغَنَمِ، اِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً، شَاةٌ"

قَالَ مَالِكٌ: فَاِنْ كَانَتِ الضَّاْنُ هِيَ اَكْثَرَ مِنَ الْمَعْزِ، وَلَمْ يَجِبْ عَلٰى رَبِّهَا اِلَّا شَاةٌ وَاحِدَةٌ، اَخَذَ الْمُصَدِّقُ، تِلْكَ الشَّاةَ الَّتِيْ وَجَبَتْ عَلٰى رَبِّ الْمَالِ مِنَ الضَّاْنِ. وَاِنْ كَانَتِ الْمَعْزُ اَكْثَرَ مِنَ الضَّاْنِ، اُخِذَ مِنْهَا، فَاِنِ اسْتَوَى الضَّاْنُ وَالْمَعْزُ، اَخَذَ الشَّاةَ مِنْ اَيَّتِهِمَا شَاءَ

قَالَ يَحْيٰى، قَالَ مَالِكٌ، وَكَذٰلِكَ الْاِبِلُ الْعِرَابُ، وَالْبُخْتُ، يُجْمَعَانِ عَلٰى رَبِّهِمَا فِي الصَّدَقَةِ

وَقَالَ: اِنَّمَا هِيَ اِبِلٌ كُلُّهَا فَاِنْ كَانَتِ الْعِرَابُ هِيَ اَكْثَرَ مِنَ الْبُخْتِ، وَلَمْ يَجِبْ عَلٰى رَبِّهَا اِلَّا بَعِيْرٌ وَاحِدٌ، فَلْيَاْخُذْ مِنَ الْعِرَابِ صَدَقَتَهَا. فَاِنْ كَانَتِ الْبُخْتُ اَكْثَرَ، فَلْيَاْخُذْ مِنْهَا. فَاِنِ اسْتَوَتْ، فَلْيَاْخُذْ مِنْ اَيَّتِهِمَا شَاءَ

قَالَ مَالِكٌ، وَكَذٰلِكَ الْبَقَرُ وَالْجَوَامِيْسُ،

گا، تو حضرت معاذ بن جبل کے آنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

یحییٰ نے امام مالک سے روایت کی کہ اس سلسلے میں جو میں نے سب سے اچھی بات سنی یہ ہے کہ جس کی بکریاں دو یا زیادہ چرواہوں کے پاس مختلف شہروں میں ہوں، اُن سب کا حساب جوڑ کر مالک سب کی زکوٰۃ دے گا اور یہی معاملہ اُس شخص کا ہے جس کا سونا یا چاندی مختلف لوگوں کے پاس ہو، تو وہ سب کا حساب جمع کر کے جو اُس پر زکوٰۃ واجب ہے وہ نکالے۔

::

یحییٰ سے روایت ہے کہ امام مالک نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جس کے پاس بھیڑ اور بکریاں دونوں ہوں کہ اُس پر اُن کے مجموعے کے مطابق زکوٰۃ ہے، جبکہ مجموعہ اتنا ہو جائے جس پر زکوٰۃ دی جاتی ہے اور فرمایا کہ وہ سب بکریوں کے حکم میں ہیں۔ حضرت عمر کے نامۂ گرامی میں ہے کہ چرنے والی بکریوں میں سے ہر چالیس پر ایک بکری ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر بھیڑیں بکریوں سے زیادہ ہوں اور مالک پر ایک ہی بکری دینا واجب آئے تو مالک پر جو بکری واجب آتی ہے وصولی کرنے والا اُس سے ایک بھیڑ لے گا اور اگر بھیڑوں سے بکریاں زیادہ ہوں تو ایک بکری لی جائے ورنہ اگر دونوں میں سے جو ایک چاہے وصول کر لے۔

::

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح عربی اور بختی اُونٹوں کو زکوٰۃ کے لیے جمع کیا جائے گا۔ فرمایا کہ دونوں ہی قسم کے اُونٹ ہیں۔ اگر بختی سے عربی زیادہ ہوں تب بھی مالک پر ایک ہی اُونٹ واجب ہوگا اور زکوٰۃ عربی اُونٹوں سے لی جائے گی اور بختی زیادہ ہوں تو اُن سے لی جائے گی۔ اگر دونوں برابر ہوں تو دونوں میں سے جس میں سے چاہے وصول کر لیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح گائے اور بھینسوں کو زکوٰۃ میں

marfat.com
Marfat.com

تُجْمَعُ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى رَبِّهَا

وَقَالَ: إِنَّمَا هِيَ بَعْرُكُنُّهَا فَإِنْ كَانَتِ الْبَقَرُ هِيَ أَكْثَرَ مِنَ الْجَوَامِيسِ، وَلَا تَجِبُ عَلَى رَبِّهَا إِلَّا بَقَرَةٌ وَاحِدَةٌ. فَلْيَأْخُذْ مِنَ الْبَقَرِ صَدَقَتَهُمَا. وَإِنْ كَانَتِ الْجَوَامِيسُ أَكْثَرَ، فَلْيَأْخُذْ مِنْهَا. فَإِنِ اسْتَوَتْ، فَلْيَأْخُذْ مِنْ أَيَّتِهِمَا شَاءَ. فَإِذَا وَجَبَتْ فِي ذَلِكَ الصَّدَقَةُ، صُدِّقَ الصِّنْفَانِ جَمِيعًا.

قَالَ يَحْيَى، قَالَ مَالِكٌ: مَنْ أَفَادَ مَاشِيَةً مِنْ إِبِلٍ أَوْ بَقَرٍ أَوْ غَنَمٍ فَلَا صَدَقَةَ عَلَيْهِ فِيهَا حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ مِنْ يَوْمَ أَفَادَهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ لِذَلِكَ نِصَابُ مَاشِيَةٍ وَالنِّصَابُ مَا تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ إِمَّا خَمْسُ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ. وَإِمَّا ثَلَاثُونَ بَقَرَةً. وَإِمَّا أَرْبَعُونَ شَاةً فَإِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ خَمْسُ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ. أَوْ ثَلَاثُونَ بَقَرَةً أَوْ أَرْبَعُونَ شَاةً. ثُمَّ أَفَادَ إِلَيْهَا إِبِلًا أَوْ بَقَرًا أَوْ غَنَمًا، بِاشْتِرَاءٍ أَوْ هِبَةٍ أَوْ مِيرَاثٍ. فَإِنَّهُ يُصَدِّقُهَا مَعَ مَاشِيَتِهِ حِينَ يُصَدِّقُهَا وَإِنْ لَمْ يَحُلْ عَلَى الْفَائِدَةِ الْحَوْلُ. وَإِنْ كَانَ مَا أَفَادَ مِنَ الْمَاشِيَةِ إِلَى مَاشِيَتِهِ، قَدْ صُدِّقَتْ قَبْلَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا بِيَوْمٍ وَاحِدٍ أَوْ قَبْلَ أَنْ يَرِثَهَا بِيَوْمٍ وَاحِدٍ، فَإِنَّهُ يُصَدِّقُهَا مَعَ مَاشِيَتِهِ حِينَ يُصَدِّقُ مَاشِيَتَهُ.

قَالَ يَحْيَى، قَالَ مَالِكٌ: وَإِنَّمَا مَثَلُ ذَلِكَ، وَمَثَلُ الْوَرِقِ، يُزَكِّيهَا الرَّجُلُ ثُمَّ يَشْتَرِي بِهَا مِنْ رَجُلٍ آخَرَ عَرْضًا. وَقَدْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فِي عَرْضِهِ ذَلِكَ إِذَا بَاعَهُ، الصَّدَقَةُ، فَيُخْرِجُ الرَّجُلُ الْآخَرُ صَدَقَتَهَا هَذَا الْيَوْمَ. وَيَكُونُ الْآخَرُ قَدْ صَدَّقَهَا مِنَ الْغَدِ.

قَالَ مَالِكٌ. فِي رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ لَا تَجِبُ فِيهَا الصَّدَقَةُ، فَاشْتَرَى إِلَيْهَا غَنَمًا كَثِيرَةً تَجِبُ

اکٹھا کر لیا جائے۔

فرمایا کہ سب گایوں میں شمار ہیں۔ اگر بھینسوں سے گائے زیادہ ہوں تو مالک پر ایک گائے واجب ہوگی اور زکوٰۃ گایوں سے لی جائے گی اور بھینسیں زیادہ ہوں تو ان سے زکوٰۃ لی جائے گی اور دونوں برابر ہوں تو جن میں سے چاہے وصول کر لیں۔ جب یہ زکوٰۃ واجب ہوگی تو دونوں قسموں کو جمع کر لیا جائے گا۔

یحییٰ سے روایت ہے کہ امام مالک نے فرمایا کہ جسے مویشی حاصل ہوئے اونٹ گائے یا بکریاں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک حاصل ہونے کے دن سے پورا سال نہ گزر جائے مگر یہ کہ پہلے ہی مویشیوں کا نصاب ہو، وہ نصاب جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، خواہ پانچ اونٹ یا تیس گائیں یا چالیس بکریاں۔ جب کسی کے پاس پانچ اونٹ ہوں یا تیس گائیں یا چالیس بکریاں، پھر اسے اونٹ، گائیں یا بکریاں اور حاصل ہو جائیں، خریدنے، ہبہ یا میراث سے تو زکوٰۃ کے وقت وہ سب کی زکوٰۃ ادا کرے گا اگرچہ بعد میں حاصل ہونے والے مویشیوں پر سال نہ گزرا ہو اور اگر یہ پہلے جانور اس وقت حاصل ہوئے کہ انہیں خریدنے سے ایک دن پہلے زکوٰۃ ادا کر چکا تھا، یا میراث میں ملنے سے ایک روز پہلے تو اب ان کی زکوٰۃ اس وقت دی جائے گی جب کہ پہلے جانور کی زکوٰۃ آئندہ سال دے گا۔

یحییٰ سے روایت ہے کہ امام مالک نے فرمایا کہ اس کی مثال چاندی جیسی ہے کہ مالک نے اس کی زکوٰۃ دے دی، پھر دوسرے آدمی سے اس کے بدلے سامان خرید لیا، سامان بیچنے والے پر اپنے سامان کی زکوٰۃ واجب تھی اس نے پھر چاندی کی زکوٰۃ ادا کی تو دوسرے آدمی نے اس کی زکوٰۃ آج ادا کی اور پہلا کل ادا کر چکا۔

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا کہ جس کے پاس اتنی بکریاں ہوں جن پر زکوٰۃ نہیں ہے پھر اس نے اتنی ساری بکریاں

marfat.com
Marfat.com

فِي دُوْرِهَا الصَّدَقَةُ، اَوْوَرِقِهَا، اَنَّهٗ لَا تَجِبُ عَلَيْهِ فِي الْغَنَمِ كُلِّهَا الصَّدَقَةُ، حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ مِنْ يَوْمَ اَفَادَهَا، بِاشْتِرَآءٍ اَوْمِيْرَاثٍ، وَذٰلِكَ اَنَّ كُلَّ مَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ مِنْ مَاشِيَةٍ لَا تَجِبُ فِيْهَا الصَّدَقَةُ، مِنْ اِبِلٍ اَوْبَقَرٍ اَوْغَنَمٍ، فَلَيْسَ يُعَدُّ ذٰلِكَ نِصَابَ مَالٍ، حَتّٰى يَكُوْنَ فِي كُلِّ صِنْفٍ مِنْهَا مَا تَجِبُ فِيْهِ الصَّدَقَةُ. فَذٰلِكَ النِّصَابُ الَّذِيْ يُصَدِّقُ مَعَهٗ مَا اَفَادَ اِلَيْهِ صَاحِبُهٗ، مِنْ قَلِيْلٍ اَوْكَثِيْرٍ مِنَ الْمَاشِيَةِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَلَوْكَانَتْ لِرَجُلٍ اِبِلٌ اَوْبَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ، تَجِبُ فِيْ كُلِّ صِنْفٍ مِنْهَا الصَّدَقَةُ، ثُمَّ اَفَادَ اِلَيْهَا بَعِيْرًا اَوْ بَقَرَةً اَوْشَاةً، صَدَّقَهَا مَعَ مَاشِيَتِهٖ حِيْنَ يُصَدِّقُهَا.

قَالَ يَحْيٰى، قَالَ مَالِكٌ: وَهٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ اِلَيَّ فِيْ هٰذَا.

قَالَ مَالِكٌ: فِي الْفَرِيْضَةِ تَجِبُ عَلَى الرَّجُلِ، فَلَا تُوْجَدُ عِنْدَهٗ: اَنَّهَا اِنْ كَانَتِ ابْنَةَ مَخَاضٍ فَلَمْ تُوْجَدْ، اُخِذَ مَكَانَهَا ابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ. وَاِنْ كَانَتْ بِنْتَ لَبُوْنٍ، اَوْحِقَّةً، اَوْجَذَعَةً، وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ، كَانَ عَلٰى رَبِّ الْاِبِلِ اَنْ يَبْتَاعَهَا لَهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهٗ بِهَا. وَلَا اُحِبُّ اَنْ يُعْطِيَهٗ قِيْمَتَهَا.

وَقَالَ مَالِكٌ: فِي الْاِبِلِ النَّوَاضِحِ، وَالْبَقَرِ السَّوَانِيْ، وَبَقَرِ الْحَرْثِ: اِنِّيْ اَرٰى اَنْ يُؤْخَذَ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ، اِذَا وَجَبَتْ فِيْهِ الصَّدَقَةُ.

خریدیں جن سے کم پر زکوٰۃ واجب ہے یا ترکہ میں ملیں تو اُس پر تمام بکریوں کی زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی جب تک کہ حاصل ہونے کے دِن سے پورا ایک سال نہ گزر جائے یا خریدنے سے یا میراث ملنے سے اور اسی طرح آدمی کے پاس جتنے مویشی جمع ہو جائیں تو سب پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، اُونٹ ہوں یا گائے یا بکریاں، اِن سب کو مال کا نصاب شمار نہیں کیا جائے گا، یہاں تک کہ ہر قسم اُتنی نہ ہو جائے جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ یہ ہر قسم کا نصاب ہے جس کے ساتھ اُن مویشیوں کی زکوٰۃ بھی دی جائے گی جو حاصل ہوں، خواہ وہ مویشی تھوڑے ہوں یا زیادہ۔

امام مالک نے فرمایا کہ ایک آدمی کے پاس اتنے اُونٹ، گائے اور بکریاں ہیں کہ ہر قسم کی جتنی تعداد پر زکوٰۃ واجب ہے، پھر اُسے اُونٹ، گائے یا بکریاں اور حاصل ہوئیں تو اُس قسم کی زکوٰۃ دیتے وقت اُن کی زکوٰۃ بھی دے گا۔

یحییٰ سے روایت ہے کہ امام مالک نے فرمایا کہ اِس سلسلے میں یہ بات میں نے سب سے اچھی سُنی۔

امام مالک نے ادائیگی کے بارے میں فرمایا جو کسی آدمی پر واجب آئے اور وہ مویشی اُس کے پاس موجود نہ ہو، مثلاً ایک سال کی اُونٹنی واجب ہو اور وہ نہ نکلے تو اُس کی جگہ دو۲ سال کا اُونٹ لیا جائے گا اور اگر دو۲ سال یا تین سال یا چار سال کی اُونٹنی دینی ہو اور وہ موجود نہ ہو تو مالک کو چاہیے کہ خرید کر ادا کرے اور مجھے یہ پسند نہیں کہ اُس کی قیمت ادا کرے۔

امام مالک نے فرمایا کہ پانی سینچنے والے اُونٹ یا چرس کھینچنے والے یا ہل چلانے والے بیل تو میرے خیال میں اُن سب کی زکوٰۃ لی جائے جبکہ اُن پر زکوٰۃ واجب ہو۔

بَابُ ۱۳ صَدَقَةُ الْخُلَطَآءِ

مشترکہ مال کی زکوٰۃ

۲۵۔ قَالَ يَحْيٰى، قَالَ مَالِكٌ: فِي الْخَلِيْطَيْنِ اِذَا كَانَ الرَّاعِيْ وَاحِدًا، وَالْفَحْلُ وَاحِدًا، وَالْمُرَاحُ وَاحِدًا، وَالدَّلْوُ وَاحِدًا: فَالرَّجُلَانِ خَلِيْطَانِ. وَاِنْ عَرَفَ

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے خَلِیطَان کے بارے میں فرمایا کہ جب چرواہا ایک ہو، ریوڑ ایک ہو، چراگاہ ایک ہو اور ڈول ایک ہو تو وہ دونوں شریک خَلِیطَان ہیں۔ اگرچہ اُن میں سے

marfat.com
Marfat.com

كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَالَهُ مِنْ مَالِ صَاحِبِهِ.

قَالَ وَالَّذِي لَا يَعْرِفُ مَالَهُ مِنْ مَالِ صَاحِبِهِ لَيْسَ بِخَلِيطٍ إِنَّمَا هُوَ شَرِيكٌ.

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا تَجِبُ الصَّدَقَةُ عَلَى الْخَلِيطَيْنِ حَتَّى يَكُونَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَا تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ وَتَفْسِيرُ ذَلِكَ: أَنَّهُ إِذَا كَانَ لِأَحَدِ الْخَلِيطَيْنِ أَرْبَعُونَ شَاةً فَصَاعِدًا، وَلِلْآخَرِ أَقَلُّ مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً كَانَتِ الصَّدَقَةُ عَلَى الَّذِي لَهُ الْأَرْبَعُونَ شَاةً وَلَمْ تَكُنْ عَلَى الَّذِي لَهُ أَقَلُّ مِنْ ذَلِكَ صَدَقَةٌ. فَإِنْ كَانَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَا تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ جُمِعَا فِي الصَّدَقَةِ وَوَجَبَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِمَا جَمِيعًا فَإِنْ كَانَ لِأَحَدِهِمَا أَلْفُ شَاةٍ أَوْ أَقَلُّ مِنْ ذَلِكَ مِمَّا تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ وَلِلْآخَرِ أَرْبَعُونَ شَاةً أَوْ أَكْثَرُ، فَهُمَا خَلِيطَانِ يَتَرَادَّانِ الْفَضْلَ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ عَلَى قَدْرِ عَدَدِ أَمْوَالِهِمَا. عَلَى الْأَلْفِ بِحِصَّتِهَا. وَعَلَى الْأَرْبَعِينَ بِحِصَّتِهَا.

قَالَ مَالِكٌ: الْخَلِيطَانِ فِي الْإِبِلِ بِمَنْزِلَةِ الْخَلِيطَيْنِ فِي الْغَنَمِ. يَجْتَمِعَانِ فِي الصَّدَقَةِ جَمِيعًا إِذَا كَانَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَا تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ. وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ" وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ إِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ شَاةً. شَاةٌ.

وَقَالَ يَحْيَى. قَالَ مَالِكٌ: وَهَذَا أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ فِي ذَلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ: وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي بِذَلِكَ أَصْحَابَ الْمَوَاشِي.

قَالَ مَالِكٌ وَتَفْسِيرُ قَوْلِهِ "لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ"

ہر ایک اپنے مال کو دوسرے کے مال سے پہچانتا ہو۔

فرمایا کہ جو اپنے مال کو دوسرے کے مال سے نہ پہچانے وہ خلیط نہیں بلکہ شریک ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ خلیطین پر زکوٰۃ اس وقت تک واجب نہیں ہوتی جب تک ہر ایک کے پاس اُتنے جانور نہ ہوں جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور اس کی تفسیر یہ ہے کہ اگر ایک خلیط کی چالیس یا زیادہ بکریاں ہیں اور دوسرے کی چالیس سے کم بکریاں ہیں تو زکوٰۃ اُسی پر ہے جس کی چالیس بکریاں ہیں اور جس کے پاس کم ہیں اُس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ اگر اس میں سے ہر ایک کے پاس اِتنی تعداد ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو زکوٰۃ کے لیے اُن کے مال کو اکٹھا کر لیا جائے گا اور اُن پر مشترکہ زکوٰۃ واجب ہوگی، جبکہ اُن میں سے ایک کے پاس ہزار بکریاں ہوں یا اس سے اِتنی کم جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور دوسرے کے پاس چالیس بکریاں یا اِس سے زیادہ، تب بھی وہ خلیطان ہیں، کمی بیشی کو آپس میں اپنی اپنی تعداد کے مطابق برابر کریں گے یعنی ہزار والا اپنے حصے کے مطابق اور چالیس والا اپنے حصے کے مطابق۔

امام مالک نے فرمایا کہ اُونٹوں کے خلیطان بھی بکریوں کے خلیطان کی طرح ہیں، زکوٰۃ میں دونوں اکٹھے ہوں گے جبکہ ہر ایک کے پاس اتنا مال ہو جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور یہ اِس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ پانچ اُونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے" اور حضرت عمر نے فرمایا کہ چرنے والی بکریاں جب چالیس ہو جائیں تو ایک بکری زکوٰۃ ہے۔

یحییٰ سے روایت ہے کہ امام مالک نے فرمایا:۔ اس بارے میں یہ میں نے سب سے اچھی بات سُنی۔

امام مالک کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ زکوٰۃ کے ڈر سے اکٹھے مال کو جُدا اور جُدا مال کو اکٹھا نہ کیا جائے۔ یہ حکم جانور والوں کے لیے ہے۔

امام مالک نے اِس ارشاد کی تفسیر میں کہ جُدا مال کو اکٹھا نہ کیا جائے،

marfat.com

Marfat.com

اَنْ يَكُوْنَ النَّفَرُ الثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يَكُوْنُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ اَرْبَعُوْنَ شَاةً ، قَدْ وَجَبَتْ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِيْ غَنَمِهِ الصَّدَقَةُ فَاِذَا اَظَلَّهُمُ الْمُصَدِّقُ جَمَعُوْهَا لِئَلَّا يَكُوْنَ عَلَيْهِمْ فِيْهَا اِلَّا شَاةٌ وَاحِدَةٌ. فَنُهُوْا عَنْ ذٰلِكَ. وَتَفْسِيْرُ قَوْلِهٖ "وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ" اَنَّ الْخَلِيْطَيْنِ يَكُوْنُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةُ شَاةٍ وَ شَاةٌ ، فَيَكُوْنُ عَلَيْهِمَا فِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ. فَاِذَا اَظَلَّهُمَا الْمُصَدِّقُ ، فَرَّقَا غَنَمَهُمَا. فَلَمْ يَكُنْ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اِلَّا شَاةٌ وَاحِدَةٌ. فَنُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ. لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ. خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ. قَالَ مَالِكٌ : فَهٰذَا الَّذِيْ سَمِعْتُ فِيْ ذٰلِكَ .

فرمایا ہے کہ مثلاً تین آدمی ہیں جن میں سے ہر ایک کے پاس چالیس بکریاں ہیں، لہٰذا ہر ایک پر زکوٰۃ میں ایک بکری واجب ہے۔ جب زکوٰۃ وصول کرنے والا پہنچا تو انہوں نے سب کو اکٹھا کر لیا تاکہ انہیں صرف ایک ہی بکری دینی پڑے۔ تو اس سے روکا گیا ہے اور اس قول کی تفسیر کہ اکٹھے مال کو متفرق نہ کیا جائے، یہ ہے کہ خلیطان میں سے ہر ایک کی ایک سو ایک بکریاں ہیں تو ان پر تین بکریاں آتی ہیں۔ جب زکوٰۃ وصول کرنے والا آیا تو انہوں نے بکریاں جدا جدا کر لیں تو یوں ہر ایک کو صرف ایک بکری دینی پڑی، تو ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے اور کہا گیا کہ زکوٰۃ سے ڈرتے ہوئے جدا مال کو اکٹھا اور اکٹھے کو جدا نہ کیا جائے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس سلسلے میں یہی میں نے سنا ہے۔

بَابُ ۱۴ مَا جَاءَ فِيْمَا يُعْتَدُّ بِهٖ مِنَ السَّخْلِ فِي الصَّدَقَةِ

بکریوں کی تعداد میں بچے بھی شمار کیے جائیں گے

۲۶۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ . عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ ، عَنِ ابْنٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ جَدِّهٖ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ مُصَدِّقًا. فَكَانَ يَعُدُّ عَلَى النَّاسِ بِالسَّخْلِ. فَقَالُوْا. اَتَعُدُّ عَلَيْنَا بِالسَّخْلِ وَلَا تَاْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ . فَقَالَ عُمَرُ : نَعَمْ تَعُدُّ عَلَيْهِمْ بِالسَّخْلَةِ ، يَحْمِلُهَا الرَّاعِيْ ، وَلَا تَاْخُذُهَا ، وَلَا تَاْخُذُ الْاَكُوْلَةَ وَلَا الرُّبّٰى وَلَا الْمَاخِضَ وَلَا فَحْلَ الْغَنَمِ. وَتَاْخُذُ الْجَذَعَةَ وَالثَّنِيَّةَ ؛ وَذٰلِكَ عَدْلٌ بَيْنَ غِذَاءِ الْغَنَمِ وَخِيَارِهَا.

قَالَ مَالِكٌ : وَالسَّخْلَةُ الصَّغِيْرَةُ حِيْنَ تُنْتَجُ وَالرُّبّٰى الَّتِيْ قَدْ وَضَعَتْ ، فَهِيَ تُرَبِّيْ وَلَدَهَا . وَالْمَاخِضُ هِيَ الْحَامِلُ . وَالْاَكُوْلَةُ هِيَ شَاةُ اللَّحْمِ الَّتِيْ تُسَمَّنُ لِتُؤْكَلَ

سفیان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو وہ بچوں کو بھی بکریوں میں شمار کرتے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ بچوں کو شمار تو کرتے ہیں لیکن لیتے نہیں ہیں۔ جب یہ حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس بات کا ذکر کیا۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ ہاں ہم انہیں گنتے ہیں بلکہ اسے بھی جسے چرواہا اٹھائے پھرتا ہے اور ہم موٹی بکری بچے پالنے والی، حاملہ اور نر کو نہیں لیتے بلکہ ایک سال یا دو سال کی درمیانی بکری لیتے ہیں جو نہ بچہ یا بوڑھی نہ ہو اور نہ بہت عمدہ ہو۔

امام مالک نے فرمایا کہ سَخْلَہ بکری کا چھوٹا بچہ۔ الرُّبّٰی جس نے بچہ جنا اور وہ اس کی پرورش کرے الْمَاخِض حاملہ بکری۔ اَلْاَكُوْلَة وہ بکری جو گوشت کھانے کے لیے موٹی کی جائے۔

جلد اول
marfat.com
Marfat.com

وَقَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْغَنَمُ لَا تَجِبُ فِيهَا الصَّدَقَةُ، فَتَوَالَدُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهَا الْمُصَدِّقُ بِيَوْمٍ وَاحِدٍ، فَتَبْلُغُ مَا تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ بِوِلَادَتِهَا

قَالَ مَالِكٌ: إِذَا بَلَغَتِ الْغَنَمُ بِأَوْلَادِهَا مَا تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ، فَعَلَيْهِ فِيهَا الصَّدَقَةُ. وَذَلِكَ أَنَّ وِلَادَةَ الْغَنَمِ مِنْهَا. وَذَلِكَ مُخَالِفٌ لِمَا أُفِيدَ مِنْهَا بِشِرَاءٍ أَوْ هِبَةٍ أَوْ مِيرَاثٍ. وَمِثْلُ ذَلِكَ الْعَرْضُ. لَا يَبْلُغُ ثَمَنُهُ مَا تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ. ثُمَّ يَبِيعُهُ صَاحِبُهُ فَيَبْلُغُ رِبْحُهُ مَا تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ. فَيُصَدِّقُ رِبْحَهُ مَعَ رَأْسِ الْمَالِ وَلَوْ كَانَ رِبْحُهُ فَائِدَةً أَوْ مِيرَاثًا، لَمْ تَجِبْ فِيهِ الصَّدَقَةُ، حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ، مِنْ يَوْمِ أَفَادَهُ أَوْ وَرِثَهُ

قَالَ مَالِكٌ، فَهَذَا أَيْضًا الْغَنَمُ مِنْهَا كَرِبْحِ الْمَالِ مِنْهُ. غَيْرَ أَنَّ ذَلِكَ يَخْتَلِفُ فِي وَجْهٍ آخَرَ، أَنَّهُ إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ ثُمَّ أَفَادَ إِلَيْهِ مَالًا، تَرَكَ مَالَهُ الَّذِي أَفَادَ، لَمْ يُزَكِّهِ مَعَ مَالِهِ الْأَوَّلِ حِينَ يُزَكِّيهِ، حَتَّى يَحُولَ عَلَى الْفَائِدَةِ الْحَوْلُ، مِنْ يَوْمِ أَفَادَهَا وَلَوْ كَانَتْ لِرَجُلٍ غَنَمٌ، أَوْ بَقَرٌ، أَوْ إِبِلٌ تَجِبُ فِي كُلِّ صِنْفٍ مِنْهَا الصَّدَقَةُ، ثُمَّ أَفَادَ إِلَيْهَا بَعِيرًا، أَوْ بَقَرَةً، أَوْ شَاةً صَدَّقَهَا مَعَ صِنْفِ مَا أَفَادَ مِنْ ذَلِكَ حِينَ يُصَدِّقُهُ، إِذَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْ ذَلِكَ الصِّنْفِ الَّذِي أَفَادَ، نِصَابُ مَاشِيَتِهِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَهَذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي ذَلِكَ

بَابُ ۱۵ الْعَمَلِ فِي صَدَقَةِ عَامَيْنِ إِذَا اجْتَمَعَا

۲۷۔ قَالَ يَحْيَى، قَالَ مَالِكٌ، الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الرَّجُلِ تَجِبُ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ. وَإِبِلُهُ مِائَةُ بَعِيرٍ فَلَا يَأْتِيهِ السَّاعِي حَتَّى تَجِبَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ أُخْرَى

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس پر زکوٰۃ واجب ہے لیکن زکوٰۃ وصول کرنے والے کے آنے سے ایک روز پہلے بعض بکریوں نے بچے جنے جن کی پیدائش سے وہ تعداد پوری ہو

امام مالک نے فرمایا کہ جب بچے جننے سے بکریاں اس حد کو پہنچ جائیں تو ان پر زکوٰۃ ہوگی اور یہ اس لیے ہے کہ بچے بھی بکریوں میں شمار ہیں اور یہ اس مسئلہ کے مخالف ہے کہ خرید سے ہبہ یا میراث سے اور بکریاں حاصل ہوں۔ ہاں اس کی نظیر یہ ہے کہ ایک آدمی کے پاس اتنا مال ہے جس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ پھر وہ اسے فروخت کر کے اتنا نفع کماتا ہے کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ پس وہ منافع کو راس المال میں شامل کرے گا۔ اگرچہ فائدہ اسے میراث ہی سے حاصل ہوا ہو جس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، اس روز اسے حاصل ہوا یا وراثت ملی۔

امام مالک نے فرمایا کہ بچے بکریوں میں شمار ہوں گے جس طرح منافع راس المال میں۔ ہاں دونوں کے درمیان ایک یہ اختلاف ہے کہ جب کسی کے پاس اتنا سونا چاندی ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ پھر اسے اور مال حاصل ہوا تو وہ اپنے حاصل ہونے والے مال کو چھوڑ دے گا اور پہلے مال کے ساتھ اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا، جب تک کہ منافع کے مال پر حاصل ہونے کے دن سے پورا ایک سال نہ گزر جائے۔ جبکہ کسی کے پاس بکریاں، گائیں یا اونٹ ہوں، جن میں سے ہر چیز پر زکوٰۃ واجب ہو، پھر اسے کچھ اونٹ یا گائیں یا بکریاں اور حاصل ہوں تو حاصل ہونے والے مال کی زکوٰۃ بھی اس جنس کے سابقہ مال کے ساتھ ادا کرے گا جبکہ حاصل ہونے والے مویشیوں کا نصاب پہلے ہی موجود ہو۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس سلسلے میں یہ میں نے سب سے اچھی بات سنی۔

اگر کسی کے ذمے دو سال کی زکوٰۃ واجب الادا ہو

یحییٰ سے روایت ہے کہ امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک صورت یہ ہے کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہو اور اس کے سو اونٹ ہوں لیکن اس کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا نہ پہنچے۔ یہاں تک کہ

marfat.com
Marfat.com

فَيَأْتِيهِ الْمُصَدِّقُ وَقَدْ هَلَكَتْ إِبِلُهُ إِلَّا خَمْسَ ذَوْدٍ.

قَالَ مَالِكٌ. يَأْخُذُ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْخَمْسِ ذَوْدٍ الصَّدَقَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَجَبَتَا عَلَى رَبِّ الْمَالِ. شَاتَيْنِ فِي كُلِّ عَامٍ شَاةٌ. لِأَنَّ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا تَجِبُ عَلَى رَبِّ الْمَالِ يَوْمَ يُصَدِّقُ مَالَهُ. فَإِنْ هَلَكَتْ مَاشِيَتُهُ أَوْ نَمَتْ، فَإِنَّمَا يُصَدِّقُ الْمُصَدِّقُ زَكَوٰةَ مَا يَجِدُ يَوْمَ يُصَدِّقُ وَإِنْ تَظَاهَرَتْ عَلَى رَبِّ الْمَالِ صَدَقَاتٌ غَيْرُ وَاحِدَةٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يُصَدِّقَ إِلَّا مَا وَجَدَ الْمُصَدِّقُ عِنْدَهُ فَإِنْ هَلَكَتْ مَاشِيَتُهُ أَوْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فِيهَا صَدَقَاتٌ فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى هَلَكَتْ مَاشِيَتُهُ كُلُّهَا، أَوْ صَارَتْ إِلَى مَا لَا تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ، فَإِنَّهُ لَا صَدَقَةَ عَلَيْهِ وَلَا ضَمَانَ فِيهِ هَلَكَ. أَوْ مَضَى مِنَ السِّنِينَ.

جب دوسرے سال کی وصولی واجب ہو جائے تو وصول کرنے والا پہنچے جبکہ پانچ کے سوا اُس کے سارے اُونٹ ہلاک ہو چکے ہوں۔

امام مالک نے فرمایا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا اُس سے دو سال کی زکوٰۃ یعنی دو بکریاں وصول کرے گا یعنی ہر سال کی ایک بکری کیونکہ زکوٰۃ اُسی مال پر واجب ہوتی ہے جو وصولی کے روز موجود ہو۔ خواہ مویشی ہلاک ہو جائیں یا بڑھ جائیں تو زکوٰۃ اُن کے حساب سے لی جائے گی جتنے اُس وقت موجود ہوں جب وصول کرنے والا آئے۔ اگر مالک پر کئی سال کی زکوٰۃ ہو تو جتنے مویشی وصول کرنے والا پائے گا اُن کی زکوٰۃ ہی وصول کی جائے گی۔ اگر سب جانور ہلاک ہو گئے یا اُس پر کئی سال کی زکوٰۃ ہے تب بھی اُس سے کچھ نہیں لیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اُس کے سارے مویشی ہلاک ہو گئے یا صرف اِتنے باقی رہے جن پر زکوٰۃ واجب نہیں تو اُس پر زکوٰۃ واجب نہیں اور نہ ہلاک ہونے پر موجودہ یا سالہائے گزشتہ کی۔

بَابُ ۱۶ النَّهْيِ عَنِ التَّضْيِيقِ عَلَى النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ

باب ۱۶ زکوٰۃ وصول کرتے وقت لوگوں کو تنگ کرنے کی ممانعت

۲۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: مُرَّ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِغَنَمٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَرَأَى فِيهَا شَاةً حَافِلًا ذَاتَ ضَرْعٍ عَظِيمٍ. فَقَالَ عُمَرُ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ؟ فَقَالُوا: شَاةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَعْطَى هٰذِهِ أَهْلَهَا وَهُمْ طَائِعُونَ. لَا تَفْتِنُوا النَّاسَ. لَا تَأْخُذُوا حَزَرَاتِ الْمُسْلِمِينَ. تَنَكَّبُوا عَنِ الطَّعَامِ.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عمر کے پاس سے زکوٰۃ کی بکریاں گزریں تو انہوں نے ان میں ایک بہت دودھ دینے والی بکری دیکھی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ بکری کیسی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ زکوٰۃ کی بکری ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کے مالکوں نے یہ بخوشی نہیں دی ہوگی۔ لوگوں کو تنگ نہ کرو، مسلمانوں کا بہترین مال نہ لیا کرو اور ان کی روزی نہ چھینا کرو۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ مِنْ أَشْجَعَ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّ

قبیلہ اشجع کے دو آدمیوں سے روایت ہے کہ ان کے پاس حضرت محمد بن سلمہ انصاری زکوٰۃ وصول کرنے تشریف لایا کرتے تو مال والے سے فرماتے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ دو۔ پھر

marfat.com
Marfat.com

كَانَ يَأْتِيهِمْ مُصَدِّقًا فَيَقُولُ لِرَبِّ الْمَالِ أَخْرِجْ إِلَيَّ صَدَقَةَ مَالِكَ فَلَا يَقُودُ إِلَيْهِ شَاةً فِيهَا وَفَاءٌ مِنْ حَقِّهِ إِلَّا قَبِلَهَا.

مالک جو بکری لے کر آتا اگر وہ زکوٰۃ کے قابل ہوتی تو قبول کر لیا کرتے تھے۔

قَالَ مَالِكٌ. السُّنَّةُ عِنْدَنَا. وَالَّذِي أَدْرَكْتُ عَلَيْهِ أَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا. أَنَّهُ لَا يُضَيَّقُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فِي زَكَوٰتِهِمْ وَأَنْ يُقْبَلَ مِنْهُمْ مَا دَفَعُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک جو سنت ہے اور جس پر میں نے اپنے شہر کے اکثر اہل علم کو پایا یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرتے وقت مسلمانوں کو تنگ نہ کیا جائے اور جیسی چیز وہ اپنے مال سے دیں اسے قبول کر لیا جائے۔

بَابُ ١٧ أَخْذُ الصَّدَقَةِ وَمَنْ يَجُوزُ لَهُ أَخْذُهَا

کن لوگوں کے لیے مالِ زکوٰۃ لینا جائز ہے

٢٩. حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ. إِلَّا لِخَمْسَةٍ: لِغَازٍ فِي سَبِيلِ اللهِ. أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا. أَوْ لِغَارِمٍ. أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ لَهُ جَارٌ مِسْكِينٌ. فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِينِ فَأَهْدَى الْمِسْكِينُ لِلْغَنِيِّ.

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زکوٰۃ مالدار کو لینی درست نہیں ماسوائے پانچ کے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے یا زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر ہو یا قرضدار ہو یا کوئی اپنے مال کے بدلے زکوٰۃ کا مال خریدے یا اس آدمی کے لیے جس کا ہمسایہ غریب ہو تو یہ اسے زکوٰۃ دے اور مسکین مالدار کو ہدیہ دے۔

قَالَ مَالِكٌ. الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي قَسْمِ الصَّدَقَاتِ. أَنَّ ذَلِكَ لَا يَكُونُ إِلَّا عَلَى وَجْهِ الْاِجْتِهَادِ مِنَ الْوَالِي. فَأَيُّ الْأَصْنَافِ. كَانَتْ فِيهِ الْحَاجَةُ وَالْعَدَدُ أُوثِرَ ذَلِكَ الصِّنْفُ، بِقَدْرِ مَا يَرَى الْوَالِي. وَعَسَى أَنْ يَنْتَقِلَ ذَلِكَ إِلَى الصِّنْفِ الْآخَرِ بَعْدَ عَامٍ أَوْ عَامَيْنِ أَوْ أَعْوَامٍ. فَيُؤْثَرُ أَهْلُ الْحَاجَةِ وَالْعَدَدِ. حَيْثُمَا كَانَ ذَلِكَ وَعَلَى هَذَا أَدْرَكْتُ مَنْ أَرْضَى مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ.

امام مالک نے فرمایا کہ جہاد کی تقسیم میں ہمارے نزدیک یہ بات ہے کہ یہ فیصلہ کرنا حاکم کی رائے پر منحصر ہے کہ کون سے حاجت مندوں اور کتنے لوگوں کو دی جائے۔ حاکم اپنی رائے سے جس قسم کو چاہے ترجیح دے اور چاہے تو سال، دو سال یا کئی سال کے بعد دوسری قسم کو ترجیح دے ضرورت یا تعداد کے لحاظ سے خواہ وہ کہیں ہوں اور میں نے اپنے ملک کے اہل علم کو اسی پر پایا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ، وَلَيْسَ لِلْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَرِيضَةٌ مُسَمَّاةٌ، إِلَّا عَلَى قَدْرِ مَا يَرَى الْإِمَامُ.

امام مالک نے فرمایا کہ وصول کرنے والے کے لیے زکوٰۃ میں سے کوئی حصہ مقرر نہیں مگر جو امام مناسب سمجھے۔

بَابُ ١٨ مَا جَاءَ فِي أَخْذِ الصَّدَقَاتِ وَالتَّشْدِيدِ فِيهَا

زکوٰۃ نہ دینے والوں پر سختی کرنے کا بیان

٣٠. حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ: لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ اگر کوئی اونٹ باندھنے کی رسی بھی روکے گا تو اس پر

marfat.com

Marfat.com

عَلَيْهِ.

۳۱- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ؛ اَنَّهُ قَالَ: شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَاَعْجَبَهُ. فَسَاَلَ الَّذِيْ سَقَاهُ، مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ؟ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ، قَدْ سَمَّاهُ. فَاِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ. وَهُمْ يَسْقُوْنَ. فَحَلَبُوْا لِيْ مِنْ اَلْبَانِهَا. فَجَعَلْتُهُ فِيْ سِقَائِيْ. فَهُوَ هٰذَا. فَاَدْخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ.

قَالَ مَالِكٌ: اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّ كُلَّ مَنْ مَنَعَ فَرِيْضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَلَمْ يَسْتَطِعِ الْمُسْلِمُوْنَ اَخْذَهَا، كَانَ حَقًّا عَلَيْهِمْ جِهَادُهُ حَتّٰى يَاْخُذُوْهَا مِنْهُ.

زید بن اسلم نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دودھ پیا تو انہیں بہت پسند آیا۔ پلانے والے سے پوچھا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں پانی کی فلاں جگہ پر گیا تھا۔ وہاں زکوٰۃ کے جانور پانی پی رہے تھے انہوں نے دودھ دوھ کر مجھے دیا تو میں نے اسے اپنی مشک میں ڈال لیا اور یہ وہی تھا۔ حضرت عمر نے منہ میں ہاتھ ڈال کر قے کر دی۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ بات ہے کہ جو اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کو روکے اور مسلمانوں کو ان کا حق نہ لینے دے تو مسلمانوں کو حق حاصل ہے کہ ان سے جہاد کر کے حاصل کر لیں۔

۳۲- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَامِلًا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، كَتَبَ اِلَيْهِ يَذْكُرُ: اَنَّ رَجُلًا مَنَعَ زَكٰوةَ مَالِهٖ. فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ: اَنْ دَعْهُ وَلَا تَاْخُذْ مِنْهُ زَكٰوةً مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ. قَالَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ، الرَّجُلَ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ. وَاَدّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ زَكٰوةَ مَالِهٖ. فَكَتَبَ عَامِلُ عُمَرَ اِلَيْهِ يَذْكُرُ لَهٗ ذٰلِكَ. فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ: اَنْ خُذْهَا مِنْهُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ایک عامل نے ان کے لیے لکھا کہ ایک آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا۔ حضرت عمر نے اس کے لیے لکھا کہ اسے جانے دو اور مسلمانوں کے ساتھ اس سے زکوٰۃ نہ لو۔ جب اس آدمی تک یہ بات پہنچی تو اس پر گراں گزری اور بعد میں اس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی۔ عامل نے حضرت عمر کے لیے لکھا اور اس بات کی اطلاع دی پس حضرت عمر نے عامل کے لیے لکھا کہ اس سے لے لو۔

بَابُ ۱۹ زَكٰوةِ مَا يُخْرَصُ مِنْ ثِمَارِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ

پھلوں اور میووں کی زکوٰۃ

۳۳- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهٗ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ، وَالْبَعْلِ، الْعُشْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ".

سلیمان بن یسار اور بُسر بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بارانی نیز چشموں اور نالیوں سے سیراب کی جانے والی زمین کی پیداوار میں دسواں حصہ اور جو زمین پانی سینچ کر سیراب کی جائے اس میں بیسواں حصہ۔

۳۴- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ اَنَّهٗ قَالَ: لَا يُؤْخَذُ فِيْ صَدَقَةِ

ابن شہاب نے فرمایا کہ زکوٰۃ میں جُعرور کھجور نہیں لی جائے گی اور نہ مصران الفارہ اور عذق ابنِ حبیق لی جائیں گی

marfat.com
Marfat.com

النَّخْلِ الْجُعْرُوْرُ وَلَا مُصَرَّانُ الْفَارَةِ، وَلَا عَدِيُّ بْنُ حُبَيْقٍ قَالَ وَهُوَ يُعَدُّ عَلٰى صَاحِبِ النَّخْلِ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهُ فِي الصَّدَقَةِ

قَالَ مَالِكٌ: وَإِنَّمَا مِثْلُ ذٰلِكَ، الْغَنَمُ تُعَدُّ عَلٰى صَاحِبِهَا بِسِخَالِهَا. وَالنَّخْلُ لَا يُؤْخَذُ مِنْهُ فِي الصَّدَقَةِ وَقَدْ يَكُوْنُ فِي الْأَمْوَالِ ثِمَارٌ لَا تُؤْخَذُ الصَّدَقَةُ مِنْهَا مِنْ ذٰلِكَ الْبَرْدِيُّ وَمَا أَشْبَهَهُ لَا يُؤْخَذُ مِنْ أَدْنَاهُ كَمَا لَا يُؤْخَذُ مِنْ خِيَارِهِ.

قَالَ: وَإِنَّمَا تُؤْخَذُ الصَّدَقَةُ مِنْ أَوْسَاطِ الْمَالِ.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا أَنَّهُ لَا يُخْرَصُ مِنَ الثِّمَارِ إِلَّا النَّخِيْلُ وَالْأَعْنَابُ. فَإِنَّ ذٰلِكَ يُخْرَصُ حِيْنَ يَبْدُوْ صَلَاحُهُ، وَيَحِلُّ بَيْعُهُ. وَذٰلِكَ أَنَّ ثَمَرَ النَّخِيْلِ وَالْأَعْنَابِ يُؤْكَلُ رُطَبًا وَعِنَبًا. فَيُخْرَصُ عَلٰى أَهْلِهِ لِلتَّوْسِعَةِ عَلَى النَّاسِ وَلِئَلَّا يَكُوْنَ عَلٰى أَحَدٍ فِي ذٰلِكَ ضِيْقٌ فَيُخْرَصُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ. ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ يَأْكُلُوْنَهُ كَيْفَ شَاؤُا ثُمَّ يُؤَدُّوْنَ مِنْهُ الزَّكٰوةَ عَلٰى مَا خُرِصَ عَلَيْهِمْ.

قَالَ مَالِكٌ: فَأَمَّا لَا يُؤْكَلُ رُطَبًا، وَإِنَّمَا يُؤْكَلُ بَعْدَ حَصَادِهِ مِنَ الْحُبُوْبِ كُلِّهَا فَإِنَّهُ لَا يُخْرَصُ، وَإِنَّمَا عَلٰى أَهْلِهَا فِيْهَا، إِذَا حَصَدُوْهَا وَدَقُّوْهَا وَطَيَّبُوْهَا، وَخَلُصَتْ حَبًّا، فَإِنَّمَا عَلٰى أَهْلِهَا فِيْهَا الْأَمَانَةُ. يُؤَدُّوْنَ زَكٰوتَهَا إِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ مَا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ. وَهٰذَا الْأَمْرُ الَّذِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ عِنْدَنَا.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا أَنَّ النَّخْلَ يُخْرَصُ عَلٰى أَهْلِهَا. وَثَمَرُهَا فِيْ رُؤُوْسِهَا إِذَا طَابَ وَحَلَّ بَيْعُهُ. وَيُؤْخَذُ مِنْهُ صَدَقَتُهُ تَمْرًا عِنْدَ الْجِدَادِ. فَإِنْ أَصَابَتِ الثَّمَرَةَ جَائِحَةٌ، بَعْدَ

فرمایا کہ یہ مال میں شمار کی جائیں گی لیکن زکوٰۃ میں لی نہیں جائیں گی۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ کھجوروں کے مانند ہیں کہ ان کے بچے شمار میں آتے ہیں لیکن زکوٰۃ میں نہیں لیے جاتے پھلوں میں وہی ہیں جو عمدگی کے باعث زکوٰۃ میں نہیں لیے جاتے جیسے بردی کھجور اور اس جیسی گٹھیا کھجوریں بھی نہیں لی جائیں گی جیسے بڑھیا نہیں لی جاتیں۔

فرمایا کہ زکوٰۃ درمیانے مال سے لی جاتی ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک متفقہ بات یہ ہے کہ کھجوروں اور انگوروں کے سوا کسی پھل کا اندازہ نہیں کیا جائے گا۔ ان کا اندازہ اس وقت کیا جائے گا جب ان کی پیداوار ظاہر اور فروخت جائز ہو جائے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ کھجور اور انگور کچنے پر کھائے جاتے ہیں لہٰذا اس وقت لوگوں کو ان کے اندازے میں وقت نہیں ہوگی اور کسی ایک کو تنگی محسوس نہ ہوگی اور وہ اندازہ کر کے آپس میں فیصلہ کر لیں گے اور جیسے چاہیں کھائیں۔ پھر جو اندازہ کیا ہے اس کے مطابق زکوٰۃ ادا کریں گے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو پھل تر نہیں کھائے جاتے اور فصل کٹنے کے بعد دانے کھائے جاتے ہیں تو ان کا اندازہ نہیں کیا جائے گا۔ یہ مالک پر ہے کہ جب وہ فصل کاٹ کر اکٹھی کر لے اور صاف کر کے دونوں کو علیحدہ کر لے تو یہ مالکوں کے پاس امانت ہے کہ فصل کی زکوٰۃ ادا کریں جب کہ اس حد کو پہنچے جس پر زکوٰۃ واجب ہے اور اس بات میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ بات ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ کھجوروں کا اندازہ کیا جائے گا جبکہ وہ درختوں میں لگی ہوئی ہوں لیکن پک جائیں اور بیع حلال ہو جائے اور ان کی زکوٰۃ اس وقت لی جائے گی جب پھل توڑنے کا وقت آئے گا اندازہ کرنے کے بعد پھلوں پر کوئی

marfat.com
Marfat.com

أَنْ تُخْرَصَ عَلَى أَهْلِهَا وَقَبْلَ أَنْ تُجَذَّ، فَاجَائِحَةٌ الْجَائِحَةُ بِالثَّمَرِ كُلِّهِ. فَلَيْسَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةٌ. فَإِنْ بَقِيَ مِنَ الثَّمَرِ شَيْءٌ، يَبْلُغُ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ فَصَاعِدًا، بِصَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أُخِذَ مِنْهُمْ زَكَوٰتُهُ. وَلَيْسَ عَلَيْهِمْ فِيمَا أَصَابَتِ الْجَائِحَةُ زَكَوٰةٌ. وَكَذٰلِكَ الْعَمَلُ فِي الْكَرْمِ أَيْضًا. وَإِذَا كَانَ لِرَجُلٍ قِطَعُ أَمْوَالٍ مُتَفَرِّقَةٌ. أَوِ اشْتَرَاكُ فِي أَمْوَالٍ مُتَفَرِّقَةٍ، لَا يَبْلُغُ مَالُ كُلِّ شَرِيكٍ أَوْ قِطْعَةُ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَوٰةُ، وَكَانَتْ إِذَا جُمِعَ بَعْضُ ذٰلِكَ إِلَى بَعْضٍ يَبْلُغُ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَوٰةُ، فَإِنَّهُ يَجْمَعُهَا وَيُؤَدِّي زَكَوٰتَهَا.

آفت آجائے اور توڑنے سے پہلے جس کے باعث سب پھل ضائع ہوجائیں تو ان کی زکوٰۃ نہیں لی جائے گی اگر کچھ کھجوریں باقی رہی ہوں اور وہ پانچ وسق کو پہنچ جائیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاع کے مطابق تو ان کی زکوٰۃ لی جائے گی اور جو آفت سے برباد ہوگئیں ان پر زکوٰۃ نہیں ہے اور انگور کا حکم بھی یہی ہے اور اگر کسی آدمی کے پاس متفرق قطعات ہوں یا متفرق قطعات میں کئی آدمی شریک ہوں اور ان میں سے کسی شریک کا مال یا قطعہ اس حد کو نہ پہنچے جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے لیکن جب بعض قطعے دوسرے بعض سے ملا دیئے جائیں تو زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچ جاتے ہیں پس انہیں جمع کرکے ان کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

بَابُ زَكَوٰةِ الْحُبُوبِ وَالزَّيْتُونِ

اناج اور زیتون کی زکوٰۃ

۳۵۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَأَلَ بْنَ شِهَابٍ عَنِ الزَّيْتُونِ؟ فَقَالَ: فِيهِ الْعُشْرُ. قَالَ مَالِكٌ. وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنَ الزَّيْتُونِ الْعُشْرُ، بَعْدَ أَنْ يُعْصَرَ وَيَبْلُغَ زَيْتُونُهُ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ، فَمَا لَمْ يَبْلُغْ زَيْتُونُهُ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ، فَلَا زَكَوٰةَ فِيهِ. وَالزَّيْتُونُ بِمَنْزِلَةِ النَّخِيلِ. مَا كَانَ مِنْهُ سَقَتْهُ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ، أَوْ كَانَ بَعْلًا، فَفِيهِ الْعُشْرُ. وَمَا كَانَ يُسْقَى بِالنَّضْحِ، فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ، وَلَا يُخْرَصُ شَيْءٌ مِنَ الزَّيْتُونِ فِي شَجَرِهِ.

ابن شہاب سے زیتون کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس میں عشر ہے۔ امام مالک نے فرمایا کہ زیتون کا عشر تیل نکالنے کے بعد لیا جائے گا اور زیتون پانچ وسق کو پہنچ جائے۔ اگر پانچ وسق کو نہ پہنچے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ زیتون کھجور کی طرح ہے اگر بارش یا چشمے سے یا خود بخود پرورش پائے تو اس میں دسواں حصہ ہے اور جو پانی سینچ کر پرورش کی جائے تو اس میں بیسواں حصہ ہے اور زیتون جب درخت میں ہو تو اس کا اندازہ نہیں کیا جائے گا۔

وَالسُّنَّةُ عِنْدَنَا فِي الْحُبُوبِ الَّتِي يَدَّخِرُهَا النَّاسُ وَيَأْكُلُونَهَا، أَنَّهُ يُؤْخَذُ مِمَّا سَقَتْهُ السَّمَاءُ مِنْ ذٰلِكَ، وَمَا سَقَتْهُ الْعُيُونُ، وَمَا كَانَ بَعْلًا، الْعُشْرُ. وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ. إِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ بِالصَّاعِ الْأَوَّلِ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا زَادَ عَلَى خَمْسَةِ أَوْسُقٍ فَفِيهِ الزَّكَوٰةُ بِحِسَابِ ذٰلِكَ.

اور اناج کے بارے میں ہمارے نزدیک سنت یہ ہے جس کو لوگ کھاتے یا جمع کر رکھتے ہیں کہ اگر وہ بارش یا چشموں سے پالی جائے یا خود بخود پرورش پائے تو دسواں حصہ اور پانی سینچ کر بیسواں حصہ۔ جبکہ وہ پانچ وسق کو پہنچے پہلے صاع یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاع سے اور اگر پانچ وسق سے زیادہ ہو تو اس کے حساب سے زکوٰۃ لی جائے گی۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ. وَالْحُبُوبُ الَّتِي فِيهَا الزَّكَوٰةُ: الْحِنْطَةُ وَالشَّعِيرُ وَالسُّلْتُ وَالذُّرَةُ وَالدُّخْنُ وَالْأُرْزُ وَالْعَدَسُ وَالْجُلْبَانُ وَالْفُولُ وَالْجُلْجُلَانُ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْحُبُوبِ الَّتِي تُصَيِّرُ طَعَامًا. فَالزَّكٰوةُ تُؤْخَذُ مِنْهَا بَعْدَ أَنْ تُحْصَدَ وَتَصِيرَ حَبًّا.

قَالَ. وَالنَّاسُ مُصَدَّقُونَ فِي ذٰلِكَ وَيُقْبَلُ مِنْهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا دَكَرُوا.

وَسُئِلَ مَالِكٌ مَتَى يُخْرَجُ مِنَ الزَّيْتُونِ الْعُشْرُ أَوْ نِصْفُهُ، أَقَبْلَ النَّفَقَةِ أَمْ بَعْدَهَا؟ فَقَالَ لَا يُنْظَرُ إِلَى النَّفَقَةِ وَلٰكِنْ يُسْأَلُ عَنْهُ أَهْلُهُ. كَمَا يُسْأَلُ أَهْلُ الطَّعَامِ عَنِ الطَّعَامِ. وَيُصَدَّقُونَ بِمَا قَالُوا. فَمَنْ رُفِعَ مِنْ زَيْتُونِهِ خَمْسَةُ أَوْسُقٍ فَصَاعِدًا، أُخِذَ مِنْ زَيْتِهِ الْعُشْرُ بَعْدَ أَنْ يُعْصَرَ. وَمَنْ لَمْ يُرْفَعْ مِنْ زَيْتُونِهِ خَمْسَةُ أَوْسُقٍ لَمْ تَجِبْ عَلَيْهِ فِي زَيْتِهِ الزَّكٰوةُ.

قَالَ مَالِكٌ. وَمَنْ بَاعَ زَرْعَهُ وَقَدْ صَلَحَ وَيَبِسَ فِي أَكْمَامِهِ، فَعَلَيْهِ زَكٰوتُهُ. وَمَنِ اشْتَرَى الَّذِي اشْتَرَاهُ زَكٰوةٌ وَلَا يَصْلُحُ بَيْعُ الزَّرْعِ، حَتّٰى يَيْبَسَ فِي أَكْمَامِهِ وَيَسْتَغْنِيَ عَنِ الْمَاءِ.

قَالَ مَالِكٌ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى. وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ. : أَنَّ ذٰلِكَ، الزَّكٰوةُ. وَقَدْ سَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ ذٰلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ. وَمَنْ بَاعَ أَصْلَ حَائِطِهِ، أَوْ أَرْضَهُ وَفِي ذٰلِكَ زَرْعٌ أَوْ ثَمَرٌ لَمْ يَبْدُ صَلَاحُهُ، فَزَكٰوةُ ذٰلِكَ عَلَى الْمُبْتَاعِ. وَإِنْ كَانَ قَدْ طَابَ، وَحَلَّ بَيْعُهُ. فَزَكٰوةُ ذٰلِكَ عَلَى الْبَائِعِ. إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهَا عَلَى الْمُبْتَاعِ.

بَابُ ۲۱ مَا لَا زَكٰوةَ فِيهِ مِنَ الثِّمَارِ

۳۶۔ قَالَ مَالِكٌ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا كَانَ لَهُ مَا يَجْتَنِي مِنْهُ أَرْبَعَةَ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ، وَمَا يَقْطِفُ مِنْهُ

امام مالک نے فرمایا کہ جن اناجوں پر زکوٰۃ لی جاتی ہے وہ یہ ہیں، گندم، جو، جوار، چنے، چاول، مسور، ماش، لوبیا تل اور ان کی مانند دوسری چیزیں جو کھائی جاتی ہیں۔ ان سب میں زکوٰۃ لی جائے گی جبکہ انہیں کاٹ کر و اچھا ف کر لیے جائیں۔

فرمایا کہ لوگوں پر اس بارے میں اعتبار کیا جائے گا اور جو کچھ وہ دیں لیا جائے گا۔

امام مالک سے پوچھا گیا کہ زیتون سے دسواں اور بیسواں حصہ کب لیا جاتا ہے؟ آیا خرچ سے پہلے یا بعد؟ امام مالک نے فرمایا کہ خرچ کو نہیں دیکھا جائے گا بلکہ مالک سے پوچھا جائے گا جیسے غلے والے سے پوچھا جاتا ہے اور ان کے کہنے پر اعتبار کیا جاتا ہے جو اپنے زیتون سے اٹھائے گا اس سے تیل نکالنے کے بعد دسواں حصہ لیا جائے گا اور جو پانچ وسق سے کم اٹھائے گا تو اس کے زیتون پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے اپنی فصل کو فروخت کیا اور وہ پک کر اپنی بالیوں میں خشک ہو گئی تو مالک پر اس کی زکوٰۃ ہے اور خریدار پر زکوٰۃ نہیں ہے اور فصل کی خرید و فروخت درست نہیں ہے یہاں تک کہ اپنی بالیوں میں پک کر پانی سے بے نیاز ہو جائے۔

امام مالک نے ارشاد باری تعالیٰ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ کے بارے میں فرمایا کہ مراد زکوٰۃ ہے اور میں نے ایک کہنے والے سے یہی سنا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے اپنا باغ فروخت کیا یا زمین اور اس میں فصل یا کھجوریں ہیں جن کی بہتری معلوم نہیں ہوئی تو اس کی زکوٰۃ خریدار پر ہے اور اگر اس کی بہتری ظاہر اور بیع حلال ہو گئی تو زکوٰۃ فروخت کرنے والے پر ہے مگر یہ کہ خریدار سے شرط کر لی جائے

جن پھلوں پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ جب کسی کو اپنی فصل سے چار وسق کھجوریں حاصل ہوں یا چار وسق انگور، یا چار وسق

marfat.com
Marfat.com

أَرْبَعَةَ أَوْسُقٍ مِنَ الزَّبِيْبِ، وَمَا يَحْصُدُ مِنْهُ أَرْبَعَةَ أَوْسُقٍ مِنَ الْحِنْطَةِ، وَمَا يَحْصُدُ مِنْهُ أَرْبَعَةَ أَوْسُقٍ مِنَ الْقُطْنِيَّةِ؛ إِنَّهُ لَا يُجْمَعُ عَلَيْهِ بَعْضُ ذٰلِكَ إِلٰى بَعْضٍ وَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصِّنْفِ الْوَاحِدِ مِنَ التَّمْرِ، أَوْ فِي الزَّبِيْبِ، أَوْ فِي الْحِنْطَةِ، أَوْ فِي الْقُطْنِيَّةِ. مَا يَبْلُغُ الصِّنْفُ الْوَاحِدُ مِنْهُ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ، بِصَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ"

وَإِنْ كَانَ فِي الصِّنْفِ الْوَاحِدِ مِنْ تِلْكَ الْأَصْنَافِ مَا يَبْلُغُ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ، فَفِيْهِ الزَّكٰوةُ. فَإِنْ لَمْ يَبْلُغْ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ. وَتَفْسِيْرُ ذٰلِكَ أَنْ يَجُذَّ الرَّجُلُ مِنَ التَّمْرِ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ. وَإِنِ اخْتَلَفَتْ أَسْمَاؤُهُ وَأَلْوَانُهُ، فَإِنَّهُ يُجْمَعُ بَعْضُهُ إِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ يُؤْخَذُ مِنْ ذٰلِكَ الزَّكٰوةُ. فَإِنْ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ، فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ. وَكَذٰلِكَ الْحِنْطَةُ كُلُّهَا. السَّمْرَاءُ وَالْبَيْضَاءُ وَالشَّعِيْرُ وَالسُّلْتُ كُلُّ ذٰلِكَ صِنْفٌ وَاحِدٌ. فَإِذَا حَصَدَ الرَّجُلُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ، جُمِعَ عَلَيْهِ بَعْضُ ذٰلِكَ إِلٰى بَعْضٍ، وَوَجَبَتْ فِيْهِ الزَّكٰوةُ فَإِنْ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ، فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ. وَكَذٰلِكَ الزَّبِيْبُ كُلُّهُ. أَسْوَدُهُ وَأَحْمَرُهُ. فَإِذَا قَطَفَ الرَّجُلُ مِنْهُ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ، وَجَبَتْ فِيْهِ الزَّكٰوةُ. فَإِنْ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ. وَكَذٰلِكَ الْقُطْنِيَّةُ هِيَ صِنْفٌ وَاحِدٌ مِثْلُ الْحِنْطَةِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ. وَإِنِ اخْتَلَفَتْ أَسْمَاؤُهَا وَأَلْوَانُهَا. وَالْقُطْنِيَّةُ: الْحِمَّصُ وَالْعَدَسُ وَاللُّوْبِيَا وَالْجُلْبَانُ. وَكُلُّ مَا ثَبَتَ مَعْرِفَتُهُ عِنْدَ النَّاسِ أَنَّهُ قُطْنِيَّةٌ. فَإِذَا حَصَدَ الرَّجُلُ مِنْ ذٰلِكَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ بِالصَّاعِ الْأَوَّلِ، صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَإِنْ كَانَ مِنْ أَصْنَافِ الْقُطْنِيَّةِ كُلِّهَا لَيْسَ

گندم یا چار وسق والیں تو ان میں سے کسی چیز کو دوسری کے ساتھ ملایا نہیں جائے گا اور اس پر کسی چیز کی زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ ایک ہی قسم یعنی کھجوریں یا انگور یا گندم یا کوئی دال اکیلی ہی پانچ وسق کو نہ پہنچ جائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاع سے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

اگر ان میں سے کوئی ایک چیز پانچ وسق کو پہنچ جاتی ہے تو اس میں زکوٰۃ ہے اور اگر پانچ وسق کو نہیں پہنچتی تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اس بات کو یوں کھول کر بیان کیا جا سکتا ہے کہ پانچ وسق میں ہر قسم کی کھجوروں کو شامل کیا جائے گا خواہ ان کے نام اور رنگ مختلف ہوں یعنی ایک کو دوسری میں جمع کر کے پھر ان کی زکوٰۃ لی جائے گی اور اگر اس حد کو نہ پہنچیں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ اسی طرح ہر قسم کی گندم یعنی زرد و سفید اور چھلکے والے اور بغیر چھلکے والے جَو، یہ سب ایک ہی قسم میں داخل ہیں تو جب آدمی اس کی فصل اٹھائے اگر ایک قسم کو دوسری میں جمع کرنے سے پانچ وسق ہو جائیں تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے اور اس حد کو نہ پہنچیں تو اس پر زکوٰۃ نہیں۔ اسی طرح کالے اور سُرخ ہر قسم کے انگور، جب آدمی انہیں چُنے اور وہ پانچ وسق ہو جائیں تو ان پر زکوٰۃ ہے اور اگر اس حد کو نہ پہنچیں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے اسی طرح دالیں ایک قسم ہیں جیسے گندم، کھجور اور انگور اگرچہ ان کے نام اور رنگ مختلف ہوں۔ دالوں میں چنے، مسور لوبیا اور ماش ہیں اور وہ بھی جنہیں لوگ دالوں میں شمار کرتے ہوں۔ جب آدمی ان کی فصل اٹھائے اور یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلے صاع سے پانچ وسق ہو جائیں اور اگرچہ وہ دالوں کی سب اقسام ہوں اور دال کی کوئی ایک قسم نہ ہو بلکہ

marfat.com
Marfat.com

مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ مِنَ الْقَطَانِيَّةِ. فَإِنَّهُ يُجْمَعُ فِي ذٰلِكَ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ، وَعَلَيْهِ فِيهِ الزَّكٰوةُ.

قَالَ مَالِكٌ: وَقَدْ فَرَّقَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَيْنَ الْقَطَانِيَّةِ وَالْحِنْطَةِ. فِيمَا أُخِذَ مِنَ السَّبَطِ. وَرَأَى أَنَّ الْقَطَانِيَّةَ كُلَّهَا صِنْفٌ وَاحِدٌ. فَأَخَذَ مِنْهَا الْعُشْرَ وَأَخَذَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالزَّبِيبِ نِصْفَ الْعُشْرِ

قَالَ مَالِكٌ: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: كَيْفَ يُجْمَعُ الْقَطَانِيَّةُ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فِي الزَّكٰوةِ حَتّٰى تَكُونَ صَدَقَتُهَا وَاحِدَةً. وَالرَّجُلُ يَأْخُذُ مِنْهَا اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ يَدًا بِيَدٍ، وَلَا يُؤْخَذُ مِنَ الْحِنْطَةِ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَدًا بِيَدٍ؟ قِيلَ لَهُ: فَإِنَّ الذَّهَبَ وَالْوَرِقَ يُجْمَعَانِ فِي الصَّدَقَةِ. وَقَدْ يُؤْخَذُ بِالدِّينَارِ أَضْعَافُهُ فِي الْعَدَدِ مِنَ الْوَرِقِ يَدًا بِيَدٍ.

قَالَ مَالِكٌ: فِي النَّخِيلِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيَجِدَانِ مِنْهَا ثَمَانِيَةَ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ. إِنَّهُ لَا صَدَقَةَ عَلَيْهِمَا فِيهَا. وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ لِأَحَدِهِمَا مِنْهَا مَا يَجِدُ مِنْهُ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ. وَلِلْآخَرِ مَا يَجِدُ أَرْبَعَةَ أَوْسُقٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ. فِي أَرْضٍ وَاحِدَةٍ، كَانَتِ الصَّدَقَةُ عَلٰى صَاحِبِ الْخَمْسَةِ الْأَوْسُقِ وَلَيْسَ عَلَى الَّذِي جَدَّ أَرْبَعَةَ أَوْسُقٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْهَا، صَدَقَةٌ. وَكَذٰلِكَ الْعَمَلُ فِي الشَّرِكَاءِ. كُلُّ هٰؤُلَاءِ فِي كُلِّ زَرْعٍ مِنَ الْحُبُوبِ كُلِّهَا يُحْصَدُ، أَوِ النَّخْلُ يُجَدُّ أَوِ الْكَرْمُ يُقْطَفُ. فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَجُدُّ مِنَ التَّمْرِ أَوْ يَقْطِفُ مِنَ الزَّبِيبِ، خَمْسَةَ أَوْسُقٍ. أَوْ يَحْصُدُ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ، فَعَلَيْهِ فِيهِ الزَّكَاةُ. وَمَنْ كَانَ حَقُّهُ أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ. فَلَا صَدَقَةَ عَلَيْهِ. وَإِنَّمَا تَجِبُ الصَّدَقَةُ عَلٰى مَنْ بَلَغَ جِدَادُهُ أَوْ قِطَافُهُ أَوْ حَصَادُهُ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ.

ایک کو دوسری میں جمع کیا گیا ہو، تو ان پر زکوٰۃ ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ حضرت عمر نے دالوں اور گندم میں فرق رکھا جبکہ نبطو والوں سے محصول لیا تو دالوں کی تمام اقسام کو ایک ہی قسم شمار کیا اور ان سے دسواں حصہ لیا جبکہ گندم اور کھجور سے بیسواں حصہ لیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ دالوں کی تمام اقسام کو زکوٰۃ میں ایک دوسری کے اندر کیوں جمع کیا جاتا ہے اور ان کی ایک زکوٰۃ لی جاتی ہے حالانکہ آدمی ایک کلوگرام کے بدلے دوسری دو کلوگرام نقد لے لیتا ہے اور دست بدست گندم کی ایک قسم کے بدلے دوسری اس سے دگنی نہیں لے سکتا اس سے کہا جائے گا کہ سونے اور چاندی دونوں کو زکوٰۃ میں اکٹھے کر لیا جاتا ہے جبکہ ایک دینار کے بدلے دست بدست کئی گنا چاندی لی جاتی ہے۔

امام مالک نے کھجوروں کے بارے میں فرمایا کہ وہ دو آدمیوں کی ہیں۔ جب انہوں نے توڑیں تو آٹھ وسق کھجوریں حاصل ہوئیں ان دونوں پر ان کی زکوٰۃ نہیں۔ اگر ان میں سے کسی کی کھجوریں پانچ وسق ہوں اور دوسرے کی چار وسق یا ایک ہی زمین کی اس سے بھی کم تو پانچ وسق والے پر زکوٰۃ ہے اور چار وسق یا اس سے کم والے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ یہی معاملہ تمام شرکاء اور ہر قسم کے اناج کی فصل کا ہے کہ جب بھی ان کی فصل کاٹی جائے یا کھجوریں توڑی جائیں یا انگور چُنے جائیں تو جب ہر آدمی کے حصے میں کھجوریں، انگور یا گندم پانچ وسق آئے تو اس پر زکوٰۃ ہے اور جس کا حصہ پانچ وسق سے کم ہو اس پر زکوٰۃ نہیں۔ زکوٰۃ تو اسی پر واجب ہے کہ توڑنے، چُننے یا فصل اٹھانے پر پانچ وسق جنس حاصل ہو۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ : اَلسُّنَّةُ عِنْدَنَا، اَنَّ كُلَّ مَا اُخْرِجَتْ زَكَاتُهُ مِنْ هٰذِهِ الْاَصْنَافِ كُلِّهَا، اَلْحِنْطَةِ وَالتَّمْرِ وَ الزَّبِيْبِ وَالْحُبُوْبِ كُلِّهَا، ثُمَّ اَمْسَكَهُ صَاحِبُهُ بَعْدَ اَنْ اَدّٰى صَدَقَتَهُ سِنِيْنَ. ثُمَّ بَاعَهُ، اَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ فِيْ ثَمَنِهِ زَكٰوةٌ، حَتّٰى يَحُوْلَ عَلٰى ثَمَنِهِ الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ بَاعَهُ. اِذَا كَانَ اَصْلُ تِلْكَ الْاَصْنَافِ مِنْ فَائِدَةٍ اَوْ غَيْرِهَا. وَاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِلتِّجَارَةِ. وَاِنَّمَا ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ وَالْحُبُوْبِ وَالْعُرُوْضِ. يُفِيْدُهَا الرَّجُلُ ثُمَّ يُمْسِكُهَا سِنِيْنَ. ثُمَّ يَبِيْعُهَا بِذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ، فَلَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ فِيْ ثَمَنِهَا زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ بَاعَهَا. فَاِنْ كَانَ اَصْلُ تِلْكَ الْعُرُوْضِ لِلتِّجَارَةِ فَعَلٰى صَاحِبِهَا فِيْهَا الزَّكٰوةُ حَتّٰى يَبِيْعَهَا. اِذَا كَانَ قَدْ حَبَسَهَا سَنَةً، مِنْ يَوْمِ زَكّٰى الْمَالَ الَّذِيْ اَبْتَاعَهَا بِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ وہ تمام اقسام جن کی زکوٰۃ نکال دی گئی جیسے گندم کھجوریں، انگور اور تمام قسم کے اناج۔ پھر مالک زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد انہیں سالہا سال تک روکنے کے بعد فروخت کرے تو ان کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں لی جائے گی یہاں تک کہ فروخت کرنے کے دن سے اس پر پورا سال نہ گزر جائے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ یہ چیزیں اسے میراث یا ہبہ کے ذریعے حاصل ہوئی ہوں اور یہ تجارت کے لیے نہ ہوں، کیونکہ یہ کھانا، غلہ اور اسباب کے مانند ہیں۔ جو آدمی کو حاصل ہوتا ہے اور وہ اُسے سالہا سال روکے رکھتا ہے پھر اسے سونے یا چاندی کے بدلے فروخت کرتا ہے تو اس کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں یہاں تک کہ فروخت کرنے کے دن سے پورا سال نہ گزر جائے۔ ہاں اگر یہ چیزیں تجارت کے لیے ہوں تو مالک پر فروخت کرتے وقت زکوٰۃ ہوگی جبکہ مالک نے زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد ایک سال روک کر فروخت کی ہوں۔

بَابُ ۲۲ مَا لَا زَكٰوةَ فِيْهِ مِنَ الْفَوَاكِهِ وَ الْقَضْبِ وَالْبُقُوْلِ

وہ پھل ساگ اور ترکاری جن پر زکوٰۃ نہیں

قَالَ مَالِكٌ، اَلسُّنَّةُ الَّتِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهَا عِنْدَنَا وَالَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ. اَنَّهُ لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْفَوَاكِهِ كُلِّهَا صَدَقَةٌ. اَلرُّمَّانِ، وَالْفِرْسِكِ، وَالتِّيْنِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ وَمَا لَمْ يُشْبِهْهُ. اِذَا كَانَ مِنَ الْفَوَاكِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک سنت یہ ہے جس میں اختلاف نہیں۔ اور جو میں نے اہل علم سے سُنا کہ پھلوں کی کسی قسم پر زکوٰۃ نہیں ہے جیسے انار، شفتالو، انجیر اور جو ان کے مشابہ ہوں یا مشابہ نہ ہوں، جبکہ وہ پھلوں میں شمار ہوں۔

قَالَ: وَلَا فِي الْقَضْبِ وَلَا فِي الْبُقُوْلِ كُلِّهَا صَدَقَةٌ. وَلَا فِيْ اَثْمَانِهَا اِذَا بِيْعَتْ صَدَقَةٌ، حَتّٰى يَحُوْلَ عَلٰى اَثْمَانِهَا الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ بَيْعِهَا، وَيَقْبِضُ صَاحِبُهَا ثَمَنَهَا.

فرمایا کہ کسی بھی قسم کے ساگ اور سبزیوں پر زکوٰۃ نہیں ہے اور فروخت کرتے وقت بھی ان پر زکوٰۃ نہیں ہے یہاں تک کہ ان کی قیمت پر فروخت کرنے کے دن سے ایک سال نہ گزر جائے اور مالک نے ان کی قیمت وصول کر لی ہو۔

جلد اول
marfat.com
Marfat.com

باب ۲۳ مَاجَاءَ فِي صَدَقَةِ الرَّقِيقِ وَالْخَيْلِ وَالْعَسَلِ

لونڈی، غلام، گھوڑوں اور شہد کی زکوٰۃ

۳۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ".

مراک بن مالک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان پر اس کے لونڈی غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

۳۸۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ أَهْلَ الشَّامِ قَالُوا لِأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ: خُذْ مِنْ خَيْلِنَا وَرَقِيقِنَا صَدَقَةً. فَأَبَى ذٰلِكَ. ثُمَّ كَتَبُوا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَأَبَى عُمَرُ. ثُمَّ كَلَّمُوهُ أَيْضًا، فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ. فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ: إِنْ أَحَبُّوا فَخُذْهَا مِنْهُمْ وَارْدُدْهَا عَلَيْهِمْ. وَارْزُقْ رَقِيقَهُمْ.

قَالَ مَالِكٌ: مَعْنَى قَوْلِهِ: رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَارْدُدْهَا عَلَيْهِمْ، يَقُولُ: عَلَى فُقَرَائِهِمْ.

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ اہل شام نے حضرت ابو عبید بن الجراح سے کہا کہ ہمارے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ بھی لیا کرو۔ انہوں نے انکار کر دیا، پھر حضرت عمر کے لیے لکھا تو حضرت عمر نے بھی انکار کر دیا۔ پھر انہوں نے یہی بات کہی تو انہوں نے حضرت عمر کے لیے لکھا کہ جو وہ دینا چاہیں وہ لے لو اور ان کے فریبوں کو دے دیا کرو اور ان کے غلاموں کو کھلا دیا کرو۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان پر لوٹا دو کا مطلب یہ ہے کہ ان کے فریبوں کو دے دیا کرو۔

۳۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ كِتَابٌ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَبِي وَهُوَ بِمِنًى: أَنْ لَا يَأْخُذَ مِنَ الْعَسَلِ وَلَا مِنَ الْخَيْلِ صَدَقَةً.

عبد اللہ بن ابوبکر نے فرمایا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کا خط میرے والد محترم کے نام آیا جب کہ وہ منیٰ میں تھے کہ وہ شہد اور گھوڑوں میں سے زکوٰۃ نہ لیں۔

۴۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ صَدَقَةِ الْبَرَاذِينِ؟ فَقَالَ: وَهَلْ فِي الْخَيْلِ مِنْ صَدَقَةٍ!

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے ترکی گھوڑوں کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: کیا گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ ہے؟

باب ۲۴ جِزْيَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمَجُوسِ

اہل کتاب اور مجوسیوں سے جزیہ لینے کا بیان

۴۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ الْبَحْرَيْنِ. وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین کے مجوسیوں سے جزیہ لیا اور حضرت عمر نے ایران کے مجوسیوں سے اور حضرت عثمان نے بربر قوم

marfat.com
Marfat.com

الْخَطَّابِ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ فَارِسَ وَاَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَخَذَهَا مِنَ الْبَرْبَرِ.

۴۲۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ، عَنْ اَبِیْهِ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ذَكَرَ الْمَجُوْسَ فَقَالَ مَا اَدْرِیْ، كَیْفَ اَصْنَعُ فِیْ اَمْرِهِمْ. فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ "سُنُّوْا بِهِمْ سُنَّةَ اَهْلِ الْكِتَابِ".

۴۳۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْیَةَ عَلٰی اَهْلِ الذَّهَبِ اَرْبَعَةَ دَنَانِیْرَ وَعَلٰی اَهْلِ الْوَرِقِ اَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا. مَعَ ذٰلِكَ اَرْزَاقُ الْمُسْلِمِیْنَ وَضِیَافَةُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ.

۴۴۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ؛ اَنَّهٗ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّ فِی الظَّهْرِ نَاقَةً عَمْیَاءَ، فَقَالَ عُمَرُ: اِدْفَعْهَا اِلٰی اَهْلِ بَیْتٍ یَنْتَفِعُوْنَ بِهَا. قَالَ، فَقُلْتُ، وَهِیَ عَمْیَاءُ؛ فَقَالَ عُمَرُ یَقْطُرُوْنَهَا بِالْاِبِلِ. قَالَ فَقُلْتُ. كَیْفَ تَاْكُلُ مِنَ الْاَرْضِ؟ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ: اَمِنْ نَعَمِ الْجِزْیَةِ هِیَ اَمْ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ؟ فَقُلْتُ: بَلْ مِنْ نَعَمِ الْجِزْیَةِ. فَقَالَ عُمَرُ اَرَدْتُّمْ، وَاللّٰهِ، اَكْلَهَا. فَقُلْتُ: اِنَّ عَلَیْهَا وَسْمَ الْجِزْیَةِ فَاَمَرَ بِهَا عُمَرُ فَنُحِرَتْ، وَكَانَ عِنْدَهٗ صِحَافٌ تِسْعٌ فَلَا تَكُوْنُ فَاكِهَةٌ وَلَا طُرْفَةٌ اِلَّا جَعَلَ مِنْهَا فِیْ تِلْكَ الصِّحَافِ. فَبَعَثَ بِهَا اِلٰی اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیَكُوْنُ الَّذِیْ یَبْعَثُ بِهٖ اِلٰی حَفْصَةَ اَبْلَغَهُنَّ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ. فَاِنْ كَانَ فِیْهِ نُقْصَانٌ، كَانَ فِیْ حَظِّ حَفْصَةَ. قَالَ: فَجَعَلَ فِیْ تِلْكَ الصِّحَافِ مِنْ لَحْمِ تِلْكَ الْجَزُوْرِ. فَبَعَثَ بِهٖ اِلٰی اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. وَاَمَرَ بِمَا بَقِیَ مِنْ لَحْمِ تِلْكَ الْجَزُوْرِ،

سے جزیہ لیا۔

امام محمد باقر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجوسیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ ان کے معاملے میں کیا کروں؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ان کے ساتھ وہی معاملہ کرو جو اہلِ کتاب کے ساتھ کرتے ہو۔

اسلم مولیٰ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سونے والوں پر سالانہ چار دینار جزیہ مقرر فرمایا اور چاندی والوں پر چالیس درہم اور اس کے ساتھ یہ کہ جب مسلمان ان کے پاس آکر ٹھہریں تو تین دن تک ان کی مہمان نوازی کریں۔

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ شتر خانے میں ایک اندھی اونٹنی ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ وہ اہلِ بیت کو دے دو تاکہ اس سے فائدہ حاصل کریں۔ میں نے کہا کہ وہ تو اندھی ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ اسے اونٹوں کی قطار میں باندھ دو۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ زمین میں کیسے چرے گی؟ حضرت عمر نے کہا کہ وہ جزیہ کے جانوروں سے ہے یا صدقہ کے جانوروں سے؟ میں نے کہا کہ جزیہ کے جانوروں سے۔ حضرت عمر نے کہا کہ خدا کی قسم تم اُسے کھانے کا ارادہ رکھتے ہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس پر تو جزیہ کی نشانی ہے۔ پس حضرت عمر کے حکم سے اُسے ذبح کیا گیا اور ان کے پاس نو پیالے تھے جب بھی کوئی پھل یا اچھی چیز آتی تو ان پیالوں میں وہ چیز ڈال کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لیے بھیج دیا کرتے اور آخر میں اپنی صاحبزادی حضرت حفصہ کے لیے بھیجتے تاکہ کوئی کمی واقع ہو تو حضرت حفصہ کے حصے میں ہو پس انہوں نے مذکورہ پیالوں میں گوشت ڈال کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لیے بھیج دیا اور باقی کو پکانے کا حکم دیا۔ جب وہ پک گیا

marfat.com
Marfat.com

فَصُنِعَ فَدَعَا عَلَيْهِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ.

قَالَ مَالِكٌ: لَا اَرٰى اَنْ تُؤْخَذَ الطَّعَامُ مِنْ اَهْلِ الْجِزْيَةِ اِلَّا فِيْ جِزْيَتِهِمْ.

۴۵. وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ: اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهٖ: اَنْ يَضَعُوا الْجِزْيَةَ عَمَّنْ اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ الْجِزْيَةِ حِيْنَ يُسْلِمُوْنَ.

قَالَ مَالِكٌ: مَضَتِ السُّنَّةُ اَنْ لَا جِزْيَةَ عَلٰى نِسَآءِ اَهْلِ الْكِتَابِ، وَلَا عَلٰى صِبْيَانِهِمْ. وَاَنَّ الْجِزْيَةَ لَا تُؤْخَذُ اِلَّا مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْنَ قَدْ بَلَغُوا الْحُلُمَ. وَلَيْسَ عَلٰى اَهْلِ الذِّمَّةِ، وَلَا عَلَى الْمَجُوْسِ فِيْ نَخِيْلِهِمْ وَلَا كُرُوْمِهِمْ، وَلَا زُرُوْعِهِمْ، وَلَا مَوَاشِيْهِمْ صَدَقَةٌ لِاَنَّ الصَّدَقَةَ اِنَّمَا وُضِعَتْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ تَطْهِيْرًا لَهُمْ وَرَدًّا عَلٰى فُقَرَائِهِمْ وَوُضِعَتِ الْجِزْيَةُ عَلٰى اَهْلِ الْكِتَابِ صَغَارًا لَهُمْ فَلَهُمْ مَا كَانُوْا بِبَلَدِهِمُ الَّذِيْنَ صَالَحُوْا عَلَيْهِ. لَيْسَ عَلَيْهِمْ شَيْءٌ سِوَى الْجِزْيَةِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ اَمْوَالِهِمْ. اِلَّا اَنْ يَتَجِرُوْا فِيْ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ وَيَخْتَلِفُوْا فِيْهَا فَيُؤْخَذُ مِنْهُمُ الْعُشْرُ فِيْمَا يُدِيْرُوْنَ مِنَ التِّجَارَاتِ. وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ اِنَّمَا وُضِعَتْ عَلَيْهِمُ الْجِزْيَةُ وَصَالَحُوْا عَلَيْهَا، عَلٰى اَنْ يُقِرُّوْا بِبِلَادِهِمْ، وَيُقَاتِلَ عَنْهُمْ عَدُوَّهُمْ. فَمَنْ خَرَجَ مِنْهُمْ مِنْ بِلَادِهٖ اِلٰى غَيْرِهَا يَتْجُرُ اِلَيْهَا، فَعَلَيْهِ الْعُشْرُ. مَنْ تَجَرَ مِنْهُمْ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ اِلَى الشَّامِ وَمِنْ اَهْلِ الشَّامِ اِلَى الْعِرَاقِ، وَمِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، اَوِ الْيَمَنِ اَوْ مَا اَشْبَهَ هٰذَا مِنَ الْبِلَادِ. فَعَلَيْهِ الْعُشْرُ وَلَا صَدَقَةَ عَلٰى اَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمَجُوْسِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَلَا مِنْ مَوَاشِيْهِمْ وَلَا ثِمَارِهِمْ وَلَا زُرُوْعِهِمْ. مَضَتْ بِذٰلِكَ السُّنَّةُ وَيُقَرُّوْنَ عَلٰى دِيْنِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلٰى مَا كَانُوْا عَلَيْهِ. وَاِنِ اخْتَلَفُوْا فِي الْعَامِ الْوَاحِدِ مِرَارًا فِيْ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ فَعَلَيْهِمْ كُلَّمَا اخْتَلَفُوْا الْعُشْرُ. لِاَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ مِمَّا

تو انہوں نے انصار و مہاجرین کو جمع کر لیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اہل جزیہ سے جانوروں کی صورت میں بھاؤ نہ لیے جائیں گے جن کے پاس جانور ہوں۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عمال کے لیے لکھا کہ اہل جزیہ سے جب کوئی مسلمان ہو جائے تو اس سے جزیہ لینا موقوف کر دیا جائے۔

امام مالک نے فرمایا کہ قدیمی سنت ہے کہ اہل کتاب کی عورتوں اور بچوں کا جزیہ نہیں لیا جائے گا بلکہ جزیہ ان کے بالغ مردوں سے لیا جائے گا نیز ذمیوں اور مجوسیوں کے کھجوروں، انگوروں ان کی زراعت اور ان کے مویشیوں سے زکوٰۃ نہیں لی جائے گی کیونکہ زکوٰۃ تو مسلمانوں پر ہے ان کے مالوں کو پاک کرنے اور ان کے فقیروں کو دینے کے لیے اور جزیہ اہل کتاب پر انہیں ذلیل کرنے کے لیے ہے پس جب وہ ایسے شہر میں ہوں کہ ان کے ساتھ صلح ہو تو جزیہ کے سوا اُن سے کچھ اور نہیں جائے گا مگر یہ کہ وہ مسلمانوں کے شہروں میں تجارت کریں اور ان میں آئیں جائیں تو ان کے تجارتی مال سے عشر لیا جائے گا اور یہ اس وجہ ہے کہ جب ان پر جزیہ مقرر ہے اور ان کے ساتھ صلح ہے تو وہ اپنے شہروں میں رہیں اور ان کی طرف سے ان کے دشمنوں سے مسلمان لڑیں لیکن جو ان میں سے بغرض تجارت اپنے شہروں سے نکلے گا تو اس سے دسواں حصہ لیا جائے گا یعنی جو مصری شام تجارت کرنے جائے اور جو شامی عراق جائے اور جو عراقی مدینہ منورہ یا یمن جائے یا اسی طرح دوسرے شہروں کو تو اس پر دسواں حصہ ہے نیز اہل کتاب اور مجوسیوں پر کسی بھی مال میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ نہ ان کے مویشیوں میں نہ پھلوں میں اور نہ ان کی کھیتی میں یہی سنت چلی آتی ہے اور وہ اپنے دین پر جس طرح چاہیں قائم رہ سکتے ہیں اور وہ سال میں تجارت کی غرض سے جتنی دفعہ بھی مسلمانوں کے شہروں میں آئیں گے ہر دفعہ ان سے دسواں حصہ لیا جائے گا کیونکہ اس بات پر ان سے صلح نہیں ہوئی اور نہ یہ شرط رکھی گئی۔ یہ وہ ہے جس پر میں نے اپنے شہر کے اہل علم حضرات کو

marfat.com

Marfat.com

صَالَحُوْا عَلَيْهِ، وَلَا مِتَاشْرِطَ لَهُمْ. وَهٰذَا الَّذِيْ اَدْرَكْتُ عَلَيْهِ اَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا.

پایا۔

بَاب ۲۵ عُشُوْرِ اَهْلِ الذِّمَّةِ

ذمیوں سے عشر لینا

۴۶۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَاْخُذُ مِنَ النَّبَطِ، مِنَ الْحِنْطَةِ وَالزَّيْتِ، نِصْفَ الْعُشْرِ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَكْثُرَ الْحَمْلُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَيَاْخُذُ مِنَ الْقُطْنِيَّةِ الْعُشْرَ.

سالم بن عبداللہ نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبط والوں سے گندم اور تیل کا بیسواں حصہ لیا کرتے تاکہ مدینہ منورہ میں ان کی بہتات ہو جائے اور دالوں سے دسواں حصہ لیا کرتے تھے۔

۴۷۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ؛ اَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا عَامِلًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَلٰى سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَكُنَّا نَاْخُذُ مِنَ النَّبَطِ الْعُشْرَ.

سائب بن یزید نے فرمایا کہ میں لڑکا تھا اور حضرت عمر کے عہدِ خلافت میں مدینہ منورہ کے بازار کا عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کے ساتھ عامل تھا تو ہم کفارِ نبط سے دسواں حصہ لیا کرتے تھے۔

۴۸۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَلٰى اَيِّ وَجْهٍ كَانَ يَاْخُذُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنَ النَّبَطِ الْعُشْرَ؟ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: كَانَ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ مِنْهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَاَلْزَمَهُمْ ذٰلِكَ عُمَرُ.

امام مالک نے ابن شہاب سے پوچھا کہ حضرت عمر کفارِ نبط سے دسواں حصہ کیوں لیتے تھے؟ پس ابنِ شہاب نے فرمایا کہ زمانۂ جاہلیت میں ان سے دسواں حصہ لیا جاتا تھا تو حضرت عمر نے بھی ان پر مذکورہ شرح کو قائم رکھا۔

بَاب ۲۶ اِشْتِرَاءِ الصَّدَقَةِ وَالْعُوْدِ فِيْهَا

مالِ زکوٰۃ ادا کر کے پھر خرید نا یا لوٹانا

۴۹۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَقُوْلُ: حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ عَتِيْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. وَكَانَ الرَّجُلُ الَّذِيْ هُوَ عِنْدَهُ قَدْ اَضَاعَهُ فَاَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِيَهُ مِنْهُ. وَظَنَنْتُ اَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ. فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "لَا تَشْتَرِهِ، وَاِنْ اَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ. فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهِ، كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ".

زید بن اسلم نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک شخص کو راہِ خدا میں جہاد کرنے کے لیے ایک عمدہ گھوڑا دیا لیکن اس آدمی نے گھوڑے کو برباد کر دیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس سے خرید لوں اس خیال سے کہ وہ سستا بیچ دے گا پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے نہ خریدنا خواہ تمہیں ایک ہی درہم میں ملے کیونکہ اپنی خیرات کو واپس لوٹانے والا گویا کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔

۵۰۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

marfat.com
Marfat.com

بن عمر، ان عمر بن الخطاب حمل على فرس في سبيل الله. فاراد ان يبتاعه. فسأل عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: "لا تبتعه ولا تعد في صدقتك"

قال يحيى: سئل مالك عن رجل تصدق بصدقة، فوجدها مع غير الذي تصدق بها عليه تباع، ايشتريها، فقال: تركها احب الي.

ہے کہ حضرت عمر نے کسی کو راہ خدا میں ایک گھوڑا دیا اور پھر اسے خریدنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے نہ خریدو اور اپنی خیرات کو واپس نہ لوٹاؤ۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے کوئی خیرات دی پھر کسی دوسرے آدمی کو دیکھے کہ اسے فروخت کر رہا ہے تو کیا خیرات دینے والا اسے خرید لے؟ فرمایا کہ نہ خریدنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

باب ۲۷ من تجب عليه زكوة الفطر

جن پر صدقۂ فطر واجب ہے

۵۱۔ حدثني يحيى عن مالك، عن نافع: ان عبد الله بن عمر كان يخرج زكوة الفطر عن غلمانه الذين بوادي القرى وبخيبر.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ان غلاموں کا بھی صدقۂ فطر بھی نکالتے جو وادیٔ قریٰ اور خیبر میں تھے۔

وحدثني عن مالك، ان احسن ما سمعت فيما يجب على الرجل من زكوة الفطر، ان الرجل يؤدي ذلك عن كل من يضمن بنفقته. ولا بد له من ان ينفق عليه. والرجل يؤدي عن مكاتبه ومدبره، ورقيقه. كلهم غائبهم وشاهدهم من كان منهم مسلما، ومن كان منهم لتجارة او لغير تجارة. ومن لم يكن منهم مسلما، فلا زكوة عليه فيه.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ میں نے بہت اچھی بات سنی کہ آدمی ہر اس فرد کی جانب سے صدقۂ فطر ادا کرے جس کے اخراجات کا وہ ذمہ دار ہے اور جن پر خرچ کیے بغیر چارۂ کار نہیں۔ اور آدمی اپنے مکاتب، مدبر اور غلام سب کی طرف سے ادا کرے خواہ وہ غائب ہوں یا حاضر لیکن ہوں وہ مسلمان خواہ تجارت کے لیے ہوں یا نہ ہوں اور جو ان میں سے مسلمان نہ ہو تو اس کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

قال مالك في العبد الآبق: ان سيده ان علم مكانه، او لم يعلم، وكانت غيبته قريبة وهو يرجو حياته ورجعته، فاني ارى ان يزكي عنه. وان كان اباقه قد طال، ويئس منه، فلا ارى ان يزكي عنه.

امام مالک نے مفرور غلام کے بارے میں فرمایا کہ مالک اگر اس کی رہائش گاہ کو جانتا ہو یا نہ جانے اور واقعہ ماضی قریب کا ہو اور وہ اس کی زندگی اور واپسی کی امید رکھتا ہو، تو میرے خیال میں وہ صدقۂ فطر اس کی طرف سے دے اور اگر بھاگے ہوئے عرصہ بیت گیا اور ناامیدی ہو چکی تو اس کی طرف سے صدقۂ فطر نہ دے۔

قال مالك: تجب زكوة الفطر على اهل البادية كما تجب على اهل القرى. وذلك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم، فرض زكوة الفطر من رمضان على الناس. على كل حر او عبد. ذكر او انثى من

امام مالک نے فرمایا کہ صدقۂ فطر دیہاتیوں پر بھی اسی طرح واجب ہے جیسے شہریوں پر اور اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے ہر مسلمان کے لیے ضروری قرار دیا ہے خواہ وہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا

marfat.com

Marfat.com

الْمُسْلِمِيْنَ.

بَاب ۲۸ مِكْيَلَةُ زَكٰوةِ الْفِطْرِ

۵۲۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ، عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

۵۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ الْعَامِرِيِّ؛ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ. وَذٰلِكَ بِصَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۴۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يُخْرِجُ فِيْ زَكٰوةِ الْفِطْرِ اِلَّا التَّمْرَ اِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً فَاِنَّهٗ اَخْرَجَ شَعِيْرًا

قَالَ مَالِكٌ: وَالْكَفَّارَاتُ كُلُّهَا وَزَكٰوةُ الْعُشُوْرِ كُلُّ ذٰلِكَ بِالْمُدِّ الْاَصْغَرِ مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الظِّهَارَ. فَاِنَّ الْكَفَّارَةَ فِيْهِ بِمُدِّ هِشَامٍ، وَهُوَ الْمُدُّ الْاَعْظَمُ.

بَاب ۲۹ وَقْتُ اِرْسَالِ زَكٰوةِ الْفِطْرِ

۵۵۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَبْعَثُ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ اِلَى الَّذِيْ تُجْمَعُ عِنْدَهٗ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ.

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّهٗ رَاٰى اَهْلَ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يُخْرِجُوْا زَكٰوةَ الْفِطْرِ، اِذَا طَلَعَ

عورت۔

صدقۂ فطر کی مقدار

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کے صدقۂ فطر کو ہر مسلمان کے لیے ضروری قرار دیا ہے کہ ایک صاع کھجور یا جَو دیے جائیں خواہ وہ آزاد ہو یا غلام اور مرد ہو یا عورت۔

عبداللہ بن سعد بن ابو سرح نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم صدقۂ فطر نکالا کرتے تھے ایک صاع کھانا یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاع سے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر صدقۂ فطر میں ہمیشہ کھجوریں دیا کرتے لیکن ایک دفعہ انہوں نے جَو دیئے۔

امام مالک نے فرمایا کہ تمام کفارے اور صدقۂ فطر اور پیداوار کا عشر سب چھوٹے مُدّ سے لیے جائیں گے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مُدّ ہے ماسوائے کفارۂ ظہر کے کہ وہ ہشام بن عبدالملک کے بڑے مُدّ سے ادا کیا جائے گا۔

صدقۂ فطر ادا کرنے کا وقت

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عید سے دو یا تین دن پہلے صدقۂ فطر اس شخص کے پاس بھیج دیا کرتے تھے جس کے پاس جمع ہوا کرتا تھا۔

امام مالک نے اہلِ علم کو دیکھا کہ وہ نماز سے پہلے صدقۂ فطر نکالنے کو مستحب سمجھتے یعنی عید الفطر کی فجر طلوع ہونے سے

marfat.com
Marfat.com

الْفَجْرُ مِنْ يَوْمِ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَغْدُوَا اِلَى الْمُصَلّٰى.
قَالَ مَالِكٌ، وَذٰلِكَ وَاسِعٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ الْغُدُوِّ، مِنْ يَوْمِ الْفِطْرِ وَبَعْدَهٗ.

عید گاہ کو جانے تک۔
امام مالک نے فرمایا کہ انشاء اللہ اس میں وسعت ہے کہ صدقۂ فطر عید کی نماز سے پہلے ادا کر دے یا بعد میں۔

بَابُ ٣ مَنْ لَا تَجِبُ عَلَيْهِ زَكٰوةُ الْفِطْرِ

جن پر صدقۂ فطر واجب نہیں

٥٦. حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ فِيْ عَبِيْدِ عَبِيْدِهٖ، وَلَا فِيْ اَجِيْرِهٖ، وَلَا رَقِيْقِ امْرَاَتِهٖ، زَكٰوةٌ اِلَّا مَنْ كَانَ يَخْدِمُهٗ، وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ. فَتَجِبُ عَلَيْهِ. وَلَيْسَ عَلَيْهِ زَكٰوةٌ فِيْ اَحَدٍ مِنْ رَقِيْقِهِ الْكَافِرِ مَا لَمْ يُسْلِمْ. بِيَدٍ كَانُوْا، اَوْ لِغَيْرِ تِجَارَةٍ.

یحییٰ نے امام مالک سے روایت کی کہ آدمی پر اس کے غلام کے غلام مزدور اور بیوی کے غلام کا صدقۂ فطر نہیں ہے مگر جو اس کی خدمت کرتے ہوں اور جن کی اسے ضرورت ہو تو اُن کا اس پر واجب ہے اور اس پر اپنے کسی کافر غلام کا صدقۂ فطر نہیں ہے۔ جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائے خواہ وہ تجارت کے لیے ہو یا تجارت کے لیے نہ ہو۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

۲۰۔ كِتَابُ الْحَجِّ

کتاب الحج

بَابُ الْغُسْلِ لِلْاِهْلَالِ

احرام باندھنے کے لیے غسل کرنا

۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ؛ اَنَّهَا وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْبَيْدَآءِ. فَذَكَرَ ذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: (مُرْهَا فَلْتَغْتَسِلْ، ثُمَّ لِتُهِلَّ).

قاسم بن محمد نے حضرت اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت محمد بن ابوبکر کو بیداء کے مقام پر جنا تو حضرت ابوبکر نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا: ان سے کہیے کہ غسل کر کے احرام باندھ لیں۔

۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ. فَاَمَرَهَا اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ تَغْتَسِلَ، ثُمَّ تُهِلَّ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس نے محمد بن ابوبکر کو ذوالحلیفہ کے مقام پر جنا تو حضرت ابوبکر نے ان سے فرمایا کہ غسل کر کے احرام باندھ لو۔ ف

ف۔ حضرت اسماء بنت عمیس یہ صحابیہ صالحہ عاقلہ جمیلہ ہیں۔ یہ حضرت علی کے بڑے بھائی حضرت جعفر کی زوجہ محترمہ ہیں۔ اپنے خاوند کے ساتھ حبشہ کی جانب ہجرت کی۔ ان سے تین صاحبزادے عبداللہ[1]، محمد[2] اور عون[3] پیدا ہوئے۔ جب مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی اور حضرت جعفر طیار جام شہادت نوش فرما گئے تو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ نکاح کر لیا۔ ان سے محمد بن ابوبکر پیدا ہوئے۔ حضرت ابوبکر کی وفات کے بعد انہوں نے حضرت علی سے نکاح کر لیا اور کمسن ہونے کے باعث محمد بن ابوبکر بھی حضرت علی کے زیر پرورش رہے۔ اسی ایک تاریخی حقیقت کو سامنے رکھیں تو دونوں مقدس گھرانوں کے خوشگوار اور انتہائی قریبی تعلقات کی روشن تصویر نگاہوں کے سامنے آجاتی ہے اور اس جھوٹے پروپیگنڈے کے چہرے سے نقاب ہٹ جاتی ہے جو حضرت ابوبکر اور حضرت علی کے درمیان کدورت اور کشیدگی بنانے کو اپنے دین و ایمان کی بنیاد بنائے بیٹھے ہیں۔

علاوہ بریں محمد بن ابوبکر کے صاحبزادے ہیں قاسم بن محمد۔ جو اکابر تابعین و افاضل عصر اور مدینہ منورہ کے سات فقہاء سے ہیں۔ یہی قاسم بن محمد تو خسر ہیں امام محمد باقر کے اور نانا جان ہیں امام جعفر صادق کے۔ گویا حضرت ابوبکر صدیق وہ ہیں جو امام جعفر صادق کے نانا جان

marfat.com
Marfat.com

۳ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْتَسِلُ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ، وَلِدُخُوْلِهٖ مَكَّةَ، وَلِوُقُوْفِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما غسل کیا کرتے تھے احرام باندھنے سے پہلے اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے اور عرفات میں ٹھہرنے کے لیے۔

باب ۲ غُسْلِ الْمُحْرِمِ

محرم کے غسل کا بیان

۴ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: يَغْتَسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهٗ. وَقَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ: لَا يَغْتَسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهٗ. قَالَ فَاَرْسَلَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اِلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ. فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ. وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ. فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ. اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، يَسْاَلُكَ: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ، قَالَ، فَوَضَعَ اَبُوْ اَيُّوْبَ يَدَهٗ عَلَى الثَّوْبِ فَطَاطَاهُ حَتّٰى بَدَا لِيْ رَاْسُهٗ، ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ: اُصْبُبْ. فَصَبَّ عَلٰى رَاْسِهٖ. ثُمَّ حَرَّكَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

عبد اللہ بن حنین سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ میں ابواء کے مقام پر اختلاف ہو گیا۔ حضرت عبد اللہ نے کہا کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور حضرت مسور نے کہا کہ محرم اپنا سر نہ دھوئے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس نے مجھے حضرت ابو ایوب انصاری کی خدمت میں بھیجا تو میں نے انہیں دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے ہوئے پایا اور کپڑے سے پردہ کیا ہوا تھا میں نے انہیں سلام کیا تو فرمایا کون ہے؟ میں نے کہا کہ عبد اللہ بن حنین ہوں مجھے حضرت عبد اللہ بن عباس نے آپ کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے کہ حالتِ احرام میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا سر مبارک کس طرح دھویا کرتے تھے؟ حضرت ابو ایوب نے کپڑے پر ہاتھ رکھ کر اسے نیچا کر دیا یہاں تک کہ مجھے انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کو حرکت دی اور انہیں آگے پیچھے کیا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے دیکھا تھا۔

۵ - وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِيَعْلٰى بْنِ مُنْيَةَ، وَهُوَ يَصُبُّ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَاءً، وَهُوَ يَغْتَسِلُ: اَصْبُبْ عَلٰى رَاْسِيْ. فَقَالَ يَعْلٰى: اَتُرِيْدُ

عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یعلیٰ بن منیہ سے فرمایا جو غسل کرتے وقت ان کے اوپر پانی ڈالا کرتے تھے کہ میرے سر پر پانی ڈالو۔ یعلیٰ عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ یہی چاہتے ہیں کہ گناہ مجھ پر ہو؟ اگر آپ حکم فرمائیں

حاشیہ صفحہ گزشتہ

کے دادا جان ہیں ان حضرات کے نسلاً بعد نسلٍ کس طرح رشتہ داری کے تعلقات چلتے رہے کہ دونوں گھرانے باہم شیر و شکر نظر آتے ہیں اگر ان گھرانوں کے مابین ذرا سا بھی بعد ہوتا تو اس طرح ایک دوسرے کی آنکھوں کا نور اور اس طرح ایک دوسرے کے دل کا سرور بن کر کبھی نہ رہتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

اَنْ تَجْعَلَهَا بِيْ ؟ اِنْ اَمَرَتْنِيْ صَبَبْتُ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اُصْبُبْ. فَلَنْ يَزِيْدَهُ الْمَاءُ اِلَّا شَعَثًا.

تو میں ڈالوں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ڈالو پانی سے یہی ہوگا کہ بال اور بکھر جائیں گے۔

٦۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَنَا مِنْ مَكَّةَ بَاتَ بِذِيْ طُوًى، بَيْنَ الثَّنِيَّتَيْنِ حَتّٰى يُصْبِحَ. ثُمَّ يُصَلِّي الصُّبْحَ. ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الَّتِيْ بِاَعْلٰى مَكَّةَ. وَلَا يَدْخُلُ اِذَا خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا، حَتّٰى يَغْتَسِلَ، قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ اِذَا دَنَا مِنْ مَكَّةَ بِذِيْ طُوًى. وَيَاْمُرُ مَنْ مَعَهُ فَيَغْتَسِلُوْنَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلُوْا.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچتے تو ذی طویٰ میں رات گزارتے دو گھاٹیوں کے درمیان جب صبح ہو جاتی تو نماز فجر ادا کر کے اس گھاٹی سے داخل ہوتے جو مکہ معظمہ کے بالائی جانب ہے اور جب حج یا عمرہ کے ارادے سے نکلتے تو بغیر غسل کیے مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہوتے یعنی مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے پہلے نزدیک جا کر ذی طویٰ میں غسل کرتے اور اپنے ساتھیوں کو بھی داخل ہونے سے پہلے غسل کرنے کا حکم دیا کرتے۔

٧۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ اِلَّا مِنَ الْاِحْتِلَامِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر احرام کی حالت میں اپنا سر نہ دھوتے مگر احتلام کے باعث۔

قَالَ مَالِكٌ: سَمِعْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ لَا بَاْسَ اَنْ يَغْسِلَ الرَّجُلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ بِالْغَسُوْلِ، بَعْدَ اَنْ يَرْمِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. وَقَبْلَ اَنْ يَحْلِقَ رَاْسَهُ. وَذٰلِكَ اَنَّهُ اِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، فَقَدْ حَلَّ لَهُ قَتْلُ الْقَمْلِ وَحَلْقُ الشَّعَرِ. وَاِلْقَاءُ التَّفَثِ وَلُبْسُ الثِّيَابِ.

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے اہل علم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ محرم کو خطمی و کھلی وغیرہ سے اپنا سر دھونے میں کوئی حرج نہیں یعنی جمرۂ عقبہ پر رمی کرنے کے بعد اور سر منڈانے سے پہلے اور یہ اس لیے ہے کہ جب جمرۂ عقبہ پر رمی کر لی تو جوں مارنا، سر منڈانا، میل چھڑانا اور کپڑے پہننا اس کے لیے حلال ہو گیا۔

باب ۳ مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنْ لُبْسِ الثِّيَابِ فِي الْاِحْرَامِ

احرام میں جو کپڑے پہننے ممنوع ہیں

٨۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ. عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ محرم کونسے کپڑے پہن سکتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قمیصیں، عمامے، شلواریں، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنو مگر جسے میسر نہ آئیں تو موزے پہن لے لیکن اتنے کاٹ لے کہ ٹخنے کھلے رہیں اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنو جسے زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو۔

قَالَ يَحْيٰى سُئِلَ مَالِكٌ عَمَّا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے پوچھا گیا کہ یہ جو کہا جاتا ہے

marfat.com
Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: "وَمَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ" فَقَالَ: لَمْ اَسْمَعْ بِهٰذَا. وَلَا اَرٰى اَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ سَرَاوِيْلَ. لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ السَّرَاوِيْلَاتِ، فِيْمَا نَهٰى عَنْهُ مِنْ لُبْسِ الثِّيَابِ الَّتِيْ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَلْبَسَهَا. وَلَمْ يَسْتَثْنِ فِيْهَا. كَمَا اسْتَثْنٰى فِي الْخُفَّيْنِ

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس کو ازار نہ ملے تو وہ شلوار پہن لے"۔ امام مالک نے فرمایا کہ میں نے یہ بات نہیں سنی اور میرے خیال میں محرم شلوار نہیں پہن سکتا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شلواروں کے پہننے سے منع فرمایا ہے جبکہ آپ نے ان کپڑوں سے منع فرمایا جن کا پہننا محرم کے لیے درست نہیں اور حضور نے موزوں کی طرح اس کا استثنیٰ بھی نہیں فرمایا۔

بَابُ لُبْسِ الثِّيَابِ الْمُصَبَّغَةِ فِي الْاِحْرَامِ

احرام میں رنگین کپڑے پہننا

۹۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ اَنَّهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْ وَرْسٍ وَقَالَ: "مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ. وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا ورس کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ جس کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے لیکن چاہیئے کہ انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے۔

۱۰۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّهُ سَمِعَ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى عَلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا وَهُوَ مُحْرِمٌ. فَقَالَ عُمَرُ: مَا هٰذَا الثَّوْبُ الْمَصْبُوْغُ يَا طَلْحَةُ؟ فَقَالَ طَلْحَةُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. اِنَّمَا هُوَ مَدَرٌ. فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّكُمْ اَيُّهَا الرَّهْطُ اَئِمَّةٌ يُقْتَدٰى بِكُمُ النَّاسُ. فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا جَاهِلًا رَاٰى هٰذَا الثَّوْبَ. لَقَالَ: اِنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ كَانَ يَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُصَبَّغَةَ فِي الْاِحْرَامِ فَلَا تَلْبَسُوْا اَيُّهَا الرَّهْطُ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الثِّيَابِ الْمُصَبَّغَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ کو حالتِ احرام میں رنگین کپڑا پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا۔ اے طلحہ! یہ رنگا ہوا کپڑا کیسا ہے؟ حضرت طلحہ نے کہا، اے امیر المؤمنین! یہ مٹی سے رنگا ہوا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ حضرات اُمتِ محمدیہ کے امام ہیں لوگ آپ کی پیروی کرتے ہیں اگر کسی جاہل آدمی نے یہ کپڑا دیکھا تو ضرور کہے گا کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ کو حالتِ احرام میں رنگین کپڑا پہنے ہوئے دیکھا لہٰذا آپ حضرات کسی بھی چیز سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنا کریں۔

۱۱۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ، اَنَّهَا كَانَتْ تَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَاتِ الْمُشَبَّعَاتِ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ، لَيْسَ فِيْهَا زَعْفَرَانٌ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر حالتِ احرام میں کسم سے گہرے رنگے ہوئے کپڑے پہنتی تھیں لیکن اس میں زعفران کی ملاوٹ نہیں ہوتی تھی۔

قَالَ يَحْيٰى: سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ ثَوْبٍ مَسَّهُ طِيْبٌ

یحییٰ سے روایت ہے کہ امام مالک سے پوچھا گیا کہ جس کپڑے کو

marfat.com
Marfat.com

ثُمَّ ذَهَبَ مِنْهُ رِيحُ الطِّيبِ، هَلْ يُحْرِمُ فِيهِ؟ فَقَالَ نَعَمْ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ صِبَاغٌ: زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ.

خوشبو لگی ہو، پھر خوشبو جاتی رہے تو کیا اس میں احرام باندھ لیا جائے فرمایا ہاں جبکہ اس میں زعفران یا ورس کا رنگ نہ ہو۔ ف

باب لُبْسِ الْمُحْرِمِ الْمِنْطَقَةَ

محرم کا پیٹی باندھنا

۱۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ لُبْسَ الْمِنْطَقَةِ لِلْمُحْرِمِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما محرم کی پیٹی باندھنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے

۱۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ فِي الْمِنْطَقَةِ يَلْبَسُهَا الْمُحْرِمُ تَحْتَ ثِيَابِهِ: أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ، إِذَا جَعَلَ طَرَفَيْهَا جَمِيعًا سُيُورًا يَعْقِدُ بَعْضَهَا إِلَى بَعْضٍ.

قَالَ مَالِكٌ: وَهَذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ فِي ذَلِكَ.

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ محرم اگر کپڑوں کے نیچے پیٹی باندھ لے تو کوئی حرج نہیں جبکہ اس کے دونوں سروں پر تسمے ہوں جو ایک دوسرے سے باندھ دیئے جائیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس سلسلے میں یہ میں نے سب سے اچھی بات سُنی۔

باب تَخْمِيرُ الْمُحْرِمِ وَجْهَهُ

محرم کا منہ کو ڈھانپنا

حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْفُرَافِصَةُ بْنُ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيُّ: أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِالْعَرْجِ يُغَطِّي، وَجْهَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ

قاسم بن محمد نے فرمایا کہ مجھے فرافصہ بن عمیر حنفی نے بتایا کہ عرج کے مقام پر میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ حالتِ احرام میں اپنا منہ ڈھانپ رکھا تھا۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَا فَوْقَ الذَّقَنِ مِنَ الرَّأْسِ، فَلَا يُخَمِّرُهُ الْمُحْرِمُ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ ٹھوڑی سے اوپر والا حصہ سر میں داخل ہے لہٰذا محرم اسے نہ چھپائے۔

۱۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَفَّنَ ابْنَهُ، وَاقِدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ. وَمَاتَ بِالْجُحْفَةِ مُحْرِمًا. وَخَمَّرَ رَأْسَهُ وَوَجْهَهُ. وَقَالَ: لَوْلَا أَنَّا حُرُمٌ لَطَيَّبْنَاهُ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے صاحبزادے حضرت واقد بن عبداللہ کو کفن پہنایا جن کا حالت احرام کے اندر جحفہ میں انتقال ہو گیا تھا اور ان کے سر اور چہرے کو ڈھانپ دیا اور فرمایا کہ اگر ہم محرم نہ ہوتے تو ضرور اسے خوشبو لگاتے۔

ف۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حالتِ احرام میں کسم، ورس یا زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا جن سے خوشبو آتی ہو۔ مکروہ ہے۔ اگر خوشبو زائل ہو چکی تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ یہی مذہب امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام مالک کا ہے۔ جمہور فقہاء اسی پر ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ، وَإِنَّمَا يَعْمَلُ الرَّجُلُ مَادَامَ حَيًّا فَإِذَا مَاتَ فَقَدِ انْقَضَى الْعَمَلُ.

امام مالک نے فرمایا کہ عمل اسی وقت ہے جب تک کوئی زندہ رہے جب مر گیا تو عمل ختم ہو گیا۔

۱۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: لَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ جو عورت احرام باندھے ہوئے ہو وہ چہرے پر نقاب نہ ڈالے اور دستانے نہ پہنے۔

۱۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، أَنَّهَا قَالَتْ: كُنَّا نُخَمِّرُ وُجُوهَنَا وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ. وَنَحْنُ مَعَ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت منذر نے فرمایا کہ حالت احرام کے اندر ہم اپنے چہرے ڈھانپ لیا کرتیں اور ہم حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق کے ساتھ ہوتیں۔

باب مَا جَاءَ فِي الطِّيبِ فِي الْحَجِّ

دورانِ حج خوشبو لگانے کا بیان

۱۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی اور احرام کھولنے کے لیے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے بھی۔

۱۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ؛ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِحُنَيْنٍ. وَعَلَى الْأَعْرَابِيِّ قَمِيصٌ. وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ. فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "انْزِعْ قَمِيصَكَ. وَاغْسِلْ هَذِهِ الصُّفْرَةَ عَنْكَ. وَافْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَفْعَلُ فِي حَجِّكَ".

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حنین سے ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اعرابی کے اوپر قمیص تھی جس پر زرد نشانات تھے وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے تو آپ مجھے کیا کرنے کا حکم فرماتے ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اپنی قمیص اتار دو اور زردی کے نشانات اس سے دھو ڈالو اور پھر اپنے عمرے میں اسی طرح کرو جیسے اپنے حج میں کرتے ہو۔

۱۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِيحَ طِيبٍ وَهُوَ بِالشَّجَرَةِ. فَقَالَ: مِمَّنْ رِيحُ هَذَا الطِّيبِ؟ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ: مِنِّي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. فَقَالَ: مِنْكَ؟ لَعَمْرُ اللهِ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ طَيَّبَتْنِي

اسلم مولیٰ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شجرہ کے مقام پر خوشبو آئی تو فرمایا کہ یہ خوشبو کس سے آ رہی ہے؟ حضرت معاویہ عرض گزار ہوئے کہ اے امیر المومنین مجھ سے حضرت عمر نے فرمایا: وجودِ باری تعالیٰ کی قسم آپ سے؟ حضرت معاویہ عرض گزار ہوئے کہ اے امیر المومنین! حضرت ام حبیبہ نے

marfat.com

Marfat.com

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عُمَرُ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتَرْجِعَنَّ فَلْتَغْسِلَنَّهُ.

۲۰ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ زُبَيْدٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِيحَ طِيبٍ وَهُوَ بِالشَّجَرَةِ. وَإِلَى جَنْبِهِ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ. فَقَالَ عُمَرُ: مِمَّنْ رِيحُ هَذَا الطِّيبِ، فَقَالَ كَثِيرٌ: مِنِّي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَبَّدْتُ رَأْسِي وَأَرَدْتُ أَنْ لَا أَحْلِقَ فَقَالَ عُمَرُ: فَاذْهَبْ إِلَى شَرَبَةٍ فَأَدْلُكْ رَأْسَكَ حَتَّى تُنْقِيَهُ. فَفَعَلَ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ.

قَالَ مَالِكٌ: الشَّرَبَةُ حَفِيرٌ تَكُونُ عِنْدَ أَصْلِ النَّخْلَةِ.

۲۱ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، وَرَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ سَأَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، وَخَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، بَعْدَ أَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ وَحَلَقَ رَأْسَهُ، وَقَبْلَ أَنْ يُفِيضَ، عَنِ الطِّيبِ. فَنَهَاهُ سَالِمٌ وَأَرْخَصَ لَهُ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

قَالَ مَالِكٌ. لَا بَأْسَ أَنْ يَدَّهِنَ الرَّجُلُ بِدُهْنٍ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَقَبْلَ أَنْ يُفِيضَ مِنْ مِنًى بَعْدَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ.

قَالَ يَحْيَى: سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ طَعَامٍ فِيهِ زَعْفَرَانٌ، هَلْ يَأْكُلُهُ الْمُحْرِمُ، فَقَالَ: أَمَّا مَا تَمَسَّهُ النَّارُ مِنْ ذَلِكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ لِمَنْ يَأْكُلُهُ الْمُحْرِمُ. وَأَمَّا

مجھے خوشبو لگادی تھی حضرت عمر نے فرمایا کہ میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ ضرور اسے دھو کر واپس آئیے۔

صلت بن زبید نے اپنے کئی گھر والوں سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شجرہ کے مقام پر خوشبو محسوس کی اور ان کے پہلو میں کثیر بن صلت تھے حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ خوشبو کس سے آرہی ہے؟ کثیر نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! مجھ سے میں نے اپنے سر کے بال جمائے ہوئے ہیں اور میرا سر منڈانے کا ارادہ نہیں ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ کسی گھڑے کے پاس جاؤ اور سر کو مل مل کر ایسے دھو ڈالو۔ پس کثیر بن صلت نے ایسا ہی کیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ شربہ اس گڑھے کو کہتے ہیں جو کھجور کی جڑ کے پاس ہوتا ہے۔

امام مالک نے یحییٰ بن سعید، عبداللہ بن ابوبکر اور ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ ولید بن عبدالملک نے سالم بن عبداللہ اور خارجہ بن زید بن ثابت سے کنکریاں مارنے اور سر منڈانے کے بعد اور طوافِ افاضہ سے پہلے خوشبو لگانے کے متعلق پوچھا تو سالم بن عبداللہ نے منع کیا اور خارجہ بن زید بن ثابت نے اسے اجازت دی۔

امام مالک نے فرمایا کہ محرم کے لیے ایسا تیل لگانے میں کوئی حرج نہیں جس کے اندر خوشبو نہ ہو جبکہ یہ منیٰ سے لوٹنے سے پہلے اور کنکریاں مارنے کے بعد ہو۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے اس کھانے کے بارے میں پوچھا گیا جس میں زعفران ہو کہ کیا احرام والا اسے کھا سکتا ہے؟ فرمایا کہ اگر وہ چیز آگ پر پکائی گئی ہو تو محرم کے لیے اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں

ف - امام مالک کا موقف یہ ہے کہ اگر احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی اور حالت احرام میں بھی خوشبو کا اثر باقی رہے تو یہ مناسب نہیں ہے۔ ان کا عمل حضرت عمر کے اس ارشاد پر ہے جیسا کہ انہوں نے حضرت معاویہ اور حضرت کثیر بن الصلت سے فرمایا امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک اگر حالت احرام میں خوشبو کا اثر باقی رہے تب بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ ان بزرگوں کا عمل حدیثِ عائشہ پر ہے جو موطا امام مالک کے اسی باب کی سب سے پہلی حدیث ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

مَالَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَا يَأْكُلُهُ الْمُحْرِمُ.

اور جس کھانے کو آگ پر نہ پکایا ہو تو احرام والا اسے نہ کھائے۔

بَابُ مَوَاقِيتِ الْإِهْلَالِ

احرام باندھنے کے میقات

۲۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ" قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ".

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مجھ تک پہنچا کہ یمن والے یلملم سے احرام باندھا کریں۔

۲۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَنْ يُهِلُّوا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَأَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلَ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مدینہ منورہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔ شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے۔

۲۴۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: أَمَّا هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثُ فَسَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُخْبِرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ".

حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ یہ تینوں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود سنے اور مجھے بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یمن والے یلملم سے احرام باندھا کریں۔

۲۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَهَلَّ مِنَ الْفُرْعِ.

مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر نے فرع سے احرام باندھا۔

۲۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَهَلَّ مِنْ إِيلِيَاءَ.

امام مالک نے ایک ثقہ آدمی سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے بیت المقدس سے احرام باندھا۔

۲۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ بِعُمْرَةٍ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرے کا احرام باندھا۔

ف۔ رمی جمار اور سر منڈانے کے بعد طوافِ افاضہ سے پہلے خوشبو لگانے سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے منع فرمایا ہے اور امام مالک کا اسی پر عمل ہے جبکہ خارجہ بن زید بن ثابت نے اس کی اجازت دی ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ کا اس پر عمل ہے۔ امام مالک کے نزدیک جس کھانے میں زعفران ہو اور اسے آگ پر پکایا گیا ہو تو اس کے کھانے میں کوئی مضائقہ اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک خواہ وہ آگ پر پکایا یا نہ پکایا ہر حالت میں اس کا کھانا درست ہے، صرف تنہا زعفران کا کھانا درست نہیں ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْإِهْلَالِ

احرام باندھنے کا طریقہ اور لبیک کہنا

۲۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ. لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ. إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ. وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ.

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَزِيدُ فِيهَا: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ. لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ. وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اس میں یہ اضافہ کرتے لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

۲۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ. فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ أَهَلَّ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذوالحلیفہ کی مسجد میں دو رکعتیں ادا کرتے اور جب اپنی سواری پر جلوہ افروز ہو جاتے تو لبیک کہتے۔

۳۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ: بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا. مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ. يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہاں سے ابتدا کرنے کا تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلبیہ نہیں کہا مگر ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے۔

۳۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ؛ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ. رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا. قَالَ: وَمَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ؟ قَالَ: رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ. وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ. وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ. وَرَأَيْتُكَ، إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ، أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ، وَلَمْ تُهْلِلْ أَنْتَ حَتَّى يَكُونَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: أَمَّا الْأَرْكَانُ، فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ. وَأَمَّا

عبید بن جریج نے حضرت عبداللہ بن عمر سے گزارش کی کہ اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ کے چار کام ایسے دیکھے ہیں کہ آپ کے ساتھیوں میں سے کسی کو وہ کام کرتے نہیں دیکھا فرمایا کہ اے ابن جریج! وہ کیا ہیں؟ کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ رکن یمانی اور حجر اسود کے سوا اور کسی رکن کو نہیں چھوتے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایسے جوتے پہنتے ہیں جن میں بال نہیں ہوتے۔ میں نے آپ کو زرد خضاب کرتے دیکھا اور میں نے دیکھا جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے تو لوگوں نے چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیا اور آپ آٹھویں ذوالحجہ سے پہلے احرام نہیں باندھتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ ارکان کی بات تو یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھوتے نہیں دیکھا

marfat.com
Marfat.com

النِّعَالَ السَّبْتِيَّةَ. فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ، وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا. وَأَمَّا الصُّفْرَةُ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا. وَأَمَّا الْإِهْلَالُ، فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ

۳۲ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ. ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَرْكَبُ. فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ أَحْرَمَ.

۳۳ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ، حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ. وَأَنَّ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ، أَشَارَ عَلَيْهِ بِذَالِكَ

بَابُ ۱۰ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ

۳۴ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَانِي جِبْرِيلُ. فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي أَوْ مَنْ مَعِي. أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ أَوْ بِالْإِهْلَالِ يُرِيدُ أَحَدُهُمَا.

۳۵ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَهْلَ الْعِلْمِ يَقُولُونَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ لِتُسْمِعَ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا

قَالَ مَالِكٌ: لَا يَرْفَعُ الْمُحْرِمُ صَوْتَهُ بِالْإِهْلَالِ فِي مَسَاجِدِ الْجَمَاعَاتِ لِيُسْمِعَ نَفْسَهُ وَمَنْ يَلِيهِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ مِنًى. فَإِنَّهُ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فِيهِمَا.

مگر ان دونوں ارکان کو مدہی سبتیہ جوتوں کی بات تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایسے جوتے پہنتے جن پر بال نہ ہوتے اور انہیں وضو کر کے پہن لیتے لہٰذا میں ایسے جوتے پہننا پسند کرتا ہوں زرد رنگ کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زرد خضاب کرتے دیکھا تو میں بھی لگانا پسند کرتا ہوں اور احرام باندھنے کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احرام باندھتے نہیں دیکھا مگر جب سواری کا جانور سیدھا کھڑا ہو جاتا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ذوالحلیفہ کی مسجد میں نماز پڑھتے پھر باہر نکل کر سوار ہوتے اور جب سواری سیدھی ہو جاتی تو احرام باندھتے۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ عبد الملک بن مروان نے مسجد ذوالحلیفہ سے احرام باندھا جب کہ ان کی سواری سیدھی ہو گئی اور یہ بات انہیں ابان بن عثمان نے بتائی تھی۔

احرام میں بلند آواز سے لبیک کہنا

خلاد بن سائب انصاری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل میرے پاس آئے اور مجھے یہ حکم پہنچایا کہ میں اپنے اصحاب یا جو میرے ساتھ ہیں انہیں یہ حکم دوں کہ تلبیہ کہتے وقت یا احرام باندھتے وقت اپنی آوازوں کو بلند کیا کریں یہاں ان دونوں میں سے ایک چیز مراد ہے۔

امام مالک نے اہل علم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تلبیہ میں عورتوں پر آواز بلند کرنا نہیں ہے صرف اتنی آواز سے کہیں کہ خود سن سکیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ محرم اپنی آواز کو جامع مسجدوں میں بلند نہ کرے بس وہ خود سنے یا نزدیک والا سوائے مسجد حرام اور مسجد منیٰ کے کیونکہ ان دونوں میں آواز بلند کی جائے گی۔

marfat.com

Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ، سَمِعْتُ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّ التَّلْبِيَةَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ، وَعَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ.

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے بعض اہل علم حضرات کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہر نماز کے بعد اور ہر چڑھائی پر چڑھتے ہوئے تلبیہ کہنا مستحب ہے۔

بَابُ ۱۱ إِفْرَادُ الْحَجِّ

حج افراد کا بیان

۳۶۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، وَمِنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ، وَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَلَمْ يَحِلُّوا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ہم میں سے بعض نے عمرے کا احرام باندھا، بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا اور بعض نے حج کا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا۔ جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انہوں نے احرام کھول دیا لیکن جنہوں نے حج کا یا حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا انہوں نے قربانی کے روز تک احرام نہ کھولا۔

۳۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ.

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج افراد کیا۔

۳۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ.

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج افراد کیا۔

۳۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَهْلَ الْعِلْمِ يَقُولُونَ: مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ، ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يُهِلَّ بَعْدَهُ بِعُمْرَةٍ، فَلَيْسَ لَهُ ذٰلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ، وَذٰلِكَ الَّذِي أَدْرَكْتُ عَلَيْهِ أَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا.

امام مالک نے اہل علم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے حج مفرد کا احرام باندھا، پھر اس کا دل چاہا کہ عمرہ کا احرام باندھ لوں تو وہ ایسا نہیں کر سکتا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اسی پر میں نے اپنے شہر کے اہل علم کو پایا ہے۔

بَابُ ۱۲ الْقِرَانُ فِي الْحَجِّ

حج قران کا بیان

۴۰۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ

امام محمد باقر سے روایت ہے کہ حضرت مقداد بن اسود

marfat.com
Marfat.com

عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ دَخَلَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِالسُّقْيَا، وَهُوَ يَنْجَعُ بَكَرَاتٍ لَهُ دَقِيقًا وَخَبَطًا. فَقَالَ: هٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَنْهَى عَنْ أَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. فَخَرَجَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى يَدَيْهِ أَثَرُ الدَّقِيقِ وَالْخَبَطِ. فَمَا نَسِيَ أَثَرَ الدَّقِيقِ وَالْخَبَطِ عَلَى ذِرَاعَيْهِ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ. فَقَالَ: أَنْتَ تَنْهَى عَنْ أَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ: ذٰلِكَ رَأْيِي. فَخَرَجَ عَلِيٌّ مُغْضَبًا، وَهُوَ يَقُولُ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّ مَنْ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَعَرِهِ شَيْئًا، وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ، حَتَّى يَنْحَرَ هَدْيًا، إِنْ كَانَ مَعَهُ، وَيَحِلُّ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ.

۴۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، خَرَجَ إِلَى الْحَجِّ. فَمِنْ أَصْحَابِهِ مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ. وَمِنْهُمْ مَنْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ. وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ. فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَلَمْ يَحِلُّوا. وَأَمَّا مَنْ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، فَحَلُّوا

۴۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ، مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ مَعَهَا، فَذٰلِكَ لَهُ. مَا لَمْ يَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. وَقَدْ صَنَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ حِينَ قَالَ إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ. أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَقَدْ أَهَلَّ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ

اسی وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے جبکہ وہ اپنے اونٹوں کے لیے آٹا وغیرہ گھول کر پلا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عثمان حج اور عمرہ کے درمیان قران سے منع کرتے ہیں حضرت علی نکلے اور ان کے ہاتھوں پر آٹے اور پتوں کے نشانات تھے اور میں ان کی کلائیوں کے ان نشانات کو بھولا نہیں ہوں یہاں تک کہ وہ حضرت عثمان کے پاس پہنچے اور کہا: آپ حج اور عمرہ کے درمیان قران سے منع کرتے ہیں؟ حضرت عثمان نے کہا کہ میری رائے تو یہی ہے۔ پس حضرت علی ناراض ہو کر یہ کہتے ہوئے چلے آئے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا۔ گویا اپنے عمل سے جواز ثابت کیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ ہے کہ جو حج و عمرہ کا قران کرے تو اپنے بال نہ کتروائے اور اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک قربانی پیش نہ کرے اگر اس کے پاس ہو اور یوم النحر کو منیٰ میں احرام کھولے۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حج کے لیے نکلے آپ کے اصحاب میں سے بعض نے حج کا احرام باندھا بعض نے حج و عمرہ کو جمع کیا اور بعض نے عمرہ کا احرام باندھا۔ تو جنہوں نے حج کا احرام باندھا یا حج و عمرہ کو جمع کیا انہوں نے احرام نہ کھولا اور جو عمرہ کر چکے تھے انہوں نے احرام کھول دیا۔

امام مالک نے بعض اہل علم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے عمرہ کا احرام باندھا، پھر چاہا کہ حج کا بھی اس کے ساتھ باندھ لے تو کر سکتا ہے جب تک بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کی ہو۔ حضرت ابن عمر نے ایسا ہی کیا جبکہ فرمایا تھا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو میں وہی کروں گا جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں کیا تھا پھر اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: دونوں کا حال ایک جیسا ہے تو گواہ رہنا کہ میں نے حج کی نیت بھی عمرہ کے ساتھ کر لی ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ

marfat.com
Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ. ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ. ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا"

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے عمرہ کا احرام باندھا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ جس کے پاس قربانی ہے اسے چاہیئے کہ عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لے اور پھر اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو جائے

باب ۱۳ قَطْعُ التَّلْبِيَةِ

لبیک نہ کہنے کا بیان

۴۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرِ الثَّقَفِيِّ، اَنَّهُ سَاَلَ بْنَ مَالِكٍ، وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا، فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ، فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

محمد بن ابوبکر ثقفی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا جبکہ وہ دونوں منیٰ سے عرفات کی جانب جا رہے تھے کہ آج کے روز آپ حضرات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ ہم میں سے بعض لبیک کہتے تو کوئی منع نہ کرتا اور بعض تکبیر کہتے اور انہیں بھی کوئی منع نہیں کیا کرتا تھا

۴۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ كَانَ يُلَبِّي فِي الْحَجِّ حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ.

امام محمد باقر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج میں لبیک کہتے رہتے یہاں تک کہ عرفہ کے روز جب سورج ڈھل جاتا تو لبیک کہنا موقوف کرتے تھے۔

قَالَ يَحْيٰى، قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ الْاَمْرُ الَّذِي لَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا:۔ یہ ایسی بات ہے جس پر ہمارے شہر کے اہلِ علم ہمیشہ رہے ہیں۔

۴۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ اَنَّهَا كَانَتْ تَتْرُكُ التَّلْبِيَةَ اِذَا رَجَعَتْ اِلَى الْمَوْقِفِ.

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب وہ عرفات کی طرف جاتیں تو لبیک کہنا موقوف کر دیا کرتی تھیں۔

۴۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ فِي الْحَجِّ اِذَا انْتَهٰى اِلَى الْحَرَمِ. حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ. وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. ثُمَّ يُلَبِّي حَتّٰى يَغْدُوَ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ. فَاِذَا غَدَا تَرَكَ التَّلْبِيَةَ. وَكَانَ يَتْرُكُ التَّلْبِيَةَ فِي الْعُمْرَةِ اِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب حج کے دوران بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے مابین سعی کرتے تو لبیک کہنا موقوف کر دیتے پھر لبیک کہتے رہتے یہاں تک کہ منیٰ سے عرفات کو چلتے یعنی صبح ہی سے لبیک کہنا ترک کر دیتے اور عمرہ میں حرم کے اندر داخل ہوتے ہی لبیک کہنا موقوف کر دیتے۔

۴۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ اَنَّهُ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ

marfat.com
Marfat.com

كَانَ يَقُوْلُ، كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا يُلَبِّي وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ.

بن عمر جب بیت اللہ کا طواف کرتے تو لبیک کہنا موقوف کر دیا کرتے۔

۴۸۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهٖ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَنَّهَا كَانَتْ تَنْزِلُ مِنْ عَرَفَةَ بِنَمِرَةَ. ثُمَّ تَحَوَّلَتْ اِلَى الْاَرَاكِ.

قَالَتْ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُهِلُّ مَا كَانَتْ فِيْ مَنْزِلِهَا وَمَنْ كَانَ مَعَهَا. فَاِذَا رَكِبَتْ، فَتَوَجَّهَتْ اِلَى الْمَوْقِفِ تَرَكَتِ الْاِهْلَالَ.

قَالَتْ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَعْتَمِرُ بَعْدَ الْحَجِّ مِنْ مَكَّةَ فِيْ ذِي الْحِجَّةِ. ثُمَّ تَرَكَتْ ذٰلِكَ فَكَانَتْ تَخْرُجُ قَبْلَ هِلَالِ الْمُحَرَّمِ حَتّٰى تَاْتِيَ الْجُحْفَةَ فَتُقِيْمَ بِهَا حَتّٰى تَرَى الْهِلَالَ. فَاِذَا رَاَتِ الْهِلَالَ اَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ.

ملقمہ بن ابو ملقمہ نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ پہلے عرفات کے اندر نمرہ میں اترتیں اور پھر اراک میں اترنے لگیں۔

اُن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ جب تک اپنی رہائش گاہ پر ہوتیں تو لبیک کہتیں اور جو بھی اُن کے ساتھ ہوتا۔ جب مواقف کی جانب سوار ہوتیں تو لبیک کہنا بند کر دیتیں۔

اُن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ حج کے بعد ذوالحجہ میں مکہ مکرمہ سے عمرہ کرتیں پھر ایسا کرنا ترک کر دیا چنانچہ محرم کا چاند دیکھنے سے پہلے نکل آتیں یہاں تک کہ جحفہ میں آٹھہرتیں چاند دیکھنے تک جب چاند دیکھ لیتیں تو عمرے کا احرام باندھ لیتیں۔

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ غَدَا يَوْمَ عَرَفَةَ مِنْ مِنًى. فَسَمِعَ التَّكْبِيْرَ عَالِيًا. فَبَعَثَ الْحَرَسَ يَصِيْحُوْنَ فِي النَّاسِ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهَا التَّلْبِيَةُ.

یحییٰ ابن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز جب عرفہ کے روز منیٰ سے چلے تو بلند آواز سے تکبیر سُنی گئی انہوں نے محافظوں کو بھیجا جو بلند آواز سے کہہ رہے تھے:۔ لوگو! یہ لبیک کہنے کا وقت ہے۔

بَابُ ۱۴ اِهْلَالِ اَهْلِ مَكَّةَ وَمَنْ بِهَا مِنْ غَيْرِهِمْ

اہلِ مکہ اور مکہ مکرمہ میں رہنے والوں کے احرام کا بیان

۴۹۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: يَا اَهْلَ مَكَّةَ. مَا شَاْنُ النَّاسِ يَاْتُوْنَ شُعْثًا وَاَنْتُمْ مُدَّهِنُوْنَ؟ اَهِلُّوْا اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ اے اہلِ مکہ! یہ کیا بات ہے کہ لوگ جب تمہارے پاس آتے ہیں تو ان کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں اور تم تیل لگاتے ہو؟ تم چاند دیکھ کر احرام باندھ لیا کرو۔

۵۰۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ اَقَامَ بِمَكَّةَ تِسْعَ سِنِيْنَ يُهِلُّ بِالْحَجِّ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ. وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَهٗ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر نو سال تک مکہ مکرمہ میں رہے اور ذوالحجہ کا چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیا کرتے۔ عروہ بن زبیر بھی اُن کے ساتھ ہوتے اور ایسا ہی کرتے۔

قَالَ يَحْيٰى، قَالَ مَالِكٌ: وَاِنَّمَا يُهِلُّ اَهْلُ مَكَّةَ وَغَيْرُهُمْ بِالْحَجِّ اِذَا كَانُوْا بِهَا. وَمَنْ كَانَ مُقِيْمًا بِمَكَّةَ

یحییٰ نے امام مالک سے روایت کی کہ اہلِ مکہ اور اس میں رہنے والے حج کا احرام باندھیں اور جو مکہ مکرمہ کا باشندہ نہ ہو وہ

marfat.com
Marfat.com

مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا مِنْ جَوْفِ مَكَّةَ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْحَرَمِ.

قَالَ يَحْيٰى، قَالَ مَالِكٌ، وَمَنْ أَهَلَّ مِنْ مَكَّةَ بِالْحَجِّ. فَلْيُؤَخِّرِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ. وَالسَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. حَتّٰى يَرْجِعَ مِنْ مِنًى. وَكَذٰلِكَ صَنَعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ.

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَمَّنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَوْ غَيْرِهِمْ مِنْ مَكَّةَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ كَيْفَ يَصْنَعُ بِالطَّوَافِ؟ قَالَ أَمَّا الطَّوَافُ الْوَاجِبُ، فَلْيُؤَخِّرْهُ. وَهُوَ الَّذِي يَصِلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. وَلْيَطُفْ مَا بَدَا لَهُ وَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، كُلَّمَا طَافَ سُبْعًا. وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ فَأَخَّرُوا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَالسَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، حَتّٰى رَجَعُوا مِنْ مِنًى. وَفَعَلَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ. فَكَانَ يُهِلُّ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، بِالْحَجِّ مِنْ مَكَّةَ. وَيُؤَخِّرُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَالسَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، حَتّٰى يَرْجِعَ مِنْ مِنًى.

وَسُئِلَ مَالِكٌ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَلْ يُهِلُّ مِنْ جَوْفِ مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ؟ قَالَ: بَلْ يَخْرُجُ إِلَى الْحِلِّ فَيُحْرِمُ مِنْهُ.

حرم کی حد سے باہر نہ نکلے۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا کہ جو مکہ میں حج کا احرام باندھے تو اسے چاہیئے کہ بیت اللہ کے طواف اور صفا و مروہ کی سعی کو مؤخر کر دے یہاں تک کہ منیٰ سے لوٹ آئے اور حضرت عبداللہ بن عمر ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

امام مالک سے ان کے بارے میں پوچھا گیا جو مدینہ منورہ وغیرہ کے باشندے ذوالحجہ کا چاند دیکھ کر مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھیں تو وہ طواف کس طرح کریں؟ فرمایا کہ جو واجب طواف ہے اسے مؤخر کر دیں اور یہ وہ ہے جو طواف اور صفا و مروہ کی سعی کے درمیان ہوتا ہے اور نفلی طواف جتنے چاہے کرے لیکن ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور کل سات مرتبہ طواف کرے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایسا ہی کرتے جبکہ وہ حج کا احرام باندھتے کہ بیت اللہ کے طواف اور صفا و مروہ کی سعی کو مؤخر کر دیتے یہاں تک کہ منیٰ سے لوٹ آتے اور حضرت عبداللہ بن عمر نے ایسا ہی کیا وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھ کر مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھتے اور بیت اللہ کے طواف اور صفا و مروہ کی سعی کو مؤخر کر دیتے یہاں تک کہ منیٰ سے واپس لوٹتے۔

امام مالک سے پوچھا گیا کہ مکہ معظمہ کا رہنے والا کیا مکہ مکرمہ سے عمرہ کا احرام باندھ سکتا ہے؟ فرمایا کہ اسے حرم سے باہر نکل کر احرام باندھنا چاہیئے۔

باب ۱۵ مَا لَا يُوجِبُ الْإِحْرَامَ مِنْ تَقْلِيدِ الْهَدْيِ

ہدی کے گلے میں کچھ لٹکا دینے سے آدمی محرم نہیں ہو جاتا

۵۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ أَهْدٰى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ، حَتّٰى يُنْحَرَ الْهَدْيُ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيِي.

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ زیاد بن ابوسفیان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے لکھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ جس نے ہدی بھیج دی تو اس پر وہ سب کچھ حرام ہو گیا جو حاجیوں پر ہوتا ہے یہاں تک کہ قربانی ذبح ہو جائے میں ہدی بھیج رہا ہوں مجھے اپنا فیصلہ لکھ بھیجیے یا ہدی لے جانے والے کو بتا دیجیے۔ عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا

marfat.com
Marfat.com

فَاكْتُبِي إِلَيَّ بِأَمْرِكِ. أَوْ مُرِي صَاحِبَ الْهَدْيِ
قَالَتْ عَمْرَةُ، قَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ عَبْدُ
ابْنُ عَبَّاسٍ. أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ، ثُمَّ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ. ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ. ثُمَّ بَعَثَ بِهَا رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللهُ لَهُ، حَتَّى
نُحِرَ الْهَدْيُ.

کہ ایسا نہیں ہے بلکہ ابن عباس نے بتایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے اپنے ہاتھ سے ہار بٹا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ اپنے دست مبارک سے پہنایا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے میرے والد محترم کے ساتھ بھیجا لیکن اللہ تعالیٰ کی حلال فرمائی ہوئی چیزوں میں سے کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حرام نہ ہوئی یہاں تک کہ ہدی ذبح ہو گئی۔

ف۔

۵۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛
أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الَّذِي
يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ وَيُقِيمُ، هَلْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ؟ فَأَخْبَرَتْنِي
أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ لَا يَحْرُمُ إِلَّا مَنْ أَهَلَّ وَلَبَّى.

یحییٰ بن سعید نے عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو قربانی بھیج کر خود ٹھہرا رہے کہ کیا اس پر کوئی چیز حرام ہو جاتی ہے؟ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے حضرت عائشہ کو فرماتے سنا کہ کوئی چیز حرام نہیں ہوتی مگر احرام باندھنے اور تلبیہ کہنے سے۔

۵۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ
بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهُدَيْرِ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا مُتَجَرِّدًا بِالْعِرَاقِ
فَسَأَلَ النَّاسَ عَنْهُ. فَقَالُوا إِنَّهُ أَمَرَ بِهَدْيِهِ أَنْ يُقَلَّدَ
فَلِذَلِكَ تَجَرَّدَ. قَالَ رَبِيعَةُ: فَلَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ،
فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ: بِدْعَةٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

ربیعہ بن عبد اللہ بن ہدیر سے روایت ہے کہ انہوں نے عراق میں ایک آدمی کو کپڑے اتارے ہوئے دیکھا تو لوگوں سے اس کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس نے اپنی ہدی کو ہار پہنانے کا حکم دیا ہے اس لیے کپڑے اتار دیئے۔ ربیعہ نے کہا کہ پھر میں حضرت عبد اللہ بن زبیر سے ملا تو ان سے اس بات کا ذکر کیا انہوں نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم یہ تو بدعت ہے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَمَّنْ خَرَجَ بِهَدْيٍ لِنَفْسِهِ،
فَأَشْعَرَهُ وَقَلَّدَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، وَلَمْ يُحْرِمْ هُوَ حَتَّى
جَاءَ الْجُحْفَةَ. قَالَ: لَا أُحِبُّ ذَلِكَ. وَلَوْ يُصِبْ مَنْ
فَعَلَهُ. وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُقَلِّدَ الْهَدْيَ وَلَا يُشْعِرَهُ إِلَّا
عِنْدَ الْإِهْلَالِ. إِلَّا رَجُلٌ لَا يُرِيدُ الْحَجَّ، فَيَبْعَثُ بِهِ
وَيُقِيمُ فِي أَهْلِهِ.

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی قربانی کو لے کر خود نکلا پھر ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور ہار پہنایا اور احرام نہ باندھا یہاں تک کہ وہ جحفہ میں پہنچ گیا۔ فرمایا کہ میں اسے پسند نہیں کرتا اور اس نے اچھا نہیں کیا۔ اس کے لیے قربانی کو ہار پہنانا اور اشعار کرنا مناسب نہیں مگر احرام باندھتے وقت مگر جو آدمی حج کا ارادہ رکھے اور قربانی بھیج کر اپنے گھر میں رہے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ: هَلْ يَخْرُجُ بِالْهَدْيِ غَيْرُ مُحْرِمٍ؟
فَقَالَ نَعَمْ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ.

امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا ہدی کو بغیر احرام کے لے کر نکل سکتا ہے؟ فرمایا ہاں، اس میں کوئی حرج نہیں۔

ف۔ ہدی اس جانور کو کہتے ہیں جو مکہ مکرمہ کی جانب قربانی کے ارادے سے بھیجا جاتا ہے۔ قربانی بھیج دینے سے آدمی محرم نہیں ہو جاتا بلکہ ساتھ جانے اور احرام باندھنے سے محرم ہوتا ہے اور ہدی کے گلے میں جوتی یا ہار وغیرہ کوئی چیز لٹکا دینے کو تقلید کہتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

marfat.com
Marfat.com

وَسُئِلَ اَيْضًا: عَمَّا اخْتَلَفَ فِيْهِ النَّاسُ مِنَ الْاِحْرَامِ لِتَقْلِيْدِ الْهَدْيِ، مِمَّنْ لَا يُرِيْدُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ فَقَالَ: الْاَمْرُ عِنْدَنَا الَّذِيْ نَأْخُذُ بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ، قَوْلُ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَدْيِهٖ ثُمَّ اَقَامَ. فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِمَّا اَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهٗ، حَتّٰى نُحِرَ هَدْيُهٗ.

یہ بھی پوچھا گیا کہ لوگوں نے اختلاف کیا ہے کہ کوئی اپنی قربانی کو ہار پہنائے لیکن اس کا حج و عمرہ کا ارادہ نہیں ہے، یہ احرام کیسا ہے فرمایا کہ اس بارے میں ہمارا موقف یہ ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی بھیجی اور خود ٹھہرے رہے پس جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے حلال فرمائی ہیں ان میں سے کوئی چیز آپ پر حرام نہ ہوئی یہاں تک کہ آپ کی قربانی ذبح کر دی گئی۔

باب ۱۶ مَا يَفْعَلُ الْحَائِضُ فِي الْحَجِّ

اگر عورت کو دورانِ حج حیض آجائے

۵۴۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: اَلْمَرْاَةُ الْحَائِضُ الَّتِيْ تُهِلُّ بِالْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ، اِنَّهَا تُهِلُّ بِحَجِّهَا اَوْ عُمْرَتِهَا اِذَا اَرَادَتْ وَلٰكِنْ لَا تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَهِيَ تَشْهَدُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا مَعَ النَّاسِ. غَيْرَ اَنَّهَا لَا تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ. وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. وَلَا تَقْرَبُ الْمَسْجِدَ حَتّٰى تَطْهُرَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ حائضہ عورت جو حج یا عمرہ کا احرام باندھے ہوئے ہو تو وہ اپنے حج یا عمرہ میں جب چاہے لبیک کہتی رہے لیکن بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ صفا و مروہ کے چکر لگائے اور وہ لوگوں کے ساتھ سارے ارکان ادا کرے ماسوائے اس کے کہ وہ بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گی، صفا و مروہ کے درمیان نہیں دوڑے گی اور پاک ہونے تک مسجد کے نزدیک نہیں جائے گی۔

باب ۱۷ الْعُمْرَةُ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ

حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا بیان

۵۵۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ: اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ ثَلَاثًا، عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعَامَ الْقَضِيَّةِ، وَعَامَ الْجِعْرَانَةِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین عمرے کیے: حدیبیہ کے سال، قضیہ کے سال اور جعرانہ کے سال۔

۵۶۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْتَمِرْ اِلَّا ثَلَاثًا: اِحْدَاهُنَّ فِيْ شَوَّالٍ. وَاثْنَتَيْنِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرے نہیں کیے مگر تین۔ ان میں سے ایک شوال میں کیا اور دو ذی قعدہ میں۔

۵۷۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْاَسْلَمِيِّ: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: اَعْتَمِرُ قَبْلَ اَنْ اَحُجَّ؟ فَقَالَ سَعِيْدٌ: نَعَمْ. قَدِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَحُجَّ.

ایک شخص نے سعید بن مسیب سے دریافت کیا کہ کیا میں حج سے پہلے عمرہ کر لوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج سے پہلے عمرہ کیا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

۵۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنْ يَعْتَمِرَ فِي شَوَّالٍ، فَأَذِنَ لَهُ. فَاعْتَمَرَ ثُمَّ قَفَلَ إِلَى أَهْلِهِ، وَلَمْ يَحُجَّ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ عمر بن ابو سلمہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شوال میں عمرہ کرنے کی اجازت طلب کی تو انہیں اجازت دے دی گئی۔ پس انہوں نے عمرہ کیا اور حج کیے بغیر اپنے گھر واپس لوٹ آئے۔

باب ۱۸ قَطْعُ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ

عمرہ میں کب لبیک کہنا موقوف کرے

۵۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ.

ہشام نے اپنے والد ماجد عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ عمرہ کے اندر جب وہ حرم میں داخل ہوتے لبیک کہنا موقوف کر دیتے۔

قَالَ مَالِكٌ، فِيمَنْ أَحْرَمَ مِنَ التَّنْعِيمِ: إِنَّهُ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ حِينَ يَرَى الْبَيْتَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھے تو وہ بیت اللہ کو دیکھتے ہی تلبیہ موقوف کر دے۔

قَالَ يَحْيَى: سُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الرَّجُلِ يَعْتَمِرُ مِنْ بَعْضِ الْمَوَاقِيتِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، أَوْ غَيْرِهِمْ مَتَى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ؟ قَالَ: أَمَّا الْمُهِلُّ مِنَ الْمَوَاقِيتِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ إِذَا انْتَهَى إِلَى الْحَرَمِ.

یحییٰ سے روایت ہے کہ امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے مواقیت سے عمرہ کا احرام باندھا اور وہ مدینہ منورہ وغیرہ کا رہنے والا ہے وہ تلبیہ کب بند کرے فرمایا کہ جس نے مواقیت سے احرام باندھا ہے وہ حرم میں داخل ہوتے ہی تلبیہ کہنا موقوف کر دے۔

قَالَ: وَبَلَغَنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ.

فرمایا اور مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ایسا ہی کرتے تھے۔

باب ۱۹ مَا جَاءَ فِي التَّمَتُّعِ

تمتع کا بیان

۶۰۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؛ أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ، عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ. فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ: لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَقَالَ سَعْدٌ: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِي. فَقَالَ الضَّحَّاكُ، فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ.

محمد بن عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ضحاک بن قیس سے سنا جس سال کہ حضرت معاویہ بن ابو سفیان نے حج کیا کہ یہ دونوں حضرات عمرہ سے حج کے تمتع کا ذکر کر رہے تھے تو حضرت ضحاک بن قیس نے کہا کہ اسے وہی کرے گا جو احکام الٰہی سے بے خبر ہو حضرت سعد نے فرمایا کہ اے بھتیجے! تم نے اچھی بات نہیں کہی حضرت ضحاک نے کہا کہ حضرت عمر نے اس سے منع فرمایا ہے۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کام کیا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

٦١ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ قَالَ: وَاللّٰهِ لَأَنْ أَعْتَمِرَ قَبْلَ الْحَجِّ وَأُهْدِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَمِرَ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحِجَّةِ.

صدقہ بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر میں حج سے پہلے عمرہ کروں اور قربانی بھیجوں تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ حج کے بعد ذوالحجہ میں عمرہ کروں۔

٦٢ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ، مَنِ اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ فِي شَوَّالٍ، أَوْ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، أَوْ فِي ذِي الْحِجَّةِ، قَبْلَ الْحَجِّ. ثُمَّ أَقَامَ بِمَكَّةَ حَتَّى يُدْرِكَهُ الْحَجُّ، فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ، إِنْ حَجَّ. وَعَلَيْهِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ. فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ. وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ.

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ جو حج سے پہلے حج کے مہینوں شوال ذی قعدہ یا ذی الحجہ میں عمرہ کرے۔ پھر مکہ مکرمہ میں ٹھہرا رہے یہاں تک کہ حج کو پائے پس اگر حج کرے تو اس نے تمتع کیا۔ اس پر قربانی ہے جو میسر آئے۔ اگر قربانی نہ ملے تو حج کے دوران تین روزے رکھے اور سات روزے لوٹتے وقت۔

قَالَ مَالِكٌ: وَذَلِكَ إِذَا أَقَامَ حَتَّى الْحَجِّ، ثُمَّ حَجَّ مِنْ عَامِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ اس وقت ہے کہ حج تک ٹھہرے پھر اس سال حج کرے۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، انْقَطَعَ إِلَى غَيْرِهَا، وَسَكَنَ سِوَاهَا، ثُمَّ قَدِمَ مُعْتَمِرًا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ، ثُمَّ أَقَامَ بِمَكَّةَ حَتَّى أَنْشَأَ الْحَجَّ مِنْهَا: إِنَّهُ مُتَمَتِّعٌ يَجِبُ عَلَيْهِ الْهَدْيُ أَوِ الصِّيَامُ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا. وَإِنَّهُ لَا يَكُونُ مِثْلَ أَهْلِ مَكَّةَ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو مکہ مکرمہ کا رہنے والا تھا لیکن دوسری جگہ جا کر آباد ہو گیا پھر حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے آیا پھر مکہ مکرمہ میں ٹھہرا رہا، یہاں تک کہ اس نے حج کو پالیا تو اس نے تمتع کیا اور اس پر قربانی واجب ہے اور نہ ملے تو روزے رکھے اور اس کا حال مکہ معظمہ میں رہنے والوں جیسا نہیں ہے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ غَيْرِ أَهْلِ مَكَّةَ دَخَلَ مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ. وَهُوَ يُرِيدُ الْإِقَامَةَ بِمَكَّةَ حَتَّى يُنْشِئَ الْحَجَّ أَمُتَمَتِّعٌ هُوَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. هُوَ مُتَمَتِّعٌ. وَلَيْسَ هُوَ مِثْلَ أَهْلِ مَكَّةَ. وَإِنْ أَرَادَ الْإِقَامَةَ وَذَلِكَ، أَنَّهُ دَخَلَ مَكَّةَ، وَلَيْسَ هُوَ مِنْ أَهْلِهَا وَإِنَّمَا الْهَدْيُ أَوِ الصِّيَامُ عَلَى مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَ أَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ يُرِيدُ الْإِقَامَةَ. وَلَا يَدْرِي مَا يَبْدُو لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَلَيْسَ هُوَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ.

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو مکہ مکرمہ کا رہنے والا نہیں ہے وہ حج کے مہینوں میں عمرہ کے ارادے سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوا اور وہ حج تک مکہ معظمہ میں ٹھہرنا چاہتا ہے کیا وہ متمتع ہے فرمایا ہاں وہ متمتع ہے اور اہل مکہ جیسا نہیں ہے، اگرچہ وہ ٹھہرنے کا ارادہ کرے اور اس غرض سے مکہ مکرمہ میں داخل ہو لیکن وہ یہاں کا باشندہ نہیں اور جو مکہ مکرمہ کا باشندہ نہ ہو تو اس پر قربانی یا روزے ہیں کیونکہ اس نے مکہ مکرمہ میں جو عارضی اقامت اختیار کی تو نہیں معلوم کہ اس کے بعد وہ کیا صورت اختیار کرے، لہٰذا وہ مکہ مکرمہ کے باشندوں میں شمار نہیں۔

٦٣ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ مَنِ اعْتَمَرَ فِي شَوَّالٍ أَوْ ذِي الْقَعْدَةِ، أَوْ فِي ذِي الْحِجَّةِ. ثُمَّ أَقَامَ بِمَكَّةَ حَتَّى

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے حج کے مہینوں یعنی شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ میں عمرہ کیا پھر مکہ مکرمہ میں ٹھہرا یہاں تک کہ حج کو پایا تو وہ متمتع ہے جبکہ حج

marfat.com
Marfat.com

يُدْرِكَهُ الْحَجُّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ. إِنْ حَجَّ. وَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ.

کرے لہٰذا جو میسر آئے قربانی دے اور نہ ملے تو تین روزے حج کے دوران رکھے اور سات روزے اس وقت جبکہ لوٹے۔

بَابُ ۲۰ مَا لَا يَجِبُ فِيهِ التَّمَتُّعُ

جس صورت میں آدمی متمتع نہیں ہوتا

۶۴۔ قَالَ مَالِكٌ: مَنِ اعْتَمَرَ فِي شَوَّالٍ، أَوْ ذِي الْقَعْدَةِ أَوْ ذِي الْحِجَّةِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ ثُمَّ حَجَّ مِنْ عَامِهِ ذٰلِكَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ هَدْيٌ. إِنَّمَا الْهَدْيُ عَلَى مَنِ اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ. ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى الْحَجِّ. ثُمَّ الْحَجَّ. وَكُلُّ مَنِ انْقَطَعَ إِلَى مَكَّةَ مِنْ أَهْلِ الْآفَاقِ وَسَكَنَهَا، ثُمَّ اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ. ثُمَّ أَنْشَأَ الْحَجَّ مِنْهَا. فَلَيْسَ بِمُتَمَتِّعٍ. وَلَيْسَ عَلَيْهِ هَدْيٌ وَلَا صِيَامٌ. وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ أَهْلِ مَكَّةَ، إِذَا كَانَ مِنْ سَاكِنِيهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے شوال، ذی قعدہ یا ذی الحجہ میں عمرہ کیا پھر اپنے گھر کو واپس لوٹ گیا، پھر اسی سال حج کیا تو اس پر قربانی نہیں ہے، قربانی تو اس پر ہے جو حج کے مہینوں میں عمرہ کرے پھر حج تک وہیں ٹھہرے اور حج کرے۔ اگر کوئی دوسرے کسی ملک سے مکہ مکرمہ میں آٹھہرا، پھر وہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرے، پھر حج کو پائے تو وہ متمتع نہیں ہوگا اور اس پر قربانی اور روزے نہیں ہیں کیونکہ وہ اہلِ مکہ کی طرح ہے جبکہ یہاں کی رہائش اختیار کر لی ہے۔

سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، خَرَجَ إِلَى الرِّبَاطِ أَوْ إِلَى سَفَرٍ مِنَ الْأَسْفَارِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَكَّةَ وَهُوَ يُرِيدُ الْإِقَامَةَ بِهَا. كَانَ لَهُ أَهْلٌ بِمَكَّةَ أَوْ لَا أَهْلَ لَهُ بِهَا. فَدَخَلَهَا بِعُمْرَةٍ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ، ثُمَّ أَنْشَأَ الْحَجَّ وَكَانَتْ عُمْرَتُهُ الَّتِي دَخَلَ بِهَا مِنْ مِيقَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ دُونَهُ، أَمُتَمَتِّعٌ مَنْ كَانَ عَلَى تِلْكَ الْحَالَةِ؟ فَقَالَ مَالِكٌ: لَيْسَ عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُتَمَتِّعِ مِنَ الْهَدْيِ أَوِ الصِّيَامِ. وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ. ذٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اہلِ مکہ ہے وہ رباط کی جانب یا کسی اور جگہ کی طرف سفر پر نکلا، پھر مکہ مکرمہ واپس آگیا اور وہ یہیں اقامت پذیر رہنا چاہتا ہے اور مکہ مکرمہ میں اس کے گھر والوں ہوں یا نہ ہوں، پھر وہ حج کے مہینوں میں عمرہ کی غرض سے حاضر ہوا پھر حج پایا اور اس نے عمرہ کا احرام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میقات سے باندھا ہو یا کسی دوسرے سے جس کی یہ حالت ہو وہ متمتع ہو سکتا ہے یا نہیں؟ امام مالک نے فرمایا کہ اس پر متمتع کی طرح قربانی اور روزے نہیں ہیں اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: "یہ حکم اس کے لیے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو" (۲ : ۱۹۶)۔

بَابُ ۲۱ جَامِعُ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ

عمرہ کے بارے میں دیگر روایات

۶۵۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ

ابو صالح سمان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہے اور نہیں ہے حج مبرور کی

marfat.com

Marfat.com

لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ".

جزا مگر جنت۔

٦٦ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ، جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ كُنْتُ تَجَهَّزْتُ لِلْحَجِّ. فَاعْتَرَضَ لِي. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اعْتَمِرِي فِي رَمَضَانَ. فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ كَحَجَّةٍ".

ابوبکر بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں نے حج کی تیاری کر لی تھی لیکن ایک رکاوٹ پیش آ گئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کر لینا کیونکہ اس میں عمرہ کرنا حج کی طرح ہے۔

٦٧ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: افْصِلُوا بَيْنَ حَجِّكُمْ وَعُمْرَتِكُمْ. فَإِنَّ ذٰلِكَ أَتَمُّ لِحَجِّ أَحَدِكُمْ، وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِهِ. أَنْ يَعْتَمِرَ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا:۔ اپنے حج اور عمرہ کے درمیان فاصلہ رکھا کرو تاکہ تمہارا حج پورا ہو جائے اور تمہارا عمرہ بھی پورا ہو جائے اور یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ حج کے مہینوں کے سوا عمرہ کیا کرو۔

٦٨ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ كَانَ إِذَا اعْتَمَرَ، رُبَّمَا لَمْ يَحُطَّ عَنْ رَاحِلَتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب عمرہ کرتے تو بعض اوقات اپنی سواری سے بھی نہ اترتے کہ واپس لوٹ آتے۔

قَالَ مَالِكٌ: الْعُمْرَةُ سُنَّةٌ. وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَرْخَصَ فِي تَرْكِهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ عمرہ سنت ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ مسلمانوں میں سے کسی نے اسے ترک کرنے کی اجازت دی ہو۔

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا أَرَى لِأَحَدٍ أَنْ يَعْتَمِرَ فِي السَّنَةِ مِرَارًا.

امام مالک نے فرمایا کہ کسی کے لیے سال میں کئی دفعہ عمرہ کرنا مناسب نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْمُعْتَمِرِ يَقَعُ بِأَهْلِهِ: إِنَّ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ الْهَدْيَ. وَعُمْرَةً أُخْرَى يَبْتَدِئُ بِهَا بَعْدَ إِتْمَامِهِ الَّتِي أَفْسَدَ. وَيُحْرِمُ مِنْ حَيْثُ أَحْرَمَ بِعُمْرَتِهِ الَّتِي أَفْسَدَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحْرَمَ مِنْ مَكَانٍ أَبْعَدَ مِنْ مِيقَاتِهِ. فَلَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يُحْرِمَ إِلَّا مِنْ مِيقَاتِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ عمرہ کرنے والا اگر اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھے تو اس پر قربانی ہے اور اس عمرہ کو پورا کرنے کے بعد جو فاسد کیا ہے قضا کا دوسرا عمرہ شروع کر دے اور جہاں سے فاسد عمرے کا احرام باندھا تھا وہیں سے قضا کے عمرے کا احرام باندھے ماسوائے اس کے کہ وہ جگہ میقات سے بہت دور ہو تو اس پر نہیں ہے مگر میقات سے احرام باندھنا

قَالَ مَالِكٌ: وَمَنْ دَخَلَ مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ. فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهُوَ جُنُبٌ. أَوْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ. ثُمَّ وَقَعَ بِأَهْلِهِ. ثُمَّ ذَكَرَ. قَالَ يَغْتَسِلُ أَوْ يَتَوَضَّأُ. ثُمَّ يَعُودُ فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. وَيَعْتَمِرُ عُمْرَةً أُخْرَى، وَيُهْدِي. وَعَلَى الْمَرْأَةِ إِذَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا وَهِيَ مُحْرِمَةٌ، مِثْلُ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو عمرے کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہو پھر بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور وہ جنبی یا بغیر وضو ہو، پھر اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھے اور پھر ذکر کرے؟ فرمایا کہ وضو یا غسل کرے، پھر دوبارہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور دوسرا عمرہ کرے اور قربانی دے اور اس کی بیوی پر بھی یہی کچھ ہے جبکہ اس نے بھی احرام باندھا ہوا تھا

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ. فَأَمَّا الْعُمْرَةُ مِنَ التَّنْعِيمِ فَإِنَّهُ مَنْ شَاءَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ يُحْرِمُ، فَإِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ. وَلٰكِنِ الْفَضْلُ أَنْ يُهِلَّ مِنَ الْمِيقَاتِ الَّذِي وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَا هُوَ أَبْعَدُ مِنَ التَّنْعِيمِ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے تنعیم سے عمرہ شروع کیا تو وہ اگر چاہے تو حرم سے نکل کر احرام باندھ لے یہ کافی ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ لیکن افضل یہی ہے کہ اس میقات سے احرام باندھے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا ہے یا جو تنعیم سے زیادہ دور ہو۔

بَابُ ٢٢ نِكَاحُ الْمُحْرِمِ

محرم کے نکاح کا بیان

٦٩ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا رَافِعٍ، وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَزَوَّجَاهُ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ.

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو رافع اور ایک انصاری کو بھیجا تو ان دونوں نے میمونہ بنت حارث کا نکاح کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت نکلنے سے پہلے مدینہ منورہ میں تھے۔

٧٠ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، أَخِي بَنِي عَبْدِ الدَّارِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، وَأَبَانُ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْحَاجِّ، وَهُمَا مُحْرِمَانِ، إِنِّي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ، وَأَرَدْتُ أَنْ تَحْضُرَ. فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَبَانُ، وَقَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يُنْكِحُ، وَلَا يَخْطُبُ".

نُبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ عمر بن عبید اللہ نے انہیں ابان بن عثمان کے پاس بھیجا جو حاجیوں کے امیر تھے اور دونوں نے احرام باندھا ہوا تھا کہ میرا ارادہ ہے کہ طلحہ بن عمر کا نکاح شیبہ بن جبیر کی صاحبزادی سے کر دوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی تشریف لائیں۔ ابان نے آنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم نہ نکاح کرے نہ نکاح کرائے اور نہ نکاح کا پیغام دے۔

٧١ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، أَنَّ أَبَا غَطَفَانَ بْنَ طَرِيفٍ الْمُرِّيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ طَرِيفًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَهُوَ مُحْرِمٌ. فَرَدَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِكَاحَهُ.

ابو غطفان بن طریف مری سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد طریف نے احرام کی حالت میں ایک عورت کا نکاح کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس نکاح کو باطل کر دیا۔

٧٢ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَلَا عَلَى غَيْرِهِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ احرام والا نکاح نہ کرے اور اپنے لیے یا کسی دوسرے کے لیے نکاح کا پیغام نہ دے۔

٧٣ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَسُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ، سُئِلُوا عَنْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ، فَقَالُوا: لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب، سالم بن عبد اللہ اور سلیمان بن یسار سے نکاح محرم کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: محرم نکاح نہ کرے اور نہ نکاح

marfat.com
Marfat.com

وَلَا يُنْكِحُ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْمُحْرِمِ يُرَاجِعُ امْرَأَتَهُ إِنْ شَاءَ. إِذَا كَانَتْ فِي عِدَّةٍ مِنْهُ.

امام مالک نے احرام والے کے بارے میں فرمایا کہ اگر وہ چاہے تو اپنی بیوی سے رجوع کر سکتا ہے جبکہ وہ عدت گزار رہی ہے۔

بَابُ ۲۳ حِجَامَةِ الْمُحْرِمِ

محرم کا پچھنے لگوانا

۷۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَوْقَ رَأْسِهِ. وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِلَحْيِ جَمَلٍ. مَكَانٌ بِطَرِيقِ مَكَّةَ

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالتِ احرام کے اندر سر کے اوپر پچھنے لگوائے اور اس روز آپ لحی جمل میں تھے جو مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک جگہ ہے۔

۷۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ، لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ إِلَّا مِمَّا لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ احرام والا پچھنے نہ لگوائے مگر جب اس کے سوا چارۂ کار نہ ہو۔

قَالَ مَالِكٌ: لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ احرام والا پچھنے نہ لگوائے مگر ضرورت کے تحت۔

بَابُ ۲۴ مَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ أَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ

محرم کے لیے کس شکار کا کھانا جائز ہے

۷۶۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ التَّيْمِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ؛ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ. تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ. وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ. فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا. فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ. فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ. فَأَبَوْا عَلَيْهِ. فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ. ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَأَبَى بَعْضُهُمْ. فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَ: "إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ".

نافع مولیٰ ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک جگہ چند ساتھیوں سمیت پیچھے رہ گئے جنہوں نے احرام باندھا ہوا تھا اور یہ غیر محرم تھے۔ انہوں نے ایک گورخر دیکھا تو فوراً سوار ہو گئے۔ پھر اپنے ساتھیوں سے کوڑا پکڑانے کے لیے کہا کہ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر اپنا نیزہ مانگا تب بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ یہ خود لے کر گورخر پر ٹوٹ پڑے اور اسے مار گرایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اس میں سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک جا پہنچے تو اس بارے میں آپ سے پوچھا۔ فرمایا کہ یہ کھانا ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلایا۔

۷۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ،

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت زبیر بن عوام

marfat.com
Marfat.com

عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ كَانَ يَتَزَوَّدُ صَفِيْفَ الظِّبَاءِ، وَهُوَ مُحْرِمٌ.

قَالَ مَالِكٌ: وَالصَّفِيْفُ الْقَدِيْدُ.

۷۸۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ: اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ. اِلَّا اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَيْءٌ؟"

۷۹۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ: اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ، عَنِ الْبَهْزِيِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُرِيْدُ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ. حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ، اِذَا حِمَارٌ وَحْشِيٌّ عَقِيْرٌ. فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "دَعُوْهُ. فَاِنَّهٗ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ صَاحِبُهٗ". فَجَاءَ الْبَهْزِيُّ، وَهُوَ صَاحِبُهٗ، اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. شَاْنُكُمْ بِهٰذَا الْحِمَارِ. فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ. فَقَسَمَهٗ بَيْنَ الرِّفَاقِ ثُمَّ مَضٰى، حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْاُثَايَةِ، بَيْنَ الرُّوَيْثَةِ وَالْعَرْجِ، اِذَا اَظْبِيٌ حَاقِفٌ فِيْ ظِلٍّ فِيْهِ سَهْمٌ. فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اَنْ يَّقِفَ عِنْدَهٗ. لَا يَرِيْبُهٗ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ حَتّٰى يُجَاوِزَهٗ.

۸۰۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ اَقْبَلَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ. حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالرَّبَذَةِ، وَجَدَ رَكْبًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ مُحْرِمِيْنَ. فَسَاَلُوْهُ عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ وَجَدُوْهُ عِنْدَ اَهْلِ الرَّبَذَةِ. فَاَمَرَهُمْ بِاَكْلِهٖ. قَالَ: ثُمَّ اِنِّيْ شَكَكْتُ فِيْمَا اَمَرْتُهُمْ بِهٖ. فَلَمَّا قَدِمْتُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ حالتِ احرام میں ہرن کے بھنے ہوئے گوشت سے ناشتہ کیا کرتے۔

زید بن اسلم کو عطا بن یسار نے حضرت ابو قتادہ کے گورخر شکار کرنے کی حدیث ابو النضر کی طرح بتائی مگر زید بن اسلم کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کیا اس کے گوشت میں سے تمہارے پاس کچھ باقی ہے؟

عمیر بن سلمہ ضمری نے حضرت زید بن کعب بہزی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے ارادے سے نکلے اور احرام باندھ لیا تھا یہاں تک کہ جب روحاء کے مقام پر پہنچے تو وہاں ایک زخمی گورخر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ اُسے رہنے دو۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا مالک آجائے۔ پس بہزی جو اس کے مالک تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! یہ گورخر آپ کی نذر ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو حکم دیا کہ اسے ساتھیوں میں تقسیم کر دیں۔ پھر چل پڑے یہاں تک کہ جب اثابہ کے مقام پر پہنچے جو رویثہ اور عرج کے درمیان ہے تو سائے میں ایک ہرن سر جھکائے کھڑا تھا جس کو تیر لگا ہوا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ اس کے پاس کھڑا رہے تاکہ اسے کوئی نہ چھیڑے، یہاں تک کہ سب گزر جائیں۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ بحرین سے آرہے تھے یہاں تک کہ جب ربذہ کے مقام پر پہنچے تو چند عراقی سوار ملے جنہوں نے احرام باندھا ہوا تھا۔ انہوں نے ان سے شکار کے گوشت کے بارے میں پوچھا جو انہیں ربذہ والوں سے ملا تھا۔ پس انہوں نے انہیں کھانے کا حکم دیا۔ فرمایا کہ پھر مجھے یہ حکم دینے کے متعلق شک ہو گیا

marfat.com
Marfat.com

الْمَدِيْنَةَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَقَالَ عُمَرُ: مَاذَا أَمَرْتَهُمْ بِهٖ؟ فَقَالَ: أَمَرْتُهُمْ بِأَكْلِهٖ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، لَوْ أَمَرْتَهُمْ بِغَيْرِ ذٰلِكَ لَفَعَلْتُ بِكَ. يَتَوَاعَدُهٗ.

جب میں مدینہ منورہ میں آیا تو حضرت عمر سے میں نے ذکر کیا حضرت عمر نے پوچھا کہ آپ نے انہیں کیا حکم دیا؟ جواب دیا کہ میں نے انہیں کھانے کا حکم دیا حضرت عمر نے کہا کہ اگر آپ اس کے سوا کوئی اور حکم دیتا تو میں ضرور آپ کے ساتھ ایسا کرتا یعنی انہیں دھمکاتے۔

۸۱۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ؛ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، أَنَّهٗ مَرَّ بِهٖ قَوْمٌ مُحْرِمُوْنَ بِالرَّبَذَةِ. فَاسْتَفْتَوْهُ فِيْ لَحْمِ صَيْدٍ، وَجَدُوْا نَاسًا أَحِلَّةً يَأْكُلُوْنَهٗ. فَأَفْتَاهُمْ بِأَكْلِهٖ. قَالَ، ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَسَأَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ: بِمَ أَفْتَيْتَهُمْ؟ قَالَ فَقُلْتُ، أَفْتَيْتُهُمْ بِأَكْلِهٖ. قَالَ فَقَالَ عُمَرُ، لَوْ أَفْتَيْتَهُمْ بِغَيْرِ ذٰلِكَ، لَأَوْجَعْتُكَ.

سالم بن عبداللہ نے حضرت ابوہریرہ سے سنا کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر سے بیان کر رہے تھے کہ ربذہ میں ان کے پاس سے ایسے لوگ گزرے جنہوں نے احرام باندھا ہوا تھا۔ تو ان سے شکار کے گوشت کے بارے میں پوچھا جسے چند ایسے لوگ کھا رہے تھے جو محرم نہ تھے۔ تو میں نے انہیں کھانے کا حکم دیا۔ پھر میں مدینہ منورہ میں حضرت عمر کے پاس حاضر ہوا اور ان سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا: آپ نے انہیں کیا فتویٰ دیا۔ جواب دیا کہ میں نے انہیں کھانے کا فتویٰ دیا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر آپ اس کے سوا کوئی اور فتویٰ دیتے تو میں آپ کو

۸۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ أَقْبَلَ مِنَ الشَّامِ فِيْ رَكْبٍ. حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ، وَجَدُوْا لَحْمَ صَيْدٍ فَأَفْتَاهُمْ كَعْبٌ بِأَكْلِهٖ قَالَ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِالْمَدِيْنَةِ. ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ. فَقَالَ، مَنْ أَفْتَاكُمْ بِهٰذَا؟ قَالُوْا: كَعْبٌ. قَالَ، فَإِنِّيْ قَدْ أَمَّرْتُهٗ عَلَيْكُمْ حَتّٰى تَرْجِعُوْا. ثُمَّ لَمَّا كَانُوْا بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ مَرَّتْ بِهِمْ رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ. فَأَفْتَاهُمْ كَعْبٌ أَنْ يَأْخُذُوْهُ، فَيَأْكُلُوْهُ. فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ذَكَرُوْا لَهٗ ذٰلِكَ. فَقَالَ. مَا حَمَلَكَ عَلٰى أَنْ تُفْتِيَهُمْ بِهٰذَا؟ قَالَ: هُوَ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ. قَالَ، وَمَا يُدْرِيْكَ؟ قَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ. إِنْ هِيَ إِلَّا نَثْرَةُ حُوْتٍ يَنْثُرُهٗ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَرَّتَيْنِ.

عطا بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت کعب احبار جب چند سواروں کے ساتھ شام سے آ رہے تھے تو راستے میں انہیں شکار کا گوشت ملا۔ حضرت کعب نے انہیں کھانے کا فتویٰ دیا جب مدینہ منورہ میں حضرت عمر کے پاس حاضر ہوئے تو لوگوں نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ تمہیں اس کا فتویٰ کس نے دیا؟ کہا حضرت کعب نے فرمایا کہ میں نے واپسی تک انہیں تمہارے اوپر امیر بنایا تھا پھر جب مکہ مکرمہ کے راستے میں تھے تو ان کے پاس سے ٹڈی دل گزرا حضرت کعب نے انہیں فتویٰ دیا کہ پکڑو اور کھاؤ۔ جب واپس حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا ان سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا تمہیں یہ فتویٰ دینے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ کہا کہ یہ دریائی شکار ہے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ کہا کہ اے امیر المؤمنین! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ ایک مچھلی کی چھینک سے ہیں جو سال میں دو مرتبہ چھینکتی ہے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَمَّا يُوْجَدُ مِنْ لُحُوْمِ الصَّيْدِ عَلَى الطَّرِيْقِ: هَلْ يَبْتَاعُهُ الْمُحْرِمُ؟ فَقَالَ: أَمَّا مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ يُعْتَرَضُ بِهِ الْحَاجُّ. وَمِنْ أَجْلِهِمْ صِيْدَ، فَإِنِّيْ أَكْرَهُهٗ. وَأَنْهٰى عَنْهُ. فَأَمَّا أَنْ يَكُوْنَ عِنْدَ رَجُلٍ لَمْ يُرِدْ

امام مالک سے پوچھا گیا کہ جو راستے میں شکار کا گوشت پائے تو کیا احرام والا اسے خرید سکتا ہے؟ فرمایا کہ جو حاجیوں کے لیے شکار کیا جائے تو میں اسے مکروہ شمار کرتا ہوں اور اس سے منع کرتا ہوں لیکن وہ ایسے آدمی کے پاس ہو جس نے احرام والوں کے لیے شکار نہ کیا ہو

marfat.com
Marfat.com

بِهِ الْمُحْرِمِيْنَ، فَوَجَدَهُ مُحْرِمٌ، فَابْتَاعَهُ. فَلَا بَأْسَ بِهِ.

قَالَ مَالِكٌ، فِيْمَنْ اَحْرَمَ وَعِنْدَهُ صَيْدٌ قَدْ صَادَهُ، اَوِ ابْتَاعَهُ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ اَنْ يُرْسِلَهُ. وَلَا بَأْسَ اَنْ يَجْعَلَهُ عِنْدَ اَهْلِهِ.

قَالَ مَالِكٌ، فِيْ صَيْدِ الْحِيْتَانِ فِي الْبَحْرِ وَالْاَنْهَارِ وَالْبِرَكِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ، اِنَّهُ حَلَالٌ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَصْطَادَهُ.

بَابُ ۲۵ مَا لَا يَحِلُّ لِلْمُحْرِمِ اَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ

۸۳۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ اَنَّهُ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا، وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ، اَوْ بِوَدَّانَ. فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِيْ وَجْهِيْ قَالَ: "اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ. اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ"

۸۴۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَبِيْعَةَ، قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِالْعَرْجِ. وَهُوَ مُحْرِمٌ. فِيْ يَوْمٍ صَائِفٍ. قَدْ غَطّٰى وَجْهَهُ بِقَطِيْفَةِ اُرْجُوَانٍ. ثُمَّ اُتِيَ بِلَحْمِ صَيْدٍ. فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: كُلُوْا. فَقَالُوْا: اَوَلَا تَاْكُلُ اَنْتَ؟ فَقَالَ: اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ. اِنَّمَا صِيْدَ مِنْ اَجْلِيْ.

۸۵۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ: اَنَّهَا قَالَتْ لَهُ: يَا ابْنَ اُخْتِيْ. اِنَّمَا هِيَ عَشْرُ لَيَالٍ. فَاِنْ تَخَلَّجَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ. تَعْنِيْ اَكْلَ لَحْمِ الصَّيْدِ.

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ الْمُحْرِمِ يُصَادُ مِنْ اَجْلِهِ صَيْدٌ، فَيُصْنَعُ لَهُ ذٰلِكَ الصَّيْدُ، فَيَاْكُلُ مِنْهُ. وَهُوَ

پھر محرم اسے دیکھ کر خرید لے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے احرام باندھ لیا لیکن اس کے پاس شکار کیا ہوا یا خریدا ہوا جانور ہے تو اس کے لیے ضروری نہیں کہ اسے چھوڑ دے بلکہ اپنے گھر والوں کے پاس چھوڑ دے۔

امام مالک نے مچھلیوں کے شکار کے بارے میں فرمایا کہ دریا نہروں اور تالاب وغیرہ میں احرام والے کے لیے ان کا شکار کرنا حلال ہے۔

کس شکار کا کھانا محرم کے لیے جائز نہیں

حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گورخر بطور نذرانہ پیش کیا جبکہ آپ ابواء یا ودان کے مقام پر تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ انہیں واپس کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا چہرہ مغموم دیکھا تو فرمایا:۔ میں تمہارا تحفہ کبھی واپس نہ لوٹاتا لیکن میں نے احرام باندھا ہوا ہے۔

عبدالرحمٰن بن عامر ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے عرج کے مقام پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا جنہوں نے احرام باندھا ہوا تھا کہ گرمی کی شدت کے باعث انہوں نے سرخ کمبل سے اپنا منہ ڈھانپ رکھا ہے۔ پھر ان کی خدمت میں شکار کا گوشت پیش ہوا تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ کھالو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ آپ کیوں نہیں کھاتے فرمایا کہ میرا معاملہ تمہارے جیسا نہیں ہے۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا:۔ اے بھانجے! یہ دن راتیں ہیں اگر تمہارے دل میں کسی قسم کا شبہ ہو تو شکار کا گوشت نہ کھاؤ۔

امام مالک نے اس محرم کے بارے میں فرمایا جس کی خاطر شکار کیا گیا ہو پھر وہ شکار اس کے لیے بنایا جائے پھر وہ اس میں

marfat.com
Marfat.com

يَعْلَمُ، أَنَّهُ مِنْ أَجْلِهِ صِيدَ. فَإِنَّ عَلَيْهِ جَزَاءَ ذٰلِكَ الصَّيْدِ كُلِّهِ.

سے یہ جانتے ہوئے کھائے کہ اسی کی خاطر شکار کیا گیا ہے تو اس پورے شکار کا بدلہ اسی پر ہے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ: عَنِ الرَّجُلِ يُضْطَرُّ إِلَى أَكْلِ الْمَيْتَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ. أَيَصِيدُ الصَّيْدَ فَيَأْكُلُهُ؟ أَمْ يَأْكُلُ الْمَيْتَةَ؟ فَقَالَ: بَلْ يَأْكُلُ الْمَيْتَةَ. وَذٰلِكَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يُرَخِّصْ لِلْمُحْرِمِ فِي أَكْلِ الصَّيْدِ، وَلَا فِي أَخْذِهِ، فِي حَالٍ مِنَ الْأَحْوَالِ. وَقَدْ أَرْخَصَ فِي الْمَيْتَةِ عَلَى حَالِ الضَّرُورَةِ.

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے احرام باندھا ہوا ہے اور وہ مردار کھانے پر مجبور ہو جائے کیا وہ شکار کر کے کھا سکتا ہے؟ یا مردار کھائے؟ فرمایا کہ مردار کھائے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے محرم کو شکار کھانے کی اجازت نہیں دی اور نہ کسی حال میں پکڑنے کی لیکن مجبوری میں مردار کھانے کی اجازت دی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ، وَأَمَّا مَا قَتَلَ الْمُحْرِمُ أَوْ ذَبَحَ مِنَ الصَّيْدِ، فَلَا يَحِلُّ أَكْلُهُ لِحَلَالٍ وَلَا لِمُحْرِمٍ. لِأَنَّهُ لَيْسَ بِذَكِيٍّ. كَانَ خَطَأً أَوْ عَمَدًا. فَأَكْلُهُ لَا يَحِلُّ. وَقَدْ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ وَالَّذِي يَقْتُلُ الصَّيْدَ ثُمَّ يَأْكُلُهُ، إِنَّمَا عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ. مِثْلُ مَنْ قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس شکار کو محرم نے مارا یا ذبح کیا تو اس کا کھانا غیر احرام والے اور احرام والے کسی کے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ پاک نہیں ہے خواہ غلطی سے کیا ہو یا جان بوجھ کر اس کا کھانا حلال نہیں یہ میں نے کتنے ہی حضرات سے سنا ہے جو شکار کو مارے، پھر اسے کھائے تو اس پر ایک ہی کفارہ ہے جیسے مارنے والے پر جس نے کھایا نہ ہو۔

بَابُ ٢٦ أَمْرُ الصَّيْدِ فِي الْحَرَمِ

حرم کے شکار کا بیان

٨٦۔ قَالَ مَالِكٌ: كُلُّ شَيْءٍ صِيدَ فِي الْحَرَمِ، أَوْ أُرْسِلَ عَلَيْهِ كَلْبٌ فِي الْحَرَمِ، فَقُتِلَ ذٰلِكَ الصَّيْدُ فِي الْحِلِّ. فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ أَكْلُهُ. وَعَلَى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ، جَزَاءُ الصَّيْدِ. فَأَمَّا الَّذِي يُرْسِلُ كَلْبَهُ عَلَى الصَّيْدِ فِي الْحِلِّ. فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يَصِيدَهُ فِي الْحَرَمِ. فَإِنَّهُ لَا يُؤْكَلُ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ جَزَاءٌ. إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَرْسَلَهُ عَلَيْهِ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ الْحَرَمِ. فَإِنْ أَرْسَلَهُ قَرِيبًا مِنَ الْحَرَمِ، فَعَلَيْهِ جَزَاؤُهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ حرم میں جو شکار کیا جائے یا جس پر حرم میں کتا چھوڑا گیا اور کتے نے اسے حل میں جا کر مارا تو اس کا کھانا حلال نہیں ہے اور جس نے ایسا کیا اس پر شکار کا بدلہ ہے جس نے شکار پر حل میں کتا چھوڑا وہ اسے تلاش کرتا رہا یہاں تک کہ حرم میں شکار جا کیا تو اسے نہ کھایا جائے لیکن اس کا بدلہ نہیں ہے ماسوائے اس صورت کے کہ چھوڑتے وقت وہ حرم کے قریب ہو۔ اگر حرم کے قریب ہی اسے چھوڑا تھا تو پھر اس پر بدلہ ہے۔

بَابُ ٢٧ الْحُكْمُ فِي الصَّيْدِ

شکار کے بارے میں حکم

٨٧۔ قَالَ مَالِكٌ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا

امام مالک کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے ایمان والو! شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے۔ تم میں

marfat.com
Marfat.com

عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ (۵۔ سورۃ المائدۃ، ۹۵)

قَالَ مَالِكٌ، فَالَّذِيْ يَصِيْدُ الصَّيْدَ وَهُوَ حَلَالٌ ثُمَّ يَقْتُلُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ. بِمَنْزِلَةِ الَّذِيْ يَبْتَاعُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ يَقْتُلُهٗ. وَقَدْ نَهَى اللّٰهُ عَنْ قَتْلِهٖ. فَعَلَيْهِ جَزَائُهٗ،

وَالْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّ مَنْ اَصَابَ الصَّيْدَ وَهُوَ مُحْرِمٌ حُكِمَ عَلَيْهِ.

قَالَ يَحْيٰى، قَالَ مَالِكٌ، اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي الَّذِيْ يَقْتُلُ الصَّيْدَ فَيُحْكَمُ عَلَيْهِ فِيْهِ، اَنْ يُقَوَّمَ الصَّيْدُ الَّذِيْ اَصَابَ فَيُنْظَرُ كَمْ ثَمَنُهٗ مِنَ الطَّعَامِ، فَيُطْعِمُ كُلَّ مِسْكِيْنٍ مُدًّا، اَوْ يَصُوْمُ مَكَانَ كُلِّ مُدٍّ يَوْمًا. وَيُنْظَرُ كَمْ عِدَّةُ الْمَسَاكِيْنِ. فَاِنْ كَانُوْا عَشَرَةً، صَامَ عَشَرَةَ اَيَّامٍ. وَاِنْ كَانُوْا عِشْرِيْنَ مِسْكِيْنًا، صَامَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا. عَدَدَ هُمْ مَا كَانُوْا، وَاِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا.

قَالَ مَالِكٌ: سَمِعْتُ اَنَّهٗ يُحْكَمُ عَلٰى مَنْ قَتَلَ الصَّيْدَ فِي الْحَرَمِ وَهُوَ حَلَالٌ، بِمِثْلِ مَا يُحْكَمُ بِهٖ عَلَى الْمُحْرِمِ الَّذِيْ يَقْتُلُ الصَّيْدَ فِي الْحَرَمِ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

سے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے۔" (۵: ۹۵)

امام مالک نے فرمایا کہ جو شخص حلال ہونے کی صورت میں شکار کو پکڑے اور حالتِ احرام میں اُسے مارے تو یہ اسی کی طرح ہے جیسے محرم شکار کو خرید کر مارے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے قتل سے منع کیا ہے پس اس پر بدلہ ہے اور ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو حالتِ احرام میں شکار مارے بدلہ اسی پر ہے۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا کہ شکار کو قتل کرنے کے بارے میں سب سے اچھی بات میں نے یہ سُنی کہ شکار کی قیمت لگائی جائے گی پھر دیکھا جائے گا کہ اس کا کتنا کھانا آتا ہے، ہر مسکین کو ایک مُد کھانا کھلایا جائے گا، یا ہر مُد کے بدلے ایک روزہ رکھے۔ چنانچہ مساکین کی تعداد دیکھی جائے گی۔ اگر وہ دس ہوں تو دس روزے رکھے جائیں گے، اگر بیس مسکین ہوں تو بیس روزے رکھے جائیں گے، غرضیکہ ان کی تعداد جو بھی ہو خواہ وہ ساٹھ مساکین سے بھی بڑھ جائیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس حلال نے شکار کو حرم میں قتل کیا تو وہ اسی کے مانند ہے جیسے محرم نے حالتِ احرام کے اندر حرم میں شکار کو مارا ہو۔

باب ۲۸ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

محرم کونسے جانوروں کو مار سکتا ہے

۸۸۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ، لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِيْ قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ: الْغُرَابُ، وَالْحِدَاَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَارَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ پانچ جانور ایسے ہیں کہ محرم کو ان کا قتل کرنا گناہ نہیں کوّا[1]، چیل[2]، بچھو[3]، چوہا[4] اور کاٹنے والا کتا[5]۔

۸۹۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ. مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ: الْعَقْرَبُ، وَالْفَارَةُ، وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ جو انہیں حالتِ احرام میں بھی قتل کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں یعنی بچھو، چوہا، کوّا، چیل اور کاٹنے والا

marfat.com
Marfat.com

وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ "

کُتّا۔

۹۰۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "خَمْسٌ فَوَاسِقُ. يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ، الْفَارَةُ. وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ"

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ پانچ فواسق ہیں جو حرم میں بھی قتل کیے جائیں گے یعنی چوہا، بچھو، کوّا، چیل اور کاٹنے والا کتّا۔

۹۱۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فِي الْحَرَمِ.

قَالَ مَالِكٌ: فِي الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ الَّذِيْ اُمِرَ بِقَتْلِهٖ فِي الْحَرَمِ. اِنْ كُلَّ مَا عَقَرَ النَّاسَ، وَعَدَا عَلَيْهِمْ، وَاَخَافَهُمْ مِثْلُ الْاَسَدِ وَالنَّمِرِ وَالْفَهْدِ وَالذِّئْبِ. فَهُوَ الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَاَمَّا مَا كَانَ مِنَ السِّبَاعِ، لَا يَعْدُوْ. مِثْلُ الضَّبُعِ، وَالثَّعْلَبِ، وَالْهِرِّ. وَمَا اَشْبَهَهُنَّ مِنَ السِّبَاعِ. فَلَا يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ. فَاِنْ قَتَلَهُ فَدَاهُ. وَاَمَّا مَا ضَرَّ مِنَ الطَّيْرِ، فَاِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَقْتُلُهُ. اِلَّا مَا سَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُرَابَ وَالْحِدَاَةَ. وَاِنْ قَتَلَ الْمُحْرِمُ شَيْئًا مِنَ الطَّيْرِ سِوَاهُمَا، فَدَاهُ.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سانپوں کو حرم میں بھی مار دینے کا حکم فرمایا۔

امام مالک نے فرمایا کہ کاٹنے والے کتے کو حرم میں بھی مار دینے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا جو جانور لوگوں کو کاٹیں ان پر حملہ کریں اور ڈرائیں جیسے شیر، چیتا، ریچھ اور بھیڑیا وغیرہ وہ کاٹنے والے کُتّے کے حکم میں ہیں اور جو درندے حملہ نہیں کرتے جیسے بجّو، لومڑی، بلی اور ان جیسے درندے تو محرم انہیں قتل نہ کرے۔ اگر قتل کرے گا تو بدلہ دینا ہوگا اور جو پرندے ضرر پہنچاتے ہیں تو محرم انہیں قتل نہیں کرے گا مگر جن کا نام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لیا ہے جیسے کوّا اور چیل اور اگر محرم ان دونوں کے سوا کسی پرندے کو مارے گا تو بدلہ دینا ہوگا۔

باب ۲۹ مَا يَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَفْعَلَهٗ

محرم کے لیے کونسے کام کرنے درست ہیں

۹۲۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ؛ اَنَّهٗ رَاٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَرِّدُ بَعِيْرًا لَهٗ فِيْ طِيْنٍ بِالسُّقْيَا. وَهُوَ مُحْرِمٌ.

قَالَ مَالِكٌ: وَاَنَا اَكْرَهُهٗ.

ربیعہ بن ابو عبداللہ بن ہدیر سے روایت ہے کہ انہوں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سقیا کے مقام پر دیکھا کہ اپنے اونٹ کی جوئیں نکال کر مٹی میں پھینکتے جاتے تھے اور وہ حالتِ احرام میں تھے۔

امام مالک نے کہا کہ میں اسے مکروہ شمار کرتا ہوں۔

۹۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهٖ؛ اَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسْاَلُ عَنِ الْمُحْرِمِ. اَيَحُكُّ جَسَدَهٗ؟ فَقَالَتْ، نَعَمْ فَلْيَحْكُكْهُ وَلْيَشْتَدَّ. وَلَوْ رُبِطَتْ يَدَايَ، وَلَمْ اَجِدْ اِلَّا رِجْلَيَّ لَحَكَكْتُ.

علقمہ بن ابو علقمہ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا جبکہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا محرم اپنے جسم کو کھجا سکتا ہے؟ فرمایا ہاں کھجائے اور خوب کھجائے اور اگر میرے ہاتھ باندھ دیئے جائیں اور پیر میرے قابو میں ہوں تو میں اُن سے کھجاؤں۔

marfat.com
Marfat.com

۹۴۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِی الْمِرْاٰةِ لِشَكْوٰی كَانَ بِعَیْنَیْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آنکھ کی تکلیف کے باعث آئینہ دیکھا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۹۵۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ یَكْرَهُ اَنْ یَنْزِعَ الْمُحْرِمُ حَلَمَةً اَوْ قُرَادًا عَنْ بَعِیْرِهٖ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے اونٹ کی جوں نکالنے کو مکروہ شمار کیا کرتے تھے۔

قَالَ مَالِكٌ، وَذٰلِكَ اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَیَّ فِیْ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس بارے میں مجھے یہ بات سب سے پسند ہے۔

۹۶۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ؛ اَنَّهٗ سَاَلَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ عَنْ ظُفْرٍ لَهٗ انْكَسَرَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. فَقَالَ سَعِیْدٌ: اُقْطَعْهُ

محمد بن عبداللہ بن ابومریم نے سعید بن مسیب سے احرام والے کا ناخن ٹوٹ جانے کے متعلق پوچھا تو سعید نے فرمایا: "اسے کاٹ دو"۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ، عَنِ الرَّجُلِ یَشْتَكِیْ اُذُنَهٗ اَیَقْطُرُ فِیْ اُذُنِهٖ مِنَ الْبَانِ الَّذِیْ لَمْ یُطَیَّبْ، وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَقَالَ لَا اَرٰی بِذٰلِكَ بَاْسًا. وَلَوْ جَعَلَهٗ فِیْ فِیْهِ، لَمْ اَرَ بِذٰلِكَ بَاْسًا.

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کے کان میں درد ہو کہ کیا وہ اپنے کان میں بغیر خوشبو کا تیل ڈال سکتا ہے جبکہ وہ محرم ہو؟ فرمایا کہ مجھے اس میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی اور اگر منہ میں تکلیف ہو تب بھی کوئی ڈر نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا بَاْسَ اَنْ یَبُطَّ الْمُحْرِمُ خُرَّاجَهٗ وَیَفْقَاَ دُمَّلَهٗ، وَیَقْطَعَ عِرْقَهٗ، اِذَا احْتَاجَ اِلٰی ذٰلِكَ

امام مالک نے فرمایا کہ محرم اگر اپنے پھوڑے کو چیرے یا اپنے آبلے کو پھوڑے یا فصد کھولے تو بوقت ضرورت کوئی حرج نہیں ہے۔

باب ۳۰ الْحَجِّ عَمَّنْ یُحَجُّ عَنْهُ

دوسرے کی جانب سے حج کرنے کا بیان

۹۷۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِیْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِیْهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ یَنْظُرُ اِلَیْهَا وَتَنْظُرُ اِلَیْهِ. فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَی الشِّقِّ الْاٰخَرِ. فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. اِنَّ فَرِیْضَةَ اللّٰهِ فِی الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِیْ شَیْخًا كَبِیْرًا. لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَثْبُتَ عَلَی الرَّاحِلَةِ. اَفَاَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: "نَعَمْ" وَ ذٰلِكَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے فضل بن عباس بیٹھے تھے کہ قبیلہ خثعم سے ایک عورت مسئلہ پوچھنے آئی۔ فضل اس کی طرف اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فضل کا منہ دوسری طرف کر دیا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے میرے والد محترم پر اس وقت حج فرض کیا جبکہ وہ بہت بوڑھے ہو گئے اور سواری پر ٹھہر نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں اور یہ حجۃ الوداع کی بات ہے۔

marfat.com

Marfat.com

بَابُ ۳۱ مَا جَآءَ فِيْمَنْ اُحْصِرَ بِعَدُوٍّ

جسے دشمن روک دیں

۹۸۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، قَالَ مَنْ حُبِسَ بِعَدُوٍّ، فَحَالَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَاِنَّ بَحِلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ. وَيَنْحَرُ هَدْيَهٗ. وَيَحْلِقُ رَاْسَهٗ حَيْثُ حُبِسَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا کہ جسے دشمن روک دے اور اس کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو جائے تو وہ احرام کھول دے، قربانی کو ذبح کرے اور سر منڈائے جہاں کہ اسے روکا گیا اور اس پر قضا نہیں ہے۔

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَنَحَرُوا الْهَدْيَ. وَحَلَقُوْا رُءُوْسَهُمْ. وَحَلُّوْا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ. وَقَبْلَ اَنْ يَصِلَ اِلَيْهِ الْهَدْيُ ثُمَّ لَمْ يُعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ، وَلَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهٗ، اَنْ يَقْضُوْا شَيْئًا، وَلَا يَعُوْدُوْا لِشَيْءٍ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حدیبیہ کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے احرام کھول دیا تھا۔ ہدی ذبح کیں، سر منڈائے اور ہر چیز سے حلال ہو گئے پیشتر اس کے کہ بیت اللہ کا طواف کرتے یا ہدی وہاں پہنچتی۔ پھر ہمیں نہیں معلوم کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کسی صحابی یا ساتھی کو قضا یا اعادہ کرنے کا حکم فرمایا ہو۔

۹۹۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ: اِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، مِنْ اَجْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب فساد کے زمانے میں مکہ مکرمہ کی جانب عمرہ کے ارادے سے نکلے تو فرمایا اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ پس عمرہ کا احرام باندھا، اس لیے کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی عمرے کا احرام باندھا تھا۔

ثُمَّ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ نَظَرَ فِيْ اَمْرِهٖ فَقَالَ: مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ. ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ. اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ.

پھر حضرت عبداللہ نے اپنے حال پر نظر کی تو فرمایا: "دونوں کا حال یکساں ہے"۔ پھر اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "دونوں کا حال یکساں ہے"۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ اپنے اوپر حج بھی واجب کر لیا۔

ثُمَّ نَفَذَ حَتّٰى جَآءَ الْبَيْتَ. فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا. وَرَاٰى ذٰلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ وَاَهْدٰى.

پھر چل دیئے یہاں تک کہ بیت اللہ پہنچے پھر ایک طواف کیا اور اسی کو کافی سمجھا اور قربانی پیش کر دی۔

قَالَ مَالِكٌ: فَهٰذَا الْاَمْرُ عِنْدَنَا فِيْمَنْ اُحْصِرَ بِعَدُوٍّ. كَمَا اُحْصِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ. فَاَمَّا مَنْ اُحْصِرَ بِغَيْرِ عَدُوٍّ. فَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ دُوْنَ الْبَيْتِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارا موقف بھی یہی ہے کہ جس کو دشمن روک دیں جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کو روک دیا گیا تھا اور جو دشمن کے سوا اور کسی وجہ سے رُکا تو وہ بیت اللہ پہنچے بغیر حلال نہیں ہوگا۔

marfat.com
Marfat.com

باب ۳۲ مَا جَاءَ فِيمَنْ أُحْصِرَ بِغَيْرِ عَدُوٍّ

جو دشمن کے علاوہ کسی اور سبب سے رُک جائے

۱۰۰۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ قَالَ: الْمُحْصَرُ بِمَرَضٍ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَيَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. فَإِذَا اضْطُرَّ إِلَى لُبْسِ شَيْءٍ مِنَ الثِّيَابِ الَّتِي لَا بُدَّ لَهُ مِنْهَا، أَوِ الدَّوَاءِ، صَنَعَ ذَلِكَ وَافْتَدَى.

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو مرض کے باعث رُک جائے تو وہ حلال نہیں ہوگا یہاں تک کہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر لے۔ اگر کوئی کپڑا پہننے پر مجبور ہو جائے یا دوا استعمال کیے بغیر چارہ نہ رہے تو ایسا کر لے اور فدیہ دے۔

۱۰۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: الْمُحْرِمُ لَا يَحِلُّهُ إِلَّا الْبَيْتُ.

یحییٰ بن سعید کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں کہ بیت اللہ پہنچے بغیر محرم حلال نہیں ہوتا۔

۱۰۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، كَانَ قَدِيمًا؛ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ، كُسِرَتْ فَخِذِي. فَأَرْسَلْتُ إِلَى مَكَّةَ. وَبِهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَالنَّاسُ. فَلَمْ يُرَخِّصْ لِي أَحَدٌ أَنْ أَحِلَّ. فَأَقَمْتُ عَلَى ذَلِكَ الْمَاءِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ حَتَّى أَحْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ.

ایوب بن ابو تمیمہ سختیانی سے روایت ہے کہ بصرہ کے ایک قدیمی آدمی نے فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ کی جانب نکلا اور راستے ہی میں تھا کہ میرا کولہا نکل گیا۔ میں نے ایک آدمی مکہ مکرمہ بھیجا اور وہاں پر حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبد اللہ بن عمر اور دیگر حضرات موجود تھے لیکن کسی نے مجھے احرام کھولنے کی اجازت نہ دی پس میں سات مہینوں تک اسی جگہ ٹھہرا رہا یہاں تک کہ عمرہ کر کے احرام کھولا۔

۱۰۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ حُبِسَ دُونَ الْبَيْتِ بِمَرَضٍ، فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جسے کسی مرض کے باعث بیت اللہ سے رُکنا پڑے تو وہ اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتا جب تک بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کر لے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ حُزَابَةَ الْمَخْزُومِيَّ، صُرِعَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ. وَهُوَ مُحْرِمٌ. فَسَأَلَ: مَنْ يَلِي عَلَى الْمَاءِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ؟ فَوَجَدَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَمَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ. فَذَكَرَ لَهُمُ الَّذِي عَرَضَ لَهُ. فَكُلُّهُمْ أَمَرَهُ أَنْ يَتَدَاوَى بِمَا لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ. وَيَفْتَدِيَ. فَإِذَا صَحَّ اعْتَمَرَ، فَحَلَّ مِنْ إِحْرَامِهِ

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ سعید بن حزابہ مخزومی کو مکہ مکرمہ کے راستے میں مرگی کا دورہ پڑ گیا اور انہوں نے احرام باندھا ہوا تھا جس پانی پر وہ تھے وہاں کے لوگوں سے پوچھا تو انہیں عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن زبیر اور مروان بن حکم ملے اور ان کے سامنے واقعہ بیان کیا ہر ایک نے کہا کہ جس کے بغیر چارہ نہ ہو وہ علاج معالجہ کرے اور فدیہ دے۔ جب تندرست ہو جائے تو عمرہ کر کے احرام کھول دے۔ پھر اگلے سال حج کرے اور جو میسر آ

marfat.com
Marfat.com

ثُمَّ عَلَيْهِ حَجٌّ قَابِلٌ، وَيُهْدِي مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَعَلَى هٰذَا الْأَمْرُ عِنْدَنَا. فِيمَنْ أُحْصِرَ بِغَيْرِ عَدُوٍّ. وَقَدْ أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ، وَهَبَّارَ بْنَ الْأَسْوَدِ حِينَ فَاتَهُمَا الْحَجُّ، وَأَتَيَا يَوْمَ النَّحْرِ: أَنْ يَحِلَّا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ يَرْجِعَا حَلَالًا. ثُمَّ يَحُجَّانِ عَامًا قَابِلًا، وَيُهْدِيَانِ. فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ، وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَكُلُّ مَنْ حُبِسَ عَنِ الْحَجِّ بَعْدَ مَا يُحْرِمُ، إِمَّا بِمَرَضٍ أَوْ بِغَيْرِهِ أَوْ بِخَطَإٍ مِنَ الْعَدَدِ. أَوْ خَفِيَ عَلَيْهِ الْهِلَالُ. فَهُوَ مُحْصَرٌ عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُحْصَرِ.

قَالَ يَحْيَى: سُئِلَ مَالِكٌ عَمَّنْ أَهَلَّ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ بِالْحَجِّ. ثُمَّ أَصَابَهُ كَسْرٌ، أَوْ بَطْنٌ مُتَحَرِّقٌ، أَوِ امْرَأَةٌ تَطْلُقُ. قَالَ: مَنْ أَصَابَهُ هٰذَا مِنْهُمْ فَهُوَ مُحْصَرٌ. يَكُونُ عَلَيْهِ مِثْلُ مَا عَلَى أَهْلِ الْآفَاقِ، إِذَا هُمْ أُحْصِرُوا.

قَالَ مَالِكٌ: فِي رَجُلٍ قَدِمَ مُعْتَمِرًا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ حَتَّى إِذَا قَضَى عُمْرَتَهُ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مِنْ مَكَّةَ. ثُمَّ كُسِرُوا أَوْ أَصَابَهُ أَمْرٌ لَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يَحْضُرَ مَعَ النَّاسِ الْمَوْقِفَ قَالَ مَالِكٌ: أَرَى أَنْ يُقِيمَ حَتَّى إِذَا بَرَأَ خَرَجَ إِلَى الْحِلِّ. ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى مَكَّةَ فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ. وَيَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. ثُمَّ يَحِلُّ. ثُمَّ عَلَيْهِ حَجٌّ قَابِلٌ وَالْهَدْيُ.

قَالَ مَالِكٌ: فِيمَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مِنْ مَكَّةَ. ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. ثُمَّ مَرِضَ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَحْضُرَ مَعَ النَّاسِ الْمَوْقِفَ.

قَالَ مَالِكٌ: إِذَا فَاتَهُ الْحَجُّ فَإِنِ اسْتَطَاعَ خَرَجَ إِلَى الْحِلِّ، فَدَخَلَ بِعُمْرَةٍ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. لِأَنَّ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ لَمْ يَكُنْ نَوَاهُ لِلْعُمْرَةِ. فَلِذٰلِكَ يَعْمَلُ بِهٰذَا. وَعَلَيْهِ حَجٌّ قَابِلٌ وَالْهَدْيُ فَإِنْ كَانَ مِنْ غَيْرِ أَهْلِ مَكَّةَ. فَأَصَابَهُ مَرَضٌ حَالَ

قربانی دے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو دشمن کے علاوہ کسی اور وجہ سے روکا جائے اس کے متعلق ہمارا موقف یہی ہے۔ حضرت عمر نے حضرت ابو ایوب انصاری اور ہبار بن اسود کو یہی حکم دیا جبکہ ان کا حج فوت ہو گیا اور قربانی کے روز حاضر ہوئے تھے کہ عمرہ کر کے احرام کھول دیں اور حلال ہو کر لوٹ جائیں پھر آئندہ سال حج کریں اور قربانی دیں۔ اگر کسی کو قربانی میسر نہ آئے تو تین روزے دوران حج اور سات روزے حج سے گھر واپس لوٹنے پر رکھے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو احرام باندھنے کے بعد کسی وجہ سے حج سے روکا جائے، خواہ بیماری سے یا کسی اور وجہ سے، جیسے گنتی میں غلطی ہونا یا چاند نظر نہ آنا تو اس پر وہی ہے جو محصر پر ہے۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے سوال ہوا کہ جس مکہ مکرمہ کے باشندے نے حج کا احرام باندھا، پھر اس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا، یا دست لگ گئے یا عورت کو درد شروع ہو گیا؟ فرمایا کہ جس کو ان میں سے کوئی چیز پیش آئے تو وہ محصر ہے۔ اس پر بھی وہی ہے

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو عمرہ کرنے حج کے مہینوں میں آیا یہاں تک کہ جب عمرہ پورا ہو گیا تو اس نے مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھ لیا۔ پھر اس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا ایسی تکلیف پہنچی کہ لوگوں کے ساتھ عرفات میں نہ جا سکا۔ امام مالک نے فرمایا کہ وہ ٹھہرا رہے یہاں تک کہ جب تندرست ہو جائے تو حِل میں چلا جائے پھر مکہ مکرمہ میں واپس آ کر بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھا پھر بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی، پھر بیمار پڑ گیا کہ لوگوں کے ساتھ عرفات میں حاضر نہیں ہو سکتا۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس کا حج فوت ہو جائے اس سے ہو سکے تو حِل کی طرف نکل جائے اور عمرہ کا احرام باندھ کر داخل ہو پھر بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کرے کیونکہ پہلا طواف عمرہ کا نہ تھا، لہٰذا دوبارہ کرے اور اگلے سال اس پر حج اور قربانی ہے اگر وہ مکہ مکرمہ کا باشندہ نہیں ہے پھر اسے کوئی تکلیف ہو جائے جو حج نہ

marfat.com
Marfat.com

بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحَجَرِ. فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ. حَلَّ بِعُمْرَةٍ وَطَافَ بِالْبَيْتِ طَوَافًا آخَرَ. وَ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. لِأَنَّ طَوَافَهُ الْأَوَّلَ، وَ سَعْيَهُ، إِنَّمَا كَانَ نَوَاهُ لِلْحَجِّ. وَعَلَيْهِ حَجٌّ قَابِلٌ وَ الْهَدْيُ

کرنے دے تو وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کرکے عمرہ سے حلال ہو جائے اور دوبارہ طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑے کیونکہ پہلا طواف و سعی حج کے تھے اور اگلے سال اس پر حج اور قربانی ہے۔

باب ۳۳ مَا جَاءَ فِي بِنَاءِ الْكَعْبَةِ

تعمیر کعبہ کا بیان

۱۰۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ، اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟" قَالَتْ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ لَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ" قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا أُرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ، اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کو ایسا تعمیر کیا ہے کہ قواعد ابراہیم سے گھٹا دیا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! آپ اسے حضرت ابراہیم کی بنیادوں پر کیوں نہیں بنا دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کے کفر کا زمانہ نزدیک نہ ہوتا تو ضرور میں ایسا کر دیتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: چونکہ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات سُنی شاید اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکنوں کا استلام نہیں کرتے تھے جو حجرِ اسود کے نزدیک ہیں کہ بیت اللہ ابراہیمی بنیادوں پر نہیں ہے۔

۱۰۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: مَا أُبَالِي أَصَلَّيْتُ فِي الْحِجْرِ أَمْ فِي الْبَيْتِ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میرے لیے یکساں ہے کہ حطیم کے اندر نماز پڑھوں یا بیت اللہ میں۔

۱۰۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ سَمِعْتُ بَعْضَ عُلَمَائِنَا يَقُولُ: مَا جُرَّ الْحِجْرُ فَطَافَ النَّاسُ مِنْ وَرَائِهِ، إِلَّا إِرَادَةَ أَنْ يَسْتَوْعِبَ النَّاسُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ كُلِّهِ.

امام مالک نے ابن شہاب کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہمارے بعض علماء فرماتے ہیں کہ حطیم کے گرد صحیح جگہ دیوار نہیں بنائی گئی لہٰذا لوگ اس کے پیچھے سے طواف کرتے ہیں، اس سے لوگوں کا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ پورے بیت اللہ کا طواف ہو جائے۔

باب ۳۴ الرَّمَلُ فِي الطَّوَافِ

طواف میں رمل کرنا

۱۰۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ

marfat.com
Marfat.com

عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ؛ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ، مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِ، ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ.

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حجرِ اسود سے رمل کیا اور تین طواف کرنے کے بعد اسی پر ختم کیا۔

قَالَ مَالِكٌ، وَذٰلِكَ الْاَمْرُ الَّذِيْ لَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے شہر کے اہلِ علم کا ہمیشہ سے یہی معمول ہے۔

۱۰۸۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْمُلُ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ، اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ. وَيَمْشِيْ اَرْبَعَةَ اَطْوَافٍ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک تین طوافوں میں رمل کیا کرتے اور چار طوافوں میں چلتے۔

۱۰۹۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، اَنَّ اَبَاهُ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ، يَسْعٰى الْاَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ يَقُوْلُ:

هشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد جب بیت اللہ کا طواف کرتے تو تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور کہتے: "اے اللہ! نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔ تو ہی ہمیں مرنے کے بعد جلائے گا" یہ کہتے ہ

اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَا وَاَنْتَ تُحْيِيْ بَعْدَ مَا اَمَتَّا

يَخْفِضُ صَوْتَهٗ بِذٰلِكَ.

۱۱۰۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّهٗ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ مِنَ التَّنْعِيْمِ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو دیکھا کہ عمرہ کا احرام تنعیم سے باندھتے۔

قَالَ، ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يَسْعٰى حَوْلَ الْبَيْتِ، الْاَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ.

ہشام نے فرمایا: پھر میں نے انہیں خانہ کعبہ کے گرد تین پھیروں میں دوڑتے دیکھا۔

۱۱۱۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَحْرَمَ مِنْ مَكَّةَ، لَمْ يَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، حَتّٰى يَرْجِعَ مِنْ مِنًى. وَكَانَ لَا يَرْمُلُ اِذَا طَافَ حَوْلَ الْبَيْتِ، اِذَا اَحْرَمَ مِنْ مَكَّةَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب مکہ مکرمہ سے احرام باندھتے تو بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرتے یہاں تک کہ منیٰ سے لوٹتے اور جب مکہ مکرمہ سے احرام باندھتے تو خانہ کعبہ کے گرد طواف کرتے ہوئے رمل نہ کرتے۔

باب ۳۵ الْاِسْتِلَامِ فِي الطَّوَافِ

طواف میں استلام کرنا

۱۱۲۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا قَضٰى طَوَافَهٗ بِالْبَيْتِ وَرَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ، وَاَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ اِلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، اِسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت اللہ کے پورے طواف کر کے دو رکعتیں پڑھ لیتے اور صفا و مروہ کی جانب نکلنے کا ارادہ فرماتے تو نکلنے سے پہلے حجرِ اسود کو بوسہ دیتے۔

۱۱۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ،

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ

marfat.com
Marfat.com

عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: "كَيْفَ صَنَعْتَ. يَا اَبَا مُحَمَّدٍ فِي اسْتِلَامِ الرُّكْنِ؟" فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: اِسْتَلَمْتُ. وَ تَرَكْتُ. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَصَبْتَ"

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے فرمایا: اے ابو محمد! تم نے حجر اسود کو کس طرح بوسہ دیا؟ حضرت عبدالرحمٰن عرض گزار ہوئے کہ میں نے کبھی بوسہ دیا اور کبھی نہ دیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے درست کیا۔

۱۱۴۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ، يَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ كُلَّهَا وَكَانَ لَا يَدَعُ الْيَمَانِيَّ، اِلَّا اَنْ يُغْلَبَ عَلَيْهِ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد جب بیت اللہ کا طواف کرتے تو تمام ارکان کو بوسہ دیتے اور رکن یمانی کو تو کبھی نہ چھوڑتے ماسوائے اشد مجبوری کے۔

بَابُ ۳۶ تَقْبِيْلِ الرُّكْنِ الْاَسْوَدِ فِي الْاِسْتِلَامِ

استلام کے وقت حجر اسود کو چومنا

۱۱۵۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ، وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ لِلرُّكْنِ الْاَسْوَدِ: اِنَّمَا اَنْتَ حَجَرٌ. وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ، مَا قَبَّلْتُكَ. ثُمَّ قَبَّلَهٗ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے حجر اسود سے کہا: تو پتھر ہے اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا پھر اسے چوم لیا۔

قَالَ مَالِكٌ: سَمِعْتُ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّ اِذَا رَفَعَ الَّذِيْ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ، يَدَهٗ عَنِ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ اَنْ يَضَعَهَا عَلٰى فِيْهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے بعض اہل علم سے سنا ہے کہ مستحب ہے کہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے جب رکن یمانی سے ہاتھ اٹھائے تو انہیں اپنے منہ پر رکھ لے۔

بَابُ ۳۷ رَكْعَتَا الطَّوَافِ

طواف کے دوگانے کا بیان

۱۱۶۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ السُّبُوْعَيْنِ. لَا يُصَلِّيْ بَيْنَهُمَا. وَلٰكِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ كُلِّ سُبُوْعٍ رَكْعَتَيْنِ. فَرُبَّمَا صَلّٰى عِنْدَ الْمَقَامِ اَوْ عِنْدَ غَيْرِهٖ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد ساتوں طوافوں کو ملاتے نہ تھے بلکہ ان کے درمیان دوگانہ پڑھتے تھے یعنی ساتوں میں سے ہر طواف کے بعد دوگانہ پڑھتے۔ کبھی مقام ابراہیم کے پاس پڑھتے اور کبھی کسی دوسری جگہ۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الطَّوَافِ، اِنْ كَانَ اَخَفَّ عَلَى الرَّجُلِ اَنْ يَتَطَوَّعَ بِهٖ، فَيَقْرُنَ بَيْنَ الْاُسْبُوْعَيْنِ اَوْ اَكْثَرَ، ثُمَّ يَرْكَعُ مَا عَلَيْهِ مِنْ رُكُوْعِ تِلْكَ السُّبُوْعِ؟ قَالَ: لَا. يَنْبَغِيْ ذٰلِكَ. وَاِنَّمَا السُّنَّةُ اَنْ يُتْبِعَ كُلَّ سَبْعٍ رَكْعَتَيْنِ

امام مالک سے طواف کے بارے میں پوچھا گیا کہ اگر کوئی آسانی کی غرض سے دو یا زیادہ طواف کرنے کے بعد دوگانہ پڑھے تو کیسا ہے؟ فرمایا کہ یہ مناسب نہیں ہے۔ سنت یہی ہے کہ ساتوں میں سے ہر طواف کے بعد دوگانہ پڑھے۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِي الطَّوَافِ فَيَسْهُوْ حَتّٰى يَطُوْفَ ثَمَانِيَةَ اَوْ تِسْعَةَ اَطْوَافٍ. قَالَ: يَقْطَعُ، اِذَا

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو بھول کر آٹھ یا نو طواف کر بیٹھا۔ فرمایا کہ چھوڑ دے۔ جب اسے زیادتی کا علم

marfat.com
Marfat.com

عَلِمَ اَنَّهٗ قَدْ زَادَ. ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ. وَلَا يَعْتَدُّ بِالَّذِيْ كَانَ زَادَ. وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَبْنِيَ عَلَى التِّسْعَةِ حَتّٰى يُصَلِّيَ سُبُوْعَيْنِ جَمِيْعًا. لِاَنَّ السُّنَّةَ فِي الطَّوَافِ، اَنْ يُتْبَعَ كُلَّ سُبُوْعٍ رَكْعَتَيْنِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَمَنْ شَكَّ فِيْ طَوَافِهٖ، بَعْدَ مَا يَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ فَلْيَعُدْ. فَلْيُتِمَّ طَوَافَهٗ عَلَى الْيَقِيْنِ. ثُمَّ لِيُعِدِ الرَّكْعَتَيْنِ. لِاَنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِطَوَافٍ، اِلَّا بَعْدَ اِكْمَالِ السُّبُوْعِ.

وَمَنْ اَصَابَهٗ شَيْءٌ يَنْقُضُ وُضُوْءَهٗ، وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ، اَوْ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، اَوْ بَيْنَ ذٰلِكَ. فَاِنَّهٗ مَنْ اَصَابَهٗ ذٰلِكَ، وَقَدْ طَافَ بَعْضَ الطَّوَافِ، اَوْ كُلَّهٗ. وَلَمْ يَرْكَعْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ، فَاِنَّهٗ يَتَوَضَّاُ. وَيَسْتَاْنِفُ الطَّوَافَ وَالرَّكْعَتَيْنِ. وَاَمَّا السَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. فَاِنَّهٗ لَا يَقْطَعُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، مَا اَصَابَهٗ مِنِ انْتِقَاضِ وُضُوْئِهٖ. وَلَا يَدْخُلُ السَّعْيَ اِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ بِوُضُوْءٍ.

بَابُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ فِي الطَّوَافِ

۱۱۷۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ؛ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ طَافَ بِالْبَيْتِ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ. فَلَمَّا قَضٰى عُمَرُ طَوَافَهٗ، نَظَرَ فَلَمْ يَرَ الشَّمْسَ طَلَعَتْ. فَرَكِبَ حَتّٰى اَنَاخَ بِذِيْ طُوًى. فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.

۱۱۸۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ؛ اَنَّهٗ قَالَ: رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَطُوْفُ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَدْخُلُ حُجْرَتَهٗ، فَلَا اَدْرِيْ مَا يَصْنَعُ.

۱۱۹۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ؛ اَنَّهٗ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ الْبَيْتَ يَخْلُوْ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ، وَبَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ. مَا يَطُوْفُ بِهٖ اَحَدٌ.

ہو پھر دوگانہ نہ پڑھے اور جو زیادتی ہوئی ہے اسے شمار نہ کرے اور یہ نہ کرے کہ دوسرا طواف بھی کر کے دونوں کا اکٹھا دوگانہ ادا کرے کیونکہ طواف میں سنت یہی ہے کہ ہر پھیرے کے بعد دوگانہ پڑھا جائے (دو رکعت نماز)۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس کو دوگانہ پڑھنے کے بعد طواف کی تعداد میں شک واقع ہو جائے تو اپنے یقین پر طواف پورے کرے اور پھر دوگانہ پڑھے کیونکہ طواف کی نماز نہیں ہے مگر سات پھیرے پورے ہو جانے کے بعد۔

اگر بیت اللہ کا طواف یا صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے کسی کا وضو ٹوٹ جائے۔ وہ بعض طواف یا سارے کر چکا ہے لیکن طواف کا دوگانہ نہیں پڑھا تو وہ وضو کرے اور دوبارہ طواف کر کے دوگانہ پڑھے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا یہ وضو ٹوٹنے سے باطل نہیں ہوتی۔ وضو کر کے جتنے پھیرے رہ گئے ہیں وہ لگائے اور سعی نہیں کرنی چاہیئے مگر باوضو ہو کر۔

نمازِ فجر یا نمازِ عصر کے بعد طواف کا دوگانہ ادا کرنا

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کو عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے بتایا کہ انہوں نے نماز فجر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا جب حضرت عمر فارغ ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ سورج ابھی طلوع نہیں ہوا ہے۔ پس وہ سوار ہوئے یہاں تک کہ ذی طویٰ میں اونٹ کو بٹھایا اور دوگانہ ادا کیا۔

ابوالزبیر مکی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس کو نماز عصر کے بعد طواف کرتے دیکھا۔ پھر وہ اپنے حجرے میں داخل ہو گئے تو مجھے نہیں معلوم کہ کیا کرتے رہے۔

امام مالک سے روایت ہے کہ ابوالزبیر مکی نے فرمایا کہ میں نے بیت اللہ کو نماز فجر اور نماز عصر کے بعد خالی ہی دیکھا کوئی ایک بھی طواف نہیں کرتا تھا۔

marfat.com

Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ، وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ بَعْضَ أُسْبُوعِهِ ثُمَّ أُقِيمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ، أَوْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَإِنَّهُ يُصَلِّي مَعَ الْإِمَامِ ثُمَّ يَبْنِي عَلٰى مَا طَافَ، حَتّٰى يُكْمِلَ سُبُوعًا ثُمَّ لَا يُصَلِّي حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبَ.

قَالَ، وَإِنْ أَخَّرَهُمَا حَتّٰى يُصَلِّيَ الْمَغْرِبَ، فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ، وَلَا بَأْسَ أَنْ يَطُوفَ الرَّجُلُ طَوَافًا وَاحِدًا، بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ. لَا يَزِيدُ عَلٰى سُبُوعٍ وَاحِدٍ. وَيُؤَخِّرُ الرَّكْعَتَيْنِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. كَمَا صَنَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. وَيُؤَخِّرُهُمَا، بَعْدَ الْعَصْرِ، حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. فَإِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، صَلَّاهُمَا إِنْ شَاءَ. وَإِنْ شَاءَ أَخَّرَهُمَا، حَتّٰى يُصَلِّيَ الْمَغْرِبَ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے طواف کیا اور کچھ پھیرے کر لیے، پھر نماز فجر یا نماز عصر کی اقامت ہونے لگی تو وہ امام کے ساتھ نماز پڑھے پھر باقی طواف کر کے پورے سات پھیرے کرلے، پھر نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ سورج طلوع یا غروب نہ ہو جائے۔

فرمایا کہ اگر نماز مغرب پڑھنے تک مؤخر کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ نماز فجر یا نماز عصر کے بعد ایک ہی طواف کرے۔ آگے ایک بھی طواف نہ کرے اور دوگانے کو طلوع آفتاب تک مؤخر کر دے جیسا کہ حضرت عمر نے کیا یا دونوں کو مؤخر کر دے نماز عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ آفتاب غروب ہونے پر اگر چاہے تو دوگانہ پڑھ لے اور چاہے تو انہیں مؤخر کر دے یہاں تک کہ نماز مغرب پڑھ لے تب بھی کوئی حرج نہیں۔

٣٩ بَابُ وَدَاعِ الْبَيْتِ

خانہ کعبہ سے رخصت ہونے کا بیان

١٢٠ - حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا يَصْدُرَنَّ أَحَدٌ مِنَ الْمَنَاسِكِ حَتّٰى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ. فَإِنَّ آخِرَ النُّسُكِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي قَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: فَإِنَّ آخِرَ النُّسُكِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ: إِنَّ ذٰلِكَ فِيمَا نُرٰى، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، لِقَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ - وَقَالَ - ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ - فَمَحِلُّ الشَّعَائِرِ كُلِّهَا، وَانْقِضَاؤُهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: کوئی حاجی بیت اللہ کا طواف کیے بغیر واپس نہ لوٹے کیونکہ بیت اللہ کا طواف ہی آخری عبادت ہے۔

امام مالک نے حضرت عمر کے ارشاد "بیت اللہ کا طواف آخری عبادت ہے" کے بارے میں فرمایا کہ میرے خیال میں یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے" اور فرمایا: "پھر لوٹنا ہے بیت اللہ تک"۔ پس تمام شعائر کی انتہا بیت اللہ سے واپس لوٹنا ہے۔

١٢١ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَدَّ رَجُلًا مِنْ مَرِّ الظَّهْرَانِ، لَمْ يَكُنْ وَدَّعَ الْبَيْتَ حَتّٰى وَدَّعَ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے ایک آدمی کو مرالظہران سے واپس پھیرا کیونکہ اس نے الوداعی طواف نہیں کیا تھا، یہاں تک کہ اس نے طواف کیا۔

١٢٢ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ،

عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ جس نے طواف افاضہ کر لیا اس کا

marfat.com
Marfat.com

عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّهٗ قَالَ: مَنْ اَفَاضَ فَقَدْ قَضَى اللّٰهُ حَجَّهٗ فَاِنَّهٗ ، اِنْ لَمْ يَكُنْ حَبَسَهٗ شَيْءٌ ، فَهُوَ حَقِيْقٌ اَنْ يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ. وَاِنْ حَبَسَهٗ شَيْءٌ ، اَوْ عَرَضَ لَهٗ ، فَقَدْ قَضَى اللّٰهُ حَجَّهٗ.

قَالَ مَالِكٌ . وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا جَهِلَ اَنْ يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى صَدَرَ لَمْ اَرَ عَلَيْهِ شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ قَرِيْبًا فَيَرْجِعَ فَيَطُوْفَ بِالْبَيْتِ . ثُمَّ يَنْصَرِفَ اِذَا كَانَ قَدْ اَفَاضَ .

اللہ تعالیٰ نے حج پورا کردیا جبکہ اسے کسی چیز نے نہ روکا ہو پس اس پر حق ہے کہ آخر میں بیت اللہ کا طواف کرے اور اگر اسے کوئی چیز روکے یا کوئی عارضہ پیش آجائے پھر بھی اللہ تعالیٰ نے حج اس کا پورا کردیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کوئی آدمی اس سے بے خبر ہو کہ آخر میں بیت اللہ کا طواف ہے یہاں تک کہ چلا جائے تو میرے خیال میں اس پر کچھ نہیں ہے ماسوائے اس کے کہ قریب ہو تو واپس لوٹ کر بیت اللہ کا طواف کرے، پھر فارغ ہو کر چلا جائے۔

بَابُ جَامِعِ الطَّوَافِ

طواف کے دیگر متعلقات

۱۲۳ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهَا قَالَتْ ، شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ. فَقَالَ: "طُوْفِيْ مِنْ وَرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ" قَالَتْ: فَطُفْتُ رَاكِبَةً بَعِيْرِيْ. وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ يُصَلِّيْ اِلٰى جَانِبِ الْبَيْتِ. وَهُوَ يَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَسْطُوْرٍ

زینب بنت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اپنی بیماری کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی تو فرمایا "لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کرلو" یہ عرض گزار ہوئیں کہ میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف ہو چکی ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت بیت اللہ کی جانب رخ کر کے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سورۂ الطور کی تلاوت کر رہے تھے۔

۱۲۴ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ ؛ اَنَّ اَبَا مَاوِيَةَ الْاَسْلَمِيَّ ، عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ سُفْيَانَ ، اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ . فَجَآءَتْهُ امْرَاَةٌ تَسْتَفْتِيْهِ . فَقَالَتْ : اِنِّيْ اَقْبَلْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ . حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ ، هَرَقْتُ الدِّمَآءَ فَرَجَعْتُ حَتّٰى ذَهَبَ ذٰلِكَ عَنِّيْ . ثُمَّ اَقْبَلْتُ ، حَتّٰى اِذَا كُنْتُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ هَرَقْتُ الدِّمَآءَ . فَرَجَعْتُ حَتّٰى ذَهَبَ ذٰلِكَ عَنِّيْ . ثُمَّ اَقْبَلْتُ ، حَتّٰى اِذَا كُنْتُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ هَرَقْتُ الدِّمَآءَ . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، اِنَّمَا ذٰلِكِ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ . فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ اسْتَثْفِرِيْ بِثَوْبٍ . ثُمَّ طُوْفِيْ .

عبداللہ بن ابوسفیان سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک عورت مسئلہ پوچھنے آئی اور کہا کہ میں نے بیت اللہ کے طواف کا ارادہ کیا، یہاں تک کہ جب مسجد کے دروازے پر پہنچی تو خون آگیا۔ میں واپس لوٹ گئی تو بند ہو گیا۔ پھر دوبارہ جب مسجد کے دروازے پر آئی تو خون آنے لگا واپس لوٹ گئی تو خون بند ہو گیا۔ سہ بارہ آئی اور مسجد کے دروازہ پر پہنچی تو خون آنے لگا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ یہ شیطان کی ٹھوکر ہے تم غسل کر کے کپڑا باندھ لو اور پھر طواف کرلو۔

marfat.com
Marfat.com

۱۲۵۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِیْ وَقَّاصٍ، كَانَ إِذَا دَخَلَ مَكَّةَ مُرَاهِقًا خَرَجَ إِلَى عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ. وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. ثُمَّ يَطُوْفُ بَعْدَ أَنْ يَرْجِعَ.

قَالَ مَالِكٌ. وَذٰلِكَ وَاسِعٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

وَسُئِلَ مَالِكٌ: هَلْ يَقِفُ الرَّجُلُ فِی الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ الْوَاجِبِ عَلَيْهِ، يَتَحَدَّثُ مَعَ الرَّجُلِ: فَقَالَ لَا أُحِبُّ ذٰلِكَ لَهُ.

قَالَ مَالِكٌ: لَا يَطُوْفُ أَحَدٌ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص جب مکہ مکرمہ میں نویں تاریخ سے پہلے آتے تو بیت اللہ اور صفا و مروہ کے پھیروں سے پہلے عرفات میں چلے جاتے اور پھر واپس آکر طواف کرتے۔

امام مالک نے فرمایا کہ انشاء اللہ اس میں وسعت ہے۔

امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا کوئی بیت اللہ کا واجب طواف کرتے ہوئے کسی آدمی سے باتیں کرنے کے لیے ٹھہر سکتا ہے فرمایا کہ میں اسے پسند نہیں کرتا۔

امام مالک نے فرمایا کہ کوئی بھی بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرے مگر باوضو۔

بَابُ الْبَدْءِ بِالصَّفَا فِی السَّعْیِ

صفا سے سعی شروع کرنے کا بیان

۱۲۶۔ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ؛ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ، حِيْنَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّفَا، وَهُوَ يَقُوْلُ: "نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ" فَبَدَأَ بِالصَّفَا.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ مسجد سے نکل کر صفا جا رہے تھے تو فرما رہے تھے کہ ہم اسی سے ابتدا کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتدا فرمائی چنانچہ آپ نے صفا سے سعی کی ابتدا کی۔

۱۲۷۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّفَا، يُكَبِّرُ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ" يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. وَيَدْعُوْ وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب صفا پر کھڑے ہوتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور کہتے نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے" ایسا تین مرتبہ کر کے دعا کرتے اور مروہ پر بھی اسی طرح کرتے۔

۱۲۸۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، وَهُوَ عَلَى الصَّفَا يَدْعُوْ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ: ادْعُوْنِیْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ. وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ. وَإِنِّیْ أَسْأَلُكَ، كَمَا هَدَيْتَنِیْ لِلْإِسْلَامِ، أَنْ لَا تَنْزِعَهُ مِنِّیْ، حَتّٰى تَتَوَفَّانِیْ وَأَنَا مُسْلِمٌ.

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے سنا کہ صفا پر دعا کرتے ہوئے کہہ رہے تھے: "اے اللہ! تو نے فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا اور بیشک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا لہٰذا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت فرمائی تو اسے مجھ سے چھین نہ لینا یہاں تک کہ میں مسلمانی کی حالت میں وفات پاؤں۔

marfat.com
Marfat.com

باب ۴۲ جَامِعُ السَّعْيِ

سعی کے بارے میں دیگر روایات

۱۲۶۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ، أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى - إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا - فَمَا عَلَى الرَّجُلِ شَيْءٌ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا. فَقَالَتْ عَائِشَةُ، كَلَّا لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ، لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا. إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ. كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ. وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ. وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ، سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى - إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گزارش کی اور ان دنوں میں نوعمر تھا کہ کیا آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ دونوں کا طواف کرے"۔ لہٰذا آدمی پر کچھ نہیں ہے جبکہ وہ دونوں کا طواف نہ کرے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں اگر بات یہی ہوتی جو تم کہہ رہے ہو تو حکم یوں ہوتا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا یہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی ہے جو مناۃ کے لیے حج کرتے تھے اور مناۃ نامی بت قدید کے بالمقابل تھا اور وہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کو برا سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: "بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے"۔

۱۳۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، كَانَتْ عِنْدَ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ فَخَرَجَتْ تَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ، مَاشِيَةً. وَكَانَتِ امْرَأَةً ثَقِيلَةً. فَحِينَ انْصَرَفَ النَّاسُ مِنَ الْعِشَاءِ. فَلَمْ تَقْضِ طَوَافَهَا حَتَّى نُودِيَ بِالْأُولَى مِنَ الصُّبْحِ فَقَضَتْ طَوَافَهَا فِيمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ سودہ بنت عبداللہ بن عمر عروہ بن زبیر کے نکاح میں تھیں۔ وہ ایک حج یا عمرہ میں صفا و مروہ کی سعی کے لیے پیدل نکلیں اور وہ جسم کی بھاری بھرکم تھیں۔ وہ اس وقت آئیں جبکہ لوگ نمازِ عشاء سے فارغ ہو گئے اور ان کا طواف پورا نہ ہوا یہاں تک کہ جب نمازِ فجر ہو گئی تو اس درمیان میں انہوں نے اپنا طواف پورا کیا۔

وَكَانَ عُرْوَةُ، إِذَا رَآهُمْ يَطُوفُونَ عَلَى الدَّوَابِّ يَنْهَاهُمْ أَشَدَّ النَّهْيِ. فَيَعْتَلُّونَ بِالْمَرَضِ حَيَاءً مِنْهُ. فَيَقُولُ لَنَا، فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ: لَقَدْ خَابَ هَؤُلَاءِ وَخَسِرُوا.

اور حضرت عروہ جب لوگوں کو جانور پر سوار ہو کر طواف کرتے ہوئے دیکھتے تو انہیں سختی سے منع فرماتے۔ پس لوگ ان سے حیا کرتے ہوئے بیماری کا بہانہ لیتے وہ ہم سے فرماتے کہ ایسے لوگوں سے ہمیں کیا سروکار؟ یہ تو ناکام ہوئے اور خسارے میں رہے۔

قَالَ مَالِكٌ: مَنْ نَسِيَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِي عُمْرَةٍ. فَلَمْ يَذْكُرْ حَتَّى يَسْتَبْعِدَ مِنْ مَكَّةَ: أَنَّهُ يَرْجِعُ

امام مالک نے فرمایا کہ جو صفا و مروہ کی سعی کو عمرہ میں بھول جائے پھر اسے مکہ مکرمہ سے کافی دور جا کر یاد آئے تو واپس لوٹ کر سعی کرلے اور اگر اپنی

marfat.com
Marfat.com

فَيَسْعٰى. وَاِنْ كَانَ قَدْ اَصَابَ النِّسَآءَ ، فَلْيَرْجِعْ فَلْيَسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ . حَتّٰى يُتِمَّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْعُمْرَةِ . ثُمَّ عَلَيْهِ عُمْرَةٌ اُخْرٰى . وَالْهَدْيُ .

وَسُئِلَ مَالِكٌ ، عَنِ الرَّجُلِ يَلْقَاهُ الرَّجُلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَيَقِفُ مَعَهُ فَيُحَدِّثُهُ ؟ فَقَالَ : لَا اُحِبُّ لَهُ ذٰلِكَ

قَالَ مَالِكٌ : وَمَنْ سَهَا مِنْ طَوَافِهِ شَيْئًا ، اَوْ شَكَّ فِيْهِ ، فَلَمْ يَدْرِ اَزَادَ اَوْ نَقَصَ وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ . فَاِنَّهُ يَقْطَعُ سَعْيَهُ . ثُمَّ يُتِمُّ طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عَلٰى مَا يَسْتَيْقِنُ . وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ . ثُمَّ يَبْتَدِئُ سَعْيَهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ .

۱۳۱ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا نَزَلَ مِنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَشٰى حَتّٰى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ ، سَعٰى حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ .

قَالَ مَالِكٌ ، فِيْ رَجُلٍ جَهِلَ فَبَدَاَ بِالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ . قَالَ لِيَرْجِعْ فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ . ثُمَّ لِيَسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ . وَاِنْ جَهِلَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ مَكَّةَ وَيَسْتَبْعِدَ . فَاِنَّهُ يَرْجِعُ اِلٰى مَكَّةَ ، فَيَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنْ كَانَ اَصَابَ النِّسَآءَ رَجَعَ ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ ، وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ . حَتّٰى يُتِمَّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْعُمْرَةِ . ثُمَّ عَلَيْهِ عُمْرَةٌ اُخْرٰى وَالْهَدْيُ .

بَاب ۴۳ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ

۱۳۲ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ ، مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ عُمَيْرٍ ، مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ

بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہے تو واپس لوٹ کر صفا و مروہ کی سعی کرے اور اس عمرہ سے جو باقی رہ گیا ہے اسے مکمل کرے اس پر دوسرا عمرہ اور قربانی ہے۔

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ صفا و مروہ کے درمیان کسی دوسرے آدمی سے ملے تو اس سے باتیں کرنے ٹھہر جائے؟ فرمایا کہ میں اسے پسند نہیں کرتا۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو اپنے طواف میں بھول جائے یا شک ہو جائے اور اسے اس وقت یاد آئے جب صفا و مروہ کے درمیان سعی کر رہا ہو تو سعی منقطع کر کے پہلے اپنے یقین پر بیت اللہ کا طواف مکمل کرے اور طواف کا دوگانہ ادا کرے، اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی شروع کرے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب صفا و مروہ پر ہوتے تو چلتے اور جب وادی میں قدم رنجہ فرماتے تو اس سے نکلنے تک دوڑتے۔

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو بے خبری میں بیت اللہ کے طواف سے پہلے صفا و مروہ کے درمیان سعی شروع کر دے، فرمایا اسے چاہیے کہ واپس لوٹے پھر بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور اگر وہ بھول کر مکہ مکرمہ سے نکل گیا اور دور چلا گیا تو واپس مکہ مکرمہ لوٹے، پھر بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اگر عورت سے صحبت کر لی ہو تب بھی لوٹے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے، یہاں تک کہ اس عمرہ سے جو باقی رہ گیا ہے اسے مکمل کرے پھر اس پر دوسرا عمرہ اور قربانی ہے۔

عرفہ کے دن روزہ رکھنا

حضرت اُمّ الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عرفہ کے روز لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ؛ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ، فِي صِيَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ. فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ، فَشَرِبَ.

کے بارے میں شک ہوا کہ روزے سے ہیں یا نہیں بعض حضرات کہتے تھے کہ روزے سے ہیں اور بعض کہتے تھے کہ روزے سے نہیں ہیں۔ پس جبکہ آپ عرفات میں اونٹ پر سوار تھے تو میں نے خدمتِ اقدس میں دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپ نے نوش فرمالیا۔

۱۳۳ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ تَصُومُ يَوْمَ عَرَفَةَ.

قَالَ الْقَاسِمُ: وَلَقَدْ رَأَيْتُهَا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، يَدْفَعُ الْإِمَامُ ثُمَّ تَقِفُ حَتَّى يَبْيَضَّ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ مِنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ تَدْعُو بِشَرَابٍ فَتُفْطِرُ.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرفہ کے روز روزہ رکھا کرتی تھیں۔

قاسم بن محمد نے فرمایا کہ میں نے انہیں عرفہ کی شام کو دیکھا کہ جب امام چلا تو وہ ٹھہری رہیں یہاں تک کہ زمین لوگوں سے خالی ہو گئی پھر انہوں نے پانی منگایا اور روزہ افطار کیا۔

باب ۴۴ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ أَيَّامِ مِنًى

منیٰ کے دنوں میں روزے رکھنے کا بیان

۱۳۴ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ أَيَّامِ مِنًى.

ابو النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ نے سلیمان بن یسار سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایام منیٰ کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۵ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَبْدَ اللهِ بْنَ حُذَافَةَ أَيَّامَ مِنًى، يَطُوفُ. يَقُولُ: إِنَّمَا هِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللهِ.

امام مالک نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن حذافہ کو بھیجا کہ لوگوں میں پھر کر یہ اعلان کر دیں کہ منیٰ کے دن کھانے پینے اور ذکرِ الٰہی کے ہیں۔

۱۳۶ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى.

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۷ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ أُخْتِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ عَمْرِو بْنِ

ابو مُرّہ مولیٰ اُمِّ ہانی نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہ وہ اپنے والدِ ماجد حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں کھانا کھاتے ہوئے پایا۔ انہوں نے مجھے بلایا تو

marfat.com
Marfat.com

الْعَاصِ فَوَجَدَهُ يَأْكُلُ قَالَ فَدَعَانِي فَقَالَ فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ، هٰذِهِ الْأَيَّامُ الَّتِي نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِنَّ، وَأَمَرَنَا بِفِطْرِهِنَّ.

قَالَ مَالِكٌ: هِيَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ

میں عرض گزار ہوا: "میرا روزہ ہے"۔ فرمایا کہ یہ ایسے دن ہیں جن کا روزہ رکھنے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا ہے اور حکم دیا کہ ان میں روزے نہ رکھیں۔

باب ۲۵ مَا يَجُوزُ مِنَ الْهَدْيِ

ہدی کے لیے جو جانور درست ہیں

۱۳۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى جَمَلًا، كَانَ لِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ.

عبداللہ بن ابوبکر بن محمد عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج یا عمرہ میں ہدی کے طور پر ایک اونٹ بھیجا جو ابوجہل بن ہشام کا تھا۔

۱۳۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً. فَقَالَ: "ارْكَبْهَا"، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّهَا بَدَنَةٌ. فَقَالَ: "ارْكَبْهَا. وَيْلَكَ" فِي الثَّانِيَةِ أَوِ الثَّالِثَةِ.

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہدی کے اونٹ کو ہانک رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ قربانی کا ہے تو دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا کہ تمہاری خرابی ہو، سوار ہو جاؤ۔

۱۴۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُهْدِي فِي الْحَجِّ بَدَنَتَيْنِ بَدَنَتَيْنِ. وَفِي الْعُمْرَةِ بَدَنَةً. قَالَ: وَرَأَيْتُهُ فِي الْعُمْرَةِ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ. وَهِيَ قَائِمَةٌ فِي دَارِ خَالِدِ بْنِ أَسِيدٍ. وَكَانَ فِيهَا مَنْزِلُهُ. قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ طَعَنَ فِي لَبَّةِ بَدَنَتِهِ، حَتَّى خَرَجَتِ الْحَرْبَةُ مِنْ تَحْتِ كَتِفِهَا.

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ حج کی ہدی دو اونٹ اور عمرہ کی ایک اونٹ بھیجا کرتے تھے اور میں نے عمرہ میں انہیں اپنی ہدی کو نحر کرتے دیکھا جو خالد بن اسید کے گھر میں کھڑی تھی اور وہ اسی میں ٹھہرا کرتے تھے اور میں نے انہیں دیکھا کہ اپنی ہدی کے گردن میں برچھی ماری یہاں تک کہ اس کی انی کندھے کے نیچے سے نکل آئی۔

۱۴۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَهْدَى جَمَلًا، فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حج یا عمرہ کی ہدی کے طور پر ایک اونٹ بھیجا۔

۱۴۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْقَارِيِّ؛ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيَّ أَهْدَى بَدَنَتَيْنِ، إِحْدَاهُمَا بُخْتِيَّةٌ.

ابوجعفر القاری سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عیاش بن ابوربیعہ مخزومی نے ہدی کے دو اونٹ بھیجے جن میں سے ایک بختی تھا۔

۱۴۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے

marfat.com
Marfat.com

اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ، إِذَا نُتِجَتِ النَّاقَةُ، فَلْيُحْمَلْ وَلَدُهَا حَتّٰى يُنْحَرَ مَعَهَا. فَإِنْ لَمْ يُوْجَدْ لَهُ مَحْمَلٌ، حُمِلَ عَلٰى أُمِّهِ حَتّٰى يُنْحَرَ مَعَهَا.

۱۴۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ؛ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ إِذَا اضْطُرِرْتَ إِلٰى بَدَنَتِكَ فَارْكَبْهَا رُكُوْبًا غَيْرَ فَادِحٍ وَإِذَا اضْطُرِرْتَ إِلٰى لَبَنِهَا، فَاشْرَبْ بَعْدَ مَا يَرْوٰى فَصِيْلُهَا. فَإِذَا نَحَرْتَهَا فَانْحَرْ فَصِيْلَهَا مَعَهَا.

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْهَدْيِ حِيْنَ يُسَاقُ

۱۴۵۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَهْدٰى هَدْيًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَلَّدَهُ وَأَشْعَرَهُ، بِذِي الْحُلَيْفَةِ. يُقَلِّدُهُ قَبْلَ أَنْ يُشْعِرَهُ وَذٰلِكَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ. وَهُوَ مُوَجِّهٌ لِلْقِبْلَةِ. يُقَلِّدُهُ نَعْلَيْنِ. وَيُشْعِرُهُ مِنَ الشِّقِّ الْأَيْسَرِ. ثُمَّ يُسَاقُ مَعَهُ حَتّٰى يُوْقِفَ بِهِ مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ. ثُمَّ يُفِيْضُ بِهِ مَعَهُمْ إِذَا دَفَعُوْا. فَإِذَا قَامَ مِنًى غَدَاةَ النَّحْرِ، نَحَرَهُ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ أَوْ يُقَصِّرَ. وَكَانَ وَهُوَ يَنْحَرُ هَدْيَهُ بِيَدِهِ، يَصُفُّهُنَّ قِيَامًا. وَيُوَجِّهُهُنَّ إِلَى الْقِبْلَةِ. ثُمَّ يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ.

۱۴۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا طَعَنَ فِي سَنَامِ هَدْيِهِ، وَهُوَ يُشْعِرُهُ، قَالَ بِسْمِ اللهِ. وَاللهُ أَكْبَرُ.

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: الْهَدْيُ مَا قُلِّدَ وَأُشْعِرَ. وَوُقِفَ بِهِ بِعَرَفَةَ.

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُجَلِّلُ بُدْنَهُ الْقُبَاطِيَّ، وَالْأَنْمَاطَ، وَالْحُلَلَ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْكَعْبَةِ، فَيَكْسُوْهَا إِيَّاهَا.

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ دِيْنَارٍ، مَا كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَصْنَعُ بِجِلَالِ بُدْنِهِ

جب ہدی کی اونٹنی بچہ جنے تو اس کے بچے کو بھی ساتھ لے جانا چاہیئے یہاں تک کہ اس کے ساتھ نحر کر دیں۔ اگر اس کو اٹھا کر لے جانے کا بندوبست نہ ہو سکے تو اس کی والدہ پر بٹھا کر لے جائیں اور اس کے ساتھ ہی نحر کر دیں

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ اگر تمہیں مجبوری ہو تو اپنی قربانی پر سوار ہو جاؤ لیکن کمر نہ توڑ ڈالنا اور اگر اس کے دودھ کی ضرورت پیش آئے تو بچے کو پلانے کے بعد پی لو۔ جب ہدی کو نحر کرو تو اس کے بچے کو بھی نحر کر دو۔

ہدی کے ہانکنے کا طریقہ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب مدینہ منورہ سے ہدی لے جاتے تو ذوالحلیفہ میں اس کی تقلید و اشعار کرتے اور یہ ایک ہی جگہ ہوتا اور اسے قبلہ رو کر کے دو جوتوں کا ہار پہناتے اور اس کی دائیں جانب اشعار کرتے پھر اسے لے جاتے یہاں تک کہ عرفات میں لوگوں کے ساتھ ٹھہرتے، پھر جب لوگ لوٹتے تو یہ بھی ان کے ساتھ لوٹ آتے، جب قربانی کی صبح منیٰ میں آتے تو سر منڈانے یا بال کترانے سے پہلے نحر کرتے اور وہ ہدی کو اپنے ہاتھوں نحر کرتے تھے انہیں قطار میں قبلہ رُو کھڑا کر لیتے پھر خود کھاتے اور لوگوں کو بھی کھلاتے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب اشعار کے طور پر ہدی کے کوہان میں زخم کرتے تو کہتے: "اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ بہت بڑا ہے"۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کہا کرتے: "ہدی وہ ہے جس کو ہار پہنایا جائے اور اشعار کیا جائے اور عرفات میں اسے کھڑا کیا جائے"۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر قربانی کے اونٹوں کو مصری کپڑے، چادر جامے اور حُلّے پہنایا کرتے تھے، پھر انہیں کعبہ کی طرف لے جاتے اور اسے اُڑھا دیتے۔

امام مالک نے عبداللہ بن دینار سے پوچھا کہ جب کعبہ کو یہ غلاف پہنا دیا گیا تو حضرت عبداللہ بن عمر اپنے اونٹ کی

marfat.com
Marfat.com

حِيْنَ كُسِيَتِ الْكَعْبَةُ هٰذِهِ الْكِسْوَةَ ؟ قَالَ: كَانَ يَتَصَدَّقُ بِهَا.

جھول کا کیا کرتے تھے ؟ فرمایا کہ اسے خیرات کر دیتے تھے۔

۱۴۷۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: فِي الضَّحَايَا وَالْبُدْنِ، الثَّنِيُّ فَمَا فَوْقَهُ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے :۔ قربانی کے لیے پانچ برس یا اس سے زیادہ عمر کا اونٹ ہو۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَشُقُّ جِلَالَ بُدْنِهِ، وَلَا يُجَلِّلُهَا حَتّٰى يَغْدُوَ مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَةَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نہ جھول پھاڑتے اور نہ پہناتے۔ یہاں تک کہ منیٰ سے عرفات کو جاتے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لِبَنِيْهِ: يَا بَنِيَّ لَا يُهْدِيَنَّ اَحَدُكُمْ مِنَ الْبُدْنِ شَيْئًا يَسْتَحْيِي اَنْ يُهْدِيَهُ لِكَرِيْمٍ. فَاِنَّ اللهَ اَكْرَمُ الْكُرَمَاءِ. وَاَحَقُّ مَنِ اخْتِيْرَ لَهُ.

عروہ بن زبیر اپنے صاحبزادوں سے فرمایا کرتے :۔ اے بیٹو! تم میں سے کوئی ایسے اونٹ کی ہدی نہ دے جسے دوست کو دیتے ہوئے شرمائے۔ پس اللہ تعالیٰ تو سب بڑوں سے بڑا ہے لہٰذا بہترین چیز کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔

باب العَمَلُ فِي الْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ اَوْ ضَلَّ

اگر ہدی چلنے سے عاجز یا گم ہو جائے

۱۴۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّ صَاحِبَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ. كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ بَدَنَةٍ عَطِبَتْ مِنَ الْهَدْيِ فَانْحَرْهَا. ثُمَّ اغْمِسْ قِلَادَتَهَا فِي دَمِهَا. ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ يَاْكُلُوْنَهَا.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدی لے جانے والا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ اگر ہدی راستے میں ہلاک ہونے لگے تو کیا کروں ؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا :۔ ہدی کا جو اونٹ ہلاک ہونے لگے تو اسے نحر کر دو، پھر اس کے ہار کو اس کے خون میں ڈال دو، پھر چھوڑ دو کہ لوگ اسے کھا لیں۔

۱۴۹۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ سَاقَ بَدَنَةً تَطَوُّعًا، فَعَطِبَتْ، فَنَحَرَهَا، ثُمَّ خَلّٰى بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ يَاْكُلُوْنَهَا فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ. وَاِنْ اَكَلَ مِنْهَا، اَوْ اَمَرَ مَنْ يَاْكُلُ مِنْهَا، غَرِمَهَا.

سعید بن مسیب نے فرمایا کہ جو ہدی کا اونٹ لے جائے پھر وہ ہلاک ہونے لگے تو اسے نحر کر کے چھوڑ دو تاکہ لوگ کھا لیں اس صورت میں اس پر کچھ نہیں ہے اور اگر اس میں سے کھایا یا کسی کو اس میں سے کھانے کے لیے کہا تو اس کا تاوان دینا ہوگا۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ مِثْلَ ذٰلِكَ.

امام مالک، ثور بن زید دیلی نے حضرت عبداللہ بن عباس سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۵۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَهْدٰى بَدَنَةً، جَزَاءً اَوْ نَذْرًا، اَوْ هَدْيَ تَمَتُّعٍ،

ابن شہاب نے فرمایا کہ جو بدلہ، نذر یا تمتع کی ہدی کے طور پر اونٹ لے گیا۔ پھر وہ راستے میں تلف ہو گیا تو اس کا بدلہ

marfat.com
Marfat.com

فَاُصِيْبَتْ فِي الطَّرِيْقِ، فَعَلَيْهِ الْبَدَلُ.

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَهْدٰى بَدَنَةً. ثُمَّ ضَلَّتْ اَوْ مَاتَتْ. فَاِنَّهَا، اِنْ كَانَتْ نَذْرًا، اَبْدَلَهَا. وَاِنْ كَانَتْ تَطَوُّعًا، فَاِنْ شَآءَ اَبْدَلَهَا وَاِنْ شَآءَ تَرَكَهَا.

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّهٗ سَمِعَ اَهْلَ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ لَا يَاْكُلُ صَاحِبُ الْهَدْيِ مِنَ الْجَزَآءِ وَالنُّسُكِ.

لازم آتا ہے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا جو اونٹ کی ہدی لے جائے پھر وہ راستے میں گم ہو جائے یا مر جائے اس صورت میں اگر وہ نذر کا ہے تو بدلہ دے اور اگر وہ نفلی تھا تو چاہے دوسرا دے اور چاہے نہ دے۔

امام مالک نے اہل علم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہدی والا نہ کھائے جبکہ وہ جنایت کا بدلہ یا فدیہ ہو۔

بَابُ هَدْيِ الْمُحْرِمِ اِذَا اَصَابَ اَهْلَهٗ

بیوی سے صحبت کرنے والے کی ہدی کا بیان

۱۵۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَاَبَا هُرَيْرَةَ سُئِلُوْا: عَنْ رَجُلٍ اَصَابَ اَهْلَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِالْحَجِّ؟ فَقَالُوْا يَنْفُذَانِ. يَمْضِيَانِ لِوَجْهِهِمَا حَتّٰى يَقْضِيَا حَجَّهُمَا. ثُمَّ عَلَيْهِمَا حَجٌّ قَابِلٌ وَالْهَدْيُ. قَالَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ: وَاِذَا اَهَلَّا بِالْحَجِّ مِنْ عَامٍ قَابِلٍ، تَفَرَّقَا حَتّٰى يَقْضِيَا حَجَّهُمَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا اور اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا سب نے فرمایا کہ حج کے ارکان ادا کرتے رہیں یہاں تک کہ حج پورا ہو جائے پھر آئندہ سال ان پر حج اور قربانی ہے۔ حضرت علی نے فرمایا کہ آئندہ سال جب حج کا احرام باندھیں تو دونوں جدا رہیں۔

۱۵۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ مَا تَرَوْنَ فِيْ رَجُلٍ وَقَعَ بِامْرَاَتِهٖ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ الْقَوْمُ شَيْئًا فَقَالَ سَعِيْدٌ: اِنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَاَتِهٖ وَهُوَ مُحْرِمٌ. فَبَعَثَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يَسْاَلُ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا اِلٰى عَامٍ قَابِلٍ. فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: لِيَنْفُذَا لِوَجْهِهِمَا. فَلْيُتِمَّا حَجَّهُمَا الَّذِيْ اَفْسَدَاهُ. فَاِذَا فَرَغَا رَجَعَا. فَاِنْ اَدْرَكَهُمَا حَجٌّ قَابِلٌ، فَعَلَيْهِمَا الْحَجُّ وَالْهَدْيُ. وَيُهِلَّانِ مِنْ حَيْثُ اَهَلَّا بِحَجِّهِمَا الَّذِيْ اَفْسَدَاهُ. وَيَتَفَرَّقَانِ حَتّٰى يَقْضِيَا حَجَّهُمَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا اور اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا سب نے فرمایا کہ حج کے ارکان ادا کرتے رہیں یہاں تک کہ حج پورا ہو جائے پھر آئندہ سال ان پر حج اور قربانی ہے۔ حضرت علی نے فرمایا کہ آئندہ سال جب حج کا احرام باندھیں تو دونوں جدا رہیں۔

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو حالت احرام میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھے اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے کوئی جواب نہ دیا تو سعید بن مسیب نے فرمایا کہ ایک آدمی احرام کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا تھا تو اس بارے میں پوچھنے کے لیے ایک آدمی کو مدینہ منورہ بھیجا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ دونوں اگلے سال تک جدا رہیں۔ سعید بن مسیب نے فرمایا کہ دونوں حج کرتے رہیں اور اپنے فاسد حج کو پورا کریں جب فارغ ہوں تو لوٹ جائیں۔ جب اگلے سال کا حج آئے تو ان دونوں پر حج اور قربانی ہے اور دونوں اس جگہ سے احرام باندھیں جہاں سے اس حج کا باندھا تھا جو فاسد کیا اور حج سے فارغ ہونے تک

قَالَ مَالِكٌ: يُهْدِيَانِ جَمِيْعًا، بَدَنَةً بَدَنَةً.

امام مالک نے فرمایا کہ دونوں ایک ایک اونٹ کی قربانی دیں۔

قَالَ مَالِكٌ، فِيْ رَجُلٍ وَقَعَ بِامْرَاَتِهٖ فِي الْحَجِّ، مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَنْ يَدْفَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَيَرْمِيَ الْجَمْرَةَ: اِنَّهٗ يَجِبُ عَلَيْهِ الْهَدْيُ، وَحَجٌّ قَابِلٌ. قَالَ، فَاِنْ كَانَتْ

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے دوران حج اپنی بیوی سے صحبت کی عرفات سے لوٹنے کے بعد اور کنکریاں مارنے سے پہلے اس پر ہدی اور اگلے سال کا حج واجب ہے اگر کنکریاں

جلد اول
marfat.com
Marfat.com

اصَابَتْهُ أَهْلَهُ بَعْدَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ. فَإِنَّ عَلَيْهِ أَنْ يَعْتَمِرَ وَيُهْدِيَ. وَلَيْسَ عَلَيْهِ حَجٌّ قَابِلٍ.

قَالَ مَالِكٌ: وَالَّذِي يُفْسِدُ الْحَجَّ أَوِ الْعُمْرَةَ حَتَّى يَجِبَ عَلَيْهِ، فِي ذَلِكَ الْهَدْيُ بِالْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ، الْتِقَاءُ الْخِتَانَيْنِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاءٌ دَافِقٌ.

قَالَ وَيُوجِبُ ذَلِكَ أَيْضًا الْمَاءُ الدَّافِقُ، إِذَا كَانَ مِنْ مُبَاشَرَةٍ. فَأَمَّا رَجُلٌ ذَكَرَ شَيْئًا حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ مَاءٌ دَافِقٌ، فَلَا أَرَى عَلَيْهِ شَيْئًا. وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا قَبَّلَ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ ذَلِكَ مَاءٌ دَافِقٌ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ فِي الْقُبْلَةِ إِلَّا الْهَدْيُ. وَلَيْسَ عَلَى الْمَرْأَةِ الَّتِي يُصِيبُهَا زَوْجُهَا وَهِيَ مُحْرِمَةٌ مِرَارًا، فِي الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ، وَهِيَ لَهُ فِي ذَلِكَ مُطَاوِعَةٌ. إِلَّا الْهَدْيُ وَحَجٌّ قَابِلٍ. إِنْ أَصَابَهَا فِي الْحَجِّ وَإِنْ كَانَ أَصَابَهَا فِي الْعُمْرَةِ، فَإِنَّمَا عَلَيْهَا قَضَاءُ الْعُمْرَةِ الَّتِي أَفْسَدَتْ. وَالْهَدْيُ

مارنے کے بعد صحبت کی تو اس پر عمرہ اور ہدی ہے اور اس پر اگلے سال کا حج نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس سے حج یا عمرہ فاسد ہوتا ہے یہاں تک کہ اس پر ہدی اور حج یا عمرہ واجب ہوتا ہے وہ دونوں ختنوں کا مل جانا (دخول) ہے اگرچہ انزال نہ ہو۔

فرمایا کہ بوسہ دینے سے اگر انزال ہو جائے تب بھی یہی کچھ واجب ہوتا ہے۔ اگر کسی چیز کا ذکر کرنے سے انزال ہو جائے تو اس پر کچھ نہیں۔ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو بوسہ دیا تو اس پر اگلے سال کچھ نہیں مگر ہدی ہے اور وہ محرمہ عورت جس سے اس کے خاوند نے کئی بار صحبت کی، حج یا عمرہ میں اور وہ اس پر رضا مند تھی تو اس پر ہدی اور اگلے سال کا حج ہے جبکہ ایسا حج میں ہوا ہو۔ اگر عمرہ میں اس نے ایسا کیا تو اس پر اس عمرہ کی قضا ہے جسے فاسد کیا اور ہدی دینا۔

بَابُ هَدْيِ مَنْ فَاتَهُ الْحَجُّ

حج فوت ہو جانے والے کی ہدی کا بیان

۱۵۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ. عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ قَالَ. أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ خَرَجَ حَاجًّا. حَتَّى إِذَا كَانَ بِالنَّازِيَةِ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ. أَضَلَّ رَوَاحِلَهُ. وَإِنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَوْمَ النَّحْرِ. فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ عُمَرُ: اصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْمُعْتَمِرُ. ثُمَّ قَدْ حَلَلْتَ فَإِذَا أَدْرَكَكَ قَابِلٌ فَاحْجُجْ، وَأَهْدِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ.

۱۵۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ. عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ قَالَ. أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ خَرَجَ حَاجًّا. حَتَّى إِذَا كَانَ بِالنَّازِيَةِ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ. أَضَلَّ رَوَاحِلَهُ. وَإِنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَوْمَ النَّحْرِ. فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ عُمَرُ: اصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْمُعْتَمِرُ. ثُمَّ قَدْ حَلَلْتَ فَإِذَا أَدْرَكَكَ قَابِلٌ فَاحْجُجْ، وَأَهْدِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ.

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری حج کے لیے نکلے۔ جب مکہ مکرمہ کے راستے میں نازیہ کے مقام پر تھے تو ان کا اونٹ گم ہو گیا۔ وہ حضرت عمر کے پاس قربانی کے دن پہنچے اور اس بات کا ان سے ذکر کیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اسی طرح کر لو جیسے عمرہ والا کرتا ہے پھر حلال ہو جاؤ، پھر اگلے سال موسم حج میں حج کرنا اور جو میسر آئے ہدی پیش کرنا۔

۱۵۴۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ. عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ. أَنَّ هَبَّارَ بْنَ الْأَسْوَدِ، جَاءَ يَوْمَ النَّحْرِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَنْحَرُ هَدَايَاهُ. فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْطَأْنَا الْعِدَّةَ. كُنَّا نُرَى أَنَّ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمُ عَرَفَةَ. فَقَالَ عُمَرُ: اذْهَبْ إِلَى مَكَّةَ. فَطُفْ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ. وَانْحَرْ هَدْيًا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ. ثُمَّ احْلِقُوا أَوْ قَصِّرُوا

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ہبار بن اسود قربانی کے روز حضرت عمر کی خدمت میں پہنچے جبکہ یہ اپنی ہدی کو نحر کر رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ اے امیر المؤمنین ہم سے شمار میں غلطی ہو گئی اور ہم سمجھے بیٹھے تھے کہ آج عرفہ کا روز ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ جاؤ، تم اور تمہارے ساتھی طواف کریں ہدی جو تمہارے پاس ہوں انہیں نحر کرو، پھر سر منڈا کر یا بال کتروا کر لوٹ آؤ۔ جب

marfat.com
Marfat.com

وَارْجِعُوْا فَإِذَا كَانَ عَامٌ قَابِلٌ فَحُجُّوْا وَاهْدُوْا. فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ

اگلا سال آئے تو حج کرنا اور ہدی بھیجنا جو ہدی نہ بھیج سکے تو حج کے دوران تین روزے رکھے اور سات روزے جبکہ لوٹے اس وقت رکھے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَمَنْ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ ثُمَّ فَاتَهُ الْحَجُّ فَعَلَيْهِ أَنْ يَحُجَّ قَابِلًا وَيَقْرُنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَيُهْدِيَ هَدْيَيْنِ: هَدْيًا لِقِرَانِهِ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ، وَهَدْيًا لِمَا فَاتَهُ مِنَ الْحَجِّ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے حج وعمرہ کا قران کیا پھر اس کا حج فوت ہوگیا تو اس پر اگلے سال حج کرنا ہے اور حج وعمرہ کا قران اور دو قربانیاں پیش کرے، ایک قربانی قران کی کہ حج وعمرہ کا قران کیا اور دوسری قربانی حج فوت ہونے کی۔

بَابُ مَنْ أَصَابَ أَهْلَهُ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ

باب ۵ طوافِ زیارت سے پہلے بیوی سے صحبت کر لینے والے کی ہدی کا بیان

۱۵۵۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ بِأَهْلِهِ وَهُوَ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْحَرَ بَدَنَةً.

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو طوافِ افاضہ سے پہلے منیٰ میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ انہوں نے حکم دیا کہ ایک اونٹ نحر کرے۔

۱۵۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ لَا أَظُنُّهُ إِلَّا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: الَّذِي يُصِيبُ أَهْلَهُ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ، يَعْتَمِرُ وَيُهْدِي.

عکرمہ مولیٰ ابن عباس کا بیان ہے کہ غالباً حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو طوافِ افاضہ سے پہلے اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھے تو ایک عمرہ کرے اور ہدی بھیجے۔

۱۵۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ فِي ذٰلِكَ، مِثْلَ قَوْلِ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

امام مالک نے ربیعہ بن عبد الرحمٰن کو اسی طرح فرماتے سنا جیسا کہ عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ فِي ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس بارے میں جو میں نے سنا یہ مجھے سب سے پسند ہے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ: عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ الْإِفَاضَةَ حَتَّى خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَرَجَعَ إِلَى بَلَدِهِ؟ فَقَالَ: أَرَى، إِنْ لَمْ يَكُنْ أَصَابَ النِّسَاءَ، فَلْيَرْجِعْ فَلْيُفِضْ. وَإِنْ كَانَ أَصَابَ النِّسَاءَ فَلْيَرْجِعْ، فَلْيُفِضْ. ثُمَّ لِيَعْتَمِرْ وَلْيُهْدِ. وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ هَدْيَهُ مِنْ مَكَّةَ وَيَنْحَرَهُ بِهَا. وَلٰكِنْ، إِنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَهُ مَعَهُ مِنْ حَيْثُ اعْتَمَرَ، فَلْيَشْتَرِهِ بِمَكَّةَ. ثُمَّ يُخْرِجْهُ إِلَى الْحِلِّ. فَلْيَسُقْهُ مِنْهُ إِلَى مَكَّةَ. ثُمَّ يَنْحَرْهُ

امام مالک سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو طوافِ افاضہ بھول گیا اور مکہ مکرمہ سے نکل کر اپنے شہر کی طرف چلا گیا؟ فرمایا کہ اگر اس نے اپنی بیوی سے صحبت نہیں کی تو واپس لوٹ آنا چاہیے اور طوافِ افاضہ کرلے اور اگر وہ صحبت کر چکا ہے تو واپس آکر طوافِ افاضہ کرے، پھر عمرہ کرے اور ہدی دے اور اس کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ مکہ مکرمہ سے ہدی خرید کر نحر کرے۔ ہاں اگر اس نے عمرہ شروع کرنے کی جگہ سے ہدی ساتھ نہیں لی تھی تو مکہ مکرمہ سے خرید کر حِل کی جانب باہر

marfat.com
Marfat.com

بِهَا۔

بَابُ ۵۱ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ

۱۵۸۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؛ كَانَ يَقُولُ: مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ، شَاةٌ.

۱۵۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ، كَانَ يَقُولُ: مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ، شَاةٌ.

قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ فِي ذٰلِكَ لِأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا - فَمِمَّا يُحْكَمُ بِهِ فِي الْهَدْيِ، شَاةٌ وَقَدْ سَمَّاهَا اللهُ هَدْيًا. وَذٰلِكَ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ، عِنْدَنَا وَكَيْفَ يَشُكُّ أَحَدٌ فِي ذٰلِكَ؟ وَكُلُّ شَيْءٍ لَا يَبْلُغُ أَنْ يَحْكُمَ فِيهِ بِبَعِيرٍ أَوْ بَقَرَةٍ. فَالْحُكْمُ فِيهِ شَاةٌ وَمَا لَا يَبْلُغُ أَنْ يَحْكُمَ فِيهِ بِشَاةٍ. فَهُوَ كَفَّارَةٌ مِنْ صِيَامٍ، أَوْ إِطْعَامِ مَسَاكِينَ.

۱۶۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ بَدَنَةٌ أَوْ بَقَرَةٌ.

۱۶۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ؛ أَنَّ مَوْلَاةً لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُقَالُ لَهَا رُقَيَّةُ؛ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا خَرَجَتْ مَعَ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى مَكَّةَ. قَالَتْ فَدَخَلَتْ عَمْرَةُ مَكَّةَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ. وَأَنَا مَعَهَا. فَطَافَتْ بِالْبَيْتِ، بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. ثُمَّ دَخَلَتْ صُفَّةَ الْمَسْجِدِ فَقَالَتْ: أَمَعَكِ مِقَصَّانِ؟ فَقُلْتُ: لَا. فَقَالَتْ: فَالْتَمِسِيهِ لِي فَالْتَمَسْتُهُ، حَتَّى جِئْتُ بِهِ فَأَخَذَتْ مِنْ قُرُونِ رَأْسِهَا

نکل جائے پھر اسے ہانکتا ہوا مکہ مکرمہ میں لائے اور پھر اسے نحر کرے

حسبِ استطاعت ہدی سے کیا مراد ہے

امام محمد باقر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ حسبِ استطاعت ہدی سے مراد بکری ہے۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جو ہدی میسر آئے سے مراد بکری ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس بارے میں جو میں نے سنا یہ مجھے سب سے پسند ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: "اے ایمان والو! شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے۔ تم میں سے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں، قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے" (۵: ۹۵) ہدی سے مراد کبھی بکری بھی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کا نام ہدی رکھا ہے اور ہمارے نزدیک اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور اس میں کوئی کیسے شک کرے گا اور ہر چیز یہاں تک نہیں پہنچتی کہ اس کے بدلے اونٹ یا گائے کا حکم کیا جائے۔ جائے پس بکری کا حکم ہوگا اور جس کے بدلے بکری کا حکم نہ کیا جا سکے تو اس کا کفارہ ہوگا کہ روزے رکھے یا مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ حسبِ استطاعت قربانی سے مراد اونٹ یا گائے ہے۔

رقیہ سے روایت ہے کہ وہ عمرہ بنت عبد الرحمٰن کے ساتھ مکہ مکرمہ کی جانب نکلیں اور حضرت عمرہ آٹھویں تاریخ کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئیں جبکہ میں ان کے ساتھ تھی انہوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی پھر وہ مسجد میں داخل ہوئیں اور مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس قینچی ہے میں عرض گزار ہوئی کہ نہیں ہے فرمایا کہ میرے لیے تلاش کرو پس میں نے تلاش کی یہاں تک کہ لے آئی انہوں نے اپنے سر کی لٹیں کاٹ دیں اور جب قربانی

marfat.com

Marfat.com

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ، ذَبَحَتْ شَاةً.

کا دن آیا تو بکری ذبح کی۔

بَابُ ۵۲ جَامِعُ الْهَدْيِ

ہدی کے متعلق دیگر روایات

۱۶۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ الْمَكِّيِّ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، جَاءَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَقَدْ ضَفَرَ رَأْسَهُ. فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنِّي قَدِمْتُ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: لَوْ كُنْتُ سَعَكَ، أَوْ سَأَلْتَنِي، لَأَمَرْتُكَ أَنْ تَقْرُنَ. فَقَالَ الْيَمَانِيُّ: فَذَاكَ ذٰلِكَ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: خُذْ مَا تَطَايَرَ مِنْ رَأْسِكَ، وَأَهْدِ. فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ: مَا هَدْيُهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ فَقَالَ: هَدْيُهُ فَقَالَتْ لَهُ: مَا هَدْيُهُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: لَوْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا أَنْ أَذْبَحَ شَاةً، لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصُومَ.

صدقہ بن یسار مکی سے روایت ہے کہ ایک یمن کا باشندہ حضرت عبداللہ بن عمر کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے سر کے بال بٹے ہوئے تھے عرض گزار ہوا کہ اے ابو عبدالرحمٰن میں صرف عمرہ کرنے آیا ہوں حضرت عبداللہ بن عمر نے اس سے فرمایا اگر میں تمہارے ساتھ ہوتا یا مجھ سے پوچھتے تو میں تمہیں قران کا حکم دیتا یمنی نے کہا کہ جو ہونا تھا ہو چکا حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ اپنے بکھرے ہوئے بالوں کو کاٹ کر ہدی دے دو ایک عراقی عورت عرض گزار ہوئی کہ اے ابو عبدالرحمٰن ہدی کیا ہے فرمایا کہ جو اس کی ہدی ہے عرض گزار ہوئی کہ اس کی ہدی ہے کیا حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ اگر میں کچھ بھی نہ پاؤں تو بکری ذبح کر دوں یہ مجھے روزے رکھنے سے زیادہ پسند ہے۔

۱۶۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ، إِذَا اخْتَلَّتْ لَمْ تَمْتَشِطْ، حَتَّى تَأْخُذَ مِنْ قُرُونِ رَأْسِهَا. وَإِنْ كَانَ لَهَا هَدْيٌ، لَمْ تَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهَا شَيْئًا، حَتَّى تَنْحَرَ هَدْيَهَا.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے تھے کہ جو عورت احرام باندھے ہوئے ہو تو احرام کھولنے پر اس وقت تک وہ کنگھی نہ کرے جب تک اپنے سر کی لٹیں نہ کاٹ دے اور اگر اس کے پاس ہدی ہو تو قربانی نحر ہونے تک ایک بال بھی نہ کاٹے۔

۱۶۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُ: لَا يَشْتَرِكُ الرَّجُلُ وَامْرَأَتُهُ فِي بَدَنَةٍ وَاحِدَةٍ يُهْدِيَانِهَا كُلُّ وَاحِدٍ بَدَنَةً بَدَنَةً.

امام مالک نے بعض اہل علم حضرات کو فرماتے ہوئے سنا کہ مرد اور عورت ایک ہی اونٹ میں شریک نہیں ہو سکتے بلکہ ہر ایک کا اونٹ علیحدہ ہو۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ: عَمَّنْ بُعِثَ مَعَهُ بِهَدْيٍ يَنْحَرُهُ فِي حَجٍّ وَهُوَ مُهِلٌّ بِعُمْرَةٍ. هَلْ يَنْحَرُهُ إِذَا حَلَّ، أَمْ يُؤَخِّرُهُ حَتَّى يَنْحَرَهُ فِي الْحَجِّ وَيَحِلُّ وَهُوَ مِنْ عُمْرَتِهِ؟ فَقَالَ: بَلْ يُؤَخِّرُهُ حَتَّى يَنْحَرَهُ فِي الْحَجِّ وَيَحِلُّ هُوَ مِنْ عُمْرَتِهِ.

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے کسی کے ہاتھ حج میں نحر کرنے کے لیے ہدی بھیجی اور اس نے عمرہ کا احرام باندھا کیا وہ حلال ہوتے ہی اسے نحر کر دے یا تاخیر کرے تاکہ اسے حج میں نحر کرے اور اپنے عمرے کا احرام کھول دے فرمایا بلکہ وہ اسے حج میں نحر کرے ٹھہرا رہے اور اپنے عمرے کا احرام کھول دے امام مالک نے فرمایا کہ

قَالَ مَالِكٌ: وَالَّذِي يُحْكَمُ عَلَيْهِ بِالْهَدْيِ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ، أَوْ يَجِبُ عَلَيْهِ هَدْيٌ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ. فَإِنَّ هَدْيَهُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِمَكَّةَ. كَمَا قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى. هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ. وَأَمَّا مَا عُدِلَ بِهِ الْهَدْيُ مِنَ الصِّيَامِ أَوِ الصَّدَقَةِ، فَإِنَّ ذٰلِكَ يَكُونُ بِغَيْرِ مَكَّةَ. حَيْثُ

جس کو شکار قتل کرنے کی وجہ سے ہدی کا حکم کیا جائے یا کسی اور وجہ سے اس پر ہدی واجب ہو تو وہ ہدی پیش نہیں ہو گی مگر مکہ مکرمہ میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قربانی ہو کعبہ کو پہنچی اور جو ہدی کی جگہ روزے رکھے یا خیرات کرے تو یہ مکہ مکرمہ سے باہر ہو سکتے ہیں جس طرح وہ

marfat.com
Marfat.com

أَحَبَّ صَاحِبُهُ أَنْ يَفْعَلَهُ، فَعَلَهُ

١٦٥ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، فَخَرَجَ مَعَهُ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَمَرُّوا عَلَى حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَهُوَ مَرِيضٌ بِالسُّقْيَا. فَأَقَامَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَتَّى إِذَا خَافَ الْفَوَاتَ خَرَجَ وَبَعَثَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. وَأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ. وَهُمَا بِالْمَدِينَةِ فَقَدِمَا عَلَيْهِ. ثُمَّ إِنَّ حُسَيْنًا أَشَارَ إِلَى رَأْسِهِ فَأَمَرَ عَلِيٌّ بِرَأْسِهِ فَحُلِقَ. ثُمَّ نَسَكَ عَنْهُ بِالسُّقْيَا فَنَحَرَ عَنْهُ بَعِيرًا.

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَكَانَتْ حُسَيْنٌ خَرَجَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فِي سَفَرِهِ ذَلِكَ، إِلَى مَكَّةَ.

بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ

١٦٦ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ. وَارْتَفِعُوا عَنْ بَطْنِ عُرَنَةَ. وَالْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ. وَارْتَفِعُوا عَنْ بَطْنِ مُحَسِّرٍ"

١٦٧ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اعْلَمُوا أَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ. إِلَّا بَطْنَ عُرَنَةَ. وَأَنَّ الْمُزْدَلِفَةَ. كُلَّهَا مَوْقِفٌ. إِلَّا بَطْنَ مُحَسِّرٍ.

قَالَ مَالِكٌ. قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى. فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ - قَالَ: فَالرَّفَثُ إِصَابَةُ النِّسَاءِ، وَاللهُ أَعْلَمُ. قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى. أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ - قَالَ، وَالْفُسُوقُ الذَّبْحُ لِلْأَنْصَابِ، وَاللهُ أَعْلَمُ. قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ - قَالَ: وَالْجِدَالُ فِي الْحَجِّ

کرنا چاہے کرے۔

ابو اسماء مولیٰ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن جعفر کے ساتھ مدینہ منورہ سے نکلے اُن کا گزر حضرت حسین بن علی کے پاس ہوا جو سقیا میں بیمار تھے عبداللہ بن جعفر اُن کے پاس ٹھہر گئے یہاں تک کہ حج کے فوت ہونے کا خطرہ محسوس ہونے لگا اُنہوں نے حضرت علی اور حضرت اسماء بنت عمیس کے پاس پیغام بھیجا جو مدینہ منورہ میں تھے تو وہ دونوں آ گئے پھر امام حسین نے اپنے سر کی جانب اشارہ کیا تو حضرت علی نے اُن کے سر کو مونڈنے کا حکم دیا پھر سقیا میں ہی اُن کی جانب سے قربانی دی گئی یعنی ایک اونٹ نحر کیا گیا۔

یحییٰ بن سعید نے کہا امام حسین حضرت عثمان کے ساتھ حج کرنے نکلے تھے۔

عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنے کا بیان

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سارا عرفات ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے لیکن بطن عرنہ میں نہ ٹھہرا کرو اور سارا مزدلفہ ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے بطن محسر میں نہ ٹھہرا کرو۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ بطن عرنہ کے سوا سارا عرفات ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے اور بطن محسر کے سوا سارا ہی مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

امام مالک کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ تو رفث سے مراد عورتوں کے ساتھ صحبت کرنا ہے آگے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ اور فرمایا الْفُسُوقُ سے مراد بتوں کے لیے ذبح کرنا ہے آگے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ اور فرمایا کہ وَالْجِدَالَ فِي الْحَجِّ یہ ہے

marfat.com
Marfat.com

اَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَقِفُ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِقُزَحَ وَكَانَتِ الْعَرَبُ وَغَيْرُهُمْ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ. فَكَانُوْا يَتَجَادَلُوْنَ يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ نَحْنُ اَصْوَبُ، وَيَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ نَحْنُ اَصْوَبُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى. وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُسْتَقِيْمٍ. فَهٰذَا الْجِدَالُ. وَمَا نُرٰى، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ. وَقَدْ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ.

کہ قریش مزدلفہ میں مشعر الحرام کے پاس قزح میں ٹھہرتے اور دوسرے عرب وغیرہ عرفات میں ٹھہرتے تو وہ آپس میں جھگڑتے ہوئے کہتے کہ ہم درست کر رہے ہیں اور وہ کہتے کہ ہم درست کر رہے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر اُمت کے لیے ہم نے عبادت کے قاعدے بنا دیئے کہ وہ اُن پر چلے تو ہرگز وہ تم سے اس معاملہ میں جھگڑا نہ کریں اور اپنے رب کی طرف بلاؤ بے شک تم سیدھی راہ پر ہو (۲۲: ۶۷) تو جدال یہی ہے جیسا کہ معلوم ہوا آگے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اور یہ میں نے اہل علم سے سُنا ہے۔

بَابُ ۵۴ وُقُوْفِ الرَّجُلِ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ، وَ وُقُوْفِهٖ عَلٰى دَابَّةٍ

وقوف کرنا جبکہ پاک نہ ہو اور اپنی سواری پر ٹھہرنا!

۱۶۸۔ سُئِلَ مَالِكٌ، هَلْ يَقِفُ الرَّجُلُ بِعَرَفَةَ، اَوْ بِالْمُزْدَلِفَةِ، اَوْ يَرْمِي الْجِمَارَ، اَوْ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ؟ فَقَالَ، كُلُّ اَمْرٍ تَصْنَعُهُ الْحَائِضُ مِنْ اَمْرِ الْحَجِّ فَالرَّجُلُ يَصْنَعُهُ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ. ثُمَّ لَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِيْ ذٰلِكَ. وَالْفَضْلُ اَنْ يَكُوْنَ الرَّجُلُ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ طَاهِرًا. وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَتَعَمَّدَ ذٰلِكَ.

امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا آدمی عرفات یا مزدلفہ میں ٹھہر سکتا ہے یا کنکریاں مار سکتا ہے یا صفا و مروہ کے درمیان سعی کر سکتا ہے جبکہ وہ بے وضو ہو فرمایا کہ حج میں ہر وہ کام جسے حائضہ کر سکتی ہے اُسے وہ بھی کر سکتا ہے جو بے وضو ہو اور اس کے عوض اُس پر کچھ نہیں ہے لیکن افضل یہی ہے کہ آدمی باوضو ہو اور جان بوجھ کر بے وضو رہنا مناسب نہیں۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ: عَنِ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ لِلرَّاكِبِ. اَيَنْزِلُ مَنْ يَقِفُ رَاكِبًا؟ فَقَالَ بَلْ يَقِفُ رَاكِبًا. اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ بِهٖ، اَوْ بِدَابَّتِهٖ عِلَّةٌ. فَاللّٰهُ اَعْذَرُ بِالْعُذْرِ.

امام مالک سے سوار کے وقوف کے بارے میں پوچھا گیا کہ اُتر جائے یا سوار ہو کر وقوف کرے فرمایا کہ سواری پر وقوف کرے ماسوائے اس کے اُسے یا اُس کی سواری کو تکلیف ہو اور اللہ تعالیٰ عذر سے زیادہ درگزر ہے

بَابُ ۵۵ وُقُوْفِ مَنْ فَاتَهُ الْحَجُّ بِعَرَفَةَ

وقوفِ عرفات کی انتہا

۱۶۹۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ لَمْ يَقِفْ بِعَرَفَةَ مِنْ لَيْلَةِ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ، فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ. وَمَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ، مِنْ لَيْلَةِ الْمُزْدَلِفَةِ، مِنْ قَبْلِ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے تھے کہ جو مزدلفہ کی رات کو طلوع فجر تک عرفات میں نہ ٹھہرے تو اُس کا حج فوت ہو گیا اور جو مزدلفہ کی رات (یوم النحر) کو طلوع فجر سے پہلے عرفات میں آ ٹھہرا تو اُس نے حج کو پا لیا۔

۱۷۰۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَدْرَكَهُ الْفَجْرُ مِنْ لَيْلَةِ الْمُزْدَلِفَةِ وَلَمْ يَقِفْ بِعَرَفَةَ. فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ. وَمَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ

عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ جس نے شب مزدلفہ کی صبح پائی اور عرفات میں نہ ٹھہرا تو اُس کا حج فوت ہو گیا اور جو مزدلفہ کی رات کو طلوع فجر سے پہلے عرفات میں آ ٹھہرا تو اُس

marfat.com
Marfat.com

مِنْ لَيْلَةِ الْمُزْدَلِفَةِ. قَبْلَ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ. فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ.

سے صبح پالیا۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْعَبْدِ يُعْتَقُ فِي الْمَوْقِفِ بِعَرَفَةَ: فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يُجْزِي عَنْهُ مِنْ حَجَّةِ الْاِسْلَامِ. اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَمْ يُحْرِمْ. فَيُحْرِمُ بَعْدَ اَنْ يُعْتَقَ. ثُمَّ يَقِفُ بِعَرَفَةَ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ. قَبْلَ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ. فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ اَجْزَاَ عَنْهُ. وَاِنْ لَمْ يُحْرِمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ. كَانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ فَاتَهُ الْحَجُّ. اِذَا لَمْ يُدْرِكِ الْوُقُوْفَ بِعَرَفَةَ. قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِنْ لَيْلَةِ الْمُزْدَلِفَةِ. وَيَكُوْنُ عَلَى الْعَبْدِ حَجَّةُ الْاِسْلَامِ يَقْضِيْهَا

امام مالک نے اُس غلام کے بارے میں فرمایا جس کو وقوفِ عرفات میں آزاد کیا گیا تو یہ اُس کے فرض حج کی جگہ کفایت نہیں کرے گا اسواسطے اس کے کہ وہ محرم نہ ہوا اور آزاد ہونے کے بعد احرام باندھے پھر اُس رات عرفات میں قیام کرے طلوع فجر سے پہلے تو یہ اُس کے لیے کافی ہوگا اور اگر طلوع فجر تک احرام نہ باندھے تو اُسی کی طرح ہے جس کا حج فوت ہو گیا جبکہ مزدلفہ کی رات کو طلوعِ فجر سے پہلے عرفات میں نہ ٹھہرا ہو اور غلام پر فرض حج کی قضا رہے گی۔

بَاب ۵۶ تَقْدِيْمِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ

عورتوں اور بچوں کو پہلے روانہ کر دینے کا بیان

۱۷۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ. عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اَنَّ اَبَاهُمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ اَهْلَهُ وَصِبْيَانَهُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى. حَتّٰى يُصَلُّوا الصُّبْحَ بِمِنًى. وَيَرْمُوا قَبْلَ اَنْ يَاْتِيَ النَّاسُ.

سالم اور عبداللہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی بیویوں اور بچوں کو پہلے ہی مزدلفہ سے منیٰ میں بھیج دیتے تاکہ وہ صبح کی نماز منیٰ میں پڑھ لیں اور لوگوں کے آنے سے پہلے کنکریاں مار سکیں۔

۱۷۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ. عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ: اَنَّ مَوْلَاةً لِاَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَخْبَرَتْهُ. قَالَتْ. جِئْنَا مَعَ اَسْمَآءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ، مِنًى، بِغَلَسٍ. قَالَتْ فَقُلْتُ لَهَا: لَقَدْ جِئْنَا مِنًى بِغَلَسٍ. فَقَالَتْ فَدَ كُنَّا نَصْنَعُ ذٰلِكَ مَعَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكِ.

اسماء بنت ابوبکر کی آزاد کردہ لونڈی سے روایت ہے کہ ہم حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ منیٰ میں صبح سویرے آ گئے میں اُن کی خدمت میں عرض گزار ہوئی کہ ہم منیٰ کے اندھیرے میں آ گئے ہیں فرمایا کہ ہم اُن (حضور) کی معیت میں بھی ایسا ہی کرتے تھے جو تم سے بہتر تھے۔

۱۷۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ. اَنَّهُ بَلَغَهُ: اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ كَانَ يُقَدِّمُ نِسَآءَهُ وَصِبْيَانَهُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ اپنی عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ سے منیٰ کی طرف پہلے ہی بھیج دیا کرتے تھے۔

۱۷۴۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ. اَنَّهُ سَمِعَ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُ رَمْيَ الْجَمْرَةِ. حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ وَمَنْ رَمٰى فَقَدْ حَلَّ لَهُ النَّحْرُ.

امام مالک نے بعض اہل علم حضرات سے سنا وہ یوم النحر کی فجر طلوع ہونے سے پہلے کنکریاں مارنے کو مکروہ شمار کرتے اور جس نے کنکریاں ماریں تو نحر کرنا اُس کے لیے حلال ہو گیا۔

۱۷۵۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ،

ہشام بن عروہ نے فاطمہ بنت منذر سے روایت کی ہے کہ

marfat.com
Marfat.com

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ؛ اَخْبَرَتْهُ: اَنَّهَا كَانَتْ تَرٰى اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ بِالْمُزْدَلِفَةِ. تَاْمُرُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ لَهَا وَلِاَصْحَابِهَا الصُّبْحَ. يُصَلِّيْ بِهِمُ الصُّبْحَ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ. ثُمَّ تَرْكَبُ فَتَسِيْرُ اِلٰى مِنًى. وَلَا تَقِفُ.

اُنہوں نے حضرت اسماء بنت ابوبکر کو مزدلفہ میں دیکھا کہ جو اُنہیں اور اُن کے ساتھ والوں کو نماز پڑھاتا تھا اُسے حکم دے رہی تھیں کہ فجر طلوع ہوتے ہی اُنہیں صبح کی نماز پڑھا دے پھر سوار ہو کر منیٰ میں آئیں اور ٹھہرتی نہ تھیں۔

بَابُ السَّيْرِ فِي الدَّفْعَةِ

عرفات سے لوٹتے وقت کی چال

۱۷۶۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّهُ قَالَ: سُئِلَ اُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ، وَاَنَا جَالِسٌ مَعَهُ، كَيْفَ كَانَ يَسِيْرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، حِيْنَ دَفَعَ؟ قَالَ: كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ. فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ.

قَالَ مَالِكٌ: قَالَ هِشَامٌ: وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ.

۱۷۷۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَرِّكُ رَاحِلَتَهُ فِيْ بَطْنِ مُحَسِّرٍ قَدْرَ رَمْيَةٍ بِحَجَرٍ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا جبکہ میں اُن کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُونٹ کو کس طرح چلاتے تھے فرمایا کہ ہلکی تیز رفتار سے چلاتے تھے اور جب خالی راستہ پاتے تو خوب دوڑاتے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اپنے اُونٹ کو بطنِ محسر میں ڈھیلے کی مار تک تیز دوڑتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّحْرِ فِي الْحَجِّ

حج کی قربانی کا بیان

۱۷۸۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّهُ بَلَغَهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِنًى "هٰذَا الْمَنْحَرُ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ" وَقَالَ فِي الْعُمْرَةِ "هٰذَا الْمَنْحَرُ" يَعْنِي الْمَرْوَةَ "وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ وَطُرُقِهَا مَنْحَرٌ".

۱۷۹۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَقُوْلُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ. وَلَا نُرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ. فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ، اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، اَنْ يَحِلَّ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا کہ یہ نحر کی جگہ ہے اور سارا ہی منیٰ نحر کی جگہ ہے اور عمرہ کے وقت مروہ کے لیے فرمایا کہ نحر کی جگہ یہ ہے اور مکہ مکرمہ کی ہر گھاٹی اور ہر راستہ نحر کی جگہ ہے۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پچیس ذی قعدہ کو حج کے ارادے سے نکلے جب ہم مکہ معظمہ کے نزدیک پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر کے احرام کھول دے یوم النحر کے روز ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا تو میں نے پوچھا کہ یہ کیسا ہے لانے والوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی

marfat.com
Marfat.com

تَقُلْتُ مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا: عَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ.

قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ. فَقَالَ اَنَتَكَ، وَاللّٰهِ، بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ.

۱۸۰۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ. عَنْ حَفْصَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ فَقَالَ: "اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ، فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ".

ازواج مطہرات کی جانب سے گائے کی قربانی دینا

یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے بیان کی تو فرمایا کہ انہوں (عمرہ) نے یہ حدیث درست بیان کی۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرتی ہوئیں کہ لوگوں نے تو احرام کھول دیئے لیکن آپ نے ابھی اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا فرمایا کہ میں نے اپنے بال جمائے ہوئے ہیں اور اپنی ہدی کو ہار پہنایا ہے لہٰذا احرام نہیں کھولوں گا یہاں تک کہ نحر کر لوں۔

باب ۵۹ العَمَلُ فِي النَّحْرِ

نحر کرنے کا طریقہ

۱۸۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ بَعْضَ هَدَايَاهُ. وَنَحَرَ غَيْرُهٗ بَعْضَهَا.

امام محمد باقر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ہدی کے بعض جانوروں کو خود نحر کیا اور بعض کو دوسرے لوگوں نے نحر کیا۔

۱۸۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: مَنْ نَذَرَ بَدَنَةً، فَاِنَّهٗ يُقَلِّدُهَا نَعْلَيْنِ وَيُشْعِرُهَا. ثُمَّ يَنْحَرُهَا عِنْدَ الْبَيْتِ. اَوْ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ. لَيْسَ لَهَا مَحِلٌّ دُوْنَ ذٰلِكَ. وَمَنْ نَذَرَ جَزُوْرًا مِنَ الْاِبِلِ اَوِ الْبَقَرِ، فَلْيَنْحَرْهَا حَيْثُ شَاءَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا جو اونٹ یا گائے کی قربانی نذر کرے تو دو جوتے اس کے گلے میں لٹکا دے اور اس کا اشعار کرے پھر اسے بیت اللہ کے پاس یا منیٰ میں نحر کرے اس کے علاوہ اس کے ذبح کرنے کی جگہ نہیں ہے اور جو اونٹ گائے کی قربانی نذر کرے تو اسے جہاں چاہے ذبح کر سکتا ہے۔

۱۸۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَنْحَرُ بُدْنَهٗ قِيَامًا.

امام مالک نے ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد ماجد اپنے اونٹوں کو کھڑا کر کے ذبح کیا کرتے تھے۔

قَالَ مَالِكٌ: لَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَحْلِقَ رَاْسَهٗ، حَتّٰى يَنْحَرَ هَدْيَهٗ. وَلَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَنْحَرَ قَبْلَ الْفَجْرِ يَوْمَ النَّحْرِ. وَاِنَّمَا الْعَمَلُ كُلُّهٗ يَوْمَ النَّحْرِ، وَلُبْسُ الثِّيَابِ وَاِلْقَاءُ التَّفَثِ، وَالْحِلَاقُ. فَلَا يَكُوْنُ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ، يُفْعَلُ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ.

امام مالک نے فرمایا کہ کسی کے لیے مناسب نہیں ہے کہ اپنی ہدی کو نحر کرنے سے پہلے سر منڈائے اور کسی کے لیے مناسب نہیں ہے کہ دس ذی الحجہ کو فجر سے پہلے نحر کرے اور یہ سارے کام یعنی ذبح کرنا، کپڑے پہننا، میل چھڑانا اور سر منڈانا دسویں ذوالحجہ کو ہونے چاہییں ان میں سے کوئی کام بھی یوم النحر سے پہلے نہیں ہونا چاہیے۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ ٦٠ الْحِلَاقِ

سر منڈانے کا بیان

۱۸۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ) قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ. يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ "اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ" قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ. يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ "وَالْمُقَصِّرِينَ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا مانگی اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرما لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اور بال کترانے والوں پر پھر کہا اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرما لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ بال کترانے والوں پر بھی کہا کہ بال کترانے والوں پر بھی۔

۱۸۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ. أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ لَيْلًا وَهُوَ مُعْتَمِرٌ. فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. ثُمَّ لَا يُؤَخِّرُ الْحِلَاقَ حَتَّى يُصْبِحَ.

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ عمرہ کی حالت میں رات کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے پھر بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے اور سر نہ منڈاتے جب تک صبح نہ ہو جاتی۔

قَالَ وَلٰكِنَّهُ لَا يَعُودُ إِلَى الْبَيْتِ، فَيَطُوفُ بِهِ حَتَّى يَحْلِقَ رَأْسَهُ.

فرمایا اور بیت اللہ کا طواف کرنے کے لیے نہ لوٹے یہاں تک کہ سر منڈا لے۔

قَالَ وَرُبَّمَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَأَوْتَرَ فِيهِ. وَلَا يَقْرَبُ الْبَيْتَ.

فرمایا اور کبھی وہ مسجد میں داخل ہو کر وتر پڑھتے اور بیت اللہ کے قریب نہ جاتے۔

قَالَ مَالِكٌ: التَّفَثُ حِلَاقُ الشَّعْرِ، وَلُبْسُ الثِّيَابِ وَمَا يَتْبَعُ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ التفث سر منڈانے کپڑے پہننے اور اُن کے تابع اُمور کو کہتے ہیں۔

قَالَ يَحْيَى: سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ الْحِلَاقَ بِمِنًى فِي الْحَجِّ. هَلْ لَهُ رُخْصَةٌ فِي أَنْ يَحْلِقَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ ذٰلِكَ وَاسِعٌ. وَالْحِلَاقُ بِمِنًى أَحَبُّ إِلَيَّ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے اُس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو حج میں منیٰ کے اندر سر منڈانا بھول گیا کیا اُس کے لیے اجازت ہے کہ مکہ مکرمہ میں سر منڈائے فرمایا کہ اس میں وسعت ہے لیکن منیٰ میں سر منڈانا اصل ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ عِنْدَنَا أَنَّ أَحَدًا لَا يَحْلِقُ رَأْسَهُ، وَلَا يَأْخُذُ مِنْ شَعَرِهِ حَتَّى يَنْحَرَ هَدْيًا. إِنْ كَانَ مَعَهُ. وَلَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ عَلَيْهِ، حَتَّى يَحِلَّ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ. وَذٰلِكَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ - وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ -.

امام مالک نے فرمایا کہ اس بات میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ کوئی سر نہ منڈائے اور ایک بال بھی نہ کاٹے یہاں تک کہ ہدی نحر کرے اگر اُس کے پاس ہو اور حلال ہو جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اپنے سر نہ منڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنی جگہ پر پہنچ جائے۔

بَابُ ٦١ التَّقْصِيرُ

قصر کا بیان

۱۸۶۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب

marfat.com
Marfat.com

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ مِنْ رَمَضَانَ، وَهُوَ يُرِيدُ الْحَجَّ، لَمْ يَأْخُذْ مِنْ رَأْسِهِ وَلَا مِنْ لِحْيَتِهِ شَيْئًا حَتَّى يَحُجَّ.

قَالَ مَالِكٌ: لَيْسَ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ.

۱۸۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا حَلَقَ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ، أَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهِ وَشَارِبِهِ.

۱۸۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ. فَقَالَ: إِنِّي أَفَضْتُ. وَأَفَضْتُ مَعِي بِأَهْلِي ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى شِعْبٍ. فَذَهَبَتْ لِأَدْنُوَ مِنْ أَهْلِي. فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُقَصِّرْ مِنْ شَعْرِي بَعْدُ. فَأَخَذْتُ مِنْ شَعْرِهَا بِأَسْنَانِي. ثُمَّ وَقَعْتُ بِهَا. فَضَحِكَ الْقَاسِمُ وَقَالَ: مُرْهَا فَلْتَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهَا بِالْجَلَمَيْنِ.

قَالَ مَالِكٌ، أَسْتَحِبُّ فِي مِثْلِ هٰذَا أَنْ يُهْرِقَ دَمًا. وَذٰلِكَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ، مَنْ نَسِيَ مِنْ نُسُكِهِ شَيْئًا فَلْيُهْرِقْ دَمًا.

۱۸۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ بَقِيَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِهِ يُقَالُ لَهُ الْمُجَبِّرُ. قَدْ أَفَاضَ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ. جَهِلَ ذٰلِكَ. فَأَمَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ يَرْجِعَ، فَيَحْلِقَ أَوْ يُقَصِّرَ، ثُمَّ يَرْجِعَ إِلَى الْبَيْتِ فَيُفِيضَ.

۱۹۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ، دَعَا بِالْجَلَمَيْنِ فَقَصَّ شَارِبَهُ. وَأَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْكَبَ. وَقَبْلَ أَنْ يُهِلَّ مُحْرِمًا.

بَابُ التَّلْبِيدِ

۱۹۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ. عَنْ

رمضان کے روزے رکھ لیتے اور حج کرنے کا ارادہ کرتے تو اپنے سر اور داڑھی میں سے ایک بال بھی نہ کاٹتے۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ سب لوگوں پر واجب نہیں ہے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب حج یا عمرہ کے بعد سر منڈاتے تو اپنی داڑھی اور مونچھوں میں سے بال لیتے تھے۔

ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے قاسم بن محمد کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میں نے طواف افاضہ کیا اور میرے ساتھ میری بیوی نے بھی پھر میں ایک گھاٹی کی طرف گیا تاکہ اپنی بیوی سے صحبت کروں اس نے کہا کہ میں نے ابھی اپنے بال نہیں کتروائے میں نے اپنے دانتوں سے اس کے بال کترے اور پھر اس سے صحبت کی قاسم بن محمد ہنس پڑے اور اس سے کہا کہ اپنی بیوی کو قینچی سے بال کترنے کا حکم دو۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس صورت میں مستحب یہ ہے کہ وہ قربانی دے اور اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا ہے کہ جو کسی رکن کو بھول جائے تو وہ قربانی کرے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کو ان کے اہل سے ایک آدمی ملا جس کو مجبر کہا جاتا تھا وہ طواف افاضہ کر چکا تھا لیکن بے خبری میں نہ سر منڈایا نہ بال کتروائے تو حضرت عبداللہ نے اسے حکم دیا کہ واپس لوٹ جائے پھر سر منڈائے یا بال کتروائے پھر بیت اللہ کی طرف لوٹ کر طواف افاضہ کرے۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سالم بن عبداللہ جب احرام باندھنے کا ارادہ کرتے تو سوار ہونے اور لبیک کہنے سے پہلے قینچی منگا کر اپنی مونچھوں کو پست کرتے اور داڑھی کے بال لیتے۔

تلبید کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

marfat.com
Marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ ضَفَرَ رَأْسَهُ فَلْيَحْلِقْ. وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالتَّلْبِيْدِ.

حضرت عمر نے فرمایا جو بال گوندھے اُسے چاہیئے کہ احرام کھولتے وقت سر منڈائے اور تلبید سے مشابہت نہ کی جائے۔

۱۹۲۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : مَنْ عَقَصَ رَأْسَهُ. اَوْ ضَفَرَ اَوْ لَبَّدَ. فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحِلَاقُ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو سر کے بالوں کی لٹ باندھے یا گوندھے یا تلبید کرے تو اُس پر سر منڈانا واجب ہے۔

بَابُ ٦٣ الصَّلٰوةِ فِی الْبَيْتِ وَقَصْرِ الصَّلٰوةِ وَتَعْجِيْلِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

بیت اللہ میں نماز پڑھنا، عرفات میں نماز قصر کرنا اور خطبہ جلدی پڑھنا

۱۹۳۔ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ. هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِیُّ. فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت اُسامہ بن زید، حضرت بلال رباح اور حضرت عثمان بن طلحہ بھی تھے چنانچہ دروازہ بند کر لیا گیا اور آپ اُس میں ٹھہرے۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ، مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ: جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَمِيْنِهِ ، وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَسَارِهِ ، وَثَلَاثَةً اَعْمِدَةٍ وَرَآءَهُ. وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى.

حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ نکلنے پر میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا کیا فرمایا کہ حضور نے ایک ستون کو دائیں جانب دوسرے کو بائیں جانب اور تین پیچھے رکھے پھر نماز پڑھی اور اُن دنوں بیت اللہ کے چھ ستون تھے۔

۱۹۴۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؛ اَنَّهُ قَالَ : كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ اِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ. اَنْ لَا تُخَالِفَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ الْحَجِّ. قَالَ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ. جَاءَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ. حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَاَنَا مَعَهُ فَصَاحَ بِهِ عِنْدَ سُرَادِقِهِ. اَيْنَ هٰذَا ؟ فَخَرَجَ عَلَيْهِ الْحَجَّاجُ. وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ مَالَكَ ؟ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؟ فَقَالَ: الرَّوَاحَ. اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَقَالَ: اَهٰذِهِ السَّاعَةَ ؟ قَالَ، نَعَمْ. قَالَ: فَانْظِرْنِیْ حَتّٰى اُفِيْضَ عَلٰى مَآءٍ، ثُمَّ اَخْرُجَ. فَنَزَلَ عَبْدُ اللّٰهِ. حَتّٰى

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کے لیے لکھا کہ حج کے کسی کام میں عبداللہ بن عمر کی مخالفت نہ کرنا پس سورج ڈھلتے ہی حضرت عبداللہ بن عمر آئے اور میں اُن کے ساتھ تھا تو اُس کے خیمے کے پاس چلائے کہ وہ کہاں ہے پس حجاج کسم میں رنگی ہوئی چادر اوڑھے ہوئے نکلا اور کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن کیا بات ہے فرمایا کہ اگر سنت کی پیروی کا ارادہ ہے تو چلو کہا کیا اسی وقت فرمایا ہاں کہا کہ مجھے اتنی مہلت تو دیجیے کہ اپنے اوپر پانی بہالوں پھر چلوں گا پس حضرت عبداللہ سواری سے اُتر پڑے یہاں تک کہ حجاج باہر نکلا پس وہ والد محترم اور میرے درمیان چل دیا پس میں نے اُس سے کہا کہ آج اگر تم

marfat.com
Marfat.com

خَرَجَ الْحَجَّاجُ. فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي. فَقُلْتُ لَهُ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُصِيبَ السُّنَّةَ الْيَوْمَ. فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الصَّلَاةَ. قَالَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ كَيْمَا يَسْمَعَ ذَلِكَ مِنْهُ. فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ، عَبْدُ اللهِ، قَالَ صَدَقَ سَالِمٌ.

سنت کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو مختصر خطبہ دینا اور نماز جلدی پڑھانا پس وہ حضرت عبداللہ بن عمر کی طرف دیکھنے لگا کہ اس بارے میں اُن سے سُنے جب حضرت عبداللہ نے یہ بات دیکھی تو فرمایا سالم نے ٹھیک کہا ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ بِمِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَالْجُمُعَةِ بِمِنًى وَعَرَفَةَ

ترویہ کے روز منیٰ میں نمازیں اور منیٰ و عرفات میں جمعہ

۱۹۵- حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ بِمِنًى. ثُمَّ يَغْدُو، إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِلَى عَرَفَةَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز منیٰ میں پڑھ کر سورج طلوع ہونے کے بعد عرفات کے لیے روانہ ہو جاتے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَالْأَمْرُ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ عِنْدَنَا، أَنَّ الْإِمَامَ لَا يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ فِي الظُّهْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَّهُ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَّ الصَّلَاةَ يَوْمَ عَرَفَةَ إِنَّمَا هِيَ ظُهْرٌ وَإِنْ وَافَقَتِ الْجُمُعَةَ. فَإِنَّمَا هِيَ ظُهْرٌ وَلَكِنَّهَا قُصِرَتْ مِنْ أَجْلِ السَّفَرِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں کہ عرفہ کے روز امام ظہر کی نماز میں قرات جہری نہ کرے اور وہ عرفہ کے روز لوگوں کو خطبہ دے اور یوم عرفہ کی نماز بھی نماز ظہر ہے اور اُس روز جمعہ کا دن آجائے تب بھی ظہر پڑھی جائے گی لیکن سفر کے باعث یہ قصر ہو گی۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي إِمَامِ الْحَاجِّ إِذَا وَافَقَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ، أَوْ يَوْمَ النَّحْرِ، أَوْ بَعْضَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ: إِنَّهُ لَا يُجَمِّعُ فِي شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ الْأَيَّامِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر عرفہ کے روز یا یوم النحر کو یا ایام تشریق میں جمعہ کا روز آجائے تو اُن دنوں میں جمعہ پڑھا جائے گا۔

بَابُ صَلَاةِ الْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان

۱۹۶- حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر پڑھی۔

۱۹۷- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: دَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات سے لوٹتے وقت جب گھاٹی میں پہنچے تو پیشاب کیا پھر وضو فرمایا لیکن پورا وضو نہ کیا میں عرض گزار ہوا

marfat.com
Marfat.com

مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ فَتَوَضَّأَ فَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ. فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلٰوةَ. يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ "الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ" فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ. ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ. ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيْرَهُ فِي مَنْزِلِهِ. ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا. وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

کہ یارسول اللہ نماز فرمایا کہ نماز تم سے آگے ہے پھر سوار ہو کر جب مزدلفہ جا پہنچے تو اُترے وضو فرمایا اور پوری طرح وضو کیا پھر نماز کی اقامت پڑھی گئی تو نماز مغرب پڑھائی پھر ہر شخص نے اپنے اُونٹ کو اپنے ٹھہرنے کی جگہ پر بٹھا دیا پھر عشاء کی اقامت کہی گئی تو آپ نے یہ پڑھائی اور ان دونوں کے درمیان میں کوئی اور نماز مطلق نہ پڑھی۔

۱۹۸- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْخَطْمِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا.

عبداللہ بن یزید خطمی نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر مزدلفہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں ملا کر پڑھیں۔

۱۹۹- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر مغرب اور عشاء کی نمازوں کو مزدلفہ میں ملا کر پڑھا کرتے تھے۔

باب ٦٦ صَلٰوةُ مِنًى

منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان

۲۰۰- قَالَ مَالِكٌ. فِي أَهْلِ مَكَّةَ. إِنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ بِمِنًى إِذَا حَجُّوْا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ. حَتّٰى يَنْصَرِفُوْا إِلٰى مَكَّةَ.

امام مالک نے اہلِ مکہ کے بارے میں فرمایا کہ جب وہ حج کرتے ہیں تو منیٰ میں دو دو رکعتیں پڑھتے ہیں یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کی جانب لوٹ جائیں۔

۲۰۱- وَحَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلٰوةَ الرُّبَاعِيَةَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ. وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ صَلَّاهَا بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ. وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّاهَا بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ. وَأَنَّ عُثْمَانَ صَلَّاهَا بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ شَطْرَ إِمَارَتِهِ. ثُمَّ أَتَمَّهَا بَعْدُ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار رکعتوں والی نماز کی منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں حضرت ابوبکر صدیق نے بھی دو رکعتیں پڑھیں حضرت عمر فاروق نے بھی دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی آدھی امارت میں دو رکعتیں پڑھیں پھر بعد میں پوری پڑھنے لگے۔

۲۰۲- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: يَا أَهْلَ مَكَّةَ. أَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ. فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ. ثُمَّ صَلّٰى عُمَرُ بْنُ

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مکہ مکرمہ آئے تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں جب فارغ ہوئے تو فرمایا اے اہل مکہ اپنی نمازیں پوری کر لو کیونکہ ہم تو مسافر ہیں پھر حضرت عمر نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں

marfat.com
Marfat.com

الْخَطَّابِ رَكْعَتَيْنِ بِمِنًى. وَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّهُ قَالَ لَهُمْ شَيْئًا.

اور ہم تک یہ بات نہیں پہنچی کہ اُن سے کچھ فرمایا ہو۔

۲۰۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّى لِلنَّاسِ بِمَكَّةَ رَكْعَتَيْنِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ. ثُمَّ صَلّٰى عُمَرُ رَكْعَتَيْنِ بِمِنًى. وَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّهُ قَالَ لَهُمْ شَيْئًا.

اسلم عدوی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ میں لوگوں کو دو نمازیں پڑھائیں جب فارغ ہوئے تو فرمایا اے اہل مکہ اپنی نمازیں پوری کر لو کیونکہ ہم تو مسافر ہیں پھر حضرت عمر نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور یہ بات ہم تک نہیں پہنچی کہ اُن سے کچھ فرمایا ہو۔

سُئِلَ مَالِكٌ: عَنْ اَهْلِ مَكَّةَ كَيْفَ صَلَوْنَهُمْ بِعَرَفَةَ ؟ اَ رَكْعَتَانِ اَمْ اَرْبَعٌ؟ وَكَيْفَ بِاَمِيْرِ الْحَاجِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ ؟ اَيُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِعَرَفَةَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ اَوْ رَكْعَتَيْنِ؟ وَكَيْفَ صَلٰوةُ اَهْلِ مَكَّةَ اِنْ اَقَامُوْا بِمِنًى ؟ فَقَالَ مَالِكٌ: يُصَلِّي اَهْلُ مَكَّةَ بِعَرَفَةَ وَمِنًى، مَا اَقَامُوْا بِهِمَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ يَقْصُرُوْنَ الصَّلٰوةَ. حَتّٰى يَرْجِعُوْا اِلٰى مَكَّةَ. قَالَ: وَاَمِيْرُ الْحَاجِّ اَيْضًا. اِذَا كَانَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ بِعَرَفَةَ، وَاَيَّامَ مِنًى وَاِنْ كَانَ اَحَدٌ سَاكِنًا بِمِنًى، مُقِيْمًا بِهَا، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُتِمُّ الصَّلٰوةَ بِمِنًى. وَاِنْ كَانَ اَحَدٌ سَاكِنًا بِعَرَفَةَ، مُقِيْمًا بِهَا، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُتِمُّ الصَّلٰوةَ بِهَا اَيْضًا.

امام مالک سے پوچھا گیا کہ عرفات میں اہل مکہ کی نماز کیسی ہو یعنی دو رکعتیں پڑھیں یا چار اور امیر الحاج اگر اہل مکہ سے ہو تو عرفات میں ظہر اور عصر کی چار رکعتیں پڑھیں یا دو رکعتیں اور اہل مکہ جب تک وہاں ٹھہریں تو اُن کی نماز کیسی ہو امام مالک نے فرمایا کہ اہل مکہ جب تک عرفات اور منیٰ میں ٹھہریں تو دو دو رکعتیں پڑھیں یعنی قصر نماز یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کی جانب لوٹ جائیں فرمایا اور امیر الحاج بھی اسی طرح جبکہ وہ اہل مکہ سے ہو تو عرفات میں قصر نماز پڑھے اور ایام منیٰ میں بھی اور اگر کوئی منیٰ کا رہنے والا ہے تو وہاں مقیم ہے لہٰذا منیٰ میں پوری نماز پڑھے گا اور اگر کوئی عرفات میں سکونت پذیر ہے تو وہاں مقیم ہے لہٰذا عرفات میں پوری نماز پڑھے گا۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمُقِيْمِ بِمَكَّةَ وَمِنًى

مکہ اور منیٰ میں مقیم کی نماز

۲۰۴۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَدِمَ مَكَّةَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ. فَاَهَلَّ بِالْحَجِّ فَاِنَّهُ يُتِمُّ الصَّلٰوةَ. حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ مَكَّةَ لِمِنًى، فَيَقْصُرَ. وَذٰلِكَ اَنَّهُ قَدْ اَجْمَعَ عَلٰى مُقَامٍ، اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِ لَيَالٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو ذوالحجہ کا چاند دیکھتے ہی مکہ مکرمہ میں آگیا اور حج کا احرام باندھ لیا تو وہ پوری نماز پڑھے گا یہاں تک کہ جب مکہ مکرمہ سے منیٰ کے لیے جائے تو قصر پڑھے گا اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اُس نے چار دن سے زیادہ ایک جگہ پر ٹھہرنے کا ارادہ کر لیا۔

بَابُ تَكْبِيْرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

ایام تشریق کی تکبیروں کا بیان

۲۰۵۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ الْغَدَاةَ مِنْ يَوْمِ

یحییٰ بن سعید کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر گیارھویں ذوالحجہ کو تھوڑا سا سورج بلند ہونے پر نکلے اور تکبیر کہی تو لوگوں نے بھی

marfat.com

Marfat.com

التَّشْرِيقِ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ شَيْئًا فَكَبَّرَ، فَكَبَّرَ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِ. ثُمَّ خَرَجَ الثَّانِيَةَ مِنْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ. فَكَبَّرَ. فَكَبَّرَ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِ. ثُمَّ خَرَجَ الثَّالِثَةَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَكَبَّرَ، فَكَبَّرَ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِ. حَتّٰى يَتَّصِلَ التَّكْبِيرُ وَيَبْلُغَ الْبَيْتَ. فَيُعْلَمَ أَنَّ عُمَرَ قَدْ خَرَجَ يَرْمِي.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا. أَنَّ التَّكْبِيرَ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ دُبُرُ الصَّلَوَاتِ. وَأَوَّلُ ذٰلِكَ تَكْبِيرُ الْإِمَامِ وَالنَّاسُ مَعَهُ. دُبُرَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ. وَآخِرُ ذٰلِكَ تَكْبِيرُ الْإِمَامِ وَالنَّاسُ مَعَهُ. دُبُرَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ. ثُمَّ يَقْطَعُ التَّكْبِيرَ.

قَالَ مَالِكٌ: وَالتَّكْبِيرُ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ. مَنْ كَانَ فِي جَمَاعَةٍ أَوْ وَحْدَهُ بِمِنًى أَوْ بِالْآفَاقِ. كُلُّهَا وَاجِبٌ وَإِنَّمَا يَأْتَمُّ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ بِإِمَامِ الْحَاجِّ وَبِالنَّاسِ بِمِنًى. لِأَنَّهُمْ إِذَا رَجَعُوا وَانْقَضَى الْإِحْرَامُ ائْتَمُّوا بِهِمْ. حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَهُمْ فِي الْحِلِّ. فَأَمَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ حَاجًّا فَإِنَّهُ لَا يَأْتَمُّ بِهِمْ إِلَّا فِي تَكْبِيرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ.

اُن کے ساتھ تکبیر کہی پھر اُسی روز جب سورج خوب بلند ہو گیا تو دوبارہ نکلے اور تکبیر کہی لہٰذا لوگوں نے بھی اُن کے ساتھ تکبیر کہی پھر سورج ڈھلنے کے بعد سہ بارہ نکلے اور تکبیر کہی تو لوگوں نے بھی اُن کے ساتھ تکبیر کہی یہاں تک کہ تکبیروں کی آوازیں مل کر بیت اللہ تک گئیں پس لوگوں نے جان لیا کہ حضرت عمر رمی کرنے نکلے ہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ ایام تشریق میں ہر فرض کے بعد تکبیر کہی جائے پہلے امام تکبیر کہے اور پھر لوگ اُس کے ساتھ کہیں یعنی دسویں ذوالحجہ کی نماز ظہر سے امام اور لوگوں کی تکبیر تیرھویں ذوالحجہ کی نماز فجر تک ہے جو ایام تشریق کا آخری دن ہے پھر تکبیر بند کر دی جائے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ایام تشریق میں تکبیر کا کہنا ہر مرد اور عورت واجب ہے خواہ جماعت سے نماز پڑھیں یا تنہا اور منیٰ میں ہوں یا دنیا میں کسی بھی جگہ لوگ اس بارے میں امام الحاج کی پیروی کریں لوگوں کے ساتھ منیٰ میں کیونکہ جب وہ لوٹیں گے اور مکمل کر کے احرام کھولیں گے تو حلِ ہونے میں سب ایک جیسے ہو جائیں گے جو لوگ حاجی نہیں ہیں وہ پیروی نہیں کریں گے مگر ایام تشریق کے اندر تکبیر کہتے ہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ اَلْاَیَّامُ مَعْدُوْدَاتٍ سے ایام تشریق مراد ہیں۔

بَابُ ٦٩ صَلٰوةُ الْمُعَرَّسِ وَالْمُحَصَّبِ

معرّس اور مُحصّب میں نماز پڑھنا

۲۰۰۶ - حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ. فَصَلّٰى بِهَا.

قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے اندر بطحاء میں اُونٹ بٹھایا اور وہاں نماز پڑھی۔

نافع نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

ف۔ ایام تشریق سے ذوالحجہ کا گیارھواں، بارھواں اور تیرھواں دن مراد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ: لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُجَاوِزَ الْمُعَرَّسَ إِذَا قَفَلَ حَتَّى يُصَلِّيَ فِيهِ. وَإِنْ مَرَّ بِهِ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ، فَلْيُتِمَّ حَتَّى تَحِلَّ الصَّلَاةُ ثُمَّ صَلَّى مَا بَدَا لَهُ لِأَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَّسَ بِهِ. وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَنَاخَ بِهِ.

امام مالک نے فرمایا کسی کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ لوٹتے وقت معرس سے آگے جائے یہاں تک کہ اس میں نماز پڑھ لے اور اگر ایسے وقت گزرے کہ وہ نماز کا وقت نہ ہو تو ٹھہر جانا چاہیے یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو جائے پھر جتنی دل چاہے نماز پڑھے کیونکہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں قیام فرمایا اور حضرت عبداللہ بن عمر نے بھی

۲۰۷- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ. عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُحَصَّبِ. ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ اللَّيْلِ فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ظہر عصر، مغرب اور عشاء کی نماز محصب میں ادا کرتے تھے پھر مکہ مکرمہ میں رات کے وقت داخل ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے۔

بَابُ الْبَيْتُوتَةِ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى

منیٰ کے دنوں میں مکہ مکرمہ کے اندر شب باشی کرنا!

۲۰۸- حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ. عَنْ نَافِعٍ: أَنَّهُ قَالَ: زَعَمُوا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَبْعَثُ رِجَالًا يُدْخِلُونَ النَّاسَ مِنْ وَرَاءِ الْعَقَبَةِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چند لوگوں کو بھیجا کرتے تاکہ وہ لوگوں کو جمرۂ عقبہ کے پیچھے سے منیٰ کی جانب پھیریں۔

۲۰۹- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا يَبِيتَنَّ أَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ وَرَاءِ الْعَقَبَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کوئی حاجی منیٰ کی راتوں کو جمرۂ عقبہ کے پرے نہ گزارے۔

۲۱۰- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ قَالَ فِي الْبَيْتُوتَةِ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى: لَا يَبِيتَنَّ أَحَدٌ إِلَّا بِمِنًى.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے منیٰ کی راتوں کے اندر مکہ مکرمہ میں رہنے کے متعلق فرمایا کوئی رات نہ گزارے مگر منیٰ میں۔

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

کنکریاں مارنے کا بیان

۲۱۱- حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وُقُوفًا طَوِيلًا. حَتَّى يَمَلَّ الْقَائِمُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمرۂ اولیٰ اور جمرۂ وسطیٰ کے پاس اتنی دیر ٹھہرتے کہ پاس کھڑا ہونے والا تھک جاتا تھا۔

۲۱۲- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وُقُوفًا طَوِيلًا. يُكَبِّرُ اللَّهَ، وَيُسَبِّحُهُ وَيَحْمَدُهُ، وَيَدْعُو اللَّهَ. وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جمرۂ اولیٰ اور جمرۂ وسطیٰ کے پاس بہت دیر تک ٹھہرتے اللہ تعالیٰ کی بڑائی پاکی اور حمد بیان کرتے دعا کرتے اور جمرۂ عقبہ کے پاس نہ ٹھہرتے۔

marfat.com
Marfat.com

۲۱۳- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكَبِّرُ عِنْدَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ، كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ.

نافع سے روایت کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب جمرۂ پر کنکریاں مارتے تو ہر دفعہ کنکریاں مارتے وقت تکبیر کہتے۔

۲۱۴- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُ: الْحَصَى الَّتِي يُرْمَى بِهَا الْجِمَارُ مِثْلُ حَصَى الْخَذْفِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَأَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ قَلِيلًا أَعْجَبُ إِلَيَّ.

امام مالک نے بعض اہل علم کو یہ فرماتے سنا کہ کنکریاں کم از کم اتنی بڑی تو ہوں کہ دو انگلیوں سے پکڑ کر ماری جا سکیں۔

امام مالک نے کہا اگر ان سے ذرا بڑی ہوں تو مجھے زیادہ پسند ہیں۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ مِنْ أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَهُوَ بِمِنًى، فَلَا يَنْفِرَنَّ، حَتَّى يَرْمِيَ الْجِمَارَ مِنَ الْغَدِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے تھے کہ جسے بارھویں تاریخ کا سورج منیٰ میں غروب ہو جائے تو مکہ مکرمہ کو نہ لوٹے یہاں تک کہ تیرھویں تاریخ کو رمی کرے۔

۲۱۵- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا، إِذَا رَمَوُا الْجِمَارَ، مَشَوْا ذَاهِبِينَ وَرَاجِعِينَ. وَأَوَّلُ مَنْ رَكِبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ رمی کے لیے لوگ پیدل ہی جاتے اور آتے تھے اور اس کے لیے جو سب سے پہلے سوار ہوئے وہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان تھے۔

۲۱۶- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ. أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ: مِنْ أَيْنَ كَانَ الْقَاسِمُ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ؟ فَقَالَ: مِنْ حَيْثُ تَيَسَّرَ.

امام مالک نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے پوچھا کہ حضرت قاسم کہاں سے جمرۂ عقبہ کی رمی شروع کرتے تھے فرمایا کہ جہاں سے میسر آجاتی۔

قَالَ يَحْيَى: سُئِلَ مَالِكٌ، هَلْ يُرْمَى عَنِ الصَّبِيِّ وَالْمَرِيضِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. وَيَتَحَرَّى الْمَرِيضُ حِينَ يُرْمَى عَنْهُ فَيُكَبِّرُ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ وَيُهْرِيقُ دَمًا. فَإِنْ صَحَّ الْمَرِيضُ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ رَمَى الَّذِي رُمِيَ عَنْهُ وَأَهْدَى وُجُوبًا.

امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا بچے اور بیمار کی طرف سے رمی کی جا سکتی ہے فرمایا ہاں اور جب مریض کی جانب سے رمی کی جائے تو وہ اندازے سے اس وقت تکبیر کہے اپنی قیام گاہ پر ہی اور قربانی دے اگر بیمار ایام تشریق کے اندر تندرست ہو جائے تو وہ خود رمی کرے اور ہدی دے جو اس پر

قَالَ مَالِكٌ: لَا أَرَى عَلَى الَّذِي يَرْمِي الْجِمَارَ، أَوْ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَهُوَ غَيْرُ مُتَوَضِّئٍ، إِعَادَةً وَلَكِنْ لَا يَتَعَمَّدُ ذَلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو بغیر وضو کے کنکریاں مارے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے تو اس پر اعادہ نہیں ہے لیکن جان بوجھ کر ایسا نہ کرے۔

۲۱۷- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: لَا تُرْمَى الْجِمَارُ فِي الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ تینوں دنوں میں زوال آفتاب کے بعد رمی کرنی چاہئے۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ

رمی جمار میں رخصت کا بیان

۲۱۸ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ أَبَا الْبَدَّاحِ بْنَ عَاصِمِ ابْنِ عَدِيٍّ، أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ. خَارِجِينَ عَنْ مِنًى. يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ. ثُمَّ يَرْمُونَ الْغَدَ. وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ لِيَوْمَيْنِ. ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفْرِ.

عاصم بن عدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹ والوں کو منیٰ سے باہر راتیں گزرنے کی اجازت رحمت فرمائی کہ یوم النحر کو رمی کریں پھر گیارہ ذوالحجہ کو پھر بارہ ذوالحجہ کو اور پھر چوتھے دن بھی رمی کریں۔

۲۱۹ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَذْكُرُ؛ أَنَّهُ أُرْخِصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا بِاللَّيْلِ. يَقُولُ فِي الزَّمَانِ الْأَوَّلِ.

یحییٰ بن سعید نے عطاء بن ابی رباح کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ اونٹ چرانے والوں کو رات کے وقت رمی کرنے کی اجازت دی گئی کہتے ہیں کہ پہلے زمانے (عہد رسالت) میں

قَالَ مَالِكٌ: تَفْسِيرُ الْحَدِيثِ الَّذِي أُرْخِصَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي تَأْخِيرِ رَمْيِ الْجِمَارِ، فِيمَا نُرَى وَاللهُ أَعْلَمُ، أَنَّهُمْ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ. فَإِذَا مَضَى الْيَوْمُ الَّذِي يَلِي يَوْمَ النَّحْرِ رَمَوْا مِنَ الْغَدِ. وَذَلِكَ يَوْمُ النَّفْرِ الْأَوَّلِ. فَيَرْمُونَ لِلْيَوْمِ الَّذِي مَضَى ثُمَّ يَرْمُونَ لِيَوْمِهِمْ ذَلِكَ. لِأَنَّهُ لَا يَقْضِي أَحَدٌ شَيْئًا حَتَّى يَجِبَ عَلَيْهِ. فَإِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ وَمَضَى كَانَ الْقَضَاءُ بَعْدَ ذَلِكَ. فَإِنْ بَدَا لَهُمُ النَّفْرُ فَقَدْ فَرَغُوا. وَإِنْ أَقَامُوا إِلَى الْغَدِ. رَمَوْا مَعَ النَّاسِ يَوْمَ النَّفْرِ الْآخِرِ، وَنَفَرُوا.

امام مالک نے حدیث کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹ چرانے والوں کو تاخیر سے رمی کرنے کی اجازت دی تھی اس کے متعلق ہمارا خیال یہ ہے آگے اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ یوم النحر کو رمی کرتے ہونگے پھر جب گیارھویں تاریخ گزر جاتی تو اگلے روز رمی کرتے جو لوٹنے کا پہلا دن ہے تو اس روز گزشتہ روز کی رمی کرتے اور پھر بارھویں تاریخ کی رمی کرتے کیونکہ جب تک کوئی چیز واجب نہ ہو اس کی قضا لازم نہیں آتی جو واجب ہو اور وقت پر ادا نہ کی جائے تو قضا لازم آتی ہے پس اگر بارھویں تاریخ کو جانا چاہیں تو فارغ ہو جاتے ہیں اور اگر اگلے روز ٹھہریں تو لوگوں کے ساتھ رمی کریں گے جو رخصت ہونے کا آخری دن ہے اور رخصت ہو جاتے ہیں۔

۲۲۰ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ ابْنَةً لِصَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ. نُفِسَتْ بِالْمُزْدَلِفَةِ. فَتَخَلَّفَتْ هِيَ وَصَفِيَّةُ حَتَّى أَتَتَا مِنًى بَعْدَ أَنْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ. فَأَمَرَهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنْ تَرْمِيَا الْجَمْرَةَ. حِينَ أَتَتَا وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِمَا شَيْئًا.

نافع سے روایت ہے کہ صفیہ بنت ابو عبید کی بھتیجی کو مزدلفہ میں حیض آگیا تو وہ اور صفیہ پیچھے رہ گئیں یہاں تک کہ یوم النحر کو سورج غروب ہو جانے کے بعد منیٰ میں آئیں تو حضرت عبداللہ بن عمر نے ان دونوں کو حکم دیا جبکہ وہ آگئیں کہ کنکریاں ماریں اور ان پر کوئی چیز لازم نہ آئی۔

قَالَ يَحْيَى: سُئِلَ مَالِكٌ عَمَّنْ نَسِيَ رَمْيَةً مِنَ الْجِمَارِ فِي بَعْضِ أَيَّامِ مِنًى حَتَّى يُمْسِيَ؛ قَالَ: لِيَرْمِ أَيَّ

امام مالک سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی منیٰ کے دنوں میں سے کسی روز کنکریاں مارنا بھول جائے یہاں تک کہ شام ہو جائے فرمایا کہ رات یا دن

marfat.com
Marfat.com

سَاعَةٍ ذَكَرَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ كَمَا يُصَلِّي الصَّلٰوةَ إِذَا نَسِيَهَا ثُمَّ ذَكَرَهَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا. فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَمَا صَدَرَ وَهُوَ بِمَكَّةَ، أَوْ بَعْدَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، فَعَلَيْهِ الْهَدْيُ.

میں جب بھی یاد آئے تو کنکریاں مارے جیسے کہ بھولنے پر نماز پڑھی جاتی ہے جب بھی رات یا دن میں یاد آئے ہاں اگر مکہ مکرمہ میں جانے یا وہاں سے نکلنے کے بعد یاد آئے تو اُس پر ہدی لازم ہے۔

بَابُ الْإِفَاضَةِ

طوافِ زیارت کا بیان

۲۲۱ - حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ النَّاسَ بِعَرَفَةَ، وَعَلَّمَهُمْ أَمْرَ الْحَجِّ. وَقَالَ لَهُمْ فِيمَا قَالَ: إِذَا جِئْتُمْ مِنًى، فَمَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ، فَقَدْ حَلَّ لَهُ مَا حَرُمَ عَلَى الْحَاجِّ إِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيبَ. لَا يَمَسُّ أَحَدٌ نِسَاءً وَلَا طِيبًا، حَتّٰى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے عرفات میں لوگوں کو خطبہ دیا اور انہیں حج کے احکام بتائے اور یہ بتاتے ہوئے اُن سے فرمایا کہ جب تم منیٰ میں آیا کرو تو جو تم میں سے کنکریاں مار چکا ہے تو اُس کے لیے وہ چیزیں حلال ہو گئیں جو حاجیوں پر حرام تھیں مگر عورتیں اور خوشبو لہٰذا کوئی عورتوں کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ خوشبو استعمال کرے جب تک بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

۲۲۲ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ، ثُمَّ حَلَقَ أَوْ قَصَّرَ، وَنَحَرَ هَدْيًا، إِنْ كَانَ مَعَهُ، فَقَدْ حَلَّ لَهُ مَا حَرُمَ عَلَيْهِ إِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيبَ، حَتّٰى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ جس نے کنکریاں ماریں پھر سر منڈایا یا بال کٹائے اور اگر ہدی اُس کے پاس تھی تو نحر کر لی تو جو اُس پر حرام تھا وہ حلال ہو گیا ماسوائے عورتوں اور خوشبو کے یہاں تک کہ بیت اللہ کا طواف کر لے۔

بَابُ دُخُولِ الْحَائِضِ مَكَّةَ

حائضہ کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا بیان

۲۲۳ - حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ. فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا". قَالَتْ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ. فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: "انْقُضِي رَأْسَكِ، وَامْتَشِطِي، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ". قَالَتْ فَفَعَلْتُ. فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ، أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس قربانی ہو وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام باندھ لے اور اُس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک دونوں سے حلال نہ ہو جائے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ کے اندر حیض کی حالت میں پہنچی تو میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی پس میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گوش گزار کی تو فرمایا کہ اپنے سر کے بال کھول دو کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو عمرہ کو چھوڑ دو وہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا جب میں حج سے فارغ ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

marfat.com
Marfat.com

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ ، اِلَى التَّنْعِیْمِ، فَاعْتَمَرَتْ فَقَالَ "هٰذَا مَكَانُ عُمْرَتِكِ" فَطَافَ الَّذِیْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَیْتِ ، وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، ثُمَّ حَلُّوْا مِنْهَا ، ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ ، وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَانُوْا اَهَلُّوْا بِالْحَجِّ ، اَوْ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا ۔

وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، بِمِثْلِ ذٰلِكَ ۔

۲۲۴ - حَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ اَبِیْهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ ، فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَیْتِ ، وَلَا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اِفْعَلِیْ مَا یَفْعَلُ الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ وَلَا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى تَطْهُرِیْ" ۔

قَالَ مَالِكٌ ، فِی الْمَرْاَةِ الَّتِیْ تُهِلُّ بِالْعُمْرَةِ ، ثُمَّ تَدْخُلُ مَكَّةَ مُوَافِیَةً لِلْحَجِّ وَهِیَ حَائِضٌ ، لَا تَسْتَطِیْعُ الطَّوَافَ بِالْبَیْتِ : اِنَّهَا اِذَا خَشِیَتِ الْفَوَاتَ ، اَهَلَّتْ بِالْحَجِّ وَاَهْدَتْ ، وَكَانَتْ مِثْلَ مَنْ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَاَجْزَاَ عَنْهَا طَوَافٌ وَاحِدٌ ۔ وَالْمَرْاَةُ الْحَائِضُ اِذَا كَانَتْ قَدْ طَافَتْ بِالْبَیْتِ ، وَصَلَّتْ ، فَاِنَّهَا تَسْعٰى بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، وَتَقِفُ بِعَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ ، وَتَرْمِی الْجِمَارَ ، غَیْرَ اَنَّهَا لَا تَفِیْضُ ، حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَیْضَتِهَا ۔

بَابُ اِفَاضَةِ الْحَائِضِ

۲۲۵ - حَدَّثَنِیْ یَحْیٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ اَبِیْهِ ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ اَنَّ صَفِیَّةَ بِنْتَ حُیَیٍّ حَاضَتْ ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اَحَابِسَتُنَا هِیَ ؟" فَقِیْلَ : اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ ، فَقَالَ "فَلَا اِذًا"

مجھے حضرت عبدالرحمٰن نے ابوبکر کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیج دیا تو میں نے عمرہ کیا فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے پس جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر کے حلال ہو گئے پھر انہوں نے منیٰ سے لوٹنے کے بعد اپنے حج کا دوسرا طواف کیا اور جنہوں نے حج کا احرام باندھا تھا یا حج و عمرہ کو جمع کیا تھا تو انہوں نے ایک ہی طواف کیا ۔

امام مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی طرح روایت کی ہے ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب میں مکہ مکرمہ میں پہنچی تو حائضہ تھی تو نہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات عرض کی تو فرمایا کہ جو حاجی کرتے ہیں تم بھی کرو رہو ماسوائے بیت اللہ کے طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کے یہاں تک کہ تم پاک ہو جاؤ ۔

امام مالک نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو عمرہ کا احرام باندھے پھر حج کے دنوں میں مکہ کرمہ کے اندر داخل ہو اور حائضہ ہو بیت اللہ کا طواف نہ کر سکے اگر فوت ہونے کا خدشہ ہو تو حج کا احرام باندھ کر ہدی دے اور یہ اس کی طرح ہے جس نے حج کے ساتھ عمرہ کو قران کیا ہو اور اس کے لیے ایک طواف کافی ہے حائضہ عورت بیت اللہ کا طواف اس وقت کرے گی جب نماز پڑھے گی یہ صفا و مروہ کے درمیان دوڑ سکتی ہے عرفات و مزدلفہ میں ٹھہر سکتی ہے کنکریاں مار سکتی ہے لیکن جب تک پاک نہ ہو جائے طواف زیارت نہیں کر سکتی ۔

حائضہ کے طواف زیارت کا بیان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین صفیہ بنت حیی کو حیض آ گیا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کیا یہ ہمیں روک دیں گی عرض کی گئی کہ وہ طواف زیارت کر چکی ہیں فرمایا کہ پھر تو کوئی بات نہیں ۔

marfat.com
Marfat.com

۲۲۶ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا. اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ" قُلْنَ: بَلٰى. قَالَ "فَاخْرُجْنَ".

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ یا رسول اللہ صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید وہ ہمیں روک دیں گی کیا انہوں نے تمہارے ساتھ بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا ہم عرض گزار ہوئیں کہ کیوں نہیں فرمایا پھر تو چلو۔

۲۲۷ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؛ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كَانَتْ اِذَا حَجَّتْ وَمَعَهَا نِسَاءٌ تَخَافُ اَنْ يَحِضْنَ، قَدَّمَتْهُنَّ يَوْمَ النَّحْرِ فَاَفَضْنَ. فَاِنْ حِضْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمْ تَنْتَظِرْهُنَّ فَتَنْفِرُ بِهِنَّ، وَهُنَّ حُيَّضٌ اِذَا كُنَّ قَدْ اَفَضْنَ.

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب عورتوں کے ساتھ حج کرتیں اور حیض آنے کا خدشہ محسوس ہوتا تو طوافِ زیارت کے لیے انہیں یوم النحر کو روانہ کر دیتیں اگر اس کے بعد انہیں حیض آجاتا تو ٹھہرنا نہ پڑتا بلکہ روانہ ہو جاتیں جبکہ انہوں نے طوافِ افاضہ کر لیا ہوتا۔

۲۲۸ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ. عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ. فَقِيْلَ لَهُ، قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَعَلَّهَا حَابِسَتُنَا، فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. اِنَّهَا قَدْ طَافَتْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَلَا. اِذًا".

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ بنت حیی کا ذکر فرمایا تو عرض کی گئی کہ انہیں حیض آرہا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید وہ ہمیں روک دیں گی عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ وہ طواف کر چکی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تو کوئی بات نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ : قَالَ هِشَامٌ، قَالَ عُرْوَةُ، قَالَتْ عَائِشَةُ وَنَحْنُ نَذْكُرُ ذٰلِكَ. فَلِمَ يُقَدِّمُ النَّاسُ نِسَاءَهُمْ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَا يَنْفَعُهُنَّ. وَلَوْ كَانَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ، لَاَصْبَحَ بِمِنًى اَكْثَرُ مِنْ سِتَّةِ آلَافِ امْرَاَةٍ حَائِضٍ، كُلُّهُنَّ قَدْ اَفَاضَتْ.

امام مالک، ہشام، عروہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہم اس بات کا ذکر کیا کرتے کہ لوگ اپنی عورتوں کو پہلے کیوں بھیج دیتے ہیں جبکہ یہ بات انہیں کوئی فائدہ نہیں دیتی اگر بات یہی ہوتی جو لوگ کہتے ہیں تو منیٰ میں چھ ہزار سے زیادہ عورتیں طواف زیارت کے انتظار میں پڑی ہوتیں۔

۲۲۹ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ ؛ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ : اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ بِنْتَ مِلْحَانَ اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَاضَتْ، اَوْ وَلَدَتْ، بَعْدَمَا اَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ، فَاَذِنَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَتْ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلیم بنت ملحان نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا جبکہ یوم النحر کو طواف زیارت کرنے کے بعد انہیں حیض آگیا تھا یا بچہ جنا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی اور وہ چلی آئیں۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ : وَالْمَرْاَةُ تَحِيْضُ بِمِنًى تُقِيْمُ حَتّٰى تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ لَابُدَّ لَهَا مِنْ ذٰلِكَ. وَاِنْ كَانَتْ قَدْ اَفَاضَتْ ، فَحَاضَتْ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ، فَلْتَنْصَرِفْ اِلٰى بَلَدِهَا فَاِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنَا فِيْ ذٰلِكَ رُخْصَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَائِضِ .

قَالَ وَاِنْ حَاضَتِ الْمَرْاَةُ بِمِنًى ، قَبْلَ اَنْ تُفِيْضَ فَاِنَّ كَرَبَهَا . يُحْبَسُ عَلَيْهَا ، اَكْثَرَ مِمَّا يَحْبِسُ النِّسَاءَ الدَّمُ

امام مالک نے فرمایا کہ جس عورت کو منیٰ میں حیض آجائے تو وہ بیت اللہ کا طواف کرنے ٹھہری رہے کیونکہ اس کے بغیر اس کے لیے چارہ کار نہیں اور اگر اسے طواف افاضہ کرنے کے بعد حیض آیا ہے تو اسے اپنے شہر کی طرف لوٹ آنا چاہیے کیونکہ حائضہ کے لیے اجازت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہم تک پہنچی ہے ۔

فرمایا کہ اگر عورت کو طواف افاضہ سے پہلے حیض آیا اور پھر بند نہ ہوا تو اس سے زیادہ دن نہ لگائیں جتنے دن عورتوں کو خون آتا ہے ۔

باب ۷۶ فِدْيَةُ مَا اُصِيْبَ مِنَ الطَّيْرِ وَالْوَحْشِ

پرندیا چرند شکار کرنے کا طریقہ

۲۳۰ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰى فِي الضَّبُعِ بِكَبْشٍ وَفِي الْغَزَالِ بِعَنْزٍ. وَفِي الْاَرْنَبِ بِعَنَاقٍ وَفِي الْيَرْبُوْعِ بِجَفْرَةٍ .

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بجو مارنے کے بدلے مینڈھا ہرن کے بدلے بکری کا خرگوش کے بدلے بکری کے ایک سالہ بچے کا اور جنگلی چوہے کے بدلے بکری کے چار ماہ

۲۳۱ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قُرَيْبٍ . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ : اِنِّيْ اَجْرَيْتُ اَنَا وَصَاحِبٌ لِيْ فَرَسَيْنِ نَسْتَبِقُ اِلٰى ثُغْرَةٍ ثَنِيَّةٍ . فَاَصَبْنَا ظَبْيًا وَنَحْنُ مُحْرِمَانِ. فَمَاذَا تَرٰى ؟ فَقَالَ عُمَرُ ، لِرَجُلٍ اِلٰى جَنْبِهٖ : تَعَالَ حَتّٰى اَحْكُمَ اَنَا وَاَنْتَ . قَالَ فَحَكَمَا عَلَيْهِ بِعَنْزٍ. فَوَلّٰى الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ : هٰذَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَحْكُمَ فِيْ ظَبْيٍ ، حَتّٰى دَعَا رَجُلًا يَحْكُمُ مَعَهٗ. فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ الرَّجُلِ ، فَدَعَاهُ فَسَاَلَهٗ . هَلْ تَقْرَاُ سُوْرَةَ الْمَائِدَةِ ؟ قَالَ : لَا قَالَ . فَهَلْ تَعْرِفُ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِيْ حَكَمَ مَعِيْ ؟ فَقَالَ . لَا . فَقَالَ : لَوْ اَخْبَرْتَنِيْ اَنَّكَ تَقْرَاُ سُوْرَةَ الْمَائِدَةِ لَاَوْجَعْتُكَ ضَرْبًا. ثُمَّ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ . وَهٰذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ .

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں اور میرے ایک ساتھی نے تنگ گھاٹی میں گھوڑے ڈالے تو ہم نے احرام کی حالت میں ایک ہرن مار گرایا آپ کا خیال کیا ہے حضرت عمر نے ایک آدمی سے فرمایا جو ان کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آؤ تاکہ میں اور آپ حکم کریں راوی کا بیان ہے کہ دونوں نے ایک بکری کا حکم کیا وہ آدمی واپس جاتے ہوئے کہہ رہا تھا یہ امیر المومنین ہیں جو ایک ہرن کا فیصلہ بھی نہیں کر سکتے یہاں تک کہ ایک اور آدمی کو بلا کر فیصلہ کیا حضرت عمر نے اس کی بات سن کر اسے بلایا اور فرمایا کیا تم سورہ المائدہ پڑھتے ہو کہا کہ نہیں فرمایا کیا تم اس شخص کو جانتے ہو جس نے میرے ساتھ فیصلہ کیا کہا کہ نہیں فرمایا کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ تم نے سورۃ المائدہ پڑھی ہے تو میں تمہاری پٹائی کرتا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے تم میں سے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں اور یہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ۔

۲۳۲ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ . عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَقُوْلُ : فِي الْبَقَرَةِ مِنَ الْوَحْشِ بَقَرَةٌ . وَ

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد فرمایا کرتے نیل گائے کے بدلے میں ایک گائے اور ہرن کے بدلے

marfat.com
Marfat.com

فِي النَّعَامَةِ مِنَ الظِّبَاءِ شَاةٌ.

۲۳۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: فِي حَمَامِ مَكَّةَ إِذَا قُتِلَ، شَاةٌ.

وَقَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، يُحْرِمُ بِالْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ. وَفِي بَيْتِهِ فِرَاخٌ مِنْ حَمَامِ مَكَّةَ فَيُغْلَقُ عَلَيْهَا فَتَمُوتُ. فَقَالَ: أَرَى بِأَنْ يَفْدِيَ ذَلِكَ، عَنْ كُلِّ فَرْخٍ بِشَاةٍ.

۲۳۴۔ قَالَ مَالِكٌ: لَمْ أَزَلْ أَسْمَعُ أَنَّ فِي النَّعَامَةِ، إِذَا قَتَلَهَا الْمُحْرِمُ، بَدَنَةً.

قَالَ مَالِكٌ، أَرَى أَنَّ فِي بَيْضَةِ النَّعَامَةِ عُشْرَ ثَمَنِ الْبَدَنَةِ. كَمَا يَكُونُ، فِي جَنِينِ الْحُرَّةِ، غُرَّةٌ، عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ. وَقِيمَةُ الْغُرَّةِ خَمْسُونَ دِينَارًا، وَذَلِكَ عُشْرُ دِيَةِ أُمِّهِ. وَكُلُّ شَيْءٍ مِنَ النُّسُورِ أَوِ الْعِقْبَانِ أَوِ الْبُرَاةِ أَوِ الرَّخَمِ، فَإِنَّهُ صَيْدٌ يُودَى كَمَا يُودَى الصَّيْدُ إِذَا قَتَلَهُ الْمُحْرِمُ. وَكُلُّ شَيْءٍ فَدَاءٌ، فَفِي صِغَارِهِ مِثْلُ مَا يَكُونُ فِي كِبَارِهِ. وَإِنَّمَا مِثْلُ ذَلِكَ، مِثْلُ دِيَةِ الْحُرِّ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ. فَهُمَا، بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ سَوَاءٌ

میں ایک بکری لازم آتی ہے۔

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے مکہ مکرمہ کا کبوتر قتل کرنے پر ایک بکری لازم آتی ہے۔

امام مالک نے اُس اہل مکہ کے بارے میں فرمایا جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا ہوا ہو اور اُس کے گھر میں مکہ مکرمہ کے کبوتروں کے بچے ہوں تو وہ گھونسلے کا دروازہ بند کر دے فرمایا کہ وہ ہر بچے کے بدلے میں ایک بکری فدیہ دے۔

امام مالک نے فرمایا کہ میں یہی سنتا آرہا ہوں کہ محرم اگر شترمرغ کو قتل کرے تو ایک اونٹ دینا ہوگا۔

امام مالک نے فرمایا کہ شترمرغ کے انڈے میں اونٹ کا دسواں حصہ لازم آتا ہے جیسے آزاد عورت کے پیٹ کے بچے کا تاوان ایک غلام یا لونڈی ہے اور تاوان کی قیمت پچاس دینار ہے اور یہ دیت کا دسواں حصہ ہے اور ہر گدھ باز اور رخم کا فدیہ ہے ان کا اُسی طرح فدیہ دیا جائے گا جیسے شکار کا جبکہ محرم انہیں قتل کرے اور فدیہ ہر چھوٹے کا بھی اُسی طرح ہے جیسے بڑے کا اور یہ آزاد آدمی کی دیت کے مانند ہے کہ اس میں چھوٹا اور بڑا ایک ہی خانے میں شمار ہوتا ہے۔

بَابُ فِدْيَةِ مَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنَ الْجَرَادِ وَهُوَ مُحْرِمٌ

حالتِ احرام میں ٹڈی مارنے کا فدیہ

۲۳۵۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. إِنِّي أَصَبْتُ جَرَادَاتٍ بِسَوْطِي وَأَنَا مُحْرِمٌ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَطْعِمْ قَبْضَةً مِنْ طَعَامٍ

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر کی خدمت میں آکر عرض گزار ہوا، اے امیر المؤمنین! میں نے حالتِ احرام میں اپنے کوڑے سے چند ٹڈیوں کو مار دیا؛ حضرت عمر نے فرمایا کہ کسی کو ایک مٹھی بھر کھانا کھلا دو۔

۲۳۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَسَأَلَهُ عَنْ جَرَادَاتٍ قَتَلَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ عُمَرُ لِكَعْبٍ: تَعَالَ حَتَّى نَحْكُمَ. فَقَالَ كَعْبٌ: دِرْهَمٌ. فَقَالَ عُمَرُ لِكَعْبٍ،

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر ٹڈیوں کے بارے میں پوچھا جنہیں اُس نے حالتِ احرام میں مار دیا تھا۔ حضرت کعب سے فرمایا کہ آئیے تاکہ ہم حکم کریں۔ حضرت کعب نے کہا درہم ہوں۔ حضرت عمر نے حضرت کعب سے فرمایا کہ آپ درہم ڈھونڈتے

marfat.com
Marfat.com

اِنَّكَ لَتَجِدُ الدَّرَاهِمَ. لَتَمْرَةٌ خَيْرٌ مِنْ جَرَادَةٍ.

ہیں اور میرے نزدیک ایک ٹڈی سے ایک کھجور بہتر ہے۔

بَابُ فِدْيَةِ مَنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَنْحَرَ

قربانی سے پہلے سر منڈانے کا فدیہ

۲۳۷۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَالِكٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ؛ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا. فَآذَاهُ الْقَمْلُ فِيْ رَاْسِهٖ، فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَحْلِقَ رَاْسَهٗ. وَ قَالَ "صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ. اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدَّيْنِ. اَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ. اَيَّ ذٰلِكَ فَعَلْتَ اَجْزَاَ عَنْكَ"

حضرت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ وہ حالتِ احرام میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ان کے سر میں جوئیں پڑ گئیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سر منڈانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تین روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو، ہر آدمی کو دو دو مد کھانا یا ایک بکری کی قربانی ان میں سے جو کام بھی کر لو گے تمہارے لیے کافی ہو گا۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ اَبِي الْحَجَّاجِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ "لَعَلَّكَ آذَاكَ هَوَامُّكَ" فَقُلْتُ: نَعَمْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "احْلِقْ رَاْسَكَ، وَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ، اَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ"

ابنِ ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ شاید جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا سر منڈا لو اور تین روزے رکھ لینا یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یا ایک بکری کی قربانی دینا۔

۲۳۹۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُرَاسَانِيِّ؛ اَنَّهٗ قَالَ: حَدَّثَنِيْ شَيْخٌ بِسُوْقِ الْبُرْمِ بِالْكُوْفَةِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ؛ اَنَّهٗ قَالَ: جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَنْفُخُ تَحْتَ قِدْرٍ لِاَصْحَابِيْ وَقَدِ امْتَلَاَ رَاْسِيْ وَلِحْيَتِيْ قَمْلًا. فَاَخَذَ بِجَبْهَتِيْ، ثُمَّ قَالَ "احْلِقْ هٰذَا الشَّعَرَ وَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ" وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ اَنَّهٗ لَيْسَ عِنْدِيْ مَا اَنْسُكُ بِهٖ.

عطاء بن عبداللہ خراسانی کا بیان ہے کہ مجھے ایک بزرگ نے بازارِ کوفہ میں بتایا کہ اُن سے حضرت کعب بن عجرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں اپنے ساتھیوں کی ہانڈی کے نیچے پھونکیں مار رہا تھا اور میرے سر اور داڑھی میں جوئیں بھری ہوئی تھیں۔ حضور نے میری پیشانی پکڑ کر فرمایا کہ یہ بال منڈا دو اور تین روزے رکھ لینا یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخوبی جانتے تھے کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے جس کی میں قربانی دوں۔

قَالَ مَالِكٌ، فِيْ فِدْيَةِ الْاَذٰى: اِنَّ الْاَمْرَ فِيْهِ عِنْدَنَا اَنَّهٗ لَا يُفْتَدٰى حَتّٰى يَفْعَلَ مَا يُوْجِبُ عَلَيْهِ الْفِدْيَةَ وَاِنَّ الْكَفَّارَةَ اِنَّمَا تَكُوْنُ بَعْدَ وُجُوْبِهَا عَلٰى صَاحِبِهَا وَ

امام مالک نے تکلیف کے فدیہ کے بارے میں فرمایا کہ اس کے بارے میں یہ حکم ہے کہ کوئی اُس وقت تک فدیہ نہ دے جب تک اُس کا کوکر نہ لے جس کا فدیہ لازم آئے گا اور کفارہ کسی پر واجب کے بعد

marfat.com
Marfat.com

آتاہے اور فدیہ کو جہاں چاہے ادا کرے یعنی قربانی، روزے اور صدقہ چاہے مکہ مکرمہ میں دے یا کسی دوسرے شہر میں۔

اَنَّهٗ يَضَعُ فِدْيَتَهٗ حَيْثُ مَا شَاءَ. النُّسُكَ اَوِ الصِّيَامَ، اَوِ الصَّدَقَةَ بِمَكَّةَ اَوْ بِغَيْرِهَا مِنَ الْبِلَادِ.

قَالَ مَالِكٌ: لَا يَصْلُحُ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَنْتِفَ مِنْ شَعَرِهٖ شَيْئًا، وَلَا يَحْلِقَهٗ، وَلَا يُقَصِّرَهٗ، حَتّٰى يَحِلَّ. اِلَّا اَنْ يُصِيْبَهٗ اَذًى فِيْ رَاْسِهٖ. فَعَلَيْهِ فِدْيَةٌ. كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى. وَلَا يَصْلُحُ لَهٗ اَنْ يَقْلِمَ اَظْفَارَهٗ. وَلَا يَقْتُلُ قَمْلَةً وَلَا يَطْرَحُهَا مِنْ رَاْسِهٖ اِلَى الْاَرْضِ. وَلَا مِنْ جِلْدِهٖ وَلَا مِنْ ثَوْبِهٖ فَاِنْ طَرَحَهَا الْمُحْرِمُ مِنْ جِلْدِهٖ اَوْ مِنْ ثَوْبِهٖ، فَلْيُطْعِمْ حَفْنَةً مِنْ طَعَامٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ محرم کے لیے یہ درست نہیں ہے کہ احرام کھولنے سے پہلے کوئی بال نوچے، منڈائے یا چھوٹے کرائے مگر یہ کہ اس کے سر میں تکلیف ہو تو اس کا اس پر فدیہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور نہ اس کے لیے یہ درست ہے کہ اپنے ناخن کاٹے اور نہ جوں مارے اور نہ اسے سر سے نکال کر زمین پر ڈالے، نہ اپنے جسم سے اور نہ اپنے کپڑے سے۔ اگر محرم اپنے جسم یا کپڑے سے نکالے تو مٹھی بھر کھانا راہِ خدا دینا ہوگا۔

قَالَ مَالِكٌ: مَنْ نَتَفَ شَعَرًا مِنْ اَنْفِهٖ. اَوْ مِنْ اِبْطِهٖ، اَوِ اطَّلٰى جَسَدَهٗ بِنَوْرَةٍ، اَوْ يَحْلِقُ عَنْ شَجَّةٍ فِيْ رَاْسِهٖ لِضَرُوْرَةٍ. اَوْ يَحْلِقُ قَفَاهُ لِمَوْضِعِ الْحَاجِمِ وَهُوَ مُحْرِمٌ. نَاسِيًا اَوْ جَاهِلًا: اِنَّ مَنْ فَعَلَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ، فَعَلَيْهِ الْفِدْيَةُ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَحْلِقَ مَوْضِعَ الْمَحَاجِمِ. وَمَنْ جَهِلَ فَحَلَقَ رَاْسَهٗ قَبْلَ اَنْ يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ. افْتَدٰى.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے اپنی ناک یا بغل سے کوئی بال اکھاڑا یا اپنے جسم پر نورہ لگایا یا کسی ضرورت کے تحت اپنا سر منڈایا یا پچھنے لگوانے کے لیے گدی کے بال منڈائے احرام کی حالت میں، بھولے سے یا بے خبری میں۔ اگر ان میں سے کوئی کام کیا تو اس کا فدیہ دینا ہوگا اور پچھنے لگوانے کی جگہ کو منڈوانا درست نہیں ہے اور جس نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈا لیا، وہ فدیہ دے۔

باب ۷۹ مَا يَفْعَلُ مَنْ نَسِيَ مِنْ نُسُكِهٖ شَيْئًا

جو کسی رکن کو بھول جائے تو کیا کرے

۲۴۰۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ: مَنْ نَسِيَ مِنْ نُسُكِهٖ شَيْئًا، اَوْ تَرَكَهٗ، فَلْيُهْرِقْ دَمًا.

قَالَ اَيُّوْبُ: لَا اَدْرِيْ، قَالَ تَرَكَ اَوْ نَسِيَ.

قَالَ مَالِكٌ: مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ هَدْيًا، فَلَا يَكُوْنُ اِلَّا بِمَكَّةَ. وَمَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ نُسُكًا فَهُوَ يَكُوْنُ حَيْثُ اَحَبَّ صَاحِبُ النُّسُكِ.

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا: جو حج کے کاموں میں سے کسی کام کو بھول جائے یا چھوڑ دے تو قربانی دے۔

ایوب نے کہا مجھے نہیں معلوم کہ ترک کرنے کے متعلق فرمایا یا بھولنے کے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہدی تو ہر صورت میں مکہ معظمہ پہنچائی جائے گی اور دوسری خواہ کسی بھی وجہ سے قربانی لازم آئے تو قربانی دینے والا جہاں چاہے دے سکتا ہے۔

باب ۸۰ جَامِعُ الْفِدْيَةِ

فدیہ کے متعلق دیگر مسائل

۲۴۱۔ قَالَ مَالِكٌ، فِيْمَنْ اَرَادَ اَنْ يَلْبَسَ شَيْئًا مِنْ

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنے کپڑے پہننے

marfat.com

Marfat.com

الثِّيَابِ الَّتِي لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَلْبَسَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ، أَوْ يُقَصِّرَ شَعَرَهُ أَوْ يَمَسَّ طِيبًا مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ لِيَسَارَةِ مُؤْنَةِ الْفِدْيَةِ عَلَيْهِ. قَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ وَإِنَّمَا أُرْخِصَ فِيهِ لِلضَّرُورَةِ، وَعَلَى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ، الْفِدْيَةُ.

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الْفِدْيَةِ مِنَ الصِّيَامِ، أَوِ الصَّدَقَةِ أَوِ النُّسُكِ، أَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ فِي ذٰلِكَ؟ وَمَا النُّسُكُ؟ وَكَمِ الطَّعَامِ؟ وَبِأَيِّ مُدٍّ هُوَ؟ وَكَمِ الصِّيَامُ وَهَلْ يُؤَخِّرُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ أَمْ يَفْعَلُهُ فِي فَوْرِهِ ذٰلِكَ؟ قَالَ مَالِكٌ: كُلُّ شَيْءٍ فِي كِتَابِ اللهِ فِي الْكَفَّارَاتِ، كَذَا أَوْ كَذَا، فَصَاحِبُهُ مُخَيَّرٌ فِي ذٰلِكَ. أَيَّ شَيْءٍ أَحَبَّ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ، فَعَلَ. قَالَ، وَأَمَّا النُّسُكُ فَشَاةٌ. وَأَمَّا الصِّيَامُ فَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ. وَأَمَّا الطَّعَامُ فَيُطْعِمُ سِتَّةَ مَسَاكِينَ. لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدَّانِ. بِالْمُدِّ الْأَوَّلِ، مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قَالَ مَالِكٌ: وَسَمِعْتُ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُ إِذَا رَمَى الْمُحْرِمُ شَيْئًا، فَأَصَابَ شَيْئًا مِنَ الصَّيْدِ لَمْ يُرِدْهُ، فَقَتَلَهُ: إِنَّ عَلَيْهِ أَنْ يَفْدِيَهُ. وَكَذٰلِكَ الْحَلَالُ يَرْمِي فِي الْحَرَمِ شَيْئًا، فَيُصِيبُ صَيْدًا لَمْ يُرِدْهُ، فَيَقْتُلُهُ إِنَّ عَلَيْهِ أَنْ يَفْدِيَهُ، لِأَنَّ الْعَمْدَ وَالْخَطَأَ فِي ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةٍ، سَوَاءٌ.

قَالَ مَالِكٌ. فِي الْقَوْمِ يُصِيبُونَ الصَّيْدَ جَمِيعًا وَهُمْ مُحْرِمُونَ أَوْ فِي الْحَرَمِ. قَالَ أَرَى أَنَّ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ جَزَاءَهُ إِنْ حُكِمَ عَلَيْهِمْ بِالْهَدْيِ، فَعَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ. وَإِنْ حُكِمَ عَلَيْهِمْ بِالصِّيَامِ كَانَ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمُ الصِّيَامُ، وَمِثْلُ ذٰلِكَ، الْقَوْمُ يَقْتُلُونَ الرَّجُلَ خَطَأً. فَتَكُونُ كَفَّارَةُ ذٰلِكَ، عِتْقَ رَقَبَةٍ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ. أَوْ صِيَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ.

چاہے جن کا پہننا حالت حرام میں درست نہیں یا اپنے بال کٹانے چاہے، یا بغیر ضرورت خوشبو لگانا چاہے فدیہ کو آسان سمجھ کر تو ایسا کرنا کسی کے لیے بھی مناسب نہیں ہے کہ اجازت تو ضرورت کے تحت ہے تاکہ جو ایسا کرے وہ فدیہ دے۔

امام مالک سے فدیہ کے روزوں، صدقہ اور قربانی کے بارے میں پوچھا گیا کہ دینے والے کو کیا ان میں اختیار ہے؟ قربانی کس چیز کی ہو؟ کھانا کتنا ہو؟ کس مُد سے ہو؟ روزے کب رکھے جائیں؟ کیا ان میں سے کسی کام کے اندر دیر کی جا سکتی ہے یا فوراً ہونا چاہیے؟ امام مالک نے فرمایا کہ جتنے کفاروں کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا کہ یہ کرو یا وہ کرو تو ان میں دینے والے کو اختیار ہے کہ جس کو پسند کرے اُسے کر گزرے۔ فرمایا کہ النُّسُکُ سے مراد بکری ہے اور روزے تین دن کے ہیں۔ رہی کھانے کی بات تو چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ ہر مسکین کو دو مُد۔ پہلے یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مُد سے۔

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے بعض اہل علم حضرات کو فرماتے سُنا کہ محرم نے کوئی چیز ماری جو کسی جانور کو جا لگی، اگرچہ اُس کا ارادہ مارنے کا نہ تھا اور وہ جانور مر گیا۔ اسی طرح جو حلال ہو وہ حرم میں کوئی چیز مارے، وہ کسی کو جا لگے، حالانکہ ارادہ قتل کا نہ ہو، تب بھی فدیہ دینا ہوگا کیونکہ اس معاملے میں دانستہ اور نادانستہ کی ایک ہی بات ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ کچھ لوگوں نے شکار مارا اور انہوں نے احرام باندھا ہوا ہے یا حرم میں ہیں۔ فرمایا کہ اُن میں سے ہر ایک پر فدیہ ہے۔ اگر انہیں قربانی کا حکم دیا جائے گا تو اُن میں سے ہر ایک قربانی دے گا اور اگر روزوں کا حکم دیا جائے گا تو ہر ایک روزے رکھے گا اور اسی طرح اگر چند لوگ مل کر غلطی سے کسی کو قتل کر دیں تو اُن میں سے ہر ایک کو ایک غلام آزاد کرنا ہوگا یا ہر ایک کو دو مہینے کے متواتر روزے رکھنے ہوں گے۔

marfat.com

Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ: مَنْ رَمٰى صَيْدًا، أَوْ صَادَهُ بَعْدَ رَمْيِهِ الْجَمْرَةَ، وَحِلَاقِ رَأْسِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يُفِضْ، فَإِنَّ عَلَيْهِ جَزَاءَ ذٰلِكَ الصَّيْدِ. لِأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ - وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا - وَمَنْ لَمْ يُفِضْ. فَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ مَسُّ الطِّيبِ وَالنِّسَاءِ.

قَالَ مَالِكٌ: لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِيمَا قَطَعَ مِنَ الشَّجَرِ فِي الْحَرَمِ شَيْءٌ. وَلَمْ يَبْلُغْنَا أَنَّ أَحَدًا حَكَمَ عَلَيْهِ فِيهِ بِشَيْءٍ. وَبِئْسَ مَا صَنَعَ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الَّذِي يَجْهَلُ، أَوْ يَنْسَى صِيَامَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ، أَوْ يَمْرَضُ فِيهَا فَلَا يَصُومُهَا حَتّٰى يَقْدَمَ بَلَدَهُ. قَالَ: لِيُهْدِ إِنْ وَجَدَ هَدْيًا وَإِلَّا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي أَهْلِهِ، وَسَبْعَةً بَعْدَ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے کنکریاں مارنے اور سر منڈانے کے بعد شکار مارا یا شکار کیا اور ابھی طوافِ افاضہ نہیں کیا تو اس پر اس جانور کا فدیہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :- اور جس نے طوافِ افاضہ نہیں کیا وہ خوشبو اور عورتوں سے کنارا کش رہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ محرم اگر حرم کا درخت کاٹے تو اس پر کچھ نہیں اور ہم تک یہ بات نہیں پہنچی کہ اس پر کسی نے کوئی حکم لگایا ہو اور جو اس نے کیا وہ برا ہے۔

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو بے خبر ہو یا دورانِ حج تین روزے رکھنا بھول جائے یا بیماری کے باعث روزے نہ رکھ سکے اور وہ اپنے شہر پہنچنے تک روزے نہ رکھے۔ فرمایا کہ اگر اس میں طاقت ہو تو ہدی دے ورنہ اپنے گھر میں تین روزے رکھے اور اس کے بعد سات روزے رکھے۔

بَابُ جَامِعِ الْحَجِّ

حج کے متعلق دیگر روایات

۲۴۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ؛ أَنَّهُ قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ بِمِنًى. وَالنَّاسُ يَسْأَلُونَهُ. فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ. لَمْ أَشْعُرْ، فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "انْحَرْ، وَلَا حَرَجَ" ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ. لَمْ أَشْعُرْ، فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ "ارْمِ، وَلَا حَرَجَ" قَالَ. فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ، قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ، إِلَّا قَالَ "افْعَلْ وَلَا حَرَجَ"

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کی خاطر منیٰ میں جلوہ افروز رہے اور لوگ آپ سے سوال کرتے رہے۔ پس ایک آدمی آکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے معلوم نہ تھا اس لیے قربانی ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں، اب قربانی ذبح کر لو۔ پھر ایک آدمی آکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے بے خبری میں کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی ذبح کر لی۔ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں، اب کنکریاں مار لو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جس چیز کی بھی تقدیم و تاخیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے اب کر لو۔

۲۴۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ، يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی غزوہ، حج یا عمرہ سے لوٹتے تو ہر بلندی پر چڑھتے وقت تین مرتبہ تکبیر کہتے، پھر یوں کہتے :- نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اسی کی ہے اور سب

marfat.com
Marfat.com

ثُمَّ يَقُوْلُ " لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ . لَا شَرِيْكَ لَهٗ . لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ . لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ . صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ . وَنَصَرَ عَبْدَهٗ . وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ "

تعریفیں اُسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پہ قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد وثنا کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اُس اکیلے نے فوجوں کو بھگا دیا۔

۲۴۴ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَاَةٍ وَهِيَ فِيْ مَحَفَّتِهَا . فَقِيْلَ لَهَا : هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَتْ بِضَبُعَيْ صَبِيٍّ كَانَ مَعَهَا . فَقَالَتْ : اَلِهٰذَا حَجٌّ ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ " نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ "

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس گزرے جو اپنے ہودج میں تھی۔ اُسے بتایا گیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پس وہ اپنے بچے کا بازو پکڑ کر عرض گزار ہوئی جو اُس کے ساتھ ہی تھا کہ یا رسول اللہ! کیا اس کا بھی حج ہے؟ فرمایا ہاں اور تمہارے لیے اجر ہے۔

۲۴۵ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ عَبْلَةَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كُرَيْزٍ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " مَا رُئِيَ الشَّيْطَانُ يَوْمًا ، هُوَ فِيْهِ اَصْغَرُ وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْيَظُ ، مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ . وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِمَا اَرٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ ، وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ ، اِلَّا مَا اُرِيَ يَوْمَ بَدْرٍ " قِيْلَ وَمَا رَاٰى يَوْمَ بَدْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : " اَمَا اِنَّهٗ قَدْ رَاٰى جِبْرِيْلَ يَزَعُ الْمَلَائِكَةَ "

حضرت طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان کو اتنا ذلیل، منحوس، حقیر اور غضب ناک کبھی نہیں دیکھا جاتا جتنا عرفہ کے روز اور یہ اس لیے ہے جو وہ دیکھتا ہے رحمتِ الٰہیہ کا نزول اور بڑے بڑے گناہوں سے درگزر مگر جو اُسے غزوۂ بدر کے روز دیکھا گیا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! بدر کے روز اُس نے کیا دیکھا؟ فرمایا کہ اُس نے حضرت جبرئیل کو صف بستہ فرشتوں کے ساتھ دیکھا۔

۲۴۶ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كُرَيْزٍ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " اَفْضَلُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاَفْضَلُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ "

حضرت طلحہ بن عبیداللہ بن کریز سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب دعاؤں سے یومِ عرفہ کی دعا افضل ہے اور سب سے افضل بات وہ ہے جو میں نے کہی اور مجھ سے پہلے انبیائے کرام نے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں۔

۲۴۷ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے وقت جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ

marfat.com
Marfat.com

دَخَنُ مَكَّةَ، عَامَ الْفَتْحِ، وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ. فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اقْتُلُوهُ"

قَالَ مَالِكٌ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَئِذٍ، مُحْرِمًا. وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

کے سرِ اقدس پر خود تھا۔ جب آپ نے اُسے اُتارا تو ایک آدمی آکر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے قتل کر دو۔

۲۴۸- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِسُقْيَا جَاءَهُ خَبَرٌ مِنَ الْمَدِينَةِ. فَرَجَعَ فَدَخَلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ.

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر مکہ مکرمہ سے آ رہے تھے یہاں تک کہ قدید آ پہنچے تو مدینہ منورہ میں فساد کی خبر ملی۔ پس واپس لوٹ کر بغیر احرام کے مکہ مکرمہ میں داخل ہو گئے۔ یحییٰ، امام مالک نے ابنِ شہاب سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۴۹- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ قَالَ: عَدَلَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا نَازِلٌ تَحْتَ سَرْحَةٍ بِطَرِيقِ مَكَّةَ. فَقَالَ: مَا أَنْزَلَكَ تَحْتَ هَذِهِ السَّرْحَةِ؟ فَقُلْتُ: أَرَدْتُ ظِلَّهَا. فَقَالَ: هَلْ غَيْرُ ذَلِكَ؟ فَقُلْتُ: لَا. مَا أَنْزَلَنِي إِلَّا ذَلِكَ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا كُنْتَ بَيْنَ الْأَخْشَبَيْنِ مِنْ مِنًى، وَنَفَخَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، فَإِنَّ هُنَاكَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ السُّرَرُ. بِهِ شَجَرَةٌ سُرَّ تَحْتَهَا سَبْعُونَ نَبِيًّا".

محمد بن عمران انصاری نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر میرے پاس تشریف لائے اور میں مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک درخت کے نیچے اُترا ہوا تھا۔ فرمایا کہ تم اس درخت کے نیچے کیوں اُترے ہو؟ میں نے کہا کہ سائے کی غرض سے۔ فرمایا کہ کیا اس کے سوا بھی کوئی غرض ہے؟ میں نے کہا نہیں کیونکہ میں تو اسی غرض سے اُترا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم منیٰ کی دو پہاڑیوں کے درمیان میں ہو اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا تو وہاں ایک وادی ہے جس کو سُرر کہا جاتا ہے، اُس میں ایک درخت ہے جس کے نیچے ستر انبیائے کرام کو نبوت سے سرفراز کیا گیا۔

۲۵۰- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ بِامْرَأَةٍ فَجَّةٍ وَمَةٍ، وَهِيَ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ. فَقَالَ لَهَا: يَا أَمَةَ اللَّهِ. لَا تُؤْذِي النَّاسَ. لَوْ جَلَسْتِ فِي بَيْتِكِ فَجَلَسَتْ. فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ بَعْدَ ذَلِكَ. فَقَالَ لَهَا: إِنَّ الَّذِي كَانَ قَدْ نَهَاكِ. قَدْ مَاتَ، فَاخْرُجِي. فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُطِيعَهُ حَيًّا، وَأَعْصِيَهُ مَيِّتًا.

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ایک کوڑھی عورت کے پاس سے گزرے جو بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی۔ انہوں نے اُس سے فرمایا: اے اللہ کی بندی! لوگوں کو تکلیف نہ دو اور اپنے گھر میں بیٹھ رہو۔ پس وہ جا بیٹھی۔ اس کے بعد ایک آدمی اُس کے پاس سے گزرا اور کہا: جنہوں نے آپ کو روکا تھا اُن کا وصال ہو گیا، لہٰذا تم چلی جاؤ۔ اُس نے کہا کہ میں ایسی نہیں ہوں کہ زندگی میں اُن کی اطاعت اور وفات کے بعد نافرمانی کروں۔

۲۵۱- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عباس فرمایا کرتے

marfat.com
Marfat.com

ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ، مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْبَابِ، الْمُلْتَزَمُ.

کہ حجرِ اسود اور دروازہ کعبہ کے درمیان ملتزم ہے۔

۲۵۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَذْكُرُ، أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى أَبِيْ ذَرٍّ، بِالرَّبَذَةِ. وَأَنَّ أَبَا ذَرٍّ سَأَلَهُ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ فَقَالَ: أَرَدْتُ الْحَجَّ. فَقَالَ: هَلْ نَزَعَكَ غَيْرُهُ؟ فَقَالَ: لَا. قَالَ فَأْتَنِفِ الْعَمَلَ. قَالَ الرَّجُلُ: فَخَرَجْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ مَكَّةَ. فَمَكَثْتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ. ثُمَّ إِذَا أَنَا بِالنَّاسِ مُنْتَصِفِيْنَ عَلٰى رَجُلٍ. فَضَاغَطْتُ عَلَيْهِ النَّاسَ. فَإِذَا أَنَا بِالشَّيْخِ الَّذِيْ وَجَدْتُ بِالرَّبَذَةِ يَعْنِيْ أَبَا ذَرٍّ. قَالَ فَلَمَّا رَآنِيْ، عَرَفَنِيْ. فَقَالَ: هُوَ الَّذِيْ حَدَّثْتُكَ.

محمد بن یحییٰ بن حبان نے ایک آدمی کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ وہ ربذہ میں حضرت ابوذر کے پاس سے گزرا۔ حضرت ابوذر نے اس سے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا کہ حج کا ارادہ ہے۔ فرمایا کہ کیا اس کے سوا کسی اور غرض سے نکلا ہے؟ کہا نہیں۔ فرمایا کہ اپنا کام شروع کر دو۔ اس آدمی کا بیان ہے کہ میں چل دیا، یہاں تک کہ مکہ مکرمہ جا پہنچا۔ پھر وہاں رہا جب تک اللہ نے چاہا۔ پھر میں نے دیکھا کہ لوگوں نے ایک آدمی کو گھیرا ہوا ہے۔ میں لوگوں کو چیرتا ہوا اس تک جا پہنچا۔ دیکھا تو وہی بزرگ تھے جو مجھے ربذہ میں ملے تھے یعنی حضرت ابوذر۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر پہچان لیا اور فرمایا کہ تم وہی ہو جس سے میں نے بات کی تھی؟

۲۵۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ، عَنِ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْحَجِّ. فَقَالَ: أَوَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ أَحَدٌ؟ وَأَنْكَرَ ذٰلِكَ.

سُئِلَ مَالِكٌ: هَلْ يَحْتَشُّ الرَّجُلُ لِدَابَّتِهِ مِنَ الْحَرَمِ؟ فَقَالَ: لَا.

امام مالک نے ابنِ شہاب سے حج میں شرط لگانے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ کیا کوئی ایسا بھی کرتا ہے؟ اور اس کے درست ہونے کا انکار کیا۔

امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا اپنی سواری کے لیے کوئی حرم کی گھاس کاٹ سکتا ہے فرمایا کہ نہیں۔

باب ۸۲ حَجُّ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ ذِيْ مَحْرَمٍ

بغیر محرم کے عورت کا حج کرنا

۲۵۴۔ قَالَ مَالِكٌ، فِي الصَّرُوْرَةِ مِنَ النِّسَاءِ الَّتِيْ لَمْ تَحُجَّ قَطُّ: إِنَّهَا، إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ يَخْرُجُ مَعَهَا، أَوْ كَانَ لَهَا. فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا: أَنَّهَا لَا تَتْرُكُ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلَيْهَا فِي الْحَجِّ. لِتَخْرُجَ فِيْ جَمَاعَةِ النِّسَاءِ.

امام مالک نے اُن بیوہ عورتوں کے بارے میں فرمایا جنہوں نے مطلقاً حج کیا ہی نہیں کہ اگر ساتھ جانے کے لیے اُن کا کوئی محرم نہ ہو یا ہو لیکن اُن کے ساتھ جانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو، تو وہ اللہ تعالیٰ کے فرض فرمائے ہوئے حج کو ترک نہ کرے اور دوسری عورتوں کے ساتھ چلی جائے۔

باب ۸۳ صِيَامُ التَّمَتُّعِ

تمتع کے روزوں کا بیان

۲۵۵۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ: أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ، الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ فرمایا کرتیں:۔ روزہ اُس پر ہے جو عمرہ کر کے حج کا تمتع کرے اور ہدی کی توفیق نہ ہو تو حج کا احرام باندھنے سے یومِ عرفہ کے درمیان میں روزے رکھ لے۔ اگر

marfat.com
Marfat.com

لِمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا. مَا بَيْنَ أَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ. فَإِنْ لَمْ يَصُمْ، صَامَ أَيَّامَ مِنًى.

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ، مِثْلَ قَوْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا.

ان دنوں میں نہیں رکھے تو منیٰ کے دنوں میں رکھ لے۔

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس بارے میں وہی فرماتے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۲۱۔ كِتَابُ الْجِهَادِ

کتاب الجہاد

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الْجِهَادِ

جہاد کی رغبت دلانا

۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الدَّائِمِ، الَّذِيْ لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلٰوةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتّٰى يَرْجِعَ".

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ہمیشہ روزے رکھنے اور قیام کرنے والے جیسی ہے جو نہ نماز پڑھنے سے تھکے اور نہ روزے رکھنے سے، یہاں تک کہ مجاہد اپنے گھر کو لوٹے۔

۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ، لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ، وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهٖ، اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، اَوْ يَرُدَّهٗ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ، مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ".

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلے نہیں نکالتی اُسے گھر سے کوئی غرض مگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور کلمۂ حق کی تصدیق تو اللہ تعالیٰ اُس کا ضامن بن جاتا ہے اور اُسے جنت میں داخل فرمائے گا یا اُس کے گھر کی طرف واپس لوٹا دے گا اور ساتھ ہی اجر و غنیمت لے کر لوٹے گا۔

۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

ف۔ مجاہد چونکہ اپنے گھر بار، اہل و عیال اور خویش و اقارب کو چھوڑ کر اپنے دنیاوی کاروبار اور آرام و راحت سے منہ موڑ کر اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر راہِ خدا میں جان کی بازی لگانے کے لیے نکل کھڑا ہوتا ہے تو پروردگار عالم نے مجاہدین کو اتنا نوازا ہے کہ قیامت تک شہداء کے خون سے ملتِ اسلامیہ کی قسمت کو وابستہ کر دیا ہے اور گھر واپس لوٹنے تک مجاہد کو نماز روزے کا ثواب ملتا رہتا ہے کیونکہ ہمیشہ راتوں کو قیام کرنے والا اور دن کو ہمیشہ روزے رکھنے والا آرام و راحت سے دور اور اپنے کاروبار سے کافی حد تک اسی طرح مجبور ہو جاتا ہے جیسے مجاہد محض رضائے الٰہی کے لیے ان باتوں سے بخوشی دست بردار ہوا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ . وَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ. وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ . فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ، فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ. فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ. فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ، كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ. وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا ذَلِكَ، فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ، كَانَتْ آثَارُهَا وَ أَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ، فَشَرِبَتْ مِنْهُ، وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذَلِكَ لَهُ حَسَنَاتٍ . فَهِيَ لَهُ أَجْرٌ. وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَنَنِّيًا وَتَعَفُّفًا، وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا فِي ظُهُورِهَا. فَهِيَ لِذَلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ" وَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ، فَقَالَ، "لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ - فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ . وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ -)

وسلم نے فرمایا: گھوڑا کسی کے لیے باعث اجر، کسی کے لیے پردہ پوشی اور کسی پر بوجھ ہے۔ باعثِ اجر اُس کے لیے ہے جو اُسے راہِ خدا میں باندھے، پھر کسی گاؤں یا چراگاہ میں اُس کی رسی لمبی کر دے تو اُس گاؤں یا چراگاہ میں جتنی دُور تک وہ چرے گا اُسی کے مطابق مالک کو نیکیاں ملیں گیں۔ اگر وہ رسّی کو توڑ کر ایک یا دو ٹیلے عبور کر جائے تو اُس کے سارے قدم اور لید تک اُس کی نیکیوں میں شمار ہوں گی۔ اور اگر وہ کسی نہر کے پاس سے گزرے اور اُس کا پانی پئے اگرچہ مالک کا ارادہ پانی پلانے کا نہ ہو، تب بھی یہ اُس کی نیکی شمار ہوگی۔ یہ مالک کے لیے باعثِ اجر ہے اور جو امیری ظاہر کرنے اور غربت کو چھپانے کی غرض سے پالے اور اس کے متعلق اللہ کے حق کو نہ بھلائے تو یہ گھوڑا مالک کے لیے پردہ پوشی ہے اور جس نے تکبّر اور ریاکاری کے لیے یا مسلمانوں کی عداوت میں گھوڑا باندھا تو یہ مالک پر بوجھ ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گدھے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس بارے میں مجھ پر کچھ نازل نہیں فرمایا گیا مگر یہ آیت جو سب باتوں کی جامع ہے:۔ "تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اُسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے اُسے دیکھے گا" (سورۃ الزلزال، آیت ۷، ۸)۔

۴- وَحَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلًا؟ رَجُلٌ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ، يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ. أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلًا بَعْدَهُ؟ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غُنَيْمَتِهِ. يُقِيمُ الصَّلٰوةَ، وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ اللهَ، لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا"

عطا بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کیا میں تمہیں وہ آدمی نہ بتاؤں جس کا رُتبہ سب سے بلند ہوگا؟ وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر راہِ خدا میں جہاد کرے کیا میں تمہیں وہ آدمی نہ بتاؤں جس کا درجہ اس کے بعد سب سے بلند ہوگا؟ جو اپنی بکریوں کو لے کر ایک طرف ہو جائے، نماز پڑھے، زکوٰۃ ادا کرے، اللہ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

۵- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَأَنْ

حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ ہر بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ آسانی ہو یا تنگی، خوشی ہو یا غمی اور حکومت کے اہل سے نہیں جھگڑیں گے، جہاں کہیں بھی ہوں حق بات کہیں گے اور حق بات پر قائم رہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت

marfat.com
Marfat.com

نَقُوْلَ اَوْ نَقُوْمَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ.

کہنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

٦۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ؛ قَالَ كَتَبَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، يَذْكُرُ لَهٗ مَجْمُوْعًا مِنَ الرُّوْمِ، وَمَا يَتَخَوَّفُ مِنْهُمْ. فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَمَّا بَعْدُ. فَاِنَّهٗ مَهْمَا يَنْزِلْ بِعَبْدٍ مُؤْمِنٍ مِنْ مُنْزَلِ شِدَّةٍ، يَجْعَلِ اللّٰهُ بَعْدَهٗ فَرَجًا. وَاِنَّهٗ لَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ. وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ.

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح نے حضرت عمر کے لیے رومی لشکروں کے اجتماع اور ان سے متعلق خدشات کا ذکر کرتے ہوئے خط لکھا۔ حضرت عمر نے ان کے لیے جواب میں لکھا۔ حمد و نعت کے بعد معلوم ہو کہ بعض اوقات وہ بندۂ مومن کو سختی کی جگہ اتار دیتا ہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ آسانی پیدا فرما دیتا ہے اور بے شک تنگی دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی اور اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا.... الخ

باب ٢ النَّهْيِ عَنْ اَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ

دشمن کے ملک میں قرآنِ کریم لے جانے کی ممانعت

٧۔ وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ اَنَّهٗ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ.

قَالَ مَالِكٌ، وَاِنَّمَا ذٰلِكَ، مَخَافَةَ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ.

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآنِ کریم لے کر دشمن کے ملک میں سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ اس خدشے کے پیشِ نظر ہے کہ مبادا وہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے

باب ٣ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ فِي الْغَزْوِ

جہاد میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت

٨۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ (حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ) اَنَّهٗ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا ابْنَ اَبِي الْحُقَيْقِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ. قَالَ: فَكَانَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يَقُوْلُ: بَرِّحَتْ بِنَا امْرَاَةُ ابْنِ اَبِي الْحُقَيْقِ بِالصِّيَاحِ. فَاَرْفَعُ السَّيْفَ عَلَيْهَا، ثُمَّ اَذْكُرُ نَهْيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكُفُّ. وَلَوْلَا ذٰلِكَ اسْتَرَحْنَا مِنْهَا.

عبدالرحمٰن بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان حضرات کو عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا جنہوں نے ابن ابی حقیق کو قتل کیا تھا۔ ان میں سے ایک صاحب کا بیان ہے کہ ابن ابی حقیق (ابورافع) کی بیوی نے چلا کر ہمارا راز فاش کیا تو میں نے اس پر تلوار تول لی، پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منع فرمانا یاد آگیا تو میں نے ہاتھ روک لیا۔ اگر معاملہ یہ نہ ہوتا تو ہم اس سے خلاصی حاصل کر لیتے۔

marfat.com

Marfat.com

۹۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِیْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ امْرَاَةً مَقْتُوْلَةً ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ ، وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ .

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی غزوہ میں ایک عورت کو مقتول دیکھا تو اسے ناپسند فرمایا اور عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے کی ممانعت فرمادی۔

۱۰۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ؛ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ بَعَثَ جُيُوْشًا اِلَى الشَّامِ ، فَخَرَجَ يَمْشِیْ مَعَ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ ، وَكَانَ اَمِيْرَ رُبُعٍ مِنْ تِلْكَ الْاَرْبَاعِ . فَزَعَمُوْا اَنَّ يَزِيْدَ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ : اِمَّا اَنْ تَرْكَبَ وَاِمَّا اَنْ اَنْزِلَ . فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ، مَا اَنْتَ بِنَازِلٍ ، وَمَا اَنَا بِرَاكِبٍ . اِنِّیْ اَحْتَسِبُ خُطَايَ هٰذِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ . ثُمَّ قَالَ لَهٗ ، اِنَّكَ سَتَجِدُ قَوْمًا زَعَمُوْا اَنَّهُمْ حَبَسُوْا اَنْفُسَهُمْ لِلّٰهِ . فَذَرْهُمْ وَمَا زَعَمُوْا اَنَّهُمْ حَبَسُوْا اَنْفُسَهُمْ لَهٗ . وَسَتَجِدُ قَوْمًا فَحَصُوْا عَنْ اَوْسَاطِ رُءُوْسِهِمْ مِنَ الشَّعَرِ . فَاضْرِبْ مَا فَحَصُوْا عَنْهُ بِالسَّيْفِ . وَاِنِّیْ مُوْصِيْكَ بِعَشْرٍ : لَا تَقْتُلَنَّ امْرَاَةً ، وَلَا صَبِيًّا ، وَلَا كَبِيْرًا هَرِمًا ، وَلَا تَقْطَعَنَّ شَجَرًا مُثْمِرًا ، وَلَا تُخَرِّبَنَّ عَامِرًا ، وَلَا تَعْقِرَنَّ شَاةً ، وَلَا بَعِيْرًا ، اِلَّا لِمَاْكَلَةٍ . وَلَا تُحَرِّقَنَّ نَخْلًا ، وَلَا تُغَرِّقَنَّهٗ ، وَلَا تَغْلُلْ . وَلَا تَجْبُنْ .

حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے ایک لشکر شام کی طرف بھیجا تو وہ یزید بن ابوسفیان کے ساتھ پیدل چلتے ہوئے نکلے جو چوتھائی لشکر کے امیر تھے۔ حضرت یزید حضرت ابوبکر کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ سوار ہو جائیں ورنہ میں نیچے اترتا ہوں حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ نہ تم نیچے اترو اور نہ میں سوار ہوں گا۔ میں اپنے ان قدموں کو راہِ خدا میں شمار کرتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ تم کچھ ایسے لوگ پاؤ گے جن کا یہ گمان ہے کہ انہوں نے اپنی جانوں کو اللہ کے لیے روک رکھا ہے تو انہیں چھوڑ دینا کیونکہ ان کا یہ گمان نہیں ہے کہ اپنے لیے رُکے ہوئے ہیں۔ علاوہ بریں کچھ ایسے لوگ پاؤ گے جنہوں نے درمیان سے سر منڈائے ہوئے ہیں تو ان کے منڈے ہوئے سروں پر تلوار مارنا اور میں تمہیں دس باتوں کی وصیت کرتا ہوں: عورتوں بچوں اور ان لوگوں کو قتل نہ کرنا جو بہت بوڑھے ہیں۔ پھل دار درختوں کو نہ کاٹنا آبادیوں کو برباد نہ کرنا، کسی بکری اور اونٹ کی کونچیں نہ کاٹنا مگر کھانے کے لیے، کھجور کے درختوں کو نہ جلانا اور نہ انہیں ڈبونا، خیانت نہ کرنا اور بزدلی نہ دکھانا۔

۱۱۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ : اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلٰى عَامِلٍ مِنْ عُمَّالِهٖ . اَنَّهٗ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً يَقُوْلُ لَهُمْ "اُغْزُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ . فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ . تُقَاتِلُوْنَ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ . لَا تَغُلُّوْا . وَلَا تَغْدِرُوْا . وَلَا تَمْثُلُوْا ، وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا " وَقَدْ ذٰلِكَ لِجُيُوْشِكَ وَسَرَايَاكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ .

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ایک عامل کے لیے لکھا کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی سریہ بھیجتے تو ان سے فرماتے :۔ اللہ کا نام لے کر راہِ خدا میں لڑنا، تم ان لوگوں سے لڑتے ہو جنہوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا۔ لہٰذا خیانت نہ کرنا، عہد شکنی نہ کرنا، مُثلہ نہ کرنا، کسی بچے کو قتل نہ کرنا اور اگر اللہ چاہے تو یہ اپنی فوج یا ٹولی کو بتا دینا اور تم پر سلامتی ہو۔

باب مَا جَاءَ فِی الْوَفَاءِ بِالْاَمَانِ

امان دے کر وعدہ وفا کرنا

۱۲۔ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلٰى عَامِلِ جَيْشٍ

کوفے کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے ایک لشکر کے امیر کو لکھا جسے آپ نے مقرر فرمایا تھا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے

marfat.com
Marfat.com

كَانَ بَعَثَهُ: اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْجَ حَتّٰى اِذَا اَسْنَدَ فِي الْجَبَلِ وَامْتَنَعَ. قَالَ رَجُلٌ: مَطْرُسٌ يَقُوْلُ لَا تَخَفْ. فَاِذَا اَدْرَكَهُ قَتَلَهُ. وَاِنِّيْ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَعْلَمُ مَكَانَ وَاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ. اِلَّا ضَرَبْتُ عُنُقَهُ.

قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ: لَيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِالْمُجْتَمَعِ عَلَيْهِ. وَلَيْسَ عَلَيْهِ الْعَمَلُ

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الْاِشَارَةِ بِالْاَمَانِ، اَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْكَلَامِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ يُتَقَدَّمَ اِلَى الْجُيُوْشِ: اَنْ لَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا اَشَارُوْا اِلَيْهِ بِالْاَمَانِ. لِاَنَّ الْاِشَارَةَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ الْكَلَامِ. وَاِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ، اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْعَدُوَّ.

بَابُ الْعَمَلِ فِيْمَنْ اَعْطٰى شَيْئًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۱۳- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ اِذَا اَعْطٰى شَيْئًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ: اِذَا بَلَغْتَ وَادِيَ الْقُرٰى، فَشَاْنَكَ بِهٖ.

۱۴- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ: اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اُعْطِيَ الرَّجُلُ الشَّيْءَ فِي الْغَزْوِ، فَيَبْلُغُ بِهٖ رَاْسَ مَغْزَاتِهٖ، فَهُوَ لَهُ.

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ اَوْجَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الْغَزْوَ فَتَجَهَّزَ. حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ مَنَعَهُ اَبَوَاهُ، اَوْ اَحَدُهُمَا. فَقَالَ لَا يُكَابِرُهُمَا. وَلٰكِنْ يُؤَخِّرُ ذٰلِكَ اِلٰى عَامٍ آخَرَ. فَاَمَّا الْجِهَازُ، فَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ يَرْفَعَهُ، حَتّٰى يَخْرُجَ بِهٖ. فَاِنْ خَشِيَ اَنْ يَفْسُدَ، بَاعَهُ وَاَمْسَكَ ثَمَنَهُ، حَتّٰى يَشْتَرِيَ بِهٖ مَا يُصْلِحُهُ لِلْغَزْوِ. فَاِنْ كَانَ مُوْسِرًا. يَجِدُ مِثْلَ جِهَازِهٖ اِذَا خَرَجَ. فَلْيَصْنَعْ

کہ تم میں سے کچھ آدمی عجمی کافر کو بلاتے ہیں، پھر اُسے دلاسا دے کر پہاڑ پر چڑھا دیتے ہیں اور وہ لڑائی سے رُک جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ پھر موقع پاکر اُسے قتل کر دیتے ہیں۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مجھے معلوم ہوا کہ ایک جگہ بھی ایسا ہوا ہے تو میں اُس کی گردن اُتار دوں گا۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سُنا کہ علما کا اس حدیث پر اتفاق و عمل نہیں ہے۔

امام مالک سے پوچھا گیا کہ اشارے سے امان دینا زبان سے امان دینے کا قائم مقام ہے؟ فرمایا ہاں اور میرے خیال میں فوجوں سے کہہ دیا جائے کہ جن کی جانب میں امان کا اشارہ کروں اُن میں سے کسی ایک کو قتل نہ کیا جائے کیونکہ اشارہ میرے نزدیک کلام کی طرح ہے اور مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ جو قوم عہد توڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دشمن کو مسلط کر دیتا ہے۔

مجاہدین کی امداد کرنے کا بیان

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب کوئی چیز کسی کو راہِ خدا میں عطا فرماتے تو اپنے اُس ساتھی سے کہتے کہ جب تم وادیٔ قرٰی میں پہنچ جاؤ تو ——— یہ چیز تمہاری ہو جائے گی۔

سعید بن مسیب فرمایا کرتے کہ جب جہاد کرنے کے لیے کسی کو کوئی چیز دی جائے اور وہ میدانِ جہاد تک جا پہنچے تو وہ چیز اس کی ہو گئی۔

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنے اُوپر جہاد واجب کر کے تیاری بھی کر لی یہاں تک کہ جب نکلنے کا ارادہ کیا تو اس کے والدین نے روکا یا ان میں سے ایک نے فرمایا کہ اُن سے نہ جھگڑے بلکہ جہاد کو اگلے سال پر ملتوی کر دے۔ رہا سامان جہاد تو اسے رکھ چھوڑے اور خراب ہو جانے کا ڈر ہو تو فروخت کر کے اس کی قیمت کو محفوظ کر چھوڑے تاکہ اس سے سامانِ حرب خرید سکے۔ اگر وہ صاحبِ استطاعت ہے کہ نکلتے وقت سامان خرید

marfat.com

Marfat.com

بِحَمَائِلِهٖ مَا شَاءَ.

بَابُ جَامِعُ النَّفْلِ فِي الْغَزْوِ

۱۵۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيْهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا اِبِلًا كَثِيْرَةً. فَكَانَ سُهْمَانُهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا.

۱۶۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: كَانَ النَّاسُ فِي الْغَزْوِ، اِذَا اقْتَسَمُوْا غَنَائِمَهُمْ، يَعْدِلُوْنَ الْبَعِيْرَ بِعَشْرِ شِيَاهٍ.

قَالَ مَالِكٌ فِي الْاَجِيْرِ فِي الْغَزْوِ، اِنَّهٗ اِنْ كَانَ شَهِدَ الْقِتَالَ وَكَانَ مَعَ النَّاسِ عِنْدَ الْقِتَالِ، وَكَانَ حُرًّا فَلَهٗ سَهْمُهٗ. وَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ، فَلَا سَهْمَ لَهٗ. وَاَرٰى اَنْ لَا يُقْسَمَ اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ الْقِتَالَ مِنَ الْاَحْرَارِ.

بَابُ مَا لَا يَجِبُ فِيْهِ الْخُمُسُ

قَالَ مَالِكٌ، فِيْمَنْ وُجِدَ مِنَ الْعَدُوِّ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ بِاَرْضِ الْمُسْلِمِيْنَ. فَزَعَمُوْا اَنَّهُمْ تُجَّارٌ وَاَنَّ الْبَحْرَ لَفَظَهُمْ. وَلَا يُعْرَفُ الْمُسْلِمُوْنَ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّ مَرَاكِبَهُمْ تَكَسَّرَتْ. اَوْ عَطِشُوْا فَنَزَلُوْا بِغَيْرِ اِذْنِ الْمُسْلِمِيْنَ: اَرٰى اَنَّ ذٰلِكَ لِلْاِمَامِ يَرٰى فِيْهِمْ رَاْيَهٗ. وَلَا اَرٰى لِمَنْ اَخَذَهُمْ فِيْهِمْ خُمُسًا.

بَابُ مَا يَجُوْزُ لِلْمُسْلِمِيْنَ اَكْلُهٗ قَبْلَ الْخُمُسِ

قَالَ مَالِكٌ: لَا اَرٰى بَاْسًا اَنْ يَّاْكُلَ الْمُسْلِمُوْنَ

سکے گا تو اس سامان کا جو چاہے کرے۔

غنیمت کے متعلق روایات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک سریہ بھیجا جس میں حضرت عبداللہ بن عمر بھی تھے انہیں غنیمت میں بڑے اونٹ ملے کہ ہر ایک کے حصے میں بارہ بارہ گیارہ گیارہ اونٹ آئے نیز ایک ایک مزید ملا۔

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کو فرماتے سنا کہ مجاہدین جب مالِ غنیمت تقسیم کرتے تو وہ ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر شمار کرتے۔

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کو جہاد میں اجرت پر رکھا گیا ہو کہ اگر وہ قتال میں برابر حصہ لے اور آزاد ہو تو اسے برابر کا حصہ ملے گا اور اگر ایسا نہ کرے تو اس کا حصہ نہیں ہے اور میرے خیال میں حصہ اسی آزاد مرد کا ہے جو قتل و قتال میں شریک رہے۔

جن چیزوں کا خمس نہیں دیا جائے گا

امام مالک نے ان کے بارے میں فرمایا جنہوں نے ساحلِ سمندر پر مسلمانوں کی زمین میں دشمن کو پایا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تاجر ہیں اور سمندر نے ہمیں پھینک دیا ہے۔ مسلمانوں کو اس بات کی تصدیق تو نہ ہو لیکن ان کا جہاز ٹوٹا ہوا ہے یا پیاس کے باعث مسلمانوں سے اجازت لیے بغیر اُتر پڑے ہیں تو ان کے بارے میں امام کو اختیار ہے لیکن گرفتار کرنے والوں کو خمس نہیں ملے گا۔

مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے چیز کا کھانا جائز ہے

امام مالک نے فرمایا کہ اگر مسلمان دشمن کی زمین میں داخل

marfat.com

Marfat.com

إِذَا دَخَلُوا أَرْضَ الْعَدُوِّ مِنْ طَعَامٍ وَعَلَفٍ، مَا وَجَدُوا مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ فِي الْمَقَاسِمِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَأَنَا أَرَى الْإِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ. يَأْكُلُ مِنْهُ الْمُسْلِمُونَ إِذَا دَخَلُوا أَرْضَ الْعَدُوِّ. كَمَا يَأْكُلُونَ مِنَ الطَّعَامِ. وَلَوْ أَنَّ ذَلِكَ لَا يُؤْكَلُ حَتَّى يَحْضُرَ النَّاسُ الْمَقَاسِمَ، وَيُقْسَمُ بَيْنَهُمْ أَضَرَّ ذَلِكَ بِالْجُيُوشِ. فَلَا أَرَى بَأْسًا بِمَا أُكِلَ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ، عَلَى وَجْهِ الْمَعْرُوفِ. وَلَا أَرَى أَنْ يَدَّخِرَ أَحَدٌ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا يَرْجِعُ بِهِ إِلَى أَهْلِهِ.

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ الطَّعَامَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ، فَيَأْكُلُ مِنْهُ وَيَتَزَوَّدُ، فَيَفْضُلُ مِنْهُ شَيْءٌ، أَيَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَحْبِسَهُ فَيَأْكُلَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ يَبِيعَهُ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ بِلَادَهُ فَيَنْتَفِعَ بِثَمَنِهِ؟ قَالَ مَالِكٌ: إِنْ بَاعَهُ وَهُوَ فِي الْغَزْوِ، فَإِنِّي أَرَى أَنْ يَجْعَلَ ثَمَنَهُ فِي غَنَائِمِ الْمُسْلِمِينَ. وَإِنْ بَلَغَ بِهِ بَلَدَهُ، فَلَا أَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَهُ وَيَنْتَفِعَ بِهِ، إِذَا كَانَ يَسِيرًا تَافِهًا.

بَابُ مَا يُرَدُّ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ الْقَسْمُ مِمَّا أَصَابَ الْعَدُوُّ

۱۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ عَبْدًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَبَقَ. وَأَنَّ فَرَسًا لَهُ عَارَ. فَأَصَابَهُمَا الْمُشْرِكُونَ. ثُمَّ غَنِمَهُمَا الْمُسْلِمُونَ. فَرُدَّا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ. وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُصِيبَهُمَا الْمَقَاسِمُ.

قَالَ. وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ: فِيمَا يُصِيبُ الْعَدُوُّ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ، إِنَّهُ إِنْ أُدْرِكَ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ فِيهِ الْمَقَاسِمُ، فَهُوَ رَدٌّ عَلَى أَهْلِهِ. وَأَمَّا مَا وَقَعَتْ فِيهِ الْمَقَاسِمُ، فَلَا يُرَدُّ عَلَى أَحَدٍ.

ہوں اور کھانے کی چیزیں پائیں تو تقسیم ہونے سے پہلے ان میں سے کھا سکتے ہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ میرے نزدیک اونٹ، گائے اور بکری بھی کھانے کی چیزوں کے قائم مقام ہیں۔ دشمن کی زمین میں داخل ہونے پر مسلمان ان میں سے کھا سکتے ہیں جس طرح دوسری کھانے کی چیزوں کو اور اگر نہ کھائیں یہاں تک کہ انہیں تقسیم کیا جائے اور فوجوں کو اس سے تکلیف پہنچے تو اس صورت میں دستور کے مطابق کھاتے ہوئے اگر سارا مال غنیمت بھی کھا جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن جمع کرنا اور اپنے گھر والوں کے لیے لے جانا کسی کے لیے بھی درست نہیں ہے۔

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں سوال ہوا جو دشمن کی سرزمین میں خوراک پائے تو اس میں سے کھائے اور جمع کر چھوڑے پھر اس سے کچھ بچ رہے۔ کیا اس کے لیے درست ہے کہ اسے روک کر اپنے گھر والوں میں جا کھائے یا اپنے شہر میں پہنچنے سے پہلے اسے فروخت کر دے اور اس کی قیمت سے فائدہ حاصل کرے؟ امام مالک نے فرمایا کہ اگر جہاد کی حالت میں بیچے تو اسے مال غنیمت میں شامل کر دے اور اگر اسے اپنے شہر میں لے آیا تو اسے کھانے اور نفع حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ وہ چیز کم قیمت ہو۔

مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے جو چیز دی جائے

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر کا ایک غلام بھاگ گیا تھا اور ایک گھوڑا تھا یہ دونوں مشرکوں کے ہتھے چڑھ گئے، پھر مال غنیمت میں مسلمانوں کے ہاتھ آ گئے تو انہوں نے تقسیم سے پہلے دونوں کو حضرت عبداللہ بن عمر کے سپرد کر دیا۔

یحییٰ نے امام مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ دشمن سے جو مسلمانوں کا مال دستیاب ہو وہ تقسیم سے پہلے اس کے مالک کی طرف لوٹا دیا جائے گا اور اگر تقسیم ہو چکا تو پھر نہیں لوٹایا جائے گا۔

جلد اول
marfat.com
Marfat.com

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ حَازَ الْمُشْرِكُونَ غُلَامَهُ، ثُمَّ غَنِمَهُ الْمُسْلِمُونَ. قَالَ مَالِكٌ: صَاحِبُهُ أَوْلَى بِهِ بِغَيْرِ ثَمَنٍ. وَلَا قِيمَةَ، وَلَا غُرْمَ، مَا لَمْ تُصِبْهُ الْمَقَاسِمُ فَإِنْ وَقَعَتْ فِيهِ الْمَقَاسِمُ فَإِنِّي أَرَى أَنْ يَكُونَ الْغُلَامُ لِسَيِّدِهِ بِالثَّمَنِ، إِنْ شَاءَ

قَالَ مَالِكٌ فِي أُمِّ وَلَدِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، حَازَهَا الْمُشْرِكُونَ، ثُمَّ غَنِمَهَا الْمُسْلِمُونَ. فَقُسِمَتْ فِي الْمَقَاسِمِ ثُمَّ عَرَفَهَا سَيِّدُهَا بَعْدَ الْقَسْمِ. إِنَّهَا لَا تُسْتَرَقُّ. وَأَرَى أَنْ يَفْدِيَهَا الْإِمَامُ لِسَيِّدِهَا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَعَلَى سَيِّدِهَا أَنْ يَفْتَدِيَهَا وَلَا يَدَعُهَا وَلَا أَرَى لِلَّذِي صَارَتْ لَهُ أَنْ يَسْتَرِقَّهَا. وَلَا يَسْتَحِلَّ فَرْجَهَا. وَإِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْحُرَّةِ. لِأَنَّ سَيِّدَهَا يُكَلَّفُ أَنْ يَفْتَدِيَهَا، إِذَا جُرِحَتْ فَهَذَا بِمَنْزِلَةِ ذَلِكَ. فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُسْلِمَ أُمَّ وَلَدِهِ تُسْتَرَقُّ، وَيُسْتَحَلُّ فَرْجُهَا.

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الرَّجُلِ يَخْرُجُ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ فِي الْمُفَادَاةِ، أَوْ فِي التِّجَارَةِ، فَيَشْتَرِي الْحُرَّ أَوِ الْعَبْدَ، أَوْ يُوهَبَانِ لَهُ. فَقَالَ: أَمَّا الْحُرُّ. فَإِنَّ مَا اشْتَرَاهُ بِهِ. دَيْنٌ عَلَيْهِ وَلَا يُسْتَرَقُّ. وَإِنْ كَانَ وُهِبَ لَهُ فَهُوَ حُرٌّ. وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ. إِلَّا أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ أَعْطَى فِيهِ شَيْئًا مُكَافَأَةً فَهُوَ دَيْنٌ عَلَى الْحُرِّ بِمَنْزِلَةِ مَا اشْتُرِيَ بِهِ. وَأَمَّا الْعَبْدُ، فَإِنَّ سَيِّدَهُ الْأَوَّلَ مُخَيَّرٌ فِيهِ. إِنْ شَاءَ أَنْ يَأْخُذَهُ، وَيَدْفَعَ إِلَى الَّذِي اشْتَرَاهُ ثَمَنَهُ، فَذَلِكَ لَهُ. وَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يُسْلِمَهُ أَسْلَمَهُ. وَإِنْ كَانَ وُهِبَ لَهُ فَسَيِّدُهُ الْأَوَّلُ أَحَقُّ بِهِ. وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ. إِلَّا أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ أَعْطَى فِيهِ شَيْئًا مُكَافَأَةً، فَيَكُونُ مَا أَعْطَى فِيهِ غُرْمًا عَلَى سَيِّدِهِ إِنْ أَحَبَّ أَنْ يَفْتَدِيَهُ.

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کے غلام کو مشرکین لے گئے، پھر مسلمانوں کو مالِ غنیمت میں ملا؟ امام مالک نے فرمایا کہ تقسیم سے پہلے مالک بغیر کسی معاوضہ قیمت یا تاوان کے اس کا زیادہ حقدار ہے اور اگر وہ تقسیم ہو چکا تو مالک اسے قیمت دے کر لے سکتا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ کسی مسلمان کی اُمِّ ولد کو مشرک لے جائیں پھر وہ غنیمت میں مسلمانوں کو ملے اور تقسیم ہو جائے۔ تقسیم کے بعد مالک اسے پہچان لے تو اسے لونڈی نہیں بنایا جائے گا اور امام اس کا فدیہ دے کر مالک کے حوالے کرے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو مالک فدیہ دے کر اُسے چھڑا لے اور جس کے حصّے میں آئی ہے وہ اسے لونڈی نہیں بنا سکتا اور نہ اس کی شرمگاہ اس کے لیے حلال ہے کیونکہ یہ آزاد عورت کی طرح ہے۔ اگر یہ کسی کو زخمی کرے تو اس کے مالک کو حکم دیا جائے گا کہ فدیہ دے کر اسے چھڑائے پس یہاں بھی یہی حکم ہوگا جس کے حصّے میں آئی اسے اختیار نہیں ہوگا کہ اسے لونڈی بنائے اور اس کی شرمگاہ کو

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو کفار کے ملک میں گیا مسلمانوں کو چھڑانے یا تجارت کی غرض سے۔ پس اس نے کسی آزاد یا غلام کو خریدا یا اسے ہبہ کیے گئے۔ فرمایا کہ آزاد کی قیمت تو اس پر قرض ہے اور اسے غلام نہیں بنایا جائے گا۔ اگر اسے ہبہ کیا گیا تو وہ آزاد ہے اور اس پر کچھ نہیں مگر یہ کہ اس کے بدلے میں کچھ خرچ کیا ہو تو وہ اس آزاد پر قرض ہوگا گویا یہ قیمتِ خرید کی طرح ہے اور غلام کے پہلے آقا کو اختیار رہے اگر چاہے تو قیمت دے کر خریدنے والے سے حاصل کر لے اور اگر اس کے پاس چھوڑنا چاہے تو چھوڑ دے اور اگر اسے ہبہ کیا گیا ہے تو پہلا آقا زیادہ حقدار ہے اور اس پر کچھ نہیں مگر یہ کہ اس کے بدلے میں اس شخص نے کچھ خرچ کیا ہو تو پہلا آقا اگر چاہے تو وہ دے کر حاصل کر لے یا نہ لے۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّلَبِ فِي النَّفَلِ

ہتھیار قتل کرنے والے کو دینا

۱۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، مَوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ؛ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ. فَلَمَّا الْتَقَيْنَا، كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ. قَالَ: فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. قَالَ فَاسْتَدَرْتُ لَهُ، حَتّٰى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَآءِهِ، فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ. فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ. ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ، فَأَرْسَلَنِي. قَالَ: فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ. فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ فَقَالَ: أَمْرُ اللّٰهِ. ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا، لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ، فَلَهُ سَلَبُهُ" قَالَ فَقُمْتُ، ثُمَّ قُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ. ثُمَّ قَالَ: "مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا، لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ، فَلَهُ سَلَبُهُ" قَالَ فَقُمْتُ، ثُمَّ قُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ. ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ، الثَّالِثَةَ. فَقُمْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟" قَالَ: فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: صَدَقَ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. وَسَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيْلِ عِنْدِي. فَأَرْضِهِ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَاهَاءَ اللّٰهِ. إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلٰى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللّٰهِ، يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "صَدَقَ. فَأَعْطِهِ إِيَّاهُ" فَأَعْطَانِيْهِ. فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَاشْتَرَيْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ. فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ حنین کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب ہماری مڈبھیڑ ہوئی تو مسلمانوں میں سراسیمگی پھیل گئی راوی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مشرک کو ایک مسلمان پہ غالب دیکھا میں نے پیچھے سے جا کر اس کی گردن پر تلوار کا وار کیا۔ اب وہ مجھ پہ ٹوٹ پڑا اور ایسا مجھے دبوچا کہ موت کا مزہ چکھا دیا پھر اچانک وہ مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا۔ پھر میں حضرت عمر سے ملا اور ان سے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ خدا کا حکم۔ پھر لوگ واپس لوٹ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی کو قتل کیا اور اس کے پاس ثبوت ہو تو مقتول کا سامان اسے ملے گا راوی کا بیان ہے کہ میں کھڑا ہوا اور دل میں کہا کہ میری گواہی کون دے گا لہٰذا بیٹھ گیا۔ پھر فرمایا کہ جس نے کسی کو قتل کیا ہو اور اس کے پاس ثبوت ہو تو مقتول کا سامان اسی کو ملے گا۔ میں کھڑا ہوا لیکن یہ کہہ کر بیٹھ گیا کہ میری گواہی کون دے گا۔ پھر آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا تو میں کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوقتادہ! کیا بات ہے؟ پس میں نے سارا واقعہ عرض کر دیا۔ تو ایک شخص نے کہا۔ یا رسول اللہ! یہ سچ کہہ رہے ہیں اور اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے۔ یا رسول اللہ! انہیں مجھ سے راضی کر دیجیے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایسا نہیں ہو گا کہ اللہ کا ایک شیر اللہ اور رسول کی طرف سے لڑے اور اس کا سامان تمہیں دے دیا جائے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سامان انہیں دے دو۔ پس اس نے مجھے دے دیا۔ پس میں نے زرہ بیچ کر بنو سلمہ میں ایک باغ خریدا اور یہ میرا پہلا مال ہے جو مجھے حالتِ اسلام میں حاصل ہوا۔

۱۹۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْقَاسِمِ

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ میں نے سنا ایک آدمی حضرت

marfat.com

Marfat.com

بْنِ مُحَمَّدٍ : اَنَّهٗ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْاَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْاَنْفَالِ ؛ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : اَلْفَرَسُ مِنَ النَّفَلِ وَالسَّلَبُ مِنَ النَّفَلِ. قَالَ ثُمَّ عَادَ الرَّجُلُ لِمَسْاَلَتِهٖ : فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، ذٰلِكَ اَيْضًا. ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ ، اَلْاَنْفَالُ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ مَا هِيَ ؟ قَالَ الْقَاسِمُ: فَلَمْ يَزَلْ يَسْاَلُهٗ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُحْرِجَهٗ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَتَدْرُوْنَ مَا مَثَلُ ذٰلِكَ ؟ مَثَلُ صَبِيْغٍ الَّذِيْ ضَرَبَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

قَالَ وَسُئِلَ مَالِكٌ عَمَّنْ قَتَلَ قَتِيْلًا مِنَ الْعَدُوِّ اَتَكُوْنُ لَهٗ سَلَبُهٗ بِغَيْرِ اِذْنِ الْاِمَامِ ؟ قَالَ لَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ بِغَيْرِ اِذْنِ الْاِمَامِ وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ مِنْ الْاِمَامِ الْاَعْلٰى وَسَبِ الْاِجْتِهَادِ. وَلَمْ يَبْلُغْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ " اِلَّا يَوْمَ حُنَيْنٍ.

ابن عباس سے انفال (مالِ غنیمت) کے بارے میں پوچھ رہا تھا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ گھوڑا غنیمت ہے، سامان غنیمت ہے اس نے پھر دوبارہ آکر یہی پوچھا تو حضرت ابن عباس نے وہی جواب دیا پھر اس آدمی نے کہا کہ میں اس انفال کے بارے میں پوچھتا ہوں جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے؟ قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ وہ برابر یہی پوچھتا رہا یہاں تک کہ وہ تنگ آگئے ہوں گے پھر حضرت ابن عباس نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کی مثال کیا ہے؟ اس کی مثال صبیغ جیسی ہے جس کو حضرت عمر نے پیٹا تھا۔

امام مالک سے اس کے بارے میں پوچھا گیا جس نے دشمن کو قتل کیا تو کیا امام کی اجازت کے بغیر وہ مقتول کا سامان لے سکتا ہے؟ امام مالک نے فرمایا کہ امام کی اجازت کے بغیر کسی کو کچھ لینے کا اختیار نہیں ہے اور ایسا حکم دینا بھی امام کے اپنے اجتہاد پر منحصر ہے اور مجھ تک یہ بات نہیں پہنچی کہ "جو کسی کو قتل کرے تو مقتول کا سامان اسی کو ملے گا" ایسا غزوۂ حنین کے سوا اور کسی موقع پر فرمایا ہو۔

بَابُ[1] مَا جَاءَ فِيْ اَعْطَاءِ النَّفَلِ مِنَ الْخُمُسِ

خمس سے امام کا نفلی عطیہ دینا

۲۰۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُعْطَوْنَ النَّفَلَ مِنَ الْخُمُسِ.

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ اِلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ

ابو الزناد سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب نے فرمایا: لوگوں کو خمس سے نفلی عطیات دیئے جاتے تھے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو کچھ میں نے اس بارے میں سنا یہ سب سے اچھی روایت ہے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ النَّفَلِ، هَلْ يَكُوْنُ فِيْ اَوَّلِ مَغْنَمٍ ؟ قَالَ: ذٰلِكَ عَلٰى وَجْهِ الْاِجْتِهَادِ مِنَ الْاِمَامِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ اَمْرٌ مَعْرُوْفٌ مَوْقُوْفٌ اِلَّا اجْتِهَادُ السُّلْطَانِ. وَلَمْ يَبْلُغْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ فِيْ مَغَازِيْهِ كُلِّهَا. وَقَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ نَفَّلَ فِيْ بَعْضِهَا يَوْمَ حُنَيْنٍ. وَاِنَّمَا ذٰلِكَ عَلٰى وَجْهِ الْاِجْتِهَادِ مِنَ الْاِمَامِ فِيْ اَوَّلِ مَغْنَمٍ وَفِيْمَنْ بَعْدَهٗ.

امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا غنیمت پہلے مال میں ہوتی ہے؟ فرمایا کہ یہ امام کے اجتہاد پر موقوف ہے اور اس میں ہمارے نزدیک امام کے اجتہاد کے سوا کوئی مقررہ قانون موجود نہیں ہے اور ہم تک ایسی کوئی بات نہیں پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے غزوات میں غنیمت کا کوئی قانون متعین فرمایا ہو سوائے غزوۂ حنین کے اور یہ بھی امام کے اجتہاد پر منحصر ہے کہ وہ پہلے مالِ غنیمت سے کسی کو دے یا بعد والے سے۔

ف۔ مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ امام کے لیے مخصوص ہے۔ باقی چار حصے مجاہدین میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔ تقسیم سے پہلے مال

marfat.com
Marfat.com

باب ۱۲ اَلْقَسْمُ لِلْخَيْلِ فِي الْغَزْوِ

۲۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ ؛ اَنَّهُ قَالَ : بَلَغَنِي اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يَقُولُ : لِلْفَرَسِ سَهْمَانِ . وَ لِلرَّجُلِ سَهْمٌ .

قَالَ مَالِكٌ وَلَمْ اَزَلْ اَسْمَعُ ذٰلِكَ .

وَسُئِلَ مَالِكٌ ، عَنْ رَجُلٍ يَحْضُرُ بِاَفْرَاسٍ كَثِيرَةٍ ، فَهَلْ يُقْسَمُ لَهَا كُلِّهَا ؟ فَقَالَ : لَمْ اَسْمَعْ بِذٰلِكَ . وَلَا اَرٰى اَنْ يُقْسَمَ اِلَّا لِفَرَسٍ وَاحِدٍ . الَّذِي يُقَاتِلُ عَلَيْهِ .

قَالَ مَالِكٌ : لَا اَرَى الْبَرَاذِينَ وَالْهُجُنَ اِلَّا مِنَ الْخَيْلِ . لِاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ فِي كِتَابِهِ ۔ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۔ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ ۔ وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ ۔ فَاَنَا اَرَى الْبَرَاذِينَ وَالْهُجُنَ مِنَ الْخَيْلِ ، اِذَا اَجَازَهَا الْوَالِي . وَقَدْ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَسُئِلَ عَنِ الْبَرَاذِينِ ، هَلْ فِيهَا مِنْ صَدَقَةٍ ؟ فَقَالَ : وَهَلْ فِي الْخَيْلِ مِنْ صَدَقَةٍ ؟

جہاد میں گھوڑے کا حصہ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر بن عبد العزیز فرمایا کرتے کہ گھوڑے کے دو حصے ہیں اور آدمی کا ایک حصہ ہے۔ ف

امام مالک نے فرمایا کہ میں ہمیشہ سے یہی سنتا آیا ہوں۔

امام مالک سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو بہت سے گھوڑے لے کر شامل ہوا تو کیا اس کو سب گھوڑوں کا حصہ ملے گا؟ فرمایا کہ میں نے ایسا نہیں سنا بلکہ میرے خیال میں اسے صرف ایک گھوڑے کا حصہ ملے گا جس پر سوار ہو کر لڑتا رہا۔

امام مالک نے فرمایا کہ ترکی اور ہجن گھوڑے بھی گھوڑوں میں شمار ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: "اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے" (۱۶ : ۸) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "اور ان کے لیے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ سکو کہ ان سے ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ" (۸ : ۶۰) تو میں ترکی اور ہجن گھوڑوں کو گھوڑوں میں شمار کرتا ہوں جبکہ حاکم انہیں قبول کرلے۔ سعید بن مسیب سے جب ترکی گھوڑوں میں زکوٰۃ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: کیا ان میں زکوٰۃ ہے؟ کیا گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ ہوتی ہے۔

باب ۱۳ مَا جَاءَ فِي الْغُلُولِ

۲۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَدَرَ مِنْ حُنَيْنٍ وَهُوَ يُرِيدُ

مال غنیمت سے کچھ چھپا لینا

عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حنین سے واپس لوٹے اور جعرانہ کا ارادہ تھا تو لوگ سوال کرنے لگے یہاں تک کہ آپ کی اونٹنی ایک درخت کے نزدیک چلی گئی اور اور اس کے

حاشیہ صفحہ گزشتہ

غنیمت سے چوری چھپے کسی چیز کا لینا خیانت شمار ہوتی ہے اور احادیث مطہرہ میں اس پر تہدید آئی ہے۔ امام اپنے پانچویں حصے میں سے کسی کو کچھ دے تو اسے نفل کہتے ہیں۔ خمس سے کسی کو کچھ دینا یا نہ دینا یہ امام کی مرضی اور تقاضائے مصلحت پر موقوف ہے۔ دوسرے کو اس پر اعتراض کا حق نہیں پہنچتا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

ف۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا مذہب یہ ہے کہ غنیمت سے پیدل کا ایک حصہ اور سوار کے تین حصے ہیں ایک اس کا اپنا اور دو حصے گھوڑے کے۔ امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک سوار کے دو حصے ہیں جیسا کہ حضرت علی، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

الْجِعِرَّانَةَ، سَأَلَهُ النَّاسُ، حَتّٰى دَنَتْ بِهِ نَاقَتُهُ مِنْ شَجَرَةٍ، فَتَشَبَّكَتْ بِرِدَائِهِ، حَتّٰى نَزَعَتْهُ عَنْ ظَهْرِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "رُدُّوا عَلَيَّ رِدَائِي. أَتَخَافُوْنَ أَنْ لَا أَقْسِمَ بَيْنَكُمْ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مِثْلَ سَمُرِ تِهَامَةَ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ. ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا، وَلَا جَبَانًا، وَلَا كَذَّابًا" فَلَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي النَّاسِ، فَقَالَ: "أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ. فَإِنَّ الْغُلُولَ عَارٌ، وَنَارٌ، وَشَنَارٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" قَالَ، ثُمَّ تَنَاوَلَ مِنَ الْأَرْضِ وَبَرَةً مِنْ بَعِيرٍ، أَوْ شَيْئًا. ثُمَّ قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا لِي مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ، وَلَا مِثْلَ هٰذِهِ، إِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ".

۲۳۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ يَوْمَ حُنَيْنٍ. وَأَنَّهُمْ ذَكَرُوهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَزَعَمَ زَيْدٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ" فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ النَّاسِ لِذٰلِكَ. فَزَعَمَ زَيْدٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ" قَالَ فَفَتَحْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزَاتٍ مِنْ خَرَزِ يَهُودَ، مَا تُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ.

۲۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ الْكِنَانِيِّ: أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى النَّاسَ فِي قَبَائِلِهِمْ يَدْعُوهُمْ. وَأَنَّهُ تَرَكَ قَبِيلَةً مِنَ الْقَبَائِلِ قَالَ، وَإِنَّ الْقَبِيلَةَ وَجَدُوا فِي بُرْدَعَةِ رَجُلٍ مِنْهُمْ عِقْدَ جَزْعٍ، غُلُولًا. فَأَتَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کانٹے چادر مبارک میں ایسے الجھے کہ وہ پشت مبارک سے ہٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری چادر تو لا دو۔ کیا تمہیں اس بات کا خوف ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مجھے مال عطا فرمائے گا تو میں تمہارے درمیان تقسیم نہیں کروں گا؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر اللہ تعالیٰ مجھے اتنے اونٹ مرحمت فرمائے جتنی وادی تہامہ کی کنکریاں ہیں پھر بھی میں تمہارے درمیان تقسیم کر دوں گا اور تم مجھے بخیل، بزدل اور جھوٹا نہیں پاؤ گے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سواری سے اترے تو لوگوں میں کھڑے ہو کر فرمایا: اگر کسی نے دھاگا یا سوئی بھی لے لی ہو تو لے آؤ کیونکہ بد دیانتی باعث شرم اور موجب جہنم ہے۔ ایسا کرنا قیامت میں عیب شمار ہوگا۔ پھر آپ نے زمین سے اونٹ یا کسی اور جانور کا بال اٹھا کر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جو مال اللہ تعالیٰ تمہیں لڑے بھڑے بغیر عطا فرماتا ہے اس میں سے خمس کے علاوہ میرا اتنا بھی حصہ نہیں ہے اور وہ پانچواں حصہ بھی میں تم پر ہی لٹا دیتا ہوں۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ حنین سے لوٹتے ہوئے ایک آدمی کا انتقال ہو گیا اور لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو حضرت زید کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ اس پر لوگوں کے چہروں کا رنگ بدل گیا۔ حضرت زید کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے ساتھی نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے اس کے سامان کو کھولا تو ہم نے اس میں یہودیوں کے چند منکے پائے جن کی مالیت دو درہم ہو گی۔

عبد اللہ بن مغیرہ بن ابو بردہ کنانی کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مختلف قبائل کے لوگوں کے پاس دعا کرنے کے لیے تشریف لے گئے لیکن ایک قبیلے والوں کے پاس تشریف نہ لے گئے اور فرمایا کہ اس قبیلے کے ایک آدمی کے بستر تلے سے عقیق کا ایک ہار برآمد ہوا تھا جو بد دیانتی سے رکھا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے

marfat.com
Marfat.com

فَكَبَّرَ عَلَيْهِمْ، كَمَا يُكَبِّرُ عَلَى الْمَيِّتِ.

۲۵۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ سَالِمٍ مَوْلَى بْنِ مُطِيْعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا وَرِقًا، إِلَّا الْأَمْوَالَ، وَالثِّيَابَ وَالْمَتَاعَ. قَالَ، فَأَهْدَى رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا أَسْوَدَ، يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي الْقُرَى. حَتَّى إِذَا كُنَّا بِوَادِي الْقُرَى، بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ. فَأَصَابَهُ فَقَتَلَهُ. فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَلَّا. وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ أَخَذَ يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ، لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا" قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ النَّاسُ ذٰلِكَ، جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "شِرَاكٌ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ"

۲۶۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا أُلْقِيَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبُ. وَلَا فَشَا الزِّنَا فِيْ قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ. وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ. وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ الْحَقِّ إِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ. وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْعَدُوَّ.

پاس تشریف لے گئے اور اس طرح تکبیر کہی جیسے مُردے پر کہتے ہیں۔ ف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی جانب نکلے تھے۔ ہمیں غنیمت میں سونا چاندی حاصل نہیں ہوا بلکہ باغات کپڑے اور دیگر سامان ملا تھا۔ پس رفاعہ بن زید نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک سیاہ غلام تحفے کے طور پر دیا جس کو مدعم کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وادی قریٰ کی جانب روانہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب وادی القریٰ میں جا پہنچے تو مدعم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پالان کو درست کرنے لگا۔ اچانک ایک بے نشانہ تیر اسے آ لگا اور وہ جان بحق ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کہ اسے جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، خیبر کے مال غنیمت سے اس نے جو کمبل لیا تھا وہ اسے تقسیم میں نہیں ملا تھا وہ آگ بن کر اس پر بھڑک رہا ہے۔ جب لوگوں نے یہ بات سُنی تو ایک آدمی جوتے کا ایک تسمہ یا دو تسمے لے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تسمہ یا تسمے بھی آگ میں تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو قوم مالِ غنیمت سے چوری کرتی ہے اس کے دلوں میں رعب ڈال دیا جاتا ہے اور جس قوم میں زنا پھیل جاتا ہے اس میں اموات کی کثرت ہو جاتی ہے اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے اس کا رزق منقطع ہو جاتا ہے اور جو قوم انصاف نہیں کرتی اس میں خونریزی پھیل جاتی ہے اور جو قوم عہد شکنی کرتی ہے اس پر دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔

ف۔ معلوم ہوا کہ جو لوگ خیانت کریں یا خلافِ شرع کاموں کا ارتکاب کرتے رہیں اور سمجھانے والوں کی فہمائش پر کان نہ دھریں، اثر نہ لیں اور بے راہ روی پر قائم رہیں وہ اپنے آپ کو خواہ کتنا ہی عقلمند کیوں نہ شمار کریں اور دوسرے لوگ انہیں دانا و بینا ہی کیوں نہ کہیں لیکن حقیقت میں وہ زندہ نہیں بلکہ مُردوں جیسے ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

بَابُ الشُّهَدَاءُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

راہِ خدا میں شہادت پانا

۲۷ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَأُقْتَلُ. ثُمَّ أُحْيَا فَأُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا فَأُقْتَلُ". فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ ثَلَاثًا: أَشْهَدُ بِاللّٰهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں لڑوں اور قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ ہو کر لڑوں اور قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ ہو کر لڑوں اور قتل کیا جاؤں۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ نے تین مرتبہ ایسا فرمایا۔

۲۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَضْحَكُ اللّٰهُ إِلَى رَجُلَيْنِ: يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ. كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ. يُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ. ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ، فَيُقَاتِلُ فَيُسْتَشْهَدُ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخص ایسے ہوں گے کہ جن پر اللہ تعالیٰ ہنسے گا (اپنی شان کے مطابق) ان میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا۔ وہ کافر لیکن دونوں جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک نے راہِ خدا میں جہاد کیا اور قتل ہوا۔ پھر قاتل نے اللہ سے توبہ کی، جہاد کیا اور شہادت پائی۔

۲۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا، اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ، وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے نہیں ہوتا کوئی اللہ کی راہ میں زخمی اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے مگر وہ قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہتا ہوگا۔ اس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

۳۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَتْلِي بِيَدِ رَجُلٍ صَلَّى لَكَ سَجْدَةً وَاحِدَةً. يُحَاجُّنِي بِهَا عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا کیا کرتے کہ اے اللہ! مجھے اس شخص کے ہاتھوں قتل نہ کرانا جس نے تجھے ایک بھی سجدہ کیا ہو ورنہ قیامت کے روز اس کی وجہ سے تیرے ساتھ جھگڑے گا۔

۳۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، مُقْبِلًا غَيْرَ

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اگر میں صبر کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اللہ کی راہ میں لڑتا ہوا قتل کیا جاؤں اور دشمن کے مقابلے سے پیٹھ نہ پھیری ہو تو کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف فرما دے گا

marfat.com
Marfat.com

مُنَابِرٍ، أَيُكَفِّرُ اللهُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَمْ" فَلَمَّا أَدْبَرَ الرَّجُلُ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ أَمَرَ بِهِ فَنُوْدِيَ لَهُ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَيْفَ قُلْتَ؟" فَاعَادَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ. إِلَّا الدِّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ لِيْ جِبْرِيْلُ"

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ جب وہ چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلایا یا حکم دیا اور اسے بلایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے اپنی بات دہرا دی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ قرض معاف نہ ہوگا کیونکہ مجھے جبرئیل نے بتایا ہے۔

۳۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِشُهَدَاءِ أُحُدٍ "هٰؤُلَاءِ أَشْهَدُ عَلَيْهِمْ" فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ: أَلَسْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ بِإِخْوَانِهِمْ أَسْلَمْنَا كَمَا أَسْلَمُوْا. وَجَاهَدْنَا كَمَا جَاهَدُوْا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَلٰى وَلٰكِنْ لَا أَدْرِيْ مَا تُحْدِثُوْنَ بَعْدِيْ" فَبَكَى أَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ بَكٰى. ثُمَّ قَالَ: أَئِنَّا لَكَائِنُوْنَ بَعْدَكَ؟

ابو النضر کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد کے متعلق فرمایا کہ ان کا گواہ میں ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا ہم ان کے بھائی نہیں ہیں؟ ہم بھی اسی طرح اسلام لائے جیسے وہ ہم نے بھی اسی طرح جہاد کیا جیسے انہوں نے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں لیکن مجھے نہیں معلوم کہ میرے بعد تم کیا کرو گے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رو پڑے، پھر روئے اور عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم آپ کے بعد زندہ رہیں گے؟

۳۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا. وَقَبْرٌ يُحْفَرُ بِالْمَدِيْنَةِ فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ، فَقَالَ: بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بِئْسَ مَا قُلْتَ" فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّيْ لَمْ أُرِدْ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ. إِنَّمَا أَرَدْتُ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا مِثْلَ لِلْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ. مَا عَلَى الْأَرْضِ بُقْعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَكُوْنَ قَبْرٌ بِهَا مِنْهَا" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور مدینہ منورہ میں ایک قبر کھودی جا رہی تھی ایک آدمی نے قبر میں جھانک کر کہا کہ یہ مومن کے لیے بری جگہ ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے بری بات کہی وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری یہ مراد نہیں بلکہ میرا مقصد یہ تھا کہ راہِ خدا میں شہادت پاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راہِ خدا میں قتل ہونے کی تو بات ہی کیا ہے لیکن دنیا بھر میں زمین کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں جو مجھے اپنی قبر کے لیے مدینہ منورہ سے زیادہ پسند ہو۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔

باب ۱۵ مَا تَكُوْنُ فِيْهِ الشَّهَادَةُ

شہادت کی آرزو

۳۴۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں دعا کیا کرتے: اے اللہ! میں تجھ سے تیری راہ میں شہادت

marfat.com
Marfat.com

أَسْأَلُكَ شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ. وَوَفَاةً بِبَلَدِ رَسُولِكَ.

اور تیرے رسول کے شہر میں وفات مانگتا ہوں۔

٣٥ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: كَرَمُ الْمُؤْمِنِ تَقْوَاهُ. وَدِينُهُ حَسَبُهُ. وَمُرُوءَتُهُ خُلُقُهُ. وَالْجُرْأَةُ وَالْجُبْنُ غَرَائِزُ يَضَعُهَا اللَّهُ حَيْثُ شَاءَ. فَالْجَبَانُ يَفِرُّ عَنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ وَالْجَرِيءُ يُقَاتِلُ عَمَّا لَا يَوْجُبُ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ. وَالْقَتْلُ حَتْفٌ مِنَ الْحُتُوفِ. وَالشَّهِيدُ مَنِ احْتَسَبَ نَفْسَهُ عَلَى اللَّهِ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ مومن کی عزت تقویٰ سے ہے، دین اس کا حسب و نسب ہے، مروت اس کا خلق ہے، بہادری اور بزدلی ایسی خصلتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ جہاں چاہے رکھے۔ بزدل اپنے والدین کو بھی چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اور بہادر اس سے بھی لڑتا ہے جس کے متعلق علم ہو کہ گھر نہیں لوٹنے دے گا اور لڑائی بھی ایک موت ہے اور شہید وہ ہے جو اپنی جان اللہ کے سپرد کر دے۔

باب ١٦ الْعَمَلُ فِي غُسْلِ الشَّهِيدِ

شہید کے غسل کا بیان

٣٦ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غُسِّلَ وَكُفِّنَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ. وَكَانَ شَهِيدًا. يَرْحَمُهُ اللَّهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر غسل و کفن دیئے گئے اور ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی حالانکہ وہ شہید تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

٣٧ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ أَهْلِ الْعِلْمِ: إِنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ: الشُّهَدَاءُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يُغَسَّلُونَ، وَلَا يُصَلَّى عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ، وَإِنَّهُمْ يُدْفَنُونَ فِي الثِّيَابِ الَّتِي قُتِلُوا فِيهَا.

امام مالک کو اہلِ علم حضرات سے یہ بات پہنچی کہ وہ فرمایا کرتے:۔ اللہ کی راہ میں شہید ہونے والوں کو نہ غسل دیا جائے اور نہ ان میں سے کسی پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور وہ ان کپڑوں میں ہی دفن کیے جاتے ہیں جن میں شہادت پائی ہو۔

قَالَ مَالِكٌ: وَتِلْكَ السُّنَّةُ فِينَا لِمَنْ قُتِلَ فِي الْمُعْتَرَكِ، فَلَمْ يُدْرَكْ حَتَّى مَاتَ.

قَالَ: وَأَمَّا مَنْ حُمِلَ مِنْهُمْ فَعَاشَ مَا شَاءَ اللَّهُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَإِنَّهُ يُغَسَّلُ وَيُصَلَّى عَلَيْهِ. كَمَا عُمِلَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ طریقہ ان شہداء کے بارے میں ہے جنہیں میدانِ کارزار میں مُردہ پایا جائے۔

فرمایا کہ جس کو میدان سے اٹھا کر لایا گیا پھر وہ زندہ رہا جتنی دیر اللہ نے چاہا تو اس کو غسل دیا جائے گا اور اس پر نماز پڑھی جائے گی جیسا کہ حضرت عمر کے ساتھ کیا گیا۔

باب ١٧ مَا يُكْرَهُ مِنَ الشَّيْءِ يُجْعَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

راہِ خدا میں دھوکا دینا بُرا ہے

٣٨ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَحْمِلُ فِي الْعَامِ الْوَاحِدِ عَلَى أَرْبَعِينَ أَلْفَ بَعِيرٍ. يَحْمِلُ الرَّجُلَ إِلَى الشَّامِ عَلَى بَعِيرٍ وَيَحْمِلُ الرَّجُلَيْنِ إِلَى الْعِرَاقِ عَلَى بَعِيرٍ. فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَقَالَ: احْمِلْنِي وَسَلِيمًا. فَقَالَ لَهُ:

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سالانہ چالیس ہزار اونٹ سواری کے لیے دیتے۔ شام کی طرف جانے والے ہر آدمی کو ایک اونٹ اور عراق کی طرف جانے والے دو آدمیوں کو ایک اونٹ۔ ایک عراقی آکر عرض گزار ہوا کہ مجھے اور سلیم کو ایک اونٹ دے دیجیے۔ حضرت عمر نے اس سے فرمایا میں

marfat.com
Marfat.com

عُمَرُ بْنَ الْخَطَّابِ، نَشَدْتُكَ اللّٰهَ! أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ؟ قَالَ لَهُ: نَعَمْ.

تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم نے رسول اللہ سے تمہاری مراد مشک ہے؟ اس نے کہا ہاں۔

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الْجِهَادِ

جہاد کی ترغیب کا بیان

۳۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ، يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ، فَتُطْعِمُهُ. وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ. فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَأَطْعَمَتْهُ. وَجَعَلَتْ تَفْلِي فِي رَأْسِهِ. فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ. قَالَتْ فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي. عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ. مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ. أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ" (لِإِسْحَاقَ) قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا. ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ. ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ. قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا يُضْحِكُكَ؟ قَالَ: "نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي. عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ. أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ" كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى. قَالَتْ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. فَقَالَ: "أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ". قَالَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ. فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ. فَهَلَكَتْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قباء کی طرف جاتے تو حضرت اُمِّ حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جاتے اور وہ آپ کو کھانا کھلاتیں جو حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے کھانا کھلایا اور آپ کے گیسوئے مبارک درست کرنے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ فرمایا کہ مجھے امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اس سمندر کی پیٹھ پر سوار ہیں جیسے بادشاہ تخت پر یا بادشاہوں کی طرح جو تختوں پر ہوں۔ وہ فرماتی ہیں میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! دعا کیجیے اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شامل فرمالے آپ نے ان کے لیے دعا کی اور پھر سر مبارک رکھ کر سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! آپ کس بات پر ہنسے؟ فرمایا کہ مجھے میری اُمت کے کچھ غازی دکھائے گئے جو ایسے بیٹھے ہیں جیسے بادشاہ تخت پر۔ یہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شامل فرمالے۔ فرمایا کہ تم پہلی جماعت میں ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ کے زمانہ میں انہوں نے سمندری سفر کیا اور جب سمندر سے نکلیں تو اپنی سواری سے گر کر جاں بحق ہو گئیں۔

۴۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي، لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا أَتَخَلَّفَ عَنْ سَرِيَّةٍ تَخْرُجُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میری اُمت پر گراں نہ گزرتا تو میں پسند کرتا کہ اللہ کی راہ میں کسی سریہ کے نکلتے وقت پیچھے نہ رہتا لیکن نہ میرے پاس اتنی سواریاں ہیں کہ تمام لوگوں کو سوار کر سکوں

marfat.com
Marfat.com

فِي سَبِيلِ اللهِ. وَلَكِنِّي لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ، وَلَا يَجِدُونَ مَا يَتَحَمَّلُونَ عَلَيْهِ، فَيَخْرُجُونَ وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا بَعْدِي. فَوَدِدْتُ أَنِّي أُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا فَأُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْيَا فَأُقْتَلُ.

اور نہ جہاد کرنے کے لیے انہیں اتنی سواریاں میسر ہیں اور یہ بھی اُن پر گراں گزرتا اگر میں انہیں چھوڑ کر چلا جاتا اور نہ میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں لڑوں اور قتل کیا جاؤں پھر جلایا جاؤں اور قتل کیا جاؤں، پھر جلایا جاؤں اور قتل کیا جاؤں۔

۴۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ". فَقَالَ رَجُلٌ، أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ. فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَطُوفُ بَيْنَ الْقَتْلَى. فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ. مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: بَعَثَنِي إِلَيْكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِآتِيَهُ بِخَبَرِكَ. قَالَ: فَاذْهَبْ إِلَيْهِ فَاقْرَأْهُ مِنِّي السَّلَامَ. وَأَخْبِرْهُ أَنِّي قَدْ طُعِنْتُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ طَعْنَةً. وَأَنِّي قَدْ أُنْفِذَتْ مَقَاتِلِي. وَأَخْبِرْ قَوْمَكَ أَنَّهُ لَا عُذْرَ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ، إِنْ قُتِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَاحِدٌ مِنْهُمْ حَيٌّ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے روز فرمایا کہ کون ہے جو مجھے سعد بن ربیع انصاری کی خبر لا کر دے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں پس وہ گیا اور لاشوں میں پھرتا رہا۔ حضرت سعد بن ربیع نے اس سے کہا: کیا بات ہے؟ وہ آدمی کہنے لگا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کی خبر لانے کے لیے بھیجا ہے فرمایا کہ جا کر حضور کی خدمت میں میرا سلام عرض کرنا اور بتانا کہ مجھے برچھی کے بارہ زخم آئے جو کاری ہیں اور اپنی قوم کو یہ بتا دینا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور تمہارا کوئی عذر قابلِ قبول نہ ہوگا اگر تمہارا ایک آدمی بھی زندہ رہا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہید کر دیئے گئے۔ ق

۴۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغَّبَ فِي الْجِهَادِ، وَذَكَرَ الْجَنَّةَ. وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْكُلُ تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ. فَقَالَ: إِنِّي لَحَرِيصٌ عَلَى الدُّنْيَا إِنْ جَلَسْتُ حَتَّى أَفْرُغَ مِنْهُنَّ. فَرَمَى مَا فِي يَدِهِ. وَحَمَلَ بِسَيْفِهِ، فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاد کی رغبت دلائی اور جنت کا ذکر فرمایا۔ اس وقت ایک انصاری ہاتھ میں لے کر کھجوریں کھا رہا تھا فرمایا کہ اگر میں ان سے فارغ ہونے تک بیٹھا رہا تو گویا دنیا کا لالچ کیا۔ پس ہاتھ کی کھجوریں پھینک دیں، تلوار سنبھالی، لڑے اور جامِ شہادت نوش کر گئے۔ ف

ف۔ شمعِ رسالت کو اپنے پروانوں سے اتنا پیار کہ حضرت سعد بن ربیع کا حال معلوم کرنے کے لیے حضرت ابی بن کعب کو بھیجا۔ پروانے اس درجہ فنا فی الرسول ہیں کہ دم واپسیں جبکہ زخموں سے نڈھال ہو کر عازمِ جنت ہو رہے ہیں لیکن قوم کے نام پیغام بھیجتے ہیں کہ اگر تمہارا ایک فرد بھی زندہ رہے اور اس کی موجودگی میں حبیبِ خدا کو کوئی ٹھیس پہنچ گئی تو بارگاہِ خداوندی میں تمہارا کوئی عذر قابلِ قبول نہ ہوگا۔ سبحان اللہ! یہ ہیں شمعِ رسالت پر ایمان لانے والے اور یہ ہیں دنیا کو ایمان کی حقیقت بتانے والے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ف۔ سبحان اللہ! آخرت پر یقین ہو تو ایسا ہو کہ میدانِ کارزار میں مصروفِ جہاد ہیں۔ بھوک نے مجبور کیا تو ایک صحابی ذرا فرصت ملتے ہی چند کھجوریں ہاتھ میں لے کر کھانے لگے۔ زبانِ رسالت سے جنت کا ذکر سنتے ہیں تو فوراً دل میں خیال آتا ہے کہ جو کام میں کر رہا ہوں یہ تو

marfat.com
Marfat.com

۴۳۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ؛ اَنَّهٗ قَالَ: اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ: فَغَزْوٌ تُنْفَقُ فِيْهِ الْكَرِيْمَةُ، وَيُيَاسَرُ فِيْهِ الشَّرِيْكُ، وَيُطَاعُ فِيْهِ ذُو الْاَمْرِ، وَيُجْتَنَبُ فِيْهِ الْفَسَادُ. فَذٰلِكَ الْغَزْوُ خَيْرٌ كُلُّهٗ. وَغَزْوٌ لَا تُنْفَقُ فِيْهِ الْكَرِيْمَةُ، وَلَا يُيَاسَرُ فِيْهِ الشَّرِيْكُ، وَلَا يُطَاعُ فِيْهِ ذُو الْاَمْرِ، وَلَا يُجْتَنَبُ فِيْهِ الْفَسَادُ. فَذٰلِكَ الْغَزْوُ لَا يَرْجِعُ صَاحِبُهٗ كَفَافًا.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جہاد دو قسم کا ہے۔ ایک جہاد وہ جس پر اچھا مال خرچ کیا جائے، ساتھی کی مدد کی جائے، امیر لشکر کی اطاعت کی جائے اور فساد سے اجتناب کیا جائے تو یہ جہاد سارا ہی بہتر ہے اور دوسرا جہاد وہ جس میں اچھا مال خرچ نہ کیا جائے، ساتھی کی مدد نہ کی جائے، امیر لشکر کی اطاعت نہ کی جائے اور فساد سے نہ بچا جائے تو ایسے جہاد میں جس طرح آدمی گیا تھا اسی طرح لوٹ آنا بھی مشکل ہے۔

بَابُ ۱۹ مَا جَاءَ فِي الْخَيْلِ وَالْمُسَابَقَةِ بَيْنَهَا، وَالنَّفَقَةِ فِي الْغَزْوِ

باب ۱۹ گھوڑوں، گھڑدوڑ اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کا بیان

۴۴۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بھلائی قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں سے وابستہ ہے۔

۴۵۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ قَدْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَنْيَاءِ. وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ. وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ. وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ مِمَّنْ سَابَقَ بِهَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تیار کردہ گھوڑوں کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حفیار سے ثنیۃ الوداع تک دوڑ کروائی اور جنہیں تیار نہیں کیا گیا تھا ان کی ثنیۃ الوداع سے بنی زریق کی مسجد تک دوڑ کروائی گئی اور حضرت عبداللہ بن عمر نے بھی اس میں حصہ لیا تھا۔

۴۶۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ؛ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: لَيْسَ بِرِهَانِ الْخَيْلِ

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کو فرماتے سنا کہ گھڑدوڑ کی شرط میں کوئی حرج نہیں جبکہ تیسرا آدمی فیصلے کے لیے رکھ لیا

حاشیہ صفحہ گزشتہ

میرے اور جنت کے درمیان میں حائل ہے اور اس وقت تک حائل رہے گا جب تک میں اس میں مصروف رہوں گا۔ فوراً کھجوریں پھینک کر معرکہ آرا ہو گئے اور تھوڑی ہی دیر میں جامِ شہادت سے اپنی پیاس بجھا کر دلی مراد پا گئے جب مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر یہ جاں فروشی اور آرام و راحت سے وہ دست برداری رہی تو کامیابی دنیا کے ہر میدان میں ان کے قدم چومتی رہی اور اب جبکہ معاملہ برعکس ہو گیا تو نتیجہ بھی اس کے برعکس برآمد نہ ہو تو اور کیا ہو؟ شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال مرحوم بھی تو یہی فرما گئے ہیں۔

ہیں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیرِ امم کیا ہے
شمشیر و سناں اوّل طاؤس و رباب آخر

marfat.com
Marfat.com

بَاسٌ، إِذَا دَخَلَ فِيهَا مُحَلِّلٌ. فَإِنْ سَبَقَ أَخَذَ السَّبَقَ وَإِنْ سُبِقَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

جائے۔ اگر ایک آدمی آگے نکل جائے تو انعام حاصل کرلے اور اگر پیچھے رہ جائے تو اسے کچھ دینا نہ پڑے۔

۴۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُئِيَ وَهُوَ يَمْسَحُ وَجْهَ فَرَسِهِ بِرِدَائِهِ. فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: "إِنِّي عُوتِبْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْخَيْلِ".

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا گیا کہ اپنے گھوڑے کا منہ اپنی چادر سے صاف فرما رہے تھے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا: رات مجھ پر گھوڑے کے متعلق عتاب فرمایا گیا۔

۴۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ، أَتَاهَا لَيْلًا. وَكَانَ إِذَا أَتَى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ حَتَّى يُصْبِحَ. فَخَرَجَتْ يَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ، وَاللَّهِ. مُحَمَّدٌ، وَالْخَمِيسُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اللَّهُ أَكْبَرُ. خَرِبَتْ خَيْبَرُ. إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر کی جانب روانہ ہوئے اور رات کے وقت پہنچے اور آپ جب کسی قوم کے پاس رات میں پہنچتے تو صبح ہونے تک جنگ شروع نہ کرتے چنانچہ یہودی اپنی کسیاں اور زنبیلیں لے کر نکلے۔ جب انہوں نے دیکھا تو کہنے لگے: محمد خدا کی قسم محمد اور فوج۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکبیر کہتے ہوئے فرمایا: ہم جب کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے گئے لوگوں کے برے دن آجاتے ہیں۔

۴۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ. فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ. وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ. وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ". فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ. مَا عَلَى مَنْ يُدْعَى مِنْ هَذِهِ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ. فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ "نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرے تو جنت سے آواز دی جاتی ہے کہ اے اللہ کے بندے! بھلائی یہ ہے۔ جو نمازی ہوگا اسے باب الصلوٰۃ سے بلایا جائے گا جو مجاہد ہوگا اسے باب الجہاد سے بلایا جائے گا، جو خیرات زیادہ کرے گا اسے باب الصدقہ سے بلایا جائے گا اور روزے رکھنے والے کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق عرض کرتے ہوئے کہ یا رسول اللہ! جو ان دروازوں سے بلایا گیا اسے پھر کیا پروا۔ کیا کوئی ایسا بھی ہے جس کو تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ فرمایا ہاں امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو۔ (یعنی تمہیں جنت کے ہر ایک دروازے سے بلایا جائے گا)۔

بَابُ إِحْرَازِ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ أَرْضَهُ

ذمیوں میں سے مسلمان ہوجانے والے کی زمین کا بیان

سُئِلَ مَالِكٌ: عَنْ إِمَامٍ قَبِلَ الْجِزْيَةَ مِنْ قَوْمٍ

امام مالک سے پوچھا گیا کہ امام نے ایک قوم پر جزیہ مقرر کیا

marfat.com
Marfat.com

فَكَانُوا يُعْطُونَهَا. أَرَأَيْتَ، مَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ أَتَكُونُ لَهُ أَرْضُهُ، أَوْ تَكُونُ لِلْمُسْلِمِينَ، وَيَكُونُ لَهُمْ مَالُهُ؟ فَقَالَ مَالِكٌ: ذٰلِكَ يَخْتَلِفُ. أَمَّا أَهْلُ الصُّلْحِ، فَإِنَّ مَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ فَهُوَ أَحَقُّ بِأَرْضِهِ وَمَالِهِ. وَأَمَّا أَهْلُ الْعَنْوَةِ الَّذِينَ أُخِذُوا عَنْوَةً. فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ فَإِنَّ أَرْضَهُ وَمَالَهُ لِلْمُسْلِمِينَ. لِأَنَّ أَهْلَ الْعَنْوَةِ قَدْ غُلِبُوا عَلَى بِلَادِهِمْ وَصَارَتْ فَيْئًا لِلْمُسْلِمِينَ. وَأَمَّا أَهْلُ الصُّلْحِ، فَإِنَّهُمْ قَامُوا عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ حَتَّى صَالَحُوا عَلَيْهَا فَلَيْسَ عَلَيْهِمْ إِلَّا مَا صَالَحُوا عَلَيْهِ.

ان میں سے ایک آدمی مسلمان ہو گیا تو کیا وہ اپنی زمین کا مالک ہو گا یا وہ مسلمانوں کی ملکیت ہو گی اور اس کا مال بھی؟ امام مالک نے فرمایا کہ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ اگر اس قوم سے سلح ہے تو ان میں سے جو مسلمان ہو گا وہ اپنی زمین اور مال کا زیادہ حقدار ہے اور اگر ان سے جنگ ہوئی اور تلوار کے ذریعے زیر کیے گئے تو اس کی زمین اور مال مسلمانوں کا ہو گا کیونکہ دشمنی رکھنے والے اپنے شہروں پر مسلط رہ کر مسلمانوں کے لیے مصیبت کا باعث بنتے رہے اور سلح کر لینے والوں نے اپنے مالوں اور جانوں کو محفوظ کر لیا یہاں تک کہ سلح کر لی تو ان پر کچھ نہیں مگر جن شرائط پر صلح ہوئی۔

بَابُ الدَّفْنِ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ مِنْ ضَرُورَةٍ، وَإِنْفَاذِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِدَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دو یا زیادہ افراد کو ایک قبر میں دفن کرنا نیز حضور کا وعدہ پورا کرنا

۵۰۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ: أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْجَمُوحِ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، الْأَنْصَارِيَّيْنِ، ثُمَّ السَّلَمِيَّيْنِ، كَانَا قَدْ حَفَرَ السَّيْلُ قَبْرَهُمَا. وَكَانَ قَبْرُهُمَا مِمَّا يَلِي السَّيْلَ. وَكَانَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ. وَهُمَا مِمَّنِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ. فَحُفِرَ عَنْهُمَا لِيُغَيَّرَا مِنْ مَكَانِهِمَا فَوُجِدَ لَمْ يَتَغَيَّرَا، كَأَنَّهُمَا مَاتَا بِالْأَمْسِ. وَكَانَ أَحَدُهُمَا قَدْ جُرِحَ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جُرْحِهِ، فَدُفِنَ وَهُوَ كَذٰلِكَ. فَأُمِيطَتْ يَدُهُ عَنْ جُرْحِهِ. ثُمَّ أُرْسِلَتْ. فَرَجَعَتْ كَمَا كَانَتْ. وَكَانَ بَيْنَ أُحُدٍ وَبَيْنَ يَوْمِ حُفِرَ عَنْهُمَا، سِتٌّ وَأَرْبَعُونَ سَنَةً.

عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمرو بن جموح اور حضرت عبداللہ بن عمرو انصاری سلمی کی قبریں نمی پہنچنے لگی اور ان حضرات کی قبر سیلاب کے نزدیک تھی۔ دونوں ایک ہی قبر میں مدفون تھے اور دونوں نے غزوۂ اُحد میں جام شہادت نوش کیا تھا ان کے لیے دوسری قبر کھودی گئی تاکہ انہیں اس جگہ سے وہاں منتقل کیا جائے دیکھا تو ان کے جسموں میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی گویا آج ہی فوت ہوئے ہیں ان میں سے ایک نے اپنے زخم پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اور انہیں اسی حالت میں دفن کر دیا گیا تھا۔ ان کا ہاتھ زخم سے ہٹایا گیا تو پھر جب چھوڑا گیا تو اسی جگہ پہنچ گیا جب ان کی دوسری قبر کھودی گئی اس وقت غزوۂ اُحد کو چھیالیس سال گزر گئے تھے۔

قَالَ مَالِكٌ: لَا بَأْسَ أَنْ يُدْفَنَ الرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ. مِنْ ضَرُورَةٍ. وَيُجْعَلُ الْأَكْبَرُ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

امام مالک نے فرمایا کہ ضرورت کے تحت اگر دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کیا جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن سب سے بڑے کو قبلے کی جانب رکھیں۔

۵۱۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ

ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق

marfat.com
Marfat.com

الرَّحْمٰنِ: أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ مَالٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ. فَقَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيُّ أَوْعِيَةٌ، فَلْيَأْتِنِي. فَجَاءَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ. فَحَثَى لَهُ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ.

کے پاس بحرین سے مال آیا تو انہوں نے فرمایا کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال دینے کا وعدہ فرمایا ہو وہ میرے پاس آجائے۔ پس حضرت جابر بن عبداللہ آئے تو حضرت ابوبکر نے انہیں تین لپ بھر کر دیں۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

۲۲ - كِتَابُ النُّذُوْرِ وَالْاَيْمَانِ

کتاب النذور والایمان

بَابُ مَا يَجِبُ مِنَ النُّذُوْرِ فِي الْمَشْيِ

پیدل چلنے کی نذروں کے متعلق

۱ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ، وَلَمْ تَقْضِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اقْضِهِ عَنْهَا".

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا کہ میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا، ان پر ایک نذر تھی جو ادا نہیں کر پائی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان کی جانب سے ادا کر دو۔

۲ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ؛ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ عَنْ جَدَّتِهِ اَنَّهَا كَانَتْ جَعَلَتْ عَلٰى نَفْسِهَا مَشْيًا اِلٰى مَسْجِدِ قُبَاءٍ. فَمَاتَتْ وَلَمْ تَقْضِهِ فَاَفْتٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ابْنَتَهَا: اَنْ تَمْشِيَ عَنْهَا.

عبداللہ بن ابوبکر نے اپنی پھوپھی جان سے روایت کی ہے کہ ان کی دادی جان نے مسجدِ قباء میں پیدل جانے کی نذر مانی تھی۔ نذر ادا کرنے سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے ان کے صاحبزادے کو فتویٰ دیا کہ ان کی طرف سے تم چلے جاؤ۔

قَالَ يَحْيٰى: وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ: لَا يَمْشِيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے سنا کہ کسی کی جانب سے کوئی پیدل نہ چلے۔

۳ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ، قَالَ قُلْتُ لِرَجُلٍ، وَاَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ: مَا عَلَى الرَّجُلِ اَنْ يَقُوْلَ عَلَيَّ مَشْيٌ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ، وَلَمْ يَقُلْ عَلَيَّ نَذْرُ مَشْيٍ. فَقَالَ لِيْ رَجُلٌ: هَلْ لَكَ اَنْ اُعْطِيَكَ هٰذَا الْجَرْوَ لِجَرْوٍ فِيْ يَدِهِ، وَتَقُوْلُ عَلَيَّ مَشْيٌ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ؟ قَالَ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقُلْتُهُ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيْثُ السِّنِّ. ثُمَّ مَكَثْتُ حَتّٰى عَقَلْتُ

عبداللہ بن ابوحبیبہ سے روایت ہے کہ نوعمری میں ایک شخص سے میں نے کہا کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مجھ پر بیت اللہ تک پیدل چلنا ہے اور یہ نہ کہے کہ پیدل چلنے کی نذر ہے تو اس آدمی پر کچھ نہیں۔ سننے والے نے مجھ سے کہا جس کے ہاتھ میں سری تھی کہ اگر میں تمہیں یہ کٹڑی دے دوں تو کہہ دو گے کہ مجھ پر بیت اللہ تک پیدل چلنا ہے؟ میں نے ہاں کر لی اور ان دنوں میں کم سن تھا۔ کچھ دیر بعد میری عقل درست ہوئی جبکہ مجھے بتایا گیا کہ تمہیں پیدل چلنا ہوگا

marfat.com

Marfat.com

فَقِيلَ لِي : إِنَّ عَلَيْكَ مَشْيًا. فَجِئْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ لِي: عَلَيْكَ مَشْيٌ. فَمَشَيْتُ.

قَالَ مَالِكٌ : وَهٰذَا الْأَمْرُ عِنْدَنَا .

پس میں نے سعید بن مسیب کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہیں چلنا ہوگا۔ پس میں پیدل گیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے

بَابٌ ۲ فِيمَنْ نَذَرَ مَشْيًا إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ فَعَجَزَ

جو بیت اللہ تک پیدل چلنے کی نذر مانے

۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أُذَيْنَةَ اللَّيْثِيِّ : أَنَّهُ قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ جَدَّةٍ لِي عَلَيْهَا مَشْيٌ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ. حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَجَزَتْ. فَأَرْسَلَتْ مَوْلًى لَهَا يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَخَرَجْتُ مَعَهُ. فَسَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ. مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ. ثُمَّ لْتَمْشِ مِنْ حَيْثُ عَجَزَتْ.

قَالَ يَحْيٰى : وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ . وَنَرٰى عَلَيْهَا مَعَ ذٰلِكَ . الْهَدْيَ.

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ : أَنَّهُ بَلَغَهُ : أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، كَانَا يَقُولَانِ مِثْلَ قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ.

عروہ بن اذینہ لیثی سے روایت ہے کہ میں اپنی دادی جان کے ساتھ بیت اللہ کی طرف پیدل چلا۔ راستے میں وہ چلنے سے مجبور ہو گئیں تو انہوں نے اپنے آزاد کردہ غلام کو حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس پوچھنے کے لیے بھیجا۔ میں بھی اس کے ساتھ گیا تو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر سے پوچھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ اب سوار ہو جائے اور پھر وہیں سے پیدل چلے جہاں سے عاجز ہوئی ہے۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے ساتھ اس پر ہدی بھی ہے۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بھی اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر کے مطابق فرمایا کرتے۔

۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: أَنَّهُ قَالَ: كَانَ عَلَيَّ مَشْيٌ. فَأَصَابَتْنِي خَاصِرَةٌ. فَرَكِبْتُ، حَتّٰى أَتَيْتُ مَكَّةَ. فَسَأَلْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرَهُ فَقَالُوا: عَلَيْكَ هَدْيٌ. فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ سَأَلْتُ عُلَمَاءَهَا فَأَمَرُونِي أَنْ أَمْشِيَ مَرَّةً أُخْرٰى مِنْ حَيْثُ عَجَزْتُ. فَمَشَيْتُ.

قَالَ يَحْيٰى: وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ: فَالْأَمْرُ عِنْدَنَا فِيمَنْ يَقُولُ عَلَيَّ مَشْيٌ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ. أَنَّهُ إِذَا عَجَزَ رَكِبَ. ثُمَّ عَادَ فَمَشٰى مِنْ حَيْثُ عَجَزَ. فَإِنْ كَانَ لَا يَسْتَطِيعُ الْمَشْيَ فَلْيَمْشِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ. ثُمَّ لْيَرْكَبْ. وَعَلَيْهِ هَدْيُ بَدَنَةٍ أَوْ بَقَرَةٍ أَوْ شَاةٍ إِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا هِيَ .

وَسُئِلَ مَالِكٌ، عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ أَنَا

پس میں نے سعید بن مسیب کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہیں چلنا ہوگا۔ پس میں پیدل گیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے

عروہ بن اذینہ لیثی سے روایت ہے کہ میں اپنی دادی جان کے ساتھ بیت اللہ کی طرف پیدل چلا۔ راستے میں وہ چلنے سے مجبور ہو گئیں تو انہوں نے اپنے آزاد کردہ غلام کو حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس پوچھنے کے لیے بھیجا۔ میں بھی اس کے ساتھ گیا تو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر سے پوچھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ اب سوار ہو جائے اور پھر وہیں سے پیدل چلے جہاں سے عاجز ہوئی ہے۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے ساتھ اس پر ہدی بھی ہے۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بھی اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر کے مطابق فرمایا کرتے۔

امام مالک کو یحییٰ بن سعید نے کہا کہ مجھ پر پیدل چلنے کی نذر تھی تو میری ناف میں درد ہونے لگا پس میں سوار ہو کر مکہ مکرمہ پہنچ گیا وہاں عطاء بن ابی رباح وغیرہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ تم پر ہدی ہے۔ جب میں مدینہ منورہ میں آیا تو یہاں کے علماء سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے مجھے حکم دیا کہ وہاں سے دوبارہ پیدل چلنا ہوگا جہاں سے میں عاجز ہوا تھا۔ پس میں پیدل گیا۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو کہے کہ میں نے بیت اللہ تک پیدل جانا ہے تو مجبور ہونے پر وہ سوار ہو جائے۔ پھر دوسری دفعہ وہاں سے پیدل چلے جہاں سے عاجز ہوا تھا اگر اس کی طاقت نہ ہو تو جتنا چل سکتا ہے چلے پھر سوار ہو جائے اور اس پر ایک اونٹ یا گائے کی قربانی ہے اور اگر یہ میسر نہ ہو تو بکری ہی سہی۔

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے دوسرے

marfat.com
Marfat.com

أَحْمِلُكَ إِلَى بَيْتِ اللهِ. فَقَالَ مَالِكٌ: إِنْ نَوَى أَنْ يَحْمِلَهُ عَلَى رَقَبَتِهِ، يُرِيدُ بِذَلِكَ الْمَشَقَّةَ وَتَعَبَ نَفْسِهِ، فَلَيْسَ ذَلِكَ عَلَيْهِ، وَلْيَمْشِ عَلَى رِجْلَيْهِ. وَلْيُهْدِ. وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَوَى شَيْئًا، فَلْيَحُجَّ وَلْيَرْكَبْ. وَلْيَحُجَّ بِذَلِكَ الرَّجُلِ مَعَهُ. وَذَلِكَ أَنَّهُ قَالَ: أَنَا أَحْمِلُكَ إِلَى بَيْتِ اللهِ. فَإِنْ أَبَى أَنْ يَحُجَّ مَعَهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ. وَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ.

قَالَ يَحْيَى: سُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِنُذُورٍ مُسَمَّاةٍ مَشْيًا إِلَى بَيْتِ اللهِ، أَنْ لَا يُكَلِّمَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ بِكَذَا وَكَذَا، نَذْرَ الشَّيْءِ لَا يَقْوَى عَلَيْهِ. وَلَوْ تَكَلَّفَ ذَلِكَ كُلَّ عَامٍ لَعُرِفَ أَنَّهُ لَا يَبْلُغُ عُمْرُهُ مَا جَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ مِنْ ذَلِكَ. فَقِيلَ لَهُ: هَلْ يُجْزِئُهُ مِنْ ذَلِكَ نَذْرٌ وَاحِدٌ أَوْ نُذُورٌ مُسَمَّاةٌ؟ فَقَالَ مَالِكٌ: مَا أَعْلَمُهُ يُجْزِئُهُ مِنْ ذَلِكَ إِلَّا الْوَفَاءُ بِمَا جَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ. فَلْيَمْشِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ مِنَ الزَّمَانِ. وَلْيَتَقَرَّبْ إِلَى اللهِ تَعَالَى بِمَا اسْتَطَاعَ مِنَ الْخَيْرِ.

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْمَشْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ

حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، أَنَّ أَحْسَنَ مَا سَمِعَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ إِلَى بَيْتِ اللهِ. أَوِ الْمَرْأَةِ فَيَحْنَثُ، أَوْ تَحْنَثُ. أَنَّهُ إِنْ مَشَى الْحَالِفُ مِنْهُمَا فِي عُمْرَةٍ، فَإِنَّهُ يَمْشِي حَتَّى يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. فَإِذَا سَعَى فَقَدْ فَرَغَ. وَإِنَّهُ إِنْ جَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ مَشْيًا فِي الْحَجِّ، فَإِنَّهُ يَمْشِي حَتَّى يَأْتِيَ مَكَّةَ. ثُمَّ يَمْشِي حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الْمَنَاسِكِ كُلِّهَا. وَلَا يَزَالُ مَاشِيًا حَتَّى يُفِيضَ.

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا يَكُونُ مَشْيٌ إِلَّا فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ.

سے کہا کہ میں تمہیں بیت اللہ تک اٹھا کر لے جاؤں گا۔ امام مالک نے فرمایا کہ اگر اس کی مراد یہ تھی کہ میں تمہیں اپنی گردن پر اٹھا کر لے جاؤں گا تو یہ اپنے آپ کو مشقت اور تنگی میں ڈالنا ہے اور اس پر کچھ بھی نہیں لہٰذا چاہیے کہ پیدل چل کر جائے اور ہدی دے اور اگر کچھ بھی ارادہ نہ ہو تو سوار ہو کر حج کرے اور اس آدمی کے ساتھ حج کرے کیونکہ اس نے کہا تھا کہ میں بیت اللہ تک لے جاؤں گا۔ اگر یہ اس کے ساتھ حج کرنے سے انکار کرے تو اس پر کچھ نہیں کیونکہ وہ اپنا وعدہ پورا کر چکا۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے کئی نذریں مانیں مثلاً بیت اللہ کو پیدل جاؤں گا بھائی یا باپ سے نہیں بولوں گا وغیرہ ایسی نذریں جنہیں پوری کرنے کی طاقت نہیں اور اگر ہر سال پوری کرنے کی کوشش بھی کرے تو عمر بھر نہ کر سکے جتنا بوجھ وہ اپنے اوپر رکھ بیٹھا پس کہا گیا کہ کیا ایک نذر کا پورا کرنا کافی ہوگا یا وہ ساری نذریں پوری کرے؟ امام مالک نے فرمایا کہ میں تو یہی جانتا ہوں کہ اسے سب کو پورا کرنا چاہیے جتنا اس نے اپنے اوپر بوجھ رکھا لہٰذا جتنی زندگی ہے اس وقت تک پیدل جانا چاہیے اور اپنی طاقت کے مطابق نیکی کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہیے۔

کعبہ تک پیدل جانے کا بیان

یحییٰ نے امام مالک سے روایت کی کہ میں نے اہل علم سے یہ بڑی اچھی بات سنی اس شخص کے بارے میں جس نے بیت اللہ تک پیدل جانے کی قسم کھائی اور قسم ٹوٹے تو قسم کھانے والا اگر عمرہ میں پیدل جائے تو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے تک پیدل چلے جب سعی کر چکا تو فارغ ہو گیا اور اگر حج میں اس نے اپنے اوپر پیدل چلنا مقرر کیا ہے تو وہ مکہ مکرمہ تک پیدل جائے، پھر تمام مناسک سے فارغ ہونے تک پیدل چلے اور طواف افاضہ کرنے تک پیدل ہی چلے۔

امام مالک نے فرمایا کہ نہیں ہے پیدل چلنا مگر حج یا عمرہ میں۔

marfat.com

Marfat.com

باب مَا لَا يَجُوزُ مِنَ النُّذُورِ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے باعث جو منتیں جائز نہیں

٦ - حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ ، وَثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ ، أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَحَدُهُمَا يَزِيْدُ فِي الْحَدِيْثِ عَلٰى صَاحِبِهِ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا قَائِمًا فِي الشَّمْسِ . فَقَالَ "مَا بَالُ هٰذَا ؟" فَقَالُوْا : نَذَرَ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ ، وَلَا يَسْتَظِلَّ مِنَ الشَّمْسِ ، وَلَا يَجْلِسَ ، وَيَصُوْمَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ ، وَلْيَجْلِسْ ، وَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ" .

قَالَ مَالِكٌ : وَلَمْ أَسْمَعْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِكَفَّارَةٍ . وَقَدْ أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتِمَّ مَا كَانَ لِلّٰهِ طَاعَةً وَيَتْرُكَ مَا كَانَ لِلّٰهِ مَعْصِيَةً .

حمید بن قیس اور ثور بن زید دیلی سے روایت ہے جبکہ ایک نے اپنے ساتھی سے حدیث کا زیادہ حصہ روایت کیا ہے کہ ایک آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دھوپ میں کھڑے دیکھ کر فرمایا :- اس کا کیا حال ہے ؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس نے نہ بولنے ، دھوپ میں کھڑے رہنے نہ بیٹھنے اور روزے رکھنے کی قسم کھائی ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے کہو کہ کلام کرے ، سائے سے لطف اندوز ہو بیٹھے اور اپنے روزے پورے کرلے ۔

امام مالک نے فرمایا :- میں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کفارہ دینے کا حکم فرمایا ہو بلکہ آپ نے اس چیز کو پورا کرنے کا حکم دیا جو اللہ کی اطاعت ہے اور اسے چھوڑنے کے لیے کہا جس میں اللہ کی نافرمانی ہے ۔

٧ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ : أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَتْ : إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ ابْنِي . فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ . لَا تَنْحَرِي ابْنَكِ . وَكَفِّرِي عَنْ يَمِينِكِ . فَقَالَ شَيْخٌ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ : وَكَيْفَ يَكُوْنُ فِي هٰذَا كَفَّارَةٌ ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ . إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ - وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِنْ نِسَائِهِمْ - ثُمَّ جَعَلَ فِيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ مَا قَدْ رَأَيْتَ .

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت ابن عباس کے پاس آکر عرض گزار ہوئی کہ میں نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی نذر مانی ہے ۔ حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو ذبح نہ کرو بلکہ اپنی قسم کا کفارہ دے دو ۔ ایک بوڑھے نے کہا جو حضرت ابن عباس کے پاس تھے کہ اس کا کفارہ کیسے ہو ؟ حضرت ابن عباس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تم میں سے اپنی عورتوں کے ساتھ ظہار کر بیٹھیں ۔ پھر اس کا کفارہ مقرر فرمایا جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ۔ ف

ف ۔ کیونکہ بیٹے کو ذبح کرنا خدا کی نافرمانی و معصیت ہے اور معصیت کی نذر کا پورا کرنا بھی معصیت ہے جیسا کہ بخاری ، نسائی اور رزین میں حضرت عائشہ صدیقہ ، حضرت عمران بن حصین ، حضرت ابن عباس اور مسروق بن اجدع ہمدانی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے ۔ جو چیز اپنی ملکیت میں نہ ہو اور کام جان کو مصیبت میں ڈالنے والا ہو اس کی منت ماننا بھی درست نہیں ہے ۔ حضرت ابن عباس نے اس عورت کو بیٹا ذبح کرنا سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ کفارۂ ظہار کی طرح قسم کا کفارہ ادا کردے یعنی ایک غلام آزاد کرے یا دس مسکینوں کو کھانا کھلائے یا تین روزے رکھے ۔ بعض آئمہ کے نزدیک حضرت عبداللہ بن عباس کی مراد یہ تھی کہ وہ عورت ایک بکری فدیہ دے اور حضرات نے ایسی نذر کو معصیت کے باعث لغو قرار دیا ہے جس کا کفارہ توبہ ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

marfat.com
Marfat.com

۸. وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ. عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَيْلِيِّ. عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ. وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ"

قَالَ يَحْيٰى: وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ، مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ. اَنْ يَّنْذِرَ الرَّجُلُ اَنْ يَّمْشِيَ اِلَى الشَّامِ اَوْ اِلٰى مِصْرَ، اَوْ اِلَى الرَّبَذَةِ. اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ. مِمَّا لَيْسَ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ اِنْ كَلَّمَ فُلَانًا، اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ. فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ، شَيْءٌ اِنْ هُوَ كَلَّمَهُ. اَوْ حَنِثَ بِمَا حَلَفَ عَلَيْهِ. لِاَنَّهُ لَيْسَ لِلّٰهِ فِيْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ طَاعَةٌ. وَاِنَّمَا يُوْفٰى لِلّٰهِ بِمَا لَهُ فِيْهِ طَاعَةٌ.

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی اطاعت کرنے کی نذر مانی تو اسے اطاعت کرنی چاہیے اور جس نے اللہ کی نافرمانی کرنے کی نذر مانی تو اسے نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کا مطلب یہ ہے کہ جس نے اللہ کی نافرمانی کرنے کی نذر مانی تو نافرمانی نہ کرے مثلاً کسی نے نذر مانی کہ شام یا مصر یا ربذہ تک پیدل جائے گا وغیرہ جس میں اللہ کی اطاعت نہ ہو یا کہے کہ اگر میں فلاں سے بات کروں تو اس پر کچھ نہیں ہے جبکہ اس سے کلام کرے یا اس کی قسم ٹوٹتی ہو کیونکہ ایسی باتوں میں اللہ کی اطاعت نہیں ہے نذریں تو وہ پوری کی جائیں جن کے اندر اللہ کی اطاعت ہو۔

بَابُ اللَّغْوِ فِي الْيَمِيْنِ

لغو قسم کا بیان

۹. حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ. عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ: اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ لَغْوُ الْيَمِيْنِ قَوْلُ الْاِنْسَانِ: (لَا. وَاللّٰهِ. وَبَلٰى. وَاللّٰهِ).

قَالَ مَالِكٌ: اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِيْ هٰذَا. اَنَّ اللَّغْوَ حَلِفُ الْاِنْسَانِ عَلَى الشَّيْءِ يَسْتَيْقِنُ اَنَّهُ كَذٰلِكَ. ثُمَّ يُوْجَدُ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ. فَهُوَ اللَّغْوُ.

قَالَ مَالِكٌ: وَعَقْدُ الْيَمِيْنِ، اَنْ يَّحْلِفَ الرَّجُلُ اَنْ لَّا يَبِيْعَ ثَوْبَهُ بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ، ثُمَّ يَبِيْعُهُ بِذٰلِكَ. اَوْ يَحْلِفُ لَيَضْرِبَنَّ غُلَامَهُ، ثُمَّ لَا يَضْرِبُهُ. وَنَحْوَ هٰذَا. فَهٰذَا الَّذِيْ يُكَفِّرُ مَا صَارَتْ عَنْ يَمِيْنِهِ. وَلَيْسَ فِي اللَّغْوِ كَفَّارَةٌ.

قَالَ مَالِكٌ. فَاَمَّا الَّذِيْ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ، وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ اٰثِمٌ وَيَحْلِفُ عَلَى الْكَذِبِ، وَهُوَ يَعْلَمُ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں: لغو وہ قسم ہے جیسے انسان کہتا رہتا ہے نہیں خدا کی قسم، کیوں نہیں خدا کی قسم۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس سلسلے میں یہ میں نے خوب سنا کہ ایک آدمی کسی بات کو درست جان کر غلطی سے قسم کھا لیتا ہے جبکہ وہ بات اس کے خلاف نکلتی ہے تو یہ قسم لغو ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ قسم منعقدہ یعنی کہ آدمی نے قسم کھائی کہ اپنا کپڑا اوس دینار میں نہیں بیچے گا پھر بیچ دے یا اپنے غلام کو مارنے کی قسم کھائی اور پھر نہ مارے وغیرہ یہ وہ قسمیں ہیں جن کا کفارہ دینا ہوگا اور لغو قسم کا کفارہ نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو کسی بات پر قسم کھا رہا ہے اور جانتا ہے کہ وہ گناہ کما رہا ہے اور جان بوجھ کر جھوٹ بول رہا ہے

marfat.com

Marfat.com

لِيُرْضِيَ بِهِ أَحَدًا. أَوْ لِيَعْتَذِرَ بِهِ إِلَى مُعْتَذَرٍ إِلَيْهِ. أَوْ لِيُعْطِيَ بِهِ مَالًا. فَهٰذَا أَعْظَمُ مِنْ أَنْ تَكُونَ فِيهِ كَفَّارَةٌ.

تاکہ کسی کو راضی کرلے یا کوئی اس کا عذر قبول کرلے یا کسی کا مال ہڑپ کرجائے تو یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ کفارہ دینے سے اس کی تلافی نہیں ہوتی ف

بَابُ مَا لَا تَجِبُ فِيهِ الْكَفَّارَةُ مِنَ الْيَمِينِ

جن قسموں کا کفارہ واجب نہیں

۱۰۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ، مَنْ قَالَ: وَاللّٰهِ. ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ. ثُمَّ لَمْ يَفْعَلِ الَّذِي حَلَفَ عَلَيْهِ، لَمْ يَحْنَثْ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جو اللہ کی قسم کھائے پھر کہے کہ اگر اللہ نے چاہا اور اس کام کو نہ کرے جس پر قسم کھائی ہے تو قسم نہیں ٹوٹے گی۔

قَالَ مَالِكٌ: مَا سَمِعْتُ فِي الثُّنْيَا أَنَّهَا لِصَاحِبِهَا مَا لَمْ يَقْطَعْ كَلَامَهُ. وَمَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ نَسَقًا، يَتْبَعُ بَعْضُهُ بَعْضًا. قَبْلَ أَنْ يَسْكُتَ. فَإِذَا سَكَتَ وَقَطَعَ كَلَامَهُ، فَلَا ثُنْيَا لَهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ انشاء اللہ کہنے کے بارے میں یہ میں نے خوب سنا کہ قسم کھانے والے نے اگر ابھی کلام منقطع نہیں کیا اور خاموش ہونے سے پہلے انشاء اللہ کہا تو استثناء ہوا اور اگر کلام منقطع کرکے خاموش ہوگیا تو استثناء کام نہیں آئے گا۔

قَالَ يَحْيَى: وَقَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ: كَفَرْتُ بِاللّٰهِ، أَوْ أَشْرَكْتُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ يَحْنَثُ: إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ. وَلَيْسَ بِكَافِرٍ، وَلَا مُشْرِكٍ حَتَّى يَكُونَ قَلْبُهُ مُصْمِرًا عَلَى الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ. وَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ. وَلَا يَعُدْ إِلَى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ. وَبِئْسَ مَا صَنَعَ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو کہے کہ میں نے ایسا کیا تو کافر ہوں یا مشرک۔ تو اس پر کفارہ نہیں اور نہ وہ کافر و مشرک شمار ہوگا جب تک یہ معلوم نہ ہوجائے کہ اس کے دل میں شرک و کفر چھپا ہوا ہے وہ توبہ کرے اور پھر ایسی بات نہ کہے کیونکہ اس نے برا کیا۔

بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الْكَفَّارَةُ مِنَ الْأَيْمَانِ

جن قسموں کا کفارہ واجب ہے

۱۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو

ف۔ جھوٹ بولنے، چوری کرنے، کسی کو دھوکا دینے، کسی کا مال مارنے، ظلم و جور کرنے، نماز روزہ چھوڑنے، ماں باپ یا رشتہ داروں کے ساتھ نیکی نہ کرنے کی قسم کھانا ایسی قسم ہے جس کا توڑ دینا ضروری ہے لیکن دنیا میں صرف غلام آزاد کرنے، دس مسکینوں کو کھانا کھلانے یا تین روزے رکھنے سے ہی اس کا کفارہ ادا نہیں ہوگا بلکہ اس کا کفارہ دل سے توبہ کرنا ہے اور اگر کسی کا مال چھینا ہے تو اسے واپس دے اور کسی کی دل آزاری کی ہے تو اس سے معافی مانگے اور اسے راضی کرے۔ غرضیکہ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا بھی پورا خیال رکھے کیونکہ حقوق العباد کا معاملہ بہت نازک اور انتہائی خطرناک ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنا حق معاف فرما دیتا ہے لیکن بندے کا حق اس وقت تک معاف نہیں فرماتا جب تک بندہ خود معاف نہ کردے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ حَلَفَ بِيَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ"

قَالَ يَحْيٰى: وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ: عَلَيَّ نَذْرٌ. وَلَمْ يُسَمِّ شَيْئًا. اِنَّ عَلَيْهِ كَفَّارَةَ يَمِيْنٍ.

قَالَ مَالِكٌ: فَاَمَّا التَّوْكِيْدُ فَهُوَ حَلِفُ الْاِنْسَانِ فِي الشَّيْءِ الْوَاحِدِ مِرَارًا. يُرَدِّدُ فِيْهِ الْاَيْمَانَ يَمِيْنًا بَعْدَ يَمِيْنٍ كَقَوْلِهٖ: وَاللّٰهِ لَا اَنْقُصُهٗ مِنْ كَذَا وَكَذَا، يَحْلِفُ بِذٰلِكَ مِرَارًا. ثَلَاثًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

قَالَ: فَكَفَّارَةُ ذٰلِكَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ. مِثْلُ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ. فَاِنْ حَلَفَ رَجُلٌ مَثَلًا فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اٰكُلُ هٰذَا الطَّعَامَ. وَلَا اَلْبَسُ هٰذَا الثَّوْبَ. وَلَا اَدْخُلُ هٰذَا الْبَيْتَ. فَكَانَ هٰذَا فِيْ يَمِيْنٍ وَاحِدَةٍ. فَاِنَّمَا عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ. وَاِنَّمَا ذٰلِكَ كَقَوْلِ الرَّجُلِ لِاِمْرَاَتِهٖ: اَنْتِ الطَّلَاقُ، اِنْ كَسَوْتُكِ هٰذَا الثَّوْبَ وَاَذِنْتُ لَكِ اِلَى الْمَسْجِدِ يَكُوْنُ ذٰلِكَ نَسَقًا مُتَتَابِعًا، فِيْ كَلَامٍ وَاحِدٍ. فَاِنْ حِنْثَ فِيْ شَيْءٍ وَاحِدٍ مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ. وَلَيْسَ عَلَيْهِ فِيْمَا فَعَلَ، بَعْدَ ذٰلِكَ حِنْثٌ. اِنَّمَا الْحِنْثُ فِيْ ذٰلِكَ حِنْثٌ وَاحِدٌ.

قَالَ مَالِكٌ: الْاَمْرُ عِنْدَنَا فِيْ نَذْرِ الْمَرْاَةِ، اِنَّهٗ جَائِزٌ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا، يَجِبُ عَلَيْهَا ذٰلِكَ، وَيَثْبُتُ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِيْ جَسَدِهَا. وَكَانَ ذٰلِكَ لَا يَضُرُّ بِزَوْجِهَا وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يَضُرُّ بِزَوْجِهَا، فَلَهٗ مَنْعُهَا مِنْهُ. وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا حَتّٰى تَقْضِيَهٗ.

بَابُ الْعَمَلِ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ

۱۲۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ حَلَفَ بِيَمِيْنٍ فَوَكَّدَهَا، ثُمَّ حَنِثَ. فَعَلَيْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ اَوْ كِسْوَةُ

قسم کھائے اور اس کے خلاف میں بھلائی دیکھے تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے اور اس کام کو کرے جس میں بھلائی ہے۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو کہے کہ مجھ پر نذر ہے اور کسی چیز کا نام نہ لے تو اس پر قسم کا کفارہ ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ آدمی کا ایک ہی بات پر بار بار قسم کھانا تاکید کے لیے ہے کہ ایک کے بعد دوسری قسم کھا تا جائے جیسے کوئی کہے کہ میں اس میں اتنی بھی کمی نہیں کروں گا اور پھر اور پھر بار بار قسمیں کھائے خواہ تین مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ۔

فرمایا کہ اس کا کفارہ وہی ہوگا جو ایک قسم کا کفارہ ہوتا ہے اگر کسی آدمی نے قسم کھائی مثلاً کہا کہ خدا کی قسم میں یہ کھانا نہیں کھاؤں گا، نہ یہ کپڑا پہنوں گا اور نہ اس گھر میں داخل ہوں گا تو یہ ایک ہی قسم شمار ہوگی اور اس پر ایک ہی کفارہ لازم آئے گا اور یہ اسی طرح ہے جیسے کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ اگر میں تجھے یہ کپڑا پہناؤں تو تجھ پر طلاق، اگر تجھے مسجد جانے کی اجازت دوں تو تجھ پر طلاق۔ یہ ایک ہی گفتگو میں متواتر واقع ہو، اگر ان میں سے ایک کام کیا تو اس پر ایک طلاق پڑ گئی اور اس کے بعد اگر دوسرا کام کیا تو دوسری طلاق نہیں پڑے گی۔ یہ ایک ہی قسم کا ٹوٹنا ہے۔

امام مالک نے عورت کی نذر کے بارے میں فرمایا کہ وہ بغیر خاوند کی اجازت کے جائز ہے اور اس پر واجب ہوگی اور باقی رہے گی جبکہ وہ اسی کی ذات سے متعلق ہو اور خاوند کا اس کا نقصان نہ ہو ورنہ وہ منع کر سکتا ہے اور عورت پر اس کی ادائیگی لازم ہے۔

قسم کا کفارہ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ جو کئی مرتبہ قسم کھا کر توڑ دے تو اس پر ایک غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اور

marfat.com
Marfat.com

عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ. وَمَنْ حَلَفَ بِيَمِيْنٍ فَلَمْ يُؤَكِّدْهَا، ثُمَّ حَنِثَ. فَعَلَيْهِ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ. لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ، فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

جو صرف ایک مرتبہ قسم کھائے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلائے ہر مسکین کو ایک مُدّ گندم اور جس کو یہ توفیق نہ ہو تو تین روزے رکھے۔

۱۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَفِّرُ عَنْ يَمِيْنِهِ بِإِطْعَامِ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ، لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ. وَكَانَ يَعْتِقُ الْمِرَارَ إِذَا كَدَّ الْيَمِيْنَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب قسم کا کفارہ دیتے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلاتے اور ہر مسکین کو ایک مُدّ گندم دیتے اور جب بار بار قسم کھاتے تو ایک غلام آزاد کرتے۔

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ؛ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ؛ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ إِذَا أَعْطَوْا فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ، أَعْطَوْا مُدَّ الْأَصْغَرِ بِالْمُدِّ الْأَصْغَرِ. وَرَأَوْا ذٰلِكَ مُجْزِئًا عَنْهُمْ.

سلیمان بن یسار نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ قسم کے کفارے میں چھوٹے مدّ سے ایک مُدّ گندم دیتے اور اِسے کافی شمار کرتے تھے۔

قَالَ مَالِكٌ، أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي الَّذِيْ يُكَفِّرُ عَنْ يَمِيْنِهِ بِالْكِسْوَةِ. أَنَّهُ، إِنْ كَسَا الرِّجَالَ، كَسَاهُمْ ثَوْبًا ثَوْبًا. وَإِنْ كَسَا النِّسَاءَ كَسَاهُنَّ ثَوْبَيْنِ ثَوْبَيْنِ دِرْعًا وَخِمَارًا. وَذٰلِكَ أَدْنَى مَا يُجْزِئُ كُلًّا فِيْ صَلٰوتِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ قسم کے کفارے سے متعلق یہ بات میں نے خوب سُنی کہ جب آدمیوں کو کپڑے پہنائے تو انہیں ایک ایک کپڑا پہنائے اور اگر عورتوں کو پہنائے تو دو دو کپڑے دے یعنی کُرتہ اور دوپٹہ۔ اور یہ کم از کم ہے کیونکہ اس سے کم میں نماز نہیں ہوتی۔

بَابُ ۹ جَامِعُ الْأَيْمَانِ

قسم کے متعلق دیگر روایات

۱۴۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَسِيْرُ فِيْ رَكْبٍ، وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيْهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا، فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ".

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو دیکھا کہ وہ سوار ہو کر جا رہے ہیں اور اپنے باپ کی قسم کھا رہے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے آباو اجداد کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے جو قسم کھائے تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

۱۵۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: "لَا. وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ"

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے: قسم ہے دلوں کو پھیرنے والے کی۔

۱۶۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَفْصٍ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت

marfat.com
Marfat.com

ابْنِ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ؛ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ ، حِيْنَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهْجُرُ دَارَ قَوْمِي الَّتِي اَصَبْتُ فِيْهَا الذَّنْبَ ، وَاُجَاوِرُكَ ، وَاَنْخَلِعُ مِنْ مَالِي صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى رَسُوْلِهِ ؛ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يُجْزِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ الثُّلُثُ "

۱۷ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَجَبِيِّ ، عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ؛ اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ رَجُلٍ قَالَ : مَالِي فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ . فَقَالَتْ عَائِشَةُ : يُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ .

قَالَ مَالِكٌ فِي الَّذِيْ يَقُوْلُ مَالِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، ثُمَّ يَحْنَثُ . قَالَ : يَجْعَلُ ثُلُثَ مَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَذٰلِكَ لِلَّذِيْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَمْرِ اَبِيْ لُبَابَةَ .

ابولبابہ بن عبدالمنذر کی توبہ قبول فرمائی تو عرض گزار ہوئے:۔ یارسول اللہ! میں اپنی قوم کے اس گھر کو چھوڑنا چاہتا ہوں جس میں مجھ سے گناہ سرزد ہوا اور آپ کے قریب رہنا چاہتا ہوں اور اپنا سارا مال اللہ اور رسول کی رضا کے لیے خیرات کر دینا چاہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تہائی مال خیرات کر دینا تمہارے لیے کافی ہے۔

منصور بن عبدالرحمٰن حجبی نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو کہے کہ میرا مال دروازۂ کعبہ پر وقف ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ کفارہ دے کفارۂ قسم کے برابر۔

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو کہے کہ میرا سارا مال راہ خدا وقف ہے پھر قسم توڑ دے۔ فرمایا کہ وہ مال کا تہائی حصہ خیرات کر دے اور یہ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابولبابہ سے ایسا ہی فرمایا تھا۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

۲۳۔ كِتَابُ الذَّبَائِحِ

کتاب الذبائح

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيحَةِ

ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھنے کا بیان

۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ يَأْتُونَنَا بِلُحْمَانٍ. وَلَا نَدْرِي هَلْ سَمَّوُا اللّٰهَ عَلَيْهَا أَمْ لَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهَا، ثُمَّ كُلُوهَا".

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھتے ہوئے عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! بعض بدو ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ انہوں نے اس پر بسم اللہ پڑھی تھی یا نہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس پر اللہ کا نام لے کر کھا لیا کرو۔ ف

قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ ابتدائے اسلام کی بات ہے۔

۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيَّ أَمَرَ غُلَامًا لَهُ أَنْ يَذْبَحَ ذَبِيحَةً. فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَذْبَحَهَا قَالَ لَهُ: سَمِّ اللّٰهَ. فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: قَدْ سَمَّيْتُ. فَقَالَ لَهُ: سَمِّ اللّٰهَ. وَيْحَكَ. قَالَ لَهُ: قَدْ سَمَّيْتُ اللّٰهَ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ: وَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهَا أَبَدًا.

عبداللہ بن عیاش بن ابو ربیعہ مخزومی نے اپنے غلام سے ایک جانور ذبح کرنے کو کہا جب وہ ذبح کرنے لگا تو انہوں نے اس سے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ۔ غلام نے کہا کہ میں بسم اللہ پڑھ چکا فرمایا کہ تیری خرابی ہو بسم اللہ پڑھ۔ اس نے کہا کہ میں بسم اللہ پڑھ چکا۔ عبداللہ بن عیاش نے اس سے کہا کہ خدا کی قسم میں اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ ف

ف۔ یہ حدیث اگرچہ دورِ اسلام کی ابتداء سے متعلق بتائی جاتی ہے لیکن آج کے پرفتن دور میں اصل عظیم کا کام دیتی ہے۔ آج جبکہ مدعیان اسلام نے رنگ برنگے روپ دھار رکھے ہیں اور مقدس شجر اسلام میں پوری جرأت اور بے باکی کے ساتھ غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگائی ہوئی ہیں تو ہمیں کیا معلوم کہ جو گوشت ہمارے سامنے ہے وہ کس قسم کے مسلمان کا ذبیحہ ہے؟ اس کا ذبیحہ حلال بھی ہے یا از روئے شرح حلال نہیں؟ دریں حالات ایسے مشکوک گوشت کو کھانے سے پہلے اس پر بسم اللہ پڑھ لینا بہت ہی ضروری ہے تاکہ فرمانِ رسالت کے مطابق اس کا کھانا حلال ہو جائے اور اس کے متعلق عند اللہ باز پرس نہ ہو۔

ف۔ جس جانور پر ذبح کرتے وقت قصداً بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک اس کا کھانا قطعاً حلال نہیں ہے۔ دوسری یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ جس جانور کو اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو وہ حلال ہے اس کا گوشت کھانے میں قطعاً

marfat.com

Marfat.com

باب ۲ مَا يَجُوزُ مِنَ الزَّكٰوةِ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ

کسی جانور کو مجبوراً ذبح کرنا

۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ، كَانَ يَرْعٰى لِقْحَةً لَهُ بِأُحُدٍ. فَأَصَابَهَا الْمَوْتُ فَذَكَّاهَا بِشَظَاظٍ. فَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ "لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ. فَكُلُوهَا".

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ بنی حارثہ میں سے ایک انصاری اپنی اونٹنی کو احد پہاڑ پر چرا رہا تھا۔ اچانک اونٹنی مرنے لگی تو اس نے ایک دھار والی لکڑی سے اسے ذبح کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اسے کھا لو۔

۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ، أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ؛ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمًا لَهَا بِسَلْعٍ. فَأُصِيبَتْ شَاةٌ مِنْهَا. فَأَدْرَكَتْهَا بِحَجَرٍ فَذَكَّتْهَا. فَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ "لَا بَأْسَ بِهَا. فَكُلُوهَا".

معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن مالک کی ایک لونڈی سلع پہاڑ پر بکریاں چرا رہی تھی کہ ایک بکری مرنے لگی۔ لونڈی نے اسے ایک پتھر سے ذبح کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں، اسے کھا لو۔

۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

حاشیہ صفحہ گزشتہ

کوئی مضائقہ نہیں خواہ اسے دوسروں کی جانب منسوب کیا جاتا رہا ہو کہ یہ فلاں کا بکرا ہے، یہ فلاں کی گائے ہے وغیرہ۔ اس نسبت سے تو محض اتنی سی مراد ہوتی ہے کہ اس کا ثواب فلاں بزرگ کی نذر کرنا ہے یہ فلاں کے ایصالِ ثواب کے لیے ہے۔ ایسا کرنے اور کہنے سے اس جانور کی حلت قطعاً متاثر نہیں ہوتی بعض مبتدعین زمانہ نے اس کے خلاف شور مچا کر آسمان سر پر اٹھایا ہوا ہے۔ ان حضرات نے بزرگوں کے ایصال ثواب کی چیز کو بتوں کے چڑھاوے کی طرح قرار دے کر یہ ثبوت فراہم کیا ہوا ہے کہ انبیائے کرام و اولیائے عظام ان کرم فرماؤں کی نظر میں بتوں سے ذرا بھی مختلف نہیں ہیں اور ان ہستیوں سے اظہارِ عقیدت کے سارے مظاہرے گویا بت پرستی کی جدید صورت ہیں۔ جو حضرات اسے اپنی خانہ ساز توحید کے خلاف بتا کر بت پرستی ٹھہراتے ہیں ان کی بت پرست نوازی اور بت پرستوں سے پرستش کی حد تک پیار تاریخ انسانیت کا ایک حیرت انگیز باب ہے۔
اس ضمن میں تیسری بات یہ بھی مدِ نظر رکھنی چاہیئے کہ تسمیہ پڑھ کر، اللہ کا نام لے کر ذبح کرنے سے صرف وہی جانور حلال ہوتا ہے جس کا ذبح کرنا شرعاً جائز ہو۔ جس طرح کتے اور گدھے کو خواہ کتنا ہی خدا کا نام لے کر ذبح کیا جائے وہ ہرگز حلال نہیں ہو سکتے اور ان کا گوشت کھانا قطعاً جائز نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح چوری، غضب اور رشوت وغیرہ حرام ذرائع سے حاصل کیے ہوئے جانور، ایسے حرام ذرائع سے حاصل کی ہوئی رقم سے خریدے ہوئے جانور کا گوشت حرام ہی رہتا ہے، ہرگز حلال نہیں ہو سکتا۔ ہاں جن دوسرے لوگوں نے بے خبری کے باعث اس کا گوشت کھایا ان کے لیے وہ کتے اور گدھے کے گوشت کی طرح نہیں ہے۔ حرام روزی کے جسم پر جو اثرات مرتب ہوتے ہیں اس کے مناظر آج آنکھوں کے سامنے ہیں۔ انسان کے بننے اور بگڑنے کا دارومدار بڑی حد تک اس کی روزی پر منحصر ہے۔ پاک ہونے کے لیے پاک روزی ضروری ہے۔

اے طائرِ لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

marfat.com
Marfat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ؛ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ ؛ فَقَالَ : لَا بَاْسَ بِهَا . وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ - وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ -.

عربی نصاریٰ کے ذبیحہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا اس میں حرج نہیں اور یہ آیت پڑھی "اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہیں" (۵ : ۵۱)۔

۶ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ : مَا فَرَى الْاَوْدَاجَ فَكُلُوْهُ .

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عباس فرمایا کرتے کہ جو چیز رگوں کو کاٹ دے اس کے ذبیحہ کو کھالو۔

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ . عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ : مَا ذُبِحَ بِهٖ ، اِذَا بَضَعَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ ، اِذَا اضْطُرِرْتَ اِلَيْهِ .

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے۔ جب تمہیں مجبوری ہو تو جس چیز کے ساتھ ذبح کرو اور وہ کاٹ دے تو کوئی حرج نہیں۔

باب ۳ مَا يُكْرَهُ مِنَ الذَّبِيْحَةِ فِي الذَّكٰوةِ

جس ذبیحہ کا کھانا مکروہ ہے

۷ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ؛ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ ، عَنْ شَاةٍ ذُبِحَتْ فَتَحَرَّكَ بَعْضُهَا . فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْكُلَهَا . ثُمَّ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، فَقَالَ اِنَّ الْمَيْتَةَ لَتَتَحَرَّكُ . وَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ .

ابو مرّہ نے حضرت ابو ہریرہ سے اس بکری کے بارے میں پوچھا جسے ذبح کر دیا گیا لیکن اس کا کوئی حصہ حرکت کر رہا ہو انہوں نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔ پھر حضرت زید بن ثابت سے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ مردہ بھی حرکت کرتا ہے اور اس سے منع کر دیا۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ شَاةٍ تَرَدَّتْ فَتَكَسَّرَتْ ، فَاَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا فَذَبَحَهَا . فَسَالَ الدَّمُ مِنْهَا وَلَمْ تَتَحَرَّكْ . فَقَالَ مَالِكٌ : اِذَا كَانَ ذَبَحَهَا وَنَفْسُهَا يَجْرِيْ ، وَهِيَ تَطْرِفُ ، فَلْيَاْكُلْهَا .

امام مالک سے اس بکری کے متعلق پوچھا گیا جو اوپر سے گر پڑی اور اس کی ٹانگیں ٹوٹ گئیں۔ مالک نے اسے دیکھ کر ذبح کر دیا اس سے خون بہا لیکن اس نے حرکت نہیں کی۔ امام مالک نے فرمایا کہ ذبح کے وقت اگر اس کا سانس چل رہا تھا اور پتلیاں پھر رہی تھیں تو اسے کھالو۔

باب ۴ ذَكَاةُ مَا فِيْ بَطْنِ الذَّبِيْحَةِ

اگر ذبیحہ کے پیٹ سے بچہ برآمد ہو

۸ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؛ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ : اِذَا نُحِرَتِ النَّاقَةُ فَذَكَاةُ مَا فِيْ بَطْنِهَا فِيْ ذَكَاتِهَا . اِذَا كَانَ قَدْ تَمَّ خَلْقُهٗ ، وَنَبَتَ شَعْرُهٗ . فَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِ اُمِّهٖ ، ذُبِحَ حَتّٰى يَخْرُجَ الدَّمُ مِنْ جَوْفِهٖ .

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ جب اونٹنی کو نحر کر دیا گیا تو اس کے پیٹ کا بچہ بھی پاک ہو گیا جبکہ اس کے اعضا مکمل ہو گئے ہوں اور اس کے بال نکل آئے ہوں۔ اگر بچہ اپنی والدہ کے جسم سے زندہ پیدا ہو تو اسے ذبح کیا جائے تاکہ اس کے پیٹ سے خون خارج ہو جائے۔

۹ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ : ذَكَاةُ مَا فِيْ بَطْنِ الذَّبِيْحَةِ ذَكَاةُ اُمِّهٖ ، اِذَا كَانَ قَدْ تَمَّ خَلْقُهٗ ، وَنَبَتَ شَعْرُهٗ .

یزید بن عبداللہ بن قسیط لیثی سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے :۔ ماں کی ذکاۃ سے پیٹ کے بچے کی ذکاۃ ہو جاتی ہے جبکہ اس کی تخلیق مکمل ہو چکی ہو اور اس کے بال نکل آئے ہوں۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۲۴۔ كِتَابُ الصَّيْدِ

کتاب الصید

بَابُ تَرْكِ أَكْلِ مَا قَتَلَ الْمِعْرَاضُ وَالْبُنْدُقَةُ

لکڑی یا پتھر سے مارے ہوئے جانور کو نہ کھانا

۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّهُ قَالَ رَمَيْتُ طَائِرَيْنِ بِحَجَرٍ وَأَنَا بِالْجُرُفِ. فَأَصَبْتُهُمَا. فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَمَاتَ، فَطَرَحَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ. وَأَمَّا الْآخَرُ فَذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُذَكِّيهِ بِقَدُومٍ فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُذَكِّيَهُ، فَطَرَحَهُ عَبْدُ اللّٰهِ أَيْضًا.

نافع کا بیان ہے کہ میں نے جرف کے مقام پر ایک پتھر سے دو چڑیاں شکار کیں۔ پس انہیں لے لیا تو ان میں سے ایک مر گئی تو حضرت عبداللہ بن عمر نے وہ پھینک دی۔ حضرت عبداللہ بن عمر دوسری کو بسولے سے ذبح کرنے کے لیے دوڑے تو ذبح کرنے سے پہلے وہ بھی مر گئی۔ پس حضرت عبداللہ نے وہ بھی پھینک دی۔

۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ كَانَ يَكْرَهُ مَا قَتَلَ الْمِعْرَاضُ وَالْبُنْدُقَةُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ قاسم بن محمد اسے مکروہ شمار کرتے تھے جس کو لاٹھی یا بندوق سے مارا جائے۔

۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تُقْتَلَ الْإِنْسِيَّةُ بِمَا يُقْتَلُ بِهِ الصَّيْدُ مِنَ الرَّمْيِ وَأَشْبَاهِهِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب پالتو جانوروں کو شکار کے مانند تیر وغیرہ سے مارنے کو مکروہ جانتے تھے۔

قَالَ مَالِكٌ، وَلَا أَرَى بَأْسًا بِمَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ إِذَا خَسَقَ وَبَلَغَ الْمَقَاتِلَ أَنْ يُؤْكَلَ. قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ. قَالَ فَكُلُّ شَيْءٍ نَالَهُ الْإِنْسَانُ بِيَدِهِ أَوْ رُمْحِهِ أَوْ بِشَيْءٍ مِنْ سِلَاحِهِ، فَأَنْفَذَهُ، وَبَلَغَ مَقَاتِلَهُ فَهُوَ صَيْدٌ. كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

امام مالک نے فرمایا کہ جس لاٹھی میں نوکدار لوہا لگا ہوا ہو اور اس نوک سے جانور کو زخمی کیا جائے تو اس کا کھانا درست ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اے ایمان والو! ضرور اللہ تمہیں آزمائے گا ایسے بعض شکار سے جس تک تمہارا ہاتھ اور نیزے پہنچیں" (۵ : ۹۴)۔

فرمایا کہ جس چیز تک آدمی کا ہاتھ برچھی یا کوئی اور ہتھیار پہنچے پس وہ اسے مارے یا قتل کرے تو وہ شکار ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَهْلَ الْعِلْمِ إِذَا أَصَابَ الرَّجُلُ الصَّيْدَ، فَأَعَانَهُ عَلَيْهِ غَيْرُهُ، مِنْ مَاءٍ أَوْ كَلْبٍ، غَيْرِ مُعَلَّمٍ، لَمْ يُؤْكَلْ ذٰلِكَ

امام مالک نے اہل علم حضرات کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب آدمی نے کسی شکار کو زخمی کیا پھر کسی دوسری چیز نے بھی اس پر مدد کی جیسے پانی یا بغیر سکھائے ہوئے کتے نے تو وہ شکار نہیں

marfat.com
Marfat.com

الصَّيْدُ. إِلَّا أَنْ يَكُونَ سَهْمُ الرَّامِي قَدْ قَتَلَهُ أَوْ بَلَغَ مَقَاتِلَ الصَّيْدِ حَتَّى لَا يَشُكَّ أَحَدٌ فِي أَنَّهُ هُوَ قَتَلَهُ وَأَنَّهُ لَا يَكُونُ لِلصَّيْدِ حَيَاةٌ بَعْدَهُ

قَالَ وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ: لَا بَأْسَ بِأَكْلِ الصَّيْدِ وَإِنْ غَابَ عَنْكَ مَصْرَعُهُ، إِذَا وَجَدْتَ بِهِ أَثَرًا مِنْ كَلْبِكَ أَوْ كَانَ بِهِ سَهْمُكَ مَا لَمْ يَبِتْ. فَإِذَا بَاتَ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ أَكْلُهُ.

کھایا جائے گا۔ ماسوائے اس صورت کے کہ یہ یقین ہو کہ شکار نیزہ مارنے والے کے تیر سے مرا ہے اور کسی کو بھی اس میں شک نہ رہے کہ اسی نے قتل کیا ہے اور اس کے بعد شکار زندہ نہ رہا ہو۔

میں نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس شکار کے کھانے میں کوئی حرج نہیں جو تمہارا زخم کھا کر غائب ہو جائے اور جب تمہیں ملے تو تمہارے کتے یا تیر کا اس پر نشان ہو جبکہ رات نہ گزرے اور اگر رات گزر گئی تو اس کا کھانا مکروہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْمُعَلَّمَاتِ

سدھائے ہوئے جانوروں کے ذریعے شکار کرنا

۵۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ: كُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ. إِنْ قَتَلَ، وَإِنْ لَمْ يَقْتُلْ.

نافع سے روایت ہے کہ سدھائے ہوئے کتے کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے: اس جانور کو کھا لو جسے تمہارے لیے شکار کیا ہو، خواہ جان سے مار دیا ہو یا نہ مارا ہو۔

۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: وَإِنْ أَكَلَ، وَإِنْ لَمْ يَأْكُلْ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: خواہ اس میں سے کھا لیا ہو یا کھایا ہو۔

۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ إِذَا قَتَلَ الصَّيْدَ. فَقَالَ سَعْدٌ: كُلْ. وَإِنْ لَمْ تَبْقَ إِلَّا بِضْعَةٌ وَاحِدَةٌ.

امام مالک کو حضرت سعد بن ابی وقاص کی یہ بات پہنچی جب ان سے سدھائے ہوئے کتے کے متعلق پوچھا گیا کہ جب کتا شکار کو مارے حضرت سعد نے فرمایا کہ اسے کھا لو اگرچہ اس میں سے ایک بوٹی ہی باقی بچی ہو۔

۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ سَمِعَ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ، فِي الْبَازِي وَالْعُقَابِ وَالصَّقْرِ وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ: أَنَّهُ إِذَا كَانَ يَقْتُلُ كَمَا تَقْتُلُ الْكِلَابُ الْمُعَلَّمَةُ، فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِ مَا قَتَلَتْ. مِمَّا صَادَتْ. إِذَا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَى إِرْسَالِهَا.

امام مالک نے بعض اہل علم حضرات کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر باز، عقاب یا صقر وغیرہ جانور کو کتے کی طرح سدھا لیا جائے تو اس کے قتل کیے ہوئے جانور کو کھانے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اسی نے شکار کیا اور اسے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

قَالَ مَالِكٌ: وَأَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي الَّذِي يَتَخَلَّصُ الصَّيْدُ مِنْ مَخَالِبِ الْبَازِي أَوْ مِنَ الْكَلْبِ ثُمَّ يَتَرَبَّصُ بِهِ فَيَمُوتُ، أَنَّهُ لَا يَحِلُّ أَكْلُهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس بارے میں جو میں نے سب سے خوب سنا کہ جو شکار باز یا کتے سے چھوٹ کر مر جائے تو اس کا کھانا حلال نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ، وَكَذَلِكَ كُلُّ مَا قُدِرَ عَلَى ذَبْحِهِ وَهُوَ فِي مَخَالِبِ الْبَازِي، أَوْ فِي الْكَلْبِ؛ فَيَتْرُكُهُ

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے ذبح کرنے پر قدرت پائی جبکہ وہ باز کے نیچے یا کتے کے منہ میں تھا پھر اسے چھوڑ دیا

marfat.com
Marfat.com

صَاحِبُهُ وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى ذَبْحِهِ، حَتّٰى يَقْتُلَهُ الْبَازِي أَوِ الْكَلْبُ، فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ أَكْلُهُ.

قَالَ مَالِكٌ، وَكَذٰلِكَ الَّذِي يَرْمِي الصَّيْدَ، فَيُنَالُهُ وَهُوَ حَيٌّ، فَيُفَرِّطُ فِي ذَبْحِهِ حَتّٰى يَمُوتَ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ أَكْلُهُ.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا، أَنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا أَرْسَلَ كَلْبَ الْمَجُوسِيِّ الضَّارِيَ، فَصَادَ أَوْ قَتَلَ، إِنَّهُ إِذَا كَانَ مُعَلَّمًا، فَأَكْلُ ذٰلِكَ الصَّيْدِ حَلَالٌ. لَا بَأْسَ بِهِ وَإِنْ لَمْ يُذَكِّهِ الْمُسْلِمُ وَإِنَّمَا مَثَلُ ذٰلِكَ، مَثَلُ الْمُسْلِمِ يَذْبَحُ بِشَفْرَةِ الْمَجُوسِيِّ أَوْ يَرْمِي بِقَوْسِهِ أَوْ بِنَبْلِهِ، فَيَقْتُلُ بِهَا فَصَيْدُهُ كَذٰلِكَ وَذَبِيحَتُهُ حَلَالٌ. لَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ. وَإِذَا أَرْسَلَ الْمَجُوسِيُّ كَلْبَ الْمُسْلِمِ الضَّارِيَ عَلٰى صَيْدٍ، فَأَخَذَهُ فَإِنَّهُ لَا يُؤْكَلُ ذٰلِكَ الصَّيْدُ. إِلَّا أَنْ يُزَكِّيَ. وَإِنَّمَا مَثَلُ ذٰلِكَ، مَثَلُ قَوْسِ الْمُسْلِمِ وَنَبْلِهِ، يَأْخُذُهَا الْمَجُوسِيُّ فَيَرْمِي بِهَا الصَّيْدَ فَيَقْتُلُهُ. وَبِمَنْزِلَةِ شَفْرَةِ الْمُسْلِمِ يَذْبَحُ بِهَا الْمَجُوسِيُّ، فَلَا يَحِلُّ أَكْلُ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ.

وہ اس کے ذبح کرنے پر قادر تھا یہاں تک کہ باز یا کتے نے اسے جان سے مار دیا تو اس کا کھانا حلال نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح جس جانور کو تیر مارا پھر اسے زندہ پایا اور ذبح کرنے میں دیر کی یہاں تک کہ وہ مر گیا تو اس کا کھانا حلال نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس بات پر ہم سب متفق ہیں کہ اگر مسلمان کسی مجوسی یا موذی کے سدھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑے اور وہ شکار مارے تو اس کا کھانا جائز ہے کوئی حرج نہیں اگرچہ مسلمان نے اسے ذبح نہیں کیا اور اس کی مثال اس مسلمان جیسی ہے جو کسی مجوسی کی چھری سے ذبح کرے یا اس کی کمان یا برچھی سے شکار کرے تو وہ شکار اور اس سے ذبح کیا ہوا حلال ہے، اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں اور جب مجوسی نے مسلمان کے کتے کو شکار پر چھوڑا اور اس نے پکڑ لیا تو اس شکار سے نہیں کھایا جائے گا مگر یہ کہ اسے ذبح کر لیا جائے اور اس کی مثال مسلمان کے کمان و تیر جیسی ہے کہ اسے لے کر مجوسی شکار مارے اور مسلمان کی چھری سے جیسے مجوسی ذبح کرے تو اس میں سے ذرا سا بھی کھا لینا حلال نہیں۔

بَابُ ٣ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْبَحْرِ

باب ۳ دریائی شکار کا بیان

٩۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَمَّا لَفَظَ الْبَحْرُ. فَنَهَاهُ عَنْ أَكْلِهِ.

قَالَ نَافِعٍ: ثُمَّ انْقَلَبَ عَبْدُ اللّٰهِ فَدَعَا بِالْمُصْحَفِ فَقَرَأَ - أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ - قَالَ نَافِعٌ: فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ: إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ.

عبدالرحمٰن بن ابو ہریرہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ جس جانور کو دریا پھینک دے؟ انہوں نے اس کے کھانے سے منع فرمایا۔

نافع کا بیان ہے کہ پھر حضرت عبداللہ واپس گئے، قرآن مجید منگوایا اور پڑھا: تمہارے لیے دریائی شکار اور اس کا کھانا حلال کیا گیا۔ نافع نے کہا تو حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابو ہریرہ کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا کہ اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

١٠۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ سَعْدٍ الْجَارِيِّ، مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ؛ أَنَّهُ قَالَ

سعد الجاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان مچھلیوں کے بارے میں پوچھا

marfat.com
Marfat.com

سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، عَنِ الْحِيتَانِ يَقْتُلُ بَعْضُهَا بَعْضًا، أَوْ تَمُوتُ صَرَدًا. فَقَالَ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ. قَالَ سَعْدٌ، ثُمَّ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

ایک دوسری کو کھا جاتی ہیں یا سردی سے مرجاتی ہیں ؟ فرمایا کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے پوچھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا۔

۱۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُمَا كَانَا لَا يَرَيَانِ بِمَا لَفَظَ الْبَحْرُ بَأْسًا.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن ثابت دونوں حضرات اس مچھلی کو کھانے میں کوئی حرج محسوس نہ کرتے جس کو دریا نے پھینکا ہو۔

۱۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْجَادِ، قَدِمُوا فَسَأَلُوا مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، عَمَّا لَفَظَ الْبَحْرُ. فَقَالَ: لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ. وَقَالَ: اذْهَبُوا إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَسَأَلُوهُمَا عَنْ ذٰلِكَ. ثُمَّ ائْتُونِي فَأَخْبِرُونِي مَاذَا يَقُولَانِ فَأَتَوْهُمَا، فَسَأَلُوهُمَا. فَقَالَا لَا بَأْسَ بِهِ فَأَتَوْا مَرْوَانَ فَأَخْبَرُوهُ. فَقَالَ مَرْوَانُ قَدْ قُلْتُ لَكُمْ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ جار کے کچھ باشندے آئے اور انہوں نے مروان بن حکم سے دریا کے پھینکے ہوئے شکار کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور کہا یہ تم حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابوہریرہ کی خدمت میں جاؤ اور ان دونوں سے اس بارے میں پوچھو۔ پھر مجھے بھی آکر بتانا کہ ان دونوں حضرات نے کیا فرمایا۔ پس وہ ان دونوں کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے پوچھا تو دونوں حضرات نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ پس وہ مروان کے پاس آئے اور انہیں بتایا۔ مروان نے کہا کہ میں نے بھی تم سے یہی کہا تھا۔

قَالَ مَالِكٌ: لَا بَأْسَ بِأَكْلِ الْحِيتَانِ يَصِيدُهَا الْمَجُوسِيُّ. لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْبَحْرِ "هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ".

امام مالک نے فرمایا کہ ان مچھلیوں کے کھانے میں کوئی حرج نہیں جن کو مجوسیوں نے شکار کیا ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سمندر کے بارے میں فرمایا کہ اس کا پانی پاک اور اس کا مُردہ حلال ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَإِذَا أَكَلَ ذٰلِكَ، مَيْتًا، فَلَا يَضُرُّهُ مَنْ صَادَهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب یہ مُردہ کھانا بھی حلال ہے تو کسی کے شکار کرنے سے کیا نقصان ہوگا۔

بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

دانتوں والے ہر درندے کا حرام ہونا

۱۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ".

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دانتوں سے پھاڑ کھانے والے ہر درندے کا کھانا حرام ہے۔

۱۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دانتوں سے پھاڑ کر کھانے والے ہر درندے کا کھانا

marfat.com
Marfat.com

"اَكْلُ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ"
قَالَ مَالِكٌ. وَهُوَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

حرام ہے۔
مالک نے کہا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ اَكْلِ الدَّوَابِّ

جن جانوروں کا کھانا مکروہ ہے

١٥۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّ اَحْسَنَ مَا سُمِعَ فِي الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ، اَنَّهَا لَا تُؤْكَلُ. اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ - وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْاَنْعَامِ - لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى - لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ.

یحییٰ نے امام مالک سے روایت کی ہے کہ گھوڑے، خچر اور گدھے کے بارے میں میں نے خوب سنا کہ انہیں نہ کھایا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے" (۱۶: ۸) اور قربانیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "کہ کسی پر سوار ہو اور کسی کا گوشت کھاؤ" (۲۲: ۷۹) اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے: "کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر" (۲۲: ۳۴) نیز فرمایا: "تو ان میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ" (۲۲: ۳۶)۔

قَالَ مَالِكٌ. وَسَمِعْتُ اَنَّ الْبَائِسَ هُوَ الْفَقِيْرُ وَاَنَّ الْمُعْتَرَّ هُوَ الزَّائِرُ.

امام مالک نے فرمایا کہ البائس تو فقیر کو کہتے ہیں اور المعترّ بھیک مانگنے والا۔

قَالَ مَالِكٌ: فَذَكَرَ اللّٰهُ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِلرُّكُوْبِ وَالزِّيْنَةِ. وَذَكَرَ الْاَنْعَامَ لِلرُّكُوْبِ وَالْاَكْلِ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے گھوڑے، خچر اور گدھے کو سواری اور زینت کے لیے بنایا ہے اور دوسرے چوپایوں کو سواری اور کھانے کے

قَالَ مَالِكٌ: وَالْقَانِعُ هُوَ الْفَقِيْرُ اَيْضًا.

امام مالک نے فرمایا کہ القانع بھی فقیر کو کہتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ

مُردار کی کھال کا بیان

١٦۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ. كَانَ اَعْطَاهَا مَوْلَاةً لِمَيْمُوْنَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اَفَلَا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا". فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا".

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مُردہ بکری کے پاس سے گزرے جو حضرت میمونہ ام المؤمنین کے غلام کو دی گئی تھی۔ فرمایا کہ اس کی کھال کو کیوں کام میں نہ لائے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ تو مُردار ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا کھانا ہی تو حرام ہے۔

١٧۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ اَنَّ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ"

جس کھال کی دباغت کر لی جائے وہ پاک ہو جاتی ہے۔

۱۸۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ.

محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان کی والدہ ماجدہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مُردار کی کھال سے دباغت کے بعد فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يُضْطَرُّ إِلَى أَكْلِ الْمَيْتَةِ

جو مُردار کھانے پر مجبور ہو جائے

۱۹۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّ أَحْسَنَ مَا سُمِعَ فِي الرَّجُلِ، يُضْطَرُّ إِلَى الْمَيْتَةِ: أَنَّهُ يَأْكُلُ مِنْهَا حَتّٰى يَشْبَعَ، وَيَتَزَوَّدُ مِنْهَا. فَإِنْ وَجَدَ عَنْهَا غِنًى طَرَحَهَا.

وَسُئِلَ مَالِكٌ، عَنِ الرَّجُلِ يُضْطَرُّ إِلَى الْمَيْتَةِ أَيَأْكُلُ مِنْهَا وَهُوَ يَجِدُ ثَمَرَ الْقَوْمِ أَوْ زَرْعًا أَوْ غَنَمًا بِمَكَانِهِ ذٰلِكَ؟ قَالَ مَالِكٌ: إِنْ ظَنَّ أَنَّ أَهْلَ ذٰلِكَ الثَّمَرِ، أَوِ الزَّرْعِ، أَوِ الْغَنَمِ، يُصَدِّقُوْنَهُ بِضَرُوْرَتِهِ حَتّٰى لَا يُعَدَّ سَارِقًا فَتُقْطَعَ يَدُهُ، رَأَيْتُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ أَيِّ ذٰلِكَ وَجَدَ، مَا يَرُدُّ جُوْعَهُ. وَلَا يَحْمِلُ مِنْهُ شَيْئًا. وَذٰلِكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْكُلَ الْمَيْتَةَ. وَإِنْ هُوَ خَشِيَ أَنْ لَا يُصَدِّقُوْهُ، وَأَنْ يُعَدَّ سَارِقًا بِمَا أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ، فَإِنَّ أَكْلَ الْمَيْتَةِ خَيْرٌ لَهُ عِنْدِيْ. وَلَهُ فِيْ أَكْلِ الْمَيْتَةِ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ سَعَةٌ. مَعَ أَنِّيْ أَخَافُ أَنْ يَعْدُوَ عَادٍ مِمَّنْ لَمْ يُضْطَرَّ إِلَى الْمَيْتَةِ، يُرِيْدُ اسْتِجَازَةَ أَخْذِ أَمْوَالِ النَّاسِ وَزُرُوْعِهِمْ وَثِمَارِهِمْ بِذٰلِكَ، بِدُوْنِ اضْطِرَارٍ.

قَالَ مَالِكٌ: وَهٰذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ.

یحییٰ نے امام مالک سے روایت کی ہے کہ بہتر بات جو میں نے اس شخص کے بارے میں سُنی جو مُردار کھانے پر مجبور ہو جائے یہ ہے کہ پیٹ بھر کر کھا لے اور کچھ رکھ چھوڑے۔ اگر حلال روزی مل جائے تو اُسے پھینک دے۔

امام مالک سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو مُردار کھانے پر مجبور ہو جائے کہ اگر اسے کسی کے پھل، کھیتی یا بکری وغیرہ ملے تو مُردار کی جگہ انہیں کھا لے یا نہیں؟ امام مالک نے فرمایا کہ اگر پھلوں، کھیتی یا بکریوں کا مالک اس کے اضطرار (مجبوری) کو محسوس کر لے گا اور اسے چور شمار کر کے ہاتھ نہیں کٹوائے گا تو جو چیز پائی ہے اسے کھا کر اپنی بھوک بجھا لے اور جمع کر کے نہ رکھے اور یہ مجھے مُردار کھانے سے زیادہ پسند ہے اور اگر یہ خدشہ ہو کہ وہ اسے سچا نہیں سمجھے گا اور اس حرکت کے باعث اُسے چور شمار کرے گا تو اس حالت میں میرے نزدیک اس کا مُردار کو کھا لینا بہتر ہے اور اس وجہ سے اس کے لیے مُردار کھانے کی گنجائش ہے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ جو مردار کھانے پر مجبور نہیں ہو گا اسے بھی لوگوں کے مال، کھیتیاں اور پھل کھانے کی اجازت مل جائے گی، حالانکہ انہیں کوئی مجبوری نہ ہو گی۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو میں نے سُنا یہ بہتر ہے۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

۲۵۔ كِتَابُ الْعَقِيْقَةِ

کتاب العقیقہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَقِيْقَةِ

۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ ضَمْرَةَ، عَنْ أَبِيْهِ؛ أَنَّهُ قَالَ، سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ؟ فَقَالَ "لَا أُحِبُّ الْعُقُوْقَ" وَكَأَنَّهُ إِنَّمَا كَرِهَ الْاِسْمَ. وَقَالَ "مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْ وَلَدِهِ فَلْيَفْعَلْ".

۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ؛ أَنَّهُ قَالَ، وَزَنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعَرَ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ، وَزَيْنَبَ وَأُمِّ كُلْثُوْمٍ. فَتَصَدَّقَتْ بِزِنَةِ ذٰلِكَ فِضَّةً.

۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ؛ أَنَّهُ قَالَ وَزَنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعَرَ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ، فَتَصَدَّقَتْ بِزِنَتِهِ فِضَّةً۔

عقیقے کے متعلق روایات

بنی ضمرہ کے ایک نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عقیقہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں عقوق (نافرمانی) کو پسند نہیں کرتا گویا اس نام کو ناپسند فرمایا اور فرمایا کہ جس کے گھر لڑکا پیدا ہو اور وہ اس کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ ف

امام محمد باقر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ نے امام حسن، امام حسین، حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم کے بال اتروا کر ان کے برابر چاندی خیرات فرمائی۔

محمد بن علی بن حسین (امام محمد باقر) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ نے امام حسن اور امام حسین کے بالوں کے برابر چاندی خیرات فرمائی۔ ف

ف۔ بچے کا عقیقہ کرنا مستحب ہے۔ فرض یا واجب نہیں ہے کہ اسے ضروری سمجھا جائے۔ صاحبِ استطاعت کرے تو اچھا ہے ثواب پائے گا لیکن قرض لے کر کرنا ہرگز درست نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور لڑکے کی طرف سے دو ہوں۔ کچا گوشت تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر کھلا دیا جائے جو ممکن ہو اور بآسانی کر لیا جائے وہ بہتر ہے۔ عقیقے کے گوشت سے گھر والے بھی کھا سکتے ہیں اور بچے کے تمام رشتہ دار کھا سکتے ہیں۔ کسی کے لیے کوئی ممانعت نہیں ہے۔ عقیقے کے جانور کی ہڈی نہ توڑنا اور اس جانور کا خون بچے کے جسم سے لگانا جہالت کی رسمیں اور بیہودہ خیالات ہیں جن سے اجتناب و احتراز ضروری ہے۔ عقیقہ اور عقوق (والدین کی نافرمانی) کا مادہ چونکہ ایک ہے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں عقوق کو ناپسند کرتا ہوں۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے عقیقہ ناپسند ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ف۔ عقیقے کے بارے میں حضرت عائشہ، حضرت ام کرز، حضرت بریدہ، حضرت سمرہ بن جندب، حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبداللہ بن عمر،

marfat.com
Marfat.com

بابٌ ۲ الْعَمَلُ فِي الْعَقِيقَةِ

عقیقے کا طریقہ

۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ عَقِيقَةً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهَا. وَكَانَ يَعُقُّ عَنْ وَلَدِهِ بِشَاةٍ شَاةٍ. عَنِ الذُّكُورِ وَالْإِنَاثِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر سے جب ان کے کسی بچے کے عقیقے کی بابت کہا جاتا تو اپنے ہر بچے کے عقیقے میں خواہ لڑکی ہو یا لڑکا ایک بکری دیا کرتے تھے۔

۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ؛ أَنَّهُ قَالَ، سَمِعْتُ أَبِي يَسْتَحِبُّ الْعَقِيقَةَ، وَلَوْ بِعُصْفُورٍ.

محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والدِ ماجد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ عقیقہ کرنا مستحب ہے خواہ ایک چڑیا ہی کیوں نہ دی جائے۔

۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّهُ عُقَّ عَنْ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ ابْنَيْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت علی نے اپنے صاحبزادے امام حسن اور امام حسین کا عقیقہ کیا۔

۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ؛ أَنَّ أَبَا عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَعُقُّ عَنْ بَنِيهِ الذُّكُورِ وَالْإِنَاثِ، بِشَاةٍ شَاةٍ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد عروہ بن زبیر اپنے ہر لڑکے اور لڑکی کی طرف سے ایک ایک بکری کا عقیقہ کیا کرتے تھے۔

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْعَقِيقَةِ، أَنَّ مَنْ عَقَّ فَإِنَّمَا يَعُقُّ عَنْ وَلَدِهِ بِشَاةٍ شَاةٍ. الذُّكُورِ وَالْإِنَاثِ وَلَيْسَتِ الْعَقِيقَةُ بِوَاجِبَةٍ. وَلٰكِنَّهَا يُسْتَحَبُّ الْعَمَلُ

امام مالک نے فرمایا کہ عقیقہ میں ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ جو اپنی اولاد کا عقیقہ کرے تو ایک ایک بکری سے کرے اور عقیقہ واجب نہیں بلکہ یہ ایک مستحب عمل ہے اور یہ ایسا کام ہے جس کو لوگ

حاشیہ صفحہ گزشتہ

حضرت انس بن مالک، حضرت سلمان بن عامر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت آئی ہیں۔ حضرت سمرہ کی روایت میں ہے کہ عقیقہ کرنے تک گویا بچہ گروی رکھا ہوا ہوتا ہے۔ ساتویں روز اس کی طرف سے جانور ذبح کرے۔ اس کا نام رکھے اور اس کا سر منڈائے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)۔ امام محمد باقر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسن کا عقیقہ ایک بکری سے کیا اور بالوں کے برابر چاندی خیرات کی جو ایک درہم یا اس سے کم تھی (ترمذی) حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن اور امام حسین کا عقیقہ ایک ایک مینڈھے سے کیا (ابوداؤد) لیکن ان سے ہی یہ بھی روایت ہے کہ دو دو مینڈھوں سے کیا (نسائی) عمرو بن شعیب کی روایت میں ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے اور اسے بچے کی طرف سے قربانی کہیں تو بہتر ہے (ابوداؤد، نسائی) نیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کان میں بوقت ولادت نماز جیسی اذان کہی تھی۔ چونکہ اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے بچے کے کان میں اس وقت اذان کہنا سنت ہے۔ بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے اور مستحب ہے کہ بچے کے کان میں یہ بھی کہہ دیا جائے:۔ وَأُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ (ترمذی ابوداؤد) واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

بِهَا. وَهِيَ مِنَ الْأَمْرِ الَّذِي لَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ النَّاسُ عِنْدَنَا فَمَنْ عَقَّ عَنْ وَلَدِهِ فَإِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ النُّسُكِ وَالضَّحَايَا لَا يَجُوزُ فِيهَا عَوْرَاءُ وَلَا عَجْفَاءُ وَلَا مَكْسُورَةٌ وَلَا مَرِيضَةٌ. وَلَا يُبَاعُ مِنْ لَحْمِهَا شَيْءٌ. وَلَا جِلْدُهَا، وَلَا يُكْسَرُ عِظَامُهَا. وَيَأْكُلُ أَهْلُهَا مِنْ لَحْمِهَا وَيَتَصَدَّقُونَ مِنْهَا. وَلَا يُمَسُّ الصَّبِيُّ بِشَيْءٍ مِنْ دَمِهَا.

ہمیشہ سے کرتے آرہے ہیں جو اپنی اولاد کا عقیقہ کرے تو جانور قربانی جیسا ہو کیونکہ کانے، دُبلے، سینگ ٹوٹے اور بیمار جانور کا عقیقہ درست نہیں ہے اور اس کے گوشت میں سے ذرا سا بھی فروخت نہ کرے اور نہ اس کی کھال بیچے اور اس کی ہڈی توڑ سکتا ہے اور عقیقہ دینے والا بھی اس کا گوشت کھا سکتا ہے اور اس میں سے خیرات کرے اور بچے کو اس جانور کا خون نہ لگایا جائے۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

۲۶ - كِتَابُ الضَّحَايَا

کتاب الضحایا

بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنَ الضَّحَايَا

جس جانور کی قربانی منع ہے

۱ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا؟ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ، وَقَالَ "اَرْبَعًا" وَكَانَ الْبَرَاءُ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ: يَدِيْ اَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا. وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا. وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا. وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ"

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قربانی دینے کے لیے کیسے جانوروں سے بچا جائے تو آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ چار سے اور حضرت براء بھی اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرماتے کہ میرا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے بہت چھوٹا ہے وہ لنگڑا جو چل نہ سکے جس کا کانا ہونا ظاہر ہو جس کی بیماری ظاہر ہو اور ایسا دُبلا جانور جس میں گودا نہ رہے۔

۲ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَّقِيْ مِنَ الضَّحَايَا وَالْبُدْنِ، الَّتِيْ لَمْ تُسِنَّ، وَالَّتِيْ نَقَصَ مِنْ خَلْقِهَا.

قَالَ مَالِكٌ: وَهٰذَا اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَيَّ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ان جانوروں کی قربانی نہ دیتے جو مسنّہ نہ ہوتے اور نہ ان کی قربانی دیتے جن کی پیدائش میں نقص ہوتا۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الضَّحَايَا

جن جانوروں کی قربانی مستحب ہے

۳ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ضَحّٰى مَرَّةً بِالْمَدِيْنَةِ. قَالَ نَافِعٌ: فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَشْتَرِيَ لَهٗ كَبْشًا فَحِيْلًا اَقْرَنَ. ثُمَّ اَذْبَحَهٗ يَوْمَ الْاَضْحٰى، فِيْ مُصَلَّى النَّاسِ. قَالَ نَافِعٌ: فَفَعَلْتُ. ثُمَّ حُمِلَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، فَحَلَقَ رَاْسَهٗ حِيْنَ ذُبِحَ الْكَبْشُ. وَكَانَ مَرِيْضًا لَمْ يَشْهَدِ الْعِيْدَ مَعَ النَّاسِ

قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَيْسَ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے ایک دفعہ مدینہ منورہ میں عید الاضحیٰ کی اور مجھے حکم فرمایا کہ سینگوں والا ایک مینڈھا خرید کر لاؤں اور عید الاضحیٰ کے روز اسے عیدگاہ میں ذبح کروں۔ نافع کا بیان ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا پھر اسے حضرت عبداللہ بن عمر کی خدمت میں بھیجا گیا تو بکرا ذبح ہو جانے کے بعد اپنا سر منڈایا وہ بیمار تھے اور لوگوں کے ساتھ عید کی نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ قربانی

marfat.com
Marfat.com

حِلَاقُ الرَّاسِ وَاجِبٌ عَلٰى مَنْ ضَحّٰى. وَقَدْ فَعَلَهُ ابْنُ عُمَرَ.

کرنے والے پر سر منڈانا واجب نہیں ہے لیکن حضرت ابن عمر نے ایسا کیا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ الضَّحِيَّةِ قَبْلَ انْصِرَافِ الْإِمَامِ

امام کے نماز عید سے لوٹنے سے پہلے قربانی کی ممانعت کے

٤۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ؛ اَنَّ اَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ ذَبَحَ ضَحِيَّتَهُ قَبْلَ اَنْ يَذْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَضْحٰى. فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يَعُوْدَ بِضَحِيَّةٍ اُخْرٰى. قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ: لَا اَجِدُ اِلَّا جَذَعًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: وَاِنْ لَمْ تَجِدْ اِلَّا جَذَعًا فَاذْبَحْهُ.

بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابو بردہ بن نیار نے اپنی قربانی ذبح کر لی اس سے پہلے کہ عید الاضحیٰ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قربانی ذبح کرتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا حضرت ابو بردہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے پاس تو صرف بکری کا ایک سالہ بچہ ہے۔ فرمایا اگر اور کچھ میسر نہیں تو وہی ایک سالہ بچہ ذبح کر دے۔

٥۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ؛ اَنَّ عُوَيْمِرَ بْنَ اَشْقَرَ ذَبَحَ ضَحِيَّتَهُ قَبْلَ اَنْ يَغْدُوَ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى. وَاَنَّهُ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَعُوْدَ بِضَحِيَّةٍ اُخْرٰى.

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ حضرت عویمر بن اشقر نے عید الاضحیٰ کے روز صبح سویرے ہی اپنی قربانی ذبح کر لی جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے انہیں دوبارہ قربانی کرنے کا حکم فرمایا۔

بَابُ ادِّخَارِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ

قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنے کا بیان

٦۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ. ثُمَّ قَالَ، بَعْدُ: كُلُوْا، وَتَصَدَّقُوْا، وَتَزَوَّدُوْا، وَادَّخِرُوْا.

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ پھر اس کے بعد فرما دیا کہ کھاؤ، خیرات کرو، توشہ بناؤ اور جمع رکھ چھوڑا کرو۔

٧۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ؛ اَنَّهُ قَالَ، نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَتْ: صَدَقَ. سَمِعْتُ عَائِشَةَ

حضرت عبد اللہ بن واقد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین روز کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ عبد اللہ بن ابو بکر کا بیان ہے کہ میں نے عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ سچ کہا کیونکہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے

marfat.com
Marfat.com

زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. تَقُوْلُ، دَفَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحٰى، فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "ادَّخِرُوْا لِثَلَاثٍ. وَتَصَدَّقُوْا بِمَا بَقِيَ" قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ، قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُوْنَ بِضَحَايَاهُمْ، وَيَجْمِلُوْنَ مِنْهَا الْوَدَكَ، وَيَتَّخِذُوْنَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ: "وَمَا ذٰلِكَ؟" قَالَ كَمَا قَالَ. قَالُوْا: نَهَيْتَ عَنْ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ عَلَيْكُمْ. فَكُلُوْا، وَتَصَدَّقُوْا وَادَّخِرُوْا"

يَعْنِي بِالدَّافَّةِ، قَوْمًا مَسَاكِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ.

۸ ۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ لَحْمًا. فَقَالَ: انْظُرُوْا أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا مِنْ لُحُوْمِ الْأَضْحٰى. فَقَالُوْا، هُوَ مِنْهَا. فَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ أَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا؟ فَقَالُوْا: إِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَكَ، أَمْرٌ. فَخَرَجَ أَبُوْ سَعِيْدٍ، فَسَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ. فَأُخْبِرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضْحٰى بَعْدَ ثَلَاثٍ. فَكُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا، وَادَّخِرُوْا. وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الِانْتِبَاذِ

سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں کچھ دیہاتی لوگ قربانی کے دنوں میں آگئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین دن کے لیے رکھ لو اور باقی صدقہ کر دو۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی کہ قبل ازیں لوگ اپنی قربانیوں سے نفع حاصل کرتے چربی رکھ چھوڑتے اور مشکیں بناتے تھے۔ رسولِ خدا نے فرمایا تو پھر کیا ہو گیا؟ عرض کی گئی کہ آپ نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تو ان لوگوں کی وجہ سے منع کیا تھا جو تمہارے پاس آگئے تھے۔ پس تم کھاؤ، بانٹو اور جمع کر لو۔ ف

الدَّافَّةُ وہ غریب لوگ مراد ہیں جو مدینہ منورہ میں آئے تھے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ایک سفر سے اپنے گھر واپس لوٹے اور گھر والوں نے ان کے آگے گوشت رکھا تو فرمایا: کہیں یہ گوشت قربانی کا تو نہیں؟ کہا گیا کہ قربانی کا ہے چنانچہ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا؟ عرض کی گئی کہ آپ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دے دی ہے پس حضرت ابو سعید یہ پوچھنے کے لیے باہر نکلے تو انہیں بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ تین روز کے بعد قربانی کا گوشت نہ کھانا لیکن اب کھاؤ، خیرات کرو اور جمع کر لو۔ نیز نبیذ بنانے سے منع کیا تھا لیکن اب بنا لیا کرو اور نشہ لانے

ف۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زائد نہیں کھایا کرتے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت مرحمت فرما دی کہ کھاؤ اور جمع کر لیا کرو تو ہم کھانے اور جمع کرنے لگ گئے (متفق علیہ)۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے قربانی کرے تو تین دن کے بعد اس کے گھر میں قربانی کا گوشت نہ رہے۔ جب اگلا سال آیا تو لوگ عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اسی طرح کریں جیسے پچھلے سال کیا تھا؟ فرمایا کہ کھاؤ، کھلاؤ اور جمع کرو، سالِ گزشتہ چونکہ کچھ ضرورت مند آگئے تھے ان کی مدد کے پیش نظر میں نے وہ حکم دیا تھا (متفق علیہ)۔ معلوم ہوا کہ وہ وقتی ضرورت کے تحت وقتی حکم تھا نہ کہ دائمی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

فَانْتَبِذُوْا. وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ. فَزُوْرُوْهَا. وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا. يَعْنِيْ لَا تَقُوْلُوْا سُوْءًا.

والی ہر چیز حرام ہے اور میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا لیکن اب کر لیا کرو لیکن بُری بات نہ کہنا ف

ف۔ اس حدیث میں تین کاموں کا ذکر ہے جن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا اور ایک مدت گزرنے کے بعد ان کی اجازت مرحمت فرما دی یعنی :۔

۱۔ قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا تھا لیکن اب کھاؤ، خیرات کرو اور جمع کر چھوڑو۔

۲۔ شراب کے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا لیکن اب بنا لیا کرو مگر یہ بات مدنظر رکھنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۳۔ زیارتِ قبور سے تمہیں منع کیا تھا مگر اب کر لیا کرو لیکن کوئی بری بات نہ کہنا۔ اس ارشاد گرامی یعنی بری بات کہنے کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں مثلاً۔

(۱) تم زیارت کے لیے جاؤ اور اس مردے کی برائی کرنے لگو تو اب جبکہ وہ دار العمل سے جا چکا، دفتر عمل لپیٹ دیا گیا تو برائی کرنے سے کیا فائدہ؟ اب کونسی اس کی اصلاح ممکن ہے اس کی برائی کر کے اپنا نامۂ عمل سیاہ نہ کرنا کیونکہ اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد ہو چکا۔ اب برائی کر کے ان کا دل نہ دکھانا، جلتی پہ تیل نہ گرانا۔

(۲) تم مردے کو نہلانے لگے تھے تو وہ تم سے کہہ رہا تھا کہ آرام سے نہلاؤ۔ تم دیر کر رہے تھے تو وہ تم سے جلدی لے چلنے کے لیے کہہ رہا تھا تم لے کر چلے تو وہ تمہیں چارپائی ہلانے جلانے سے منع کر رہا تھا تم اسے دفن کر کے چلے تو وہ تمہارے جوتوں کی چاپ سن رہا تھا۔ لہٰذا اب قبرستان میں جاؤ تو ان کو سلام کر کے ان کی بخشش کے لیے دعا کیا کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ انہیں گونگے بہرے بتا کر ان کا مذاق اڑانے لگو۔

۴۔ غرباء مسکین ہمیشہ مالداروں کی طرف دوڑتے ہیں اور اس کے بغیر چارۂ کار نہیں۔ ایسا کیے بغیر بات بنتی ہی نہیں۔ اللہ والے نہ صرف مالدار ہیں بلکہ رحمتِ الٰہیہ کے خزانے لیے بیٹھے ہیں۔ خدا کے خزانوں سے اپنا حصہ لینے کے لیے ان کی جانب دوڑتے رہنا مالدار اپنی دولت سے زکوٰۃ اور خیرات بانٹتے ہیں لیکن اللہ والے اپنی خداداد دولت سے رحمتِ الٰہیہ کی خیرات بانٹتے ہیں۔ اس سے رُکنے اور دوسروں کو روکنے نہ لگ جانا کیونکہ یہ خود محروم رہنا اور دوسروں کو محروم رکھنا ہے۔

۴۔ اللہ والوں کی آرام گاہوں پر رحمتِ الٰہیہ کی بارش برستی رہتی ہے۔ وہاں پہنچنے والا محروم کیوں رہے گا؟ اگر اس بارش میں بھیگ نہ سکا تو ایک آدھ چھینٹا اس کے اوپر ضرور پڑ ہی جائے گا۔ اس حاضری کو بے سود یا خلاف شرع بتا کر کہیں اپنے پیروں پر کلہاڑی نہ مار لینا۔

۵۔ اللہ والے اگرچہ ہرگز خدا نہیں ہیں لیکن وہ اپنے خدا سے ہرگز جدا نہیں ہیں کیونکہ وہ اللہ کے دوست ہیں۔ خدا ان کے ساتھ ہے۔ خدا سے ملنا ہو تو ان کے قریب ہو جانا کیونکہ ان سے دور ہونا خدا سے دور ہونا ہے ان کا ہو رہنا خدا کا ہو رہنا ہے ان کے خلاف زبان کھولنا اپنی دینی موت کو دعوت دینا خدا کا غضب مول لینا، باری تعالیٰ سے اپنے خلاف اعلان جنگ کروانا اور جان بوجھ کر اپنے لیے فار دار بالا کوٹ منگوانا ہے۔

۶۔ اللہ والے یقیناً اللہ کے دوست ہیں ان سے محبت رکھنا اللہ سے محبت رکھنا ہے۔ ان کی عقیدت کا خوب اظہار کرنا اور ثابت قدم رہنا لیکن عقیدت سے آگے بڑھتے ہوئے انہیں خدا نہ بنا لینا جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا تھا۔ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصَارٰى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ۔ یعنی یہود بولے کہ عزیز اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی بولے کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے (۹ : ۳۰) نیز اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے : اِتَّخَذُوْٓا

marfat.com
Marfat.com

بَابُ الشِّرْكَةِ فِي الضَّحَايَا، وَعَنْ كَمْ تُذْبَحُ الْبَقَرَةُ وَالْبَدَنَةُ

ایک قربانی میں کئی آدمیوں کا شریک ہونا

۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ؛ اَنَّهُ قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ. الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ. وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حدیبیہ کے سال ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ نحر کیے تو سات آدمیوں کی طرف سے ایک اور سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

۱۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ يَسَارٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ. اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ. قَالَ: كُنَّا نُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ، يَذْبَحُهَا الرَّجُلُ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهِ. ثُمَّ تَبَاهَى النَّاسُ بَعْدُ فَصَارَتْ مُبَاهَاةً.

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک بکری ذبح کیا کرتے۔ آدمی اپنی اور اپنے گھر والوں کی جانب سے اسے ذبح کرتا پھر لوگوں نے فخر کے طور پر ہر ایک نے علیحدہ قربانی کرنا شروع کر دی۔

قَالَ مَالِكٌ: وَاَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي الْبَدَنَةِ وَالْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ، اَنَّ الرَّجُلَ يَنْحَرُ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهِ الْبَدَنَةَ. وَيَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ الْوَاحِدَةَ، هُوَ يَمْلِكُهَا. وَيَذْبَحُهَا عَنْهُمْ وَيُشْرِكُهُمْ فِيهَا. فَاَمَّا اَنْ يَشْتَرِيَ الْعَشَرَ الْبَدَنَةَ اَوِ الْبَقَرَةَ اَوِ الشَّاةَ، يَشْتَرِكُوْنَ فِيهَا فِي الشُّسُكِ وَالضَّحَايَا. فَيُخْرِجُ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ حِصَّةً مِنْ ثَمَنِهَا. وَيَكُوْنُ لَهُ حِصَّةٌ مِنْ لَحْمِهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ اچھی بات جو میں نے ایک اونٹ گائے یا بکری کے متعلق سُنی یہ ہے کہ آدمی اپنی اور اپنے گھر والوں کی جانب سے ایک اونٹ نحر کر دے یا گائے ذبح کر دے یا بکری جس کا وہ مالک ہو اسے ذبح کر کے ثواب میں ان سب کو شریک کر لے اگر ایک اونٹ، گائے یا بکری خریدی جائے اور اس قربانی میں کئی آدمیوں کو شریک کرے اور ہر ایک اس کی قیمت کا حصہ دے اور حصے کے مطابق اسے گوشت ملے تو یہ مکروہ ہے اور ہم نے تو یہی بات سنی ہے کہ

حاشیہ صفحہ گزشتہ

اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ (۹ : ۳۱) یعنی انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا اور مسیح ابن کریم کو اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کی عبادت کریں۔ نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق مگر وہی۔ وہ ان کے شرک سے پاک ہے۔ آپ نے تلقین فرمائی کہ تم اللہ والوں کو یہود و نصاریٰ کی طرح اللہ یا اللہ کے بیٹے یا عبادت کے لائق نہ ٹھہرانا کیونکہ یہ بہت ہی بُری بات ہے۔

۷۔ ممکن ہے بری بات سے آپ کی مراد انبیائے کرام و اولیائے عظام کی قبروں کو مسجدیں بنانے سے ہو جیسا کہ حضور نے خود ارشاد فرمایا ہے اَشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔ یعنی اللہ کا بڑا غضب ہوا ان لوگوں پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا (موطا امام مالک)، یعنی تم دیگر اقوام کی طرح انبیائے کرام اور اولیائے عظام کی قبروں کو سجدے نہ کرنا۔ انہیں مسجود لہٗ یا مسجود الیہ نہ ٹھہرا لینا اور ان کی قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا کیونکہ ایسا کرنا بری بات ہے ایسا کرنے والا بزرگوں کا عقیدت مند نہیں بلکہ اللہ کے غضب کو اپنے اوپر مسلط کرنے والا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

فَإِنْ ذٰلِكَ يُكْرَهُ. وَإِنَّمَا سَمِعْنَا الْحَدِيثَ أَنَّهُ لَا يُشْتَرَكُ فِي النُّسُكِ. وَإِنَّمَا يَكُونُ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الْوَاحِدِ.

۱۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ: مَا تَحَرَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ إِلَّا بَدَنَةً وَاحِدَةً، أَوْ بَقَرَةً وَاحِدَةً.

قَالَ مَالِكٌ: لَا أَدْرِي أَيَّتُهُمَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ.

بَابُ الضَّحِيَّةِ عَمَّا فِي بَطْنِ الْمَرْأَةِ، وَذِكْرُ أَيَّامِ الْأَضْحٰى

۱۲۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: الْأَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْأَضْحٰى.

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِثْلُ ذٰلِكَ.

۱۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّي عَمَّا فِي بَطْنِ الْمَرْأَةِ.

قَالَ مَالِكٌ: الضَّحِيَّةُ سُنَّةٌ وَلَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَلَا أُحِبُّ لِأَحَدٍ مِمَّنْ قَوِيَ عَلٰى ثَمَنِهَا، أَنْ يَتْرُكَهَا.

قربانی میں کوئی شریک نہیں ہو سکتا اور سارے گھر والوں کی طرف سے ایک قربانی ہو سکتی ہے۔ ف

ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اور اپنے گھر والوں کی جانب سے ایک اونٹ یا ایک گائے کی قربانی دی۔

امام مالک نے فرمایا کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ ابن شہاب نے دونوں میں سے کس کے متعلق فرمایا۔

پیٹ کے بچے کی قربانی نیز ایام قربانی

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عید الاضحیٰ کے بعد قربانی دو دن تک ہے۔

امام مالک کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہی بات پہنچی۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اس بچے کی جانب سے قربانی نہیں کیا کرتے تھے جو عورت کے پیٹ میں ہو۔

امام مالک نے فرمایا کہ قربانی سنت ہے واجب نہیں اور مجھے یہ پسند نہیں کہ ایک آدمی قربانی خریدنے کی طاقت رکھتا ہو اور پھر بھی ترک کر دے۔ ف

ف۔ امام مالک کا مذہب یہی ہے کہ ایک جانور ایک ہی گھر والوں کی طرف سے ہو خواہ وہ اونٹ یا گائے ہی کیوں نہ ہو اور مختلف حصرات کا اس کی قیمت اور گوشت میں شامل ہونا مکروہ ہے۔ نیز امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک ایک بکری سارے گھر والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے جبکہ امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک ایک بکری ایک ہی شخص کی جانب سے کفایت کرتی ہے، اگر گھر کے اندر کوئی اور بھی صاحب نصاب ہو تو اس پر علیحدہ قربانی واجب ہے نیز امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اونٹ، گائے اور بھینس وغیرہ بڑے جانوروں میں سات مختلف آدمی شریک ہو سکتے، اس طرح کہ ساتوں حصرات مساوی قیمت ادا کر دیں اور ساتوں مساوی گوشت بانٹ لیں ہاں یہ بات دیگر ایام بہت قابل لحاظ ہے کہ ان ساتوں شرکاء کا اہلسنت وجماعت سے ہونا ضروری ہے۔ اگر ایک بھی کہیں دوسری جماعت کا فرد یعنی بدمذہب غیر سنی کو شامل کر لیا جو اہلسنت کو مشرک اور بدعتی وغیرہ بناتا ہو تو باقی چھ حصرات کی قربانی بھی ضائع جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ف۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہر اس مسلمان کے لیے قربانی کرنا سنت مؤکدہ ہے جو قربانی کا جانور خریدنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ ایک روایت میں امام احمد کے نزدیک مالدار پر قربانی واجب اور غریبوں کے لیے سنت مؤکدہ

marfat.com
Marfat.com

(بقیہ حاشیہ صـ ۴۱۰)

ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہر صاحب نصاب مسلمان پر قربانی واجب ہے جبکہ وہ آزاد اور مقیم ہو۔ حضرات صاحبین کا بھی یہی مذہب ہے اور یہی موقف زیادہ مضبوط اور کتاب وسنت سے زیادہ قریب نظر آتا ہے۔ ترمذی، ابوداؤد اور نسائی میں اس کے متعلق روایات موجود ہیں۔

یہاں ایک بات اور ملحوظ خاطر رہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کی جانب سے بھی قربانی دی ہے مثلاً حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینگوں والے دو مینڈھوں کی قربانی دی۔ اس روایت کے آخر میں حضور یوں گویا ہیں:۔ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی) یعنی اے اللہ! یہ تیری عطا سے ہے، تیرے لیے ہے محمد اور اس کی امت کی طرف سے، پھر تسمیہ وتکبیر کہی۔ معلوم ہوا کہ حضور نے اس قربانی کے ثواب میں اپنی امت کو بھی شامل فرمالیا، عام اس سے کہ وہ غریب ہوں یا امیر، نیک ہوں یا بد، اب موجود ہیں یا جو قیامت تک پیدا ہوں گے سب کو اس کے ثواب سے حصہ مل جائے اللہ غنی، امت پر سرکار کا یہ کرم۔ سبحان اللہ! یہ کرم نوازی۔

مسند امام احمد، ترمذی اور ابوداؤد کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:۔ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَنِّیْ وَعَمَّنْ لَّمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ یعنی کہا بسم اللہ اللہ اکبر، اے اللہ! یہ میری طرف سے ہے اور میرے ہر اس امتی کی طرف سے جو قربانی نہ کرسکے۔ سبحان اللہ!

جائے غور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانور کو ذبح کرتے وقت اپنی امت کا ذکر بھی فرمایا جس کے لیے آپ ایصال ثواب کر رہے تھے۔ پہلی روایت میں تسمیہ وتکبیر سے پہلے آپ نے امت کا نام لیا اور دوسری روایت میں تسمیہ وتکبیر کہنے کے بعد ان کی وضاحت فرمائی جن کے لیے ایصالِ ثواب کیا جارہا تھا۔ معلوم ہوا کہ ایصال ثواب کے لیے جانور کو اگر کسی کی جانب منسوب کیا جائے تو اس کی حلت میں قطعاً کوئی فرق نہیں آتا خواہ بوقت ذبح بھی اس کا ذکر کردیا جائے جس کے لیے ایصال ثواب کیا جارہا ہو۔ بزرگوں کے لیے ایصال ثواب کرنے کی غرض سے جانور ذبح کرنے والے سچے اور پکے مسلمانوں پر بعض مبتدعین زمانہ بڑی بے دردی سے کفر وشرک کی بمباری کرتے ہیں۔ ایصالِ ثواب کے گوشت وغیرہ کھانوں اور مٹھائی وغیرہ کو بھی حرام اور پلید بتاتے رہتے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ان میں سے جن حضرات کو اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں حاضری پر یقین اور باز پرس پر اعتماد ہو وہ مذکورہ حدیث کے تحت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذاتی فعل کی روشنی میں اس مسئلے پر ٹھنڈے دل سے غور کریں گے اور ایسا فیصلہ ہرگز نہیں کریں گے جس کی رو سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذاتی فعل بھی ان کے کفر وشرک کی زد میں آتا ہو۔ واللہ ولی التوفیق۔

مانگ لو حق سے توفیق دیں مانگ لو
نورِ ایمان، صدقِ یقیں مانگ لو

marfat.com
Marfat.com

بخاری شریف مترجم

قیمت مکمل سیٹ تین جلدیں ——

مصنفہ

امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ از

فاضل شہیر مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

طلب فرمائیے

فرید بک سٹال، ۴۰ اردو بازار لاہور

marfat.com

Marfat.com

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

اور آپ اپنی خواہش سے گفتگو نہیں فرماتے نہیں ہے وہ (گفتگو) مگر وحی جو آپ کیطرف کی جاتی ہے

احادیثِ نبویہ کا اوّلیں جامع اور مستند مجموعہ

مؤطّا امام مالِک (مکمّل) علیہ الرحمۃ

ترجمہ و تحشیہ

علّامہ مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مدظلہٗ

مترجم

صحیح للبخاری سننِ ابن ماجہ سنن ابوداؤد وغیرہا

ناشر

فرید بک سٹال

اردو بازار
لاہور

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۲۷۔ كِتَابُ النِّكَاحِ

کتاب النکاح

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِطْبَةِ

نکاح کے پیغام کا بیان

۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کوئی تم میں سے اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ دے۔

۲۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَتَفْسِيْرُ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا نُرٰى، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ. أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ. فَتَرْكَنَ إِلَيْهِ. وَيَتَّفِقَانِ عَلٰى صَدَاقٍ وَاحِدٍ مَعْلُوْمٍ. وَقَدْ تَرَاضَيَا. فَهِيَ تَشْتَرِطُ عَلَيْهِ لِنَفْسِهَا. فَتِلْكَ الَّتِي نُهِيَ أَنْ يَخْطُبَهَا الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ. وَلَمْ يُعْنَ بِذٰلِكَ، إِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يُوَافِقْهَا أَمْرُهُ، وَلَمْ تَرْكَنْ إِلَيْهِ، أَنْ لَا يَخْطُبَهَا أَحَدٌ. فَهٰذَا بَابُ فَسَادٍ يَدْخُلُ عَلَى النَّاسِ.

امام مالکؒ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے" کی تفسیر میں فرمایا کہ کوئی آدمی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے، وہ عورت اس کی جانب جھکے اور دونوں رضامندی سے ایک مہر مقرر کرلیں۔ ایسی صورت میں دوسرے آدمی کو اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام دینے سے منع فرمایا گیا اور اسکی ممانعت نہیں کی کہ کسی نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا لیکن موافقت نہ ہوئی اور نہ عورت کا ادھر جھکاؤ ہوا کہ اس صورت میں کوئی پیغام نہ دے۔ بہرحال فساد اسی راستے سے لوگوں میں داخل ہوتا ہے

۳۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ

قاسم بن محمد ارشاد باری تعالیٰ: "اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیغام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو، اللہ جانتا ہے کہ اب تم ان کی یاد کرو گے، ہاں ان سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو مگر یہ کہ اتنی ہی بات کہو جو شرع میں معروف

marfat.com
Marfat.com

لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا ۔ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلْمَرْأَةِ ، وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا ، إِنَّكِ عَلَيَّ لَكَرِيمَةٌ . وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ . وَإِنَّ اللهَ لَسَائِقٌ إِلَيْكِ خَيْرًا أَوْ رِزْقًا . وَنَحْوَ هَذَا مِنَ الْقَوْلِ .

ہے (۲ : ۲۳۵) کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ کوئی آدمی کسی عورت سے کہے جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو اور وہ عدت گزار رہی ہو کہ مجھے تو پسند ہے یا مجھے تیری جانب رغبت ہے یا اللہ تیرے لئے بھلائی اور روزی بھیجنے والا ہے یا اس جیسی کوئی اور بات۔

باب ۲ اسْتِئْذَانِ الْبِكْرِ وَالْأَيِّمِ فِي أَنْفُسِهِمَا

کنواری اور شوہر دیدہ سے اجازت لینا

۴ ۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا . وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ شوہر دیدہ اپنے نفس کا اپنے ولی کی نسبت زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اجازت لی جائے گی جبکہ خاموشی بھی اس کی اجازت ہے۔ ف

۵ ۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ إِلَّا بِإِذْنِ وَلِيِّهَا . أَوْ ذِي الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا . أَوِ السُّلْطَانِ .

امام مالک کو سعید بن مسیب سے یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عورت نکاح نہ کرے مگر اپنے ولی یا عقل مند اہل یا بادشاہ کی اجازت سے۔

ف ۔ عورت سے اذن لینے میں تفصیل ہے تمام صورتیں اور ان کے احکام حسب ذیل ہیں :۔

۱ ۔ ثیبہ بالغہ کے بارے میں تمام آئمہ و فقہاء کا اتفاق ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر نکاح جائز نہیں ہے جبکہ وہ عاقلہ بھی ہو اگر بڑی حد تک بے عقل ہو تو ولی کی اجازت کافی ہے۔

۲ ۔ باکرہ صغیرہ یعنی نابالغ کنواری لڑکی کے متعلق بھی سب کا اتفاق ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر بھی نکاح کر سکتے ہیں۔ ولی کی اجازت سے نکاح ہو جائے گا۔

۳ ۔ ثیبہ صغیرہ یعنی وہ لڑکی جو نابالغہ اور شوہر دیدہ ہو تو احناف کے نزدیک اس کی اجازت کے بغیر ولی اس کا نکاح کر سکتا ہے اور ایسا کرنا جائز ہے جبکہ شافعیہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں ہے اور اس لڑکی سے اجازت لینا ہی ضروری ہے۔

۴ ۔ باکرہ بالغہ یعنی وہ کنواری لڑکی جو بالغہ ہو۔ احناف کے نزدیک بغیر اس کی اجازت کے نکاح جائز نہیں ہے اور شافعیہ کے نزدیک جائز ہے۔

گویا احناف کے نزدیک مبنائے ولایت بلوغ پر ہے۔ بالغہ ہو تو باکرہ ہو یا ثیبہ اس سے اجازت لینا ضروری ہے اور نابالغہ خواہ ثیبہ ہو یا باکرہ اس سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے شافعیہ کے نزدیک مبنائے ولایت ثیابت و بکارت ہے کہ ثیبہ سے ضرور اجازت لی جائے گی خواہ بالغہ ہو یا نابالغہ اور باکرہ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں اگرچہ وہ بالغہ ہی کیوں نہ ہو۔ احادیث کی رو سے کنواری لڑکی کا بوقت اذن خاموش رہنا بھی رضامندی شمار ہوتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

٦- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، كَانَا يُنْكِحَانِ بَنَاتِهِمَا الْأَبْكَارَ، وَلَا يَسْتَأْمِرَانِهِنَّ.

قَالَ مَالِكٌ : وَذٰلِكَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي نِكَاحِ الْأَبْكَارِ.

قَالَ مَالِكٌ : وَلَيْسَ لِلْبِكْرِ جَوَازٌ فِي مَالِهَا، حَتّٰى تَدْخُلَ بَيْتَهَا، وَيُعْرَفَ مِنْ حَالِهَا.

٧- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، وَسُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ، كَانُوا يَقُوْلُوْنَ فِي الْبِكْرِ، يُزَوِّجُهَا أَبُوْهَا بِغَيْرِ إِذْنِهَا : إِنَّ ذٰلِكَ لَازِمٌ لَهَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ اپنی کنواری کا نکاح کر دیتے اور ان سے اجازت نہ لیتے۔

امام مالک نے فرمایا کہ کنواری کے نکاح کے بارے میں یہی حکم ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ کنواری کو اپنے مال میں تصرف کا حق نہیں یہاں تک کہ اپنے گھر میں داخل ہو جائے اور اسکے حال سے باخبر ہو جائے

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ قاسم بن محمد، سالم بن عبداللہ اور سلیمان بن یسار کنواری کے بارے میں فرمایا کرتے کہ باپ اس کی اجازت کے بغیر اس کی شادی کر دے تو یہ نکاح اس پر لازم ہو جاتا ہے۔

بَابُ ٣ مَا جَاءَ فِي الصَّدَاقِ وَالْحِبَاءِ

مہر اور حباء کا بیان

٨- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللهِ ! إِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ. فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيْلًا. فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ زَوِّجْنِيْهَا. إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا إِيَّاهُ ؟) فَقَالَ : مَا عِنْدِيْ إِلَّا إِزَارِيْ هٰذَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا إِزَارَ لَكَ. فَالْتَمِسْ شَيْئًا) فَقَالَ مَا أَجِدُ شَيْئًا. قَالَ : (الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ) فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ ؟) فَقَالَ : نَعَمْ مَعِيْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا. لِسُوَرٍ سَمَّاهَا. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (قَدْ أَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ).

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی :۔ یا رسول اللہ! میں نے خود کو آپ کے سپرد کیا۔ پس وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا :۔ یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا میرے ساتھ نکاح کر دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے دینے کے لئے کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ عرض گزار ہوتے کہ میرے پاس اس تہمد کے سوا اور کچھ نہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ تم اسے دو گے تو خود بغیر تہمد کے بیٹھے رہو گے۔ لہٰذا کوئی چیز ڈھونڈو۔ عرض کی کہ مجھے کوئی چیز نہیں ملتی۔ فرمایا ڈھونڈو تو سہی خواہ لوہے کا چھلا ہو۔ انہوں نے ڈھونڈا مگر کچھ نہ پایا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ کیا تمہیں قرآن کریم آتا ہے؟ عرض گزار ہوتے ہاں اور نام بتائے کہ فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے قرآن مجید جاننے کے باعث میں نے تمہارے ساتھ اس کا نکاح کر دیا۔ ف۱

marfat.com
Marfat.com

۹- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ قَالَ. قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ: أَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَبِهَا جُنُوْنٌ، أَوْ بَرَصٌ، فَمَسَّهَا، فَلَهَا صَدَاقُهَا كَامِلًا، وَذٰلِكَ لِزَوْجِهَا غُرْمٌ عَلٰى وَلِيِّهَا.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اسے جنون، جذام یا کوڑھ کی بیماری ہو، پھر اس سے جماع کرے تو عورت کو پورا مہر ادا کرے گا اور خاوند اسے اس عورت کے ولی سے وصول کرے گا۔

قَالَ مَالِكٌ: وَإِنَّمَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ غُرْمًا عَلٰى وَلِيِّهَا لِزَوْجِهَا، إِذَا كَانَ وَلِيُّهَا الَّذِيْ أَنْكَحَهَا، هُوَ أَبُوْهَا أَوْ أَخُوْهَا، أَوْ مَنْ يُرٰى أَنَّهُ يَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهَا. فَأَمَّا إِذَا كَانَ وَلِيُّهَا الَّذِيْ أَنْكَحَهَا ابْنَ عَمٍّ، أَوْ مَوْلًى أَوْ مِنَ الْعَشِيْرَةِ، مِمَّنْ يُرٰى أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهَا، فَلَيْسَ عَلَيْهِ غُرْمٌ. وَتَرُدُّ تِلْكَ الْمَرْأَةُ مَا أَخَذَتْهُ مِنْ صَدَاقِهَا. وَيَتْرُكُ لَهَا قَدْرَ مَا يُسْتَحَلُّ بِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ بیوی کے ولی کو یہ تاوان اس صورت میں ادا کرنا ہو گا جبکہ اس کا نکاح کرنے والا ولی اس کا باپ یا بھائی ہو یا ایسا شخص جس کو یہ بات معلوم تھی لیکن اس کے نکاح کا ولی اگر چچازاد بھائی یا آزاد کردہ غلام ہو یا دور کا رشتہ دار ہو، جسے اس بات کا علم نہ ہو تو اسے یہ تاوان ادا نہیں کرنا پڑے گا بلکہ اس عورت سے مہر واپس کروایا جائے گا اور صرف اتنا چھوڑ دیا جائے گا جس سے وہ اس کے لئے حلال ہو۔

۱۰- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَةَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَأُمُّهَا بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، كَانَتْ تَحْتَ ابْنٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ. فَمَاتَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا. وَلَمْ يُسَمِّ لَهَا صَدَاقًا. فَابْتَغَتْ أُمُّهَا صَدَاقَهَا. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: لَيْسَ لَهَا صَدَاقٌ. وَلَوْ كَانَ لَهَا صَدَاقٌ لَمْ نُمْسِكْهُ، وَلَمْ نَظْلِمْهَا. فَأَبَتْ أُمُّهَا أَنْ تَقْبَلَ ذٰلِكَ. فَجَعَلُوْا بَيْنَهُمْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ. فَقَضٰى أَنْ لَا صَدَاقَ لَهَا. وَلَهَا الْمِيْرَاثُ.

نافع کا بیان ہے کہ عبیداللہ بن عمر کی صاحبزادی جن کی والدہ زید بن خطاب کی بیٹی تھیں یہ حضرت عبداللہ بن عمر کے صاحبزادے کے نکاح میں تھیں۔ صاحبزادے کا انتقال ہو گیا اور اس نے صحبت نہیں کی تھی اور مہر بھی مقرر نہیں ہوا تھا۔ اس کی والدہ نے مہر کا مطالبہ کیا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ یہ مہر کی حق دار نہیں۔ اگر حق دار ہوتی تو ہم مہر نہ روکتے اور اس پر ظلم نہ کرتے۔ اس کی والدہ نے یہ بات نہ مانی اور فریقین نے حضرت زید بن ثابت پر بات رکھی۔ انہوں نے فیصلہ فرمایا کہ عورت کو مہر نہیں ملے گا اور یہ میراث کی حق دار ہے۔

۱۱- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ فِيْ خِلَافَتِهٖ إِلٰى بَعْضِ عُمَّالِهٖ: أَنَّ كُلَّ مَا اشْتَرَطَ الْمُنْكِحُ، مَنْ كَانَ أَبًا أَوْ غَيْرَهُ، مِنْ حِبَاءٍ أَوْ كَرَامَةٍ. فَهُوَ لِلْمَرْأَةِ إِنِ ابْتَغَتْهُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عہد خلافت میں اپنے ایک عامل کے لئے لکھا کہ نکاح کرنے والا خواہ وہ باپ ہو یا دوسرا شخص، اگر وہ تحفہ یا ہدیہ کی شرط رکھے تو مطالبہ کرنے پر وہ چیز عورت کو ملے گی۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْمَرْأَةِ يُنْكِحُهَا أَبُوْهَا وَيَشْتَرِطُ فِيْ صَدَاقِهَا الْحِبَاءَ يُحْبٰى بِهٖ: إِنَّ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ

امام مالک نے اس عورت کے متعلق فرمایا جس کا نکاح اس کے باپ نے کیا اور اس کے مہر میں کچھ تحفہ دینے کی شرط رکھے۔ اگر

حاشیہ صفحہ گزشتہ

ف۔ مہر سے متعلق اس حدیث کے مفہوم و مطالب میں فقہائے بہت گفتگو کی اور مختلف معانی اور صورتیں تحریر کی ہیں حضرات احناف کا موقف یہ ہے کہ جہاں مہر کا ذکر نہ آئے وہاں مہر مثل دینا لازم آتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

يَقَعُ بِهِ النِّكَاحُ، فَهُوَ لِابْنَتِهِ إِنِ ابْتَغَتْهُ. وَإِنْ فَارَقَهَا بِهَا. قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَلِزَوْجِهَا شَطْرُ الصِّدَاقِ الَّذِي وَقَعَ بِهِ النِّكَاحُ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ ابْنَهُ صَغِيرًا لَا مَالَ لَهُ: إِنَّ الصَّدَاقَ عَلَى أَبِيهِ إِذَا كَانَ الْغُلَامُ يَوْمَ تَزَوَّجَ لَا مَالَ لَهُ. وَإِنْ كَانَ لِلْغُلَامِ مَالٌ فَالصَّدَاقُ فِي مَالِهِ، إِلَّا أَنْ يُسَمِّيَ الْأَبُ أَنَّ الصَّدَاقَ عَلَيْهِ. وَذَلِكَ النِّكَاحُ ثَابِتٌ عَلَى الِابْنِ إِذَا كَانَ صَغِيرًا. وَكَانَ فِي وِلَايَةِ أَبِيهِ.

قَالَ مَالِكٌ. فِي طَلَاقِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا وَهِيَ بِكْرٌ، فَيَعْفُو أَبُوهَا عَنْ نِصْفِ الصَّدَاقِ إِنَّ ذَلِكَ جَائِزٌ لِزَوْجِهَا مِنْ أَبِيهَا فِيمَا وَضَعَ عَنْهُ.

قَالَ مَالِكٌ: وَذَلِكَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ فِي كِتَابِهِ - إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ - فَهُنَّ النِّسَاءُ اللَّاتِي قَدْ دُخِلَ بِهِنَّ - أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ فَهُوَ الْأَبُ فِي ابْنَتِهِ الْبِكْرِ، وَالسَّيِّدُ فِي أَمَتِهِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَهَذَا الَّذِي سَمِعْتُ فِي ذَلِكَ، وَالَّذِي عَلَيْهِ الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْيَهُودِيَّةِ أَوِ النَّصْرَانِيَّةِ تَحْتَ الْيَهُودِيِّ أَوِ النَّصْرَانِيِّ، فَتُسْلِمُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا: إِنَّهُ لَا صَدَاقَ لَهَا

قَالَ مَالِكٌ: لَا أَرَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ بِأَقَلَّ مِنْ رُبُعِ دِينَارٍ. وَذَلِكَ أَدْنَى مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ

وہ ایسی شرط رکھی ہے جس سے نکاح واقع ہوتا ہے تو مطالبے پر تحفہ اس کی بیٹی کو ملے گا۔ اور خاوند اگر صحبت کرنے سے پہلے اس سے جدا ہو گیا تو جسکے ذریعے نکاح واقع ہوا ہے اس نصف تحفے کا حق دار خاوند ہے

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے کم سن لڑکے کی شادی کی جسکا کوئی مال نہیں مہر اسکے باپ پر ہو گا جبکہ شادی کے روز لڑکے کا ذاتی مال نہ ہو اور اگر لڑکے کے پاس مال ہو تو مہر لڑکے کے مال سے دیا جائے گا۔ ماسوائے اس کے کہ باپ کہہ دے کہ مہر اس پر ہے اور لڑکے کا یہ نکاح واقع ہو جائے گا جبکہ وہ نابالغ اور اپنے والد کی تحویل

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے صحبت سے پہلے اپنی بیوی کو طلاق دی اور وہ کنواری ہے پس اس کا باپ نصف مہر معاف کر دے تو خاوند کیلئے وہ وضع کر لینا جائز ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "مگر جو عورتیں معاف کر دیں" یہ تو وہ عورتیں ہیں جن کے ساتھ دخول ہو چکا" یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے" اور وہ کنواری کا باپ اور لونڈی کا آقا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس بارے میں یہی میں نے سنا اور ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

امام مالک نے اس یہودیہ اور نصرانیہ کے بارے میں فرمایا جو یہودی یا نصرانی کے نکاح میں ہو۔ پھر عورت دخول سے پہلے مسلمان ہو جاتی ہے تو اسے مہر نہیں ملے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ میرے نزدیک چوتھائی دینار سے کم مہر نہیں ہوتا اور یہ وہ کم سے کم مقدار ہے جس پر ہاتھ کاٹنا واجب ہوتا ہے۔

بَابُ إِرْخَاءِ السُّتُورِ

خلوت صحیحہ کا بیان

۱۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِي الْمَرْأَةِ إِذَا تَزَوَّجَهَا الرَّجُلُ وَأُرْخِيَتِ السُّتُورُ، فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس سے ایک آدمی نے نکاح کیا تھا کہ جب تمام پردے اٹھ جائیں تو مہر واجب ہو گیا۔

۱۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ جب

marfat.com

Marfat.com

زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُوْلُ، إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بِامْرَأَتِهِ فَأُرْخِيَتْ عَلَيْهَا السُّتُوْرُ، فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ.

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُوْلُ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا. صُدِّقَ الرَّجُلُ عَلَيْهَا. وَإِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ فِي بَيْتِهِ، صُدِّقَتْ عَلَيْهِ.

قَالَ مَالِكٌ: أَرَى ذٰلِكَ فِي الْمَسِيْسِ. إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا فِي بَيْتِهَا فَقَالَتْ قَدْ مَسَّنِي، وَقَالَ لَمْ أَمَسَّهَا، صُدِّقَ عَلَيْهَا. فَإِنْ دَخَلَتْ عَلَيْهِ فِي بَيْتِهِ. فَقَالَ لَمْ أَمَسَّهَا. وَقَالَتْ قَدْ مَسَّنِي، صُدِّقَتْ عَلَيْهِ.

آدمی اپنی بیوی کے پاس جاتے اور خلوت صحیحہ ہو جاتے تو مہر واجب ہو گیا۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے کہ جب آدمی عورت کے گھر میں داخل ہو گیا تو خاوند کی تصدیق ہو گئی اور جب عورت مرد کے گھر میں داخل ہو گئی تو عورت کی تصدیق ہو گئی۔

امام مالک نے فرمایا کہ چھونے کے بارے میں میرا خیال ہے کہ جب مرد عورت کے گھر میں داخل ہوا۔ عورت کہتی ہے کہ اس نے مجھ سے جماع کیا، مرد کہے کہ میں نے نہیں کیا تو مرد کے بیان کا اعتبار کیا جائے گا۔ اگر عورت مرد کے گھر میں داخل ہوئی۔ مرد کہتا ہے کہ میں نے اسے ہاتھ نہیں لگایا اور عورت کہتی ہے کہ لگایا ہے، تو عورت پر اعتبار کیا جائے گا۔

بَابُ الْمُقَامِ عِنْدَ الْبِكْرِ وَالْأَيِّمِ

شوہر دیدہ اور کنواری کے پاس رہنے کا بیان

۱۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ. عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ. أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ، وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ، قَالَ لَهَا: لَيْسَ بِكِ عَلٰى أَهْلِكِ هَوَانٌ. إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ. وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ) فَقَالَتْ: ثَلِّثْ.

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن مخزومی سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو ان کے پاس رات گزار کر فرمایا کہ میں تمہیں تمہارے خاندان میں رسوا نہیں کروں گا، اگر تم چاہو تو میں سات روز تمہارے پاس رہوں اور اسی حساب سے دوسری بیویوں کے پاس رہوں اور اگر تم چاہو تو تین دن تمہارے پاس رہوں اور دوسری بیویوں کے پاس حسب معمول؟ پس انہوں نے تین دن کے لئے کہا۔

۱۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ. عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: لِلْبِكْرِ سَبْعٌ، وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ کنواری کے لئے سات اور شوہر دیدہ کے لئے تین راتیں ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ یہی حکم ہمارے نزدیک ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: فَإِنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَةٌ غَيْرُ الَّتِي تَزَوَّجَ. فَإِنَّهُ يَقْسِمُ بَيْنَهُمَا. بَعْدَ أَنْ تَمْضِيَ أَيَّامُ الَّتِي تَزَوَّجَ بِالسَّوَاءِ. وَلَا يَحْسِبُ عَلَى الَّتِي تَزَوَّجَ، مَا أَقَامَ عِنْدَهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ جس عورت سے شادی کی ہے اگر اس آدمی کی اس کے سوا بھی بیویاں ہوں تو نئی نویلی کے پاس چند یوم گزار کر سب کی برابر باری مقرر کرے گا اور نو بیاہتا کے یہ دن باری میں شمار نہیں ہوں گے۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ

۱۶۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَشْتَرِطُ عَلَى زَوْجِهَا أَنَّهُ لَا يُخْرِجُهَا مِنْ بَلَدِهَا. فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: يُخْرِجُهَا إِنْ شَاءَ.

قَالَ مَالِكٌ، فَالْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّهُ إِذَا شَرَطَ الرَّجُلُ لِلْمَرْأَةِ. وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ عِنْدَهُ عُقْدَةَ النِّكَاحِ، أَنْ لَا أَنْكِحَ عَلَيْكِ، وَلَا أَتَسَرَّرَ: إِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ بِشَيْءٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي ذَلِكَ يَمِينٌ بِطَلَاقٍ، أَوْ عِتَاقَةٍ، فَيَجِبُ ذَلِكَ عَلَيْهِ، وَيَلْزَمُهُ.

نکاح میں جو شرطیں درست نہیں

سعید بن مسیب سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنے خاوند سے یہ شرط رکھی کہ اسے اس کے شہر سے نہیں نکالا جائے گا۔ سعید بن مسیب نے فرمایا کہ اگر وہ چاہے تو لے جا سکتا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ جب آدمی عورت سے شرط رکھے تو اگر وہ نکاح کے وقت رکھی جیسے میں دوسرا نکاح نہیں کروں گا یا لونڈی نہیں رکھوں گا۔ تو یہ فضول بات ہے ماسوائے اس صورت کے کہ اس نے طلاق وعتاق کو اس پر موقوف رکھا ہو۔ دریں حالت یہ بات اس پر واجب ولازم ہو جائیگی۔

بَابُ نِكَاحِ الْمُحَلِّلِ وَمَا أَشْبَهَهُ

۱۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ رِفَاعَةَ بْنَ سَمَوْأَلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، تَمِيمَةَ بِنْتَ وَهْبٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا. فَنَكَحَتْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ الزُّبَيْرِ. فَاعْتَرَضَ عَنْهَا. فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَمَسَّهَا. فَفَارَقَهَا. فَأَرَادَ رِفَاعَةُ أَنْ يَنْكِحَهَا. وَهُوَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ الَّذِي كَانَ طَلَّقَهَا. فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَنَهَاهُ عَنْ تَزْوِيجِهَا. وَقَالَ (لَا تَحِلُّ لَكَ حَتَّى تَذُوقَ الْعُسَيْلَةَ).

حلالہ اور اس کے مشابہ نکاح کا بیان

زبیر بن عبدالرحمن بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں حضرت رفاعہ بن سموال نے اپنی بیوی حضرت تمیمہ بنت وہب کو تین طلاقیں دے دیں تو انہوں نے حضرت عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا۔ وہ اپنی بیوی پر قادر نہ ہو سکے اور اسے چھوڑ دیا۔ حضرت رفاعہ نے اس سے دوبارہ نکاح کرنا چاہا جو اس کے پہلے خاوند تھے اور اسے طلاق دے دی تھی۔ جب اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو آپ نے انہیں اُن کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ تمہارے لئے حلال نہیں جب تک وہ دوسرے کا ذائقہ نہ چکھ لے۔

۱۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ. فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ رَجُلٌ آخَرُ. فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا هَلْ يَصْلُحُ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَا. حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیں۔ پھر عورت نے دوسرے آدمی سے نکاح کر لیا۔ دوسرے نے جماع کرنے سے پہلے طلاق دے دی کیا پہلے خاوند کے لئے اس سے نکاح کرنا درست ہے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ درست نہیں یہاں تک کہ وہ دوسرے کا ذائقہ چکھ لے۔

marfat.com

Marfat.com

۱۹۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ. ثُمَّ تَزَوَّجَهَا بَعْدَهٗ رَجُلٌ آخَرُ. فَمَاتَ عَنْهَا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا. هَلْ يَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ اَنْ يُرَاجِعَهَا ؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، لَا يَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ اَنْ يُرَاجِعَهَا.

قَالَ مَالِكٌ، فِی الْمُحَلِّلِ : اِنَّهٗ لَا يَتِيْمُ عَلٰی نِكَاحِهٖ ذٰلِكَ، حَتّٰی يَسْتَقْبِلَ نِكَاحًا جَدِيْدًا. فَاِنْ اَصَابَهَا فِیْ ذٰلِكَ. فَلَهَا مَهْرُهَا.

قاسم بن محمد سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر عورت نے دوسرے آدمی سے نکاح کر لیا۔ دوسرا جماع کرنے سے پہلے فوت ہو گیا پہلے خاوند کو اس عورت سے رجوع کرنا حلال ہے ؟ قاسم بن محمد نے فرمایا کہ پہلے خاوند کو اس سے رجوع کرنا حلال نہیں ہے۔ امام مالک نے حالہ کے بارے میں فرمایا کہ اس نیت سے کیا ہوا نکاح واقع نہیں ہوگا جب تک جدید نکاح نہ کرے۔ اگر مرد جماع کر چکا تو عورت پورے مہر کی حقدار ہوگی۔

بَابُ مَا لَا يَجْمَعُ بَيْنَهٗ مِنَ النِّسَاءِ

جن عورتوں کا نکاح میں جمع کرنا درست نہیں

۲۰۔ وَحَدَّثَنِیْ يَحْيٰی عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا، وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : عورت کو اس کی پھوپھی کے ساتھ جمع نہ کرو اور نہ عورت کو اس کی خالہ کے ساتھ۔

۲۱۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَی بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ : يُنْهٰی اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا ——— اَوْ عَلٰی خَالَتِهَا. وَاَنْ يَطَاَ الرَّجُلُ وَلِيْدَةً. وَفِیْ بَطْنِهَا جَنِيْنٌ لِغَيْرِهٖ.

سعید بن مسیب فرمایا کرتے کہ پھوپھی کے اوپر بھتیجی اور خالہ کے اوپر بھانجی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اور اس لونڈی کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کیا گیا ہے جسکے پیٹ میں دوسرے کا بچہ ہو۔

بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنْ نِكَاحِ الرَّجُلِ اُمَّ امْرَاَتِهٖ

ساس سے نکاح جائز نہیں

۲۲۔ وَحَدَّثَنِیْ يَحْيٰی عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَی بْنِ سَعِيْدٍ ؛ اَنَّهٗ قَالَ : سُئِلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً، ثُمَّ فَارَقَهَا قَبْلَ اَنْ يُصِيْبَهَا. هَلْ يَحِلُّ لَهٗ اُمُّهَا ؟ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ : لَا. اُمُّ مُبْهَمَةٌ. لَيْسَ فِيْهَا شَرْطٌ. وَاِنَّمَا الشَّرْطُ فِی الرَّبَائِبِ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے ایک عورت سے شادی کی۔ پھر صحبت کرنے سے پہلے اسے چھوڑ دیا۔ کیا اس عورت کی والدہ اس آدمی کے لئے حلال ہے ؟ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ حلال نہیں ہے کیونکہ بغیر کسی شرط کے ساس سے نکاح کرنا حرام فرمایا گیا ہے اور شرط تو گود کھلائی ہوئی لڑکیوں کے بارے میں ہے۔

۲۳۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اُسْتُفْتِیَ وَهُوَ بِالْكُوْفَةِ. عَنْ نِكَاحِ الْاُمِّ بَعْدَ الْاِبْنَةِ، اِذَا لَمْ تَكُنِ الْاِبْنَةُ مُسَّتْ. فَاَرْخَصَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوفہ میں بیٹی کے بعد ماں سے نکاح کرنے کے بارے میں پوچھا گیا جبکہ بیٹی سے صحبت نہ کی ہو۔ پس انہوں نے اس کی اجازت دی پھر جب

marfat.com
Marfat.com

فِي ذٰلِكَ. ثُمَّ إِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَسَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ، فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ كَمَا قَالَ ؛ إِنَّمَا الشَّرْطُ فِي الرَّبَائِبِ. فَرَجَعَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ إِلَى الْكُوْفَةِ. فَلَمْ يَصِلْ إِلٰى مَنْزِلِهِ. حَتّٰى أَتَى الرَّجُلَ الَّذِيْ أَفْتَاهُ بِذٰلِكَ. فَأَمَرَهُ أَنْ يُفَارِقَ امْرَأَتَهُ.

حضرت ابن مسعود وارد مدینہ منورہ ہوتے اور اس بارے میں دریافت کیا تو انہیں بتایا گیا کہ بات یوں نہیں ہے اور شرط تو گود کھلائی ہوئی لڑکیوں کے بارے میں ہے۔ جب حضرت ابن مسعود واپس کوفہ لوٹے تو جس آدمی کو فتویٰ دیا تھا اس کے گھر تشریف لے گئے اور اسے عورت کو چھوڑ دینے کا حکم دیا۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ تَكُوْنُ تَحْتَهُ الْمَرْأَةُ، ثُمَّ يَنْكِحُ أُمَّهَا فَيُصِيْبُهَا. إِنَّهَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ، وَيُفَارِقُهُمَا جَمِيْعًا. وَيَحْرُمُ مَا نَ عَلَيْهِ أَبَدًا. إِذَا كَانَ قَدْ أَصَابَ الْأُمَّ. فَإِنْ لَمْ يُصِبِ الْأُمَّ. لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ، وَفَارَقَ الْأُمَّ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کے نکاح میں ایک عورت ہے۔ پھر وہ اس کی والدہ کے ساتھ نکاح کر کے اس سے صحبت کر لیتا ہے۔ اس صورت میں بیوی اس پر حرام ہو گئی اور دونوں کو چھوڑے گا کیونکہ ماں سے صحبت کرنے کے باعث دونوں ہمیشہ کے لئے اس پر حرام ہو گئیں۔ اگر والدہ سے صحبت نہ کی ہو تو

وَقَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يَنْكِحُ أُمَّهَا فَيُصِيْبُهَا. أَنَّهُ لَا تَحِلُّ لَهُ أُمُّهَا أَبَدًا وَلَا تَحِلُّ لِابْنِهِ. وَلَا لِابْنِهِ. وَلَا تَحِلُّ لَهُ ابْنَتُهَا. وَتَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

اور امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے ایک عورت سے شادی کی، پھر اس عورت کی والدہ سے نکاح کر کے اسکے ساتھ صحبت کی۔ دریں حالات ماں کی والدہ اسکے لئے کبھی حلال نہیں ہو گی اور نہ اس کے بیٹے کے لئے اور اس آدمی کے لئے اس کی بیٹی حلال نہیں رہے گی

قَالَ مَالِكٌ: فَأَمَّا الزِّنَا فَإِنَّهُ لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ. لِأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ - وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ - فَإِنَّمَا حَرَّمَ مَا كَانَ تَزْوِيْجًا، وَلَمْ يَذْكُرْ تَحْرِيْمَ الزِّنَا. فَكُلُّ تَزْوِيْجٍ كَانَ عَلٰى وَجْهِ الْحَلَالِ يُصِيْبُ صَاحِبُهُ امْرَأَتَهُ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ التَّزْوِيْجِ الْحَلَالِ.

امام مالک نے فرمایا کہ زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بیویوں کی ماؤں کو حرام فرمایا ہے۔ پس نکاح کی وجہ سے حرام قرار دیا اور زنا کی وجہ سے حرمت کا ذکر نہیں فرمایا۔ پس ہر نکاح جو حلال طریقے سے ہوا اور خاوند نے بیوی سے صحبت کی تو وہ حلال نکاح کی جگہ شمار ہو گا۔

فَهٰذَا الَّذِيْ سَمِعْتُ. وَالَّذِيْ عَلَيْهِ أَمْرُ النَّاسِ عِنْدَنَا.

میں نے یہی سنا ہے اور ہمارے نزدیک لوگوں کے لئے یہی حکم ہے۔

بَابُ نِكَاحِ الرَّجُلِ أُمَّ امْرَأَةٍ قَدْ أَصَابَهَا عَلٰى وَجْهِ مَا يُكْرَهُ

باب: جس عورت سے زنا کیا اس کی ماں سے نکاح کرنا

قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يَزْنِيْ بِالْمَرْأَةِ، فَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ فِيْهَا. إِنَّهُ يَنْكِحُ ابْنَتَهَا. وَيَنْكِحُهَا ابْنُهُ إِنْ شَاءَ. وَذٰلِكَ أَنَّهُ أَصَابَهَا حَرَامًا. وَإِنَّمَا الَّذِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ، مَا أُصِيْبَ بِالْحَلَالِ أَوْ عَلٰى وَجْهِ الشُّبْهَةِ بِالنِّكَاحِ

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے کسی عورت سے زنا کیا اور اس کی اس پر حد قائم ہوئی وہ اس کی بیٹی سے نکاح کرے یا اس کا بیٹا چاہے تو اسی عورت سے نکاح کرے کیونکہ جو اس نے کیا اسے اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے وہ حلال طریقے سے

marfat.com
Marfat.com

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ۔ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِنَ النِّسَآءِ ۔

قَالَ مَالِكٌ : فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا نَكَحَ امْرَاَةً فِيْ عِدَّتِهَا نِكَاحًا حَلَالًا ۔ فَاَصَابَهَا حَرُمَتْ عَلٰى ابْنِهٖ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا ۔ وَذٰلِكَ اَنَّ اَبَاهُ نَكَحَهَا عَلٰى وَجْهِ الْحَلَالِ ، لَا يُقَامُ عَلَيْهِ فِيْهِ الْحَدُّ ۔ وَيُلْحَقُ بِهِ الْوَلَدُ الَّذِيْ يُوْلَدُ فِيْهِ ، بِاَبِيْهِ ۔ وَكَمَا حَرُمَتْ عَلٰى ابْنِهٖ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا اَبُوْهُ فِيْ عِدَّتِهَا ، وَاَصَابَهَا فَكَذٰلِكَ يَحْرُمُ عَلَى الْاَبِ ابْنَتُهَا اِذَا هُوَ اَصَابَ اُمَّهَا ۔

صحبت نہیں کی یا نکاح کے شبہ میں نہیں کی جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کوئی آدمی کسی عورت سے عدت کے دوران حلال طریقے سے نکاح کرے، پھر اس کے ساتھ صحبت کرے تو وہ اس کے بیٹے پر حرام ہو گئی۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ اس کے باپ نے حلال طریقے پر اس سے نکاح کیا اور اس فعل کے باعث اس پر حد قائم نہیں ہوتی اور اس سے جو لڑکا پیدا ہو گا وہ اسی کی جانب منسوب ہو گا یعنی اپنے باپ کی طرف اور جس طرح اس عورت سے نکاح کرنا اس کے بیٹے پر حرام ہے جبکہ عدت میں اس کے باپ نے ۲

بَابُ جَامِعِ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ النِّكَاحِ

جو نکاح جائز نہیں

۲۴ ۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ ۔ وَالشِّغَارُ اَنْ يُّزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُّزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهٗ ۔ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے شغار یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹی دوسرے کے نکاح میں دے کہ دوسرا اپنی بیٹی کا نکاح اس کے ساتھ کر دے اور دونوں جانب مہر بالکل نہ ہو۔

۲۵ ۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعِ ابْنَيْ يَزِيْدَ بْنِ جَارِيَةَ الْاَنْصَارِيِّ ، عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْاَنْصَارِيَّةِ ؛ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ ، فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ ۔ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَدَّ نِكَاحَهٗ ۔

حضرت خنساء بنت خدام انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم نے ان کا نکاح کر دیا جبکہ وہ شوہر دیدہ تھیں اور انہوں نے اس نکاح کو ناپسند کیا۔ پس یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں تو آپ نے ان کے نکاح کو رد فرما دیا۔

۲۶ ۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اُتِيَ بِنِكَاحٍ لَمْ يَشْهَدْ عَلَيْهِ اِلَّا رَجُلٌ وَّامْرَاَةٌ ۔ فَقَالَ هٰذَا نِكَاحُ السِّرِّ ۔ وَلَا اُجِيْزُهٗ ۔ وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيْهِ ، لَرَجَمْتُ ۔

زبیر مکی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک ایسا نکاح آیا جس پر ایک مرد گواہ تھا اور ایک عورت۔ فرمایا کہ یہ چوری چھپے کا نکاح ہے جسے میں جائز قرار نہیں دیتا۔ اگر میں پیش قدمی کرتا تو ضرور رجم کرتا۔

۲۷ ۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ اَنَّ طُلَيْحَةَ الْاَسَدِيَّةَ ، كَانَتْ تَحْتَ رُشَيْدٍ الثَّقَفِيِّ فَطَلَّقَهَا ، فَنَكَحَتْ فِيْ عِدَّتِهَا ۔ فَضَرَبَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ۔ وَضَرَبَ

سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ طلیحہ اسدیہ، یہ رشید ثقفی کے نکاح میں تھی۔ اس نے انہیں طلاق دے دی۔ اس نے عدت کے دوران نکاح کر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے پیٹا اور اس کے خاوند کو کئی دُرّے مارے اور ان کے

marfat.com
Marfat.com

زَوْجُهَا بِالْمِخْفَقَةِ ضَرَبَاتٍ. وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ فِي عِدَّتِهَا. فَإِنْ كَانَ زَوْجُهَا الَّذِي تَزَوَّجَهَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا، فُرِّقَ بَيْنَهُمَا. ثُمَّ اعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنْ زَوْجِهَا الْأَوَّلِ. ثُمَّ كَانَ الْآخِرُ خَاطِبًا مِنَ الْخُطَّابِ. وَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا، فُرِّقَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ اعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا الْأَوَّلِ. ثُمَّ اعْتَدَّتْ مِنَ الْآخَرِ. ثُمَّ لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا.

قَالَ مَالِكٌ: وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: وَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْهَا.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْمَرْأَةِ الْحُرَّةِ، يَتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا، فَتَعْتَدُّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا: إِنَّهَا لَا تَنْكِحُ إِنِ ارْتَابَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا، حَتَّى تَسْتَبْرِئَ نَفْسَهَا مِنْ تِلْكَ التَّرِيبَةِ، إِذَا خَافَتِ الْحَمْلَ.

درمیان تفریق کروادی۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا کہ جو عورت عدت میں نکاح کرے۔ اگر اس کا خاوند جس سے نکاح کیا ہے اس کے ساتھ خلوت صحیحہ نہیں کر چکا تو ان دونوں کو جدا کر دیا جائے گا۔ پھر عورت پہلے خاوند کی باقی عدت پوری کرے گی۔ اس کے بعد وہ شخص پیغام دے سکتا ہے اور اگر یہ عورت کے ساتھ خلوت صحیحہ کر چکا تو ان دونوں کو جدا کیا جائے گا، پھر عورت پہلی بقیہ عدت گزارے گی اور اسکے بعد دوسرے خاوند کی عدت پوری کریگی، پھر یہ دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہونگے۔

امام مالک کا بیان ہے کہ سعید بن مسیب نے فرمایا کہ عورت دوسرے خاوند سے جائز مہر کی حق دار ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ آزاد عورت کے بارے میں ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اس کا خاوند فوت ہو جائے تو چار مہینے دس دن عدت گزارے۔ اگر اس عورت کو حمل کا شک ہو تو جب تک یہ شک دور نہ ہو جائے اس وقت تک نکاح نہ کرے۔

بَابُ ۱۲ نِكَاحِ الْأَمَةِ عَلَى الْحُرَّةِ

آزاد عورت کے ہوتے ہوئے لونڈی سے نکاح

۲۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، سُئِلَا عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ حُرَّةٌ. فَأَرَادَ أَنْ يَنْكِحَ عَلَيْهَا أَمَةً. فَكَرِهَا أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کے نکاح میں آزاد عورت ہو، پھر وہ کسی لونڈی سے بھی نکاح کرنا چاہے۔ دونوں حضرات نے اسطرح اکٹھا کرنے کو ناپسند فرمایا۔

۲۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا تُنْكَحُ الْأَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ. إِلَّا أَنْ تَشَاءَ الْحُرَّةُ. فَإِنْ طَاعَتِ الْحُرَّةُ، فَلَهَا الثُّلُثَانِ مِنَ الْقَسْمِ.

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے کہ آزاد عورت پر لونڈی کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے مگر جبکہ آزاد عورت رضامند ہو۔ اگر آزاد عورت رضامند ہو تو اس کی باری دگنی ہوگی۔

قَالَ مَالِكٌ، وَلَا يَنْبَغِي لِحُرٍّ أَنْ يَتَزَوَّجَ أَمَةً، وَهُوَ يَجِدُ طَوْلًا لِحُرَّةٍ. وَلَا يَتَزَوَّجُ أَمَةً إِذَا لَمْ يَجِدْ طَوْلًا لِحُرَّةٍ، إِلَّا أَنْ يَخْشَى الْعَنَتَ. وَذَلِكَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ فِي كِتَابِهِ - وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ - وَقَالَ - ذَلِكَ لِمَنْ

امام مالک نے فرمایا کہ آزاد مرد کے لئے مناسب نہیں ہے کہ لونڈی سے نکاح کرے جبکہ آزاد عورت سے نکاح کرنے کی استطاعت ہو۔ اگر آزاد عورت سے نکاح کرنے کی طاقت نہ ہو تب بھی لونڈی سے نکاح نہ کرے مگر جبکہ بدکاری میں پھنسنے کا ڈر ہو۔ یہ اسلئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: "اور تم میں بے مقدوری کے باعث جنکے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والی نہ ہوں تو انسے نکاح نہ کرے جو تمہارے ہاتھ کی ملک ہیں ایمان

marfat.com
Marfat.com

حَفِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۔

قَالَ مَالِكٌ : وَالْعَنَتُ هُوَ الزِّنَا ۔

والی کنیز پر (۴:۲۵) اور فرمایا یہ اسکے لئے ہے جسے تم میں سے زنا کا اندیشہ ہو۔

امام مالک نے فرمایا کہ اَلْعَنَتُ سے مراد زنا ہے۔

بَابُ ۱۳ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَمْلِكُ امْرَأَتَهُ وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَهُ فَفَارَقَهَا

لونڈی کو تین طلاق دینے کے بعد خریدنا

۳۰ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْأَمَةَ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَشْتَرِيهَا: إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ، حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ۔

ابو عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شخص کے بارے میں فرمایا کرتے جو لونڈی کو تین طلاق دینے کے بعد خریدے کہ یہ اس کے لئے حلال نہیں ہے جب تک لونڈی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔

۳۱ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، سُئِلَا عَنْ رَجُلٍ زَوَّجَ عَبْدًا لَهُ جَارِيَةً، فَطَلَّقَهَا الْعَبْدُ الْبَتَّةَ، ثُمَّ وَهَبَهَا سَيِّدُهَا لَهُ. هَلْ تَحِلُّ لَهُ بِمِلْكِ الْيَمِينِ؟ فَقَالَا: لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ۔

سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنے غلام کا ایک لونڈی سے نکاح کیا۔ پھر غلام نے اسے تین طلاق دے دیں۔ پھر آقا نے وہ لونڈی غلام کو ہبہ کر دی کیا غلام کیلئے وہ ملک یمین کے طور پر حلال ہے؟ دونوں حضرات نے فرمایا کہ وہ اسکے لئے حلال نہیں ہے جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔

۳۲ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ أَمَةٌ مَمْلُوكَةٌ فَاشْتَرَاهَا وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً. فَقَالَ: تَحِلُّ لَهُ بِمِلْكِ يَمِينِهِ مَا لَمْ يَبِتْ طَلَاقَهَا. فَإِنْ بَتَّ طَلَاقَهَا. فَلَا تَحِلُّ لَهُ بِمِلْكِ يَمِينِهِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ۔

ابن شہاب نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کے نکاح میں لونڈی ہے اور وہ اس کی زرخرید مملوکہ ہو اور اس آدمی نے لونڈی کو ایک طلاق دے دی۔ فرمایا کہ وہ اس کے لیے ملک یمین کے طور پر حلال رہے گی جب تک تین طلاق نہ دے۔ اگر تین طلاق دے دیں تو پھر ملک یمین کے طور پر حلال نہیں رہے گی جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے

قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يَنْكِحُ الْأَمَةَ فَتَلِدُ مِنْهُ ثُمَّ يَبْتَاعُهَا: إِنَّهَا لَا تَكُونُ أُمَّ وَلَدٍ لَهُ، بِذَلِكَ الْوَلَدِ الَّذِي وَلَدَتْ مِنْهُ، وَهِيَ لِغَيْرِهِ، حَتَّى تَلِدَ مِنْهُ، وَهِيَ فِي مِلْكِهِ بَعْدَ ابْتِيَاعِهِ إِيَّاهَا۔

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے لونڈی سے نکاح کیا پھر اس سے بچہ پیدا ہوا پھر اسے خریدے تو اسکے لئے وہ ام ولد نہیں ہوگی، اس بچے کی وجہ سے جو اس سے پیدا ہوا اور وہ دوسرے کی ہو گئی، جب تک وہ اسکی ملکیت میں رہتے ہوئے اس سے بچہ نہ جنے، اسی سے خریدنے کے بعد۔

قَالَ مَالِكٌ: وَإِنِ اشْتَرَاهَا وَهِيَ حَامِلٌ مِنْهُ، ثُمَّ وَضَعَتْ عِنْدَهُ، كَانَتْ أُمَّ وَلَدِهِ بِذَلِكَ الْحَمْلِ، فِيمَا نُرَى، وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر اس نے حاملہ لونڈی خریدی جبکہ حمل اسی کا تھا۔ پھر اس کے پاس بچہ جنا تو یہ حمل جو ظاہر ہوا اس کے باعث وہ اُمّ ولد ہو گی۔ آگے اللہ بہتر جانے۔

marfat.com

Marfat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اِصَابَةِ الْاُخْتَيْنِ بِمِلْكِ الْيَمِيْنِ، وَالْمَرْاَةِ وَابْنَتِهَا

۳۳۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ وَابْنَتِهَا مِنْ مِلْكِ الْيَمِيْنِ تُوْطَاُ اِحْدَاهُمَا بَعْدَ الْاُخْرٰى. فَقَالَ عُمَرُ. مَا اُحِبُّ اَنْ اَحُرِّمَهُمَا جَمِيْعًا، وَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ.

۳۴۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ؛ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ عَنِ الْاُخْتَيْنِ مِنْ مِلْكِ الْيَمِيْنِ. هَلْ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا؟ فَقَالَ عُثْمَانُ: اَحَلَّتْهُمَا اٰيَةٌ. وَحَرَّمَتْهُمَا اٰيَةٌ فَاَمَّا اَنَا فَلَا اُحِبُّ اَنْ اَصْنَعَ ذٰلِكَ.

قَالَ. فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهٖ، فَلَقِيَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ لَوْ كَانَ لِيْ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ، ثُمَّ وَجَدْتُ اَحَدًا فَعَلَ ذٰلِكَ، لَجَعَلْتُهٗ نَكَالًا.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اُرَاهُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ.

۳۵۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ مِثْلُ ذٰلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْاَمَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَيُصِيْبُهَا، ثُمَّ يُرِيْدُ اَنْ يُصِيْبَ اُخْتَهَا؛ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى يُحَرِّمَ عَلَيْهِ فَرْجَ اُخْتِهَا. بِنِكَاحٍ، اَوْ عِتَاقَةٍ اَوْ كِتَابَةٍ، اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ يُزَوِّجُهَا عَبْدَهٗ، اَوْ غَيْرَ عَبْدِهٖ۔

دو بہنوں یا ماں بیٹی کو ملک یمین سے رکھنا

عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ ماں بیٹی کسی کی ملک یمین میں ہوں تو کیا وہ ایک کے بعد دوسری سے صحبت کر سکتا ہے؟ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اس طرح جمع کرنے کو پسند نہیں کرتا اور اس سے منع فرمایا۔

قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو بہنوں کو ملک یمین کے طور پر رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا انہیں جمع کیا جا سکتا ہے؟ حضرت عثمان نے فرمایا کہ ایک آیت اسے حلال قرار دیتی ہے اور ایک آیت اسے حرام ٹھہراتی ہے لیکن ایسا کرنے کو میں پسند نہیں کرتا۔

ان کا بیان ہے کہ پھر وہ ان کے پاس سے چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے ملا اور اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اگر مجھے اختیار ہوتا، پھر کسی کو ایسا کرتے دیکھتا تو اسے عبرت ناک سزا دیتا۔

ابن شہاب نے فرمایا کہ میرے خیال میں وہ حضرت علی تھے۔

امام مالک کو حضرت زبیر بن عوام سے بھی یہی بات پہنچی۔

امام مالک نے لونڈی کے متعلق فرمایا جو کسی کے پاس ہو اور وہ اس سے صحبت کرے، پھر وہ اس کی بہن سے صحبت کرنا چاہے تو یہ اس کے لئے حلال نہیں ہے جب تک اس کی بہن کی شرمگاہ کو اپنے اوپر حرام نہ کرے نکاح، آزادی، کتابت اور ایسی ہی بات سے مثلاً اپنے غلام یا دوسرے شخص سے اس کی شادی کر دے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ اَنْ يُصِيْبَ الرَّجُلُ اَمَةً كَانَتْ لِاَبِيْهِ

۳۶۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ

باپ کی لونڈی سے صحبت نہ کرے

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com
Marfat.com

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهَبَ لِابْنِهِ جَارِيَةً. فَقَالَ: لَا تَمَسَّهَا. فَإِنِّي قَدْ كَشَفْتُهَا.

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الدُّجَيْرِ: أَنَّهُ قَالَ: وَهَبَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لِابْنِهِ جَارِيَةً. فَقَالَ: لَا تَقْرَبْهَا. فَإِنِّي قَدْ أَرَدْتُهَا فَلَمْ أَنْشَطْ إِلَيْهَا.

۳۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ أَبَا نَهْشَلِ بْنَ الْأَسْوَدِ، قَالَ لِلْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ إِنِّي رَأَيْتُ جَارِيَتَكَ لِي مُنْكَشِفًا عَنْهَا. وَهِيَ فِي الْقَمَرِ فَجَلَسْتُ مِنْهَا مَجْلِسَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ. فَقَالَتْ: إِنِّي حَائِضٌ. فَقُمْتُ. فَلَمْ أَقْرَبْهَا بَعْدُ. أَفَأَهَبُهَا لِابْنِي يَطَؤُهَا؟ فَنَهَاهُ الْقَاسِمُ عَنْ ذٰلِكَ.

۳۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ: أَنَّهُ وَهَبَ لِصَاحِبٍ لَهُ جَارِيَةً. ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْهَا. فَقَالَ: قَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَهَبَهَا لِابْنِي، فَيَفْعَلُ بِهَا كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: لَمَرْوَانُ كَانَ أَوْرَعَ مِنْكَ. وَهَبَ لِابْنِهِ جَارِيَةً. ثُمَّ قَالَ: لَا تَقْرَبْهَا فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ سَاقَهَا مُنْكَشِفَةً.

بَابُ النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ إِمَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ

قَالَ مَالِكٌ، لَا يَحِلُّ نِكَاحُ أَمَةٍ يَهُودِيَّةٍ وَلَا نَصْرَانِيَّةٍ. لِأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ۔ فَهُنَّ الْحَرَائِرُ مِنَ الْيَهُودِيَّاتِ وَالنَّصْرَانِيَّاتِ. وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى. وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ۔ فَهُنَّ الْإِمَاءُ الْمُؤْمِنَاتُ.

نے اپنے صاحبزادے کو لونڈی ہبہ کرکے فرمایا کہ اسے ہاتھ نہ لگانا کیونکہ میں نے اسے بے پردہ کیا تھا۔

عبدالرحمٰن بن اجبر نے فرمایا کہ سالم بن عبداللہ نے اپنے بیٹے کو لونڈی ہبہ کرکے فرمایا کہ اس کے نزدیک نہ جانا کیونکہ ایک دفعہ میں نے اس کا ارادہ کیا تھا اگرچہ جماع نہیں کیا۔

ابونہشل بن اسود نے قاسم بن محمد سے کہا کہ میں نے چاندنی رات میں اپنی لونڈی ننگی دیکھی تو میں اسی طرح جماع کرنے بیٹھ گیا جیسے آدمی اپنی عورت سے کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں حائضہ ہوں اس کے بعد میں اس کے قریب نہیں گیا۔ کیا میں صحبت کرنے کے لئے اسے اپنے بیٹے کو ہبہ کردوں؟ قاسم نے اسے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

عبدالملک بن مروان نے اپنے کسی دوست کو ایک لونڈی ہبہ کی، پھر اس کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا میں نے ارادہ کیا ہے کہ اسے اپنے بیٹے کو ہبہ کردوں تاکہ وہ اس کے ساتھ صحبت کرے۔ عبدالملک نے فرمایا کہ مروان آپ سے زیادہ پرہیزگار تھے کہ اپنے صاحبزادے کو لونڈی ہبہ کرکے فرمایا کہ اس کے نزدیک نہ جانا کیونکہ میں نے اس کی ننگی پنڈلی دیکھی ہے۔

اہل کتاب کی لونڈیوں سے ممانعت نکاح

امام مالک نے فرمایا کہ یہودی اور نصرانی کی لونڈی سے نکاح حلال نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے "اور پارسا عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی۔" (۵ : ۵) اور وہ یہود و نصاریٰ کی آزاد عورتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اور تم میں بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والی نہ ہوں تو انسے نکاح کرے جو تمہارے ہاتھ کی ملک ہیں ایمان والی کنیزیں۔" (۴ : ۲۵) یہ مسلمان لونڈیاں ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ، فَإِنَّمَا أَحَلَّ اللهُ. فِيمَا نُرَى، نِكَاحَ لِإِمَاءِ الْمُؤْمِنَاتِ وَلَمْ يَحْلِلْ نِكَاحَ إِمَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان لونڈیوں سے نکاح کرنا حلال فرمایا ہے اور اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کی لونڈیوں سے نکاح حلال نہیں فرمایا۔

قَالَ مَالِكٌ: وَالْأَمَةُ الْيَهُودِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةُ تَحِلُّ لِسَيِّدِهَا بِمِلْكِ الْيَمِينِ. وَلَا يَحِلُّ وَطْءُ أَمَةٍ مَجُوسِيَّةٍ بِمِلْكِ الْيَمِينِ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہودی اور نصرانی کی لونڈی ملک یمین کے طور پر اپنے آقا کے لئے حلال ہے لیکن ملک یمین کے طور پر مجوسی کی لونڈی سے صحبت کرنا حلال نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِحْصَانِ

احصان کے متعلق روایات

۳۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ قَالَ: الْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ هُنَّ أُولَاتُ الْأَزْوَاجِ. وَيَرْجِعُ ذَلِكَ إِلَى أَنَّ اللهَ حَرَّمَ الزِّنَا.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب نے فرمایا محصنہ عورتوں سے خاوند والی عورتیں مراد ہیں اور اسے اس طرف لوٹاتے کہ اللہ تعالیٰ نے زنا حرام فرمایا ہے۔

۴۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَبَلَغَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ: إِذَا نَكَحَ الْحُرُّ الْأَمَةَ فَمَسَّهَا، فَقَدْ أَحْصَنَتْهُ.

ابن شہاب اور قاسم بن محمد فرمایا کرتے کہ جب آزاد آدمی لونڈی سے نکاح کر کے اس سے صحبت کر لے تو وہ محصن ہو گیا۔

قَالَ مَالِكٌ، وَكُلُّ مَنْ أَدْرَكْتُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ: تُحْصِنُ الْأَمَةُ الْحُرَّ. إِذَا نَكَحَهَا فَمَسَّهَا، فَقَدْ أَحْصَنَتْهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ مجھے جو بھی ملا یہی کہتا کہ لونڈی آزاد آدمی کو محصن بنا دیگی۔ جب وہ نکاح کر کے اسکے ساتھ جماع کرے تو محصن ہو جائیگا

قَالَ مَالِكٌ: يُحْصِنُ الْعَبْدُ الْحُرَّةَ إِذَا مَسَّهَا بِنِكَاحٍ. وَلَا تُحْصِنُ الْحُرَّةُ الْعَبْدَ، إِلَّا أَنْ يَعْتِقَ، وَهُوَ زَوْجُهَا، فَيَمَسَّهَا بَعْدَ عِتْقِهِ. فَإِنْ فَارَقَهَا قَبْلَ أَنْ يَعْتِقَ فَلَيْسَ بِمُحْصِنٍ. حَتَّى يَتَزَوَّجَ بَعْدَ عِتْقِهِ، وَيَمَسَّ امْرَأَتَهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ غلام آزاد عورت کو محصنہ بنا دیتا ہے۔ جبکہ وہ نکاح کر کے اس سے صحبت کرے لیکن آزاد عورت غلام کو محصن نہیں بناتی، سوائے اس کے کہ اسے آزاد کر دے اور وہ اس کا خاوند ہو، پھر آزاد ہونے کے بعد اس سے صحبت کرے۔ اگر وہ آزاد ہونے سے پہلے اس سے جدا ہو جائے تو بھی محصن نہیں یہاں تک کہ آزاد ہونے کے بعد نکاح کر کے اپنی بیوی سے صحبت کرے

قَالَ مَالِكٌ: وَالْأَمَةُ إِذَا كَانَتْ تَحْتَ الْحُرِّ ثُمَّ فَارَقَهَا قَبْلَ أَنْ تَعْتِقَ. فَإِنَّهُ لَا يُحْصِنُهَا نِكَاحُهُ إِيَّاهَا وَهِيَ أَمَةٌ. حَتَّى تُنْكَحَ بَعْدَ عِتْقِهَا. وَيُصِيبَهَا زَوْجُهَا. فَذَلِكَ إِحْصَانُهَا. وَالْأَمَةُ إِذَا كَانَتْ تَحْتَ الْحُرِّ، فَتَعْتِقُ وَهِيَ تَحْتَهُ. قَبْلَ أَنْ يُفَارِقَهَا. فَإِنَّهَا يُحْصِنُهَا إِذَا عَتَقَتْ وَهِيَ عِنْدَهُ، إِذَا هُوَ أَصَابَهَا بَعْدَ أَنْ تَعْتِقَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب لونڈی آزاد آدمی کے نکاح میں ہو پھر وہ آزاد ہونے سے پہلے (۱) آدمی سے جدا ہو جائے تو وہ لونڈی ہونے کی حالت میں نکاح کرنے سے محصنہ نہیں ہو گی یہاں تک کہ آزاد ہونے کے بعد نکاح کرے اور اس کا خاوند اسکے ساتھ صحبت کرے۔ یہ اس کا احسان ہے لونڈی جب آزاد آدمی کے نکاح میں ہو، پھر وہ نکاح میں رکھتے ہوئے آزاد کر دے۔ اسے جدا کرنے سے پہلے۔ پس عورت محصنہ ہو گی جبکہ آزاد ہوتے وقت اسی کے پاس ہو اور جبکہ آزاد کرنے کے بعد اسنے عورت سے صحبت کی ہو

marfat.com
Marfat.com

وَقَالَ مَالِكٌ: وَالْحُرَّةُ النَّصْرَانِيَّةُ وَالْيَهُودِيَّةُ، وَالْأَمَةُ الْمُسْلِمَةُ يُحْصِنَّ الْحُرَّ الْمُسْلِمَ. إِذَا نَكَحَ إِحْدَاهُنَّ، فَأَصَابَهَا:

امام مالک نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ کی آزاد عورت اور مسلمان لونڈی محصن بنا دیتی ہے آزاد مسلمان کو جبکہ ان میں سے کسی کے ساتھ نکاح کر کے صحبت کر لے۔

بَابُ ۱۸ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

نکاح متعہ کا بیان

۴۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَالْحَسَنِ، ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ. وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

امام محمد حنیف نے اپنے والد محترم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ خیبر کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

ف ۔ گدھے کا گوشت اور متعہ دونوں غزوہ خیبر کے روز حرام فرمائے گئے۔ متعہ کی حرمت قرآن کریم اور احادیث مطہرہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ (۲۳ : ۵ تا ۷) وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کو بچائے ہوئے ہیں مگر اپنی بیویوں یا اپنی شرعی کنیزوں پر کہ ان پر کچھ ملامت نہیں تو جو اس کے سوا کوئی اور راہ طلب کرے تو وہی لوگ ہیں حد سے بڑھنے والے۔

ظاہر ہے کہ زن ممتوعہ (جس عورت سے متعہ کیا) نہ اس کی بیوی ہے اور نہ شرعی کنیز تو یہ وہی تیسری راہ ہے جو خدا کی مقرر فرمودہ حد سے جدا اور حرام و گناہ ہے۔ نیز اللہ تبارک و تعالیٰ مردوں سے فرماتا ہے مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ۔ (۵ : ۵) نکاح کر کے بیوی بنا کر قید میں رکھنے کو نہ کہ پانی گرانے اور نہ آشنا بنانے کو عورتوں سے فرماتا ہے:۔ مُحْصَنَاتٌ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ۔ (۴ : ۲۵) یعنی قید میں آنے والی عورتیں، جو نہ مستی نکالنے والی ہوں اور نہ یار بنانے والی۔ ظاہر ہے کہ متعہ بھی مستی نکالنے اور پانی گرانے ہی کا صیغہ ہے نہ کہ قید میں رکھنے اور بیوی بنانے کا۔

حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا ایھا الناس انی کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من النساء وان اللہ عزوجل قد حرم ذلک الی یوم القیامۃ (صحیح مسلم) اے لوگو! میں نے پہلے تمہیں عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کی اجازت دی تھی اور اب بیشک اللہ عزوجل نے اسے تا قیامت حرام فرما دیا ہے۔ حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نھی عن متعۃ النساء یوم خیبر وعن لحوم الحمر الانسیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (بخاری و مسلم) بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن عورتوں سے متعہ اور گدھے کا گوشت حرام فرما دیا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قد انما کانت المتعۃ فی اول الاسلام کان الرجل یقدم البلدۃ لیس لہ معرفۃ فیتزوج المراۃ بقدر ما یری انہ یقیم فتحفظ لہ متاعہ وتصلح لہ شانہ حتی اذا انزلت الایۃ الا علی ازواجھم او ما (جامع ترمذی) یعنی متعہ ابتدائے اسلام میں تھا۔ مرد کسی شہر میں جاتا جہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنے دنوں کے لیے عقد کر لیتا جتنے روز اس کے خیال میں وہاں ٹھہرنا ہوتا۔ وہ عورت اس کے اسباب کی حفاظت اور اس کے کاموں کی درستی کرتی۔ جب یہ آیت شریفہ نازل

marfat.com

Marfat.com

۴۲۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ؛ اَنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيْمٍ دَخَلَتْ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : فَقَالَتْ : اِنَّ رَبِيْعَةَ بْنَ اُمَيَّةَ اسْتَمْتَعَ بِامْرَاَةٍ . فَحَمَلَتْ مِنْهُ . فَخَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَزِعًا ، يَجُرُّ رِدَآءَهٗ فَقَالَ . هٰذِهِ الْمُتْعَةُ وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيْهَا لَرَجَمْتُ .

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں خولہ بنت حکیم حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ ربیعہ بن امیہ نے ایک عورت سے متعہ کیا ہے جس کے باعث وہ حاملہ ہو گئی پس حضرت عمر ناراضگی کی حالت میں چادر گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ یہ متعہ؟ اگر میں حدود شرعیہ سے تجاوز کرتا تو ضرور رجم کر دیتا۔

باب ۱۹ نِكَاحِ الْعَبِيْدِ

غلام کے نکاح کا بیان

۴۳۔ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ؛ اَنَّهٗ سَمِعَ رَبِيْعَةَ بْنَ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ : يَنْكِحُ الْعَبْدُ اَرْبَعَ نِسْوَةٍ .

قَالَ مَالِكٌ : وَهٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِیْ ذٰلِكَ .

قَالَ مَالِكٌ : وَالْعَبْدُ مُخَالِفٌ لِلْمُحِلِّ . اِنْ اَذِنَ لَهٗ سَيِّدُهٗ ثَبَتَ نِكَاحُهٗ . وَاِنْ لَمْ يَاْذَنْ لَهٗ سَيِّدُهٗ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا . وَالْمُحِلُّ يَمْضِیْ نِكَاحُهُمَا عَلٰى كُلِّ حَالٍ ، اِذَا اُرِيْدَ بِالنِّكَاحِ التَّحْلِيْلُ .

قَالَ مَالِكٌ فِی الْعَبْدِ اِذَا مَلَكَتْهُ امْرَاَتُهٗ ، اَوِ الزَّوْجُ يَمْلِكُ امْرَاَتَهٗ : اِنْ مَلَكَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهٗ . يَكُوْنُ فَسْخًا بِغَيْرِ طَلَاقٍ . وَاِنْ تَرَاجَعَا بِنِكَاحٍ بَعْدُ ، لَمْ تَكُنْ تِلْكَ الْفُرْقَةُ طَلَاقًا .

قَالَ مَالِكٌ : وَالْعَبْدُ اِذَا اَعْتَقَتْهُ امْرَاَتُهٗ ، اِذَا

امام مالک نے ربیعہ بن عبدالرحمٰن کو فرماتے ہوتے سنا کہ غلام چار عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے۔

امام مالک فرماتے ہیں کہ اس بارے میں یہ میں نے خوب سنا۔

امام مالک نے فرمایا کہ غلام کی بات حلالہ والے کے برعکس ہے۔ اگر اس کا آقا اجازت دے تو نکاح برقرار رہے گا اور اگر اجازت نہ دے تو دونوں کو جدا کر دیا جائے گا جبکہ حلالہ کرنے والے دونوں افراد کی ہر حالت میں جدائی کروائی جائے گی جبکہ انہوں نے حلالہ کے طور پر نکاح کرنے کا ارادہ کیا ہو۔

امام مالک نے اس غلام کے بارے میں فرمایا جس کی بیوی اس کی مالکہ ہو جائے یا خاوند اپنی بیوی کا مالک ہو جائے یعنی ان میں سے کوئی ایک دوسرے کا مالک ہو جائے تو ان کا نکاح بغیر طلاق کے فسخ ہو جاتا ہے اور اسکے بعد اگر نکاح کرنا چاہیں تو یہ جدائی طلاق شمار نہیں ہوگی۔

امام مالک نے فرمایا کہ غلام جب اپنی بیوی کو اپنی ملکیت

ہوئی کہ سب سے اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھو سوائے اپنی بیویوں اور کنیزوں کے (۲۳، ۵ تا ۷) اس روز سے ان دو کے سوا جو فرج ہے وہ حرام ہو گئی۔

حازمی کتاب الناسخ والمنسوخ میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ غزوۂ تبوک میں ہم نے کچھ عورتوں سے متعہ کیا فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنظر اليهن وقال من هولاء النسوة ؟ قلنا يارسول الله نسوة تمتعنا منهن قال فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احمرت وجنتاه وتعر وجهه وقام فينا خطيبا فحمد الله واثنى عليه ثم نهى عن المتعة ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور انہیں دیکھا تو فرمایا۔ یہ عورتیں کون ہیں؟ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان سے ہم نے متعہ کیا ہے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غضب فرمایا یہاں تک کہ دونوں رخسارۂ مبارک سرخ ہو گئے اور چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا پھر خطبہ دینے ہم میں کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور متعہ سے منع فرمایا (فتاویٰ رضویہ، جلد پنجم) ان آیات و احادیث کی رو سے معلوم ہوا کہ متعہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے روز قیامت تک کے لیے حرام فرما دیا تھا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

مَلَكَتْهُ. وَهِيَ فِي عِدَّةٍ مِنْهُ. لَمْ يَكُنْ لَهَا إِلَّا بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ.

سے آزاد کرے اور وہ اس کی مدت گزار چکی ہو تو وہ جدید نکاح کے بغیر اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ ف

بَابُ نِكَاحِ الْمُشْرِكِ إِذَا أَسْلَمَتْ زَوْجَتُهُ قَبْلَهُ

مشرک کی زوجہ کا خاوند سے پہلے مسلمان ہونا

۴۴۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ نِسَاءً كُنَّ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِمْنَ بِأَرْضِهِنَّ. وَهُنَّ غَيْرُ مُهَاجِرَاتٍ. وَأَزْوَاجُهُنَّ، حِينَ أَسْلَمْنَ، كُفَّارٌ. مِنْهُنَّ بِنْتُ الْوَلِيدِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ. وَكَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ. فَأَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ. وَهَرَبَ زَوْجُهَا صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ مِنَ الْإِسْلَامِ. فَبَعَثَتْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عَمِّهِ وَهْبَ بْنَ عُمَيْرٍ. بِرِدَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَانًا لِصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ. وَدَعَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ. وَأَنْ يَقْدَمَ عَلَيْهِ. فَإِنْ رَضِيَ أَمْرًا قَبِلَهُ. وَإِلَّا سَيَّرَهُ شَهْرَيْنِ، فَلَمَّا قَدِمَ صَفْوَانُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ، نَادَاهُ عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ هٰذَا وَهْبَ بْنَ عُمَيْرٍ جَاءَنِي بِرِدَائِكَ. وَزَعَمَ أَنَّكَ دَعَوْتَنِي إِلَى الْقُدُومِ عَلَيْكَ. فَإِنْ رَضِيتُ أَمْرًا قَبِلْتُهُ. وَإِلَّا سَيَّرْتَنِي شَهْرَيْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْزِلْ أَبَا وَهْبٍ) فَقَالَ: لَا وَاللهِ. لَا أَنْزِلُ حَتَّى تُبَيِّنَ لِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (بَلْ لَكَ تَسِيرُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ) فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ هَوَازِنَ بِحُنَيْنٍ. فَأَرْسَلَ إِلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ يَسْتَعِيرُهُ أَدَاةً وَسِلَاحًا عِنْدَهُ. فَقَالَ صَفْوَانُ: أَطَوْعًا أَمْ كَرْهًا؟ فَقَالَ (بَلْ طَوْعًا). فَأَعَارَهُ الْأَدَاةَ وَالسِّلَاحَ الَّتِي عِنْدَهُ

ابن شہاب کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں چند عورتیں اپنی جگہ مسلمان ہو گئیں اور انہوں نے ہجرت نہ کی۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو ان کے خاوند کافر تھے ولید بن مغیرہ کی صاحبزادی بھی ان میں سے تھیں اور یہ صفوان بن امیہ اسلام کے خوف سے بھاگ گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے چچازاد بھائی وہب بن عمیر کو اپنی چادر دے کر بھیجا کہ صفوان بن امیہ کے لئے امان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اسلام کی دعوت دی اور اپنے پاس بلایا کہ مرضی ہو تو اسلام قبول کر لو ورنہ دو مہینے کی مہلت ہے صفوان بن امیہ چادر لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو لوگوں کے سامنے پکارا:۔ اے محمد! وہب بن عمیر میرے پاس آپ کی چادر لے کر آئے تھے اور کہا تھا کہ آپ مجھے اپنے پاس بلاتے ہیں کہ اگر چاہو تو اسلام قبول کر لو ورنہ تمہیں دو مہینے کی مہلت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو وہب! اتر آؤ۔ اس نے کہا کہ خدا کی قسم، نہیں اتروں گا یہاں تک کہ آپ مجھے صاف صاف بتا دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تمہیں چار مہینے کی مہلت ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلہ ہوازن کی طرف غزوۂ حنین کے لئے نکلے تو صفوان بن امیہ کے لئے پیغام بھیجا کہ کچھ سامان اور ہتھیار عاریۃً دے دو صفوان نے کہا کہ رضامندی سے یا زبردستی؟ فرمایا کہ رضامندی سے۔ پس جو سامان اور ہتھیار اس کے پاس تھے عاریتاً دے دیئے پھر حالت کفر میں صفوان بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا اور کافر

ف۔ امام مالک کا مذہب ہے کہ غلام بھی چار عورتوں کو نکاح میں رکھ سکتا ہے لیکن امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور اکثر فقہاء کے نزدیک غلام دو عورتوں کو نکاح میں رکھنے کا مجاز ہے اور وہ بھی اپنے مولیٰ کی اجازت سے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

ثُمَّ خَرَجَ صَفْوَانُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ كَافِرٌ. فَشَهِدَ حُنَيْنًا وَالطَّائِفَ، وَهُوَ كَافِرٌ. وَامْرَأَتُهُ مُسْلِمَةٌ. وَلَمْ يُفَرِّقْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ. حَتّٰى أَسْلَمَ صَفْوَانُ. وَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهُ امْرَأَتُهُ بِذٰلِكَ النِّكَاحِ.

ہی تھا کہ حنین اور طائف کے غزوات میں موجود رہا اور اس کی بیوی مسلمان ہو چکی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان زوجین کے درمیان تفریق نہیں کروائی، یہاں تک کہ صفوان مسلمان ہو گئے اور ان کی زوجۂ محترمہ اسی نکاح کے ذریعے ان کے پاس رہیں۔

۴۵۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. أَنَّهُ قَالَ: كَانَ بَيْنَ إِسْلَامِ صَفْوَانَ وَبَيْنَ إِسْلَامِ امْرَأَتِهِ نَحْوٌ مِنْ شَهْرٍ.

ابن شہاب نے فرمایا کہ صفوان اور ان کی بیوی کے مسلمان ہونے میں قریباً ایک مہینے کا فرق ہے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلَمْ يَبْلُغْنَا أَنَّ امْرَأَةً هَاجَرَتْ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، وَزَوْجُهَا كَافِرٌ مُقِيْمٌ بِدَارِ الْكُفْرِ، إِلَّا فَرَّقَتْ هِجْرَتُهَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا، إِلَّا أَنْ يَقْدَمَ زَوْجُهَا مُهَاجِرًا قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

ابن شہاب نے فرمایا کہ ہم تک یہ بات نہیں پہنچی کہ کسی عورت نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی ہو اور اس کا کافر خاوند دارالکفر میں مقیم رہا ہو مگر عورت کی ہجرت نے اس جوڑے کے درمیان تفریق کروا دی ماسوائے اس صورت کے کہ عدت پوری ہونے سے پہلے ہی اسکا خاوند ہجرت

۴۶۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ أُمَّ حَكِيْمٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَتْ تَحْتَ عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِيْ جَهْلٍ. فَأَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ. وَهَرَبَ زَوْجُهَا عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِيْ جَهْلٍ مِنَ الْإِسْلَامِ. حَتّٰى قَدِمَ الْيَمَنَ. فَارْتَحَلَتْ أُمُّ حَكِيْمٍ. حَتّٰى قَدِمَتْ عَلَيْهِ بِالْيَمَنِ. فَدَعَتْهُ إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمَ. وَقَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ. فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبَ إِلَيْهِ فَرِحًا. وَمَا عَلَيْهِ رِدَاءٌ. حَتّٰى بَايَعَهُ. فَثَبَتَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا ذٰلِكَ.

ابن شہاب کا بیان ہے کہ ام حکیم بنت حارث بن ہشام یہ عکرمہ بن ابوجہل کے نکاح میں تھیں۔ یہ فتح مکہ کے روز مسلمان ہو گئیں اور ان کا خاوند عکرمہ بن ابوجہل اسلام کے خوف سے بھاگ گیا اور یمن جا پہنچا۔ حضرت ام حکیم سوار ہو کر یمن گئیں اور اسے اسلام کی دعوت دی تو وہ مسلمان ہو گئے اور فتح کے سال ہی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرط مسرت سے ان کے لیے کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر ان کے اوپر ڈال دی، یہاں تک کہ بیعت کر لیا۔ پھر ان دونوں کے نکاح کو اسی طرح برقرار رکھا۔

قَالَ مَالِكٌ: وَإِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ قَبْلَ امْرَأَتِهِ. وَقَعَتِ الْفُرْقَةُ بَيْنَهُمَا. إِذَا عُرِضَ عَلَيْهَا الْإِسْلَامُ فَلَمْ تُسْلِمْ. لِأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهِ - وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب مرد اپنی بیوی سے پہلے اسلام قبول کرے تو دونوں کے درمیان جدائی واقع ہو جائے گی جبکہ عورت پر اسلام پیش کیا جائے اور وہ قبول نہ کرے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: "اور کافر عورتوں کے نکاح پر نہ جمے رہو"۔ (۶۰:۱۰)

بَابُ (۲۱) مَا جَاءَ فِي الْوَلِيْمَةِ

ولیمہ کے متعلق روایات

۴۷۔ وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ جَاءَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

marfat.com
Marfat.com

إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَسَأَلَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا؟) فَقَالَ: زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ).

۴۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: لَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْلِمُ بِالْوَلِيْمَةِ، مَا فِيهَا خُبْزٌ وَلَا لَحْمٌ.

۴۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى وَلِيْمَةٍ فَلْيَأْتِهَا).

۵۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: (شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ. يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ. وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِيْنُ

بارگاہ میں حاضر ہوتے اور ان کے اوپر زرد نشانات تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ شادی کرلی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ اسے کیا مہر دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ گٹھلی کے برابر سونا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ بھی کردو خواہ ایک ہی بکری کا ہو۔

یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولیمہ کرتے تو اس میں روٹی ہوتی اور نہ گوشت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے جانا چاہیئے۔

اعرج کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ برا کھانا اس ولیمے کا کھانا ہے جس میں امیر بلائے جائیں اور غریب چھوڑ دیئے جائیں اور جو دعوت میں حاضر نہ ہو تو اس نے اللہ اور

ف۔ اس حدیث پاک سے کئی باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم یا کپڑوں پر زردی کا اثر دیکھ کر اسے دھونے کا حکم نہیں فرمایا۔ نکاح کے اندر جو مہر مقرر ہوا اس کا ذکر بھی ہوگیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیتے کا حکم بھی فرمایا اور وہ بھی ان کی استطاعت کے مطابق۔

شبِ زفاف کے بعد ولیمہ کرنا چاہیئے۔ اہل علم کا اختلاف ہے کیونکہ بعض اسے مستحب، بعض سنت اور بعض واجب بتاتے ہیں یہ اظہار مسرت ہے اور خوشی کا اظہار وہی ہے جو اپنی بساط کے مطابق اور شریعتِ مطہرہ کی حدود کے اندر رہتے ہوئے کی جائے خلافِ شرع اظہار مسرت آخرت میں وبال جان ہوگا۔ اس زمانے میں شریعت مطہرہ کا لحاظ کم اور ناک بڑھانے کا خیال زیادہ زور پکڑ گیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بُرا دعوت ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں امیر بلائے جائیں اور غریبوں کو نظر انداز کیا جائے (متفق علیہ) اگر ایسی قباحت نہ ہو اور واقعی حدود شرعیہ کے اندر رہتے ہوئے ضیافت کی جا رہی ہو تو ایسی دعوت کو قبول نہ کرنا اللہ و رسول کی نافرمانی قرار دی گئی ہے۔

دریں ایام شادی بیاہ اور دیگر تقاریب کے موقع پر جبکہ ناچ باجے عام، فساد کا اژدحام، مردوں اور عورتوں کا اختلاط، خلاف شرع امور کی افراط ایسا عام مشاہدہ ہے جس کے لیے کسی ثبوت کی حاجت نہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ آزاد ہونے کے بعد ہم ہوش کے ناخن لیتے، عقل سے کام کرتے دولت کو بیکار کاموں میں لٹانا خلاف شرع امور کو گلے لگانا، اسلام کا نام لے کر خلاف اسلام راستے پر جانا کہاں کی عقلمندی ہے۔ کاموں کو اس طرح کریں جس سے دنیا و آخرت میں بھلا ہو۔ یہ تو کوئی دانشمندی نہ ہوئی کہ اظہار مسرت کے نام سے شیطان کو خوش اور اللہ و رسول کو ناراض کریں۔ ناک نیکیوں سے بڑھتی ہے گھر میں آگ لگانے سے نہیں۔ عزت پرہیزگاری سے بنتی ہے دولت کا مظاہرہ کرنے سے نہیں ملتی نیز دارین کی ساری بہار حبیب پروردگار کی غلامی میں ہے۔ اللھم ارزقنا اتباعہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

marfat.com
Marfat.com

وَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.

اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۵۱۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ، أَنَّهٗ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ. قَالَ أَنَسٌ. فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ خُبْزًا مِنْ شَعِيْرٍ، وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ. قَالَ أَنَسٌ. فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک درزی نے کھانا پکا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میں بھی اس کھانے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گیا۔ آپ کی خدمت میں جو کی روٹی اور پیالے میں کدو کا سالن پیش کیا گیا حضرت انس نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیالے کے درمیان سے کدو کے ٹکڑے تلاش کرتے ہوئے دیکھا۔ اس روز سے میں ہمیشہ کدو کو پسند کرتا ہوں۔ ف

ف۔ سبحان اللہ! یہی ہے فنا فی الرسول ہونا اور یہی ہے محبِ صادق کی پہچان کہ وہ اپنی پسند اور ناپسند کو محبوب کی پسند اور ناپسند میں فنا کر دیتا ہے۔ محبِ صادق وہی چاہتا ہے جو اس کا محبوب چاہے اور اسے ہرگز نہیں چاہتا جسے اس کا محبوب نہ چاہے وہ اپنے ذاتی تعلقات کو بھول جاتا ہے اور اسے دوستی ہوتی ہے تو محبوب کے دوستوں سے اور دشمنی ہوتی ہے تو محبوب کے دشمنوں سے وہ اس دنیا کی ہر چیز کو اپنے محبوب کی نظر سے دیکھنے کا عادی ہو جاتا۔ غرضیکہ اس کی زندگی کا ہر قول و فعل محبوب کے لیے وقف ہو کر رہ جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے جملہ اقوال و افعال کو رضائے محبوب کے قالب میں ڈھال کر زبان حال سے ہر وقت یہی کہتا رہتا ہے:۔

ان کی دُھن، ان کی لگن، ان کی تمنّا، ان کی یاد
مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات

وہ ہر چیز کو محبوب کے رنگ میں دیکھنے سے لطف و لذت محسوس کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس دنیا کی ہر چیز اور بنی آدم کا ہر فرد اس کے محبوب کا رنگ اختیار کرے۔ صورت ہو یا سیرت، گفتار ہو کردار اسے ان میں سے وہی چیز پسند آتی ہے جو اس کے محبوب کی صورت و سیرت اور گفتار و کردار سے مشابہت رکھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کدو کو پسند کرنے کی جو وجہ بیان فرمائی اس سے ان کے محبِ صادق ہونے کا پورا پتہ مل رہا ہے اور اس طرزِ عمل کا اظہار بھی اس لیے فرمایا کہ محبوب پروردگار کے بارے میں دوسروں کا زاویۂ نظر و اندازِ فکر یہی ہو جائے کیونکہ محبِ صادق کی تمنا یہی ہوتی ہے کہ ساری دنیا پر محبوب کا رنگ چڑھ جائے۔

صرف حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی یہ حالت نہ تھی، فنا فی الرسول کے مقام پر وہی فائز نہ تھے بلکہ سارے مسلمان اس وقت ایسے ہی تھے۔ سب شمعِ رسالت کے پروانے تھے۔ ہر ایک پر گمان گزرتا تھا کہ یہ سب سے نرالا ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ سارے کے سارے ہی نرالے تھے۔ اپنے اپنے رنگ میں ہر ایک نرالا تھا۔ حبیبِ خدا کی نگاہ کیمیا اثر نے اللہ کے رنگ میں سب کو ایسا رنگا کہ پوری کائنات سے ممتاز کر دکھایا کہ انبیائے کرام کے بعد ان کی نظیر نظر نہیں آتی۔ یہ اسی نگاہِ کیمیا اثر کا کرشمہ تھا کہ کل جو ننگِ انسانیت تھے آج وہ رہبر ہیں کل جو گم کردۂ منزل تھے آج وہ پورے انسانی قافلے کے رہنما ہیں۔ کل جو جہالت کے منہ بولتی تصویریں تھے آج وہ آسمانِ علم و عرفاں کے شمس و قمر ہیں کل جو مُردے تھے آج وہ مسیحائے قوم ہیں اور شمعِ رسالت کے وہ عدیم النظیر پروانے تن من دھن سے اعلائے کلمۃ الحق کے لیے وقف ہو کر رہ گئے ہیں ایک دانائے راز نے ان کی اس حالت کا نقشہ ان لفظوں میں کھینچا ہے:۔

حُسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

marfat.com
Marfat.com

بَاب ۲۲ جَامِعِ النِّكَاحِ

نکاح کے متعلق دیگر روایات

۵۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ، أَوِ اشْتَرَى الْجَارِيَةَ، فَلْيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا، وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ، وَإِذَا اشْتَرَى الْبَعِيرَ فَلْيَأْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهِ، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ.

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی عورت کے ساتھ شادی کرے یا لونڈی خریدے تو چاہیئے کہ اس کی پیشانی کو تھام کر برکت کی دعا کرے اور جب کوئی اونٹ خریدے تو چاہیئے کہ اس کے کوہان پر ہاتھ رکھ کر شیطان سے اللہ کی پناہ پکڑے۔

۵۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ؛ أَنَّ رَجُلًا تَخَطَّبَ إِلَى رَجُلٍ أُخْتَهُ فَذَكَرَ أَنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَحْدَثَتْ. فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ. فَضَرَبَهُ، أَوْ كَادَ يَضْرِبُهُ. ثُمَّ قَالَ مَالَكَ وَلِلْخَبَرِ.

ابوزبیر مکی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو اس کی بہن کے لئے نکاح کا پیغام دیا۔ اس کو کسی نے بتایا کہ وہ عورت بدکار ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مخبر کو پیٹا یا پیٹنے لگے۔ پھر فرمایا کہ تیرا اس خبر سے کیا تعلق تھا۔

۵۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ. أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَعُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، كَانَ يَقُولَانِ. فِي الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، فَيُطَلِّقُ إِحْدَاهُنَّ الْبَتَّةَ: أَنَّهُ يَتَزَوَّجُ إِنْ شَاءَ. وَلَا يَنْتَظِرُ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر دونوں اس شخص کے بارے میں فرمایا کرتے جس کی چار بیویاں ہوں اور ان میں سے ایک کو تین طلاق دے دے۔ اگر وہ چاہے تو کسی سے نکاح کر سکتا ہے اور وہ انتظار نہیں کرے گا کہ عورت کی عدت پوری ہو جائے۔ ف

۵۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ؛ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَعُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَفْتَيَا الْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَامَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ بِذَلِكَ. غَيْرَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ. طَلَّقَهَا فِي مَجَالِسَ شَتَّى.

قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر نے ولید بن عبدالملک کو مذکورہ بالا فتویٰ دیا تھا جبکہ وہ مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تھا۔ ہاں قاسم بن محمد نے یہ بھی فرمایا کہ عورت کو جبکہ مختلف مجالس میں طلاق دی ہو۔

۵۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثٌ لَيْسَ

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جو ہنسی کھیل نہیں ہے (۱) نکاح

ف۔ چونکہ دوران عدت مطلقہ کو مکان دینا اور خرچ برداشت کرنا خاوند کی ذمہ داری ہے، اس لیے جب تک وہ چوتھی عورت خاوند کے پاس ہے اور عدت پوری کر کے چلی نہ جائے اس وقت تک خاوند پانچویں عورت سے نکاح نہ کرے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسی مطلقہ کا یہی حکم ہے اور ابن ابی شیبہ نے حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ایسا ہی روایت کیا ہے لیکن جن حضرات کے نزدیک مطلقہ کو مکان اور نفقہ دینے کی ذمہ داری خاوند کی نہیں اور وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے ان کے نزدیک چوتھی بیوی کو طلاق دیتے ہی مرد پانچویں بیوی سے نکاح کر سکتا ہے اور امام مالک کے نزدیک بھی یہی حکم ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

فِيهِنَّ لَعِبٌ : النِّكَاحُ . وَالطَّلَاقُ ، وَالْعِتْقُ .

(۲) طلاق (۳) لونڈی غلام آزاد کرنا۔

۵۷ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ؛ أَنَّهُ تَزَوَّجَ بِنْتَ مُحَمَّدِ ابْنِ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ . فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى كَبِرَتْ . فَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا فَتَاةً شَابَّةً . فَآثَرَ الشَّابَّةَ عَلَيْهَا . فَنَاشَدَتْهُ الطَّلَاقَ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً . ثُمَّ أَمْهَلَهَا . حَتَّى إِذَا كَادَتْ تَحِلُّ رَاجَعَهَا . ثُمَّ عَادَ فَآثَرَ الشَّابَّةَ . فَنَاشَدَتْهُ الطَّلَاقَ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً . ثُمَّ رَاجَعَهَا . ثُمَّ عَادَ فَآثَرَ الشَّابَّةَ فَنَاشَدَتْهُ الطَّلَاقَ . فَقَالَ : مَا شِئْتِ ، إِنَّمَا بَقِيَتْ وَاحِدَةٌ . فَإِنْ شِئْتِ اسْتَقَرَرْتِ ، عَلَى مَا تَرَيْنَ مِنَ الْأُثْرَةِ . وَإِنْ شِئْتِ فَارَقْتُكِ . قَالَتْ بَلْ أَسْتَقِرُّ عَلَى الْأُثْرَةِ . فَأَمْسَكَهَا عَلَى ذَلِكَ . وَلَمْ يَرَ رَافِعٌ عَلَيْهِ إِثْمًا حِينَ قَرَّتْ عِنْدَهُ عَلَى الْأُثْرَةِ .

ابن شہاب نے رافع بن خدیج سے روایت کی ہے کہ انہوں نے محمد بن مسلمہ انصاری کی صاحبزادی سے شادی کی۔ وہ ان کے پاس رہیں یہاں تک کہ بڑھیا ہو گئیں۔ پس انہوں نے ایک نوجوان لڑکی سے شادی کر لی اور نوجوان کی طرف زیادہ مائل ہو گئے پس انہوں نے طلاق مانگی تو انہوں نے ایک طلاق دے دی۔ پھر مہلت دی، یہاں تک کہ جب حلال ہونے لگی تو رجوع کر لیا۔ پھر نوجوان لڑکی کی طرف زیادہ مائل رہے تو انہوں نے دوبارہ طلاق کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے ایک طلاق دے دی، پھر رجوع کر لیا۔ پھر نوجوان لڑکی کی جانب زیادہ مائل دیکھے تو انہوں نے سہ بارہ طلاق چاہی۔ انہوں نے کہا کہ جو تمہاری مرضی۔ صرف ایک طلاق باقی رہ گئی جس حالت تم دیکھ رہی ہو اسمیں اگر رہنا چاہو تو رہ سکتی ہو اور اگر چاہو تو تمہیں جدا کر دوں؟ انہوں نے کہا کہ میں اس حالت میں بھی رہنا چاہتی ہوں۔ اسپر انہوں نے انہیں رکھ لیا اور حضرت رافع نے اسمیں کوئی گناہ شمار نہیں کیا جبکہ وہ اس میلان طبع کیساتھ انکے پاس رہیں۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۲۸۔ كِتَابُ الطَّلَاقِ

کتاب الطلاق

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَتَّةِ

تین طلاقوں کا بیان

۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ. إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي مِائَةَ تَطْلِيقَةٍ. فَمَاذَا تَرٰى عَلَيَّ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَلُقَتْ مِنْكَ لِثَلَاثٍ. وَسَبْعٌ وَتِسْعُونَ اتَّخَذْتَ بِهَا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عباس سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دی ہیں۔ حضرت ابن عباس نے اس سے فرمایا کہ تین طلاقوں میں تو عورت تم سے فارغ ہو گئی اور ستانویں کے ساتھ تم نے اللہ کی آیتوں سے مذاق کیا ہے۔

۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ. فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي ثَمَانِيَ تَطْلِيقَاتٍ. فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ. فَمَاذَا قِيلَ لَكَ؟ قَالَ: قِيلَ لِي إِنَّهَا قَدْ بَانَتْ مِنِّي. فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: صَدَقُوا. مَنْ طَلَّقَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ فَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ لَهُ. وَمَنْ لَبَسَ عَلٰى نَفْسِهِ لَبَسًا، جَعَلْنَا لَبْسَهُ مُلْصَقًا بِهِ. لَا تَلْبِسُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ وَنَتَحَمَّلَهُ عَنْكُمْ. هُوَ كَمَا يَقُولُونَ. دوسرے حضرات کہتے ہیں۔ ف

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں دی ہیں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ دوسرے حضرات نے تم سے کیا کہا؟ اس نے جواب دیا: مجھ سے کہا گیا ہے کہ عورت پر تمہاری طرف سے طلاقیں پڑ گئیں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ انہوں نے درست فرمایا ہے۔ جو طلاق دے جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے تو اس کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا۔ جو گڑبڑ کرے تو اپنی جان پر کریگا۔ ہم اس گڑبڑ کو اسی کے سر منڈھیں گے۔ اپنی جانوں کو مصیبت میں مت پھینکو اور اپنے بوجھ ہمارے اوپر مت ڈالو فیصلہ وہی ہے جو

ف۔ چاہیئے تو یہی کہ طلاق شریعت مطہرہ کے مطابق دی جائے کہ ایک طلاق دینے کے بعد دوسری طلاق اگلے طہر میں دے اور تیسری طلاق تیسرے طہر میں۔ یوں تیسرے حیض کے بعد عورت فارغ ہو جائے گی جبکہ کسی طہر میں اس سے صحبت نہ کی ہو اگر صحبت کر لی تو یہ رجوع ہوگا اور پہلے دی ہوئی طلاق شمار نہ ہوگی۔ اگر کوئی ایک ساتھ تین یا سو یا ہزار طلاق دے ڈالے تو یہ حرکت خلاف شرع ہونے کے باعث گناہ ہے لیکن تین طلاقیں پڑ جائیں گی اور تین سے زیادہ جتنی طلاقیں دی ہیں ان کے ذریعے شریعت مطہرہ اور حکم خداوندی کا مذاق اڑایا ہے جسے جہالت اور سخت گناہ تو کہا جا سکتا ہے لیکن ایسا کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوگا جیسا کہ ان دونوں روایتوں سے ثابت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

۳۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ. عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ لَهٗ: اَلْبَتَّةُ، مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيْهَا؟ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَقُلْتُ لَهٗ: كَانَ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ يَجْعَلُهَا وَاحِدَةً. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، لَوْ كَانَ الطَّلَاقُ اَلْفًا، مَا اَبْقَتِ الْبَتَّةُ مِنْهَا شَيْئًا. مَنْ قَالَ الْبَتَّةَ فَقَدْ رَمَى الْغَايَةَ الْقُصْوٰى.

ابوبکر بن حزم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا کہ لوگ طلاق بتہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ ابوبکر کا بیان ہے کہ میں نے ان سے کہا:۔ ابان بن عثمان تو اسے ایک طلاق شمار کرتے ہیں۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا:۔ اگر طلاق ہزار تک بھی ہوتی تب بھی لفظ بتہ کچھ باقی نہ چھوڑتا۔ جس نے بتہ کہہ دیا وہ انتہا کو پہنچ گیا۔

۴۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ كَانَ يَقْضِیْ فِی الَّذِیْ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ، اَنَّهَا ثَلَاثُ تَطْلِيْقَاتٍ.

قَالَ مَالِكٌ: وَهٰذَا اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَیَّ فِیْ ذٰلِكَ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مروان بن حکم اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی ہو یہ فیصلہ کیا کرتا کہ وہ تین طلاقیں ہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس سلسلے میں یہ بات میں نے بہت اچھی سنی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْخَلِيَّةِ وَالْبَرِيَّةِ وَاَشْبَاهِ ذٰلِكَ

کنایہ کے الفاظ خلیہ و بریہ وغیرہ

۵۔ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ: اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّهٗ كُتِبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنَ الْعِرَاقِ: اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِامْرَاَتِهٖ: حَبْلُكِ عَلٰى غَارِبِكِ. فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى عَامِلِهٖ: اَنْ مُرْهُ يُوَافِيْنِیْ بِمَكَّةَ فِی الْمَوْسِمِ. فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ، اِذَا لَقِيَهُ الرَّجُلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ. فَقَالَ عُمَرُ: مَنْ اَنْتَ؟ فَقَالَ: اَنَا الَّذِیْ اَمَرْتَ اَنْ اُجْلِبَ عَلَيْكَ. فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: اَسْاَلُكَ بِرَبِّ هٰذِهِ الْبَنِيَّةِ، وَمَا اَرَدْتَ بِقَوْلِكَ حَبْلُكِ عَلٰى غَارِبِكِ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ لَوِ اسْتَحْلَفْتَنِیْ فِیْ غَيْرِ هٰذَا الْمَكَانِ مَا صَدَقْتُكَ اَرَدْتُ، بِذٰلِكَ، الْفِرَاقَ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: هُوَ مَا اَرَدْتَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ عراق سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے خط لکھا گیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا "تیری رسی تیرے کوہان پر ہے" (تو خود مختار ہے) پس حضرت عمر نے اپنے عامل کے لئے لکھا کہ اس سے کہو: موسم حج میں مکہ مکرمہ کے اندر مجھ سے ملے۔ جب حضرت عمر بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے تو وہ آدمی انسے ملا، اس نے انہیں سلام کیا۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اسنے کہا میں وہی ہوں جسکو آپ نے ملنے کا حکم فرمایا۔ حضرت عمر نے اس سے فرمایا کہ میں تمہیں اس گھر کے رب کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم نے "تیری رسی تیرے کوہان پر ہے" سے کیا مراد لی تھی؟ وہ عرض گزار ہوا کہ اگر آپ بیت اللہ کے سوا مجھے کسی اور جگہ قسم دیتے تو سچی بات نہ بتاتا اس بات سے میرا ارادہ چھوڑ دینے کا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تمہارے ارادے کے مطابق بات واقع ہو گئی

۶۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ: اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ كَانَ يَقُوْلُ فِی الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ: اَنْتِ عَلَیَّ حَرَامٌ: اِنَّهَا ثَلَاثُ تَطْلِيْقَاتٍ.

قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِیْ ذٰلِكَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ جو آدمی اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے تو تین طلاقیں پڑ گئیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس بارے میں جو کچھ سنا یہ بہت بہتر ہے۔

marfat.com
Marfat.com

٧. وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ فِي الْخَلِيَّةِ وَالْبَرِيَّةِ: إِنَّهَا ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ. كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ خلیہ اور بریہ کہنے سے تین طلاقیں پڑتی ہیں، ان دونوں میں ہر ایک کے ذریعے۔

٨. وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ تَحْتَهُ وَلِيدَةٌ لِقَوْمٍ. فَقَالَ لِأَهْلِهَا، شَأْنَكُمْ بِهَا. فَرَأَى النَّاسُ أَنَّهَا تَطْلِيقَةٌ وَاحِدَةٌ.

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ ایک آدمی کے نکاح میں قوم کی لونڈی تھی۔ اس نے لونڈی کے مالکوں سے کہا کہ اس کا معاملہ آپ جانیں۔ پس لوگوں نے اس بات کو ایک طلاق شمار کیا۔

٩. وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ، فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ. بَرِئْتِ مِنِّي وَبَرِئْتُ مِنْكِ: أَنَّهَا ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ. بِمَنْزِلَةِ الْبَتَّةِ.

قَالَ مَالِكٌ. فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ خَلِيَّةٌ أَوْ بَرِيَّةٌ أَوْ بَائِنَةٌ: إِنَّهَا ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ لِلْمَرْأَةِ الَّتِي قَدْ دَخَلَ بِهَا. وَيُدَيَّنُ فِي الَّتِي لَمْ يَدْخُلْ بِهَا. أَوَاحِدَةً أَرَادَ أَمْ ثَلَاثًا. فَإِنْ كَانَ وَاحِدَةً أُحْلِفَ عَلَى ذَلِكَ. وَكَانَ خَاطِبًا مِنَ الْخُطَّابِ. لِأَنَّهُ لَا يُخْلِي الْمَرْأَةَ الَّتِي قَدْ دَخَلَ بِهَا زَوْجُهَا وَلَا يُبِينُهَا وَلَا يُبْرِيهَا إِلَّا ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ وَالَّتِي لَمْ يَدْخُلْ بِهَا، تُخْلِيهَا وَتُبْرِيهَا وَتُبِينُهَا الْوَاحِدَةُ.

قَالَ مَالِكٌ: وَهَذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي ذَلِكَ.

امام مالک نے ابن شہاب کو اس آدمی کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا جو اپنی بیوی سے کہے: "تم مجھ سے اور میں تم سے بری الذمہ ہوں" یہ طلاق بتہ کی طرح تین طلاقیں ہیں۔

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنی بیوی سے کہے کہ "تیرا راستہ صاف ہے، تو آزاد ہے، تو بائنہ ہے" تو عورت پر تین طلاقیں پڑیں گی جبکہ اس سے صحبت کر چکا ہو اور جس سے صحبت نہیں کی تو دیکھا جائے گا کہ ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا یا تین کا۔ اگر وہ ایک کہے تو اس سے قسم لی جائے گی اور وہ بھی پیغام دے سکتا ہے کیونکہ جس عورت سے اس کے خاوند نے صحبت کی ہو وہ بائنہ اور آزاد نہیں ہوتی مگر تین طلاقوں پر اور جس کے ساتھ صحبت نہ کی ہو وہ ایک طلاق پر آزاد، بری الذمہ اور بائنہ ہو جاتی ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس بارے میں جو کچھ میں نے سنا یہ خوب ہے۔

بَابُ مَا يُبَيِّنُ مِنَ التَّمْلِيكِ

جس تملیک سے طلاق بائن پڑتی ہے

١٠. حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي جَعَلْتُ أَمْرَ امْرَأَتِي فِي يَدِهَا، فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا، فَمَاذَا تَرَى؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أُرَاهُ كَمَا قَالَتْ فَقَالَ الرَّجُلُ: لَا تَفْعَلْ، يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَنَا أَفْعَلُ؟ أَنْتَ فَعَلْتَهُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی ہے کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اے ابو عبدالرحمن! میں نے طلاق کا اختیار اپنی بیوی کے ہاتھ میں دے دیا تھا تو اس نے اپنے آپ کو طلاق دے لی۔ اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ تمہارے کہنے کے مطابق ہو گیا۔ وہ عرض گزار ہوا کہ اے ابو عبدالرحمن! ایسا نہ کیجئے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں کر رہا ہوں؟ یہ تو تم نے کیا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

۱۱ - وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ : اِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اَمْرَهَا فَالْقَضَاءُ مَا قَضَتْ بِهٖ . اِلَّا اَنْ يُّنْكِرَ عَلَيْهَا وَيَقُوْلُ : لَمْ اُرِدْ اِلَّا وَاحِدَةً فَيَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ ، وَيَكُوْنُ اَمْلَكَ بِهَا مَا كَانَتْ فِىْ عِدَّتِهَا .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دے، پس عورت خود کو طلاق دے لے تو واقع ہو جاتے گی مگر جبکہ آدمی انکار کرے اور کہے کہ میں نے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا۔ پس اس بات پر اس سے قسم لی جاتے گی اور عدت کے دوران اسے رجوع کرنے کا اختیار رہے گا۔

بَابُ مَا يَجِبُ فِيْهِ تَطْلِيْقَةٌ وَاحِدَةٌ مِّنَ التَّمْلِيْكِ

جس تملیک سے ایک طلاق پڑتی ہے

۱۲ - حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ ؛ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ . فَاَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عَتِيْقٍ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ . فَقَالَ لَهٗ زَيْدٌ : مَا شَاْنُكَ ؟ فَقَالَ : مَلَّكْتُ امْرَاَتِىْ اَمْرَهَا فَفَارَقَتْنِىْ . فَقَالَ لَهٗ زَيْدٌ . مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ ؟ قَالَ : اَلْقَدَرُ . فَقَالَ زَيْدٌ : اِرْتَجِعْهَا اِنْ شِئْتَ . فَاِنَّمَا هِىَ وَاحِدَةٌ وَاَنْتَ اَمْلَكُ بِهَا .

خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوتے تھے کہ محمد بن ابو عتیق روتے ہوتے آتے۔ حضرت زید نے ان سے فرمایا کہ بات کیا ہے؟ کہا کہ میں نے طلاق کا اختیار اپنی بیوی کو دے دیا تھا تو اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ حضرت زید نے ان سے فرمایا کہ تمہیں اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ کہا تقدیر نے۔ حضرت زید نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اس سے رجوع کر سکتے ہو کیونکہ یہ ایک طلاق ہے اور تم ابھی اس کے مالک ہو۔

۱۳ - وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ . عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ اَبِيْهِ ؛ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ ثَقِيْفٍ مَلَّكَ امْرَاَتَهٗ اَمْرَاهَا . فَقَالَتْ : اَنْتَ الطَّلَاقُ . فَسَكَتَ . ثُمَّ قَالَتْ : اَنْتَ الطَّلَاقُ . فَقَالَ بِفِيْكِ الْحَجَرُ . ثُمَّ قَالَتْ اَنْتَ الطَّلَاقُ . فَقَالَ بِفِيْكِ الْحَجَرُ . فَاخْتَصَمَا اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَاسْتَحْلَفَهٗ مَا مَلَّكَهَا اِلَّا وَاحِدَةً ، وَرَدَّهَا اِلَيْهِ .

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ثقیف کے ایک آدمی نے طلاق کا اختیار اپنی بیوی کو دے دیا۔ عورت نے کہا کہ آپ کو طلاق ہے۔ وہ خاموش رہا۔ عورت نے دوبارہ کہا کہ آپ کو طلاق ہے۔ مرد نے کہا کہ تیرے منہ میں پتھر۔ عورت نے سہ بارہ کہا کہ آپ کو طلاق ہے مرد نے کہا کہ تیرے منہ میں پتھر پس دونوں جھگڑتے کو مروان بن حکم کے پاس لے گئے۔ آدمی نے قسم کھالی کہ اس نے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا اور عورت اس کی طرف لوٹا دی گئی۔

قَالَ مَالِكٌ ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ : فَكَانَ الْقَاسِمُ يُعْجِبُهٗ هٰذَا الْقَضَاءُ . وَيَرَاهُ اَحْسَنَ مَا سَمِعَ فِىْ ذٰلِكَ .

قاسم بن محمد اس فیصلے کو پسند فرماتے اور جو کچھ اس بارے میں سنا اسے سب سے بہتر شمار کرتے۔

قَالَ مَالِكٌ : وَهٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِىْ ذٰلِكَ وَاَحَبُّهٗ اِلَىَّ

امام مالک نے فرمایا کہ اس سلسلے میں یہ میں نے اچھا سنا اور یہ مجھے پسند ہے۔

بَابُ مَا لَا يُبَيِّنُ مِنَ التَّمْلِيْكِ

جس تملیک سے طلاق بائن نہیں پڑتی

۱۴ - حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی

marfat.com
Marfat.com

بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ؛ اَنَّهَا خَطَبَتْ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، قُرَيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ اُمَيَّةَ. فَزَوَّجُوْهُ. ثُمَّ اِنَّهُمْ عَتَبُوْا عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَالُوْا: مَا زَوَّجْنَا اِلَّا عَائِشَةَ. فَاَرْسَلَتْ عَائِشَةُ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ. فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ. فَجَعَلَ اَمْرَ قُرَيْبَةَ بِيَدِهَا. فَاخْتَارَتْ زَوْجَهَا. فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا.

اللہ تعالیٰ عنہا نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر کا پیغام قریبہ بنت ابوامیہ کو دیا تو انہوں نے ان کی شادی کر دی۔ پھر وہ لوگ حضرت عبدالرحمٰن سے ناراض ہو گئے اور کہا کہ یہ شادی حضرت عائشہ نے کی ہے۔ پس حضرت عائشہ نے حضرت عبدالرحمٰن کو بلایا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے قریبہ کو ان کے معاملے کا اختیار دیدیا تو انہوں نے اپنے خاوند کو اختیار کیا لہذا اسے طلاق شمار نہیں کیا گیا۔

۱۵۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَيْرِ. وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ غَائِبٌ بِالشَّامِ. فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ: وَمِثْلِيْ يُصْنَعُ هٰذَا بِهٖ؟ وَمِثْلِيْ يُفْتَاتُ عَلَيْهِ؟ فَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَيْرِ. فَقَالَ الْمُنْذِرُ: فَاِنَّ ذٰلِكَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ. فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ. مَا كُنْتُ لِاَرُدَّ اَمْرًا قَضَيْتِهٖ فَقَرَّتْ حَفْصَةُ عِنْدَ الْمُنْذِرِ. وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حفصہ بنت عبدالرحمٰن کا نکاح منذر بن زبیر سے کر دیا اور حضرت عبدالرحمٰن شام گئے ہوئے تھے۔ جب حضرت عبدالرحمٰن واپس آئے تو کہا: "کیا میرے ساتھ ایسا کرنا تھا؟ کیا میرے اوپر یہ جلدی دکھانی تھی"؟ پس حضرت عائشہ نے منذر بن زبیر سے بات کی تو منذر نے کہا میں اس کا اختیار حضرت عبدالرحمٰن کو دیتا ہوں۔ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا: میرے لئے مناسب نہیں کہ آپ کے کئے ہوئے کام کو رد کروں۔ پس حفصہ اسی طرح منذر کے پاس رہیں اور اسے طلاق نہیں سمجھا گیا۔

۱۶۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَاَبَا هُرَيْرَةَ، سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُمَلِّكُ امْرَاَتَهٗ اَمْرَهَا، فَتَرُدُّ ذٰلِكَ اِلَيْهِ. وَلَا تَقْضِيْ فِيْهِ شَيْئًا؟ فَقَالَا: لَيْسَ ذٰلِكَ بِطَلَاقٍ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا کہ جو طلاق کا اختیار اپنی بیوی کو دے۔ عورت اس حق کو مرد کی طرف لوٹا دے اور خود کو مطلقاً طلاق نہ دے تو دونوں حضرات نے فرمایا کہ یہ طلاق نہیں۔

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ اَنَّهٗ قَالَ: اِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اَمْرَهَا. فَلَمْ تُفَارِقْهُ. وَقَرَّتْ عِنْدَهٗ. فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِطَلَاقٍ.

سعید بن مسیب نے فرمایا کہ جب آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دیا لیکن عورت نے اسے نہ چھوڑا بلکہ اسی کے پاس رہی تو یہ طلاق نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْمُمَلَّكَةِ اِذَا مَلَّكَهَا زَوْجُهَا اَمْرَهَا. ثُمَّ افْتَرَقَا، وَلَمْ تَقْبَلْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلَيْسَ بِيَدِهَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ. وَهُوَ لَهَا مَا دَامَا فِيْ مَجْلِسِهِمَا.

امام مالک نے فرمایا کہ جب خاوند اپنی مملوکہ بیوی کو طلاق کا اختیار دے۔ پھر وہ جدا ہو جائیں اور عورت کوئی بات قبول نہ کرے تو عورت کے ہاتھ میں کوئی اختیار نہیں رہا۔ یہ اختیار نہیں رہا۔ یہ اختیار عورت کو اسی مجلس کے اندر تھا۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ الْإِيلَاءِ

ایلاء کا بیان

۱۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ لَمْ يَقَعْ عَلَيْهِ طَلَاقٌ. وَإِنْ مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ الْأَشْهُرِ. حَتَّى يُوقَفَ. فَإِمَّا أَنْ يُطَلِّقَ. وَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ.

قَالَ مَالِكٌ: وَذَلِكَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ جب آدمی اپنی بیوی سے ایلاء کرے تو اس پر طلاق نہیں پڑے گی خواہ چار مہینے گزر جائیں۔ یہاں تک کہ اسے مجبور کیا جائے گا کہ خواہ اسے طلاق دے دیا اس کے ساتھ صحبت کرے۔ ف

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

۱۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: أَيُّمَا رَجُلٍ إِلَى مِنِ امْرَأَتِهِ، فَإِنَّهُ إِذَا مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ الْأَشْهُرِ، وُقِفَ. حَتَّى يُطَلِّقَ، أَوْ يَفِيءَ. وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ طَلَاقٌ إِذَا مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ الْأَشْهُرِ، حَتَّى يُوقَفَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جو اپنی بیوی سے ایلاء کرے تو پھر جب چار مہینے گزر جائیں تو اسے مجبور کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ طلاق دے یا صحبت کرے گا۔ عورت پر طلاق نہیں پڑے گی۔ جب چار مہینے گزر جائیں گے تو آدمی کو مجبور کیا جائے گا۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَأَبَا بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، كَانَا يَقُولَانِ، فِي الرَّجُلِ يُولِي مِنِ امْرَأَتِهِ، إِنَّهَا إِذَا مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ الْأَشْهُرِ. فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ. وَلِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ. مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ.

سعید بن مسیب اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن اس آدمی کے بارے میں فرمایا کرتے جس نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا ہو تو جب چار مہینے گزر جائیں گے تو یہ عورت کے لئے ایک طلاق ہو گی۔ خاوند کو اختیار ہو گا کہ دوران عدت عورت سے رجوع کرے۔

۱۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ كَانَ يَقْضِي فِي الرَّجُلِ إِذَا آلَى مِنِ امْرَأَتِهِ: أَنَّهَا إِذَا مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ الْأَشْهُرِ، فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ. وَلَهُ عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ. مَا دَامَتْ فِي عِدَّتِهَا.

قَالَ مَالِكٌ: وَعَلَى ذَلِكَ كَانَ رَأْيُ ابْنِ شِهَابٍ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يُولِي مِنِ امْرَأَتِهِ. فَيُوقَفُ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ مروان بن حکم اس شخص کا جس نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا ہو یہ فیصلہ کیا کرتے کہ جب چار مہینے گزر جائیں تو یہ ایک طلاق ہے اور مرد کو رجوع کرنے کا اختیار ہے جب تک عورت عدت گزار رہی ہو۔

امام مالک نے فرمایا کہ ابن شہاب کی بھی یہی رائے ہے۔

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی

ف۔ اپنی بیویوں سے صحبت نہ کرنے کی قسم کھا لینے کو اصطلاح فقہ میں ایلاء کہتے ہیں اگر ایلاء کرنے کے بعد کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے تو قسم توڑنے کا کفارہ لازم آتا ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک اگر ایلاء کرنے والا اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے تو چار مہینے گزرنے پر ایک طلاق خود بخود پڑ جاتی ہے۔ اب اسے حاکم کی عدالت میں پیش کیا جائے گا کہ وہ رجوع کر کے اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے یا اپنی بیوی کو طلاق دے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

فَيُطَلِّقُ عِنْدَ انْقِضَاءِ الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ. ثُمَّ يُرَاجِعُ امْرَاَتَهٗ اَنَّهٗ اِنْ لَمْ يُصِبْهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا. فَلَا سَبِيْلَ لَهٗ اِلَيْهَا وَلَا رَجْعَةَ لَهٗ عَلَيْهَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ عُذْرٌ. مِنْ مَرَضٍ، اَوْ سِجْنٍ، اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْعُذْرِ. فَاِنْ اِرْتَجَعَهٗ اِيَّاهَا ثَابِتٌ عَلَيْهَا. فَاِنْ مَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ، فَاِنَّهٗ اِنْ لَمْ يُصِبْهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرِ، وُقِفَ اَيْضًا. فَاِنْ لَمْ يَفِئْ دَخَلَ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ بِالْاِيْلَاءِ الْاَوَّلِ. اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرِ. وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ. لِاَنَّهٗ نَكَحَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا. فَلَا عِدَّةَ لَهٗ عَلَيْهَا، وَلَا رَجْعَةَ.

بیوی سے ایلاء کیا۔ پس اسے مجبور کیا جائے اور چار مہینے گزرنے پر ایک طلاق پڑ جائے گی۔ پھر اپنی بیوی سے رجعت کرے۔ اگر عدت گزرنے تک اس نے عورت سے جماع نہ کیا تو عورت پر اس کا حق نہیں رہا اور اب رجوع نہیں کر سکتا سوائے اس صورت کے کہ اسے بیماری یا قید وغیرہ قسم کا کوئی عذر ہو تو زبانی رجوع بھی تسلیم کیا جائے گا۔ اگر عدت گزرنے کے بعد دوبارہ شادی کرے اور صحبت نہ کرے یہاں تک کہ چار مہینے گزر جائیں تو پھر مجبور کیا جائے گا۔ اگر صحبت نہ کرے تو پہلے ایلاء کی طلاق بھی ساتھ شامل ہو جائے گی جبکہ چار مہینے گزر جائیں اب رجوع کرنیکا اختیار بھی نہیں رہیگا کیونکہ اسنے عورت سے نکاح کر کے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی ہے لہذا نہ عورت پر عدت ہے نہ مرد کو رجوع کا اختیار۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يُوْلِي مِنِ امْرَاَتِهٖ، فَيُوْقَفُ بَعْدَ الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ. فَيُطَلِّقُ. ثُمَّ يَرْتَجِعُ وَلَا يَمَسُّهَا، فَتَنْقَضِيْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا: اِنَّهٗ لَا يُوْقَفُ، وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ طَلَاقٌ. وَاِنَّهٗ اِنْ اَصَابَهَا قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، كَانَ اَحَقَّ بِهَا، وَاِنْ مَضَتْ عِدَّتُهَا قَبْلَ اَنْ يُصِيْبَهَا. فَلَا سَبِيْلَ لَهٗ اِلَيْهَا. وَهٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِيْ ذٰلِكَ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا تو چار مہینے کے بعد اسے مجبور کیا جائے تو ایک طلاق ڈالے۔ پھر رجوع کر لے اور اسے ہاتھ نہ لگائے، پس چار مہینے گزر جائیں تو عدت پوری ہونے سے پہلے اسے مجبور نہیں کیا جائے گا اور نہ عورت پر طلاق پڑے گی۔ اگر عدت پوری ہونے سے پہلے وہ عورت سے صحبت کر لے تو وہ اسکا حق دار ہو گیا اور اگر عدت پوری ہونے سے پہلے جماع نہ کیا تو مرد کا عورت پر کوئی اختیار نہیں رہا۔ اور اس بارے میں یہ

قَالَ مَالِكٌ. فِي الرَّجُلِ يُوْلِي مِنِ امْرَاَتِهٖ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا، فَتَنْقَضِي الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرِ قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّةِ الطَّلَاقِ. قَالَ: هُمَا تَطْلِيْقَتَانِ. اِنْ هُوَ وُقِفَ وَلَمْ يَفِئْ وَاِنْ مَضَتْ عِدَّةُ الطَّلَاقِ قَبْلَ الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ، فَلَيْسَ الْاِيْلَاءُ بِطَلَاقٍ. وَذٰلِكَ اَنَّ الْاَرْبَعَةَ الْاَشْهُرِ الَّتِيْ كَانَتْ تُوْقَفُ بَعْدَهَا، مَضَتْ وَلَيْسَتْ لَهٗ يَوْمَئِذٍ، بِامْرَاَةٍ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا، پھر اسے طلاق دے دی پس عدت پوری ہونے سے پہلے چار مہینے گزر گئے۔ فرمایا کہ یہ دو طلاقیں ہیں۔ اگر وہ مجبور کیا گیا اور اس نے صحبت نہ کی اور اگر چار مہینے گزرنے سے پہلے عدت پوری ہو گئی تو ایلاء سے طلاق نہیں پڑے گی اور یہ اس لئے کہ چار ماہ گزرنے کے بعد جب اسے مجبور کیا تو اس روز وہ اس کی بیوی ہی نہیں تھی۔

قَالَ مَالِكٌ: وَمَنْ حَلَفَ اَنْ لَا يَطَاَ امْرَاَتَهٗ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا. ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى تَنْقَضِيَ اَكْثَرُ مِنَ الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ. فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اِيْلَاءً. وَاِنَّمَا يُوْقَفُ فِي الْاِيْلَاءِ مَنْ حَلَفَ عَلٰى اَكْثَرَ مِنَ الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ. فَاَمَّا مَنْ حَلَفَ اَنْ لَا يَطَاَ امْرَاَتَهٗ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ، اَوْ

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے قسم کھائی کہ اپنی بیوی سے ایک روز یا ایک مہینہ صحبت نہیں کروں گا۔ پھر وہ ٹھہرا رہا یہاں تک کہ چار مہینے سے زیادہ مدت گزر گئی تو یہ ایلاء شمار نہیں ہو گا۔ ایلاء میں مجبور تو اس وقت کیا جاتا ہے جبکہ چار ماہ سے زیادہ کی قسم کھائے۔ اگر کوئی قسم کھائے کہ چار مہینے اپنی بیوی سے صحبت نہیں

marfat.com
Marfat.com

أَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ، فَلَا أَرٰى عَلَيْهِ إِيلَاءً. لِأَنَّهُ إِذَا دَخَلَ الْأَجَلُ الَّذِي يُوقَفُ عِنْدَهُ، خَرَجَ مِنْ يَمِينِهِ، وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ وَقْفٌ.

قَالَ مَالِكٌ، مَنْ حَلَفَ لِامْرَأَتِهِ أَنْ لَا يَطَأَهَا حَتّٰى تَفْطِمَ وَلَدَهَا، فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَكُونُ إِيلَاءً وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، فَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ إِيلَاءً.

کروں گا یا اس سے کم دن تو ایلاء نہیں ہوگا کیونکہ جب مجبور کرنے کا وقت آئے گا تو وہ اپنی قسم سے باہر ہو گا لہذا اسے مجبور کرنے کا حق ہی نہ ہو گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے قسم کھائی کہ اپنی بیوی سے اس وقت تک صحبت نہیں کروں گا جب تک بچے کا دودھ نہیں چھڑایا جائے گا تو یہ ایلاء نہیں ہے اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہی مسئلہ جب حضرت علی سے پوچھا گیا تو انہوں نے اسے ایلاء شمار نہیں فرمایا۔

باب إِيلَاءِ الْعَبْدِ

غلام کے ایلاء کا بیان

حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ إِيلَاءِ الْعَبْدِ؟ فَقَالَ: هُوَ نَحْوُ إِيلَاءِ الْحُرِّ. وَهُوَ عَلَيْهِ وَاجِبٌ. وَإِيلَاءُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ.

امام مالک نے ابن شہاب سے غلام کے ایلاء کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ وہ آزاد آدمی کے ایلاء جیسا اور اس پر واجب ہے اور غلام کے ایلاء کی مدت دو ماہ ہے۔

باب ظِهَارِ الْحُرِّ

آزاد کے ظہار کا بیان

۲۰۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَةً، إِنْ هُوَ تَزَوَّجَهَا. فَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ امْرَأَةً عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ إِنْ هُوَ تَزَوَّجَهَا. فَأَمَرَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، إِنْ هُوَ تَزَوَّجَهَا، أَنْ لَا يَقْرَبَهَا، حَتّٰى يُكَفِّرَ كَفَّارَةَ الْمُتَظَاهِرِ.

سعید بن عمرو بن سلیم زرقی نے قاسم بن محمد سے پوچھا کہ اگر کوئی کسی عورت سے کہے کہ میں تجھ سے شادی کروں تو تجھے طلاق قاسم بن محمد نے فرمایا کہ ایک آدمی نے کہا کہ اگر میں تیرے ساتھ شادی کروں تو تیری پیٹھ میری ماں جیسی۔ حضرت عمر نے اسے حکم دیا کہ اگر اس کے ساتھ شادی کرے تو قریب نہ جائے جب تک کفارۂ ظہار ادا نہ کر دے۔

۲۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ تَظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَنْكِحَهَا؟ فَقَالَا: إِنْ نَكَحَهَا، فَلَا يَمَسَّهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ كَفَّارَةَ الْمُتَظَاهِرِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ کسی نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے نکاح کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے ظہار کیا۔ دونوں حضرات نے فرمایا کہ اگر اس نے نکاح کیا تو کفارۂ ظہار ادا کرنے سے پہلے عورت کو ہاتھ نہ لگائے۔

۲۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ قَالَ، فِي رَجُلٍ تَظَاهَرَ مِنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ لَهُ بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ: إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ.

عروہ بن زبیر نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی چار بیویوں کے ساتھ ایک ہی کلمہ سے ظہار کیا کہ اس پر ایک ہی کفارہ ادا کرنا لازم آئے گا۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مِثْلَ ذٰلِكَ.

امام مالک نے ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے مذکورہ بالا روایت کی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ ، وَعَلٰى ذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا . قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِىْ كَفَّارَةِ الْمُتَظَاهِرِ ۔ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا ۔ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا ، فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کفارۂ ظہار کے بارے میں فرمایا " تو ان پر ایک غلام آزاد کرنا لازم ہے اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں .... جسے غلام کی توفیق نہ ہو تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھیں اس سے پہلے کہ ایکدوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (۴:۵۸)

قَالَ مَالِكٌ ، فِى الرَّجُلِ يَتَظَاهَرُ مِنِ امْرَاَتِهٖ فِىْ مَجَالِسَ مُتَفَرِّقَةٍ . قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ اِلَّا كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِنْ تَظَاهَرَ ثُمَّ كَفَّرَ ، ثُمَّ تَظَاهَرَ بَعْدَ اَنْ يُّكَفِّرَ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ اَيْضًا .

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے مختلف مجلسوں کے اندر اپنی بیوی سے ظہار کیا۔ فرمایا کہ اس پر ایک ہی کفارہ لازم ہے۔ اگر پھر ظہار کرے تو کفارہ دے۔ پھر کفارہ دینے کے بعد ظہار کرے تو پھر بھی کفارہ ادا کرنا ہو گا۔

قَالَ مَالِكٌ : وَمَنْ تَظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ ثُمَّ مَسَّهَا قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ ، لَيْسَ عَلَيْهِ اِلَّا كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ وَيَكُفُّ عَنْهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ . وَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۔ وَذٰلِكَ اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ .

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے اپنی بیوی سے ظہار کیا، پھر کفارہ دینے سے پہلے عورت سے صحبت کی تو اس پر ایک ہی کفارہ لازم آئے گا۔ وہ کفارہ دینے تک عورت سے رکا رہے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور یہ میں نے اچھی بات سنی۔

قَالَ مَالِكٌ : وَالظِّهَارُ مِنْ ذَوَاتِ الْمَحَارِمِ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَالنَّسَبِ ، سَوَاءٌ .

امام مالک نے فرمایا کہ ظہار میں رضاعی یا نسبی محارم سے تشبیہ دینا برابر ہے۔

قَالَ مَالِكٌ : وَلَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ ظِهَارٌ .

امام مالک نے فرمایا کہ عورتوں پر ظہار نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ ، فِىْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ۔ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا ۔ قَالَ : سَمِعْتُ اَنَّ تَفْسِيْرَ ذٰلِكَ اَنْ يَّتَظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ . ثُمَّ يُجْمِعُ عَلٰى اِمْسَاكِهَا وَاِصَابَتِهَا فَاِنْ اَجْمَعَ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ وَاِنْ طَلَّقَهَا . وَلَمْ يُجْمِعْ بَعْدَ تَظَاهُرِهٖ مِنْهَا . عَلٰى اِمْسَاكِهَا وَاِصَابَتِهَا فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ .

امام مالک نے ارشاد باری تعالیٰ عورتوں سے ظہار کرتے ہیں اور پھر اپنے کہے سے پھر جاتے ہیں کے بارے میں فرمایا : میں نے اس کی تفسیر میں سنا کہ کسی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا۔ پھر اسے روکنا اور صحبت کرنا چاہے۔ اگر اس کے باوجود اس سے جماع کیا تو اس پر کفارہ واجب ہو گیا اور اگر اسے طلاق دے دی اور ظہار کے بعد نہ اس سے جماع کیا نہ روکا تو اس پر کفارہ نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ : فَاِنْ تَزَوَّجَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ ، لَمْ يَمَسَّهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ كَفَّارَةَ الْمُتَظَاهِرِ .

امام مالک نے فرمایا کہ اگر اس کے بعد نکاح کرے تو ظہار کا کفارہ ادا کرنے تک اسے ہاتھ نہ لگائے۔

قَالَ مَالِكٌ ، فِى الرَّجُلِ يَتَظَاهَرُ مِنْ اَمَتِهٖ : اِنَّهٗ اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّصِيْبَهَا ، فَعَلَيْهِ كَفَّارَةُ الظِّهَارِ ، قَبْلَ اَنْ يَّطَاَهَا .

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے اپنی لونڈی سے ظہار کیا۔ اگر وہ اس سے صحبت کرنا چاہتا ہے تو اس پر ظہار کا کفارہ ہے۔ جماع کرنے سے پہلے۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ : لَا يَدْخُلُ عَلَى الرَّجُلِ إِيلَاءٌ فِي تَظَاهُرِهِ . إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُضَارًّا لَا يُرِيدُ أَنْ يَفِيءَ مِنْ تَظَاهُرِهِ .

امام مالک نے فرمایا کہ ظہار سے ایلاء نہیں ہوتا مگر جبکہ ضرر پہنچانے اور جس سے ظہار کیا اس کے ساتھ صحبت کرنے کا ارادہ نہ ہو۔

بَابُ ظِهَارِ الْعَبِيدِ

غلام کے ظہار کا بیان

۲۴ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظِهَارِ الْعَبْدِ ؟ فَقَالَ : نَحْوَ ظِهَارِ الْحُرِّ .

ابن شہاب سے غلام کے ظہار کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ آزاد کی طرح ہے۔

قَالَ مَالِكٌ : يُرِيدُ أَنَّهُ يَقَعُ عَلَيْهِ كَمَا يَقَعُ عَلَى الْحُرِّ .

امام مالک نے فرمایا کہ اس پر بھی آزاد کی طرح کفارہ لازم آتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ : وَظِهَارُ الْعَبْدِ عَلَيْهِ وَاجِبٌ ، وَصِيَامُ الْعَبْدِ فِي الظِّهَارِ شَهْرَانِ .

امام مالک نے فرمایا کہ غلام کا ظہار اس پر واجب ہے اور ظہار میں غلام کے روزے دو ماہ کے ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ ، فِي الْعَبْدِ يَتَظَاهَرُ مِنِ امْرَأَتِهِ ؛ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ إِيلَاءٌ . وَذَلِكَ أَنَّهُ لَوْ ذَهَبَ يَصُومُ صِيَامَ كَفَّارَةِ الْمُتَظَاهِرِ . دَخَلَ عَلَيْهِ طَلَاقُ الْإِيلَاءِ . قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صِيَامِهِ .

امام مالک نے اس غلام کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تو اس میں ایلاء شامل نہیں ہوگا اور یہ اس لئے کہ جب وہ کفارہ ظہار کے روزے رکھے گا تو روزوں سے فارغ نہیں ہو گا کہ ایلاء کی طلاق پڑ جائے گی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِيَارِ

اختیار دینے کا بیان

۲۵ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ؛ أَنَّهَا قَالَتْ ، كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ . فَكَانَتْ إِحْدَى السُّنَنِ الثَّلَاثِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا . وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ) . وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ . فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً فِيهَا لَحْمٌ ؟) فَقَالُوا . بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ . وَلَكِنْ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ ، وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ کے معاملے میں تین سنتیں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ کہ اسے آزاد کر کے خاوند کے بارے میں اختیار دیا گیا۔ دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء اس کے لئے ہے جو آزاد کرے۔ تیسری یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو گوشت کی ہانڈی جوش مار رہی تھی۔ پس آپ کے حضور روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں ہانڈی میں گوشت نہیں دیکھتا؟ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں لیکن یہ گوشت بریرہ کو صدقہ دیا گیا ہے۔ جبکہ آپ صدقہ نہیں کھاتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس کے لئے صدقہ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

marfat.com
Marfat.com

(هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ)

۲۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ، فِي الْأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُعْتَقُ: إِنَّ الْأَمَةَ لَهَا الْخِيَارُ مَا لَمْ يَمَسَّهَا.

قَالَ مَالِكٌ: وَإِنْ مَسَّهَا زَوْجُهَا فَزَعَمَتْ أَنَّهَا جَهِلَتْ، أَنَّ لَهَا الْخِيَارَ. فَإِنَّهَا تُسْتَحْلَفُ وَلَا تُصَدَّقُ بِمَا ادَّعَتْ مِنَ الْجَهَالَةِ. وَلَا خِيَارَ لَهَا بَعْدَ أَنْ يَمَسَّهَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس لونڈی کے متعلق فرمایا کرتے جو غلام کے نکاح میں ہو، پھر آزاد کر دی جاتے۔ لونڈی کو اختیار ہوگا جب تک اسے ہاتھ نہ لگایا جائے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر اس کے خاوند نے ہاتھ لگایا اور عورت نے کہا کہ اسے یہ معلوم نہ تھا تو عورت کو بدستور اختیار رہے گا اور اگر بے خبری کے دعوے میں وہ جھوٹی ہو اور محض بہانہ بنایا ہو تو ہاتھ لگانے کے بعد عورت کو اختیار نہیں رہے گا۔

۲۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ مَوْلَاةً لِبَنِي عَدِيٍّ يُقَالُ لَهَا زَبْرَاءُ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ. وَهِيَ أَمَةٌ يَوْمَئِذٍ، فَعَتَقَتْ فَقَالَتْ: فَأَرْسَلَتْ، إِلَيَّ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَدَعَتْنِي. فَقَالَتْ أَنِّي مُخْبِرَتُكِ خَبَرًا. وَلَا أُحِبُّ أَنْ تَصْنَعِي شَيْئًا. إِنَّ أَمْرَكِ بِيَدِكِ، مَا لَمْ يَمَسَّكِ زَوْجُكِ. فَإِنْ مَسَّكِ فَلَيْسَ لَكِ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ. قَالَتْ. فَقُلْتُ. هُوَ الطَّلَاقُ ثُمَّ الطَّلَاقُ. ثُمَّ الطَّلَاقُ. فَفَارَقْتُهُ ثَلَاثًا.

حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ بنی عدی کی مولاۃ نے انہیں بتایا جس کو زبرہ کہا جاتا تھا کہ وہ ایک غلام کے نکاح میں تھی اور ان دنوں لونڈی تھی کہ آزاد کر دی گئی۔ اس کا بیان ہے کہ میری طرف پیغام بھیج کر حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ میں تمہیں ایک بات بتاتی ہوں اور میں نہیں چاہتی کہ تم نادانستہ کچھ کر بیٹھو۔ تمہیں تمہارے معاملے کا اختیار ہے جب تک تمہارا خاوند تمہیں ہاتھ نہ لگائے۔ اگر اس نے تمہارے ساتھ جماع کیا تو پھر تمہیں کوئی اختیار نہیں رہے گا۔ اس کا بیان ہے کہ میں نے کہا:۔ طلاق، پھر طلاق، پھر طلاق اور تین دفعہ کہہ کر جدا ہو گئی۔

۲۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ، أَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَبِهِ جُنُونٌ أَوْ ضَرَرٌ، فَإِنَّهَا تُخَيَّرُ. فَإِنْ شَاءَتْ قَرَّتْ. وَإِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْ.

سعید بن مسیب نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے اور مرد کو جنون یا کوئی موذی مرض ہو تو عورت کو اختیار ہو گا کہ چاہے تو اس کے پاس رہے اور چاہے جدا ہو جائے۔

۲۹۔ قَالَ مَالِكٌ فِي الْأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْعَبْدِ، ثُمَّ تُعْتَقُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، أَوْ يَمَسَّهَا، إِنَّهَا إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَلَا صَدَاقَ لَهَا. وَهِيَ تَطْلِيقَةٌ. وَذَلِكَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے اس لونڈی کے بارے میں فرمایا جو غلام کے نکاح میں ہو۔ پھر خلوت صحیحہ یا ہاتھ لگانے سے پہلے وہ آزاد ہو جائے اگر وہ نکاح سے باہر ہونا چاہے تو اسے مہر نہیں ملے گا اور اس پر طلاق پڑ جائے گی۔ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

۳۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ، إِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، فَاخْتَارَتْهُ. فَلَيْسَ ذَلِكَ بِطَلَاقٍ.

قَالَ مَالِكٌ: وَذَلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ.

امام مالک نے ابن شہاب کو کہتے ہوئے سنا کہ جب مرد اپنی بیوی کو اختیار دے اور وہ خاوند کو اختیار کر لے تو طلاق نہیں پڑے گی۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ میں نے اچھی بات سنی۔

marfat.com

Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ ، فِي الْمُخَيَّرَةِ : إِذَا خَيَّرَهَا زَوْجُهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا ، فَقَدْ طَلُقَتْ ثَلَاثًا . وَإِنْ قَالَ زَوْجُهَا ، لَمْ أُخَيِّرْكِ إِلَّا وَاحِدَةً . فَلَيْسَ لَهُ ذَلِكَ وَذَلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُهُ .

امام مالک نے اختیار والی کے متعلق فرمایا کہ جب خاوند نے اسے اختیار دیا اور اس نے جدائی پسند کر لی تو اس پر تین طلاقیں پڑ گئیں۔ اگرچہ خاوند یہ کہے کہ میں نے اسے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا تو اسکی یہ بات نہیں سنی جائے گی اور یہ بات میں نے اچھی سنی۔

قَالَ مَالِكٌ ، وَإِنْ خَيَّرَهَا فَقَالَتْ ، قَدْ قَبِلْتُ وَاحِدَةً . وَقَالَ لَمْ أُرِدْ هَذَا وَإِنَّمَا خَيَّرْتُكِ فِي الثَّلَاثِ جَمِيعًا أَنَّهَا إِنْ لَمْ تَقْبَلْ إِلَّا وَاحِدَةً ، أَقَامَتْ عِنْدَهُ عَلَى نِكَاحِهَا . وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ فِرَاقًا . إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى .

امام مالک نے فرمایا کہ اگر عورت کو اختیار دیا گیا اور اس نے کہا کہ میں نے ایک طلاق کا اختیار قبول کیا۔ مرد کہے کہ میرا یہ مقصد نہیں میں نے تجھے اکٹھی تین طلاق کا اختیار دیا ہے۔ لیکن وہ ایک ہی قبول کرے تو اسی نکاح کے ساتھ اس کے پاس رہے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ جدا نہیں ہو گی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ

خلع کے متعلق روایات

۳۱ ۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيِّ ، أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ . وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ . فَوَجَدَ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهِ فِي الْغَلَسِ . فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ هَذِهِ ؟) فَقَالَتْ : أَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ . قَالَ (مَا شَأْنُكِ ؟) قَالَتْ : لَا أَنَا وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ لِزَوْجِهَا . فَلَمَّا جَاءَ زَوْجُهَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (هَذِهِ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ . قَدْ ذَكَرَتْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَذْكُرَ) فَقَالَتْ حَبِيبَةُ ، يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ مَا أَعْطَانِي عِنْدِي . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ ، (خُذْ مِنْهَا) فَأَخَذَ مِنْهَا وَجَلَسَتْ فِي بَيْتِ أَهْلِهَا .

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کو حبیبہ بنت سہل انصاری نے بتایا جو حضرت ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الصبح باہر نکلے تو اندھیرے میں حبیبہ بنت سہل کو ان کے دروازے پر پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ کون ہے ؟ یہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں حبیبہ بنت سہل ہوں۔ فرمایا کیا بات ہے ؟ عرض کی کہ میں نہیں اور نہ ثابت بن قیس یعنی ان کا خاوند۔ جب ان کے خاوند حضرت ثابت بن قیس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ حبیبہ بنت سہل ہیں۔ انہوں نے بتایا جو اللہ نے چاہا۔ پس حضرت حبیبہ بنت سہل نے کہا کہ جو کچھ انہوں نے دیا وہ میرے پاس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس سے فرمایا کہ ان سے لے لو۔ پس انہوں نے مال لے لیا اور یہ اپنے میکے چلی گئیں۔

۳۲ ۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ ؛ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا . فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ .

نافع نے صفیہ بنت ابو عبید کی مولاۃ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنا سارا مال دے کر خاوند سے خلع کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر نے اس کو برا نہیں سمجھا۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْمُفْتَدِيَةِ الَّتِي تَفْتَدِي مِنْ زَوْجِهَا: أَنَّهُ إِذَا عَلِمَ أَنَّ زَوْجَهَا أَضَرَّ بِهَا. وَضَيَّقَ عَلَيْهَا. وَعَلِمَ أَنَّهُ ظَالِمٌ لَهَا. مَضَى الطَّلَاقُ. وَرَدَّ عَلَيْهَا مَالَهَا.

قَالَ: فَهَذَا الَّذِي كُنْتُ أَسْمَعُ. وَالَّذِي عَلَيْهِ أَمْرُ النَّاسِ عِنْدَنَا.

قَالَ مَالِكٌ، لَا بَأْسَ بِأَنْ تَفْتَدِيَ الْمَرْأَةُ مِنْ زَوْجِهَا، بِأَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا.

امام مالک نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو مال دے کر خاوند سے اپنا پیچھا چھڑاتے کہ جب معلوم ہو جائے گا کہ خاوند اس کو تکلیف دیتا رہا اور اس پر تنگی کی ہے اور معلوم ہو جائے کہ اسنے عورت پر ظلم کیا ہے تو طلاق پڑ جائیگی اور عورت کا مال اسے لوٹایا جائیگا۔

فرمایا کہ میں نے یہی سنا ہے اور ہمارے نزدیک لوگوں کا یہی حکم ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ عورت اس سے زیادہ فدیہ دے جو خاوند نے مال دیا تھا۔

باب ۱۲ طَلَاقِ الْمُخْتَلِعَةِ

خلع کی طلاق کا بیان

۳۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ رُبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ، جَاءَتْ هِيَ وَعَمُّهَا إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ. فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا فِي زَمَانِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ. فَبَلَغَ ذَلِكَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ. وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ.

نافع سے روایت ہے کہ ربیع بنت معوذ بن عفرا اپنی پھوپھی کو لے کر حضرت عبداللہ بن عمر کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہیں بتایا کہ انہوں نے حضرت عثمان کے زمانے میں اپنے خاوند سے خلع کیا تھا۔ جب یہ بات حضرت عثمان تک پہنچی تو انہوں نے برا نہ جانا اور حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ اس کی عدت طلاق والی جیسی ہے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، وَابْنَ شِهَابٍ، كَانُوا يَقُولُونَ: عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ مِثْلُ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثَةُ قُرُوءٍ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب، سلیمان بن یسار اور ابن شہاب فرمایا کرتے کہ خلع والی کی عدت طلاق والی جیسی ہے یعنی تین طہر۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْمُفْتَدِيَةِ: إِنَّهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى زَوْجِهَا إِلَّا بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ. فَإِنْ هُوَ نَكَحَهَا. فَفَارَقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا، لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهَا عِدَّةٌ مِنَ الطَّلَاقِ الْأَخِيرِ. وَتَبْنِي عَلَى عِدَّتِهَا الْأُولَى.

امام مالک نے مال دے کر پیچھا چھڑانے والی کے متعلق فرمایا کہ وہ اپنے خاوند کی طرف نہیں لوٹے گی مگر نئے نکاح کے ساتھ۔ اگر وہ ہاتھ لگانے سے پہلے اسے چھوڑ دے تو اس پر دوسری طلاق کی عدت نہیں ہو گی بلکہ وہ پہلی عدت پوری کرے گی۔

قَالَ مَالِكٌ: وَهَذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي ذَلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس بارے میں یہ میں نے خوب سنا۔

قَالَ مَالِكٌ: إِذَا افْتَدَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ زَوْجِهَا بِشَيْءٍ، عَلَى أَنْ يُطَلِّقَهَا. فَطَلَّقَهَا طَلَاقًا مُتَتَابِعًا أَسْقَطَا فَذَلِكَ ثَابِتٌ عَلَيْهِ. فَإِنْ كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ صُمَاتٌ، فَمَا أَتْبَعَهُ بَعْدَ الصُّمَاتِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب عورت نے اپنے خاوند کو اس لئے مال دیا کہ اسے طلاق دی جائے اور وہ ایک ہی دفعہ اسے متواتر تین طلاقیں دے ڈالے تو وہ پڑ جائیں گی۔ اگر ایک طلاق دینے کے بعد خاموش ہو گیا تو خاموش ہونے کے بعد جو طلاق دی وہ لغو ہے۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ ۱۳ مَا جَاءَ فِي اللِّعَانِ

لعان کے متعلق روایات

۳۴ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ. فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ. أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِي، يَا عَاصِمُ، عَنْ ذٰلِكَ، رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ. فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا. حَتّٰى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ. مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ، جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ. فَقَالَ يَا عَاصِمُ. مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَاصِمٌ. لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ. قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا. فَقَالَ عُوَيْمِرٌ. وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِي حَتّٰى أَسْأَلَهُ عَنْهَا. فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى أَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ. أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (قَدْ أُنْزِلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا). قَالَ سَهْلٌ: فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا. قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا. فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا. قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ مَالِكٌ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، فَكَانَتْ تِلْكَ، بَعْدُ، سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عاصم بن عدی انصاری نے حضرت عویمر عجلانی کے پاس آکر کہا:۔ اے عاصم! اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس کسی کو دیکھ کر اسے قتل کر دے تو کیا تم اسے قتل کر دو گے؟ پھر وہ کیا کرے اے عاصم! اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ کر مجھے بتاؤ۔ پس حضرت عاصم نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات کا پوچھنا ناپسند فرمایا، یہاں تک کہ حضرت عاصم نے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ اس کا انہیں دکھ ہوا۔ جب حضرت عاصم اپنے گھر لوٹے تو حضرت عویمر ان کے پاس آئے تو پوچھا کہ اے عاصم! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے کیا فرمایا؟ حضرت عویمر کو بتایا کہ میں بھلائی لے کر نہیں آیا کیونکہ جو بات میں نے پوچھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا۔ حضرت عویمر نے کہا کہ خدا کی قسم، میں تو نہیں رکوں گا جب تک یہ بات پوچھ نہ لوں۔ پس حضرت عویمر لوگوں کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور کہا:۔ یا رسول اللہ! اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے آدمی کو دیکھ کر اسے قتل کر دے تو آپ اسے قتل کر دیں گے، پھر وہ کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق حکم نازل ہو گیا ہے۔ جا کر عورت کو لے کر آؤ۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ پھر ان دونوں نے لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھا۔ جب دونوں لعان سے فارغ ہو گئے تو حضرت عویمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر میں عورت کو اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا۔ پس اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں کوئی حکم دیتے

ف - اگر کوئی خاوند اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے تو دونوں کو حاکم کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ حاکم دونوں سے چار چار مرتبہ قسمیں لیتا ہے اور پانچویں دفعہ جھوٹے پر لعنت بھیجی جاتی ہے۔ ایسا کرنے والے جوڑے کو متلاعین اور ایسا کرنے کو لعان کہتے ہیں قرآن کریم

marfat.com
Marfat.com

۳۵۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَرَ ؛ اَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَاَتَهٗ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. وَانْتَفَیٰ مِنْ وَلَدِهَا. فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَهُمَا. وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ.

قَالَ مَالِكٌ : قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی. وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ. وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ. وَیَدْرَاُ عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ. بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ. وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ.

قَالَ مَالِكٌ : السُّنَّةُ عِنْدَنَا اَنَّ الْمُتَلَاعَنَیْنِ لَا یَتَنَاكَحَانِ اَبَدًا. وَاِنْ اَكْذَبَ نَفْسَهٗ جُلِدَ الْحَدَّ. وَ اُلْحِقَ بِهِ الْوَلَدُ. وَلَمْ تَرْجِعْ اِلَیْهِ اَبَدًا. وَعَلٰی هٰذَا. السُّنَّةُ عِنْدَنَا، الَّتِیْ لَا شَكَّ فِیْهَا، وَلَا اخْتِلَافَ.

قَالَ مَالِكٌ : وَاِذَا فَارَقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ فِرَاقًا بَاتًّا. لَیْسَ لَهٗ عَلَیْهَا فِیْهِ رَجْعَةٌ، ثُمَّ اَنْكَرَ حَمْلَهَا. لَاعَنَهَا اِذَا كَانَتْ حَامِلًا. وَكَانَ حَمْلُهَا یُشْبِهُ اَنْ یَكُوْنَ مِنْهُ. اِذَا ادَّعَتْهُ. مَالَمْ یَاْتِ دُوْنَ ذٰلِكَ مِنَ الزَّمَانِ الَّذِیْ یُشَكُّ فِیْهِ. فَلَا یُعْرَفُ اَنَّهٗ مِنْهُ.

قَالَ : فَهٰذَا الْاَمْرُ عِنْدَنَا. وَالَّذِیْ سَمِعْتُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ.

قَالَ مَالِكٌ : وَاِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ ،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی اور اس کی بیوی نے لعان کیا۔ آدمی نے کہا کہ بچہ میرا نہیں ہے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکے درمیان جدائی کروادی اور بچہ عورت کے سپرد کیا

امام مالک نے کہا کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

"اور جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو۔ اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو۔" (۲۴: ۶ تا ۹)

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی سنت ہے کہ لعان کرنیوالے دونوں کبھی آپس میں نکاح نہیں کر سکتے اور اگر مرد خود کو جھوٹا بتائے تو اس پر حد جاری ہوگی اور بچہ اسے دیا جائیگا اور عورت اسے کبھی نہیں ملے گی اور ہمارے نزدیک یہی سنت ہے جس میں نہ کوئی شک ہے اور نہ اختلاف۔

امام مالک نے فرمایا کہ جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق بائن دے چکا تو عورت سے رجوع کرنے کا حق نہیں رہ جاتا۔ پھر اس کے حمل کا انکار کرے تو دونوں لعان کریں گے جبکہ عورت حاملہ ہو اور حمل کے متعلق یہ شبہ ہو سکے کہ ممکن ہے اسی کا ہو جبکہ وہ انکار کرتا ہے۔ جس عورت کے بارے میں شک ہو اگر وہ اسکے علاوہ ہو تو اس آدمی کا نہیں سمجھا جائیگا فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے اور یہی میں نے اہل علم سے سنا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جب آدمی اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے

حاشیہ صفحہ گذشتہ:
میں اس کے متعلق کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا کہ لعان کرنے کے بعد وہ جوڑا اکٹھا رہے گا یا الگ ہو جائیں گے۔ عورت پر طلاق پڑ جائے گی یا نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اس وقت تک اس سلسلے میں کچھ نہیں فرمایا تھا۔ لعان کرنے کے بعد حضرت عویمر عجلانی نے غصے میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے کر جدا کر دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں کے لیے یہی سنت مقرر فرما دی اور ان کے اس فیصلے پر ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا بلکہ اسے قیامت تک کے لیے قانون بنا دیا۔ ساتھ ہی یہ بھی اسی روایت سے معلوم ہو گیا کہ اگرچہ طلاق اکٹھی نہیں دینی چاہیئے لیکن کسی نے اگر اکٹھی تین طلاقیں دے دیں تو تین ہی واقع ہوں گی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

بَعْدَ اَنْ يُطَلِّقَهَا ثَلَاثًا. وَهِيَ حَامِلٌ. يُقِرُّ بِحَمْلِهَا ثُمَّ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَآهَا تَزْنِي قَبْلَ اَنْ يُفَارِقَهَا جُلِدَ الْحَدَّ وَلَمْ يُلَاعِنْهَا. وَاِنْ اَنْكَرَ حَمْلَهَا بَعْدَ اَنْ يُطَلِّقَهَا ثَلَاثًا، لَاعَنَهَا.

قَالَ، وَهٰذَا الَّذِي سَمِعْتُ.

قَالَ مَالِكٌ: وَالْعَبْدُ بِمَنْزِلَةِ الْحُرِّ فِي قَذْفِهِ وَلِعَانِهِ. وَيَجْرِي مَجْرَى الْحُرِّ فِي مُلَاعَنَتِهِ. غَيْرَ اَنَّهُ لَيْسَ عَلٰى مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَةً حَدٌّ.

قَالَ مَالِكٌ: وَالْاَمَةُ الْمُسْلِمَةُ وَالْحُرَّةُ النَّصْرَانِيَّةُ وَالْيَهُودِيَّةُ تُلَاعِنُ الْحُرَّ الْمُسْلِمَ اِذَا تَزَوَّجَ اِحْدَاهُنَّ فَاَصَابَهَا. وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ - وَالَّذِينَ يَرْمُونَ اَزْوَاجَهُمْ - فَهُنَّ مِنَ الْاَزْوَاجِ وَعَلٰى هٰذَا الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

قَالَ مَالِكٌ: وَالْعَبْدُ اِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْاَةَ الْحُرَّةَ الْمُسْلِمَةَ، اَوِ الْاَمَةَ الْمُسْلِمَةَ، اَوِ الْحُرَّةَ النَّصْرَانِيَّةَ اَوِ الْيَهُودِيَّةَ، لَاعَنَهَا.

قَالَ مَالِكٌ - فِي الرَّجُلِ يُلَاعِنُ امْرَاتَهُ فَيَنْزِعُ، وَيُكَذِّبُ نَفْسَهُ بَعْدَ يَمِينٍ اَوْ يَمِينَيْنِ، مَالَمْ يَلْتَعِنْ فِي الْخَامِسَةِ: اِنَّهُ اِذَا نَزَعَ قَبْلَ اَنْ يَلْتَعِنَ جُلِدَ الْحَدَّ وَلَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاتَهُ. فَاِذَا مَضَتِ الثَّلَاثَةُ الْاَشْهُرِ قَالَتِ الْمَرْاَةُ: اَنَا حَامِلٌ قَالَ: اِنْ اَنْكَرَ زَوْجُهَا حَمْلَهَا، لَاعَنَهَا.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْاَمَةِ الْمَمْلُوكَةِ يُلَاعِنُهَا زَوْجُهَا ثُمَّ يَشْتَرِيهَا: اِنَّهُ لَا يَطَؤُهَا، وَاِنْ مَلَكَهَا وَذٰلِكَ اَنَّ السُّنَّةَ مَضَتْ، اَنَّ الْمُتَلَاعِنَيْنِ لَا يَتَرَاجَعَانِ اَبَدًا.

قَالَ مَالِكٌ: اِذَا لَاعَنَ الرَّجُلُ امْرَاتَهُ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَلَيْسَ لَهَا اِلَّا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

اس کے بعد کہ اسے تین طلاقیں دے دیں اور وہ حاملہ ہے۔ اپنے حمل کا اقرار کر رہی ہے لیکن مرد دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے طلاق سے پہلے اسے زنا کرتے دیکھا ہے تو مرد پر حد جاری ہوگی اور وہ لعان نہیں کرینگے اور تین طلاقیں دینے کے بعد اگر وہ عورت کے حمل کا انکار کرے تو لعان ہوگا۔

فرمایا کہ میں نے یہی سنا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ قذف، اور لعان میں غلام بھی آزاد کی طرح ہے۔ اس پر بھی لعان میں وہی واجب ہوگا جو آزاد پر ماسوائے اس کے کہ مملوکہ لونڈی پر زنا کی تہمت لگانے سے حد قذف جاری نہیں ہوگی

امام مالک نے فرمایا کہ مسلمان لونڈی اور آزاد یہودیہ و نصرانیہ بھی آزاد مسلمان کے ساتھ لعان کریں گی جبکہ وہ ان میں سے کسی کے ساتھ نکاح کر کے صحبت کر لے اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ "جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں" اور یہ عورتیں بھی بیویاں ہیں اور ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ غلام جب آزاد مسلمان عورت یا مسلمان لونڈی یا آزاد نصرانی عورت یا آزاد یہودی عورت سے نکاح کرے تو وہ معاف کریں گے۔

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنی بیوی سے لعان کرنے لگے، پھر رک جائے اور ایک یا دو قسموں کے بعد اپنے آپ کو جھٹلائے جبکہ پانچ مرتبہ لعان نہیں کیا اور لعان پورا ہونے سے پہلے رک گیا تو اس پر حد قذف جاری ہوگی اور انکے درمیان جدائی نہیں کرائی جائے گی۔

امام مالک نے مملوکہ لونڈی کے بارے میں فرمایا جسنے اپنے خاوند کیساتھ لعان کیا، پھر خاوند نے اسے خرید لیا تو وہ اسکی مملوکہ ہے لیکن اسکے ساتھ صحبت نہ کرے کیونکہ ہمیشہ سے یہی سنت چلی آ رہی ہے کہ لعان کرنیوالے کبھی اکٹھے نہیں ہوتے

امام مالک نے فرمایا کہ صحبت کرنے سے پہلے اگر آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ لعان کیا تو عورت کو صرف آدھا مہر ملے گا۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ ۱۴ مِيرَاثِ وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ

۳۶۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَقُولُ فِي وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ وَوَلَدِ الزِّنَا: أَنَّهُ إِذَا مَاتَ وَرِثَتْهُ أُمُّهُ حَقَّهَا فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى وَإِخْوَتُهُ لِأُمِّهِ حُقُوقَهُمْ. وَيَرِثُ الْبَقِيَّةَ مَوَالِي أُمِّهِ. إِنْ كَانَتْ مَوْلَاةً. وَإِنْ كَانَتْ عَرَبِيَّةً وَرِثَتْ حَقَّهَا. وَوَرِثَ إِخْوَتُهُ لِأُمِّهِ حُقُوقَهُمْ. وَكَانَ مَا بَقِيَ لِلْمُسْلِمِينَ.

قَالَ مَالِكٌ: وَبَلَغَنِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ مِثْلُ ذَلِكَ. وَعَلَى ذَلِكَ أَدْرَكْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا

لعان والی عورت کے بیٹے کی میراث

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ عروہ بن زبیر ملاعنہ کے بچے اور ولدالزنا کے بارے میں فرمایا کرتے کہ جب وہ مر جاتے تو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق اس کی والدہ کو میراث ملے گی اور ماں سے اس کے بھائی حق دار ہوں گے اور باقی اس کی والدہ کے موالی کو ملے گا جبکہ وہ آزاد کردہ لونڈی ہو اور اگر عربیہ ہو تو اپنے حصے کی وارث ہوگی اور ماں جائے بھائی اپنے حصے کے وارث ہوں گے اور باقی مال بیت المال میں جمع کروایا جائے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ سلیمان بن یسار سے بھی مجھے یہی بات پہنچی ہے اور میں نے اپنے شہر کے اہل علم کو اسی پر پایا ہے۔

بَابُ ۱۵ طَلَاقِ الْبِكْرِ

۳۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ: أَنَّهُ قَالَ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا. ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا. فَجَاءَ يَسْتَفْتِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ أَسْأَلُ لَهُ. فَسَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَا: لَا نَرَى أَنْ تَنْكِحَهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ. قَالَ: فَإِنَّمَا طَلَّقَ إِيَّاهَا وَاحِدَةً. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّكَ أَرْسَلْتَ مِنْ يَدِكَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلٍ.

۳۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا. قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا. قَالَ عَطَاءٌ: فَقُلْتُ إِنَّمَا طَلَاقُ الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ. فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: إِنَّمَا أَنْتَ قَاصٌّ. الْوَاحِدَةُ

کنواری کو طلاق دینا

محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے محمد بن ایاس بن بکیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:۔ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو صحبت کرنے سے پہلے تین طلاقیں دے دیں۔ پھر اس نے نکاح کرنا چاہا تو فتویٰ پوچھنے نکلا۔ پس میں بھی ان کے ساتھ پوچھنے گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہؓ سے اس بارے میں پوچھا تو دونوں حضرت نے فرمایا کہ تم اس کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتے یہاں تک کہ وہ تمہارے سوا دوسرے سے نکاح کرے۔ اس نے کہا کہ میری ایک ہی طلاق سے وہ بائن ہوگئی؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تمہارے ہاتھ میں جو اختیار تھا وہ تم نے خود ہی گنوا دیا۔

نعمان بن ابو عیاش انصاری نے روایت کی ہے کہ عطاء بن یسار نے فرمایا:۔ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا کہ کسی نے اپنی بیوی کو ہاتھ لگانے سے پہلے تین طلاق دے دیں۔ عطاء کا بیان ہے کہ میں نے کہا: کنواری پر ایک طلاق پڑتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص نے مجھ سے فرمایا کہ تم قصہ خوان ہو، ایک طلاق سے عورت بائن ہو جاتی ہے اور تین طلاقوں سے حرام ہوتی ہے یہاں تک کہ دوسرے

marfat.com
Marfat.com

تُبِيْنُهَا، وَالثَّلَاثَةُ تُحَرِّمُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ.

۳۹۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ؛ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَاصِمِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَجَاءَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ. فَقَالَ: اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا. فَمَاذَا تَرَيَانِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ: اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ مَا لَنَا فِيْهِ قَوْلٌ. فَاذْهَبْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ. فَاِنِّيْ تَرَكْتُهُمَا عِنْدَ عَائِشَةَ. فَسَلْهُمَا. ثُمَّ ائْتِنَا فَاَخْبِرْنَا فَذَهَبَ فَسَاَلَهُمَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَفْتِهِ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَدْ جَاءَتْكَ مُعْضِلَةٌ. فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَلْوَاحِدَةُ تُبِيْنُهَا، وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مِثْلُ قَالَ مَالِكٌ: وَعَلٰى ذٰلِكَ، الْاَمْرُ عِنْدَنَا. وَالثَّيِّبُ اِذَا مَلَكَهَا الرَّجُلُ فَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا اِنَّهَا تَجْرِيْ مَجْرَى الْبِكْرِ. الْوَاحِدَةُ تُبِيْنُهَا، وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ.

خاوند سے نکاح کرے۔

معاویہ بن ابو عیاش انصاری کا بیان ہے کہ وہ عبداللہ بن زبیر اور عاصم بن عمر بن خطاب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ محمد بن ایاس بن بکیر آئے اور کہا کہ ایک بدو نے اپنی بیوی کو صحبت کرنے سے پہلے تین طلاق دے دیں، آپ دونوں حضرات کی کیا رائے ہے؟ حضرت عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ اس بارے میں ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ لہذا تم حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ کے پاس جاؤ جنہیں میں حضرت عائشہ کے پاس چھوڑ کر آیا ہوں اور ان سے پوچھ کر ہمیں بھی آکر مطلع کرنا۔ وہ گئے اور دونوں حضرات سے پوچھا۔ حضرت ابن عباس نے حضرت ابوہریرہ سے کہا کہ

اے ابوہریرہ! فتویٰ دیجئے کیونکہ آپ کے پاس مشکل سوال آیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ ایک طلاق عورت کو بائن اور تین طلاق حرام کر دیتی ہیں یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایسا ہی فرمایا۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہ ثیبہ جب کسی کی ملک میں آئے اور وہ اس سے صحبت نہ کرے تو اس کا معاملہ کنواری جیسا ہے کہ ایک طلاق سے بائن اور تین طلاق سے حرام ہو جائے گی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔

باب ۱۶ طَلَاقِ الْمَرِيْضِ

بیمار کا طلاق دینا

۴۰۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ. قَالَ، وَكَانَ اَعْلَمَهُمْ بِذٰلِكَ. وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ؛ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ. فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ مِنْهُ، بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا.

طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے جنہیں اس بات کا بخوبی علم تھا اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیں جبکہ وہ بیمار تھے۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدت گزرنے کے بعد ان کی بیوی کو میراث دلائی۔

۴۱۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْاَعْرَجِ. اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَرَّثَ نِسَاءَ بْنِ مُكَمِّلٍ مِنْهُ. وَكَانَ طَلَّقَهُنَّ وَهُوَ مَرِيْضٌ.

اعرج کا بیان ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن مکمل کی بیویوں کو میراث دلائی جنہیں ابن مکمل نے بیماری کی حالت میں طلاق دی تھی۔

marfat.com
Marfat.com

۴۲۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَبِیْعَةَ بْنَ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَقُوْلُ بَلَغَنِیْ اَنَّ امْرَاَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ سَاَلَتْهُ اَنْ یُّطَلِّقَهَا. فَقَالَ اِذَا حِضْتِ ثُمَّ طَهُرْتِ فَاٰذِنِیْنِیْ. فَلَمْ تَحِضْ حَتّٰی مَرِضَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ. فَلَمَّا طَهُرَتْ اٰذَنَتْهُ. فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ. اَوْ تَطْلِیْقَةً. لَمْ یَكُنْ بَقِیَ لَهٗ عَلَیْهَا مِنَ الطَّلَاقِ غَیْرُهَا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ یَوْمَئِذٍ مَرِیْضٌ. فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مِنْهُ ، بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا.

امام مالک نے ربیعہ بن عبدالرحمٰن کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی بیوی نے ان سے طلاق مانگی تو انہوں نے فرمایا کہ جب تمہیں حیض آئے پھر پاک ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔ انہیں حیض نہ آیا یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بیمار ہو گئے۔ جب یہ پاک ہوئیں تو انہیں بتایا۔ انہوں نے طلاق بتہ یا آخری طلاق دے دی جس کے بعد کوئی طلاق باقی نہ رہی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ان دنوں بیمار تھے۔ حضرت عثمان نے عدت پوری ہونے کے بعد انہیں ترکہ دلایا۔

۴۳۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ. قَالَ: كَانَتْ عِنْدَ جَدِّیْ حَبَّانَ امْرَاَتَانِ. هَاشِمِیَّةٌ وَّاَنْصَارِیَّةٌ فَطَلَّقَ الْاَنْصَارِیَّةَ وَهِیَ تُرْضِعُ فَمَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ. ثُمَّ هَلَكَ عَنْهَا وَلَمْ تَحِضْ. فَقَالَتْ: اَنَا اَرِثُهٗ. لَمْ اَحِضْ. فَاخْتَصَمَتَا اِلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ. فَقَضٰی لَهَا بِالْمِیْرَاثِ. فَلَامَتِ الْهَاشِمِیَّةُ عُثْمَانَ. فَقَالَ: هٰذَا عَمَلُ ابْنِ عَمِّكِ. هُوَ اَشَارَ عَلَیْنَا بِهٰذَا. یَعْنِیْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ.

محمد بن یحییٰ بن حبان نے فرمایا کہ میرے جدامجد حضرت حبان کی دو بیویاں تھیں۔ ایک ہاشمیہ اور دوسری انصاریہ۔ انہوں نے انصاریہ کو طلاق دے دی جو دودھ پلاتی تھیں۔ اسی طرح سال گزر گیا۔ پھر وہ وفات پا گئے اور انہیں حیض نہ آیا۔ انہوں نے کہا کہ میں میراث لوں گی کیونکہ مجھے حیض نہیں آیا۔ دونوں کا جھگڑا حضرت عثمان کی بارگاہ میں پیش ہوا۔ پس اس کے لئے میراث کا فیصلہ ہوا۔ ہاشمیہ نے حضرت عثمان کو ملامت کی تو فرمایا کہ یہ تمہارے چچازاد بھائی کا عمل ہے۔ انہوں نے ہمیں ایسا ہی بتایا یعنی حضرت علی نے۔

۴۴۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ؛ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ یَقُوْلُ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا وَهُوَ مَرِیْضٌ، فَاِنَّهَا تَرِثُهٗ.

قَالَ مَالِكٌ : وَاِنْ طَلَّقَهَا وَهُوَ مَرِیْضٌ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بِهَا ، فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلَهَا الْمِیْرَاثُ وَلَا عِدَّةَ عَلَیْهَا. وَاِنْ دَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا. فَلَهَا الْمَهْرُ كُلُّهٗ، وَالْمِیْرَاثُ الْبِكْرُ وَالثَّیِّبُ فِیْ هٰذَا عِنْدَنَا سَوَاءٌ.

امام مالک نے ابن شہاب کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب آدمی مرض الموت میں اپنی بیوی کو تین طلاق دے تو وہ میراث پائے گی۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر وہ بیماری میں صحبت کرنے سے پہلے طلاق دیدی تو عورت کو نصف مہر ملے گا اور وہ میراث پائے گی اور اس پر عدت نہیں ہے۔ اگر صحبت کرنے کے بعد اسے طلاق دی ہے تو اسے پورا مہر اور میراث ملے گی۔ کنواری اور شوہر دیدہ اس جگہ ہمارے نزدیک برابر ہیں۔

باب ۱۷ مَا جَاءَ فِیْ مُتْعَةِ الطَّلَاقِ

بوقت طلاق عورت کی مالی مدد

۴۵۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَاَةً لَّهٗ. فَمَتَّعَ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے جب اپنی بیوی کو طلاق دی تو ایک لونڈی دے کر اسے

marfat.com
Marfat.com

بِوَلِيِّهَا.

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ إِلَّا الَّتِيْ تُطَلَّقُ، وَقَدْ فُرِضَ لَهَا صَدَاقٌ وَلَمْ تُمَسَّ، فَحَسْبُهَا بِنِصْفِ مَا فُرِضَ لَهَا.

فائدہ پہنچایا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ ہر مطلقہ کو مالی فائدہ پہنچایا جائے ماسوائے اس مطلقہ کے جس کا مہر مقرر ہو چکا اور اس کو ہاتھ نہیں لگایا گیا تو اسے نصف مہر ملے گا۔

۴۶ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ.

ابن شہاب نے فرمایا کہ ہر مطلقہ کو مالی فائدہ پہنچایا جائے

قَالَ مَالِكٌ: وَبَلَغَنِيْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلُ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ مجھے قاسم بن محمد سے بھی یہی بات پہنچی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: لَيْسَ لِلْمُتْعَةِ عِنْدَنَا حَدٌّ مَعْرُوْفٌ فِيْ قَلِيْلِهَا وَلَا كَثِيْرِهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ مالی فائدہ پہنچانے کی ہمارے نزدیک کوئی حد نہیں اور نہ کم و بیش کا کوئی قانون مقرر ہے۔ ف

ف۔ مطلقہ کو مالی فائدہ پہنچانا مرد کی استطاعت اور مرضی پر موقوف ہے۔ اس سلسلے میں قرآن کریم کے اندر یہ واضح تصریح ہے:۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ.

تم پر کچھ مطالبہ نہیں اگر تم عورت کو طلاق دو جب تک تم نے عورت کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی مہر مقرر نہ کر لیا ہو اور ان کو کچھ برتنے کو دو۔ مقدور والے پر اس کے لائق اور تنگ دست پر اس کے لائق حسب دستور یہ بھلائی والوں پر واجب ہے۔

(۲ : ۲۳۶)

قرآن مجید میں مسلمانوں کو اس سلسلے میں یہ ہدایت بھی فرمائی گئی ہے:۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ.

جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد اور ان کی میعاد آ لگے تو اس وقت تک یا بھلائی کے ساتھ روک لو یا نیک نامی کے ساتھ چھوڑ دو اور انہیں ضرر پہنچانے کے لیے نہ روکا جائے کہ حد سے بڑھو اور جو ایسا کرے وہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور اللہ کی آیتوں کو مذاق نہ بناؤ اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے اور جو تم پر کتاب اور حکمت اتاری تمہیں سمجھانے کو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

(۲ : ۲۳۱)

قرآن کریم نے ایلاء کے بارے میں یہ ہدایت فرمائی ہے:۔

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ

وہ جو قسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کی انہیں

marfat.com

Marfat.com

بَابُ ۱۸ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ الْعَبْدِ

غلام کی طلاق کے متعلق روایات

۴۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّ نُفَيْعًا، مُكَاتَبًا كَانَ لِأُمِّ سَلَمَةَ

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نفیع حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مکاتب یا غلام تھا۔ اس کے نکاح میں

فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

(۲: ۲۲۶-۲۲۷)

چار مہینے کی مہلت ہے پس اگر اس مدت میں پھر آئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر چھوڑ دینے کا پکا ارادہ کر لیا ہے تو اللہ سنتا جانتا ہے۔

مطلقہ عورتوں کو پروردگارِ عالم نے یہ ہدایت بھی فرمائی ہے:۔

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا ۚ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۖ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ۗ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا ۚ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۗ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۗ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۔

(۲: ۲۲۸ تا ۲۳۰)

اور طلاق والی عورتیں اپنی جانوں کو روکے رکھیں تین حیض تک اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں۔ اور ان کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے اگر ملاپ چاہیں اور عورتوں کا حق بھی ایسا ہی ہے جیسا ان پر ہے اور مردوں کو ان پر فضیلت ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے یہ طلاق دو بار تک ہے، پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہی حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو حوالہ دے کر عورت چھٹی لے یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھتے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہو گی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے پھر وہ دوسرا اگر طلاق دیدے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں بنائیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانشمندوں کے لیے۔ ف

ف مسلمان مردوں اور عورتوں کو طلاق کے موقع پر یہ قرآنی ضابطے مدِ نظر رکھنے ضروری ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَبْدًا لَهَا، كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ حُرَّةٌ. فَطَلَّقَهَا اثْنَتَيْنِ. ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَأَمَرَهُ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، فَيَسْأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ. فَلَقِيَهُ عِنْدَ الدَّرَجِ أَخِذًا بِيَدِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. فَسَأَلَهُمَا. فَابْتَدَرَاهُ جَمِيعًا فَقَالَا: حَرُمَتْ عَلَيْكَ. حَرُمَتْ عَلَيْكَ.

آزاد عورت تھی۔ اس نے دو طلاقیں دے دیں اور پھر رجعت کرنی چاہی۔ امہات المومنین نے اسے حکم دیا کہ حضرت عثمان کے پاس جا کر ان سے یہ بات پوچھو۔ وہ درج کے نزدیک حضرت زید بن ثابت کا ہاتھ پکڑے ہوئے ملے۔ پس ان سے مسئلہ پوچھا تو دونوں حضرات نے یک زبان ہو کر فرمایا:۔ تم پر حرام ہو گئی۔ تم پر حرام ہو گئی۔

۴۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ نُفَيْعًا، مُكَاتَبًا كَانَ لِأُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ امْرَأَةً حُرَّةً تَطْلِيقَتَيْنِ. فَاسْتَفْتَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ. فَقَالَ: حَرُمَتْ عَلَيْكَ

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ نفیع حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مکاتب تھا۔ اس نے اپنی آزاد بیوی کو دو طلاقیں دے دیں۔ پھر حضرت عثمان سے فتویٰ پوچھا تو انہوں نے فرمایا:۔ تمہارے اوپر حرام ہو گئی۔

۴۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ؛ أَنَّ نُفَيْعًا مُكَاتَبًا كَانَ لِأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَفْتَى زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ. فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَةً حُرَّةً تَطْلِيقَتَيْنِ. فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: حَرُمَتْ عَلَيْكَ.

محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے روایت ہے کہ نفیع جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مکاتب تھا، اس نے حضرت زید بن ثابت سے فتویٰ پوچھتے ہوئے کہا کہ میں نے آزاد بیوی کو دو طلاقیں دے دی ہیں۔ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ وہ تم پر حرام ہو گئی ہے۔

۵۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: إِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ، فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ حُرًّا كَانَتْ أَوْ أَمَةً. وَعِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ. وَعِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جب غلام نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں تو وہ اس پر حرام ہو گئی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔ عورت خواہ آزاد ہو یا لونڈی اور آزاد کی عدت تین حیض اور لونڈی کی عدت دو حیض ہے۔

۵۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ أَذِنَ لِعَبْدِهِ أَنْ يَنْكِحَ، فَالطَّلَاقُ بِيَدِ الْعَبْدِ. لَيْسَ بِيَدِهِ غَيْرِهِ مِنْ طَلَاقِهِ شَيْءٌ. فَأَمَّا أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ أَمَةَ غُلَامِهِ، أَوْ أَمَةَ وَلِيدَتِهِ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جس نے اپنے غلام کو نکاح کرنے کی اجازت دی تو طلاق کا اختیار غلام کے ہاتھ میں ہو گا کسی دوسرے کو طلاق کا ذرا بھی اختیار نہیں ہو گا۔ جو اپنے لیے غلام یا لونڈی کی لونڈی حاصل کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ ١٩ نَفَقَةِ الْاَمَةِ اِذَا طُلِّقَتْ وَهِيَ حَامِلٌ

۱۹۔ حاملہ لونڈی کو طلاق دی تو نفقہ دیا جائے

قَالَ مَالِكٌ : لَيْسَ عَلَى حُرٍّ وَلَا عَبْدٍ طَلَّقَ مَمْلُوكَتَهُ ، وَلَا عَلَى عَبْدٍ طَلَّقَ حُرَّةً طَلَاقًا بَائِنًا ، نَفَقَةٌ وَاِنْ كَانَتْ حَامِلًا . اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ .

امام مالک نے فرمایا کہ آزاد مرد یا غلام اپنی مملوکہ کو طلاق دے یا غلام اپنی آزاد بیوی کو طلاق بائن دے تو ان میں سے کسی پر بھی نفقہ لازم نہیں، خواہ عورت حاملہ ہو، بایں صورت کہ رجعت کا حق نہ رہا ہو۔

قَالَ مَالِكٌ ، وَلَيْسَ عَلَى حُرٍّ اَنْ يَسْتَرْضِعَ لِابْنِهِ وَهُوَ عَبْدُ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ . وَلَا عَلَى عَبْدٍ اَنْ يُنْفِقَ مِنْ مَالِهِ عَلَى مَا يَمْلِكُ سَيِّدُهُ ، اِلَّا بِاِذْنِ سَيِّدِهِ .

امام مالک نے فرمایا کہ آزاد مرد پر اپنے بیٹے کا دودھ پلانا نہیں (جبکہ وہ دوسرے کی لونڈی سے ہو) کیونکہ وہ دوسرے لوگوں کا غلام ہے اور نہ غلام پر اس مال سے خرچ کرنا ہے جو اسکے آقا کی ملک ہو مگر اپنے آقا کی اجازت سے۔

بَابُ ٢٠ عِدَّةِ الَّتِيْ تَفْقِدُ زَوْجَهَا

۲۰۔ اس عورت کی عدت جس کا خاوند گم ہو جائے

٥٢ ۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : اَيُّمَا امْرَاَةٍ فَقَدَتْ زَوْجَهَا فَلَمْ تَدْرِ اَيْنَ هُوَ ؟ فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ اَرْبَعَ سِنِيْنَ . ثُمَّ تَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا . ثُمَّ تَحِلُّ .

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس عورت کا خاوند لاپتہ ہو جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں ہے تو عورت چار سال انتظار کرے گی، پھر چار ماہ دس روز عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ : وَاِنْ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا فَدَخَلَ بِهَا زَوْجُهَا اَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَا سَبِيْلَ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ اِلَيْهَا .

امام مالک نے فرمایا کہ جب عدت گزارنے کے بعد عورت نے شادی کر لی تو خاوند نے اس سے خلوت صحیحہ کی یا نہ کی لیکن پہلے خاوند کا اس پر کوئی حق نہیں رہا۔

قَالَ مَالِكٌ : وَذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا . وَاِنْ اَدْرَكَهَا زَوْجُهَا قَبْلَ اَنْ تَتَزَوَّجَ ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا .

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے اور اگر قبل نکاح کرنے کے پہلا خاوند آجائے تو عورت کا وہ زیادہ حقدار ہے

قَالَ مَالِكٌ : وَاَدْرَكْتُ النَّاسَ يُنْكِرُوْنَ الَّذِيْ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ اَنَّهُ قَالَ : يُخَيَّرُ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ اِذَا جَاءَ ، فِيْ صَدَاقِهَا اَوْ فِي امْرَاَتِهِ .

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کو اس آدمی کا انکار کرتے ہوئے پایا ہے جس نے یہ دعویٰ کیا کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ پہلا خاوند جب بھی آئے اسے مہر یا اپنی بیوی کو لینے کا اختیار ہے۔

قَالَ مَالِكٌ ، وَبَلَغَنِيْ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِي الْمَرْاَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا وَهُوَ غَائِبٌ مِنْهَا ، ثُمَّ يُرَاجِعُهَا فَلَا يَبْلُغُهَا رَجْعَتُهُ ، وَقَدْ بَلَغَهَا طَلَاقُهُ اِيَّاهَا فَتَزَوَّجَتْ : اَنَّهُ اِنْ دَخَلَ بِهَا زَوْجُهَا الْاٰخِرُ ، اَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا ، فَلَا سَبِيْلَ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ الَّذِيْ كَانَ طَلَّقَهَا

امام مالک نے فرمایا، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جس کو اس کے خاوند نے طلاق دی اور پھر کہیں چلا گیا۔ پھر اس نے رجوع کر لیا لیکن رجعت کی خبر عورت کو نہیں پہنچی۔ جب اس کی طلاق پوری ہو جائے تو نکاح کرے۔ اب دوسرے خاوند نے خواہ اسکے ساتھ صحبت کی ہے یا

marfat.com
Marfat.com

إِلَيْهَا.

قَالَ مَالِكٌ: وَهٰذَا أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ، فِي هٰذَا، وَفِي الْمَفْقُودِ.

نہیں کی لیکن پہلے خاوند کا اس پر کوئی حق نہیں رہا جسنے اسے طلاق دی تھی۔
امام مالک نے فرمایا کہ گم شدہ آدمی کے متعلق یہ میں نے بہت اچھی بات سنی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَقْرَاءِ وَعِدَّةِ الطَّلَاقِ وَطَلَاقِ الْحَائِضِ

قروٓ، طلاق، عدت اور حائضہ کی طلاق کا بیان

۵۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ. عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لْيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ، ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ. وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنی بیوی کو طلاق دی جبکہ وہ حائضہ تھیں۔ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ان سے کہو کہ رجوع کر لیں، پھر اپنے پاس رکھیں یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے اور پاک ہو جائے، پھر چاہے اپنے پاس روک لیں اور چاہے ہاتھ لگانے سے پہلے اسے طلاق دے دیں عورتوں کی طلاق کے بارے میں یہ وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔

۵۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ؛ أَنَّهَا انْتَقَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ حِينَ دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق کو عدت سے اٹھا دیا جبکہ انہیں تیسرے حیض کا خون شروع ہوا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ. فَقَالَتْ صَدَقَ عُرْوَةُ. وَقَدْ جَادَلَهَا فِي ذٰلِكَ نَاسٌ فَقَالُوا: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ - ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ - فَقَالَتْ عَائِشَةُ: صَدَقْتُمْ تَدْرُونَ مَا الْأَقْرَاءُ؟ إِنَّمَا الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارُ.

ابن شہاب نے فرمایا کہ جب عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے اس بات کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ عروہ نے سچ کہا ہے اور لوگوں نے حضرت عائشہ سے اس بارے میں بحث کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو اپنی کتاب میں ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ فرماتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تم سچ کہتے ہو لیکن جانتے ہو کہ اَلْاَقْرَاء کیا ہے۔ اَلْاَقْرَاء سے مراد الاطہار یعنی پاکی ہے

۵۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا مِنْ فُقَهَائِنَا إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ هٰذَا. يُرِيدُ قَوْلَ عَائِشَةَ.

ابن شہاب نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے فقہاء میں سے کسی ایک کو نہیں پایا مگر وہی کہتے ہوئے جو حضرت عائشہ نے فرمایا ہے۔

۵۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، وَزَيْدِ

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ احوص کا شام میں

marfat.com
Marfat.com

بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ الْأَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ . حِينَ دَخَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ . وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا . فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ . فَكَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدٌ : إِنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ، وَبَرِئَ مِنْهَا . وَلَا تَرِثُهُ وَلَا يَرِثُهَا .

انتقال ہو گیا جبکہ ان کی بیوی کو تیسرے حیض کا خون شروع ہوا اور انہوں نے اسے طلاق دی ہوئی تھی۔ پس معاویہ بن ابو سفیان نے حضرت زید بن ثابت کو اس کا حکم بتانے کے لئے لکھا۔ حضرت زید نے ان کے لئے لکھا کہ جب اسے تیسرے حیض کا خون شروع ہو تو عورت کا مرد سے اور مرد کا عورت سے کوئی تعلق نہ رہا اور وہ ایک دوسرے کی میراث نہیں پائیں گے۔

۵۷ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، وَابْنِ شِهَابٍ ، أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ ، إِذَا دَخَلَتِ الْمُطَلَّقَةُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ ، فَقَدْ بَانَتْ مِنْ زَوْجِهَا . وَلَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا . وَلَا رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا .

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ قاسم بن محمد، سالم بن عبداللہ ابوبکر بن عبدالرحمن، سلیمان یسار، ابن شہاب یہ تمام حضرات کہا کرتے کہ جب مطلقہ کو تیسرے حیض کا خون آنے لگا تو وہ اپنے خاوند سے بائن ہو جاتے گی اور وہ دونوں ایک دوسرے کی میراث نہیں پائیں گے اور مرد کو اس عورت سے رجوع کرنے کا حق نہیں رہا۔

۵۸ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ، فَدَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ . فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا .

قَالَ مَالِكٌ . وَهُوَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اسے تیسرے حیض کا خون آنے لگا تو عورت کا مرد سے اور مرد کا عورت سے کوئی تعلق نہ رہا۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

۵۹ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى الْمُهْرِيِّ . أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ . وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَا يَقُولَانِ إِذَا طُلِّقَتِ الْمَرْأَةُ فَدَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَحَلَّتْ

قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ فرمایا کرتے کہ جب عورت کو طلاق دے دی جاتے اور اسے تیسرے حیض کا خون آنے لگے تو وہ خاوند سے بائن ہو گئی اور دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔

۶۰ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَابْنِ شِهَابٍ وَسُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ ، أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ : عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ ثَلَاثَةُ قُرُوءٍ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب، ابن شہاب اور سلیمان بن یسار کہا کرتے کہ خلع کی عدت تین قرو ہے۔

۶۱ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ : عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ الْأَقْرَاءُ . وَإِنْ تَبَاعَدَتْ .

امام مالک نے ابن شہاب کو کہتے ہوئے سنا کہ مطلقہ کی عدت قروء کے حساب سے ہے اگرچہ دن زیادہ لگیں۔

۶۲ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ ؛ أَنَّهُ امْرَأَتَهُ سَأَلَتْهُ الطَّلَاقَ

یحییٰ بن سعید نے ایک انصاری سے روایت کی ہے کہ ان کی بیوی نے طلاق کا مطالبہ کیا تو انہوں نے فرمایا، جب تمہیں

marfat.com
Marfat.com

فَقَالَ لَهَا : إِذَا حِضْتِ فَآذِنِينِي. فَلَمَّا حَاضَتْ آذَنَتْهُ. فَقَالَ : إِذَا طَهُرْتِ فَآذِنِينِي. فَلَمَّا طَهُرَتْ آذَنَتْهُ. فَطَلَّقَهَا.

قَالَ مَالِكٌ : وَهٰذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي ذٰلِكَ.

حیض آئے تو مجھے بتانا۔ جب اسے حیض آیا تو انہیں بتا دیا فرمایا کہ جب پاک ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔ جب وہ پاک ہوئی تو انہیں بتا دیا۔ پس انہوں نے طلاق دے دی

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے جو اس بارے میں سنا یہ بہت اچھا ہے۔

بَابُ ٣٢ مَا جَاءَ فِي عِدَّةِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا إِذَا طُلِّقَتْ فِيهِ

جس گھر میں طلاق دی عدت وہیں پوری کرے

٦٣ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ ، أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ ابْنَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَتَّةَ. فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَكَمِ. فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ. فَقَالَتِ : اتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدِ الْمَرْأَةَ إِلَى بَيْتِهَا. فَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ : أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ غَلَبَنِي. وَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ : أَوَمَا بَلَغَتْكِ شَانُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ : لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ. فَقَالَ مَرْوَانُ : إِنْ كَانَ بِكِ الشَّرُّ، فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ.

یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ یحییٰ بن سعید نے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو طلاق بتہ دی۔ پس ام المومنین حضرت عائشہ نے مروان بن حکم حاکم مدینہ کے لئے پیغام بھیجا کہ اللہ سے ڈرو اور عورت کو اس کے مکان میں بھیجو۔ سلیمان کی حدیث میں ہے کہ مروان نے کہا: "عبدالرحمٰن مجھ پر غالب آ گئے ہیں"۔ قاسم کی حدیث میں ہے کہ مروان نے کہا۔ کیا فاطمہ بنت قیس کا واقعہ آپ تک نہیں پہنچا؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ فاطمہ کی بات کو اگر نظر انداز کر دو تو تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ مروان نے کہا کہ آپ کے نزدیک جو شر اس میں تھا وہی شر ان دونوں کے درمیان موجود ہے۔

٦٤ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ بِنْتَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ ، كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ. فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ. فَانْتَقَلَتْ. فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ.

نافع سے روایت ہے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کی بیٹی عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان کے نکاح میں تھی۔ پس انہوں نے اسے طلاق بتہ دے دی اور اس نے جگہ تبدیل کر لی۔ اس بات کو حضرت عبداللہ بن عمر نے ناپسند فرمایا۔

٦٥ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ ، فِي مَسْكَنِ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَكَانَ طَرِيقُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَكَانَ يَسْلُكُ الطَّرِيقَ الْأُخْرَى ، مِنْ أَدْبَارِ الْبُيُوتِ ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ عَلَيْهَا حَتَّى رَاجَعَهَا.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دولت کدے پر طلاق دی اور اس کے اندر سے مسجد کو راستہ جاتا تھا۔ یہ گھروں کے پیچھے کی جانب دوسرے راستے سے جانے لگے اور رجوع کئے بغیر اجازت مانگنا ناپسند فرمایا۔

٦٦ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛

سعید بن مسیب سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا

marfat.com
Marfat.com

أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا وَهِيَ فِي بَيْتٍ بِكِرَاءٍ، عَلَى مَنَ الْكِرَاءُ؟ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: عَلَى زَوْجِهَا. قَالَ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ زَوْجِهَا؟ قَالَ: فَعَلَيْهَا قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهَا؟ قَالَ. فَعَلَى الْأَمِيرِ.

جس کو اس کے خاوند نے طلاق دے دی ہو اور وہ کرائے کے مکان میں ہو کہ کرایہ کس پر ہے؟ سعید بن مسیب نے فرمایا کہ اس کے خاوند پر۔ کہا کہ اگر اس کے خاوند کے پاس نہ ہو تو؟ فرمایا کہ پھر عورت پر۔ کہا کہ اگر عورت کے پاس بھی نہ ہو تو؟ فرمایا کہ حاکم پر۔

بَابُ ٢٣ مَا جَاءَ فِي نَفَقَةِ الْمُطَلَّقَةِ

نفقہ مطلقہ کے متعلق روایات

٦٧ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ. عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؛ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ. وَهُوَ غَائِبٌ بِالشَّامِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ بِشَعِيرٍ، فَسَخِطَتْهُ. فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ. فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ (لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ) وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ. ثُمَّ قَالَ (تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي. اعْتَدِّي عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ. فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى. تَضَعِينَ ثِيَابَكِ عِنْدَهُ؛ فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي) قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، وَأَبَا جَهْمِ بْنَ هِشَامٍ خَطَبَانِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ. وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ. انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ) قَالَتْ: فَكَرِهْتُهُ. ثُمَّ قَالَ (انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ) فَنَكَحْتُ فَجَعَلَ اللَّهُ فِي ذٰلِكَ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ بِهِ.

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت قیس کو ابو عمرو بن حفص نے طلاق بتہ دی اور وہ شام گئے ہوتے تھے انہوں نے اپنے وکیل کے ہاتھ ان کے لئے جَو بھیجے۔ پس یہ اس سے ناراض ہوئیں۔ اس نے کہا کہ خدا کی قسم، آپ کا ہم پر کچھ نہیں۔ پس یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارا خرچ ان کے ذمے نہیں ہے اور انہیں حکم دیا کہ ام شریک کے گھر میں عدت پوری کرلو۔ پھر فرمایا کہ اس گھر میں میرے اصحاب آتے ہیں لہٰذا تم عبداللہ بن ام مکتوم کے پاس عدت گزارو کیونکہ وہ نابینا ہیں تو ان کے پاس تم اپنے کپڑے بھی اتار سکتی ہو۔ جب عدت پوری ہو جائے تو مجھے بتانا۔ ان کا بیان ہے کہ جب میری عدت پوری ہوگئی تو میں نے آپ کو بتادیا کہ معاویہ بن ابوسفیان اور ابوجہم بن ہشام نے مجھے پیغام بھیجے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوجہم تو اپنے کندھے سے لاٹھی کو کبھی ہٹاتے ہی نہیں اور معاویہ کا ہاتھ تنگ ہے۔ ان کے پاس مال نہیں ہے، تم اسامہ بن زید سے نکاح کرلو۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے انہیں ناپسند کیا۔ پھر فرمایا کہ تم اسامہ بن زید سے نکاح کرلو۔ پس میں نے ان سے نکاح کرلیا اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت دی کہ میری قسمت پر رشک کیا جانے لگا۔

٦٨ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ: الْمُبْتُوتَةُ لَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا حَتَّى تَحِلَّ. وَلَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا فَيُنْفَقُ عَلَيْهَا. حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا.

امام مالک نے ابن شہاب کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلاق بتہ والی عدت پوری ہونے تک اپنے گھر سے نہ نکلے اور اسے خرچ نہیں ملے گا مگر اس صورت میں کہ وہ حاملہ ہو، پھر بچہ جننے تک اسے خرچ دیا جائے گا۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ: وَهٰذَا الْأَمْرُ عِنْدَنَا

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

بَابُ ۲۴ مَا جَاءَ فِي عِدَّةِ الْأَمَةِ مِنْ طَلَاقِ زَوْجِهَا

مطلقہ لونڈی کی عدت کا بیان

۶۹ - قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي طَلَاقِ الْعَبْدِ الْأَمَةَ، إِذَا طَلَّقَهَا وَهِيَ أَمَةٌ، ثُمَّ عَتَقَتْ بَعْدُ، فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْأَمَةِ. لَا يُخَيَّرُ عِدَّتَهَا عَتَقَتْهَا. كَانَتْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ، أَوْ لَمْ تَكُنْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ، لَا تَنْتَقِلُ عِدَّتُهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ لونڈی کو غلام کے طلاق دینے کا ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جب طلاق دی تو وہ لونڈی تھی، پھر بعد میں آزاد ہو گئی تو اس کی عدت لونڈی جیسی ہے اور آزاد ہونے سے عدت تبدیل نہیں ہوگی خواہ اس سے رجوع کرنے کا حق باقی رہے لیکن عدت تبدیل نہیں ہوگی۔

قَالَ مَالِكٌ: وَمِثْلُ ذٰلِكَ، الْحَدُّ. يَقَعُ عَلَى الْعَبْدِ. ثُمَّ يَعْتِقُ بَعْدَ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَإِنَّمَا حَدُّ أَحَدٍ عَبْدٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح حد میں ہے۔ غلام پر واقع ہوئی پھر بعد میں آزاد ہو گیا تو اس پر وہی حد واقع ہوگی جو غلام کی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَالْحُرُّ يُطَلِّقُ الْأَمَةَ ثَلَاثًا وَتَعْتَدُّ بِحَيْضَتَيْنِ. وَالْعَبْدُ يُطَلِّقُ الْحُرَّةَ تَطْلِيقَتَيْنِ. وَتَعْتَدُّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ آزاد آدمی لونڈی کو تین طلاق دے گا۔ اور وہ دو حیض عدت گزارے گی اور غلام آزاد عورت کو دو طلاق دے گا جبکہ اس کی عدت تین قروء ہوگی۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْأَمَةُ، ثُمَّ يَبْتَاعُهَا فَيُعْتِقُهَا. إِنَّهَا تَعْتَدُّ عِدَّةَ الْأَمَةِ حَيْضَتَيْنِ. مَا لَمْ يُصِبْهَا. فَإِنْ أَصَابَهَا بَعْدَ مِلْكِهِ إِيَّاهَا، قَبْلَ عِتَاقِهَا، لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا إِلَّا الِاسْتِبْرَاءُ بِحَيْضَةٍ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس کے نکاح میں لونڈی ہو۔ پھر اسے خرید کر آزاد کر دے تو وہ لونڈی والی دو حیض کی عدت گزارے گی جبکہ اس سے صحبت نہ کی ہو۔ اگر ملکیت کے بعد اور آزاد کرنے سے پہلے صحبت کی ہو تو عورت کو صرف ایک حیض سے پاک ہونا کافی ہے۔

بَابُ ۲۵ جَامِعِ عِدَّةِ الطَّلَاقِ

عدت کے متعلق دیگر روایات

۷۰ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِنَّمَا امْرَأَةٍ طُلِّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ. ثُمَّ رَفَعَتْهَا حَيْضَتُهَا فَإِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ. فَإِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذٰلِكَ. وَإِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ الْأَشْهُرِ، ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ، ثُمَّ حَلَّتْ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جس عورت کو طلاق دی گئی ہو۔ پھر اسے ایک حیض آتے یا دو اور پھر حیض بند ہو جائے تو وہ نو مہینے انتظار کرے۔ اگر حمل ظاہر ہو جائے تو فبہا ورنہ نو مہینوں کے بعد تین مہینے عدت گزار کر حلال ہو جائے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الطَّلَاقُ لِلرِّجَالِ. وَالْعِدَّةُ لِلنِّسَاءِ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے کہ طلاق مردوں کے لئے اور عدت عورتوں کے واسطے ہے۔

marfat.com
Marfat.com

۱۷۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ اَنَّهُ قَالَ عِدَّةُ الْمُسْتَحَاضَةِ سَنَةٌ .

ابن شہاب سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب نے فرمایا: مستحاضہ کی عدت ایک سال ہے۔

قَالَ مَالِكٌ : اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِی الْمُطَلَّقَةِ الَّتِیْ تَرْفَعُهَا حَيْضَتُهَا حِيْنَ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا ، اَنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ . فَاِنْ لَمْ تَحِضْ فِيْهِنَّ ، اعْتَدَّتْ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ . فَاِنْ حَاضَتْ قَبْلَ اَنْ تَسْتَكْمِلَ الْاَشْهُرَ الثَّلَاثَةَ ، اسْتَقْبَلَتِ الْحَيْضَ فَاِنْ مَرَّتْ بِهَا تِسْعَةُ اَشْهُرٍ قَبْلَ اَنْ تَحِيْضَ . اعْتَدَّتْ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ . فَاِنْ حَاضَتِ الثَّانِيَةَ قَبْلَ اَنْ تَسْتَكْمِلَ الْاَشْهُرَ الثَّلَاثَةَ ، اسْتَقْبَلَتِ الْحَيْضَ . فَاِنْ مَرَّتْ بِهَا تِسْعَةُ اَشْهُرٍ قَبْلَ اَنْ تَحِيْضَ . اعْتَدَّتْ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ . فَاِنْ حَاضَتِ الثَّالِثَةَ كَانَتْ قَدِ اسْتَكْمَلَتْ عِدَّةَ الْحَيْضِ . فَاِنْ لَمْ تَحِضْ اسْتَقْبَلَتْ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ . وَلِزَوْجِهَا عَلَيْهَا ، فِیْ ذٰلِكَ ، الرَّجْعَةُ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ . اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ قَدْ بَتَّ طَلَاقَهَا .

امام مالک نے فرمایا کہ جس عورت کا حیض بند ہو جائے جبکہ اس کا خاوند اسے طلاق دے تو وہ نو مہینے انتظار کرے۔ اگر ان میں اسے حیض نہ آئے تو تین مہینے عدت گزارے۔ اگر تین مہینے پورے ہونے سے پہلے اسے حیض آجائے تو حیض سے عدت شروع کرے پھر اگر حیض آنے سے پہلے نو مہینے گزر جائیں تو تین مہینے عدت گزارے پھر اگر تین مہینے پورے ہونے سے پہلے حیض آجائے تو حیض سے عدت شروع کر دے۔ پھر اگر حیض آنے سے پہلے نو مہینے گزر جائیں تو تین مہینے عدت پوری کرے۔ پھر اگر تیسری مرتبہ حیض آجائے تو حیض کی عدت پوری ہو چکی۔ اگر اب حیض نہ آئے تو تین مہینے پورے کر کے حلال ہو جائے اور اس کے خاوند کو حلال ہونے سے پہلے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے ماسوائے اس کے کہ طلاق بتہ دی ہو۔

قَالَ مَالِكٌ : اَلسُّنَّةُ عِنْدَنَا ، اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَلَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ ، فَاعْتَدَّتْ بَعْضَ عِدَّتِهَا . ثُمَّ ارْتَجَعَهَا ، ثُمَّ فَارَقَهَا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا : اَنَّهَا لَا تَبْنِیْ عَلٰی مَا مَضٰی مِنْ عِدَّتِهَا . وَاَنَّهَا تَسْتَاْنِفُ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا عِدَّةً مُسْتَقْبِلَةً . وَقَدْ ظَلَمَ زَوْجُهَا نَفْسَهُ وَخَطَاَ . اِنْ كَانَ ارْتَجَعَهَا وَلَا حَاجَةَ لَهُ بِهَا .

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک سنت ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کو طلاق دے اور اسے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے جب وہ کچھ عدت گزارے تو رجوع کرے۔ پھر صحبت کرنے سے پہلے اسے چھوڑ دے تو وہ عدت کے گزشتہ دنوں کو شمار نہیں کرے گی اور وہ آئندہ اس روز سے عدت پوری کرے گی جس روز طلاق دی ہے اور خاوند نے بیوی کی جان پر ظلم کیا اور خطا کھائی جبکہ وہ اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتا اور رجوع کر رہا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ : وَالْاَمْرُ عِنْدَنَا ، اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَسْلَمَتْ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ ، ثُمَّ اَسْلَمَ . فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا مَا دَامَتْ فِیْ عِدَّتِهَا . فَاِنِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ، فَلَا سَبِيْلَ لَهُ عَلَيْهَا . وَاِنْ تَزَوَّجَهَا بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا لَمْ يُعِدْ ذٰلِكَ طَلَاقًا . وَاِنَّمَا فَسَخَهَا مِنْهُ الْاِسْلَامُ بِغَيْرِ طَلَاقٍ .

امام مالک نے فرمایا: عورت جب مسلمان ہو جائے اور خاوند کافر ہو۔ پھر وہ مسلمان ہو جائے تو عدت کے دوران وہ عورت کا زیادہ حقدار ہے۔ اگر عدت پوری ہو گئی تو اس کا کوئی حق نہ رہا۔ اگر اس نے عدت پوری ہونے کے بعد شادی کر لی تو یہ طلاق شمار نہیں ہوگی بلکہ بغیر طلاق کے اسلام نے اس کا نکاح فسخ کیا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ ٢٦ مَاجَاءَ فِي الْحَكَمَيْنِ

تحکیم کا بیان

٧٢ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ : أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ فِي الْحَكَمَيْنِ اللَّذَيْنِ قَالَ اللهُ تَعَالَى - وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا - : إِنَّ عَلَيْهِمَا الْفُرْقَةَ بَيْنَهُمَا ، وَالْاِجْتِمَاعَ .

قَالَ مَالِكٌ : وَذَلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ ، أَنَّ الْحَكَمَيْنِ يَجُوزُ قَوْلُهُمَا بَيْنَ الرَّجُلِ وَامْرَأَتِهِ ، فِي الْفُرْقَةِ وَالْاِجْتِمَاعِ .

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو پنچوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : "اور اگر تم کو میاں بیوی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے۔ یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان میں میل کر دے گا۔ بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے" (۴ : ۳۵) ان دونوں کو توڑنا اور جوڑنا ان کے اختیار میں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اہل علم سے یہ میں نے اچھی بات سنی کہ دو پنچوں کا قول میاں بیوی کو جدا کرنے اور ملانے میں قابل قبول ہے۔

بَابُ ٢٧ يَمِينِ الرَّجُلِ بِطَلَاقٍ مَا لَمْ يَنْكِحْ

جس عورت سے نکاح نہ کیا اسے طلاق دینے کی قسم کھانا

٧٣ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ ، وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، وَابْنَ شِهَابٍ ؛ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ، كَانُوا يَقُولُونَ : إِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ بِطَلَاقِ الْمَرْأَةِ قَبْلَ أَنْ يَنْكِحَهَا ثُمَّ أَثِمَ ، إِنَّ ذَلِكَ لَازِمٌ لَهُ إِذَا نَكَحَهَا .

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ فِيمَنْ قَالَ كُلُّ امْرَأَةٍ أَنْكِحُهَا فَهِيَ طَالِقٌ : إِنَّهُ إِذَا لَمْ يُسَمِّ قَبِيلَةً أَوِ امْرَأَةً بِعَيْنِهَا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ .

قَالَ مَالِكٌ : وَهَذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ

قَالَ مَالِكٌ ، فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ : أَنْتِ الطَّلَاقُ . وَكُلُّ امْرَأَةٍ أَنْكِحُهَا فَهِيَ طَالِقٌ . وَمَالُهُ صَدَقَةٌ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا ، فَحَنِثَ . قَالَ : أَمَّا نِسَاؤُهُ فَطَلَاقٌ كَمَا قَالَ . وَأَمَّا قَوْلُهُ كُلُّ امْرَأَةٍ أَنْكِحُهَا فَهِيَ طَالِقٌ . فَإِنَّهُ إِذَا لَمْ يُسَمِّ امْرَأَةً بِعَيْنِهَا ،

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر ، حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عبداللہ بن مسعود ۔ سالم بن عبداللہ ، قاسم بن محمد ، ابن شہاب اور سلیمان بن یسار فرمایا کرتے کہ جب آدمی نکاح سے پہلے عورت کو طلاق دینے کی قسم کھالے ، پھر توڑے تو نکاح کرنے پر یہ لازم ہو جائے گی۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرمایا کرتے جس نے کہا کہ جس عورت سے میں نکاح کروں اسے طلاق ہے تو جب اس نے کسی قبیلے کا نام نہیں لیا اور عورت کو معین نہیں کیا تو یہ کچھ بھی نہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ میں نے اچھی بات سنی۔

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے اپنی بیوی سے کہا تجھ پر طلاق اور ہر عورت جس سے نکاح کروں اس پر طلاق اور اس کا مال صدقہ ہے اگر فلاں کام نہ کرے۔ پھر قسم توڑ دے تو اسکی بیوی پر اس کے کہنے کے مطابق طلاق پڑ گئی اور اس کا یہ کہنا کہ جس عورت سے بھی میں نکاح کروں اس پر طلاق تو جب اس نے

marfat.com
Marfat.com

قَبِيلَةً أَوْ أَرْضًا أَوْ نَحْوَ هٰذَا، فَلَيْسَ يَلْزَمُهُ ذٰلِكَ. وَلْيَتَزَوَّجْ مَا شَاءَ. وَأَمَّا مَالُهُ فَلْيَتَصَدَّقْ بِثُلُثِهِ.

کسی معین عورت، قبیلے یا جگہ وغیرہ کا نام نہیں لیا تو یہ لازم نہیں آئیگی لہٰذا جہاں چاہے شادی کرے۔ رہی مال کی بات تو اس کا تہائی صدقہ کرنا چاہیئے۔

باب ۲۸ أَجَلِ الَّذِي لَا يَمَسُّ امْرَأَتَهُ

جو اپنی عورت سے جماع نہ کر سکے اسے مہلت دینا

۷۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَمَسَّهَا فَإِنَّهُ يُضْرَبُ لَهُ أَجَلُ سَنَةٍ. فَإِنْ مَسَّهَا، وَإِلَّا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے تھے کہ جو کسی عورت سے نکاح کرے اور پھر اس کے ساتھ صحبت نہ کر سکے تو اسے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔ اگر وہ اس کے ساتھ صحبت کر سکا تو فبہا ورنہ ان دونوں کے درمیان تفریق کروا دی جائے گی۔

۷۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ؛ مَتَى يُضْرَبُ لَهُ الْأَجَلُ؟ أَمِنْ يَوْمِ بَنَى بِهَا أَمْ مِنْ يَوْمِ تُرَافِعُهُ إِلَى السُّلْطَانِ؟ فَقَالَ: بَلْ مِنْ يَوْمِ تُرَافِعُهُ إِلَى السُّلْطَانِ.

قَالَ مَالِكٌ: فَأَمَّا الَّتِي قَدْ مَسَّ امْرَأَتَهُ ثُمَّ اعْتَرَضَ عَنْهَا، فَإِنِّي لَمْ أَسْمَعْ أَنَّهُ يُضْرَبُ لَهُ أَجَلٌ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

امام مالک نے ابن شہاب سے پوچھا کہ اسے کس روز سے مہلت دی جائے گی؟ کیا خلوت کے روز سے یا جس روز سلطان کے سامنے پیش کیا گیا؟ فرمایا بلکہ اس روز سے جب سلطان کے سامنے پیش کیا گیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کی پھر کسی وجہ سے عاجز ہو گیا تو اس کو مہلت دینے کی بات نہیں سنی جائے گی اور نہ ان دونوں کے درمیان تفریق کروائی جائے گی۔

باب ۲۹ جَامِعِ الطَّلَاقِ

طلاق کے متعلق دیگر روایات

۷۶۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ، أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ، حِينَ أَسْلَمَ الثَّقَفِيُّ (أَمْسِكْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا. وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ).

ابن شہاب نے فرمایا، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ثقیف کے ایک آدمی سے فرمایا جو مسلمان ہوا اور اس ثقفی کے پاس اسلام قبول کرتے وقت دس بیویاں تھیں کہ چار کو ان میں سے رکھ لو اور باقی سب کو چھوڑ دو۔

۷۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ؛ كُلَّهُمْ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا تَطْلِيقَةً أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى تَحِلَّ وَتَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَيَمُوتَ

ابن شہاب نے فرمایا کہ میں نے سعید بن مسیب، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود اور سلیمان بن یسار سب کو فرماتے سنا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس عورت کو اس کے خاوند نے ایک یا دو طلاقیں دے دیں، پھر چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ حلال ہو گئی اور دوسرے خاوند سے نکاح کر لیا۔ پھر یہ خاوند مر جائے یا طلاق دے چھوڑے۔ پھر عورت پہلے

marfat.com
Marfat.com

عَنْهَا أَوْ يُطَلِّقَهَا . ثُمَّ يَنْكِحُهَا زَوْجُهَا الْأَوَّلُ ، فَإِنَّهَا تَكُونُ عِنْدَهُ عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا .

قَالَ مَالِكٌ ، وَعَلَى ذَلِكَ ، السُّنَّةُ عِنْدَنَا ، الَّتِي لَا اخْتِلَافَ فِيهَا .

۷۸ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ ثَابِتِ ابْنِ الْأَحْنَفِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ أُمَّ وَلَدٍ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : فَدَعَانِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ . فَجِئْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ . فَإِذَا سِيَاطٌ مَوْضُوعَةٌ . وَإِذَا قَيْدَانِ مِنْ حَدِيدٍ . وَعَبْدَانِ لَهُ قَدْ أَجْلَسَهُمَا فَقَالَ طَلِّقْهَا وَإِلَّا ، وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ ، فَعَلْتُ بِكَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقُلْتُ : هِيَ الطَّلَاقُ أَلْفًا . قَالَ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَأَدْرَكْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، بِطَرِيقِ مَكَّةَ . فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ شَأْنِي . فَتَغَيَّظَ عَبْدُ اللهِ وَقَالَ : لَيْسَ ذٰلِكَ بِطَلَاقٍ . وَإِنَّهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْكَ . فَارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ . قَالَ فَلَمْ تُقِرَّنِي نَفْسِي حَتَّى أَتَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ ، أَمِيرٌ عَلَيْهَا . فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ شَأْنِي . وَبِالَّذِي قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ . قَالَ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ . لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْكَ . فَارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ . وَكَتَبَ إِلَى جَابِرِ بْنِ الْأَسْوَدِ الزُّهْرِيِّ . وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ ، أَنْ يُعَاقِبَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ . وَأَنْ يُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَهْلِي . قَالَ ، فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَهَّزَتْ صَفِيَّةُ ، امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، امْرَأَتِي ، حَتَّى أَدْخَلَتْهَا عَلَيَّ ، بِعِلْمِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ . ثُمَّ دَعَوْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، يَوْمَ عُرْسِي ، لِوَلِيمَتِي فَجَاءَنِي .

۷۹ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ،

خاوند سے نکاح کرلے تو اسے باقی ایک طلاق کا حق حاصل ہوگا۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی طریقہ ہے۔ جس میں کوئی اختلاف نہیں۔

امام مالک نے ثابت بن احنف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عبدالرحمن بن زید بن خطاب کی ام ولد سے شادی کی ان کا بیان ہے کہ مجھے عبداللہ بن عبدالرحمن بن زید بن خطاب نے بلایا میں ان کے پاس حاضر ہوا۔ دیکھا تو کوڑے رکھے ہوئے ہیں، لوہے کی دو بیڑیاں رکھی ہیں اور اپنے دو غلاموں کو بٹھایا ہوا ہے پس کہا کہ اسے طلاق دے دو ورنہ قسم اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے، میں تمہارے ساتھ برا سلوک کروں گا۔ میں نے کہا اسے ہزار طلاق۔ ان کا بیان ہے کہ میں ان کے پاس سے چلا آیا تو مکہ مکرمہ کے راستے میں حضرت عبداللہ بن عمر مل گئے۔ میں نے انہیں اپنا ماجرا سنایا۔ حضرت عبداللہ ناراض ہوتے اور فرمایا کہ عورت تم پر حرام نہیں ہوئی۔ تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے قلبی سکون نہ ہوا یہاں تک کہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر کے پاس پہنچ گیا جو ان دنوں مکہ مکرمہ میں تھے اور اس کے حاکم تھے۔ پس میں نے انہیں اپنا ماجرا سنایا اور جو حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا تھا ان کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے مجھ سے فرمایا۔ تم پر حرام نہیں ہوئی، تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ اور جابر بن اسود زہری امیر مدینہ کے لئے حکم دیتے ہوئے لکھا کہ عبداللہ بن عبدالرحمن کو سزا دو تاکہ وہ میرے اور میری بیوی کے درمیان سے ہٹ جائے۔ ان کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر کی زوجہ محترمہ حضرت صفیہ نے میری بیوی کو بناسنوار کر میرے پاس بھیجا یا حضرت عبداللہ بن عمر کے ایماء پر۔ پھر میں نے ولیمہ کی حضرت عبداللہ بن عمر کو دعوت دی تو وہ میرے پاس

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر

ف ۔ آئمہ ثلاثہ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک جبری طلاق واقع نہیں ہوتی لیکن امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک واقع ہو جاتی ہے جس نے احناف کے اس موقف کو سمجھنا اور متعلقہ احادیث و آثار کو دیکھنا ہو وہ شرح معانی الآثار کا مطالعہ کرے واللہ ولی التوفیق

marfat.com
Marfat.com

اَنَّهٗ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَرَأَ ـ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ

اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِقُبُلِ عِدَّتِهِنَّ ـ

قَالَ مَالِكٌ : يَعْنِيْ بِذٰلِكَ اَنْ يُطَلِّقَ فِيْ كُلِّ

طُهْرٍ مَرَّةً ـ

۸۰ ـ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ،

عَنْ اَبِيْهِ ؛ اَنَّهٗ قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ

ثُمَّ ارْتَجَعَهَا قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا ، كَانَ ذٰلِكَ لَهٗ .

وَ اِنْ طَلَّقَهَا اَلْفَ مَرَّةٍ . فَعَمَدَ رَجُلٌ ، اِلٰى امْرَاَتِهٖ

فَطَلَّقَهَا ـ حَتّٰى اِذَا شَارَفَتِ انْقِضَاءَ عِدَّتِهَا رَاجَعَهَا . ثُمَّ

طَلَّقَهَا . ثُمَّ قَالَ : لَاوَاللّٰهِ ، لَا آوِيْكِ اِلَيَّ وَلَا تَحِلِّيْنَ

اَبَدًا . فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ـ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ

فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ ـ . فَاسْتَقْبَلَ

النَّاسُ الطَّلَاقَ جَدِيْدًا مِنْ يَوْمِئِذٍ . مَنْ كَانَ طَلَّقَ مِنْهُمْ

اَوْ لَمْ يُطَلِّقْ ـ

۸۱ ـ وَحَدَّثَنِيْ مَنْ مَالِكٍ ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدِّيْلِيِّ ،

اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثُمَّ يُرَاجِعُهَا وَلَا حَاجَةَ

لَهٗ بِهَا . وَلَا يُرِيْدُ اِمْسَاكَهَا كَيْمَا يُطَوِّلُ . بِذٰلِكَ عَلَيْهَا

الْعِدَّةَ لِيُضَارَّهَا . فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ـ وَلَا

تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا . وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ

ظَلَمَ نَفْسَهٗ ـ يَعِظُهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ .

۸۲ ـ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ

بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَا عَنْ طَلَاقِ

السَّكْرَانِ ؟ فَقَالَا : اِذَا طَلَّقَ السَّكْرَانُ جَازَ طَلَاقُهٗ . وَ

اِنْ قُتِلَ قُتِلَ بِهٖ ـ

قَالَ مَالِكٌ . وَعَلٰى ذٰلِكَ ، الْاَمْرُ عِنْدَنَا .

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ

الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُوْلُ : اِذَا لَمْ يَجِدِ الرَّجُلُ مَا يُنْفِقُ

عَلٰى امْرَاَتِهٖ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا

کو پڑھتے ہوئے سنا ہے اے نبی! تم جب طلاق دو عورتوں کو تو انہیں عدت کے استقبال میں طلاق دو" (۶۵ : ۱)

امام مالک نے فرمایا، اس سے یہ مراد ہے کہ ہر طہر میں ایک طلاق دی جائے۔

عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ جو اپنی بیوی کو طلاق دے اور پھر عدت پوری ہونے سے پہلے رجوع کرے تو اسے یہ اختیار حاصل تھا اگرچہ ہزار مرتبہ طلاق دیتا۔ چنانچہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اسی ارادے سے یہاں تک کہ جب عدت پوری ہونے کو آئی تو رجوع کر لیا۔ پھر طلاق دی اور کہا، خدا کی قسم نہ میں تجھے اپنے ساتھ ملاؤں گا اور نہ کسی کیلئے حلال ہونے دوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا، طلاق دو مرتبہ ہے۔ پس دستور کے مطابق روک لو یا نیکی کے ساتھ رخصت کر دو (۲ : ۲۲۹) تو اس روز سے لوگ نئے طریقے سے طلاق دینے لگے جو ان میں سے طلاق دیتا یا طلاق نہ دیتا۔

امام مالک نے ثور بن زید دیلی سے روایت کی کہ آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے پھر رجوع کر لیتا ہے حالانکہ اس عورت کی اسے حاجت نہیں اور نہ اسے رکھنے کا ارادہ۔ اسی طرح اس کی عدت کو طول دیتا رہتا ہے تاکہ اسے تکلیف پہنچائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا، "انہیں تکلیف دینے کیلئے مت روکو تاکہ حد سے بڑھو اور جو ایسا کرے تو اس نے اپنی جان پر ظلم کیا" (۲ : ۲۳۱) اللہ تعالیٰ انہیں اسطرح سمجھاتا ہے

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار سے نشے کی حالت میں طلاق دینے کے متعلق پوچھا گیا۔ دونوں حضرات نے فرمایا کہ حالت نشہ کی طلاق پڑے گی اور اگر وہ قتل کرے گا تو (قصاص میں) قتل کیا جائے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے کہ جب آدمی اپنی بیوی کو نان نفقہ نہ دے سکے تو ان کے درمیان تفریق کروا دی جائے گی۔

marfat.com
Marfat.com

باب ۳۰ عِدَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اِذَا كَانَتْ حَامِلًا

حاملہ کی عدت جس کا خاوند مر جائے

۸۳ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؛ اَنَّهٗ قَالَ ، سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ الْمَرْاَةِ الْحَامِلِ يُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ . وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ، اِذَا وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ . فَدَخَلَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ . وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا شَابٌّ وَالْاٰخَرُ كَهْلٌ . فَحَفَّتْ اِلَى الشَّابِّ . فَقَالَ الشَّيْخُ : لَمْ تَحِلِّيْ بَعْدُ . وَكَانَ اَهْلُهَا غُيَّبًا . وَرَجَا ، اِذَا جَاءَ اَهْلُهَا ، اَنْ يُؤْثِرُوْهُ بِهَا فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : (قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِيْ مَنْ شِئْتِ) .

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ سے حاملہ عورت کے متعلق پوچھا گیا جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ دونوں میں سے آخری مدت۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ بچہ جننے پر حلال ہو جائے گی۔ پس ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس بارے میں پوچھا۔ حضرت اُم سلمہ نے فرمایا: سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے پندرہ روز بعد بچہ جنا تو انہیں دو آدمیوں نے پیغام بھیجے جن میں ایک جوان اور دوسرا ادھیڑ عمر تھا۔ وہ جوان کی طرف مائل ہو گئیں۔ بوڑھے نے کہا کہ تم حلال نہیں ہوئی ہو۔ ان کے گھر والے کہیں گئے ہوئے تھے، امید یہ تھی کہ شاید گھر والے آنے پر میری طرف مائل کر دیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں تو آپ نے فرمایا: تم حلال ہو چکی ہو، جس سے چاہو نکاح کر لو۔

۸۴ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؛ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ يُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ : اِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَقَدْ حَلَّتْ . فَاَخْبَرَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ عِنْدَهٗ ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : لَوْ وَضَعَتْ وَزَوْجُهَا عَلٰى سَرِيْرِهٖ لَمْ يُدْفَنْ بَعْدُ ، لَحَلَّتْ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس عورت کے متعلق پوچھا گیا جس کا خاوند فوت ہو گیا اور وہ حاملہ ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ جب وہ بچہ جن لے تو حلال ہو جائے گی۔ انہیں ایک انصاری نے بتایا جو ان کے پاس تھا کہ حضرت عمر نے فرمایا: کہ اگر وہ بچہ جنے اور خاوند کی میت نہلانے کے تختے پر ہو، بعد میں دفن کیا جائے تو وہ حلال ہو گئی۔

۸۵ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ؛ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ . فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِيْ مَنْ شِئْتِ) .

عروہ بن زبیر کو حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے چند روز بعد بچہ جنا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم حلال ہو گئی ہو، جس سے چاہو نکاح کر لو۔

۸۶ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَ

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کے درمیان اس عورت کے

marfat.com
Marfat.com

أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، اخْتَلَفَا فِي الْمَرْأَةِ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ. فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ، إِذَا وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا فَقَدْ حَلَّتْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اٰخِرَ الْأَجَلَيْنِ. فَجَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي. يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ. فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ. فَجَاءَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ: وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ. فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ (قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِي مَنْ شِئْتِ).

قَالَ مَالِكٌ: وَهٰذَا الْأَمْرُ الَّذِي لَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ عِنْدَنَا.

بارے میں اختلاف ہوا جو اپنے خاوند کی وفات کے چند روز بعد بچہ جنے۔ پس حضرت ابوسلمہ نے کہا کہ بچہ جنتے ہی وہ حلال ہو جائے گی حضرت ابن عباس نے کہا کہ دونوں میں سے آخری مدت۔ حضرت ابوہریرہ بھی آ گئے اور کہا کہ میں اپنے بھتیجے (ابوسلمہ) کے ساتھ ہوں انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس کے آزاد کردہ غلام کریب کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ان سے یہ پوچھنے کی غرض سے بھیجا۔ انہوں نے جا کر ان حضرات کو بتایا کہ حضرت ام سلمہ نے فرمایا۔ سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے چند روز بعد بچہ جنا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: "تم حلال ہو چکی ہو، جس سے چاہو نکاح کر لو۔"

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ وہ حکم ہے جس پر ہمیشہ سے اہل علم رہے۔

بَابُ مُقَامِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي بَيْتِهَا حَتّٰى تَحِلَّ

عورت کا اسی گھر میں عدت پوری کرنا جہاں خاوند فوت ہوا

۸۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ؛ أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ، وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ. فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ أَبَقُوا. حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِطَرَفِ الْقُدُومِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوهُ. قَالَتْ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فِي بَنِي خُدْرَةَ. فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَسْكَنٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نَعَمْ) فَقَالَتْ: فَانْصَرَفْتُ. حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ نَادَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

زینب بنت کعب بن عجرہ کو حضرت ابوسعید خدری کی بہن حضرت فریعہ بنت مالک بن سنان نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ پوچھنے کے لئے حاضر ہوئیں کہ بنی خدرہ میں اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ جائیں کیونکہ ان کا خاوند اپنے غلاموں کی تلاش میں نکلا تھا جو بھاگ گئے تھے۔ یہاں تک کہ جب قدوم کے اندر پایا تو غلاموں نے اسے قتل کر دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں بنی خدرہ میں اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤں؟ کیونکہ میرے خاوند نے اپنا کوئی ذاتی مکان نہیں چھوڑا اور نہ نفقہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ پھر میں لوٹ آئی یہاں تک کہ جب حجرے میں تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا یا مجھے بلانے کا کسی کو حکم دیا اور فرمایا۔ تم نے کیا کہا تھا؟ میں نے اپنے خاوند کا مذکورہ واقعہ عرض کیا تو فرمایا کہ عدت پوری ہونے

marfat.com
Marfat.com

وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَنِي فَنُوِّدِيتُ لَهُ فَقَالَ (كَيْفَ قُلْتِ)؟ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ لَهُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِي. فَقَالَ (امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ) قَالَتْ، فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذٰلِكَ، فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضَى بِهِ.

تک اپنے گھر میں ہی سہو۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے اسی میں چار مہینے دس دن عدت پوری کی۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان نے مجھے بلایا اور اس بارے میں پوچھا تو میں نے انہیں بتا دیا تو اس کے پیش نظر یہی فیصلہ کیا۔

۸۸ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَرُدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ مِنَ الْبَيْدَاءِ، يَمْنَعُهُنَّ الْحَجَّ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت شدگان کی بیویوں کو بیداء سے لوٹا دیتے اور انہیں حج سے روک دیا کرتے تھے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ خَبَّابٍ تُوُفِّيَ. وَإِنَّ امْرَأَتَهُ جَاءَتْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرَتْ لَهُ وَفَاةَ زَوْجِهَا وَذَكَرَتْ لَهُ حَزْنًا لَهُمْ بِقَنَاةَ. وَسَأَلَتْهُ هَلْ يَصْلُحُ لَهَا أَنْ تَبِيتَ فِيهِ؟ فَنَهَاهَا عَنْ ذٰلِكَ. فَكَانَتْ تَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ سَحَرًا. فَتُصْبِحُ فِي حَزْنِهِمْ. فَتَظَلُّ فِيهِ يَوْمَهَا. ثُمَّ تَدْخُلُ الْمَدِينَةَ إِذَا أَمْسَتْ، فَتَبِيتُ فِي بَيْتِهَا.

یحییٰ بن سعید کو یہ بات پہنچی کہ سائب بن خباب کا انتقال ہو گیا تو ان کی زوجہ محترمہ نے اپنے خاوند کی وفات کا حضرت عبداللہ بن عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر ذکر کیا اور بتایا کہ ان کی کھیتی قناۃ میں ہے۔ ان سے پوچھا کہ کیا اس کے لئے وہاں رات گزارنا درست ہے انہوں نے ایسا کرنے سے منع کیا۔ پس وہ علی الصبح مدینہ منورہ سے نکلیں، صبح کے وقت کھیت میں جا پہنچیں سارا دن وہاں گزاریں۔ پھر شام کو مدینہ منورہ میں داخل ہو کر رات اپنے گھر میں بسر کرتیں۔

۸۹ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ، فِي الْمَرْأَةِ الْبَدَوِيَّةِ يُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا: إِنَّهَا تَنْتَوِي حَيْثُ انْتَوَى أَهْلُهَا.

قَالَ مَالِكٌ: وَهٰذَا الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

عروہ بن زبیر خانہ بدوش عورت کے بارے میں فرمایا کرتے کہ جس کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ وہیں رہے۔ جہاں اس کے گھر والے رہیں۔

۹۰ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا تَبِيتُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا، وَلَا الْمَبْتُوتَةُ، إِلَّا فِي بَيْتِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے یا جس کو طلاق دی گئی ہو وہ رات نہ گزارے مگر اپنے گھر میں۔

باب ۳۲ عِدَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا

اُمِّ ولد کی عدت کا بیان جس کا مالک فوت ہو جائے

۹۱ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ

یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد کو فرماتے ہوئے سنا کہ یزید بن عبدالملک نے ان مردوں اور عورتوں کے درمیان جدائی کروا دی

marfat.com

Marfat.com

إِنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ فَرَّقَ بَيْنَ رِجَالٍ وَبَيْنَ نِسَائِهِمْ وَكُنَّ أُمَّهَاتِ أَوْلَادِ رِجَالٍ هَلَكُوا فَتَزَوَّجُوهُنَّ بَعْدَ حَيْضَةٍ أَوْ حَيْضَتَيْنِ. فَفَرَّقَ بَيْنَهُمْ حَتَّى يَعْتَدِدْنَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. فَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: سُبْحَانَ اللهِ. يَقُولُ اللهُ فِي كِتَابِهِ — وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا — مَا هُنَّ مِنَ الْأَزْوَاجِ.

جن کے مالک ہلاک ہو گئے تھے۔ پس انہوں نے ایک حیض یا دو حیض کے بعد نکاح کر لئے۔ پس چار مہینے دس دن عدت گزارنے کے دوران ان میں دوری رکھی۔ اس پر قاسم بن محمد نے تعجب کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تو اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ جو فوت ہو جائیں اور پیچھے بیویاں چھوڑیں (۲: ۲۳۴) اور یہ عورتیں بیویاں نہیں ہیں۔

۹۲ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ قَالَ: عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ، إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا، حَيْضَةٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب ام ولد کا مالک فوت ہو جائے تو اس کی عدت ایک حیض ہے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ، إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا، حَيْضَةٌ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ قاسم بن محمد فرمایا کرتے کہ اُمّ ولد کا جب مالک وفات پا جائے تو اس کی عدت ایک حیض ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَهُوَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَإِنْ لَمْ تَكُنْ مِمَّنْ تَحِيضُ، فَعِدَّتُهَا ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت تین مہینے ہے۔

بَابُ ٣٣ عِدَّةِ الْأَمَةِ إِذَا تُوُفِّيَ سَيِّدُهَا أَوْ زَوْجُهَا

لونڈی کی عدت جبکہ اس کا آقا یا خاوند مر جائے

۹۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، كَانَا يَقُولَانِ: عِدَّةُ الْأَمَةِ، إِذَا هَلَكَ عَنْهَا زَوْجُهَا، شَهْرَانِ وَخَمْسُ لَيَالٍ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار فرمایا کرتے کہ لونڈی کا خاوند جب فوت ہو جائے تو اس کی عدت دو ماہ پانچ روز ہے۔

۹۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَ ذَلِكَ.

امام مالک نے ابن شہاب سے اسی طرح روایت کی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْعَبْدِ يُطَلِّقُ الْأَمَةَ طَلَاقًا لَمْ يَبْتُّهَا فِيهِ، لَهُ عَلَيْهَا فِيهِ الرَّجْعَةُ. ثُمَّ يَمُوتُ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا مِنْ طَلَاقِهِ: إِنَّهَا تَعْتَدُّ عِدَّةَ الْأَمَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا. شَهْرَيْنِ وَخَمْسَ لَيَالٍ. وَإِنَّهَا

امام مالک نے اس غلام کے بارے میں فرمایا جس نے لونڈی کو طلاق دی جو بتہ نہیں ہے اور اسے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔ پھر وہ عورت کی عدت طلاق کے دوران فوت ہو جائے تو اب وہ متوفی خاوند کی زوجہ والی عدت گزارے گی۔ یعنی دو ماہ پانچ دن

marfat.com
Marfat.com

اِنْ عَتَقَتْ وَلَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ. ثُمَّ لَمْ تَخْتَرْ فِرَاقَهُ بَعْدَ الْعِتْقِ حَتّٰى يَمُوْتَ ، وَهِيَ فِيْ عِدَّتِهَا مِنْ طَلَاقِهِ اعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْحُرَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا. وَذٰلِكَ اِنَّهَا اِنَّمَا وَقَعَتْ عَلَيْهَا عِدَّةُ الْوَفَاةِ بَعْدَ مَا عَتَقَتْ. فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ.

قَالَ مَالِكٌ. وَهٰذَا الْاَمْرُ عِنْدَنَا

اور اگر وہ آزاد ہو جاتے اور مرد کو اس سے رجوع کا حق حاصل ہے پھر آزاد ہونے کے بعد وہ بھی جدا ہونا نہیں چاہتی ، یہاں تک کہ دوران ان میں دوری رکھی۔ اس پہ قاسم بن محمد نے تعجب کرتے ہوئے فرمایا :۔ اللہ تعالیٰ تو اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ جو فوت ہو جائیں اور پیچھے بیویاں چھوڑیں (۲ : ۲۳۴) اور یہ عورتیں بیویاں نہیں ہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

بَابُ ۳۴ مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ

عزل کے متعلق روایات

۹۵۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ ؛ اَنَّهُ قَالَ ، دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ، فَرَاَيْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ ، فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ. فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ. فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ. وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْفِدَاءَ. فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْزِلَ فَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهُ ؟ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ (مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا. مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ).

ابن محیریز کا بیان ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر ان کے پاس گیا اور ان سے عزل کے بارے میں پوچھا۔ حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بنی مصطلق کے لئے نکلے۔ وہاں عربی عورتیں ہماری قید میں آئیں جبکہ ہمیں عورتوں کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی اور مجرد زندگی نے ہمیں تنگ کر رکھا تھا اور ہم ان عورتوں سے مال بھی کمانا چاہتے تھے تو ہم نے عزل کا ارادہ کیا۔ ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے بغیر پوچھے ہم کس طرح عزل کریں ؟ پس آپ سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا تمہارے اوپر کیا بوجھ ہے اگر نہ کرو۔ قیامت تک جو جان پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

۹۶۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ ، عَنْ اَبِيْهِ ؛ اَنَّهُ كَانَ يَعْزِلُ.

عامر بن سعید بن ابی وقاص نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ عزل کیا کرتے تھے۔

۹۷۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنِ ابْنِ اَفْلَحَ ، مَوْلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ ، عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِاَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ ؛ اَنَّهُ كَانَ يَعْزِلُ.

حضرت ابو ایوب انصاری کی ام ولد سے روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عزل کیا کرتے تھے۔

۹۸۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ. اَنَّهُ كَانَ يَعْزِلُ. وَكَانَ يَكْرَهُ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر عزل نہیں کیا کرتے تھے اور وہ عزل کو ناپسند فرماتے تھے۔

marfat.com

Marfat.com

الْعَزْلَ

۹۹۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ . عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيِّ ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرِو بْنِ غَزِيَّةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ . فَجَاءَهُ ابْنُ فَهْدٍ . رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ . فَقَالَ : يَا أَبَا سَعِيْدٍ ! إِنَّ عِنْدِيْ جَوَارِيَ لِيْ ، يَمْسَحْنَ نِسَائِيَ اللَّاتِيْ أُكْنِ بِأَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهُنَّ . وَلَيْسَ كُلُّهُنَّ يُعْجِبُنِيْ أَنْ تَحْمِلَ مِنِّيْ . أَفَأَعْزِلُ ؟ فَقَالَ زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ : أَفْتِهِ يَا حَجَّاجُ . قَالَ . فَقُلْتُ : يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ . إِنَّمَا نَجْلِسُ عِنْدَكَ لِنَتَعَلَّمَ مِنْكَ . قَالَ : أَفْتِهِ . قَالَ فَقُلْتُ : هُوَ حَرْثُكَ . إِنْ شِئْتَ سَقَيْتَهُ . وَإِنْ شِئْتَ أَعْطَشْتَهُ قَالَ وَكُنْتُ أَسْمَعُ ذٰلِكَ مِنْ زَيْدٍ . فَقَالَ زَيْدٌ : صَدَقَ .

حجاج بن عمرو بن غزیہ یہ حضرت زید بن ثابت کے پاس بیٹھے ہوتے تھے کہ اہل یمن سے ابن فہد آگئے اور کہا کہ میرے پاس چند لونڈیاں ہیں جبکہ میری کوئی بیوی بھی ان جیسی خوبصورت نہیں اور میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ وہ مجھ سے حاملہ ہو جائیں تو کیا میں عزل کر لوں ؟ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ اے حجاج ! فتویٰ دو۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا :۔ ہم آپ کی مجلس میں علم حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ فتویٰ دو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا۔ وہ تمہاری کھیتی ہے ، چاہے سیراب کرو چاہے خشک رکھو اور کہا کہ یہ میں حضرت زید سے سنا کرتا ہوں۔ حضرت زید نے فرمایا کہ سچ کہا ہے۔

۱۰۰۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ؛ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَكِّيِّ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ ذَفِيْفٌ ، أَنَّهُ قَالَ ، سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَزْلِ ؛ فَدَعَا جَارِيَةً لَهُ . فَقَالَ : أَخْبِرِيْهِمْ . فَكَأَنَّمَا اسْتَحْيَيْتُ . فَقَالَ هُوَ ذٰلِكَ . أَمَا أَنَا فَأَفْعَلُهُ . يَعْنِيْ أَنَّهُ يَعْزِلُ .

حمید بن قیس مکی المعروف بہ ذفیف کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے اپنی ایک لونڈی کو بلا کر کہا کہ انہیں بتا دو۔ اس نے شرم محسوس کی تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایسی ہی بات ہے۔ لیکن میں عزل کرتا ہوں۔

قَالَ مَالِكٌ ، لَا يَعْزِلُ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ الْحُرَّةَ ، إِلَّا بِإِذْنِهَا . وَلَا بَأْسَ أَنْ يَعْزِلَ عَنْ أَمَتِهِ ، بِغَيْرِ إِذْنِهَا . وَمَنْ كَانَتْ تَحْتَهُ أَمَةُ قَوْمٍ فَلَا يَعْزِلُ إِلَّا بِإِذْنِهِمْ .

امام مالک نے فرمایا کہ کوئی آزاد عورت سے عزل نہ کرے مگر اس کی اجازت سے اور اپنی لونڈی سے عزل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں خواہ بغیر اجازت ہو اور دوسرے لوگوں کی لونڈی سے بغیر انکی اجازت کے عزل نہ کرے۔

بَابُ ۳۵ مَا جَاءَ فِي الْإِحْدَادِ

سوگ کے متعلق روایات

۱۰۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ ؛ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ . قَالَتْ زَيْنَبُ ، دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيْبَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَبُوْهَا أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ . فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خَلُوْقٌ أَوْ غَيْرُهُ . فَدَهَنَتْ بِهِ جَارِيَةً . ثُمَّ مَسَحَتْ بِعَارِضَيْهَا

حمید بن نافع کا بیان ہے کہ زینب بنت ابو سلمہ نے مجھے مندرجہ ذیل تین حدیثیں بتائیں۔ زینب نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ کی خدمت میں گئی جبکہ ان کے والد محترم حضرت ابوسفیان کا انتقال ہو گیا تھا۔ حضرت ام حبیبہ نے خوشبو منگوائی جس میں خلوق وغیرہ کی زردی تھی۔ پھر اپنی لونڈی کو لگا کر اپنے دونوں عارضوں پر ہاتھ مل دیئے اور فرمایا کہ مجھے خوشبو کی حاجت نہ تھی مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

marfat.com
Marfat.com

ثُمَّ قَالَتْ، وَاللّٰهِ مَالِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ. غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: (لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ. إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا).

فرمائے ہوئے سنا ہے کہ کسی عورت کے لئے جائز نہیں ہے جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر اپنے خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔

۱۰۲۔ قَالَتْ زَيْنَبُ، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا. فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ. ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ حَاجَةٌ. غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: (لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا).

زینب نے فرمایا کہ پھر میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب بنت جحش کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ ان کے بھائی کا انتقال ہوا۔ انہوں نے خوشبو منگا کر اس میں سے ملی اور فرمایا، خدا کی قسم، مجھے خوشبو کی حاجت نہ تھی مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی عورت کے لئے حلال نہیں جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی مرنے والے کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر اپنے خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔

۱۰۳۔ قَالَتْ زَيْنَبُ، وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ، جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَتْ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا. وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا. أَفَنَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (لَا) مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ (لَا) ثُمَّ قَالَ (إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ).

زینب نے فرمایا کہ میں نے اپنی والدہ محترمہ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور لڑکی کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا میں ان میں سرمہ لگا دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں اور انکار کے لفظ دو تین مرتبہ دہراتے ہوئے فرمایا: یہ تو صرف چار ماہ دس دن ہیں جبکہ عہد جاہلیت میں عورت سال کے بعد سر کے اوپر سے مینگنیاں پھینکتی ہوئی نکلتی تھی۔

قَالَ حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ. فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ: وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَتْ زَيْنَبُ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا. دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا. وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ. ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ. حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ. فَتَفْتَضُّ بِهِ. فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ. ثُمَّ يَخْرُجُ. فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا. ثُمَّ تُرَاجِعُ، بَعْدُ، مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ.

حمید بن نافع کا بیان ہے کہ میں نے زینب سے کہا کہ سر کے اوپر سے مینگنیاں پھینکنے کا مطلب کیا ہے؟ زینب نے کہا کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تو وہ ٹوٹی پھوٹی کوٹھڑی میں میلے کچیلے کپڑے پہن کر داخل ہو جاتی۔ خوشبو وغیرہ کوئی چیز نہ لگاتی، یہاں تک کہ سال گزر جاتا۔ پھر ایک جانور لایا جاتا گدھا، بکری یا کوئی پرندہ وغیرہ جسے وہ اپنے جسم سے ملتی۔ ملتے ہوئے اکثر وہ مر جاتا۔ پھر وہ نکلتی تو اسے اونٹ کی مینگنیاں دی جاتیں جنہیں وہ پھینکتی۔ اسکے بعد وہ واپس لوٹتی۔ پھر جو وہ چاہتی

قَالَ مَالِكٌ: وَالْحِفْشُ الْبَيْتُ الرَّدِيُّ. وَتَفْتَضُّ تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا كَالشُّشْرَةِ.

امام مالک نے فرمایا کہ الحفش خراب گھر کو کہتے ہیں۔ تفتض جلد سے ملنا رگڑنے کی طرح۔

۱۰۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ

حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

marfat.com

Marfat.com

بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهَا وَسَلَّمَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ).

ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کیلئے جائز نہیں ہے جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے ماسوائے خاوند کے۔

١٠٥ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لِامْرَأَةٍ حَادٍّ عَلَى زَوْجِهَا، اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا، فَبَلَغَ ذَلِكَ مِنْهَا. اكْتَحِلِي بِكُحْلِ الْجَلَاءِ بِاللَّيْلِ وَامْسَحِيهِ بِالنَّهَارِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت سے کہا جو اپنے خاوند کے سوگ میں تھی اور اس کی آنکھیں دکھتی تھیں کہ رات میں سرمہ لگا لیا کرو اور دن میں پونچھ دیا کرو۔

١٠٦ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ فِي الْمَرْأَةِ يُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا : إِنَّهَا إِذَا خَشِيَتْ عَلَى بَصَرِهَا مِنْ رَمَدٍ، أَوْ شَكْوَى أَصَابَهَا، إِنَّهَا تَكْتَحِلُ وَتَتَدَاوَى بِدَوَاءٍ أَوْ كُحْلٍ وَإِنْ كَانَ فِيهِ طِيبٌ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سالم بن عبداللہ اور سلیمان بن یسار اس عورت کے بارے میں جس کا خاوند فوت ہو جاتے فرمایا کرتے کہ اگر اس کی آنکھ میں آشوب یا کوئی شکایت پیدا ہو جاتے وہ سرمہ اور دوائی کا استعمال کر سکتی ہے اگرچہ اس میں خوشبو ہو۔

قَالَ مَالِكٌ : وَإِذَا كَانَتِ الضَّرُورَةُ. فَإِنَّ دِينَ اللهِ يُسْرٌ.

امام مالک نے فرمایا جبکہ ضرورت ہو کیونکہ اللہ کا دین آسان ہے۔

١٠٧ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا، وَهِيَ حَادٌّ عَلَى زَوْجِهَا عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ. فَلَمْ تَكْتَحِلْ حَتَّى كَادَتْ عَيْنَاهَا تَرْقَصَانِ.

امام مالک نے نافع سے روایت کی ہے کہ صفیہ بنت ابوعبید کی آنکھوں میں تکلیف ہو گئی جبکہ وہ اپنے خاوند حضرت عبداللہ بن عمر کے سوگ میں تھیں تو انہوں نے سرمہ نہ لگایا یہانتک کہ انکی آنکھیں چپک

قَالَ مَالِكٌ : تَدَّهِنُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا بِالزَّيْتِ وَالشَّبْرَقِ، وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ. إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طِيبٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ متوفی کی بیوی زیتون اور تل وغیرہ کا تیل لگا سکتی ہے جبکہ اس میں خوشبو نہ ہو۔

قَالَ مَالِكٌ : وَلَا تَلْبَسُ الْمَرْأَةُ الْحَادُّ عَلَى زَوْجِهَا مِنَ الْحَلْيِ خَاتَمًا وَلَا خَلْخَالًا. وَلَا غَيْرَ ذَلِكَ مِنَ الْحَلْيِ. وَلَا تَلْبَسُ شَيْئًا مِنَ الْعَصْبِ. إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَصْبًا غَلِيظًا. وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِشَيْءٍ مِنَ الصَّبْغِ. إِلَّا بِالسَّوَادِ. وَلَا تَمْتَشِطُ إِلَّا بِالسِّدْرِ. وَمَا أَشْبَهَهُ مِمَّا لَا يَخْتَمِرُ فِي رَأْسِهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ اپنے خاوند کا سوگ کرنے والی عورت زیورات سے انگوٹھی، پازیب وغیرہ کوئی چیز نہ پہنے اور نہ زیورات کے علاوہ دوسری آرائشی چیز اور یمنی کپڑا بھی نہ پہنے مگر جبکہ موٹا اور سخت ہو اور رنگا ہوا کپڑا بھی نہ پہنے ماسوائے سیاہ کے اور بالوں کو نہ دھوئے مگر بیری کے پتوں سے یا ایسی ہی کسی اور چیز کے ساتھ جس سے سر میں خوشبو نہ ہو۔

١٠٨ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ حَادٌّ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ. وَقَدْ جَعَلَتْ عَلَى عَيْنَيْهَا صَبِرًا. فَقَالَ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ کے پاس تشریف لے گئے۔ جبکہ وہ حضرت ابوسلمہ کے سوگ میں تھیں اور انہوں نے اپنی آنکھوں میں مصبر لگایا تھا۔ آپ

marfat.com
Marfat.com

(مَا هٰذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ)؟ فَقَالَتْ: إِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ (اجْعَلِيهِ فِي اللَّيْلِ وَامْسَحِيهِ بِالنَّهَارِ).

نے فرمایا۔ اے ام سلمہ! یہ کیا ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ! یہ صبر ہے فرمایا کہ اسے رات میں لگا لیا کرو۔ اور دن میں پونچھ دیا کرو۔

قَالَ مَالِكٌ: الْإِحْدَادُ عَلَى الصَّبِيَّةِ الَّتِي لَمْ تَبْلُغِ الْمَحِيضَ، كَهَيْئَتِهِ عَلَى الَّتِي قَدْ بَلَغَتِ الْمَحِيضَ. تَجْتَنِبُ مَا تَجْتَنِبُ الْمَرْأَةُ الْبَالِغَةُ، إِذَا هَلَكَ عَنْهَا زَوْجُهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ سوگ والی نابالغ لڑکی جو حیض کی عمر کو نہیں پہنچی، ان کے مانند ہے جو حیض کو پہنچ گئیں اور ان تمام باتوں سے اجتناب کرے گی جن سے بالغہ عورت بچتی ہے جبکہ اسکا خاوند فوت ہو گیا۔

قَالَ مَالِكٌ: تُحِدُّ الْأَمَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، شَهْرَيْنِ وَخَمْسَ لَيَالٍ، مِثْلَ عِدَّتِهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ لونڈی کا سوگ جبکہ اس کا خاوند فوت ہو جائے تو عدت کی طرح دو ماہ پانچ دن ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: لَيْسَ عَلَى أُمِّ الْوَلَدِ إِحْدَادٌ إِذَا هَلَكَ عَنْهَا سَيِّدُهَا. وَلَا عَلَى أَمَةٍ يَمُوتُ عَنْهَا سَيِّدُهَا، إِحْدَادٌ وَإِنَّمَا الْإِحْدَادُ عَلَى ذَوَاتِ الْأَزْوَاجِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ام ولد پر سوگ نہیں ہے جبکہ اس کا آقا فوت ہو جائے اور لونڈی پر بھی سوگ نہیں جس کا آقا فوت ہو، کیونکہ سوگ تو خاوند والی عورتوں پر ہے۔

۱۰۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَتْ تَقُولُ: تَجْمَعُ الْحَادُّ رَأْسَهَا بِالسِّدْرِ وَالزَّيْتِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں: سوگ والی عورت اپنے سر میں بیری اور زیتون کو جمع کر سکتی ہے۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كِتَابُ الرَّضَاعِ
کتاب الرضاع

بَابُ رَضَاعَةِ الصَّغِيْرِ

۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْبَرَتْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا. وَاَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اَرَاهُ فُلَانًا) لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا، لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، دَخَلَ عَلَيَّ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (نَعَمْ. اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ).

۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ؛ اَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيَّ. فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهُ عَلَيَّ، حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ. فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ: (اِئْذَنِيْ لَهُ فَاِنَّهُ عَمُّكِ). فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ. فَقَالَ: (اِئْذَنِيْ لَهُ فَاِنَّهُ عَمُّكِ يَلِجُ عَلَيْكِ).
قَالَتْ عَائِشَةُ: وَذٰلِكَ بَعْدَمَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ۔

بچے کو دودھ پلانا

عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھیں اور اس شخص کی آواز سن رہی تھیں جو حضرت حفصہ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگ رہا تھا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا، میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! یہ آپ کے گھر میں آنے کی اجازت مانگتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے خیال میں حفصہ کا فلاں رضاعی چچا ہے۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! اگر فلاں زندہ ہوتا یعنی ان کا رضاعی چچا تو وہ میرے پاس آیا کرتا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، بے شک رضاعت بھی اسیطرح حرام کرتی ہے جیسے ولادت حرام کرتی ہے۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرے رضاعی چچا نے آکر مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے اس کے متعلق آپ سے پوچھا۔ فرمایا کہ وہ تمہارا چچا ہے اسے اجازت دے دینا۔ وہ فرماتی ہیں، میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے تو نہیں پلایا۔ فرمایا کہ وہ تمہارا چچا ہے تمہارے پاس آسکتا ہے۔

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ پردے کا حکم نازل ہونے سے بعد کی بات ہے۔

marfat.com
Marfat.com

وَقَالَتْ عَائِشَةُ : يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ .

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کرتی ہے جن کو ولادت حرام کر دیتی ہے۔

۳ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ؛ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ : أَنَّ أَفْلَحَ ، أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ ، حَتَّى يَسْتَأْذِنَ عَلَيْهَا . وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ . بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَ الْحِجَابُ . قَالَتْ : فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ عَلَيَّ . فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ . فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ عَلَيَّ .

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ابوقعیس کے بھائی افلح نے آکر ان سے اجازت مانگی اور وہ ان کا رضاعی چچا تھا، اس کے بعد کہ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو جو میں نے کیا تھا آپ کو بتا دیا۔ آپ نے مجھے حکم دیا کہ اسے اپنے پاس آنے کی اجازت دے دیا کروں۔

۴ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ، مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ ، وَإِنْ كَانَ مَصَّةً وَاحِدَةً . فَهُوَ يُحَرِّمُ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ دو سال کے دوران خواہ ایک ہی دفعہ دودھ پیا ہو لیکن حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

۵ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ ، فَأَرْضَعَتْ إِحْدَاهُمَا غُلَامًا ، وَأَرْضَعَتِ الْأُخْرَى جَارِيَةً ، فَقِيلَ لَهُ : هَلْ يَتَزَوَّجُ الْغُلَامُ الْجَارِيَةَ ؟ فَقَالَ : لَا . اللِّقَاحُ وَاحِدٌ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس کی دو بیویاں ہوں۔ اس کی ایک بیوی نے کسی لڑکے کو دودھ پلایا اور دوسری نے ایک لڑکی کو۔ ان سے کہا گیا کہ کیا اس لڑکے اور لڑکی کا نکاح ہو سکتا ہے؟ فرمایا نہیں ہو سکتا کیونکہ ان کا باپ (رضاعی) ایک ہے۔

۶ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ : لَا رَضَاعَةَ إِلَّا لِمَنْ أُرْضِعَ فِي الصِّغَرِ وَلَا رَضَاعَةَ لِكَبِيرٍ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ رضاعت نہیں ہے مگر چھوٹی عمر میں اور بڑے کی کوئی رضاعت نہیں ہے۔

۷ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ : أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَرْسَلَتْ بِهِ وَهُوَ يَرْضَعُ ، إِلَى أُخْتِهَا أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ . فَقَالَتْ أَرْضِعِيهِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيَّ . قَالَ سَالِمٌ . فَأَرْضَعَتْنِي أُمُّ كُلْثُومٍ ثَلَاثَ رَضَعَاتٍ

سالم بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے حالت رضاعت میں انہیں اپنی بہن حضرت ام کلثوم بنت ابوبکر صدیق کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ اسے دس دفعہ دودھ پلا دیا جائے تاکہ میرے آجایا کرے۔ حضرت ام کلثوم نے مجھے تین دفعہ دودھ پلایا پھر بیمار پڑ گئیں تو تین دفعہ سے زیادہ مجھے دودھ نہ

ف - اہل حق کے آئمہ اربعہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے کہ رضاعت صرف بچپن میں دودھ پلانے سے ثابت ہوتی ہے جبکہ بچے کی خوراک صرف دودھ ہے اکثر فقہاء کے نزدیک یہ مدت دو سال کی عمر تک ہے جبکہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اڑھائی سال تک یہی حکم ہے اس کے بعد کسی عورت کا دودھ پینے اور پلانے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

ثُمَّ مَرِضَتْ فَلَمْ تُرْضِعْنِي غَيْرَ ثَلَاثِ رَضَعَاتٍ فَلَمْ أَكُنْ أَدْخُلُ عَلَى عَائِشَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ لَمْ يُتِمَّ لِي عَشْرَ رَضَعَاتٍ

پلا سکیں۔ پس میں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتا کیونکہ حضرت ام کلثوم نے مجھے پورے دس دفعہ دودھ نہیں پلایا۔

٨۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرْسَلَتْ بِعَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ إِلَى أُخْتِهَا فَاطِمَةَ بِنْتِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، تُرْضِعُهُ عَشْرَ رَضَعَاتٍ لِيَدْخُلَ عَلَيْهَا، وَهُوَ صَغِيرٌ يَرْضَعُ. فَفَعَلَتْ. فَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا.

صفیہ بنت ابو عبید سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عاصم بن عبداللہ بن سعد کو اپنی بہن حضرت فاطمہ بنت عمر کے پاس بھیجا کہ اسے دس دفعہ دودھ پلا دیں تاکہ ان کے پاس آجایا کرے اور وہ دودھ پیتے بچے تھے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا تو یہ ان کے پاس آیا کرتے۔ ف

٩۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا مَنْ أَرْضَعَتْهُ أَخَوَاتُهَا، وَبَنَاتُ أَخِيهَا. وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا مَنْ أَرْضَعَهُ نِسَاءُ إِخْوَتِهَا۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس وہ حضرات آتے جن کو ان کی بہنوں اور بھتیجیوں نے دودھ پلایا ہوتا اور وہ لوگ نہ آتے جن کو ان کی بھاوجوں نے دودھ پلایا ہوتا۔

١٠۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الرَّضَاعَةِ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ: كُلُّ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ، وَإِنْ كَانَتْ قَطْرَةً وَاحِدَةً، فَهُوَ يُحَرِّمُ. وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ، فَإِنَّمَا هُوَ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ.

سعید بن مسیب سے رضاعت کے بارے میں پوچھا گیا تو سعید نے فرمایا کہ جو دو سالوں کے درمیان ہو خواہ وہ ایک ہی قطرہ ہو تو اس سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے اور جو رضاعت کے دو سالوں کے بعد ہو تو وہ کھانے کی طرح ہے جو کھایا جاتا ہے۔

ف۔ ان دونوں روایتوں کی بنیاد اصل میں یہ روایت ہے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان فیما انزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی فیما یقرأ من القرآن (صحیح مسلم) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جیسا کہ قرآن مجید میں نازل کیا گیا کہ دس دفعہ دودھ پلانا حرام کر دیتا ہے پھر یہ آیت پانچ دفعہ پلانے کے حکم سے منسوخ ہوئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور قرآن کریم میں یہ آیت اسی طرح پڑھی جاتی تھی۔

امام شافعی کا قول ہے کہ پانچ دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہونے کی مذکورہ آیت کی تلاوت تو منسوخ ہو گئی لیکن یہ حکم باقی ہے جمہور کے نزدیک پانچ دفعہ سے حرمت ثابت ہونے کا حکم بھی منسوخ ہے اور وہ اس بات کو بھی تسلیم نہیں کرتے کہ پانچ دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہونے کی آیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال تک قرآن مجید میں پڑھی جاتی تھی۔ اگر واقعی صورت حال یہی ہے تو کون اس آیت کی تلاوت منسوخ کر سکتا تھا اور کون اسے قرآن کریم سے نکال سکتا تھا دریں حالات یہی بات سمجھ میں آتی ہے کہ پانچ دفعہ دودھ پینے والی آیت کی تلاوت بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس ہی کے اندر منسوخ ہوئی ہوگی اور اسی لیے اسے قرآن کریم میں شامل نہیں کیا گیا ہوگا اور جب تلاوت اس کی بھی منسوخ ہوئی تو حکم کہاں رہا؟ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ. ثُمَّ سَاَلْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ.

ابراہیم بن عقبہ نے کہا پھر میں نے عروہ بن زبیر سے پوچھا تو انہوں نے سعید بن مسیب کی طرح فرمایا۔

۱۱۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ: اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: لَا رَضَاعَةَ اِلَّا مَا كَانَ فِي الْمَهْدِ. وَلَا مَا نَبَتَ اللَّحْمَ وَالدَّمَ.

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ رضاعت نہیں ہے مگر پنگوڑے میں اور وہی جس سے گوشت اور خون بنتا ہے۔

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: الرَّضَاعَةُ، قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا تُحَرِّمُ. وَالرَّضَاعَةُ مِنْ قِبَلِ الرِّجَالِ تُحَرِّمُ.

ابن شہاب فرمایا کرتے تھے کہ دودھ خواہ تھوڑا پیا ہو یا زیادہ حرمت ثابت ہو جاتی ہے اور رضاعت مردوں کی طرف سے بھی حرام کر دیتی ہے۔

قَالَ يَحْيَى: وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ: الرَّضَاعَةُ قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا اِذَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ تُحَرِّمُ. فَاَمَّا مَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ، فَاِنَّ قَلِيْلَهُ وَكَثِيْرَهُ لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا. وَاِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ رضاعت تھوڑی ہو یا زیادہ جبکہ دو سالوں کے درمیان ہو تو حرام کر دیتی ہے اور جو دو سالوں کے بعد ہو خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ تو وہ کسی چیز کو حرام نہیں کرتی کیونکہ وہ تو کھانے کی طرح ہے۔

بَابٌ ۲ مَا جَاءَ فِي الرَّضَاعَةِ بَعْدَ الْكِبَرِ

جوان آدمی کو دودھ پلانا

۱۲۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَضَاعَةِ الْكَبِيْرِ؟ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ. وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا. وَكَانَ تَبَنَّى سَالِمًا الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ سَالِمٌ مَوْلَى اَبِيْ حُذَيْفَةَ. كَمَا تَبَنَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ. وَاَنْكَحَ اَبُوْ حُذَيْفَةَ سَالِمًا. وَهُوَ يَرَى اَنَّهُ ابْنُهُ. اَنْكَحَهُ بِنْتَ اَخِيْهِ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاَوَّلِ. وَهِيَ مِنْ اَفْضَلِ اَيَامَى قُرَيْشٍ. فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيْ كِتَابِهِ، فِيْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، مَا اَنْزَلَ. فَقَالَ ادْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ. فَاِنْ لَمْ تَعْلَمُوْا اٰبَاءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ. رُدَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ اُولٰئِكَ اِلَى اَبِيْهِ. فَاِنْ لَمْ يُعْلَمْ اَبُوْهُ رُدَّ اِلَى مَوْلَاهُ. فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ، وَهِيَ امْرَاَةُ اَبِيْ حُذَيْفَةَ.

ابن شہاب سے بڑے آدمی کو دودھ پلانے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی اور غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے انہوں نے سالم کو متبنّٰی بنا لیا تھا جس کو سالم مولیٰ ابو حذیفہ کہا جاتا تھا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو متبنّٰی بنایا تھا اور حضرت ابو حذیفہ نے سالم کا نکاح کر دیا تھا اور وہ اسے اپنا بیٹا ہی سمجھتے تھے۔ اس کا نکاح اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کیا تھا جو ان دنوں سب سے پہلے ہجرت کرنے والی عورتوں سے تھیں اور وہ قریش کی افضل ترین عورتوں سے تھیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حضرت زید بن حارثہ کے متعلق حکم نازل کرتے ہوئے فرمایا:۔ انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے۔ پھر اگر تمہیں ان کے باپ معلوم نہ ہوں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور تمہارے دوست (۳۳: ۵) تو ان میں سے ہر ایک کی نسبت اس کے باپ کی طرف ہونے لگی۔ اگر کسی کے باپ کا نام معلوم نہ ہوتا تو اس کے

marfat.com

Marfat.com

وَهِيَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ. إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ، كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا، وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيَّ. وَأَنَا فُضُلٌ. وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا بَيْتٌ وَاحِدٌ. فَمَا ذَا تَرَى فِي شَأْنِهِ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْضِعِيهِ خَمْسَ رَضَعَاتٍ فَيَحْرُمُ بِلَبَنِهَا. وَكَانَتْ تَرَاهُ ابْنًا مِنَ الرَّضَاعَةِ. فَأَخَذَتْ بِذَلِكَ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ فِيمَنْ كَانَتْ تُحِبُّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ. فَكَانَتْ تَأْمُرُ أُخْتَهَا أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ. وَبَنَاتَ أَخِيهَا أَنْ يُرْضِعْنَ مَنْ أَحَبَّتْ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ. وَأَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ. وَقُلْنَ: لَا وَاللهِ، مَا نَرَى الَّذِي أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ، إِلَّا رُخْصَةً مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فِي رَضَاعَةِ سَالِمٍ وَحْدَهُ. لَا. وَاللهِ، لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا بِهَذِهِ الرَّضَاعَةِ أَحَدٌ.

فَعَلَى هَذَا كَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ.

آزاد کرنے والے کی طرف نسبت کی جاتی پس حضرت سہلہ بنت سہیل جو حضرت ابو حذیفہ کی بیوی اور بنو عامر بن لوی سے تھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے اور وہ میرے پاس آتا تھا خود میں ننگے سر بھی ہوتی اور ہمارے پاس صرف ایک ہی گھر ہے تو اب اس کے متعلق کیا کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ پانچ دفعہ اسے دودھ پلا دو تو وہ دودھ سے محرم ہو جائے گا اور اس طرح وہ اسے رضاعی بیٹا سمجھنے لگیں حضرت عائشہ صدیقہ اسی کو لیتی تھیں۔ پس جس کے متعلق چاہتیں کہ ان کے پاس آیا کرے تو اپنی بہن حضرت ام کلثوم یا اپنی بھتیجیوں کو حکم دیتیں کہ اسے دودھ پلا دے جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باقی تمام ازواج مطہرات نے ایسے کسی بھی رضاعی آدمی کو اپنے پاس آنے سے منع فرما دیا تھا اور فرمایا نہیں، خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سہلہ بنت سہیل کو جو حکم دیا یہ اجازت صرف سالم کی رضاعت کے ساتھ مخصوص ہے۔ خدا کی قسم، ایسی رضاعت والا ہمارے پاس کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔

پس ازواج النبی کا بڑے آدمی کی رضاعت کے متعلق یہی موقف ہے۔ ف

ف۔ آئمہ اربعہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے کہ مدتِ رضاعت کے بعد دودھ پلانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ بڑی عمر میں دس دفعہ یا پانچ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہونے کی روایتوں کا دارومدار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اجتہاد پر ہے اس سلسلے کی تمام احادیث صحیحہ صریحہ کو پس پشت رکھ کر حضرت عائشہ صدیقہ کے قول کو اپنا دین و مذہب بنانے والے کبھی اس پر بھی غور فرمائیں کہ خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فانما الرضاعة عن المجاعة (متفق علیہ) کیونکہ رضاعت تو وہ ہے سبب بچے کا دارومدار دودھ پر ہو۔ یہ حالت چونکہ صرف مدت رضاعت میں ہوتی ہے لہٰذا قابل یقین و اعتماد اور لائق عمل وہی بات ہے جو جمہور کا مذہب ہے کہ حرمت ایام رضاعت میں ثابت ہوتی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے موقف سے باقی تمام امہات المؤمنین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اتفاق نہیں کیا اور اسطرح جس کو دودھ پلا کر محرم بنایا جاتا وہ اسے اپنے پاس آنے کی اجازت نہیں دیا کرتی تھیں اور بات وہی زیادہ درست ہے جو انہوں نے فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو سہلہ بنت سہیل کو اجازت مرحمت فرمائی کہ سالم مولیٰ حذیفہ کو دودھ پلا دیں کیونکہ اب

marfat.com
Marfat.com

۱۳۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَقَالَ: إِنِّيْ كُنْتُ لِيْ وَلِيْدَةٌ. وَكُنْتُ أَطَؤُهَا. فَعَمَدَتْ امْرَأَتِيْ إِلَيْهَا فَأَرْضَعَتْهَا. فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا. فَقَالَتْ: دُوْنَكَ وَلِيْدَتَكَ، وَاللّٰهِ، أَرْضَعَتْهَا. فَقَالَ عُمَرُ: أَوْجِعْهَا. وَأْتِ جَارِيَتَكَ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ رَضَاعَةُ الصَّغِيْرِ.

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمر کی خدمت میں آیا اور میں دارالقضا کے پاس ان کے ساتھ تھا، تاکہ بڑے آدمی کی رضاعت کے بارے میں پوچھے وہ حضرت عبداللہ بن عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میری ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کیا کرتا تھا۔ میری بیوی نے قصداً اسے اپنا دودھ پلا دیا جب میں لونڈی کے پاس گیا تو میری بیوی نے کہا کہ اس سے دور رہنا۔

۱۴۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ فَقَالَ: إِنِّيْ مَصَصْتُ عَنِ امْرَأَتِيْ مِنْ ثَدْيِهَا لَبَنًا. فَذَهَبَ فِيْ بَطْنِيْ. فَقَالَ أَبُوْ مُوْسَى: لَا أُرَاهَا إِلَّا قَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: انْظُرْ مَاذَا تُفْتِيْ بِهِ الرَّجُلَ؟ فَقَالَ أَبُوْ مُوْسَى: فَمَاذَا تَقُوْلُ أَنْتَ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: لَا رَضَاعَةَ إِلَّا مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ.

فَقَالَ أَبُوْ مُوْسَى: لَا تَسْأَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ، مَا كَانَ هٰذَا الْحَبْرُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک آدمی نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کے پستانوں سے دودھ چوسا تو وہ میرے پیٹ میں چلا گیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ میرے خیال میں وہ تمہارے اوپر حرام ہو گئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا غور کیجئے کہ آپ اس آدمی کو کیا فتویٰ دے رہے ہیں؟ حضرت ابوموسیٰ نے کہا کہ اس بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ رضاعت نہیں ہے۔ مگر دو سالوں میں۔

حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ جب تک یہ جید عالم تمہارے درمیان موجود ہیں مجھ سے کچھ نہ پوچھا کرو۔

بَابُ جَامِعِ مَا جَاءَ فِي الرَّضَاعَةِ

رضاعت کے متعلق دیگر روایات

۱۵۔ وَحَدَّثَنِیْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، وَعَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ)

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

۱۶۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ. عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ؛ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ غیلہ سے منع کر دوں، یہاں تک کہ مجھے بتایا گیا کہ روم اور ایران

حاشیہ صفحہ گذشتہ
تک اسے بیٹا بنا کر رکھا تھا لہٰذا یوں حرمت ثابت ہو جائے گی تو یہ اجازت صرف ان کے ساتھ ہی خاص تھی اور ان کے نزدیک یہ عام قانون نہیں تھا۔ رضاعت کے اس مسئلے میں جمہور کا مذہب ہی اس پرفتن دور کے اندر تقویٰ و طہارت اور صحت و سلامتی کا ضامن ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ. حَتّٰى ذَكَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ. فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ.

کے لوگ ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ (یعنی دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے)۔

قَالَ مَالِكٌ: وَالْغِيْلَةُ اَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ تُرْضِعُ.

امام مالک نے فرمایا، غیلہ یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور وہ بچے کو دودھ پلاتی ہو۔

۱۷۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ فِيْمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ. عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُوْمَاتٍ. فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْمَا يُقْرَاُ مِنَ الْقُرْاٰنِ.

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جیسا کہ قرآن کریم میں حکم نازل ہوا کہ دس دفعہ دودھ پلانا عورتوں کو حرام کر دیتا ہے۔ پھر یہ بات پانچ دفعہ کے حکم سے منسوخ ہو گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات تک قرآن مجید میں اسی طرح پڑھا جاتا تھا۔

قَالَ يَحْيٰى. قَالَ مَالِكٌ: وَلَيْسَ عَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ.

یحییٰ، امام مالک نے فرمایا کہ اس پر عمل نہیں ہے۔ ف

ف۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس ارشاد پر پیچھے بحث کی جا چکی ہے۔ حضرت صدیقہ کے اس اجتہاد پر باقی جملہ امہات المؤمنین، صحابہ کرام، آئمہ اربعہ اور جمہور علماء نے اسے قابل عمل شمار نہیں کیا بلکہ منسوخ قرار دیا ہے۔ حضرت صدیقہ نے اپنے اجتہاد کی بنیاد غالباً رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس اجازت پر رکھی ہے جو حضرت سہلہ بنت سہیل کو مرحمت فرمائی گئی تھی۔ مذکورہ جملہ حضرات نے اس اجازت کو مخصوص قرار دیا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۳۰۔ كِتَابُ الْعِتْقِ وَالْوَلَاءِ

کتاب العتق والولاء

بَابُ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ مَمْلُوْكٍ

جو غلام میں اپنا حصہ آزاد کرے

۱۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ، فَكَانَ لَهٗ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ. قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيْمَةَ الْعَدْلِ. فَاَعْطٰى شُرَكَاءَهٗ حِصَصَهُمْ. وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ. وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی مشترک غلام سے اپنے حصے کا آزاد کرے اور اس کے پاس غلام کی قیمت کے برابر مال ہو تو انصاف سے اس کی قیمت لگائی جائے گی اور وہ ہر شریک کو اسکا حصہ دیگا اور غلام اسکی جانب سے آزاد ہو گا۔ ورنہ اتنا ہی آزاد ہو گا

قَالَ مَالِكٌ: وَالْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِي الْعَبْدِ يُعْتِقُ سَيِّدُهٗ مِنْهُ شِقْصًا ثُلُثَهٗ اَوْ رُبُعَهٗ اَوْ نِصْفَهٗ اَوْ سَهْمًا مِنَ الْاَسْهُمِ بَعْدَ مَوْتِهٖ. اَنَّهٗ لَا يَعْتِقُ مِنْهُ اِلَّا مَا اَعْتَقَ سَيِّدُهٗ وَسَمّٰى مِنْ ذٰلِكَ الشِّقْصِ. وَذٰلِكَ اَنَّ عَتَاقَةَ ذٰلِكَ الشِّقْصِ. اِنَّمَا وَجَبَتْ وَكَانَتْ. بَعْدَ وَفَاةِ الْمَيِّتِ. وَاَنَّ سَيِّدَهٗ قَالَ مُخَيَّرًا فِيْ ذٰلِكَ مَا عَاشَ. فَلَمَّا وَقَعَ الْعِتْقُ لِلْعَبْدِ عَلٰى سَيِّدِهِ الْمُوْصِيْ. لَمْ يَكُنْ لِلْمُوْصِيْ اِلَّا مَا اَخَذَ مِنْ مَالِهٖ. وَلَمْ يَعْتِقْ مَا بَقِيَ مِنَ الْعَبْدِ. لِاَنَّ مَالَهٗ قَدْ صَارَ لِغَيْرِهٖ. فَكَيْفَ يَعْتِقُ مَا بَقِيَ مِنَ الْعَبْدِ عَلٰى قَوْمٍ آخَرِيْنَ. لَيْسُوْا هُمُ ابْتَدَءُوا الْعَتَاقَةَ. وَلَا اَثْبَتُوْهَا. وَلَا يَثْبُتُ لَهُمُ الْوَلَاءُ. وَلَا يَثْبُتُ لَهُمْ. وَاِنَّمَا صَنَعَ ذٰلِكَ الْمَيِّتُ. هُوَ الَّذِيْ اَعْتَقَ. وَاُثْبِتَ لَهُ الْوَلَاءُ. فَلَا يُحْمَلُ ذٰلِكَ فِيْ مَالِ غَيْرِهٖ. اِلَّا اَنْ يُوْصِيَ بِاَنْ يُعْتَقَ مَا بَقِيَ مِنْهُ فِيْ مَالِهٖ. فَاِنَّ ذٰلِكَ لَازِمٌ لِشُرَكَائِهٖ وَوَرَثَتِهٖ. وَلَيْسَ لِشُرَكَائِهٖ اَنْ يَاْبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِيْ ثُلُثِ مَالِ الْمَيِّتِ.

امام مالک نے فرمایا کہ غلام کے متعلق ہمارے نزدیک متفق علیہ حکم یہ ہے کہ آقا اگر اپنے مرنے کے بعد ایک حصہ آزاد کرے، تہائی چوتھائی یا نصف تو اس کے مرنے کے بعد اتنا ہی آزاد ہو گا جتنا کہ اس نے آزاد کیا ہے، کیونکہ اس کی وفات کے بعد اتنے حصے کی آزادی ہی واجب ہوئی ہے جبکہ زندگی بھر آقا کو اس کا اختیار تھا۔ جب غلام پر اپنے آقا کی وصیت کے مطابق اتنی آزادی واقع ہو گئی۔ وصیت کرنے والے کے لئے نہیں پہنچتا مگر جو اس کے مال سے لیا ہو اور غلام کا باقی حصہ آزاد نہیں ہو گا کیونکہ اس کا مال غیروں کا ہو چکا۔ تو غلام کا باقی دوسرے لوگوں سے کیسے آزاد ہو گا جبکہ نہ انہوں نے آزادی شروع کی اور نہ ثابت کی اور نہ ان کے لئے ولاء ہے اور نہ ثابت کی۔ کیونکہ یہ کام تو میت کا ہے کہ اس نے آزاد کیا اور ولاء اسی کے لئے ثابت ہوئی اور یہ بات دوسرے کے مال پر نہیں رکھی جا سکتی مگر یہ کہ وہ وصیت کر جاتا کہ باقی حصہ بھی اس کے مال سے آزاد کر دیا جائے۔ کیونکہ یہ اس کے شرکاء اور وارثوں کے لیے لازم ہو جاتا۔ اس کے شریکوں کو انکار کا حق نہیں پہنچتا اور یہ

marfat.com
Marfat.com

لِاَنَّهٗ لَيْسَ عَلٰى وَرَثَتِهٖ فِيْ ذٰلِكَ ضَرَرٌ.

قَالَ مَالِكٌ. وَلَوْ اَعْتَقَ رَجُلٌ ثُلُثَ عَبْدِهٖ وَهُوَ مَرِيْضٌ. فَبَتَّ عِتْقَهٗ. عَتَقَ عَلَيْهِ كُلُّهٗ فِيْ ثُلُثِهٖ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يُعْتِقُ ثُلُثَ عَبْدِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ لِاَنَّ الَّذِيْ يُعْتِقُ ثُلُثَ عَبْدِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ. وَلَوْ عَاشَ رَجَعَ فِيْهِ وَلَمْ يَنْفُذْ عِتْقُهٗ. وَاَنَّ الْعَبْدَ الَّذِيْ يَبُتُّ سَيِّدُهٗ عِتْقَ ثُلُثِهٖ فِيْ مَرَضِهٖ يَعْتِقُ عَلَيْهِ كُلُّهٗ اِنْ عَاشَ. وَاِنْ مَاتَ اُعْتِقَ عَلَيْهِ فِيْ ثُلُثِهٖ. وَذٰلِكَ اَنَّ اَمْرَ الْمَيِّتِ جَائِزٌ فِيْ ثُلُثِهٖ كَمَا اَنَّ اَمْرَ الصَّحِيْحِ جَائِزٌ فِيْ مَالِهٖ كُلِّهٖ.

میت کے تہائی مال سے ہوتا اور اس میں وارثوں کا کوئی نقصان نہیں ہے

امام مالک نے فرمایا کہ اگر آدمی بیماری کی حالت میں اپنے غلام کا تہائی حصہ آزاد کردے تو اس کی آزادی یقینی ہے کیونکہ باقی حصہ اس کے تہائی مال سے آزاد ہو جاتے گا اور یہ اس شخص کی طرح نہیں ہے جس نے غلام کی تہائی آزادی اپنی موت پر رکھی تو غلام کا تہائی حصہ اس کی موت کے بعد آزاد ہوگا۔ اگر وہ زندہ رہے اور رجوع کرلے تو آزادی نافذ نہ ہوئی اور جس غلام کا تہائی حصہ آقا نے اپنی بیماری میں آزاد کر دیا۔ اگر زندہ رہا تو کل آزاد کر دیگا اور اگر مر جائے تو اسکے تہائی مال سے آزاد کر دیا جائے کیونکہ میت کا معاملہ اس کے تہائی مال سے جائز ہے جیسا کہ زندگی میں سارے مال پر اسکا تصرف جائز ہے

بَابُ الشَّرْطِ فِي الْعِتْقِ

آزاد کرنے میں شرط رکھنا

۲. قَالَ مَالِكٌ: مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا لَهٗ فَبَتَّ عِتْقَهٗ حَتّٰى تَجُوْزَ شَهَادَتُهٗ وَتَتِمَّ حُرْمَتُهٗ وَيَثْبُتَ مِيْرَاثُهٗ. فَلَيْسَ لِسَيِّدِهٖ اَنْ يَشْتَرِطَ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا يَشْتَرِطُ عَلٰى عَبْدِهٖ مِنْ مَالٍ اَوْ خِدْمَةٍ. وَلَا يَحْمِلُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنَ الرِّقِّ. لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيْمَةَ الْعَدْلِ. فَاَعْطٰى شُرَكَاءَهٗ حِصَصَهُمْ. وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ)

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے اپنے غلام کو قطعی طور پر آزاد کر دیا، یہاں تک کہ اس کی گواہی جائز ہو گئی اور اس کی حرمت مکمل ہو گئی اور اس کی میراث ثابت ہو گئی تو اس کے آقا کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اس پر کوئی شرط لگائے جیسے اپنے غلام پر مال یا خدمت کی شرط رکھے اور نہ اس پر غلامی کا ذرا بھی بوجھ ڈالے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے غلام کو اپنے حصے کا آزاد کر دیا تو انصاف کے ساتھ اسکی قیمت لگائی جائے گی۔ پس وہ تمام شرکاء

قَالَ مَالِكٌ: فَهُوَ، اِذَا كَانَ لَهُ الْعَبْدُ خَالِصًا، اَحَقُّ بِاسْتِكْمَالِ عِتَاقَتِهٖ. وَلَا يَخْلِطُهَا بِشَيْءٍ مِنَ الرِّقِّ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ اس صورت میں ہے کہ غلام خالص اسی کا ہو تو مکمل آزادی دینے کا وہی زیادہ حقدار ہے اور غلامی وغیرہ کسی چیز کو اسمیں شامل نہ کرے۔

بَابُ مَنْ اَعْتَقَ رَقِيْقًا لَا يَمْلِكُ مَالًا غَيْرَهُمْ

جو غلاموں کو آزاد کردے اور انکے سوا مال نہ رکھتا ہو

۳. حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ: اَنَّ رَجُلًا فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ عَبِيْدًا لَهٗ. سِتَّةً عِنْدَ مَوْتِهٖ. فَاَسْهَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ. فَاَعْتَقَ ثُلُثَ تِلْكَ الْعَبِيْدِ.

حسن بن ابو الحسن بصری نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا اور غلاموں کی تہائی تعداد کو آزاد کر دیا۔

قَالَ مَالِكٌ. وَبَلَغَنِيْ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ

امام مالک نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اس آدمی کا

marfat.com
Marfat.com

مَالٌ غَيْرُهُمْ.

ان کے سوا اور مال نہ تھا۔

۴۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ؛ اَنَّ رَجُلًا فِيْ اِمَارَةِ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ اَعْتَقَ رَقِيْقًا لَهٗ، كُلَّهُمْ جَمِيْعًا. وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ. فَاَمَرَ اَبَانُ ابْنُ عُثْمَانَ بِتِلْكَ الرَّقِيْقِ فَقُسِمَتْ اَثْلَاثًا. ثُمَّ اَسْهَمَ عَلٰى اَيِّهِمْ يَخْرُجُ سَهْمُ الْمَيِّتِ فَيَعْتِقُوْنَ. فَوَقَعَ السَّهْمُ عَلٰى اَحَدِ الْاَثْلَاثِ. فَعَتَقَ الثُّلُثُ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهِ السَّهْمُ.

ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ابان بن عثمان کی گورنری میں اپنے تمام غلاموں کو آزاد کر دیا اور ان کے سوا اس کے پاس اور مال نہ تھا۔ ابان بن عثمان کے حکم سے غلاموں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تاکہ جو ایک حصہ میت کے نام پر نکلے اسے آزاد کر دیا جائے۔ پس ہر تہائی پر قرعہ ڈالا گیا، پس اس تہائی کو آزاد کر دیا گیا جس پر میت کا قرعہ آیا۔ ف

بَابُ الْقَضَاءِ فِيْ مَالِ الْعَبْدِ اِذَا عَتَقَ

غلام آزاد ہو جائے تو اس کا مال کون لے گا

۵۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ: مَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا عَتَقَ تَبِعَهٗ مَالُهٗ.

امام مالک نے ابن شہاب کو فرماتے ہوئے سنا کہ غلام جب آزاد ہو گیا تو اس کا مال اسی کے پاس رہے گا۔

قَالَ مَالِكٌ: وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذٰلِكَ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا عَتَقَ تَبِعَهٗ مَالُهٗ، اَنَّ الْمُكَاتَبَ اِذَا كُوْتِبَ تَبِعَهٗ مَالُهٗ. وَاِنْ لَمْ يَشْتَرِطْهُ. وَذٰلِكَ اَنَّ عَقْدَ الْكِتَابَةِ هُوَ عَقْدُ الْوَلَاءِ. اِذَا تَمَّ ذٰلِكَ. وَلَيْسَ مَالُ الْعَبْدِ وَالْمُكَاتَبِ بِمَنْزِلَةِ مَا كَانَ لَهُمَا مِنْ وَلَدٍ. اِنَّمَا اَوْلَادُهُمَا بِمَنْزِلَةِ رِقَابِهِمَا لَيْسُوْا بِمَنْزِلَةِ اَمْوَالِهِمَا. لِاَنَّ السُّنَّةَ الَّتِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهَا، اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا عَتَقَ تَبِعَ مَالُهٗ. وَلَمْ يَتْبَعْهُ وَلَدُهٗ. وَاَنَّ الْمُكَاتَبَ اِذَا كُوْتِبَ، تَبِعَهٗ مَالُهٗ وَلَمْ يَتْبَعْهُ وَلَدُهٗ.

امام مالک نے فرمایا کہ غلام جب آزاد ہو گا تو اس کا مال اسی کے پاس رہے گا، اس کی نظیر یہ ہے کہ جب غلام کو مکاتب کیا جانے تو اس کا مال اسی کے پاس رہے گا۔ جبکہ شرط نہ کی ہو اور یہ اس لئے کہ کتابت کا عہد ولاء کے عہد کی طرح ہے جبکہ یہ تمام ہو جائے اور غلام و مکاتب کا مال ان کے لئے اولاد کی جگہ نہیں ہے۔ ان کی اولاد ان کی گردنوں کی جگہ ہے ان کے مال کی جگہ نہیں ہے۔ اسی لئے یہ سنت ہے جسمیں کوئی اختلاف نہیں کہ غلام جب آزاد ہوا تو اس کا مال اسی کا ہے اور اولاد اس میں شامل نہیں ہو گی اور مکاتب کی جب کتابت ہو تو اس کا

قَالَ مَالِكٌ: وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذٰلِكَ اَيْضًا. اَنَّ الْعَبْدَ وَالْمُكَاتَبَ اِذَا اَفْلَسَا اُخِذَتْ اَمْوَالُهُمَا. وَاُمَّهَاتُ اَوْلَادِهِمَا وَلَمْ تُؤْخَذْ اَوْلَادُهُمَا. لِاَنَّهُمْ لَيْسُوْا بِاَمْوَالٍ لَهُمَا.

امام مالک نے فرمایا کہ اس کی یہ نظیر بھی ہے کہ غلام اور مکاتب جب مفلس ہو جائیں تو ان کا مال اور ان کی ام ولد سے لی جائیں گی لیکن ان کی اولاد نہیں لی جائے گی۔ کیونکہ یہ ان کا مال نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذٰلِكَ اَيْضًا. اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا بِيْعَ وَاشْتَرَطَ الَّذِي ابْتَاعَهٗ مَالَهٗ. لَمْ يَدْخُلْ وَلَدُهٗ فِيْ مَالِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ بھی اس کی نظیر ہے کہ غلام کو جب فروخت کیا جائے اور خریدار مال کی شرط بھی کرے تو اس کی اولاد اس کے مال میں شمار نہیں ہو گی۔

ف۔ میت کو اپنے کل مال کے تہائی سے زیادہ کی وصیت کرنا جائز نہیں ہے جیسا کہ بخاری، مسلم اور ترمذی میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ: وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذٰلِكَ أَيْضًا، أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا جَرَحَ أُخِذَ هُوَ وَمَالُهُ. وَلَمْ يُؤْخَذْ وَلَدُهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس کی نظیر یہ بھی ہے کہ غلام جب کسی کو زخمی کرے تو اسے اور اسکے مال کو لیا جائیگا اور اس کے بیٹے کو نہیں لیا جائیگا۔

بَابُ عِتْقِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ وَجَامِعِ الْقَضَاءِ فِي الْعَتَاقَةِ

اُم ولد کا آزاد ہونا اور آزاد کرنے کا اختیار

۶۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: أَيُّمَا وَلِيدَةٍ وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا، فَإِنَّهُ لَا يَبِيعُهَا وَلَا يَهَبُهَا وَلَا يُوَرِّثُهَا. وَهُوَ يَسْتَمْتِعُ بِهَا فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو لونڈی اپنے آقا سے بچہ جنے تو وہ نہ بیچی جائے نہ ہبہ کی جائے اور نہ اس کی میراث بنے بلکہ وہ اس سے فائدہ اٹھائے اور آقا مر جائے تو وہ آزاد ہے۔

۷۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أُتِيَ بِوَلِيدَةٍ قَدْ ضَرَبَهَا سَيِّدُهَا بِنَارٍ، أَوْ أَصَابَهَا فَأَعْتَقَهَا

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک لونڈی آئی جس کو اس کے آقا نے آگ سے مارا تھا یا اس کے جسم سے لگائی تھی تو آپ نے اسے آزاد کروادیا۔

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا، أَنَّهُ لَا تَجُوزُ عَتَاقَةُ رَجُلٍ، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ يُحِيطُ بِمَالِهِ. وَأَنَّهُ لَا تَجُوزُ عَتَاقَةُ الْغُلَامِ حَتَّى يَحْتَلِمَ. أَوْ يَبْلُغَ مَبْلَغَ الْمُحْتَلِمِ. وَأَنَّهُ لَا تَجُوزُ عَتَاقَةُ الْمَوْلَى عَلَيْهِ فِي مَالِهِ. وَإِنْ بَلَغَ الْحُلُمَ، حَتَّى يَلِيَ مَالَهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک متفقہ حکم یہ ہے کہ اس شخص کا لونڈی غلام کو آزاد کرنا جائز نہیں جس پر اس کے مال کے برابر قرض ہو اور لڑکے کا آزاد کرنا درست نہیں جب تک بالغ نہ ہو جائے یا بالغ ہونے کی عمر کو نہ پہنچ جائے اور نہ لڑکے کے ولی کو اسکے مال سے لونڈی غلام آزاد کرنا جائز اور اگر وہ سوجھ بوجھ کی عمر کو پہنچ گیا ہے تو اپنا مال خود تصرف کرے

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْعِتْقِ فِي الرِّقَابِ الْوَاجِبَةِ

جس کو عتاق واجب میں آزاد کرنا جائز ہے

۸۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ جَارِيَةً لِي كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا لِي. فَجِئْتُهَا وَقَدْ فُقِدَتْ شَاةٌ مِنَ الْغَنَمِ. فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ: أَكَلَهَا الذِّئْبُ. فَآسَفْتُ عَلَيْهَا. وَكُنْتُ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَيَّ رَقَبَةٌ، أَفَأُعْتِقُهَا؟ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَيْنَ اللّٰهُ؟) فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ. فَقَالَ (مَنْ أَنَا؟) فَقَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَعْتِقْهَا)

حضرت معاویہ بن حکم کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ میری ایک لونڈی میرے ریوڑ کو چرایا کرتی تھی۔ ایک روز میں گیا تو ریوڑ سے ایک بکری گم تھی۔ میں نے اس سے اس کے متعلق پوچھا تو اسنے کہا کہ اسے بھیڑیا کھا گیا۔ مجھے اس پر افسوس ہوا، آخر میں آدمی تھا، چنانچہ اس کے منہ پر طمانچہ مارا۔ میرے اوپر ایک گردن آزاد کرنا ہے، تو اسی کو آزاد کردوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لونڈی سے پوچھا، اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ آسمان میں۔ فرمایا کہ میں کون ہوں؟ لونڈی نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے آزاد کردو۔ ف

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لونڈی سے پوچھنا کہ خدا کہاں ہے اور لونڈی کا جواب دینا کہ آسمان میں ہے اس سے

marfat.com
Marfat.com

۹۔ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ؛ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَارِيَةٍ لَّهٗ سَوْدَآءَ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَيَّ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً فَاِنْ كُنْتَ تَرَاهَا مُؤْمِنَةً اُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اَتَشْهَدِيْنَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟) قَالَتْ نَعَمْ قَالَ (اَتَشْهَدِيْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ (اَتُوْقِنِيْنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ؟) قَالَتْ: نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اَعْتِقْهَا)

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک انصاری اپنی کالی لونڈی کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! بے شک میرے اوپر ایک ایمان والی گردن کا آزاد کرنا ہے۔ اگر یہ آپ کو مومنہ نظر آتی ہے تو میں اسی کو آزاد کر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لونڈی سے فرمایا: کیا تو گواہی دیتی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں؟ اسنے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تو گواہی دیتی ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ اسنے کہا ہاں۔ فرمایا کہ تو یقین رکھتی ہے کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے؟ اسنے کہا ہاں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو۔

۱۰۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ الرَّجُلِ تَكُوْنُ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ. هَلْ يُعْتِقُ فِيْهَا ابْنَ زِنًا؟ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: نَعَمْ. ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ.

حضرت ابوہریرہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس پر ایک گردن کا آزاد کرنا ہے کہ کیا وہ ولد الزنا کو آزاد کر سکتا ہے؟ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا ہاں۔ یہ اسکی طرف سے کافی ہوگا۔

۱۱۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ. وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ تَكُوْنُ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ. هَلْ يَجُوْزُ لَهٗ اَنْ يُّعْتِقَ وَلَدَ زِنًا؟ قَالَ نَعَمْ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ.

حضرت فضالہ بن عبید انصاری یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے۔ ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا۔ جس پر ایک گردن آزاد کرنا ہو کہ کیا وہ ولد الزنا کو آزاد کر سکتا ہے؟ فرمایا ہاں یہ اس کی طرف سے کافی ہوگا۔

بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْعِتْقِ فِي الرِّقَابِ الْوَاجِبَةِ

جن کو عتاق واجب میں آزاد کرنا جائز نہیں

۱۲۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ الرَّقَبَةِ الْوَاجِبَةِ. هَلْ تُشْتَرٰى بِشَرْطٍ؟ فَقَالَ: لَا. قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي الرِّقَابِ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر سے پوچھا گیا کہ جس غلام کا آزاد کرنا واجب ہے کیا وہ شرط کیساتھ خریدا جا سکتا ہے؟ فرمایا کہ نہیں۔ امام مالک نے فرمایا کہ عتاق واجب میں یہ بات میں نے خوب

بعض ملتد عین زمانہ خدا کا آسمان میں ہونا بیان کرتے اور اس جواب سے دلیل پکڑتے ہیں حالانکہ یہ ایک لونڈی سے محض بایں وجہ سوال کیے گئے کہ اللہ اور رسول کے بارے میں وہ کچھ جانتی ہے یا نہیں۔ ان سوالات سے معلوم ہو گیا کہ وہ اللہ اور رسول کی قائل ہے اور یہی بات اس کی آزادی کی بنا دی گئی۔ باقی خدا کے آسمان یا کسی جگہ میں ہونے یا نہ ہونے پر چونکہ پیچھے تفصیلی حاشیہ لکھا جا چکا ہے لہٰذا یہاں دوبارہ اس پر بحث کرنا محض تضیع اوقات اور تحصیل حاصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہر مدعی اسلام کو توفیق بخشے کہ وہ اسلامی عقائد و نظریات کو اس کے اصلی رنگ روپ میں قبول کر کے دولت ایمان حاصل کرے اور خواہ مخواہ کی ضد میں ایمان جیسی متاع عزیز کو ضائع کر دینے کی عادت بد سے بچائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

marfat.com

Marfat.com

الْوَاجِبَةِ. اَنَّهٗ لَا يَشْتَرِيْهَا الَّذِيْ يُعْتِقُهَا فِيْمَا وَجَبَ عَلَيْهِ. بِشَرْطٍ عَلٰى اَنْ يُعْتِقَهَا. لِاَنَّهٗ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَيْسَتْ بِرَقَبَةٍ تَامَّةٍ. لِاَنَّهٗ يَضَعُ مِنْ ثَمَنِهَا لِلَّذِيْ يَشْتَرِطُ مِنْ عِتْقِهَا.

قَالَ مَالِكٌ، وَلَا بَاْسَ اَنْ يَشْتَرِيَ الرَّقَبَةَ فِي التَّطَوُّعِ. وَيَشْتَرِطَ اَنْ يُعْتِقَهَا.

قَالَ مَالِكٌ، اِنَّ اَحْسَنَ مَا سُمِعَ فِي الرِّقَابِ الْوَاجِبَةِ اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ اَنْ يُعْتَقَ فِيْهَا نَصْرَانِيٌّ وَلَا يَهُوْدِيٌّ. وَلَا يُعْتِقُ فِيْهَا مُكَاتَبٌ، وَلَا مُدَبَّرٌ. وَلَا اُمُّ وَلَدٍ. وَلَا مُعْتَقٌ اِلٰى سِنِيْنَ. وَلَا اَعْمٰى. وَلَا بَاْسَ اَنْ يُعْتَقَ النَّصْرَانِيُّ وَالْيَهُوْدِيُّ وَالْمَجُوْسِيُّ تَطَوُّعًا. لِاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ فِيْ كِتَابِهٖ - فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً - فَالْمَنُّ الْعَتَاقَةُ.

قَالَ مَالِكٌ: فَاَمَّا الرِّقَابُ الْوَاجِبَةُ الَّتِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ فِي الْكِتَابِ. فَاِنَّهٗ لَا يُعْتَقُ فِيْهَا اِلَّا رَقَبَةٌ مُؤْمِنَةٌ.

قَالَ مَالِكٌ: وَكَذٰلِكَ فِيْ اِطْعَامِ الْمَسَاكِيْنِ فِي الْكَفَّارَاتِ. لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُطْعَمَ فِيْهَا اِلَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَلَا يُطْعَمُ فِيْهَا اَحَدٌ عَلٰى غَيْرِ دِيْنِ الْاِسْلَامِ.

یعنی کہ جس کو آزاد کرنا اس کے اوپر واجب ہوا سے آزاد کرنے کی شرط پر نہ خریدے کیونکہ جب اس طرح کرے گا تو وہ پورا آزاد نہ ہوگا کیونکہ آزادی کی شرط پر وہ اس کی قیمت کم لگائے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر نفلی طور پر آزاد کرنا چاہے تو آزادی کی شرط کے ساتھ خریدنے میں مضائقہ نہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ جن غلاموں کا آزاد کرنا واجب ہے ان کے متعلق یہ خوب سنا گیا کہ یہ جائز نہیں ہے۔ کہ ان میں نصرانی و یہودی مکاتب و مدبر، اُمِّ ولد و مدت کے وعدے پر آزاد اور اندھے کو آزاد کرے۔ ہاں نصرانی، یہودی اور مجوسی کو نفلی طور پر آزاد کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: "پھر اس کے بعد چاہے احسان کر کے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو" (۴۷: ۴) اَلْمَنّ سے مراد آزاد کرنا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جن غلاموں کا آزاد کرنا واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے تو انہیں آزاد نہ کی جائے مگر مومن کی گردن۔

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح جن کفاروں میں مسکین کو کھانا کھلانا ہے تو کھانا کھلانا مناسب نہیں ہے مگر مسلمان کو اور کسی بھی غیر مسلم کو ان میں کھانا نہ کھلائے ف

ف۔ کفارہ روزے، ظہار یا قسم وغیرہ کسی چیز کا ہو جب اس کے تحت مساکین کو کھانا کھلایا جائے تو مسکینوں کا مسلمان ہونا ضروری ہے غیر مسلموں کو کھانا کھلانے سے کفارہ ادا نہیں ہوتا۔ یہ خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ مسلمان ہونے کے لیے صرف مسلمانی کا دعویٰ ہی کافی نہیں بلکہ مسلمان بننا پڑتا ہے۔ اس پُرفتن دور میں اسلام کا دعویٰ کرنے والے ایسے کتنے ہی افراد مل جاتے ہیں جنہوں نے غیر اسلامی عقائد و نظریات اختیار کر کے اپنے ایمان کی دولت کو بڑی بے دردی سے ضائع کر دیا ہوتا ہے۔ ایسے افراد کو کھلانا غیر مسلموں کو کھلانے سے چنداں مختلف نہیں بلکہ بے راہ روی اور اسلام دشمنی میں ان کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ راسخ العقیدہ اور اہل علم حضرات پر فرض عائد ہوتا ہے کہ بڑے حکیمانہ انداز میں ایسے لوگوں کو سمجھائیں، سمجھا بجھا کر راہ راست پر لائیں اور جو کسی طرح بھی مقدس شجرِ اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگانے سے باز نہ آئیں تو ایسے حضرات کی زندگی کے ہر میدان میں حوصلہ شکنی کرنا رضائے الٰہی کا موجب ہوگا۔

کفارے میں بردہ آزاد کرنا بھی ہے جس کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اسلام کی بدولت لونڈی غلام کا رواج مدت ہوئی کہ دنیا سے ختم ہو چکا۔ اگر دنیا میں لونڈیوں کا اس وقت کچھ وجود پایا جاتا ہے تو صرف ان چند حضرات کے پاس جو زمانہ حال کی خارجیت کے سرپرست اور ذوالخویصرہ کی معنوی ذریت سے ہیں۔ دعویٰ اسلام کے باعث ان لوگوں کا وجود اسلام کی مقدس پیشانی پر کلنک کا ٹیکا ہو کر رہ گیا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ عِتْقِ الْحَيِّ عَنِ الْمَيِّتِ

مردے کی جانب سے آزاد کرنا

۱۳۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ: اَنَّ اُمَّهٗ اَرَادَتْ اَنْ تُوْصِيَ. ثُمَّ اَخَّرَتْ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ تُصْبِحَ فَهَلَكَتْ، وَقَدْ كَانَتْ هَمَّتْ بِاَنْ تُعْتِقَ. فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: اَيَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ: اِنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اُمِّيْ هَلَكَتْ. فَهَلْ يَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نَعَمْ).

عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری کی والدہ محترمہ نے وصیت کرنے کا ارادہ کیا۔ پھر اس بات کو صبح پر ملتوی کر دیا اور رات کو فوت ہو گئیں اور انہوں نے غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ میں نے قاسم بن محمد سے پوچھا کہ اگر ان کی جانب سے آزاد کر دیا جائے تو کیا انہیں فائدہ دیگا۔ قاسم نے فرمایا کہ حضرت سعد بن عبادہ بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے تھے کہ میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا، میں ان کی طرف سے غلام آزاد کر دوں تو کیا انہیں نفع دیگا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔

۱۴۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ: اَنَّهٗ قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ نَوْمٍ نَامَهٗ. فَاَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ، زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رِقَابًا كَثِيْرَةً.

قَالَ مَالِكٌ: وَهٰذَا اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ.

یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر بحالت خواب ہی وفات پا گئے تھے تو حضرت عائشہ نے ان کی طرف سے کتنے ہی غلام آزاد کئے۔ **ف**

حاشیہ صفحہ گذشتہ

اس کے ان نادان دوستوں نے نفاق، بے راہ روی اور عیاشی کے عالمی ریکارڈ قائم کر کے الف لیلیٰ کی داستانوں کو تازہ کر دکھایا ہے خدائے ذوالمنن سارے مدعیان اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے، آمین یا الٰہ العالمین۔

ف۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وفات کے بعد بیشمار بردے آزاد کر کے ان کے لیے ایصالِ ثواب کیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وفات پانے والے کے لواحقین و متعلقین اگر صدقہ خیرات کر کے ایصالِ ثواب کریں تو میت کو ثواب پہنچتا ہے اور ایصال ثواب کرنے والا بھی ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ اس مضمون کی کتنی ہی احادیث موجود ہیں جن سے مترشح ہے کہ مختلف صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کر کے اپنے فوت شدہ لواحقین کے لیے ایصالِ ثواب کیا۔ ان تمام حقائق کے باوجود یہ سراسر جائز اور مستحسن فعل مبتدعین زمانہ کو بہت کھٹکتا ہے اور وہ طرح طرح کے حیلے اور بہانے تراش کر اسے روکنے اور اموات کو ثواب سے محروم کرنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگانے میں خاص لطف و لذت محسوس کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ یہ فعل عہد رسالت سے لے کر تاحال مسلمانوں کا معمول رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک راسخ العقیدہ مسلمان اپنے لواحقین کے لیے ایصال ثواب کرتے ہی رہیں گے جس کے لیے ایصال ثواب کیا جائے اسے تو یقیناً ثواب پہنچ جاتا ہے جیسا کہ احادیث مطہرہ سے ثابت ہے اس کے علاوہ ایصال ثواب کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب مل جاتا ہے اور یہ خدا کے فضل سے کچھ بعید نہیں اس بارے میں فتاویٰ رضویہ، جلد چہارم سے تین حدیثیں پیش کی جاتی ہیں وَباللہ التوفیق:۔

۱۔ امام ابوالقاسم اصبہانی کتاب الترغیب اور امام احمد بن الحسین بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من حج عن والدیہ بعد وفاتھما کتب اللہ لہ عتقا من النار:

marfat.com
Marfat.com

بَابُ فَضْلِ عِتْقِ الرِّقَابِ وَعِتْقِ الزَّانِيَةِ وَابْنِ الزِّنَا

۱۵۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرِّقَابِ، أَيُّهَا أَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَغْلَاهَا ثَمَنًا، وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا.

۱۶۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَعْتَقَ وَلَدَ زِنًا، وَأُمَّهُ.

غلام آزاد کرنے کی فضیلت نیز زانیہ اور ولد الزنا کا آزاد کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا غلام آزاد کرنا زیادہ بہتر ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکی قیمت زیادہ ہو اور جو اس کے مالکوں کو زیادہ پسند ہو۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے ولد الزنا اور اس کی والدہ کو آزاد کیا۔

بَابُ مَصِيرِ الْوَلَاءِ لِمَنْ أَعْتَقَ

۱۷۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ: إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ

ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ میرے پاس آکر کہنے لگی کہ میں نے تو اوقیہ چاندی پر کتابت کی ہے، سالانہ ایک اوقیہ تو میری مدد فرمائیے

حاشیہ صفحہ گذشتہ

وکان للمحجوج عنها اجرتامة غیران ینقص من اجورهما شیء ۔ جو اپنے ماں باپ کی طرف سے ان کی وفات کے بعد حج کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھے اور ان دونوں کے لیے پورے حج کا اجر ہو بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔

۲۔ طبرانی اوسط میں اور ابن عساکر حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما علی احدکم اذا اراد ان یتصدق للہ صدقة تطوعا ان یجعلها عن والدیه اذا کانا مسلمین فیکون لوالدیه اجرها ولہ مثل اجورهما بعد ان لا ینقص من اجورهما شیء ۔ یعنی جب تم میں سے کوئی شخص کسی صدقۂ نافلہ کا ارادہ کرے تو اس کا کیا حرج ہے کہ وہ صدقہ اپنے ماں باپ کی نیت سے دے کہ انہیں اس کا ثواب پہنچے گا اور اسے ان دونوں کے اجروں کے برابر ملے گا۔ بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔

۳۔ امام دارقطنی اور ابوعبداللہ تقفی فوائد تقفیات میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ اذا حج الرجل عن والدیه تقبل منه ومنهما واستبشرت ارواحهما وکتب عند اللہ برا ۔ جب آدمی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے تو وہ حج اس حج کرنے والے اور ماں باپ تینوں کی طرف سے قبول کیا جائے گا اور ان کی روحیں خوش ہوں گی اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیکوکار لکھا جائے گا۔ مذکورہ الفاظ دارقطنی کے ہیں فوائد تقفیات میں ان لفظوں سے ہے:۔ من حج عن ابویه ولم یجز اجزاء عنهما وبشرت ارواحهما فی السماء وکتب عند اللہ برا ۔ جس کے ماں باپ بے حج کیے مر گئے ہوں اور یہ ان کی طرف سے حج کرے تو ان دونوں کا حج ہو جائے گا اور ان کی روحوں کو آسمان میں خوشخبری دی جائے گی اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک سلوک کرنے والا لکھا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

بَابُ فَضْلِ عِتْقِ الرِّقَابِ وَعِتْقِ الزَّانِيَةِ وَابْنِ الزِّنَا

۱۵۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرِّقَابِ، أَيُّهَا أَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَغْلَاهَا ثَمَنًا، وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا.

۱۶۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَعْتَقَ وَلَدَ زِنًا، وَأُمَّهُ.

غلام آزاد کرنے کی فضیلت نیز زانیہ اور ولد الزنا کا آزاد کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا غلام آزاد کرنا زیادہ بہتر ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکی قیمت زیادہ ہو اور جو اس کے مالکوں کو زیادہ پسند ہو۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے ولد الزنا اور اس کی والدہ کو آزاد کیا۔

بَابُ مَصِيرِ الْوَلَاءِ لِمَنْ أَعْتَقَ

۱۷۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ: إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ

ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ میرے پاس آکر کہنے لگی کہ میں نے تو اوقیہ چاندی پر کتابت کی ہے، سالانہ ایک اوقیہ تو میری مدد فرمائیے

حاشیہ صفحہ گذشتہ

وکان للمحجوج عنها اجرتامة غیران ینقص من اجورهما شیء ۔ جو اپنے ماں باپ کی طرف سے ان کی وفات کے بعد حج کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھے اور ان دونوں کے لیے پورے حج کا اجر ہو بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔

۲۔ طبرانی اوسط میں اور ابن عساکر حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما علی احدکم اذا اراد ان یتصدق للہ صدقة تطوعا ان یجعلها عن والدیه اذا کانا مسلمین فیکون لوالدیه اجرها ولہ مثل اجورهما بعد ان لا ینقص من اجورهما شیء ۔ یعنی جب تم میں سے کوئی شخص کسی صدقۂ نافلہ کا ارادہ کرے تو اس کا کیا حرج ہے کہ وہ صدقہ اپنے ماں باپ کی نیت سے دے کہ انہیں اس کا ثواب پہنچے گا اور اسے ان دونوں کے اجروں کے برابر ملے گا۔ بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔

۳۔ امام دارقطنی اور ابوعبداللہ تقفی فوائد تقفیات میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ اذا حج الرجل عن والدیه تقبل منه ومنهما واستبشرت ارواحهما وکتب عند اللہ برا ۔ جب آدمی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے تو وہ حج اس حج کرنے والے اور ماں باپ تینوں کی طرف سے قبول کیا جائے گا اور ان کی روحیں خوش ہوں گی اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیکوکار لکھا جائے گا۔ مذکورہ الفاظ دارقطنی کے ہیں فوائد تقفیات میں ان لفظوں سے ہے:۔ من حج عن ابویه ولم یجز اجزاء عنهما وبشرت ارواحهما فی السماء وکتب عند اللہ برا ۔ جس کے ماں باپ بے حج کیے مر گئے ہوں اور یہ ان کی طرف سے حج کرے تو ان دونوں کا حج ہو جائے گا اور ان کی روحوں کو آسمان میں خوشخبری دی جائے گی اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک سلوک کرنے والا لکھا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَةٌ فَأَعِينِينِي. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَنْكِ، عَدَدْتُهَا وَيَكُونَ لِي وَلَاؤُكِ. فَعَلْتُ، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا. فَقَالَتْ لَهُمْ ذَلِكَ. فَأَبَوْا عَلَيْهَا. فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِ أَهْلِهَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ. فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ: إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِمْ ذَلِكَ فَأَبَوْا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ. فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ) فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ. ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ. فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: (أَمَّا بَعْدُ) فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ. وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ. قَضَاءُ اللهِ أَحَقُّ. وَشَرْطُ اللهِ أَوْثَقُ. وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تمہارے مالک اگر پسند کریں تو میں انہیں یکمشت ادا کردوں اور تمہاری ولاء میرے لئے ہوگی۔ بریرہ نے ان لوگوں کے پاس جاکر انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ وہ اپنے گھر والوں کے پاس سے آئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ اس نے حضرت عائشہ سے کہا کہ میں نے یہ بات ان کے سامنے رکھی تو انہوں نے مجھ سے انکار کر دیا مگر یہ کہ ولاء ان کے لئے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن کر اس سے پوچھا تو حضرت عائشہ نے واقعہ عرض کر دیا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے لے لو اور انہیں ولاء کی شرط کرنے دو کیونکہ ولاء تو اسی کی ہے جو آزاد کرے۔ پس حضرت عائشہ نے یہ کام کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا:۔ اما بعد لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ ایسی شرطیں رکھتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں جو شرط اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ باطل ہے، خواہ سو شرطیں ہوں، اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے اور ولاء اسی کیلئے ہے جو آزاد کرے۔

۱۸۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا. فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا. فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: (لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ. فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ).

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے ارادہ کیا کہ لونڈی خرید کر آزاد کر دیں اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم آپ کے ہاتھوں بیچ دیں گے لیکن ولاء ہمارے لئے ہوگی انہوں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تو فرمایا کہ یہ بات تمہیں ارادے سے نہ روکے کیونکہ ولاء تو اسی کیلئے ہے جو آزاد کرے۔

۱۹۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَاحِدَةً، وَأُعْتِقَكِ. فَفَعَلْتُ. فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا. فَقَالُوا: لَا، إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَنَا وَلَاؤُكِ.

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ بریرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مدد مانگنے آئی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں یکمشت تمہاری قیمت ادا کر دوں اور آزاد کر دوں؟ بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا نہیں مگر اس صورت میں کہ تمہاری ولاء ہمارے لئے ہو۔

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ أَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اشْتَرِيهَا وَ

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ عمرہ نے کہا کہ حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء اسی کے لئے ہے جس نے آزاد کیا۔

marfat.com
Marfat.com

أَعْتِقِيهَا. فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ).

٢٠ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ.

قَالَ مَالِكٌ: فِي الْعَبْدِ يَبْتَاعُ نَفْسَهُ مِنْ سَيِّدِهِ عَلَى أَنَّهُ يُوَالِي مَنْ شَاءَ. إِنَّ ذَلِكَ لَا يَجُوزُ. وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ. وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا أَذِنَ لِمَوْلَاهُ أَنْ يُوَالِيَ مَنْ شَاءَ مَا جَازَ ذَلِكَ. لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ) وَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ. فَإِذَا جَازَ لِسَيِّدِهِ أَنْ يَشْتَرِطَ ذَلِكَ لَهُ، وَأَنْ يَأْذَنَ لَهُ أَنْ يُوَالِيَ مَنْ شَاءَ فَتِلْكَ الْبَهِيمَةُ.

بَابُ جَرِّ الْعَبْدِ الْوَلَاءَ إِذَا أُعْتِقَ

٢١ - حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ؛ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ اشْتَرَى عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ وَلِذَلِكَ الْعَبْدِ بَنُونَ مِنِ امْرَأَةٍ حُرَّةٍ. فَلَمَّا أَعْتَقَهُ الزُّبَيْرُ قَالَ: هُمْ مَوَالِيَّ. وَقَالَ مَوَالِي أُمِّهِمْ: بَلْ هُمْ مَوَالِينَا. فَاخْتَصَمُوا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ. فَقَضَى عُثْمَانُ لِلزُّبَيْرِ بِوَلَائِهِمْ.

وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنْ عَبْدٍ لَهُ وَلَدٌ مِنِ امْرَأَةٍ حُرَّةٍ، لِمَنْ وَلَاؤُهُمْ فَقَالَ سَعِيدٌ: إِنْ مَاتَ أَبُوهُمْ، وَهُوَ عَبْدٌ لَمْ يُعْتَقْ، فَوَلَاؤُهُمْ لِمَوَالِي أُمِّهِمْ.

قَالَ مَالِكٌ: وَمِثْلُ ذَلِكَ، وَلَدُ الْمُلَاعَنَةِ مِنَ الْمَوَالِي. يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ. فَيَكُونُونَ هُمْ مَوَالِيَهُ. إِنْ مَاتَ وَرِثُوهُ. وَإِنْ جَرَّ جَرِيرَةً عَقَلُوا عَنْهُ. فَإِنِ اعْتَرَفَ بِهِ أَبُوهُ أُلْحِقَ بِهِ. وَصَارَ وَلَاؤُهُ إِلَى مَوَالِي أَبِيهِ. وَكَانَ مِيرَاثُهُ لَهُمْ وَعَقْلُهُ عَلَيْهِمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولاء کو فروخت کرنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

امام مالک نے اس غلام کے متعلق فرمایا جو اپنی جان کو اپنے آقا سے خریدے کہ اپنی ولاء جس کو چاہوں دوں، یہ جائز نہیں ہے کیونکہ ولاء اسی کی ہے جس نے آزاد کیا۔ اگر کوئی اپنے آقا سے اجازت بھی حاصل کرلے کہ اپنی ولاء جس کو چاہو دے دو تب بھی جائز نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ولاء اسی کی ہے جو آزاد کرے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ جب آقا کو غلام سے اسکی شرط کرنا جائز ہو جائے اور یہ کہ جس کو چاہو ولاء دو تو ہبہ یہی ہے

غلام جب آزاد ہو تو ولاء کو اپنی طرف کھینچتا ہے

ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت زبیر بن عوام نے ایک غلام خرید کر آزاد کر دیا اور اس غلام کے آزاد عورت سے کئی بیٹے تھے۔ جب حضرت زبیر نے اسے آزاد کیا تو کہا کہ یہ میرے موالی ہیں اور ان کی والدہ کے موالی بولے کہ ان کی ولاء ہمارے لئے ہے پس وہ اس جھگڑے کو حضرت عثمان کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت عثمان نے فیصلہ فرمایا کہ ان کی ولاء حضرت زبیر کے لئے ہے۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب سے اس غلام کے متعلق پوچھا گیا جس کے آزاد عورت سے لڑکے ہوں؟ سعید نے فرمایا کہ اگر ان کا باپ غلامی کی حالت میں مر گیا اور آزاد نہ ہوا تو انکی ولاء ان کی والدہ کے موالی کی ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس کی مثال موالی سے ملاعنہ عورت کا لڑکا ہے کہ اپنی والدہ کے موالی سے منسوب ہوگا۔ پس وہ اس کے موالی ہیں۔ اگر مر جائے تو وارث ہوں گے اگر جنایت کرے تو اس کی طرف سے دیت ادا کریں گے۔ اگر اس کا باپ اعتراف کرے تو اس کے ساتھ ملا دیا جائے گا اور لڑکے کی ولاء اس کے باپ کے موالی

marfat.com
Marfat.com

وَيَجُرُّ وَلَاءَهُ أَبُوهُ الْحُرُّ.

قَالَ مَالِكٌ، وَكَذٰلِكَ الْمَرْأَةُ الْمُلَاعِنَةُ مِنَ الْعَرَبِ. إِذَا اعْتَرَفَ زَوْجُهَا، الَّذِي لَاعَنَهَا بِوَلَدِهَا صَارَ بِمَنْزِلَةِ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةِ. إِلَّا أَنَّ بَقِيَّةَ مِيرَاثِهِ، بَعْدَ مِيرَاثِ أُمِّهِ وَإِخْوَتِهِ لِأُمِّهِ، لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِينَ. مَا لَمْ يُلْحَقْ بِأَبِيهِ. وَإِنَّمَا وَرِثَ وَلَدُ الْمُلَاعَنَةِ، الْمَوَالَاةَ مَوَالِيَ أُمِّهِ قَبْلَ أَنْ يُعْتَرَفَ بِهِ أَبُوهُ. لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَسَبٌ وَلَا عَصَبَةٌ. فَلَمَّا ثَبَتَ نَسَبُهُ صَارَ إِلَى عَصَبَتِهِ.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِي وَلَدِ الْعَبْدِ مِنِ امْرَأَةٍ حُرَّةٍ. وَأَبُو الْعَبْدِ حُرٌّ: أَنَّ الْجَدَّ أَبَا الْعَبْدِ يَجُرُّ وَلَاءَ وَلَدِ ابْنِهِ الْأَحْرَارِ مِنِ امْرَأَةٍ حُرَّةٍ. يَرِثُهُمْ مَا دَامَ أَبُوهُمْ عَبْدًا. فَإِنْ عَتَقَ أَبُوهُمْ رَجَعَ الْوَلَاءُ إِلَى مَوَالِيهِ. وَإِنْ مَاتَ وَهُوَ عَبْدٌ، كَانَ الْمِيرَاثُ وَالْوَلَاءُ لِلْجَدِّ. وَإِنِ الْعَبْدُ كَانَ لَهُ ابْنَانِ حُرَّانِ. فَمَاتَ أَحَدُهُمَا. وَأَبُوهُ عَبْدٌ. جَرَّ الْجَدُّ أَبُو الْأَبِ الْوَلَاءَ وَالْمِيرَاثَ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَهِيَ حَامِلٌ. وَزَوْجُهَا مَمْلُوكٌ. ثُمَّ يُعْتَقُ زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَوْ بَعْدَ مَا تَضَعُ: إِنَّ وَلَاءَ مَا كَانَ فِي بَطْنِهَا الَّذِي أَعْتَقَ أُمَّهُ. لِأَنَّ ذٰلِكَ الْوَلَدَ قَدْ كَانَ أَصَابَهُ الرِّقُّ. قَبْلَ أَنْ تُعْتَقَ أُمُّهُ. وَلَيْسَ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الَّذِي تَحْمِلُ بِهِ أُمُّهُ بَعْدَ الْعِتَاقَةِ. لِأَنَّ الَّذِي تَحْمِلُ بِهِ أُمُّهُ بَعْدَ الْعَتَاقَةِ إِذَا أُعْتِقَ أَبُوهُ، جَرَّ وَلَاءَهُ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْعَبْدِ يَسْتَأْذِنُ سَيِّدَهُ أَنْ يُعْتِقَ عَبْدًا لَهُ. فَيَأْذَنُ لَهُ سَيِّدُهُ. إِنَّ وَلَاءَ الْعَبْدِ الْمُعْتَقِ، لِسَيِّدِ الْعَبْدِ، لَا يَرْجِعُ وَلَاؤُهُ لِسَيِّدِهِ الَّذِي أَعْتَقَهُ. وَإِنْ عَتَقَ.

ہوگی اور اسکی میراث انکے لئے ہوگی اور وہی اسکی دیت ادا کریں گے

امام مالک نے فرمایا کہ ملاعنہ عورت عربی ہو تو جب اس کا خاوند اعتراف کرے تو لڑکے کو اس کے ساتھ ملا دیا جائے گا اور وہ اسی کا شمار ہوگا ورنہ اس کی میراث سے اس کی والدہ اور اس کے اخیافی بھائیوں کو حصہ دے کر جتنا مال باقی بچے گا وہ بیت المال میں جمع کروایا جائے گا جبکہ وہ اپنے باپ سے ملحق نہ ہو اور ملاعنہ کے لڑکے کے وارث اس کی والدہ کے موالی ہوں گے جب تک اس کا باپ اعتراف نہ کرے کیونکہ اس صورت میں نہ اس کا نسب ہے اور نہ عصبہ۔ جب نسب ثابت ہو جائے تو میراث عصبہ کی جانب لوٹ جائیگی۔

امام مالک نے فرمایا کہ غلام کی آزاد عورت سے اولاد کے بارے میں ہمارے نزدیک متفقہ حکم یہ ہے جبکہ غلام کا باپ آزاد ہو تو اس کی ولاء دادا یعنی غلام کے باپ کی طرف جائے گی اور آزاد عورت سے اسکے بیٹے کی آزاد اولاد اس وقت تک اسکی میراث پائے گی جب تک ان کا باپ غلام رہے۔ اگر ان کا باپ آزاد ہو گیا تو ولاء اس کے موالی کی جانب لوٹ جائے گی اور اگر وہ غلامی کی حالت میں مر جائے تو میراث اور ولاء دادا کیلئے ہوگی اور اگر غلام کے دو آزاد بیٹے ہوں۔ ایک ان میں سے مر جائے اور اس کا باپ غلام رہے تو ولاء اور

امام مالک نے لونڈی کے بارے میں فرمایا جس کو آزاد کیا گیا اور وہ حاملہ ہے اور اس کا خاوند مملوک۔ پھر اس کا خاوند اس کے بچہ جننے سے پہلے آزاد ہو گیا یا اس کے بعد تو اس بچے کی ولاء اس کیلئے ہے جس نے اس کی والدہ کو آزاد کیا کیونکہ اس بچے نے اپنی والدہ کے آزاد ہونے سے پہلے غلامی پائی ہے اور یہ اس کی طرح نہیں ہے جس کی والدہ کو آزاد ہونے کے بعد حمل رہا ہو کیونکہ جسکو آزاد ہونے کے بعد حمل ٹھہرے تو جب اسکا باپ آزاد کر دیا جائیگا تو بچے کی ولاء اسکی طرف جائیگی۔

امام مالک نے اس غلام کے متعلق فرمایا جو اپنے آقا سے اپنا غلام آزاد کرنے کی اجازت مانگے پس آقا نے اسے اجازت دے دی تو آزاد ہونے والے غلام کی ولاء غلام کے آقا کی ہے۔ اس کی ولاء آزاد کرنے والے آقا کی طرف نہیں لوٹے گی اگرچہ اس نے آزاد کیا ہے۔ فی

marfat.com

Marfat.com

بَابُ مِيرَاثِ الْوَلَاءِ

۲۲۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْعَاصِيَ ابْنَ هِشَامٍ هَلَكَ. وَتَرَكَ بَنِينَ لَهُ ثَلَاثَةً. اثْنَانِ لِأُمٍّ، وَرَجُلٌ لِعِلَّةٍ. فَهَلَكَ أَحَدُ الثَّنَايَيْنِ لِأُمٍّ. وَتَرَكَ مَالًا وَمَوَالِيَ. فَوَرِثَهُ أَخُوهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، مَالَهُ وَوَلَاءَهُ مَوَالِيَهِ. ثُمَّ هَلَكَ الَّذِي وَرِثَ الْمَالَ وَوَلَاءَ الْمَوَالِي وَتَرَكَ ابْنَهُ وَأَخَاهُ لِأَبِيهِ. فَقَالَ ابْنُهُ: قَدْ أَحْرَزْتُ مَا كَانَ لِأَبِي أَحْرَزَ مِنَ الْمَالِ وَوَلَاءِ الْمَوَالِي. وَقَالَ أَخُوهُ: لَيْسَ كَذٰلِكَ. إِنَّمَا أَحْرَزْتَ الْمَالَ. وَأَمَّا وَلَاءُ الْمَوَالِي فَلَا. أَرَأَيْتَ لَوْ هَلَكَ أَخِي الْيَوْمَ أَلَسْتُ أَرِثُ مَالَهُ؟ فَاخْتَصَمَا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ. فَقَضَى لِأَخِيهِ بِوَلَاءِ الْمَوَالِي.

۲۳۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَبُوهُ: إِنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ فَاخْتَصَمَ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ جُهَيْنَةَ وَنَفَرٌ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ. وَكَانَتِ امْرَأَةٌ مِنْ جُهَيْنَةَ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ الْخَزْرَجِ. يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ كُلَيْبٍ. فَمَاتَتِ الْمَرْأَةُ. وَتَرَكَتْ مَالًا وَمَوَالِيَ. فَوَرِثَهَا ابْنُهَا وَزَوْجُهَا. ثُمَّ مَاتَ ابْنُهَا. فَقَالَ وَرَثَتُهُ: لَنَا وَلَاءُ الْمَوَالِي قَدْ كَانَ ابْنُهَا أَحْرَزَهُ. فَقَالَ الْجُهَنِيُّونَ لَيْسَ كَذٰلِكَ. إِنَّمَا هُمْ مَوَالِي صَاحِبَتِنَا. فَإِذَا مَاتَ وَلَدُهَا فَلَنَا وَلَاؤُهُمْ. وَنَحْنُ نَرِثُهُمْ. فَقَضَى أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ لِلْجُهَنِيِّينَ بِوَلَاءِ الْمَوَالِي.

۲۴۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ ابْنَ

ولاء کی میراث کا بیان

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے روایت ہے کہ عاصی بن ہشام فوت ہوگئے اور پیچھے تین بیٹے چھوڑے۔ دو ان میں سے ماں جائے تھے اور ایک علاتی۔ ماں جائے بھائیوں میں سے ایک فوت ہوگیا اور اس نے مال و موالی چھوڑے تو اس کے مال و ولاء کا وارث وہ بھائی ہوا جو ماں اور باپ دونوں سے ملتا تھا۔ پھر وہ بھائی بھی فوت ہوگیا جو مال اور ولاء کا وارث بنا تھا اور پیچھے اس نے ایک بیٹا چھوڑا اور وہ بھائی جو باپ سے تھا۔ بیٹے نے کہا کہ میں اپنے باپ کے مال اور ولاء کا مالک ہوں۔ مرنے والے کے بھائی نے کہا کہ بات یوں نہیں ہے۔ بلکہ مال کے یقیناً تم مالک ہو لیکن موالی کی ولاء کے نہیں ہو۔ بالفرض اگر میرا بھائی آج فوت ہوتا تو میں اس کا وارث ہوتا یا تم؟ دونوں جھگڑے کو حضرت عثمان کی خدمت میں لے گئے۔ انہوں نے موالی کی ولاء کا فیصلہ بھائی کے حق میں فرمایا۔

ابوبکر بن حزم سے روایت ہے کہ وہ ابان بن عثمان کے پاس بیٹھے ہوتے تھے کہ جہینہ کے کچھ لوگ اور بنی حارث بن خزرج کے کچھ آدمی جھگڑتے ہوتے ان کے پاس آئے۔ جہینہ کی ایک عورت بنی حارث بن خزرج کے ایک آدمی کے نکاح میں تھی جس کو ابراہیم بن کلیب کہا جاتا ہے۔ وہ عورت فوت ہوگئی اور اس نے مال اور موالی چھوڑے۔ اس کا بیٹا اور خاوند اس کے وارث ہوئے۔ پھر اس کا بیٹا فوت ہوگیا۔ لڑکے کے وارثوں نے کہا کہ موالی کی ولاء ہمیں ملے گی کیونکہ عورت کا بیٹا اس پر قابض ہوگیا تھا۔ جہنیوں نے کہا کہ بات یوں نہیں بلکہ یہ ہماری لڑکی کے موالی ہیں۔ جب اس کا بیٹا فوت ہوگیا تو ولاء ہماری ہوگئی اور اس کے وارث ہم ہیں۔ ابان بن عثمان نے موالی کی ولاء کا فیصلہ جہنیوں کے لئے فرمایا۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب نے اس شخص کے

حاشیہ صفحہ گذشتہ

ف۔ اخیافی بھائی انہیں کہتے ہیں جو ایک ماں سے ہوں۔ علاتی بھائی وہ ہوتے ہیں جو ایک باپ سے ہوں لیکن ایک والدہ سے نہ ہوں اور حقیقی یا عینی بھائی وہ کہلاتے ہیں جو ایک ماں اور ایک باپ سے ہوں جنہیں عرف عام میں سگے بھائی کہتے ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

الْمُسَيَّبِ قَالَ، فِي رَجُلٍ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنِيْنَ لَهُ ثَلَاثَةً وَتَرَكَ مَوَالِيَ اَعْتَقَهُمْ هُوَ عَتَاقَةً. ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَيْنِ مِنْ بَنِيْهِ هَلَكَا. وَتَرَكَا اَوْلَادًا. قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: يَرِثُ الْمَوَالِيَ، الْبَاقِي مِنَ الثَّلَاثَةِ. فَاِذَا هَلَكَ هُوَ، فَوَلَدُهُ وَوَلَدُ اِخْوَتِهِ فِي وَلَاءِ الْمَوَالِيَ، شَرَعٌ، سَوَآءٌ.

متعلق فرمایا جو فوت ہو جائے اور وہ تین بیٹے چھوڑے اور اپ
آزاد کردہ غلام چھوڑے۔ پھر اس آدمی کے دو بیٹے فوت ہو گ
اور دونوں نے پیچھے اولاد چھوڑی۔ سعید بن مسیب نے فرمایا
تیسرا بھائی ان کا وارث ہوگا۔ جب وہ فوت ہو جائے تو اسکے بی
اور بھتیجے موالی کی ولاء میں برابر کے حقدار ہوں گے۔

بَابُ ۱۳ مِيْرَاثِ السَّائِبَةِ وَوَلَاءِ مَنْ اَعْتَقَ الْيَهُوْدِيُّ وَالنَّصْرَانِيَّ

میراث سائبہ اور اس غلام کی میراث جس کو یہودی یا نصرانی نے آزاد کیا

۲۵۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ؛ اَنَّهُ سَاَلَ بْنَ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبَةِ؟ قَالَ: يُوَالِيْ مَنْ شَاءَ. فَاِنْ مَاتَ. وَلَمْ يُوَالِ اَحَدًا، فَمِيْرَاثُهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ. وَعَقْلُهُ عَلَيْهِمْ.

ابن شہاب سے سائبہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ جس سے چاہے عقد ولاء کر لے۔ اگر وہ مر جائے اور اگر کسی سے موالات نہ کرے تو اس کی میراث مسلمانوں کیلئے ہو گی اور وہی اسکی دیت ادا کریں گے

قَالَ مَالِكٌ: اِنَّ اَحْسَنَ مَا سُمِعَ فِي السَّائِبَةِ اَنَّهُ لَا يُوَالِيْ اَحَدًا. وَاَنَّ مِيْرَاثَهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ. وَعَقْلُهُ عَلَيْهِمْ.

امام مالک نے فرمایا کہ سائبہ کے بارے میں یہ میں نے خوب سنا کہ اگر وہ کسی سے موالات نہ کرے تو اسکی میراث مسلمانوں کیلئے ہوگی اور اسکی دیت بھی ان پر ہو گی

قَالَ مَالِكٌ. فِي الْيَهُوْدِيَّ وَالنَّصْرَانِيِّ يُسْلِمُ عَبْدُ اَحَدِهِمَا فَيُعْتِقُهُ قَبْلَ اَنْ يُبَاعَ عَلَيْهِ: اِنَّ وَلَاءَ الْعَبْدِ الْمُعْتَقِ لِلْمُسْلِمِيْنَ. وَاِنْ اَسْلَمَ الْيَهُوْدِيُّ اَوْ نَصْرَانِيٌّ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمْ يَرْجِعْ اِلَيْهِ الْوَلَاءُ اَبَدًا.

امام مالک نے فرمایا کہ یہودی یا نصرانی کا غلام اگر مسلمان ہو جائے پھر وہ فروخت کرنے سے پہلے اسے آزاد کر دے تو اس آزاد ہونے والے غلام کی میراث مسلمانوں کو ملے گی۔ پھر اس کے بعد یہودی یا نصرانی بھی مسلمان ہو جائے تو ولاء اس کی طرف کبھی نہیں لوٹے گی۔

قَالَ: وَلٰكِنْ اِذَا اَعْتَقَ الْيَهُوْدِيُّ اَوِ النَّصْرَانِيُّ عَبْدًا عَلٰى دِيْنِهِمَا. ثُمَّ اَسْلَمَ الْمُعْتَقُ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ الْيَهُوْدِيُّ اَوِ النَّصْرَانِيُّ الَّذِيْ اَعْتَقَهُ. ثُمَّ اَسْلَمَ الَّذِيْ اَعْتَقَهُ. رَجَعَ اِلَيْهِ الْوَلَاءُ. لِاَنَّهُ قَدْ كَانَ ثَبَتَ لَهُ الْوَلَاءُ يَوْمَ اَعْتَقَهُ.

فرمایا کہ یہودی یا نصرانی نے جب غلام آزاد کیا تو وہ ان کے دین پر تھا۔ پھر آزاد ہونے پر اسلام قبول کیا، آزاد کرنے والے یہودی یا نصرانی کے مسلمان ہونے سے پہلے یعنی جس نے اسے آزاد کیا وہ بھی مسلمان ہو گیا تو ولاء اس کی طرف لوٹ گئی کیونکہ ولاء اس کے لئے اسی روز ثابت ہو گئی جس روز کہ اسے آزاد کیا تھا۔

قَالَ مَالِكٌ: وَاِنْ كَانَ لِلْيَهُوْدِيِّ اَوِ النَّصْرَانِيِّ وَلَدٌ مُسْلِمٌ، وَرِثَ مَوَالِيَ اَبِيْهِ الْيَهُوْدِيِّ اَوِ النَّصْرَانِيِّ، اِذَا اَسْلَمَ الْمَوْلَى الْمُعْتَقُ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ الَّذِيْ اَعْتَقَهُ وَاِنْ كَانَ الْمُعْتَقُ، حِيْنَ اُعْتِقَ، مُسْلِمًا. لَمْ يَكُنِ الْوَلَدُ النَّصْرَانِيِّ اَوِ الْيَهُوْدِيِّ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ وَلَاءِ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ، لِاَنَّهُ لَيْسَ لِلْيَهُوْدِيِّ وَلَا لِلنَّصْرَانِيِّ وَلَاءٌ فَوَلَاءُ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ لِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر یہودی یا نصرانی کا بیٹا مسلمان ہو تو اپنے یہودی یا نصرانی باپ کے موالی کی میراث پائے گا جبکہ وہ غلام مسلمان ہو گیا ہو آزاد کرنے والے سے پہلے اور اگر وہ غلام آزادی کے وقت مسلمان تھا تو نصرانی یا یہودی کے بیٹے کو مسلمان غلام کی ولاء سے کوئی چیز نہیں ملے گی کیونکہ یہودی یا نصرانی کے لئے ولاء نہیں ہے، پس مسلمان غلام کی ولاء مسلمانوں کی جماعت کے لئے ہے۔ ف

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الْمُكَاتَبِ

کتاب المکاتب

بَابُ الْقَضَاءِ فِي الْمُكَاتَبِ

مکاتب کی ادائیگی کا بیان

۱۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ : اَلْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ شَيْءٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ مکاتب اس وقت تک غلام رہے گا جب تک اس کی کتابت میں سے کچھ بھی باقی رہے۔

۲۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ؛ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ، كَانَا يَقُوْلَانِ : اَلْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ شَيْءٌ .

قَالَ مَالِكٌ : وَهُوَ رَأْيِيْ .

قَالَ مَالِكٌ ، فَاِنْ هَلَكَ الْمُكَاتَبُ ، وَتَرَكَ مَالًا اَكْثَرَ مِمَّا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ . وَلَهٗ وَلَدٌ وُلِدُوْا فِيْ كِتَابَتِهٖ ، اَوْ كَاتَبَ عَلَيْهِمْ ، وَرِثُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الْمَالِ ، بَعْدَ قَضَاءِ كِتَابَتِهٖ .

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ عروہ بن زبیر اور سلیمان بن یسار فرمایا کرتے کہ مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اسکی کتابت سے کچھ بھی اس پر باقی ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہی میری رائے ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جب مکاتب فوت ہوجائے اور کافی مال چھوڑ کر جائے جو باقی کتابت سے بھی زیادہ ہے اور اس کی اولاد ہے جو کتابت کے دوران پیدا ہوئی یا عقد کتابت میں شامل تھی تو بدل کتابت ادا کرنے کے بعد جو مال بچے وہ اس کے وارث ہوں گے۔

۳۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَكِّيِّ ؛ اَنَّ مُكَاتَبًا كَانَ لِابْنِ الْمُتَوَكِّلِ . هَلَكَ بِمَكَّةَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ بَقِيَّةً مِنْ كِتَابَتِهٖ وَدُيُوْنًا لِلنَّاسِ . وَتَرَكَ ابْنَةً . فَاَشْكَلَ عَلٰى عَامِلِ مَكَّةَ الْقَضَاءُ فِيْهِ . فَكَتَبَ اِلٰى

حمید بن قیس مکی سے روایت ہے کہ ابن متوکل کے مکاتب کا مکہ مکرمہ میں انتقال ہوگیا جبکہ کتابت اس پر باقی تھی اور لوگوں کا قرضہ تھا۔ اس نے ایک لڑکی چھوڑی تھی۔ عامل مکہ کو یہ فیصلہ کرنے میں مشکل پیش آئی تو یہ بات پوچھتے ہوئے عبدالملک بن مروان

حاشیہ صفحہ گزشتہ

ف۔ غلام کے بارے میں شرعی قانون یہ ہے کہ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ عَتَقَ (بخاری شریف) یعنی ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ لہٰذا آزاد کردہ غلام کی ولاء اسی کو ملے گی جس نے آزاد کیا۔ لیکن آزاد کرنے والا آزاد کرتے وقت اپنی خوشی سے کہہ دے کہ تو اپنی ولاء کا خود مالک ہے یا میں نے اپنا حق ولاء تجھے دے دیا تو ایسے آزاد کردہ غلام کو سائبہ کہتے ہیں اب وہ جس سے چاہے عقد موالات کرے ورنہ اس کی میراث عام مسلمانوں کا حق ہوگی اور بیت المال میں جمع کروائی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ، أَنِ ابْدَأْ بِدُيُونِ النَّاسِ، ثُمَّ اقْضِ مَا بَقِيَ مِنْ كِتَابَتِهِ، ثُمَّ اقْسِمْ مَا بَقِيَ مِنْ مَالِهِ بَيْنَ ابْنَتِهِ وَمَوْلَاهُ

کے لئے لکھا۔ عبدالملک نے جواب لکھا کہ لوگوں کے قرضے سے ابتدا کرو۔ پھر جتنی کتابت باقی ہے وہ ادا کرو۔ پھر باقی مال کو اس کی بیٹی اور مولیٰ کے درمیان تقسیم کردو۔

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا: أَنَّهُ لَيْسَ عَلَى سَيِّدِ الْعَبْدِ أَنْ يُكَاتِبَهُ إِذَا سَأَلَهُ ذٰلِكَ، وَلَمْ أَسْمَعْ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْأَئِمَّةِ أَكْرَهَ رَجُلًا عَلَى أَنْ يُكَاتِبَ عَبْدَهُ. وَقَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ. فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا. يَتْلُوهَا تَيْنِ الْآيَتَيْنِ. وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا. فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ آقا کیلئے ضروری نہیں ہے کہ وہ غلام کے کہنے پر اسے مکاتب کر دے اور میں نے آئمہ میں سے کسی ایک کے متعلق نہیں سنا کہ انہوں نے اپنے غلام کو مکاتب کرنا پسند فرمایا ہو اور میں نے سنا کہ بعض اہل علم سے جب اس بارے میں پوچھا جاتا تو اس سے کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "کہ اگر ان میں بھلائی دیکھو تو انہیں مکاتب کردو" (۲۴:۳۳) تو وہ حضرات یہ دو آیتیں پڑھ دیتے۔ "جب احرام سے نکلو تو شکار کرو" (۵:۲) "جب نماز پوری کر چکو تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو" (۶۲:۱۰)

قَالَ مَالِكٌ، وَإِنَّمَا ذٰلِكَ أَمْرٌ أَذِنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ لِلنَّاسِ. وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ عَلَيْهِمْ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ ایسا حکم ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اجازت دی ہے اور یہ ان پر واجب نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَسَمِعْتُ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى — وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِي آتَاكُمْ — إِنَّ ذٰلِكَ أَنْ يُكَاتِبَ الرَّجُلُ غُلَامَهُ، ثُمَّ يَضَعُ عَنْهُ مِنْ آخِرِ كِتَابَتِهِ شَيْئًا مُسَمًّى.

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے بعض اہل علم کو ارشاد باری تعالیٰ اور انہیں اللہ کے اس مال سے دو جو تمہیں دیا ہے" (۲۴:۳۳) کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ جب آدمی اپنے غلام کو مکاتب کرے تو آخر میں بدل کتابت میں سے کچھ معاف کردے۔

قَالَ مَالِكٌ: فَهٰذَا الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ. وَأَدْرَكْتُ عَمَلَ النَّاسِ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ یہی میں نے اہل علم سے سنا اور میں نے لوگوں کو اسی پر عمل کرتے ہوئے پایا۔

قَالَ مَالِكٌ. وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَاتَبَ غُلَامًا لَهُ عَلٰى خَمْسَةٍ وَثَلَاثِينَ أَلْفِ دِرْهَمٍ. ثُمَّ وَضَعَ عَنْهُ مِنْ آخِرِ كِتَابَتِهِ خَمْسَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے ایک غلام کو پینتیس ہزار درہم پر مکاتب کیا۔ پھر کتابت کے آخر میں پانچ ہزار درہم معاف کر دیئے۔

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا، أَنَّ الْمُكَاتَبَ إِذَا كَاتَبَهُ سَيِّدُهُ تَبِعَهُ مَالُهُ. وَلَمْ يَتْبَعْهُ وَلَدُهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُمْ فِي كِتَابَتِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ غلام کو جب اس کا آقا مکاتب کردے تو اس کا مال اسی کو ملے گا اور اس کی اولاد عقد کتابت میں داخل نہیں ہوگی مگر یہ کہ کتابت میں ان کی شرط رکھی ہو۔

قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ، فِي الْمُكَاتَبِ يُكَاتِبُهُ سَيِّدُهُ وَلَهُ جَارِيَةٌ بِهَا حَبَلٌ مِنْهُ. لَمْ يَعْلَمْ بِهِ هُوَ وَلَا سَيِّدُهُ يَوْمَ كِتَابَتِهِ. فَإِنَّهُ لَا يَتْبَعُهُ ذٰلِكَ

یحییٰ نے کہا کہ میں نے امام مالک کو مکاتب کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا جس کو اس کا آقا مکاتب کرے اور غلام کی ایک لونڈی ہو جسے حمل ہو، جسکے متعلق کتابت کے روز معلوم نہ ہو کہ اسکا ہے یا اسکے آقا کا ہے

marfat.com
Marfat.com

الْوَلَدُ. لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ فِي كِتَابَتِهِ. وَهُوَ لِسَيِّدِهَا. فَاَمَّا الْجَارِيَةُ فَاِنَّهَا لِلْمُكَاتَبِ لِاَنَّهَا مِنْ مَالِهِ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي رَجُلٍ وَرِثَ مُكَاتَبًا. مِنِ امْرَاَتِهِ هُوَ وَابْنُهَا: اِنَّ الْمُكَاتَبَ اِنْ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يَقْضِيَ كِتَابَتَهُ. اُقْتُسِمَا مِيرَاثَهُ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ. وَاِنْ اَدَّى كِتَابَتَهُ ثُمَّ مَاتَ، فَمِيرَاثُهُ لِابْنِ الْمَرْاَةِ. وَلَيْسَ لِلزَّوْجِ مِنْ مِيرَاثِهِ شَيْءٌ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْمُكَاتَبِ يُكَاتِبُ عَبْدَهُ قَالَ: يَنْظُرُ فِي ذٰلِكَ. فَاِنْ كَانَ اِنَّمَا اَرَادَ الْمُحَابَاةَ لِعَبْدِهِ، وَعُرِفَ ذٰلِكَ مِنْهُ بِالتَّخْفِيفِ عَنْهُ. فَلَا يَجُوزُ ذٰلِكَ. وَاِنْ كَانَ اِنَّمَا كَاتَبَهُ عَلَى وَجْهِ الرَّغْبَةِ وَطَلَبِ الْمَالِ، وَابْتِغَاءِ الْفَضْلِ وَالْعَوْنِ عَلَى كِتَابَتِهِ. فَذٰلِكَ جَائِزٌ لَهُ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي رَجُلٍ وَطِئَ مُكَاتَبَةً لَهُ: اِنَّهَا اِنْ حَمَلَتْ فَهِيَ بِالْخِيَارِ. اِنْ شَاءَتْ كَانَتْ اُمَّ وَلَدٍ. وَاِنْ شَاءَتْ قَرَّتْ عَلَى كِتَابَتِهَا. فَاِنْ لَمْ تَحْمِلْ، فَهِيَ عَلَى كِتَابَتِهَا.

قَالَ مَالِكٌ: اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ؛ اِنَّ اَحَدَهُمَا لَا يُكَاتِبُ نَصِيبَهُ مِنْهُ. اَذِنَ لَهُ بِذٰلِكَ صَاحِبُهُ اَوْ لَمْ يَاْذَنْ. اِلَّا اَنْ يُكَاتِبَهُ جَمِيعًا. لِاَنَّ ذٰلِكَ يَعْتِقُ لَهُ عِتْقًا. وَيَصِيرُ اِذَا اَدَّى الْعَبْدُ مَا كُوتِبَ عَلَيْهِ. اِلَى اَنْ يَعْتِقَ نِصْفُهُ. وَلَا يَكُونُ عَلَى الَّذِي كَاتَبَ بَعْضُهُ، اَنْ يَسْتَتِمَّ عِتْقَهُ. فَذٰلِكَ خِلَافُ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ، قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ).

قَالَ مَالِكٌ: فَاِنْ جَهِلَ ذٰلِكَ حَتّٰى يُؤَدِّيَ الْمُكَاتَبُ اَوْ قَبْلَ اَنْ يُؤَدِّيَ. رَدَّ عَلَيْهِ الَّذِي كَاتَبَهُ. مَا قَبَضَ مِنَ الْمُكَاتَبِ. فَاقْتَسَمَهُ هُوَ شَرِيكُهُ عَلَى قَدْرِ حِصَصِهِمَا. وَبَطَلَتْ كِتَابَتُهُ. وَكَانَ عَبْدًا لَهُمَا عَلَى حَالِهِ الْاُولٰى.

تو یہ بچہ مکاتب کو نہیں ملے گا کیونکہ یہ اس کی کتابت میں داخل نہیں ہے اور وہ اس کے آقا کو ملے گا اور لونڈی مکاتب کو ملے گی کیونکہ یہ اسکا مال ہے

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو اپنی بیوی کے مکاتب کا وارث ہوا۔ مکاتب اگر کتابت پوری ہونے سے پہلے مرجائے تو اس کی میراث اللہ کی کتاب کے مطابق تقسیم ہوگی اور اگر کتابت ادا کر کے پھر مرا تو اس کی میراث عورت کے بیٹے کے لئے ہے اور خاوند کو اس کی میراث سے کچھ نہیں ملے گا۔

امام مالک نے اس مکاتب کے بارے میں فرمایا جو اپنے غلام کو مکاتب کرے فرمایا کہ اس میں دیکھا جائے گا۔ اگر اس کا غلام کے ساتھ رعایت کا ارادہ ہے اور اس سے تخفیف مراد لی جائے تو یہ جائز نہیں ہے اور اگر رغبت اور طلب مال کے لئے کتابت کی ہو اور فائدہ و مدد کی تلاش میں کتابت کی ہو تو یہ جائز ہے۔

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی مکاتبہ لونڈی سے صحبت کی تو اگر وہ حاملہ ہو گئی تو اسے اختیار ہے کہ چاہے ام ولد بن کر رہے اور چاہے اپنی کتابت پر برقرار رہے۔ اگر وہ حاملہ نہیں ہے تو وہ مکاتبہ رہے گی۔

امام مالک نے فرمایا کہ غلام کے بارے میں یہ حکم متفقہ ہے کہ جب وہ دو آدمیوں کا مشترکہ ہو تو ان میں سے کوئی ایک بھی اپنے حصے کی مکاتبت نہیں کر سکتا خواہ اس کا ساتھی اجازت دے یا نہ دے مگر یہ کہ دونوں اکٹھے مکاتبت کریں کیونکہ اگر وہ اپنے حصے کی مکاتبت کرے اور غلام اپنی کتابت ادا کر دے تو نصف ہی آزاد ہوگا اور اس پر لازم نہیں کہ دوسرے نصف حصے کی ضمانت دے کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان کے خلاف ہے کہ جو غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرے تو غلام کی قیمت انصاف کے ساتھ لگائی جائے گی۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر اس شریک کو یہ بات معلوم نہ ہو اور وہ اپنے حصے کو مکاتبت کر کے کل یا بعض بدل کتابت وصول کرے تو جس قدر وصول کیا ہے اس کو وہ اور اس کا شریک اپنے حصوں کے مطابق بانٹ لیں کتابت باطل ہو جائے گی اور مکاتب بدستور غلام رہیگا

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ ، فِي مُكَاتَبٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ . فَأَنْظَرَهُ أَحَدُهُمَا بِحَقِّهِ الَّذِي عَلَيْهِ . وَأَبَى الْآخَرُ أَنْ يُنْظِرَهُ . فَاقْتَضَى الَّذِي أَبَى أَنْ يُنْظِرَهُ ، بَعْضَ حَقِّهِ . ثُمَّ مَاتَ الْمُكَاتَبُ . وَتَرَكَ مَالًا لَيْسَ فِيهِ وَفَاءٌ مِنْ كِتَابَتِهِ .

قَالَ مَالِكٌ : يَتَحَاصَّانِ بِقَدْرِ مَا بَقِيَ لَهُمَا عَلَيْهِ . يَأْخُذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِقَدْرِ حِصَّتِهِ . فَإِنْ تَرَكَ الْمُكَاتَبُ فَضْلًا . عَنْ كِتَابَتِهِ ، أَخَذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَا بَقِيَ مِنَ الْكِتَابَةِ . وَكَانَ مَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا بِالسَّوَاءِ . فَإِنْ عَجَزَ مُكَاتَبُ ، وَقَدِ اقْتَضَى الَّذِي لَمْ يُنْظِرْهُ أَكْثَرَ مِمَّا اقْتَضَى صَاحِبُهُ . كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ . وَلَا يَرُدُّ عَلَى صَاحِبِهِ فَضْلَ مَا اقْتَضَى . لِأَنَّهُ إِنَّمَا اقْتَضَى الَّذِي لَهُ بِإِذْنِ صَاحِبِهِ . وَإِنْ وَضَعَ عَنْهُ أَحَدُهُمَا الَّذِي لَهُ . ثُمَّ اقْتَضَى صَاحِبُهُ بَعْضَ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ . ثُمَّ عَجَزَ . فَهُوَ بَيْنَهُمَا . وَلَا يَرُدُّ الَّذِي اقْتَضَى عَلَى صَاحِبِهِ شَيْئًا . لِأَنَّهُ إِنَّمَا اقْتَضَى الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ . وَذَلِكَ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ لِلرَّجُلَيْنِ . بِكِتَابٍ وَاحِدٍ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ . فَيُنْظِرُهُ أَحَدُهُمَا . وَيَشِحُّ الْآخَرُ فَيَقْتَضِي بَعْضَ حَقِّهِ . ثُمَّ يُفْلِسُ الْغَرِيمُ . فَلَيْسَ عَلَى الَّذِي اقْتَضَى . أَنْ يَرُدَّ شَيْئًا مِمَّا أَخَذَ .

امام مالک نے اس مکاتب کے متعلق فرمایا جو دو آدمیوں کا مشترک ہو اور ایک ان میں سے اپنے حق کے اندر اسے مہلت دے اور دوسرا مہلت دینے سے انکار کر دے۔ مہلت نہ دینے والا اپنا بعض حق وصول کر لے پھر مکاتب مر جائے اور اتنا مال چھوڑے جو بدل کتابت کے برابر نہ ہو۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس کو دونوں شریک اپنے حصوں کے مطابق تقسیم کر لیں گے۔ اگر مکاتب اتنا مال چھوڑ گیا ہے جو بدل کتابت سے زیادہ ہو تو ان میں سے ہر ایک اپنا باقی بدل کتابت وصول کر کے جو باقی بچے اسے برابر تقسیم کر لیں گے۔ اگر مکاتب عاجز ہو گیا اور مہلت نہ دینے والے نے دوسرے کی نسبت کچھ زیادہ وصول کر لیا تب بھی غلام دونوں میں برابر رہے گا اور زیادہ وصول کرنیوالا اپنے شریک کو کچھ واپس نہیں کرے گا کیونکہ اس نے وصول کیا ہے تو اپنا حق۔ اس کی مثال یہ ہے کہ دو آدمیوں کا ایک ہی تحریر کی رو سے کسی پر قرض ہو۔ ایک اسے کچھ مہلت دے اور دوسرا لالچ کے تحت کچھ وصول کر لے۔ اس کے بعد قرض دار مفلس ہو جائے تو کچھ وصول کرنے والا دوسرے کو وصولیابی میں سے کچھ بھی نہ دے گا۔

بَابُ الْحَمَالَةِ فِي الْكِتَابَةِ

کتابت میں ضمانت

۴ . قَالَ مَالِكٌ : الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا : أَنَّ الْعَبِيدَ إِذَا كُوتِبُوا جَمِيعًا . كِتَابَةً وَاحِدَةً . فَإِنَّ بَعْضَهُمْ حُمَلَاءُ عَنْ بَعْضٍ . وَإِنَّهُ لَا يُوضَعُ عَنْهُمْ ، لِمَوْتِ أَحَدِهِمْ شَيْءٌ . وَإِنْ قَالَ أَحَدُهُمْ : قَدْ عَجَزْتُ . وَأَلْقَى بِيَدَيْهِ . فَإِنَّ لِأَصْحَابِهِ أَنْ يَسْتَعْمِلُوهُ فِيمَا يُطِيقُ مِنَ الْعَمَلِ . وَيَتْبَعُونَ بِذَلِكَ فِي كِتَابَتِهِمْ . حَتَّى يَعْتِقَ بِعِتْقِهِمْ . إِنْ عَتَقُوا . وَيَرِقَّ بِرِقِّهِمْ . وَإِنْ رَقُّوا .

قَالَ مَالِكٌ : الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا ، أَنَّ

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم متفقہ ہے کہ کئی غلاموں کی جب ایک ہی کتابت کی جائے تو وہ ایک دوسرے کا بوجھ اٹھائیں گے اور ان میں سے کسی کی موت کے باعث کچھ کم نہیں کیا جائے گا اور اگر کوئی ان میں سے کہے کہ میں عاجز ہو گیا ہوں اور ہمت ہار جائے تو اس کے ساتھی اس کی ہمت کے مطابق کام لے کر کتابت میں اس کے ساتھ تعاون کریں کیونکہ یہ آزاد ہوا تو وہ بھی آزاد ہوں گے اور یہ غلام رہا تو وہ بھی غلام رہیں گے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک متفقہ حکم ہے کہ غلام کو

marfat.com
Marfat.com

الْعَبْدَ إِذَا كَاتَبَهُ سَيِّدُهُ . لَمْ يَنْبَغِ لِسَيِّدِهِ أَنْ يَتَحَمَّلَ لَهُ بِكِتَابَةِ عَبْدِهِ . أَحَدٌ . إِنْ مَاتَ الْعَبْدُ أَوْ عَجَزَ . وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ سُنَّةِ الْمُسْلِمِينَ . وَذٰلِكَ أَنَّهُ إِنْ تَحَمَّلَ رَجُلٌ لِسَيِّدِ الْمُكَاتَبِ ، بِمَا عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ . ثُمَّ اتَّبَعَ ذٰلِكَ سَيِّدُ الْمُكَاتَبِ قَبْلَ الَّذِي تَحَمَّلَ لَهُ . أَخَذَ مَالَهُ بَاطِلًا . لِأَنَّهُ ابْتَاعَ الْمُكَاتَبَ ، فَيَكُونُ مَا أُخِذَ مِنْهُ مِنْ ثَمَنِ شَيْءٍ هُوَ لَهُ وَلَا الْمُكَاتَبُ عَتَقَ ، فَيَكُونَ فِي ثَمَنِ حُرْمَةٍ ثَبَتَتْ لَهُ . فَإِنْ عَجَزَ الْمُكَاتَبُ رَجَعَ إِلَى سَيِّدِهِ . وَكَانَ عَبْدًا مَمْلُوكًا لَهُ . وَذٰلِكَ أَنَّ الْكِتَابَةَ لَيْسَتْ بِدَيْنٍ ثَابِتٍ ، يُتَحَمَّلُ لِسَيِّدِ الْمُكَاتَبِ بِهَا إِنَّمَا هِيَ شَيْءٌ إِنْ أَدَّاهُ الْمُكَاتَبُ عَتَقَ . وَإِنْ مَاتَ الْمُكَاتَبُ ، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَمْ يُحَاصَّ الْغُرَمَاءَ سَيِّدُهُ بِكِتَابَتِهِ . وَكَانَ الْغُرَمَاءُ أَوْلَى بِذٰلِكَ مِنْ سَيِّدِهِ . وَإِنْ عَجَزَ الْمُكَاتَبُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لِلنَّاسِ . رُدَّ عَبْدًا مَمْلُوكًا لِسَيِّدِهِ . وَكَانَتْ دُيُونُ النَّاسِ فِي ذِمَّةِ الْمُكَاتَبِ . لَا يَدْخُلُونَ مَعَ سَيِّدِهِ فِي شَيْءٍ مِنْ ثَمَنِ رَقَبَتِهِ .

قَالَ مَالِكٌ . إِذَا كَاتَبَ الْقَوْمُ جَمِيعًا كِتَابَةً وَاحِدَةً . وَلَا رَحِمَ بَيْنَهُمْ يَتَوَارَثُونَ بِهَا ، فَإِنَّ بَعْضَهُمْ حُمَلَاءُ عَنْ بَعْضٍ . وَلَا يَعْتِقُ بَعْضُهُمْ دُونَ بَعْضٍ . حَتَّى يُؤَدُّوا الْكِتَابَةَ كُلَّهَا . فَإِنْ مَاتَ أَحَدٌ مِنْهُمْ وَتَرَكَ مَالًا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ جَمِيعِ مَا عَلَيْهِمْ . أَدَّى عَنْهُمْ جَمِيعَ مَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ فَضْلُ الْمَالِ لِسَيِّدِهِ . وَلَمْ يَكُنْ لِمَنْ كَاتَبَ مَعَهُ مِنْ فَضْلِ الْمَالِ شَيْءٌ . وَيَتْبَعُهُمُ السَّيِّدُ بِحِصَصِهِمْ الَّتِي بَقِيَتْ عَلَيْهِمْ . مِنَ الْكِتَابَةِ الَّتِي قُضِيَتْ مِنْ مَالِ الْهَالِكِ . لِأَنَّ الْهَالِكَ إِنَّمَا كَانَ يَتَحَمَّلُ عَنْهُمْ . فَعَلَيْهِمْ أَنْ يُؤَدُّوا مَا عَتَقُوا بِهِ مِنْ مَالِهِ . وَإِنْ كَانَ لِلْمُكَاتَبِ الْهَالِكِ وَلَدٌ حُرٌّ لَمْ يُولَدْ فِي الْكِتَابَةِ . وَلَمْ يُكَاتِبْ عَلَيْهِ . لَمْ يَرِثْهُ . لِأَنَّ الْمُكَاتَبَ لَمْ يُعْتَقْ حَتَّى مَاتَ .

جب اس کا آقا مکاتب کرے۔ اس کے آقا کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اپنے اس غلام کی کتابت کا بوجھ کسی دوسرے پر رکھے خواہ غلام مر جائے یا عاجز ہو جائے کیونکہ یہ مسلمانوں کا طریقہ نہیں ہے اور یہ اس لئے ہے کہ اگر کوئی مکاتب کے آقا کو کتابت پر ضمانت دے۔ پھر مکاتب کا آقا ضامن کا پیچھا کرے اور اس کا مال ہتھیا لے تو یہ باطل ہے کیونکہ اس نے مکاتب کو خریدا نہیں ہے تاکہ جو کچھ اس نے چھینا ہے وہ اس کی قیمت شمار ہو جائے اور نہ مکاتب آزاد ہوا کہ اس مال کو اس کی آزادی کا بدلہ شمار کیا جائے۔ اگر مکاتب عاجز ہو جائے تو اپنے آقا کی طرف لوٹے گا اور غلام اسی کی ملک رہے گا اور یہ اس لئے ہے کہ کتابت دین ثابت نہیں ہے۔ اسی لئے اس کا آقا کتابت پہ ضمانت نہیں لے سکتا۔ یہ تو ایک ایسی چیز ہے کہ مکاتب اسے ادا کر دے تو آزاد ہو جائے گا اور مکاتب اگر مر جائے اور اس پر قرض ہو تو آقا اور قرض خواہ اس کے مال کے برابر حصے نہیں کریں گے بلکہ قرض خواہ آقا سے زیادہ حقدار ہوں گے اور اگر مکاتب عاجز ہو جائے یا اس پر لوگوں کا قرض ہو تو غلام اپنے آقا کا مملوک رہے گا اور لوگوں کا قرض مکاتب کے سرمایہ ہے وہ اس کی قیمت میں آقا کے اوپر شمار نہیں ہوگا۔

امام مالک نے فرمایا کہ جب ایک ہی عقد میں کئی غلام مکاتب کئے جائیں اور ان کے درمیان آپس میں ایسی کوئی رشتہ داری نہ ہو جس کے باعث ایک دوسرے کے وارث ہوں۔ وہ ایک دوسرے کے کفیل ہوں گے اور دوسروں کے بغیر کوئی آزاد نہیں ہو سکے گا یہاں تک کہ وہ ساری کتابت ادا کر دیں۔ اور اگر ان میں سے کوئی ایک مر جائے گا اور اتنا مال چھوڑے کہ اس سے زیادہ ہو جو ان پر ہے تو وہ اس سے بدل کتابت ادا کریں گے اور زائد مال آقا کا ہوگا اور ساتھیوں کو اس مال سے کچھ نہیں ملے گا۔ پھر ہر ایک غلام کی آزادی میں جس قدر روپیہ اس مال سے صرف ہوا ہے اس کو آقا ہر ایک کے حصے سے مجرا کرے گا کیونکہ اس کا جس قدر مال ان کی آزادی میں لگا وہ ادا کرنا ہوگا۔ اگر مرنے والے مکاتب کا کوئی آزاد لڑکا ہو جو حالت کتابت میں پیدا نہ ہوا ہو اور نہ اس پر عہد کتابت واقع ہوا ہو تو وہ اسکا وارث نہ ہوگا کیونکہ مرتے وقت مکاتب آزاد نہیں تھا۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ الْقِطَاعَةِ فِي الْكِتَابَةِ

مکاتب سے نقد رقم لینے کا بیان

۵ - حَدَّثَنِي مَالِكٌ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تُقَاطِعُ مُكَاتِبَهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ .

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکاتب سے سونے چاندی کے بدلے نقد رقم لے لیا کرتی تھیں۔

قَالَ مَالِكٌ : الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِي الْمُكَاتَبِ يَكُونُ بَيْنَ الشَّرِيكَيْنِ . فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ لِأَحَدِهِمَا أَنْ يُقَاطِعَهُ عَلَى حِصَّتِهِ ، إِلَّا بِإِذْنِ شَرِيكِهِ . وَذَلِكَ أَنَّ الْعَبْدَ وَمَالَهُ بَيْنَهُمَا . فَلَا يَجُوزُ لِأَحَدِهِمَا أَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا مِنْ مَالِهِ إِلَّا بِإِذْنِ شَرِيكِهِ . وَلَوْ قَاطَعَهُ أَحَدُهُمَا دُونَ صَاحِبِهِ ثُمَّ جَازَ ذَلِكَ . ثُمَّ مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَلَهُ مَالٌ . أَوْ عَجَزَ . لَمْ يَكُنْ لِمَنْ قَاطَعَهُ شَيْءٌ مِنْ مَالِهِ . وَلَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَرُدَّ مَا قَاطَعَهُ عَلَيْهِ وَيَرْجِعُ حَقُّهُ فِي رَكَبَتِهِ . وَلَكِنْ مَنْ قَاطَعَ مُكَاتَبًا بِإِذْنِ شَرِيكِهِ ثُمَّ عَجَزَ الْمُكَاتَبُ . فَإِنْ أَحَبَّ الَّذِي قَاطَعَهُ أَنْ يَرُدَّ الَّذِي أَخَذَ مِنْهُ مِنَ الْقِطَاعَةِ . وَيَكُونُ عَلَى نَصِيبِهِ مِنْ رَقَبَةِ الْمُكَاتَبِ . كَانَ ذَلِكَ لَهُ . وَإِنْ مَاتَ الْمُكَاتَبُ . وَتَرَكَ مَالًا . اسْتَوْفَى الَّذِي بَقِيَتْ لَهُ الْكِتَابَةُ حَقَّهُ الَّذِي بَقِيَ لَهُ عَلَى الْمُكَاتَبِ مِنْ مَالِهِ . ثُمَّ كَانَ مَا بَقِيَ مِنْ مَالِ الْمُكَاتَبِ بَيْنَ الَّذِي قَاطَعَهُ وَبَيْنَ شَرِيكِهِ . عَلَى قَدْرِ حِصَصِهِمَا فِي الْمُكَاتَبِ . وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمَا قَاطَعَهُ وَتَمَاسَكَ صَاحِبُهُ بِالْكِتَابَةِ . ثُمَّ عَجَزَ الْمُكَاتَبُ قِيلَ لِلَّذِي قَاطَعَهُ : إِنْ شِئْتَ أَنْ تَرُدَّ عَلَى صَاحِبِكَ نِصْفَ الَّذِي أَخَذْتَ ، وَيَكُونَ الْعَبْدُ بَيْنَكُمَا شَطْرَيْنِ ، وَإِنْ أَبَيْتَ ، فَجَمِيعُ الْعَبْدِ لِلَّذِي تَمَسَّكَ بِالرِّقِّ خَالِصًا .

قَالَ مَالِكٌ . فِي الْمُكَاتَبِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ ، فَيُقَاطِعُ أَحَدُهُمَا بِإِذْنِ صَاحِبِهِ . ثُمَّ يَقْتَضِي الَّذِي تَمَسَّكَ بِالرِّقِّ مِثْلَ مَا قَاطَعَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ . ثُمَّ يَعْجِزُ الْمُكَاتَبُ ،

امام مالک نے فرمایا کہ مکاتب کے بارے میں یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ اس میں دو شریک ہوں تو کسی ایک کے لئے جائز نہیں ہے کہ دوسرے کی اجازت کے بغیر ایک ساتھی اپنے حصے کی نقد رقم لے کیونکہ غلام اور اس کا مال دونوں کے درمیان مشترک ہے۔ کسی ایک کو حق نہیں کہ دوسرے کے مال میں تصرف کرے۔ بغیر اس کی اجازت کے اگر ایک شریک نے دوسرے سے پوچھے بغیر قطاعت کی اور زر قطاعت وصول کر لیا ہو لیکن اس کے بعد مکاتب کچھ مال چھوڑ کر مر گیا یا عاجز ہو گیا تو جو قطاعت کر چکا اس کا مال مکاتب میں استحقاق نہ ہوگا اور زر قطاعت کو واپس بھی نہیں کر سکے گا کہ مکاتب کو پھر غلام بنا لے، ہاں جو اپنے شریک کی اجازت سے قطاعت کرے پھر مکاتب عاجز ہو جائے اور قطاعت کرنے والا یہ چاہے کہ زر قطاعت دے کر اس غلام کا اپنے حصے کے مطابق مالک ہو جائے تو ہو سکتا ہے۔ اگر مکاتب مر جائے اور مال چھوڑے تو جس شریک نے قطاعت نہیں کی، وہ اس کا بدل کتابت ادا کر کے جو کچھ مال بچے اس کو دونوں شریک اپنے حصے کے موافق بانٹ لیں گے۔ اگر ایک نے قطاعت کی اور دوسرے نے نہیں کی بعد اس کے کہ مکاتب عاجز ہو گیا تو جس نے قطاعت کی اس سے کہا جائے گا کہ جس قدر روپیہ اس نے قطاعت کا لیا ہے اس کا نصف اپنے شریک کو دے تو غلام دونوں میں مشترک رہے گا۔ ورنہ پورا غلام اس کا ہو گا جس نے قطاعت نہیں کی۔

قَالَ مَالِكٌ . فِي الْمُكَاتَبِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ ، فَيُقَاطِعُ أَحَدُهُمَا بِإِذْنِ صَاحِبِهِ . ثُمَّ يَقْتَضِي الَّذِي تَمَسَّكَ بِالرِّقِّ مِثْلَ مَا قَاطَعَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ . ثُمَّ يَعْجِزُ الْمُكَاتَبُ ،

امام مالک نے فرمایا کہ جو مکاتب دو آدمیوں میں مشترک ہو ان میں سے ایک نے قطاعت نہیں کی تو وہ بھی غلام سے اسی قدر مال وصول کرے جتنا قطاعت وصول کرنے والے نے حاصل کیا یا اس سے زیادہ، بعد اس کے مکاتب عاجز ہو جائے تو قطاعت

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ : فَهُوَ بَيْنَهُمَا، لِأَنَّهُ إِنَّمَا اقْتَضَى الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ. وَإِنِ اقْتَضَى أَقَلَّ مِمَّا أَخَذَ الَّذِي قَاطَعَهُ، ثُمَّ عَجَزَ الْمُكَاتَبُ، فَأَحَبَّ الَّذِي قَاطَعَهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى صَاحِبِهِ نِصْفَ مَا تَفَضَّلَهُ بِهِ، وَيَكُونُ الْعَبْدُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ. فَذَلِكَ لَهُ. وَإِنْ أَبَى، فَجَمِيعُ الْعَبْدِ لِلَّذِي لَمْ يُقَاطِعْ. وَإِنْ مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ مَالًا، فَأَحَبَّ الَّذِي قَاطَعَهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى صَاحِبِهِ نِصْفَ مَا تَفَضَّلَهُ بِهِ. وَيَكُونُ الْمِيرَاثُ بَيْنَهُمَا. فَذَلِكَ لَهُ. وَإِنْ كَانَ الَّذِي تَمَسَّكَ بِالْكِتَابَةِ قَدْ أَخَذَ مِثْلَ مَا قَاطَعَ عَلَيْهِ شَرِيكُهُ أَوْ أَفْضَلَ. فَالْمِيرَاثُ بَيْنَهُمَا بِقَدْرِ مِلْكِهِمَا. لِأَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَ حَقَّهُ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْمُكَاتَبِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ. فَيُقَاطِعُ أَحَدُهُمَا عَلَى نِصْفِ حَقِّهِ بِإِذْنِ صَاحِبِهِ ثُمَّ يَقْبِضُ الَّذِي تَمَسَّكَ بِالرِّقِّ أَقَلَّ مِمَّا قَاطَعَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ، ثُمَّ يَعْجِزُ الْمُكَاتَبُ.

قَالَ مَالِكٌ : إِنَّ أَحَبَّ الَّذِي قَاطَعَ الْعَبْدَ أَنْ يَرُدَّ عَلَى صَاحِبِهِ نِصْفَ مَا تَفَضَّلَهُ بِهِ، كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَهُمَا شَطْرَيْنِ. وَإِنْ أَبَى أَنْ يَرُدَّ، فَلِلَّذِي تَمَسَّكَ بِالرِّقِّ حِصَّةُ صَاحِبِهِ الَّذِي كَانَ قَاطَعَ عَلَيْهِ الْمُكَاتَبُ.

قَالَ مَالِكٌ : وَتَفْسِيرُ ذَلِكَ، أَنَّ الْعَبْدَ يَكُونُ بَيْنَهُمَا شَطْرَيْنِ. فَيُكَاتِبَانِهِ جَمِيعًا. ثُمَّ يُقَاطِعُ أَحَدُهُمَا الْمُكَاتَبَ عَلَى نِصْفِ حَقِّهِ بِإِذْنِ صَاحِبِهِ. وَذَلِكَ الرُّبُعُ مِنْ جَمِيعِ الْعَبْدِ. ثُمَّ يَعْجِزُ الْمُكَاتَبُ، فَيُقَالُ لِلَّذِي قَاطَعَهُ - إِنْ شِئْتَ فَارْدُدْ عَلَى صَاحِبِكَ نِصْفَ مَا فَضَّلْتَهُ بِهِ. وَيَكُونُ الْعَبْدُ بَيْنَكُمَا شَطْرَيْنِ. وَإِنْ أَبَى كَانَ لِلَّذِي تَمَسَّكَ بِالْكِتَابَةِ رُبُعُ صَاحِبِهِ الَّذِي قَاطَعَ الْمُكَاتَبَ عَلَيْهِ خَالِصًا. وَكَانَ لَهُ نِصْفُ الْعَبْدِ فَذَلِكَ ثَلَاثَةُ أَرْبَاعِ الْعَبْدِ. وَكَانَ لِلَّذِي قَاطَعَ رُبُعُ الْعَبْدِ. لِأَنَّهُ أَبَى أَنْ يَرُدَّ ثَمَنَ رُبُعِهِ الَّذِي قَاطَعَ عَلَيْهِ.

کہنے والا قطاعت نہ کرنے والے سے کچھ واپس نہیں لے سکے گا اگر دوسرے شریک نے قطاعت سے کم وصول کیا پھر غلام عاجز ہو گیا تو قطاعت والے کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو جتنی قطاعت زیادہ ہے اس کا نصف اپنے شریک کو دے کر غلام میں برابر کا شریک ہو جائے۔ اگر نہ دے تو سارا غلام دوسرے شریک کا ہو جائے گا۔ اگر مکاتب مر جائے اور مال چھوڑ گیا اور قطاعت کرنے والے نے چاہا کہ جتنا مال لیا ہے اس کا نصف اپنے شریک کو پھیر دے اور میراث میں شریک ہو جائے تو یہ ہو سکتا ہے اور جس نے قطاعت نہیں کی وہ بھی مکاتب سے قطاعت کے برابر یا اس سے زیادہ وصول کر چکا ہو، اس صورت میں میراث دونوں کو ملے گی کیونکہ ہر ایک نے اپنا حق وصول کر لیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو مکاتب دو آدمیوں میں مشترک ہو۔ ایک اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر غلام سے اپنے نصف حق پر قطاعت کرے۔ پھر جس نے قطاعت نہیں کی وہ بھی مکاتب سے قطاعت سے کم وصول کرے۔

امام مالک نے فرمایا کہ قطاعت والا اگر چاہے تو جتنی قطاعت زیادہ وصول کی ہے اس کا نصف اپنے شریک کو دے کر غلام میں برابر کا حصہ دار ہو جائے ورنہ غلام کا اس قدر حصہ دوسرے شریک کا ہو جائے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس کی تفسیر یہ ہے کہ ایک غلام دو آدمیوں میں مشترک ہو، دونوں مل کر اسے مکاتب کریں۔ پھر ایک شریک اپنے نصف حصے پر غلام سے قطاعت کرے اپنی ساتھی کی اجازت کے ساتھ اور یہ غلام کا چوتھائی حصہ ہوا۔ اس کے بعد مکاتب عاجز ہو جائے تو جس نے قطاعت کی اس سے کہا جائے گا کہ جس قدر تم نے زیادہ لیا ہے اس کا نصف اپنے شریک کو ادا کر دو اور غلام میں برابر کے حصے دار ہو جاؤ۔ اگر وہ انکار کرے تو قطاعت والے کا چوتھائی غلام بھی دوسرے کو مل جائے گا اور اس صورت میں وہ تین چوتھائی اور یہ ایک چوتھائی کا مالک ہو گا۔ کیونکہ اس نے مقاطعت کی چوتھائی قیمت ادا کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْمُكَاتَبِ يُقَاطِعُهُ سَيِّدُهُ. فَيَعْتِقُ وَيَكْتُبُ عَلَيْهِ مَا بَقِيَ مِنْ قَطَاعَتِهِ دَيْنًا عَلَيْهِ. ثُمَّ يَمُوتُ الْمُكَاتَبُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لِلنَّاسِ.

امام مالک نے اس مکاتب کے متعلق فرمایا جس سے اس کے آقا نے مقاطعت کی۔ پھر وہ آزاد ہو گیا اور قطاعت سے جو باقی رہا وہ اس پر قرض لکھ لیا گیا۔ پھر مکاتب مر گیا اور اس پر لوگوں کا قرض بھی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: قَالَ فِي سَيِّدِهِ لَا يُحَاصُّ غُرَمَاءَهُ بِالَّذِي عَلَيْهِ مِنْ قَطَاعَتِهِ. وَلِغُرَمَائِهِ أَنْ يُبْدَأُوا عَلَيْهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ قرض خواہوں میں قطاعت کرنے والے اس کے آقا کی تخصیص نہیں ہو گی اور سب قرض خواہوں سے ابتدا کی جائے گی۔

قَالَ مَالِكٌ: لَيْسَ لِلْمُكَاتَبِ أَنْ يُقَاطِعَ سَيِّدَهُ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ لِلنَّاسِ. فَيَعْتِقُ وَيَصِيرُ لَا شَيْءَ لَهُ. لِأَنَّ أَهْلَ الدَّيْنِ أَحَقُّ بِمَالِهِ مِنْ سَيِّدِهِ. فَلَيْسَ ذَلِكَ بِجَائِزٍ لَهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ مکاتب کو یہ حق نہیں کہ اپنے آقا سے مقاطعت کرے جب کہ اس پر لوگوں کا قرض ہو کہ وہ آزاد ہو جائے تو اس کے پلے کچھ بھی نہ رہے کیونکہ قرض خواہ اس کے مال کے اس کے آقا سے زیادہ حق دار ہیں۔ لہٰذا یہ جائز نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الرَّجُلِ يُكَاتِبُ عَبْدَهُ ثُمَّ يُقَاطِعُهُ بِالذَّهَبِ. فَيَضَعُ عَنْهُ مِمَّا عَلَيْهِ مِنَ الْكِتَابَةِ عَلَى أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ مَا قَاطَعَهُ عَلَيْهِ: أَنَّهُ لَيْسَ بِذَلِكَ بَأْسٌ. وَإِنَّمَا كَرِهَ ذَلِكَ مَنْ كَرِهَهُ، لِأَنَّهُ أَنْزَلَهُ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ يَكُونُ لِلرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ إِلَى أَجَلٍ. فَيَضَعُ عَنْهُ وَيُنْقِدُهُ. وَلَيْسَ هَذَا مِثْلَ الدَّيْنِ. إِنَّمَا كَانَتْ قَطَاعَةُ الْمُكَاتَبِ سَيِّدَهُ، عَلَى أَنْ يُعْطِيَهُ مَالًا فِي أَنْ يَتَعَجَّلَ الْعِتْقَ. فَيَجِبُ لَهُ الْمِيرَاثُ وَالشَّهَادَةُ وَالْحُدُودُ. وَيَثْبُتُ لَهُ حُرْمَةُ الْعِتَاقَةِ. وَلَمْ يَشْتَرِ دَرَاهِمَ بِدَرَاهِمَ. وَلَا ذَهَبًا بِذَهَبٍ. وَإِنَّمَا مَثَلُ ذَلِكَ مَثَلُ رَجُلٍ قَالَ لِغُلَامِهِ: ائْتِنِي بِكَذَا وَكَذَا دِينَارًا. وَأَنْتَ حُرٌّ. فَوَضَعَ عَنْهُ مِنْ ذَلِكَ. فَقَالَ: إِنْ جِئْتَنِي بِأَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ فَأَنْتَ حُرٌّ. فَلَيْسَ هَذَا دَيْنًا ثَابِتًا. وَلَوْ كَانَ دَيْنًا ثَابِتًا لَحَاصَّ بِهِ السَّيِّدُ غُرَمَاءَ الْمُكَاتَبِ، إِذَا مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ. فَدَخَلَ مَعَهُمْ فِي مَالِ مُكَاتَبِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے غلام کو مکاتب کرے۔ پھر اس سے سونے پر قطاعت کرے اور زر قطاعت فوراً ادا کرنے کی شرط پر بدل کتابت معاف کر دے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور جس نے اسے مکروہ کہا ہے اس نے یہ سمجھا کہ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص کا کسی پر میعادی قرضہ ہو اور اس کے بدلے میں کچھ نقد رقم لے کر قرض چھوڑ دے۔ حالانکہ یہ قرض اس کی مثال ہی نہیں ہے کیونکہ قطاعت تو اس لئے ہوتی ہے کہ غلام جلد آزاد ہو جائے اور اس کے لئے میراث، شہادت اور حدود لازم آجائیں اور حرمت عتاقہ ثابت ہو جائے۔ یہ نہیں ہوا ہے کہ اس نے روپوں کو روپے کے بدلے یا سونے کو سونے کے عوض خریدا ہو بلکہ اس کی مثال تو یہ ہے کہ ایک شخص اپنے غلام سے کہے کہ تم مجھے اتنی اشرفیاں لا دو تو آزاد ہو۔ پھر گھٹا کر کہے کہ اگر اتنی لا دو تب بھی آزاد ہو۔ بدل کتابت دین صحیح نہیں ہے ورنہ مکاتب کے مر جانے کی صورت میں آقا بھی قرض خواہوں کے برابر اس کے مال پر حق رکھتا۔

ف۔ غلام کو مکاتب کر دینے کے بعد اگر فریقین یعنی مولیٰ اور مکاتب غلام کسی نقد رقم پر کتابت کے بدلے رضامند ہو جائیں تو اسے قطاعت کہتے ہیں۔ مثلاً ایک غلام کو یوں مکاتب کیا کہ وہ دس سال کے اندر ایک ہزار روپیہ سالانہ کے حساب سے دس ہزار روپے ادا کر دے تو اس کے بعد وہ آزاد ہے ابھی غلام ایک قسط ہی ادا کرتے پایا تھا کہ اس کے پاس کچھ نقد رقم جمع ہو گئی جس کے باعث بدل کتابت کے باقی نو ہزار کی جگہ فریقین پانچ ہزار نقد پر رضامند ہو گئے یہی دوسرا معاہدہ قطاعت کہلاتا ہے اس میں فریقین کا مفاد اور

marfat.com
Marfat.com

بَابُ جِرَاحِ الْمُكَاتَبِ

مکاتب کا کسی کو زخمی کرنا

٦ - قَالَ مَالِكٌ : اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي الْمُكَاتَبِ يَجْرَحُ الرَّجُلَ جَرْحًا يَقَعُ فِيهِ الْعَقْلُ عَلَيْهِ اَنَّ الْمُكَاتَبَ اِنْ قَوِيَ عَلَى اَنْ يُؤَدِّيَ عَقْلَ ذٰلِكَ الْجَرْحِ مَعَ كِتَابَتِهِ اَدَّاهُ . وَكَانَ عَلَى كِتَابَتِهِ . فَاِنْ لَمْ يَقْوَ عَلَى ذٰلِكَ ، فَقَدْ عَجَزَ عَنْ كِتَابَتِهِ . وَذٰلِكَ اَنَّهُ يَنْبَغِي اَنْ يُؤَدِّيَ عَقْلَ ذٰلِكَ الْجَرْحِ قَبْلَ الْكِتَابَةِ . فَاِنْ هُوَ عَجَزَ عَنْ اَدَاءِ عَقْلِ ذٰلِكَ الْجَرْحِ خُيِّرَ سَيِّدُهُ . فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يُؤَدِّيَ عَقْلَ ذٰلِكَ الْجَرْحِ ، فَعَلَ وَاَمْسَكَ غُلَامَهُ . وَاِنْ شَاءَ اَنْ يُسْلِمَ الْعَبْدَ اِلَى الْمَجْرُوحِ اَسْلَمَهُ . وَلَيْسَ عَلَى السَّيِّدِ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُسْلِمَ عَبْدَهُ .

امام مالک نے فرمایا کہ اگر مکاتب کسی کو ایسے زخمی کرے جس میں دیت واجب ہو تو اگر مکاتب اپنے بدل کتابت کے ساتھ دیت بھی ادا کر سکے تو دیت ادا کر دے تاکہ وہ مکاتب بنا رہے۔ اگر اس پر قادر نہ ہو تو کتابت سے عاجز شمار کیا جائے گا کیونکہ دیت کا ادا کرنا کتابت پر مقدم ہے۔ پھر جب دیت دینے سے عاجز ہو جائے تو اس کے آقا کو اختیار ہے اگر چاہے تو دیت ادا کر دے اور مکاتب کو غلام سمجھ کر رکھ لے اور وہ بدستور اس کا غلام رہے گا۔ اگر چاہے تو خود مکاتب کو اس شخص کے حوالے کر دے جس کو زخمی کیا تھا مگر آقا پر لازم نہیں ہے کہ غلام کو دینے سے زیادہ اپنا اور نقصان کرے۔

قَالَ مَالِكٌ ، فِي الْقَوْمِ يُكَاتَبُونَ جَمِيعًا . فَيَجْرَحُ اَحَدُهُمْ جَرْحًا فِيهِ عَقْلٌ .

قَالَ مَالِكٌ : مَنْ جَرَحَ مِنْهُمْ جَرْحًا فِيهِ عَقْلٌ . قِيلَ لَهُ وَلِلَّذِينَ مَعَهُ فِي الْكِتَابَةِ : اَدُّوا جَمِيعًا عَقْلَ ذٰلِكَ الْجَرْحِ . فَاِنْ اَدَّوْا اُثْبِتُوا عَلَى كِتَابَتِهِمْ . وَاِنْ لَمْ يُؤَدُّوا فَقَدْ عَجَزُوا . وَيُخَيَّرُ سَيِّدُهُمْ . فَاِنْ شَاءَ اَدَّى عَقْلَ ذٰلِكَ الْجَرْحِ وَرَجَعُوا عَبِيدًا لَهُ جَمِيعًا . وَاِنْ شَاءَ اَسْلَمَ الْجَارِحَ وَحْدَهُ وَرَجَعَ الْآخَرُونَ عَبِيدًا لَهُ جَمِيعًا بِعَجْزِهِمْ عَنْ اَدَاءِ عَقْلِ ذٰلِكَ الْجَرْحِ . الَّذِي جَرَحَ صَاحِبُهُمْ .

امام مالک نے اُن چند غلاموں کے متعلق فرمایا جنہیں ایک ساتھ مکاتب کیا گیا۔ پھر ان میں سے کوئی کسی کو زخمی کرے جس پر دیت لازم آئے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو اُن میں سے ایسا زخمی کرے جس کی دیت ہے تو اُس سے کہا جائے گا اور جو اس کے ساتھ کتابت میں شامل ہیں کہ سب مل کر اس زخم کی دیت ادا کرو۔ اگر وہ دیت ادا کر دیں تو اپنی کتابت پر قائم رہے اور اگر ادا نہ کریں تو عاجز شمار ہوں گے اور اس صورت میں اُن کے آقا کو اختیار ہو گا کہ چاہے تو اُس زخم کی دیت ادا کر دے اور وہ سارے حسب سابق اُس کے غلام رہیں اور چاہے تو زخمی کرنے والے کو مجروح کے سپرد کر دے اور باقی سارے حسب سابق اُس کے غلام رہیں گے کیونکہ وہ اُس زخم کی دیت ادا کرنے سے عاجز رہ گئے تھے جو اُن کے ساتھی نے

قَالَ مَالِكٌ : اَلْاَمْرُ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ عِنْدَنَا ، اَنَّ الْمُكَاتَبَ اِذَا اُصِيبَ بِجَرْحٍ يَكُونُ لَهُ فِيهِ عَقْلٌ . اَوْ اُصِيبَ اَحَدٌ مِنْ وَلَدِ الْمُكَاتَبِ الَّذِينَ مَعَهُ فِي كِتَابَتِهِ . فَاِنَّ عَقْلَهُ عَقْلُ الْعَبِيدِ فِي

امام مالک نے فرمایا کہ اس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ مکاتب کو جب کوئی زخمی کرے تو اسے دیت دلائی جائے گی یا مکاتب کے کسی بیٹے کو زخمی کرے جو کتابت میں اس کے ساتھ ہو اور ان کی دیت غلام والی ہے اور دیت کا جو کچھ وہ وصول

حاشیہ صفحہ گذشتہ
ضرورت کا رفرما ہوتی ہے۔ مولیٰ کو یکمشت پانچ ہزار روپے نقد مل گئے اور غلام نو سال پہلے آزاد ہو گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

قِيمَتِهِمْ. وَاَنَّ مَا اُخِذَ لَهُمْ مِنْ عَقْلِهِمْ يُدْفَعُ اِلَى سَيِّدِهِمُ الَّذِي لَهُ الْكِتَابَةُ. وَيُحْسَبُ ذٰلِكَ لِلْمُكَاتَبِ فِي اٰخِرِ كِتَابَتِهِ. فَيُوْضَعُ عَنْهُ مَا اَخَذَ سَيِّدُهُ مِنْ دِيَةِ جَرْحِهِ.

کریں گے وہ ان کے آقا کو دیا جائے گا اور وہ مکاتب کی آخری کتابت میں شمار کیا جائے گا۔ پس آقا نے اس کے زخم کی جو دیت وصول کی ہے وہ وضع کر لی جائے گی

قَالَ مَالِكٌ: وَتَفْسِيْرُ ذٰلِكَ، اَنَّهُ كَاتَبَهُ عَلٰى ثَلَاثَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ. وَكَانَ دِيَةُ جَرْحِهِ الَّذِي اَخَذَهَا سَيِّدُهُ اَلْفَ دِرْهَمٍ. فَاِذَا اَدَّى الْمُكَاتَبُ اِلٰى سَيِّدِهِ بَقِيَّ دِرْهَمٍ فَهُوَ حُرٌّ. وَاِنْ كَانَ الَّذِي بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ اَلْفَ دِرْهَمٍ. وَكَانَ الَّذِي اَخَذَ مِنْ دِيَةِ جَرْحِهِ اَلْفَ دِرْهَمٍ. فَقَدْ عَتَقَ. وَاِنْ كَانَ عَقْلُ جَرْحِهِ اَكْثَرَ مِمَّا بَقِيَ عَلَى الْمُكَاتَبِ. اَخَذَ سَيِّدُ الْمُكَاتَبِ مَا بَقِيَ مِنْ كِتَابَتِهِ وَعَتَقَ. وَكَانَ مَا فَضَلَ بَعْدَ اَدَاءِ كِتَابَتِهِ لِلْمُكَاتَبِ. وَلَا يَنْبَغِي اَنْ يُدْفَعَ اِلَى الْمُكَاتَبِ شَيْءٌ مِنْ دِيَةِ جَرْحِهِ. فَيَاْكُلَهُ وَيَسْتَهْلِكَهُ. فَاِنْ عَجَزَ رَجَعَ اِلٰى سَيِّدِهِ. اَعْوَرَ اَوْ مَقْطُوْعَ الْيَدِ اَوْ مَغْضُوْبَ الْجَسَدِ. وَاِنَّمَا كَاتَبَهُ سَيِّدُهُ عَلٰى مَا بِهِ وَكَسْبِهِ. وَلَمْ يُكَاتِبْهُ عَلٰى اَنْ يَاْخُذَ ثَمَنَ وَلَدِهِ وَلَا مَا اُصِيْبَ مِنْ عَقْلِ جَسَدِهِ. فَيَاْكُلَهُ وَيَسْتَهْلِكَهُ. وَلٰكِنْ عَقْلُ جِرَاحَاتِ الْمُكَاتَبِ وَوَلَدِهِ الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِي كِتَابَتِهِ. اَوْ كُوْتِبَ عَلَيْهِمْ. يُدْفَعُ اِلٰى سَيِّدِهِ. وَيُحْسَبُ ذٰلِكَ لَهُ فِي اٰخِرِ كِتَابَتِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس کی تفسیر یہ ہے کہ کسی نے اپنے غلام کو تین ہزار درہم پر مکاتب کیا اور اس کے زخم کی دیت ایک ہزار وصول ہوئی تو مکاتب جب دو ہزار درہم ادا کر دے تو آزاد ہو جائے گا۔ اگر آقا کے غلام پر ایک ہزار درہم کتابت سے باقی تھے کہ دیت کے ایک ہزار درہم پائے تو وہ آزاد ہو جائے گا جس قدر کتابت کے درہم باقی تھے اگر دیت کے اس سے زیادہ وصول پائے تو آقا اپنی بقایا رقم رکھ کر زائد رقم مکاتب کو پھیر دے گا اور وہ آزاد ہو جائے گا۔ یہ مناسب نہیں ہے کہ مکاتب کی دیت اسی کے حوالے کر دیں کہ وہ کھا پی کر برابر کر دے اور اگر عاجز ہو جائے اور کانا، لنگڑا یا لولا ہو کر اپنے آقا کے پاس واپس آئے اور کیونکہ آقا نے تو اسے اس کے مال اور کمائی پر اختیار دیا تھا نہ کہ اس کی اولاد کی قیمت اور اس کی دیت پر کہ وہ کھا پی کر برابر کر لے بلکہ مکاتب کی دیت اور اس اولاد کی دیت جو حالت کتابت میں پیدا ہوئی یا ان پر عقد کتابت ہوا وہ سب آقا کو دی جائے گی اور بدل کتابت میں سے مجرا ہو گی۔

بَابُ بَيْعِ الْمُكَاتَبِ

مکاتب کی کتابت کو بیچ دینا

۷۔ قَالَ مَالِكٌ: اِنَّ اَحْسَنَ مَا سُمِعَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي مُكَاتَبَ الرَّجُلِ: اَنَّهُ لَا يَبِيْعُهُ. اِذَا كَانَ كَاتَبَهُ بِدَنَانِيْرَ اَوْ دَرَاهِمَ. اِلَّا بِعَرْضٍ مِنَ الْعُرُوْضِ يُعَجِّلُهُ وَلَا يُؤَخِّرُهُ. لِاَنَّهُ اِذَا اَخَّرَهُ كَانَ دَيْنًا بِدَيْنٍ. وَقَدْ نُهِيَ عَنِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ.

امام مالک نے فرمایا کہ کسی مکاتب کو خریدنے کے متعلق یہ خوب سنا گیا کہ اسے نہ بیچے جبکہ کتابت درہم و دینار میں ہو مگر فوری سامان کے بدلے ہو اور اس میں تاخیر نہ کی جائے کیونکہ جب تاخیر ہو جائے گی تو یہ قرض شمار ہو گا اور ہمیں ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

قَالَ: وَاِنْ كَاتَبَ الْمُكَاتَبُ سَيِّدُهُ بِعَرْضٍ

فرمایا کہ مالک اگر سامان کے بدلے اسے مکاتب کرے یعنی

marfat.com
Marfat.com

مِنَ الْعُرُوْضِ. مِنَ الْاِبِلِ اَوِ الْبَقَرِ اَوِ الْغَنَمِ اَوِ الرَّقِيْقِ. فَاِنَّهٗ يَصْلُحُ لِلْمُشْتَرِيْ اَنْ يَشْتَرِيَهٗ بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ اَوْ عَرْضٍ مُخَالِفٍ لِلْعُرُوْضِ الَّتِيْ كَاتَبَهٗ سَيِّدُهٗ عَلَيْهَا. يُعَجِّلُ ذٰلِكَ وَلَا يُؤَخِّرُهٗ.

قَالَ مَالِكٌ: اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي الْمُكَاتَبِ: اَنَّهٗ اِذَا بِيْعَ اَحَقُّ بِاشْتِرَاءِ كِتَابَتِهٖ مِمَّنِ اشْتَرَاهَا. اِذَا قَوِيَ اَنْ يُؤَدِّيَ اِلٰى سَيِّدِهِ الثَّمَنَ الَّذِيْ بَاعَهٗ بِهٖ نَقْدًا. وَذٰلِكَ اَنَّ اشْتِرَاءَهٗ نَفْسَهٗ عَتَاقَةٌ. وَالْعَتَاقَةُ تُبْدَاُ عَلٰى مَا كَانَ مَعَهَا مِنَ الْوَصَايَا. وَاِنْ بَاعَ بَعْضُ مَنْ كَاتَبَ الْمُكَاتَبُ نَصِيْبَهٗ مِنْهُ. فَبَاعَ نِصْفَ الْمُكَاتَبِ اَوْ ثُلُثَهٗ اَوْ رُبُعَهٗ. اَوْ سَهْمًا مِنْ اَسْهُمِ الْمُكَاتَبِ. فَلَيْسَ لِلْمُكَاتَبِ فِيْمَا بِيْعَ مِنْهُ شُفْعَةٌ. وَذٰلِكَ اَنَّهٗ يَصِيْرُ بِمَنْزِلَةِ الْقَطَاعَةِ. وَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يُقَاطِعَ بَعْضَ مَنْ كَاتَبَهٗ اِلَّا بِاِذْنِ شُرَكَائِهٖ. وَاِنَّمَا بِيْعَ مِنْهُ لَيْسَتْ لَهٗ بِهٖ حُرْمَةٌ تَامَّةٌ. وَاَنَّ مَالَهٗ مَحْجُوْرٌ عَنْهُ. وَاَنَّ اشْتِرَاءَهٗ بَعْضَهٗ يُخَافُ عَلَيْهِ مِنْهُ الْعَجْزُ بِمَا يَذْهَبُ مِنْ مَالِهٖ. وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ اشْتِرَاءِ الْمُكَاتَبِ نَفْسَهٗ كَامِلًا. اِلَّا اَنْ يَاْذَنَ لَهٗ مَنْ بَقِيَ لَهٗ فِيْهِ كِتَابَةٌ. فَاِنْ اَذِنُوْا لَهٗ كَانَ اَحَقَّ بِمَا بِيْعَ مِنْهُ.

قَالَ مَالِكٌ: لَا يَحِلُّ بَيْعُ نَجْمٍ مِنْ نُجُوْمِ الْمُكَاتَبِ. وَذٰلِكَ اَنَّهٗ غَرَرٌ. اِنْ عَجَزَ الْمُكَاتَبُ بَطَلَ مَا عَلَيْهِ. وَاِنْ مَاتَ اَوْ اَفْلَسَ وَعَلَيْهِ دُيُوْنٌ لِلنَّاسِ. لَمْ يَاْخُذِ الَّذِيْ اشْتَرٰى نَجْمَهٗ بِحِصَّتِهٖ مَعَ غُرَمَائِهٖ شَيْئًا. وَاِنَّمَا الَّذِيْ يَشْتَرِيْ نَجْمًا مِنْ نُجُوْمِ الْمُكَاتَبِ. بِمَنْزِلَةِ سَيِّدِ الْمُكَاتَبِ. فَسَيِّدُ الْمُكَاتَبِ لَا يُحَاصُّ بِكِتَابَةِ غُلَامِهٖ غُرَمَاءَ الْمُكَاتَبِ. وَكَذٰلِكَ الْخَرَاجُ اَيْضًا يَجْتَمِعُ لَهٗ عَلٰى غُلَامِهٖ. فَلَا يُحَاصُّ بِمَا اجْتَمَعَ لَهٗ مِنَ الْخَرَاجِ غُرَمَاءَ غُلَامِهٖ.

قَالَ مَالِكٌ: لَا بَاْسَ بِاَنْ يَشْتَرِيَ الْمُكَاتَبُ

اونٹ، گائے، بکریاں اور غلام پر تو خریدی کے لئے مناسب یہی ہے کہ روپیہ اشرفی دے کر اس کی کتابت خریدے یا جس چیز پر کتابت ہوئی ہے آقا کو اس کے علاوہ دے کر لیکن ایسا فوراً ہو تاخیر نہ کی جائے۔

امام مالک نے فرمایا کہ مکاتب کے بارے میں یہ میں نے خوب سنا کہ جب اسے بیچا جائے تو وہ اپنی کتابت کو خریدنے کا زیادہ مستحق ہے جبکہ وہ اپنے آقا کو وہ قیمت ادا کر سکتا ہو جتنے میں اسے بیچا گیا ہے اور یہ اس لئے کہ اس کا اپنے آپ کو خریدنا آزادی ہے اور آزادی وصیتوں پر مقدم ہے اور اگر کوئی مکاتب سے اپنے حصے کی کتابت فروخت کرے۔ پس مکاتب کا نصف، تہائی، چوتھائی یا کوئی حصہ فروخت کرے تو اس سودے میں مکاتب کو شفعہ کا حق نہیں ہے بلکہ یہ تو قطاعت کی طرح ہے اور مکاتب کے لئے مناسب نہیں ہے کہ کتابت کرنے والوں میں سے کسی کے ساتھ قطاعت کرے مگر اپنے شرکاء کی اجازت سے اور اس سودے سے پوری آزادی بھی حاصل نہیں ہوتی اور وہ اپنے مال پر قادر بھی نہیں ہے اور اگر بعض حصہ خریدے تو عاجز ہو جانے کا خوف ہے کہ اس میں اسکا مال جاتا رہے گا اور یہ اس کی طرح نہیں ہے کہ مکاتب اپنے آپ کو پوری طرح خرید لے مگر یہ کہ باقی شرکاء اسے اجازت دیں اور اگر وہ اجازت دے دیں تو اس حصے کو خریدنے کا وہ زیادہ مستحق ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ مکاتب کو قسطوں پر فروخت کرنا درست نہیں ہے کیونکہ اس میں دھوکا ہے۔ اگر وہ عاجز ہو جائے تو جو اس پر ہے وہ باطل ہو گیا اور اگر وہ مر گیا یا اس پر لوگوں کا قرض ہو تو قرض خواہوں کے ساتھ خریدنے والوں کو کچھ بھی نہیں ملے گا اور مکاتب کو قسطوں میں خریدنے والا مکاتب کے آقا کی طرح ہے کیونکہ مکاتب کا آقا قرض خواہوں کے ساتھ اپنے غلام کی کتابت نہیں پاتا اور خراج میں بھی اسی طرح ہے کہ وہ اس کے غلام پر جمع ہو جائے تب بھی وہ اپنے غلام کے قرض خواہوں کے برابر جمع شدہ رقم کو نہیں پائے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ مکاتب اپنی

marfat.com
Marfat.com

كِتَابَتَهُ بِعَيْنٍ أَوْ عَرْضٍ مُخَالِفٍ لِمَا كُوتِبَ بِهِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْعَرْضِ. أَوْ غَيْرِ مُخَالِفٍ مُعَجَّلٍ أَوْ مُؤَخَّرٍ.

٦ قَالَ مَالِكٌ، فِي الْمُكَاتَبِ يَهْلِكُ وَيَتْرُكُ أُمَّ وَلَدٍ وَوَلَدًا لَهُ صِغَارًا. مِنْهَا أَوْ مِنْ غَيْرِهَا. فَلَا يَقْوَوْنَ عَلَى السَّعْيِ. وَيُخَافُ عَلَيْهِمُ الْعَجْزُ عَنْ كِتَابَتِهِمْ. قَالَ: تُبَاعُ أُمُّ وَلَدِ أَبِيهِمْ. إِذَا كَانَ فِي ثَمَنِهَا مَا يُؤَدِّي بِهِ عَنْهُمْ جَمِيعُ كِتَابَتِهِمْ. أَقَرَّهُمْ كَانَتْ أَوْ غَيْرَ أَقَرَّ. يُؤَدَّى عَنْهُمْ وَيَعْتِقُونَ. لِأَنَّ أَبَاهُمْ. كَانَ لَا يَمْنَعُ بَيْعَهَا إِذَا خَافَ الْعَجْزَ عَنْ كِتَابَتِهِ. فَهُمْ لَا شَيْءَ إِذَا خِيفَ عَلَيْهِمُ الْعَجْزُ بِيعَتْ أُمُّ وَلَدِ أَبِيهِمْ. فَيُؤَدَّى عَنْهُمْ ثَمَنُهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي ثَمَنِهَا مَا يُؤَدَّى عَنْهُمْ. وَلَمْ تَقْوَهِيَ وَلَا هُمْ عَلَى السَّعْيِ. رَجَعُوا جَمِيعًا رَقِيقًا لِسَيِّدِهِمْ.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الَّذِي يَبْتَاعُ كِتَابَةَ الْمُكَاتَبِ. ثُمَّ يَهْلِكُ الْمُكَاتَبُ قَبْلَ أَنْ يُؤَدِّيَ كِتَابَتَهُ. أَنَّهُ يَرِثُهُ الَّذِي اشْتَرَى كِتَابَتَهُ. وَإِنْ عَجَزَ فَلَهُ رَقَبَتُهُ. وَإِنْ أَدَّى الْمُكَاتَبُ كِتَابَتَهُ إِلَى الَّذِي اشْتَرَاهَا وَعَتَقَ. فَوَلَاؤُهُ لِلَّذِي عَقَدَ كِتَابَتَهُ. لَيْسَ لِلَّذِي اشْتَرَى كِتَابَتَهُ مِنْ وَلَائِهِ شَيْءٌ.

بَابُ سَعْيِ الْمُكَاتَبِ

٨ - حَدَّثَنِي مَالِكٌ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَلَى نَفْسِهِ وَعَلَى بَنِيهِ. ثُمَّ مَاتَ. هَلْ يَسْعَى بَنُو الْمُكَاتَبِ فِي كِتَابَةِ أَبِيهِمْ أَمْ هُمْ عَبِيدٌ؟ فَقَالَا: بَلْ يَسْعَوْنَ فِي كِتَابَةِ أَبِيهِمْ. وَلَا يُوضَعُ عَنْهُمْ لِمَوْتِ أَبِيهِمْ شَيْءٌ.

قَالَ مَالِكٌ: وَإِنْ كَانُوا صِغَارًا لَا يُطِيقُونَ السَّعْيَ لَمْ يُنْتَظَرْ بِهِمْ أَنْ يَكْبَرُوا. وَكَانُوا رَقِيقًا لِسَيِّدِ أَبِيهِمْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمُكَاتَبُ تَرَكَ مَا يُؤَدَّى عَنْهُمْ نُجُومُهُمْ إِلَى أَنْ يَتَكَلَّفُوا السَّعْيَ. فَإِنْ كَانَ فِيمَا تَرَكَ مَا يُؤَدَّى

کتابت کو نقد روپیہ اشرفی یا اسباب کے بدلے خرید لے جو بدل کتابت کی جنس سے نہ ہو یا اسی جنس سے مؤجل یا معجل ہو۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر مکاتب مرجائے اور اپنی ام ولد اور چھوٹی اولاد کو چھوڑ جائے جو اسی ام ولد سے ہو یا کسی اور عورت سے اور اس کی اولاد محنت مزدوری پر قادر نہ ہو اور کتابت سے عاجز ہو جانے کا خوف ہو تو لونڈی کو فروخت کر دیں گے جبکہ اس کی قیمت اتنی ہو کہ بدل کتابت پورا ادا ہو سکے کیونکہ مکاتب کو جب عجز کا خوف ہو تو ام ولد کو بیچ سکتا ہے اور اسی طرح جب اولاد پر خوف ہو تو ان کے باپ کی ام ولد فروخت کی جائے گی اور وہ آزاد ہو جائیں گے اگر ام ولد کی قیمت بدل کتابت کے لئے کافی نہ ہو اور نہ ام ولد سے محنت مزدوری ہو سکے اور نہ مکاتب کی اولاد سے تو سارے اپنے آقا کے غلام ہو جائیں گے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو مکاتب کی کتابت کو خریدے۔ پھر مکاتب اپنی کتابت ادا کرنے سے پہلے فوت ہو جاتے تو اس کا وارث وہی ہوگا جس نے کتابت خریدی ہے۔ اگر مکاتب عاجز ہو جائے تو اسی کا غلام رہے گا اور اگر مکاتب اس شخص کو بدل کتابت ادا کر کے آزاد ہو گیا تو ولاء اسی کو ملے گی جس نے اسے مکاتب کیا تھا نہ کہ کتابت خریدنے والے کو۔

مکاتب کی محنت مزدوری کا بیان

عروہ بن زبیر اور سلیمان بن یسار سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنے آپ کو اور اپنے بیٹوں کو مکاتب کرے، پھر مر جائے تو کیا مکاتب کے بیٹے اپنے باپ کی کتابت کے لئے مزدوری کریں گے یا غلام ہی رہیں گے؟ دونوں نے فرمایا کہ اپنے باپ کی کتابت کے لئے محنت مزدوری کریں گے اور ان کے باپ کی موت کے باعث بدل کتابت

امام مالک نے فرمایا۔ اگر وہ اتنے چھوٹے ہوں کہ محنت مزدوری نہ کر سکیں تو ان کے بڑے ہونے کا انتظار نہیں کیا جائے گا اور وہ اپنے باپ کے آقا کے غلام رہیں گے مگر جبکہ مکاتب اس قدر مال چھوڑ جائے کہ ان کے بالغ ہونے تک کی قسطوں کے لئے کافی ہو، تاکہ وہ محنت

marfat.com

Marfat.com

عَنْهُمْ. اُدِّيَ ذٰلِكَ عَنْهُمْ. وَتُرِكُوْا عَلٰى حَرَالِهِمْ. حَتّٰى يَبْلُغُوا السَّعْيَ. فَاِنْ اَدُّوْا عَتَقُوْا. وَاِنْ عَجَزُوْا رَقُّوْا.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْمُكَاتَبِ يَمُوْتُ وَيَتْرُكُ مَالًا لَيْسَ فِيْهِ وَفَاءُ الْكِتَابَةِ. وَيَتْرُكُ وَلَدًا مَعَهُ فِي كِتَابَتِهِ. وَاُمَّ وَلَدٍ. فَاَرَادَتْ اُمُّ وَلَدِهِ اَنْ تَسْعٰى عَلَيْهِمْ اِنْ يُدْفَعْ اِلَيْهَا الْمَالُ. اِذَا كَانَتْ مَامُوْنَةً عَلٰى ذٰلِكَ قَوِيَّةً عَلَى السَّعْيِ. وَاِنْ لَمْ تَكُنْ قَوِيَّةً عَلَى السَّعْيِ. وَلَا مَامُوْنَةً عَلَى الْمَالِ. وَلَمْ تُعْطَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ. وَرَجَعَتْ هِيَ وَوَلَدُ الْمُكَاتَبِ رَقِيْقًا لِسَيِّدِ الْمُكَاتَبِ.

قَالَ مَالِكٌ: اِذَا كَاتَبَ الْقَوْمُ جَمِيْعًا كِتَابَةً وَاحِدَةً. وَلَا رَحِمَ بَيْنَهُمْ. فَعَجَزَ بَعْضُهُمْ وَسَعٰى بَعْضُهُمْ حَتّٰى عَتَقُوْا جَمِيْعًا فَاِنَّ الَّذِيْنَ سَعَوْا يَرْجِعُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ عَجَزُوْا. بِحِصَّةِ مَا اَدَّوْا عَنْهُمْ لِاَنَّ بَعْضَهُمْ حُمَلَاءُ عَنْ بَعْضٍ.

بَابُ عِتْقِ الْمُكَاتَبِ اِذَا اَدّٰى مَا عَلَيْهِ قَبْلَ مَحِلِّهٖ

۹- حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ؛ اَنَّهٗ سَمِعَ رَبِيْعَةَ بْنَ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرَهٗ، يَذْكُرُوْنَ اَنَّ مُكَاتَبًا كَانَ لِلْفُرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيِّ، وَاَنَّهٗ عَرَضَ عَلَيْهِ اَنْ يَدْفَعَ اِلَيْهِ جَمِيْعَ مَا عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ. فَاَبَى الْفُرَافِصَةُ. فَاَتَى الْمُكَاتَبُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ. وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ. فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَدَعَا مَرْوَانُ الْفُرَافِصَةَ. فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ. فَاَبَى. فَاَمَرَ مَرْوَانُ بِذٰلِكَ الْمَالِ اَنْ يُقْبَضَ مِنَ الْمُكَاتَبِ فَيُوْضَعَ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ. وَقَالَ لِلْمُكَاتَبِ: اِذْهَبْ فَقَدْ عَتَقْتَ. فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ الْفُرَافِصَةُ قَبَضَ الْمَالَ.

قَالَ مَالِكٌ: فَالْاَمْرُ عِنْدَنَا، اَنَّ الْمُكَاتَبَ اِذَا اَدّٰى جَمِيْعَ مَا عَلَيْهِ مِنْ نُجُوْمِهٖ. قَبْلَ مَحِلِّهَا جَازَ

مزدوری کے قابل ہو جائیں۔ بالغ ہونے کے بعد اگر بدل کتابت کما کر دیں تو آزاد ہو جائیں گے ورنہ غلام رہیں گے۔

امام مالک نے اس مکاتب کے متعلق فرمایا جو فوت ہو جائے اور اتنا مال چھوڑے جس سے کتابت ادا نہ کی جا سکے اور وہ اپنی اولاد اور ام ولد پیچھے چھوڑے جو کتابت میں اس کے ساتھ ہیں۔ اس کی ام ولد چاہے کہ وہ محنت مزدوری کرے گی تو مال اسے لوٹا دیا جائے گا جبکہ وہ قابل اعتبار اور لائق مزدوری ہو اور اگر محنت مزدوری کرنے کے قابل اور مال کے حساب سے قابل اعتبار نہ ہو تو اسے کچھ نہیں دیا جائیگا اور وہ اور مکاتب کی اولاد مکاتب کے آقا کے غلام رہیں گے۔

امام مالک نے فرمایا کہ چند غلام ایک ہی عقد میں مکاتب کئے جائیں اور ان کے درمیان رشتہ داری نہ ہو۔ ان میں سے بعض عاجز ہو جائیں اور بعض محنت مزدوری کریں، یہاں تک کہ سب آزاد ہو جائیں تو جنہوں نے محنت مزدوری کی ہے وہ عاجز ہونے والوں سے انکا حصہ وصول کرینگے جو انہوں نے ادا کیا کیونکہ وہ ایکدوسرے کے کفیل تھے۔

مکاتب اگر قسطوں میں بدل کتابت ادا کرے تو آزاد ہو جائے گا

امام مالک نے ربیعہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ فرافصہ بن عمیر حنفی کے ایک مکاتب نے انہیں کتابت کا سارا مال دیا تو انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ مکاتب مروان بن حکم کے پاس چلا گیا جو ان دنوں مدینہ منورہ کے حاکم تھے اور انہیں یہ بات بتائی تو مروان نے فرافصہ کو بلایا۔ ان سے کہا تب بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ مروان نے حکم دیا کہ مکاتب سے وہ مال لے کر بیت المال میں جمع کروا دیا جائے اور مکاتب سے کہا کہ جا تو آزاد ہے۔ جب فرافصہ نے یہ بات دیکھی تو مال لے لیا۔

امام مالک نے فرمایا: ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ مکاتب جب وقت سے پہلے اپنی تمام واجب الادا قسطیں ادا کر دے تو

marfat.com
Marfat.com

ذٰلِكَ لَهٗ. وَلَمْ يَكُنْ لِسَيِّدِهٖ اَنْ يَّاْبٰى ذٰلِكَ عَلَيْهِ. وَ ذٰلِكَ اَنَّهٗ يَضَعُ عَنِ الْمُكَاتَبِ بِذٰلِكَ كُلَّ شَرْطٍ، اَوْ خِدْمَةٍ اَوْ سَفَرٍ. لِاَنَّهٗ لَا تُتِمُّ عَتَاقَةُ رَجُلٍ وَعَلَيْهِ بَقِيَّةٌ مِّنْ رِّقٍّ وَلَا تُتِمُّ حُرْمَتُهٗ، وَلَا تَجُوْزُ شَهَادَتُهٗ، وَلَا يَجِبُ مِيْرَاثُهٗ. وَلَا اَشْبَاهُ هٰذَا مِنْ اَمْرِهٖ. وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّشْتَرِطَ عَلَيْهِ خِدْمَةً بَعْدَ عِتَاقَتِهٖ.

اس کے لئے جائز ہے اور آقا کو یہ حق نہیں کہ لینے سے انکار کرے کیونکہ یہ چیز مکاتب سے ہر شرط، خدمت اور سفر کو ہٹا دیتی ہے اور اس کے بغیر باقی غلامی سے آزاد نہیں ہوتا اور حرمت مکمل نہیں ہوتی نہ اس کی شہادت جائز ہوتی ہے، نہ میراث واجب ہوتی ہے اور نہ دوسری ایسی باتیں اور آقا کو یہ حق نہیں کہ آزادی کے بعد اس سے خدمت وغیرہ کی شرط کرے۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ مُكَاتَبٍ مَرِضَ مَرَضًا شَدِيْدًا. فَاَرَادَ اَنْ يَّدْفَعَ نُجُوْمَهٗ كُلَّهَا اِلٰى سَيِّدِهٖ. اِنْ يَرِثْهُ وَرَثَتُهٗ اَحْرَارٌ. وَلَيْسَ مَعَهٗ، فِيْ كِتَابَتِهٖ، وَلَدٌ لَّهٗ.

امام مالک نے اس مکاتب کے متعلق فرمایا جو سخت بیمار ہو جاتے، لہٰذا وہ چاہے کہ اپنے آقا کو سارا بدل کتابت ادا کر دے تاکہ اس کے آزاد وارث اس کی میراث پائیں اور اس کے بیٹے کتابت میں اس کے ساتھ نہیں ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ: ذٰلِكَ جَائِزٌ لَّهٗ. لِاَنَّهٗ تَتِمُّ بِذٰلِكَ حُرْمَتُهٗ. وَتَجُوْزُ شَهَادَتُهٗ. وَيَجُوْزُ اعْتِرَافُهٗ بِمَا عَلَيْهِ مِنْ دُيُوْنِ النَّاسِ. وَتَجُوْزُ وَصِيَّتُهٗ. وَلَيْسَ لِسَيِّدِهٖ اَنْ يَّاْبٰى ذٰلِكَ عَلَيْهِ، بِاَنْ يَّقُوْلَ: فَرِّقْنِيْ بِمَالِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ اس کے لئے جائز ہے کیونکہ اس سے حرمت تمام ہوتی ہے، شہادت جائز ہوتی ہے اور جن لوگوں کے قرضے کا اعتراف کرے وہ اعتراف جائز ہوتا ہے، اس کی وصیت جائز ہوتی ہے لہٰذا آقا کو اس سے انکار کرنے کا حق نہیں اور نہ

بَابُ مِيْرَاثِ الْمُكَاتَبِ اِذَا عُتِقَ

مکاتب جب آزاد ہو جائے تو اس کی میراث

۱۰۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ: اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنْ مُكَاتَبٍ كَانَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ. فَمَاتَ الْمُكَاتَبُ. وَتَرَكَ مَالًا كَثِيْرًا. فَقَالَ: يُؤَدِّيْ اِلَى الَّذِيْ تَمَاسَكَ بِكِتَابَتِهٖ، الَّذِيْ بَقِيَ لَهٗ. ثُمَّ يَقْتَسِمَانِ مَا بَقِيَ بِالسَّوِيَّةِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب سے اس مکاتب کے متعلق پوچھا گیا جو دو آدمیوں کا مشترک ہے۔ ایک نے اپنے حصے کا آزاد کر دیا۔ مکاتب مر گیا اور اس نے کافی مال چھوڑا۔ فرمایا کہ جس نے آزاد نہیں کیا وہ بدل کتابت ادا کر کے باقی مال کو دونوں برابر تقسیم کر لیں۔

قَالَ مَالِكٌ: اِذَا كَاتَبَ الْمُكَاتَبُ فَعَتَقَ. فَاِنَّمَا يَرِثُهٗ اَوْلَى النَّاسِ بِمَنْ كَاتَبَهٗ مِنَ الرِّجَالِ، يَوْمَ تُوُفِّيَ الْمُكَاتَبُ مِنْ وَّلَدٍ اَوْ عَصَبَةٍ

امام مالک نے فرمایا کہ مکاتب جب بدل کتابت ادا کر کے آزاد ہو جائے تو سب سے پہلے اس کا وارث وہ ہے جس نے اسے مکاتب کیا اور مکاتب کرنے کے بعد اس کی اولاد و عصبہ۔

قَالَ: وَهٰذَا اَيْضًا فِيْ كُلِّ مَنْ اُعْتِقَ. فَاِنَّمَا مِيْرَاثُهٗ لِاَقْرَبِ النَّاسِ مِمَّنْ اَعْتَقَهٗ مِنْ وَّلَدٍ اَوْ عَصَبَةٍ مِّنَ الرِّجَالِ. يَوْمَ يَمُوْتُ الْمُعْتَقُ. بَعْدَ اَنْ يَّعْتِقَ وَيَصِيْرَ مَوْرُوْثًا بِالْوَلَاءِ.

فرمایا اور یہ ہر اس شخص کے متعلق ہے جس کو آزاد کیا گیا اس کی میراث آزاد کرنے والے کے قریب ترین لوگوں کے لئے ہے یعنی لوگوں سے بیٹا اور عصبہ وغیرہ جس روز کہ آزاد کردہ غلام فوت ہوا، آزاد ہونے کے بعد اور میراث ولاء کے مطابق ہوگی۔

قَالَ مَالِكٌ: اَلْاِخْوَةُ فِي الْكِتَابَةِ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ

امام مالک نے فرمایا کہ کتابت میں بھائی اولاد کی طرح ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

إِذَا كَاتَبُوا جَمِيعًا كِتَابَةً وَاحِدَةً. إِذَا لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ وَلَدٌ كَاتَبَ عَلَيْهِمْ. أَوْ وُلِدُوا فِي كِتَابَتِهِ. أَوْ كَاتَبَ عَلَيْهِمْ. ثُمَّ هَلَكَ أَحَدُهُمْ وَتَرَكَ مَالًا. أُدِّيَ عَنْهُمْ جَمِيعُ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ كِتَابَتِهِمْ. وَعَتَقُوا. وَكَانَ فَضْلُ الْمَالِ بَعْدَ ذَلِكَ لِوَلَدِهِ دُونَ إِخْوَتِهِ.

جب ایک عقد کتابت سے سب کی کتابت ہو اور ان میں سے کسی کا بیٹا نہ ہو جو کتابت کے دوران پیدا ہوا ہو یا جو عقد کتابت میں شامل ہو۔ پھر ان میں سے ایک فوت ہو جاتے اور مال چھوڑے تو کتابت کا جو ان سب کے اوپر تھا اسے ادا کر کے وہ سب آزاد ہو گئے اور اسکے بعد اس کا مال اسکے بیٹے کو ملے گا اور اس کے بھائیوں کو نہیں ملے گا۔

بَابُ الشَّرْطِ فِي الْمُكَاتَبِ

مکاتب پر شرط لگانے کا بیان

۱۱۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ. فِي رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدَهُ بِذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ. وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ فِي كِتَابَتِهِ سَفَرًا أَوْ خِدْمَةً أَوْ ضَحِيَّةً: إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ سُمِّيَ بِاسْمِهِ. ثُمَّ قَوِيَ الْمُكَاتَبُ عَلَى أَدَاءِ نُجُومِهِ كُلِّهَا قَبْلَ مَحِلِّهَا.

قَالَ: إِذَا أَدَّى نُجُومَهُ كُلَّهَا وَعَلَيْهِ هَذَا الشَّرْطُ عَتَقَ فَتَمَّتْ حُرْمَتُهُ. وَنُظِرَ إِلَى مَا شُرِطَ عَلَيْهِ مِنْ خِدْمَةٍ أَوْ سَفَرٍ. أَوْ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ مِمَّا يُعَالِجُهُ هُوَ بِنَفْسِهِ. فَذَلِكَ مَوْضُوعٌ عَنْهُ. لَيْسَ لِسَيِّدِهِ فِيهِ شَيْءٌ. وَمَا كَانَ مِنْ ضَحِيَّةٍ أَوْ كِسْوَةٍ أَوْ شَيْءٍ يُؤَدِّيهِ فَإِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ. يُقَوَّمُ ذَلِكَ عَلَيْهِ. فَيُدْفَعُ مَعَ نُجُومِهِ. وَلَا يَعْتِقُ حَتَّى يَدْفَعَ ذَلِكَ مَعَ نُجُومِهِ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے غلام کو سونے چاندی پر مکاتب کیا اور اس کی کتابت میں سفر، خدمت یا قربانی کی شرط رکھی اور اسے معین کر دیا۔ پھر وقت سے پہلے مکاتب اپنی تمام قسطوں کو وقت سے پہلے ادا کرنے پر قادر ہو گیا۔

فرمایا کہ جب اس نے تمام قسطیں ادا کر دیں اور یہ شرط اس پر باقی ہے تو وہ آزاد ہو گیا اور حرمت اس کی مکمل ہو گئی۔ اب جو خدمت اور سفر وغیرہ کی اس پر شرط رکھی گئی تھی اس کی جانب دیکھا جائے گا اگر وہ اس پر جانی طور سے ادا کی جانے والی تھی تو ساقط ہو گئی اور آقا کا اس پر کوئی حق نہیں رہا اور اگر وہ قربانی یا کپڑے وغیرہ کی ہے تو ادا کی جائے گی کیونکہ وہ درہم و دینار کی جگہ ہے۔ یہ اس پر قائم رہے گی اور قسطوں کے ساتھ ادا کی جائے گی اور قسطوں کے ساتھ جب تک اسے ادا نہ کرے آزاد نہیں ہو گا۔

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا، الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ أَنَّ الْمُكَاتَبَ بِمَنْزِلَةِ عَبْدٍ أَعْتَقَهُ سَيِّدُهُ بَعْدَ خِدْمَةِ عَشْرِ سِنِينَ. فَإِذَا هَلَكَ سَيِّدُهُ الَّذِي أَعْتَقَهُ قَبْلَ عَشْرِ سِنِينَ. فَإِنَّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ خِدْمَتِهِ لِوَرَثَتِهِ. وَكَانَ وَلَاؤُهُ لِلَّذِي عَقَدَ عِتْقَهُ، وَلِوَلَدِهِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الْعَصَبَةِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم متفقہ ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں کہ مکاتب اس غلام کی طرح ہے جس کو آقا نے دس سال کی خدمت کے بعد آزاد کر دیا ہو۔ اگر دس سال پورے ہونے سے پہلے اس کا آقا فوت ہو جائے تو وارثوں کی خدمت میں باقی مدت پوری کرے گا اور اس کی ولاء اس کے لئے ہو گی جس نے اس سے آزادی کا عہد کیا یا اس کی نرینہ اولاد اور عصبہ کے لئے۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِطُ عَلَى مُكَاتَبِهِ أَنَّكَ لَا تُسَافِرُ وَلَا تَنْكِحُ وَلَا تَخْرُجُ مِنْ أَرْضِي إِلَّا بِإِذْنِي. فَإِنْ فَعَلْتَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ بِغَيْرِ إِذْنِي، فَمَحْوُ

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنے مکاتب سے شرط کرے کہ سفر نہ کرے، نکاح نہ کرے اور میری اجازت کے بغیر اس جگہ سے نہ جائے۔ اگر میری اجازت کے بغیر ان میں سے کوئی کام

marfat.com
Marfat.com

كِتَابَتِكَ بِيَدِيْ.

قَالَ مَالِكٌ: لَيْسَ مَحْوُ كِتَابَتِهٖ بِيَدِهٖ إِنْ فَعَلَ الْمُكَاتَبُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ. وَلْيَرْفَعْ سَيِّدُهٗ ذٰلِكَ إِلَى السُّلْطَانِ. وَلَيْسَ لِلْمُكَاتَبِ أَنْ يَنْكِحَ وَلَا يُسَافِرَ وَلَا يَخْرُجَ مِنْ أَرْضِ سَيِّدِهٖ إِلَّا بِإِذْنِهٖ. اشْتَرَطَ ذٰلِكَ أَوْ لَمْ يَشْتَرِطْهُ. وَذٰلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ يُكَاتِبُ عَبْدَهٗ بِمِائَةِ دِيْنَارٍ. وَلَهٗ أَلْفُ دِيْنَارٍ أَوْ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ. فَيَنْطَلِقُ فَيَنْكِحُ الْمَرْأَةَ. فَيُصْدِقُهَا الصَّدَاقَ الَّذِيْ يُجْحِفُ بِمَالِهٖ. وَيَكُوْنُ فِيْهِ عَجْزُهٗ. فَيَرْجِعُ إِلَى سَيِّدِهٖ عَبْدًا لَا مَالَ لَهٗ. أَوْ يُسَافِرُ فَتَحِلُّ نُجُوْمُهٗ وَهُوَ غَائِبٌ فَلَيْسَ ذٰلِكَ لَهٗ. وَلَا عَلٰى ذٰلِكَ لَهٗ. وَلَا عَلٰى ذٰلِكَ كَاتَبَهٗ. وَذٰلِكَ بِيَدِ سَيِّدِهٖ. إِنْ شَاءَ أَذِنَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ. وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهٗ.

کرے تو میں اس کی کتابت کو اپنے ہاتھوں ختم کر دوں گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ وہ اپنے ہاتھوں کتابت کو ختم نہیں کر سکتا۔ اگر مکاتب نے ان میں سے کوئی کام کیا تو اس کے آقا کو چاہیئے کہ اس بات کو بادشاہ کی خدمت میں لے جائے کیونکہ مکاتب کو حق نہیں ہے کہ اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح یا سفر کرے یا اس کی جگہ سے نکلے خواہ اس نے اس بات کی شرط کی ہو یا نہ کی ہو اور یہ اس وجہ سے ہے کہ کوئی اپنے غلام سے سو دینار کی مکاتبت کرے اور اس کے پاس ایک ہزار یا اس سے بھی زیادہ دینار ہوں۔ پس وہ نکاح کر لیتا ہے اور اپنے مال کو مہر میں دے کر عاجز ہو جاتا ہے۔ پھر وہ غلام اپنے آقا کی طرف خالی ہاتھ لوٹے یا وہ سفر کرتا ہے اور قسطیں ادا کرنے کے دن آجاتے ہیں مگر وہ موجود نہیں ہوتا تو اسے کتابت کی وصولی نہیں ہوتی لہٰذا یہ اختیار آقا کے ہاتھ میں ہے کہ اگر چاہے تو اجازت دے اور چاہے منع کر دے۔

بَابُ وَلَاءِ الْمُكَاتَبِ إِذَا عُتِقَ

مکاتب جب آزاد ہو تو اس کی ولاء کا بیان

۱۲۱۲ قَالَ مَالِكٌ: إِنَّ الْمُكَاتَبَ إِذَا أَعْتَقَ عَبْدَهٗ، إِنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ جَائِزٍ لَهٗ. إِلَّا بِإِذْنِ سَيِّدِهٖ فَإِنْ أَجَازَ ذٰلِكَ سَيِّدُهٗ لَهٗ. ثُمَّ عَتَقَ الْمُكَاتَبُ كَانَ وَلَاؤُهٗ لِلْمُكَاتَبِ. وَإِنْ مَاتَ الْمُكَاتَبُ قَبْلَ أَنْ يُعْتَقَ. كَانَ وَلَاءُ الْمُعْتَقِ لِسَيِّدِ الْمُكَاتَبِ. وَإِنْ مَاتَ الْمُعْتَقُ قَبْلَ أَنْ يُعْتَقَ الْمُكَاتَبُ وَرِثَهٗ سَيِّدُ الْمُكَاتَبِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَكَذٰلِكَ أَيْضًا لَوْ كَاتَبَ الْمُكَاتَبُ عَبْدًا. فَعَتَقَ الْمُكَاتَبُ الْآخَرُ قَبْلَ سَيِّدِهِ الَّذِيْ كَاتَبَهٗ فَإِنَّ وَلَاءَهٗ لِسَيِّدِ الْمُكَاتَبِ. مَا لَمْ يُعْتِقِ الْمُكَاتَبُ الْأَوَّلُ الَّذِيْ كَاتَبَهٗ. فَإِنْ عَتَقَ الَّذِيْ كَاتَبَهٗ، رَجَعَ إِلَيْهِ وَلَاءُ مُكَاتَبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَتَقَ قَبْلَهٗ. وَإِنْ مَاتَ الْمُكَاتَبُ الْأَوَّلُ قَبْلَ أَنْ يُؤَدِّيَ أَوْ عَجَزَ عَنْ كِتَابَتِهٖ وَلَهٗ وَلَدٌ أَحْرَارٌ. لَمْ يَرِثُوْا وَلَاءَ مُكَاتَبِ أَبِيْهِمْ. لِأَنَّهٗ لَمْ يَثْبُتْ لِأَبِيْهِمُ الْوَلَاءُ. وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ

امام مالک نے فرمایا کہ مکاتب اگر اپنے غلام کو آزاد کرے تو یہ جائز نہیں ہے مگر اپنے آقا کی اجازت سے۔ اگر اس بات کی اپنے آقا سے اجازت لے کر مکاتب پھر آزاد کرے تو اس کی ولاء مکاتب کے لیے ہے اور اگر آزاد ہونے سے پہلے مکاتب مر جاتے تو آزاد ہونے والے کی ولاء مکاتب کے آقا کی ہو گی اور اگر آزاد ہونے والا مکاتب کے ذریعے آزاد ہونے سے پہلے مر جاتے تو اس کا وارث مکاتب کا آقا ہو گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح مکاتب اگر اپنے غلام کو مکاتب کرے۔ پھر دوسرا مکاتب ہونے والا اگر کتابت کرنے والے اپنے آقا سے پہلے آزاد ہو جائے تو اس کی ولاء مکاتب کے آقا کی ہے جب تک مکاتبت کرنے والا پہلا آقا آزاد نہیں ہو جاتا۔ اگر وہ کتابت کرنے والا آزاد ہو جائے تو پہلے آزاد ہونے والے مکاتب کی ولاء اس کی طرف لوٹے گی اور اگر پہلا مکاتب مر گیا یا بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہو گیا اور اس کی آزاد اولاد ہے تو وہ اپنے مکاتب باپ کی وارث نہیں ہو گی کیونکہ ان کے باپ کے لئے ولاء ثابت نہیں۔ ولاء تو آزاد ہونے

marfat.com
Marfat.com

الْوَلَآءُ حَتّٰى يَعْتِقَ.

قَالَ مَالِكٌ ، فِي الْمُكَاتَبِ يَكُوْنُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ. فَيَتْرُكُ اَحَدُهُمَا لِلْمُكَاتَبِ الَّذِيْ لَهٗ عَلَيْهِ. وَيَشِبُّ الْاٰخَرُ. ثُمَّ يَمُوْتُ الْمُكَاتَبُ. وَيَتْرُكُ مَالًا.

قَالَ مَالِكٌ : يَقْضِي الَّذِيْ لَمْ يَتْرُكْ لَهٗ شَيْئًا مَا بَقِيَ لَهٗ عَلَيْهِ. ثُمَّ يَقْسِمَانِ الْمَالَ. كَهَيْئَتِهٖ لَوْ مَاتَ عَبْدًا. لِاَنَّ الَّذِيْ صَنَعَ لَيْسَ بِعِتَاقَةٍ. وَاِنَّمَا تَرَكَ مَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ.

قَالَ مَالِكٌ ، وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذٰلِكَ ، اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ وَتَرَكَ مُكَاتَبًا. وَتَرَكَ بَنِيْنَ رِجَالًا وَ نِسَاءً. ثُمَّ اَعْتَقَ اَحَدُ الْبَنِيْنَ نَصِيْبَهٗ مِنَ الْمُكَاتَبِ اِنَّ ذٰلِكَ لَا يُثْبِتُ لَهٗ مِنَ الْوَلَآءِ شَيْئًا. وَلَوْ كَانَتْ عَتَاقَةً. لَثَبَتَ الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ مِنْهُمْ مِنْ رِجَالِهِمْ وَنِسَآئِهِمْ.

قَالَ مَالِكٌ ، وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذٰلِكَ اَيْضًا ، اَنَّهُمْ اِذَا اَعْتَقَ اَحَدُهُمْ نَصِيْبَهٗ. ثُمَّ عَجَزَ الْمُكَاتَبُ. لَمْ يُقَوَّمْ عَلَى الَّذِيْ اَعْتَقَ نَصِيْبَهٗ. مَا بَقِيَ مِنَ الْمُكَاتَبِ. وَلَوْ كَانَتْ عَتَاقَةً قُوِّمَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَعْتِقَ فِيْ مَالِهٖ. كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيْمَةَ الْعَدْلِ ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ عَتَقَ مَا عَتَقَ)

قَالَ ، وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذٰلِكَ اَيْضًا ، اَنَّ مِنْ سُنَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهَا ، اَنَّ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ مُكَاتَبٍ. لَمْ يُعْتَقْ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ. وَلَوْ عَتَقَ عَلَيْهِ كَانَ الْوَلَآءُ لَهٗ دُوْنَ شُرَكَائِهٖ. وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذٰلِكَ اَيْضًا اَنَّ مِنْ سُنَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ. اَنَّ الْوَلَآءَ لِمَنْ عَقَدَ الْكِتَابَةَ. وَاَنَّهٗ لَيْسَ لِمَنْ وَرِثَ سَيِّدَ الْمُكَاتَبِ ، مِنَ النِّسَاءِ مِنَ الْوَلَآءِ الْمُكَاتَبِ. وَاِنْ اَعْتَقَ نَصِيْبَهُنَّ ، شَيْءٌ. اِنَّمَا وَلَآءُ لِوَلَدِ سَيِّدِ الْمُكَاتَبِ الذُّكُوْرِ. اَوْ عَصَبَتِهٖ مِنَ الرِّجَالِ.

پر ثابت ہوتی ہے۔

امام مالک نے اس مکاتب کے متعلق فرمایا جو دو آدمیوں کا مشترک ہو۔ ان میں سے ایک شخص مکاتب کو اپنا حق معاف کر دیتا ہے اور دوسرا نہیں کرتا۔ پھر مکاتب مال چھوڑ کر مر جاتا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے معاف نہیں کیا تو اپنا پورا حق لے اور جو بچے اس باقی مال کو دونوں تقسیم کر لیں گے جیسے گویا غلام مرا ہے کیونکہ اس نے جو کچھ کیا وہ آزاد کرنا نہیں ہے اور اس نے صرف اپنا حق کتابت چھوڑا تھا۔

امام مالک نے فرمایا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک آدمی جب مکاتب چھوڑ کر مر جاتے اور اس نے بیٹے اور بیٹیاں بھی چھوڑی ہوں۔ پھر اس کی ایک بیٹی مکاتب میں سے اپنا حصہ معاف کر دے۔ اس کے لئے ولاء میں سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوگا۔ اگر وہ آزاد ہوتا تو ان میں سے ہر آزاد کرنے والے کے لئے ولاء ثابت ہوتی خواہ وہ مرد ہوتا یا عورت۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ ان میں سے ایک نے جب اپنا حصہ معاف کر دیا۔ پھر مکاتب عاجز ہو گیا تو حصہ چھوڑنے والے کو بدل کتابت میں حصہ ادا نہیں کرنا ہوگا۔ اگر یہ آزادی ہوتی تو مکمل آزاد ہونے تک اسے حصہ دینا پڑتا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو غلام میں سے اپنے حصے کا آزاد کرے تو انصاف سے لگائی گئی قیمت سے اپنا حصہ دینا ہوگا۔ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو جتنا آزاد کیا اتنا آزاد ہو گیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس کی یہ بھی دلیل ہے اور یہ مسلمانوں کی سنت ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جس نے مکاتب کو اپنے حصے کا آزاد کیا تو وہ اس کے مال سے آزاد نہیں ہوگا۔ اگر وہ آزاد ہو جاتا تو ولاء اسی کے لئے ہوگی نہ کہ دوسرے شریکوں کی۔ اور اس کی یہ بھی دلیل ہے اور یہ مسلمانوں کا دستور ہے کہ ولاء اس شریک کی ہے جس نے عقد کتابت کیا اور مکاتب کے آقا کے وارثوں میں سے کسی عورت کو مکاتب کی میراث نہیں ملے گی اگرچہ وہ اپنا کچھ حصہ آزاد کر دیں۔ اس کی ولاء مکاتب کے آقا کی نرینہ اولاد کو ملے گی یا عصبہ میں سے صرف مردوں کو۔

marfat.com

Marfat.com

باب ۱۱ مَا لَا يَجُوزُ مِنْ عِتْقِ الْمُكَاتَبِ

جس مکاتب کا آزاد کرنا درست نہیں

۱۳۔ قَالَ مَالِكٌ ، إِذَا كَانَ الْقَوْمُ جَمِيعًا فِي كِتَابَةٍ وَاحِدَةٍ . لَمْ يُعْتِقْ سَيِّدُهُمْ أَحَدًا مِنْهُمْ ، دُونَ مُؤَامَرَةِ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ مَعَهُ فِي الْكِتَابَةِ وَرِضَا مِنْهُمْ . وَإِنْ كَانُوا صِغَارًا . فَلَيْسَ مُؤَامَرَتُهُمْ بِشَيْءٍ . وَلَا يَجُوزُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ .

قَالَ : وَذٰلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ رُبَّمَا كَانَ يَسْعَى عَلَى جَمِيعِ النُّجُومِ . وَيُؤَدِّي عَنْهُمْ كِتَابَتَهُمْ . لِيَنْتَزِعَ بِهِ عَتَاقَتَهُمْ . فَيَعْمِدُ السَّيِّدُ إِلَى الَّذِي يُؤَدِّي عَنْهُمْ . وَبِهِ نَجَاتُهُمْ مِنَ الرِّقِّ . فَيُعْتِقُهُ . فَيَكُونُ ذٰلِكَ عَجْزًا لِمَنْ بَقِيَ مِنْهُمْ . وَإِنَّمَا أَرَادَ بِذٰلِكَ . الْفَضْلَ وَالزِّيَادَةَ لِنَفْسِهِ . فَلَا يَجُوزُ ذٰلِكَ عَلَى مَنْ بَقِيَ مِنْهُمْ . وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ) وَهٰذَا أَشَدُّ الضَّرَرِ .

امام مالکؒ نے فرمایا کہ جب چند غلام ایک ہی عقد میں مکاتب کئے جائیں تو آقا ان میں سے کسی ایک مکاتب کو آزاد نہیں کر سکتا دوسرے ان لوگوں کی رضامندی کے بغیر جو کتابت میں اس کے ساتھ ہیں اور اگر وہ نوعمر ہوں تو ان کی رضامندی ناقابل اعتبار ہے اور ان کا اعتبار کرنا جائز نہیں ہوگا۔

فرمایا کہ: اس لئے ہے کہ بعض اوقات کئی غلاموں میں سے ایک، بھاگ دوڑ کرنے والا ہوتا ہے جو سب کی کتابت ادا کروا سکتا ہے تاکہ ان کی آزادی مکمل ہو جائے۔ چنانچہ اس تگ و دو کرنے والے کی جانب آقا متوجہ ہوتا ہے کیونکہ یہ انہیں غلامی سے نجات دلا کر آزاد کروا دے گا لہٰذا وہ اسی کو آزاد کر دے گا۔ پس باقی عاجز ہو جاتے ہیں۔ یہ اس کی زیادتی ہے اور باقی لوگوں کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے: "نہ ضرر ہے نہ ضرر پہنچانا" اور یہ بہت بڑا ضرر ہے۔

قَالَ مَالِكٌ ، فِي الْعَبِيدِ يُكَاتَبُونَ جَمِيعًا : إِنَّ لِسَيِّدِهِمْ أَنْ يُعْتِقَ مِنْهُمُ الْكَبِيرَ الْفَانِيَ وَالصَّغِيرَ الَّذِي لَا يُؤَدِّي وَاحِدٌ مِنْهُمَا شَيْئًا . وَلَيْسَ عِنْدَ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَوْنٌ وَلَا قُوَّةٌ فِي كِتَابَتِهِمْ . فَذٰلِكَ جَائِزٌ لَهُ .

امام مالکؒ نے ان غلاموں کے متعلق فرمایا جن کی مشترکہ کتابت ہو اگر ان کا آقا ان میں سے کسی بوڑھے یا کم سن کو آزاد کر دے جو بدل کتابت سے کچھ ادا نہ کر سکتا ہو اور ان میں سے کسی کے پاس کوئی مدد یا قوت برائے کتابت نہ ہو تو یہ جائز ہے۔

باب ۱۲ مَا جَاءَ فِي عِتْقِ الْمُكَاتَبِ وَأُمِّ وَلَدِهِ

مکاتب اور ام ولد کی آزادی کا بیان

۱۴۔ قَالَ مَالِكٌ ، فِي الرَّجُلِ يُكَاتِبُ عَبْدَهُ . ثُمَّ يَمُوتُ الْمُكَاتَبُ وَيَتْرُكُ أُمَّ وَلَدِهِ . وَقَدْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ بَقِيَّةٌ . وَيَتْرُكُ وَفَاءً بِمَا عَلَيْهِ ، إِنَّ أُمَّ وَلَدِهِ أَمَةٌ مَمْلُوكَةٌ حِينَ لَمْ يُعْتَقِ الْمُكَاتَبُ حَتَّى مَاتَ . وَلَمْ يَتْرُكْ وَلَدًا فَيُعْتَقُونَ بِأَدَاءِ مَا بَقِيَ . فَتُعْتَقُ أُمُّ وَلَدِ أَبِيهِمْ بِعِتْقِهِمْ .

امام مالکؒ نے اس آدمی کے متعلق فرمایا جو اپنے غلام کو مکاتب کرے۔ پھر مکاتب مر جائے اور ام ولد چھوڑے اور باقی کتابت اس کی طرف واجب الادا ہے اور بدل کتابت کے برابر مال چھوڑے تو اس کی ام ولد مملوکہ لونڈی ہوگی کیونکہ جب مکاتب فوت ہوا تو وہ آزاد نہیں ہوئی تھی اور نہ اولاد چھوڑ کر گیا کہ وہ باقی ادائیگی کر کے آزاد ہو جاتے اور یہ بھی ان کے ساتھ آزاد ہو جاتی۔

قَالَ مَالِكٌ ، فِي الْمُكَاتَبِ يُعْتِقُ عَبْدًا لَهُ . أَوْ يَتَصَدَّقُ بِبَعْضِ مَالِهِ . وَلَمْ يَعْلَمْ بِذٰلِكَ سَيِّدُهُ .

امام مالکؒ نے اس مکاتب کے متعلق فرمایا جس نے اپنے غلام کو آزاد کیا یا اپنا کچھ مال اسے بطور صدقہ دیا اور اس کے آقا کو

marfat.com
Marfat.com

حَتّٰى عَتَقَ الْمُكَاتَبُ .

قَالَ مَالِكٌ : يَنْفُذُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ . وَلَيْسَ لِمُكَاتَبٍ اَنْ يَرْجِعَ فِيْهِ . فَاِنْ عَلِمَ سَيِّدُ الْمُكَاتَبِ قَبْلَ اَنْ يَعْتِقَ الْمُكَاتَبُ ، فَرَدَّ ذٰلِكَ وَلَمْ يُجِزْهُ ؛ فَاِنَّهُ ، اِنْ عَتَقَ الْمُكَاتَبُ ، وَذٰلِكَ فِيْ يَدِهٖ . لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ اَنْ يُعْتِقَ ذٰلِكَ الْعَبْدَ . وَلَا اَنْ يُخْرِجَ تِلْكَ الصَّدَقَةَ . اِلَّا اَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ طَائِعًا مِنْ عِنْدِ نَفْسِهٖ .

اسکا علم نہ ہو، یہاں تک کہ مکاتب آزاد ہو جائے۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ بات برقرار رہے گی اور مکاتب کو اس سے پھرنے کا حق نہیں۔ اگر مکاتب کو آزاد کرنے سے پہلے مکاتب کے آقا کو اس بات کا علم ہو جائے اور وہ اسے منظور نہ کرے تو لغو ہو جائے گی کیونکہ اگر مکاتب آزاد ہو جائے تو یہ بات اس کے ہاتھ ہو گی ورنہ اسے حق نہیں کہ اس غلام کو آزاد کرے اور نہ صدقہ دینے کا حق مگر جو اپنی خوشی سے کرے۔

بَابُ ١٣ الْوَصِيَّةِ فِي الْمُكَاتَبِ

مکاتب کے متعلق وصیت کرنے کا بیان

١٥ - قَالَ مَالِكٌ : اِنَّ اَحْسَنَ مَا سَمِعْتُ فِي الْمُكَاتَبِ يُعْتِقُهُ سَيِّدُهُ عِنْدَ الْمَوْتِ : اَنَّ الْمُكَاتَبَ يُقَامُ عَلٰى هَيْئَتِهٖ تِلْكَ . الَّتِيْ لَوْ بِيْعَ كَانَ ذٰلِكَ الثَّمَنُ الَّذِيْ يَبْلُغُ فَاِنْ كَانَتِ الْقِيْمَةُ اَقَلَّ مِمَّا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ الْكِتَابَةِ . وُضِعَ ذٰلِكَ فِيْ ثُلُثِ الْمَيِّتِ . وَلَمْ يَنْظُرْ اِلٰى عَدَدِ الدَّرَاهِمِ الَّتِيْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ . وَذٰلِكَ اَنَّهُ لَوْ قُتِلَ لَمْ يَغْرَمْ قَاتِلُهُ اِلَّا قِيْمَتَهُ يَوْمَ قُتِلَ . وَلَوْ جُرِحَ لَمْ يَغْرَمْ جَارِحُهُ اِلَّا دِيَةَ جُرْحِهٖ يَوْمَ جُرِحَ ، وَلَا يَنْظُرُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ اِلٰى مَا كُوْتِبَ عَلَيْهِ . مِنَ الدَّنَانِيْرِ وَالدَّرَاهِمِ لِاَنَّهُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ شَيْءٌ . وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ ، اَقَلَّ مِنْ قِيْمَتِهٖ . لَمْ يُحْسَبْ فِيْ ثُلُثِ الْمَيِّتِ . اِلَّا مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ . وَذٰلِكَ اَنَّهُ اِنَّمَا تَرَكَ الْمَيِّتُ لَهُ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ . فَصَارَتْ وَصِيَّةً اَوْصٰى بِهَا .

قَالَ مَالِكٌ : وَتَفْسِيْرُ ذٰلِكَ ، اَنَّهُ لَوْ كَانَتْ قِيْمَةُ الْمُكَاتَبِ اَلْفَ دِرْهَمٍ . وَلَمْ يَبْقَ مِنْ كِتَابَتِهٖ اِلَّا مِائَةُ دِرْهَمٍ . فَاَوْصٰى سَيِّدُهُ لَهُ بِالْمِائَةِ دِرْهَمٍ الَّتِيْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ . حُسِبَتْ لَهُ فِيْ ثُلُثِ سَيِّدِهٖ . فَصَارَ حُرًّا بِهَا .

قَالَ مَالِكٌ ، فِيْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدَهُ عِنْدَ مَوْتِهٖ ،

١٥ - امام مالک نے فرمایا کہ مکاتب کو اس کا آقا موت کے وقت آزاد کرے تو اس سلسلے میں یہ بات میں نے خوب سنی کہ مکاتب کی قیمت لگائیں گے وہ کہاں پہنچتی ہے۔ اگر اس کی قیمت بقیہ کتابت سے کم ہے تو وہ میت کے تہائی مال سے وضع کر لی جائے گی اور ان درہموں کو نہیں دیکھا جائے گا جو اس پر باقی ہیں اور یہ اس لئے کہ اگر وہ قتل کر دیا جاتا تو قاتل پر اس روز کی قیمت ہی لازم آتی اور اگر زخمی کر دیا جاتا تو زخمی کرنے والے پر اس روز کی دیت ہی لازم آتی لہذا اس مرحلے پر کتابت کے درہم و دینار کی گنتی کو نہیں دیکھیں گے کیونکہ کتابت سے جب تک کچھ باقی ہو وہ غلام ہوتا ہے اور جس پر بدل کتابت اس کی قیمت سے کم ہو تو وہ میت کے تہائی مال میں محسوب نہیں ہوگی مگر وہی جو کتابت سے باقی رہ گیا ہے اور یہ اس لئے کہ میت نے اس کے لئے اس کے باقی بدل کتابت کے برابر مال چھوڑا ہے جس کی کہ وصیت کی۔

امام مالک نے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ اگر مکاتب کی قیمت ایک ہزار درہم ہو اور اس کے بدل کتابت سے سو درہم باقی رہ گئے ہوں۔ پھر اس کا آقا اس کے لئے ان باقی سو درہم کی وصیت کر دے جو آقا کے تہائی مال سے نکل سکیں تو وہ ان کے ساتھ آزاد ہو جائے گا۔

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی

marfat.com
Marfat.com

إِنَّهُ يُقَوَّمُ عَبْدًا. فَإِنْ كَانَ فِي ثُلُثِهِ سَعَةٌ لِثَمَنِ الْعَبْدِ جَازَ لَهُ ذٰلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ. فِي الْمُكَاتَبِ يَكُونُ لِسَيِّدِهِ عَلَيْهِ عَشَرَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ. فَيَضَعُ عَنْهُ عِنْدَ مَوْتِهِ أَلْفَ دِرْهَمٍ.

قَالَ مَالِكٌ: يُقَوَّمُ الْمُكَاتَبُ. فَيُنْظَرُ كَمْ قِيمَتُهُ؟ فَإِنْ كَانَتْ قِيمَتُهُ أَلْفَ دِرْهَمٍ. فَالَّذِي وُضِعَ عَنْهُ عُشْرُ الْكِتَابَةِ. وَذٰلِكَ فِي الْقِيمَةِ مِائَةُ دِرْهَمٍ. وَهُوَ عُشْرُ الْقِيمَةِ. فَيُوضَعُ عَنْهُ عُشْرُ الْكِتَابَةِ. فَيَصِيرُ ذٰلِكَ إِلَى عُشْرِ الْقِيمَةِ نَقْدًا. وَإِنَّمَا ذٰلِكَ كَهَيْئَتِهِ لَوْ وُضِعَ عَنْهُ جَمِيعُ مَا عَلَيْهِ. لَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ لَمْ يُحْسَبْ فِي ثُلُثِ مَالِ الْمَيِّتِ. إِلَّا قِيمَةُ الْمُكَاتَبِ أَلْفُ دِرْهَمٍ. وَإِنْ كَانَ الَّذِي وُضِعَ عَنْهُ نِصْفُ الْكِتَابَةِ. حُسِبَ فِي ثُلُثِ مَالِ الْمَيِّتِ نِصْفُ الْقِيمَةِ. وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ أَوْ أَكْثَرَ. فَهُوَ عَلَى هٰذَا الْحِسَابِ.

قَالَ مَالِكٌ. إِذَا وَضَعَ الرَّجُلُ عَنْ مُكَاتَبِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ أَلْفَ دِرْهَمٍ مِنْ عَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ. وَلَمْ يُسَمِّ أَتَهَا مِنْ أَوَّلِ كِتَابَتِهِ أَوْ مِنْ آخِرِهَا. وُضِعَ عَنْهُ مِنْ كُلِّ نَجْمٍ عُشْرُهُ.

قَالَ مَالِكٌ: وَإِذَا وَضَعَ الرَّجُلُ عَنْ مُكَاتَبِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ أَلْفَ دِرْهَمٍ. مِنْ أَوَّلِ كِتَابَتِهِ أَوْ مِنْ آخِرِهَا. وَكَانَ أَصْلُ الْكِتَابَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ. قُوِّمَ الْمُكَاتَبُ قِيمَةَ النَّقْدِ. ثُمَّ قُسِمَتْ تِلْكَ الْقِيمَةُ. فَجُعِلَ لِتِلْكَ الْأَلْفِ الَّتِي مِنْ أَوَّلِ الْكِتَابَةِ حِصَّتُهَا مِنْ تِلْكَ الْقِيمَةِ بِقَدْرِ قُرْبِهَا مِنَ الْأَجَلِ. وَفَضْلِهَا. ثُمَّ الْأَلْفَ الَّتِي تَلِي الْأَلْفَ الْأُولَى بِقَدْرِ فَضْلِهَا أَيْضًا. ثُمَّ الْأَلْفَ الَّتِي تَلِيهَا بِقَدْرِ فَضْلِهَا أَيْضًا. حَتَّى يُوَفَّى عَلَى آخِرِهَا. تَفْضُلُ كُلُّ أَلْفٍ بِمِقْدَارِ مَوْضِعِهَا. فِي تَعْجِيلِ الْأَجَلِ وَتَأْخِيرِهِ. لِأَنَّ مَا اسْتَأْخَرَ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ أَقَلَّ فِي الْقِيمَةِ. ثُمَّ

موت کے وقت اپنے غلام کو مکاتب کیا تو غلام کی قیمت لگائیں گے اگر تہائی مال میں غلام کی قیمت کی گنجائش ہوئی تو یہ اس کیلئے جائز ہوگا

امام مالک نے اس مکاتب کے متعلق فرمایا جس پر اس کے آقا کے دس ہزار درہم ہیں۔ پھر اس کا آقا مرتے وقت ایک ہزار درہم کم کر دیتا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ مکاتب کی قیمت لگا کر دیکھا جائے گا کہ اگر قیمت ہزار درہم ہے پس اس کے اوپر سے کتابت کے دسویں حصے کا بوجھ اتر گیا کیونکہ اس کی قیمت ہزار درہم ہے جو قیمت کا دسواں حصہ ہے۔ پس اس سے کتابت کا دسواں حصہ اتر گیا اور یہ کتابت کا دسواں حصہ نقد شمار ہوگا اور یہ اسی کی طرح ہے جس کے سر سے سارا بوجھ اتر گیا ہو اور اگر ایسا کیا تو میت کے تہائی مال میں محسوب نہیں ہوگا مگر وہی ایک ہزار روپیہ جو مکاتب کی قیمت ہے۔ اگر اس سے نصف کتابت ادا ہو سکے تو میت کے مال سے تہائی کتابت ادا کی جائے گی یعنی آدھی کتابت اور اس سے کم و بیش ہو تب بھی اسی حساب سے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جب آدمی مرتے وقت اپنے مکاتب سے دس ہزار درہم سے ایک ہزار درہم وضع کر دے اور یہ نہ بتائے کہ یہ اس کی کتابت کے اوّل سے ہے یا آخر سے تو ہر قسط سے دسواں حصہ وضع کیا جائے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ جب کسی آدمی نے مرتے وقت اپنے مکاتب سے ایک ہزار درہم گھٹا دیئے اس کی کتابت کے اوّل یا آخر سے اور اصل کتابت تین ہزار درہم ہے۔ مکاتب کی اصل قیمت لگائی جائے گی۔ پھر اس قیمت کو تقسیم کیا جائے گا۔ پس ان ایک ہزار کے جو اوّل کتابت سے ہیں اس قیمت سے حصے بنائے جائیں گے مدت کے قرب و بُعد کے حساب سے۔ پھر اگلے ہزار کی جو پہلے ہزار کے نزدیک ہے، پھر وہ ہزار جو اس کے نزدیک ہے یہاں تک کہ جو آخری ہزار ہوگا اس کی قیمت اس کے دور و نزدیک مقام کے حساب سے ہوگی یعنی جو سب سے آخری ہوگا اس کی قیمت سب سے کم ہوگی۔ پھر یہ میت کے تہائی مال سے وضع

marfat.com

Marfat.com

يُوضَعُ فِي ثُلُثِ الْمَيِّتِ. فَمَهْمَا أَصَابَ تِلْكَ الْأَلْفَ مِنَ الْقِيمَةِ. عَلَى تَفَاضُلِ ذٰلِكَ. إِنْ قَلَّ أَوْ كَثُرَ. فَهُوَ عَلَى هٰذَا الْحِسَابِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَتَفْسِيرُ ذٰلِكَ. أَنْ تَكُونَ قِيمَةُ الْعَبْدِ أَلْفَ دِينَارٍ. فَمَا يَبْلُغُ سَيِّدُهُ عَلَى مِائَتَيْ دِينَارٍ عِنْدَ مَوْتِهِ. فَيَكُونُ ثُلُثُ مَالِ سَيِّدِهِ أَلْفَ دِينَارٍ. فَذٰلِكَ جَائِزٌ لَهُ. وَإِنَّمَا هِيَ وَصِيَّةٌ أَوْصَى لَهُ بِهَا فِي ثُلُثِهِ. فَإِنْ كَانَ السَّيِّدُ قَدْ أَوْصَى لِقَوْمٍ بِوَصَايَا. وَلَيْسَ فِي الثُّلُثِ فَضْلٌ عَنْ قِيمَةِ الْمُكَاتَبِ. بِيعَ الْمُكَاتَبُ. لِأَنَّ الْكِتَابَةَ عَتَاقَةٌ. وَالْعَتَاقَةُ تَبْدَأُ عَلَى الْوَصَايَا. ثُمَّ تُجْعَلُ تِلْكَ الْوَصَايَا فِي كِتَابَةِ الْمُكَاتَبِ. يَتْبَعُونَهُ بِهَا. وَيُخَيَّرُ وَرَثَةُ الْمُوصِي. فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ يُعْطُوا أَهْلَ الْوَصَايَا وَصَايَاهُمْ كَامِلَةً. وَتَكُونُ كِتَابَةُ الْمُكَاتَبِ لَهُمْ فَذٰلِكَ لَهُمْ فَإِنْ أَبَوْا أَسْلَمُوا الْمُكَاتَبَ وَمَا عَلَيْهِ إِلَى أَهْلِ الْوَصَايَا فَذٰلِكَ لَهُمْ. لِأَنَّ الثُّلُثَ صَارَ فِي الْمُكَاتَبِ. وَلِأَنَّ كُلَّ وَصِيَّةٍ أَوْصَى بِهَا أَحَدٌ. فَقَالَ الْوَرَثَةُ الَّذِي أَوْصَى بِهِ صَاحِبُنَا أَكْثَرُ مِنْ ثُلُثِهِ. وَقَدْ أَخَذَ مَا لَيْسَ لَهُ. قَالَ: فَإِنَّ وَرَثَتَهُ يُخَيَّرُونَ. فَيُقَالُ لَهُمْ قَدْ أَوْصَى صَاحِبُكُمْ بِمَا قَدْ عَلِمْتُمْ. فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ تُنْفِذُوا ذٰلِكَ لِأَهْلِهِ. عَلَى مَا أَوْصَى بِهِ الْمَيِّتُ. وَإِلَّا فَأَسْلِمُوا أَهْلَ الْوَصَايَا ثُلُثَ مَالِ الْمَيِّتِ كُلِّهِ.

قَالَ: فَإِنْ أَسْلَمَ وَرَثَةُ الْمُكَاتَبِ إِلَى أَهْلِ الْوَصَايَا. كَانَ لِأَهْلِ الْوَصَايَا مَا عَلَيْهِ مِنَ الْكِتَابَةِ. فَإِنْ أَدَّى الْمُكَاتَبُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْكِتَابَةِ أَخَذُوا ذٰلِكَ فِي وَصَايَاهُمْ. عَلَى قَدْرِ حِصَصِهِمْ. وَإِنْ عَجَزَ الْمُكَاتَبُ. كَانَ عَبْدًا لِأَهْلِ الْوَصَايَا لَا يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِ الْمِيرَاثِ. لِأَنَّهُمْ تَرَكُوهُ حِينَ خُيِّرُوا. وَلِأَنَّ أَهْلَ الْوَصَايَا حِينَ أُسْلِمَ إِلَيْهِمْ ضَمِنُوهُ. فَلَوْ مَاتَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَلَى

کیا جائے گا جو اس ہزار کی قیمت ہوگی۔ ان کی کمی یا بیشی اسی حساب سے ہوگی۔

امام مالک نے فرمایا۔ تفسیر اس کی یہ ہے کہ غلام کی قیمت اگر ایک ہزار دینار ہو اور اس کا آقا مرتے وقت اسے دو ہزار دینار میں مکاتب کرے تو آقا کا تہائی مال اگر ایک ہزار دینار ہو تو کتابت جائز ہوگی کیونکہ آقا کی وصیت تہائی مال کے اندر ہے۔ اگر آقا نے دیگر لوگوں کے حق میں بھی وصیتیں کی ہوں اور تہائی مال مکاتب کی قیمت سے زیادہ نہیں تو پہلے کتابت کی وصیت پوری کی جائے گی کیونکہ کتابت کا نتیجہ آزادی ہے اور آزادی دیگر وصیتوں پر مقدم ہے اور پھر دیگر لوگوں سے جن کے لئے وصیتیں کی گئیں کہا جائے گا کہ مکاتب کا پیچھا کریں اور وصیت کرنے والے کے وارثوں کو اختیار ہوگا کہ وہ اگر چاہیں تو باقی وصیتیں خود پوری کر دیں اور مکاتب کی کتابت لے لیں اور اگر چاہیں تو مکاتب اور بدل کتابت کو ان کے سوالے کر دیں کیونکہ تہائی مال مکاتب ہی میں رہ گیا ہے اس لئے جس وصیت کے متعلق اس کے وارث کہیں کہ یہ تہائی مال سے زیادہ ہے اور اس نے اپنے حق سے تجاوز کیا ہے تو وارثوں کو اختیار ہوگا کہ چاہیں تو وصیت والوں کے سپرد وصیتیں کر دیں اگر اسے قبول کریں تو میت کی وصیت کے مطابق اتنا مال وصیت والوں کے حوالے کر دیں اور چاہیں تو میت کے مال کا تہائی اہل وصیت کے سپرد کر دیں۔

فرمایا کہ اگر وارث مکاتب کو وصیت والوں کے سپرد کر دیں تو بدل کتابت وصیت والوں کا ہو جائے گا۔ اگر مکاتب نے بدل کتابت ادا کر دیا تو وصیت والے اپنے حصوں کے مطابق تقسیم کر لیں گے اور اگر مکاتب عاجز ہو گیا تو وصیت والوں کا غلام ہو جائے گا جو وارثوں کو لوٹایا نہیں جائے گا۔ کیونکہ اختیار کے وقت انہوں نے چھوڑ دیا تھا اور یہ لوگ اسے قبول کر کے ضامن بن گئے اگر وہ مر گیا تو اس پر کوئی حق نہیں ہوگا اور اگر مکاتب کتابت ادا

marfat.com
Marfat.com

الْوَرَثَةِ شَيْءٌ. وَإِنْ مَاتَ الْمُكَاتَبُ قَبْلَ أَنْ يُؤَدِّيَ كِتَابَتَهُ. وَتَرَكَ مَالًا هُوَ أَكْثَرُ مِمَّا عَلَيْهِ فَمَالُهُ لِأَهْلِ الْوَصَايَا. وَإِنْ أَدَّى الْمُكَاتَبُ مَا عَلَيْهِ. عَتَقَ. وَرَجَعَ وَلَاؤُهُ إِلَى عَصَبَتِهِ الَّذِي عَقَدَ كِتَابَتَهُ.

قَالَ مَالِكٌ. فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِرَجُلٍ بِرُبُعِ مُكَاتَبِهِ. أَوْ أَعْتَقَ رُبُعَهُ. فَهَلَكَ الرَّجُلُ. ثُمَّ هَلَكَ الْمُكَاتَبُ. وَتَرَكَ مَالًا كَثِيرًا أَكْثَرَ مِمَّا بَقِيَ عَلَيْهِ.

قَالَ مَالِكٌ. يُعْطَى وَرَثَةُ السَّيِّدِ وَالَّذِي أَوْصَى لَهُ بِرُبُعِ الْمُكَاتَبِ، مَا بَقِيَ لَهُمْ عَلَى الْمُكَاتَبِ. ثُمَّ يَقْتَسِمُونَ مَا فَضَلَ. فَيَكُونُ لِلْمُوصَى لَهُ بِرُبُعِ الْمُكَاتَبِ ثُلُثُ مَا فَضَلَ بَعْدَ أَدَاءِ الْكِتَابَةِ. وَلِوَرَثَةِ سَيِّدِهِ، الثُّلُثَانِ. وَذَلِكَ أَنَّ الْمُكَاتَبَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ شَيْءٌ. فَإِنَّمَا يُورَثُ بِالرِّقِّ.

قَالَ مَالِكٌ. فِي مُكَاتَبٍ أَعْتَقَهُ سَيِّدُهُ عِنْدَ الْمَوْتِ. قَالَ: إِنْ لَمْ يَحْمِلْهُ ثُلُثُ الْمَيِّتِ عَتَقَ مِنْهُ قَدْرُ مَا حَمَلَ الثُّلُثُ. وَيُوضَعُ عَنْهُ مِنَ الْكِتَابَةِ قَدْرُ ذَلِكَ. إِنْ كَانَ عَلَى الْمُكَاتَبِ خَمْسَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ. وَكَانَتْ قِيمَتُهُ أَلْفَيْ دِرْهَمٍ نَقْدًا. وَيَكُونُ ثُلُثُ الْمَيِّتِ أَلْفَ دِرْهَمٍ. عَتَقَ نِصْفُهُ. وَيُوضَعُ عَنْهُ شَطْرُ الْكِتَابَةِ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي رَجُلٍ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ: غُلَامِي فُلَانٌ حُرٌّ. وَكَاتِبُوا فُلَانًا: تُبْدَأُ الْعَتَاقَةُ عَلَى الْكِتَابَةِ.

کرنے سے پہلے مرجاتے اور وہ مال چھوڑے جو اس کے بدل کتابت سے زیادہ ہو تو اس کا مال وصیت والوں کے لئے ہے اور مکاتب اگر کتابت ادا کردے تو وہ آزاد ہوگیا اور اس کی ولاء کتابت کرنے والے عصبہ کی جانب لوٹ جائے گی۔

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جسنے مکاتب کے چوتھائی کی وصیت کی یا اسکا چوتھائی حصہ آزاد کردیا، پھر وہ فوت ہوگیا، پھر مکاتب فوت ہوگیا اور بہت سا مال چھوڑا جو اس باقی کتابت سے زیادہ ہے۔

امام مالک نے فرمایا۔ آقا کے وارثوں اور موصی لہٗ کو مکاتب کا چوتھائی دیا جائے گا۔ ان کا مکاتب پر کچھ باقی نہ رہا۔ اب باقی حصص کو تقسیم کریں گے۔ تو موصی لہٗ کے لئے مکاتب کا چوتھائی یعنی کتابت ادا کرنے کے بعد باقی کا ایک تہائی اور آقا کے وارثوں کے لئے دو تہائی اور یہ مکاتب اب ایسا غلام ہے۔ جس پر کتابت کا کچھ باقی نہ رہا اور وہ غلامی کی وجہ سے میراث دیا گیا ہے

امام مالک نے اس مکاتب کے متعلق فرمایا جس کو اسکے آقا نے مرتے وقت آزاد کیا۔ فرمایا کہ اگر وہ تہائی مال میں آزاد نہ ہوسکے تو تہائی مال کے برابر ہی آزاد ہوگا اور اس کی کتابت سے اتنا وضع کر دیا جائے گا۔ اگر مکاتب پر پانچ ہزار درہم تھے جبکہ اس کی نقد قیمت دو ہزار درہم ہے اور میت کے مال کا تہائی ایک ہزار ہے تو اس کا نصف حصہ آزاد ہوجائے گا اور آدھی کتابت اس سے ساقط ہو جائے گی۔

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا، جس نے اپنی وصیت میں کہا کہ میرا فلاں غلام آزاد ہے اور فلاں سے کتابت کرلینا تو آزادی کو کتابت پر ترجیح دی جائے گی۔ ف

ف۔ قبل ازیں موطا امام مالک کا اردو ترجمہ مولوی وحید الزمان خانصاحب حیدر آبادی نے تقریباً ایک سو سال پہلے کیا تھا موصوف نے اس سلسلے میں بڑا کام کیا۔ وہ ترجمہ ایک مدت سے کراچی اور لاہور سے شائع ہو رہا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس مندرجہ بالا طویل عبارت کی پندرہ سطروں کا ترجمہ ہی غائب ہے تو ہمیں حیرت ہوتی ہے۔ اسی ایک عبارت کا رونا نہیں بلکہ درجنوں ایسے مقامات ہیں جہاں دو چار سطروں کا ترجمہ بڑی دلیری سے غائب کر دیا گیا ہے اور ایک آدھ سطر کا ترجمہ چھوڑ جانا یا ایک آدھ سطر کا اپنی جانب سے پیوند لگا دینا تو پوری کتاب میں معمول رہا ہے۔ یہ بھی ہوا کہ مثلاً عبارت عربی دس سطروں میں ہے اور ترجمے کے نام سے پانچ سطروں میں مفہوم بیان دیا۔

marfat.com
Marfat.com

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ

کہیں مفہوم اصل سے مطابقت رکھتا ہے اور کہیں سرے سے مطابقت بھی ندارد۔

ع ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے

کوئی فاضل مترجم کو موردِ الزام ٹھہرائے یا ناشرین کو ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں اور نہ ہمیں کسی کے کام میں کیڑے نکالنے کی چنداں ضرورت۔ ہاں موطا امام مالک اور حدیث کی دوسری کتابوں پر بعض حضرات کے کام کو دیکھ کر یہ ضرور واضح ہو گیا کہ جو حضرات اہل حق کے بزرگوں سے منتق ہی نہیں وہ ان کے علمی ذخیروں پر کس نیت سے کام کرتے رہے ہیں؟ آخر ان کام کرنے والوں کی اگر نیت واقعی نیک تھی تو اپنے مسلمہ بزرگوں کے علمی ذخیروں پر کیوں کام نہ کیا اور اکابر اہلسنت وجماعت کی تصانیف پر کیوں تابڑ توڑ کام کرنا شروع کیا؟ یہ سوال سب کے لیے غور طلب اور لمحۂ فکریہ ہے۔

دوسری جانب یہ ناچیز علمائے اہلسنت کی مقدس بارگاہوں میں بڑے ادب و احترام کے ساتھ یہ عرض کرنے کی جسارت کرتا ہے کہ حضور والا! آپ کا نائب انبیاء ہونا ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ یقیناً آپ انبیائے کرام کے وارث ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علمی میراث آپ کی الماریوں میں محفوظ ہے۔ کون نہیں جانتا کہ آج آپ ہی کشتیٔ امت کے ناخدا اور سرمایۂ ملت کے نگہبان ہیں جہاں بوقت گفتار آپ کے منہ سے پھول جھڑتے ہیں وہاں آپ کے کردار کو دیکھ کر لوگ اپنی بے راہ روی کو چھوڑنے پر مجبور ہوتے رہتے ہیں اور باطل کی ظلمتوں کو تو آپ کے باعث کہیں منہ چھپانے کے لیے بھی جگہ نہیں ملتی، کیونکہ حق کے علمبرداروں کی یہی شان اور غلامان مصطفیٰ کی یہی پہچان ہوتی ہے۔

حضور والا! اگر طبع نازک پہ گراں نہ گزرے تو عرض پرداز ہوں کہ نصف صدی سے سرمایۂ ملت کو دن دہاڑے لوٹا جا رہا ہے راتوں کو نقب زنی ہو رہی ہے اور دن کے اجالے میں ڈاکے ڈالے جا رہے ہیں آپ کے سرمائے کا اکثر حصہ لٹیروں کے گھروں میں جا پہنچا اور وہ اسے اپنا مال بتا رہے ہیں۔ باقی جو رہ گیا ہے اس پر بھی نگاہیں جمائی ہوئی ہیں بلکہ خاکم بدہن اب تو وہ الٹا آپ حضرات کو چور بتا رہے ہیں۔ بھلا آپ کے عفو و درگزر پر قربان ہونے کو کس کا جی نہیں چاہے گا جبکہ سرمایۂ ملت کی بربادی کو آپ بچشم خود ملاحظہ فرما رہے ہیں اور اس کے باوجود "جبّ تو جلال تو، صاحب کمال تو، آئی بلا کو ٹال تو" کا وظیفہ پڑھ کر روحانی منزلیں طے فرمانے میں مشغول ہیں۔ خدا کرے کہ کبھی تو آپ کو ایسے ورد و وظائف سے تھوڑی بہت فرصت میسر آجائے جس کے باعث آپ کے دل و دماغ کے کسی گوشے میں ہم غربائے اہلسنت کے دین و ایمان کو بچانے کی فکر بھی سما جائے اور کچھ بھی نہ سہی تو کم از کم ملت اسلامیہ کی حالتِ زار پر آپ کو کبھی دو آنسو بہانے کی توفیق ہی مل جائے وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۳۲۔ كِتَابُ الْمُدَبَّرِ

كتاب المُدبَّر

بَابُ الْقَضَاءِ فِي الْمُدَبَّرِ

مُدبر کی اولاد کا بیان

۱۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ: أَنَّهُ قَالَ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِيمَنْ دَبَّرَ جَارِيَةً لَهُ فَوَلَدَتْ أَوْلَادًا بَعْدَ تَدْبِيرِهِ إِيَّاهَا ثُمَّ مَاتَتِ الْجَارِيَةُ قَبْلَ الَّذِي دَبَّرَهَا: إِنَّ وَلَدَهَا بِمَنْزِلَتِهَا. قَدْ ثَبَتَ لَهُمْ مِنَ الشَّرْطِ مِثْلُ الَّذِي ثَبَتَ لَهَا. وَلَا يَضُرُّهُمْ هَلَاكُ أُمِّهِمْ. فَإِذَا مَاتَ الَّذِي كَانَ دَبَّرَهَا، فَقَدْ عَتَقُوا. إِنْ وَسِعَهُمُ الثُّلُثُ.

امام مالک نے فرمایا:۔ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جس نے اپنی لونڈی کو مدبر کیا اور مدبر ہونے کے بعد اس سے اولاد ہوئی پھر مدبر کرنے والے سے پہلے لونڈی فوت ہوگئی تو اولاد لونڈی کی جگہ مدبر ہوگی۔ جو اس کے لئے شرط تھی وہی ان کے لئے ثابت ہوگی اور والدہ کا انتقال ہونا انہیں نقصان نہ دے گا۔ اگر مدبر کرنے والا مرجائے تو وہ آزاد ہو جائیں گے جبکہ تہائی مال میں گنجائش ہو۔

وَقَالَ مَالِكٌ: كُلُّ ذَاتِ رَحِمٍ فَوَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا إِنْ كَانَتْ حُرَّةً فَوَلَدَتْ بَعْدَ عِتْقِهَا، فَوَلَدُهَا أَحْرَارٌ وَإِنْ كَانَتْ مُدَبَّرَةً، أَوْ مُكَاتَبَةً، أَوْ مُعْتَقَةً إِلَى سِنِينَ، أَوْ مُخْدَمَةً، أَوْ بَعْضُهَا حُرٌّ، أَوْ مَرْهُونَةً أَوْ أُمَّ وَلَدٍ، فَوَلَدُ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ عَلَى مِثَالِ حَالِ أُمِّهِ. يَعْتِقُونَ بِعِتْقِهَا وَيَرِقُّونَ بِرِقِّهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہر اولاد اپنی والدہ کی مثل ہوگی۔ اگر ان کی ماں آزاد ہے اور آزاد ہونے کے بعد اس نے بچے جنے تو اس کے بچے آزاد ہوں گے۔ اگر وہ مدبر یا مکاتبہ یا چند سالوں تک معتقہ یا مخدمہ یا بعض حصہ آزاد اور بعض مرہونہ یا ام ولد رہی تو اولاد کی بھی وہی حالت شمار ہوگی جو ان کی والدہ کی ہے اس کی آزادی کے ساتھ آزاد ہوں گے اور اس کی غلامی کے ساتھ وہ بھی میراث بنیں گے۔

قَالَ مَالِكٌ. فِي مُدَبَّرَةٍ دُبِّرَتْ وَهِيَ حَامِلٌ: إِنَّ وَلَدَهَا بِمَنْزِلَتِهَا. وَإِنَّمَا ذَلِكَ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ أَعْتَقَ جَارِيَةً لَهُ وَهِيَ حَامِلٌ. وَلَمْ يَعْلَمْ بِحَمْلِهَا.

امام مالک نے اس مدبرہ کے بارے میں فرمایا جو حاملہ تھی کہ اس کا بچہ بھی اسی کی جگہ ہے اور یہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا جو حاملہ تھی اور اسے حمل کا علم بھی نہ تھا۔

قَالَ مَالِكٌ: فَالسُّنَّةُ فِيهَا إِنَّ وَلَدَهَا يَتْبَعُهَا وَيَعْتِقُ بِعِتْقِهَا.

امام مالک نے فرمایا:۔ اس میں سنت یہی ہے کہ بیٹا اس کے پیچھے ہے اور اس کے ساتھ آزاد ہو جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ: وَكَذَلِكَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ جَارِيَةً وَهِيَ حَامِلٌ. فَالْوَلِيدَةُ وَمَا فِي بَطْنِهَا لِلَّذِي

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح ایک آدمی نے لونڈی خریدی اور وہ حاملہ ہے۔ تو لونڈی اور جو اس کے پیٹ میں ہے، خریدنے والے

marfat.com

Marfat.com

ابْتَاعَهَا. اشْتَرَطَ ذٰلِكَ الْمُبْتَاعُ، اَوْ لَمْ يَشْتَرِطْهُ.

قَالَ مَالِكٌ، وَلَا يَحِلُّ لِلْبَائِعِ اَنْ يَسْتَثْنِيَ مَا فِيْ بَطْنِهَا. لِاَنَّ ذٰلِكَ غَرَرٌ. يَضَعُ مِنْ ثَمَنِهَا. وَلَا يَدْرِيْ اَيَصِلُ ذٰلِكَ اِلَيْهِ اَمْ لَا. وَاِنَّمَا ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ مَا لَوْ بَاعَ جَنِيْنًا فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ. وَذٰلِكَ لَا يَحِلُّ. لِاَنَّهٗ غَرَرٌ.

قَالَ مَالِكٌ، فِيْ مُكَاتَبٍ اَوْ مُدَبَّرٍ ابْتَاعَ اَحَدُهُمَا جَارِيَةً. فَوَطِئَهَا. فَحَمَلَتْ مِنْهُ وَوَلَدَتْ.

قَالَ: وَلَدُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنْ جَارِيَتِهٖ بِمَنْزِلَتِهٖ. يَعْتِقُوْنَ بِعِتْقِهٖ. وَيَرِقُّوْنَ بِرِقِّهٖ.

قَالَ مَالِكٌ: فَاِذَا اُعْتِقَ هُوَ. فَاِنَّمَا اُمُّ وَلَدٍ مَالٌ مِّنْ مَالِهٖ. يُسَلَّمُ اِلَيْهِ اِذَا اُعْتِقَ.

کے ہیں خواہ خریدار نے شرط کی یا نہ کی ہو۔

امام مالک نے فرمایا کہ فروخت کرنے والے کیلئے جائز نہیں ہے کہ پیٹ کے بچے کو مستثنیٰ کرے کیونکہ یہ دھوکا ہے۔ وہ اسکی قیمت وضع کر دیتا ہے لیکن کیا معلوم کہ اسے ملے گا یا نہیں اور یہ اسی طرح ہے جیسے کوئی پیٹ کے بچے کو خریدے اور وہ اپنی ماں کے پیٹ میں ہو۔ یہ جائز نہیں کیونکہ اس میں دھوکا ہے

امام مالک نے فرمایا کہ مکاتب یا مدبر سے اگر کوئی لونڈی خریدے وہ اس سے حاملہ ہو کر بچہ جنے۔

فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک کی اولاد اس کے باپ کے حکم میں ہے۔ اسکی آزادی کے ساتھ آزاد ہوں گے اور اسکی غلامی سے غلام رہیں گے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اسے جب آزاد کیا جائے گا تو ام ولد بھی اس کا ایک مال ہوگا اور آزاد کرتے وقت اسکے سپرد کر دی جائے گی۔ ف

باب ۲ جَامِعِ مَا فِي التَّدْبِيْرِ

مدبّر کے احکام

۲۔ قَالَ مَالِكٌ، فِيْ مُدَبَّرٍ قَالَ لِسَيِّدِهٖ: عَجِّلْ لِيْ الْعِتْقَ. وَاُعْطِيْكَ خَمْسِيْنَ مِنْهَا مُنَجَّمَةً عَلَيَّ. فَقَالَ سَيِّدُهٗ: نَعَمْ. اَنْتَ حُرٌّ. وَعَلَيْكَ خَمْسُوْنَ دِيْنَارًا تُؤَدِّيْ اِلَيَّ كُلَّ عَامٍ عَشَرَةَ دَنَانِيْرَ. فَرَضِيَ بِذٰلِكَ الْعَبْدُ. ثُمَّ هَلَكَ السَّيِّدُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ.

قَالَ مَالِكٌ. يَثْبُتُ لَهُ الْعِتْقُ. وَصَارَتِ الْخَمْسُوْنَ دِيْنَارًا دَيْنًا عَلَيْهِ وَجَازَتْ شَهَادَتُهٗ. وَثَبَتَتْ حُرْمَتُهٗ وَمِيْرَاثُهٗ وَحُدُوْدُهٗ. وَلَا يَضَعُ عَنْهُ، مَوْتُ سَيِّدِهٖ، شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ الدَّيْنِ.

قَالَ مَالِكٌ. فِيْ رَجُلٍ دَبَّرَ عَبْدًا لَهٗ. فَمَاتَ السَّيِّدُ. وَلَهٗ مَالٌ حَاضِرٌ وَمَالٌ غَائِبٌ. فَلَمْ يَبْنِ فِيْ مَالِهِ الْحَاضِرِ مَا يَخْرُجُ فِيْهِ الْمُدَبَّرُ.

امام مالک نے فرمایا۔ مدبر نے اپنے آقا سے کہا کہ مجھے جلدی آزاد کر دیجئے، میں قسط وار آپ کو پچاس دینار ادا کر دوں گا۔ آقا نے کہا کہ اچھا تم آزاد ہو اور تمہارے اوپر پچاس دینار ہیں۔ تم مجھے ہر سال دس دینار دے دیا کرنا۔ وہ غلام بھی رضامند ہو گیا۔ پھر اس کے ایک دو روز بعد آقا فوت ہو گیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس کی آزادی ثابت ہو گئی اور پچاس دینار اس پر قرضہ ہو گا۔ اس کی شہادت جائز ہو گئی، حرمت ثابت ہو گئی نیز میراث وحدود لیکن آقا کی وفات سے اس قرض میں کوئی کمی واقع نہیں ہو گی۔

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے غلام کو مدبر کیا۔ پس آقا فوت ہو گیا اور اس کا حاضر و غائب مال ہے اس کا حاضر مال اتنا ہو کہ اس کے ذریعے مدبر نہ نکل سکے۔

ف۔ مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جس سے اس کا مولیٰ زندگی میں کہہ دے کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے اور جس لونڈی سے ایسا کہا جائے اسے مدبرہ کہا جاتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ : يُوْقَفُ الْمُدَبَّرُ بِمَالِهِ . وَيُجْمَعُ بِمَالِهِ وَيُجْمَعُ خَرَاجُهُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ مِنَ الْمَالِ الْغَائِبِ. فَاِنْ كَانَ فِيْمَا تَرَكَ سَيِّدُهُ، مِمَّا يَحْمِلُهُ الثُّلُثُ . عَتَقَ بِمَالِهِ . وَبِمَا جُمِعَ مِنْ خَرَاجِهِ. فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْمَا تَرَكَ سَيِّدُهُ مَا يَحْمِلُهُ، عَتَقَ مِنْهُ قَدْرُ الثُّلُثِ. وَتُرِكَ مَالُهُ فِيْ يَدَيْهِ.

فرمایا کہ مدبر کو اس کے مال کے ساتھ روک لیں گے یہاں تک کہ جو اس کا غائب مال ہے وہ بھی آجائے اگر آقا کے کل مال کی تہائی سے وہ آزاد ہو سکے نیز اس کی کمائی جو جمع کی گئی تو اس مال سے آزاد ہو جائے گا۔ اگر آقا کا ترکہ اس کا متحمل نہ ہو تو تہائی مال کے برابر وہ آزاد ہو جائے گا اور اس کا مال اسی کے پاس رہنے دیا جائے گا۔

بَابُ الْوَصِيَّةِ فِي التَّدْبِيْرِ

مدبّر کرنے کی وصیت کرنا

۳ . قَالَ مَالِكٌ : اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا. اَنَّ كُلَّ عَتَاقَةٍ اَعْتَقَهَا رَجُلٌ . فِيْ وَصِيَّةٍ اَوْصٰى بِهَا، فِيْ صِحَّةٍ اَوْ مَرَضٍ. اَنَّهُ يَرُدُّهَا مَتٰى شَاءَ . وَيُغَيِّرُهَا مَتٰى شَاءَ . مَا لَمْ يَكُنْ تَدْبِيْرًا كَاِذَا دَبَّرَ. فَلَا سَبِيْلَ لَهُ اِلٰى رَدِّ مَا دَبَّرَ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ بات ہمارے نزدیک متفق ہے کہ آزادی کی تمام وصیتیں خواہ تندرستی میں کی ہوں یا بیماری میں، وہ آدمی جب چاہے ان میں تغیر و تبدل کر سکتا ہے لیکن جب مدبر کر دیا تو اب اسے رد کرنے کا کوئی راستہ نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ : وَكُلُّ وَلَدٍ وَلَدَتْهُ اَمَةٌ، اَوْصٰى بِعِتْقِهَا وَلَمْ تُدَبَّرْ. فَاِنَّ وَلَدَهَا لَا يَعْتِقُوْنَ مَعَهَا اِذَا عَتَقَتْ . وَذٰلِكَ اَنَّ سَيِّدَهَا يُغَيِّرُ وَصِيَّتَهُ اِنْ شَاءَ وَيَرُدُّهَا مَتٰى شَاءَ . وَلَمْ يَثْبُتْ لَهَا عَتَاقَةٌ. وَاِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ قَالَ لِجَارِيَتِهِ : اِنْ بَقِيَتْ عِنْدِيْ فُلَانَةُ حَتّٰى اَمُوْتَ . فَهِيَ حُرَّةٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس بچے کو اس کی والدہ نے جنا، جس کو آزاد کرنے کی وصیت کی اور مدبر نہ کیا تو لونڈی کو جب آزاد کیا گیا اس وقت اس کے بیٹے آزاد نہیں ہوں گے اور یہ اس لئے کہ آقا کو اپنے وصیت کا اختیار تھا کہ جب چاہے بدل دے اور جب چاہے اسے رد کر دے۔ اور لونڈی کے لئے بھی آزادی ثابت نہیں ہوئی اور یہ اسکی طرح ہے جیسے کسی نے اپنی لونڈی سے کہا کہ اگر میری موت تک فلاں میرے پاس

قَالَ مَالِكٌ : فَاِنْ اَدْرَكَتْ ذٰلِكَ، كَانَ لَهَا ذٰلِكَ وَاِنْ شَاءَ، قَبْلَ ذٰلِكَ بَاعَهَا وَوَلَدَهَا. لِاَنَّهَا لَمْ يُدْخِلْ وَلَدَهَا فِيْ شَيْءٍ مِمَّا جَعَلَ لَهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر ایسا ہو جائے تب بھی اسے اختیار ہے کہ اگر چاہے تو اسے اور اس کی اولاد کو مرنے سے پہلے فروخت کر دے کیونکہ اس کی اولاد اس کے ساتھ شامل نہیں ہے۔

قَالَ : وَالْوَصِيَّةُ فِي الْعَتَاقَةِ مُخَالِفَةٌ لِلتَّدْبِيْرِ فَرْقًا بَيْنَ ذٰلِكَ، مَا مَضٰى مِنَ السُّنَّةِ.

فرمایا کہ آزاد کرنے اور مدبر کرنے کی وصیت مختلف ہیں سنت کی رو سے ان کے درمیان فرق ہے۔

قَالَ : وَلَوْ كَانَتِ الْوَصِيَّةُ بِمَنْزِلَةِ التَّدْبِيْرِ. كَانَ كُلُّ مُوْصٍ لَا يَقْدِرُ عَلٰى تَغْيِيْرِ وَصِيَّتِهِ . وَمَا ذُكِرَ فِيْهَا مِنَ الْعَتَاقَةِ . وَكَانَ قَدْ جَلَسَ عَلَيْهِ مِنْ مَالِهِ مَا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَنْتَفِعَ بِهِ.

فرمایا کہ اگر وصیت بھی مدبر کرنے کی طرح ہوتی تو کوئی وصیت کرنے والا وصیت میں تغیر و تبدل کا مجاز نہ ہوتا۔ اور اس میں جو آزادی کا ذکر کیا گیا ہے کہ اس کا مال روکا گیا ہے جس سے فائدہ حاصل کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔

قَالَ مَالِكٌ . فِيْ رَجُلٍ دَبَّرَ رَقِيْقًا لَهُ جَمِيْعًا.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے کئی

marfat.com
Marfat.com

فِي صِحَّتِهِ . وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ : إِنْ كَانَ دَبَّرَ بَعْضُهُمْ قَبْلَ بَعْضٍ ، بُدِئَ بِالْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ حَتَّى يَبْلُغَ الثُّلُثَ . وَإِنْ كَانَ دَبَّرَهُمْ جَمِيعًا فِي مَرَضِهِ . فَقَالَ : فُلَانٌ حُرٌّ . وَفُلَانٌ حُرٌّ وَفُلَانٌ حُرٌّ فِي كَلَامٍ وَاحِدٍ ، إِنْ حَدَثَ بِي فِي مَرَضِي هٰذَا حَدَثُ مَوْتٍ . أَوْ دَبَّرَهُمْ جَمِيعًا فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ تَحَاصَّوْا فِي الثُّلُثِ . وَلَمْ يُبْدَأْ أَحَدٌ مِنْهُمْ قَبْلَ صَاحِبِهِ . وَإِنَّمَا هِيَ وَصِيَّةٌ . وَإِنَّمَا لَهُمُ الثُّلُثُ . يُقْسَمُ بَيْنَهُمْ بِالْحِصَصِ . ثُمَّ يَعْتِقُ مِنْهُمُ الثُّلُثُ بَالِغًا مَا بَلَغَ .

قَالَ : وَلَا يُبْدَأُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ كُلُّهُ فِي مَرَضِهِ .

قَالَ مَالِكٌ ، فِي رَجُلٍ دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ . فَهَلَكَ السَّيِّدُ وَلَا مَالَ لَهُ إِلَّا الْعَبْدُ الْمُدَبَّرُ . وَلِلْعَبْدِ مَالٌ . قَالَ : يُعْتَقُ ثُمَّ الْمُدَبَّرِ . وَيُوقَفُ مَالُهُ بِيَدَيْهِ .

قَالَ مَالِكٌ . فِي مُدَبَّرٍ كَاتَبَهُ سَيِّدُهُ فَمَاتَ السَّيِّدُ وَلَمْ يَتْرُكْ مَالًا غَيْرَهُ .

قَالَ مَالِكٌ : يُعْتَقُ مِنْهُ ثُلُثُهُ . وَيُوضَعُ عَنْهُ ثُلُثُ كِتَابَتِهِ . وَيَكُونُ عَلَيْهِ ثُلُثَاهَا .

قَالَ مَالِكٌ ، فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ نِصْفَ عَبْدٍ لَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَبَتَّ عِتْقَ نِصْفِهِ أَوْ بَتَّ عِتْقَهُ كُلَّهُ وَقَدْ كَانَ دَبَّرَ عَبْدًا لَهُ آخَرَ قَبْلَ ذٰلِكَ .

قَالَ يُبْدَأُ بِالَّذِي دَبَّرَ قَبْلَ الَّذِي أَعْتَقَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ . وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَرُدَّ مَا دَبَّرَ وَهُوَ يَتَعَقَّبُهُ بِمَرِيضِهِ . فَإِذَا عَتَقَ الْمُدَبَّرُ ، فَلْيَكُنْ مَا بَقِيَ مِنَ الثُّلُثِ فِي الَّذِي أَعْتَقَ شَطْرَهُ . حَتَّى يَسْتَتِمَّ عِتْقَهُ كُلَّهُ فِي ثُلُثِ مَالٍ لَمْ يَبِتْ . فَإِنْ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ فَضْلَ الثُّلُثِ . عَتَقَ مِنْهُ مَا بَلَغَ فَضْلُ الثُّلُثِ بَعْدَ عِتْقِ الْمُدَبَّرِ الْأَوَّلِ .

غلام بحالت صحت مدبر کئے اور ان کے سوا اس کے پاس اور مال نہ ہو۔ اگر اس نے یکے بعد دیگرے مدبر کئے ہوں تو اوّل کو اولیت حاصل ہوگی یہاں تک کہ تہائی مال کو پہنچ جائیں۔ اگر ان سب کو اپنے مرض میں ایک ہی دفعہ مدبر کیا ہو اور کہا کہ فلاں آزاد۔ فلاں آزاد اور فلاں آزاد ایک ہی سلسلہ کلام میں کہا اور جبکہ اس کی موت اسی مرض میں واقع ہو جائے یا ان سب کو ایک ہی کلمے سے مدبر کیا ہو تو وہ تہائی مال میں مستحق ہونگے لیکن ایک دوسرے سے پہلے نہیں ہوگا بلکہ اس وصیت میں تہائی کے اندر سب شامل ہوں گے۔ انکے درمیان حصے بانٹے جائینگے، پھر جس آدمی تک شمار پہنچ سکے اسکا تہائی حصہ آزاد ہوگا۔

فرمایا کہ ان میں کسی ایک سے ابتدا نہیں کی جائے گی جبکہ سب کو اسی مرض میں کیا ہے۔

پس رہے گا

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے غلام کو مدبر کیا۔ پھر آقا فوت ہوگیا اور اس مدبر غلام کے سوا اسکا اور مال نہ ہو اور غلام کے کے پاس مال ہو۔ فرمایا کہ مدبر کا تہائی آزاد ہو جائیگا اور اسکا مال اسی کے م

امام مالک نے اس مدبر کے متعلق فرمایا جس کو اسکے آقا نے مدبر کیا پس آقا فوت ہوگیا اور اسکے سوا اور اس نے مال نہ چھوڑا ہو۔

امام مالک نے فرمایا کہ وہ تہائی آزاد ہو جائے گا اور تہائی کتابت کا بوجھ اس کے سر سے اتر جائے گا اور دو تہائی کتابت اس پر رہے گی۔

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے حالت مرض میں اپنے غلام کا نصف آزاد کر دیا۔ پھر اس کا نصف، یا مکمل قطعی طور پر آزاد کر دیا اور اس سے پہلے اُسنے ایک اور غلام کو مدبر کیا تھا۔

فرمایا کہ اس مدبر سے ابتدا کرے جس کو بیماری کی حالت میں آزاد کیا اور یہ اس لئے کہ مدبر کرنے کے بعد کسی کو پھرنے کا حق نہیں ہے تو تہائی میں سے جتنا وہ غلام آزا۔ سکا اتنا ہو جائے گا۔ اگر تہائی مال سے وہ پورا آزاد نہ ہو سکے تو پہلے مدبر کو آزاد کرنے کے بعد باقی مال سے جتنا آزاد ہو سکے اتنا آزاد ہو جائے گا۔

marfat.com
Marfat.com

باب ۴ مَسِّ الرَّجُلِ وَلِيدَةً إِذَا دَبَّرَهَا

۴۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ "أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ دَبَّرَ جَارِيَتَيْنِ لَهُ" فَكَانَ يَطَؤُهَا وَهُمَا مُدَبَّرَتَانِ"

۵۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ "أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُولُ إِذَا دَبَّرَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ" فَإِنَّ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَهَا وَلَا يَهَبَهَا وَوَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا.

لونڈی کو مدبر کرنے کے بعد صحبت کرنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی دو لونڈیوں کو مدبر کیا اور وہ ان دونوں سے صحبت کیا کرتے تھے جبکہ وہ مدبرہ تھیں۔

سعید بن مسیب فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی اپنی لونڈی کو مدبر کرے تو اسے اس کے ساتھ صحبت کرنے کا حق ہے لیکن اسے یہ حق نہیں کہ اسے بیچے یا ہبہ کرے اور اس کی اولاد بھی اسی کی طرح ہے۔

باب ۵ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

۶۔ قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِي الْمُدَبَّرِ أَنَّ صَاحِبَهُ لَا يَبِيعُهُ وَلَا يُحَوِّلُهُ عَنْ مَوْضِعِهِ الَّذِي وَضَعَهُ فِيهِ وَأَنَّهُ إِنْ رَهِقَ سَيِّدَهُ دَيْنٌ فَإِنَّ غُرَمَاءَهُ لَا يَقْدِرُونَ عَلَى بَيْعِهِ مَا عَاشَ سَيِّدُهُ فَإِنْ مَاتَ سَيِّدُهُ وَلَا دَيْنَ عَلَيْهِ فَهُوَ فِي ثُلُثِهِ لِأَنَّهُ اسْتَثْنَى عَلَيْهِ عَمَلَهُ مَا عَاشَ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَخْدُمَهُ حَيَاتَهُ ثُمَّ يُعْتِقَهُ عَلَى وَرَثَتِهِ إِذَا مَاتَ مِنْ رَأْسِ مَالِهِ وَإِنْ مَاتَ سَيِّدُ الْمُدَبَّرِ وَلَا مَالَ لَهُ غَيْرُهُ عَتَقَ ثُلُثُهُ وَكَانَ ثُلُثَاهُ لِوَرَثَتِهِ فَإِنْ مَاتَ سَيِّدُ الْمُدَبَّرِ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ يُحِيطُ بِالْمُدَبَّرِ بِيعَ فِي دَيْنِهِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَعْتِقُ فِي الثُّلُثِ.

قَالَ: فَإِنْ كَانَ الدَّيْنُ لَا يُحِيطُ إِلَّا بِنِصْفِ الْعَبْدِ بِيعَ نِصْفُهُ لِلدَّيْنِ ثُمَّ عَتَقَ ثُلُثُ مَا بَقِيَ بَعْدَ الدَّيْنِ

قَالَ مَالِكٌ: لَا يَجُوزُ بَيْعُ الْمُدَبَّرِ وَلَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَشْتَرِيَهُ لِأَنَّ بَيْعَهُ وَالْمُدَبَّرُ نَفْسُهُ وَمَنْ مَالِهِ فَيَكُونُ ذَلِكَ جَائِزًا لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَحَدَ سَيِّدَيِ الْمُدَبَّرِ مَالًا وَيُعْتِقُ سَيِّدُهُ الَّذِي دَبَّرَهُ وَذَلِكَ يَجُوزُ لَهُ أَيْضًا.

قَالَ مَالِكٌ: وَوَلَاؤُهُ لِسَيِّدِهِ الَّذِي دَبَّرَهُ

قَالَ مَالِكٌ: لَا يَجُوزُ بَيْعُ خِدْمَةِ الْمُدَبَّرِ لِأَنَّهُ

مدبر کو فروخت کرنے کا بیان

امام مالک نے فرمایا کہ مدبر کے بارے میں یہ بات ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ آقا نہ اسے فروخت کرے اور نہ تبدیل کرے اور آقا اگر مقروض ہو جائے تو قرضخواہ اسے فروخت نہیں کر سکتے جب تک اس کا آقا زندہ ہے۔ اگر اس کا آقا فوت ہو جائے اور اس پر قرض نہ ہو تو یہ تہائی مال میں آزاد ہو جائے گا کیونکہ زندگی بھر وہ اس کے لئے کام کرتا رہا تو زندگی بھر خدمت لینے کے باعث اپنی میراث سے اسے آزاد کر دیا یعنی مرتے وقت ذاتی مال سے اور اگر مدبر کا آقا مرے اور اس کے سوا اور مال نہ چھوڑا تو وہ تہائی آزاد ہو گا اور اس کا دو تہائی حصہ وارثوں کا ہو گا۔ اگر مدبر کا آقا مر گیا اور اس پر مدبر کی قیمت کے برابر قرض ہو تو اسے قرضے کی وجہ سے بیچیں گے کیونکہ وہ تہائی مال میں آزاد ہوتا ہے۔

فرمایا کہ اگر قرض مدبر کی نصف قیمت کے برابر ہو تو اسکا نصف قرض کیلئے بیچ دیں گے اور قرض کے بعد باقی تہائی آزاد ہو جائے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ مدبر کا فروخت کرنا درست نہیں ہے اور کسی کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ اسے خریدے مگر مدبر خود کو اپنے آقا سے خرید سکتا ہے اور اسکے لیے یہ جائز ہے یا کوئی مدبر کے آقا کو مال دے اور مدبر کرنے والا اسکا آقا آزاد کر دے تو یہ بھی اس کے لئے جائز ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اسکی ولاء اسکے مدبر کرنے والے آقا کیلئے ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ مدبر کی خدمت کو فروخت کرنا درست نہیں

marfat.com
Marfat.com

غَرَرٌ إِذَا لَا يَدْرِي أَيُّ كَمْ يَعِيشُ سَيِّدُهُ فَذَلِكَ غَرَرٌ لَا يَصْلُحُ.

وَقَالَ مَالِكٌ، فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُدَبِّرُ أَحَدُهُمَا حِصَّتَهُ: إِنَّهُمَا يَتَقَاوَمَانِهِ فَإِنِ اشْتَرَاهُ الَّذِي دَبَّرَهُ كَانَ مُدَبَّرًا كُلَّهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِهِ انْتُقِضَ تَدْبِيرُهُ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الَّذِي بَقِيَ لَهُ فِيهِ الرِّقُّ أَنْ يُعْطِيَهُ شَرِيكَهُ الَّذِي دَبَّرَهُ بِقِيمَتِهِ لَزِمَهُ ذَلِكَ فَإِنْ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ بِقِيمَتِهِ وَكَانَ

وَقَالَ مَالِكٌ فِي رَجُلٍ نَصْرَانِيٍّ دَبَّرَ عَبْدًا لَهُ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ الْعَبْدُ.

قَالَ مَالِكٌ: يُحَالُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَبْدِ وَيُحَارِبُ عَلَى سَيِّدِ النَّصْرَانِيِّ. وَلَا يُبَاعُ عَلَيْهِ حَتَّى يَتَبَيَّنَ أَمْرُهُ فَإِنْ هَلَكَ النَّصْرَانِيُّ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قُضِيَ دَيْنُهُ مِنْ ثَمَنِ الْمُدَبَّرِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي مَالِهِ مَا يَحْمِلُ الدَّيْنَ فَيَعْتِقُ الْمُدَبَّرُ.

ہے کیونکہ یہ دھوکا ہے جبکہ یہ معلوم ہی نہیں کہ اس کا آقا کب تک جیے گا۔ لہذا یہ دھوکا ہے جو درست نہیں۔

امام مالک نے اس غلام کے بارے میں فرمایا جو دو آدمیوں کا مشترکہ ہو۔ پس ایک ان میں سے اپنا حصہ مدبر کر دے تو اسکی قیمت لگائی جائیگی اگر مدبر کرنے والا اس کا حصہ خرید لے تو وہ سارا ہی مدبر ہو جائے گا اور اگر وہ نہ خریدے تو اس کا مدبر کرنا بھی باطل ہو جائیگا مگر جبکہ وہ شخص چاہے جس کا اسکی غلامی میں حصہ ہے کہ مدبر کرنیوالے اپنے ساتھی کو اس

امام مالک نے فرمایا کہ نصرانی نے اپنے نصرانی غلام کو مدبر کیا پھر غلام مسلمان ہو گیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ ان دونوں کو جدا کر دیا جائے گا اور آقا کی غلامی سے اسے نکال دیا جائیگا اور اسے بیچا نہیں جائے گا یہاں تک کہ اس کا معاملہ واضح ہو جائے۔ اگر نصرانی ہلاک ہو گیا اور اس پر قرض ہے تو اس کا قرض مدبر کی قیمت سے ادا کیا جائے گا مگر جبکہ اسکے مال میں قرض کی گنجائش ہو تو مدبر آزاد ہو جائے گا۔

بَابُ جِرَاحِ الْمُدَبَّرِ

مدبر کسی کو اگر آزاد کر دے

۷۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَضَى فِي الْمُدَبَّرِ إِذَا جَرَحَ أَنَّ لِسَيِّدِهِ أَنْ يُسْلِمَهُ يَمْلِكُ مِنْهُ إِلَى الْمَجْرُوحِ فَيَخْتَدِمُهُ الْمَجْرُوحُ وَيُقَاصُّهُ بِجِرَاحِهِ مِنْ دِيَةِ جَرْحِهِ فَإِنْ أَدَّى قَبْلَ أَنْ يَهْلِكَ سَيِّدُهُ رَجَعَ إِلَى سَيِّدِهِ.

قَالَ مَالِكٌ وَالْأَمْرُ عِنْدَنَا الْمُدَبَّرُ إِذَا جَرَحَ ثُمَّ هَلَكَ سَيِّدُهُ. وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ أَنَّهُ يُعْتَقُ ثُلُثُهُ، ثُمَّ يُقْسَمُ عَقْلُ الْجَرْحِ أَثْلَاثًا فَيَكُونُ ثُلُثُ الْعَقْلِ عَلَى الثُّلُثِ الَّذِي عَتَقَ مِنْهُ وَيَكُونُ ثُلُثَاهُ عَلَى الثُّلُثَيْنِ الَّذَيْنِ بِأَيْدِي الْوَرَثَةِ إِنْ شَاؤُا أَسْلَمُوا الَّذِي لَهُمْ مِنْهُ إِلَى صَاحِبِ الْجَرْحِ وَإِنْ شَاؤُا أَعْطَوْهُ ثُلُثَيِ الْعَقْلِ وَأَمْسَكُوا نَصِيبَهُمْ مِنَ الْعَبْدِ وَذَلِكَ أَنَّ عَقْلَ ذَلِكَ الْجَرْحِ إِنَّمَا كَانَتْ جِنَايَتُهُ مِنَ الْعَبْدِ وَلَمْ تَكُنْ دَيْنًا عَلَى السَّيِّدِ فَلَمْ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فیصلہ فرمایا کہ مدبر جب کسی کو زخمی کرے تو آقا اسے مجروح کے سپرد کر دے تاکہ مجروح اس سے اپنے زخم کی دیت میں خدمت لے۔ اگر آقا کے فوت ہونے سے پہلے دیت ادا ہو جاتے تو وہ اپنے آقا کی طرف لوٹ جائے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک مدبر کے بارے میں یہ حکم ہے کہ جب وہ کسی کو زخمی کرے۔ پھر اس کا آقا فوت ہو جائے اور اس کے سوا اس کا اور مال نہ ہو تو اس کا تہائی حصہ آزاد ہو جائے گا۔ پھر زخم کی دیت کو تین حصوں میں تقسیم کریں گے۔ ان میں سے ایک تہائی تو مدبر پر پڑے گا جس کا تہائی حصہ آزاد ہوا ہے۔ اور دو تہائی وارثوں پر پڑیں گے۔ ورثا اگر چاہیں تو یہ دو تہائی بھی مدبر کے مجروح کے حوالے کر دیں اور اگر چاہیں تو دیت کی دو تہائی ادا کر دیں اور مدبر کی دو تہائی رکھ چھوڑیں کیونکہ اس زخم کی دیت غلام

marfat.com
Marfat.com

يَتَبَيَّنُ ذٰلِكَ الَّذِيْ أَحْدَثَ الْعَبْدُ بِالَّذِيْ يُبْطِلُ مَا صَنَعَ السَّيِّدُ مِنْ عِتْقِهٖ وَتَدْبِيْرِهٖ فَإِنْ كَانَ عَلٰى سَيِّدِ الْعَبْدِ دَيْنٌ لِلنَّاسِ مَعَ جِنَايَةِ الْعَبْدِ بَدَءَ مِنَ الْمُدَبَّرِ بِعَقْلِ عَقْلِ الْجُرْحِ وَقَدْرِ الَّذِيْنَ ثُمَّ يُبْدَأُ بِالْعَقْلِ الَّذِيْ كَانَ فِيْ جِنَايَةِ الْعَبْدِ فَيُقْضٰى مِنْ ثَمَنِ الْعَبْدِ ثُمَّ يُقْضٰى دَيْنُ سَيِّدِهٖ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلٰى مَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْعَبْدِ فَيُعْتَقُ ثُلُثُهٗ وَيَبْقٰى ثُلُثَاهُ لِلْوَرَثَةِ وَذٰلِكَ أَنَّ جِنَايَةَ الْعَبْدِ هِيَ أَوْلٰى مِنْ دَيْنِ سَيِّدِهٖ وَذٰلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا هَلَكَ وَتَرَكَ عَبْدًا مُدَبَّرًا قِيْمَتُهٗ خَمْسُوْنَ وَمِائَةُ دِيْنَارٍ وَكَانَ الْعَبْدُ قَدْ شَجَّ رَجُلًا حُرًّا مُوْضِحَةً عَقْلُهَا خَمْسُوْنَ دِيْنَارًا وَكَانَ عَلٰى سَيِّدِ الْعَبْدِ مِنَ الدَّيْنِ خَمْسُوْنَ دِيْنَارًا.

قَالَ مَالِكٌ: فَإِنَّهٗ يُبْدَأُ بِالْخَمْسِيْنَ دِيْنَارًا الَّتِيْ فِيْ عَقْلِ الشَّجَّةِ فَتُقْضٰى مِنْ ثَمَنِ الْعَبْدِ ثُمَّ يُقْضٰى دَيْنُ سَيِّدِهٖ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلٰى مَا بَقِيَ مِنَ الْعَبْدِ فَيُعْتَقُ ثُلُثُهٗ وَيَبْقٰى ثُلُثَاهُ لِلْوَرَثَةِ فَالْعَقْلُ أَوْجَبُ فِيْ رَقَبَتِهٖ مِنْ دَيْنِ سَيِّدِهٖ وَدَيْنُ سَيِّدِهٖ أَوْجَبُ مِنَ التَّدْبِيْرِ الَّذِيْ إِنَّمَا هُوَ وَصِيَّةٌ فِيْ ثُلُثِ مَالِ الْمَيِّتِ فَلَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَجُوْزَ شَيْءٌ مِنَ التَّدْبِيْرِ، وَعَلٰى سَيِّدِ الْمُدَبَّرِ دَيْنٌ لَمْ يُقْضَ وَإِنَّمَا هُوَ وَصِيَّةٌ وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ - مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصٰى بِهَا أَوْ دَيْنٍ -

قَالَ مَالِكٌ: فَإِنْ كَانَ فِيْ ثُلُثِ الْمَيِّتِ مَا يَعْتِقُ فِيْهِ الْمُدَبَّرُ كُلُّهٗ، عَتَقَ وَكَانَ عَقْلُ جِنَايَتِهٖ دَيْنًا عَلَيْهِ يُتْبَعُ بِهٖ بَعْدَ عِتْقِهٖ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْعَقْلُ الدِّيَةَ كَامِلَةً وَذٰلِكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى سَيِّدِهٖ دَيْنٌ.

وَقَالَ مَالِكٌ، فِي الْمُدَبَّرِ إِذَا جَرَحَ رَجُلًا فَأَسْلَمَهٗ سَيِّدُهٗ إِلَى الْمَجْرُوْحِ ثُمَّ هَلَكَ سَيِّدُهٗ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ مَالًا غَيْرَهٗ فَقَالَ الْوَرَثَةُ نَحْنُ نُسَلِّمُهٗ إِلٰى صَاحِبِ الْجُرْحِ وَقَالَ صَاحِبُ الدَّيْنِ أَنَا أَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ إِنَّهٗ إِذَا زَادَ الْغَرِيْمُ شَيْئًا فَهُوَ أَوْلٰى بِهٖ وَيُحَطُّ

کی جنایت کے باعث ہے اور آقا پر یہ قرض نہیں تھا۔ تو غلام کی غلطی سے آقا پر جو بوجھ پڑا اس سے اس کی آزادی اور مدبر ہونا باطل نہیں ہوگا۔ اگر آقا اس صورت میں قرض دار بھی ہو تو مدبر میں سے دیت اور قرضہ کے مطابق بیچ کر پہلے دیت ادا کریں گے، پھر قرض ادا کیا جائے گا اور اس کے بعد غلام کا جتنا حصہ بچ رہے گا اس کا ایک تہائی آزاد ہو جائے گا اور اس کے دو تہائی وارثوں کو ملیں گے کیونکہ غلام کی جنایت کا تاوان آقا کے قرض پر مقدم ہے اور یہ اسی طرح ہے جیسے کوئی آدمی فوت ہو جائے اور مدبر غلام چھوڑے جس کی قیمت ایک سو پچاس دینار ہے اور اس غلام نے ایک آدمی کو زخمی کیا جس کی دیت پچاس دینار ہے اور غلام کے آقا پر قرض سے پچاس دینار ہیں

امام مالک نے فرمایا کہ غلام کی قیمت میں سے پہلے دیت کے پچاس دینار ادا کریں گے۔ پھر قرض کے پچاس دینار ادا کئے جائیں گے۔ اب جو باقی بچا اس کا ایک تہائی آزاد ہو جائے گا اور دو تہائی سہ وارثوں کو ملے گا، کیونکہ دیت قرض سے مقدم ہے اور قرض تدبیر سے مقدم ہے۔ چونکہ وصیت تو مرنے والا تہائی مال میں کرتا ہے۔ لہٰذا تدبیر وغیرہ کسی چیز کو تہائی سے آگے بڑھانا مناسب نہیں اور آقا پر قرض ہے جو ادا نہیں ہوا۔ اور یہ تو وصیت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "کی گئی وصیت اور قرض ادا کر کے بعد"

امام مالک نے فرمایا کہ اگر میت کے تہائی مال سے مدبر آزاد ہو سکتا ہو تو آزاد ہو جائے اور زخم کی دیت اس پر قرض ہوگا اگرچہ پوری دیت ہو۔ آزادی کے بعد اس پر مواخذہ کیا جائے گا جبکہ اس کے آقا پر قرض نہ ہو۔

امام مالک نے مدبر کے بارے میں فرمایا کہ جب وہ کسی شخص کو زخمی کرے اور اس کا آقا اسے مجروح کے حوالے کر دے۔ پھر اس کا آقا فوت ہو جائے اور اس پر قرض ہو اور اس کے سوا اور مال نہ چھوڑے وارث کہیں کہ ہم اسے مجروح کے حوالے کرتے ہیں اور قرض خواہ کہے کہ میں مدبر کی زیادہ قیمت دیتا ہوں۔ اس صورت میں

marfat.com
Marfat.com

عَنِ الَّذِیْ عَلَیْهِ الدَّیْنُ ، قَدْرُ مَا دَاءُ الْغَرِیْمُ عَلٰی دِیَةِ الْجَرْحِ فَاِنْ لَمْ یَزِدْ شَیْئًا ، لَمْ یَاْخُذِ الْعَبْدَ .

وَقَالَ مَالِكٌ ، فِی الْمُدَبَّرِ اِذَا جَرَحَ وَلَهٗ مَالٌ فَاَبٰی سَیِّدُهٗ اَنْ یَفْتَدِیَهٗ فَاِنَّ الْمَجْرُوْحَ یَاْخُذُ مَالَ الْمُدَبَّرِ فِیْ دِیَةِ جُرْحِهٖ . فَاِنْ كَانَ فِیْهِ وَفَاءٌ اسْتَوْفَی الْمَجْرُوْحُ دِیَةَ جُرْحِهٖ وَرَدَّ الْمُدَبَّرَ اِلٰی سَیِّدِهٖ وَاِنْ لَمْ یَكُنْ فِیْهِ وَفَاءٌ ، اِقْتَضَاهُ مِنْ دِیَةِ جُرْحِهٖ ، وَاسْتَعْمَلَ الْمُدَبَّرَ بِمَا بَقِیَ لَهٗ مِنْ دِیَةِ جُرْحِهٖ .

مدبر کو حوالے کرنا بہتر ہے اور قرض خواہ نے دیت سے جتنا زیادہ لیا ہے اتنا قرضہ آقا کے اوپر سے ساقط ہو جائیگا اور اگر دیت سے زیادہ نہ لے ۱۲

امام مالک نے فرمایا کہ مدبر جب کسی کو زخمی کرے اور اس کے پاس مال ہو اور اس کا آقا دیت دینے سے انکار کرے تو مجروح اس مدبر کا مال اپنی دیت میں وصول کر لے گا۔ اگر دیت اسی مال میں پوری ہو گئی تو مدبر کو اس کے آقا کی طرف لوٹا دے گا ورنہ جتنی دیت باقی رہ گئی ہے اس کے مطابق مدبر سے خدمت لے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ جِرَاحِ اُمِّ الْوَلَدِ

اُمّ ولد اگر کسی کو زخمی کر دے

۸ - قَالَ مَالِكٌ ، فِیْ اُمِّ الْوَلَدِ تَجْرَحُ ، اِنَّ عَقْلَ ذٰلِكَ الْجَرْحِ ضَامِنٌ عَلٰی سَیِّدِهَا فِیْ مَالِهٖ اِلَّا اَنْ یَكُوْنَ عَقْلُ ذٰلِكَ الْجَرْحِ اَكْثَرَ مِنْ قِیْمَةِ اُمِّ الْوَلَدِ . فَلَیْسَ عَلٰی سَیِّدِهَا اَنْ یُخْرِجَ اَكْثَرَ مِنْ قِیْمَتِهَا وَذٰلِكَ اَنَّ رَبَّ الْعَبْدِ اَوِ الْوَلِیْدَةِ اِذَا اَسْلَمَ عُلَامَهٗ اَوْ وَلِیْدَتَهٗ ، بِجُرْحٍ اَصَابَهٗ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَلَیْسَ عَلَیْهِ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ . وَاِنْ كَثُرَ الْعَقْلُ فَاِذَا لَمْ یَسْتَطِعْ سَیِّدُ اُمِّ الْوَلَدِ اَنْ یُسْلِمَهَا ، فَاِنَّمَا مَضٰی فِیْ ذٰلِكَ مِنَ السُّنَّةِ ، فَاِنَّهٗ اِذَا اَخْرَجَ قِیْمَتَهَا فَكَاَنَّهٗ اَسْلَمَهَا فَلَیْسَ عَلَیْهِ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ .

وَهٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ وَلَیْسَ عَلَیْهِ اَنْ یَحْمِلَ مِنْ جِنَایَتِهَا اَكْثَرَ مِنْ قِیْمَتِهَا .

عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ قَضٰی اَحَدُهُمَا فِیْ امْرَاَةٍ غَرَّتْ رَجُلًا بِنَفْسِهَا وَذَكَرَتْ اَنَّهَا حُرَّةٌ فَوَلَدَتْ لَهٗ اَوْلَادًا فَقَضٰی اَنْ یُفْدِیَ وَلَدَهَا بِمِثْلِهِمْ .

امام مالک نے ام الولد کے بارے میں فرمایا کہ اگر کسی کو زخمی کرے تو اس زخم کی دیت کا ضامن اس کا آقا ہے، اسی کے مال سے مگر یہ کہ اس زخم کی دیت ام ولد کی قیمت سے زیادہ ہو تو آقا کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ ام ولد کی قیمت سے زیادہ ادا کرے۔ اسی لئے لونڈی یا غلام اگر جنایت کرے تو آقا پر اس سے زیادہ لازم نہیں خواہ اس غلام یا لونڈی کی قیمت سے کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔" لیکن ام ولد کا آقا یہ نہیں کر سکتا کہ اسے صاحب جنایت کے حوالے کرے، کیونکہ یہ خلاف سنت ہے اور جب اس کی قیمت ادا کر دی تو گویا وہ سپرد ہی کر دی اور آقا پر اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے۔

اور یہ میں نے خوب سنا اور اس پر قیمت سے زیادہ جنایت میں دینا ضروری نہیں۔

حضرت عمر اور حضرت عثمان میں سے کسی ایک نے فیصلہ فرمایا کہ جو عورت کسی کو دھوکے سے یہ بتائے کہ وہ آزاد عورت ہے۔ پھر اس آدمی سے اس عورت کے ہاں اولاد ہو۔ تو فیصلہ فرمایا کہ اپنی اولاد کا لونڈی غلام جیسا فدیہ دے کر آزاد کروائے۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

کتاب البیوع

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ

بیع عربان کے متعلق روایات

۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهٗ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ

عمرو بن شعیب نے اپنے والد محترم اور انہوں نے ان کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عربان سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ : وَذٰلِكَ فِيْمَا نُرٰى، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ، اَنْ يَّشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْعَبْدَ اَوِ الْوَلِيْدَةَ اَوْ يَتَكَارٰى الدَّابَّةَ ثُمَّ يَقُوْلُ لِلَّذِيْ اشْتَرٰى مِنْهُ، اَوْ تَكَارٰى مِنْهُ: اُعْطِيْكَ دِيْنَارًا اَوْ دِرْهَمًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ اَقَلَّ عَلٰى اَنِّيْ اِنْ اَخَذْتُ السِّلْعَةَ، اَوْ رَكِبْتُ مَا تَكَارَيْتُ مِنْكَ، فَالَّذِيْ اَعْطَيْتُكَ هُوَ مِنْ ثَمَنِ السِّلْعَةِ اَوْ مِنْ كِرَآءِ الدَّابَّةِ وَاِنْ تَرَكْتُ ابْتِيَاعَ السِّلْعَةِ، اَوْ كِرَآءَ الدَّابَّةِ فَمَا اَعْطَيْتُكَ، لَكَ بَاطِلٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ اس لئے آگے اللہ تعالیٰ بہتر جانے کہ کوئی جب غلام یا لونڈی خریدے یا جانور کرائے پر لے اور پھر جس سے چیز خریدی یا کرائے پر لی ہے اس سے کہے کہ میں آپ کو ایک دینار یا درہم یا اس سے کم و بیش دیتا ہوں کہ اگر میں نے یہ چیز خرید لی یا کرائے کے جانور پر سواری کی تو یہ رقم اس چیز کی قیمت میں شمار کر لینا یا جانور کے کرائے میں اور اگر میں اس چیز کو نہ خریدوں یا کرائے کے جانور کو تو جو کچھ میں نے آپ کو دیا ہے وہ ضبط کر لینا۔

قَالَ مَالِكٌ : وَالْاَمْرُ عِنْدَنَا، اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِاَنْ يُّبْتَاعَ الْعَبْدُ التَّاجِرُ الْفَصِيْحُ بِالْاَعْبُدِ مِنَ الْحَبَشَةِ اَوْ مِنْ جِنْسٍ مِّنَ الْاَجْنَاسِ. لَيْسُوْا مِثْلَهٗ فِي الْفَصَاحَةِ وَلَا فِي التِّجَارَةِ، وَالنَّفَاذِ وَالْمَعْرِفَةِ. لَا بَاْسَ بِهٰذَا اَنْ تَشْتَرِيَ مِنْهُ الْعَبْدَ بِالْعَبْدَيْنِ. اَوْ بِالْاَعْبُدِ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ اِذَا اخْتَلَفَ فَبَانَ اخْتِلَافُهٗ فَاِنْ اَشْبَهَ بَعْضُ ذٰلِكَ بَعْضًا حَتّٰى يَتَقَارَبَ، فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ

امام مالک نے فرمایا: ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ اس بات میں کوئی مضائقہ نہیں کہ ایک ماہر تجارت اور اچھی زبان جاننے والے غلام کو حبشی غلاموں کے بدلے بیچا جائے یا ایک جنس کو دوسری جنسوں کے بدلے۔ وہ فصاحت و تجارت اور یہ نفاذ و معرفت میں چونکہ ایک جیسی چیزیں نہیں ہیں لہذا ایک غلام کے بدلے دو یا زیادہ غلام خریدنے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ انکا مختلف ہونا واضح ہے۔ اگر ایک چیز کو دوسری سے مشابہت ہو یہاں تک کہ ایک ہی معلوم ہوں تو

marfat.com
Marfat.com

إِلَى أَجَلٍ، وَإِنِ اخْتَلَفَتْ أَجْنَاسُهُمْ.

قَالَ مَالِكٌ، وَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَبِيعَ مَا اشْتَرَيْتَ مِنْ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تَسْتَوْفِيَهُ، إِذَا انْتَقَدْتَ ثَمَنَهُ مِنْ غَيْرِ صَاحِبِهِ الَّذِي اشْتَرَيْتَهُ مِنْهُ.

قَالَ مَالِكٌ: لَا يَنْبَغِي أَنْ يُسْتَثْنَى جَنِينٌ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، إِذَا بِيعَتْ، لِأَنَّ ذٰلِكَ لَا يُدْرَى أَذَكَرٌ هُوَ أَمْ أُنْثَى. أَحَسَنٌ أَمْ قَبِيحٌ. أَوْنَاقِصٌ أَوْتَامٌّ. أَوْحَيٌّ أَوْمَيِّتٌ. وَذٰلِكَ يَضَعُ مِنْ ثَمَنِهَا.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الْعَبْدَ أَوِ الْوَلِيدَةَ بِمِائَةِ دِينَارٍ إِلَى أَجَلٍ. ثُمَّ يَنْدَمُ الْبَائِعُ. فَيَسْأَلُ الْمُبْتَاعَ أَنْ يُقِيلَهُ بِعَشَرَةِ دَنَانِيرَ. يَدْفَعُهَا إِلَيْهِ نَقْدًا. أَوْإِلَى أَجَلٍ. وَيَمْحُوعَنْهُ الْمِائَةَ دِينَارٍ الَّتِي لَهُ.

قَالَ مَالِكٌ: لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ. وَإِنْ نَدِمَ الْمُبْتَاعُ، فَسَأَلَ الْبَائِعَ أَنْ يُقِيلَهُ فِي الْجَارِيَةِ أَوِ الْعَبْدِ، وَيَزِيدُهُ عَشَرَةَ دَنَانِيرَ نَقْدًا أَوْإِلَى أَجَلٍ. أَبْعَدَ مِنَ الْأَجَلِ الَّذِي اشْتَرَى إِلَيْهِ الْعَبْدَ أَوِ الْوَلِيدَةَ.

فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَنْبَغِي. وَإِنَّمَا كَرِهَ ذٰلِكَ لِأَنَّ الْبَائِعَ كَأَنَّهُ بَاعَ مِنْهُ مِائَةَ دِينَارٍ لَهُ. إِلَى سَنَةٍ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ بِجَارِيَةٍ وَبِعَشَرَةِ دَنَانِيرَ نَقْدًا. أَوْإِلَى أَجَلٍ أَبْعَدَ مِنَ السُّنَّةِ. فَدَخَلَ فِي ذٰلِكَ بَيْعُ الذَّهَبِ إِلَى أَجَلٍ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ مِنَ الرَّجُلِ الْجَارِيَةَ بِمِائَةِ دِينَارٍ إِلَى أَجَلٍ. ثُمَّ يَشْتَرِيهَا بِأَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ الثَّمَنِ الَّذِي بَاعَهَا بِهِ إِلَى أَبْعَدَ مِنْ ذٰلِكَ الْأَجَلِ. الَّذِي بَاعَهَا إِلَيْهِ: إِنَّ ذٰلِكَ لَا يَصْلُحُ. وَتَفْسِيرُ مَا كُرِهَ مِنْ ذٰلِكَ، أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ إِلَى أَجَلٍ. ثُمَّ يَبْتَاعُهَا إِلَى أَجَلٍ أَبْعَدَ مِنْهُ بِثَلَاثِينَ دِينَارًا إِلَى شَهْرٍ. ثُمَّ يَبْتَاعُهَا بِسِتِّينَ دِينَارًا إِلَى سَنَةٍ. أَوْإِلَى نِصْفِ سَنَةٍ. فَصَارَ، إِنْ رَجَعَتْ إِلَيْهِ سِلْعَتُهُ بِعَيْنِهَا، وَأَعْطَاهُ صَاحِبُهُ ثَلَاثِينَ دِينَارًا إِلَى شَهْرٍ، بِسِتِّينَ

ایک کے بدلے میں دو چیزیں دی جائیں اگرچہ ان کی جنس مختلف ہو۔

امام مالک نے فرمایا کہ کھانے کی چیزوں کے سوا اور چیزوں کا قبضے سے پہلے فروخت کرنا درست ہے جبکہ فروخت کرنے والے کے سوا اس چیز کی قیمت کسی دوسرے کو ادا کر دی ہو۔

امام مالک نے فرمایا کہ فروخت کرتے وقت عورت کے پیٹ کے بچے کو مستثنیٰ کر لینا مناسب نہیں ہے کیونکہ یہ دھوکا ہے نہیں معلوم کہ وہ لڑکا ہے یا لڑکی، خوب صورت ہے یا بدصورت، ناقص ہے یا مکمل اور زندہ ہے یا مردہ؟ اور اس کو وہ عورت کی قیمت سے وضع کرے گا۔

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو ایک مدت مقرر کر کے غلام یا لونڈی کو ایک سو دینار میں خریدے، پھر فروخت کرنے والا نادم ہو اور خریدنے والے سے کہے کہ وہ دس دینار قبول کرے۔ اسے نقد دے یا چند دنوں کا وعدہ کرے اور جو سو دینار اسنے دینے ہیں انہیں صفحۂ دل سے مٹا دے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ہاں اگر خریدار نادم ہو کر بائع سے کہے کہ وہ لونڈی یا غلام کو قبول کرے اور وہ دس دینار زائد اسے نقد دیتا ہے یا کوئی مدت مقرر کرتا ہے جو غلام یا لونڈی کو خریدنے کی مدت سے دور ہے تو یہ مناسب نہیں ہے اور اس میں کراہت ہے کیونکہ اس نے اپنے سو دینار کو حلال ہونے سے پہلے لونڈی اور دس دینار کے بدلے نقد یا کسی میعاد پر فروخت کیا۔ پس یہ سونے کی سونے کے ساتھ میعادی بیع میں داخل ہے۔

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو اپنی لونڈی کو ایک میعاد پر سو دینار میں فروخت کرے۔ پھر اسے زیادہ قیمت پر خریدے جس مدت پر فروخت کی تھی اس سے لمبی مدت پر تو یہ درست نہیں ہے اور اس کی کراہت کی تفسیر یہ ہے کہ کوئی اپنی لونڈی کو ایک میعاد پر فروخت کرے، پھر اسے اس سے لمبی مدت پر خرید لے یعنی ایک ماہ کے وعدے پر اسے تیس دینار میں فروخت کرے پھر اسے ساٹھ دینار میں ایک سال یا چھ ماہ کے وعدے پر خرید لے تو ہو گا یوں کہ اگر وہ اس کا سامان واپس کرے اور ایک ماہ کے بعد اس کے صاحب کو تیس دینار دے اور یہ ساٹھ دینار ایک سال یا چھ ماہ بعد دے گا تو

marfat.com
Marfat.com

دِينَارًا إِلَى سَنَةٍ، أَوْ إِلَى نِصْفِ سَنَةٍ. فَهٰذَا لَا يَنْبَغِي.

درست نہیں ہوگا۔ ف

بَابُ ٢ مَا جَاءَ فِي مَالِ الْمَمْلُوكِ

لونڈی غلام کے مال کا حکم

٢۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ.

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص غلام کو فروخت کرے تو اس کا مال فروخت کرنے والے کا ہوگا مگر یہ کہ خریدار شرط کرے۔

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا، أَنَّ الْمُبْتَاعَ إِنِ اشْتَرَطَ مَالَ الْعَبْدِ فَهُوَ لَهُ. نَقْدًا كَانَ أَوْ دَيْنًا أَوْ عَرْضًا يُعْلَمُ أَوْ لَا يُعْلَمُ. وَإِنْ كَانَ لِلْعَبْدِ مِنَ الْمَالِ أَكْثَرُ مِمَّا اشْتُرِيَ بِهِ، كَانَ ثَمَنُهُ نَقْدًا أَوْ دَيْنًا أَوْ عَرْضًا. وَذٰلِكَ أَنَّ مَالَ الْعَبْدِ لَيْسَ عَلَى سَيِّدِهِ فِيهِ زَكَاةٌ. وَإِنْ كَانَتْ لِلْعَبْدِ جَارِيَةٌ فَاسْتَحَلَّ فَرْجَهَا بِمِلْكِ يَمِينِهِ إِيَّاهَا. وَإِنْ عَتَقَ الْعَبْدُ: أَوْ كَاتَبَ، تَبِعَهُ مَالُهُ. وَإِنْ أَفْلَسَ، أَخَذَ الْغُرَمَاءُ مَالَهُ. وَلَمْ يُتْبَعْ سَيِّدُهُ بِشَيْءٍ مِنْ دَيْنِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ خریدار اگر غلام کے مال کی شرط کرے تو وہ اسی کا ہوگا، نقد، قرض یا سامان جو کچھ بھی ہو، معلوم ہو یا نامعلوم۔ غلام کے پاس اگر اس سے زیادہ مال ہو جتنے میں فروخت کیا گیا ہے، خواہ ونقد قیمت ہو یا قرض یا اسباب اور اسی لئے غلام کے مال میں آقا پر زکوٰۃ نہیں ہے اور اگر غلام کی ایک لونڈی ہو تو ملکیت کے باعث آقا کے لئے اس کی شرمگاہ حلال ہو جائیگی۔ اگر غلام کو آزاد یا مکاتب کیا تو اسکا مال بھی تابع ہوگا کہ اگر وہ مفلس ہو جاتا تو قرض خواہوں کو مل جاتا اور آقا سے اسکے قرض کا مطلقاً مطالبہ نہ ہوتا۔

بَابُ ٣ مَا جَاءَ فِي الْعُهْدَةِ

مواخذے کا حکم

٣۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ؛ أَنَّ أَبَانَ ابْنَ عُثْمَانَ، وَهِشَامَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ، كَانَ يَذْكُرَانِ فِي خُطْبَتِهِمَا عُهْدَةَ الرَّقِيقِ. فِي الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ مِنْ حِينِ يُشْتَرَى الْعَبْدُ أَوِ الْوَلِيدَةُ. وَعُهْدَةَ السَّنَةِ.

عبداللہ بن ابوبکر سے روایت ہے کہ ابان بن عثمان اور ہشام بن اسمٰعیل دونوں نے اپنے خطبے میں بیان فرمایا کہ غلام کی ایک جواب دہی تین دن تک ہے، اس روز سے جس روز لونڈی یا غلام کو خریدا اور دوسری جواب دہی ایک سال ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: مَا أَصَابَ الْعَبْدَ أَوِ الْوَلِيدَةَ فِي الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ، مِنْ حِينِ يُشْتَرَيَانِ حَتَّى تَنْقَضِيَ الْأَيَّامُ الثَّلَاثَةُ

امام مالک نے فرمایا کہ غلام یا لونڈی میں تین دن تک جو عارضہ نظر آجائے جبکہ خریداری کے دن سے تین روز پورے ہونے

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت عرب کے اندر تجارت کے مختلف طریقے رائج تھے جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں:۔ بیع عربان[1]، عریہ[2]، مزابنہ[3]، محاقلہ[4]، بیع صرف[5]، مراطلہ[6]، بیع عینہ[7]، بیع سلف[8]، ملامسہ[9]، منابذہ[10]، مرابحہ[11]، ملاقیح[12]، حبل الحبلہ[13] اور بیرنامے پر بیع وغیرہ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان میں سے بعض کو ناجائز قرار دیتے ہوئے ان سے منع فرمادیا اور باقی کی جائز اور ناجائز صورتیں متعین فرمادیں۔ بیع عربان کی تعریف امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حدیث کے تحت فرمائی ہوئی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com جلد دوم

Marfat.com

فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ . وَإِنْ هَلَكَ الثَّمَنُ مِنَ الْجُنُونِ وَ الْجُذَامِ وَالْبَرَصِ . فَإِذَا مَضَتِ السَّنَةُ . فَقَدْ بَرِئَ الْبَائِعُ مِنَ الْعُهْدَةِ كُلِّهَا.

قَالَ مَالِكٌ : وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا أَوْ وَلِيدَةً مِنْ أَهْلِ الْمِيرَاثِ ، أَوْ غَيْرِهِمْ بِالْبَرَاءَةِ . فَقَدْ بَرِئَ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ . وَلَا عُهْدَةَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلِمَ عَيْبًا فَكَتَمَهُ . فَإِنْ كَانَ عَلِمَ عَيْبًا فَكَتَمَهُ ، لَمْ تَنْفَعْهُ الْبَرَاءَةُ وَكَانَ ذٰلِكَ الْبَيْعُ مَرْدُودًا . وَلَا عُهْدَةَ عِنْدَنَا إِلَّا فِي الرَّقِيقِ.

جبتک وہ فروخت کرنے والے کی طرف سے ہے اور سال بھر والا عہد جنون، جذام اور برص کا ہے۔ اگر ایک سال گزر جائے تو فروخت کرنے والا ہر قسم کی ذمہ داری سے بری ہو جاتا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ میراث پانے والوں یا دوسرے لوگوں نے غلام یا لونڈی کو فروخت کیا، اس شرط پر کہ وہ جواب دہی سے بری ہیں تو وہ ہر عیب سے بری الذمہ ہوں گے اور ان پر کوئی جواب دہی نہیں ہو گی مگر جبکہ عیب کا علم ہو اور انہوں نے چھپایا ہو۔ اگر انہیں عیب کا علم تھا اور اسے چھپایا تو برأت ان کے کام نہیں آئے گی اور یہ بیع باطل قرار پائے گی اور ہمارے نزدیک جواب دہی صرف لونڈی غلام میں ہے

بَابُ الْعَيْبِ فِي الرَّقِيقِ

لونڈی غلام میں عیب نکل آنے کا حکم

۴ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بَاعَ غُلَامًا لَهُ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ . وَبَاعَهُ بِالْبَرَاءَةِ . فَقَالَ الَّذِي ابْتَاعَهُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ : بِالْغُلَامِ دَاءٌ لَمْ تُسَمِّهِ لِي . فَاخْتَصَمَا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ . فَقَالَ الرَّجُلُ : بَاعَنِي عَبْدًا وَبِهِ دَاءٌ لَمْ يُسَمِّهِ . وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : بِعْتُهُ بِالْبَرَاءَةِ فَقَضَى عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنْ يَحْلِفَ لَهُ ، لَقَدْ بَاعَهُ الْعَبْدَ وَمَا بِهِ دَاءٌ يَعْلَمُهُ . فَأَبَى عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ يَحْلِفَ . وَارْتَجَعَ الْعَبْدَ . فَصَحَّ عِنْدَهُ فَبَاعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ بِأَلْفٍ وَخَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے ایک غلام کو آٹھ سو درہم میں برأت کے ساتھ فروخت کیا۔ خریدنے والے نے حضرت عبداللہ بن عمر سے کہا کہ غلام کو ایک مرض ہے جو آپ نے مجھے نہیں بتایا۔ دونوں جھگڑے کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں لے گئے۔ اس آدمی نے کہا کہ میں نے غلام خریدا جس کو مرض ہے جو مجھے بتایا نہیں گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا کہ میں نے برأت کے ساتھ فروخت کیا تھا۔ حضرت عثمان نے فیصلہ فرمایا کہ عبداللہ بن عمر اس کا حلف اٹھائیں کہ انہوں نے جب غلام بیچا تو کوئی مرض ایسا نہ تھا جو انکے علم میں ہو۔ حضرت عبداللہ نے حلف سے انکار کیا۔ غلام لوٹ آیا اور پھر تندرست ہو گیا تو اسکے بعد حضرت عبداللہ نے اسے ایک ہزار پانچ سو درہم میں فروخت کیا۔

قَالَ مَالِكٌ : الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا أَنَّ كُلَّ مَنِ ابْتَاعَ وَلِيدَةً فَحَمَلَتْ ، أَوْ عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ . وَكُلُّ أَمْرٍ دَخَلَهُ الْفَوْتُ حَتَّى لَا يَسْتَطِيعَ رَدَّهُ . فَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ ، أَنَّهُ قَدْ كَانَ بِهِ عَيْبٌ عِنْدَ الَّذِي بَاعَهُ . أَوْ عَلِمَ ذٰلِكَ بِاعْتِرَافٍ مِنَ الْبَائِعِ أَوْ غَيْرِهِ . فَإِنَّ الْعَبْدَ أَوِ الْوَلِيدَةَ يُقَوَّمُ وَبِهِ الْعَيْبُ الَّذِي كَانَ بِهِ يَوْمَ اشْتَرَاهُ . فَيُرَدُّ مِنَ الثَّمَنِ قَدْرُ مَا بَيْنَ قِيمَتِهِ صَحِيحًا وَقِيمَتِهِ وَبِهِ ذٰلِكَ الْعَيْبُ .

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ جو لونڈی خریدے اور وہ حاملہ ہو جائے یا غلام خریدے اور اسے آزاد کر دے اور ایسی کوئی وجہ اس کے ساتھ شامل ہو جائے کہ اسے لوٹایا نہ جا سکے تو گواہ کھڑے کئے جائیں گے کہ فروخت کرنے والے کے پاس ہی اس میں عیب تھا یا اس کے معلوم ہونے کا بائع اعتراف کر لے یا کوئی دوسرا۔ پس اس عیب والے غلام یا لونڈی کی خریداری کے روز کی قیمت لگائی جائے گی۔ پس یہ عیب والی قیمت صحیح قیمت سے جتنی کم ہو گی اتنی رقم واپس پھیری جائے گی۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ : اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْعَبْدَ ، ثُمَّ يَظْهَرُ مِنْهُ عَلٰى عَيْبٍ يَرُدُّهُ مِنْهُ ، وَقَدْ حَدَثَ بِهِ عِنْدَ الْمُشْتَرِي عَيْبٌ اٰخَرُ : اِنَّهُ ، اِذَا كَانَ الْعَيْبُ الَّذِي حَدَثَ بِهِ مُفْسِدًا ، مِثْلُ الْقَطْعِ اَوِ الْعَوَرِ اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْعُيُوْبِ الْمُفْسِدَةِ . فَاِنَّ الَّذِي اشْتَرَى الْعَبْدَ بِغَيْرِ النَّظَرَيْنِ . اِنْ اَحَبَّ اَنْ يُوْضَعَ عَنْهُ وَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يُوْضَعَ عَنْهُ مِنْ ثَمَنِ الْعَبْدِ ، بِقَدْرِ الْعَيْبِ الَّذِي كَانَ بِالْعَبْدِ يَوْمَ اشْتَرَاهُ ، وُضِعَ عَنْهُ . وَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يَغْرَمَ قَدْرَ مَا اَصَابَ الْعَبْدَ مِنَ الْعَيْبِ عِنْدَهُ ، ثُمَّ يَرُدُّ الْعَبْدَ ، فَذٰلِكَ لَهُ . وَاِنْ مَاتَ الْعَبْدُ عِنْدَ الَّذِي اشْتَرَاهُ اُقِيْمَ الْعَبْدُ وَبِهِ الْعَيْبُ الَّذِي كَانَ بِهِ يَوْمَ اشْتَرَاهُ . فَيُنْظَرُ كَمْ ثَمَنُهُ ؟ فَاِنْ كَانَتْ قِيْمَةُ الْعَبْدِ يَوْمَ اشْتَرَاهُ بِغَيْرِ عَيْبٍ ، مِائَةَ دِيْنَارٍ وَقِيْمَتُهُ يَوْمَ اشْتَرَاهُ وَبِهِ الْعَيْبُ ثَمَانُوْنَ دِيْنَارًا . وُضِعَ عَنِ الْمُشْتَرِي مَا بَيْنَ الْقِيْمَتَيْنِ . وَاِنَّمَا تَكُوْنُ الْقِيْمَةُ يَوْمَ اشْتُرِيَ الْعَبْدُ .

امام مالک نے فرمایا کہ یہ بات ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ کسی نے غلام خریدا۔ پس اس میں ایسا عیب ظاہر ہوا کہ لوٹایا جا سکتا ہے۔ پھر خریدار کے پاس دوسرا عیب پیدا ہو گیا مثلاً کوئی عضو کٹ گیا یا کانا ہو گیا یا کوئی دوسرا عیب۔ دریں حالات غلام کو صحیح حالت میں خریدنے والا اگر چاہے تو عیب کے مطابق قیمت وضع کرے گا اور اگر چاہے تو غلام کو لوٹا دے اور جو عیب اس کے ہاں پیدا ہوا اس کا تاوان ادا کر دے۔ اگر خریدار کے پاس غلام مر جائے تو غلام کی قیمت لگائی جائے گی اس عیب کے ساتھ جو خریداری کے روز موجود تھا۔ پھر اس کی قیمت دیکھی جائے گی۔ اگر خریداری کے روز عیب کے بغیر قیمت سو دینار تھی اور خریداری کے روز عیب کے ساتھ اسی ۸۰ دینار قیمت تھی تو مشتری بائع سے دونوں قیمتوں کا فرق وضع کر لے گا لیکن قیمت اس روز کی ہو گی جس روز کہ غلام کو خریدا گیا۔

قَالَ مَالِكٌ : اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا . اَنَّ مَنْ رَدَّ وَلِيْدَةً مِنْ عَيْبٍ وَجَدَهُ بِهَا . وَكَانَ قَدْ اَصَابَهَا : اَنَّهَا اِنْ كَانَتْ بِكْرًا فَعَلَيْهِ مَا نَقَصَ مِنْ ثَمَنِهَا . وَاِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِي اِصَابَتِهِ اِيَّاهَا شَيْءٌ . لِاَنَّهُ كَانَ ضَامِنًا لَهَا .

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ جو لونڈی کو عیب کے باعث لوٹائے اور خریدار اس کے ساتھ صحبت کر چکا ہے تو اگر وہ کنواری تھی تو قیمت میں جتنی کمی آئی ہے وہ ادا کرے اور اگر شوہر دیدہ تھی تو صحبت کرنے کے باعث اسے تاوان نہیں دینا پڑے گا۔

قَالَ مَالِكٌ : اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا . فِيْمَنْ بَاعَ عَبْدًا اَوْ وَلِيْدَةً اَوْ حَيَوَانًا بِالْبَرَاءَةِ . مِنْ اَهْلِ الْمِيْرَاثِ اَوْ غَيْرِهِمْ . فَقَدْ بَرِئَ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ فِيْمَا بَاعَ . اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَلِمَ فِي ذٰلِكَ عَيْبًا فَكَتَمَهُ . فَاِنْ كَانَ عَلِمَ عَيْبًا فَكَتَمَهُ لَمْ تَنْفَعْهُ تَبْرِئَتُهُ . وَكَانَ مَا بَاعَ مَرْدُوْدًا عَلَيْهِ .

امام مالک نے فرمایا کہ یہ بات ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ جس نے غلام، لونڈی یا کسی جانور کو برأت کے ساتھ فروخت کیا خواہ وہ اہل میراث سے ہو یا دوسرا، تو وہ اس چیز کے ہر عیب سے بری الذمہ ہو جائے گا ماسوائے اس صورت کے کہ اس کو عیب کا علم ہو اور چھپائے۔ اگر عیب کا اسے علم ہو اور دانستہ چھپایا ہو تو برأت اسے فائدہ نہیں دے گی اور یہ سودا باطل ہو گا۔

قَالَ مَالِكٌ : فِي الْجَارِيَةِ تُبَاعُ بِالْجَارِيَتَيْنِ ، ثُمَّ يُوْجَدُ بِاِحْدَى الْجَارِيَتَيْنِ عَيْبٌ تُرَدُّ مِنْهُ . قَالَ : تُقَامُ الْجَارِيَةُ الَّتِي كَانَتْ قِيْمَةَ الْجَارِيَتَيْنِ . فَيُنْظَرُ كَمْ ثَمَنُهَا ؟ ثُمَّ تُقَامُ الْجَارِيَتَانِ بِغَيْرِ الْعَيْبِ الَّذِي وُجِدَ بِاِحْدَاهُمَا

امام مالک نے اس لونڈی کے متعلق فرمایا جو دو لونڈیوں کے بدلے فروخت کی گئی۔ پھر ان میں سے ایک کے اندر ایسا عیب پایا گیا جس کی وجہ سے وہ پھر سکتی ہے فرمایا کہ اس لونڈی کی قیمت لگائی جائے گی جو دونوں لونڈیوں کے برابر تھی۔ دیکھا جائیگا کہ اسکی قیمت کیا ہے؟ پھر دونوں

marfat.com
Marfat.com

لُقَامَانِ صَحِيحَتَيْنِ سَالِمَتَيْنِ . ثُمَّ يُقْسَمُ ثَمَنُ الْجَارِيَةِ الَّتِي بِيعَتْ بِالْجَارِيَتَيْنِ عَلَيْهِمَا بِقَدْرِ قِيَمِهِمَا . حَتَّى يَقَعَ عَلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حِصَّتُهَا مِنْ ذَلِكَ عَلَى الْمُرْتَفِعَةِ بِقَدْرِ ارْتِفَاعِهَا وَعَلَى الْأُخْرَى بِقَدْرِهَا . ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى الَّتِي وُجِدَ بِهَا الْعَيْبُ . فَمَا وَقَعَ بِقَدْرِ الثَّمَنِ وَقَعَ سَهْمُهَا مِنْ ذَلِكَ حِصَّةَ الْعَيْبِ إِنْ كَانَتْ كَثِيرَةً أَوْ قَلِيلَةً . وَإِنَّمَا تَكُونُ قِيمَةُ الْجَارِيَتَيْنِ عَلَيْهِ يَوْمَ قَبَضَهُمَا .

قَالَ مَالِكٌ ، فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْعَبْدَ فَيُوَاجِرُهُ بِالْإِجَارَةِ الْعَظِيمَةِ ، أَوِ الْغَلَّةِ الْقَلِيلَةِ . ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا يُرَدُّ مِنْهُ : إِنَّهُ يَرُدُّهُ بِذَلِكَ الْعَيْبِ . وَتَكُونُ لَهُ إِجَارَتُهُ وَغَلَّتُهُ . وَهَذَا الْأَمْرُ الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ الْجَمَاعَةُ بِبَلَدِنَا . وَذَلِكَ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ عَبْدًا . فَبَنَى لَهُ دَارًا أَوْ قِيمَةُ بِنَائِهَا ثَمَنُ الْعَبْدِ أَضْعَافًا . ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا يُرَدُّ مِنْهُ رَدَّهُ . وَلَا يُحْتَسَبُ لِلْعَبْدِ عَلَيْهِ إِجَارَةٌ فِيمَا عَمِلَ لَهُ . فَكَذَلِكَ تَكُونُ لَهُ إِجَارَتُهُ ، إِذَا آجَرَهُ مِنْ غَيْرِهِ . لِأَنَّهُ ضَامِنٌ لَهُ . وَهَذَا الْأَمْرُ عِنْدَنَا .

قَالَ مَالِكٌ : الْأَمْرُ عِنْدَنَا ، فِيمَنِ ابْتَاعَ رَقِيقًا فِي صَفْقَةٍ وَاحِدَةٍ . فَوَجَدَ فِي ذَلِكَ الرَّقِيقِ عَبْدًا مَسْرُوقًا أَوْ وَجَدَ بِعَبْدٍ مِنْهُمْ عَيْبًا . إِنَّهُ يُنْظَرُ فِيمَا وُجِدَ مَسْرُوقًا أَوْ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا . فَإِنْ كَانَ هُوَ وَجْهَ ذَلِكَ الرَّقِيقِ أَوْ أَكْثَرَهُ ثَمَنًا ، أَوْ مِنْ أَجْلِهِ اشْتَرَى وَهُوَ الَّذِي فِيهِ الْفَضْلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ . كَانَ ذَلِكَ الْبَيْعُ مَرْدُودًا كُلُّهُ . وَإِنْ كَانَ الَّذِي وُجِدَ مَسْرُوقًا ، أَوْ وُجِدَ بِهِ الْعَيْبُ مِنْ ذَلِكَ الرَّقِيقِ فِي الشَّيْءِ الْيَسِيرِ مِنْهُ . لَيْسَ هُوَ وَجْهَ ذَلِكَ الرَّقِيقِ . وَلَا مِنْ أَجْلِهِ اشْتُرِيَ وَلَا فِيهِ الْفَضْلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ . رُدَّ ذَلِكَ الَّذِي وُجِدَ بِهِ الْعَيْبُ . أَوْ وُجِدَ مَسْرُوقًا بِعَيْنِهِ بِقَدْرِ قِيمَتِهِ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِي اشْتُرِيَ بِهِ أُولَئِكَ الرَّقِيقُ .

لونڈیوں کی قیمت لگائی جائیگی اس عیب کے بغیر جوان میں سے ایک کے اندر پایا گیا۔ پھر ان کی صحیح سالم کی قیمت لگائی جائے گی۔ پھر دیکھا جائے گا کہ اس ایک لونڈی کی قیمت ان دونوں لونڈیوں سے کتنی زیادہ ہے۔ پھر زائد رقم کو ان دونوں لونڈیوں کی قیمت پر تقسیم کریں گے اور دیکھیں گے کہ صحیح سالم کی قیمت کیا بنی اور عیب والی کی کتنی۔ پھر عیب والی کو دیکھ کر جتنا اس پر حصہ پڑا اسکے حساب سے واپس لوٹا دی جائیگی خواہ وہ قلیل حصہ ہو یا کثیر اور ان دونوں لونڈیوں کی قبضے کے روز کی قیمت لگائی جائیگی۔

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے غلام خرید کر مزدوری کروائی۔ مزدوری سے خواہ زیادہ حاصل کیا یا تھوڑا پھر اس میں ایسا عیب پاتے جس کے باعث لوٹا سکے تو وہ غلام کو واپس کر دے بوجہ عیب کے اور مزدوری کی رقم رکھ لے اور اس بات پر ہمارے شہر کی ایک جماعت ہے۔ جیسے کسی شخص نے اگر غلام خریدا اور غلام سے ایک گھر بنوایا جس کی مزدوری غلام کی قیمت سے کئی گنا ہے۔ پھر اس میں عیب پاتے جس کے باعث لوٹا سکے تو اسے لوٹا دے اور غلام نے جو مزدوری کی وہ واپس نہیں کی جائے گی کیونکہ مشتری اس کا ضامن تھا اور ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے ایک ہی عقد میں کئی غلام خریدے پھر ان میں سے ایک غلام چوری کا نکل آیا یا ایک غلام کے اندر کوئی عیب پایا گیا تو یہ دیکھا جائے گا کہ جو غلام چوری کا نکلا یا جس میں عیب پایا گیا کہ کیا وہ سب غلاموں میں عمدہ یا زیادہ قیمتی ہے جس کے باعث خریدا گیا یا لوگوں کے نزدیک اس کے اندر کوئی خاص خوبی ہے؟ ایسا ہے تو وہ ساری بیع فسخ ہو گی اور اگر جس کو چور پایا گیا یا جس میں عیب نکلا وہ دوسرے غلاموں میں معمولی شمار ہوتا ہے اور اس غلام کی وجہ سے سودا نہیں ہوا اور نہ لوگوں کے نزدیک اس کے اندر کوئی خاص خوبی ہے تو جس میں عیب پایا گیا یا چوری کا نکلا تو اس غلام کو اتنی ہی قیمت پر واپس کر دیا جائے گا جتنے میں اسے خریدا تھا۔

marfat.com

Marfat.com

بَابُ مَا يُفْعَلُ فِي الْوَلِيدَةِ إِذَا بِيعَتْ وَ الشَّرْطُ فِيهَا

اگر لونڈی کو شرط لگا کر بیچا جائے

۵۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ؛ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ ؛ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ ابْتَاعَ جَارِيَةً مِنِ امْرَأَتِهِ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ . وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ أَنَّكَ إِنْ بِعْتَهَا فَهِيَ لِي بِالثَّمَنِ الَّذِي تَبِيعُهَا بِهِ . فَسَأَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ ذَلِكَ ، عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ . فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : لَا تَقْرَبْهَا وَفِيهَا شَرْطٌ لِأَحَدٍ.

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے اپنی بیوی حضرت زینب ثقفیہ سے ایک لونڈی خریدی۔ انہوں نے شرط رکھی کہ جتنی قیمت پر آپ اسے فروخت کریں اتنے داموں میری ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے اس کا حضرت عمر سے ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس میں ایک بھی شرط ہو اس سے صحبت نہ کرنا۔

۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لَا يَطَأُ الرَّجُلُ وَلِيدَةً ، إِلَّا وَلِيدَةً إِنْ شَاءَ بَاعَهَا . وَإِنْ شَاءَ وَهَبَهَا . وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا . وَإِنْ شَاءَ صَنَعَ بِهَا مَا شَاءَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ آدمی اس لونڈی سے صحبت کر سکتا ہے جس کو چاہے فروخت کرے، چاہے ہبہ کرے، چاہے روکے اور چاہے جو مرضی ہو کرے۔

قَالَ مَالِكٌ ، فِيمَنِ اشْتَرَى جَارِيَةً عَلَى شَرْطِ أَنْ لَا يَبِيعَهَا وَلَا يَهَبَهَا أَوْ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ مِنَ الشُّرُوطِ ؛ فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِمُشْتَرِي أَنْ يَطَأَهَا . وَذَلِكَ ، أَنَّهُ لَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَبِيعَهَا وَلَا أَنْ يَهَبَهَا . فَإِذَا كَانَ لَا يَمْلِكُ ذَلِكَ مِنْهَا ، فَلَمْ يَمْلِكْهَا مِلْكًا تَامًّا . لِأَنَّهُ قَدِ اسْتُثْنِيَ عَلَيْهِ فِيهَا مَا مَلَكَهُ بِيَدِ غَيْرِهِ . فَإِذَا دَخَلَ هَذَا الشَّرْطُ ، لَمْ يَصْلُحْ . وَكَانَ بَيْعًا مَكْرُوهًا.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے اس شرط پر لونڈی خریدی کہ نہ اسے بیچے گا اور نہ ہبہ کرے گا وغیرہ ایسی ہی شرط کے ساتھ تو خریدنے والے کو اس سے صحبت کرنا درست نہیں اور اسے فروخت یا ہبہ کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ اس صورت میں وہ پوری طرح اس کا مالک نہ ہوا کیونکہ مکمل اختیار نہیں رکھتا۔ چونکہ اس کا کچھ اختیار دوسرے کے ہاتھ میں رہا۔ لہٰذا ایسی شرط کا شامل کرنا درست نہیں اور ایسی بیع مکروہ قرار پائے گی۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يَطَأَ الرَّجُلُ وَلِيدَةً وَلَهَا زَوْجٌ

خاوند والی لونڈی سے وطی کی ممانعت ہے

۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرٍ الْهَمْدَانِيَّ ، أَهْدَى لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ جَارِيَةً . وَلَهَا زَوْجٌ . أَبَتْ عَرَفَهَا بِالْبَصْرَةِ . فَقَالَ عُثْمَانُ : لَا أُفَرِّقُهَا حَتَّى يُفَارِقَهَا زَوْجُهَا فَأَرْضَى ابْنُ عَامِرٍ زَوْجَهَا ، فَفَارَقَهَا .

عبداللہ بن عامر نے حضرت عثمان کی خدمت میں ایک لونڈی کو تحفے کے طور پر پیش کیا۔ اس کا خاوند بھی تھا اور لونڈی کو بصرے سے خریدا تھا۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ جب تک اس کا خاوند چھوڑ نہ دے میں اسکے نزدیک نہیں جاؤں گا۔ ابن عامر نے اسکے خاوند کو راضی کر لیا تو اس نے

۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت

marfat.com
Marfat.com

اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ؛ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ ابْتَاعَ وَلِیْدَةً فَوَجَدَ هَا ذَاتَ زَوْجٍ. فَرَدَّهَا.

عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک لونڈی خریدی۔ معلوم ہوا کہ وہ خاوند والی ہے تو اسے واپس کر دیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ ثَمَرِ الْمَالِ یُبَاعُ اَصْلُهٗ

درخت بیچا گیا تو پھل اس میں شامل نہیں

۹۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ . فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ . اِلَّا اَنْ یَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو تابیر کیا ہوا کھجور کا درخت بیچے تو اس کے پھل بائع کے ہونگے مگر یہ کہ خریدار انکی شرط کرلے۔

بَابُ النَّهْیِ عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهَا

پھلوں کو پختگی ظاہر ہونے تک بیچنا منع ہے

۱۰۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهَا . نَهَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے جب تک پختگی ظاہر نہ ہو بائع اور مشتری کو منع فرمایا ہے۔

۱۱۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ حُمَیْدٍ الطَّوِیْلِ ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی تُزْهِیَ . فَقِیْلَ لَهٗ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، وَمَا تُزْهِیَ ؟ فَقَالَ : "حِیْنَ تَحْمَرُّ" ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : "اَرَاَیْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ ، فَبِمَ یَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِیْهِ ؟"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوش رنگ ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! خوش رنگ ہونا کیا ہے؟ فرمایا جب سرخ ہو جائے اور فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نہ پکنے دے تو تم کس چیز کے بدلے اپنے بھائی کا مال لوگے؟

۱۲۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَبِی الرِّجَالِ ، مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَارِثَةَ ، عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی تَنْجُوَ مِنَ الْعَاهَةِ

قَالَ مَالِكٌ : وَبَیْعُ الثِّمَارِ اَنْ یَبْدُوَ وَصَلَاحُهَا مِنْ بَیْعِ الْغَرَرِ .

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ ہر آفت سے نجات پا جائیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنا دھوکے کی تجارت ہے۔

۱۳۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ كَانَ لَا یَبِیْعُ ثِمَارَهٗ حَتّٰی تَطْلُعَ الثُّرَیَّا .

قَالَ مَالِكٌ : وَالْاَمْرُ عِنْدَنَا فِیْ بَیْعِ الْبِطِّیْخِ وَالْقِثَّاءِ وَالْخَرَزِ وَالْجَزَرِ ، اِنَّ بَیْعَهٗ اِذَا بَدَا صَلَاحُهٗ حَلَالٌ جَائِزٌ

خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھلوں کو نہ بیچتے یہاں تک کہ ثریا کے تارے نکلنے لگتے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک خربوزے، ککڑی، دوسرے خربوزے اور گاجر کی بیع کا یہ حکم ہے کہ بہتری معلوم

marfat.com
Marfat.com

فَثَمَرٌ يَكُوْنُ لِلْمُشْتَرِيْ مَا يَنْبُتُ حَتّٰى يَنْقَطِعَ ثَمَرُهٗ ، وَيَهْلِكَ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ وَقْتٌ يُؤَقَّتُ . وَذٰلِكَ اَنَّ وَقْتَهٗ مَعْرُوْفٌ عِنْدَ النَّاسِ . وَرُبَّمَا دَخَلَتْهُ الْعَاهَةُ فَقَطَعَتْ ثَمَرَتَهٗ ، قَبْلَ اَنْ يَاْتِيَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ . وَاِذَا دَخَلَتْهُ الْعَاهَةُ بِجَائِحَةٍ بَلَغَ الثُّلُثَ فَصَاعِدًا . كَانَ ذٰلِكَ مَوْضُوْعًا عَنِ الَّذِيْ ابْتَاعَهٗ .

ہونے پر ان کی بیع حلال وجائز ہے۔ پھر جو لگیں گے وہ پھلوں کے ختم ہونے یا ہلاک ہونے تک مشتری کے ہوں گے اور اس کی کوئی مقررہ مدت نہیں ہے بلکہ لوگوں کے دستور کے مطابق ہے اور بعض اوقات کوئی آفت آکر پھلوں کو ضائع کر دیتی ہے اس وقت کے آنے سے پہلے کوئی آفت آجاتے تو مقررہ قیمت کے تہائی تک مجرا کیا جا سکتا ہے کہ اسے خریدار وضع کر لے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ

عریہ کے فروخت کرنے کا بیان

۱۴۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ اَنْ يَبِيْعَهَا بِخَرْصِهَا .

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اندازے سے میوے فروخت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ ، مَوْلَى ابْنِ اَبِيْ اَحْمَدَ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا . فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ . اَوْ فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اندازے سے بیع عرایا۔ (میووں) کی اجازت مرحمت فرمائی ہے جبکہ وہ پانچ وسق سے کم یا تقریباً پانچ وسق ہوں۔

يَشُكُّ دَاوٗدُ قَالَ : خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ .

داؤد کو شک ہے، فرمایا کہ پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم

قَالَ مَالِكٌ : وَاِنَّمَا تُبَاعُ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ يُتَحَرّٰى ذٰلِكَ وَيُخْرَصُ فِيْ رُؤُسِ النَّخْلِ . وَاِنَّمَا اُرْخِصَ فِيْهِ لِاَنَّهٗ اُنْزِلَ بِمَنْزِلَةِ التَّوْلِيَةِ وَالْاِقَالَةِ وَالشِّرْكِ . وَلَوْ كَانَ بِمَنْزِلَةِ غَيْرِهٖ مِنَ الْبُيُوْعِ . مَا اَشْرَكَ اَحَدٌ اَحَدًا فِيْ طَعَامِهٖ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ . وَلَا اِقَالَةَ مِنْهُ . وَلَا وَلَاءَ اَحَدًا حَتّٰى يَقْبِضَهُ الْمُبْتَاعُ .

امام مالک نے فرمایا کہ میووں کا درختوں پر اندازہ کر لیا جائے گا کیونکہ اس کی اجازت دی گئی ہے اور اسے تولیہ، اقالہ اور شراکت کی طرح شمار کیا گیا ہے۔ اگر یہ دوسری بیوع کی طرح ہوتا تو جیسے کھانے کی چیزوں کا تولیہ، اقالہ یا شرکت خریدار کے قبضے سے پہلے درست نہیں اسی طرح اس کا بھی درست نہ ہوتا۔

بَابُ الْجَائِحَةِ فِيْ بَيْعِ الثِّمَارِ وَالزَّرْعِ

پھلوں اور کھیتی کی بیع میں آفت آنے کا بیان

۱۵۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَبِي الرِّجَالِ ، مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؛ اَنَّهٗ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی نے کسی باغ کے پھل خریدے

marfat.com
Marfat.com

سَمِعَهَا تَقُوْلُ: ابْتَاعَ رَجُلٌ ثَمَرَ حَائِطٍ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَعَالَجَهُ وَقَامَ فِيْهِ حَتّٰى تَبَيَّنَ لَهُ النُّقْصَانُ. فَسَأَلَ رَبَّ الْحَائِطِ اَنْ يَضَعَ لَهُ اَوْ اَنْ يُقِيْلَهُ. فَحَلَفَ اَنْ لَا يَفْعَلَ. فَذَهَبَتْ اُمُّ الْمُشْتَرِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَأَلّٰى اَنْ لَّا يَفْعَلَ خَيْرًا" فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَبُّ الْحَائِطِ. فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هُوَ لَهُ.

اس نے بتری کی تدبیر کی لیکن بالآخر نقصان ہوا۔ اس نے باغ کے مالک سے کہا کہ قیمت کچھ گھٹا دو یا واپس کر لو۔ اس نے قسم کھائی کہ ایسا نہیں کرے گا۔ پس خریدار کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا واقعی اس نے قسم کھائی کہ بھلائی نہیں کروں گا؟ یہ بات باغ والے نے سنی تو عرض گزار ہوا میرا رسول اللہ! مجھے اس کی بات منظور ہے۔

۱۶۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَضٰى بِوَضْعِ الْجَائِحَةِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ عمر بن عبدالعزیز نے خریدار کے نقصان کو پورا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

قَالَ مَالِكٌ: وَعَلٰى ذٰلِكَ، الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

قَالَ مَالِكٌ. وَالْجَائِحَةُ الَّتِيْ تُوْضَعُ عَنِ الْمُشْتَرِيْ، الثُّلُثُ فَصَاعِدًا. وَلَا يَكُوْنُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ جَائِحَةً.

امام مالک نے فرمایا کہ خریدار کا نقصان پورا کیا جائے گا جبکہ تہائی یا اس سے زیادہ نقصان ہو، لیکن کم ہو تو پورا نہیں کیا جائے گا۔

باب ۱۱ مَا يَجُوْزُ فِيْ اِسْتِثْنَاءِ الثَّمَرِ

کچھ پھلوں کو بیع سے مستثنیٰ کرنا جائز ہے

۱۷۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ كَانَ يَبِيْعُ ثَمَرَ حَائِطِهِ وَيَسْتَثْنِيْ مِنْهُ.

ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ قاسم بن محمد اپنے باغ کے پھلوں کو فروخت کرتے تو بعض کو مستثنیٰ کر لیا کرتے۔

۱۸۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الرِّجَالِ، مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَارِثَةَ؛ اَنَّ اُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَتْ تَبِيْعُ ثِمَارَهَا وَتَسْتَثْنِيْ مِنْهَا.

عبداللہ بن ابوبکر سے روایت ہے کہ ان کے جد امجد محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے باغ کے پھل بیچے جس کو افراق کہا جاتا تھا، چار ہزار درہم میں اور آٹھ سو درہم کی کھجوریں اس سے مستثنیٰ کر لیں۔

قَالَ مَالِكٌ: اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا بَاعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ، اَنَّ لَهُ اَنْ يَسْتَثْنِيَ مِنْ ثَمَرِ حَائِطِهِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ ثُلُثِ الثَّمَرِ. لَا يُجَاوِزُ ذٰلِكَ. وَمَا كَانَ دُوْنَ الثُّلُثِ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ جب کوئی اپنے باغ کا پھل بیچے تو اسے حق ہے کہ اپنے باغ کے پھل میں تہائی تک مستثنیٰ کر لے اور اس سے تجاوز نہ کرے ہاں تہائی سے کم میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: فَاَمَّا الرَّجُلُ يَبِيْعُ ثَمَرَ حَائِطِهِ، وَيَسْتَثْنِيْ مِنْ ثَمَرِ حَائِطِهِ، ثَمَرَ نَخْلَةٍ اَوْ نَخَلَاتٍ يَخْتَارُهَا، وَيُسَمِّيْ عَدَدَهَا. فَلَا اَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا. لِاَنَّ رَبَّ الْحَائِطِ اِنَّمَا اسْتَثْنٰى شَيْئًا مِنْ ثَمَرِ حَائِطِهِ نَفْسِهِ. وَاِنَّمَا ذٰلِكَ

امام مالک نے فرمایا کہ جو اپنے باغ کا پھل بیچے اور اس میں سے کچھ پھل مستثنیٰ کرے نیز ایک دو درخت بھی نہ بیچے اور ان کی تعداد بتا دے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ مالک نے جن درختوں کو مستثنیٰ کیا ہے گویا انہیں بیچا ہی نہیں اور بلکہ روک لیا ہے اور ان کے سوا باقی باغ کے پھل بیچے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

شَيْءٌ احْتَبَسَهُ مِنْ حَائِطِهِ. وَأَمْسَكَهُ لَمْ يَبِعْهُ. وَبَاعَ مِنْ حَائِطِهِ مَا سِوَى ذٰلِكَ.

۱۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ جَدَّهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ بَاعَ ثَمَرَ حَائِطٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ الْأَفْرَاقُ بِأَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ. وَاسْتَثْنَى مِنْهُ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، تَمْرًا.

عبداللہ بن ابوبکر سے روایت ہے کہ ان کے جدّ امجد حضرت محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باغ کا پھل چار ہزار درہم میں فروخت کیا جس کو افراق کہا جاتا تھا اور اس میں سے آٹھ سو درہم کی کھجوریں مستثنیٰ کر لی تھیں۔

بَابُ ۱۲ مَا يُكْرَهُ مِنْ بَيْعِ التَّمْرِ

کھجوروں کی مکروہ بیع

۲۰۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّهُ قَالَ. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ". فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ عَامِلَكَ عَلَى خَيْبَرَ يَأْخُذُ الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: "ادْعُوهُ لِي". فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَأْخُذُ الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ؟". فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا يَبِيعُونَنِي الْجَنِيبَ بِالْجَمْعِ صَاعًا بِصَاعٍ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا".

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجور کے بدلے کھجور برابر برابر بیچو۔ عرض کی گئی کہ آپ کا عامل خیبر تو ایک صاع دو صاع کھجوروں کے بدلے لیتا ہے آپ نے فرمایا کہ اسے میرے پاس بلاؤ۔ اسے بلایا گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دو صاع کے بدلے ایک صاع لیتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ایک صاع گھٹیا کھجوروں کے بدلے ایک صاع عمدہ کھجوریں نہیں ملتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ گھٹیا کھجوروں کو نقدی سے بیچ دو اور پھر عمدہ کھجوریں نقدی سے خرید لو۔

۲۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ. فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا؟". فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ. إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ. وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَفْعَلْ. بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا".

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا تو وہ عمدہ کھجوریں لے کر آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ کیا خیبر میں ساری کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، نہیں ہم اپنی دو صاع کے بدلے ایک صاع اور تین صاع کے بدلے دو صاع لیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ گھٹیا کھجوروں کو دراہم سے بیچ دو اور پھر عمدہ کھجوریں نقدی سے خرید لو۔

۲۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ، أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ

ابوعیاش زید نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے سلت کے بدلے بیضا لینے کے متعلق پوچھا۔ فرمایا دونوں میں سے کون سا غلہ

marfat.com
Marfat.com

عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ ؟ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ : اَيَّتُهُمَا اَفْضَلُ ؟ قَالَ : الْبَيْضَاءُ. فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ. وَقَالَ سَعْدٌ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ عَنِ اشْتِرَآءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ ؟" ، فَقَالُوْا : نَعَمْ. فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ.

بہتر ہے ؟ عرض کی بیضاء۔ آپ نے اس سے منع فرمایا۔ حضرت سعد نے بتایا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تازی کھجوروں کے بدلے خشک کھجوریں لینے کے متعلق پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تازہ کھجوروں کا سوکھ کر وزن گھٹتا ہے ؟ عرض کی گئی ہاں تو آپ نے اس سے منع فرما دیا۔

بَابُ ۱۳ مَا جَاءَ فِي الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ

مزابنہ اور محاقلہ بیع کا بیان

۲۳ - حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ. وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ اندازے سے کھجور کے بدلے کھجور بیچنے کو مزابنہ کہتے ہیں۔ اسی طرح انگور کے بدلے کشمکش خریدنے کو۔

۲۴ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ ، مَوْلَى ابْنِ اَبِي اَحْمَدَ ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ. وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَآءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ فِي رُءُوْسِ النَّخْلِ. وَالْمُحَاقَلَةُ كِرَآءُ الْاَرْضِ بِالْحِنْطَةِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے۔ درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے بیچنا اور محاقلہ مثلاً گندم کے کھیت کو گندم کے بدلے دینا۔

۲۵ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ. وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَآءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ. وَالْمُحَاقَلَةُ اشْتِرَآءُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ. وَاسْتِكْرَآءُ الْاَرْضِ بِالْحِنْطَةِ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ تو کھجور کے بدلے کھجور خریدنا ہے اور محاقلہ کھیتی کے بدلے گندم یا گندم لے کر زمین کرائے پر دینا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : فَسَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ اسْتِكْرَآءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ ؟ فَقَالَ : لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ.

ابن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے سونے کے بدلے زمین کرائے پر دینے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ. وَتَفْسِيْرُ الْمُزَابَنَةِ : اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِّنَ الْجِزَافِ الَّذِيْ لَا يُعْلَمُ كَيْلُهٗ وَلَا وَزْنُهٗ وَلَا عَدَدُهٗ ، اُبْتِيْعَ بِشَيْءٍ مُّسَمًّى مِّنَ الْكَيْلِ اَوِ الْوَزْنِ اَوِ الْعَدَدِ. وَذٰلِكَ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهُ الطَّعَامُ الْمُصَبَّرُ الَّذِيْ لَا يُعْلَمُ كَيْلُهٗ مِنَ الْحِنْطَةِ اَوِ التَّمْرِ اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْاَطْعِمَةِ. اَوْ

امام مالک کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ کی تفسیر یہ ہے کہ اندازہ کی ہوئی کسی چیز کو جس کی تول یا وزن یا تعداد معلوم نہ ہو اس کی کسی ایسی چیز کے ساتھ جس کی تول یا وزن معلوم ہو۔ مثلاً کوئی آدمی دوسرے سے کہے کہ اپنے اس ڈھیر کا اندازہ کرو، جس کی تول معلوم نہیں ہے، ڈھیر گندم، کھجور یا ان جیسی کھانے کی کسی چیز کا ہو یا اس آدمی کا کوئی اور

marfat.com
Marfat.com

يَكُوْنُ لِلرَّجُلِ السِّلْعَةِ مِنَ الْحِنْطَةِ أَوِ النَّوٰى أَوِ الْقَضْبِ أَوِ الْعُصْفُرِ أَوِ الْكُرْسُفِ أَوِ الْكَتَّانِ أَوِ الْقَزِّ أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ السِّلَعِ. لَا يُعْلَمُ كَيْلُ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَلَا وَزْنُهُ وَلَا عَدَدُهُ. فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ لِرَبِّ تِلْكَ السِّلْعَةِ: كِلْ سِلْعَتَكَ هٰذِهِ. أَوْ مُرْ مَنْ يَكِيْلُهَا أَوْ زِنْ مِنْ ذٰلِكَ مَا يُوْزَنُ. أَوْ عُدَّ مِنْ ذٰلِكَ مَا كَانَ يُعَدُّ. فَمَا نَقَصَ عَنْ كَيْلِ كَذَا وَكَذَا صَاعًا، لِتَسْمِيَةٍ يُسَمِّيْهَا أَوْ وَزْنِ كَذَا وَكَذَا رِطْلًا. أَوْ عَدَدِ كَذَا وَكَذَا، فَمَا نَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ فَعَلَيَّ غُرْمُهُ لَكَ. حَتّٰى أَوْفِيَكَ تِلْكَ التَّسْمِيَةَ. فَمَا زَادَ عَلٰى تِلْكَ التَّسْمِيَةِ فَهُوَ لِيْ. أَضْمَنُ مَا نَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى أَنْ يَكُوْنَ لِيْ مَا زَادَ. فَلَيْسَ ذٰلِكَ بَيْعًا. وَلٰكِنَّهُ الْمُخَاطَرَةُ وَالْغَرَرُ. وَالْقِمَارُ. يَدْخُلُ هٰذَا. لِأَنَّهُ لَمْ يَشْتَرِ مِنْهُ شَيْئًا بِشَيْءٍ أَخْرَجَهُ. وَلٰكِنَّهُ ضَمِنَ لَهُ مَا سُمِّيَ مِنْ ذٰلِكَ الْكَيْلِ أَوِ الْوَزْنِ أَوِ الْعَدَدِ. عَلٰى أَنْ يَكُوْنَ لَهُ مَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ. فَإِنْ نَقَصَتْ تِلْكَ السِّلْعَةُ عَنْ تِلْكَ التَّسْمِيَةِ أَخَذَ مِنْ مَالِ صَاحِبِهِ مَا نَقَصَ بِغَيْرِ ثَمَنٍ وَلَا هِبَةٍ. طَيِّبَةٍ بِهَا نَفْسُهُ. فَهٰذَا يُشْبِهُ الْقِمَارَ. وَمَا كَانَ مِثْلُ هٰذَا مِنَ الْأَشْيَاءِ فَذٰلِكَ يَدْخُلُهُ.

قَالَ مَالِكٌ. وَمِنْ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ لَهُ الثَّوْبُ: أَضْمَنُ لَكَ مِنْ ثَوْبِكَ هٰذَا كَذَا وَكَذَا ظِهَارَةً قَلَنْسُوَةً. فَذٰلِكَ فِي كُلِّ ظِهَارَةٍ كَذَا وَكَذَا لِشَيْءٍ يُسَمِّيْهِ. فَمَا نَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ فَعَلَيَّ غُرْمُهُ حَتّٰى أُوْفِيَكَ. وَمَا زَادَ فَلِيْ. أَوْ أَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: أَضْمَنُ لَكَ مِنْ ثِيَابِكَ هٰذِهِ كَذَا وَكَذَا قَمِيْصًا. ذَرْعُ كُلِّ قَمِيْصٍ كَذَا وَكَذَا. فَمَا نَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ فَعَلَيَّ غُرْمُهُ. وَمَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ فَلِيْ. أَوْ أَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ، لَهُ الْجُلُوْدُ مِنْ جُلُوْدِ الْبَقَرِ أَوِ الْإِبِلِ: أُقَطِّعُ جُلُوْدَكَ هٰذِهِ نِعَالًا عَلٰى إِمَامٍ يُرِيْهِ إِيَّاهُ فَمَا نَقَصَ مِنْ مِائَةِ زَوْجٍ فَعَلَيَّ غُرْمُهُ. وَمَا زَادَ فَهُوَ لِيْ بِمَا ضَمِنْتُ لَكَ. وَمِمَّا يُشْبِهُ ذٰلِكَ، أَنْ

سامان ہو، جیسے گندم یا گٹھلیاں یا لکڑیوں کا گٹھا، کسم روئی یا کتان یا ابریشم وغیرہ کسی بھی چیز کا ڈھیر ہو، جس کی نہ تول معلوم ہے اور نہ وزن اور نہ گنتی۔ اس سامان والے سے وہ آدمی کہتا ہے کہ اپنے اس سامان کو تولو یا گنو۔ پس اندازے کی تول کے بعد وزن کرنے پر جو وزن نکلے یا گننے پر جہاں تک شمار پہنچے اندازے کے مقابلے میں جتنے صاع کم نکلے یا جتنے رطل وزن گھٹے یا گنتی میں جتنا کم واقع ہو، تو اس کی کمی کا تاوان میں ادا کر دوں گا، یہاں تک کہ اس اندازے کے برابر کر دوں گا اور اگر زائد نکلے تو میرا ہوگا کیونکہ میں نقصان کی ضمانت اسی لیے دے رہا ہوں کہ جتنا زائد نکلے وہ میرا ہوگا۔ پس یہ تجارت نہیں بلکہ خطرناک دھوکا ہے اور اس میں جوا بازی شامل ہے کیونکہ جتنی چیز زائد نکلی وہ خریدی نہیں ہے بلکہ ایک تول یا وزن یا گنتی کی صرف ضمانت دی تھی جس کی تول یا وزن یا گنتی مقرر کر لی گئی کہ اس سے زائد اس کا ہوگا اور اگر وہ سامان مقررہ اندازے سے کم نکلے گا تو دوسرے ساتھی کے سامان میں سے اتنا بغیر قیمت دیئے یا ہبہ کیے اس کے دل کی خوشی سے لے گا۔ یہ جوا سے مشابہت ہے اور چیزوں کی ایسی خرید و فروخت اسی حکم میں داخل ہے۔

امام مالک نے یہ بھی فرمایا کہ اگر ایک آدمی دوسرے سے کہے کہ یہ کپڑا اتنی ٹوپیوں کے لئے کافی ہو جائے گا کیونکہ ایک ٹوپی پر اتنا کپڑ لگتا ہے۔ اگر یہ کم رہ جائے تو تمہارا نقصان میں پورا کروں گا یا ایک آدمی دوسرے سے کہے کہ اس کپڑے میں اتنی قمیصیں بنیں گی کیونکہ ایک قمیص پر اتنا کپڑا لگتا ہے۔ اگر کم رہ جائے تو نقصان میں پورا کروں گا اور اگر بڑھ جائے تو میرا ہے یا ایک آدمی دوسرے سے کہے کہ جس کے پاس گائے یا اونٹ کی کھالیں ہوں کہ میرے سامنے ان کے جوتے بناؤ۔ اگر ایک سو جوڑوں سے گھٹ جائیں تو میں پورے کروں گا اور زائد رہے تو میں لے لوں گا کیونکہ میں نے ضمانت دی ہے۔ اسی طرح اگر ایک آدمی دوسرے سے کہے کہ یہ تل ہیں۔ ان کا تیل نکالو۔ اگر اتنے رطل سے کم ہوا تو میں پورا کروں گا۔

marfat.com
Marfat.com

يَقُوْلُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ عِنْدَهُ حَبُّ الْبَانِ : اَعْصُرْ حَبَّكَ هٰذَا فَمَا نَقَصَ مِنْ كَذَا وَكَذَا رِطْلًا فَعَلَيَّ اَنْ اُعْطِيَكَهُ وَمَا زَادَ فَهُوَ لِيْ فَهٰذَا كُلُّهُ وَمَا اَشْبَهَهُ مِنَ الْاَشْيَاءِ اَوْ ضَارَعَهُ مِنَ الْمُزَابَنَةِ الَّتِيْ لَا تَصْلُحُ وَلَا تَجُوْزُ . وَكَذٰلِكَ اَيْضًا اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ لَهُ الْخَبَطُ اَوِ النَّوٰى اَوِ الْكُرْسُفُ اَوِ الْكَتَّانُ اَوِ الْقَضْبُ اَوِ الْعُصْفُرُ : اِبْتَاعَ مِنْكَ هٰذَا الْخَبَطَ بِكَذَا وَكَذَا صَاعًا مِنْ خَبَطٍ يُخْبَطُ مِثْلَ خَبَطِهِ . اَوْ هٰذَا النَّوٰى بِكَذَا وَكَذَا صَاعًا مِنْ نَوًى مِثْلِهِ . وَفِي الْعُصْفُرِ وَالْكُرْسُفِ وَالْكَتَّانِ وَالْقَضْبِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَهٰذَا كُلُّهُ يَرْجِعُ اِلٰى مَا وَصَفْنَا مِنَ الْمُزَابَنَةِ .

اور اگر زمانہ ہا تو میں لے لوں گا چیزوں اور سامان کے یہ تمام سودے ایسے ہیں جن کی مزابنہ سے ممانعت ہے جو درست اور جائز نہیں "اور اسی طرح جب ایک آدمی دوسرے سے کہے جس کے پاس گٹھلیوں یا روئی یا کتان یا لکڑیوں یا کسم کا ڈھیر ہو کہ میں تمہارے اس ڈھیر کو اتنے صاع کے بدلے خرید تا ہوں یا اُس ڈھیر کے بدلے جو تمہارے ڈھیر جیسا ہے یا اتنے صاع گٹھلیوں کے بدلے جو تمہاری گٹھلیوں جیسی ہیں یا کسم اور روئی اور کتان اور لکڑیوں کے بدلے جو اُن جیسی ہیں۔ تو جیسا ہم نے بتایا ہے اُس کے مطابق یہ تمام سودے مزابنہ کی طرف لوٹتے ہیں۔

بَابُ ۱۴ جَامِعِ بَيْعِ التَّمْرِ

پھلوں کی بیع کے دیگر مسائل

۲۶ ۔ قَالَ مَالِكٌ : مَنِ اشْتَرٰى ثَمَرًا مِنْ نَخْلٍ مُسَمَّاةٍ اَوْ حَائِطٍ مُسَمًّى ، اَوْ لَبَنًا مِنْ غَنَمٍ مُسَمَّاةٍ : اِنَّهُ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِذَا كَانَ يُؤْخَذُ عَاجِلًا . يَشْرَعُ الْمُشْتَرِيْ فِيْ اَخْذِهِ عِنْدَ دَفْعِهِ الثَّمَنَ . وَاِنَّمَا مَثَلُ ذٰلِكَ ، بِمَنْزِلَةِ رِوَايَةِ زَيْتٍ ، يَبْتَاعُ مِنْهَا رَجُلٌ بِدِيْنَارٍ اَوْ دِيْنَارَيْنِ . وَيُعْطِيْهِ ذَهَبَهُ . وَيَشْتَرِطُ عَلَيْهِ اَنْ يَكِيْلَ لَهُ مِنْهَا . فَهٰذَا لَا بَاْسَ بِهِ . فَاِنِ انْشَقَّتِ الرَّوَايَةُ . فَذَهَبَ زَيْتُهَا ، فَلَيْسَ لِلْمُبْتَاعِ اِلَّا ذَهَبُهُ . وَلَا يَكُوْنُ بَيْنَهُمَا بَيْعٌ وَاَمَّا كُلُّ شَيْءٍ كَانَ حَاضِرًا ، يُشْتَرٰى عَلٰى وَجْهِهِ ، مِثْلُ اللَّبَنِ اِذَا حُلِبَ ، وَالرُّطَبِ يُسْتَجْنٰى ، فَيَاْخُذُ الْمُبْتَاعُ يَوْمًا بِيَوْمٍ ، فَلَا بَاْسَ بِهِ . فَاِنْ فَنِيَ قَبْلَ اَنْ يَسْتَوْفِيَ الْمُشْتَرِيْ مَا اشْتَرٰى . رَدَّ عَلَيْهِ الْبَائِعُ مِنْ ذَهَبِهِ ، بِحِسَابِ مَا بَقِيَ لَهُ . اَوْ يَاْخُذُ مِنْهُ الْمُشْتَرِيْ سِلْعَةً بِمَا بَقِيَ لَهُ . يَتَرَاضَيَانِ عَلَيْهَا . وَلَا يُفَارِقُهُ حَتّٰى يَاْخُذَهَا فَاِنْ فَارَقَهُ ، فَاِنَّ ذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ . لِاَنَّهُ يَدْخُلُهُ الدَّيْنُ بِالدَّيْنِ . وَقَدْ نُهِيَ عَنِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ . فَاِنْ وَقَعَ فِيْ بَيْعِهِمَا اَجَلٌ ، فَاِنَّهُ مَكْرُوْهٌ . وَلَا يَحِلُّ فِيْهِ تَاْخِيْرٌ وَلَا نَظِرَةٌ . وَلَا يَصْلُحُ اِلَّا بِصِفَةٍ مَعْلُوْمَةٍ ، اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے کھجور کے درختوں کا معین پھل خریدا یا معین خریدا یا ریوڑ کا معین دودھ خریدا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ قیمت ادا کرنے کے ساتھ ہی مشتری اس چیز پر قبضہ کرلے اور اس کی مثال زیتون کے کپے کی طرح ہے جیسے ایک آدمی نے ایک دینار یا دو دینار میں خریدا اور قیمت ادا کردی اور شرط یہ کی کہ اس میں سے تول کرے گا تو اس میں بھی مضائقہ نہیں اگر کپہ پھٹ جائے اور روغن زیتون بہہ جائے تو خریدار کو قیمت واپس ملے گی اور ان کے درمیان بیع واقع نہیں ہوگی کیونکہ چیز حاضر اور مشتری کے روبرو ہونی چاہیئے۔ جیسے دودھ جب دوہ لیا جائے اور کھجوریں جب اتار لی جائیں تو خریدار روزانہ حاصل کرلیا کرے گا۔ اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اگر خریدار کے قبضے میں جانے سے پہلے وہ چیز ضائع ہوگئی تو بائع اس کی رقم واپس کرے گا جتنی چیز باقی رہی اسی کے حساب سے یا مشتری ضائع شدہ مال کے عوض مال لے گا، جس بات پر دونوں رضامند ہو جائیں لیکن جدا ہونے سے پہلے قبضہ ضروری ہے۔ اگر جدا ہو گئے تو یہ مکروہ ہے۔ کیونکہ یہ تو قرض کے بدلے قرض ہوا جس سے روکا گیا ہے۔ اگر ان کی بیع میں کوئی مدت مقرر کی گئی تو یہ مکروہ ہے کیونکہ اس میں تاخیر اور ڈھیل جائز

marfat.com
Marfat.com

فَيَضْمَنُ ذٰلِكَ الْبَائِعُ لِلْمُبْتَاعِ. وَلَا يَسْتَقِيْ ذٰلِكَ فِيْ حَائِطٍ بِعَيْنِهٖ وَلَا فِيْ غَنَمٍ بِأَعْيَانِهَا.

وَسُئِلَ مَالِكٌ، عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِيْ مِنَ الرَّجُلِ الْحَائِطَ، فِيْهِ أَلْوَانٌ مِنَ النَّخْلِ، مِنَ الْعَجْوَةِ وَالْكَبِيْسِ وَالْعَذْقِ. وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ أَلْوَانِ التَّمْرِ. فَيَسْتَثْنِيْ مِنْهَا ثَمَرَ النَّخْلَةِ أَوِ النَّخَلَاتِ، يَخْتَارُهَا مِنْ نَخْلِهٖ؟ فَقَالَ مَالِكٌ، ذٰلِكَ يَصْلُحُ. لِأَنَّهٗ إِذَا صَنَعَ ذٰلِكَ، تَرَكَ ثَمَرَ النَّخْلَةِ مِنَ الْعَجْوَةِ. وَمِكْيَلَةُ ثَمَرِهَا خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا. وَأَخَذَ مَكَانَهَا ثَمَرَ نَخْلَةٍ مِنَ الْكَبِيْسِ. وَمِكْيَلَةُ ثَمَرِهَا عَشَرَةُ أَصْوُعٍ فَإِنْ أَخَذَ الْعَجْوَةَ الَّتِيْ فِيْهَا خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا. وَتَرَكَ الَّتِيْ فِيْهَا عَشَرَةَ أَصْوُعٍ مِنَ الْكَبِيْسِ. فَكَأَنَّهٗ اشْتَرَى الْعَجْوَةَ بِالْكَبِيْسِ مُتَفَاضِلًا. وَذٰلِكَ مِثْلُ أَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ، بَيْنَ يَدَيْهِ صُبْرٌ مِنَ التَّمْرِ. قَدْ صَبَّرَ الْعَجْوَةَ فَجَعَلَهَا خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا. وَجَعَلَ صُبْرَةَ الْكَبِيْسِ عَشَرَةَ أَصْوُعٍ. وَجَعَلَ صُبْرَةَ الْعَذْقِ اثْنَيْ عَشَرَ صَاعًا. فَأَعْطَى صَاحِبَ التَّمْرِ دِيْنَارًا عَلٰى أَنَّهٗ يَخْتَارُ. فَيَأْخُذُ أَيَّ تِلْكَ الصُّبَرِ شَاءَ.

قَالَ مَالِكٌ: فَهٰذَا لَا يَصْلُحُ.

وَسُئِلَ مَالِكٌ، عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الرُّطَبَ مِنْ صَاحِبِ الْحَائِطِ. فَيُسْلِفُ الدِّيْنَارَ. مَاذَا لَهٗ إِذَا ذَهَبَ رُطَبُ ذٰلِكَ الْحَائِطِ؟ قَالَ مَالِكٌ: يُحَاسِبُ صَاحِبَ الْحَائِطِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ لَهٗ مِنْ دِيْنَارِهٖ. إِنْ كَانَ أَخَذَ بِثُلُثَيْ دِيْنَارٍ رُطَبًا. أَخَذَ ثُلُثَ الدِّيْنَارِ. الَّذِيْ بَقِيَ لَهٗ. وَإِنْ كَانَ أَخَذَ ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِ دِيْنَارٍ رُطَبًا. أَخَذَ الرُّبُعَ الَّذِيْ بَقِيَ لَهٗ. أَوْ يَتَرَاضَيَانِ بَيْنَهُمَا. فَيَأْخُذُ بِمَا بَقِيَ لَهٗ مِنْ دِيْنَارِهٖ عِنْدَ صَاحِبِ الْحَائِطِ مَا بَدَا لَهٗ. إِنْ أَحَبَّ أَنْ يَأْخُذَ تَمْرًا أَوْ سِلْعَةً سِوَى التَّمْرِ، أَخَذَهَا بِمَا فَضَلَ لَهٗ. فَإِنْ أَخَذَ تَمْرًا أَوْ سِلْعَةً أُخْرٰى فَلَا يُفَارِقْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ ذٰلِكَ مِنْهُ.

قَالَ مَالِكٌ. وَإِنَّمَا هٰذَا بِمَنْزِلَةِ أَنْ يُكْرِيَ الرَّجُلُ

نہیں اور یہ درست نہیں جب تک معین صفت کے ساتھ مدت مقرر نہ ہو اور بائع خریدار کو ضمانت دے اور باغ یا ریوڑ میں اس قسم کا تعین نہ کیا جائے۔

امام مالک سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی نے کسی سے باغ خریدا جس میں عجوہ، کبیس اور عذق وغیرہ مختلف قسم کی کھجوریں ہیں۔ وہ ایک یا دو درختوں کے پھل مستثنیٰ کر لیتا ہے۔ کسی بھی کھجور کا اختیار ہوگا۔ امام مالک نے فرمایا کہ یہ درست نہیں ہے کیونکہ جب وہ ایسا کرے گا تو بالفرض وہ عجوہ کے درخت کو چھوڑ دے جس کی کھجوروں کا وزن پندرہ صاع ہے یا وہ پندرہ صاع والے عجوہ کھجور کے درخت کو لیتا ہے اور اس کی جگہ دس صاع والے کبیس کے درخت کو چھوڑ دیتا ہے تو گویا اس نے عجوہ کو کبیس کے بدلے زیادتی پر خریدا ہے اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دوسرے آدمی سے کہے جس کے سامنے کھجوروں کے ڈھیر ہوں۔ پندرہ صاع کا ڈھیر عجوہ کھجور کا، دس صاع کا ڈھیر کبیس کا اور بارہ صاع کا ڈھیر عذق کا۔ مشتری اگر کھجور والے کو ایک دینار دے کر کہے کہ جس ڈھیر کو میں چاہوں لے لوں۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ درست نہیں ہے۔

امام مالک سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی نے باغ والے سے تر کھجوریں خریدیں۔ پھر اسے ایک دینار پیشگی دے کہ یہ میری ہیں، جبکہ باغ کا پھل ضائع یا ختم ہو جائے۔ امام مالک نے فرمایا کہ باغ والے سے حساب کیا جائے گا اور دینار میں سے جو باقی رہ گیا وہ وصول کیا جائے گا۔ اگر اس نے دو تہائی کی کھجوریں وصول کر لی ہیں تو ایک تہائی اور لے گا جو باقی ہے اور اگر اس نے تین چوتھائی دینار کی کھجوریں لی ہیں تو باقی ایک چوتھائی کی مزید وصول کرے گا یا جس طرح دونوں رضامند ہوں یعنی باقی دینار کے بدلے میں کھجوروں کے علاوہ باغ والا کوئی اور پھل یا سامان دے۔ اگر وہ کھجوروں کے علاوہ کوئی اور چیز لے تو قبضے سے پہلے دونوں جدا نہ ہوں۔

امام مالک نے فرمایا:۔ یہ اس طرح ہے جیسے ایک آدمی دوسرے

marfat.com
Marfat.com

الرَّجُلُ نَاحِلَتَهُ بِعَيْنِهَا. أَوْ يُؤَاجِرُ غُلَامَهُ، الْخَيَّاطَ أَوِ النَّجَّارَ أَوِ الْعَمَّالَ لِغَيْرِ ذَلِكَ مِنَ الْأَعْمَالِ. أَوْ يُكْرِي مَسْكَنَهُ. وَيَسْتَلِفُ إِجَارَةَ ذَلِكَ الْغُلَامِ. أَوْ كِرَاءَ ذَلِكَ الْمَسْكَنِ. أَوْ تِلْكَ الرَّاحِلَةِ ثُمَّ يَحْدُثُ فِي ذَلِكَ حَدَثٌ بِمَوْتٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ. فَيُرَدُّ رَبُّ الرَّاحِلَةِ أَوِ الْعَبْدِ أَوِ الْمَسْكَنِ إِلَى الَّذِي سَلَّفَهُ مَا بَقِيَ مِنْ كِرَاءِ الرَّاحِلَةِ أَوْ إِجَارَةِ الْعَبْدِ أَوْ كِرَاءِ الْمَسْكَنِ. بِحِسَابِ مَا حَبَسَهُ بِمَا اسْتَوْفَى مِنْ ذَلِكَ. إِنْ كَانَ اسْتَوْفَى نِصْفَ حَبْسِهِ رَدَّ عَلَيْهِ النِّصْفَ الْبَاقِيَ الَّذِي لَهُ عِنْدَهُ. وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرَ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ يَرُدُّ إِلَيْهِ مَا بَقِيَ لَهُ.

کو اپنی سواری کرائے پر دیتا ہے یا اسے اپنا غلام اجرت پر دے جو درزی، بڑھئی یا اور کوئی کاریگر ہو یا مکان کرائے پر دے اور اس غلام گھر یا سواری وغیرہ کا کرایہ پیشگی وصول کرلے۔ پھر اس چیز کو موت یا کوئی دوسرا حادثہ پیش آجاتا ہے تو سواری، غلام اور گھر والا حساب کر کے باقی کرایہ واپس کر دیتا ہے۔ وہ مستاجر سے حساب کر کے اس کا پورا حق دے گا۔ اگر وہ نصف حق وصول کر چکا ہے تو باقی نصف اسے ادا کرے گا اور اگر کم و بیش ہے تو اسی حساب سے باقی حق ادا کرے گا۔

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا يَصْلُحُ التَّسْلِيفُ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذَا يُسَلَّفُ فِيهِ بِعَيْنِهِ. إِلَّا أَنْ يُقْبَضَ الْمُسْتَلَفُ مَا سَلَّفَ فِيهِ عِنْدَ دَفْعِ الذَّهَبِ إِلَى صَاحِبِهِ. يَقْبِضُ الْعَبْدَ أَوِ الرَّاحِلَةَ أَوِ الْمَسْكَنَ. أَوْ يَبْدَأُ فِيمَا اشْتَرَى مِنَ الرُّطَبِ فَيَأْخُذُ مِنْهُ عِنْدَ دَفْعِ الذَّهَبِ إِلَى صَاحِبِهِ. لَا يَصْلُحُ أَنْ يَكُونَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ تَأْخِيرٌ وَلَا أَجَلٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ پیشگی قیمت دینا درست نہیں ہے مگر اس صورت میں کہ جس پر پیشگی دی ہے اسے قبضے میں لے یعنی غلام سواری اور گھر پر قبضہ کرے یا تر کھجوریں ہیں تو انہیں توڑنا شروع کر دیا جائے گا تاکہ جس نے پیشگی دی ہے وہ ان پر قبضہ کرے۔ اس بارے میں تاخیر یا مدت مقرر کرنا درست نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَتَفْسِيرُ مَا كُرِهَ مِنْ ذَلِكَ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: أُسَلِّفُكَ فِي رَاحِلَتِكَ فُلَانَةَ أَرْكَبُهَا فِي الْحَجِّ. وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحَجِّ أَجَلٌ مِنَ الزَّمَانِ. أَوْ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الْعَبْدِ أَوِ الْمَسْكَنِ. فَإِنَّهُ إِذَا صَنَعَ ذَلِكَ، كَانَ إِنَّمَا يُسَلِّفُهُ ذَهَبًا، عَلَى أَنَّهُ إِنْ وَجَدَ تِلْكَ الرَّاحِلَةَ صَحِيحَةً لِذَلِكَ الْأَجَلِ الَّذِي سَمَّى لَهُ، فَهِيَ لَهُ بِذَلِكَ الْكِرَاءِ. وَإِنْ حَدَثَ بِهَا حَدَثٌ مِنْ مَوْتٍ أَوْ غَيْرِهِ رَدَّ عَلَيْهِ ذَهَبَهُ. وَكَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى وَجْهِ السَّلَفِ عِنْدَهُ.

امام مالک نے اس کی تفسیر میں فرمایا جو اس کے اندر مکروہ ہے کہ ایک آدمی مثلاً دوسرے سے کہے کہ میں آپکو کرایہ پیشگی دیتا ہوں کہ حج کے دنوں میں آپ کے فلاں اونٹ پر سواری کروں گا اور ایام حج کی ابھی مدت پڑی ہو یا ایسی ہی بات غلام اور گھر کے بارے میں کہے اس کی صورت یہ ہوگی کہ جس کی پیشگی دی ہے اگر وہ سواری صحیح سالم ہوئی تو کرائے پر دے دی جائے گی اور اگر اسے موت یا کوئی دوسرا حادثہ پیش آگیا تو مالک کے پاس پیشگی کے نام سے جو رقم موجود ہے وہ واپس کر دی جائے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَإِنَّمَا فَرَقَ بَيْنَ ذَلِكَ، الْقَبْضُ مِنْ قَبْضِ مَا اسْتَأْجَرَ أَوِ اسْتَكْرَى فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْغَرَرِ، وَالسَّلَفِ الَّذِي يُكْرَهُ. وَأَخَذَ أَمْرًا مَعْلُومًا. وَإِنَّمَا مَثَلُ ذَلِكَ، أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْعَبْدَ أَوِ الْوَلِيدَةَ فَيَقْبِضُهُمَا

امام مالک نے فرمایا کہ مذکورہ دونوں صورتوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ جو چیز اجرت یا کرائے پر لی ہے اس پر فوراً قبضہ کر لیا جائے تو وہ دھوکے اور کراہت سے نکل جاتی ہے اور معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص غلام یا لونڈی خرید کر اس

marfat.com
Marfat.com

وَيَنْقُدَانِهَا ذٰلِكَ. فَإِنْ حَدَثَ بِهِمَا حَدَثٌ مِنْ عُهْدَةِ السَّنَةِ، أَخَذَ ذَهَبَهُ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي ابْتَاعَ مِنْهُ. فَهٰذَا لَا بَأْسَ بِهِ وَبِهٰذَا مَضَتِ السُّنَّةُ فِي بَيْعِ الرَّقِيقِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَمَنِ اسْتَأْجَرَ عَبْدًا بِعَيْنِهِ أَوْ تَكَارَى رَاحِلَةً بِعَيْنِهَا إِلَى أَجَلٍ. يَقْبِضُ الْعَبْدَ أَوِ الرَّاحِلَةَ إِلَى ذٰلِكَ الْأَجَلِ. فَقَدْ عَمِلَ بِمَا لَا يَصْلُحُ. لَا هُوَ قَبَضَ مَا اسْتَكْرَى أَوِ اسْتَأْجَرَ، وَلَا هُوَ سَلَّفَ فِي دَيْنٍ يَكُونُ ضَامِنًا عَلَى صَاحِبِهِ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ.

پر قبضہ کرلے اور ان کی قیمت ادا کردے۔ پھر اسے کوئی حادثہ پیش آجائے اور بائع سے قیمت واپس پھیر لے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور غلام کی خرید و فروخت میں یہی سنت چلی آرہی ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو کسی معین غلام یا اونٹ کو ایک مدت تک کیلئے کرائے پر لے کہ اس غلام یا سواری پر اسی وقت قبضہ کرے گا تو ایسا کرنا درست نہیں ہے کیونکہ مستاجر نے قبضہ نہیں کیا اس چیز پر جو کرایہ یا اجرت پر لی ہے اور نہ دینے والے نے پیشگی لی کہ اپنے قرض کی پوری ادائیگی پر اسے ضمانت مل جاتی۔

بَابُ ۱۵ بَيْعِ الْفَاكِهَةِ

پھلوں کی بیع کا بیان

۲۷۔ قَالَ مَالِكٌ، الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا، أَنَّ مَنِ ابْتَاعَ شَيْئًا مِنَ الْفَاكِهَةِ مِنْ رَطْبِهَا أَوْ يَابِسِهَا. فَإِنَّهُ لَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ. وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهَا بَعْضُهُ بِبَعْضٍ إِلَّا يَدًا بِيَدٍ. وَمَا كَانَ مِنْهَا مِمَّا يَيْبَسُ فَيَصِيرُ فَاكِهَةً يَابِسَةً تُدَّخَرُ وَتُؤْكَلُ. فَلَا يُبَاعُ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ إِلَّا يَدًا بِيَدٍ. وَمِثْلًا بِمِثْلٍ. إِذَا كَانَ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ. فَإِنْ كَانَ مِنْ صِنْفَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ، فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يُبَاعَ مِنْهُ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ. يَدًا بِيَدٍ وَلَا يَصْلُحُ إِلَى أَجَلٍ. وَمَا كَانَ مِنْهَا مِمَّا لَا يَيْبَسُ وَلَا يُدَّخَرُ وَإِنَّمَا يُؤْكَلُ رَطْبًا كَهَيْئَةِ الْبِطِّيخِ وَالْقِثَّاءِ وَالْجَزَرِ وَالْجَزَرِ وَالْأُتْرُجِّ وَالْمَوْزِ وَالرُّمَّانِ وَمَا كَانَ مِثْلَهُ. وَإِنْ يَبِسَ لَمْ يَكُنْ فَاكِهَةً بَعْدَ ذٰلِكَ. وَلَيْسَ هُوَ مِمَّا يُدَّخَرُ وَيَكُونُ فَاكِهَةً قَالَ. فَأَرَاهُ حَقِيقًا أَنْ يُؤْخَذَ مِنْهُ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ، اثْنَانِ بِوَاحِدٍ. يَدًا بِيَدٍ. فَإِذَا لَمْ يُدْخَلْ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْأَجَلِ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ جو کوئی پھل خریدے، خواہ وہ تر ہو یا خشک تو اس وقت تک نہ بیچے یہاں تک کہ قبضہ کرے اور ایک چیز کے بدلے دوسری نہ بیچے مگر دست بدستی جو میوہ ایسا ہے کہ سکھایا جاتا ہے اور خشک کر کے کھایا جاتا ہے تو انہیں ایک دوسرے کے بدلے نہ بیچے مگر دست بدستی۔ اگر ایک ہی قسم ہو تو دونوں ایک دوسرے کے برابر ہوں۔ اگر دونوں کی مختلف قسمیں ہوں تو دو کے بدلے ایک فروخت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ ہو دست بدستی اور مدت مقرر کرنا درست نہیں ہے اور جو خشک نہیں کئے جاتے اور جمع نہیں رکھے جاتے۔ بلکہ تر کھائے جاتے ہیں جیسے خربوزہ ککڑی، ترنج، کیلا، گاجر اور انار وغیرہ یہ خشک کرنے پر خراب ہو جاتے اور جمع نہیں کئے جاتے، انہیں ایک دوسری جنس کی دو کے بدلے یا اسی جنس کی دو کے بدلے ایک خریدنا، اگر اس کی مدت مقرر نہ کی جائے تو ایسے سودے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

بَابُ ۱۶ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ نَبْرًا وَعَيْنًا

سونے چاندی کو فروخت کرنے کا بیان

۲۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعْدَيْنِ

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں سعدوں کو حکم فرمایا کہ غنیمت کے جو سونے

marfat.com
Marfat.com

نْ يَبِيْعَا اٰنِيَةً مِنَ الْمَغَانِمِ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ . فَبَاعَا كُلَّ ثَلَاثَةٍ بِاَرْبَعَةٍ عَيْنًا ، اَوْ كُلَّ اَرْبَعَةٍ بِثَلَاثَةٍ عَيْنًا. فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " اَرْبَيْتُمَا فَرُدَّا ".

چاندی کے برتن ہیں انہیں فروخت کردو۔ انہوں نے ہر تین برتنوں کے عوض چار یا چار برتنوں کے بدلے تین کے حساب سے فروخت کردیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم نے سود لیا، بیع کو رد کردو۔

۲۹۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ اَبِي الْحُبَابِ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ، " اَلدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ ، لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دینار کو دینار کے بدلے اور درہم کو درہم کے بدلے بیچا جائے تو کمی بیشی نہ ہو۔

۳۰۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ ، اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ . وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ . وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ ، اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ . وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ . وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا شَيْئًا . غَائِبًا بِنَاجِزٍ "

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر اور ایک دوسرے سے زیادہ نہ ہو اور چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر اور ایک دوسری سے کم و بیش نہ ہوں اور نقد کو غائب کے بدلے نہ بیچو۔

۳۱۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَكِّيِّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ اَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ صَائِغٌ . فَقَالَ لَهُ . يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، اِنِّيْ اَصُوْغُ الذَّهَبَ . ثُمَّ اَبِيْعُ الشَّيْءَ مِنْ ذٰلِكَ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهِ . فَاَسْتَفْضِلُ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ عَمَلِ يَدَيَّ . فَنَهَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ فَجَعَلَ الصَّائِغُ يُرَدِّدُ عَلَيْهِ الْمَسْئَلَةَ . وَعَبْدُ اللّٰهِ يَنْهَاهُ . حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ ، اَوْ اِلٰى دَابَّةٍ يُرِيْدُ اَنْ يَرْكَبَهَا . ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ . اَلدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ . وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا . هٰذَا عَهْدُ نَبِيِّنَا اِلَيْنَا . وَعَهْدُنَا اِلَيْكُمْ .

حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس مجاہد کا بیان ہے کہ میں تھا تو ایک سنار ان کی خدمت میں آکر عرض گزار ہوا :۔ اے ابو عبدالرحمٰن! میں سونے کا کام کرتا ہوں۔ پھر چیز کو اس سے زیادہ وزن کے بدلے فروخت کرتا ہوں۔ زیادہ میں اپنی محنت کے معاوضے میں لیتا ہوں۔ حضرت عبداللہ نے اسے ایسا کرنے سے روکا۔ وہ سنار پوچھتا رہا اور حضرت عبداللہ منع کرتے رہے یہاں تک کہ مسجد کے دروازے پر آگئے یا سواری کے پاس جس پر سوار ہونا تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم ہوں تو ان میں کمی بیشی نہ ہو۔ یہ ہمارے نبی نے ہمیں سکھایا اور ہم تمہیں سکھاتے ہیں۔

۳۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ؛ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ جَدِّهِ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ ؛ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " لَا تَبِيْعُوا الدِّيْنَارَ بِالدِّيْنَارَيْنِ . وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ ".

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ایک دینار دو دیناروں کے بدلے اور ایک درہم دو درہموں کے بدلے فروخت نہ کیا کرو۔

۳۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ، عَنْ

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان

marfat.com
Marfat.com

عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ؛ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ بَاعَ سِقَايَةً مِنْ ذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهَا. فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِيَةُ : مَا اَرٰى بِمِثْلِ هٰذَا بَاْسًا. فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ : مَنْ يَعْذِرُنِيْ مِنْ مُعَاوِيَةَ؟ اَنَا اُخْبِرُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُخْبِرُنِيْ عَنْ رَاْيِهٖ. لَا اُسَاكِنُكَ بِاَرْضٍ اَنْتَ بِهَا. ثُمَّ قَدِمَ اَبُو الدَّرْدَاءِ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ. فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى مُعَاوِيَةَ : اَنْ لَا تَبِيْعَ ذٰلِكَ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ. وَزْنًا بِوَزْنٍ.

نے سونے یا چاندی کا ایک پیالہ اس سے زیادہ سونے یا چاندی کے عوض خریدا۔ حضرت ابودرداء نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ایسا کرنے سے منع فرماتے مگر یہ کہ برابر برابر ہوں۔ حضرت معاویہ نے ان سے کہا کہ میرے خیال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ حضرت ابودرداء نے کہا کہ معاویہ کے مقابلے میں میرا عذر کون قبول کرے گا۔ میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم بتا رہا ہوں اور وہ مجھے اپنی رائے بتا رہے ہیں۔ میں اس ملک میں نہیں رہوں گا جس میں آپ ہیں حضرت ابودرداء پھر حضرت عمر کے پاس آگئے اور یہ بات انہیں بتائی تو حضرت عمر نے حضرت معاویہ کیلئے لکھا کہ ایسی بیع نہ کیا کریں مگر وزن برابر ہو۔

۳۴۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ. وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ. وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ. وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ. وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالذَّهَبِ ، اَحَدُهُمَا غَائِبٌ ، وَالْاٰخَرُ نَاجِزٌ. وَاِنِ اسْتَنْظَرَكَ اِلٰى اَنْ يَلِجَ بَيْتَهٗ فَلَا تُنْظِرْهُ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرِّمَاءَ. وَالرِّمَاءُ هُوَ الرِّبَا.

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر اور ایک دوسرے سے زیادہ نہ ہو اور چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر اور ایک دوسری سے زیادہ نہ ہو اور چاندی کو سونے کے بدلے اس طرح نہ بیچو کہ ایک موجود نہ ہو اور دوسری چیز موجود ہو اور ساتھی اگر گھر جانے آنے کی اجازت مانگے تو اتنا انتظار بھی نہ کرو کیونکہ مجھے تمہارے اوپر رماء کا ڈر ہے اور رماء سود ہے۔

۳۵۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ. وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ. وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ. وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ. وَلَا تَبِيْعُوْا شَيْئًا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ. وَاِنِ اسْتَنْظَرَكَ اِلٰى اَنْ يَلِجَ بَيْتَهٗ فَلَا تُنْظِرْهُ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرِّمَاءَ. وَالرِّمَاءُ هُوَ الرِّبَا.

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر دونوں برابر ہوں اور ایک دوسرے سے زیادہ نہ ہو اور چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر دونوں برابر ہوں اور ایک دوسری سے زائد نہ ہو اور غائب چیز کے بدلے حاضر کو نہ بیچو اور اگر تم سے گھر جانے آنے کی اجازت مانگی جائے تب بھی انتظار نہ کرو کیونکہ تمہارے اوپر رماء کا ڈر ہے اور رماء سود ہے۔

۳۶۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ. وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ. وَالصَّاعُ بِالصَّاعِ. وَلَا يُبَاعُ كَالِئٌ بِنَاجِزٍ.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دینار کے بدلے دینار، درہم کے بدلے درہم، صاع کے بدلے صاع اور حاضر چیز کو وعدے پر فروخت نہ کیا کرو۔

۳۷۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ ؛ اَنَّهٗ سَمِعَ

ابوالزناد نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہیں

marfat.com
Marfat.com

عِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: لَا رِبًا إِلَّا فِي ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ.
مَا يُكَالُ أَوْ يُوزَنُ. بِمَا يُؤْكَلُ أَوْ يُشْرَبُ.

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ
سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَطْعُ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ مِنَ
الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الذَّهَبَ
بِالْفِضَّةِ. وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ. جِزَافًا. إِذَا كَانَ تِبْرًا أَوْ حَلْيًا
لَا صِيغَ. فَأَمَّا الدَّرَاهِمُ الْمَعْدُودَةُ. وَالدَّنَانِيرُ الْمَعْدُودَةُ
فَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَشْتَرِيَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ جِزَافًا. حَتَّى
يُعْلَمَ وَيُعَدَّ. فَإِنِ اشْتُرِيَ ذَلِكَ جِزَافًا، فَإِنَّمَا يُرَادُ بِهِ
الْغَرَرُ، حِينَ يُتْرَكُ عَدُّهُ وَيُشْتَرَى جِزَافًا. وَلَيْسَ هَذَا
مِنْ بُيُوعِ الْمُسْلِمِينَ. فَأَمَّا مَا كَانَ يُوزَنُ مِنَ التِّبْرِ وَالْحُلِيِّ
فَلَا بَأْسَ أَنْ يُبَاعَ ذَلِكَ جِزَافًا. وَإِنَّمَا ابْتِيَاعُ ذَلِكَ جِزَافًا.
كَهَيْئَةِ الْحِنْطَةِ وَالتَّمْرِ وَنَحْوِهِمَا مِنَ الْأَطْعِمَةِ الَّتِي تُبَاعُ
جِزَافًا، وَمِثْلُهَا يُكَالُ. فَلَيْسَ بِابْتِيَاعِ ذَلِكَ جِزَافًا،
بَأْسَ.

قَالَ مَالِكٌ: مَنِ اشْتَرَى مُصْحَفًا أَوْ سَيْفًا أَوْ خَاتَمًا
وَفِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ ذَهَبٌ أَوْ فِضَّةٌ بِدَنَانِيرَ أَوْ دَرَاهِمَ. فَإِنَّ
مَا اشْتُرِيَ مِنْ ذَلِكَ وَفِيهِ الذَّهَبُ بِدَنَانِيرَ، فَإِنَّهُ يُنْظَرُ
إِلَى قِيمَتِهِ. فَإِنْ كَانَتْ قِيمَةُ ذَلِكَ الثُّلُثَيْنِ، وَقِيمَةُ فِيهِ
مِنَ الذَّهَبِ الثُّلُثَ، فَذَلِكَ جَائِزٌ لَا بَأْسَ بِهِ. إِذَا كَانَ
ذَلِكَ يَدًا بِيَدٍ. وَلَا يَكُونُ فِيهِ تَأْخِيرٌ. وَمَا اشْتُرِيَ مِنْ ذَلِكَ
بِالْوَرِقِ، مِمَّا فِيهِ الْوَرِقُ، نُظِرَ إِلَى قِيمَتِهِ. فَإِنْ كَانَ قِيمَةُ
ذَلِكَ الثُّلُثَيْنِ، وَقِيمَةُ مَا فِيهِ مِنَ الْوَرِقِ الثُّلُثَ. فَذَلِكَ
جَائِزٌ لَا بَأْسَ بِهِ. إِذَا كَانَ ذَلِكَ يَدًا بِيَدٍ. وَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ مِنْ
أَمْرِ النَّاسِ عِنْدَنَا.

ہے سود مگر سونے میں یا چاندی میں یا کھانے پینے کی چیزوں میں جو ناپ تول کر بکتی ہیں۔

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ سونے چاندی (سکوں) کو کاٹنا زمین میں فساد برپا کرنا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ایک آدمی اگر چاندی کے بدلے سونا خریدے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی طرح چاندی کو سونے کے بدلے ڈھیر لگا کر جبکہ وہ ڈلی یا زیور کی شکل میں ہوں۔ اگر درہم و دینار ہوں تو گنتی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ انہیں ڈھیر لگا کر خریدنا درست نہیں ہے جب تک تعداد معلوم نہ ہو۔ اگر یہ گنتی کو چھوڑ کر ڈھیر لگا کر خریدے جائیں گے تو یہ دھوکا بازی ہے اور مسلمانوں کی تجارت یہ نہیں ہے۔ جن کا وزن کیا جاتا ہے جیسے ڈلی اور زیور تو ان کا ڈھیر خریدنے میں مضائقہ نہیں اور انہیں بھی گندم، کھجور وغیرہ کھانے کی چیزوں کی طرح ڈھیر کی صورت میں خرید سکتے ہیں اور ایسی ہی دوسری چیزوں کا ڈھیر کی شکل میں خریدنا کوئی قباحت نہیں رکھتا۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو قرآن کریم، یا انگوٹھی دینار یا درہم سے خریدے جس میں سونا یا چاندی لگی ہوئی ہو۔ اگر سونا لگی ہوئی چیز کو دیناروں کے بدلے خریدے تو اس چیز کی قیمت دیکھی جائے گی۔ اگر اس کی قیمت دو تہائی اور اس میں لگے ہوئے سونے کی ایک تہائی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں جبکہ دست بدستی ہو اور اس میں تاخیر نہ ہو اور جو چیز درہموں سے خریدی جائے اور اس میں چاندی لگی ہوئی ہو تو اس کی قیمت دیکھی جائے گی۔ اگر اس چیز کی قیمت دو تہائی ہے تو یہ جائز ہے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔

بَابُ ١٧ مَا جَاءَ فِي الصَّرْفِ

بیع صرف کا بیان

٣٨- حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ

مالک بن اوس بن حدثان نصری کو سو دینار کے درہم لینے کی

marfat.com
Marfat.com

مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ ؛ اَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ . قَالَ فَدَعَانِيْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ. فَتَرَاوَضْنَا حَتّٰى اصْطَرَفَ مِنِّيْ. وَاَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ حَتّٰى يَاْتِيَنِيْ خَازِنِيْ مِنَ الْغَابَةِ. وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْمَعُ فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ لَا تُفَارِقْهُ حَتّٰى تَاْخُذَ مِنْهُ. ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ. وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ. وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ. وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ".

قَالَ مَالِكٌ : اِذَا اصْطَرَفَ الرَّجُلُ الدَّرَاهِمَ بِدَنَانِيْرَ ثُمَّ وَجَدَ فِيْهَا دِرْهَمًا زَائِفًا فَاَرَادَ رَدَّهُ. انْتَقَصَ صَرْفَ الدِّيْنَارِ. وَرَدَّ اِلَيْهِ وَرِقَهُ. وَاَخَذَ اِلَيْهِ دِيْنَارَهُ. وَتَفْسِيْرُ مَا كُرِهَ مِنْ ذٰلِكَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ" وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاِنِ اسْتَنْظَرَكَ اِلٰى اَنْ يَلِجَ بَيْتَهُ فَلَا تُنْظِرْهُ. وَهُوَ اِذَا رَدَّ عَلَيْهِ دِرْهَمًا مِنْ صَرْفٍ ، بَعْدَ اَنْ يُفَارِقَهُ ، كَانَ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ اَوِ الشَّيْءِ الْمُسْتَاْخَرِ. فَلِذٰلِكَ كُرِهَ ذٰلِكَ. وَانْتَقَصَ الصَّرْفُ. وَاِنَّمَا اَرَادَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ لَا يُبَاعَ الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ وَالطَّعَامُ كُلُّهُ عَاجِلٌ بِاٰجِلٍ. فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ تَاْخِيْرٌ وَلَا نَظِرَةٌ. وَاِنْ كَانَ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ. اَوْ كَانَ مُخْتَلِفَةً اَصْنَافُهُ.

بَابُ ١٨ الْمُرَاطَلَةِ

٣٩۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ قُسَيْطٍ ؛ اَنَّهُ رَاٰى سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُرَاطِلُ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ. فَيُفْرِغُ ذَهَبَهُ فِيْ كِفَّةِ الْمِيْزَانِ. وَيُفْرِغُ صَاحِبُهُ الَّذِيْ يُرَاطِلُهُ ذَهَبَهُ فِيْ كِفَّةِ الْمِيْزَانِ الْاُخْرٰى. فَاِذَا اعْتَدَلَ لِسَانُ الْمِيْزَانِ ، اَخَذَ وَاَعْطٰى.

قَالَ مَالِكٌ : اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِيْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ. مُرَاطَلَةً : اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ. اَنْ يَاْخُذَ

ضرورت پڑی۔ ان کا بیان ہے کہ مجھے حضرت طلحہ بن عبیداللہ نے بلایا۔ ہم دونوں راضی ہو گئے یہاں تک کہ مجھ سے بیع صرف کر لی۔ وہ دیناروں کو لے کر ہاتھوں میں پلٹنے لگے اور فرمایا: میرے خازن کو غابہ سے آجانے دو۔ حضرت عمر سن رہے تھے۔ حضرت عمر نے فرمایا: خدا کی قسم ان سے جدا نہ ہونا جب تک وصول نہ کر لو۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: سونا چاندی کے بدلے سود ہے۔ مگر ہاتھوں ہاتھ۔ گندم گندم کے بدلے سود ہے مگر ہاتھوں ہاتھ۔ کھجوریں کھجوروں کے بدلے سود ہیں مگر ہاتھوں ہاتھ۔ جَو جَو کے بدلے سود ہیں مگر ہاتھوں ہاتھ۔

امام مالک نے فرمایا کہ جب کسی نے درہموں کے بدلے دیناروں کی بیع صرف کی۔ پھر ایک درہم کھوٹا نکل آیا تو اسے پھیرنا چاہتا ہے تو یہ دیناروں کی بیع صرف ختم ہوئی لہٰذا اس کے درہم لوٹا دے اور اپنے دینار واپس لے اور اس کی کراہت کی تفسیر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: سونا چاندی کے بدلے خریدنا سود ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور حضرت عمر نے فرمایا کہ دوسرا فریق اپنے گھر جانے آنے کی مہلت بھی مانگے تب بھی انتظار نہ کرو اور جب وہ بیع صرف کے درہم کو واپس کرے گا جدا ہونے کے بعد تو یہ قرض یا میعادی چیز کی طرح ہو جائے گا اور اس میں کراہت ہے اور بیع کو توڑ دے اور حضرت عمر کا مقصد یہ تھا کہ سونا، چاندی اور کھانے کی چیزیں سب جلد از جلد طے پائیں کیونکہ ان میں تاخیر اور مہلت درست نہیں ہے خواہ جنس ایک ہو یا مختلف۔

مراطلہ کا بیان

یزید بن عبداللہ بن قسیط نے سعید بن مسیب کو دیکھا کہ سونے کے بدلے سونا تول رہے تھے۔ انہوں نے اپنا سونا ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا اور اپنے ساتھی کا سونا ترازو کے دوسرے پلڑے میں رکھ تولا۔ جب کانٹا برابر ہو گیا تو یہ لے لیا اور وہ دے دیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ سونے کی سونے کے بدلے اور چاندی کی چاندی کے بدلے مراطلہ بیع کا ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اس

marfat.com
Marfat.com

أَحَدَ عَشَرَ دِينَارًا بِعَشَرَةِ دَنَانِيرَ يَدًا بِيَدٍ إِذَا كَانَ وَزْنُ الذَّهَبَيْنِ سَوَاءً غَبْنًا بَعِيدًا. وَإِنْ تَفَاضَلَ الْعَدَدُ وَالدَّرَاهِمُ أَيْضًا فِي ذَلِكَ، بِمَنْزِلَةِ الدَّنَانِيرِ.

قَالَ مَالِكٌ: مَنْ رَاطَلَ ذَهَبًا بِذَهَبٍ، أَوْ وَرِقًا بِوَرِقٍ. فَكَانَ بَيْنَ الذَّهَبَيْنِ فَضْلُ مِثْقَالٍ فَأَعْطَاهُ صَاحِبُهُ قِيمَتَهُ مِنَ الْوَرِقِ أَوْ مِنْ غَيْرِهَا. فَلَا يَأْخُذْهُ. فَإِنَّ ذَلِكَ قَبِيحٌ. وَذَرِيعَةٌ إِلَى الرِّبَا. لِأَنَّهُ إِذَا جَازَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ الْمِثْقَالَ بِقِيمَتِهِ. حَتَّى كَأَنَّهُ اشْتَرَاهُ عَلَى حِدَتِهِ. جَازَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ الْمِثْقَالَ بِقِيمَتَيْنِ مِرَارًا. لِأَنْ يُجِيزَ ذَلِكَ الْبَيْعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَاحِبِهِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَلَوْ أَنَّهُ بَاعَهُ ذَلِكَ الْمِثْقَالَ مُفْرَدًا لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُهُ، لَمْ يَأْخُذْهُ بِعَشَرِ الثَّمَنِ الَّذِي أَخَذَهُ بِهِ لِأَنْ يُجَوِّزَ لَهُ الْبَيْعَ. فَذَلِكَ الذَّرِيعَةُ إِلَى أَحَدِ الْحَرَامِ وَالْأَمْرُ الْمَنْهِيُّ عَنْهُ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يُرَاطِلُ الرَّجُلَ. وَيُعْطِيهِ الذَّهَبَ الْعَتِيقَ بِجِيَادٍ، وَيَجْعَلُ مَعَهَا تِبْرًا ذَهَبًا غَيْرَ جَيِّدَةٍ وَيَأْخُذُ مِنْ صَاحِبِهِ ذَهَبًا كُوفِيَّةً مُقَطَّعَةً. وَتِلْكَ الْكُوفِيَّةُ مَكْرُوهَةٌ عِنْدَ النَّاسِ. فَيَتَبَايَعَانِ ذَلِكَ مِثْلًا بِمِثْلٍ: إِنَّ ذَلِكَ لَا يَصْلُحُ.

قَالَ مَالِكٌ: وَتَفْسِيرُ مَا كُرِهَ مِنْ ذَلِكَ، أَنَّ صَاحِبَ الذَّهَبِ الْجِيَادِ أَخَذَ فَضْلَ عُيُونِ ذَهَبِهِ فِي التِّبْرِ الَّذِي طَرَحَ مَعَ ذَهَبِهِ. وَلَوْلَا فَضْلُ ذَهَبِهِ عَلَى ذَهَبِ صَاحِبِهِ، لَمْ يُرَاطِلْهُ بِتِبْرِهِ ذَلِكَ إِلَى ذَهَبِهِ الْكُوفِيَّةِ. فَامْتَنَعَ. وَإِنَّمَا مَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَ ثَلَاثَةَ أَصْوُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَجْوَةٍ. بِصَاعَيْنِ وَمُدٍّ مِنْ تَمْرٍ بَرْنِيٍّ. فَقِيلَ لَهُ: هَذَا لَا يَصْلُحُ. فَجَعَلَ صَاعَيْنِ كَبِيسٍ، وَصَاعًا مِنْ حَشْفٍ. يُرِيدُ أَنْ يُجِيزَ بِذَلِكَ بَيْعَهُ. فَذَلِكَ لَا يَصْلُحُ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُ الْعَجْوَةِ لِيُعْطِيَهُ صَاعًا مِنَ الْعَجْوَةِ بِصَاعٍ مِنْ حَشْفٍ. وَلَكِنَّهُ إِنَّمَا أَعْطَاهُ ذَلِكَ، بِفَضْلِ

ہیں کوئی مضائقہ نہیں اگرچہ دس دینار کے بدلے ہاتھوں ہاتھ گیارہ دینار لے جبکہ وزن میں دونوں طرف سونا برابر ہو اگرچہ گنتی میں کم وبیش ہوں اور اسی طرح دراہم کا معاملہ ہے جو اس جگہ دینار کی طرح ہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے سونے کو سونے کے بدلے یا چاندی کو چاندی کے بدلے تولا تو ایک مثقال کا فرق نکلا۔ یہ اس ایک مثقال کی قیمت کے حساب سے چاندی یا کوئی اور چیز دے تو نہ لی جائے کیونکہ ایسا کرنا برا ہے اور ذریعۂ سود ہے کیونکہ جب اس کی اجازت دی جائے گی کہ ایک مثقال کی قیمت وصول کرے۔ اگر وہ اس کو علیحدہ بیچے تو اتنی چاندی کے بدلے ایک مثقال سونا کبھی نہ دے گا یہ صرف بیع کو مکمل کرنے کیلئے ایسا کر رہا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر وہ اس ایک مثقال سونے کو علیحدہ فروخت کرتا تو جو اس کی قیمت لی ہے اس کا دسواں حصہ بھی نہ ملتا تو یہ بیع کس طرح جائز ہو جبکہ یہ حرام کو حلال کرنے کا ایک ذریعہ ہوا لہٰذا اس سے منع کرنے کا حکم ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ایک آدمی نے دوسرے سے مراطلہ کیا اور اسے عمدہ سونے کے ساتھ گھٹیا سونے کے پترے بھی دیئے اور دوسرے سے کٹا ہوا کوفی سونا لیا جبکہ کوفی سونا لوگوں کے نزدیک ناپسندیدہ ہے چونکہ دونوں کا مال ایک دوسرے کے مطابق نہیں اس لئے یہ درست نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا۔ اس کراہت کی تفسیر یہ ہے کہ جس نے کھرے سونے کے ساتھ گھٹیا سونے کے پترے بھی رکھے اور دوسرے نے درمیانی کوفی سونا رکھا۔ عمدہ سونے والے نے گھٹیا سونا ساتھ ملا کر اپنا نقصان پورا کر لیا اسی طرح تو دوسرا اس کے بدلے کوفی سونا دے رہا ہے۔ وہ اس بیع کو جائز سمجھ رہا ہے حالانکہ یہ درست نہیں ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی سوا دو صاع کبیس کھجوریں دے کر تین صاع عجوہ کھجوریں خریدے۔ جب اس سے کہا جائے کہ یہ بیع جائز نہیں ہے تو وہ دو صاع کبیس اور ایک صاع خراب کھجوریں دے کر خریدے تو یہ بھی جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اگر الگ بیچتا تو وہ ایک صاع عجوہ کے بدلے ہرگز ایک صاع خراب کھجوریں نہ لیتا

marfat.com
Marfat.com

الْكَبِيسِ. أَوْ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: بِعْنِي ثَلَاثَةَ أَصْوُعٍ مِنَ الْبَيْضَاءِ بِصَاعَيْنِ وَنِصْفٍ مِنْ حِنْطَةٍ شَامِيَّةٍ. فَيَقُولُ: هٰذَا لَا يَصْلُحُ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ. فَيَجْعَلُ صَاعَيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ شَامِيَّةٍ. وَصَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، يُرِيدُ أَنْ يُجِيزَ بِذٰلِكَ الْبَيْعَ فِيمَا بَيْنَهُمَا. فَهٰذَا لَا يَصْلُحُ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيُعْطِيَهُ بِصَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ صَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ بَيْضَاءَ، لَوْ كَانَ ذٰلِكَ الصَّاعُ مُفْرَدًا. وَإِنَّمَا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ لِفَضْلِ الشَّامِيَّةِ عَلَى الْبَيْضَاءِ. فَهٰذَا لَا يَصْلُحُ. وَهُوَ مِثْلُ مَا وَصَفْنَا مِنَ التِّبْرِ.

قَالَ مَالِكٌ: فَكُلُّ شَيْءٍ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَالطَّعَامِ كُلِّهِ. الَّذِي لَا يَنْبَغِي أَنْ يُبَاعَ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُجْعَلَ مَعَ الصِّنْفِ الْجَيِّدِ مِنَ الْمَرْغُوبِ فِيهِ، الشَّيْءُ الرَّدِيُّ الْمَسْخُوطُ لِيُجَازَ الْبَيْعُ. وَلْيُسْتَحَلَّ بِذٰلِكَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الْأَمْرِ الَّذِي لَا يَصْلُحُ، إِذَا جُعِلَ ذٰلِكَ مَعَ صِنْفِ الْمَرْغُوبِ فِيهِ. وَإِنَّمَا يُرِيدُ صَاحِبُ ذٰلِكَ أَنْ يُدْرِكَ بِذٰلِكَ فَضْلَ جَوْدَةِ مَا يَبِيعُ. فَيُعْطِي الشَّيْءَ الَّذِي لَوْ أَعْطَاهُ وَحْدَهُ، لَمْ يَقْبَلْهُ صَاحِبُهُ. وَلَمْ يَهْتَمَّ بِذٰلِكَ وَإِنَّمَا يَقْبَلُهُ مِنْ أَجْلِ الَّذِي يَأْخُذُ مَعَهُ، لِفَضْلِ سِلْعَةِ صَاحِبِهِ عَلَى سِلْعَتِهِ. فَلَا يَنْبَغِي لِشَيْءٍ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَالطَّعَامِ أَنْ يَدْخُلَهُ شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ الصِّفَةِ. فَإِنْ أَرَادَ صَاحِبُ الطَّعَامِ الرَّدِيِّ، أَنْ يَبِيعَهُ بِغَيْرِهِ، فَلْيَبِعْهُ عَلَى حِدَتِهِ. وَلَا يَجْعَلُ مَعَ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلَا بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ كَذٰلِكَ.

یہاں اس نے صرف کبیس کی وجہ سے لی ہیں۔ اس کی مثال یہ بھی ہے کہ ایک شخص تین صاع متوسط گندم کو اڑھائی صاع عمدہ گندم کے بدلے خریدے جب اس سے کہا جائے کہ یہ درست نہیں ہے تو اس نے عمدہ گندم کے دو صاع میں ایک صاع جو ملا دئیے، تاکہ وزن برابر ہونے کے باعث بیع حلال ہو جائے لیکن یہ درست نہیں ہے کیونکہ اگر یہ علیحدہ فروخت کرتا تو ایک صاع جو کے بدلے دوسرا کبھی ایک صاع متوسط گندم نہ دیتا۔

امام مالک نے فرمایا کہ سونا، چاندی اور کھانے کی تمام چیزوں کو متبادل خریدنا درست نہیں ہے جب تک وہ ایک جیسی نہ ہوں یہ مناسب نہیں ہے کہ عمدہ اور مرغوب چیز میں گھٹیا اور ناپسندیدہ چیز ملا کر وزن پورا کرے تاکہ بیع جائز اور حلال ہو جائے، جس سے منع کیا گیا ہے اور جو درست نہیں ہے۔ عمدہ مال میں گھٹیا اس لئے ملایا جاتا ہے کہ دوسرا اپنے سے عمدہ مال کے باعث اسے بھی قبول کر لے گا۔ اگر عمدہ مال ساتھ نہ ہوتا تو متوسط مال والا کبھی اس گھٹیا مال کو قبول نہ کرتا۔ پس سونا چاندی یا کھانے کی چیزوں میں عمدہ کے ساتھ گھٹیا مال کو ملانا درست نہیں ہے۔ ہاں مال والا اگر اپنے ردی مال کو علیحدہ بیچے اور دوسرا مال اس کے ساتھ نہ ملائے تو اس صورت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

بَابُ ١٩ الْعِينَةِ وَمَا يُشْبِهُهَا

باب ۱۹ بیع عینہ اور قبضے سے پہلے فروخت کرنا

٤٠ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ".

٤١ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو غلہ خریدے تو اسے فروخت نہ کرے یہاں تک کہ قبضہ کر لے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

marfat.com

Marfat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، "مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ"

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کھانے کی چیز خریدے تو اسے فروخت نہ کرے یہاں تک کہ قبضہ کر لے۔

۴۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؛ اَنَّهُ قَالَ، كُنَّا فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ. فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ. مِنَ الْمَكَانِ الَّذِيْ ابْتَعْنَاهُ فِيْهِ. اِلٰى مَكَانٍ سِوَاهُ، قَبْلَ اَنْ نَبِيْعَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم غلہ خریدتے تو آپ ہماری طرف آدمی بھیجتے جو ہمیں حکم دیتا کہ فروخت کرنے سے پہلے غلہ کو خریدنے کی جگہ سے دوسری جگہ لے جاؤ۔

۴۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ ؛ اَنَّ حَكِيْمَ ابْنَ حِزَامٍ ابْتَاعَ طَعَامًا. اَمَرَ بِهٖ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالنَّاسِ فَبَاعَ حَكِيْمٌ الطَّعَامَ قَبْلَ اَنْ يَسْتَوْفِيَهُ. فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ. فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ : لَا تَبِعْ طَعَامًا ابْتَعْتَهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ.

حضرت حکیم بن حزام نے غلہ خریدا جس کے لئے حضرت عمر نے لوگوں کو حکم دیا تھا۔ پس حضرت حکیم نے وہ غلہ قبضے سے پہلے فروخت کر دیا۔ جب یہ بات حضرت عمر تک پہنچی تو انہوں نے واپس کروا دیا اور فرمایا کہ غلے کو اس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک اس پر قبضہ نہ کر لو۔

۴۴۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ صُكُوْكًا خَرَجَتْ لِلنَّاسِ فِيْ زَمَانِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ. مِنْ طَعَامِ الْجَارِ. فَتَبَايَعَ النَّاسُ تِلْكَ الصُّكُوْكَ بَيْنَهُمْ، قَبْلَ اَنْ يَسْتَوْفُوْهَا. فَدَخَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ. فَقَالَا : اَتَحِلُّ الرِّبَا يَا مَرْوَانُ ؟ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ. وَمَا ذَاكَ ؟ فَقَالَا : هٰذِهِ الصُّكُوْكُ تَبَايَعَهَا النَّاسُ ثُمَّ بَاعُوْهَا. قَبْلَ اَنْ يَسْتَوْفُوْهَا فَبَعَثَ مَرْوَانُ الْحَرَسَ يَتْبَعُوْنَهَا. يَنْتَزِعُوْنَهَا مِنْ اَيْدِي النَّاسِ. وَيَرُدُّوْنَهَا اِلٰى اَهْلِهَا.

حضرت حکیم بن حزام نے غلہ خریدا جس کے لئے حضرت عمر نے لوگوں کو حکم دیا تھا۔ پس حضرت حکیم نے وہ غلہ قبضے سے پہلے فروخت کر دیا۔ جب یہ بات حضرت عمر تک پہنچی تو انہوں نے واپس کروا دیا اور فرمایا کہ غلے کو اس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک اس پر قبضہ نہ کر لو۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ مروان بن حکم کے زمانے میں لوگوں کو جار کے غلے کی سندیں ملیں تو لوگوں نے غلے پر قبضہ کرنے سے پہلے آپس میں ان سندوں کو بیچنا شروع کر دیا۔ پس حضرت زید بن ثابت نیز ایک اور صحابی مروان بن حکم کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا اے مروان! کیا تم سود کو حلال کرتے ہو؟ کہا میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں، بات کیا ہوئی؟ دونوں حضرات نے فرمایا کہ ان سندوں سے لوگ خریدتے ہیں اور قبضہ کرنے سے پہلے بیچ دیتے ہیں۔ پس مروان نے چوکیداروں کو بھیجا جنہوں نے ایسے لوگوں سے سندیں چھین کر سند والوں کے حوالے کر دیں۔

۴۵۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَجُلًا اَرَادَ اَنْ يَبْتَاعَ طَعَامًا مِنْ رَجُلٍ اِلٰى اَجَلٍ فَذَهَبَ بِهِ الرَّجُلُ الَّذِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَبِيْعَهُ الطَّعَامَ اِلَى السُّوْقِ. فَجَعَلَ يُرِيْهِ الصُّبَرَ. وَيَقُوْلُ لَهُ ؛ مِنْ اَيِّهَا تُحِبُّ اَنْ اَبْتَاعَ لَكَ ؟ فَقَالَ الْمُبْتَاعُ، اَتَبِيْعُنِيْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ ؟ فَاَتَيَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِلْمُبْتَاعِ : لَا تَبْتَعْ مِنْهُ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ. وَقَالَ لِلْبَائِعِ : لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ ایک آدمی نے دوسرے سے ایک مدت کے وعدے پر غلہ خریدنا چاہا تو غلہ بیچنے والا اسے بازار لے گیا تاکہ غلہ خریدے تو اسکے مختلف ڈھیر دکھا کر کہنے لگا کہ آپ کے لئے میں کون سا غلہ خریدوں؟ خریدار نے کہا کہ میرے ہاتھوں وہ چیز فروخت کر رہے ہیں جو آپ کے پاس نہیں ہے۔ پس وہ دونوں حضرت عبداللہ بن عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا حضرت عبداللہ بن عمر نے خریدار سے فرمایا کہ جو چیز انکے پاس نہیں ہے آپ مت خریدو اور بائع سے کہا کہ جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے اسے فروخت مت کرو۔

۴۶۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ ؛ اَنَّهُ

marfat.com
Marfat.com

جَمِيلَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُؤَذِّنَ، يَقُولُ لِسَعِيدِ بْنِ
يِّبِ: إِنِّي رَجُلٌ أَبْتَاعُ مِنَ الْأَزْمَاقِ الَّتِي تُعْطِي النَّاسُ
ارِ. مَا شَاءَ اللهُ. ثُمَّ أُرِيدُ أَنْ أَبِيعَ الطَّعَامَ الْمَضْمُونَ
إِلَى أَجَلٍ. فَقَالَ لَهُ سَعِيدٌ: أَتُرِيدُ أَنْ تُوَفِّيَهُمْ مِنْ تِلْكَ
زَاقِ الَّتِي ابْتَعْتَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا، الَّذِي لَا
تِلَافَ فِيهِ أَنَّهُ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا، بُرًّا أَوْ شَعِيرًا أَوْ
لَتًا أَوْ ذُرَةً أَوْ دُخْنًا. أَوْ شَيْئًا مِنَ الْحُبُوبِ الْقِطْنِيَّةِ أَوْ
شَيْئًا مِمَّا يُشْبِهُ الْقِطْنِيَّةَ. مِمَّا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ أَوْ شَيْئًا
نَ الْأُدْمِ كُلِّهَا، الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ وَالْعَسَلِ وَالْخَلِّ وَ
لْجُبْنِ وَالشِّبْرِقِ (وَالشِّيرَقِ) وَاللَّبَنِ. وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ
أُدْمِ. فَإِنَّ الْمُبْتَاعَ، لَا يَبِيعُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ، حَتّٰى يَقْبِضَهُ
يَسْتَوْفِيَهُ.

باب ۲۰ مَا يُكْرَهُ مِنْ بَيْعِ الطَّعَامِ إِلَى أَجَلٍ

۴۸۱ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، أَنَّهُ
سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ يَنْهَيَانِ
نْ يَبِيعَ الرَّجُلُ حِنْطَةً بِذَهَبٍ إِلَى أَجَلٍ. ثُمَّ يَشْتَرِيَ
نْ ذَهَبٍ تَمْرًا، قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَ الذَّهَبَ.

۴۸۲ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ، أَنَّهُ
سَأَلَ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: عَنِ الرَّجُلِ
يَبِيعُ الطَّعَامَ مِنَ الرَّجُلِ بِذَهَبٍ إِلَى أَجَلٍ، ثُمَّ يَشْتَرِي
الذَّهَبَ تَمْرًا قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَ الذَّهَبَ؟ فَكَرِهَ ذٰلِكَ،
نَهَى عَنْهُ.

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِمِثْلِ
ذٰلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ: وَإِنَّمَا نَهَى سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَ
سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ
وَابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَنْ لَا يَبِيعَ الرَّجُلُ حِنْطَةً بِذَهَبٍ.

جمیل بن عبدالرحمٰن مؤذن نے سعید بن مسیب سے کہا کہ میں لوگوں سے جار کے غلے کی سندیں خرید لیتا ہوں جتنی اللہ چاہے پھر میں چاہتا ہوں کہ مدت مقرر کر کے وہ غلہ لوگوں کو فروخت کر دوں سعید نے ان سے فرمایا، کیا تم اسی غلے سے لوگوں کو دینا چاہتے ہو جو خریدا تھا؟ کہا ہاں۔ تو انہوں نے اس سے منع فرمایا۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم متفقہ ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جس نے غلہ خریدا گندم، جَو، جوار، باجرہ یا دالیں وغیرہ جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے یا روٹی کے ساتھ کھانے کی تمام چیزیں جیسے روغن زیتون، گھی، شہد، سرکہ، پنیر، تل کا تیل اور دودھ وغیرہ یا جو سالن کے مشابہ ہیں تو ان میں سے کوئی چیز نہ بیچی جائے یہاں تک کہ اس پر قبضہ کر لیا جائے۔

اناج کی وہ میعادی بیع جو مکروہ ہے

ابوالزناد نے سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار کو منع فرماتے ہوئے سنا جو مدت مقرر کر کے گندم کو سونے کے بدلے فروخت کرے اور پھر سونے پر قبضہ کرنے سے پہلے اسی سونے سے کھجوریں خریدے۔

کثیر بن فرقد نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے میعاد مقرر کر کے کسی سے سونے کے بدلے غلہ خریدا۔ پھر سونے پر قبضہ کرنے سے پہلے اسی سونے کے ساتھ کھجوریں خریدیں تو انہوں نے یہ بات ناپسند کی اور اس سے منع فرمایا۔

امام مالک نے ابن شہاب سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ سعید بن مسیب، سلیمان بن یسار، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اور ابن شہاب نے منع فرمایا ہے کہ ایک آدمی سونے کے بدلے گندم خریدے پھر وہ اس سونے کے بدلے کھجوریں خریدے

marfat.com
Marfat.com

ثُمَّ يَشْتَرِي الرَّجُلُ بِالذَّهَبِ تَمْرًا ، قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَ الذَّهَبَ مِنْ بَيِّعِهِ الَّذِي اشْتَرَى مِنْهُ الْحِنْطَةَ . فَاَمَّا اَنْ يَشْتَرِيَ بِالذَّهَبِ الَّتِي بَاعَ بِهَا الْحِنْطَةَ ، اِلَى اَجَلٍ ، تَمْرًا مِنْ غَيْرِ بَائِعِهِ الَّذِي بَاعَ مِنْهُ الْحِنْطَةَ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَ الذَّهَبَ وَيُحِيلُ الَّذِي اشْتَرَى مِنْهُ التَّمْرَ عَلَى غَرِيمِهِ الَّذِي بَاعَ مِنْهُ الْحِنْطَةَ . بِالذَّهَبِ الَّتِي لَهُ عَلَيْهِ . فِي تَمْرِ التَّمْرِ . فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ .

اس سے پہلے کہ اس نے سونے پر قبضہ کیا ہو جس سے گندم خریدی تھی اگر وہ اس سونے سے جس کے بدلے گندم بیچی ہے گندم والے کے علاوہ کسی اور سے کھجوریں خریدے اور کھجوروں والے سے گندم والے کا حوالہ کردے اس سونے کا جو اس پر ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ : وَقَدْ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ ، فَلَمْ يَرَوْا بِهِ بَاْسًا .

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے یہ بات کتنے ہی اہل علم سے پوچھی تو انہوں نے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

بَابُ السَّلَفَةِ فِي الطَّعَامِ

اناج میں سلفہ کرنے کا بیان

۴۹ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؛ اَنَّهُ قَالَ : لَا بَاْسَ بِاَنْ يُسْلِفَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي الطَّعَامِ الْمَوْصُوفِ بِسِعْرٍ مَعْلُومٍ اِلَى اَجَلٍ مُسَمًّى . مَا لَمْ يَكُنْ فِي زَرْعٍ لَمْ يَبْدُ صَلَاحُهُ ، اَوْ تَمْرٍ لَمْ يَبْدُ صَلَاحُهُ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک آدمی دوسرے سے کھانے کی چیزوں میں وصف، نرخ اور مدت مقرر کرکے سلف کرے تو کوئی مضائقہ نہیں جبکہ ایسے کھیت کا نہ ہو جس کی بہتری معلوم نہ ہوئی ہو اور نہ ایسی کھجوروں کا ہو جن کی بہتری واضح نہ ہوئی ہو۔

قَالَ مَالِكٌ : اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِيمَنْ سَلَّفَ فِي طَعَامٍ بِسِعْرٍ مَعْلُومٍ اِلَى اَجَلٍ مُسَمًّى فَحَلَّ الْاَجَلُ فَلَمْ يَجِدِ الْمُبْتَاعُ عِنْدَ الْبَائِعِ وَفَاءً مِمَّا ابْتَاعَ مِنْهُ فَاَقَالَهُ . فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنْهُ اِلَّا وَرِقَهُ اَوْ ذَهَبَهُ . اَوِ الثَّمَنَ الَّذِي دَفَعَ اِلَيْهِ بِعَيْنِهِ . وَاِنَّهُ لَا يَشْتَرِي مِنْهُ بِذٰلِكَ الثَّمَنِ شَيْئًا حَتَّى يَقْبِضَهُ مِنْهُ . وَذٰلِكَ اَنَّهُ اِذَا اَخَذَ غَيْرَ الثَّمَنِ الَّذِي دَفَعَ اِلَيْهِ اَوْ صَرَفَهُ فِي سِلْعَةٍ غَيْرِ الطَّعَامِ الَّذِي ابْتَاعَ مِنْهُ . فَهُوَ بَيْعُ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ يُسْتَوْفَى .

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جو نرخ اور مدت مقرر کرکے ہو کہ جب مدت پوری ہو جائے تو خریدار بائع کے پاس وہ اناج نہ پائے تو بیع فسخ کردے کیونکہ اپنی چاندی، سونا یا قیمت جو دی اسے واپس لینے کے سوا اور کیا کر سکتا ہے اور یہ نہ ہو کہ اپنے زرثمن سے دوسری چیز بائع سے خریدے جب تک اپنے زرثمن پر قبضہ نہ کرلے۔ کیونکہ خریدار نے جو غلہ یا دوسری چیز کے لیے رقم دی اس پر قبضہ کرنے سے پہلے اسی کے ساتھ دوسرا غلہ خرید لیا۔

قَالَ مَالِكٌ : وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ يُسْتَوْفَى

امام مالک نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبضے سے پہلے غلے کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ : فَاِنْ نَدِمَ الْمُشْتَرِي فَقَالَ لِلْبَائِعِ : اَقِلْنِي وَاُنْظِرُكَ بِالثَّمَنِ الَّذِي دَفَعْتُ اِلَيْكَ . فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَصْلُحُ . وَاَهْلُ الْعِلْمِ يَنْهَوْنَ عَنْهُ . وَذٰلِكَ اَنَّهُ يَتَاَخَّرُ لِلْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ ، اَخَّرَ عَنْهُ حَقَّهُ ، عَلَى اَنْ يُقِيلَهُ . فَكَانَ

امام مالک نے فرمایا کہ مشتری نادم ہوا تو بائع نے کہا کہ میں زرثمن کی واپسی میں جو میں نے تمہیں دی ہے مہلت دیتا ہوں تو یہ درست نہیں ہے اور اہل علم اس سے منع کرتے ہیں کیونکہ جب میعاد گزر گئی اور غلہ بائع کے ذمے واجب ہوا تو مشتری نے اس شرط کی وجہ سے

marfat.com

Marfat.com

اپنا حق لینے میں دیر کی اور یہ قبضے سے پہلے اناج فروخت کر دینا ہوا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس کی تفسیر یہ ہے کہ جب مدت پوری ہو گئی اور خریدار نے اناج لینا پسند نہ کیا بلکہ اس اناج کے بدلے ایک مدت کے وعدے پر کچھ روپے ٹھہرا لئے تو یہ اقالہ نہ ہوا کیونکہ اقالہ تو جب ہے کہ بائع یا مشتری کی طرف سے کمی یا بیشی نہ ہو اور اگر اس میں کمی بیشی ہوئی یا میعاد بڑھائی یا بائع یا مشتری کا کوئی فائدہ مقرر ہوا تو اسے اقالہ نہیں سمجھا جائے گا جبکہ اقالہ، شرکت اور تولیہ اسی وقت تک درست ہیں کہ کمی یا بیشی نہ کی جائے اور میعاد نہ بڑھائی جائے۔ اگر ان میں سے کوئی بات ہوئی تو وہ نئی بیع ہوئی اور جن وجوہات سے بیع درست ہوتی ہے ان سے یہ بھی درست ہوگی اور جن سے بیع حرام ہو جاتی ہے ان سے یہ بھی حرام ہو جائے گی۔

قَالَ مَالِكٌ : مَنْ سَلَّفَ فِي حِنْطَةٍ شَامِيَّةٍ ، فَلَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ مَحْمُولَةً ، بَعْدَ مَحِلِّ الْأَجَلِ .

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے اچھی گندم کا سلف کیا اور مدت پوری ہونے پر گھٹیا یا بڑھیا اتنی ہی گندم لے لی تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ : وَكَذَلِكَ مَنْ سَلَّفَ فِي صِنْفٍ مِنَ الْأَصْنَافِ . فَلَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ خَيْرًا مِمَّا سَلَّفَ فِيهِ وَأَدْنَى بَعْدَ مَحِلِّ الْأَجَلِ . وَتَفْسِيرُ ذَلِكَ : أَنْ يُسَلِّفَ الرَّجُلُ فِي حِنْطَةٍ مَحْمُولَةٍ . فَلَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ شَعِيرًا أَوْ حِنْطَةً شَامِيَّةً . وَإِنْ سَلَّفَ فِي تَمْرٍ عَجْوَةٍ . فَلَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ صَيْحَانِيًّا أَوْ جَمْعًا . وَإِنْ سَلَّفَ فِي زَبِيبٍ أَحْمَرَ ، فَلَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ أَسْوَدَ . إِذَا كَانَ ذَلِكَ كُلُّهُ بَعْدَ مَحِلِّ الْأَجَلِ وَإِذَا كَانَتْ مَكِيلَتُهُ ذَلِكَ سَوَاءً . بِمِثْلِ كَيْلِ مَا سَلَّفَ فِيهِ .

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے کسی بھی چیز کا سلف کیا تو مدت پوری ہونے پر اس سے بہتر یا کمتر لینے میں کوئی قباحت نہیں اور اس کی تفسیر یہ ہے کہ جس نے درمیانی گندم کا سلف کیا تو جو یا بڑھیا گندم لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر عجوہ کھجور کا سلف کیا یا صیحانی یا جمع کے لینے میں کوئی ڈر نہیں۔ اگر سرخ کشمش کا سلف کیا تو سیاہ کشمش لینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ یہ مدت پوری ہو جانے کے بعد ہوا اور وزن وہی ہو جتنے کا سلف کیا تھا۔

باب ۲۲ بَيْعِ الطَّعَامِ بِالطَّعَامِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا

اناج کے بدلے اناج بیچا جائے تو کمی بیشی نہ ہو

۵۰ ۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ ؛ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ قَالَ : فِنِيَ عَلَفُ حِمَارِ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ . فَقَالَ لِغُلَامِهِ : خُذْ مِنْ حِنْطَةِ أَهْلِكَ . فَابْتَعْ بِهَا شَعِيرًا . وَلَا تَأْخُذْ إِلَّا مِثْلَهُ .

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سلیمان بن یسار نے فرمایا: حضرت سعد بن ابی وقاص کے گھوڑے کا چارہ ختم ہو گیا تو انہوں نے اپنے غلام سے فرمایا کہ گھر سے گندم لے جاؤ اور اس کے بدلے جَو لے آنا لیکن نہ لینا مگر برابر۔

۵۱ ۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

نافع کو سلیمان بن یسار نے بتایا کہ عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد

marfat.com
Marfat.com

يَسَارٍ؛ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ: اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ، فَنِيَ عَلَفُ دَابَّتِهِ فَقَالَ لِغُلَامِهِ. خُذْ مِنْ حِنْطَةِ اَهْلِكَ طَعَامًا فَابْتَعْ بِهَا شَعِيْرًا. وَلَا تَاْخُذْ اِلَّا مِثْلَهُ.

یغوث کی سواری کا چارہ ختم ہوگیا تو انہوں نے اپنے غلام سے فرمایا کہ اپنے گھر سے کھانے کی گندم لے جاؤ اور اس کے بدلے جَو خرید لاؤ اور نہ لینا مگر برابر۔

۵۲ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مُعَيْقِيْبٍ الدَّوْسِيِّ، مِثْلُ ذٰلِكَ.

امام مالک نے قاسم بن محمد سے، انہوں نے ابن معیقب دوسی سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَهُوَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا، اَنْ لَا تُبَاعَ الْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَلَا التَّمْرُ بِالتَّمْرِ. وَلَا الْحِنْطَةُ بِالتَّمْرِ وَلَا التَّمْرُ بِالزَّبِيْبِ. وَلَا الْحِنْطَةُ بِالزَّبِيْبِ. وَلَا شَيْءَ مِنَ الطَّعَامِ كُلِّهِ، اِلَّا يَدًا بِيَدٍ، فَاِنْ دَخَلَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ، الْاَجَلُ لَمْ يَصْلُحْ. وَكَانَ حَرَامًا. وَلَا شَيْءَ مِنَ الْاُدُمِ كُلِّهَا اِلَّا يَدًا بِيَدٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم متفقہ ہے کہ گندم کے بدلے گندم، کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے کھجور، کھجور کے بدلے کشمش اور گندم کے بدلے کشمش نہ بیچی جائے اور کھانے کی کوئی چیز بھی بیچی نہ جائے مگر ہاتھوں ہاتھ۔ اگر اس میں کوئی مدت مقرر کی تو درست نہیں اور بیع حرام ہو جائے گی اور روٹی سے لگا کر کھانے کی کوئی چیز نہ بیچی جائے مگر ہاتھوں ہاتھ۔

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنَ الطَّعَامِ وَالْاُدُمِ اِذَا كَانَ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ، اِثْنَانِ بِوَاحِدٍ. فَلَا يُبَاعُ مُدُّ حِنْطَةٍ بِمُدَّيْ حِنْطَةٍ. وَلَا مُدُّ تَمْرٍ بِمُدَّيْ تَمْرٍ. وَلَا مُدُّ زَبِيْبٍ بِمُدَّيْ زَبِيْبٍ. وَلَا مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْحُبُوْبِ وَالْاُدُمِ كُلِّهَا. اِذَا كَانَ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ. وَاِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ. اِنَّمَا ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ. لَا يَحِلُّ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ الْفَضْلُ. وَلَا يَحِلُّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ غلہ یا روٹی سے لگا کر کھانے کی ایک چیز کے بدلے دو نہ خریدی جائیں۔ اسی طرح ایک مد گندم کے بدلے دو مد گندم، ایک مد کھجوروں کے بدلے دو مد کھجوریں، ایک مد کشمش کے بدلے دو مد کشمش نیز ایسے ہی تمام اجناس اور ترکاریاں وغیرہ ایک جنس سے برابر اور ہاتھوں ہاتھ خریدی جائیں۔ یہ اس جگہ چاندی اور سونے کی طرح ہیں۔ کسی چیز کی زیادتی جائز نہیں۔ جائز یہی ہے کہ برابر ہوں اور ہاتھوں ہاتھ ہوں۔

قَالَ مَالِكٌ: وَاِذَا اخْتَلَفَ مَا يُكَالُ اَوْ يُوْزَنُ، مِمَّا يُؤْكَلُ اَوْ يُشْرَبُ. فَبَانَ اخْتِلَافُهُ. فَلَا بَاْسَ اَنْ يُؤْخَذَ مِنْهُ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ. يَدًا بِيَدٍ. وَلَا بَاْسَ اَنْ يُؤْخَذَ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ بِصَاعَيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ وَصَاعٌ مِنْ تَمْرٍ بِصَاعَيْنِ مِنْ زَبِيْبٍ. وَصَاعٌ مِنْ حِنْطَةٍ بِصَاعَيْنِ مِنْ سَمْنٍ. فَاِذَا كَانَ الصِّنْفَانِ مِنْ هٰذَا مُخْتَلِفَيْنِ. فَلَا بَاْسَ بِاثْنَيْنِ مِنْهُ بِوَاحِدٍ اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ. يَدًا بِيَدٍ. فَاِنْ دَخَلَ ذٰلِكَ، الْاَجَلُ، فَلَا يَحِلُّ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب کھانے پینے کی چیزوں کے اندر ناپ تول کا فرق ہو اور وہ مختلف جنس ہوں تو ایک کے بدلے لینے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ لین دین ہاتھوں ہاتھ ہو۔ اس میں کوئی قباحت نہیں کہ ایک صاع کھجور کے بدلے دو صاع گندم لی جائے ایک صاع کھجور کی دو صاع کشمش اور ایک صاع گندم کا دو صاع گھی لیا جائے۔ جبکہ دونوں چیزوں کی جنس مختلف ہو تو ان میں ایک کے زیادہ ہونے میں کوئی قباحت نہیں جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ اگر اس میں مدت مقرر کی گئی تو بیع حلال نہیں رہے گی۔

marfat.com

Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ : وَلَا تَحِلُّ صُبْرَةُ الْحِنْطَةِ. وَلَا بَأْسَ بِصُبْرَةِ الْحِنْطَةِ بِصُبْرَةِ التَّمْرِ. يَدًا بِيَدٍ. وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يُشْتَرَى الْحِنْطَةُ بِالتَّمْرِ جِزَافًا.

امام مالک نے فرمایا کہ گندم کے ڈھیر کے بدلے گندم کا ڈھیر اور گندم کے ڈھیر کے بدلے کھجوروں کا ڈھیر خریدنا جائز نہیں ہے خواہ ہاتھوں ہاتھ ہو اور یہ اس لئے ہے کہ گندم کو اندازے سے کھجوروں کے بدلے خریدنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ : وَكُلُّ مَا اخْتَلَفَ مِنَ الطَّعَامِ وَالْأُدْمِ. فَبَانَ اخْتِلَافُهُ. فَلَا بَأْسَ أَنْ يُشْتَرَى بَعْضُهُ بِبَعْضٍ جِزَافًا. يَدًا بِيَدٍ. فَإِنْ دَخَلَهُ الْأَجَلُ فَلَا خَيْرَ فِيهِ. وَإِنَّمَا اشْتِرَاءُ ذٰلِكَ جِزَافًا. كَاشْتِرَاءِ بَعْضِ ذٰلِكَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ جِزَافًا.

امام مالک نے فرمایا کہ کھانے یا روٹی کے ساتھ لگانے کی جتنی چیزیں ہیں جبکہ وہ مختلف ہوں تو ان کا ایک کے بدلے دوسری کو خریدنے میں مضائقہ نہیں جبکہ لین دین ہاتھوں ہاتھ ہو۔ اگر مدت مقرر کی گئی تو اس میں کوئی بھلائی نہیں اور ان چیزوں کا ڈھیر لگا کر بیچنا ایسا ہی ہے جیسے سونے چاندی کا ڈھیر لگا کر فروخت کرنا۔

قَالَ مَالِكٌ : وَذٰلِكَ، أَنَّكَ تَشْتَرِي الْحِنْطَةَ بِالْوَرِقِ جِزَافًا. وَالتَّمْرَ بِالذَّهَبِ جِزَافًا. فَهٰذَا حَلَالٌ. لَا بَأْسَ بِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ گندم کے ڈھیر کو چاندی سے اور کھجوروں کے ڈھیر کو سونے سے خریدنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ، وَمَنْ صَبَّرَ صُبْرَةَ طَعَامٍ. وَقَدْ عَلِمَ كَيْلَهَا. ثُمَّ بَاعَهَا. وَكَتَمَ الْمُشْتَرِيَ كَيْلَهَا. فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَصْلُحُ. فَإِنْ أَحَبَّ الْمُشْتَرِي أَنْ يَرُدَّ ذٰلِكَ الطَّعَامَ عَلَى الْبَائِعِ، رَدَّهُ بِمَا كَتَمَهُ كَيْلَهُ وَغَرَّهُ. وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَا عَلِمَ الْبَائِعُ كَيْلَهُ وَعَدَدَهُ مِنَ الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ، ثُمَّ بَاعَهُ جِزَافًا. وَلَمْ يَعْلَمِ الْمُشْتَرِي ذٰلِكَ. فَإِنَّ الْمُشْتَرِيَ إِنْ أَحَبَّ أَنْ يَرُدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْبَائِعِ رَدَّهُ. وَلَمْ يَزَلْ أَهْلُ الْعِلْمِ يَنْهَوْنَ عَنْ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے غلے کا ڈھیر لگایا اور اسے وزن معلوم ہے۔ پھر اس نے ڈھیر کے حساب سے فروخت کیا اور مشتری سے وزن چھپایا تو یہ درست نہیں ہے۔ اگر مشتری چاہے تو وہ غلہ بائع کو واپس کر دے کیونکہ اس نے وزن چھپایا اور دھوکا دیا۔ اسی طرح جس غلے وغیرہ کی تول کا بائع کو علم ہو، پھر وہ اسے ڈھیری کے حساب سے بیچے اور مشتری کو اس بات کا علم نہ ہو۔ تو مشتری اگر چاہے تو وہ چیز بائع کو واپس کر دے اور اہل علم ہمیشہ اس بات سے منع کرتے رہے ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ : وَلَا خَيْرَ فِي الْخُبْزِ، قُرْصٍ بِقُرْصَيْنِ. وَلَا عَظِيمٍ بِصَغِيرٍ. إِذَا كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ أَكْبَرَ مِنْ بَعْضٍ. فَأَمَّا إِذَا كَانَ يَتَحَرَّى أَنْ يَكُونَ مِثْلًا بِمِثْلٍ. فَلَا بَأْسَ بِهِ. وَإِنْ لَمْ يُوزَنَّ.

امام مالک نے فرمایا کہ ایک روٹی کے بدلے دو روٹیاں اور چھوٹی روٹی کے بدلے بڑی لینے میں کوئی بھلائی نہیں جبکہ بعض دوسری بعض سے بڑی ہوں۔ ہاں اگر یہ اندازہ کیا گیا کہ دونوں طرف برابر ہیں تو کوئی قباحت نہیں اگرچہ وزن نہ کیا ہو۔

قَالَ مَالِكٌ : لَا يَصْلُحُ مُدُّ زُبْدٍ وَمُدُّ لَبَنٍ بِمُدَّيْ زُبْدٍ. وَهُوَ مِثْلُ الَّذِي وَصَفْنَا مِنَ التَّمْرِ الَّذِي يُبَاعُ صَاعَيْنِ مِنْ كَبِيسٍ، وَصَاعًا مِنْ حَشْفٍ، بِثَلَاثَةِ أَصْوُعٍ مِنْ عَجْوَةٍ، حِينَ قَالَ لِصَاحِبِهِ : إِنَّ صَاعَيْنِ مِنْ كَبِيسٍ بِثَلَاثَةِ أَصْوُعٍ مِنَ الْعَجْوَةِ لَا يَصْلُحُ. فَفَعَلَ ذٰلِكَ لِيُجِيزَ بَيْعَهُ. وَإِنَّمَا جَعَلَ صَاحِبُ اللَّبَنِ اللَّبَنَ مَعَ زُبْدِهِ لِيَأْخُذَ فَضْلَ زُبْدِهِ عَلَى زُبْدِ صَاحِبِهِ. حِينَ أَدْخَلَ

امام مالک نے فرمایا کہ ایک مد زبد اور ایک مد دودھ کو دو مد زبد کے بدلے لینا درست نہیں کیونکہ اس کی مثال وہی ہے جو ہم نے کھجوروں کی بیان کی کہ جو دو صاع کبیس اور ایک صاع حشف کے بدلے تین صاع عجوہ خریدے اور اپنے ساتھی سے کہہ دے کہ دو صاع کبیس ہی تین صاع عجوہ کے برابر ہیں تو یہ درست نہیں۔ یہ گھڑنت اس نے اپنی بیع کو جائز بنانے کیلئے کی۔ اسی لئے تو دودھ والے نے زید کے ساتھ دودھ دیا تاکہ دودھ

marfat.com
Marfat.com

مَعَهُ اللَّبَنَ.

قَالَ مَالِكٌ: وَالدَّقِيقُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ. لَا بَأْسَ بِهِ، وَذَلِكَ لِأَنَّهُ أَخْلَصَ الدَّقِيقَ فَبَاعَهُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ. وَلَوْ جَعَلَ نِصْفَ الْمُدِّ مِنْ دَقِيقٍ، وَنِصْفَهُ مِنْ حِنْطَةٍ، فَبَاعَ ذَلِكَ بِمُدٍّ مِنْ حِنْطَةٍ، كَانَ ذَلِكَ مِثْلَ الَّذِي وَصَفْنَا. لَا يَصْلُحُ. لِأَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ فَضْلَ حِنْطَتِهِ الْجَيِّدَةِ، حَتَّى جَعَلَ مَعَهَا الدَّقِيقَ. فَهَذَا لَا يَصْلُحُ.

شامل کرنے کے باعث اپنے ساتھی کے زائد زید کو لے سکے۔

امام مالک نے فرمایا کہ آٹے کو گندم کے برابر بیچے تو کوئی قباحت نہیں اور یہ اس لئے کہ خالص آٹے کو گندم کے بدلے برابری پر بیچا ہے۔ اگر نصف مد آٹا اور نصف مد گندم کو ایک مد گندم کے بدلے بیچے تو یہ درست نہیں کیونکہ یہ اسی کی طرح ہے جو صورت ہم نے بیان کی کیونکہ اس نے اپنی بڑھیا گندم کی عمدگی آٹا ساتھ شامل کر کے برابر کر لی اور یہ درست نہیں۔

بَابُ ۲۳ جَامِعِ بَيْعِ الطَّعَامِ

اناج بیچنے کے متعلق دیگر روایات

۵۳۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ؛ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: إِنِّي رَجُلٌ أَبْتَاعُ الطَّعَامَ يَكُونُ مِنَ الصُّكُوكِ بِالْجَارِ. فَرُبَّمَا ابْتَعْتُ مِنْهُ بِدِينَارٍ وَنِصْفِ دِرْهَمٍ فَأُعْطِي بِالنِّصْفِ طَعَامًا. فَقَالَ سَعِيدٌ: لَا. وَلٰكِنْ أَعْطِ أَنْتَ دِرْهَمًا. وَخُذْ بَقِيَّتَهُ طَعَامًا.

محمد بن عبداللہ بن ابو مریم نے سعید بن مسیب سے پوچھتے ہوئے کہا کہ میں جار کی سندوں سے غلہ خریدا کرتا ہوں تو کبھی میں ایک دینار اور نصف درہم کا خریدتا ہوں۔ کیا میں نصف درہم کا اناج دے دوں؟ سعید نے فرمایا نہیں بلکہ تم ایک درہم دے دو اور باقی کا بھی غلہ لے لیا کرو۔

۵۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ كَانَ يَقُولُ: لَا تَبِيعُوا الْحَبَّ فِي سُنْبُلِهِ حَتَّى يَبْيَضَّ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ محمد بن سیرین کہا کرتے تھے: نہ بیچو اناج کو بالیوں میں یہاں تک کہ پک جائے۔

قَالَ مَالِكٌ، مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا بِسِعْرٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى. فَلَمَّا حَلَّ الْأَجَلُ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِ الطَّعَامُ لِصَاحِبِهِ: لَيْسَ عِنْدِي طَعَامٌ. فَبِعْنِي الطَّعَامَ الَّذِي لَكَ عَلَيَّ إِلَى أَجَلٍ. فَيَقُولُ صَاحِبُ الطَّعَامِ: هٰذَا لَا يَصْلُحُ لِأَنَّهُ قَدْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يُسْتَوْفَى. فَيَقُولُ الَّذِي عَلَيْهِ الطَّعَامُ لِغَرِيمِهِ: فَبِعْنِي طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ حَتَّى أَقْضِيَكَهُ. فَهٰذَا لَا يَصْلُحُ. لِأَنَّهُ إِنَّمَا يُعْطِيهِ طَعَامًا ثُمَّ يَرُدُّهُ إِلَيْهِ فَيَصِيرُ الذَّهَبُ الَّذِي أَعْطَاهُ ثَمَنَ الَّذِي كَانَ لَهُ عَلَيْهِ. وَيَصِيرُ الطَّعَامُ الَّذِي أَعْطَاهُ مُحَلَّلًا فِيمَا بَيْنَهُمَا. وَيَكُونُ ذٰلِكَ، إِذَا فَعَلَاهُ،

امام مالک نے فرمایا کہ جو نرخ اور مدت مقرر کر کے اناج خریدے۔ مدت پوری ہونے پر بائع مشتری سے کہے کہ اناج اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ جتنا اناج میرے ذمے واجب ہے تم اسے میرے ہاتھوں بیچ دو۔ مشتری کہے کہ یہ تو جائز نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبضے سے پہلے اناج بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ بائع کہے کہ اچھا تم کوئی اور اناج میرے ہاتھوں مدت مقرر کر کے بیچ دو تاکہ وہ اناج میں تمہارے حوالے کر دوں تو یہ بھی درست نہیں کیونکہ مشتری جو غلہ دے گا وہی اس کی طرف لوٹا دیا جائے گا اور بائع جو رقم واپس دے گا وہ مشتری کی اپنی ہوگی اور جو غلہ دیا جائے گا یہ دونوں کے درمیان بیع کو حلال بنانے

marfat.com

Marfat.com

بَيْعَةَ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ يُسْتَوْفٰى.

قَالَ مَالِكٌ، فِيْ رَجُلٍ لَهٗ عَلٰى رَجُلٍ طَعَامٌ ابْتَاعَهٗ مِنْهُ. وَلِغَرِيْمِهٖ عَلٰى رَجُلٍ طَعَامٌ مِثْلَ ذٰلِكَ الطَّعَامِ. فَقَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الطَّعَامُ لِغَرِيْمِهٖ : اُحِيْلُكَ عَلٰى غَرِيْمٍ لِيْ عَلَيْهِ مِثْلُ الطَّعَامِ الَّذِيْ لَكَ عَلَيَّ، بِطَعَامِكَ الَّذِيْ لَكَ عَلَيَّ.

قَالَ مَالِكٌ : اِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الطَّعَامُ اِنَّمَا هُوَ طَعَامُ ابْتَاعَهٗ. فَاَرَادَ اَنْ يُحِيْلَ غَرِيْمَهٗ بِطَعَامِ ابْتَاعَهٗ. فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَصْلُحُ. وَذٰلِكَ بَيْعُ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ يُسْتَوْفٰى فَاِنْ كَانَ الطَّعَامُ سَلَفًا حَالًّا. فَلَا بَاْسَ اَنْ يُحِيْلَ بِهٖ غَرِيْمَهٗ. لِاَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ بِبَيْعٍ. وَلَا يَحِلُّ بَيْعُ الطَّعَامِ اَنْ يُسْتَوْفٰى. لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ. غَيْرَ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ قَدِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِالتَّوْلِيَةِ وَالْاِقَالَةِ، فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهٖ.

قَالَ مَالِكٌ : وَذٰلِكَ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ اَنْزَلُوْهُ عَلٰى وَجْهِ الْمَعْرُوْفِ. وَلَمْ يُنْزِلُوْهُ عَلٰى وَجْهِ الْبَيْعِ. وَذٰلِكَ مِثْلُ الرَّجُلِ يُسْلِفُ الدَّرَاهِمَ النُّقَصَ. فَيُقْضٰى دَرَاهِمَ وَازِنَةً. فِيْهَا فَضْلٌ فَيَحِلُّ لَهٗ ذٰلِكَ. وَيَجُوْزُ وَلَوِ اشْتَرٰى مِنْهُ دَرَاهِمَ نُقَصًا بِوَازِنَةٍ. لَمْ يَحِلَّ ذٰلِكَ. وَلَوِ اشْتَرَطَ عَلَيْهِ حِيْنَ اَسْلَمَهٗ وَازِنَةً. وَاِنَّمَا اَعْطَاهُ نُقَصًا. لَمْ يَحِلَّ لَهٗ ذٰلِكَ.

۵۵۔ قَالَ مَالِكٌ : وَمِمَّا يُشْبِهُ ذٰلِكَ. اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَاَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ. وَاِنَّمَا فُرِّقَ بَيْنَ ذٰلِكَ اَنَّ بَيْعَ الْمُزَابَنَةِ بَيْعٌ عَلٰى وَجْهِ الْمُكَايَسَةِ وَالتِّجَارَةِ. وَاَنَّ بَيْعَ الْعَرَايَا عَلٰى وَجْهِ الْمَعْرُوْفِ. لَا مُكَايَسَةَ فِيْهِ.

قَالَ مَالِكٌ : وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَشْتَرِيَ رَجُلٌ طَعَامًا بِرُبُعٍ اَوْ ثُلُثٍ اَوْ كِسْرٍ مِنْ دِرْهَمٍ عَلٰى اَنْ يُعْطِيَ بِذٰلِكَ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ. وَلَا بَاْسَ اَنْ يَبْتَاعَ الرَّجُلُ طَعَامًا بِكِسْرٍ مِنْ دِرْهَمٍ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ يُعْطِيْ دِرْهَمًا وَيَاْخُذُ بِمَا بَقِيَ

کیلئے ہوگا۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو یہ قبضے سے پہلے اناج کی بیع ہوئی۔

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس کا دوسرے پر غلہ ہے جو اس سے خریدا تھا۔ دوسرے کا اتنا ہی غلہ کسی تیسرے پر تھا۔ دوسرے نے پہلے سے کہا کہ جتنا میرے اوپر تمہارا غلہ ہے اتنا ہی غلہ میرا فلاں پر ہے میں اسے تمہارے روبرو کروا دیتا ہوں۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس پر غلہ ہے یہ وہی غلہ ہے جو اس نے خریدا۔ پھر اس نے اپنے فریق ثانی سے خریدے ہوئے غلے کا حوالہ کرنا چاہا تو یہ درست نہیں ہے کیونکہ یہ قبضے سے پہلے غلے کی بیع ہے۔ اگر اس غلے سے بیع سلف کی جاتی تو فریق ثانی سے حیلے میں مضائقہ نہ تھا۔ کیونکہ یہ بیع نہیں ہے اور قبضے سے پہلے غلے کی بیع حلال نہیں ہوتی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور جبکہ اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ شرکت تولیہ اور اقالہ میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اسی لئے اہل علم نے رواج اور دستور کا اعتبار کیا اور اسے بیع نہیں سمجھا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کسی نے سلم میں ناقص اور کم وزن درہم دیئے اور اسے وزن میں پورے دراہم دیئے گئے تو اس اضافے کے باوجود اس کے لئے یہ حلال اور جائز ہے۔ اگر وہ ناقص اور کم وزن دراہم خریدے تو جائز نہیں اگر سلم کے وقت وزن کی شرط کر لی جائے اور پھر کم دے تو یہ حلال نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا۔ اس کی نظیر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا اور اندازے سے کھجور بیچنے یعنی بیع عرایا کی اجازت دی ہے۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ بیع مزابنہ تو تجارت اور چالاکی ہے اور بیع عرایا دستور کے مطابق ہے جس میں دھوکا نہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ چوتھائی تہائی یا درہم کے اور کسی حصے کا غلہ اس شرط پر خریدنا درست نہیں ہے کہ اتنی مدت کے بعد اس کے بدلے غلہ ادا کر دے گا۔ ہاں اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ درہم کے کسی حصے کا غلہ مدت مقرر کر کے خریدے۔ پھر ایک درہم دے کر

marfat.com
Marfat.com

لَهُ مِنْ يَدِهِ هٰذِهِ سِلْعَةٌ مِنَ السِّلَعِ. لِاَنَّهُ اَعْطَى الْكَسْرَ الَّذِيْ عَلَيْهِ. فِضَّةً وَاَخَذَ بَقِيَّةَ دِرْهَمِهِ سِلْعَةً. فَهٰذَا لَا بَاْسَ بِهٖ.

قَالَ مَالِكٌ. وَلَا بَاْسَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ عِنْدَ الرَّجُلِ دِرْهَمًا. ثُمَّ يَاْخُذُ مِنْهُ بِرُبُعٍ اَوْ بِثُلُثٍ، وَبِكَسْرٍ مَعْلُوْمٍ، سِلْعَةً مَعْلُوْمَةً. فَاِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ سِعْرٌ مَعْلُوْمٌ وَقَالَ الرَّجُلُ آخُذُ مِنْكَ بِسِعْرِ كُلِّ يَوْمٍ، فَهٰذَا الَّذِيْ لَا يَحِلُّ لِاَنَّهُ غَرَرٌ. يَغْلُو مَرَّةً وَيَكْثُرُ مَرَّةً. وَلَمْ يَفْتَرِقَا عَلٰى بَيْعٍ مَعْلُوْمٍ.

باقی درہم کی کوئی اور چیز اس سے خرید لے کیونکہ اس نے درہم کی جو کسر دی تو باقی درہم کا اور سامان خرید لیا تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ کہ ایک آدمی دوسرے کے پاس درہم رکھے۔ پھر اس سے چوتھائی، تہائی یا درہم کے کسی معین حصے کی کوئی معین چیز خریدے اگر یہ نرخ معین نہ ہو اگر کوئی دوسرے سے کہے کہ میں آپ سے روزانہ کے بھاؤ کے حساب سے لوں گا تو یہ حلال نہیں کیونکہ اس میں دھوکا ہے۔ بھاؤ تو گھٹتا بڑھتا رہتا ہے اور انہوں نے بیع معین نہیں کی۔

قَالَ مَالِكٌ. وَمَنْ بَاعَ طَعَامًا جِزَافًا. وَلَمْ يَسْتَثْنِ مِنْهُ شَيْئًا. ثُمَّ بَدَا لَهُ اَنْ يَشْتَرِيَ مِنْهُ شَيْئًا. فَاِنَّهُ لَا يَصْلُحُ لَهُ اَنْ يَشْتَرِيَ مِنْهُ شَيْئًا اِلَّا مَا كَانَ يَجُوْزُ اَنْ يَسْتَثْنِيَ مِنْهُ وَذٰلِكَ الثُّلُثُ فَمَا دُوْنَهُ. فَاِنْ زَادَ عَلَى الثُّلُثِ صَارَ ذٰلِكَ اِلَى الْمُزَابَنَةِ وَاِلَى مَا يُكْرَهُ. فَلَا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَشْتَرِيَ مِنْهُ شَيْئًا. اِلَّا مَا كَانَ يَجُوْزُ لَهُ اَنْ يَسْتَثْنِيَ مِنْهُ. وَلَا يَجُوْزُ لَهُ اَنْ يَسْتَثْنِيَ مِنْهُ اِلَّا الثُّلُثَ فَمَا دُوْنَهُ. وَهٰذَا الْاَمْرُ الَّذِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے اناج کا ڈھیر فروخت کیا اور اس کا کچھ حصہ مستثنیٰ نہیں کیا تھا۔ پھر اس میں سے کچھ خریدنا چاہے تو اس میں سے ذرا بھی خریدنا درست نہیں کیونکہ جائز وہی ہوگا جس کا استثناء کر لیا جائے جبکہ وہ تہائی یا اس سے کم ہو۔ اگر وہ تہائی سے زیادہ ہو تو ایسا کرنا مزابنہ کی طرح مکروہ ہوگا پس اس میں سے ذرا بھی خریدنا مناسب نہیں ہے کیونکہ جائز وہی ہوگا جس کا استثناء کر لیا جائے اور وہ تہائی یا اس سے کم ہو اور اس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے۔

بَابُ ۲۴ الْحُكْرَةِ وَالتَّرَبُّصِ

ذخیرہ اندوزی اور نرخ بڑھانا

۵۶۔ وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا حُكْرَةَ فِيْ سُوْقِنَا. لَا يَعْمِدُ رِجَالٌ بِاَيْدِيْهِمْ فُضُوْلٌ مِنْ اَذْهَابٍ، اِلٰى رِزْقٍ مِنْ رِزْقِ اللّٰهِ نَزَلَ بِسَاحَتِنَا. فَيَحْتَكِرُوْنَهُ عَلَيْنَا. وَلٰكِنْ اَيُّمَا جَالِبٍ جَلَبَ عَلٰى عَمُوْدِ كَبِدِهٖ فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ فَذٰلِكَ ضَيْفُ عُمَرَ. فَلْيَبِعْ كَيْفَ شَاءَ اللّٰهُ. وَلْيُمْسِكْ كَيْفَ شَاءَ اللّٰهُ.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے بازاروں میں کوئی ذخیرہ اندوزی نہ کرے۔ جن لوگوں کے پاس زائد روپیہ پیسہ ہے وہ ہمارے ملک میں آنے والے اللہ کے رزق کو ذخیرہ کرنے کے لئے نہ خریدیں۔ ہاں جو خون پسینہ ایک کر کے، گرمی اور سردی برداشت کر کے ہمارے ملک میں غلہ لاتے وہ عمر کا مہمان ہے۔ پھر جیسے اللہ چاہے اپنے غلے کو بیچے اور جیسے اللہ چاہے اسے روکے۔

۵۷۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يُوْسُفَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ بِحَاطِبِ ابْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ. وَهُوَ يَبِيْعُ زَبِيْبًا لَهُ بِالسُّوْقِ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کا حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے پاس سے گزر ہوا جو بازار میں اپنی کشمش بیچ رہے تھے۔ حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ آپ نرخ بڑھا دیں۔ یا ہمارے

marfat.com
Marfat.com

ابْنُ الْخَطَّابِ : إِمَّا أَنْ تَزِيدَ فِي السِّعْرِ . وَإِمَّا أَنْ تُرْفَعَ مِنْ سُوقِنَا .

بازار سے اٹھ جائیں۔

۵۸ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْحُكْرَةِ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عثمان ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا کرتے تھے۔

باب ۲۵ مَا يَجُوزُ مِنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ وَالسَّلَفِ فِيهِ

جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنا

۵۹ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ حَسَنِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ بَاعَ جَمَلًا لَهُ يُدْعَى عُصَيْفِيرًا ، بِعِشْرِينَ بَعِيرًا ، إِلَى أَجَلٍ .

حسن بن محمد بن علی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عصیفیر نامی اپنا اونٹ مدت مقرر کر کے بیس اونٹوں کے بدلے فروخت کیا تھا۔

۶۰ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْعِرَةٍ ، مَضْمُونَةٍ عَلَيْهِ ، يُوَفِّيهَا صَاحِبَهَا بِالرَّبَذَةِ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک سانڈنی چار اونٹوں کے بدلے خریدی کہ اونٹوں کو بائع کے پاس ربذہ پہنچا دیا جائے گا۔

۶۱ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ ، اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ إِلَى أَجَلٍ ؛ فَقَالَ : لَا بَأْسَ بِذَلِكَ .

امام مالک نے ابن شہاب سے ایک جانور کے بدلے دو کی بیع کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ : الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا ، أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِالْجَمَلِ بِالْجَمَلِ مِثْلِهِ وَزِيَادَةِ دَرَاهِمَ يَدًا بِيَدٍ . وَلَا بَأْسَ بِالْجَمَلِ بِالْجَمَلِ مِثْلِهِ وَزِيَادَةِ دَرَاهِمَ . الْجَمَلُ بِالْجَمَلِ يَدًا بِيَدٍ . وَالدَّرَاهِمُ إِلَى أَجَلٍ . قَالَ وَلَا خَيْرَ فِي الْجَمَلِ مِثْلِهِ . وَزِيَادَةِ دَرَاهِمَ . الدَّرَاهِمُ نَقْدًا . وَالْجَمَلُ إِلَى أَجَلٍ وَإِنْ أَخَّرَتَ الْجَمَلَ وَالدَّرَاهِمَ ، لَمْ يَخِيرْ فِي ذَلِكَ أَيْضًا .

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ ایک اونٹ کو دوسرے سے بدلنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور دراہم کا اضافہ ہو تو ہاتھوں ہاتھ۔ اس میں بھی قباحت نہیں کہ اونٹ کے بدلے اونٹ اور کچھ روپے ہوں تو اونٹ ہاتھوں ہاتھ ہوں اور روپوں کی مدت مقرر ہو۔ لیکن اس میں بھلائی نہیں کہ اونٹ کے بدلے اونٹ اور کچھ روپے ہوں۔ جبکہ روپے تو نقد ادا کئے جائیں اونٹ ایک مدت کے بعد اگر اونٹ اور روپے دونوں تاخیر کی جائے تو اس میں بھی بھلائی نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ : وَلَا بَأْسَ أَنْ يَبْتَاعَ الْبَعِيرَ النَّجِيبَ بِالْبَعِيرَيْنِ ، أَوْ بِالْبَعِيرِ مِنَ الْحُمُولَةِ مِنْ مَاشِيَةِ الْإِبِلِ وَإِنْ كَانَتْ مِنْ نَعَمٍ وَاحِدَةٍ . فَلَا بَأْسَ أَنْ يُشْتَرَى مِنْهَا اثْنَانِ بِوَاحِدٍ إِلَى أَجَلٍ . إِذَا اخْتَلَفَتْ فَبَانَ اخْتِلَافُهَا . وَإِنْ أَشْبَهَ بَعْضُهَا بَعْضًا . وَاخْتَلَفَتْ أَجْنَاسُهَا أَوْ لَمْ تَخْتَلِفْ . فَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا اثْنَانِ بِوَاحِدٍ إِلَى أَجَلٍ .

امام مالک نے فرمایا کہ سواری کے اونٹ کو دو اونٹوں کے بدلے خریدنے میں کوئی مضائقہ نہیں خواہ وہ ایک ہی جنس کے ہوں۔ اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ کہ مدت مقرر کر کے ایک کے بدلے دو خریدے جبکہ ان کا اختلاف واضح ہو۔ اگرچہ ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے ہوں۔ جنس کا اختلاف ہو یا نہ ہو لیکن مدت مقرر کر کے ایک کے بدلے دو نہ لے۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ، وَتَفْسِيرُ مَا كُرِهَ مِنْ ذٰلِكَ، أَنْ يُوخَذَ الْبَعِيرُ بِالْبَعِيرَيْنِ مِنْهُ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ إِلَى أَجَلٍ. وَلَا بَأْسَ أَنْ تَبِيعَ مَا اشْتَرَيْتَ مِنْهَا قَبْلَ أَنْ تَسْتَوْفِيَهُ مِنْ غَيْرِ الَّذِي اشْتَرَيْتَهُ مِنْهُ، إِذَا انْتَقَدْتَ ثَمَنَهُ.

امام مالک نے فرمایا، اسکی کراہت کی تفسیر یہ ہے کہ ایک اونٹ کے بدلے دو اونٹ لئے جائیں جن میں سواری یا بوجھ لادنے کا فرق نہ ہو جب وہ ایسے ہوں تو مدت مقرر کر کے ایک کے بدلے دو نہ خریدے جائیں اسمیں قباحت نہیں کہ جو خریدا ہے اسے قبضے سے پہلے فروخت کر دے دوسرے ہ

قَالَ مَالِكٌ. وَمَنْ سَلَّفَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى، فَوَصَفَهُ وَحَلَّاهُ، وَنَقَدَ ثَمَنَهُ. فَذٰلِكَ جَائِزٌ. وَهُوَ لَازِمٌ لِلْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعِ عَلَى مَا وَصَفَا وَحَلَّيَا. لَيْسَ بَيْنَهُمَا تَفَاضُلٌ فِي نَجَابَةٍ وَلَا رِحْلَةٍ فَإِذَا كَانَ هٰذَا عَلَى مَا وَصَفْتُ لَكَ فَلَا يَشْتَرِي وَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ مِنْ عَمَلِ النَّاسِ الْجَائِزِ بَيْنَهُمْ. وَالَّذِي لَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے مدت مقرر کر کے جانور کی بیع سلم کی۔ پھر اوصاف اور حلیہ بیان کر کے قیمت نقد ادا کی گئی ہو تو جائز ہے اور اوصاف وحلیہ بیان کرنے بائع اور مشتری دونوں کے لئے ضروری ہے لوگوں کا ہمیشہ سے اسی جائز طریقے پر عمل رہا ہمیشہ سے اسی پر ہمارے شہر کے اہل علم ہیں۔

بَابُ ٢٦ مَا لَا يَجُوزُ مِنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ

جانوروں کو جس طرح بیچنا جائز نہیں ہے

٦٢۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ. وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ. كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ. ثُمَّ تُنْتَجَ الَّتِي فِي بَطْنِهَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ بیع سے منع فرمایا ہے اس بیع کا دور جاہلیت میں رواج تھا۔ آدمی ایک اونٹ خریدتا، اس سے اونٹنی حاملہ ہوتی پھر وہ بچہ پیدا ہو جو اس کے پیٹ میں ہے۔

٦٣۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ قَالَ: لَا رِبًا فِي الْحَيَوَانِ. وَإِنَّمَا نُهِيَ عَنِ الْحَيَوَانِ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ الْمَضَامِينِ، وَالْمَلَاقِيحِ، وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ. وَالْمَضَامِينُ بَيْعُ مَا فِي بُطُونِ إِنَاثِ الْإِبِلِ. وَالْمَلَاقِيحُ بَيْعُ مَا فِي ظُهُورِ الْجِمَالِ.

سعید بن مسیب نے فرمایا کہ حیوان میں سود نہیں۔ حیوان کی تین قسم کی بیع سے منع فرمایا گیا ہے: مضامین، ملاقیح۔ اور حبل الحبلہ سے مضامین یعنی بچہ اونٹنی کے پیٹ میں ہو۔ ملاقیح یہ کہ بچہ اونٹ کی پشت میں ہو۔

قَالَ مَالِكٌ. لَا يَنْبَغِي أَنْ يَشْتَرِيَ أَحَدٌ شَيْئًا مِنَ الْحَيَوَانِ بِعَيْنِهِ إِذَا كَانَ غَائِبًا عَنْهُ. وَإِنْ كَانَ قَدْ رَآهُ وَرَضِيَهُ، عَلَى أَنْ يَنْقُدَ ثَمَنَهُ. لَا قَرِيبًا وَلَا بَعِيدًا.

قَالَ مَالِكٌ: وَإِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ، لِأَنَّ الْبَائِعَ يَنْتَفِعُ بِالثَّمَنِ، وَلَا يُدْرَى هَلْ تُوجَدُ تِلْكَ السِّلْعَةُ عَلَى مَا رَآهَا الْمُبْتَاعُ أَمْ لَا؛ فَلِذٰلِكَ كُرِهَ ذٰلِكَ. وَلَا بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ مَضْمُونًا مَوْصُوفًا.

امام مالک نے فرمایا: یہ درست نہیں کہ ایسے معین جانور کو خریدے جو موجود نہ ہو۔ اگرچہ مشتری اس جانور کو دیکھ کر پسند کر چکا ہو جبکہ قیمت نقد ادا کرے اور جانور خواہ قریب ہو یا دور۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں کراہت بایں وجہ ہے کہ بائع قیمت سے فائدہ اٹھائے گا اور وہ نہیں جانتا کہ جو چیز اس نے دیکھی تھی وہ اسے مل جائے گی۔ یہی اس میں کراہت ہے اور غیر معین جانور کو اوصاف بیان کر کے بیچے تو کوئی قباحت نہیں۔

marfat.com

Marfat.com

بَابُ ۲۷ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ

۶۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ.

۶۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: مِنْ مَيْسِرِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ، بَيْعُ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ، بِالشَّاةِ وَالشَّاتَيْنِ.

۶۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: نُهِيَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ.

قَالَ أَبُو الزِّنَادِ، فَقُلْتُ لِسَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا اشْتَرَى شَارِفًا بِعَشَرَةِ شِيَاهٍ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ: إِنْ كَانَ اشْتَرَاهَا لِيَنْحَرَهَا، فَلَا خَيْرَ فِي ذَلِكَ.

قَالَ أَبُو الزِّنَادِ: وَكُلُّ مَنْ أَدْرَكْتُ مِنَ النَّاسِ يَنْهَوْنَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ.

قَالَ أَبُو الزِّنَادِ: وَكَانَ ذَلِكَ يُكْتَبُ فِي عُهُودِ الْعُمَّالِ. فِي زَمَانِ أَبَانَ ابْنِ عُثْمَانَ، وَهِشَامِ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ: يَنْهَوْنَ عَنْ ذَلِكَ.

جانور کو گوشت کے بدلے فروخت کرنا

زید بن اسلم نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانور کو گوشت کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

داؤد بن حصین نے سعید بن مسیب کو فرماتے سنا کہ یہ بھی جاہلیت کا جوا ہے کہ جانور کو ایک یا دو بکریوں کے گوشت کے بدلے بیچا جائے۔

ابو الزناد سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے تھے کہ جانور کو گوشت کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

ابو الزناد کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا کہ دس بکریوں کے بدلے ایک اونٹ خریدنا کیسا ہے؟ سعید نے فرمایا کہ اگر اسے ذبح کرنے کے لئے خریدا ہے تو اس میں بھلائی نہیں۔

ابو الزناد نے فرمایا کہ میں ہر ایک کو گوشت کے بدلے جانور بیچنے سے منع کرتے ہوئے پایا۔

ابو الزناد نے فرمایا کہ ابان بن عثمان اور ہشام بن اسمٰعیل کے دور میں عاملوں کے لئے یہ حکم لکھا جاتا اور ایسا کرنے سے انہیں منع کیا جاتا۔

بَابُ ۲۸ بَيْعِ اللَّحْمِ بِاللَّحْمِ

۶۷۔ قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِي لَحْمِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ مِنَ الْوُحُوشِ أَنَّهُ لَا يُشْتَرَى بَعْضُهُ بِبَعْضٍ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ. وَزْنًا بِوَزْنٍ. يَدًا بِيَدٍ. وَلَا بَأْسَ بِهِ وَإِنْ لَمْ يُوزَنْ إِذَا تَحَرَّى أَنْ يَكُونَ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ.

قَالَ مَالِكٌ، وَلَا بَأْسَ بِلَحْمِ الْحِيتَانِ، بِلَحْمِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ، وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ مِنَ الْوُحُوشِ كُلِّهَا. اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ. وَأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ. يَدًا بِيَدٍ فَإِنْ

گوشت کو گوشت کے بدلے فروخت کرنا

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک اونٹ، گائے، بکری اور ان جیسے جانوروں کے گوشت کے بارے میں متفقہ حکم یہ ہے کہ ان میں سے ایک کو دوسرے کے بدلے نہ خریدا جائے مگر ایک جیسے وزن میں برابر اور ہاتھوں ہاتھ اور وزن نہ کرنے میں بھی مضائقہ نہیں جبکہ اندازے سے برابر ہو اور ہاتھوں ہاتھ۔

امام مالک نے فرمایا کہ مچھلی کا گوشت اگر اونٹ، گائے اور بکری وغیرہ جانوروں کے گوشت کے بدلے ایک صاع کے عوض دو صاع یا کم و بیش ہو تو کوئی مضائقہ نہیں جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔

marfat.com
Marfat.com

دخل ، ذلك ، الاجل فلا خير فيه .

قال مالك : وارى لحوم الطير كلها مخالفة للحوم الانعام والحيتان . فلا ارى باسا بان يشترى بعض ذلك ببعض . متفاضلا . يدا بيد . ولا يباع شيء من ذلك ، الى اجل

اگر مدت مقرر کی گئی تو اس میں بھلائی نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ پرندوں کا گوشت مویشیوں اور مچھلی کا گوشت اگر کم و بیش ہو تو میرے نزدیک کوئی قباحت نہیں جبکہ لین دین ہاتھوں ہاتھ ہو اور مدت مقرر کر کے ان میں سے کوئی چیز نہ بیچی جائے۔

باب ۲۹ ما جاء في ثمن الكلب

کتے کی بیع کا بیان

۶۸ - حدثني يحيى عن مالك عن ابن شهاب ، عن ابي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث ابن هشام ، عن ابي مسعود الانصاري ، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الكلب . ومهر البغي . وحلوان الكاهن .

يعني بمهر البغي ما تعطاه المرأة على الزنا . و حلوان الكاهن رشوته ، وما يعطى على ان يتكهن .

قال مالك : اكره ثمن الكلب الضاري وغير الضاري . لنهي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب .

ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کی کسبی اور کاہن کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

بمہر البغی وہ رقم جو عورت کو زنا کے بدلے دی جائے اور حلوان الکاہن جو کاہن کو بات بتانے پر رشوت دی جائے۔

امام مالک نے فرمایا کہ میں ہر قسم کے کتے کی قیمت کو ناپسند کرتا ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

باب ۳۰ السلف وبيع العروض بعضها ببعض

بیع سلف اور سامان کو سامان کے بدلے بیچنا

۶۹ - حدثني عن مالك ، انه بلغه : ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع وسلف .

قال مالك : وتفسير ذلك ان يقول الرجل للرجل اخذ سلعتك بكذا وكذا . على ان تسلفني كذا وكذا . فان عقدا بيعهما على هذا فهو غير جائز . فان ترك الذي اشترط السلف ، ما اشترط منه ، كان ذلك البيع جائزا .

قال مالك : ولا باس ان يشترى الثوب من الكتان . او الشطوي ، او القصبي . بالاثواب . من الاتريبي ، او القسي ، او الزيقة او الثوب الهروي او بالمروي بالملاحف

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع اور سلف سے منع فرمایا۔

امام مالک نے فرمایا: اس کی تفسیر یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہے کہ میں تمہارا فلاں فلاں اسباب لیتا ہوں کہ تم فلاں فلاں شرائط پر میرے ساتھ سلف کرو۔ اگر وہ اپنی بیع پر متفق ہو جائیں تو یہ جائز نہیں۔ اگر ان شرطوں کو چھوڑ دیا جائے جو لگائیں تو یہ بیع جائز ہو جائے گی۔

امام مالک نے فرمایا کہ کتان، شطوی اور قصبی کے کپڑوں کو اتربی، زیقہ، ہروی کپڑے، مروی، ملاحف یمانیہ اور شقاق وغیرہ کے بدلے خریدنے میں کوئی قباحت نہیں، خواہ ایک کے بدلے میں

marfat.com

Marfat.com

الْيَمَانِيَّةِ وَالشَّقَايِقِ، وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ. الْوَاحِدُ بِالِاثْنَيْنِ، أَوِ الثَّلَاثَةِ. بَدًا بِيَدٍ. أَوْ إِلَى أَجَلٍ. وَإِنْ كَانَ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ. فَإِنْ دَخَلَ ذٰلِكَ لَتَبِيعَةٌ. فَلَا خَيْرَ فِيهِ

قَالَ مَالِكٌ، وَلَا يَصْلُحُ حَتَّى يَخْتَلِفَ. فَيَبِينَ اخْتِلَافُهُ. فَإِذَا أَشْبَهَ بَعْضُ ذٰلِكَ بَعْضًا. وَإِنِ اخْتَلَفَتْ أَسْمَاؤُهُ. فَلَا يَأْخُذُ مِنْهُ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ إِلَى أَجَلٍ وَذٰلِكَ أَنْ يَأْخُذَ الثَّوْبَيْنِ مِنَ الْهَرَوِيِّ بِالثَّوْبِ مِنَ الْمَرْوِيِّ. أَوِ الْقُوهِيِّ إِلَى أَجَلٍ. أَوْ يَأْخُذَ الثَّوْبَيْنِ مِنَ الْمُرَقَّبِيِّ بِالثَّوْبِ مِنَ الشَّطَوِيِّ. فَإِذَا كَانَتْ هٰذِهِ الْأَحْرُسُ عَلَى هٰذِهِ الصِّفَةِ. فَلَا يُشْتَرَى مِنْهَا اثْنَانِ بِوَاحِدٍ، إِلَى أَجَلٍ.

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا بَأْسَ أَنْ تَبِيعَ مَا اشْتَرَيْتَ مِنْهَا، قَبْلَ أَنْ تَسْتَوْفِيَهُ مِنْ غَيْرِ صَاحِبِهِ الَّذِي اشْتَرَيْتَهُ مِنْهُ. إِذَا انْتَقَدْتَ ثَمَنَهُ.

دو یا تین لئے جائیں جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں یا مدت مقرر کر کے اگر وہ کپڑے ایک ہی قسم کے ہوں تو کمی بیشی میں بھلائی نہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر دونوں طرف کے کپڑوں میں اختلاف واضح نہ ہو تو درست نہیں۔ اگر ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے ہوں اگرچہ نام مختلف ہوں تو مدت مقرر کر کے ایک کے بدلے دو نہ لئے جائیں۔ مثلاً دو ہروی کپڑے لئے جائیں ایک مروی یا قوہی کپڑے کے بدلے مدت مقرر کر کے یا دو فرقبی کپڑے لئے جائیں۔ ایک شطوی کپڑے سے۔ جب ان کے اختلاف کا یہ حال ہو تو مدت مقرر کر کے ایک کے بدلے دو نہ خریدے جائیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ بائع سے جو خریدا ہے قبضہ کرنے سے پہلے اسے فروخت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ بائع کے سوا دوسرے شخص کو دے اور قیمت نقد وصول کرلے۔

بَابُ السَّلَفَةِ فِي الْعُرُوضِ

سامان میں سلف کرنے کا بیان

۷۰. حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ: عَنْ رَجُلٍ سَلَّفَ فِي سَبَائِبَ فَأَرَادَ بَيْعَهَا قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهَا. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تِلْكَ الْوَرِقُ بِالْوَرِقِ. وَكَرِهَ ذٰلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ فِيمَا نُرَى، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَبِيعَهَا مِنْ صَاحِبِ الَّذِي اشْتَرَاهَا مِنْهُ، بِأَكْثَرَ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِي ابْتَاعَهَا بِهِ: وَلَوْ أَنَّهُ بَاعَهَا مِنْ غَيْرِ الَّذِي اشْتَرَاهَا مِنْهُ، لَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ بَأْسٌ.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا، فِيمَنْ سَلَّفَ فِي رَقِيقٍ أَوْ مَاشِيَةٍ أَوْ عُرُوضٍ فَإِذَا كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ مَوْصُوفًا. فَسَلَّفَ فِيهِ إِلَى أَجَلٍ. فَحَلَّ الْأَجَلُ. فَإِنَّ الْمُشْتَرِيَ لَا يَبِيعُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ. مِنَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْهُ. بِأَكْثَرَ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِي سَلَّفَهُ

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے پوچھا کہ ایک آدمی نے دوسرے کے ساتھ کپڑوں کی سلف کی اور پھر ارادہ کیا کہ قبضہ کرنے سے پہلے انہیں فروخت کر دے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ تو چاندی کے بدلے چاندی ہوئی اور اسے ناپسند فرمایا۔

امام مالک نے فرمایا: میرا خیال یہ ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ وہ اسی کو کپڑے بیچنا چاہتا ہوگا جس سے خریدے تھے اور قیمت خرید سے زیادہ میں دیتا ہوگا ورنہ کسی دوسرے آدمی کے ہاتھوں فروخت کرتا تو اس میں قباحت نہ تھی۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک متفقہ حکم یہ ہے کہ جو غلام، جانور یا کسی قسم کے اسباب میں سلف کرے تو اس چیز کے اوصاف بیان کر دے، پھر مدت مقرر کر کے سلف کرے۔ مدت پوری ہونے پر مشتری بائع کو ان میں سے کوئی چیز اس سے زیادہ میں نہیں بیچ سکے گا جتنے میں کہ سلف کی تھی اور نہ جب تک کی سلف کی ہے

marfat.com
Marfat.com

فِيْهِ. قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَ مَا سَلَّفَهُ فِيْهِ. وَذٰلِكَ اَنَّهُ اِذَا فَعَلَهُ، فَهُوَ الرِّبَا. صَارَ الْمُشْتَرِيْ اِنْ اَعْطَى الَّذِيْ بَاعَهُ دَنَانِيْرَ اَوْ دَرَاهِمَ فَانْتَفَعَ بِهَا. فَلَمَّا حَلَّتْ عَلَيْهِ السِّلْعَةُ وَلَمْ يَقْبِضْهَا الْمُشْتَرِيْ. بَاعَهَا مِنْ صَاحِبِهَا بِاَكْثَرَ مِمَّا سَلَّفَهُ فِيْهَا. فَصَارَ اَنْ رَدَّ اِلَيْهِ مَا سَلَّفَهُ. وَزَادَهُ مِنْ عِنْدِهٖ.

اس سے پہلے اور اگر وہ ایسا کرے گا تو سود ہو گا کیونکہ بائع نے مشتری کے دیئے ہوئے دیناروں اور درہموں سے فائدہ اٹھایا، پھر وہ چیز جب اس پر حلال ہوئی اور مشتری نے ابھی قبضہ نہیں کیا کہ سلف سے زیادہ میں وہ چیز اسی کو لوٹا دی اور اپنی جانب سے اضافہ کیا۔

قَالَ مَالِكٌ: مَنْ سَلَّفَ ذَهَبًا اَوْ وَرِقًا. فِيْ حَيَوَانٍ اَوْ عُرُوْضٍ. اِذَا كَانَ مَوْصُوْفًا اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ حَلَّ الْاَجَلُ. فَاِنَّهُ لَا بَاْسَ اَنْ يَبِيْعَ الْمُشْتَرِيْ تِلْكَ السِّلْعَةَ مِنَ الْبَائِعِ. قَبْلَ اَنْ يَحِلَّ الْاَجَلُ. اَوْ بَعْدَ مَا يَحِلُّ بِعَرْضٍ مِنَ الْعُرُوْضِ. يُعَجِّلُهُ وَلَا يُؤَخِّرُهُ. بَالِغًا مَا بَلَغَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ. اِلَّا الطَّعَامَ. فَاِنَّهُ لَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ. وَلَا لِلْمُشْتَرِيْ اَنْ يَبِيْعَ تِلْكَ السِّلْعَةَ. مِنْ غَيْرِ صَاحِبِهِ الَّذِيْ ابْتَاعَهَا مِنْهُ. بِذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ عَرْضٍ مِنَ الْعُرُوْضِ. يَقْبِضُ ذٰلِكَ وَلَا يُؤَخِّرُهُ. لِاَنَّهُ اِذَا اَخَّرَ ذٰلِكَ قَبَضَ. وَدَخَلَهُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ. وَالْكَالِئُ بِالْكَالِئِ اَنْ يَبِيْعَ الرَّجُلُ دَيْنًا لَهُ عَلٰى رَجُلٍ. بِدَيْنٍ عَلٰى رَجُلٍ اٰخَرَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو سونا چاندی دے کر جانور یا اسباب کی سلف کرے تو جب اوصاف بیان کر دے اور مدت مقرر کر لی، پھر مدت پوری ہو جانے پر کوئی مضائقہ نہیں کہ مشتری اسے بائع کے ہاتھوں فروخت کر دے، اس سے پہلے کہ مدت پوری ہونے پر، جبکہ سامان کے بدلے سامان ہو خواہ جلدی سے دے یا دیر کر کے مگر نقد دے سوائے اناج کے کہ قبضے سے پہلے اس کا بیچنا حلال نہیں ہے اگر مشتری اس چیز کو بائع کے سوا کسی اور کے ہاتھوں بیچنا چاہے، سونے چاندی یا کسی اور سامان کے بدلے تو قبضہ کرنے میں تاخیر نہ کرے کیونکہ اگر تاخیر کی تو یہ برا ہے اور اس میں وہی کراہت ہو گی جو کائی کے بدلے کائی یعنی قرض کے بدلے قرض میں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَمَنْ سَلَّفَ فِيْ سِلْعَةٍ اِلٰى اَجَلٍ. وَتِلْكَ السِّلْعَةُ مِمَّا لَا يُؤْكَلُ وَلَا يُشْرَبُ. فَاِنَّ الْمُشْتَرِيَ يَبِيْعُهَا مِمَّنْ شَاءَ. بِنَقْدٍ اَوْ عَرْضٍ. قَبْلَ اَنْ يَسْتَوْفِيَهَا مِنْ غَيْرِ صَاحِبِهَا الَّذِيْ اشْتَرَاهَا مِنْهُ. وَلَا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَبِيْعَهَا مِنَ الَّذِيْ ابْتَاعَهَا مِنْهُ. اِلَّا بِعَرْضٍ يَقْبِضُهُ وَلَا يُؤَخِّرُهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے اسباب میں ایک مدت پر سلف کیا اور وہ کھانے پینے کی چیزوں میں سے نہیں ہے تو مشتری جس کو چاہے اسے فروخت کر دے، نقد یا سامان کے بدلے، قبضے سے پہلے جبکہ بائع کے سوا دوسرے کو بیچے اور اسے بائع کے ہاتھوں بیچنا مناسب نہیں ہے مگر سامان کے بدلے جس پر قبضہ کرے اور تاخیر نہ کرے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَكَانَتِ السِّلْعَةُ لَمْ تَحِلَّ فَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَبِيْعَهَا بِعَرْضٍ مُخَالِفٍ لَهَا. بِتَيْنِ خِلَافُهُ. يَقْبِضُهُ وَلَا يُؤَخِّرُهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر وہ سامان بائع کو دوسری چیز کے بدلے بیچ دیا جائے، مدت پوری ہونے سے پہلے تو کوئی مضائقہ نہیں جبکہ اس چیز پر قبضہ کر لے اور تاخیر نہ کرے۔

قَالَ مَالِكٌ: فِيْمَنْ سَلَّفَ دَنَانِيْرَ اَوْ دَرَاهِمَ فِيْ اَرْبَعَةِ اَثْوَابٍ مَوْصُوْفَةٍ. اِلٰى اَجَلٍ. فَلَمَّا حَلَّ الْاَجَلُ تَقَاضٰى صَاحِبَهَا. فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ. وَوَجَدَ عِنْدَهُ ثِيَابًا دُوْنَهَا مِنْ صِنْفِهَا. فَقَالَ لَهُ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْاَثْوَابُ: اُعْطِيْكَ

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے چار کپڑوں کا دینار و درہم کے بدلے، مدت مقرر کر کے سلف کیا اور ان کے اوصاف بیان کر دیئے مدت پوری ہونے پر مشتری نے بائع سے تقاضا کیا تو اس کے پاس نہ پائے مگر اس سے گھٹیا قسم کے کپڑے۔ بائع نے کہا میں تمہیں ان کے

marfat.com
Marfat.com

بِهَاتَيْنِ الثِّيَابَيْنِ مِنْ ثِيَابِي هٰذِهِ ؟ إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ إِذَا أَخَذَ تِلْكَ الثِّيَابَ الَّتِي يُعْطِيهِ قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا. فَإِنْ حَلَّ ذٰلِكَ الْأَجَلُ، فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ مَحِلِّ الْأَجَلِ. فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ أَيْضًا إِلَّا أَنْ يَبِيعَهُ ثِيَابًا لَيْسَتْ مِنْ صِنْفِ الثِّيَابِ الَّتِي سَلَّفَهُ فِيهَا.

بدلے یہ آٹھ کپڑے دیتا ہوں۔ اس میں بھی کوئی قباحت نہیں جبکہ جدا ہونے سے پہلے انہیں حاصل کرلے۔ اگر ان کپڑوں کی کوئی میعاد مقرر کرے تو درست نہیں۔ ہاں ان کپڑوں کے بدلے خریدے تو سلف والے کپڑوں سے علاوہ قسم ہو تو مضائقہ نہیں۔

بَابُ ۳۲ بَيْعِ النُّحَاسِ وَالْحَدِيدِ وَمَا أَشْبَهَهُمَا مِمَّا يُوزَنُ

تانبا لوہا اور تلنے والی چیزوں کی بیع

۷۱۔ قَالَ مَالِكٌ، الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِيمَا كَانَ مِمَّا يُوزَنُ. مِنْ غَيْرِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ. مِنَ النُّحَاسِ وَالشَّبَهِ وَالرَّصَاصِ وَالْأُنْكِ وَالْحَدِيدِ وَالْقَضْبِ وَالتِّينِ وَالْكُرْسُفِ. وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ. مِمَّا يُوزَنُ. فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يُؤْخَذَ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ. يَدًا بِيَدٍ. وَلَا بَأْسَ أَنْ يُؤْخَذَ رِطْلُ حَدِيدٍ. بِرِطْلَيْ حَدِيدٍ. وَرِطْلُ صُفْرٍ. بِرِطْلَيْ صُفْرٍ.

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا خَيْرَ فِيهِ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ. إِلَى أَجَلٍ. فَإِذَا اخْتَلَفَ الصِّنْفَانِ مِنْ ذٰلِكَ كَمَا نَ اخْتِلَافُهُمَا. فَلَا بَأْسَ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْهُ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ. إِلَى أَجَلٍ. فَإِنْ كَانَ الصِّنْفُ مِنْهُ يُشْبِهُ النِّصْفَ الْآخَرَ. وَإِنِ اخْتَلَفَ فِي الِاسْمِ. مِثْلُ الرَّصَاصِ وَالْأُنْكِ وَالشَّبَهِ وَالصُّفْرِ. فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْهُ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ. إِلَى أَجَلٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو چیزیں وزن کرکے بکتی ہیں ان کے متعلق ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جبکہ وہ سونے چاندی کے علاوہ تانبا، پیتل، رانگ، سیسہ، لوہا، پتے، گھاس، روئی وغیرہ جو چیزیں وزن کرکے بیچی جاتی ہیں تو ان کی ایک چیز کے بدلے دو چیزیں لینے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو اور ایک رطل لوہے کے بدلے دو رطل لوہا اور ایک رطل پیتل کے بدلے دو رطل پیتل لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں بھلائی نہیں کہ مدت مقرر کرکے ایک چیز کے بدلے دو لی جائیں۔ اگر دونوں کی جنس مختلف اور اختلاف واضح ہو تو مدت مقرر کرکے ایک چیز کے بدلے دو چیزیں لینے میں کوئی قباحت نہیں۔ اگر وہ ایک دوسری سے مشابہت رکھنے والی جنس ہوں اگر نام مختلف ہوں جیسے قلعی، سیسہ، پیتل اور کانسی تو میں ناپسند کرتا ہوں کہ مدت مقرر کرکے ان میں سے ایک کے بدلے دو چیزیں لی جائیں۔

قَالَ مَالِكٌ: وَمَا اشْتَرَيْتَ مِنْ هٰذِهِ الْأَصْنَافِ كُلِّهَا. فَلَا بَأْسَ أَنْ تَبِيعَهُ. قَبْلَ أَنْ تَقْبِضَهُ مِنْ غَيْرِ صَاحِبِهِ الَّذِي اشْتَرَيْتَهُ مِنْهُ. إِذَا قَبَضْتَ ثَمَنَهُ. إِذَا كُنْتَ اشْتَرَيْتَهُ كَيْلًا أَوْ وَزْنًا. فَإِنِ اشْتَرَيْتَهُ جِزَافًا. فَبِعْهُ مِنْ غَيْرِ الَّذِي اشْتَرَيْتَهُ مِنْهُ. بِنَقْدٍ. أَوْ إِلَى أَجَلٍ. وَذٰلِكَ أَنَّ ضَمَانَهُ مِنْكَ. إِذَا اشْتَرَيْتَهُ جِزَافًا. وَلَا يَكُونُ ضَمَانُهُ مِنْكَ إِذَا اشْتَرَيْتَهُ وَزْنًا. حَتَّى تَزِنَهُ وَتَسْتَوْفِيَهُ. وَهٰذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ فِي هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا. وَهُوَ الَّذِي

امام مالک نے فرمایا کہ اس قسم کی تمام چیزوں کو قبضے سے پہلے فروخت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ جس سے خریدی تھی۔ اس کے علاوہ دوسرے کو بیچے اور قیمت وصول کرلی ہو اور جبکہ وہ ناپ یا تول سے بیچی ہو اور اگر ڈھیری کے حساب سے خریدی ہو تو نقد اور ادھار دونوں طرح فروخت کی جاسکتی ہے کیونکہ ڈھیری کی صورت میں خریدنے سے وہ چیز اسی وقت مشتری کی تحویل میں آ جاتی ہے جبکہ وزن کی صورت میں ایسا نہیں ہوتا جب تک وزن کر کے سپرد نہ کردی جائے اور ان چیزوں کے بارے میں یہ میں نے سب سے

marfat.com
Marfat.com

لَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ أَمْرُ النَّاسِ عِنْدَنَا.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِيمَا يُكَالُ أَوْ يُوزَنُ مِمَّا لَا يُؤْكَلُ وَلَا يُشْرَبُ. مِثْلُ الْعُصْفُرِ وَالنَّوَى وَالْخَبَطِ وَالْقَتَمِ وَمَا يُشْبِهُ ذَلِكَ. أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِأَنْ يُؤْخَذَ مِنْ كُلِّ صِنْفٍ مِنْهُ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَدًا بِيَدٍ. وَلَا يُؤْخَذُ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ مِنْهُ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ إِلَى أَجَلٍ. فَإِنِ اخْتَلَفَ الصِّنْفَانِ. فَبَانَ اخْتِلَافُهُمَا. فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يُؤْخَذَ مِنْهُمَا اثْنَانِ بِوَاحِدٍ إِلَى أَجَلٍ وَمَا اشْتُرِيَ مِنْ هٰذِهِ الْأَصْنَافِ كُلِّهَا. فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يُبَاعَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْفِيَ. إِذَا قَبَضَ ثَمَنَهُ مِنْ غَيْرِ صَاحِبِهِ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْهُ.

قَالَ مَالِكٌ: وَكُلُّ شَيْءٍ يَنْتَفِعُ بِهِ النَّاسُ مِنَ الْأَصْنَافِ كُلِّهَا. وَإِنْ كَانَتِ الْحَصْبَاءَ وَالْقَصَّةَ. فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِمِثْلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ فَهُوَ رِبًا. وَوَاحِدٌ مِنْهُمَا بِمِثْلِهِ بِيَدٍ. وَزِيَادَةُ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ. إِلَى أَجَلٍ. فَهُوَ رِبًا.

اچھی بات سنی اور لوگوں کا ہمیشہ سے اسی پر عمل ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو چیز کھانے پینے کی نہیں ہیں ان کے متعلق ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جیسے زرد رنگ، گٹھلیوں، پتوں، کسم اور ان کے مشابہ دوسری چیزوں میں، اگر مختلف جنس کی ایک کے بدلے دو لی جائیں جبکہ ہاتھوں ہاتھ لین دین ہو۔ ہاں ایک ہی جنس سے ایک کے بدلے دو چیزیں نہ لی جائیں مدت مقرر کرکے۔ اگر دونوں مختلف جنس ہوں اور اختلاف واضح ہو تو ان میں ہر ایک چیز سے ایک کے بدلے دو لینے میں کوئی مضائقہ نہیں خواہ قبضے سے پہلے بیچے جبکہ جس سے خریدی تھی اس کے علاوہ دوسرے سے قیمت وصول کرلی ہو۔

امام مالک نے فرمایا کہ ان تمام چیزوں سے جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتی ہیں، خواہ وہ ریت اور چونا ہو تو ان میں ایک کے بدلے وہی چیز دوگنی لینا سود ہے بلکہ ہر ایک برابر ہو اور مدت مقرر کرکے زیادہ لینا دینا سود ہے۔

باب ۳۳: النَّهْيِ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ

ایک کی دو بیع کرنا ممنوع ہے

۷۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیعوں سے منع فرمایا ہے۔

۷۳۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَجُلٍ: ابْتَعْ لِي هٰذَا الْبَعِيرَ بِنَقْدٍ حَتَّى أَبْتَاعَهُ مِنْكَ إِلَى أَجَلٍ. فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَكَرِهَ ذَلِكَ وَنَهَى عَنْهُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ ایک آدمی نے دوسرے سے کہا کہ مجھ سے یہ اونٹ نقد خرید لیجیے، میں آپ سے مدت مقرر کرکے خرید لوں گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو ناپسند کیا اور اس سے منع فرمایا۔

۷۴۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى سِلْعَةً بِعَشَرَةِ دَنَانِيرَ نَقْدًا. أَوْ بِخَمْسَةَ عَشَرَ دِينَارًا إِلَى أَجَلٍ. فَكَرِهَ ذَلِكَ وَنَهَى عَنْهُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ قاسم بن محمد سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی نے کوئی چیز دس دینار نقد یا پندرہ دینار مدت مقرر کرکے خریدی تو انہوں نے ناپسند کیا اور ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

قَالَ مَالِكٌ: فِي رَجُلٍ ابْتَاعَ سِلْعَةً مِنْ رَجُلٍ

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے ایک

marfat.com
Marfat.com

بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ نَقْدًا. اَوْ بِخَمْسَةَ عَشَرَ دِيْنَارًا اِلٰى اَجَلٍ. قَدْ وَجَبَتْ لِلْمُشْتَرِىْ بِاَحَدِ الثَّمَنَيْنِ: اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِىْ ذٰلِكَ. لِاَنَّهٗ اِنْ اَخَّرَ الْعَشَرَةَ كَانَتْ خَمْسَةَ عَشَرَ اِلٰى اَجَلٍ. وَاِنْ نَقَدَ الْعَشَرَةَ كَانَ اِنَّمَا اشْتَرٰى بِهَا الْخَمْسَةَ عَشَرَ الَّتِىْ اِلٰى اَجَلٍ.

قَالَ مَالِكٌ: فِىْ رَجُلٍ اشْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً بِدِيْنَارٍ، نَقْدًا. اَوْ بِشَاةٍ مَوْصُوْفَةٍ، اِلٰى اَجَلٍ. قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ بِاَحَدِ الثَّمَنَيْنِ. اِنَّ ذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ. لَا يَنْبَغِىْ. اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِىْ بَيْعَةٍ. وَهٰذَا مِنْ بَيْعَتَيْنِ فِىْ بَيْعَةٍ.

قَالَ مَالِكٌ: فِىْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ. اَشْتَرِىْ مِنْكَ هٰذِهِ الْعَجْوَةَ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا. اَوِ الصَّيْحَانِىَّ عَشَرَةَ اَصْوُعٍ. اَوِ الْحِنْطَةَ الْمَحْمُوْلَةَ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا. اَوِ الشَّامِيَّةَ عَشَرَةَ اَصْوُعٍ بِدِيْنَارٍ. قَدْ وَجَبَتْ لِىْ اَحَدُ ثَمَنَيْ: اِنَّ ذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ. وَذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ اَوْجَبَ لَهٗ عَشَرَةَ اَصْوُعٍ صَيْحَانِيًّا. فَهُوَ يَدَعُهَا وَيَاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنَ الْعَجْوَةِ. اَوْ تَجِبُ عَلَيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنَ الْحِنْطَةِ الْمَحْمُوْلَةِ. فَيَدَعُهَا وَيَاْخُذُ عَشَرَةَ اَصْوُعٍ مِنَ الشَّامِيَّةِ. فَهٰذَا اَيْضًا مَكْرُوْهٌ لَا يَحِلُّ. وَهُوَ اَيْضًا يُشْبِهُ مَا نُهِىَ عَنْهُ مِنْ بَيْعَتَيْنِ فِىْ بَيْعَةٍ. وَهُوَ اَيْضًا مِمَّا نُهِىَ عَنْهُ اَنْ يُبَاعَ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّعَامِ. اثْنَانِ بِوَاحِدٍ.

چیز دس دینار نقد یا پندرہ دینار میں مدت مقرر کرکے خریدی تو مشتری پر دونوں میں سے ایک قیمت واجب ہوئی اور یہ مناسب نہیں کیونکہ اگر وہ دس دینار کو مؤخر کرے تو مدت پوری ہونے پر پندرہ دینار ہو جائیں گے اور اگر نقد دس دینار ادا کرے تو اس نے مدت پر پندرہ دینار پر خریدی ہے۔

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے کوئی چیز خریدی ایک دینار نقد یا حلیہ بتائی ہوئی ایک بکری کے بدلے مدت مقرر کرکے۔ اس پر دونوں میں سے ایک قیمت واجب ہوگئی جبکہ یہ مکروہ اور نامناسب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو سے منع فرمایا ہے اور یہ ایک میں دو بیع ہیں۔

امام مالک نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے دوسرے سے کہا کہ میں آپ سے پندرہ صاع عجوہ یا دس صاع صیحانی یا پندرہ صاع درمیانی گندم یا دس صاع عمدہ گندم ایک صاع میں خریدتا ہوں مجھ پر ایک چیز واجب ہوگئی۔ یہ مکروہ ہے حلال نہیں کیونکہ اس پر دس صاع صیحانی واجب ہوئی اور اسے چھوڑ کر پندرہ صاع عجوہ لیتا ہے یا اس پر پندرہ صاع درمیانی گندم واجب ہوئی اور اسے چھوڑ کر دس صاع عمدہ گندم لے رہا ہے۔ یہ بھی مکروہ ہے حلال نہیں۔ یہ بھی اسی کے مشابہ ہے جو ایک بیع میں دو سے منع فرمایا گیا ہے اور اس ممانعت سے بھی ہے کہ کھانے کی چیزوں میں سے ایک کے بدلے دو چیزیں نہ خریدی جائیں۔

باب ۳۴ بَيْعِ الْغَرَرِ

دھوکے کی بیع

۷۵۔ حَدَّثَنِىْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَمِنَ الْغَرَرِ وَالْمُخَاطَرَةِ. اَنْ يَعْمِدَ الرَّجُلُ قَدْ ضَلَّتْ دَابَّتُهٗ، اَوْ اَبَقَ غُلَامُهٗ. وَثَمَنُ الشَّىْءِ مِنْ ذٰلِكَ خَمْسُوْنَ دِيْنَارًا فَيَقُوْلُ رَجُلٌ: اَنَا اَخُذُهٗ

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دھوکے کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

امام مالک نے فرمایا: یہ دھوکا و فریب ہے کہ کسی کی سواری گم ہو جائے یا غلام بھاگ جائے اور اس کی قیمت پچاس دینار ہو ایک آدمی اس سے کہے کہ میں آپ سے بیس دینار میں لیتا ہوں

marfat.com
Marfat.com

مِنْكَ بِعِشْرِيْنَ دِيْنَارًا. فَإِنْ وَجَدَهُ الْمُبْتَاعُ، ذَهَبَ مِنَ الْبَائِعِ ثَلَاثُوْنَ دِيْنَارًا وَإِنْ لَمْ يَجِدْهُ، ذَهَبَ لِلْبَائِعِ مِنَ الْمُبْتَاعِ بِعِشْرِيْنَ دِيْنَارًا۔

اگر وہ خریدار کو مل جائے تو بائع کے تیس دینار گئے اور اگر نہ ملے تو مشتری کے بائع کی طرف بیس دینار گئے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَفِيْ ذٰلِكَ عَيْبٌ آخَرُ. إِنَّ تِلْكَ الضَّالَّةَ إِنْ وُجِدَتْ لَمْ يُدْرَ أَزَادَتْ أَمْ نَقَصَتْ أَمْ مَا حَدَثَ بِهَا مِنَ الْعُيُوْبِ وَهٰذَا أَعْظَمُ الْمُخَاطَرَةِ۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں دوسرا عیب یہ ہے کہ اگر وہ چیز مل گئی تو کیا معلوم اس کی قیمت بڑھی یا گھٹی ہے؟ یا اسے کون سا عیب لاحق ہو گیا ہے؟ پس یہ بہت بڑا فریب ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَالْأَمْرُ عِنْدَنَا، أَنَّ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ. وَالْغَرَرِ، اشْتِرَاءَ مَا فِيْ بُطُوْنِ الْإِنَاثِ. مِنَ النِّسَاءِ وَالدَّوَابِّ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ پیٹ کے بچے خریدنا خواہ عورتوں کے ہوں یا جانوروں کے یہ بھی دھوکا فریب ہے کیونکہ معلوم نہیں کہ بچہ نکلے یا نہ نکلے۔ اگر نکلے تو معلوم نہیں کہ خوبصورت ہوگا یا بدصورت، مکمل ہوگا یا ناقص، نر ہوگا یا مادہ! ان میں سے ہر برتری کے لحاظ سے قیمتوں میں فرق ہوگا۔ وہ جیسا ہوگا اسی کے لحاظ سے قیمت ہوگی۔

لِأَنَّهُ لَا يُدْرٰى أَيَخْرُجُ أَمْ لَا يَخْرُجُ. فَإِنْ خَرَجَ لَمْ يُدْرَ أَيَكُوْنُ حَسَنًا أَمْ قَبِيْحًا. أَمْ تَامًّا أَمْ نَاقِصًا. أَمْ ذَكَرًا أَمْ أُنْثٰى. وَذٰلِكَ كُلُّهُ يَتَفَاضَلُ. إِنْ كَانَ عَلٰى كَذَا، فَقِيْمَتُهُ كَذَا. وَإِنْ كَانَ عَلٰى كَذَا، فَقِيْمَتُهُ كَذَا۔

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا يَنْبَغِيْ بَيْعُ الْإِنَاثِ وَاسْتِثْنَاءُ مَا فِيْ بُطُوْنِهَا. وَذٰلِكَ أَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: ثَمَنُ شَاتِيْ الْعَزِيْزَةِ ثَلَاثَةُ دَنَانِيْرَ. فَهِيَ لَكَ بِدِيْنَارَيْنِ. وَلِيْ مَا فِيْ بَطْنِهَا. فَهٰذَا مَكْرُوْهٌ. لِأَنَّهُ غَرَرٌ وَمُخَاطَرَةٌ۔

امام مالک نے فرمایا کہ پیٹ کا بچہ خریدنا یا مستثنیٰ کرنا مناسب نہیں ہے مثلاً کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ میری بکری کی قیمت تین دینار ہے۔ یہ میں تمہیں دو دینار میں دیتا ہوں اور اس کے پیٹ کا بچہ میرے لئے ہوگا۔ یہ مکروہ ہے۔ کیونکہ دھوکا و فریب ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا يَحِلُّ بَيْعُ الزَّيْتُوْنِ بِالزَّيْتِ. وَلَا الْحُلْجُلَانِ. وَلَا الزُّبْدِ بِالسَّمْنِ. لِأَنَّ الْمُزَابَنَةَ تَدْخُلُهُ. وَلِأَنَّ الَّذِيْ يَشْتَرِي الْحَبَّ وَمَا أَشْبَهَهُ بِشَيْءٍ مُسَمًّى مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهُ لَا يَدْرِيْ أَيَخْرُجُ مِنْهُ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ، أَوْ أَكْثَرُ. فَهٰذَا غَرَرٌ وَمُخَاطَرَةٌ۔

امام مالک نے فرمایا کہ روغن زیتون کی زیتون کے بدلے، تلوں کے تیل کی تلوں کے بدلے اور مکھن کے بدلے گھی کی بیع حلال نہیں ہے کیونکہ یہ مزابنہ میں داخل ہے کیونکہ اس نے دانوں وغیرہ کے بدلے اس چیز کو خریدا ہے جو ان سے ہی نکلی ہے، تو کیا معلوم کہ اب وہ اس روغن سے کم نکلے یا زیادہ، لہذا یہ دھوکا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَمِنْ ذٰلِكَ أَيْضًا، اشْتِرَاءُ أَحَبِّ الْبَانِ بِالسَّلِيْخَةِ. فَذٰلِكَ غَرَرٌ. لِأَنَّ الَّذِيْ يَخْرُجُ مِنْ أَحَبِّ الْبَانِ هُوَ السَّلِيْخَةُ. وَلَا بَأْسَ بِحَبِّ الْبَانِ بِالْبَانِ الْمُطَيَّبِ. لِأَنَّ الْبَانَ الْمُطَيَّبَ قَدْ طُيِّبَ وَلُثَّ وَتَحَوَّلَ عَنْ حَالِ السَّلِيْخَةِ۔

امام مالک نے فرمایا کہ روغن بان کو تخم بان کے ذریعے خریدنا ہے، تو اس میں دھوکا ہے کیونکہ سلیخہ تخم بان ہی سے نکلا ہے۔ ہاں تخم بان کو خوشبو کے بدلے لینے میں مضائقہ نہیں کیونکہ خوشبودار بان باوجود لطافت کے روغن بان نہیں بنا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: فِيْ رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً مِنْ رَجُلٍ، عَلٰى أَنَّهُ لَا نُقْصَانَ عَلَى الْمُبْتَاعِ. إِنَّ ذٰلِكَ بَيْعٌ غَيْرُ جَائِزٍ وَهُوَ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ. وَتَفْسِيْرُ ذٰلِكَ، أَنَّهُ كَأَنَّهُ اسْتَأْجَرَهُ بِرَجُلٍ إِنْ كَانَ فِيْ تِلْكَ السِّلْعَةِ. وَإِنْ بَاعَ بِرَأْسِ الْمَالِ أَوْ بِنُقْصَانٍ

امام مالک نے فرمایا کہ ایک آدمی نے اپنی کوئی چیز دوسرے کو اس شرط پر بیچی کہ خریدار کا نقصان نہیں ہوگا۔ یہ بیع جائز نہیں کیونکہ اس میں دھوکا ہے اور اس کی تفسیر یہ ہے کہ مشتری کو گویا اس چیز کے لئے مزدور رکھا گیا ہے۔ اگر مال بیچنے میں نقصان ہوا تو اسے

marfat.com
Marfat.com

فَلَمْ يَشْتَرِ لَهُ، وَذَهَبَ عَنَاؤُهُ بَاطِلًا. فَهٰذَا لَا يَصْلُحُ. وَلِلْمُبْتَاعِ. فِي هٰذَا أَجْرُهُ بِمِقْدَارِ مَا عَالَجَ مِنْ ذٰلِكَ. وَمَا كَانَ فِي تِلْكَ السِّلْعَةِ مِنْ نُقْصَانٍ. أَوْ رِبْحٍ، فَهُوَ لِلْبَائِعِ وَعَلَيْهِ إِنَّمَا يَكُونُ ذٰلِكَ. إِذَا فَاتَتِ السِّلْعَةُ وَبِيعَتْ. فَإِنْ لَمْ تَفُتْ فُسِخَ الْبَيْعُ بَيْنَهُمَا.

قَالَ مَالِكٌ. فَأَمَّا أَنْ يَبِيعَ رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً يَبِيتُ بَيْعُهَا. ثُمَّ يَنْدَمُ الْمُشْتَرِي فَيَقُولُ لِلْبَائِعِ ضَعْ عَنِّي فَيَأْبَى الْبَائِعُ. وَيَقُولُ: بِعْ فَلَا نُقْصَانَ عَلَيْكَ فَهٰذَا لَا بَأْسَ بِهِ. لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ. وَإِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ وَضَعَهُ لَهُ. وَلَيْسَ عَلٰى ذٰلِكَ عَقَدَا بَيْعَهُمَا. وَذٰلِكَ الَّذِي عَلَيْهِ الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

کچھ نہیں ملے گا اور اس کی محنت رائگاں گئی، لہذا یہ درست نہیں۔ ہوتا یہ کہ اس سودے میں اس کی مزدوری مقرر کی جاتی اور نفع و نقصان بائع کا ہوتا۔ یہ حکم اس وقت ہے جبکہ مشتری اس چیز کو فروخت کر کے دے چکا ہو ورنہ ایسی بیع کو دونوں فسخ کر دیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ ایک آدمی نے دوسرے کے ہاتھوں کوئی چیز فروخت کی اور لین دین ہو چکا پھر مشتری نادم ہوا اور بائع سے کہا کہ کچھ کمی کر دو۔ بائع نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ تم بیچ دو، تمہارا نقصان نہیں ہوگا۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ یہ دھوکا نہیں ہے۔ یہ اس نے صرف مشورہ دیا ہے بیع کا کوئی معاہدہ نہیں کیا اور اس کا ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

بَابُ ۳۵ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

ملامسہ اور منابذہ کا بیان

۷۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ: وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ (دو قسم کی بیع) سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ. وَالْمُلَامَسَةُ أَنْ يَلْمِسَ الرَّجُلُ الثَّوْبَ وَلَا يَنْشُرُهُ وَلَا يَتَبَيَّنُ مَا فِيهِ. أَوْ يَبْتَاعُهُ لَيْلًا وَلَا يَعْلَمُ مَا فِيهِ. وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ ثَوْبَهُ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ عَلٰى غَيْرِ تَأَمُّلٍ مِنْهُمَا. وَيَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: هٰذَا بِهٰذَا. فَهٰذَا الَّذِي نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

امام مالک نے فرمایا: ملامسہ یہ ہے کہ آدمی کپڑے کو ہاتھ لگا دے اور کھول کر نہ دیکھے کہ اس میں کیا ہے یا رات میں خریدے بغیر اسے جانے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کی جانب اپنا کپڑا پھینکے اور دوسرا اس کی طرف اپنا کپڑا پھینک دے۔ دونوں بغیر سوچے سمجھے اور کہہ دیں کہ یہ اس کے بدلے ہے۔ اسی لئے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا گیا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ. فِي السَّاجِ الْمُدْرَجِ فِي جِرَابِهِ. أَوِ الثَّوْبِ الْقُطْنِيِّ الْمُدْرَجِ فِي طَيِّهِ: إِنَّهُ لَا يَجُوزُ بَيْعُهُمَا حَتّٰى يُنْشَرَا. وَيُنْظَرَ إِلٰى مَا فِي أَجْوَافِهِمَا. وَذٰلِكَ أَنَّ بَيْعَهُمَا مِنَ الْغَرَرِ وَهُوَ مِنَ الْمُلَامَسَةِ.

امام مالک نے تہ کئے ہوئے تھان کے متعلق فرمایا جو تھیلے میں ہو یا چادر جو بستر میں ہو کہ ان کی بیع درست نہیں جب تک کھول کر نہ دکھائیں کیونکہ ان کی بیع دھوکے کی بیع ہے اور یہ ملامسہ سے ہے۔

قَالَ مَالِكٌ. وَبَيْعُ الْأَعْدَالِ عَلَى الْبَرَانِجِ مُخَالِفٌ لِبَيْعِ السَّاجِ فِي جِرَابِهِ. وَالثَّوْبِ فِي طَيِّهِ. وَمَا أَشْبَهَ

امام مالک نے فرمایا کہ برنامے والی بیع تھیلے میں ڈلے ہوئے تھان یا بستر کے اندر والے کپڑے کی طرح نہیں بلکہ مخالف ہے اور

marfat.com
Marfat.com

ذٰلِكَ فَرْقٌ. بَيْنَ ذٰلِكَ مَالَمْ يَزَلِ الْمَعْمُوْلَ بِهِ. وَمَعْرِفَةُ ذٰلِكَ فِي صُدُوْرِ النَّاسِ. وَمَا مَضٰى مِنْ عَمَلِ الْمَاضِيْنَ فِيْهِ وَاَنَّهٗ لَمْ يَزَلْ مِنْ بُيُوْعِ النَّاسِ الْجَائِزَةِ وَالتِّجَارَةِ بَيْنَهُمُ الَّتِيْ لَا يَرَوْنَ بِهَا بَاسًا. لِاَنَّ بَيْعَ الْاُعْدَالِ عَلَى الْبُرْنَامِجِ، عَلٰى غَيْرِ تَغْيِيْرٍ. يُرَادُ بِهِ الْغَرَرُ. وَلَيْسَ يُشْبِهُ الْمُلَامَسَةَ.

ان میں مشابہت نہیں بلکہ فرق ہے۔ یہ لوگوں کا معمول ہے۔ سب کے دلوں میں اس کی معرفت ہے۔ پچھلے زمانے سے اس پر عمل ہو رہا ہے اور ہمیشہ سے لوگوں کی جائز بیع شمار کیا گیا اور تاجر آپس میں اس کے اندر قباحت نہ سمجھتے کیونکہ برنامے کی بیع نشر کر کے نہیں ہوتی اور نہ اس میں دھوکا ہے اور نہ ملامسہ سے مشابہت۔

باب ۳۶ بَيْعِ الْمُرَابَحَةِ

بیع مرابحہ کا بیان

۷۷۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى: قَالَ مَالِكٌ: اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِي الْبَزِّ يَشْتَرِيْهِ الرَّجُلُ بِبَلَدٍ. ثُمَّ يَقْدَمُ بِهٖ بَلَدًا آخَرَ فَيَبِيْعُهٗ مُرَابَحَةً. اَنَّهٗ لَا يَحْسِبُ فِيْهِ اَجْرَ السَّمَاسِرَةِ. وَلَا اَجْرَ الطَّيِّ وَلَا الشَّدِّ. وَلَا النَّفَقَةَ. وَلَا كِرَاءَ بَيْتٍ. فَاَمَّا كِرَاءُ الْبَزِّ فِيْ حُمْلَانِهٖ، فَاِنَّهٗ يُحْسَبُ فِيْ اَصْلِ الثَّمَنِ. وَلَا يُحْسَبُ فِيْهِ رِبْحٌ. اِلَّا اَنْ يُعْلِمَ الْبَائِعُ مَنْ يُسَاوِمُهٗ بِذٰلِكَ كُلِّهٖ. فَاِنْ رَبَحُوْهُ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهٖ بَعْدَ الْعِلْمِ بِهٖ فَلَا بَاْسَ بِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفق ہے کہ ایک آدمی کسی شہر سے کپڑا خریدے اور اسے دوسرے شہر میں لا کر مرابحہ کے طور پر فروخت کرنا چاہے تو دلالوں کی دلالی، تہہ کرنے والوں کی مزدوری باندھنے اٹھانے والوں کی اجرت، اپنا خرچ اور مکان کا کرایہ اس میں شامل نہ کرے۔ صرف باربرداری کا خرچ شامل کر سکتا ہے لیکن اس پر نفع نہ لے۔ ہاں مشتری کو اگر بتا دے اور وہ بھی اس پر منافع دینے پر رضامند ہو جاتے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ: فَاَمَّا الْقِصَارَةُ وَالْخِيَاطَةُ وَالصِّبَاغُ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ. فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْبَزِّ. يُحْسَبُ فِيْهِ الرِّبْحُ. كَمَا يُحْسَبُ فِي الْبَزِّ. فَاِنْ بَاعَ الْبَزَّ وَلَمْ يُبَيِّنْ شَيْئًا مِمَّا سَمَّيْتُ اِنَّهٗ لَا يُحْسَبُ لَهٗ فِيْهِ رِبْحٌ. فَاِنْ فَاتَ الْبَزُّ، فَاِنَّ الْكِرَاءَ يُحْسَبُ عَلَيْهِ رِبْحٌ. فَاِنْ لَمْ يَفُتِ الْبَزُّ، فَالْبَيْعُ مَفْسُوْخٌ بَيْنَهُمَا. اِلَّا اَنْ يَتَرَاضَيَا عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا يَجُوْزُ بَيْنَهُمَا.

امام مالک نے فرمایا کہ کپڑوں کی دھلائی، سلائی اور رنگائی وغیرہ اخراجات لاگت کی طرح ہیں اور منافع میں ان کا شمار ہوگا جیسے لاگت شمار کی جاتی ہے۔ اگر گانٹھ کو بیچا اور کپڑوں کا حال بیان نہ کیا جو اس میں ہیں تو اس پر نفع نہیں ملے گا۔ اگر کپڑے ضائع ہو گئے تو کرایہ محسوب ہوگا اور اس پر نفع نہیں لگایا جائے گا۔ اگر کپڑے ضائع نہیں ہوئے تو ان کے درمیان بیع فسخ کر دی جائے گی مگر جبکہ دونوں کسی بات پر راضی ہو جائیں تو جائز ہوگی۔

قَالَ مَالِكٌ: فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْمَتَاعَ بِالذَّهَبِ اَوْ بِالْوَرِقِ. وَالصَّرْفُ يَوْمَ اشْتَرَاهُ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ بِدِيْنَارٍ. فَيَقْدَمُ بِهٖ بَلَدًا فَيَبِيْعُهٗ مُرَابَحَةً. اَوْ يَبِيْعُهٗ حَيْثُ اشْتَرَاهُ. مُرَابَحَةً عَلٰى صَرْفِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ الَّذِيْ بَاعَهٗ فِيْهِ. فَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ ابْتَاعَهٗ بِدَرَاهِمَ وَبَاعَهٗ بِدَنَانِيْرَ. اَوِ ابْتَاعَهٗ بِدَنَانِيْرَ وَبَاعَهٗ بِدَرَاهِمَ. وَ

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کوئی سونے چاندی کے بدلے اسباب خریدے اور اس وقت سونے چاندی کا بھاؤ یہ ہو کہ دس درہم میں ایک دینار آتا ہو۔ پھر مشتری اس مال کو دوسرے شہر میں لے گیا اور وہاں مرابحہ کے طور پر بیچنا چاہا، سونے چاندی کے اسی بھاؤ سے جو خریدنے کے روز تھا۔ اگر اس نے دراہم سے خریدا تھا اور دیناروں سے بیچا، یا دیناروں سے خریدا تھا اور دراہم سے

marfat.com
Marfat.com

كَانَ الْمَتَاعُ لَمْ يَفُتْ فَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَهُ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ فَإِنْ فَاتَ الْمَتَاعُ كَانَ لِلْمُشْتَرِي بِالثَّمَنِ الَّذِي ابْتَاعَهُ بِهِ الْبَائِعُ. وَيُحْسَبُ لِلْبَائِعِ الرِّبْحُ عَلَى مَا اشْتَرَاهُ بِهِ عَلَى مَا رَبِحَهُ الْمُبْتَاعُ.

بیچا۔ تو اسباب اگر موجود ہو اور تلف نہ ہوا ہو تو خریدار کو لینے یا نہ لینے کا اختیار ہوگا۔ اگر وہ اسباب تلف ہو گیا تو مشتری سے وہ ثمن جتنے میں بائع نے مال خریدا تھا دلایا جائیگا اور ساتھ ہی منافع کا حساب کر کے دیا جائیگا۔

قَالَ مَالِكٌ. وَإِذَا بَاعَ رَجُلٌ سِلْعَةً قَامَتْ عَلَيْهِ بِمِائَةِ دِينَارٍ، لِلْعَشَرَةِ أَحَدَ عَشَرَ. ثُمَّ جَاءَهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّهَا قَامَتْ عَلَيْهِ بِتِسْعِينَ دِينَارًا، وَقَدْ فَاتَتِ السِّلْعَةُ. خُيِّرَ الْبَائِعُ. فَإِنْ أَحَبَّ فَلَهُ قِيمَةُ سِلْعَتِهِ يَوْمَ قُبِضَتْ مِنْهُ. إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْقِيمَةُ أَكْثَرَ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِي وَجَبَ لَهُ بِهِ الْبَيْعُ أَوَّلَ يَوْمٍ. فَلَا يَكُونُ لَهُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ. وَذَلِكَ مِائَةُ دِينَارٍ وَعَشَرَةُ دَنَانِيرَ. وَإِنْ أَحَبَّ ضُرِبَ لَهُ الرِّبْحُ عَلَى التِّسْعِينَ. إِلَّا أَنْ يَكُونَ الَّذِي بَلَغَتْ سِلْعَتُهُ مِنَ الثَّمَنِ أَقَلَّ مِنَ الْقِيمَةِ. فَيُخَيَّرُ فِي الَّذِي بَلَغَتْ سِلْعَتُهُ. وَفِي رَأْسِ مَالِهِ وَرِبْحِهِ. وَذَلِكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ دِينَارًا.

امام مالک نے فرمایا کہ کسی کو ایک چیز سو دینار میں پڑی۔ اس نے دس فیصد نفع پر فروخت کر دی۔ معلوم ہوا کہ وہ چیز تو نوے دینار میں پڑی تھی اور مشتری کے پاس وہ تلف ہو گئی تو بائع کو اختیار ہوگا کہ چاہے بازار کی موجودہ قیمت لے یا اس روز کی جبکہ وہ مشتری کے پاس آئی۔ بازار کی موجودہ قیمت لینے کی صورت میں زر ثمن اس قیمت سے زیادہ نہ ہو جو پہلے روز ٹھہری تھی یعنی ایک سو دس دینار سے اور بائع کو ایک سو دس دینار سے زیادہ نہیں ملیں گے اور اگر چاہے تو نوے دینار پر اسی دس فیصد کے حساب سے نفع لگا کر

قَالَ مَالِكٌ. وَإِنْ بَاعَ رَجُلٌ سِلْعَةً مُرَابَحَةً. فَقَالَ. قَامَتْ عَلَيَّ بِمِائَةِ دِينَارٍ. ثُمَّ جَاءَهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّهَا قَامَتْ بِمِائَةٍ وَعِشْرِينَ دِينَارًا. خُيِّرَ الْمُبْتَاعُ. فَإِنْ شَاءَ أَعْطَى الْبَائِعَ قِيمَةَ السِّلْعَةِ يَوْمَ قَبَضَهَا وَإِنْ شَاءَ أَعْطَى الثَّمَنَ الَّذِي ابْتَاعَ بِهِ عَلَى حِسَابِ مَا رَبِحَهُ بَالِغًا مَا بَلَغَ. إِلَّا أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ أَقَلَّ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِي ابْتَاعَ بِهِ السِّلْعَةَ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُنْقِصَ رَبَّ السِّلْعَةِ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِي ابْتَاعَهَا بِهِ. لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ رَضِيَ بِذَلِكَ وَإِنَّمَا جَاءَ رَبُّ السِّلْعَةِ يَطْلُبُ الْفَضْلَ. فَلَيْسَ لِلْمُبْتَاعِ فِي هَذَا حُجَّةٌ عَلَى الْبَائِعِ. بِأَنْ يَضَعَ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِي ابْتَاعَ بِهِ عَلَى الْبُرْنَامَجِ.

امام مالک نے فرمایا کہ کسی نے ایک چیز مرابحہ پر فروخت کی اور کہا کہ سو دینار کی مجھے پڑی ہے۔ پھر اسے معلوم ہوا کہ یہ تو ایک سو بیس دینار میں پڑی تھی۔ ان حالات خریدار کو اختیار ہوگا کہ اگر چاہے تو وصولی کے روز بازار میں جو قیمت تھی وہ دے اور چاہے تو جس ثمن کے بدلے بائع نے خریدی تھی اس پر نفع لگا کر ادا کر دے۔ اگر یہ قیمت پہلے روز کے ثمن سے کم ہو تو مشتری کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس سے کم ادا کرے۔ کیونکہ اس پر وہ راضی ہو چکا ہے۔ اگر بائع نے کچھ زیادہ بیان کیا تو خریدار کو اس سے گھٹانے کا اختیار نہیں ہوگا۔

بَابُ ٣٧ الْبَيْعِ عَلَى الْبُرْنَامَجِ

برنامے پر بیع کرنا

٧٨ - قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْقَوْمِ يَشْتَرُونَ

امام مالک نے فرمایا:۔ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اگر کچھ لوگ

marfat.com
Marfat.com

السِّلْعَةَ. اَلْبَزَّ اَوِ الرَّقِيْقَ. فَيَسْمَعُ بِهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ لِرَجُلٍ مِنْهُمْ. اَلْبَزُّ الَّذِيْ اشْتَرَيْتَ مِنْ فُلَانٍ قَدْ بَلَغَتْنِيْ صِفَتُهُ وَاَمْرُهُ. فَهَلْ لَكَ اَنْ اَرْبَحَكَ فِيْ نَصِيْبِكَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ. فَيُرْبِحُهُ وَيَكُوْنُ شَرِيْكًا لِلْقَوْمِ مَكَانَهُ فَاِذَا نَظَرَ اِلَيْهِ رَاٰهُ قَبِيْحًا وَاسْتَغْلَاهُ.

قَالَ مَالِكٌ: ذٰلِكَ لَازِمٌ لَهُ وَلَا خِيَارَ لَهُ فِيْهِ. اِذَا كَانَ ابْتَاعَهُ عَلٰى بُرْنَامَجٍ وَصِفَةٍ مَعْلُوْمَةٍ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يَقْدَمُ لَهُ اَصْنَافٌ مِنَ الْبَزِّ. وَيَحْضُرُهُ السُّوَّامُ. وَيَقْرَاُ عَلَيْهِمْ بُرْنَامَجَهُ وَيَقُوْلُ: فِيْ كُلِّ عِدْلٍ كَذَا وَكَذَا مِلْحَفَةً بَصْرِيَّةً وَكَذَا وَكَذَا رَيْطَةً سَابِرِيَّةً. ذَرْعُهَا كَذَا وَكَذَا. وَيُسَمِّيْ اَصْنَافًا مِنَ الْبَزِّ بِاَجْنَاسِهِ. وَيَقُوْلُ: اشْتَرُوْا مِنِّيْ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ. فَيَشْتَرُوْنَ الْاَعْدَالَ عَلٰى مَا وَصَفَ لَهُمْ. ثُمَّ يَفْتَحُوْنَهَا فَيَشْتَغِلُوْنَهَا وَيَنْدَمُوْنَ.

قَالَ مَالِكٌ: ذٰلِكَ لَازِمٌ لَهُمْ. اِذَا كَانَ مُوَاقِفًا لِلْبُرْنَامَجِ الَّذِيْ بَاعَهُمْ عَلَيْهِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَهٰذَا الْاَمْرُ الَّذِيْ لَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ النَّاسُ عِنْدَنَا. يُجِيْزُوْنَهُ بَيْنَهُمْ. اِذَا كَانَ الْمَتَاعُ مُوَاقِفًا لِلْبُرْنَامَجِ. وَلَمْ يَكُنْ مُخَالِفًا لَهُ.

بَابُ ۳۸ بَيْعِ الْخِيَارِ

۷۹. حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهِ. مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا. اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ"

قَالَ مَالِكٌ: وَلَيْسَ لِهٰذَا عِنْدَنَا حَدٌّ مَعْرُوْفٌ وَلَا اَمْرٌ مَعْمُوْلٌ بِهِ فِيْهِ.

مل کر مال اسباب خریدیں۔ پھر ان میں سے ایک آدمی دوسرے سے کہے کہ تم نے جو فلاں سے مال خریدا ہے مجھے اس کے اوصاف معلوم ہو گئے ہیں۔ کیا تم اپنے حصے کو بطور مرابحہ اتنے میں بیچتے ہو؟ وہ کہے ہاں چنانچہ وہ مرابحہ کر کے اس کی جگہ بھی دوسرے لوگوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ بیچنے والا جب اس کی طرف دیکھتا ہے تو برا مناتا اور گرانی محسوس کرتا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ اس کے لئے لازم ہو گیا اور اسے اختیار نہیں رہا جبکہ اسنے برنامے پر بیچا اور اوصاف بتا دیئے تھے۔

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کے پاس کپڑوں کی گانٹھیں آئیں اور بیوپاری بھی آ پہنچے۔ اس نے انہیں برنامے پڑھ کر سنا دیئے اور کہا کہ ہر گانٹھ میں اتنے بصری لحاف اور اتنی سابری چادریں ہیں اور انہیں کپڑے کی جنس بتا کر کہا کہ ان اوصاف پر مجھ سے خرید لو۔ پس بتائے ہوئے اوصاف پر انہوں نے گانٹھیں خرید لیں۔ جب کھول کر دیکھیں تو مہنگی نظر آئیں اور پشیمان ہوئے۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ ان کے لئے لازم ہے جبکہ وہ برنامے کے مطابق ہو جس پر بیچا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک لوگوں کا ہمیشہ اس پر عمل رہا ہے اور سب اسے جائز سمجھتے رہے ہیں جبکہ سامان برنامے کے مطابق ہو اور اس سے اختلاف نہ رکھتا ہو۔

بیع خیار کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیع میں جدا ہونے سے پہلے بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہوتا ہے ماسوائے بیع خیار کے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک اس کی کوئی حد یا کوئی معمول بہ حکم نہیں ہے۔ ف

ف۔ بائع اور مشتری دونوں کو اختیار حاصل ہے کہ بیع کو قائم رکھیں یا جدا ہونے سے پہلے اسے کالعدم قرار دے دیں لیکن جس بیع میں اختیار کی شرط رکھی گئی ہو جسے بیع بالخیار کہتے ہیں اس میں بائع اور مشتری کو بعد میں بھی بیع کے قائم رکھنے یا ختم کر دینے کا اختیار رہتا ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس اختیار کی زیادہ سے زیادہ مدت تین دن ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

۸۰۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يُحَدِّثُ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ، " اَيُّمَا بَيِّعَيْنِ تَبَايَعَا . فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ ، اَوْ يَتَتَارَكَانِ "

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کیا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے تو بائع کی بات کا اعتبار کیا جائے گا یا دونوں بیع کو رد کر دیں۔

قَالَ مَالِكٌ ، فِيْمَنْ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً . فَقَالَ الْبَائِعُ عِنْدَ مُوَاجَبَةِ الْبَيْعِ : اَبِيْعُكَ عَلٰى اَنْ اَسْتَشِيْرَ فُلَانًا . فَاِنْ رَضِيَ فَقَدْ جَازَ الْبَيْعُ . وَاِنْ كَرِهَ فَلَا بَيْعَ بَيْنَنَا . فَيَتَبَايَعَانِ عَلٰى ذٰلِكَ . ثُمَّ يَنْدَمُ الْمُشْتَرِيْ قَبْلَ اَنْ يَسْتَشِيْرَ الْبَائِعُ فُلَانًا : اِنَّ ذٰلِكَ الْبَيْعَ لَازِمٌ لَهُمَا . عَلٰى مَا وَصَفَا . وَلَا خِيَارَ لِلْمُبْتَاعِ . وَهُوَ لَازِمٌ لَهٗ . اِنْ اَحَبَّ الَّذِيْ اشْتَرَطَ لَهُ الْبَائِعُ اَنْ يُجِيْزَهٗ .

امام مالک نے فرمایا کہ ایک آدمی نے اپنی چیز بیچتے وقت یہ شرط لگائی کہ میں فلاں شخص سے مشورہ کروں گا، اگر اس نے اجازت دی تو بیع نافذ رہے گی اور اس نے منع کیا تو بیع کالعدم ہو جائے گی دوسرا بھی اس شرط پر رضامند ہو گیا۔ پھر مشتری اس پر نادم ہوا، اس سے پہلے کہ بائع اس سے مشورہ کرے۔ یہ بیع مذکورہ صورت میں دونوں پر لازم ہو گئی اور خریدار کو اختیار نہ رہا۔ یہ اس پر بھی لازم ہے جبکہ بائع نے جس آدمی کی شرط رکھی وہ اسے اجازت دے۔

قَالَ مَالِكٌ : اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي السِّلْعَةَ مِنَ الرَّجُلِ . فَيَخْتَلِفَانِ فِي الثَّمَنِ . فَيَقُوْلُ الْبَائِعُ : بِعْتُكَهَا بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ . فَيَقُوْلُ الْمُبْتَاعُ اِبْتَعْتُهَا مِنْكَ بِخَمْسَةِ دَنَانِيْرَ . اِنَّهٗ يُقَالُ لِلْبَائِعِ . اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِهَا بِمَا قَالَ . وَاِنْ شِئْتَ فَاحْلِفْ بِاللّٰهِ مَا بِعْتَ سِلْعَتَكَ اِلَّا بِمَا قُلْتَ . فَاِنْ حَلَفَ قِيْلَ لِلْمُشْتَرِيْ . اِمَّا اَنْ تَاْخُذَ السِّلْعَةَ بِمَا قَالَ الْبَائِعُ . وَاِمَّا اَنْ تَحْلِفَ بِاللّٰهِ مَا اشْتَرَيْتَهَا اِلَّا بِمَا قُلْتَ . فَاِنْ حَلَفَ بَرِئَ مِنْهَا . وَذٰلِكَ اَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مُدَّعٍ عَلٰى صَاحِبِهٖ .

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اگر ایک آدمی دوسرے سے کوئی چیز خریدے۔ پھر دونوں میں قیمت کا اختلاف پڑ جائے۔ بائع کہے کہ میں نے دس دینار میں بیچی ہے مشتری کہے کہ میں نے پانچ دینار میں خریدی ہے۔ دریں حالات بائع سے کہا جائے گا کہ پانچ دینار میں مشتری کو دے دو ورنہ قسم کھاؤ کہ میں نے اسے اپنی چیز دس دینار میں بیچی ہے اگر بائع قسم کھالے تو مشتری سے کہا جائے گا کہ تم چاہو تو دس دینار میں یہ چیز لے لو ورنہ قسم کھاؤ کہ میں نے یہ چیز پانچ دینار میں خریدی ہے۔ اگر قسم کھا گیا تو یہ بھی بری ہو گیا اور ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی پر مدعی ہے۔

باب ۳۹ مَا جَاءَ فِي الرِّبَا فِي الدَّيْنِ

قرض میں سود کے متعلق روایات

۸۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عُبَيْدٍ ، اَبِيْ صَالِحٍ مَوْلَى السَّفَّاحِ ، اَنَّهٗ قَالَ بِعْتُ بَزًّا لِيْ مِنْ اَهْلِ دَارِ نَخْلَةَ . اِلٰى اَجَلٍ . ثُمَّ اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلَى الْكُوْفَةِ . فَعَرَضُوْا عَلَيَّ اَنْ اَضَعَ عَنْهُمْ بَعْضَ الثَّمَنِ وَيَنْقُدُوْنِيْ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ . فَقَالَ : لَا آمُرُكَ اَنْ تَاْكُلَ هٰذَا وَلَا تُوْكِلَهٗ .

سبر بن سعید سے روایت ہے کہ عبید ابو صالح مولیٰ سفاح نے فرمایا کہ میں نے ایک مدت مقرر کر کے دار نخلہ والوں کے ہاتھوں کپڑا بیچا۔ پھر میں نے کوفے کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو ان لوگوں نے مجھ سے کہا کہ اگر آپ قیمت کچھ کم کر دیں تو ہم نقد ادا کر دیتے ہیں۔ پس میں نے اس بارے میں حضرت زید بن ثابت سے پوچھا تو فرمایا کہ میں تمہیں اس کے کھانے اور کھلانے کی اجازت نہیں دیتا۔

۸۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَفْصِ

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر

marfat.com
Marfat.com

بْنِ خَلْدَةَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهُ الدَّيْنُ عَلَى الرَّجُلِ اِلٰى اَجَلٍ. فَيَضَعُ عَنْهُ صَاحِبُ الْحَقِّ. وَيُعَجِّلُهُ الْاٰخَرُ. فَكَرِهَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ. وَنَهٰى عَنْهُ.

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس پر دوسرے کا قرض ہو ایک مدت تک۔ قرض خواہ اس میں سے کچھ کم کر دے اور دوسرا جلدی ادا کر دے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے ناپسند کیا اور اس سے منع فرمایا۔ ف

۸۳۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ؛ اَنَّهٗ قَالَ: كَانَ الرِّبَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، اَنْ يَكُوْنَ لِلرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ الْحَقُّ اِلٰى اَجَلٍ. فَاِذَا حَلَّ الْاَجَلُ. قَالَ: اَتَقْضِيْ اَمْ تُرْبِيْ؟ فَاِنْ قَضٰى، اَخَذَ. وَاِلَّا زَادَهٗ فِي حَقِّهٖ. وَاَخَّرَ عَنْهُ

زید بن اسلم نے فرمایا کہ زمانۂ جاہلیت میں سود اس طرح ہوتا تھا کہ ایک آدمی کا دوسرے پر قرض ہوتا۔ جب مدت پوری ہو جاتی تو قرض خواہ کہتا، قرض ادا کرو گے یا سود دو گے؟ اگر وہ ادا کرتا تو قرض خواہ لے لیتا ورنہ سود ساتھ لگا کر مدت اور بڑھا دیتا۔

قَالَ مَالِكٌ: وَالْاَمْرُ الْمَكْرُوْهُ الَّذِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ عِنْدَنَا اَنْ يَكُوْنَ لِلرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ الدَّيْنُ اِلٰى اَجَلٍ. فَيَضَعُ عَنْهُ الطَّالِبُ وَيُعَجِّلُهُ الْمَطْلُوْبُ. وَذٰلِكَ عِنْدَنَا بِمَنْزِلَةِ الَّذِيْ يُؤَخِّرُ دَيْنَهٗ بَعْدَ مَحِلِّهٖ، عَنْ غَرِيْمِهٖ. وَيَزِيْدُ الْغَرِيْمُ فِيْ حَقِّهٖ. قَالَ فَهٰذَا الرِّبَا بِعَيْنِهٖ. لَا شَكَّ فِيْهِ۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس حکم کی درست میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ایک آدمی کا دوسرے پر قرض ہو۔ طالب قرض میں کچھ کمی کر دے اور مطلوب جلد ادا کر دے۔ یہ ہمارے نزدیک مدت پوری ہونے پر قرض بڑھانے کی طرح ہے اور قرض دار اپنا حق بڑھا لے۔ فرمایا کہ یہ بالکل سود ہے جس میں کوئی شک نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ ، فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهٗ عَلَى الرَّجُلِ مِائَةُ دِيْنَارٍ. اِلٰى اَجَلٍ. فَاِذَا حَلَّتْ ، قَالَ لَهُ الَّذِيْ عَلَيْهِ الدَّيْنُ: بِعْنِيْ سِلْعَةً تَكُوْنُ ثَمَنُهَا مِائَةَ دِيْنَارٍ نَقْدًا. بِمِائَةٍ وَ خَمْسِيْنَ اِلٰى اَجَلٍ. هٰذَا بَيْعٌ لَا يَصْلُحُ. وَلَمْ يَزَلْ اَهْلُ الْعِلْمِ يَنْهَوْنَ عَنْهُ۔

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس کے دوسرے پر سو دینار ہوں ایک مدت کے وعدے پر۔ جب مدت پوری ہو جائے تو مقروض کہے کہ اپنی فلاں چیز، جس کی قیمت سو دینار ہے، مدت مقرر کر کے مجھے ڈیڑھ سو دینار میں فروخت کر دو۔ یہ بیع درست نہیں اور اہل علم ہمیشہ اس سے منع کرتے آئے ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ : وَاِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ. لِاَنَّهٗ اِنَّمَا يُعْطِيْهِ ثَمَنَ مَا بَاعَهٗ بِعَيْنِهٖ. وَيُؤَخِّرُ عَنْهُ الْمِائَةَ الْاُوْلٰى. اِلَى اَجَلِ الَّذِيْ ذَكَرَ لَهٗ اٰخِرَ مَرَّةٍ. وَيَزْدَادُ عَلَيْهِ خَمْسِيْنَ

امام مالک نے فرمایا کہ میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔ کیونکہ وہ قیمت ادا کر دینی چاہیئے جتنے میں واقعی چیز بیچی جبکہ مدت پوری ہونے پر پہلے سو دینار کو مؤخر کیا جا رہا ہے اور تاخیر کے باعث اس پر پچاس

ف۔ زید کے مثلاً بکر پر ایک ہزار روپے ہیں جن کی ادائیگی میں ابھی چار ماہ کی مدت باقی ہے۔ زید کہے کہ تم ان ایک ہزار کے بدلے مجھے نقد آٹھ سو روپے دے دو یا کہے کہ آٹھ سو لے لو۔ ایسا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ ایک ہزار ادھار روپوں کو آٹھ سو نقد کے بدلے بیچنا اور خریدنا ہے چونکہ اس کے اندر یہ شبہ پایا جاتا ہے کہ شائد دو سو روپے سود قرار پائیں بایں وجہ اسے جائز نہیں سمجھا گیا۔ حضرت عمر، حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ایسا ہی مروی ہے اور یہی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

دِيْنَارًا فِيْ تَاْخِيْرِهٖ عَنْهُ فَهٰذَا مَكْرُوْهٌ. وَلَا يَصْلُحُ وَهُوَ اَيْضًا يُشْبِهُ حَدِيْثَ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فِيْ بَيْعِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ اِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا حَلَّتْ دُيُوْنُهُمْ، قَالُوْا لِلَّذِيْ عَلَيْهِ الدَّيْنُ : اِمَّا اَنْ تَقْضِيَ وَاِمَّا اَنْ تُرْبِيَ ! فَاِنْ قَضٰى، اَخَذُوْا. وَاِلَّا زَادُوْهُمْ فِيْ حُقُوْقِهِمْ. وَزَادُوْهُمْ فِي الْاَجَلِ

دینار بڑھائے جا رہے ہیں۔ یہ مکروہ ہے، درست نہیں۔ یہ اس سے مشابہت رکھتا ہے جو زید بن اسلم کی روایت میں اہل جاہلیت کا سود بتایا۔ یعنی جب ان کے قرض کی مدت پوری ہو جاتی تو مقروض سے کہتے کہ قرض ادا کرو یا سود دو؟ اگر وہ قرض ادا کرتا تو لے لیتے ورنہ سود لگا کر مدت اور بڑھا دیتے۔

بَابُ جَامِعِ الدَّيْنِ وَالْحُلُوْلِ

قرض کے متعلق دیگر روایات

۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مال دار کا قرض ادا کرنے میں دیر کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کوئی مال دار پر حوالہ کیا جائے تو حوالے کو قبول کر لینا چاہیئے۔

۸۵۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مُوْسٰى بْنِ مَيْسَرَةَ ؛ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَسْاَلُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ : اِنِّيْ رَجُلٌ اَبِيْعُ بِالدَّيْنِ. فَقَالَ سَعِيْدٌ : لَا تَبِعْ اِلَّا مَا اٰوَيْتَ اِلٰى رَحْلِكَ.

ایک آدمی نے سعید بن مسیب سے پوچھتے ہوئے کہا کہ میں قرض کے بدلے تجارت کرتا ہوں۔ سعید نے فرمایا: اس چیز کو نہ بیچو جو تمہارے پاس نہ ہو۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الَّذِيْ يَشْتَرِي السِّلْعَةَ مِنَ الرَّجُلِ عَلٰى اَنْ يُوَفِّيَهُ. تِلْكَ السِّلْعَةَ اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى. اِمَّا لِسُوْقٍ يَرْجُوْ اِنْفَاقَهَا فِيْهِ. وَاِمَّا لِحَاجَةٍ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ الَّذِيْ اشْتَرَطَ عَلَيْهِ. ثُمَّ يُخْلِفُهُ الْبَائِعُ عَنْ ذٰلِكَ الْاَجَلِ. فَيُرِيْدُ الْمُشْتَرِيْ رَدَّ تِلْكَ السِّلْعَةِ عَلَى الْبَائِعِ : اِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ لِلْمُشْتَرِيْ. وَاِنَّ الْبَيْعَ لَازِمٌ لَهُ. وَاِنَّ الْبَائِعَ لَوْ جَاءَ بِتِلْكَ السِّلْعَةِ قَبْلَ مَحِلِّ الْاَجَلِ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلَى الْمُشْتَرِيْ عَلٰى اَخْذِهَا.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے دوسرے سے کوئی چیز خریدی کہ مدت پوری ہونے پر اسے واپس کر دی جائے گی خواہ یہ شرط بازار کی مانگ کے باعث رکھی ہو یا کسی ضرورت کے تحت مدت پوری ہونے پر بائع خلاف ورزی کرے۔ پس مشتری وہ چیز بائع کو لوٹانا چاہے تو مشتری کو یہ حق نہیں کیونکہ بیع اس پر لازم ہو چکی اور بائع اس چیز کو اگر مدت پوری ہونے سے پہلے لے جائے تو مشتری اس کے لینے کا برا نہیں منائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الَّذِيْ يَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَكْتَالُهُ. ثُمَّ يَاْتِيْهِ مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنْهُ فَيُخْبِرُ الَّذِيْ يَاْتِيْهِ اَنَّهُ قَدِ اكْتَالَهُ لِنَفْسِهِ وَاسْتَوْفَاهُ. فَيُرِيْدُ الْمُبْتَاعُ اَنْ يُصَدِّقَهُ وَيَاْخُذَهُ بِكَيْلِهِ : اِنَّ مَا بِيْعَ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ بِنَقْدٍ فَلَا بَاْسَ بِهِ. وَمَا بِيْعَ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ اِلٰى اَجَلٍ

امام مالک نے فرمایا کہ جو اناج خریدے، پھر اسے تول لے۔ پھر اس کے پاس ایک آدمی خریدنے آئے تو یہ آنے والے کو بتا دے کہ میں نے اسے خود تولا ہے۔ خریدار اس کا اعتبار کر کے اسی وزن کے حساب سے خریدے تو اس طرح کی یہ بیع جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اور مدت مقرر کر کے ایسی بیع ہو تو مکروہ ہے یہاں تک

marfat.com
Marfat.com

فَإِنَّهُ مَكْرُوهٌ. حَتَّى يَكْتَالَهُ الْمُشْتَرِي الْآخَرُ لِنَفْسِهِ. وَإِنَّمَا كُرِهَ الَّذِي إِلَى أَجَلٍ. لِأَنَّهُ ذَرِيعَةٌ إِلَى الرِّبَا. وَتَخَوُّفٌ أَنْ يُدَارَ عَلَى هَذَا الْوَجْهِ بِغَيْرِ كَيْلٍ وَلَا وَزْنٍ. فَإِنْ كَانَ إِلَى أَجَلٍ فَهُوَ مَكْرُوهٌ. وَلَا اخْتِلَافَ فِيهِ عِنْدَنَا.

کہ دوسرا مشتری خود نہ تول لے اور یہ کراہت مدت کے باعث ہے کیونکہ یہ ذریعۂ سود ہے۔ خطرہ یہ ہے کہ اس بیع کا دارومدار اس چیز پر ہے جس کی ناپ تول نہیں ہوئی۔ اگر وہ مدت مقرر کر کے ہو تو مکروہ ہے اور ہمارے نزدیک اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: لَا يَنْبَغِي أَنْ يُشْتَرَى دَيْنٌ عَلَى رَجُلٍ غَائِبٍ وَلَا حَاضِرٍ. إِلَّا بِإِقْرَارٍ مِنَ الَّذِي عَلَيْهِ الدَّيْنُ. وَعَلَى مَيِّتٍ، وَإِنْ عَلِمَ الَّذِي تَرَكَ الْمَيِّتُ. وَذَلِكَ أَنَّ اشْتِرَاءَ ذَلِكَ غَرَرٌ. لَا يُدْرَى أَيَأْتِمُّ أَمْ لَا يَتِمُّ.

امام مالک نے فرمایا کہ کسی کے قرض کو خریدنا مناسب نہیں ہے خواہ وہ حاضر ہو یا غائب مگر جبکہ وہ اقرار کرلے جس پر قرض ہے اور نہ میت کے قرض کو، خواہ علم بھی ہو کہ میت نے مال چھوڑا ہے کیونکہ اس کے خریدنے میں دھوکا ہے نہیں معلوم کہ کچھ ملے گا یا نہیں۔

قَالَ: وَتَفْسِيرُ مَا كُرِهَ مِنْ ذَلِكَ، أَنَّهُ إِذَا اشْتَرَى دَيْنًا عَلَى غَائِبٍ، أَوْ مَيِّتٍ. أَنَّهُ لَا يُدْرَى مَا يَلْحَقُ الْمَيِّتَ مِنَ الدَّيْنِ، الَّذِي لَمْ يُعْلَمْ بِهِ. فَإِنْ لَحِقَ الْمَيِّتَ دَيْنٌ. ذَهَبَ الثَّمَنُ الَّذِي أَعْطَى الْمُبْتَاعُ بَاطِلًا.

امام مالک نے فرمایا: اس کراہت کی تفسیر یہ ہے کہ جب اس نے غائب یا میت کے قرض کو خریدا تو اسے کیا معلوم کہ میت پر اور کتنا قرض نکلے جس کا اسے علم نہ ہو۔ اگر میت پر اور بھی قرض نکلا تو خریدار کی پونجی رائیگاں گئی۔

قَالَ مَالِكٌ: وَفِي ذَلِكَ أَيْضًا عَيْبٌ آخَرُ. أَنَّهُ اشْتَرَى شَيْئًا لَيْسَ بِمَضْمُونٍ لَهُ. وَإِنْ لَمْ يَتِمَّ ذَهَبَ ثَمَنُهُ بَاطِلًا. فَهَذَا غَرَرٌ لَا يَصْلُحُ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں یہ خرابی بھی ہے کہ اس نے ایسی چیز خریدی جس کا کوئی ضامن نہیں۔ اگر قرض ادا نہ ہوا تو قیمت بیکار گئی۔ یہ دھوکا ہے جو درست نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ، وَإِنَّمَا فُرِّقَ بَيْنَ أَنْ لَا يَبِيعَ الرَّجُلُ إِلَّا مَا عِنْدَهُ. وَأَنْ يُسَلِّفَ الرَّجُلُ فِي شَيْءٍ لَيْسَ عِنْدَهُ أَصْلُهُ. أَنَّ صَاحِبَ الْعِينَةِ إِنَّمَا يَحْمِلُ ذَهَبَهُ الَّتِي يُرِيدُ أَنْ يَبْتَاعَ بِهَا. فَيَقُولُ: هَذِهِ عَشَرَةُ دَنَانِيرَ. فَمَا تُرِيدُ أَنْ أَشْتَرِيَ لَكَ بِهَا؟ فَكَأَنَّهُ يَبِيعُ عَشَرَةَ دَنَانِيرَ نَقْدًا. بِخَمْسَةَ عَشَرَ دِينَارًا إِلَى أَجَلٍ. فَلِهَذَا، كُرِهَ هَذَا. وَإِنَّمَا تِلْكَ الدِّخْلَةُ وَالدُّلْسَةُ.

امام مالک نے فرمایا کہ دونوں کے درمیان یہ فرق ہے کہ آدمی نہیں خریدتا مگر جو چیز اس کے پاس ہے اور سلف میں آدمی اس چیز کو خریدتا ہے جو حقیقت میں پاس نہیں ہے اور بیع عینہ والا اپنے جس سونے کو بیچنا چاہتا ہے تو کہتا ہے کہ یہ دس دینار ہیں کیا انہیں مجھ سے خریدنا چاہتے ہو؟ گویا وہ دس دینار نقد کو مدت مقرر کر کے پندرہ دینار کے بدلے بیچ دیتا ہے جبکہ یہ دھوکا اور فریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّرِكَةِ وَالتَّوْلِيَةِ وَالْإِقَالَةِ

شرکت، تولیہ اور اقالہ کا بیان

۸۶۔ قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الْبَزَّ الْمُصَنَّفَ. وَيَسْتَثْنِي ثِيَابًا بِأَبْرُقُومِهَا: إِنَّهُ إِنِ اشْتَرَطَ أَنْ يَخْتَارَ مِنْ ذَلِكَ، الرُّقْمَ، فَلَا بَأْسَ بِهِ. وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ أَنْ يَخْتَارَ

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے مختلف قسم کے کپڑے فروخت کئے اور ان میں سے کچھ کپڑے ان کی قیمت کے ساتھ مستثنیٰ کر لئے۔ اگر یہ شرط کی کہ رقم میں مختار ہوگا تو کوئی مضائقہ

marfat.com
Marfat.com

مِنْهُمْ حِيْنَ اسْتَشْنٰى، فَاِنِّيْ اَرَاهُ شَرِيْكًا فِيْ عَدَدِ الْبَزِّ الَّذِيْ مِنْهُ. وَذٰلِكَ اَنَّ الثَّوْبَيْنِ يَكُوْنُ رَقْمُهُمَا سَوَآءً، وَبَيْنَهُمَا تَفَاوُتٌ فِي الثَّمَنِ.

نہیں اور مستثنیٰ کرتے وقت اگر شرط نہیں کی تو میرے خیال میں جتنے کپڑے مشتری نے خریدے ان کی تعداد میں شریک رہے گا۔ یہ اس لئے کہ بعض اوقات دو کپڑے ایک جیسے ہوتے ہیں لیکن انکی قیمتوں میں

قَالَ مَالِكٌ : اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا . اِنَّهٗ لَا بَاْسَ بِالتَّوْلِيَةِ وَالْاِقَالَةِ مِنْهُ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهٖ . قَبَضَ ذٰلِكَ اَوْ لَمْ يَقْبِضْ . اِذَا كَانَ ذٰلِكَ بِالنَّقْدِ . وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ رِبْحٌ وَلَا وَضِيْعَةٌ وَلَا تَاْخِيْرٌ لِلثَّمَنِ. فَاِنْ دَخَلَ ذٰلِكَ رِبْحٌ اَوْ وَضِيْعَةٌ اَوْ تَاْخِيْرٌ مِنْ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، صَارَ بَيْعًا يُحِلُّهٗ مَا يُحِلُّ الْبَيْعَ وَيُحَرِّمُهٗ مَا يُحَرِّمُ الْبَيْعَ. وَلَيْسَ بِشَرِكَةٍ وَلَا تَوْلِيَةٍ وَلَا اِقَالَةٍ .

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اناج وغیرہ میں شرکت، تولیہ اور اقالہ میں کوئی قباحت نہیں۔ خواہ قبضہ کرلیا ہو یا نہ کیا ہو جبکہ ادائیگی نقد ہو، میعاد، کمی بیشی یا قیمت میں تاخیر نہ ہو اگر اس میں میعاد، کمی بیشی یا تاخیر کا دخل ہوا تو بیع ہوجائے گی۔ جو بیع کے اصولوں سے حلال یا حرام ہوجائے گی اور وہ شرکت، تولیہ یا اقالہ نہ رہے گی۔

قَالَ مَالِكٌ : مَنِ اشْتَرٰى سِلْعَةً بَزًّا اَوْ رَقِيْقًا. فَبَتَّ بِهٖ. ثُمَّ سَاَلَهٗ رَجُلٌ اَنْ يُشْرِكَهٗ فَفَعَلَ. وَنَقَدَا الثَّمَنَ صَاحِبَ السِّلْعَةِ جَمِيْعًا . ثُمَّ اَدْرَكَ السِّلْعَةَ شَيْءٌ يَنْتَزِعُهَا مِنْ اَيْدِيْهِمَا . فَاِنَّ الْمُشْرَكَ يَاْخُذُ مِنَ الَّذِيْ اَشْرَكَهُ الثَّمَنَ وَيَطْلُبُ الَّذِيْ بَاعَهُ السِّلْعَةَ بِالثَّمَنِ كُلِّهٖ. اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُشْرَكُ عَلَى الَّذِيْ اَشْرَكَهُ بِحَضْرَةِ الْبَيْعِ . وَعِنْدَ مُبَايَعَةِ الْبَائِعِ الْاَوَّلِ . وَقَبْلَ اَنْ يَتَفَاوَتَ ذٰلِكَ . اَنَّ عُهْدَتَكَ عَلَى الَّذِيْ ابْتَعْتُ مِنْهُ. وَاِنْ تَفَاوَتَ ذٰلِكَ . وَفَاتَ الْبَائِعَ الْاَوَّلَ . فَشَرْطُ الْاٰخِرِ بَاطِلٌ . وَعَلَيْهِ الْعُهْدَةُ .

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے اسباب خریدا جیسے کپڑے اور غلام وغیرہ۔ پھر اس سے ایک آدمی نے شریک ہونے کے لئے کہا، اس نے پیشکش قبول کرلی اور مل کر بائع کو قیمت ادا کردی۔ پھر وہ سامان متنازعہ نکلا تو شریک ہونے والا اپنے دام مشتری سے وصول کرے گا اور مشتری دونوں کی جملہ رقم بائع سے لے گا، ماسوائے اس کے کہ مشتری نے سودے کے وقت اپنے شریک سے بائع کے سامنے کہہ دیا ہو کہ بیع میں اگر فتور نکلا تو اس کا ذمہ دار بائع ہوگا، تو اس صورت میں شریک بائع سے لے گا ورنہ مشتری کی شرط بیکار ہوگی اور نقصان اسے ادا کرنا پڑے گا۔

قَالَ مَالِكٌ . فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ : اِشْتَرِ هٰذِهِ السِّلْعَةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ . وَانْقُدْ عَنِّيْ وَاَنَا اَبِيْعُهَا لَكَ : اِنَّ ذٰلِكَ لَا يَصْلُحُ . حِيْنَ قَالَ : انْقُدْ عَنِّيْ وَاَنَا اَبِيْعُهَا لَكَ. وَاِنَّمَا ذٰلِكَ سَلَفٌ يُسْلِفُهٗ اِيَّاهُ . عَلٰى اَنْ يَبِيْعَهَا لَهٗ . وَلَوْ اَنَّ تِلْكَ السِّلْعَةَ هَلَكَتْ . اَوْ فَاتَتْ اَخَذَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ الَّذِيْ نَقَدَ الثَّمَنَ . مِنْ شَرِيْكِهٖ مَا نَقَدَ عَنْهُ . فَهٰذَا مِنَ السَّلَفِ الَّذِيْ يَجُرُّ مَنْفَعَةً .

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے دوسرے سے کہا کہ یہ چیز میرے اور اپنے ساجھے میں خرید لو، میری طرف سے بھی تم قیمت ادا کردینا، میں اسے تمہارے لئے فروخت کردوں گا۔ یہ بیع درست نہیں ہے کیونکہ اس نے کہا ہے کہ "میری طرف سے بھی ادائیگی کردو" اور "تمہارے لئے میں فروخت کردوں گا"۔ یہ فروخت کروانے کی شرط پر سلف ہے۔ اگر وہ چیز تلف یا گم ہوجائے تو یہ اپنے شریک سے وہ قیمت وصول کریگا جو اسکی طرف سے ادا کی تھی۔ سلف میں یہی ہوتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ : وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ سِلْعَةً . فَوَجَبَتْ لَهٗ . ثُمَّ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ : اَشْرِكْنِيْ بِنِصْفِ هٰذِهِ السِّلْعَةِ، وَاَنَا اَبِيْعُهَا جَمِيْعًا . كَانَ ذٰلِكَ حَلَالًا لَا بَاْسَ بِهٖ . وَتَفْسِيْرُ

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کسی نے کوئی چیز خریدلی۔ پھر ایک آدمی نے اس سے کہا کہ مجھے اس چیز میں آدھے کا ساجھی کرلو، فروخت کروانے کا ذمہ دار میں ہوں۔ وہ بیع حلال ہوگئی، اس میں کوئی قباحت

marfat.com
Marfat.com

ذٰلِكَ : اَنَّ هٰذَا الْبَيْعَ حَدِيْثٌ. بَاعَ نِصْفَ السِّلْعَةِ عَلٰى اَنْ يَبِيْعَ لَهُ النِّصْفَ الْاٰخَرَ.

نہیں۔اس کی تفسیر یہ ہے کہ یہ بیع جدید ہے۔اس نے اسے نصف چیز بیچی کہ اس کے لئے آدھی خرید لے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِفْلَاسِ الْغَرِيْمِ

مقروض کے مفلس ہوجانے کا بیان

۸۷۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ مَتَاعًا. فَاَفْلَسَ الَّذِيْ ابْتَاعَهُ مِنْهُ. وَلَمْ يَقْبِضِ الَّذِيْ بَاعَهُ مِنْ ثَمَنِهِ شَيْئًا. فَوَجَدَهُ بِعَيْنِهِ. فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ. وَاِنْ مَاتَ الَّذِيْ ابْتَاعَهُ. فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ فِيْهِ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ"

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔جس نے کسی کو اپنا سامان بیچا۔پھر مشتری مفلس ہوگیا اور بائع اس سے قیمت نہ لے سکا۔اگر اپنی چیز اسی طرح مشتری کے پاس پائے تو بائع زیادہ حقدار ہے۔اگر مشتری مرجائے تو بائع دوسرے قرض خواہوں کے برابر ہے۔

۸۸۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ. عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ. عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَيُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ. فَاَدْرَكَ الرَّجُلُ مَالَهُ بِعَيْنِهِ. فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ"

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔جو شخص مفلس ہوجائے اور بائع اس کے پاس اپنا مال اسی حالت میں پائے تو وہ دوسروں سے زیادہ حق دار ہے۔

قَالَ مَالِكٌ، فِيْ رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ مَتَاعًا. فَاَفْلَسَ الْمُبْتَاعُ. فَاِنَّ الْبَائِعَ اِذَا وَجَدَ شَيْئًا مِنْ مَتَاعِهِ بِعَيْنِهِ، اَخَذَهُ. وَاِنْ كَانَ الْمُشْتَرِيْ قَدْ بَاعَ بَعْضَهُ. وَفَرَّقَهُ. فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِهِ مِنَ الْغُرَمَاءِ. لَا يَمْنَعُهُ مَا فَرَّقَ الْمُبْتَاعُ مِنْهُ. اَنْ يَاْخُذَ مَا وَجَدَ بِعَيْنِهِ. فَاِنِ اقْتَضَى مِنْ ثَمَنِ الْمُبْتَاعِ شَيْئًا. فَاَحَبَّ اَنْ يَرُدَّهُ وَيَقْبِضَ مَا وَجَدَ مِنْ مَتَاعِهِ. وَيَكُوْنُ فِيْمَا لَمْ يَجِدْ اُسْوَةَ الْغُرَمَاءِ، فَذٰلِكَ لَهُ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے دوسرے سے مال خریدا، پھر خریدار مفلس ہوگیا۔اگر بائع اس کے پاس اپنی چیز اسی حالت میں پائے تو لے سکتا ہے۔اگر مشتری نے اس کا کچھ حصہ فروخت کردیا تو باقی کا مال والا قرض خواہوں سے زیادہ حقدار ہے۔اگر بائع تھوڑی سی قیمت وصول کرچکا ہو تو بائع کو اختیار ہے کہ وصول کردہ قیمت واپس دے کر باقی چیز پر قبضہ کرلے اور بقایا وصولی کے لیے قرض خواہوں میں شامل ہوجائے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَمَنِ اشْتَرٰى سِلْعَةً مِنَ السِّلَعِ. غَزْلًا اَوْ مَتَاعًا اَوْ بُقْعَةً مِنَ الْاَرْضِ. ثُمَّ اَحْدَثَ فِيْ ذٰلِكَ الْمُشْتَرِيْ عَمَلًا. بَنَى الْبُقْعَةَ دَارًا. اَوْ نَسَجَ الْغَزْلَ ثَوْبًا. ثُمَّ اَفْلَسَ الَّذِيْ ابْتَاعَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَبُّ الْبُقْعَةِ، اَنَا اٰخُذُ الْبُقْعَةَ وَمَا

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے کوئی چیز خریدی یعنی سوت، مال یا قطعۂ زمین، پھر مشتری نے زمین پر مکان بنالیا یا سوت کا کپڑا بن لیا پھر مشتری مفلس ہوگیا۔بائع کہے کہ میں زمین کو عمارت سمیت لیتا ہوں تو یہ اسے حق نہیں پہنچتا۔ہاں زمین کی اور جو کچھ مشتری نے اس پر

marfat.com
Marfat.com

فِيهَا مِنَ الْبُنْيَانِ، إِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ لَهُ. وَلٰكِنْ تُقَوَّمُ الْبُقْعَةُ وَمَا فِيهَا مِمَّا أَصْلَحَ الْمُشْتَرِي. ثُمَّ يُنْظَرُ كَمْ ثَمَنُ الْبُقْعَةِ؟ وَكَمْ ثَمَنُ الْبُنْيَانِ مِنْ تِلْكَ الْقِيمَةِ؟ ثُمَّ يَكُونَانِ شَرِيكَيْنِ فِي ذٰلِكَ. لِصَاحِبِ الْبُقْعَةِ بِمِقْدَارِ حِصَّتِهِ وَيَكُونُ لِلْغُرَمَاءِ بِمِقْدَارِ حِصَّةِ الْبُنْيَانِ.

بنایا ہے اس کی قیمت لگائی جائے گی۔ پھر دیکھیں گے کہ زمین کی قیمت کتنی ہے اور عمارت کی کتنی؟ پھر دونوں اس میں شریک ہوں گے زمین والا اپنے حصے کے مطابق حق دار ہوگا اور دوسرے قرض خواہ عمارت کے حصے کے مطابق۔

قَالَ مَالِكٌ، وَتَفْسِيرُ ذٰلِكَ أَنْ تَكُونَ قِيمَةُ ذٰلِكَ كُلِّهِ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَخَمْسَمِائَةِ. فَتَكُونُ قِيمَةُ الْبُقْعَةِ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَقِيمَةُ الْبُنْيَانِ أَلْفَ دِرْهَمٍ. فَيَكُونُ لِصَاحِبِ الْبُقْعَةِ الثُّلُثُ. وَيَكُونُ لِلْغُرَمَاءِ الثُّلُثَانِ

امام مالک نے فرمایا کہ گویا ان دونوں کی مجموعی قیمت پندرہ سو درہم ہے۔ زمین کی قیمت پانچ سو درہم اور عمارت کی قیمت ایک ہزار درہم تو قطعۂ زمین والا تہائی کا حقدار ہوگا اور قرض خواہ دو تہائی کے۔

قَالَ مَالِكٌ. وَكَذٰلِكَ الْعَزْلُ وَغَيْرُهُ، مِمَّا أَشْبَهَهُ. إِذَا دَخَلَهُ هٰذَا. وَلَحِقَ الْمُشْتَرِيَ دَيْنٌ لَا وَفَاءَ لَهُ عِنْدَهُ وَهٰذَا الْعَمَلُ فِيهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہی حال سوت وغیرہ کا جبکہ اسے بن لیا اور مشتری مقروض ہو، ادا کرنے کے لئے کچھ پاس نہ ہو، تو اس میں بھی یہی کیا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ: فَأَمَّا مَا بِيعَ مِنَ السِّلَعِ الَّتِي لَمْ يُحْدِثْ فِيهَا الْمُبْتَاعُ شَيْئًا. إِلَّا أَنَّ تِلْكَ السِّلْعَةَ نَفَقَتْ وَارْتَفَعَ ثَمَنُهَا. فَصَاحِبُهَا يَرْغَبُ فِيهَا وَالْغُرَمَاءُ يُرِيدُونَ إِمْسَاكَهَا فَإِنَّ الْغُرَمَاءَ يُخَيَّرُونَ. بَيْنَ أَنْ يُعْطُوا رَبَّ السِّلْعَةِ الثَّمَنَ الَّذِي بَاعَهَا بِهِ. وَلَا يُنْقِصُوهُ شَيْئًا. وَبَيْنَ أَنْ يُسَلِّمُوا إِلَيْهِ سِلْعَتَهُ. وَإِنْ كَانَتِ السِّلْعَةُ قَدْ نَقَصَ ثَمَنُهَا. فَالَّذِي بَاعَهَا بِالْخِيَارِ. إِنْ شَاءَ أَنْ يَأْخُذَ سِلْعَتَهُ وَلَا يُتَابِعَهُ لَهُ فِي شَيْءٍ مِنْ مَالِ غَرِيمِهِ. فَذٰلِكَ لَهُ. وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَكُونَ غَرِيمًا مِنَ الْغُرَمَاءِ، يُحَاصُّ بِحَقِّهِ، وَلَا يَأْخُذُ سِلْعَتَهُ. فَذٰلِكَ لَهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے کوئی چیز بیچی، جس میں مشتری نے کوئی تبدیلی نہیں کی مگر اس چیز کی قیمت بڑھ گئی۔ بائع اسے لینا چاہتا ہے اور قرض خواہ چاہتے ہیں کہ روکے۔ اس حالت میں قرض خواہوں کو اختیار ہوگا کہ جتنے میں بائع سے وہ چیز خریدی گئی وہ رقم اس کے حوالے کر دیں اور اس میں کمی نہ کریں ورنہ بائع کی چیز اس کے سپرد کر دی جائے۔ اگر اس چیز کی قیمت گر گئی ہو تو بائع کو اختیار ہوگا کہ اپنی چیز واپس لوٹا لے اور مشتری کے مال سے اسے کوئی سروکار نہ ہوگا اور اگر چاہے تو قرض خواہوں میں شامل ہو جائے اور اپنی چیز نہ لے۔

وَقَالَ مَالِكٌ: فِيمَنِ اشْتَرَى جَارِيَةً أَوْ دَابَّةً. فَوَلَدَتْ عِنْدَهُ. ثُمَّ أَفْلَسَ الْمُشْتَرِي: فَإِنَّ الْجَارِيَةَ أَوِ الدَّابَّةَ وَوَلَدَهَا لِلْبَائِعِ. إِلَّا أَنْ يَرْغَبَ الْغُرَمَاءُ فِي ذٰلِكَ فَيُعْطُونَهُ حَقَّهُ كَامِلًا وَيُمْسِكُونَ ذٰلِكَ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے لونڈی خریدی یا جانور۔ پھر اس نے بچہ جنا۔ پھر مشتری مفلس ہو گیا لونڈی یا جانور کا بچہ بائع کا ہوگا۔ مگر قرض خواہ اگر پورا پورا حق ادا کر دیں تو لے کر دونوں کو رکھ سکتے ہیں۔

بَابُ ۴۳ مَا يَجُوزُ مِنَ السَّلَفِ

باب ۴۳ جس چیز میں سلف جائز ہے

۸۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ،

ابو رافع مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان ہے

marfat.com
Marfat.com

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ أَنَّهُ قَالَ: اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا. فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ. قَالَ أَبُو رَافِعٍ. فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ. فَقُلْتُ. لَمْ أَجِدْ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَعْطِهِ إِيَّاهُ. فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً"

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا اونٹ بطور قرض لیا۔ پھر صدقہ کے اونٹ آئے۔ ابو رافع کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے چھوٹا اونٹ ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یہ تمام اونٹ اچھے اچھے اور بڑے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی دے دو کیونکہ اچھے لوگ وہی ہیں جو قرض کو اچھی طرح ادا کرتے ہیں۔

۹۰۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: اسْتَسْلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ مِنْ رَجُلٍ دَرَاهِمَ. ثُمَّ قَضَاهُ دَرَاهِمَ خَيْرًا مِنْهَا. فَقَالَ الرَّجُلُ، يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، هٰذِهِ خَيْرٌ مِنْ دَرَاهِمِي الَّتِي أَسْلَفْتُكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ. قَدْ عَلِمْتُ. وَلٰكِنَّ نَفْسِي بِذٰلِكَ طَيِّبَةٌ.

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے کسی سے کچھ درہم قرض لئے۔ پھر ان سے بہتر درہم ادا کئے۔ اس نے کہا، اے ابو عبدالرحمٰن! یہ میرے درہموں سے بہتر ہیں جو آپ نے قرض لئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے لیکن میں نے بخوشی دیئے ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ. لَا بَأْسَ بِأَنْ يُقْبِضَ مَنْ أَسْلَفَ شَيْئًا مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ أَوِ الطَّعَامِ أَوِ الْحَيَوَانِ، مِمَّنْ أَسْلَفَهُ ذٰلِكَ، أَفْضَلَ مِمَّا أَسْلَفَهُ. إِذَا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلَى شَرْطٍ مِنْهُمَا. أَوْ عَادَةٍ. فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى شَرْطٍ. أَوْ وَأْيٍ أَوْ عَادَةٍ. فَذٰلِكَ مَكْرُوهٌ. وَلَا خَيْرَ فِيهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ جس نے سونا، چاندی، اناج یا جانور بطور قرض لیا ہو اور پھر قرض سے بہتر ادا کرے جبکہ یہ شرط یا رواج کے تحت نہ ہو۔ اگر یہ شرط، وعدہ یا رواج کی وجہ سے کیا جائے گا تو مکروہ ہے اور اس میں بھلائی نہیں۔

قَالَ. وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى جَمَلًا رَبَاعِيًا خِيَارًا، مَكَانَ بَكْرٍ اسْتَسْلَفَهُ. وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اسْتَسْلَفَ دَرَاهِمَ. فَقَضَى خَيْرًا مِنْهَا. فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى طِيبِ نَفْسٍ مِنَ الْمُسْتَسْلِفِ. وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلَى شَرْطٍ وَلَا وَأْيٍ وَلَا عَادَةٍ. كَانَ ذٰلِكَ حَلَالًا طَيِّبًا.

فرمایا یہ اس لئے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھوٹا اونٹ ادھار لیا تو اس کی جگہ بڑا اور عمدہ اونٹ دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے کچھ درہم قرض لئے تو ان سے بہتر ادا کئے، جبکہ یہ ادھار لینے والے کی طرف سے بخوشی ہو۔ اگر یہ کسی شرط، وعدہ یا رواج کی وجہ سے نہ ہو تو حلال ہے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

باب ۴۴ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ السَّلَفِ

جو باتیں سلف میں درست نہیں

۹۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِي رَجُلٍ أَسْلَفَ رَجُلًا طَعَامًا. عَلَى أَنْ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے سے کہا کہ مجھے اناج ادھار

marfat.com
Marfat.com

يُعْطِيَهُ إِيَّاهُ فِي بَلَدٍ آخَرَ. فَكَرِهَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ. وَقَالَ: فَأَيْنَ الْحَمْلُ؟ يَعْنِي لِحَمْلَانَهُ.

دے دوں تمہیں فلاں شہر میں اتنا ہی ادا کر دوں گا۔ حضرت عمر نے اسے ناپسند کیا اور فرمایا کہ باربرداری کہاں سے آئے گی؟

۹۲۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ. فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، إِنِّي أَسْلَفْتُ رَجُلًا سَلَفًا. وَاشْتَرَطْتُ عَلَيْهِ أَفْضَلَ مِمَّا أَسْلَفْتُهُ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: فَذٰلِكَ الرِّبَا. قَالَ: فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: السَّلَفُ عَلَى ثَلَاثَةِ وُجُوهٍ. سَلَفٌ تُسْلِفُهُ تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللهِ، فَلَكَ وَجْهُ اللهِ. وَسَلَفٌ تُسْلِفُهُ تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ صَاحِبِكَ، فَلَكَ وَجْهُ صَاحِبِكَ. وَسَلَفٌ تُسْلِفُهُ لِتَأْخُذَ خَبِيثًا بِطَيِّبٍ، فَذٰلِكَ الرِّبَا. قَالَ: فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: أَرَى أَنْ تَشُقَّ الصَّحِيفَةَ فَإِنْ أَعْطَاكَ مِثْلَ الَّذِي أَسْلَفْتَهُ قَبِلْتَهُ. وَإِنْ أَعْطَاكَ دُونَ الَّذِي أَسْلَفْتَهُ فَأَخَذْتَهُ أُجِرْتَ. وَإِنْ أَعْطَاكَ أَفْضَلَ مِمَّا أَسْلَفْتَهُ طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَذٰلِكَ شُكْرٌ شُكِرَهُ لَكَ. وَلَكَ أَجْرُ مَا أَنْظَرْتَهُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا اے ابو عبدالرحمٰن! میں نے ایک آدمی کو قرض دیا ہے اور اس سے شرط کی ہے کہ اس سے بہتر چیز لوں گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ یہ تو سود ہے کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ قرض تین طرح کا ہے۔ ایک وہ قرض جو رضائے الٰہی کے لئے ہے۔ دوسرا وہ کہ دوست کی مدد کی جائے تو یہ دوست کی مدد ہے۔ تیسرا وہ ہے کہ پاک مال کے بدلے ناپاک مال لے اور یہ سود ہے۔ کہا اے ابو عبدالرحمٰن! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا کہ میرے خیال میں دستاویز کو پھاڑ دو۔ اگر وہ تمہارے جیسی چیز دے تو قبول کر لینا۔ اگر گھٹا دے تب بھی لے لینا کہ تمہیں اجر ملے گا۔ اگر تمہاری چیز سے بہتر دے اپنی خوشی سے تو یہ اس نے تمہارا شکریہ ادا کیا اور تمہیں مہلت دینے کا اجر ملے گا۔

۹۳۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: مَنْ أَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَشْتَرِطْ إِلَّا قَضَاءَهُ.

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو قرض دے تو ادا کرنے کے سوا اور کوئی شرط نہ رکھے۔

۹۴۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ: مَنْ أَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَشْتَرِطْ أَفْضَلَ مِنْهُ. وَإِنْ كَانَتْ قَبْضَةً مِنْ عَلَفٍ، فَهُوَ رِبًا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرمایا کرتے کہ جو قرض دے تو اس سے زیادہ کی شرط نہ رکھے۔ اگر وہ مٹھی بھر گھاس بھی ہوئی تب بھی سود ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا. أَنَّ مَنِ اسْتَسْلَفَ شَيْئًا مِنَ الْحَيَوَانِ بِصِفَةٍ وَتَحْلِيلَةٍ مَعْلُومَةٍ. فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ. وَعَلَيْهِ أَنْ يَرُدَّ مِثْلَهُ. إِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْوَلَائِدِ. فَإِنَّهُ يُخَافُ، فِي ذٰلِكَ، الذَّرِيعَةُ إِلَى إِحْلَالِ مَا لَا يَحِلُّ. فَلَا يَصْلُحُ. وَتَفْسِيرُ مَا كُرِهَ مِنْ ذٰلِكَ. أَنْ يَسْتَسْلِفَ الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ فَيُصِيبُهَا مَا بَدَا لَهُ. ثُمَّ يَرُدُّهَا إِلَى صَاحِبِهَا بِعَيْنِهَا. فَذٰلِكَ لَا يَصْلُحُ لَهُ وَلَا يَحِلُّ. وَلَمْ يَزَلْ أَهْلُ الْعِلْمِ يَنْهَوْنَ عَنْهُ. وَلَا يُرَخِّصُونَ

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ جو کسی کو جانور قرض دے جس کے اوصاف اور حلیہ بتا دیا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اور وہ اسی طرح کا لوٹائے گا لیکن لونڈی قرض نہیں دے گا کیونکہ اس میں حرام کو حلال کرنے کا خوف ہے، اس لئے درست نہیں اس میں کراہت بایں وجہ ہے کہ جب کسی نے دوسرے سے لونڈی قرض لی، پھر اس سے صحبت کرتا رہا، پھر اسی طرح مالک کو واپس کر دی تو یہ درست اور حلال نہیں اور اہل علم ہمیشہ اس سے منع کرتے آئے ہیں اور کسی ایک نے بھی اجازت نہیں دی۔

marfat.com
Marfat.com

فِيهِ لِأَحَدٍ.

بَاب ۴۵ مَا يُنْهَى عَنْهُ مِنَ الْمُسَاوَمَةِ وَالْمُبَايَعَةِ

مول تول یا بیع جو ممنوع ہے

۹۵ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے۔

۹۶ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ. وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ. وَلَا تَنَاجَشُوا. وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ. وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ. فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا. إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا. وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال خریدنے کے لئے آگے جا کر بیوپاریوں سے نہ ملو اور دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو اور نہ ملی بھگت سے قیمت بڑھاؤ اور شہری دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے اور اونٹ اور بکری کا دودھ نہ روکو اور جس نے ایسی چیز خرید لی تو دوہنے کے بعد اسے اختیار ہے کہ خوش ہو تو رکھ لے اور ناراض ہو تو لوٹا دے اور ایک صاع کھجور ادا کرے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَتَفْسِيرُ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا نُرَى وَاللهُ أَعْلَمُ: لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ. أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى أَنْ يَسُومَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ. إِذَا رَكَنَ الْبَائِعُ إِلَى السَّائِمِ. وَجَعَلَ يَشْتَرِطُ وَزْنَ الذَّهَبِ. وَيَتَبَرَّأُ مِنَ الْعُيُوبِ وَمَا أَشْبَهَ هٰذَا. مِمَّا يُعْرَفُ بِهِ أَنَّ الْبَائِعَ قَدْ أَرَادَ مُبَايَعَةَ السَّائِمِ. فَهٰذَا الَّذِي نَهَى عَنْهُ. وَاللهُ أَعْلَمُ.

امام مالک نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کی تفسیر میں فرمایا، میرا خیال یہ ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے یعنی کوئی ایسا سودا نہ کرے جو اس کا بھاؤ کر چکا ہو اور بائع بھی رضامند ہو چکا ہو تو یہ سونے کے وزن کی شرط سمجھائے اور اس کا نقائص سے پاک ہونا بتائے وغیرہ باتیں بنائے تاکہ ان کا علم ہونے پر بائع سودے سے پھر جائے۔ اسی سے منع فرمایا گیا ہے آگے اللہ بہتر جانتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا بَأْسَ بِالسَّوْمِ بِالسِّلْعَةِ. تُوقَفُ لِلْبَيْعِ فَيَسُومُ بِهَا غَيْرُ وَاحِدٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس مال کا سودا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں جو بیچنے کیلئے رکھا ہو۔ پس متعدد آدمی اس کا سودا کر سکتے ہیں۔

قَالَ: وَلَوْ تَرَكَ النَّاسُ السَّوْمَ عِنْدَ الْأَوَّلِ مَنْ يَسُومُ بِهَا. أُخِذَتْ بِشِبْهِ الْبَاطِنِ مِنَ الثَّمَنِ. وَدَخَلَ عَلَى الْبَاعَةِ، فِي سِلْعَتِهِمْ، الْمَكْرُوهُ. وَلَمْ يَزَلِ الْأَمْرُ عِنْدَنَا عَلَى هٰذَا.

فرمایا اگر ایک آدمی کے قیمت پوچھتے ہی دوسروں کے لئے ممانعت ہو جائے تو غلط قیمت وصول کی جا سکتی ہے اور بائع اپنی چیزوں کی مکروہ تجارت کرنے لگیں، لہٰذا ہمارے نزدیک ہمیشہ سے یہی حکم ہے۔

۹۷ - قَالَ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجْشِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَالنَّجْشُ أَنْ تُعْطِيَهُ بِسِلْعَتِهِ أَكْثَرَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملی بھگت کی تجارت سے منع فرمایا ہے

امام مالک نے فرمایا، نجش یہ ہے کہ کسی چیز کی زیادہ قیمت

marfat.com
Marfat.com

مِنْ ثَمَنِهَا. وَلَيْسَ فِي تَفْسِيكَ اشْتِرَاؤُهَا فَيَقْتَدِي بِكَ غَيْرُكَ.

لگانا اور ارادہ خریدنے کا نہ ہو بلکہ مقصد یہ ہو کہ دوسرے اس سے بڑھ کر قیمت دیں گے۔

بَابُ جَامِعِ الْبُيُوعِ

بیع کے متعلق دیگر روایات

۹۸ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ" قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ: لَا خِلَابَةَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے گزارش کی کہ بیع میں لوگ اسے دھوکا دیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیع کرتے وقت کہہ دیا کرو:۔ "دھوکا نہ دینا" فرمایا:۔ وہ صاحب بیع کرتے وقت یہی کہا کرتے۔

۹۹ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ: أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا سَمْحًا إِنْ بَاعَ سَمْحًا إِنِ ابْتَاعَ. سَمْحًا إِنْ قَضَى. سَمْحًا إِنِ اقْتَضَى.

یحییٰ بن سعید نے محمد بن منکدر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کو وہ بندہ بہت محبوب ہے جو بیچتے وقت نرمی، خریدتے وقت نرمی، قرض دیتے وقت نرمی اور قرض لیتے وقت نرمی کرتا ہے۔

۱۰۰ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: إِذَا جِئْتَ أَرْضًا يُوفُونَ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ، فَأَطِلِ الْمُقَامَ بِهَا. وَإِذَا جِئْتَ أَرْضًا يُنَقِّصُونَ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ. فَأَقْلِلِ الْمُقَامَ بِهَا.

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم ایسے مقام پر پہنچو جہاں لوگ ناپ تول پوری کرتے ہوں تو وہاں خوب ٹھہرو اور جہاں لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہوں تو وہاں بہت کم ٹھہرا کرو۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْإِبِلَ أَوِ الْغَنَمَ أَوِ الْبَزَّ أَوِ الرَّقِيقَ. أَوْ شَيْئًا مِنَ الْعُرُوضِ جِزَافًا: إِنَّهُ لَا يَكُونُ الْجِزَافُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يُعَدُّ عَدًّا.

امام مالک نے فرمایا کہ جو اونٹ، بکریاں، کپڑے، غلام یا سامان وغیرہ جمگھٹے کے حساب سے خریدے تو جن چیزوں کو گنا جاتا ہے۔ ان کی بے حساب بیع نہ کی جائے۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يُعْطِي الرَّجُلَ السِّلْعَةَ يَبِيعُهَا لَهُ. وَقَدْ قَوَّمَهَا صَاحِبُهَا قِيمَةً. فَقَالَ: إِنْ بِعْتَهَا بِهَذَا الثَّمَنِ الَّذِي أَمَرْتُكَ بِهِ، فَلَكَ دِينَارٌ. أَوْ شَيْءٌ يُسَمِّيهِ لَهُ. يَتَرَاضَيَانِ عَلَيْهِ. وَإِنْ لَمْ تَبِعْهَا. فَلَيْسَ لَكَ شَيْءٌ؛ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ. إِذَا سَمَّى ثَمَنًا يَبِيعُهَا بِهِ. وَسَمَّى أَجْرًا مَعْلُومًا. إِذَا بَاعَ أَحَدَهُ. وَإِنْ لَمْ يَبِعْ فَلَا شَيْءَ لَهُ.

امام مالک نے اس آدمی کے متعلق فرمایا کہ جس نے دوسرے کو اپنی چیز بیچنے کے لئے، قیمت مقرر کر دی اور کہا:۔ جو قیمت میں نے تمہیں بتائی ہے اگر اتنے میں بیچ دو گے تو تمہیں ایک دینار ملے گا۔ یا جتنے پر دونوں رضامند ہو جائیں اور اگر نہیں بیچو گے تو کچھ نہیں ملے گا اس میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ قیمت اور اجرت دونوں کی وضاحت کر دی جائے۔ اگر وہ بیچ دے تو مزدوری لے گا اور نہ بیچے گا تو کچھ نہیں ملے گا۔

قَالَ مَالِكٌ، وَمِثْلُ ذَلِكَ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ:

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح ایک آدمی دوسرے سے کہے

marfat.com
Marfat.com

إِذَا قَدَرْتَ عَلَى عَبْدِي الْآبِقِ. أَوْ جِئْتَ بِجَمَلِ الشَّارِدِ فَلَكَ كَذَا. فَهٰذَا مِنْ بَابِ الْجُعْلِ. وَلَيْسَ مِنْ بَابِ الْإِجَارَةِ. وَلَوْ كَانَ مِنْ بَابِ الْإِجَارَةِ، لَمْ يَصْلُحْ.

کہ اگر تم میرے نکلے ہوئے غلام یا بھاگے ہوئے اونٹ کو لے آؤ تو تمہیں اتنی رقم دوں گا۔ یہ مزدوری ہے اجارہ نہیں ہے اگر یہ اجارے کی بات ہوتی تو درست قرار نہ پاتی۔

قَالَ مَالِكٌ: فَأَمَّا الرَّجُلُ يُعْطِي السِّلْعَةَ. فَيُقَالُ لَهُ: بِعْهَا وَلَكَ كَذَا وَكَذَا. فِي كُلِّ دِينَارٍ. بِشَيْءٍ يُسَمِّيهِ. فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَصْلُحُ. لِأَنَّهُ كُلَّمَا نَقَصَ دِينَارٌ مِنْ ثَمَنِ السِّلْعَةِ نَقَصَ مِنْ حَقِّهِ الَّذِي سَمَّى لَهُ. فَهٰذَا غَرَرٌ. لَا يَدْرِي كَمْ جَعَلَ لَهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کسی نے دوسرے کو کوئی چیز دی پھر اس سے کہا گیا کہ اسے فروخت کر دو اور تمہیں ہر دینار پر اتنا ملے گا۔ یہ درست نہیں ہے کیونکہ چیز کی قیمت جتنے دینار گھٹے گی اتنی ہی مزدوری گھٹ جائے گی۔ یہ دھوکا ہے کیونکہ اسے اپنی مزدوری معلوم نہیں۔

۱۰۱ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَارَى الدَّابَّةَ. ثُمَّ يُكْرِيهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا تَكَارَاهَا بِهِ. فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ.

ابن شہاب سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے کرائے پر جانور لیا۔ پھر اس سے زیادہ کرائے پر دوسرے کو دے دیا۔ فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

پوری ہوئی کتاب بیع کی

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الْقِرَاضِ

کتاب القراض

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاضِ

قراض یا مضاربت کا بیان

۱۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي جَيْشٍ إِلَى الْعِرَاقِ. فَلَمَّا قَفَلَا مَرَّا عَلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ. فَرَحَّبَ بِهِمَا وَسَهَّلَ. ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَقْدِرُ لَكُمَا عَلَى أَمْرٍ أَنْفَعُكُمَا بِهِ لَفَعَلْتُ. ثُمَّ قَالَ: بَلَى، هَا هُنَا مَالٌ مِنْ مَالِ اللّٰهِ أُرِيدُ أَنْ أَبْعَثَ بِهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَأُسْلِفُكُمَا. فَتَبْتَاعَانِ بِهِ مَتَاعًا مِنْ مَتَاعِ الْعِرَاقِ. ثُمَّ تَبِيعَانِهِ بِالْمَدِينَةِ. فَتُؤَدِّيَانِ رَأْسَ الْمَالِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَتَكُونُ الرِّبْحُ لَكُمَا. فَقَالَا: وَدِدْنَا ذٰلِكَ. فَفَعَلَ. وَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُمَا الْمَالَ. فَلَمَّا قَدِمَا بَاعَا فَرَبِحَا. فَلَمَّا دَفَعَا ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ، قَالَ: أَكُلَّ الْجَيْشِ أَسْلَفَهُ مِثْلَ مَا أَسْلَفَكُمَا؟ قَالَا: لَا. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ابْنَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ. فَأَسْلَفَكُمَا. أَدِّيَا الْمَالَ وَرِبْحَهُ. فَأَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ، فَسَكَتَ. وَأَمَّا عُبَيْدُ اللّٰهِ، فَقَالَ: فَمَا يَنْبَغِي لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، هٰذَا. لَوْ نَقَصَ هٰذَا الْمَالُ أَوْ هَلَكَ لَضَمِنَّاهُ. فَقَالَ عُمَرُ: أَدِّيَاهُ. فَسَكَتَ عَبْدُ اللّٰهِ.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ اور حضرت عبیداللہ ایک لشکر کے ساتھ عراق کی طرف گئے۔ واپسی پر حضرت ابوموسیٰ اشعری کے پاس گئے جو حاکم بصرہ تھے۔ انہوں نے خوش آمدید کہتے ہوتے فرمایا کہ کاش! میں کوئی ایسا کام کرسکوں جس سے تمہیں فائدہ پہنچے۔ پھر فرمایا کہ یہ اللہ کا مال ہے جو میں نے امیرالمومنین کی خدمت میں بھیجنا ہے۔ تم اس کے بدلے عراق سے مال خرید لو اور مدینہ منورہ میں جاکر فروخت کر دینا۔ اصل پونجی امیرالمومنین کی خدمت میں پیش کر دینا اور منافع تم دونوں رکھ لینا۔ دونوں نے کہا کہ ہم بھی یہی چاہتے ہیں۔ پس انہوں نے مال دے کر حضرت عمر کے لیے لکھ دیا کہ ان دونوں سے اصل رقم وصول کر لینا۔ جب یہ پہنچ گئے اور مال بیچ کر نفع کما لیا تو اسے حضرت عمر کی خدمت میں لے گئے۔ فرمایا کہ کیا ساری فوج کو اسی طرح قرض دیا تھا جیسے تمہیں دیا ہے؟ دونوں نے کہا نہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ امیرالمومنین کے بیٹے ہونے کے باعث تمہیں مال دیا ہوگا، لہٰذا اصل رقم اور منافع دونوں پیش کرو۔ حضرت عبداللہ تو خاموش رہے اور حضرت عبیداللہ عرض گزار ہوئے کہ اے امیرالمومنین اگر اس مال میں نقصان ہوتا یا ضائع ہو جاتا تو ضامن ہم ہوتے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ منافع دے دو۔ حضرت عبداللہ

marfat.com

Marfat.com

وَرَاجَعَهُ عُبَيْدُ اللهِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَآءِ عُمَرَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، لَوْ جَعَلْتَهُ قِرَاضًا. فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ جَعَلْتُهُ قِرَاضًا. فَأَخَذَ عُمَرُ رَأْسَ الْمَالِ وَنِصْفَ رِبْحِهِ وَأَخَذَ عَبْدُ اللهِ وَعُبَيْدُ اللهِ ابْنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، نِصْفَ رِبْحِ الْمَالِ.

۲۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ؛ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَعْطَاهُ مَالًا قِرَاضًا يَعْمَلُ فِيْهِ. عَلٰى أَنَّ الرِّبْحَ بَيْنَهُمَا.

خاموش رہے۔ اور حضرت عبیداللہ جواب عرض کرنے لگے کہ حضرت عمر کے ہم نشینوں میں سے ایک بزرگ نے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ اسے مضاربت کیوں نہیں بنا لیتے۔ اس پر حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے اسے مضاربت بنا دیا پس اصل مال اور نصف منافع تو حضرت عمر نے لیا اور نصف منافع حضرت عمر کے دونوں صاحبزادوں حضرت عبداللہ اور حضرت عبیداللہ یعقوب کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مال دیا کہ وہ اس کے ذریعے کام کریں اور منافع آدھا آدھا دونوں کا ہوگا۔ ف

باب ۲ مَا يَجُوْزُ فِي الْقِرَاضِ

کس طرح کی مضاربت جائز ہے

۳۔ قَالَ مَالِكٌ: وَجْهُ الْقِرَاضِ الْمَعْرُوْفِ الْجَائِزِ. أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ الْمَالَ مِنْ صَاحِبِهِ. عَلٰى أَنْ يَعْمَلَ فِيْهِ. وَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ. وَنَفَقَةُ الْعَامِلِ فِي الْمَالِ، فِيْ سَفَرِهِ مِنْ طَعَامِهِ وَكِسْوَتِهِ، وَمَا يُصْلِحُهُ بِالْمَعْرُوْفِ، بِقَدْرِ الْمَالِ إِذَا اسْتَخْصَصَ فِي الْمَالِ، إِذَا كَانَ الْمَالُ يَحْمِلُ ذٰلِكَ. فَإِنْ كَانَ مُقِيْمًا فِيْ أَهْلِهِ، فَلَا نَفَقَةَ لَهُ مِنَ الْمَالِ وَلَا كِسْوَةَ.

قَالَ مَالِكٌ. وَلَا بَأْسَ بِأَنْ يُعِيْنَ الْمُتَقَارِضَانِ، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَلٰى وَجْهِ الْمَعْرُوْفِ. إِذَا صَحَّ ذٰلِكَ مِنْهُمَا.

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَشْتَرِيَ رَبُّ الْمَالِ مِمَّنْ قَارَضَهُ بَعْضَ مَا يَشْتَرِيْ مِنَ السِّلَعِ. إِذَا كَانَ ذٰلِكَ صَحِيْحًا عَلٰى غَيْرِ شَرْطٍ.

قَالَ مَالِكٌ: فِيْمَنْ دَفَعَ إِلٰى رَجُلٍ وَإِلٰى غُلَامٍ

امام مالک نے فرمایا کہ مضاربت کی جائز اور معروف صورت یہ ہے کہ ایک آدمی اپنے ساتھی سے محنت کرنے کے لئے مال لے اور ضمان اس پر نہیں ہوگا اور محنت کرنے والے کا سفر خرچ اور کھانا پہننا مال میں سے ہوگا، جو بھی دستور کے مطابق ہو اور جبکہ اس کا متحمل ہو سکے۔ اگر وہ اپنے گھر میں رہے تو اس مال میں خرچ اور لباس وغیرہ نہیں ملے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ مضاربت کرنے والے دونوں میں سے اگر کوئی بھی اپنے ساتھی کی دستور کے مطابق مدد کرے تو کوئی مضائقہ نہیں جبکہ کوئی شرط نہ کی ہو۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ رب المال مضارب سے کوئی چیز خریدے۔ یہ اس وقت صحیح ہے جب بغیر کسی شرط کے ہو۔

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے ایک آدمی

ف۔ قراض کو مضاربت بھی کہتے ہیں۔ یہ جائز ہے اور اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک آدمی کا مال یا نقد رقم ہوتی ہے اور دوسرے آدمی کی محنت یعنی زید کی رقم سے بکر تجارت کرتا ہے اور نفع میں دونوں شریک ہوتے ہیں جو حصہ بھی طرفین کی رضامندی سے طے ہو جائے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی مضاربت جائز ہے لیکن مزارعت اور مساقات ان کے نزدیک جائز نہیں ہیں اور متعدد احادیث ان کے موقف کی تائید بھی کر رہی ہیں لیکن بعض دیگر روایات کی بنا پر صاحبین اور آئمہ ثلاثہ انہیں جائز قرار دیتے ہیں مزارعت و مساقات میں احناف کا فتویٰ بھی صاحبین کے قول پر ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

مَالاً قِرَاضًا . يَعْمَلاَنِ فِيهِ جَمِيعًا : إِنَّ ذَلِكَ جَائِزٌ . لاَ بَأْسَ بِهِ . لأَنَّ الرِّبْحَ مَالٌ لِغُلاَمِهِ . لاَ يَكُونُ الرِّبْحُ لِلسَّيِّدِ . حَتَّى يَنْتَزِعَهُ مِنْهُ وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ غَيْرِهِ مِنْ كَسْبِهِ .

اور اپنے غلام کو مضاربت کے طور پر مال دیا تاکہ دونوں اس پر محنت کریں۔ یہ جائز ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں، کیونکہ منافع غلام کا ہوگا آقا کا نہیں ہوگا، خواہ وہ اس سے جھگڑا کرے اور وہ اپنی محنت کے باعث یہاں غیر کی طرح ہے۔

باب ۳۱ مَا لاَ يَجُوزُ فِي الْقِرَاضِ

کس طرح کی مضاربت جائز نہیں ہے

۴ . قَالَ مَالِكٌ : إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَجُلٍ دَيْنٌ . فَسَأَلَهُ أَنْ يُقِرَّهُ عِنْدَهُ قِرَاضًا . إِنَّ ذَلِكَ يُكْرَهُ حَتَّى يَقْبِضَ مَالَهُ . ثُمَّ يُقَارِضُهُ بَعْدُ ، أَوْ يُمْسِكُ . وَإِنَّمَا ذَلِكَ ، فَخَافَةَ أَنْ يَكُونَ أَعْسَرَ بِمَالِهِ . فَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُؤَخِّرَ ذَلِكَ . عَلَى أَنْ يَزِيدَهُ فِيهِ .

امام مالک نے فرمایا کہ جب کسی کا دوسرے پر قرض ہو اور مقروض قرض خواہ سے کہے کہ میرے پاس مضاربت کے لئے رہنے دو۔ یہ مکروہ ہے جب تک اپنے مال پر قبضہ نہ کرلے، پھر چاہے مضاربت پر دے یا رکھ چھوڑے۔ ورنہ اس طرح مال میں سود کا خوف ہے، وہ چاہے گا کہ تاخیر کرکے قرض کی مدت میں زیادتی کرے۔

قَالَ مَالِكٌ : فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَالاً قِرَاضًا . فَهَلَكَ ثُلُثُهُ قَبْلَ أَنْ يَعْمَلَ فِيهِ . ثُمَّ عَمِلَ فِيهِ فَرَبِحَ . فَأَرَادَ أَنْ يَجْعَلَ رَأْسَ الْمَالِ بَقِيَّةَ الْمَالِ بَعْدَ الَّذِي هَلَكَ مِنْهُ ، قَبْلَ أَنْ يَعْمَلَ فِيهِ . قَالَ مَالِكٌ : لاَ يُقْبَلُ قَوْلُهُ . وَيُجْبَرُ رَأْسُ الْمَالِ مِنْ رِبْحِهِ . ثُمَّ يُقْتَسَمَانِ مَا بَقِيَ بَعْدَ رَأْسِ الْمَالِ عَلَى شَرْطِهِمَا مِنَ الْقِرَاضِ .

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے کسی کو مضاربت کیلئے مال دیا۔ اس پر محنت کرنے سے پہلے مال کا بعض حصہ ضائع ہوگیا۔ پھر باقی مال پر محنت کرکے اس نے نفع کمایا اگر وہ چاہے کہ تلف ہونے کے بعد جو مال باقی بچا تھا اسے راس المال قرار دے تو اس کا یہ کہنا قابل قبول نہیں وہ پہلے راس المال کو پورا کرے گا اور راس المال کے بعد جو باقی بچے گا اسے مضاربت کی شرط کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ : لاَ يَصْلُحُ الْقِرَاضُ إِلاَّ فِي الْعَيْنِ مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ . وَلاَ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْعُرُوضِ وَالسِّلَعِ ، وَمِنَ الْبُيُوعِ ، مَا يَجُوزُ إِذَا تَفَاوَتَتْ أَمْرُهُ وَتَفَاحَشَ رَدُّهُ . فَأَمَّا الرِّبَا ، فَإِنَّهُ لاَ يَكُونُ فِيهِ إِلاَّ الرَّدُّ أَبَدًا . وَلاَ يَجُوزُ مِنْهُ قَلِيلٌ وَلاَ كَثِيرٌ . وَلاَ يَجُوزُ فِيهِ مَا يَجُوزُ فِي غَيْرِهِ . لأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ فِي كِتَابِهِ : وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لاَ تَظْلِمُونَ وَلاَ تُظْلَمُونَ .

امام مالک نے فرمایا کہ مضاربت درست نہیں مگر عین مال یعنی سونے اور چاندی میں۔ اسباب اور سامان میں مضاربت نہیں ہوگی۔ جائز تجارتوں میں جب کوئی فرق یا فساد آجاتا ہے تو رد کردی جاتی ہے تاکہ اس میں سود شامل نہ ہونے پائے جو ہمیشہ کے لئے رد کیا گیا ہے، وہ کم ہو یا زیادہ قطعاً جائز نہیں ہے اور جو دوسری چیزوں میں جائز ہے اس میں جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے "اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو۔ نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ نہ تمہیں نقصان ہو" (۲:۲۷۹)۔

باب ۳۲ مَا يَجُوزُ مِنَ الشَّرْطِ فِي الْقِرَاضِ

مضاربت میں جو شرطیں جائز ہیں

۵ - قَالَ يَحْيَى قَالَ مَالِكٌ ، فِي رَجُلٍ إِلَى دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَالاً قِرَاضًا . وَشَرَطَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ تَشْتَرِيَ بِمَالِي إِلاَّ سِلْعَةَ

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو اپنا مال دوسرے کو مضاربت کے لئے دے اور شرط رکھے کہ میرے مال سے نہ خریدنا مگر

marfat.com
Marfat.com

كَذَا وَكَذَا. أَوْ يَنْهَاهُ أَنْ يَشْتَرِيَ سِلْعَةً بِاسْمِهِمَا.

قَالَ مَالِكٌ. مَنِ اشْتَرَطَ عَلَى مَنْ قَارَضَ أَنْ لَا يَشْتَرِيَ حَيَوَانًا أَوْ سِلْعَةً بِاسْمِهَا. فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ. وَمَنِ اشْتَرَطَ عَلَى مَنْ قَارَضَ أَنْ لَا يَشْتَرِيَ إِلَّا سِلْعَةً كَذَا وَكَذَا. فَإِنَّ ذَلِكَ مَكْرُوهٌ. إِلَّا أَنْ تَكُونَ السِّلْعَةُ الَّتِي أَمَرَهُ أَنْ لَا يَبْتَاعَ غَيْرَهَا كَثِيرَةً مَوْجُودَةً. لَا تُخْلِفُ فِي شِتَاءٍ وَلَا صَيْفٍ. فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي رَجُلٍ مَالٍ قَارَضَ. وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ فِيهِ شَيْئًا مِنَ الرِّبْحِ. خَالِصًا دُونَ صَاحِبِهِ. فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَصْلُحُ. وَإِنْ كَانَ دِرْهَمًا وَاحِدًا. إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ نِصْفَ الرِّبْحِ لَهُ. وَنِصْفَهُ لِصَاحِبِهِ. أَوْ ثُلُثَهُ أَوْ رُبُعَهُ. أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرَ. فَإِذَا سَمَّى شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ، قَلِيلًا أَوْ كَثِيرًا. فَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ سَمَّى مِنْ ذَلِكَ حَلَالٌ. وَهُوَ قِرَاضُ الْمُسْلِمِينَ.

قَالَ: وَلَكِنْ إِنِ اشْتَرَطَ أَنَّ لَهُ مِنَ الرِّبْحِ دِرْهَمًا وَاحِدًا. فَمَا فَوْقَهُ. خَالِصًا لَهُ دُونَ صَاحِبِهِ. فَمَا بَقِيَ مِنَ الرِّبْحِ فَهُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ. فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَصْلُحُ. وَلَيْسَ عَلَى ذَلِكَ قِرَاضُ الْمُسْلِمِينَ.

فلاں فلاں چیزیں یا کسی چیز کا نام لے کر اس کے خریدنے سے منع کرے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو مضاربت میں نام لے کر یہ شرط رکھے کہ فلاں حیوان اور چیز نہ خریدنا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور جو مضارب سے یہ شرط کرے کہ نہ خریدنا مگر فلاں فلاں چیزیں تو یہ مکروہ ہے مگر جبکہ وہ چیز جس کے متعلق اسے حکم دیا کہ اس کے علاوہ نہ خریدنا، بازار میں کثرت سے موجود رہتی ہو۔ سردی اور گرمی میں ختم نہ ہو، تو پھر کوئی مضائقہ نہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ کسی نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا اور کچھ منافع کی صرف اپنے ہی لئے شرط کر لی تو یہ درست نہیں ہے۔ خواہ ایک ہی درہم کی بات ہو مگر جبکہ یہ شرط کی ہو کہ نصف منافع اس کا ہوگا اور نصف اس کے ساتھی کا یا اس کا تہائی یا چوتھائی کم و بیش جب اس طرح حصہ مقرر کر لیا جائے خواہ کم ہو یا زیادہ تو جس مضاربت میں ایسے مقرر کیا وہ حلال ہے اور مسلمانوں کی مضاربت یہی ہے۔

فرمایا اگر یہ شرط کی کہ منافع میں سے ایک درہم اس کا ہوگا اور جو اس سے اوپر ہے وہ بھی ساتھی کے علاوہ اسی کا ہوگا اور جو باقی منافع ہو وہ دونوں میں آدھا آدھا۔ یہ درست نہیں ہے اور مسلمان اس طرح مضاربت نہیں کرتے۔

باب ۵ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشَّرْطِ فِي الْقِرَاضِ

جو شرطیں مضاربت میں جائز نہیں

۲۶ قَالَ يَحْيَى: قَالَ مَالِكٌ: لَا يَنْبَغِي لِصَاحِبِ الْمَالِ أَنْ يَشْتَرِطَ لِنَفْسِهِ شَيْئًا مِنَ الرِّبْحِ خَالِصًا دُونَ الْعَامِلِ. وَلَا يَنْبَغِي لِلْعَامِلِ أَنْ يَشْتَرِطَ لِنَفْسِهِ شَيْئًا مِنَ الرِّبْحِ خَالِصًا دُونَ صَاحِبِهِ. وَلَا يَكُونُ مَعَ الْقِرَاضِ بَيْعٌ، وَلَا كِرَاءٌ، وَلَا عَمَلٌ، وَلَا سَلَفٌ. وَلَا مِرْفَقٌ. يَشْتَرِطُ أَحَدُهُمَا لِنَفْسِهِ دُونَ صَاحِبِهِ. إِلَّا أَنْ يُعْطِيَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ عَلَى غَيْرِ شَرْطٍ عَلَى وَجْهِ الْمَعْرُوفِ. إِذَا صَحَّ ذَلِكَ مِنْهُمَا. وَلَا يَنْبَغِي لِلْمُتَقَارِضَيْنِ أَنْ يَشْتَرِطَ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ زِيَادَةً، مِنْ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ وَلَا طَعَامٍ،

امام مالک نے فرمایا کہ مال والے کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ مضارب کو چھوڑ کر منافع سے صرف اپنے لیے کوئی شرط کرے اور اسی طرح مضارب کے لیے بھی ایسا کرنا مناسب نہیں مضاربت کے ساتھ بیع، کرایہ، محنت، ادھار اور احسان کی دونوں یا کسی ایک کے لیے شرط کرنا درست نہیں۔ ہاں بغیر کسی شرط کے دستور کے مطابق دونوں ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں اور مضاربت کرنے والے دونوں میں سے کسی کو سونا، چاندی، اناج یا کوئی دوسری چیز اپنے ساتھی کے علاوہ زائد لینے کی شرط کرنا مناسب نہیں ہے اگر ان میں سے کوئی بات مضاربت میں شامل ہوئی تو یہ اجارہ ہو جائے

marfat.com
Marfat.com

وَلَا شَيْءٌ مِنَ الْأَشْيَاءِ. يَزْدَادُهُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ قَالَ، وَإِنْ دَخَلَ الْقِرَاضَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ، صَارَ إِجَارَةً. وَلَا تَصْلُحُ الْإِجَارَةُ إِلَّا بِشَيْءٍ ثَابِتٍ مَعْلُومٍ. وَلَا يَنْبَغِي لِلَّذِي أَخَذَ الْمَالَ أَنْ يَشْتَرِطَ، مَعَ أَخْذِهِ الْمَالَ، أَنْ يُكَافِئَ. وَلَا يُوَلِّيَ مِنْ سِلْعَتِهِ أَحَدًا. وَلَا يَتَوَلَّى مِنْهَا شَيْئًا لِنَفْسِهِ. فَإِذَا وَفَرَ الْمَالَ. وَحَصَلَ عَزْلُ رَأْسِ الْمَالِ. ثُمَّ اقْتَسَمَا الرِّبْحَ عَلَى شَرْطِهِمَا. فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِلْمَالِ رِبْحٌ. أَوْ دَخَلَتْهُ وَضِيعَةٌ. لَمْ يَلْحَقِ الْعَامِلَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ. لَا مِمَّا أَنْفَقَ عَلَى نَفْسِهِ. وَلَا مِنَ الْوَضِيعَةِ

وَذٰلِكَ عَلَى رَبِّ الْمَالِ فِي مَالِهِ. وَالْقِرَاضُ جَائِزٌ عَلَى مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ رَبُّ الْمَالِ وَالْعَامِلُ. مِنْ نِصْفِ الرِّبْحِ، أَوْ ثُلُثَيْهِ، أَوْ رُبُعِهِ، أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ، أَوْ أَكْثَرَ.

قَالَ مَالِكٌ: لَا يَجُوزُ لِلَّذِي يَأْخُذُ الْمَالَ قِرَاضًا أَنْ يَشْتَرِطَ أَنْ يَعْمَلَ فِيهِ سِنِينَ لَا يُنْزَعُ مِنْهُ. قَالَ: وَلَا يَصْلُحُ لِصَاحِبِ الْمَالِ أَنْ يَشْتَرِطَ أَنَّكَ لَا تَرُدُّهُ إِلَى سِنِينَ، لِأَجَلٍ يُسَمِّيَانِهِ. لِأَنَّ الْقِرَاضَ لَا يَكُونُ إِلَى أَجَلٍ. وَلٰكِنْ يَدْفَعُ رَبُّ الْمَالِ مَالَهُ إِلَى الَّذِي يَعْمَلُ لَهُ فِيهِ. فَإِنْ بَدَا لِأَحَدِهِمَا أَنْ يَتْرُكَ ذٰلِكَ. وَالْمَالُ نَاضٌّ لَمْ يَشْتَرِ بِهِ شَيْئًا، تَرَكَهُ. وَأَخَذَ صَاحِبُ الْمَالِ مَالَهُ. وَإِنْ بَدَا لِرَبِّ الْمَالِ أَنْ يَقْبِضَهُ، بَعْدَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهِ سِلْعَةً. فَلَيْسَ ذٰلِكَ لَهُ. حَتَّى يُبَاعَ الْمَتَاعُ وَيَصِيرَ عَيْنًا. فَإِنْ بَدَا لِلْعَامِلِ أَنْ يَرُدَّهُ وَهُوَ عَرْضٌ. لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهُ. حَتَّى يَبِيعَهُ، فَيَرُدَّهُ عَيْنًا كَمَا أَخَذَهُ.

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا يَصْلُحُ لِمَنْ دَفَعَ إِلَى أَجَلٍ مَالًا قِرَاضًا، أَنْ يَشْتَرِطَ عَلَيْهِ الزَّكٰوةَ فِي حِصَّتِهِ مِنَ الرِّبْحِ خَاصَّةً. لِأَنَّ رَبَّ الْمَالِ، إِذَا اشْتَرَطَ ذٰلِكَ، فَقَدِ اشْتَرَطَ لِنَفْسِهِ، فَضْلًا مِنَ الرِّبْحِ ثَابِتًا فِيمَا سَقَطَ عَنْهُ مِنْ حِصَّةِ الزَّكٰوةِ. الَّتِي تُصِيبُهُ مِنْ حِصَّتِهِ. وَلَا يَجُوزُ لِرَجُلٍ أَنْ يَشْتَرِطَ عَلَى مَنْ قَارَضَهُ، أَنْ لَا يَشْتَرِيَ

گا اور اجارہ کے درست ہونے کی باتیں معروف اور ثابت شدہ ہیں۔ مال لینے والے کے لیے مال لیتے وقت یہ شرط کرنا مناسب نہیں کہ اس مال سے کسی کے احسان کا بدلہ دے گا یا وہ مال کسی کو تولیہ کے طور پر دے گا اور نہ کوئی چیز اپنے لیے مخصوص کرے۔ جب مال بڑھ گیا تو راس المال کو ایک طرف کر کے نفع کو دونوں شرط کے مطابق تقسیم کر لیں گے اگر مال پر نفع نہ ہوا یا نقصان ہوا تو مضارب پر کچھ نہیں پڑے گا۔ نہ اس سے وضع ہوگا جو اس نے اپنے اوپر خرچ کیا۔ یہ نقصان مال والے کے مال پر ہوا ہے۔ رب المال اور مضارب جتنے منافع پر رضامند ہو جائیں۔ مضاربت جائز ہے خواہ شرح نصف، تہائی یا چوتھائی رکھی یا اس سے کم و بیش۔

امام مالک نے فرمایا کہ مضارب کے لیے یہ شرط کرنا جائز نہیں ہے کہ وہ اتنے سالوں تک محنت کرے گا اور اس سے مال نہیں لیا جائے گا۔ امام مالک نے فرمایا کہ رب المال کے لیے بھی یہ شرط کرنا مناسب نہیں کہ اتنے سالوں تک مال میری طرف نہ لوٹایا جائے کیونکہ مضاربت میں مدت مقرر نہیں کی جاتی۔ ہاں رب المال نے اپنا مال مضارب کے سپرد کر دیا۔ مضارب نے اس میں محنت کی اب کسی ایک نے چھوڑنے کا ارادہ کیا اور مال اسی طرح موجود ہے اس سے کوئی چیز نہیں خریدی تو مال والا اپنا مال حاصل کرے اگر مال والا یہ چاہے کہ اس کے ذریعے سامان خرید لیا جائے پھر لے گا تو یہ اسے حق حاصل نہیں جب تک مال کو بیچ کر نقدی حاصل نہ کی جائے۔ اگر مضارب اسے لوٹانا چاہے جبکہ سامان کی صورت میں ہو تو اسے یہ حق ہے

امام مالک نے فرمایا کہ رب المال کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ جس کو مال دیا ہے اس سے یہ شرط کرے کہ صرف اپنے حصے سے ہی زکوٰۃ ادا کرے کیونکہ رب المال جب یہ شرط کرے گا تو اپنے مال کو بچا کر شرط کی حالانکہ اس کے حصے پر بھی زکوٰۃ تھی جس کو علیحدہ کر دیا۔ نیز کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ مضارب سے یہ کہے کہ مال نہ خریدے مگر فلاں شخص سے کسی شخص کو معین کرنا جائز نہیں ہے

marfat.com
Marfat.com

اِلَّا مِنْ فُلَانٍ. لِرَجُلٍ يُسَمِّيهِ. فَذٰلِكَ غَيْرُ جَائِزٍ لِأَنَّهُ يَصِيرُ لَهُ أَجِيرًا بِأَجْرٍ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ.

قَالَ مَالِكٌ: فِي الرَّجُلِ يَدْفَعُ إِلَى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا وَيَشْتَرِطُ عَلَى الَّذِي دَفَعَ إِلَيْهِ الْمَالَ الضَّمَانَ. قَالَ: لَا يَجُوزُ لِصَاحِبِ الْمَالِ أَنْ يَشْتَرِطَ فِي مَالِهِ غَيْرَ مَا وُضِعَ الْقِرَاضُ عَلَيْهِ. وَمَا مَضَى مِنْ سُنَّةِ الْمُسْلِمِينَ فِيهِ. فَإِنَّمَا الْمَالُ عَلَى شَرْطِ الضَّمَانِ. كَانَ قِيلَ ازْدَدْتَ فِي حَقِّهِ مِنَ الرِّبْحِ مِنْ أَجْلِ مَوْضِعِ الضَّمَانِ. وَإِنَّمَا يَقْتَسِمَانِ الرِّبْحَ عَلَى مَا كَانُوا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ عَلَى غَيْرِ ضَمَانٍ. وَإِنْ تَلِفَ الْمَالُ لَمْ يَرْجِعْ عَلَى الَّذِي أَخَذَهُ ضَمَانًا. لِأَنَّ شَرْطَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَبْتَاعَ بِهِ إِلَّا نَخْلًا أَوْ دَوَابَّ. لِأَجَلِ أَنَّهُ يَطْلُبُ ثَمَرَ النَّخْلِ أَوْ نَسْلَ الدَّوَابِّ. وَيَحْبِسُ رِقَابَهَا. قَالَ مَالِكٌ: لَا يَجُوزُ هٰذَا. وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ سُنَّةِ الْمُسْلِمِينَ فِي الْقِرَاضِ. إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَ ذٰلِكَ. ثُمَّ يَبِيعَهُ. ثُمَّ يَبِيعَهُ كَمَا يُبَاعُ غَيْرُهُ مِنَ السِّلَعِ.

قَالَ مَالِكٌ: لَا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُقَارِضُ عَلَى رَبِّ الْمَالِ غُلَامًا يُعِينُهُ بِهِ. عَلَى أَنْ يَقُومَ مَعَهُ الْغُلَامُ فِي الْمَالِ. إِذَا لَمْ يَجِدْ أَنْ يُعِينَهُ فِي الْمَالِ. لَا يُعِينُهُ فِي غَيْرِهِ.

کیونکہ یوں تو وہ اجیر ہو گا اور یہ دستور کے مطابق نہیں۔

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے اپنا مال مضاربت کے لیے دیا اور جس کو مال دیا ہے اس سے ضمان کی شرط کرے۔ فرمایا کہ مال والے کو ایسی شرط کرنا جائز نہیں جو اصول مضاربت کے خلاف ہوں اور جو اسلاف کا طریقہ نہ ہو۔ کیونکہ اگر ضمان کی شرط پر مال دیا جائے تو منافع میں سے تاوان کے باعث مضارب کے لیے زیادہ حصہ ہونا چاہیئے حالانکہ منافع کو وہ تاوان کے بغیر دونوں آپس میں تقسیم کریں گے اور اگر مال تلف ہو گیا تو مضارب پر تاوان نہیں پڑے گا کیونکہ اس نے اس سے شرط کی کہ اس کے بدلے نہ خریدنا مگر کھجور کے درخت یا مویشی تاکہ ان کے پھل یا بچے فروخت کرتا رہے اور اصل چیز کو روکے رکھنا۔ امام مالک نے فرمایا کہ یہ جائز نہیں ہے اور مضاربت میں مسلمانوں کا طریقہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ انہیں خرید کر اسی طرح بیچ دے جیسے دوسری چیزوں کو فروخت کیا جاتا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ مضارب رب المال سے مدد کی خاطر غلام کی شرط کرے کہ غلام کو مال سے خریدا جائے گا۔ اگر اس کی قیمت مال سے نہ دی جائے تو علیحدہ مال سے نہیں دی جائے گی۔

بَابُ الْقِرَاضِ فِي الْعُرُوضِ

اسباب میں مضاربت

۷۔ قَالَ يَحْيَى: قَالَ مَالِكٌ: لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُقَارِضَ أَحَدًا إِلَّا فِي الْعَيْنِ. لِأَنَّهُ لَا تَنْبَغِي الْمُقَارَضَةُ فِي الْعُرُوضِ. إِنَّمَا تَكُونُ عَلَى أَحَدِ وَجْهَيْنِ. إِمَّا أَنْ يَقُولَ لَهُ صَاحِبُ الْعَرْضِ. خُذْ هٰذَا الْعَرْضَ فَبِعْهُ. فَمَا خَرَجَ مِنْ ثَمَنِهِ فَاشْتَرِ بِهِ. وَبِعْ عَلَى وَجْهِ الْقِرَاضِ. فَقَدِ اشْتَرَطَ صَاحِبُ الْمَالِ فَضْلًا لِنَفْسِهِ. مِنْ بَيْعِ سِلْعَتِهِ وَمَا يَكْفِيهِ مِنْ مُؤْنَتِهَا. أَوْ يَقُولُ. اشْتَرِ بِهٰذِهِ السِّلْعَةِ وَبِعْ. فَإِذَا فَرَغْتَ فَابْتَعْ لِي مِثْلَ عَرْضِي الَّذِي

امام مالک نے فرمایا کہ سونے چاندی کے علاوہ دوسرے مال میں مضاربت کرنا کسی کے لیے مناسب نہیں ہے کیونکہ سامان میں مضاربت درست نہیں ہے۔ سامان میں مضاربت کرنے کی دو میں سے ایک وجہ ہو گی یا تو سامان والا یہ کہے کہ یہ مال لے کر فروخت کرو اور اس سے جو قیمت وصول ہو اس کے ساتھ مضاربت کی تجارت کرو۔ یہ مال والے نے اپنے سامان کے بکنے کے لیے شرط کی ہے کہ بغیر مشقت اٹھائے اس کا سامان بک جائے گا یا یہ کہے کہ یہ سامان لے کر بیچ دو جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اسی طرح کا مال خرید دو جو مجھ سے لیا اور جو

marfat.com
Marfat.com

دَفَعْتُ إِلَيْكَ. فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَهُوَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ. وَلَعَلَّ صَاحِبَ الْعَرْضِ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى الْعَامِلِ فِي زَمَنٍ هُوَ فِيهِ نَافِقٌ. كَثِيرُ الثَّمَنِ. ثُمَّ يَرُدُّهُ الْعَامِلُ حِينَ يَرُدُّهُ وَهُوَ كَاسِدٌ رَخِيصٌ فَيَشْتَرِي بِهِ بِثُلُثِ ثَمَنِهِ. أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ. فَيَكُونُ الْعَامِلُ قَدْ رَبِحَ نِصْفَ مَا نَقَصَ مِنْ ثَمَنِ الْعَرْضِ فِي حِصَّتِهِ مِنَ الرِّبْحِ. أَوْ يَأْخُذُ الْعَرْضَ فِي زَمَانٍ ثَمَنُهُ فِيهِ قَلِيلٌ. لَيَعْمَلَ فِيهِ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ فِي يَدَيْهِ ثُمَّ يَبِيعُوا ذَلِكَ الْعَرْضَ وَيَرْتَفِعُ ثَمَنُهُ حِينَ يَرُدُّهُ. فَيَسْتَرِيهِ بِبَعْضِ مَا فِي يَدَيْهِ. فَيَذْهَبُ عَمَلُهُ وَعِلَاجُهُ. بَاطِلًا. فَهَذَا غَرَرٌ لَا يَصْلُحُ. فَإِنْ جُهِلَ ذَلِكَ. حَتَّى يَمْضِيَ. نُظِرَ إِلَى قَدْرِ أَجْرِ الَّذِي دُفِعَ إِلَيْهِ الْقِرَاضُ. فِي بَيْعِهِ إِيَّاهُ، وَعِلَاجِهِ فَيُعْطَاهُ. ثُمَّ يَكُونُ الْمَالُ قِرَاضًا. مِنْ يَوْمِ نَضَّ الْمَالُ. وَاجْتَمَعَ عَيْنًا. وَيُرَدُّ إِلَى قِرَاضِ مِثْلِهِ.

منافع ہو وہ ہم دونوں کا۔ ہو سکتا ہے کہ مال والے مضارب کو جب مال دیا تو گراں ہو قیمت زیادہ ہو اور جب مضارب واپس دے تو قیمت گر جائے کہ وہ تہائی خریدا جائے یا زر ثمن میں اس سے بھی کم۔ پس مال والے نے مال کی قیمت سے جو نقصان ہوا اس سے آدھا نفع کا لیا اپنے حصے کے منافع سے یا سامان ایسے وقت لیا کہ ان دنوں قیمت کم تھی جب کام کیا تو اس کے ہاتھوں میں مال بڑھ گیا اور واپس دیتے وقت اس کی قیمت چڑھ گئی تو جو کچھ اس کے پاس ہو سب کا مال خرید لے اور یوں اس کی محنت مزدوری رائگاں جائے۔ یہ دھوکا ہے جو درست نہیں۔ اگر وہ اس سے بے خبر ہو یہاں تک کہ جو ہونا ہے ہو گزرے۔ اب مال کو دیکھ کر مضارب کو اس کی مزدوری دلائی جائے گی اور مال کی اس روز سے مضاربت شروع ہو گی جب اس کی نقدی حاصل کی اور مال والے کو اسی کے برابر لوٹائی جائے گی۔

بَابُ الْكِرَاءِ فِي الْقِرَاضِ

مضاربت کے مال کا کرایہ

۸۔ قَالَ يَحْيَى: قَالَ مَالِكٌ، فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا. فَاشْتَرَى بِهِ مَتَاعًا. فَحَمَلَهُ إِلَى بَلَدِ التِّجَارَةِ. فَبَارَ عَلَيْهِ. وَخَافَ الْمُقْتَصَانَ إِنْ بَاعَهُ. فَتَكَارَى عَلَيْهِ إِلَى بَلَدٍ آخَرَ. فَبَاعَ بِنُقْصَانٍ. فَاغْتَرَقَ الْكِرَاءُ أَصْلَ الْمَالِ كُلَّهُ.

قَالَ مَالِكٌ: إِنْ كَانَ فِيمَا بَاعَ وَفَاءٌ لِلْكِرَاءِ، فَسَبِيلُهُ ذَلِكَ. وَإِنْ بَقِيَ مِنَ الْكِرَاءِ شَيْءٌ، بَعْدَ أَصْلِ الْمَالِ كَانَ عَلَى الْعَامِلِ. وَلَمْ يَكُنْ عَلَى رَبِّ الْمَالِ مِنْهُ شَيْءٌ يُتْبَعُ بِهِ. وَذَلِكَ أَنَّ رَبَّ الْمَالِ إِنَّمَا أَمَرَهُ بِالتِّجَارَةِ فِي مَالِهِ. فَلَيْسَ لِلْمُقَارِضِ أَنْ يَتْبَعَهُ. بِمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْمَالِ. وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ يُتْبَعُ بِهِ رَبُّ الْمَالِ، لَكَانَ ذَلِكَ دَيْنًا عَلَيْهِ. مِنْ غَيْرِ الْمَالِ الَّذِي قَارَضَهُ فِيهِ. فَلَيْسَ لِلْمُقَارِضِ أَنْ يُحِيلَ ذَلِكَ عَلَى رَبِّ الْمَالِ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت کے لیے مال دیا۔ اس نے مال خریدا اور بیچنے کے لیے ایک شہر میں لے گیا معلوم ہوا کہ وہاں بیچنے میں اسے نقصان ہو گا۔ پس وہ دوسرے شہر میں لے گیا اور وہاں نقصان کے ساتھ بیچا اور سارا مال کرائے میں ہی غرق ہو گیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کرایہ میں مال برابر ہو گیا تو گئی آئی بات ہوئی۔ اگر کرایہ مزید کچھ باقی رہ گیا اس مال کے بعد جو مضارب کو دیا تھا تو رب المال مزید کچھ نہیں دے گا کیونکہ رب المال نے اپنے مال سے تجارت کرنے کا حکم دیا تھا لہٰذا مال کے سوا وہ اور کچھ دینے کا پابند نہیں اگر رب المال پر اور بھی دینا آیا تو یہ اس پر قرض ہو گا اس مال کے سوا جو اس نے مضاربت کے لیے دیا۔ لہٰذا مضارب کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ رب المال پر اس کا بوجھ بھی ڈالے۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ التَّعَدِّیْ فِی الْقِرَاضِ

مالِ مضاربت میں نقصان

۹ - قَالَ یَحْیٰی : قَالَ مَالِكٌ ، فِی رَجُلٍ دَفَعَ إِلٰی أَجَلٍ مَالًا قِرَاضًا . فَعَمِلَ فِیهِ فَرَبِحَ . ثُمَّ اشْتَرٰی مِنْ رِبْحِ الْمَالِ أَوْ مِنْ جُمْلَتِهِ جَارِیَةً . فَوَطِئَهَا . فَحَمَلَتْ مِنْهُ . ثُمَّ نَقَصَ الْمَالُ . قَالَ مَالِكٌ : إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ أُخِذَتْ قِیمَةُ الْجَارِیَةِ مِنْ مَالِهِ . فَیُجْبَرُ بِهِ الْمَالُ . فَإِنْ كَانَ فَضْلٌ بَعْدَ وَفَاءِ الْمَالِ . فَهُوَ بَیْنَهُمَا عَلَی الْقِرَاضِ الْأَوَّلِ . وَإِنْ لَمْ یَكُنْ لَهُ وَفَاءٌ . بِیعَتِ الْجَارِیَةُ حَتّٰی یُجْبَرَ الْمَالُ مِنْ ثَمَنِهَا .

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے مضاربت کے لیے دوسرے کو مال دیا۔ پس اس نے محنت کی اور نفع ہوا۔ پھر اس نے اصل مال یا سارے مال سے لونڈی خریدی اور اس سے صحبت کی تو وہ حاملہ ہو گئی اور مال میں نقصان ہوا۔ امام مالک نے فرمایا کہ اگر مضارب کے پاس مال ہے تو لونڈی کی قیمت اس کے مال سے لی جائے گی اور اس سے راس المال پورا کیا جائے گا اگر مال پورا کرنے کے بعد کچھ بچے تو پہلے مضاربت کے مطابق دونوں میں تقسیم ہوگا اگر پورا نہ ہو تو لونڈی کو بیچ کر اس کی قیمت سے مال پورا کیا جائے گا

قَالَ مَالِكٌ ، فِی رَجُلٍ دَفَعَ إِلٰی رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا . فَتَعَدّٰی فَاشْتَرٰی بِهِ سِلْعَةً وَزَادَ فِی ثَمَنِهَا مِنْ عِنْدِهِ .

امام مالک نے اس آدمی کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت کے لیے مال دیا مضارب نے غلطی سے قیمت بڑھا کر مال خرید لیا۔

قَالَ مَالِكٌ : صَاحِبُ الْمَالِ بِالْخِیَارِ . إِنْ بِیعَتِ السِّلْعَةُ بِرِبْحٍ أَوْ وَضِیعَةٍ أَوْ لَمْ تُبَعْ . إِنْ شَاءَ أَنْ یَأْخُذَ السِّلْعَةَ ، أَخَذَهَا وَقَضَاهُ مَا أَسْلَفَهُ فِیهَا . وَإِنْ أَبٰی . كَانَ الْمُقَارِضُ شَرِیكًا لَهُ بِحِصَّتِهِ مِنَ الثَّمَنِ فِی النَّمَاءِ وَالنُّقْصَانِ . بِحِسَابِ مَا زَادَ الْعَامِلُ فِیهَا مِنْ عِنْدِهِ .

امام مالک نے فرمایا کہ مال والے کو اختیار ہے کہ سامان کو نفع کے ساتھ بیچ لے یا نقصان کے ساتھ۔ یا فروخت ہی نہ کرے۔ اگر چاہے تو سامان کو لے کر جو زائد ہے اُسے واپس ادا کر دے۔ اگر ایسا کرنے سے انکار کرے تو مضارب بھی اپنے حصے کے مطابق اس میں نفع و نقصان کا شریک ہوگا جب تک کہ مضارب اس میں محنت کرے گا۔

قَالَ مَالِكٌ . فِی رَجُلٍ أَخَذَ مِنْ رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا . ثُمَّ إِلٰی رَجُلٍ آخَرَ . فَعَمِلَ فِیهِ قِرَاضًا . بِغَیْرِ إِذْنِ صَاحِبِهِ : إِنَّهُ ضَامِنٌ لِلْمَالِ . إِنْ نَقَصَ فَعَلَیْهِ النُّقْصَانُ . وَإِنْ رَبِحَ فَلِصَاحِبِ الْمَالِ شَرْطُهُ مِنَ الرِّبْحِ . ثُمَّ یَكُونُ لِلَّذِی عَمِلَ ، شَرْطُهُ بِمَا بَقِیَ مِنَ الْمَالِ .

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے مضاربت کے بطور مال لیا پھر بغیر مالک کی اجازت کے دوسرے کو مضاربت پر دے دیا تو ضامن پہلا مضارب ہی ہے۔ اگر نقصان ہوا تو اسی پر پڑے گا اور نفع ہوا تو مال والے کو شرط کے مطابق ملے گا پھر باقی مال میں سے کام کرنے والے کو شرط کے مطابق دیا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ ، فِی رَجُلٍ تَعَدّٰی فَتَسَلَّفَ مِنَ بَیْدَیْهِ مِنَ الْقِرَاضِ مَالًا . فَابْتَاعَ بِهِ سِلْعَةً لِنَفْسِهِ . قَالَ مَالِكٌ : إِنْ رَبِحَ ، فَالرِّبْحُ عَلٰی شَرْطِهِمَا فِی الْقِرَاضِ . وَإِنْ نَقَصَ ، فَهُوَ ضَامِنٌ لِلنُّقْصَانِ .

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے زیادتی کرتے ہوئے مضاربت کے مال سے سلف کر لی اور اپنی مرضی سے دوسرا سامان خرید لیا۔ امام مالک نے فرمایا کہ اگر نفع ہو تو مضاربت کی شرط کے مطابق تقسیم ہوگا اور اگر نقصان ہوا تو وہ خود نقصان کا ضامن ہے۔

قَالَ مَالِكٌ ، فِی رَجُلٍ دَفَعَ إِلٰی رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا فَاسْتَسْلَفَ مِنْهُ الْمَدْفُوعُ إِلَیْهِ الْمَالُ مَالًا وَاشْتَرٰی بِهِ سِلْعَةً لِنَفْسِهِ . إِنَّ صَاحِبَ الْمَالِ بِالْخِیَارِ . إِنْ شَاءَ

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس کو مضاربت پر مال دیا گیا تھا لیکن اس نے مال سے سلف کر کے اپنے لیے دوسرا سامان خرید لیا۔ دریں حالات مال والے کو اختیار ہے کہ اگر وہ چاہے تو مضاربت

marfat.com
Marfat.com

مُشْرِكَهُ فِي السِّلْعَةِ عَلَى قِرَاضِهَا . وَإِنْ شَاءَ خَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا . وَأَخَذَ مِنْهُ رَأْسَ الْمَالِ كُلَّهُ. وَكَذَلِكَ يَفْعَلُ بِكُلِّ . مَنْ تَعَدَّى.

کے طور پر اس مال میں شامل ہو جائے اور چاہے لاتعلق ہو کر لینا مال اس سے وصول کرلے اور جب کوئی زیادتی کرلے تو ایسا ہی کیا جاتا ہے۔

بَابُ ۹ مَا يَجُوزُ مِنَ النَّفَقَةِ فِي الْقِرَاضِ

مالِ مضاربت سے کتنا خرچ کرنا جائز ہے

۱۰ - قَالَ يَحْيَى : قَالَ مَالِكٌ . فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا : إِنَّهُ إِذَا كَانَ الْمَالُ كَثِيرًا يَحْمِلُ النَّفَقَةَ، فَإِذَا شَخَصَ فِيهِ الْعَامِلُ ، فَإِنَّ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ ، وَيَكْتَسِيَ بِالْمَعْرُوفِ مِنْ قَدْرِ الْمَالِ . وَيَسْتَأْجِرَ مِنَ الْمَالِ إِذَا كَانَ كَثِيرًا لَا يَقْوَى عَلَيْهِ بَعْضُ مَنْ يَكْفِيهِ بَعْضَ مُؤُونَتِهِ . وَمِنَ الْمَالِ أَعْمَالٌ لَا يَعْمَلُهَا الَّذِي يَأْخُذُ الْمَالَ . وَلَيْسَ مِثْلُهُ يَعْمَلُهَا . مِنْ ذَلِكَ تَقَاضِي الدَّيْنِ ، وَنَقْلُ الْمَتَاعِ . وَشَدُّهُ أَوْ أَشْبَاهُ ذَلِكَ . فَلَهُ أَنْ يَسْتَأْجِرَ مِنَ الْمَالِ مَنْ يَكْفِيهِ ذَلِكَ . وَلَيْسَ لِلْمُتَقَارِضِ أَنْ يَسْتَنْفِقَ مِنَ الْمَالِ . وَلَا يَكْتَسِيَ مِنْهُ . مَا كَانَ مُقِيمًا فِي أَهْلِهِ . إِنَّمَا يَجُوزُ لَهُ النَّفَقَةُ إِذَا شَخَصَ فِي الْمَالِ . وَكَانَ الْمَالُ يَحْمِلُ النَّفَقَةَ . فَإِنْ كَانَ إِنَّمَا يَتَّجِرُ فِي الْمَالِ فِي الْبَلَدِ الَّذِي هُوَ بِهِ مُقِيمٌ . فَلَا نَفَقَةَ لَهُ مِنَ الْمَالِ وَلَا كِسْوَةَ .

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے مضاربت پر دوسرے کو مال دیا۔ جب مال اتنا زیادہ ہو کہ خرچ کا بوجھ اٹھا سکے تو مضارب محنت کرے گا اور دستور کے مطابق اسی میں سے کھائے پہنے گا مال کی مناسبت سے اگر کام زیادہ ہو کہ اکیلا نہ کر سکے تو مال کی اُجرت اسی میں سے دے گا اور بعض کام ایسے بھی ہیں جنہیں وہ خود نہ کر سکے جیسے قرض کا تقاضا کرنا، مال کا باندھنا کھولنا اور مال اٹھا کر لے جانا وغیرہ اور مضارب کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ جب اپنے گھر میں رہے تو اسی مال سے کھائے پہنے۔ مال سے خرچ کرنا اس وقت جائز ہے جبکہ مال اس کا متحمل ہو سکے۔ جب تک وہ مال کی تجارت اسی شہر میں رہ کر کرے جس میں مقیم ہے تو مال میں سے اسے کھانا پہننا نہیں ملے گا۔

قَالَ مَالِكٌ : فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا. فَخَرَجَ بِهِ وَبِمَالِ نَفْسِهِ. قَالَ : يَجْعَلُ النَّفَقَةَ مِنَ الْقِرَاضِ وَمِنْ مَالِهِ ، عَلَى قَدْرِ حِصَصِ الْمَالِ .

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا تو وہ اسے اور اپنے ذاتی مال کو لے کر نکلا۔ فرمایا اب وہ مضاربت کے مال اور اپنے مال سے حصے کے مطابق خرچ کرے گا۔

بَابُ ۱۰ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ النَّفَقَةِ فِي الْقِرَاضِ.

مال مضاربت سے کیا خرچ جائز نہیں ہے

۱۱ - قَالَ يَحْيَى : قَالَ مَالِكٌ ، فِي رَجُلٍ مَعَهُ مَالُ قِرَاضٍ. فَهُوَ يَسْتَنْفِقُ مِنْهُ وَيَكْتَسِي : إِنَّهُ لَا يَهَبُ مِنْهُ شَيْئًا. وَلَا يُعْطِي مِنْهُ سَائِلًا وَلَا غَيْرَهُ . وَلَا يُكَافِي فِيهِ أَحَدًا . فَأَمَّا إِنِ اجْتَمَعَ هُوَ وَقَوْمٌ . فَجَاؤُا بِطَعَامٍ وَجَاءَ هُوَ بِطَعَامٍ . فَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ

امام مالک نے فرمایا کہ ایک آدمی کے پاس مضاربت کا مال ہے تو وہ اس میں سے خرچ لیتا اور کپڑے پہنتا ہے وہ اس میں سے کوئی چیز ہبہ نہیں کر سکتا کسی سائل وغیرہ کو اس میں سے نہیں دے سکتا کسی کے احسان کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ اگر اس کے پاس کچھ لوگ اکٹھے ہو جائیں وہ کھانا لائیں تو یہ بھی کھانا لے آئے مجھے امید ہے کہ

marfat.com

Marfat.com

وَاسِعًا . إِذَا لَمْ يَتَعَمَّدْ أَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَيْهِمْ . فَإِنْ تَعَمَّدَ ذٰلِكَ ، أَوْ مَا يُشْبِهُهُ ، بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِ الْمَالِ ، فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَحَلَّلَ ذٰلِكَ مِنْ رَبِّ الْمَالِ . فَإِنْ حَلَّلَهُ ذٰلِكَ ، فَلَا بَأْسَ بِهِ . وَإِنْ أَبَى أَنْ يُحَلِّلَهُ ، فَعَلَيْهِ أَنْ يُكَافِئَهُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ . إِنْ كَانَ ذٰلِكَ شَيْئًا لَهُ مُكَافَأَةٌ .

اس کی وسعت ہوگی جبکہ ان پر برتری حاصل کرنے کا ارادہ نہ ہو اگر اس کا مال والے کی اجازت کے بغیر ایسا کوئی ارادہ ہو تو چاہیئے کہ رب المال سے اجازت حاصل کرلے اگر وہ اجازت دینے سے انکار کرے تو جس قدر خرچ کیا ہے اس کی تلافی کرے۔

بَابُ الدَّيْنِ فِي الْقِرَاضِ

مال مضاربت کو قرض بیچنا

۱۲ - قَالَ يَحْيٰى : قَالَ مَالِكٌ : الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا فَاشْتَرٰى بِهِ سِلْعَةً . ثُمَّ بَاعَ السِّلْعَةَ بِدَيْنٍ ، فَرَبِحَ فِي الْمَالِ . ثُمَّ هَلَكَ الَّذِي أَخَذَ الْمَالَ . قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَ الْمَالَ . قَالَ : إِنْ أَرَادَ وَرَثَتُهُ أَنْ يَقْبِضُوا ذٰلِكَ الْمَالَ ، وَهُمْ عَلٰى شَرْطِ آبِيهِمْ مِنَ الرِّبْحِ ، فَذٰلِكَ لَهُمْ . إِذَا كَانُوا أُمَنَاءَ عَلٰى ذٰلِكَ . فَإِنْ كَرِهُوا أَنْ يَقْتَضُوهُ ، وَحَلُّوا بَيْنَ صَاحِبِ الْمَالِ وَبَيْنَهُ ، لَمْ يُكَلَّفُوا أَنْ يَقْتَضُوهُ . وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِمْ . وَلَا شَيْءَ لَهُمْ . إِذَا أَسْلَمُوهُ إِلٰى رَبِّ الْمَالِ . فَإِنِ اقْتَضَوْهُ . فَلَهُمْ فِيهِ مِنَ الشَّرْطِ وَالنَّفَقَةِ ، مِثْلُ مَا كَانَ لِآبِيهِمْ فِي ذٰلِكَ هُمْ فِيهِ بِمَنْزِلَةِ آبِيهِمْ . فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا أُمَنَاءَ عَلٰى ذٰلِكَ . فَإِنَّ لَهُمْ أَنْ يَأْتُوا بِأَمِينٍ ثِقَةٍ . فَيَقْتَضِيَ ذٰلِكَ الْمَالَ . فَإِذَا اقْتَضٰى جَمِيعَ الْمَالِ . وَجَمِيعَ الرِّبْحِ . كَانُوا فِي ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ آبِيهِمْ .

قَالَ مَالِكٌ ، فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا عَلٰى أَنَّهُ يَعْمَلُ فِيهِ . فَمَا بَاعَ بِهِ مِنْ دَيْنٍ فَهُوَ ضَامِنٌ لَهُ : إِنَّ ذٰلِكَ لَازِمٌ لَهُ . إِنْ بَاعَ بِدَيْنٍ فَقَدْ ضَمِنَهُ .

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفق ہے۔ اس شخص کے متعلق جس نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا۔ اس نے سامان خریدا، پھر سامان کو ادھار بیچا منافع کے ساتھ پھر وصول کرنے سے پہلے مضارب فوت ہوگیا۔ اگر اس کے وارث اس مال کو قبضے میں لینا چاہیں تو وہ اپنے باپ کی شرط پر نفع پائیں گے یہ ان کا حق ہوگا جبکہ وہ معتبر ہوں۔ اگر وہ وصول کرنا ناپسند کریں تو لاتعلق ہو جائیں انہیں وصول کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ نہ ان پر کچھ ہوگا اور نہ انہیں کچھ ملے گا جبکہ وہ رب المال کے سامنے یہ تسلیم کرلیں۔ اگر وہ وصول کر لیں تو ان کے لیے ان کے باپ کی طرح نفقہ وغیرہ کی شرط ہوگی اور وہ اپنے باپ کی جگہ ہو جائیں گے۔ اگر وہ اس کے لیے معتبر نہ ہوں تو انہیں چاہیئے کہ کوئی معتبر شخص لائیں جو اس مال کو وصول کرے جب وہ سارا مال نفع سمیت جمع کردے تو یہ اپنے باپ کی جگہ ہو جائیں گے۔

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا کہ اس میں محنت کرے اور جو قرض بیچا اس کا وہی ضامن ہوگا تو یہ اس کے لیے ضروری ہوگیا کہ جو ادھار بیچے گا اس کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

بَابُ الْبِضَاعَةِ فِي الْقِرَاضِ

مضاربت میں بضاعہ

۱۳ - قَالَ يَحْيٰى : قَالَ مَالِكٌ ، فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا . وَاسْتَسْلَفَ مِنْ صَاحِبِ الْمَالِ سَلَفًا . أَوِ اسْتَسْلَفَ مِنْهُ صَاحِبُ الْمَالِ سَلَفًا . أَوْ أَبْضَعَ مَعَهُ صَاحِبُ الْمَالِ

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا۔ مضارب نے مال والے سے کچھ قرض لیا یا مال والے نے مضارب سے یا مال والے نے کچھ مال اور دیا کہ اسے اس

marfat.com
Marfat.com

بِضَاعَةً يَبِيْعُهَا لَهُ أَوْ بِدَنَانِيْرَ يَشْتَرِيْ لَهُ بِهَا سِلْعَةً قَالَ مَالِكٌ. إِنْ كَانَ صَاحِبُ الْمَالِ إِنَّمَا ابْتَضَعَ مَعَهُ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَوْ لَمْ يَكُنْ مَالُهُ عِنْدَهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ لَفَعَلَهُ. لِإِخَاءٍ بَيْنَهُمَا، أَوْ لِيَسَارِ، مُؤْنَةِ ذٰلِكَ عَلَيْهِ. وَلَوْ أَبَى ذٰلِكَ عَلَيْهِ لَمْ يَنْزِعْ مَالَهُ مِنْهُ. أَوْ كَانَ الْعَامِلُ إِنَّمَا اسْتَسْلَفَ مِنْ صَاحِبِ الْمَالِ. أَوْ حَمَلَ لَهُ بِضَاعَتَهُ. وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَوْ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ مَالُهُ مِثْلَ ذٰلِكَ. وَلَوْ أَبَى ذٰلِكَ عَلَيْهِ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ مَالَهُ. فَإِذَا صَنَعَ ذٰلِكَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا. وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْهُمَا عَلَى وَجْهِ الْمَعْرُوْفِ، وَلَمْ يَكُنْ شَرْطًا فِيْ أَصْلِ الْقِرَاضِ. فَذٰلِكَ جَائِزٌ لَا بَأْسَ بِهِ. وَإِنْ دَخَلَ ذٰلِكَ شَرْطٌ. أَوْ خِيْفَ أَنْ يَكُوْنَ إِنَّمَا صَنَعَ ذٰلِكَ الْعَامِلُ لِصَاحِبِ الْمَالِ. لِيُقِرَّ مَالَهُ فِيْ يَدَيْهِ. أَوْ إِنَّمَا صَنَعَ ذٰلِكَ صَاحِبُ الْمَالِ. لِأَنْ يُمْسِكَ الْعَامِلُ مَالَهُ. وَلَا يَرُدَّهُ عَلَيْهِ. فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ فِي الْقِرَاضِ. وَهُوَ مِمَّا يُنْهَى عَنْهُ أَهْلُ الْعِلْمِ.

کے لیے بیچ دینا یا دینار دیئے کہ ان سے اس کے لیے سامان خرید لانا۔ امام مالک نے فرمایا کہ اگر صاحب مال جس نے اس کے ساتھ بضاعہ کیا ہے یہ جانتا ہو کہ اگر اس کے پاس میرا مال نہ ہوتا پھر بھی کہنے پر وہ کر دیتا باہمی بھائی چارے اور اعتبار کے باعث اور اگر وہ انکار کر دے تو یہ اپنا مال نہیں چھینے گا یا مضارب مال والے سے ادھار لیتا رہتا ہے یا اس کا سامان لا دلاتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ اس کے پاس اس کا مال نہ بھی ہوتا تب بھی کر دیتا اور اگر انکار کرے تو یہ اپنا مال واپس نہیں لے گا تو ان تمام صورتوں میں یہ صحیح ہے اور یہ فعل دستور کے مطابق ہوگا یہ مضاربت کی شرط نہیں ہوگا لہٰذا جائز ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر یہ شرط کے طور پر داخل ہو یا خفیف سمجھ کر کہ مضارب اس لیے مال والے کا کام کرے گا کہ اس کا مال اس کے ہاتھوں میں رہے یا مال والا اس لیے ایسا کرے کہ مضارب اس کا مال روکے رکھے اور واپس نہ کرے تو مضاربت میں یہ جائز نہیں اور اہل علم اس سے منع کرتے آئے ہیں۔

بَابُ ۱۳ السَّلَفِ فِي الْقِرَاضِ

مضاربت میں قرض

۱۴ - قَالَ يَحْيٰى: قَالَ مَالِكٌ، فِيْ رَجُلٍ أَسْلَفَ رَجُلًا مَالًا. ثُمَّ سَأَلَهُ الَّذِيْ تَسَلَّفَ الْمَالَ أَنْ يُقِرَّهُ عِنْدَهُ قِرَاضًا. قَالَ مَالِكٌ: لَا أُحِبُّ ذٰلِكَ حَتّٰى يَقْبِضَ مَالَهُ مِنْهُ. ثُمَّ يُدَافِعَهُ إِلَيْهِ قِرَاضًا إِنْ شَاءَ أَوْ يُمْسِكَهُ.

قَالَ مَالِكٌ، فِيْ رَجُلٍ دَفَعَ إِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا. فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِ اجْتَمَعَ عِنْدَهُ. وَسَأَلَهُ أَنْ يَكْتُبَهُ عَلَيْهِ سَلَفًا. قَالَ: لَا أُحِبُّ ذٰلِكَ. حَتّٰى يَقْبِضَ مِنْهُ مَالَهُ. ثُمَّ يُسَلِّفَهُ إِيَّاهُ إِنْ شَاءَ. أَوْ يُمْسِكَهُ. وَإِنَّمَا ذٰلِكَ. مَخَافَةَ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ نَقَصَ فِيْهِ. فَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَهُ عَنْهُ. عَلٰى أَنْ يَزِيْدَهُ فِيْهِ مَا نَقَصَ مِنْهُ فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ وَلَا يَجُوْزُ وَلَا يَصْلُحُ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو ادھار مال دیا پھر مقروض سے کہا کہ تم اسے مضاربت کے طور پر رکھ لو امام مالک نے فرمایا کہ میں اسے پسند نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ اپنے مال کو اس سے لے کر قبضہ کرے پھر اگر چاہے تو اسے مضاربت پر دے اور چاہے نہ دے

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا۔ مضارب نے اسے بتایا کہ مال اس کے پاس جمع ہے اور وہ اس پر قرض لکھ لے فرمایا کہ میں اسے پسند نہیں کرتا جب تک اس سے اپنا مال وصول نہ کر لے۔ پھر اگر چاہے تو اسے قرض دے یا روک رکھے اس میں یہ خطرہ ہے کہ کہیں نقصان واقع نہ ہو جائے اور اسی لیے وہ دیر کرنا چاہتا ہو کہ نقصان زیادہ ہو جائے لہٰذا یہ مکروہ ہے جائز اور درست نہیں ہے۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ الْمُحَاسَبَةِ فِي الْقِرَاضِ

۱۵۔ قَالَ يَحْيَى قَالَ مَالِكٌ. فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا. فَعَمِلَ فِيهِ فَرَبِحَ. فَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ حِصَّتَهُ مِنَ الرِّبْحِ. وَصَاحِبُ الْمَالِ غَائِبٌ. قَالَ: لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا بِحَضْرَةِ صَاحِبِ الْمَالِ. وَإِنْ أَخَذَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ ضَامِنٌ. حَتَّى يُحْسَبَ مَعَ الْمَالِ إِذَا اقْتَسَمَاهُ.

قَالَ مَالِكٌ: لَا يَجُوزُ لِلْمُتَقَارِضَيْنِ أَنْ يَتَحَاسَبَا وَيَتَفَاصَلَا. وَالْمَالُ غَائِبٌ عَنْهُمَا. حَتَّى يَحْضُرَ الْمَالَ فَيَسْتَوْفِيَ صَاحِبُ الْمَالِ رَأْسَ مَالِهِ. ثُمَّ يَقْتَسِمَانِ الرِّبْحَ عَلَى شَرْطِهِمَا.

قَالَ مَالِكٌ: فِي رَجُلٍ أَخَذَ مَالًا قِرَاضًا. فَاشْتَرَى بِهِ سِلْعَةً. وَقَدْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ. فَطَلَبَهُ غُرَمَاؤُهُ. فَأَرَادُوهُ بِبَلَدٍ غَائِبٍ عَنْ صَاحِبِ الْمَالِ. وَفِي يَدَيْهِ عَرَضٌ مُرْبِحٌ بَيِّنٌ فَضْلُهُ. فَأَرَادُوا أَنْ يُبَاعَ وَيَحْضُرَ صَاحِبُ الْمَالِ فَيَأْخُذَ مَالَهُ. ثُمَّ يَقْتَسِمَانِ الرِّبْحَ عَلَى شَرْطِهِمَا.

قَالَ مَالِكٌ، فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا. فَعَمِلَ فِيهِ فَجَاءَهُ. فَقَالَ لَهُ: هٰذِهِ حِصَّتُكَ مِنَ الرِّبْحِ. وَقَدْ أَخَذْتُ لِنَفْسِي مِثْلَهُ. وَرَأْسُ مَالِكَ وَافِرٌ عِنْدِي. قَالَ مَالِكٌ: لَا أُحِبُّ ذٰلِكَ. حَتَّى يَحْضُرَ الْمَالُ كُلُّهُ. فَيُحَاسِبَهُ. حَتَّى يَحْصُلَ رَأْسُ الْمَالِ. وَيَعْلَمَ أَنَّهُ وَافِرٌ. وَيَصِلَ إِلَيْهِ. ثُمَّ يَقْتَسِمَانِ الرِّبْحَ بَيْنَهُمَا.

مضاربت کا حساب کرنا

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا اس نے محنت کر کے نفع کمایا اب وہ چاہتا ہے کہ منافع سے اپنا حصہ لے اور مال والا موجود نہیں ہے۔ فرمایا کہ اس کے لیے کچھ بھی اس میں سے لینا مناسب نہیں ہے مگر مال والے کی موجودگی میں اگر کچھ لے لیا ہے تو وہ اس کا ضامن ہے یہاں تک کہ مال کے ساتھ تقسیم کرتے ہوئے اس کا حساب کر لیا جائے۔

امام مالک نے فرمایا کہ فریقین کے لیے یہ جائز نہیں کہ منافع کا حساب کریں اور مال ان کے پاس موجود نہ ہو پہلے مال کو حاضر کیا جائے اور اصل پونجی رب المال کے سپرد کر دی جائے پھر منافع کو دونوں اپنی شرط کے مطابق تقسیم کر لیں۔

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے مضاربت کے لیے مال دیا۔ پس اس سے سامان خریدا اس پر قرض ہے قرض خواہ اسے مال والے کے شہر سے دور لے گئے۔ پس انہوں نے ارادہ کیا کہ ان کے لیے سامان بیچ دیا جائے تاکہ منافع میں سے وہ اس کا حصہ لے لیں فرمایا کہ مضاربت کے نفع سے کچھ نہ لیا جائے یہاں تک کہ مال والا موجود ہو وہ اپنا مال حاصل کر لے۔

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا۔ اس نے تجارت کر کے نفع کمایا پھر اس نے پونجی کو ایک طرف کر کے منافع تقسیم کیا اور اپنا حصہ لے لیا مال والے کا تمام حصہ مال میں رہنے دیا اور یہ گواہوں کی موجودگی میں کیا تاکہ وہ اس بات کی گواہی دیں فرمایا کہ مال کی تقسیم جائز نہیں مگر مال والے کی موجودگی میں اگر کچھ لے لیا ہے تو اسے واپس کرے یہاں تک کہ راس المال تو مال والے کے سپرد کر دیا جائے پھر باقی کو دونوں اپنی شرط کے مطابق تقسیم کر لیں۔

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا۔ مضارب نے اس میں محنت کی پھر اس کے پاس آ کر کہنے لگا کہ یہ منافع سے آپ کا حصہ ہے اور اتنا ہی میں نے اپنا حصہ لے لیا ہے اور آپ کا راس المال الگ میرے پاس ہے۔ امام مالک نے فرمایا کہ میں اسے پسند نہیں کرتا یہاں تک کہ سارا مال حاضر کر کے پھر اس کا حساب کیا جائے یہاں تک کہ راس المال کو لے کر دیکھا جائے کہ وافر کتنا ہے

marfat.com
Marfat.com

ثُمَّ يَرُدُّ إِلَيْهِ الْمَالَ إِنْ شَاءَ، أَوْ يَحْبِسُهُ. وَإِنَّمَا يَجِبُ حُضُورُ الْمَالِ. مَخَافَةَ أَنْ يَكُونَ الْعَامِلُ قَدْ نَقَصَ فِيهِ. فَهُوَ يُحِبُّ أَنْ لَا يُنْتَزَعَ مِنْهُ. وَإِنْ يُقِرَّهُ فِي يَدِهِ.

پھر منافع کو دونوں باہم تقسیم کر لیں گے۔ پھر رب المال چاہے تو اپنا مال اسی کے سپرد کر دے اور چاہے روک لے لیکن مال کا حاضر ہونا ضروری ہے مبادا مضارب نے اس میں کمی کر دی ہو لہٰذا وہ اپنا مال اس سے چھین لے

بَابُ جَامِعِ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاضِ

مضاربت کے دیگر مسائل

۱۶۔ قَالَ يَحْيَى: قَالَ مَالِكٌ. فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا. فَابْتَاعَ بِهِ سِلْعَةً. فَقَالَ صَاحِبُ الْمَالِ: بِعْهَا. وَقَالَ الَّذِي أَخَذَ الْمَالَ: لَا أَرَى وَجْهَ بَيْعٍ فَاخْتَلَفَا فِي ذَلِكَ. قَالَ: لَا يَنْظُرُ إِلَى قَوْلِ وَاحِدٍ مِنْهُمَا. وَلْيُسْأَلْ عَنْ ذَلِكَ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ وَالْبَصَرِ بِتِلْكَ السِّلْعَةِ. فَإِنْ رَأَوْا وَجْهَ بَيْعٍ، بِيعَتْ عَلَيْهِمَا. وَإِنْ رَأَوْا وَجْهَ انْتِظَارٍ، انْتُظِرَ بِهَا.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت کے لیے مال دیا۔ اس نے سامان خرید لیا مال والے نے اس سے کہا کہ اسے فروخت کر دو۔ مضارب نے کہا کہ میرے خیال میں بیچنا نہیں چاہیئے اس پر دونوں میں اختلاف ہو گیا۔ فرمایا کہ ان میں سے کسی ایک کی بات کو نہیں دیکھا جائے گا بلکہ اس سامان کے متعلق اس میدان کے تجربہ کار لوگوں سے پوچھا جائے گا۔ اگر وہ بیچنا مناسب بتائیں تو بیچ دیا جائے اور اگر انتظار کرنے کا مشورہ دیں تو انتظار کرنا چاہیئے۔

قَالَ مَالِكٌ. فِي رَجُلٍ أَخَذَ مِنْ رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا. فَعَمِلَ فِيهِ. ثُمَّ سَأَلَهُ صَاحِبُ الْمَالِ عَنْ مَالِهِ. فَقَالَ: هُوَ عِنْدِي وَافِرٌ. فَلَمَّا أَخَذَهُ بِهِ - قَالَ: قَدْ هَلَكَ عِنْدِي مِنْهُ كَذَا وَكَذَا. لِمَالٍ يُسَمِّيهِ. وَإِنَّمَا قُلْتُ لَكَ ذَلِكَ لِكَيْ تَتْرُكَهُ عِنْدِي، قَالَ: لَا يَنْتَفِعُ بِإِنْكَارِهِ بَعْدَ إِقْرَارِهِ إِنَّهُ عِنْدَهُ. وَيُؤْخَذُ بِإِقْرَارِهِ عَلَى نَفْسِهِ. إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ فِي هَلَاكِ ذَلِكَ الْمَالِ بِأَمْرٍ يُعْرَفُ بِهِ قَوْلُهُ. فَإِنْ لَمْ يَأْتِ بِأَمْرٍ مَعْرُوفٍ أُخِذَ بِإِقْرَارِهِ وَلَمْ يَنْفَعْهُ إِنْكَارُهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح اگر مضارب نے کہا کہ میں نے مال میں اتنا منافع کمایا ہے۔ رب المال کہے کہ اصل مال اور منافع مجھے واپس کر دو اس نے کہا کہ مجھے تو کوئی نفع نہیں ہوا۔ میں نے تو صرف اس لیے کہا تھا کہ آپ مال کو میرے پاس رہنے دیں گے یہ بات اسے نفع نہ دے گی اور اس کے اقرار کے مطابق لیا جائے گا مگر یہ کہ اپنی بات کی سچائی میں ثبوت

قَالَ مَالِكٌ: وَكَذَلِكَ أَيْضًا لَوْ قَالَ: رَبِحْتُ فِي الْمَالِ كَذَا وَكَذَا. فَسَأَلَهُ رَبُّ الْمَالِ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِ مَالَهُ وَرِبْحَهُ. فَقَالَ مَا رَبِحْتُ فِيهِ شَيْئًا. وَمَا قُلْتُ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ تُقِرَّهُ فِي يَدَيَّ: فَذَلِكَ لَا يَنْفَعُهُ. وَيُؤْخَذُ بِمَا أَقَرَّ بِهِ. إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ بِأَمْرٍ يُعْرَفُ بِهِ قَوْلُهُ وَصِدْقُهُ. فَلَا يَلْزَمُهُ ذَلِكَ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا پس اس نے محنت کی پھر مال والے نے اس سے مال کے متعلق پوچھا تو کہا کہ وہ میرے پاس وافر مقدار میں ہے جب وہ اسے لے کر آیا تو کہا کہ فلاں فلاں چیز مجھ سے ضائع ہو گئی ہے وہ میں نے اس لیے کہا تھا کہ اپنا مال آپ میرے پاس ہی رہنے دیں گے فرمایا کہ اقرار کے بعد انکار اسے نفع نہیں دے گا کہ میرے پاس ہے یہ اقرار کر کے اس نے اپنے اوپر گواہی دی ہے مگر یہ کہ ضائع شدہ مال کا دستور کے مطابق ثبوت پیش کرے اگر ثبوت پیش نہ کر سکے گا تو اقرار کے مطابق مال لیا جائے

قَالَ مَالِكٌ، فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا. فَرَبِحَ فِيهِ رِبْحًا. فَقَالَ الْعَامِلُ: قَارَضْتُكَ عَلَى أَنَّ لِيَ الثُّلُثَيْنِ وَقَالَ صَاحِبُ الْمَالِ: قَارَضْتُكَ عَلَى أَنَّ لَكَ الثُّلُثَ. قَالَ مَالِكٌ: الْقَوْلُ قَوْلُ الْعَامِلِ. وَعَلَيْهِ، فِي ذَلِكَ، الْيَمِينُ. إِذَا

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح اگر مضارب نے کہا کہ میں نے مال میں اتنا منافع کمایا ہے۔ رب المال کہے کہ اصل مال اور منافع مجھے واپس کر دو اس نے کہا کہ مجھے تو کوئی نفع نہیں ہوا۔ میں نے تو صرف اس لیے کہا تھا کہ آپ مال کو میرے پاس رہنے دیں گے یہ بات اسے نفع نہ دے گی اور اس کے اقرار کے مطابق لیا جائے گا مگر یہ کہ اپنی بات کی سچائی میں ثبوت

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا پس اس میں نفع ہوا۔ مضارب نے کہا کہ میں اس بات پر مضاربت کروں گا کہ میرا حصہ دو تہائی ہو گا۔ مال والے نے کہا کہ مضاربت میں تمہارا ایک تہائی حصہ ہو گا۔ امام مالک نے فرمایا کہ مضارب

marfat.com
Marfat.com

كَانَ مَا قَالَ يُشْبِهُ قِرَاضَ مِثْلِهِ. وَكَانَ ذٰلِكَ نَحْوًا مِمَّا يَتَقَارَضُ عَلَيْهِ النَّاسُ. وَإِنْ جَاءَ بِأَمْرٍ يُسْتَنْكَرُ. لَيْسَ عَلَى مِثْلِهِ يَتَقَارَضُ النَّاسُ، لَمْ يُصَدَّقْ. وَرَدَّ إِلَى قِرَاضِ مِثْلِهِ.

کی بات مانی جائے گی اور نہ اس پر قسم کھائے گا جبکہ یہ دستور کے مطابق ہو اور لوگوں کا اس پر عمل ہو۔ اگر وہ ایسی بات کہے جو قابل قبول نہ ہو اور مضاربت میں لوگوں کا اس پر عمل نہ ہو تو اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور اسے ہر اہر مضاربت دی جائے گی۔

قَالَ مَالِكٌ فِي رَجُلٍ أَعْطَى رَجُلًا مِائَةَ دِينَارٍ قِرَاضًا. فَاشْتَرَى بِهَا سِلْعَةً. ثُمَّ ذَهَبَ لِيَدْفَعَ إِلَى رَبِّ السِّلْعَةِ الْمِائَةَ دِينَارٍ. فَوَجَدَهَا قَدْ سُرِقَتْ. فَقَالَ رَبُّ الْمَالِ: بِعِ السِّلْعَةَ فَإِنْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ كَانَ لِي. وَإِنْ كَانَ فِيهَا نُقْصَانٌ كَانَ عَلَيْكَ. لِأَنَّكَ أَنْتَ ضَيَّعْتَ. وَقَالَ الْمُقَارِضُ بَلْ عَلَيْكَ وَفَاءُ حَقِّي هٰذَا. إِنَّمَا اشْتَرَيْتُهَا بِمَالِكَ الَّذِي أَعْطَيْتَنِي. قَالَ مَالِكٌ: يَلْزَمُ الْعَامِلَ الْمُشْتَرِيَ أَدَاءُ ثَمَنِهَا إِلَى الْبَائِعِ. وَيُقَالُ لِصَاحِبِ الْمَالِ الْقِرَاضِ: إِنْ شِئْتَ فَأَدِّ الْمِائَةَ الدِّينَارَ إِلَى الْمُقَارِضِ، وَالسِّلْعَةُ بَيْنَكُمَا. وَتَكُونُ قِرَاضًا عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ الْمِائَةُ الْأُولَى. وَإِنْ شِئْتَ فَأَبْرَأُ مِنَ السِّلْعَةِ. فَإِنْ دَفَعَ الْمِائَةَ دِينَارٍ إِلَى الْعَامِلِ كَانَتْ قِرَاضًا عَلَى سُنَّةِ الْقِرَاضِ الْأَوَّلِ. وَإِنْ أَبَى، كَانَتِ السِّلْعَةُ لِلْعَامِلِ. وَكَانَ عَلَيْهِ ثَمَنُهَا

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو سو دینار مضاربت کے لیے دیئے اس نے ان کے ساتھ سامان خریدا وہ سامان والے کو سو دینار دینے گیا تو معلوم ہوا کہ وہ چوری ہو چکے رب المال نے کہا کہ سامان بیچ دو۔ اگر اس میں نفع ہوا تو میرا اور نقصان ہوا تو تمہارا۔ کیونکہ تم کافی نقصان کر چکے ہو۔ مضارب نے کہا کہ آپ اس کی قیمت ادا کریں کیونکہ میں نے اسے آپ کے دیئے ہوئے مال سے خریدا تھا۔ امام مالک نے فرمایا کہ مضارب مشتری پر لازم ہے کہ بائع کو قیمت ادا کرے اور مال والے سے کہا جائے گا کہ اگر آپ چاہیں کہ مضارب کو سو دینار پھیر دے اور سامان آپ دونوں کے درمیان رہے اور مضاربت اسی طرح پہلے سو دینار پر قائم رہے اور اگر آپ چاہیں تو سامان سے لاتعلق ہو جائیں اگر وہ مضارب کو سو دینار ادا کر دے تو حسب سابق مضاربت باقی رہے گی اور اگر انکار کرے تو سامان مضارب کا ہو گیا اور مضارب ہی اس کی قیمت دے گا۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْمُتَقَارِضَيْنِ إِذَا تَفَاصَلَ فَبَقِيَ بِيَدِ الْعَامِلِ مِنَ الْمَتَاعِ الَّذِي يَعْمَلُ فِيهِ خَلَقُ الْقِرْبَةِ أَوْ خَلَقُ الثَّوْبِ أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ. قَالَ مَالِكٌ: كُلُّ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ تَافِهًا. لَا خَطْبَ لَهُ، فَهُوَ لِلْعَامِلِ. وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا أَفْتَى بِرَدِّ ذٰلِكَ. وَإِنَّمَا يُرَدُّ، مِنْ ذٰلِكَ، الشَّيْءُ الَّذِي لَهُ ثَمَنٌ. وَإِنْ كَانَ شَيْئًا لَهُ اسْمٌ. مِثْلُ الدَّابَّةِ أَوِ الْجَمَلِ أَوِ الشَّاذَكُونَةِ أَوْ أَشْبَاهِ ذٰلِكَ مِمَّا لَهُ ثَمَنٌ فَإِنِّي أَرَى أَنْ يُرَدَّ مَا بَقِيَ عِنْدَهُ مِنْ هٰذَا. إِلَّا أَنْ يَتَحَلَّلَ صَاحِبَهُ مِنْ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ دونوں کے درمیان مضاربت ختم ہو گئی لیکن مضارب کے پاس ایک آدھ چیز ایسی رہ گئی جو کام میں لایا کرتا تھا۔ جیسے پھٹی پرانی مشک یا پھٹا پرانا کپڑا یا ایسی ہی کوئی چیز۔ امام مالک نے فرمایا کہ ایسی ہر چیز جو قابل ذکر نہ ہو وہ مضارب کی ہو گی اور میں نے کسی کو اس کے خلاف فتویٰ دیتے نہیں سنا۔ ہاں ان میں سے وہ چیز لوٹائی جائے گی جو قیمتی ہو خواہ وہ ایسی چیز ہو جس کا کوئی نام ہو جیسے جانور اونٹ عمدہ کپڑا وغیرہ جو قیمتی ہوں۔ میرے خیال میں ایسی جو چیز اس کے پاس ہو وہ واپس کر دی جائے ماسوائے اس صورت کے کہ رب المال معاف کر دے۔ ف

ف۔ افسوس! اس کتاب القراض کے اندر مولوی وحید الزمان خانصاحب نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر اقوال کا ترجمہ کرتے ہوئے دل کھول کر چھری پھیری ہے۔ موصوف نے طول طویل عبارتوں کا چند سطروں میں مفہوم بیان کر کے ترجمانی کا حق ادا کیا ہوا ہے۔ ترجمہ اڑا دینا اور اپنی جانب سے پیوند لگا دینا بھی ساتھ ساتھ چلتا ہی رہا ہے۔ امید ہے بعض حضرات کو ہماری یہ بات بُری

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

کتاب المساقاہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسَاقَاةِ

۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَهُوْدِ خَيْبَرَ، يَوْمَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ: "اُقِرُّكُمْ فِيْهَا مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ. عَلٰى اَنَّ الثَّمَرَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ" قَالَ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ. ثُمَّ يَقُوْلُ: اِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ فَلِيَ. فَكَانُوْا يَاْخُذُوْنَهُ.

۲۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ اِلٰى خَيْبَرَ. فَيَخْرُصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ يَهُوْدِ خَيْبَرَ. قَالَ، فَجَمَعُوْا لَهُ حُلِيًّا مِنْ حُلِيِّ نِسَآئِهِمْ فَقَالُوْا لَهُ: هٰذَا لَكَ. وَخَفِّفْ عَنَّا. وَتَجَاوَزْ فِي الْقَسْمِ.

مساقات کے متعلق روایات

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے روز خیبر کے یہود سے فرمایا۔ ہم تمہیں ان زمینوں پر اس وقت تک برقرار رکھیں گے جب تک اللہ تعالیٰ برقرار رکھے گا۔ پھل ہمارے اور تمہارے درمیان برابر برابر ہوں گے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا کرتے تو وہ اندازہ کر کے فرمایا کرتے کہ جس حصے کو تم چاہے لے لو یا جس حصے کو میں لے لوں پس وہ ایک حصہ لے لیا کرتے۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ کو خیبر بھیجا کرتے ان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے اپنی عورتوں کے زیور اکٹھے کیے اور کہنے لگے کہ یہ آپ کا نذرانہ ہے آپ تخفیف کر کے ہمارا بوجھ ہلکا کر دیں۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کہا کہ اے یہودیو! خدا کی قسم، میں ساری مخلوق خدا

حاشیہ صفحہ گذشتہ

لگے اور وہ اسے فرقہ وارانہ تعصب یا پگڑی اچھالنا قرار دیں جبکہ خدا گواہ ہے کہ ہرگز ایسا کوئی جذبہ ہماری نیت کے اندر کارفرما نہیں بلکہ ان الفاظ کے لکھنے پر ہمیں صرف اس بات نے مجبور کیا ہے کہ اختلاف مذہب رہا اپنی جگہ پر لیکن ایسا کرنا موصوف جیسی قدآور علمی شخصیت کی شان کے شایان نہ تھا۔ حقیقت خواہ کچھ بھی ہو لیکن ہر پڑھنے والا یہ کہنے پر مجبور ہو جائے گا کہ فاضل مترجم نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جبکہ ایسا کرنا کسی کے لیے بھی مناسب نہیں ہوتا:۔

خیال خاطر احباب چاہیے ہر دم
انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو

marfat.com
Marfat.com

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ ، يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ . وَاللّٰهِ إِنَّكُمْ لَمِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ إِلَيَّ وَمَا ذَاكَ بِحَامِلِيْ عَلٰى أَنْ أَحِيْفَ عَلَيْكُمْ فَأَمَّا مَا عَرَضْتُمْ مِنَ الرِّشْوَةِ فَإِنَّهَا سُحْتٌ . وَإِنَّا لَا نَأْكُلُهَا . فَقَالُوْا : بِهٰذَا قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ .

قَالَ مَالِكٌ ، إِذَا سَاقَى الرَّجُلُ النَّخْلَ وَفِيْهَا الْبَيَاضُ ، فَمَا أَزْدَرَعَ الرَّجُلُ الدَّاخِلُ فِي الْبَيَاضِ . فَهُوَ لَهُ .

قَالَ : وَإِنْ شَرَطَ صَاحِبُ الْأَرْضِ أَنَّهُ يَزْرَعُ فِي الْبَيَاضِ لِنَفْسِهِ ، فَذٰلِكَ لَا يَصْلُحُ . لِأَنَّ الرَّجُلَ الدَّاخِلَ فِي الْمَالِ ، يَسْقِيْ لِرَبِّ الْأَرْضِ . فَذٰلِكَ زِيَادَةٌ أَزْدَادَهَا عَلَيْهِ .

قَالَ : وَإِنِ اشْتَرَطَ الزَّرْعَ بَيْنَهُمَا ، فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ . إِذَا كَانَتِ الْمُؤُوْنَةُ كُلُّهَا عَلَى الدَّاخِلِ فِي الْمَالِ . الْبَذْرُ وَالسَّقْيُ وَالْعِلَاجُ كُلُّهُ . فَإِنِ اشْتَرَطَ الدَّاخِلُ فِي الْمَالِ عَلٰى رَبِّ الْمَالِ أَنَّ الْبَذْرَ عَلَيْكَ . كَانَ ذٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ . لِأَنَّهُ قَدِ اشْتَرَطَ عَلٰى رَبِّ الْمَالِ زِيَادَةً أَزْدَادَهَا عَلَيْهِ . وَإِنَّمَا تَكُوْنُ الْمُسَاقَاةُ عَلٰى أَنَّ عَلَى الدَّاخِلِ فِي الْمَالِ الْمُؤُوْنَةَ كُلَّهَا وَالنَّفَقَةَ . وَلَا يَكُوْنُ عَلٰى رَبِّ الْمَالِ مِنْهَا شَيْءٌ . فَهٰذَا وَجْهُ الْمُسَاقَاةِ الْمَعْرُوْفُ .

قَالَ مَالِكٌ ، فِي الْعَيْنِ تَكُوْنُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ ، فَيَنْقَطِعُ مَاؤُهَا ، فَيُرِيْدُ أَحَدُهُمَا أَنْ يَعْمَلَ فِي الْعَيْنِ . وَيَقُوْلُ الْآخَرُ ، لَا أَجِدُ مَا أَعْمَلُ بِهِ : إِنَّهُ يُقَالُ لِلَّذِيْ يُرِيْدُ أَنْ يَعْمَلَ فِي الْعَيْنِ : اعْمَلْ وَأَنْفِقْ وَيَكُوْنُ لَكَ الْمَاءُ كُلُّهُ تَسْقِيْ بِهِ حَتّٰى يَأْتِيَ صَاحِبُكَ بِنِصْفِ مَا أَنْفَقْتَ . فَإِذَا جَاءَ بِنِصْفِ مَا أَنْفَقْتَ أَخَذَ حِصَّتَهُ مِنَ الْمَاءِ . وَإِنَّمَا أُعْطِيَ الْأَوَّلُ الْمَاءَ كُلَّهُ . لِأَنَّهُ أَنْفَقَ . وَلَوْ لَمْ يُدْرِكْ شَيْئًا بِعَمَلِهِ ، لَمْ يَلْقَ الْآخَرُ مِنَ النَّفَقَةِ شَيْءٌ .

قَالَ مَالِكٌ : وَإِذَا كَانَتِ النَّفَقَةُ كُلُّهَا وَالْمُؤُوْنَةُ عَلٰى رَبِّ الْحَائِطِ . وَلَمْ يَكُنْ عَلَى الدَّاخِلِ فِي الْمَالِ شَيْءٌ ، إِلَّا أَنَّهُ يَعْمَلُ بِيَدِهِ . إِنَّمَا هُوَ أَجِيْرٌ بِبَعْضِ الثَّمَرِ . فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا

میں تمہیں سب سے بُرا سمجھتا ہوں، اس کے باوجود میں تمہارے ساتھ ناانصافی نہیں کرنا چاہتا۔ جو شرط تم پیش کر رہے ہو یہ حرام ہے اور ہم اسے نہیں کھایا کرتے۔ انہوں نے کہا کہ اسی لیے تو زمین و آسمان قائم ہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ جب کسی نے کھجور کا باغ مساقات کے طور پر لیا اور اس میں خالی جگہ ہے جو کچھ وہ خالی زمین میں بوئے گا وہ اسی کا ہوگا۔

فرمایا اگر زمین کا مالک یہ شرط کرے کہ میں خالی زمین میں خود کھیتی کروں گا تو یہ درست نہیں کیونکہ مالک کی زمین کو سیراب تو کسان کرے گا، لہٰذا یہ زیادتی ہے۔

فرمایا اگر یہ شرط کی کہ زراعت میں دونوں مشترک ہوں گے تو کوئی مضائقہ نہیں جبکہ محنت بیج، پانی دینا اور زمین کو درست کرنا یہ سب کچھ کسان کی ذمہ داری ہو۔ اگر کسان نے یہ شرط رکھی کہ بیج مالک دے گا تو یہ جائز نہیں ہے کیونکہ یہ مالک زمین پر زیادتی ہے۔ مساقات تو اسی صورت ہوتی ہے کہ زمین میں محنت اور سارا خرچ کسان پر اور مالک زمین پر ان میں سے کچھ بھی نہیں۔ مساقات کا یہ طریقہ معروف ہے۔

امام مالک نے ایسی چشمہ کے متعلق فرمایا جو دو آدمیوں کا مشترک ہو۔ پس اس کا پانی بند ہو جائے ان میں سے ایک چشمے پر خرچ کرنے کے لیے تیار ہے اور دوسرا کہے کہ میرے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں اس شخص سے کہا جائے گا جس نے خرچ کیا کہ پانی کو استعمال کرو اس پر تمہارا ہی حق ہے اس سے اس وقت تک پانی دیتے رہو جب تک ساتھی نصف خرچ نہ دے۔ جب اس سے نصف حصہ مل جائے تو اس کے حصے کا پانی اسے دیا جائے اور پہلے کو تمام پانی دیا جائے گا اگر اس کی محنت کا اسے کچھ نہ ملا اور دوسرے کو کوئی خرچ نہیں ملے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ جب سارا خرچ اور محنت باغ والے پر ہو اور کسان کا مال میں کوئی حصہ نہ ہو مگر جو اپنے ہاتھ سے کرے تو کچھ پھل اجرت میں ملیں گے۔ یہ درست نہیں کیونکہ اسے اپنی مزدوری

marfat.com
Marfat.com

يَصْلُحُ. لِاَنَّهُ لَا يَدْرِيْ كَمْ اِجَارَتُهُ اِذَا لَمْ يُسَمِّ لَهُ شَيْئًا يَعْرِفُهُ وَيَعْمَلُ عَلَيْهِ. لَا يَدْرِيْ اَيَقِلُّ ذٰلِكَ اَمْ يَكْثُرُ؟

قَالَ مَالِكٌ : وَكُلُّ مُقَارِضٍ اَوْ مُسَاقٍ فَلَا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَسْتَثْنِيَ مِنَ الْمَالِ وَلَا مِنَ النَّخْلِ شَيْئًا دُوْنَ صَاحِبِهِ. وَذٰلِكَ اَنَّهُ يَصِيْرُ لَهُ اَجِيْرًا بِذٰلِكَ. يَقُوْلُ: اُسَاقِيْكَ عَلٰى اَنْ تَعْمَلَ لِيْ فِيْ كَذَا وَكَذَا نَخْلَةً. تَسْقِيْهَا وَتَابُرُهَا. وَاُقَارِضُكَ فِيْ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْمَالِ. عَلٰى اَنْ تَعْمَلَ لِيْ بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ. لَيْسَتْ مِمَّا اُقَارِضُكَ عَلَيْهِ. فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَنْبَغِيْ وَلَا يَصْلُحُ. وَذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

قَالَ مَالِكٌ : وَالسُّنَّةُ فِي الْمُسَاقَاةِ الَّتِيْ يَجُوْزُ لِرَبِّ الْحَائِطِ اَنْ يَشْتَرِطَهَا عَلَى الْمُسَاقِيْ؛ شَدُّ الْحِظَارِ، وَخَتْمُ الْعَيْنِ. وَسَرْوُ الشَّرْبِ، وَاِبَارُ النَّخْلِ وَقَطْعُ الْجَرِيْدِ، وَجَذُّ الثَّمَرِ. هٰذَا وَاَشْبَاهُهُ. عَلٰى اَنَّ لِلْمُسَاقِيْ شَطْرَ الثَّمَرِ اَوْ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ اَكْثَرَ اِذَا تَرَاضَيَا عَلَيْهِ. غَيْرَ اَنَّ صَاحِبَ الْاَصْلِ. لَا يَشْتَرِطُ اِبْتِدَآءَ عَمَلٍ جَدِيْدٍ يُحْيِيْهِ الْعَامِلُ فِيْهَا مِنْ بِئْرٍ يَحْتَفِرُهَا. اَوْ عَيْنٍ يَرْفَعُ رَاْسَهَا. اَوْ غِرَاسٍ يَغْرِسُهُ فِيْهَا. يَاْتِيْ بِاَصْلِ ذٰلِكَ مِنْ عِنْدِهٖ. اَوْ صَغِيْرَةٍ يَبْنِيْهَا. تَعْظُمُ فِيْهَا نَفَقَتُهُ. وَاِنَّمَا ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ اَنْ يَقُوْلَ رَبُّ الْحَائِطِ لِرَجُلٍ مِنَ النَّاسِ : ابْنِ لِيْ هَاهُنَا بَيْتًا. اَوِ احْفِرْ لِيْ بِئْرًا اَوْ اَجْرِ لِيْ عَيْنًا. اَوِ اعْمَلْ لِيْ عَمَلًا. بِنِصْفِ ثَمَرِ حَائِطِيْ هٰذَا قَبْلَ اَنْ يَطِيْبَ ثَمَرُ الْحَائِطِ. وَيَحِلَّ بَيْعُهُ. فَهٰذَا بَيْعُ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا.

قَالَ مَالِكٌ : فَاَمَّا اِذَا طَابَ الثَّمَرُ وَبَدَا صَلَاحُهُ وَحَلَّ بَيْعُهُ، ثُمَّ قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ : اِعْمَلْ لِيْ بَعْضَ هٰذِهِ الْاَعْمَالِ، لِعَمَلٍ يُسَمِّيْهِ لَهُ بِنِصْفِ ثَمَرِ حَائِطِيْ هٰذَا. فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ. اِنَّمَا اسْتَاْجَرَهُ بِشَيْءٍ مَعْرُوْفٍ مَعْلُوْمٍ قَدْ رَاٰهُ وَرَضِيَهُ. فَاَمَّا الْمُسَاقَاةُ، فَاِنَّهُ اِنْ لَمْ تَكُنْ لِلْحَائِطِ

معلوم نہیں کہ کتنی مزدوری پر اسے کام کرنا ہوگا۔ کیا معلوم وہ کم ہوگی یا زیادہ۔

امام مالک نے فرمایا کہ مضاربت اور مساقات میں کچھ مال یا درختوں کو اپنے ساتھی کے علاوہ مخصوص کر لینا مناسب نہیں ہے اور یہ اس لیے کہ اس میں وہ اجیر ہو جائے گا مثلاً کہے کہ میں اتنے کھجور کے درخت تمہیں مساقات کے لیے دیتا ہوں کہ پانی دو اور دیکھ بھال کرو یا میں تمہیں اتنا مال مضاربت کے لیے دیتا ہوں کہ میرے دس دینار پر بھی محنت کرو۔ یہ مضاربت کے خلاف ہے جو مناسب یا درست نہیں اور ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ مساقات کا یہ طریقہ ہے اور باغ والے کو محنت کش سے یہ شرط کرنا جائز ہے کہ باغ کی حد بندی، چشمے کی صفائی تھالوں کی دیکھ بھال، درختوں کی صفائی اور ان کی کاٹ چھانٹ اور کھجوریں اوپر سے توڑنا وغیرہ امور اور یہ اس پر ہے کہ عامل کے لیے آدھے یا کم و بیش پھل مقرر کر دے۔ رضامندی سے۔ ہاں عامل سے کسی نئے کام کی شرط نہیں کی جائے گی جیسے کنواں کھودنا، چشمہ جاری کرنا، نئے درخت لگانا اور جڑیں عامل لے کر آئے یا تالاب بنائے جس پر بہت خرچ ہوتا ہے یہ تو اسی طرح ہے یہ تو اسی طرح ہے جیسے باغ والا کسی آدمی سے کہے کہ میرے لیے یہاں ایک گھر بنا دو یا میرے لیے کنواں کھود دو یا میرے لیے چشمہ جاری کر دو یا میرے لیے محنت کرو تو میں تمہیں اس باغ کے آدھے پھل دوں گا اور پھل ابھی بہتری نہیں دکھا سکے کہ ان کی بیع حلال ہو جائے یہ پھلوں کی بیع صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہتری ظاہر ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جب پھل پک جائیں ان کی بہتری ظاہر اور بیع حلال ہو جائے پھر کوئی دوسرے سے کہے کہ میرے لیے ان کاموں میں سے بعض کام کرو تو اس باغ کے تمہیں نصف پھل ملیں گے اس میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اسے دستور کے مطابق اجرت بتا کر رکھا ہے اور اس نے رضامندی ظاہر کی ہے۔ مساقات میں اگر باغ میں پھل نہ

marfat.com
Marfat.com

ثَمَرٌ. أَوْ أَقَلَّ ثَمَرَةً أَوْ فَسَدَ. فَلَيْسَ لَهُ إِلَّا ذٰلِكَ. وَإِنَّ الْأَجِيرَ لَا يُسْتَأْجَرُ إِلَّا بِشَيْءٍ مُسَمًّى. لَا تَجُوزُ الْإِجَارَةُ إِلَّا بِذٰلِكَ. وَإِنَّمَا الْإِجَارَةُ بَيْعٌ مِنَ الْبُيُوعِ. إِنَّمَا يَشْتَرِي مِنْهُ عَمَلَهُ. وَلَا يَصْلُحُ ذٰلِكَ إِذَا دَخَلَهُ الْغَرَرُ. لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.

قَالَ مَالِكٌ. السُّنَّةُ فِي الْمُسَاقَاةِ عِنْدَنَا. أَنَّهَا تَكُونُ فِي أَصْلِ كُلِّ نَخْلٍ أَوْ كَرْمٍ أَوْ زَيْتُونٍ أَوْ رُمَّانٍ أَوْ قَرَسِكٍ. أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْأُصُولِ. جَائِزٌ لَا بَأْسَ بِهِ. عَلَى أَنَّ لِرَبِّ الْمَالِ نِصْفَ الثَّمَرِ مِنْ ذٰلِكَ. أَوْ ثُلُثَهُ أَوْ رُبُعَهُ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ أَوْ أَقَلَّ.

قَالَ مَالِكٌ: وَالْمُسَاقَاةُ أَيْضًا تَكُونُ فِي الزَّرْعِ إِذَا خَرَجَ وَاسْتَقَلَّ. فَعَجَزَ صَاحِبُهُ عَنْ سَقْيِهِ وَعَمَلِهِ وَعِلَاجِهِ. فَالْمُسَاقَاةُ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا جَائِزَةٌ.

قَالَ مَالِكٌ: لَا تَصْلُحُ الْمُسَاقَاةُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْأُصُولِ مِمَّا تَحِلُّ فِيهِ الْمُسَاقَاةُ. إِذَا كَانَ فِيهِ ثَمَرٌ قَدْ طَابَ وَبَدَا صَلَاحُهُ وَحَلَّ بَيْعُهُ. وَإِنَّمَا يَنْبَغِي أَنْ يُسَاقَى مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ. وَإِنَّمَا مُسَاقَاةُ مَا حَلَّ بَيْعُهُ مِنَ الثِّمَارِ إِجَارَةٌ. لِأَنَّهُ إِنَّمَا سَاقَى صَاحِبَ الْأَصْلِ ثَمَرًا قَدْ بَدَا صَلَاحُهُ. عَلَى أَنْ يَكْفِيَهُ إِيَّاهُ وَيَجُذَّهُ لَهُ. بِمَنْزِلَةِ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ. يُعْطِيهِ إِيَّاهَا. وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِالْمُسَاقَاةِ. إِنَّمَا الْمُسَاقَاةُ مَا بَيْنَ أَنْ يَجُذَّ النَّخْلَ إِلَى أَنْ يَطِيبَ الثَّمَرُ وَيَحِلَّ بَيْعُهُ.

قَالَ مَالِكٌ: وَمَنْ سَاقَى ثَمَرًا فِي أَصْلٍ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَيَحِلَّ بَيْعُهُ. فَتِلْكَ الْمُسَاقَاةُ بِعَيْنِهَا جَائِزَةٌ.

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا يَنْبَغِي أَنْ تُسَاقَى الْأَرْضُ الْبَيْضَاءُ. وَذٰلِكَ أَنَّهُ يَحِلُّ لِصَاحِبِهَا كِرَاؤُهَا بِالدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ. وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْأَثْمَانِ الْمَعْلُومَةِ.

قَالَ: فَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي يُعْطِي أَرْضَهُ الْبَيْضَاءَ

ہوں گھٹ جائیں یا خراب ہو جائیں تو اسے کچھ نہیں ملے گا جبکہ مزدور کو مقررہ اجرت ملے گی۔ اجارہ اسی طرح جائز ہے اور یہ بھی تجارت ہی سے ایک تجارت ہے کہ کام کو خریدا جاتا ہے اور جب اس میں دھوکا شامل ہو جائے تو درست نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دھوکے کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ مساقات میں ہمارے نزدیک یہ سنت ہے کہ اصل میں ہو جیسے کھجور، انگور، زیتون، انار، زرد آلو وغیرہ۔ ان چیزوں میں ہو تو جائز ہے کوئی مضائقہ نہیں کہ رب المال کو آدھے، تہائی یا چوتھائی پھل ملیں گے یا کم و بیش۔

امام مالک نے فرمایا کہ مساقات زراعت میں بھی جائز ہے جبکہ پھوٹ نکلی ہو اور کھیتی والا پانی دینے، کام کرنے اور نلائی وغیرہ سے عاجز ہو تو اس میں بھی مساقات جائز ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جن چیزوں میں مساقات حلال ہوتی ہے جب ان میں پھل لگ کر پک گئے ہوں اور ان کی بہتری ظاہر ہو گئی ہو اور بیع حلال ہو چکی ہو تو اب ان میں مساقات درست نہیں ہے چاہیے کہ اب اگلے سال کے لیے مساقات کریں۔ ان پھلوں کی مساقات جن میں بیع حلال ہو چکی اجارہ ہے اگر درختوں والا پھلوں کی مساقات کرے جبکہ پھلوں کی بہتری ظاہر ہو چکی تو اسے بغیر کسی کام کے جو دیا جائے گا وہ درہم و دینار کی طرح ہے اور یہ مساقات نہیں ہے مساقات تو پھلوں کے پکنے اور بیع حلال ہونے سے پہلے ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے پھلوں کی مساقات ان کی بہتری ظاہر ہونے اور بیع حلال ہونے سے پہلے کی تو یہ مساقات بالکل جائز ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ سفید زمین کو مساقات پر دینا درست نہیں ہے اور یہ اس لیے مالک کے لیے اسے کرائے پر دینا حلال ہے درہم و دینار کے بدلے یا دستور کے مطابق جیسے قیمت لی جاتی ہے

امام مالک نے فرمایا کہ جو اپنی خالی زمین کو تہائی یا چوتھائی

marfat.com
Marfat.com

بِالثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا. فَذٰلِكَ مِمَّا يَدْخُلُهُ الْغَرَرُ. لِأَنَّ الزَّرْعَ يَكْثُرُ مَرَّةً وَيَكْثُرُ مَرَّةً وَرُبَّمَا هَلَكَ رَأْسًا. فَيَكُونُ صَاحِبُ الْأَرْضِ قَدْ تَرَكَ كِرَاءً مَعْلُومًا يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يُكْرِيَ أَرْضَهُ بِهِ. وَأَخَذَ أَمْرًا غَرَرًا. لَا يَدْرِي. أَيَتِمُّ أَمْ لَا؟ فَهٰذَا مَكْرُوهٌ. وَإِنَّمَا ذٰلِكَ مَثَلُ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا لِسَفَرٍ مَعْلُومٍ. ثُمَّ قَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَ الْأَجِيرَ: هَلْ لَكَ أَنْ أُعْطِيَكَ عُشْرَ مَا أَرْبَحُ فِي سَفَرِي هٰذَا إِجَارَةً لَكَ؟ فَهٰذَا لَا يَحِلُّ وَلَا يَنْبَغِي.

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا يَنْبَغِي لِرَجُلٍ أَنْ يُؤَاجِرَ نَفْسَهُ وَلَا أَرْضَهُ وَلَا سَفِينَتَهُ إِلَّا بِشَيْءٍ مَعْلُومٍ لَا يَزُولُ إِلَى غَيْرِهِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَإِنَّمَا فَرَّقَ بَيْنَ الْمُسَاقَاةِ فِي النَّخْلِ وَالْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ، أَنَّ صَاحِبَ النَّخْلِ لَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَهَا حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ. وَصَاحِبُ الْأَرْضِ يُكْرِيهَا وَهِيَ أَرْضٌ بَيْضَاءُ لَا شَيْءَ فِيهَا.

قَالَ مَالِكٌ: وَالْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي النَّخْلِ أَيْضًا إِنَّهَا تُسَاقِي السِّنِينَ الثَّلَاثَ وَالْأَرْبَعَ وَأَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ وَأَكْثَرَ.

قَالَ: وَذٰلِكَ الَّذِي سَمِعْتُ. وَكُلُّ شَيْءٍ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنَ الْأُصُولِ بِمَنْزِلَةِ النَّخْلِ. يَجُوزُ فِيهِ لِمَنْ سَاقَى مِنَ السِّنِينَ مِثْلُ مَا يَجُوزُ فِي النَّخْلِ.

قَالَ مَالِكٌ فِي الْمُسَاقِي: إِنَّهُ لَا يَأْخُذُ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي سَاقَاهُ شَيْئًا مِنْ ذَهَبٍ وَلَا وَرِقٍ يَزْدَادُهُ. وَلَا طَعَامٍ وَلَا شَيْئًا مِنَ الْأَشْيَاءِ. لَا يَصْلُحُ ذٰلِكَ. وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَأْخُذَ الْمُسَاقِي مِنْ رَبِّ الْحَائِطِ شَيْئًا يَزْدَادُهُ إِيَّاهُ، مِنْ ذَهَبٍ وَلَا وَرِقٍ وَلَا طَعَامٍ وَلَا شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ. وَالزِّيَادَةُ فِيمَا بَيْنَهُمَا لَا تَصْلُحُ.

قَالَ مَالِكٌ: وَالْمُقَارِضُ أَيْضًا بِهٰذِهِ الْمَنْزِلَةِ لَا يَصْلُحُ. إِذَا دَخَلَتِ الزِّيَادَةُ فِي الْمُسَاقَاةِ أَوِ الْمُقَارَضَةِ صَارَتْ

وغیرہ سے پردے تو یہ دھوکا ہے کیونکہ فصل کبھی کم ہوتی ہے اور کبھی زیادہ اور کبھی سرے سے برباد ہو جاتی ہے تو زمین والے نے معلوم کرائے کو چھوڑ کر جو درست ہے اپنی زمین کو ایسے کرائے پر دیا ہے جس میں دھوکا ہے نہیں معلوم کہ بیل منڈھے چڑھے یا نہ چڑھے لہٰذا یہ مکروہ ہے۔ یہ تو اس آدمی کی طرح ہے جس نے اجرت بتا کر ایک آدمی کو سفر کا ساتھی بنایا پھر کہا کہ اس سفر میں مجھے جو نفع ہوگا تو دسواں حصہ تمہارے لیے بطور مزدوری ہوگا۔ یہ حلال نہیں اور مناسب بھی نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ کسی کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اپنے آپ کو، اپنی زمین کو یا اپنی کشتی کو اجرت پر دے مگر مقررہ اجرت پر جس کا دوسرے پر انحصار نہ ہو۔

امام مالک نے فرمایا کہ کھجوروں کی مساقات اور خالی زمین میں یہ فرق ہے کہ کھجوروں والا اپنے پھلوں کو بیچ نہیں سکتا جب تک ان کی بہتری ظاہر نہ ہو جائے اور خالی زمین والا جو کرائے پر دے رہا ہے اس میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ کھجوروں کے متعلق ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ یہ تین چار سال یا کم و بیش کے لیے بھی مساقات کی جا سکتی ہے۔

فرمایا کہ میں نے یہ سنا ہے کہ اس طرح کی جتنی اصلی چیزیں ہیں سب کھجور کے درختوں کی طرح ہیں ان میں بھی کھجور کے درختوں کی طرح کئی سال کے لیے مساقات پر دینا جائز ہے۔

امام مالک نے مساقات کے متعلق فرمایا کہ مالک عامل سے اس سونا چاندی وغیرہ سے زیادہ نہ لے جتنا کہ مقرر ہوا نہ اناج اور نہ کوئی دوسری چیز کیونکہ یہ درست نہیں ہے اور نہ عامل کے لیے مناسب ہے کہ وہ باغ والے سے مقرر کردہ رقم سے زیادہ لے خواہ وہ سونا، چاندی، اناج یا کوئی دوسری چیز ہو اضافہ خواہ کسی جانب سے ہو درست نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ مضاربت بھی اسی کی طرح ہے جو درست نہیں یعنی جب مساقات یا مضاربت میں اضافہ داخل ہو جائے تو اجارہ

marfat.com
Marfat.com

اِجَارَةٌ. وَمَا دَخَلَتْهُ الْاِجَارَةُ فَاِنَّهُ لَا يَصْلُحُ. وَلَا يَنْبَغِي اَنْ تَقَعَ الْاِجَارَةُ بِاَمْرٍ غَرَرٍ. لَا يَدْرِي اَيَكُوْنُ اَمْ لَا يَكُوْنُ. اَوْ يَقِلُّ اَوْ يَكْثُرُ.

ہو جائے گا اور اجارہ داخل ہو جائے تو درست نہیں کیونکہ اس میں دھوکا ہے۔ کیا معلوم ہو یا نہ ہو اور گھٹے یا بڑھے۔

قَالَ مَالِكٌ ، فِي الرَّجُلِ يُسَاقِي الرَّجُلَ الْاَرْضَ فِيْهَا النَّخْلُ وَالْكَرْمُ اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْاُصُوْلِ فَيَكُوْنُ فِيْهَا الْاَرْضُ الْبَيْضَاءُ .

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو زمین مساقات پر دی جس میں کھجور، انگور اور ان جیسی دوسری اصلی چیزیں ہیں پھر اس میں خالی زمین بھی ہو۔

قَالَ مَالِكٌ : اِذَا كَانَ الْبَيَاضُ تَبَعًا لِلْاَصْلِ . وَكَانَ الْاَصْلُ اَعْظَمَ ذٰلِكَ اَوْ اَكْثَرَهُ . فَلَا بَاْسَ بِمُسَاقَاتِهِ ، وَذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ النَّخْلُ الثُّلُثَيْنِ اَوْ اَكْثَرَ . وَيَكُوْنُ الْبَيَاضُ الثُّلُثَ اَوْ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ . وَذٰلِكَ اَنَّ الْبَيَاضَ حِيْنَئِذٍ تَبَعٌ لِلْاَصْلِ . وَاِذَا كَانَتِ الْاَرْضُ الْبَيْضَاءُ فِيْهَا نَخْلٌ اَوْ كَرْمٌ اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْاُصُوْلِ . فَكَانَ الْاَصْلُ الثُّلُثَ اَوْ اَقَلَّ . وَالْبَيَاضُ الثُّلُثَيْنِ اَوْ اَكْثَرَ . جَازَ ، فِي ذٰلِكَ ، الْكِرَاءُ وَحَرُمَتْ فِيْهِ الْمُسَاقَاةُ . وَذٰلِكَ اَنَّ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ اَنْ يُسَاقُوا الْاَصْلَ وَفِيْهِ الْبَيَاضُ . وَتُكْرَى الْاَرْضُ وَفِيْهَا الشَّيْءُ الْيَسِيْرُ مِنَ الْاَصْلِ . اَوْ يُبَاعُ الْمُصْحَفُ اَوِ السَّيْفُ وَفِيْهَا الْحِلْيَةُ مِنَ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ . اَوِ الْقِلَادَةُ اَوِ الْخَاتَمُ وَفِيْهِمَا الْفُصُوْصُ وَالذَّهَبُ بِالدَّنَانِيْرِ . وَلَمْ تَزَلْ هٰذِهِ الْبُيُوْعُ جَائِزَةً يَبْتَاعُهَا النَّاسُ وَيَبْتَاعُوْنَهَا . وَلَمْ يَاْتِ فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ مَوْصُوْفٌ مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ . اِذَا هُوَ بَلَغَهُ كَانَ حَرَامًا . اَوْ قَصُرَ عَنْهُ كَانَ حَلَالًا . وَالْاَمْرُ فِي ذٰلِكَ عِنْدَنَا الَّذِي عَمِلَ بِهِ النَّاسُ وَاَجَازُوْهُ بَيْنَهُمْ ، اَنَّهُ اِذَا كَانَ الشَّيْءُ مِنْ ذٰلِكَ الْوَرِقِ اَوِ الذَّهَبِ تَبَعًا لِمَا هُوَ فِيْهِ ، جَازَ بَيْعُهُ . وَذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ النَّصْلُ اَوِ الْمُصْحَفُ اَوِ الْفُصُوْصُ ، قِيْمَتُهُ الثُّلُثَانِ اَوْ اَكْثَرُ . وَالْحِلْيَةُ قِيْمَتُهَا الثُّلُثُ اَوْ اَقَلُّ .

امام مالک نے فرمایا کہ خالی زمین جب اصلی کے تابع ہو یعنی اصلی بہت زیادہ ہو تو مساقات میں مضائقہ نہیں اور وہ اس طرح کہ کھجور کے درخت دو تہائی یا اس سے بھی زیادہ ہوں اور خالی جگہ ایک تہائی یا اس سے بھی کم ہو اور یہ خالی جگہ یہاں اصلی کے تابع ہے اور جب خالی جگہ میں کھجور، انگور یا ان جیسی دوسری اصلی چیزیں ہوں اور اصلی زمین تہائی یا اس سے کم ہو اور خالی جگہ دو تہائی یا اس سے بھی زیادہ ہو تو ایسی زمین میں کرایہ جائز اور مساقات حرام ہے لوگوں کا دستور یہ ہے کہ اصلی زمین کو مساقات پر دیتے ہیں اور یہاں خالی ہے اور اس زمین کو کرایہ پر دیتے ہیں جس میں اصلی کم ہو مثلاً ایسے مصحف یا تلوار کو چاندی کے بدلے بیچتے ہیں جس میں چاندی لگی ہوئی ہو یا ایسے ہار اور انگوٹھی کو سونے کے بدلے بیچتے ہیں جس میں نگ یا دیناروں کا سونا ہو۔ یہ بیع ہمیشہ سے جائز ہے لوگ بیچتے اور خریدتے رہتے ہیں اور اس کی کوئی حد بندی نہیں کی گئی کہ اتنا ہو تو حرام اور اتنا ہو تو حلال اور اس کے متعلق ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جس پر لوگ عمل کرتے آئے اور ایک دوسرے کو اجازت دیتے آئے ہیں کہ جب چاندی یا سونا وغیرہ اس چیز کے تابع ہوں جس میں ہیں تو اس کی بیع جائز ہے اور یہ جبکہ اس تلوار مصحف یا انگوٹھی کی قیمت دو تہائی یا اس سے زیادہ ہو اور اس سونے چاندی کی قیمت تہائی یا اس سے کم ہو۔

بَابُ الشَّرْطِ فِي الرَّقِيْقِ فِي الْمُسَاقَاةِ

مساقات میں خدمت غلام کی شرط کرنا

۳ - قَالَ يَحْيٰى : قَالَ مَالِكٌ : اِنَّ اَحْسَنَ مَا سُمِعَ فِي عُمَّالِ الرَّقِيْقِ فِي الْمُسَاقَاةِ . يَشْتَرِطُهُمُ السَّاقِي عَلٰى صَاحِبِ الْاَصْلِ :

امام مالک نے فرمایا کہ مساقات میں کام کرنے والے غلاموں کے متعلق یہ بات میں نے خوب سنی کہ عامل اگر ان کی مالک سے شرط کرے تو

marfat.com
Marfat.com

أَنَّهُ يُنَاسِبُ لِأَنَّهُمْ عُمَّالُ الْمَالِ. فَهُمْ بِمَنْزِلَةِ الْمَالِ، وَمَنْفَعَةٌ فِيهِ لِلدَّاخِلِ إِلَّا أَنَّهُ تَخِفُّ عَنْهُ بِهِمُ الْمُؤْنَةُ. وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا فِي الْمَالِ إِلَّا مُدَّةَ مُؤْنَتِهِ. وَإِنَّمَا ذَلِكَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسَاقَاةِ فِي الْعَيْنِ وَالنَّضْحِ. وَلَنْ تَجِدَ أَحَدًا يُسَاقِي فِي أَرْضَيْنِ سَوَاءٍ فِي الْأَصْلِ وَالْمَنْفَعَةِ. إِحْدَاهُمَا بِعَيْنٍ وَاثِنَةٍ غَزِيرَةٍ. وَالْأُخْرَى بِنَضْحٍ عَلَى ظَهْرِ وَاحِدٍ. لِخِفَّةِ مُؤْنَةِ الْعَيْنِ. وَشِدَّةِ مُؤْنَةِ النَّضْحِ. قَالَ: وَعَلَى ذَلِكَ، الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

قَالَ: وَالْوَاثِنَةُ: الثَّابِتُ مَاؤُهَا، الَّتِي لَا تَغُورُ وَلَا تَنْقَطِعُ.

قَالَ مَالِكٌ: وَلَيْسَ بِمُسَاقٍ أَنْ يَعْمَلَ بِعُمَّالِ الْمَالِ فِي غَيْرِهِ. وَلَا أَنْ يَشْتَرِطَ ذَلِكَ عَلَى الَّذِي سَاقَاهُ.

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا يَجُوزُ لِلَّذِي سَاقَى أَنْ يَشْتَرِطَ عَلَى رَبِّ الْمَالِ رَقِيقًا يَعْمَلُ بِهِمْ فِي الْحَائِطِ. لَيْسُوا فِيهِ حِينَ سَاقَاهُ إِيَّاهُ.

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا يَنْبَغِي لِرَبِّ الْمَالِ أَنْ يَشْتَرِطَ عَلَى الَّذِي دَخَلَ فِي مَالِهِ بِمُسَاقَاةٍ، أَنْ يَأْخُذَ مِنْ رَقِيقِ الْمَالِ أَحَدًا يُخْرِجُهُ مِنَ الْمَالِ. وَإِنَّمَا مُسَاقَاةُ الْمَالِ عَلَى حَالِهِ الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ.

قَالَ: فَإِنْ كَانَ صَاحِبُ الْمَالِ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ مِنْ رَقِيقِ الْمَالِ أَحَدًا، فَلْيُخْرِجْهُ قَبْلَ الْمُسَاقَاةِ. أَوْ يُرِيدُ أَنْ يُدْخِلَ فِيهِ أَحَدًا، فَلْيَفْعَلْ ذَلِكَ قَبْلَ الْمُسَاقَاةِ. ثُمَّ لِيُسَاقِ بَعْدَ ذَلِكَ إِنْ شَاءَ

قَالَ: وَمَنْ مَاتَ مِنَ الرَّقِيقِ أَوْ غَابَ أَوْ مَرِضَ، فَعَلَى رَبِّ الْمَالِ أَنْ يُخْلِفَهُ.

کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ وہ عمالِ مال ہونے کی وجہ سے مال کی جگہ ہیں اس میں عامل کا کوئی فائدہ نہیں ماسوائے محنت کی کمی کے۔ اگر وہ مال میں نہ ہوتے تو محنت ہی زیادہ ہوتی اور مساقات میں یہ چشمے سے سیراب کرنے اور دور سے پانی لاکر سینچنے کی طرح ہے۔ دونوں طرح سے زمینوں کو سیراب کرنا اصل اور منافع میں برابر نہیں ایک چشمے سے چشم زدن میں سیراب کر دیتا ہے دوسرا مشک وغیرہ میں پانی لاتا ہے اس میں محنت کم اور اس میں زیادہ ہے۔ فرمایا کہ ہمارے نزدیک اسی کے مطابق حکم ہے۔

فرمایا:۔ جاری چشمے کا پانی نہ جوش مار کر بہتا ہے اور نہ بند ہوتا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ عامل کے لیے مناسب نہیں کہ عمال کو دوسرے کام میں لگائے یا یہ کہ اس کی مالک سے شرط کرے۔

امام مالک نے فرمایا کہ عامل کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ مالک سے ان غلاموں سے کام لینے کی شرط کرے جو مساقات کے وقت اس کام پر نہ تھے۔

امام مالک نے فرمایا کہ رب المال کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ جو غلام مساقات کے وقت اس کے مال میں تھے ان میں سے کسی ایک کو مال سے نکالنے کی شرط کرے۔ مساقات کے وقت جو حال تھا وہی برقرار رہنا چاہیئے۔

فرمایا اگر مال والا کسی ایک غلام کو مال سے نکالنا چاہے تو اسے مساقات سے پہلے نکال لینا چاہیئے اور اگر کسی کو شامل کرنا چاہے تو اسے مساقات سے پہلے شامل کر لینا چاہیئے اور اگر چاہے تو اس کے بعد مساقات کرے۔

فرمایا کہ اگر کوئی غلام مر جائے یا بھاگ جائے یا بیمار پڑ جائے تو یہ رب المال پر حق ہے کہ اس کی جگہ دوسرا دے۔ ف

ف۔ مولوی وحید الزمان خانصاحب حیدر آبادی نے کتاب المساقاۃ کی تینوں عبارتوں کے ترجمے میں بھی وہی کاریگری دکھائی ہے جس کا مظاہرہ انہوں نے کتاب المکاتب اور کتاب القراض کے اندر کیا تھا موصوف کا معاملہ تو مدت ہوئی خدا کے سپرد ہے اب وہ جانیں اور ان کا پروردگار جانے لیکن اس طرز عمل سے موصوف نے اپنے متبعین کے لیے کوئی اچھی روش قائم نہیں کی حالانکہ۔

کہنے کو ان سے کہہ رہا ہوں حال دل مگر ڈر ہے کہ شان ناز پہ شکوہ گراں نہ ہو

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ كِرَاءِ الْاَرْضِ

کتاب کراء الارض

بَابُ مَا جَاءَ فِي كِرَاءِ الْاَرْضِ

زمین کو کرائے پر دینے کے متعلق روایات

۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَآءِ الْمَزْرَعِ۔

قَالَ حَنْظَلَةُ: فَسَاَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھیتی کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

حنظلہ بن قیس نے حضرت رافع بن خدیج سے پوچھا کہ سونے چاندی کے بدلے؟ فرمایا کہ سونے چاندی کے بدلے مضائقہ نہیں۔

۲۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ اَنَّهٗ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ۔

سعید بن مسیب سے سونے چاندی کے بدلے زمین کرائے پر دینے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ اَنَّهٗ سَاَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ كِرَاءِ الْمَزْرَعِ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ۔

سالم بن عبداللہ بن عمر سے کرائے پر کھیتی دینے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ سونے چاندی کے بدلے کوئی قباحت نہیں ہے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَقُلْتُ لَهٗ: اَرَاَيْتَ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ يُذْكَرُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ؟ فَقَالَ: اَكْثَرَ رَافِعٌ. وَلَوْ كَانَ لِيْ مَزْرَعَةٌ اَكْرَيْتُهَا۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے ان سے کہا: کیا آپ کو حضرت رافع بن خدیج کی حدیث یاد نہیں؟ فرمایا کہ حضرت رافع نے ٹھیک کہا ہے اور اگر میرے پاس کھیتی ہوتی تو کرائے پر دے دیتا۔

۴۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ؛ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَكَارٰى اَرْضًا. فَلَمْ تَزَلْ فِيْ يَدَيْهِ بِكِرَآءٍ حَتّٰى مَاتَ. قَالَ ابْنُهٗ: فَمَا كُنْتُ اُرَاهَا اِلَّا لَنَا، مِنْ طُوْلِ مَا مَكَثَتْ فِيْ يَدَيْهِ. حَتّٰى ذَكَرَهَا لَنَا عِنْدَ مَوْتِهٖ. فَاَمَرَنَا بِقَضَآءِ شَيْءٍ حَتّٰى كَانَ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک زمین کرائے پر لی تھی وہ وفات تک ان کے پاس رہی۔ ان کے ایک صاحبزادے نے فرمایا کہ اتنی مدت پاس رہنے کے باعث ہم اس زمین کو اپنی سمجھا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بوقت وصال والد محترم نے اس کا ذکر فرمایا اور ہمیں سونے

marfat.com
Marfat.com

عَلَيْهِ مِنْ قِرَائِهَا. ذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ .

۵ - وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُكْرِیْ اَرْضَهٗ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ .

وَسُئِلَ مَالِكٌ ، عَنْ رَجُلٍ اَكْرٰی مَزْرَعَتَهٗ بِمِائَةِ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ . اَوْ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنَ الْحِنْطَةِ اَوْ مِنْ غَيْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا ؟ فَكَرِهَ ذٰلِكَ .

یا چاندی کی صورت میں کرایہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

مروہ بن زبیر سونے چاندی کے بدلے اپنی زمین کو کرائے پر دیا کرتے تھے۔

امام مالک سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو اپنی زمین کو سو صاع کھجور یا پیداوار سے گندم وغیرہ یا زمین سے پیدا نہ ہونے والی کسی چیز کے بدلے کرائے پر دے تو انہوں نے اسے ناپسند فرمایا۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الشُّفْعَةِ

کتاب الشفعہ

بَابُ مَا تَقَعُ فِيْهِ الشُّفْعَةُ

جس میں شفعہ ہو سکتا ہے

۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالشُّفْعَةِ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ. فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ بَيْنَهُمْ، فَلَا شُفْعَةَ فِيْهِ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفعہ اس چیز میں ہے جو شرکاء میں تقسیم نہ ہوئی جب آپس میں حد بندی ہو جائے تو اب اس میں شفعہ نہیں ہے۔ ف

قَالَ مَالِكٌ: وَعَلٰى ذٰلِكَ، السُّنَّةُ الَّتِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهَا عِنْدَنَا۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ ایسی سنت ہے جس میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے۔

۲۔ قَالَ مَالِكٌ: اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنِ الشُّفْعَةِ، هَلْ فِيْهَا مِنْ سُنَّةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. الشُّفْعَةُ فِي الدُّوْرِ وَالْاَرَضِيْنَ. وَلَا تَكُوْنُ اِلَّا بَيْنَ الشُّرَكَاءِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب سے پوچھا گیا کہ شفعہ میں سنت کیا ہے؟ فرمایا ہاں شفعہ گھر اور زمین میں ہے اور حق نہیں مگر شریک کو۔

۳۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

امام مالک کو سلیمان بن یسار سے یہی بات پہنچی۔

قَالَ مَالِكٌ، فِيْ رَجُلٍ اشْتَرٰى شِقْصًا مَعَ قَوْمٍ فِيْ اَرْضٍ بِحَيَوَانٍ، عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ، اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْعُرُوْضِ. فَجَاءَ الشَّرِيْكُ يَاْخُذُ بِشُفْعَتِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ. فَوَجَدَ الْعَبْدَ اَوِ الْوَلِيْدَةَ قَدْ هَلَكَا. وَلَمْ يَعْلَمْ اَحَدٌ قَدْرَ قِيْمَةِ اَيِّهِمَا. فَيَقُوْلُ الْمُشْتَرِيْ: قِيْمَةُ الْعَبْدِ اَوِ الْوَلِيْدَةِ مِائَةُ دِيْنَارٍ. وَيَقُوْلُ صَاحِبُ الشُّفْعَةِ الشَّرِيْكُ: بَلْ قِيْمَتُهُمَا خَمْسُوْنَ

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے مشترکہ زمین کا ایک قطعہ کسی جانور، غلام یا لونڈی وغیرہ کے بدلے خریدا۔ اس کے بعد شریک شفعہ کرنے آگیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ لونڈی یا غلام تو ہلاک ہو گیا اور کسی کو اس کی قیمت معلوم نہیں۔ مشتری کہتا ہے کہ غلام یا لونڈی کی قیمت سو دینار تھی۔ شفعہ کرنے والا شریک کہتا ہے کہ اس کی قیمت پچاس دینار تھی۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ: يَحْلِفُ الْمُشْتَرِي أَنَّ قِيمَةَ مَا اشْتَرَى لَهُ مِائَةُ دِينَارٍ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَنْ يَأْخُذَ صَاحِبُ الشُّفْعَةِ، أَخَذَ أَوْ يَتْرُكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ الشَّفِيعُ بِبَيِّنَةٍ، أَنَّ قِيمَةَ الْعَبْدِ أَوِ الْوَلِيدَةِ دُونَ مَا اشْتَرَى.

امام مالک نے فرمایا کہ مشتری سے قسم لے جائے گی کہ اس کی قیمت جتنے میں خریدا سو دینار ہے پھر چاہے شفعہ کرنے والا لے یا چھوڑ دے مگر جبکہ شفیع گواہ پیش کر دے کہ غلام یا لونڈی کی قیمت اس سے کم ہے جو مشتری نے بتائی۔

قَالَ مَالِكٌ: مَنْ وَهَبَ شِقْصًا فِي دَارٍ، أَوْ أَرْضٍ مُشْتَرَكَةٍ، فَأَثَابَهُ الْمَوْهُوبُ لَهُ بِهَا نَقْدًا أَوْ عَرَضًا. فَإِنَّ الشُّرَكَاءَ يَأْخُذُونَهَا بِالشُّفْعَةِ إِنْ شَاؤُوا. وَيَدْفَعُونَ إِلَى الْمَوْهُوبِ لَهُ قِيمَةَ مَثُوبَتِهِ. دَنَانِيرَ أَوْ دَرَاهِمَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے گھر کا ایک حصہ ہبہ کیا یا مشترکہ زمین کا۔ پس موہوب لہ سے اسے کچھ نقدی یا سامان ملا۔ شریک اگر چاہیں تو شفعہ کے ذریعے اسے لے لیں اور موہوب لہ کو درہم و دینار میں اس کی قیمت ادا کر دیں۔

قَالَ مَالِكٌ: مَنْ وَهَبَ هِبَةً فِي دَارٍ أَوْ أَرْضٍ مُشْتَرَكَةٍ فَلَمْ يَثِبْ مِنْهَا وَلَمْ يَطْلُبْهَا فَأَرَادَ شَرِيكُهُ أَنْ يَأْخُذَهَا بِقِيمَتِهَا فَلَيْسَ ذَلِكَ لَهُ مَا لَمْ يَثِبْ عَلَيْهَا. فَإِنْ أُثِيبَ، فَهُوَ لِلشَّفِيعِ بِقِيمَةِ الثَّوَابِ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے گھر یا مشترکہ زمین ہبہ کی اس سے حاصل کچھ نہ ہوا اور نہ طلب کیا۔ شریک قیمت دے کر اسے لینا چاہے تو اسے یہ حق نہیں جبکہ اس پر حاصل کچھ نہیں ہوا۔ اگر کچھ حاصل کیا ہوتا تو شفیع کے لیے وہی قیمت ہوتی۔

قَالَ مَالِكٌ: فِي رَجُلٍ اشْتَرَى شِقْصًا فِي أَرْضٍ مُشْتَرَكَةٍ بِثَمَنٍ إِلَى أَجَلٍ. فَأَرَادَ الشَّرِيكُ أَنْ يَأْخُذَهَا بِالشُّفْعَةِ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے مشترکہ زمین کا ایک حصہ مدت مقرر کر کے خریدا شریک نے شفعہ کے ذریعے اسے لینے کا ارادہ کیا۔

قَالَ مَالِكٌ: إِنْ كَانَ مَلِيًّا، فَلَهُ الشُّفْعَةُ بِذَلِكَ الثَّمَنِ إِلَى ذَلِكَ الْأَجَلِ. وَإِنْ كَانَ مَخُوفًا أَنْ لَا يُؤَدِّيَ الثَّمَنَ إِلَى ذَلِكَ الْأَجَلِ. فَإِذَا جَاءَهُمْ بِجَمِيلٍ مَلِيٍّ ثِقَةٍ مِثْلِ الَّذِي اشْتَرَى مِنْهُ الشِّقْصَ فِي الْأَرْضِ الْمُشْتَرَكَةِ، فَذَلِكَ لَهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر مدت مقرر کر کے سودا ہوا ہے تو شفعہ کرنے والا وہی قیمت اتنی مدت بعد ادا کرے۔ اگر شفیع کے متعلق خوف ہو کہ مقررہ مدت پر قیمت ادا نہیں کرے گا تو کوئی ایسا معتبر ضامن لائے جو اس شخص کی طرح ہو جس نے مشترکہ زمین کا قطعہ خریدا ہے تو یہ حق دار ہو گا لینے کا۔

قَالَ مَالِكٌ: لَا تَقْطَعُ شُفْعَةَ الْغَائِبِ غَيْبَتُهُ. وَإِنْ طَالَتْ غَيْبَتُهُ. وَلَيْسَ لِذَلِكَ عِنْدَنَا حَدٌّ تُقْطَعُ إِلَيْهِ الشُّفْعَةُ.

امام مالک نے فرمایا کہ شفیع اگر غائب ہو تو حق شفعہ ختم نہیں ہو گا خواہ کتنی ہی مدت گزر جائے اور اس کی ہمارے نزدیک کوئی حد نہیں جس کے بعد شفعہ کا حق ختم ہو جائے۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يُوَرِّثُ الْأَرْضَ نَفَرًا مِنْ وَلَدِهِ. ثُمَّ يُولَدُ لِأَحَدِ النَّفَرِ. ثُمَّ يُهْلِكُ الْأَبُ - فَيَبِيعُ أَحَدُ وَلَدِ الْمَيِّتِ حَقَّهُ فِي تِلْكَ الْأَرْضِ. فَإِنْ أَخَا الْبَائِعِ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ مِنْ عُمُومَتِهِ، شُرَكَاءِ أَبِيهِ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے ترکہ میں اپنے بیٹوں کے لیے زمین چھوڑی پھر ایک بیٹے کے گھر لڑکے ہوئے ایک پوتے نے مرحوم باپ کی زمین سے اپنا حصہ فروخت کر دیا۔ بائع کا ہر بھائی اس کے ہر چچا کی نسبت شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَهَذَا الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: الشُّفْعَةُ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ عَلَى قَدْرِ حِصَصِهِمْ. يَأْخُذُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ بِقَدْرِ نَصِيبِهِ. إِنْ كَانَ قَلِيلًا فَقَلِيلًا.

امام مالک نے فرمایا کہ شرکاء اپنے اپنے حصے کے مطابق شفعہ کر سکتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو اس کے حصے کے مطابق ملے گا

marfat.com

Marfat.com

وَاِنْ كَانَ كَثِيْرًا فَبِقَدْرِهٖ. وَذٰلِكَ اِنْ تَشَاحُّوْا فِيْهَا.

قَالَ مَالِكٌ: فَاَمَّا اَنْ يَشْتَرِيَ رَجُلٌ مِّنْ رَجُلٍ مِّنْ شُرَكَاءِ حَقَّهٗ. فَيَقُوْلُ اَحَدُ الشُّرَكَاءِ: اَنَا اٰخُذُ مِنَ الشُّفْعَةِ بِقَدْرِ حِصَّتِيْ. وَيَقُوْلُ الْمُشْتَرِيْ: اِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْخُذَ الشُّفْعَةَ كُلَّهَا اَسْلَمْتُهَا اِلَيْكَ. وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَدَعَ فَدَعْ. فَاِنَّ الْمُشْتَرِيَ اِذَا خَيَّرَهٗ فِيْ هٰذَا وَاَسْلَمَهٗ اِلَيْهِ. فَلَيْسَ لِلشَّفِيْعِ اِلَّا اَنْ يَاْخُذَ الشُّفْعَةَ كُلَّهَا. اَوْ يُسْلِمَهَا اِلَيْهِ. فَاِنْ اَخَذَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا. وَاِلَّا فَلَا شَيْءَ لَهٗ.

قَالَ مَالِكٌ: فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْاَرْضَ فَيَعْمُرُهَا بِالْاَصْلِ يَضَعُهٗ فِيْهَا. اَوِ الْبِئْرِ يَحْفِرُهَا. ثُمَّ يَاْتِيْ رَجُلٌ فَيُدْرِكُ فِيْهَا حَقًّا. فَيُرِيْدُ اَنْ يَاْخُذَهَا بِالشُّفْعَةِ: اِنَّهٗ لَا شُفْعَةَ لَهٗ فِيْهَا اِلَّا اَنْ يُعْطِيَهٗ قِيْمَةَ مَا عَمَرَ. فَاِنْ اَعْطَاهُ قِيْمَةَ مَا عَمَرَ. كَانَ اَحَقَّ بِالشُّفْعَةِ. وَاِلَّا فَلَا حَقَّ لَهٗ فِيْهَا.

قَالَ مَالِكٌ: مَنْ بَاعَ حِصَّتَهٗ مِنْ اَرْضٍ اَوْ دَارٍ مُشْتَرَكَةٍ. فَلَمَّا عَلِمَ اَنَّ صَاحِبَ الشُّفْعَةِ يَاْخُذُ بِالشُّفْعَةِ، اِسْتَقَالَ الْمُشْتَرِيَ، فَاَقَالَهٗ. قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ لَهٗ. وَالشَّفِيْعُ اَحَقُّ بِهَا بِالثَّمَنِ الَّذِيْ كَانَ بَاعَهَا بِهٖ.

قَالَ مَالِكٌ: مَنِ اشْتَرٰى شِقْصًا فِيْ دَارٍ اَوْ اَرْضٍ. وَحَيَوَانًا وَعُرُوْضًا فِيْ صَفْقَةٍ وَاحِدَةٍ. فَطَلَبَ الشَّفِيْعُ شُفْعَتَهٗ فِي الدَّارِ اَوِ الْاَرْضِ. فَقَالَ الْمُشْتَرِيْ: خُذْ مَا اشْتَرَيْتُ جَمِيْعًا. فَاِنِّيْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُهٗ جَمِيْعًا.

قَالَ مَالِكٌ: بَلْ يَاْخُذُ الشَّفِيْعُ شُفْعَتَهٗ فِي الدَّارِ اَوِ الْاَرْضِ. بِحِصَّتِهَا مِنْ ذٰلِكَ الثَّمَنِ. يُقَامُ كُلُّ شَيْءٍ اشْتَرَاهُ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى حِدَتِهٖ. عَلَى الثَّمَنِ الَّذِيْ اشْتَرَاهُ بِهٖ. ثُمَّ يَاْخُذُ الشَّفِيْعُ شُفْعَتَهٗ بِالَّذِيْ يُصِيْبُهَا مِنَ الْقِيْمَةِ مِنْ رَاْسِ الثَّمَنِ. وَلَا يَاْخُذُ مِنَ الْحَيَوَانِ وَالْعُرُوْضِ شَيْئًا: اِلَّا اَنْ يَشَاءَ ذٰلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ: وَمَنْ بَاعَ شِقْصًا مِنْ اَرْضٍ مُشْتَرَكَةٍ. فَسَلَّمَ بَعْضُ مَنْ لَهٗ فِيْهَا الشُّفْعَةُ لِلْبَائِعِ. وَاَبٰى بَعْضُهُمْ اِلَّا اَنْ يَاْخُذَ بِشُفْعَتِهٖ: اِنَّ مَنْ اَبٰى اَنْ يُسَلِّمَ يَاْخُذُ بِالشُّفْعَةِ

خواہ حصہ کم ہو یا زیادہ جبکہ وہ پوری چیز لیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ شرکاء میں سے اگر کوئی دوسرے شریک کا حق خریدے تو ایک شریک کہے کہ میں تو شفعہ سے اپنا حصہ لیتا ہوں مشتری کہے کہ اگر تم سارا شفعہ لو تو میں تمہارے سپرد کر دوں گا ورنہ اپنا بھی چھوڑ دو۔ مشتری نے جب اسے اختیار دے دیا اور اس پر بات ڈال دی تو شفیع کے لیے کوئی راستہ نہیں مگر یہی کہ سارا شفعہ لے یا اسی کے سپرد کر دے۔ اگر وہ لے تو اس کا زیادہ حق دار ہے ورنہ اسے کچھ نہیں ملے گا۔

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے زمین خرید کر اسے آباد کیا یا اس میں کنواں کھودا۔ پھر ایک آدمی آکر اس پر اپنا حق جتائے اور اسے شفعہ کے ذریعے لینا چاہے۔ اس میں اسے شفعہ کا حق نہیں مگر یہ کہ آباد کرنے کی قیمت ادا کر دے اگر وہ قیمت ادا کر دے تو شفعہ کا اسے سب سے زیادہ حق ہوگا ورنہ اسے کوئی حق حاصل نہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کوئی زمین یا گھر سے اپنا حصہ فروخت کر دے جب اسے معلوم ہو کہ شفعہ کا حق دار شفعہ کے ذریعے لے جائے گا تو مشتری اقالہ کے لیے کہے اور وہ اقالہ کر دے۔ فرمایا کہ اسے یہ حق نہیں اور شفیع اس قیمت پر لینے کا زیادہ حق دار ہے جس پر وہ چیز بیچی۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے کسی گھر یا زمین کا ایک حصہ خریدا یا حیوان اور جانور بھی ایک ہی رسید میں۔ پس ایک شفیع نے اس گھر یا زمین وغیرہ سے اپنا حصہ طلب کیا۔ مشتری نے کہا کہ سارا مال لو کیونکہ میں نے ساری چیزیں خریدی ہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ شفیع اپنا حصہ گھر اور زمین سے لے گا قیمت سے اس حصے کے مطابق جو ہر چیز کی علیحدہ علیحدہ قیمت لگانے پر مجموعے سے اس کا حصہ آئے گا۔ شفیع اپنے اس حصے کے مطابق قیمت ادا کر کے اپنا حصہ لے گا اور جانور و اسباب سے لینا اس کے لیے ضروری نہیں۔ ہاں اگر اپنی خوشی سے لے تو کوئی مضائقہ بھی نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے مشترکہ زمین کا ایک حصہ فروخت کیا۔ تمام شفیعوں نے اپنا حق بائع کے سپرد کر دیا لیکن ایک شفیع اپنے حق سے دست بردار نہ ہوا۔ جس نے اپنا حق چھوڑنے سے انکار کیا وہ

marfat.com

Marfat.com

كُلِّهَا . وَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَاْخُذَ بِقَدْرِ حَقِّهِ وَيَتْرُكَ مَا بَقِيَ .

قَالَ مَالِكٌ ، فِي نَفَرٍ شُرَكَاءَ فِي دَارٍ وَاحِدَةٍ . فَبَاعَ اَحَدُهُمْ حِصَّتَهُ . وَشُرَكَاؤُهُ غُيَّبٌ كُلُّهُمْ اِلَّا رَجُلًا . فَعُرِضَ عَلَى الْحَاضِرِ اَنْ يَاْخُذَ بِالشُّفْعَةِ اَوْ يَتْرُكَ . فَقَالَ : اَنَا اٰخُذُ بِحِصَّتِي وَاَتْرُكُ حِصَصَ شُرَكَائِي حَتّٰى يَقْدَمُوا . فَاِنْ اَخَذُوا فَذٰلِكَ . وَاِنْ تَرَكُوا اَخَذَ جَمِيعَ الشُّفْعَةِ .

قَالَ مَالِكٌ : لَيْسَ لَهُ اِلَّا اَنْ يَاْخُذَ ذٰلِكَ كُلَّهُ اَوْ يَتْرُكَ . فَاِنْ جَاءَ شُرَكَاؤُهُ ، اَخَذُوا مِنْهُ اَوْ تَرَكُوا اِنْ شَاءُوا . فَاِذَا عُرِضَ هٰذَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَقْبَلْهُ ، فَلَا اَرٰى لَهُ شُفْعَةً .

بَابُ مَا لَا تَقَعُ فِيهِ الشُّفْعَةُ

۴ - قَالَ يَحْيٰى : قَالَ مَالِكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ ؛ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ : اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فِي الْاَرَضِينَ فَلَا شُفْعَةَ فِيهَا . وَلَا شُفْعَةَ فِي بِئْرٍ وَلَا فِي فَحْلِ النَّخْلِ .

قَالَ مَالِكٌ : وَعَلٰى هٰذَا ، الْاَمْرُ عِنْدَنَا .

قَالَ مَالِكٌ : وَلَا شُفْعَةَ فِي طَرِيقٍ صَلُحَ الْقَسْمُ فِيهَا اَوْ لَمْ يَصْلُحْ .

قَالَ مَالِكٌ : وَالْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّهُ لَا شُفْعَةَ فِي عَرْصَةِ دَارٍ صَلُحَ الْقَسْمُ فِيهَا اَوْ لَمْ يَصْلُحْ .

قَالَ مَالِكٌ ، فِي رَجُلٍ اشْتَرٰى شِقْصًا مِنْ اَرْضٍ مُشْتَرَكَةٍ . عَلٰى اَنَّهُ فِيهَا بِالْخِيَارِ . فَاَرَادَ شُرَكَاءُ الْبَائِعِ اَنْ يَاْخُذُوا مَا بَاعَ شَرِيكُهُمْ بِالشُّفْعَةِ . قَبْلَ اَنْ يَخْتَارَ الْمُشْتَرِي ، اِنَّ ذٰلِكَ لَا يَكُونُ لَهُمْ حَتّٰى يَاْخُذَ الْمُشْتَرِي وَيَثْبُتَ لَهُ الْبَيْعُ . فَاِذَا وَجَبَ لَهُ الْبَيْعُ ، فَلَهُمُ الشُّفْعَةُ .

وَقَالَ مَالِكٌ ، فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي اَرْضًا فَتَمْكُثُ فِي يَدَيْهِ حِينًا . ثُمَّ يَاْتِي رَجُلٌ فَيُدْرِكُ فِيهَا حَقًّا بِمِيرَاثٍ ؛ اِنَّ لَهُ الشُّفْعَةَ اِنْ ثَبَتَ حَقُّهُ . وَاِنَّ مَا اَغَلَّتِ الْاَرْضُ

سارا شفعہ لے لو یا سے یہ حق نہیں ہے کہ اپنے حصے کے مطابق لے اور

امام مالک نے فرمایا کہ ایک گھر میں کئی آدمی شریک ہیں ان میں سے ایک نے اپنا حصہ فروخت کر دیا جبکہ اس کے تمام شرکاء موجود نہ تھے۔ سوائے ایک کے حاضر سے کہا گیا کہ شفعہ لے لو یا چھوڑ دو۔ اس نے کہا کہ میں اپنا حصہ لیتا ہوں اور دوسرے حصے چھوڑتا ہوں یہاں تک کہ وہ آجائیں اگر وہ لیں تو فبہا اور اگر وہ چھوڑیں تو سارا شفعہ میں لوں گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اسے حق نہیں مگر یہ کہ ساری چیز کو لے یا چھوڑ دے۔ جب شرکاء آئے انہوں نے لیا یا چھوڑ دیا ان کی مرضی۔ لیکن جب اس پر یہ بات پیش ہوئی تو اس نے قبول نہیں کی تھی۔ لہٰذا اسے شفعہ کا حق نہیں رہا۔

جن چیزوں میں شفعہ نہیں ہو سکتا

ابوبکر بن حزم سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ زمین کی جب حد بندی ہو جائے تو اس میں شفعہ نہیں ہوتا نیز کنوئیں اور کھجور کے درخت میں شفعہ نہیں ہوتا۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ راستے میں شفعہ نہیں ہے خواہ اس کی تقسیم درست ہو یا درست نہ ہو۔

امام مالک نے فرمایا کہ مکان کے صحن میں شفعہ نہیں ہے خواہ وہ قابل تقسیم ہو یا نہ ہو۔

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے مشترک زمین کا ایک حصہ خریدا اس شرط پر کہ اسے اختیار ہوگا۔ جو اس نے بیچی اس کے شرکاء نے اسے شفعہ کے ذریعے لینا چاہا۔ اس سے پہلے کہ مشتری کو اختیار حاصل ہو۔ یا انہیں حق نہیں یہاں تک کہ مشتری وصول کر لے اور اس کے لیے بیع ثابت ہو جائے جب اس کے لیے بیع واجب ہو گئی

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے زمین خریدی اور وہ مدتوں اس کے قبضے میں رہی پھر ایک شخص نے آکر اس میں اپنا میراث کا حق بتایا تو اسے شفعہ کا حق ہوگا جبکہ وہ اپنا حق ثابت کر دے اور زمین سے

marfat.com
Marfat.com

مِنْ غَلَّةٍ فَهِيَ لِلْمُشْتَرِي الْأَوَّلِ إِلَى يَوْمِ يَثْبُتُ حَقُّ الْآخَرِ
لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ ضَمِنَهَا لَوْ هَلَكَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ غِرَاسٍ ،
أَوْ ذَهَبَ بِهِ سَيْلٌ .

قَالَ : فَإِنْ طَالَ الزَّمَانُ ، أَوْ هَلَكَ الشُّهُودُ ، أَوْ
مَاتَ الْبَائِعُ أَوِ الْمُشْتَرِي ، أَوْ هُمَا حَيَّانِ ، فَنُسِيَ أَصْلُ
الْبَيْعِ وَالِاشْتِرَاءِ لِطُولِ الزَّمَانِ ، فَإِنَّ الشُّفْعَةَ تَنْقَطِعُ .
وَيَأْخُذُ حَقَّهُ الَّذِي ثَبَتَ لَهُ . وَإِنْ كَانَ أَمْرُهُ عَلَى غَيْرِ
هٰذَا الْوَجْهِ فِي حَدَاثَةِ الْعَهْدِ وَقُرْبِهِ ، وَأَنَّهُ يَرَى أَنَّ
الْبَائِعَ غَيَّبَ الثَّمَنَ وَأَخْفَاهُ لِيَقْطَعَ بِذٰلِكَ حَقَّ صَاحِبِ
الشُّفْعَةِ ، قُوِّمَتِ الْأَرْضُ عَلَى قَدْرِ مَا يُرَى أَنَّهُ ثَمَنُهَا .
فَيَصِيرُ ثَمَنُهَا إِلَى ذٰلِكَ . ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى مَا زَادَ فِي الْأَرْضِ
مِنْ بِنَاءٍ أَوْ غِرَاسٍ أَوْ عِمَارَةٍ . فَيَكُونُ عَلَى مَا يَكُونُ
عَلَيْهِ مِنَ ابْتِيَاعِ الْأَرْضِ بِثَمَنٍ مَعْلُومٍ . ثُمَّ بُنِيَ فِيهَا
وَغُرِسَ ثُمَّ أَخَذَهَا صَاحِبُ الشُّفْعَةِ بَعْدَ ذٰلِكَ .

جو کچھ حاصل ہوا ہے وہ مشتری کا ہوگا اس وقت تک جبکہ دوسرے کا حق ثابت ہو کیونکہ وہ اس کا ضامن تھا جبکہ وہ ہلاک ہو جاتی یا وہاں سے سیلاب جاتا۔

فرمایا اگر مدت زیادہ گزر گئی یا گواہ مر گئے یا بائع اور مشتری فوت ہو گئے اور یا دونوں زندہ ہیں لیکن مدت دراز کے باعث اصل خرید و فروخت کو بھول گئے تو شفعہ ختم ہو گیا اور اپنا حق وہی لے گا جو ثابت کر دے۔ اگر زمانے کے قرب و بعد کے علاوہ وجہ کچھ اور ہوا اور دیکھے کہ بائع نے جان بوجھ کر بیع کو چھپایا ہے تاکہ شفعہ کا حق ختم ہو جائے تو دیکھی جائے گی حالات زمین کی قیمت لگائی جائے گی کہ کہاں تک پہنچتی ہے پھر دیکھا جائے گا کہ اس کے علاوہ زمین پر کیا ہے یعنی بنیاد درخت اور عمارت۔ یہ مناسب قیمت کے مطابق اسی کا ہوگا جس نے خریدی پھر عمارت بنائی اور درخت لگائے۔ اس کے بعد یہ صاحب شفعہ اسے لے گا۔

قَالَ مَالِكٌ : وَالشُّفْعَةُ ثَابِتَةٌ فِي مَالِ الْمَيِّتِ كَمَا
هِيَ فِي مَالِ الْحَيِّ . فَإِنْ خَشِيَ أَهْلُ الْمَيِّتِ أَنْ يَنْكَسِرَ مَالُ
الْمَيِّتِ ، فَسَمُّوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ . فَلَيْسَ عَلَيْهِمْ فِيهِ شُفْعَةٌ .

امام مالک نے فرمایا کہ شفعہ میت کے مال میں بھی اسی طرح ہے جیسے زندہ کے مال میں۔ اگر میت والے اس بات سے ڈریں کہ تقسیم کرنے اور بیچنے سے میت کا مال بکھر جائے گا تو اس میں ان پر شفعہ نہیں

قَالَ مَالِكٌ : وَلَا شُفْعَةَ عِنْدَنَا فِي عَبْدٍ وَلَا وَلِيدَةٍ
وَلَا بَعِيرٍ وَلَا بَقَرَةٍ وَلَا شَاةٍ . وَلَا فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ .
وَلَا فِي ثَوْبٍ وَلَا فِي بِئْرٍ لَيْسَ لَهَا بَيَاضٌ . إِنَّمَا الشُّفْعَةُ
فِيمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ يَنْقَسِمُ وَتَقَعُ فِيهِ الْحُدُودُ مِنَ الْأَرْضِ .
فَأَمَّا مَا لَا يَصْلُحُ فِيهِ الْقَسْمُ فَلَا شُفْعَةَ فِيهِ .

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک غلام، لونڈی، کنواں گائے، بکری اور کسی بھی جانور اور کپڑے اور اس کنوئیں میں جس کی متعلقہ زمین نہ ہو شفعہ نہیں ہے۔ شفعہ تو اس چیز میں درست ہے جو تقسیم ہو سکے اور جس کی زمین میں حد بندی کی جاتی ہو۔ پس جس چیز کو تقسیم نہ کیا جا سکے اس میں شفعہ نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ : وَمَنِ اشْتَرَى أَرْضًا فِيهَا شُفْعَةٌ لِنَاسٍ
حُضُورٍ ، فَلْيَرْفَعْهُمْ إِلَى السُّلْطَانِ . فَإِمَّا أَنْ يَسْتَحِقُّوا وَإِمَّا
أَنْ يُسَلِّمَ لَهُ السُّلْطَانُ . فَإِنْ تَرَكَهُمْ فَلَمْ يَرْفَعْ أَمْرَهُمْ إِلَى
السُّلْطَانِ . وَقَدْ عَلِمُوا بِاشْتِرَائِهِ . فَتَرَكُوا ذٰلِكَ حَتَّى طَالَ
زَمَانُهُ . ثُمَّ جَاءُوا يَطْلُبُونَ شُفْعَتَهُمْ . فَلَا أَرَى ذٰلِكَ

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے ایسی زمین خریدی جس میں لوگوں کو شفعہ کا حق حاصل ہے تو وہ انہیں حاکم وقت کے پاس لے جائے تو حاکم وقت انہیں مستحق بنا دے گا یا ان سے چھڑا دے گا اگر انہوں نے چھوڑے رکھا اور حاکم وقت تک اس بات کو نہیں لے گئے حالانکہ انہیں خرید و فروخت کا علم تھا لیکن پھر بھی مدتوں اس بات کو چھوڑے رکھا پھر آ کر اپنا حق شفعہ طلب کرنے لگے تو اب اس میں ان کے لیے کچھ نہیں ہے۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الْاَقْضِيَةِ

کتاب الاقضیہ

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الْقَضَآءِ بِالْحَقِّ

حق کے ساتھ فیصلہ کرنے کی ترغیب

۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ. وَاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ، فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ. فَاَقْضِيَ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ. فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِيْهِ. فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْهُ شَيْئًا. فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ"

زینب بنت ابوسلمہ نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں بھی بشر ہوں تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو۔ ہو سکتا ہے کہ ایک تم میں سے اپنی دلیل کو دوسرے سے بہتر بیان کرے پس میں اس کی بات سن کر اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ پس جس کے لیے میں نے اس کے بھائی کی چیز کا فیصلہ کیا تو اسے مطلقاً وہ چیز نہیں لینی چاہیے کیونکہ میں اسے آگ کی آنکاری دے رہا ہوں۔ ف

ف۔ الوہیت کے بعد منصب نبوت ہی تمام مناصب سے بلند و بالا ہے۔ جملہ مناصب در نبی کے غلام ہیں اور ہر عالی منصب کے لیے نبی کی تعظیم و تکریم فرض عین و جزو ایمان ہے۔ بدقسمتی سے آج مسلمانوں میں ایک ایسا گروہ بھی موجود ہے کہ جس نبی کا وہ کلمہ پڑھتے اور جس کے امتی ہونے کا دم بھرتے ہیں اسی کی توہین و تنقیص میں ایک خاص لذت محسوس کرتے ہیں اس سراسر خلاف دین و دیانت فعل کو اپنا محبوب ترین مشغلہ بنا کر اس میں انہوں نے اس درجہ ترقی کی ہے کہ منکرین منصب نبوت کے سابقہ سارے ریکارڈ توڑ کر پھینک دیئے ہیں ان مہربانوں نے عبداللہ بن ابی بن سلول اور ذوالخویصرہ والی روش کو دین کی بہت بڑی خدمت سمجھا ہوا ہے اور مارے خوشی کے پھولے نہیں سماتے کہ وہ دنیا میں توحید کا علم بلند کر رہے ہیں۔

جب وہ حضرات اپنے مخصوص زاویۂ نظر سے اس حدیث کو دیکھتے ہیں تو کہہ اٹھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب دیا ہوتا تو آپ ایسا کیوں فرماتے؟ اگر ان مہربانوں کی نظر اور آگے پہنچ جائے اور کہنے لگیں کہ خدا کو اگر سارے انسانوں کا علم ہوتا اور سب کے جملہ افعال اس کی نظر میں ہوتے تو کراماً کاتبین کا نظام کیوں قائم کرتا؟ ہر انسان کے کندھوں پر دو فرشتوں کو کیوں

marfat.com

Marfat.com

۲۰ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اخْتَصَمَ اِلَيْهِ مُسْلِمٌ وَيَهُوْدِيٌّ . فَرَاٰى عُمَرُ اَنَّ الْحَقَّ لِلْيَهُوْدِيِّ فَقَضٰى لَهُ. فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ. فَضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالدِّرَّةِ ثُمَّ قَالَ : وَمَا يُدْرِيْكَ؟ فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ اِنَّا نَجِدُ اَنَّهُ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ اِلَّا كَانَ مَعَهُ مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ. يُسَدِّدَانِهِ وَيُوَفِّقَانِهِ لِلْحَقِّ مَادَامَ مَعَ الْحَقِّ. فَاِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ .

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک مسلمان اور ایک یہودی جھگڑا لے کر آئے حضرت عمر نے حق یہودی کی طرف دیکھ کر فیصلہ کر دیا۔ یہودی نے ان سے کہا کہ خدا کی قسم آپ نے حق کے ساتھ فیصلہ کیا ہے۔ حضرت عمر نے اسے درہ مار کر فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ یہودی نے ان سے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں جو حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے دائیں اور ایک بائیں ہوتا ہے جو اس کی مدد کرتا اور اسے حق پر قائم رکھتا ہے جب تک وہ حق پر رہے جب وہ حق کو چھوڑ دے تو وہ اسے چھوڑ کر اوپر چلے جاتے ہیں۔

حاشیہ صفحہ گذشتہ

بٹھاتا بلکہ قیامت میں بعض انسانوں کے منہ پر مہر لگا کر ان کے ہاتھوں اور پیروں سے گواہی لینے کے لیے کیوں فرماتا اگر یہاں تک پہنچ جاتے اپنے اجتہاد کے گھوڑے کو اس میدان میں بھی دوڑاتے تو اس مادر پدر آزادی کے دور میں کون ان کی زبان پکڑ سکتا تھا۔ اسلام کی جڑوں کو پوری جرأت کے ساتھ یوں دن دہاڑے کھودنے پر کون انہیں جکڑ سکتا تھا؟

ہائے اسلام تیرے چاہنے والے نہ رہے　　افسوس تو جن کا چاند تھا وہ ہالے نہ رہے

دوستو! اسلام کا ایک اپنا قانونی اور عدالتی نظام ہے جس کے مطابق حاکم کو فیصلہ کرنا ہوتا ہے اور وہ فریقین کے بیانات کی روشنی میں کیا جاتا ہے اس کے بارے میں حاکم یا قاضی کے ذاتی علم کو کسی پڑے میں نہیں ڈالا گیا۔ اگر ایسا کیا جاتا یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی اپنی زندگی میں ایک فیصلہ بھی شرعی تقاضوں کو نظر انداز کر کے صرف اپنے ذاتی علم کی بنا پر کر دیتے تو بعد میں آنے والے قاضی اور حاکم جس مقدمے میں چاہتے تو اپنے ذاتی علم کا بہانہ بنا کر تمام شرعی تقاضوں کو توڑ دیتے اور ان کا اپنی مرضی کے مطابق فیصلہ کر لیا کرتے اس سے حاکموں اور قاضیوں کو ایسا فتنہ کھڑا کرنے کا موقع مل جاتا کہ سعیٔ بسیار کے باوجود قیامت تک اس کا دروازہ بند نہ کیا جا سکتا۔

بایں وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی فیصلہ اپنے ذاتی علم کی بنا پر نہیں کرتے تھے بلکہ شریعت مطہرہ کی رو سے جو قانونی تقاضے پورے کر دیتا اس کے حق میں فیصلہ فرما دیا جاتا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ جیتنے والے نے غلط بیانی یا چرب زبانی سے شرعی تقاضے پورے کیے ہوں جبکہ فریق ثانی حق پر ہونے کے باوجود کم گوئی یا کم عقلی سے اپنے حق کو ثابت کرنے سے قاصر رہ گیا ہو تو مقدمہ جیت جانے والے کے لیے جو چیز حلال نہ تھی وہ مقدمہ جیتنے سے حلال نہیں ہو جائے گی بلکہ وہ بدستور اس کے لیے حرام ہی رہے گی اور اسے جہنم کا ٹکڑا سمجھنا چاہیے کہ اس نے اس طرح جو کچھ حاصل کیا وہ جہنم کا ایک ٹکڑا حاصل کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہاں یہ بات ذہنوں میں بٹھا رہے ہیں کہ ہمیشہ اپنا حق حاصل کرنے کی کوشش کرنا اور جو چیز تمہارا حق نہیں ہے اگر اسے حاصل کرو گے تو گویا تم اپنے لیے جہنم کا ٹکڑا خرید و گے۔ رہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیش ہونے والے جھگڑوں کا ذاتی طور پر علم تھا یا نہ تھا یہ بات یہاں سرے سے زیر بحث ہی نہیں ہے بلکہ مقصود صرف اس حقیقت کا ذہن نشین کروانا ہے جو مذکور ہوئی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ مَاجَاءَ فِي الشَّهَادَاتِ

گواہی کے متعلق روایات

۳- حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ؟ اَلَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَسْاَلَهَا، اَوْ يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَسْاَلَهَا"

ابو عمرہ انصاری نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں اچھے گواہ نہ بتاؤں۔ اچھے گواہ وہ ہیں جو پوچھنے سے پہلے گواہی دیں یا پوچھنے سے پہلے اپنی گواہی کے متعلق بتا دیں۔

۴ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ اَنَّهٗ قَالَ: قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ. فَقَالَ: لَقَدْ جِئْتُكَ لِاَمْرٍ مَالَهٗ رَاْسٌ وَّلَا ذَنَبٌ. فَقَالَ عُمَرُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: شَهَادَاتُ الزُّوْرِ. ظَهَرَتْ بِاَرْضِنَا. فَقَالَ عُمَرُ: اَوَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ لَا يُوْسَرُ رَجُلٌ فِيْ سُلْطَانِيْ بِغَيْرِ الْعُدُوْلِ.

ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عراق کا ایک آدمی آیا اور وہ عرض گزار ہوا کہ میں آپ کی خدمت میں ایسی بات لایا ہوں جس کا سر پیر کوئی نہیں حضرت عمر نے فرمایا وہ کیا ہے؟ کہا کہ جھوٹی گواہی کا ہمارے علاقے میں ظہور ہو گیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کیا واقعی یہ ہو گیا؟ جواب دیا ہاں حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم، پھر تو معتبر گواہوں کے بغیر

وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَصْمٍ وَّلَا ظَنِيْنٍ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر نے فرمایا: دشمن اور متہم کی گواہی جائز نہیں انہوں نے فرمایا ہاں جبکہ اس کی سچی توبہ ظاہر ہو گئی ہو۔

بَابُ الْقَضَاءِ فِيْ شَهَادَةِ الْمَحْدُوْدِ

حدِ قذف والے کی گواہی

قَالَ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَغَيْرِهٖ اَنَّهُمْ سُئِلُوْا. عَنْ رَجُلٍ جُلِدَ الْحَدَّ. اَتَجُوْزُ شَهَادَتُهٗ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ. اِذَا ظَهَرَتْ مِنْهُ التَّوْبَةُ.

سلیمان بن یسار وغیرہ سے پوچھا گیا کہ جس پر حد جاری ہوئی ہو کیا اس کی گواہی جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں جبکہ اس کی سچی توبہ ظاہر ہو گئی ہو۔

وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ؛ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يُسْاَلُ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ.

امام مالک نے سنا کہ ابن شہاب سے یہی بات پوچھی گئی تو انہوں نے سلیمان بن یسار کے مطابق فرمایا۔

قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا. وَذٰلِكَ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى. وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ. اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

امام مالک نے فرمایا۔ ہمارے نزدیک حکم یہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ "اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور وہی فاسق ہیں۔ مگر جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے" (۲۴:۴،۵)

قَالَ مَالِكٌ: فَالْاَمْرُ الَّذِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ عِنْدَنَا اَنَّ الَّذِيْ يُجْلَدُ الْحَدَّ ثُمَّ تَابَ وَاَصْلَحَ. تَجُوْزُ شَهَادَتُهٗ۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں یہ ہے کہ جس پر حد قائم ہوئی پھر اس نے توبہ کر کے اصلاح کر لی تو

marfat.com
Marfat.com

وَهُوَ اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَيَّ فِي ذٰلِكَ.

بَابُ الْقَضَآءِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

۵۔ قَالَ يَحْيٰى: قَالَ مَالِكٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ.

۶۔ وَعَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلٰى عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، وَهُوَ عَامِلٌ عَلَى الْكُوْفَةِ: اِنِ اقْضِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ.

۷۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ؛ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَا: هَلْ يُقْضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ؟ فَقَالَا: نَعَمْ.

قَالَ مَالِكٌ: مَضَتِ السُّنَّةُ فِي الْقَضَآءِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ. يَحْلِفُ صَاحِبُ الْحَقِّ مَعَ شَاهِدِهٖ. وَيَسْتَحِقُّ حَقَّهٗ. فَاِنْ نَكَلَ وَاَبٰى اَنْ يَحْلِفَ، اُحْلِفَ الْمَطْلُوْبُ. فَاِنْ حَلَفَ سَقَطَ عَنْهُ ذٰلِكَ الْحَقُّ. وَاِنْ اَبٰى اَنْ يَحْلِفَ ثَبَتَ عَلَيْهِ الْحَقُّ لِصَاحِبِهٖ.

قَالَ مَالِكٌ: وَاِنَّمَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ فِي الْاَمْوَالِ خَاصَّةً. وَلَا يَقَعُ ذٰلِكَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْحُدُوْدِ. وَلَا فِي نِكَاحٍ وَلَا فِيْ طَلَاقٍ. وَلَا فِيْ عَتَاقَةٍ وَلَا فِيْ سَرِقَةٍ. وَلَا فِيْ فِرْيَةٍ. فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَاِنَّ الْعَتَاقَةَ مِنَ الْاَمْوَالِ، فَقَدْ اَخْطَاَ. لَيْسَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا قَالَ. وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا قَالَ، لَحَلَفَ الْعَبْدُ مَعَ شَاهِدِهٖ اِذَا جَآءَ بِشَاهِدٍ، اَنَّ سَيِّدَهٗ اَعْتَقَهٗ. وَاَنَّ الْعَبْدَ اِذَا جَآءَ بِشَاهِدٍ عَلٰى مَالٍ مِنَ الْاَمْوَالِ ادَّعَاهُ، حَلَفَ مَعَ شَاهِدِهٖ وَاسْتَحَقَّ حَقَّهٗ كَمَا يَحْلِفُ الْحُرُّ.

قَالَ مَالِكٌ: فَالسُّنَّةُ عِنْدَنَا اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا جَآءَ بِشَاهِدٍ عَلٰى عَتَاقَتِهٖ اسْتُحْلِفَ سَيِّدُهٗ مَا اَعْتَقَهٗ. وَبَطَلَ ذٰلِكَ عَنْهُ.

قَالَ مَالِكٌ: وَكَذٰلِكَ السُّنَّةُ عِنْدَنَا اَيْضًا فِي الطَّلَاقِ.

اس کی گواہی درست ہے اور میں نے اس سلسلے میں جو سنا یہ مجھے سب سے

گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ کرنا

امام محمد جعفر نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ فرمایا۔

حضرت عمر بن عبد العزیز نے عبد الحمید بن عبد الرحمٰن بن خطاب کے لیے لکھا جو کوفہ کے عامل تھے کہ گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ کیا کرو۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن اور سلیمان بن یسار سے پوچھا گیا کہ کیا گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ کیا جائے؟ دونوں نے فرمایا ہاں۔

امام مالک نے فرمایا کہ ایک گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ کرنا ایسی سنت ہے جو شروع سے چلی آ رہی ہے کہ ایک گواہ کے ساتھ مدعی قسم کھا کر اپنے دعوے کو ثابت کرے۔ اگر وہ قسم کھانے سے انکار کرے تو مدعا علیہ قسم کھائے گا اگر وہ قسم کھا گیا تو حق اس کے اوپر سے ساقط ہو جائے گا اور اگر انکار کرے تو مدعی کا دعویٰ اس

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم صرف مال کے دعووں سے تعلق رکھتا ہے اور یہ حدود، نکاح، طلاق، عتاق، سرقہ اور قذف میں واقع نہیں ہوگا۔ اگر کوئی کہے کہ عتاق تو اموال سے ہے تو اس کا یہ کہنا غلط ہوگا کیونکہ پھر تو غلام ایک گواہ پیش کر کے قسم کھا جائے کہ آقا نے اسے آزاد کیا ہے اور اس دعویٰ مال کے مطابق غلام جب ایک گواہ لا کر قسم کھا گیا تو آزاد آدمی کی طرح اس کا حق بھی ثابت ہو جانا چاہیے۔

امام مالک نے فرمایا کہ غلام جب اپنی آزادی ثابت کرنے کے لیے ایک گواہ لائے کہ آقا نے اسے آزاد کیا ہے تو اس کا یہ دعوے باطل ہوگا۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہی سنت ہمارے نزدیک طلاق میں

marfat.com
Marfat.com

إِذَا جَاءَتِ الْمَرْأَةُ بِشَاهِدٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا. أُحْلِفَ زَوْجُهَا مَا طَلَّقَهَا. فَإِذَا حَلَفَ لَمْ يَقَعْ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ.

قَالَ مَالِكٌ: فَسُنَّةُ الطَّلَاقِ وَالْعَتَاقَةِ فِي الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ وَاحِدَةٌ. إِنَّمَا يَكُونُ الْيَمِينُ عَلَى زَوْجِ الْمَرْأَةِ. وَعَلَى سَيِّدِ الْعَبْدِ. وَإِنَّمَا الْعَتَاقَةُ حَدٌّ مِنَ الْحُدُودِ لَا تَجُوزُ فِيهَا شَهَادَةُ النِّسَاءِ. لِأَنَّهُ إِذَا عَتَقَ الْعَبْدُ ثَبَتَتْ حُرْمَتُهُ. وَوَقَعَتْ لَهُ الْحُدُودُ. وَوَقَعَتْ عَلَيْهِ. وَإِنْ زَنَى وَقَدْ أُحْصِنَ رُجِمَ. وَإِنْ قَتَلَ الْعَبْدَ قُتِلَ بِهِ. وَثَبَتَتْ لَهُ الْمِيرَاثُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَنْ يُوَارِثُهُ. فَإِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فَقَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ عَبْدَهُ. وَجَاءَ رَجُلٌ يَطْلُبُ سَيِّدَ الْعَبْدِ بِدَيْنٍ لَهُ عَلَيْهِ. فَشَهِدَ لَهُ. عَلَى حَقِّهِ ذَلِكَ، رَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ. فَإِنَّ ذَلِكَ يُثْبِتُ الْحَقَّ عَلَى سَيِّدِ الْعَبْدِ حَتَّى تُرَدَّ بِهِ عَتَاقَتُهُ. إِذَا لَمْ يَكُنْ لِسَيِّدِ الْعَبْدِ مَالٌ غَيْرُ الْعَبْدِ يُرِيدُ أَنْ يُجِيزَ بِذَلِكَ شَهَادَةَ النِّسَاءِ فِي الْعَتَاقَةِ. فَإِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ عَلَى مَا قَالَ. وَإِنَّمَا مَثَلُ ذَلِكَ، الرَّجُلُ يُعْتِقُ عَبْدَهُ. ثُمَّ يَأْتِي طَالِبُ الْحَقِّ عَلَى سَيِّدِهِ بِشَاهِدٍ وَاحِدٍ. فَيَحْلِفُ مَعَ شَاهِدِهِ. ثُمَّ يَسْتَحِقُّ حَقَّهُ. وَتُرَدُّ بِذَلِكَ عَتَاقَةُ الْعَبْدِ. أَوْ يَأْتِي الرَّجُلُ قَدْ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَيِّدِ الْعَبْدِ مُخَالَطَةٌ وَمُلَابَسَةٌ. فَيَزْعُمُ أَنَّ لَهُ عَلَى سَيِّدِ الْعَبْدِ مَالًا. فَيُقَالُ لِسَيِّدِ الْعَبْدِ: احْلِفْ مَا عَلَيْكَ مَا ادَّعَى. فَإِنْ نَكَلَ وَأَبَى أَنْ يَحْلِفَ، حُلِّفَ صَاحِبُ الْحَقِّ. وَثَبَتَ حَقُّهُ عَلَى سَيِّدِ الْعَبْدِ. فَيَكُونُ ذَلِكَ يَرُدُّ عَتَاقَةَ الْعَبْدِ. إِذَا ثَبَتَ الْمَالُ عَلَى سَيِّدِهِ.

قَالَ: وَكَذَلِكَ أَيْضًا الرَّجُلُ يَنْكِحُ الْأَمَةَ. فَتَكُونُ امْرَأَتَهُ. فَيَأْتِي سَيِّدُ الْأَمَةِ إِلَى الرَّجُلِ الَّذِي تَزَوَّجَهَا فَيَقُولُ: ابْتَعْتَ مِنِّي جَارِيَتِي فُلَانَةَ. أَنْتَ وَفُلَانٌ بِكَذَا وَكَذَا دِينَارًا. فَيُنْكِرُ ذَلِكَ زَوْجُ الْأَمَةِ. فَيَأْتِي سَيِّدُ الْأَمَةِ بِرَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ. فَيَشْهَدُونَ عَلَى مَا قَالَ. فَيَثْبُتُ بَيْعُهُ وَيَحِقُّ حَقُّهُ. وَتَحْرُمُ الْأَمَةُ عَلَى زَوْجِهَا. وَيَكُونُ ذَلِكَ فِرَاقًا

ہے کہ جب عورت ایک گواہ لائے کہ خاوند نے اسے طلاق دی ہے تو خاوند سے طلاق دینے کی قسم لی جائے گی جب وہ قسم کھا گیا تو عورت پر طلاق واقع ہو گئی۔

امام مالک نے فرمایا کہ طلاق اور عتاق میں ایک گواہی ایک ہی شمار ہو گی۔ عورت کے خاوند اور غلام کے آقا پر قسم لازم آئے گی۔ عتاق بھی ایک حد ہے، اس میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں کیونکہ جب غلام آزاد ہو گیا تو اس کی حرمت ثابت ہو گئی اس کی حدود دوسروں پر اور دوسروں کی اس پر پڑتی ہیں اور جب وہ محصن ہو کر زنا کرے گا تو رجم کیا جائے گا اور اگر کسی کو قتل کرے گا تو اس کے بدلے قتل کیا جائے گا اور اس کے لیے میراث ثابت ہو گی اور جو اس کے وارث ہوں اور ایک دوسرے کی میراث لیں گے۔ اگر کوئی احتجاج کرنے والا کہے کہ ایک آدمی نے اپنا غلام آزاد کیا اور آقا کے پاس ایک آدمی اپنا قرض مانگنے آیا تو اس کے اس حق پر ایک آدمی اور دو عورتوں نے گواہی دی۔ اس سے غلام کے آقا پر حق ثابت ہو جائے گا یہاں تک کہ غلام کی آزادی رد کر دی جائے گی جبکہ آقا کے پاس اس کے سوا کوئی اور مال نہ ہو۔ حجت کرنے والے کا منشا یہ ہو کہ عتاق میں عورت کی گواہی جائز ہو گئی۔ بات یوں نہیں ہے جو اس نے کہی۔ اس کی مثال اس آدمی کی ہے جس نے اپنا غلام آزاد کیا۔ پھر قرض خواہ اپنا قرض مانگنے آقا کے پاس آیا اور ایک گواہ لے کر۔ پس وہ اپنے گواہ کے ساتھ قسم کھائے گا اور پھر قرض کا حق دار ہو گا اور اس سے غلام کا عتاق رد کر دیا جائے گا یا کوئی آدمی آئے جس کی غلام کا آقا سے میل جول ہو اور وہ دعوی کرے کہ غلام کے آقا پر اس کا مال ہے۔ پس آقا سے اس دعوے کے خلاف قسم کھانے کو کہا جائے گا۔ اگر وہ قسم کھانے سے انکار کرے تو قرض خواہ سے قسم لی جائے گی اور آقا پر اس کا حق ثابت ہو جائے گا پس اس سے غلام کا عتاق رد کر دیا جائے گا جبکہ اس کے آقا پر مال ثابت ہو گیا۔

فرمایا کہ اسی طرح ایک آدمی نے لونڈی سے نکاح کیا تو وہ اس کی بیوی ہو گئی۔ نکاح کرنے والے کے پاس لونڈی کا آقا آ کر کہے کہ تم نے اور فلاں آدمی نے مل کر میری لونڈی کو اتنے دینار میں خریدا رہے۔ لونڈی کا خاوند انکار کرے تو لونڈی کا آقا ایک آدمی اور دو عورتیں لے آئے جو اس بات کی گواہی دیں تو بیع ثابت ہوئی اور اس کا حق ثابت ہوا اور لونڈی خاوند پر حرام ہو گئی اور ان میں جدائی کروا دی جائے گی

marfat.com
Marfat.com

بَيْنَهُمَا. وَشَهَادَةُ النِّسَاءِ لَا تَجُوزُ فِي الطَّلَاقِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَمِنْ ذٰلِكَ أَيْضًا الرَّجُلُ يَفْتَرِي عَلَى الرَّجُلِ الْحُرِّ فَيَقَعُ عَلَيْهِ الْحَدُّ. فَيَأْتِي رَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ فَيَشْهَدُونَ أَنَّ الَّذِي افْتُرِيَ عَلَيْهِ عَبْدٌ مَمْلُوكٌ. فَيَضَعُ ذٰلِكَ الْحَدَّ عَنِ الْمُفْتَرِي بَعْدَ أَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ. وَشَهَادَةُ النِّسَاءِ لَا تَجُوزُ فِي الْفِرْيَةِ.

قَالَ مَالِكٌ. وَمِمَّا يُشْبِهُ ذٰلِكَ أَيْضًا مِمَّا يُفَرَّقُ فِيهِ الْقَضَاءُ. وَمَا مَضَى مِنَ السُّنَّةِ، أَنَّ الْمَرْأَتَيْنِ تَشْهَدَانِ عَلَى اسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ. فَيَجِبُ بِذٰلِكَ مِيرَاثُهُ حَتَّى يَرِثَ. وَيَكُونَ مَالُهُ لِمَنْ يَرِثُهُ. إِنْ مَاتَ الصَّبِيُّ. وَلَيْسَ مَعَ الْمَرْأَتَيْنِ، اللَّتَيْنِ شَهِدَتَا، رَجُلٌ وَلَا يَمِينٌ. وَقَدْ يَكُونُ ذٰلِكَ فِي الْأَمْوَالِ الْعِظَامِ. مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ. وَالرِّبَاعِ وَالْحَوَائِطِ وَالرَّقِيقِ. وَمَا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ الْأَمْوَالِ. وَلَوْ شَهِدَتِ امْرَأَتَانِ عَلَى دِرْهَمٍ وَاحِدٍ. أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ أَوْ أَكْثَرَ. لَمْ يَقْطَعْ شَهَادَتُهُمَا شَيْئًا وَلَمْ تَجُزْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعَهُمَا شَاهِدٌ أَوْ يَمِينٌ.

قَالَ مَالِكٌ: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ لَا تَكُونُ الْيَمِينُ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ. وَيَحْتَجُّ بِقَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَقَوْلُهُ الْحَقُّ. وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ — يَقُولُ: فَإِنْ لَمْ يَأْتِ بِرَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ فَلَا شَيْءَ لَهُ. وَلَا يُحْلَفُ مَعَ شَاهِدِهِ.

قَالَ مَالِكٌ: فَمِنَ الْحُجَّةِ عَلَى مَنْ قَالَ ذٰلِكَ الْقَوْلَ، أَنْ يُقَالَ لَهُ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا ادَّعَى عَلَى رَجُلٍ مَالًا. أَلَيْسَ يَحْلِفُ الْمَطْلُوبُ مَا ذٰلِكَ الْحَقُّ عَلَيْهِ. فَإِنْ حَلَفَ بَطَلَ ذٰلِكَ عَنْهُ. وَإِنْ نَكَلَ عَنِ الْيَمِينِ حُلِفَ صَاحِبُ الْحَقِّ أَنَّ حَقَّهُ لَحَقٌّ وَثَبَتَ حَقُّهُ عَلَى صَاحِبِهِ. فَهٰذَا مَا لَا اخْتِلَافَ فِيهِ عِنْدَ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ. وَلَا بَيْنَ أَحَدٍ مِنَ الْبُلْدَانِ. فَبِأَيِّ شَيْءٍ أَخَذَ هٰذَا؟ أَوْ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَجَدَهُ؟ فَإِنْ أَقَرَّ

حالانکہ عورتوں کی شہادت طلاق میں جائز نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح ایک آدمی دوسرے آزاد آدمی پر تہمت لگاتا ہے تو اس پر حد بیان کر دی جاتی ہے پھر ایک آدمی اور دو عورتوں نے آکر گواہی دی کہ جس نے تہمت لگائی وہ مملوک غلام ہے پس مفتری سے حد ہٹا لی جاتی ہے اس کے بعد کہ اس پر حد بیان کر دی تھی حالانکہ قذف میں عورتوں کی شہادت جائز نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ایسی باتوں سے یہ بھی ہے جس کو قضا میں ملحوظ رکھا جاتا اور پرانی سنت ہے کہ اگر دو عورتیں کسی بچے کے رونے کی گواہی دیں تو اس کی میراث واجب ہو جاتی ہے یہاں تک کہ میراث پاتا اور اس کا مال وارثوں کا ہو جاتا ہے اگر بچہ فوت ہو گیا اور دونوں عورتوں کے ساتھ کوئی مرد گواہ نہیں اور نہ قسم ہے۔ یہ لحاظ کثیر مال میں ہوتا ہے جیسے سونا، چاندی، زمین، باغ اور غلام وغیرہ میں اور جو مال اس کے سوا ہے خواہ دو عورتیں ایک درہم یا اس سے کم و بیش کی بھی گواہی دیں تو ان کی گواہی کچھ بھی نہیں بنائے گی اور نہ جائز ہو گی مگر یہ کہ ان کے ساتھ ایک مرد گواہ ہو یا قسم کھائی جائے۔

امام مالک نے فرمایا کہ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک گواہ اور قسم سے دعویٰ ثابت نہیں ہوتا اور ثبوت کے طور پر یہ آیت پیش کرتے ہیں "اور دو گواہ کر لو اپنے مردوں میں سے پھر اگر مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں، ایسے گواہ جن کو پسند کرو" (۲: ۲۸۲) کہتے کہ جب ایک مرد اور دو عورتیں نہ لایا تو اس کے پاس کچھ نہ ہوا اور ایک گواہ کے ساتھ قسم نہیں ہو گی۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس حجت کا جواب یہ ہے کہ ایک آدمی اگر دوسرے پر مال کا دعویٰ کرے تو (۱) یہ سے کیا اس قرض پر قسم نہیں لیتے؟ اگر وہ انکار کرے تو مدعی سے قسم لے جائے گی کہ اس کا اتنا حق ہے اور دوسرے پر اس کا حق ثابت ہو جائے گا۔ یہ وہ مسئلہ ہے جس میں کسی کا اختلاف نہیں اور نہ کسی شہر والوں نے کیا تو اس نے وہ مال کس وجہ سے لیا؟ یہ مسئلہ قرآن مجید میں کس جگہ پایا؟ اگر اس بات کا اقرار کر لے تو اسے ایک گواہ کے ساتھ قسم کا بھی اقرار کر لینا

marfat.com
Marfat.com

بِهٰذَا فَلْيُعَزِّزْ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ. وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَإِنَّهٗ لَيَكْفِيْ مِنْ ذٰلِكَ مَا مَضٰى مِنَ السُّنَّةِ. وَلٰكِنِ الْمَرْءُ قَدْ يُحِبُّ أَنْ يَعْرِفَ وَجْهَ الثَّوْبِ وَمَوْقِعَ الْحُجَّةِ. فَفِيْ هٰذَا بَيَانُ مَا أَشْكَلَ مِنْ ذٰلِكَ. إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

چاہیے اور جبکہ یہ بات اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہے اور اس بارے میں ہمارے لیے اسلاف کا طریقہ کافی ہے جو سنت پر مبنی ہے اور آدمی اگر راہ صواب اور دلیل کا موقع و محل جاننا چاہے تو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس کا تفصیلی بیان پیش کیا جائے گا۔

بَابُ الْقَضَاءِ فِيْمَنْ هَلَكَ، وَلَهٗ دَيْنٌ، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، لَهٗ فِيْهِ شَاهِدٌ وَاحِدٌ

قَالَ يَحْيٰى: قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يَهْلِكُ وَلَهٗ دَيْنٌ، عَلَيْهِ شَاهِدٌ وَاحِدٌ، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لِلنَّاسِ، لَهُمْ فِيْهِ شَاهِدٌ وَاحِدٌ. فَيَأْبٰى وَرَثَتُهٗ أَنْ يَحْلِفُوْا عَلٰى حُقُوْقِهِمْ مَعَ شَاهِدِهِمْ. قَالَ: فَإِنَّ الْغُرَمَاءَ يَحْلِفُوْنَ وَيَأْخُذُوْنَ حُقُوْقَهُمْ. فَإِنْ فَضَلَ فَضْلٌ لَمْ يَكُنْ لِلْوَرَثَةِ مِنْهُ شَيْءٌ وَذٰلِكَ أَنَّ الْأَيْمَانَ عُرِضَتْ عَلَيْهِمْ قَبْلُ، فَتَرَكُوْهَا إِلَّا أَنْ يَقُوْلُوْا لَمْ نَعْلَمْ لِمَا حِبْنَا فَضْلًا. وَيُعْلَمُ أَنَّهُمْ إِنَّمَا تَرَكُوا الْأَيْمَانَ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ. فَإِنِّيْ أَرٰى أَنْ يَحْلِفُوْا وَيَأْخُذُوْا مَا بَقِيَ بَعْدَ دَيْنِهٖ.

ایک شخص ہلاک ہو گیا جس کا لوگوں پر قرض تھا نیز اس پر لوگوں کا قرض تھا اور گواہ صرف ایک ہو۔

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو فوت ہو گیا اور اس کا لوگوں پر قرض ہے جس کا گواہ ایک ہے اور اس پر لوگوں کا قرض ہے جس کا گواہ بھی ایک ہے اس کے وارث گواہ کے ساتھ اپنے حق کے لیے قسم کھانے سے انکار کریں تو قرض خواہ قسم کھا کر اپنا قرض وصول کر لیں۔ اگر کچھ مال بچ رہا تو اس میں سے وارثوں کو کچھ نہیں ملے گا کیونکہ حق کے لیے ان سے قسم کھانے کو کہا گیا تھا مگر انہوں نے چھوڑ دیا تھا۔ مگر اس صورت کے سوا جبکہ وہ کہیں کہ ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ مال بچے گا اور یہ معلوم ہو جائے کہ انہوں نے قسم واقعی اسی وجہ سے نہیں کھائی تھی تو میرے خیال میں وہ قسم کھا کر جو مال قرض سے بچا اسے لینے کے حق دار ہو جائیں گے۔

بَابُ الْقَضَاءِ فِي الدَّعْوٰى

٨۔ قَالَ يَحْيٰى: قَالَ مَالِكٌ، عَنْ جَمِيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُؤَذِّنِ؛ أَنَّهٗ كَانَ يَحْضُرُ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ يَقْضِيْ بَيْنَ النَّاسِ. فَإِذَا جَاءَهُ الرَّجُلُ يَدَّعِيْ عَلَى الرَّجُلِ حَقًّا، نَظَرَ. فَإِنْ كَانَتْ بَيْنَهُمَا مُخَالَطَةٌ أَوْ مُلَابَسَةٌ، أَحْلَفَ الَّذِيْ ادُّعِيَ عَلَيْهِ. وَإِنْ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ، لَمْ يُحَلِّفْهُ.

قَالَ مَالِكٌ، وَعَلٰى ذٰلِكَ، الْأَمْرُ عِنْدَنَا. أَنَّهٗ مَنِ ادُّعِيَ عَلٰى رَجُلٍ بِدَعْوٰى، نُظِرَ. فَإِنْ كَانَتْ بَيْنَهُمَا مُخَالَطَةٌ أَوْ مُلَابَسَةٌ أُحْلِفَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ. فَإِنْ حَلَفَ بَطَلَ ذٰلِكَ الْحَقُّ عَنْهُ. وَإِنْ أَبٰى أَنْ يَحْلِفَ، وَرَدَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعِيْ،

دعوے کا فیصلہ

جمیل بن عبدالرحمٰن، یہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس حاضر ہوا کرتے جبکہ وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا کرتے جب ایک آدمی اپنے حق کا دوسرے پر دعویٰ کرتا تو دیکھتے کہ اگر ان میں میل جول ہے تو مدعا علیہ سے قسم لیتے اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو قسم نہ لیتے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہ جو آدمی دوسرے پر دعویٰ کرے تو دیکھا جائے اگر ان میں میل جول نظر آئے تو مدعا علیہ سے قسم لی جائے اگر وہ قسم کھا جائے تو مدعی کا دعویٰ باطل ہو گیا اور اگر وہ قسم کھانے سے انکار کرے اور مدعی پر قسم ڈالے تو

بار دوم
marfat.com
Marfat.com

حَلَفَ كَاذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

جو شخص جھوٹی قسم کھائے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

بَابُ الْقَضَاءِ فِي شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ

لڑکوں کی گواہی

۹۔ قَالَ يَحْيَى: قَالَ مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَقْضِي بِشَهَادَةِ الصِّبْيَانِ فِيمَا بَيْنَهُمْ مِنَ الْجِرَاحِ۔

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر لڑکوں کی گواہی پر ان کے جھگڑوں کا فیصلہ کیا کرتے تھے۔

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا، أَنَّ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ تَجُوزُ فِيمَا بَيْنَهُمْ مِنَ الْجِرَاحِ. وَلَا تَجُوزُ عَلَى غَيْرِهِمْ. وَإِنَّمَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُمْ فِيمَا بَيْنَهُمْ مِنَ الْجِرَاحِ وَحْدَهَا. لَا تَجُوزُ فِي غَيْرِ ذَلِكَ. إِذَا كَانَ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقُوا. أَوْ يَكْتَبُوا أَوْ يُعْلِمُوا. فَإِنِ افْتَرَقُوا فَلَا شَهَادَةَ لَهُمْ. إِلَّا أَنْ يَكُونُوا قَدْ أَشْهَدُوا الْعُدُولَ عَلَى شَهَادَتِهِمْ. قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقُوا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ بات متفق ہے کہ لوگوں کی گواہی ان کے آپس کے جھگڑے فساد میں جائز ہے اور دوسروں کے لیے جائز نہیں کیونکہ ان کی گواہی صرف ان کے ہی باہمی جھگڑوں میں جائز ہے جبکہ ابھی بچھڑے نہ ہوں۔ سازش نہ کی ہو اور سکھائے نہ گئے ہوں۔ اگر جدا ہو گئے ہوں تو ان کی گواہی قابل قبول نہ ہوگی مگر جبکہ جدا ہونے سے پہلے اپنی گواہی پر عادل لوگوں کو کھڑے کر گئے ہوں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَنْثِ عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

منبر رسول پر جھوٹی قسم کھانے کا بیان

۱۰۔ قَالَ يَحْيَى:
حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِسْطَاسٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَلَفَ عَلَى مِنْبَرِي آثِمًا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ"

عبداللہ بن نسطاس نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے منبر پر جھوٹی قسم کھائی وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

۱۱۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ السَّلَمِيِّ، عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. وَأَوْجَبَ لَهُ النَّارَ." قَالُوا: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ "وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ. وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ. وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ"

عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو جھوٹی قسم کھا کر مسلمان کا مال ہڑپ کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام فرما دیتا ہے اور جہنم اس کے لیے واجب کر دیتا ہے لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر وہ معمولی چیز ہو؟ فرمایا کہ خواہ وہ پیلو کی لکڑی ہو خواہ وہ پیلو کی لکڑی ہو خواہ وہ پیلو کی لکڑی ہو یہ تین مرتبہ فرمایا۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَتْهُ مَرَّاتٍ.

بَابُ ۹ جَامِعِ مَا جَاءَ فِي الْيَمِينِ عَلَى الْمِنْبَرِ.

۱۲۔ قَالَ يَحْيَى: قَالَ مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غَطْفَانَ بْنَ طَرِيفٍ الْمُرِّيَّ يَقُولُ: اخْتَصَمَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ وَابْنُ مُطِيعٍ فِي دَارٍ كَانَتْ بَيْنَهُمَا إِلَى مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ. وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْمَدِينَةِ. فَقَضَى مَرْوَانُ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْيَمِينِ عَلَى الْمِنْبَرِ. فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: أَحْلِفُ لَهُ مَكَانِي. قَالَ فَقَالَ مَرْوَانُ: لَا وَاللَّهِ إِلَّا عِنْدَ مَقَاطِعِ الْحُقُوقِ. قَالَ فَجَعَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَحْلِفُ أَنَّ حَقَّهُ لَحَقٌّ. وَيَأْبَى أَنْ يَحْلِفَ عَلَى الْمِنْبَرِ. قَالَ فَجَعَلَ مَرْوَانُ ابْنُ الْحَكَمِ يَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ: لَا أَرَى أَنْ يُحْلَفَ أَحَدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى أَقَلَّ مِنْ رُبُعِ دِينَارٍ. وَذَلِكَ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

منبر پر قسم کھانے کا بیان

داؤد بن حصین نے ابو غطفان بن طریف مری کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت زید بن ثابت انصاری اور ابن مطیع کا ایک مکان پر جھگڑا ہوا جو ان میں مشترک تھا اور وہ مقدمے کو مروان بن حکم کے پاس لے گئے جو ان دنوں مدینہ منورہ کے حاکم تھے۔ مروان بن حکم نے فیصلہ کیا کہ حضرت زید بن ثابت منبر پر قسم کھائیں۔ حضرت زید نے فرمایا کہ میں اپنے مکان پر قسم کھاؤں گا۔ مروان نے کہا، خدا کی قسم ایسا نہ کرو لوگوں کے فیصلے یہیں ہوتے ہیں۔ حضرت زید بن ثابت قسم کھانے کے لیے تیار تھے لیکن منبر پر قسم کھانے سے انکار کرتے رہے اور مروان بن حکم کو اس پر حیرانی تھی۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو منبر پر قسم کھائے تو کم از کم چوتھائی دینار دے جو تین درہم کے برابر ہے۔

بلدیہ
marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الرَّهْنِ

کتاب الرہن

بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنْ غَلَقِ الرَّهْنِ

مرہونہ کا روکنا جائز نہیں ہے

۱۳- قَالَ يَحْيٰى:
حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ"

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رہن کو روکا نہ جائے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَتَفْسِيْرُ ذٰلِكَ، فِيْمَا نُرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ، اَنْ يَرْهَنَ الرَّجُلُ الرَّهْنَ عِنْدَ الرَّجُلِ بِالشَّيْءِ. وَفِي الرَّهْنِ فَضْلٌ عَمَّا رُهِنَ بِهٖ. فَيَقُوْلُ الرَّاهِنُ لِلْمُرْتَهِنِ: اِنْ جِئْتُكَ بِحَقِّكَ اِلٰى اَجَلٍ يُسَمِّيْهِ لَهٗ. وَاِلَّا فَالرَّهْنُ بِمَا رُهِنَ فِيْهِ.

امام مالک نے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ میرا تو یہ خیال ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ جب کوئی آدمی کسی کے پاس کوئی چیز رہن رکھے اور رہن رکھتے ہوئے مرہونہ پر اضافہ کرتے ہوئے کہے کہ اگر میں اتنی مدت میں اپنی چیز چھڑا لوں تو میری ورنہ جتنے میں رہن رکھی ہے اتنے میں تمہاری ہو جائے گی

قَالَ فَهٰذَا لَا يَصْلُحُ وَلَا يَحِلُّ. وَهٰذَا الَّذِيْ نُهِيَ عَنْهُ، وَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهٗ بِالَّذِيْ رَهَنَ بِهٖ بَعْدَ الْاَجَلِ، فَهُوَ لَهٗ. وَاُرٰى هٰذَا الشَّرْطَ مُنْفَسِخًا.

فرمایا کہ یہ درست اور حلال نہیں ہے اور اس سے منع فرمایا گیا ہے۔ اگر رہن رکھنے والا مدت ختم ہونے کے بعد بھی آئے تو لے سکتا ہے اور مذکورہ شرط فسخ ہو جائے گی۔

بَابُ الْقَضَاءِ فِيْ رَهْنِ الثَّمَرِ وَالْحَيَوَانِ

پھلوں اور جانوروں کو رہن رکھنا

قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ، فِيْمَنْ رَهَنَ حَائِطًا لَهٗ اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى، فَيَكُوْنُ ثَمَرُ ذٰلِكَ الْحَائِطِ قَبْلَ الْاَجَلِ: اِنَّ الثَّمَرَ لَيْسَ بِرَهْنٍ مَعَ الْاَصْلِ. اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اشْتَرَطَ ذٰلِكَ، الْمُرْتَهِنُ فِيْ رَهْنِهٖ. وَاِنَّ الرَّجُلَ اِذَا ارْتَهَنَ جَارِيَةً وَهِيَ حَامِلٌ اَوْ حَمَلَتْ بَعْدَ اِرْتِهَانِهٖ اِيَّاهَا: اِنَّ وَلَدَهَا مَعَهَا.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مدت مقرر کر کے اپنے باغ کو رہن رکھا۔ باغ کے پھل جو رہن رکھنے سے پہلے نکل آئے تھے وہ اصل کے ساتھ شمار نہیں ہوں گے مگر یہ کہ مرتہن نے ان کی شرط کر لی ہو۔ اگر کسی نے لونڈی رہن رکھی اور وہ حاملہ تھی یا رہن رکھنے کے بعد حاملہ ہو گئی تو اس کا بچہ ساتھ شمار ہو گا۔

marfat.com

Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ : وَفُرِقَ بَيْنَ الثَّمَرِ وَبَيْنَ وَلَدِ الْجَارِيَةِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ . إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ "

قَالَ : وَالْأَمْرُ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ عِنْدَنَا : أَنَّ مَنْ بَاعَ وَلِيدَةً ، أَوْ شَيْئًا مِنَ الْحَيَوَانِ ، وَفِي بَطْنِهَا جَنِينٌ . أَنَّ ذَلِكَ الْجَنِينَ لِلْمُشْتَرِي . وَالْمُشْتَرِطُهُ الْمُشْتَرِي أَوْ لَمْ يَشْتَرِطْهُ فَلَيْسَتِ النَّخْلُ مِثْلَ الْحَيَوَانِ . وَلَيْسَ الثَّمَرُ مِنَ الْجَنِينِ فِي بَطْنِ أُمِّهِ .

قَالَ مَالِكٌ : وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذَلِكَ أَيْضًا : أَنَّ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ أَنْ يَرْهَنَ الرَّجُلُ ثَمَرَ النَّخْلِ . وَلَا يَرْهَنُ النَّخْلَ . وَلَيْسَ يَرْهَنُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ جَنِينًا فِي بَطْنِ أُمِّهِ . مِنَ الرَّقِيقِ . وَلَا مِنَ الدَّوَابِّ .

امام مالک نے فرمایا کہ پھلوں اور لونڈی کے بچے کے درمیان فرق ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کھجور کے درخت بیچے تو پھل بائع کو ملیں گے مگر یہ کہ خریدار ان کی شرط کرلے

فرمایا کہ اس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جس نے لونڈی بیچی یا کوئی حیوان جس کے پیٹ میں بچہ ہے تو وہ بچہ مشتری کا ہوگا خواہ مشتری نے اس کی شرط کی ہو یا نہ کی ہو لیکن کھجور کے درخت حیوان کی طرح نہیں ہیں، ورنہ پھل پیٹ کے بچے کی طرح ہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ بھی اس کی مثال ہے کہ لوگ کھجور کے پھل رہن رکھ دیتے ہیں اور درختوں کو رہن نہیں رکھتے لیکن کوئی آدمی پیٹ کے بچے کو رہن نہیں رکھتا جو لونڈی یا جانور کے پیٹ میں ہو۔

باب ۱۲ الْقَضَاءِ فِي الرَّهْنِ مِنَ الْحَيَوَانِ

جانور کو گروی رکھنے کا بیان

قَالَ يَحْيَى : سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ : الْأَمْرُ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ عِنْدَنَا فِي الرَّهْنِ ، أَنَّ مَا كَانَ مِنْ أَمْرٍ يُعْرَفُ مِنْ أَرْضٍ أَوْ دَارٍ أَوْ حَيَوَانٍ . فَهَلَكَ فِي يَدَيِ الْمُرْتَهِنِ . وَعُلِمَ هَلَاكُهُ . فَهُوَ مِنَ الرَّاهِنِ . وَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ مِنَ الْحَقِّ الْمُرْتَهِنِ شَيْئًا . وَمَا كَانَ مِنْ رَهْنٍ يَهْلِكُ فِي يَدَيِ الْمُرْتَهِنِ . فَلَا يُعْلَمُ هَلَاكُهُ إِلَّا بِقَوْلِهِ . فَهُوَ مِنَ الْمُرْتَهِنِ . وَهُوَ لِقِيمَتِهِ ضَامِنٌ . يُقَالُ لَهُ : صِفْهُ . فَإِذَا وَصَفَهُ . أُحْلِفَ عَلَى صِفَتِهِ . ثُمَّ تَسْمِيَةِ مَا لَهُ فِيهِ . ثُمَّ يُقَوِّمُهُ أَهْلُ الْبَصَرِ بِذَلِكَ . فَإِنْ كَانَ فِيهِ فَضْلٌ عَمَّا سَمَّى فِيهِ الْمُرْتَهِنُ ، أَخَذَهُ الرَّاهِنُ . وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِمَّا سَمَّى . أُحْلِفَ الرَّاهِنُ عَلَى مَا سَمَّى الْمُرْتَهِنُ . وَمَا بَطَلَ عَنْهُ الْفَضْلُ الَّذِي سَمَّى الْمُرْتَهِنُ . فَوْقَ قِيمَةِ الرَّهْنِ . وَإِنْ أَبَى الرَّاهِنُ أَنْ يَحْلِفَ ، أُعْطِيَ الْمُرْتَهِنُ مَا فَضَلَ بَعْدَ قِيمَةِ الرَّهْنِ . فَإِنْ قَالَ الْمُرْتَهِنُ : لَا عِلْمَ لِي بِقِيمَةِ الرَّهْنِ . حُلِّفَ الرَّاهِنُ عَلَى صِفَةِ الرَّهْنِ . وَكَانَ ذَلِكَ لَهُ ، إِذَا جَاءَ بِالْأَمْرِ الَّذِي لَا يُسْتَنْكَرُ .

یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ رہن کے اس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جس زمین، گھر یا حیوان کا ایک ہونا مرتہن کے ہاتھ میں عام معلوم ہو تو وہ رہن رکھنے والے کا نقصان ہے مرتہن کا اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا اور مرتہن کے ہاتھ میں جو ایسی چیز ہلاک ہوئی ہو جس کا ہلاک ہونا اس کے کہنے سے معلوم ہو تو اس کی قیمت کا وہ ضامن ہے اس سے کہا جائے گا کہ اس کے اوصاف بیان کرو۔ وہ اوصاف بیان کرکے ان اوصاف پر قسم کھائے گا اور جو اس پر مال لیا ہے۔ پھر اہلِ نظر حضرات اس کی قیمت لگائیں گے اگر وہ اس سے زیادہ ہے جو مرتہن نے بتائی تو اسے راہن لے گا اور اگر وہ بتائی ہوئی قیمت سے کم ہے تو مرتہن کی بتائی ہوئی پر راہن سے قسم لی جائے گی اور وہ اضافہ باطل ہو جائے گا جو مرتہن نے بتایا یعنی رہن کی قیمت سے زیادہ اور اگر رہن قسم کھانے سے انکار کرے تو رہن کی قیمت سے زائد جو ہے وہ مرتہن کو دے دیا جائے گا اگر مرتہن کہے کہ مجھے باقی رہن کا علم نہیں تو راہن سے رہن کے اوصاف پر قسم لی جائے گی اور یہ اس کا ہوگا جبکہ وہ غلط بیانی نہ کرے

marfat.com

Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ : وَذٰلِكَ إِذَا قَبَضَ الْمُرْتَهِنُ الرَّهْنَ. وَلَمْ يَضَعْهُ عَلٰى يَدَيْ غَيْرِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ اس وقت ہے جبکہ مرتہن نے رہن پر قبضہ کر لیا ہو اور وہ دوسرے کے ہاتھ میں نہ دی ہو۔

بَابُ الْقَضَاءِ فِي الرَّهْنِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ

دو آدمیوں کے پاس رہن رکھنے کا بیان

قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ فِي الرَّجُلَيْنِ يَكُونُ لَهُمَا رَهْنٌ بَيْنَهُمَا. فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا يُبَاعُ رَهْنُهُ. وَقَدْ كَانَ الْآخَرُ أَنْظَرَهُ بِحَقِّهِ سَنَةً. قَالَ: إِنْ كَانَ يَقْدِرُ عَلٰى أَنْ يُقَسِّمَ الرَّهْنَ. وَلَا يَنْقُصُ حَقُّ الَّذِي أَنْظَرَهُ بِحَقِّهِ بِيعَ لَهُ نِصْفُ الرَّهْنِ الَّذِي بَيْنَهُمَا. فَأُوفِيَ حَقَّهُ. وَإِنْ خِيفَ أَنْ يَنْقُصَ حَقُّهُ بِيعَ الرَّهْنُ كُلُّهُ. فَأُعْطِيَ الَّذِي قَامَ بِبَيْعِ رَهْنِهِ، حَقَّهُ مِنْ ذٰلِكَ. فَإِنْ طَابَتْ نَفْسُ الَّذِي أَنْظَرَهُ بِحَقِّهِ، أَنْ يَدْفَعَ نِصْفَ الثَّمَنِ إِلَى الرَّاهِنِ. وَإِلَّا حُلِّفَ الْمُرْتَهِنُ. أَنَّهُ مَا أَنْظَرَهُ إِلَّا لِيُوقِفَ لِي رَهْنِي عَلٰى هَيْئَتِهِ. ثُمَّ أُعْطِيَ حَقَّهُ عَاجِلًا.

یحییٰ نے امام مالک کو ان دو آدمیوں کے متعلق فرماتے ہوئے سنا جن کے پاس کوئی چیز رہن ہو۔ ایک ان میں سے مرہونہ کو بیچنا چاہے اور دوسرا راہن کو مہلت دے۔ فرمایا کہ اگر وہ رہن کو تقسیم کرنے پر قادر ہے کہ ڈھیل دینے والے کے حق میں کمی نہ آئے تو مشترکہ سے نصف حصے کو فروخت کر دے اور دوسرے کا حق ادا کر دے اگر یہ ڈر ہو کہ ساری رہن کو بیچنے سے اس کے حق میں کمی آئے گی تو جو بیچنا چاہتا ہے اس کا حق ادا کر دے اور ڈھیل دینے والا دلی خوشی سے اپنی نصف قیمت کو راہن کے حوالے کر دے ورنہ یہ مرتہن قسم کھائے کہ میں نے اس لیے ڈھیل دی تھی کہ میری رہن اپنی حالت پر رہے تو اس کا حق فوراً ادا کیا جائے گا۔

قَالَ: وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ، فِي الْعَبْدِ يَرْهَنُهُ سَيِّدُهُ، وَلِلْعَبْدِ مَالٌ: إِنَّ مَالَ الْعَبْدِ لَيْسَ بِرَهْنٍ. إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُرْتَهِنُ.

فرمایا کہ میں نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس غلام کو اس کے آقا نے رہن رکھ دیا ہو اور غلام کا مال ہو تو غلام کا مال رہن نہیں ہے مگر یہ کہ مرتہن نے شرط کر لی ہو۔

بَابُ الْقَضَاءِ فِي جَامِعِ الرُّهُونِ

رہن کے متعلق دیگر احکام

قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ، فِيمَنِ ارْتَهَنَ مَتَاعًا فَهَلَكَ الْمَتَاعُ عِنْدَ الْمُرْتَهِنِ. وَأَقَرَّ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ بِتَسْمِيَةِ الْحَقِّ. وَاجْتَمَعَا عَلَى التَّسْمِيَةِ. وَتَدَاعَيَا فِي الرَّهْنِ. فَقَالَ الرَّاهِنُ: قِيمَتُهُ عِشْرُونَ دِينَارًا. وَقَالَ الْمُرْتَهِنُ: قِيمَتُهُ عَشَرَةُ دَنَانِيرَ. وَالْحَقُّ الَّذِي لِلرَّجُلِ فِيهِ عِشْرُونَ دِينَارًا. قَالَ مَالِكٌ: يُقَالُ لِلَّذِي بِيَدِهِ الرَّهْنُ: صِفَةُ، فَإِذَا وَصَفَهُ، أُحْلِفَ عَلَيْهِ. ثُمَّ أَقَامَ تِلْكَ الصِّفَةَ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ بِهَا. فَإِنْ كَانَتِ الْقِيمَةُ أَكْثَرَ مِمَّا رُهِنَ بِهِ، قِيلَ لِلْمُرْتَهِنِ: أَرُدُّ إِلَى الرَّاهِنِ بَقِيَّةَ حَقِّهِ. وَإِنْ كَانَتِ الْقِيمَةُ أَقَلَّ مِمَّا رُهِنَ بِهِ، أَخَذَ الْمُرْتَهِنُ بَقِيَّةَ حَقِّهِ

یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے سامان رہن رکھا اور وہ مرتہن کے پاس تلف ہو گیا۔ راہن اور مرتہن اس چیز کی مقدار یا گنتی پر متفق ہیں لیکن قیمت میں اختلاف ہے راہن کہتا ہے کہ اس کی قیمت بیس دینار ہے اور مرتہن اس کی قیمت دس دینار بتاتا ہے اور حق اس کا بیس دینار ہے۔ امام مالک نے فرمایا کہ مرتہن سے اس کے اوصاف بیان کرنے کو کہا جائے گا۔ جب وہ اوصاف بیان کر دے تو ان پر قسم لی جائے گی۔ پھر ان اوصاف پر اہل نظر سے قیمت لگوائی جائے گی۔ اگر قیمت اس سے زیادہ ہے جتنے میں رہن رکھی تو مرتہن سے کہا جائے گا کہ باقی قیمت راہن کو ادا کرو اور اگر قیمت اس سے کم ہے جتنے میں رہن رکھی تو مرتہن باقی حق

marfat.com
Marfat.com

مِنَ الرَّاهِنِ. وَإِنْ كَانَتِ الْقِيمَةُ بِقَدْرِ حَقِّهِ، فَالرَّهْنُ بِمَا فِيهِ.

قَالَ يَحْيَى: وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الرَّجُلَيْنِ يَخْتَلِفَانِ فِي الرَّهْنِ يَرْهَنُهُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ. فَيَقُولُ الرَّاهِنُ: أَرْهَنْتُكَهُ بِعَشَرَةِ دَنَانِيرَ. وَيَقُولُ الْمُرْتَهِنُ: أَرْتَهَنْتُهُ مِنْكَ بِعِشْرِينَ دِينَارًا وَالرَّهْنُ ظَاهِرٌ بِيَدِ الْمُرْتَهِنِ. قَالَ: يُحَلَّفُ الْمُرْتَهِنُ حَتَّى يُحِيطَ بِقِيمَةِ الرَّهْنِ. فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ. لَا زِيَادَةَ فِيهِ وَلَا نُقْصَانَ عَمَّا حُلِّفَ أَنَّ لَهُ فِيهِ، أَخَذَهُ الْمُرْتَهِنُ بِحَقِّهِ. وَكَانَ أَوْلَى بِالتَّبْدِئَةِ بِالْيَمِينِ. لِيَقْبِضَ الرَّهْنَ وَحِيَازَتِهِ إِيَّاهُ. إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّ الرَّهْنِ أَنْ يُعْطِيَهُ حَقَّهُ الَّذِي حُلِّفَ عَلَيْهِ، وَيَأْخُذَ رَهْنَهُ.

قَالَ: وَإِنْ كَانَ الرَّهْنُ أَقَلَّ مِنَ الْعِشْرِينَ الَّتِي سَمَّى. أُحْلِفَ الْمُرْتَهِنُ عَلَى الْعِشْرِينَ الَّتِي سَمَّى. ثُمَّ يُقَالُ الرَّاهِنُ. إِمَّا أَنْ تُعْطِيَهُ الَّذِي حَلَفَ عَلَيْهِ، وَتَأْخُذَ رَهْنَكَ. وَإِمَّا أَنْ تَحْلِفَ عَلَى الَّذِي قُلْتَ أَنَّكَ رَهَنْتَهُ بِهِ. وَيَبْطُلُ عَنْكَ مَا زَادَ الْمُرْتَهِنُ عَلَى قِيمَةِ الرَّهْنِ. فَإِنْ حَلَفَ الرَّاهِنُ بَطَلَ ذَلِكَ عَنْهُ. وَإِنْ لَمْ يَحْلِفْ لَزِمَهُ غُرْمُ مَا حَلَفَ عَلَيْهِ الْمُرْتَهِنُ.

قَالَ مَالِكٌ: فَإِنْ هَلَكَ الرَّهْنُ. وَتَنَاكَرَ الْحَقَّ. فَقَالَ الَّذِي لَهُ الْحَقُّ: كَانَتْ لِي فِيهِ عِشْرُونَ دِينَارًا. وَقَالَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ: لَمْ يَكُنْ لَكَ فِيهِ إِلَّا عَشَرَةُ دَنَانِيرَ. وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْحَقُّ: قِيمَةُ الرَّهْنِ عَشَرَةُ دَنَانِيرَ. وَقَالَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ: قِيمَةُ عِشْرُونَ دِينَارًا. قِيلَ لِلَّذِي لَهُ الْحَقُّ: صِفْ. فَإِذَا وَصَفَ، أُحْلِفَ عَلَى صِفَتِهِ. ثُمَّ أُقِيمَ تِلْكَ الصِّفَةَ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ بِهَا. فَإِنْ كَانَتْ قِيمَةُ الرَّهْنِ أَكْثَرَ مِمَّا ادَّعَى فِيهِ الْمُرْتَهِنُ، أُحْلِفَ عَلَى مَا ادَّعَى. ثُمَّ يُعْطَى الرَّاهِنُ مَا فَضَلَ مِنْ قِيمَةِ الرَّهْنِ. وَإِنْ كَانَتْ قِيمَتُهُ أَقَلَّ مِمَّا ادَّعَى فِيهِ الْمُرْتَهِنُ. أُحْلِفَ عَلَى

رہن سے لے گا اور اگر قیمت اسی حق کے برابر ہے تو رہن اپنی حالت پر رہے گی۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جن دو آدمیوں کا رہن میں اختلاف ہو ان کے متعلق ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جب کہ ایک دوسرے کو جھوٹا کرے کہ راہن کہے میں نے دس دینار لیے ہیں اور مرتہن کہے کہ میں نے بیس دینار دیئے ہیں اور رہن مرتہن کے ہاتھ میں ہے۔ فرمایا کہ مرتہن سے مرہونہ کی قیمت کا حلف لیا جائے گا۔ اگر وہ اتنی ہو جس میں نہ نفع ہو نہ نقصان تو مرتہن اپنا حق وصول کرے گا کہ قیمت لے یا چیز کو اپنے پاس رکھے مگر یہ کہ راہن اس کا حق دینا چاہے جس پر قسم کھائی ہے اور مرہونہ کو واپس لے۔

.. ..

فرمایا کہ اگر مرہونہ کی قیمت بتائے ہوئے بیس دینار سے کم ہو تو مرتہن سے بیس دینار پر قسم لی جائے گی۔ پھر راہن سے کہا جائے گا کہ وہ قیمت ادا کرو جس پر قسم لی گئی ہے یا اپنی چیز واپس کر لو یا حلف اٹھاؤ کہ میں نے اتنے پر رہن دی ہے تاکہ مرتہن رہن کی جو زیادہ قیمت بتاتا ہے وہ باطل ہو جائے اگر راہن قسم کھا جائے تو مرتہن کا دعویٰ باطل اور اگر قسم نہ کھائے تو مرتہن کی بتائی ہوئی قیمت اس پر لازم ہو جاتی ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ رہن رکھی ہوئی چیز تلف ہو گئی اور قیمت میں اختلاف ہو گیا۔ مرتہن کہتا ہے کہ میں نے بیس دینار میں رکھی اور راہن کہتا ہے کہ دس دینار میں۔ مرتہن بتاتا ہے کہ اس کی قیمت دس دینار تھی اور راہن بیس دینار کہتا ہے۔ مرتہن سے کہا جائے گا کہ اس کے اوصاف بیان کرو اور ان اوصاف پر قسم لی جائے گی پھر ان اوصاف پر اہل نظر سے قیمت لگوائی جائے گی اگر یہ قیمت مرتہن کی بتائی ہوئی قیمت سے زیادہ ہوئی تو اس دعوے پر قسم لی جائے گی اور قیمت سے جو زیادہ ہو گا وہ راہن دے گا اور اگر قیمت اس سے کم ہوئی جو مرتہن نے بتائی تو کمی پر راہن سے قسم لی جائے گی۔ اگر وہ قسم کھا جائے تو مرتہن راہن سے کچھ نہیں لے گا اور اگر قسم نہ کھائے

marfat.com

Marfat.com

الَّذِیْ زَعَمَ اَنَّهٗ لَهٗ فِیْهِ. ثُمَّ قَاصَّهٗ بِمَا بَلَغَ الرَّهْنُ. ثُمَّ اُحْلِفُ الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ. عَلٰی فَضْلِ الَّذِیْ بَقِیَ لِلْمُدَّعِیْ عَلَیْهِ. بَعْدَ مَبْلَغِ ثَمَنِ الرَّهْنِ. وَذٰلِكَ اَنَّ الَّذِیْ بِیَدِیْهِ الرَّهْنُ، صَارَ مُدَّعِیًا عَلَی الرَّاهِنِ. فَاِنْ حَلَفَ بَطَلَ عَنْهُ بَقِیَّةُ مَا حَلَفَ عَلَیْهِ الْمُرْتَهِنُ، مِمَّا ادَّعٰی فَوْقَ قِیْمَةِ الرَّهْنِ. وَاِنْ نَكَلَ، لَزِمَهٗ مَا بَقِیَ مِنْ حَقِّ الْمُرْتَهِنِ بَعْدَ قِیْمَةِ الرَّهْنِ.

رہن کی قیمت سے زائد جو بھی وہ مرتہن کا حق ہوگا۔ جبکہ زائد قیمت پر وہ قسم کھائے اور یہ اس لیے ہے کہ راہن جس کے قبضے میں ہے وہ راہن پر مدعی ہے اگر یہ قسم کھا جائے تو وہ اس پر لازم نہیں آئے گا جس کی مرتہن نے قسم کھائی اور رہن کی قیمت سے زیادہ ہونے کا دعویٰ کیا اور اگر قسم سے انکار کیا تو راہن کی قیمت کے بعد مرتہن کا حق اس پر لازم آیا۔

باب ۱۵ الْقَضَاءِ فِیْ كِرَاءِ الدَّابَّةِ وَالتَّعَدِّیْ بِهَا

جانور کو کرائے پر لے کر زیادتی کرنا

قَالَ یَحْیٰی: سَمِعْتُ مَالِكًا یَقُوْلُ، الْاَمْرُ عِنْدَنَا فِی الرَّجُلِ یَسْتَكْرِی الدَّابَّةَ اِلَی الْمَكَانِ الْمُسَمّٰی. ثُمَّ یَتَعَدّٰی ذٰلِكَ الْمَكَانَ وَیَتَقَدَّمُ: اِنَّ رَبَّ الدَّابَّةِ یُخَیَّرُ. فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ یَاْخُذَ كِرَاءَ دَابَّتِهٖ اِلَی الْمَكَانِ الَّذِیْ تُعُدِّیَ بِهَا اِلَیْهِ اُعْطِیَ ذٰلِكَ. وَیَقْبِضُ دَابَّتَهٗ. وَلَهُ الْكِرَاءُ الْاَوَّلُ. وَاِنْ اَحَبَّ رَبُّ الدَّابَّةِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِیْ تَعَدّٰی مِنْهُ الْمُسْتَكْرِیْ، وَلَهُ الْكِرَاءُ الْاَوَّلُ. اِنْ كَانَ اسْتَكْرَی الدَّابَّةَ الْبَدَاءَةَ. فَاِنْ كَانَ اسْتَكْرَاهَا ذَاهِبًا وَرَاجِعًا. ثُمَّ تَعَدّٰی حِیْنَ بَلَغَ الْبَلَدَ الَّذِیْ اسْتَكْرٰی اِلَیْهِ، فَاِنَّمَا لِرَبِّ الدَّابَّةِ نِصْفُ الْكِرَاءِ الْاَوَّلِ. وَذٰلِكَ اَنَّ الْكِرَاءَ نِصْفُهٗ فِی الْبَدَاءَةِ وَنِصْفُهٗ فِی الرَّجْعَةِ. فَتَعَدِّی الْمُتَعَدِّیْ بِالدَّابَّةِ. وَلَمْ یَجِبْ عَلَیْهِ اِلَّا نِصْفُ الْكِرَاءِ الْاَوَّلِ. وَلَوْ اَنَّ الدَّابَّةَ هَلَكَتْ حِیْنَ بَلَغَ بِهَا الْبَلَدَ الَّذِیْ اسْتَكْرٰی اِلَیْهِ، لَمْ یَكُنْ عَلَی الْمُسْتَكْرِیْ ضَمَانٌ. وَلَمْ یَكُنْ لِلْمُكْرِیْ اِلَّا نِصْفُ الْكِرَاءِ.

قَالَ: وَعَلٰی ذٰلِكَ، اَمْرُ اَهْلِ التَّعَدِّیْ وَالْخِلَافِ، بِمَا اَخَذُوا الدَّابَّةَ عَلَیْهِ.

قَالَ: وَكَذٰلِكَ اَیْضًا مَنْ اَخَذَ مَالَ قِرَاضٍ مِنْ صَاحِبِهٖ. فَقَالَ لَهٗ رَبُّ الْمَالِ: لَا تَشْتَرِ بِهٖ حَیَوَانًا وَلَا سِلَعًا كَذَا وَكَذَا. لِسِلَعٍ یُسَمِّیْهَا. وَیَنْهَاهُ عَنْهَا. وَیَكْرَهُ اَنْ یَضَعَ مَالَهٗ فِیْهَا. فَیَشْتَرِی الَّذِیْ اَخَذَ الْمَالَ، الَّذِیْ

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی نے ایک جانور مقررہ مقام تک کرائے پر لیا۔ پھر زیادتی کر کے آگے لے گیا جانور والے کو اختیار ہے کہ اگر وہ چاہے تو جہاں تک وہ لے گیا اس کا کرایہ ادا کرے اور یہ اپنے جانور پر قبضہ کرے اور اور اگر جانور والا چاہے تو اپنے جانور کی قیمت وصول کرے جس کو کرائے پر مقررہ جگہ سے آگے لے گیا اور پہلا کرایہ بھی جبکہ ایک طرف کا کرایہ ٹھہرا ہو۔ اگر کرایہ جانے اور آنے کا مقرر ہوا تھا۔ پھر زیادتی کر کے آگے لے گیا تو جانور والے کو پہلے کرائے کا نصف ملے گا کیونکہ آدھا کرایہ جانے کا تھا اور آدھا آنے کا اور اس پر پہلے کرائے کا نصف ہی واجب ہے اور اگر جانور وہاں جا کر ہلاک ہو گیا جہاں تک کے لیے کرائے پر لیا تھا تو کرائے پر لینے والے پر تاوان نہیں پڑے گا اور وہ نصف کرایہ ہی ادا کرے گا۔

فرمایا کہ زیادتی اور خلاف ورزی کرنے والوں کا یہی حکم ہے کیونکہ وہ جانور اسی لیے لیتے ہیں۔

فرمایا کہ اسی طرح جس نے اپنے ساتھی سے مضاربت پر مال لیا۔ رب المال نے اس سے کہا کہ اس سے جانور اور فلاں فلاں چیزیں نہ خریدنا اور مال کو ان میں ضائع کرنا ناپسند کیا۔ پس وہ اسی مال کو خرید سے جس سے منع کیا گیا تھا اور ارادہ یہ ہو کہ مال کا

marfat.com
Marfat.com

نُهِيَ عَنْهُ. يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَضْمَنَ الْمَالَ. وَيَذْهَبَ بِرِبْحِ صَاحِبِهِ. فَاِذَا صَنَعَ ذٰلِكَ، فَرَبُّ الْمَالِ بِالْخِيَارِ. اِنْ اَحَبَّ اَنْ يَدْخُلَ مَعَهُ فِي السِّلْعَةِ عَلٰى مَا شَرَطَا بَيْنَهُمَا مِنَ الرِّبْحِ، فَعَلَ، وَاِنْ اَحَبَّ، فَلَهُ رَاْسُ مَالِهِ. ضَامِنًا عَلَى الَّذِيْ اَخَذَ الْمَالَ وَتَعَدّٰى.

قَالَ: وَكَذٰلِكَ، اَيْضًا، الرَّجُلُ يُبْضِعُ مَعَهُ الرَّجُلُ بِضَاعَةً فَيَاْمُرُهُ صَاحِبُ الْمَالِ اَنْ يَشْتَرِيَ لَهُ سِلْعَةً بِاسْمِهَا. فَيُخَالِفُ فَيَشْتَرِيْ بِبِضَاعَتِهِ غَيْرَ مَا اَمَرَهُ بِهِ. وَيَتَعَدّٰى ذٰلِكَ. فَاِنَّ صَاحِبَ الْبِضَاعَةِ عَلَيْهِ بِالْخِيَارِ. اِنْ اَحَبَّ اَنْ يَاْخُذَ مَا اشْتُرِيَ بِمَالِهِ، اَخَذَهُ. وَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ الْمُبْضِعُ مَعَهُ ضَامِنًا لِرَاْسِ مَالِهِ. فَذٰلِكَ لَهُ.

تاوان دے کر ساتھی کا منافع ہڑپ کر جاؤں گا۔ دریں حالات مال والے کو اختیار ہے کہ چاہے تو جس منافع پر اس کے ساتھ مضاربت کی ہے اسے قائم رکھے اور چاہے اپنا راس المال واپس کر لے کہ اس نے مال لے کر زیادتی کی ہے۔

فرمایا کہ یہ بھی مثال ہے کہ ایک آدمی کے ساتھ دوسرے نے بضاعہ کیا اور مال والے نے اسے حکم دیا کہ فلاں فلاں چیزیں میرے لیے خرید لینا۔ مشتری ان کے علاوہ دوسری چیز خرید لیتا ہے اور زیادتی کرتا ہے تو مال والے کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو جو کچھ خریدا ہے اسے وصول کر لے اور چاہے تو اپنے راس المال پر ضامن لے جس کا اسے حق ہے۔

بَابُ الْقَضَاءِ فِي الْمُسْتَكْرِهَةِ مِنَ النِّسَاءِ

عورت سے جبراً جماع کرنے کا بیان

۱۴- حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ قَضٰى، فِي امْرَاَةٍ اُصِيْبَتْ مُسْتَكْرَهَةً، بِصَدَاقِهَا عَلٰى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ بِهَا.

امام مالک نے ابن شہاب سے روایت کی کہ عبدالملک بن مروان نے اس عورت کے متعلق فیصلہ کیا جس سے جبراً جماع کیا گیا تھا کہ ایسا کرنے والا عورت کو مہر دے۔

قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ: الْاَمْرُ عِنْدَنَا فِي الرَّجُلِ يَغْتَصِبُ الْمَرْاَةَ. بِكْرًا كَانَتْ اَوْ ثَيِّبًا. اِنَّهَا اِنْ كَانَتْ حُرَّةً فَعَلَيْهِ صَدَاقُ مِثْلِهَا. وَاِنْ كَانَتْ اَمَةً فَعَلَيْهِ مَا نَقَصَ مِنْ ثَمَنِهَا. وَالْعُقُوْبَةُ فِي ذٰلِكَ عَلَى الْمُغْتَصِبِ. وَلَا عُقُوْبَةَ عَلَى الْمُغْتَصَبَةِ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ. وَاِنْ كَانَ الْمُغْتَصِبُ عَبْدًا، فَذٰلِكَ عَلٰى سَيِّدِهِ. اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اَنْ يُسَلِّمَهُ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ عورت کو غضب کرنے والے کے متعلق ہمارے نزدیک حکم ہے کہ عورت کنواری ہو یا شوہر دیدہ۔ اگر عورت آزاد ہے تو مہر مثل دینا ہوگا اور اگر لونڈی ہے تو جتنی قیمت گھٹ گئی وہ دینی پڑے گی۔ غصب کرنے والے کو سزا بھی ملے گی جبکہ اس کے لیے کوئی سزا نہیں جس کو غصب کیا گیا۔ اگر غصب کرنے والا غلام ہو تو تاوان اس کے آقا پر پڑے گا مگر یہ کہ غلام کو سپرد کر دے

بَابُ الْقَضَاءِ فِي اسْتِهْلَاكِ الْحَيَوَانِ وَالطَّعَامِ وَغَيْرِهِ

کسی کے جانور یا غلے کو قلف کرنے کا حکم

قَالَ يَحْيٰى:-

سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ: الْاَمْرُ عِنْدَنَا فِيْمَنِ اسْتَهْلَكَ شَيْئًا مِنَ الْحَيَوَانِ بِغَيْرِ اِذْنِ صَاحِبِهِ. اَنَّ عَلَيْهِ قِيْمَتَهُ يَوْمَ اسْتَهْلَكَهُ. لَيْسَ عَلَيْهِ اَنْ يُوْخَذَ بِمِثْلِهِ مِنَ الْحَيَوَانِ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس جانور کو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر ہلاک کر دیا جائے تو اس کے متعلق ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اس پر یوم ہلاک کی قیمت پڑے گی اور

marfat.com
Marfat.com

وَلَا يَكُونُ لَهُ أَنْ يُعْطِيَ صَاحِبَهُ، فِيمَا اسْتَهْلَكَ، شَيْئًا مِنَ الْحَيَوَانِ. وَلَكِنْ عَلَيْهِ قِيمَتُهُ يَوْمَ اسْتَهْلَكَهُ الْقِيمَةُ أَعْدَلُ ذَلِكَ فِيمَا بَيْنَهُمَا، فِي الْحَيَوَانِ وَالْعُرُوضِ.

قَالَ، وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ، فِيمَنِ اسْتَهْلَكَ شَيْئًا مِنَ الطَّعَامِ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهِ، فَإِنَّمَا يَرُدُّ عَلَى صَاحِبِهِ مِثْلَ طَعَامِهِ بِمِكْيَلَتِهِ مِنْ صِنْفِهِ. وَإِنَّمَا الطَّعَامُ بِمَنْزِلَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ. إِنَّمَا يَرُدُّ مِنَ الذَّهَبِ الذَّهَبَ. وَمِنَ الْفِضَّةِ الْفِضَّةَ. وَلَيْسَ الْحَيَوَانُ بِمَنْزِلَةِ الذَّهَبِ فِي ذَلِكَ، فَرَقَ بَيْنَ ذَلِكَ السُّنَّةُ. وَالْعَمَلُ الْمَعْمُولُ بِهِ.

قَالَ يَحْيَى: وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ: إِذَا اسْتُودِعَ الرَّجُلُ مَالًا فَابْتَاعَ بِهِ لِنَفْسِهِ وَرَبِحَ فِيهِ. فَإِنَّ ذَلِكَ الرِّبْحَ لَهُ. وَإِنَّهُ ضَامِنٌ لِلْمَالِ. حَتَّى يُؤَدِّيَهُ إِلَى صَاحِبِهِ.

اس جیسا جانور اس سے نہیں لیا جائے گا اور فرمایا کہ یہ حق کہ اس کے بدلے مالک کو کوئی اور جانور دے بلکہ اس پر روز ہلاکت کی قیمت ہے اس جانور یا سامان کی دونوں انصاف سے قیمت لگالیں۔

نیز امام مالک کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ جس سے مالک کی اجازت کے بغیر اناج تلف ہو جائے تو مالک کو اسی جیسا اناج واپس کر دیا جائے گا جو اس کی ملک میں ہو اور اناج یہاں سونے چاندی کی جگہ ہے۔ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی لوٹائی جاتی ہے لیکن حیوان یہاں سونے کی جگہ نہیں ہیں سنت اور مسلمانوں کے عمل نے ان میں فرق رکھا ہے۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی کے مال سپرد کیا گیا اس نے اپنے لیے سامان خریدا اور نفع کمایا تو وہ منافع اسی کا ہے کیونکہ وہ مال کا ضامن ہے جب تک مالک کو واپس نہ کر دے۔

بَابُ الْقَضَاءِ فِيمَنِ ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ

اسلام سے پھر جانے والے کا حکم

۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ غَيَّرَ دِينَهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ".

وَمَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا نُرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ، مَنْ غَيَّرَ دِينَهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ. أَنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَى غَيْرِهِ، مِثْلُ الزَّنَادِقَةِ وَأَشْبَاهِهِمْ. فَإِنَّ أُولَئِكَ، إِذَا ظُهِرَ عَلَيْهِمْ، قُتِلُوا وَلَمْ يُسْتَتَابُوا. لِأَنَّهُ لَا تُعْرَفُ تَوْبَتُهُمْ. وَأَنَّهُمْ كَانُوا يُسِرُّونَ الْكُفْرَ وَيُعْلِنُونَ الْإِسْلَامَ. فَلَا أَرَى أَنْ يُسْتَتَابَ هَؤُلَاءِ. وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُمْ قَوْلُهُمْ. وَأَمَّا خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَى غَيْرِهِ، وَأَظْهَرَ ذَلِكَ، فَإِنَّهُ يُسْتَتَابُ. فَإِنْ تَابَ، وَإِلَّا قُتِلَ. وَذَلِكَ، لَوْ أَنَّ قَوْمًا كَانُوا عَلَى ذَلِكَ، وَأَبَيْتَ أَنْ يُدْعَوْا إِلَى الْإِسْلَامِ وَيُسْتَتَابُوا. فَإِنْ تَابُوا قُبِلَ ذَلِكَ مِنْهُمْ. وَإِنْ لَمْ يَتُوبُوا قُتِلُوا. وَلَمْ يُعْنَ بِذَلِكَ، فِيمَا نُرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ، مَنْ خَرَجَ مِنَ الْيَهُودِيَّةِ إِلَى النَّصْرَانِيَّةِ. وَلَا مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ جو اپنا دین تبدیل کرے اس کی گردن اڑا دو کا مطلب میرے خیال میں یہ ہے آگے اللہ بہتر جانتے کہ جو اسلام سے کسی اور طرف نکل جائے یعنی زندیق وغیرہ ہو جائے تو قابو پانے پر مسلمان اسے قتل کر دیں اور اس سے توبہ نہ لی جائے کیونکہ اس کی توبہ کا اعتبار نہیں ایسے لوگ اپنے کفر کو چھپاتے اور اسلام کو ظاہر کرتے ہیں۔ میرے خیال میں ایسے لوگوں سے توبہ کے لیے نہ کہا جائے اور ان کی باتوں کا اعتبار نہ کیا جائے اور جو اسلام سے نکل کر کسی اور دین میں شامل ہوا اور اسے ظاہر کیا تو اس سے توبہ کرائی جائے گی۔ اگر توبہ کرے تو فبہا ورنہ قتل کیا جائے گا۔ اگر کتنے ہی لوگ ایسا کریں تو انہیں اسلام کی طرف بلایا جائے گا اور توبہ کرائی جائے گی۔ اگر توبہ کر لیں تو ان کی توبہ قبول کی جائے گی اور توبہ نہ کریں تو قتل کیے جائیں گے اور اس سلسلے میں ان

marfat.com
Marfat.com

إِلَى الْيَهُودِيَّةِ. وَلَا مَنْ يُغَيِّرُ دِينَهُ مِنْ أَحَدِ الْأَدْيَانِ كُلِّهَا. إِلَّا الْإِسْلَامَ. فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَى غَيْرِهِ، وَأَظْهَرَ ذَلِكَ، فَذَلِكَ الَّذِي عُنِيَ بِهِ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۱۶ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَجُلٌ مِنْ قِبَلِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَسَأَلَهُ عَنِ النَّاسِ. فَأَخْبَرَهُ. ثُمَّ قَالَ لَهُ عُمَرُ: هَلْ كَانَ فِيكُمْ مِنْ مُغَرِّبَةِ خَبَرٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ. قَالَ فَمَا فَعَلْتُمْ بِهِ؟ قَالَ قَرَّبْنَاهُ، فَضَرَبْنَا عُنُقَهُ. فَقَالَ عُمَرُ أَفَلَا حَبَسْتُمُوهُ ثَلَاثًا. وَأَطْعَمْتُمُوهُ

کی مدد نہیں کی جائے گی۔ آگے اللہ بہتر جانے جو یہودی سے نصرانی یا نصرانی سے یہودی ہو جائے یا اسلام کے علاوہ دیگر ادیان میں تبدیل ہو تو پھر یہ الگ بات ہے کیونکہ جو اسلام سے دوسرے دین کی طرف ف

محمد بن عبداللہ بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر کی خدمت میں حضرت ابوموسیٰ اشعری کی طرف سے ایک آدمی آیا آپ نے اس سے لوگوں کا حال پوچھا تو اس نے بتا دیا۔ پھر حضرت عمر نے اس سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی خاص خبر ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ ایک مسلمان کافر ہو گیا تھا۔ فرمایا کہ تم نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ عرض کی ہم نے پکڑ کر اس کی گردن اڑا دی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم اسے تین دن قید رکھتے، روزانہ ایک روٹی دیتے اور اس سے توبہ کا

ف۔ دین تبدیل کرنے اور کافر و مرتد ہونے کی دو صورتیں ہیں پہلی صورت یہ کہ آدمی اسلام کو چھوڑ کر ہندو سکھ عیسائی یہودی پارسی کمیونسٹ وغیرہ ہو جائے۔ ملت اسلامیہ کو چھوڑ کر کافروں کے کسی بھی گروہ میں شامل ہو جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ آدمی شامل تو مسلمانوں میں ہی رہے اور مسلمان ہی کہلائے لیکن کوئی غیر اسلامی عقیدہ اختیار کر لے جو صریح کفریہ ہو اور اس عقیدے کو اسلامی عقیدے پر محمول کرنے کا کوئی ضعیف سے ضعیف پہلو بھی نہ مل سکے اور وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن ہو جائے تو ایسے حالات میں یقیناً اس شخص کو کافر و مرتد قرار دیا جائے گا۔ عام مسلمان اس کے ساتھ کافروں مرتدوں جیسا سلوک کریں گے اور اسلامی حکومت ہو تو اسے قتل کر کے دنیا کو اس کے وجود سے پاک کرے گی۔

ماضی قریب میں جبکہ متحدہ ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت تھی تو حکومت کی ضرورت کے لیے اس کے اشارہ چشم و ابرو پر کفر و ارتداد کی یہ دوسری راہ ملک کے کتنے ہی اہل علم حضرات نے اختیار کر لی تھی بے خبر مسلمان ان حضرات کو اپنے دینی رہنما، مذہبی پیشوا اور قومی لیڈر سمجھتے رہے اور حق کی علمبرداری کرنے والے علماء کے سمجھانے بجھانے، صورتِ حال بتانے جتانے کے باوجود کتنے ہی لوگ ان کی مولویت و مشیخیت اور لیڈری سے دھوکا کھا کر ان کی پیشوائی کا دم بھرتے ہی رہے یوں وہ گمراہ گر کفریہ عقائد اختیار کر کے خود تو جہنم کا ایندھن بنے ہی تھے لیکن ان غیر اسلامی عقائد و نظریات کی تشہیر کر کے اپنے ساتھ اور کتنے ہی مسلمانوں کو لے ڈوبے مدعیان اسلام میں سے جو اس طرح راہ کفر و ارتداد اختیار کرتے ہیں وہ مسلمانوں کے لیے کھلے کافروں مرتدوں سے ہزاروں گنا زیادہ مضر اور خطرناک ہیں۔ کھلے کافروں مرتدوں کے بہکانے سے کوئی مسلمان اپنے ایمان کی دولت کو ضائع کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا لیکن ایسے کافروں مرتدوں کی ظاہری مولویت و مشیخیت اور جبہ و دستار کو دیکھ کر کتنے ہی مسلمان ان کے پیچھے لگ جاتے ہیں اور یوں بے خبری میں اپنی ایمان جیسی متاع عزیز کو ضائع کر بیٹھتے ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو ایسے گندم نما جو فروش قسم کے پیشواؤں سے خبردار رہنا چاہیے۔ مدعیان اسلام کے اندر جو اتنے سارے فرقے نظر آ رہے ہیں یہ ایسے ہی حضرات کی کارگزاری کا زندہ ثبوت ہے جو ظاہر میں علم و فضل کی مسندوں پر براجمان تھے لیکن حقیقت میں شیطان ملعون کے نائب بن کر ملت اسلامیہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اسے کمزور کرنے اور حقیقت میں اپنے دشمن دین و ایمان ہونے کا ثبوت پیش کر رہے تھے

marfat.com

Marfat.com

ثُمَّ يَوْمٍ رَغِيفًا. وَاسْتَثْبِتُوهُ لَعَلَّهُ يَتُوبُ وَيُرَاجِعُ أَمْرَ اللهِ. ثُمَّ قَالَ عُمَرُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي لَمْ أَحْضُرْ وَلَمْ آمُرْ. وَلَمْ أَرْضَ، إِذَا بَلَغَنِي.

بَابُ ١٩ الْقَضَاءِ فِيمَنْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا

١٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا، أُمْهِلُهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَمْ".

١٨ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، يُقَالُ لَهُ ابْنُ خُبَيْرِيٍّ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ، أَوْ قَتَلَهُمَا مَعًا. فَاشْتَكَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْقَضَاءُ فِيهِ. فَكَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، يَسْأَلُ لَهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنْ ذَلِكَ. فَسَأَلَ أَبُو مُوسَى، عَنْ ذَلِكَ، عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: إِنَّ هٰذَا الشَّيْءَ مَا هُوَ بِأَرْضِي. عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِّي. فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: كَتَبَ إِلَيَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَبُو حَسَنٍ. إِنْ لَمْ يَأْتِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ، فَلْيُعْطَ بِرُمَّتِهِ.

بَابُ ٢٠ الْقَضَاءِ فِي الْمَنْبُوذِ

١٩ - قَالَ يَحْيَى: قَالَ مَالِكٌ: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُنَيْنٍ أَبِي جَمِيلَةَ. رَجُلٌ مِنْ سُلَيْمٍ؛ أَنَّهُ وَجَدَ مَنْبُوذًا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. قَالَ فَجِئْتُ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَخْذِ هٰذِهِ النَّسَمَةِ؟ فَقَالَ مَا وَجَدْتُهَا. فَقَالَ لَهُ عَرِيفُهُ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ:

مطالبہ کرتے شاید وہ توبہ کرکے اللہ کے دین کی طرف لوٹ آتا پھر حضرت عمر گریا ہوئے: اے اللہ! میں موجود نہ تھا میں نے یہ حکم نہیں دیا، نہ مجھ تک یہ بات پہنچی تو میں راضی نہیں ہوا۔

جو اپنی عورت کے ساتھ کسی کو پائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پاؤں تو کیا اسے مہلت دوں کہ چار گواہ لاؤں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں۔

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ ایک شامی نے جس کو ابن خیبری کہا جاتا تھا، اپنی بیوی کے پاس ایک آدمی کو دیکھ کر اسے قتل کر دیا یا دونوں کو قتل کر دیا۔ حضرت معاویہ کو اس فیصلے میں دقت پیش آئی تو انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کے لیے لکھا کہ یہ مسئلہ حضرت علی سے پوچھ کر انہیں بتایا جائے۔ حضرت علی نے فرمایا کہ یہ واقعہ میرے ملک میں نہیں ہوا۔ میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ مجھے پوری بات بتائی جائے۔ حضرت ابوموسیٰ نے انہیں واقعہ بتا دیا کہ حضرت معاویہ نے مجھے آپ سے پوچھنے کے لیے لکھا تھا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ میں ابوحسن ہوں، اگر چار گواہ نہ لا سکے تو اپنی گردن پیش کر دینی چاہیے۔

راستے میں پڑے ہوئے بچے کا حکم

بنی سلیم کے سنین ابوجمیلہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں انہیں راستے میں پڑا ہوا بچہ ملا، وہ فرماتے ہیں کہ میں اسے حضرت عمر کی خدمت میں لے گیا۔ فرمایا کہ اس جان کو اٹھانے پر تمہیں کس چیز نے آمادہ کیا؟ کہا کہ میں نے اس لیے اٹھایا کہ یہ مر جاتا ان کے عریف نے کہا اے امیر المؤمنین! یہ نیک آدمی ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کیا اسی طرح کا ہے؟ کہا ہاں۔

marfat.com
Marfat.com

أَكَذَلِكَ ؟ قَالَ نَعَمْ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. اِذْهَبْ فَهُوَ حُرٌّ. وَلَكَ وَلَاؤُهُ. وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ.

قَالَ يَحْيٰى : سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ : الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْمَنْبُوْذِ، اَنَّهُ حُرٌّ. وَاَنَّ وَلَاءَهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ هُمْ يَرِثُوْنَ، وَيَعْقِلُوْنَ عَنْهُ.

حضرت عمر نے فرمایا کہ جاؤ یہ آزاد ہے اور اس کی ولاء تمہارے لیے ہو گی اور اس کا خرچ ہم پر ہے۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ راستے میں پڑے ہوئے بچے کے متعلق ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ وہ آزاد ہے اس کی ولاء مسلمانوں کے لیے ہے وہی اس کے وارث ہیں اور وہی اس کی دیت ادا کریں گے

بَابُ ٢١ الْقَضَاءِ بِالْحَاقِ الْوَلَدِ بِاَبِيْهِ

بیٹے کو باپ سے ملانا

٢٠ - قَالَ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهَا قَالَتْ، كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ. فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ. قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهُ سَعْدٌ. وَقَالَ: ابْنُ اَخِيْ. قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ. فَقَامَ اِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: اَخِيْ. وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ. وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ. فَتَسَاوَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. ابْنُ اَخِيْ. قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ. وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: اَخِيْ. وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ. وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ"، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ. وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ". ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ "اِحْتَجِبِيْ مِنْهُ"، لِمَا رَاٰى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ. قَالَتْ: فَمَا رَاٰهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے تم اسے اپنے قبضے میں لے لینا وہ فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے سال حضرت سعد نے اسے لے لیا کہ یہ میرا بھتیجا ہے اور مجھ سے اس کے متعلق عہد لیا گیا ہے۔ عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے دونوں جھگڑے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے اس کے متعلق مجھ سے عہد لیا گیا تھا۔ حضرت عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے، میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ بستر والے کا اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ پھر حضرت سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرو کیونکہ اسے عتبہ بن ابی وقاص سے مشابہ ہے حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ پھر اس لڑکے نے

٢١ - وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ؛ اَنَّ امْرَاَةً هَلَكَ عَنْهَا زَوْجُهَا. فَاعْتَدَّتْ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا. ثُمَّ تَزَوَّجَتْ حِيْنَ حَلَّتْ فَمَكَثَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَنِصْفَ شَهْرٍ. ثُمَّ وَلَدَتْ وَلَدًا تَامًّا. فَجَاءَ زَوْجُهَا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ. فَدَعَا عُمَرُ بِسُوْرَةً مِنْ نِسَاءٍ

سلیمان بن یسار نے عبداللہ بن ابو امیہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا تو اس نے چار مہینے دس دن کی عدت پوری کر کے حلال ہونے پر دوسرا نکاح کر لیا۔ اس خاوند کے پاس ساڑھے چار مہینے ہوئے تھے کہ عورت نے پورا بچہ جنا۔ اس کا خاوند حضرت عمر کی خدمت میں آیا اور اس بات کا ذکر کیا۔ حضرت عمر نے زمانہ جاہلیت کی سمجھدار اور بڑی بوڑھی عورتیں بلائیں اور ان سے یہ بات پوچھی ان میں سے ایک نے کہا کہ میں آپ کو اس عورت کے متعلق

marfat.com

Marfat.com

الْجَاهِلِيَّةِ، قُدَّ مَاءً. فَسَأَلَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: أَنَا أُخْبِرُكَ عَنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ. هَلَكَ عَنْهَا زَوْجُهَا حِيْنَ حَمَلَتْ مِنْهُ. فَأُهْرِيْقَتْ عَلَيْهِ الدِّمَاءُ. فَحَشَّ وَلَدُهَا فِيْ بَطْنِهَا. فَلَمَّا أَصَابَهَا زَوْجُهَا الَّذِيْ نَكَحَهَا، وَأَصَابَ الْوَلَدَ الْمَاءُ، تَحَرَّكَ الْوَلَدُ فِيْ بَطْنِهَا. وَكَبِرَ. فَصَدَّقَهَا عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. وَقَالَ عُمَرُ: أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْنِيْ عَنْكُمَا إِلَّا خَيْرٌ. وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْأَوَّلِ.

۲۲ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُلِيْطُ أَوْلَادَ الْجَاهِلِيَّةِ بِمَنِ ادَّعَاهُمْ فِي الْإِسْلَامِ. فَأَتَى رَجُلَانِ. كِلَاهُمَا يَدَّعِيْ وَلَدَ امْرَأَةٍ. فَدَعَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَائِفًا فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا. فَقَالَ الْقَائِفُ: لَقَدِ اشْتَرَكَا فِيْهِ. فَضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالدِّرَّةِ. ثُمَّ دَعَا الْمَرْأَةَ فَقَالَ: أَخْبِرِيْنِيْ خَبَرَكِ. فَقَالَتْ: كَانَ هٰذَا، لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ، يَأْتِيْنِيْ. وَهِيَ فِيْ إِبِلِ أَهْلِهَا. فَلَا يُفَارِقُهَا حَتّٰى يَظُنَّ وَتَظُنَّ أَنَّهُ قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا جَبَلٌ. ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهَا. فَأُهْرِيْقَتْ عَلَيْهِ دِمَاءٌ. ثُمَّ خَلَفَ عَلَيْهَا هٰذَا، تَعْنِي الْآخَرَ، فَلَا أَدْرِيْ مِنْ أَيِّهِمَا هُوَ؟ قَالَ فَكَبَّرَ الْقَائِفُ. فَقَالَ عُمَرُ لِلْغُلَامِ: وَالِ أَيُّهُمَا شِئْتَ.

۲۳ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، أَوْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، قَضٰى أَحَدُهُمَا فِيْ امْرَأَةٍ غَرَّتْ رَجُلًا بِنَفْسِهَا. وَذَكَرَتْ أَنَّهَا حُرَّةٌ فَتَزَوَّجَهَا. فَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلَادًا. فَقَضٰى أَنْ يَفْدِيَ وَلَدَهُ بِمِثْلِهِمْ.

قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ: وَالْقِيْمَةُ أَعْدَلُ فِيْ هٰذَا، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

بَابُ ۲۲ الْقَضَاءِ فِيْ مِيْرَاثِ الْوَلَدِ الْمُسْتَلْحَقِ

قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ: الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِي الرَّجُلِ يَهْلِكُ وَلَهُ بَنُوْنَ. فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمْ: قَدْ أَقَرَّ أَبِيْ أَنَّ فُلَانًا ابْنُهُ، إِنَّ ذٰلِكَ النَّسَبَ لَا يَثْبُتُ

بتاتی ہوں جب اس کا خاوند فوت ہوا تو یہ حاملہ تھی۔ حیض کا خون گرنے سے پیٹ میں بچہ سوکھ گیا جب دوسرے خاوند سے نکاح کیا اور بچے کو پانی لگا تو پیٹ میں بچہ حرکت کرنے لگا اور بڑا ہو گیا۔ حضرت عمر نے اس کی تصدیق کی اور مرد و عورت کو جدا کر کے حضرت عمر نے فرمایا۔ مجھے تم سے بھلائی ہی ملتی ہے اور بچے کا نسب پہلے آدمی سے ملا دیا۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جاہلیت کی اولاد کے متعلق عہد اسلام میں جو دعویٰ کرتا اس کے ساتھ ملا دیتے۔ آپ کی خدمت میں دو آدمی آئے جو دونوں ایک بچے کے مدعی تھے۔ حضرت عمر نے قیافہ شناس کو بلایا۔ اس نے دونوں کی طرف دیکھ کر کہا کہ اس میں دونوں شریک ہیں۔ حضرت عمر نے اسے درے سے مارا اور پھر عورت کو بلا کر اس سے کہا کہ مجھے حقیقت بتاؤ۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ ان میں سے ایک آدمی آیا کرتا اور میں اپنے اونٹوں میں ہوتی تھی یہ سائے کی طرح مجھ سے جدا نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ مجھے حمل ٹھہر گیا ہے۔ پھر یہ چلا گیا اور مجھے حیض آتا تھا۔ پھر یہ دوسرا آدمی میرے پاس آنے لگا میں نہیں جانتی کہ یہ بچہ دونوں میں سے کس کا ہے قائف پھولے نہ سمایا حضرت عمر نے لڑکے سے کہا کہ جس کے ساتھ چاہو موالات کر لو۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر یا حضرت عثمان نے اس عورت کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا جس نے ایک آدمی کو دھوکا دیتے ہوئے خود کو آزاد بتا کر اس سے نکاح کر لیا اور بچہ پیدا ہوا پس فیصلہ فرمایا کہ مرد اپنے بچے کا فدیہ دے کر آزاد کروائے۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کی قیمت دینا زیادہ مناسب ہے۔

جو لڑکا کسی سے ملایا جائے اس کا وارث ہونا

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ جو فوت ہو جائے اور اس کے کئی بیٹے ہوں ان میں سے ایک کہے:۔ ابا جان نے اقرار کیا تھا کہ فلاں میرا بیٹا ہے۔ چنانچہ نسب

marfat.com

Marfat.com

بِشَهَادَةِ لِسَانٍ وَاحِدٍ. وَلَا يَجُوزُ إِقْرَارُ الَّذِي أَقَرَّ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ فِي حِصَّتِهِ مِنْ مَالِ أَبِيهِ. يُعْطَى الَّذِي شَهِدَ لَهُ قَدْرَ مَا يُصِيبُهُ مِنَ الْمَالِ الَّذِي بِيَدَيْهِ.

قَالَ مَالِكٌ : وَتَفْسِيرُ ذَلِكَ، أَنْ يَهْلِكَ الرَّجُلُ وَيَتْرُكَ ابْنَيْنِ لَهُ. وَيَتْرُكَ سِتَّمِائَةِ دِينَارٍ. فَيَأْخُذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَلَاثَمِائَةِ دِينَارٍ. ثُمَّ يَشْهَدُ أَحَدُهُمَا أَنَّ أَبَاهُ الْهَالِكَ أَقَرَّ أَنَّ فُلَانًا ابْنُهُ. فَيَكُونُ عَلَى الَّذِي شَهِدَ، لِلَّذِي اسْتُلْحِقَ، مِائَةُ دِينَارٍ. وَذَلِكَ نِصْفُ مِيرَاثِ الْمُسْتَلْحَقِ. لَوْ لَحِقَ. وَلَوْ أَقَرَّ لَهُ الْآخَرُ أَخَذَ الْمِائَةَ الْأُخْرَى فَاسْتَكْمَلَ حَقَّهُ وَثَبَتَ نَسَبُهُ. وَهُوَ أَيْضًا بِمَنْزِلَةِ الْمَرْأَةِ تُقِرُّ بِالدَّيْنِ عَلَى أَبِيهَا وَعَلَى زَوْجِهَا. وَيُنْكِرُ ذَلِكَ الْوَرَثَةُ. فَعَلَيْهَا أَنْ تَدْفَعَ إِلَى الَّذِي أَقَرَّتْ لَهُ بِالدَّيْنِ قَدْرَ الَّذِي يُصِيبُهَا مِنْ ذَلِكَ الدَّيْنِ. لَوْ ثَبَتَ عَلَى الْوَرَثَةِ كُلِّهِمْ. إِنْ كَانَتِ امْرَأَةً وَرِثَتِ الثُّمُنَ، دَفَعَتْ إِلَى الْغَرِيمِ ثُمُنَ دَيْنِهِ. وَإِنْ كَانَتِ ابْنَةً وَرِثَتِ النِّصْفَ، دَفَعَتْ إِلَى الْغَرِيمِ نِصْفَ دَيْنِهِ، عَلَى حِسَابِ هَذَا يَدْفَعُ إِلَيْهِ مَنْ أَقَرَّ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ.

قَالَ مَالِكٌ : وَإِنْ شَهِدَ رَجُلٌ عَلَى مِثْلِ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْمَرْأَةُ أَنَّ لِفُلَانٍ عَلَى أَبِيهِ دَيْنًا. أُحْلِفَ صَاحِبُ الدَّيْنِ مَعَ شَهَادَةِ شَاهِدِهِ. وَأُعْطِيَ الْغَرِيمُ حَقَّهُ كُلَّهُ. وَلَيْسَ هَذَا بِمَنْزِلَةِ الْمَرْأَةِ. لِأَنَّ الرَّجُلَ تَجُوزُ شَهَادَتُهُ. وَيَكُونُ عَلَى صَاحِبِ الدَّيْنِ، مَعَ شَهَادَةِ شَاهِدِهِ، أَنْ يَحْلِفَ. وَيَأْخُذُ حَقَّهُ كُلَّهُ. فَإِنْ لَمْ يَحْلِفْ أَخَذَ مِنْ مِيرَاثِ الَّذِي أَقَرَّ لَهُ. قَدْرَ مَا يُصِيبُهُ مِنْ ذَلِكَ الدَّيْنِ. لِأَنَّهُ أَقَرَّ بِحَقِّهِ. وَأَنْكَرَ الْوَرَثَةُ. وَجَازَ عَلَيْهِ إِقْرَارُهُ.

بَابُ ٢٣ الْقَضَاءِ فِي أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ

٢٤ - قَالَ يَحْيَى : قَالَ مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

ایک آدمی کی گواہی سے ثابت نہیں ہوتا۔ وہ اقرار کوئی کام نہیں آئے گا ماسوائے اس کے کہ اقرار کرنے والے کو اس کے باپ کے مال سے جو حصہ ملا ہے شہادت کے باعث وہ اسے حصہ دے گا۔

امام مالک نے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ ایک آدمی فوت ہو گیا پیچھے دو بیٹے اور چھ سو دینار چھوڑے۔ ان میں سے ہر ایک کو تین سو دینار مل جائیں گے۔ پھر ان میں سے ایک کہے کہ میرے مرحوم باپ نے اقرار کیا تھا کہ فلاں بھی میرا بیٹا ہے۔ پس گواہی دینے والا اس ملحق کو سو دینار دے یہ اس ملائے گئے کی نصف میراث ہے مگر دوسرا بھی اقرار کر لیتا تو وہ دوسرے ایک سو دینار بھی لیتا یوں اس کو پورا حق مل جاتا اور اس کا نصب ثابت ہو جاتا اس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی عورت اپنے باپ یا بھائی پر قرضے کا اقرار کرے اور دوسرے وارث انکار کریں تو وہ اپنے حصے کے مطابق قرض ادا کرے جتنا تمام وارثوں کے حصوں سے آتا ہے۔ اگر اس عورت کو میراث کا آٹھواں ملا ہے تو قرض کا آٹھواں حصہ ادا کرے گی اور اگر بیٹی کی صورت میں اسے نصف ترکہ ملا ہے تو قرض خواہ کو نصف قرض ادا کرے گی جو عورت بھی اقرار کرے اسے اسی حساب سے دینا ہو گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر اس عورت کی طرح ایک مرد بھی گواہی دے کہ فلاں کا میرے باپ پر قرض ہے تو اس گواہ کے ساتھ قرض خواہ سے قسم لی جائے گی اور قرض خواہ کو اس کا پورا حق دیا جائے گا اور یہاں یہ معاملہ عورت والے کی طرح نہیں ہے کیونکہ آدمی کی شہادت جائز ہے اور قرض خواہ پر ضروری ہے کہ وہ گواہ کی گواہی کے ساتھ قسم کھائے اور اپنا پورا حق لے۔ اگر قسم نہ کھائے تو اقرار کرنے والے کی میراث سے جو اس کے حصے میں آتا ہے وہ قرض وصول کرے کیونکہ اس نے اپنے حق کا اقرار کیا ہے اور دوسرے وارثوں نے انکار کیا ہے اور اس کے اقرار نے اسے جائز کیا ہے۔

لونڈیوں کی اولاد کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ لونڈیوں سے صحبت کرتے

marfat.com
Marfat.com

قَالَ : مَا بَالُ رِجَالٍ يَطَؤُونَ وَلَائِدَهُمْ. ثُمَّ يَعْزِلُونَهُنَّ. لَا يَأْتِينِي وَلِيدَةٌ يَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا أَنْ قَدْ أَلَمَّ بِهَا، إِلَّا أَلْحَقْتُ بِهِ وَلَدَهَا. فَاعْزِلُوا بَعْدُ، أَوِ اتْرُكُوا.

میں اور پھر عزل بھی کرتے ہیں میرے پاس آئندہ جو لونڈی آئی اور اس کے آقا نے اس کے ساتھ صحبت کرنے کا اقرار کیا تو میں اس اولاد کو اسی مرد سے ملا دوں گا۔ اب اس کے ساتھ عزل کرنا یا چھوڑ دینا۔

۲۵- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ؛ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَطَؤُونَ وَلَائِدَهُمْ ثُمَّ يَدَعُونَهُنَّ يَخْرُجْنَ. لَا تَأْتِينِي وَلِيدَةٌ يَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا أَنْ قَدْ أَلَمَّ بِهَا إِلَّا قَدْ أَلْحَقْتُ بِهِ وَلَدَهَا. فَأَرْسِلُوهُنَّ بَعْدُ، أَوِ امْسِكُوهُنَّ.

قَالَ يَحْيَى : سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ : الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا جَنَتْ جِنَايَةً. ضَمِنَ سَيِّدُهَا مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ قِيمَتِهَا. وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُسْلِمَهَا. وَلَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يَحْمِلَ مِنْ جِنَايَتِهَا أَكْثَرَ مِنْ قِيمَتِهَا.

صفیہ بنت ابو عبید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ لونڈیوں سے صحبت کرتے ہیں اور پھر انہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ نکل جائیں آئندہ میرے پاس کوئی لونڈی آئی اور آقا نے اس کے ساتھ صحبت کرنے کا اقرار کیا تو میں اس عورت کے بچے کو اس مرد کے ساتھ ملا دوں گا اس کے بعد ایسی عورتوں کو بھیج دینا یا روکے رکھنا

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ام الولد کے بارے میں ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جب وہ جنایت کرے تو آقا اس کی قیمت سے تاوان ادا کرے گا اور وہ لونڈی نہیں دے گا اور جنایت میں اس کی قیمت سے زیادہ رقم بھی نہیں دے گا۔

باب ۲۴ الْقَضَاءِ فِي عِمَارَةِ الْمَوَاتِ

بنجر زمین کو آباد کرنے کا حکم

۲۶- حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ. وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ".

قَالَ مَالِكٌ. وَالْعِرْقُ الظَّالِمُ كُلُّ مَا احْتُفِرَ أَوْ أُخِذَ أَوْ غُرِسَ بِغَيْرِ حَقٍّ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بنجر زمین کو قابلِ قاشت بنایا تو وہ اسی کی ہے اور کسی زبردستی قبضہ کرنے والے کا اس پر کوئی حق نہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ العِرقُ الظالم سے مراد ہے جو بغیر حق کے گھڑا کھودے، قبضہ کرے یا درخت لگائے۔

۲۷- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ. قَالَ: مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ.

قَالَ مَالِكٌ. وَعَلَى ذَلِكَ. الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو بنجر زمین کو قابلِ قاشت بنائے تو وہ اسی کی ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

باب ۲۵ الْقَضَاءِ فِي الْمِيَاهِ

پانی دینے کا بیان

۲۸- حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، فِي سَيْلِ مَهْزُورٍ وَمُذَيْنِيبٍ: "يُمْسَكُ حَتَّى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسَلُ الْأَعْلَى الْأَسْفَلَ".

عبد اللہ بن ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مہروز اور مذنیب نالوں کے بارے میں فرمایا کہ ٹخنوں تک ان کا پانی بھر لیا جائے، پھر اونچی جگہ والا نیچی جگہ والے کی طرف پانی چھوڑ دے۔

marfat.com
Marfat.com

۲۹۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا یُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِیُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاُ"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ زائد پانی نہ روکا جائے کہ لوگ گھاس سے رُک جائیں۔

۳۰۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا یُمْنَعُ نَقْعُ بِئْرٍ"

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کہ کنوئیں کے بچے ہوئے پانی سے نہ روکا جائے۔

بَابُ الْقَضَاءِ فِی الْمَرْفِقِ

مرفق کا بیان

۳۱۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیَی الْمَازِنِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ"

یحییٰ بن عمارہ مازنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ اور نہ اپنا نقصان کرو۔

۳۲۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا یَمْنَعُ اَحَدُكُمْ جَارَهُ خَشَبَةً یَغْرِزُهَا فِیْ جِدَارِهِ" ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ: مَالِیْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ. وَاللّٰهِ لَاَرْمِیَنَّ بِهَا بَیْنَ اَكْتَافِكُمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی کسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے۔ پھر حضرت ابوہریرہ کہا کرتے کہ آپ اسے توجہ سے نہیں سنتے۔ خدا کی قسم میں آپ کو بار بار سناؤں گا۔

۳۳۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیَی الْمَازِنِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ؛ اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ خَلِیْفَةَ سَاقَ خَلِیْجًا لَهُ مِنَ الْعُرَیْضِ. فَاَرَادَ اَنْ یَمُرَّ بِهِ فِیْ اَرْضِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ. فَاَبَی مُحَمَّدٌ. فَقَالَ لَهُ الضَّحَّاكُ: لِمَ تَمْنَعُنِیْ؟ وَهُوَ لَكَ مَنْفَعَةٌ. تَشْرَبُ بِهِ اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَلَا یَضُرُّكَ. فَاَبَی مُحَمَّدٌ. فَكَلَّمَ فِیْهِ الضَّحَّاكُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَدَعَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ. فَاَمَرَهُ اَنْ یُخَلِّیَ سَبِیْلَهُ. فَقَالَ مُحَمَّدٌ: لَا. فَقَالَ عُمَرُ: لِمَ تَمْنَعُ اَخَاكَ مَا یَنْفَعُهُ؟ وَهُوَ لَكَ نَافِعٌ. تَسْقِیْ بِهِ اَوَّلًا وَاٰخِرًا. وَهُوَ لَا یَضُرُّكَ. فَقَالَ مُحَمَّدٌ: لَا. وَاللّٰهِ. فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ لَیَمُرَّنَّ بِهِ وَلَوْ عَلٰی بَطْنِكَ. فَاَمَرَهُ عُمَرُ اَنْ یَمُرَّ بِهِ. فَفَعَلَ الضَّحَّاكُ.

یحییٰ بن عمارہ سے روایت ہے کہ ضحاک بن خلیفہ نے عریض میں ایک نہر نکالی اور چاہا کہ وہ محمد بن مسلمہ کی زمین سے گزرے۔ محمد نے انکار کیا۔ ضحاک نے ان سے کہا کہ آپ کیوں منع کرتے ہیں۔ حالانکہ اس میں آپ کا فائدہ ہے کہ شروع اور آخر میں آپ کو پانی ملے گا اور نقصان کچھ نہیں۔ محمد نے پھر بھی انکار کیا۔ ضحاک نے حضرت عمر سے بات کی تو حضرت عمر نے محمد بن مسلمہ کو بلا کر فرمایا کہ انہیں نہ روکو۔ محمد نے کہا کہ یہ نہیں ہوگا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ایک مفید کام سے اپنے بھائی کو کیوں روکتے ہو جبکہ وہ تمہارے لیے مفید ہے اور اوّل و آخر تمہارا اپنی زمین کو سیراب کیا کرو گے اور تمہارا کوئی نقصان نہیں ہوگا؟ محمد نے کہا کہ خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم وہ ضرور گزرے گی خواہ تمہارے پیٹ کے اوپر سے ہو۔ پس حضرت عمر نے اس کے گزرنے کا حکم دیا تو ضحاک نے ایسا ہی کیا۔

marfat.com
Marfat.com

۳۴۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ، فِي حَائِطِ جَدَّتِهِ، رَبِيعٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ. فَأَرَادَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنْ يُحَوِّلَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْحَائِطِ، هِيَ أَقْرَبُ إِلَى أَرْضِهِ. فَمَنَعَهُ صَاحِبُ الْحَائِطِ. فَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي ذٰلِكَ. فَقَضَى لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ بِتَحْوِيلِهِ.

یحییٰ بن عمارہ سے روایت ہے کہ میرے جدِ امجد کے باغ سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی ایک نہر گزرتی تھی۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے رخ تبدیل کر کے باغ کے قریب سے لے جانا چاہا جو ان کی زمین سے قریبی راستہ تھا۔ باغ والے نے منع کیا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت عمر سے بات کی تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے لیے تبدیل کرنے کا فیصلہ ہو گیا۔

بَابُ الْقَضَاءِ فِي قَسْمِ الْأَمْوَالِ

مال تقسیم کرنے کا بیان

۳۵۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ؛ أَنَّهُ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَيُّمَا دَارٍ أَوْ أَرْضٍ قُسِمَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهِيَ عَلَى قَسْمِ الْجَاهِلِيَّةِ. وَأَيُّمَا دَارٍ أَوْ أَرْضٍ أَدْرَكَهَا الْإِسْلَامُ وَلَمْ تُقْسَمْ فَهِيَ عَلَى قَسْمِ الْإِسْلَامِ".

ثور بن زید دیلی کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو گھر یا زمین دورِ جاہلیت میں تقسیم ہوئی وہ جاہلیت کی تقسیم پر ہی رہے گی اور جو گھر یا زمین دورِ اسلام میں حاصل ہوئی اور اسے تقسیم نہیں کیا گیا تو اس کی تقسیم اسلامی طریقے پر ہو گی۔

۳۶۔ قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ فِيمَنْ هَلَكَ وَتَرَكَ أَمْوَالًا بِالْعَالِيَةِ وَالسَّافِلَةِ: إِنَّ الْبَعْلَ لَا يُقْسَمُ مَعَ النَّضْحِ. إِلَّا أَنْ يَرْضَى أَهْلُهُ بِذٰلِكَ. وَإِنَّ الْبَعْلَ يُقْسَمُ مَعَ الْعَيْنِ. إِذَا كَانَ يُشْبِهُهَا. وَأَنَّ الْأَمْوَالَ إِذَا كَانَتْ بِأَرْضٍ وَاحِدَةٍ، الَّذِي بَيْنَهُمَا مُتَقَارِبٌ، أَنَّهُ يُقَامُ كُلُّ مَالٍ مِنْهَا ثُمَّ يُقْسَمُ بَيْنَهُمْ. وَالْمَسَاكِنُ وَالدُّورُ بِهٰذِهِ الْمَنْزِلَةِ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو فوت ہو جائے اور بارانی و چاہی زمینیں چھوڑے تو بارانی چاہی کے ساتھ نہیں ملائی جائے گی مگر جبکہ ورثاء اس پر رضامند ہوں۔ بارانی کو چشمے والی کے ساتھ تقسیم کر دیں گے جبکہ وہ ایک جیسی ہوں۔ ایک ہی زمین کے قطعات کی قدر و قیمت اگر مختلف ہو تو ہر ایک کی قیمت لگا کر پھر انہیں تقسیم کیا جائے گا۔ اسی طرح رہنے کے گھروں اور مکانوں کا معاملہ ہے۔

بَابُ الْقَضَاءِ فِي الضَّوَارِي وَالْحَرِيسَةِ

ضواری اور حریسہ کا بیان

۳۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ؛ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ. وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ، ضَامِنٌ عَلَى أَهْلِهَا.

حرام بن سعد بن محیصہ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب کی اونٹنی کسی کے باغ میں داخل ہوئی اور نقصان کیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ دن میں حفاظت کرنا باغ والوں کی ذمہ داری ہے اور جو جانور رات کے وقت نقصان کرے تو اس کا مالک تاوان دے۔

۳۸۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

یحییٰ ابن عبدالرحمٰن بن حاطب سے روایت ہے کہ حاطب

marfat.com
Marfat.com

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، اَنَّ رَقِيْقًا لِحَاطِبٍ سَرَقُوْا نَاقَةً لِرَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ. فَانْتَحَرُوْهَا. فَرَفَعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَاَمَرَ عُمَرُ كَثِيْرَ بْنَ الصَّلْتِ اَنْ يَقْطَعَ اَيْدِيَهُمْ. ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: اَرَاكَ تُجِيْعُهُمْ. ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ، لَاُغَرِّمَنَّكَ غُرْمًا يَشُقُّ عَلَيْكَ: ثُمَّ قَالَ لِلْمُزَنِيِّ. كَمْ ثَمَنُ نَاقَتِكَ؟ فَقَالَ الْمُزَنِيُّ. قَدْ كُنْتُ وَاللّٰهِ اَمْنَعُهَا مِنْ اَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ. فَقَالَ عُمَرُ: اَعْطِهِ ثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ.

قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ: وَلَيْسَ عَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَنَا فِيْ تَضْعِيْفِ الْقِيْمَةِ. وَلٰكِنْ مَضٰى اَمْرُ النَّاسِ عِنْدَنَا. عَلٰى اَنَّهُ اِنَّمَا يَغْرَمُ الرَّجُلُ قِيْمَةَ الْبَعِيْرِ. اَوِ الدَّابَّةِ، يَوْمَ يَاْخُذُهَا.

بَابُ ۲۹ الْقَضَاءِ فِيْمَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِنَ الْبَهَائِمِ

قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ، الْاَمْرُ عِنْدَنَا فِيْمَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِنَ الْبَهَائِمِ، اِنَّ عَلَى الَّذِيْ اَصَابَهَا قَدْرَ مَا نَقَصَ مِنْ ثَمَنِهَا.

قَالَ يَحْيٰى: وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ، فِي الْجَمَلِ يَصُوْلُ عَلَى الرَّجُلِ فَيَخَافُهُ عَلٰى نَفْسِهِ فَيَقْتُلُهُ اَوْ يَعْقِرُهُ - فَاِنَّهُ اِنْ كَانَتْ لَهُ بَيِّنَةٌ، عَلٰى اَنَّهُ اَرَادَهُ وَصَالَ عَلَيْهِ فَلَا غُرْمَ عَلَيْهِ. وَاِنْ لَمْ تَقُمْ لَهُ بَيِّنَةٌ اِلَّا مَقَالَتُهُ، فَهُوَ ضَامِنٌ لِلْجَمَلِ.

بَابُ ۳۰ الْقَضَاءِ فِيْمَا يُعْطَى الْعُمَّالُ

قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ، فِيْمَنْ دَفَعَ اِلَى الْغَسَّالِ ثَوْبًا يَصْبُغُهُ فَصَبَغَهُ. فَقَالَ صَاحِبُ الثَّوْبِ: لَمْ اٰمُرْكَ بِهٰذَا الصَّبْغِ. وَقَالَ الْغَسَّالُ: بَلْ اَنْتَ اَمَرْتَنِيْ بِذٰلِكَ: فَاِنَّ الْغَسَّالَ مُصَدَّقٌ فِيْ ذٰلِكَ. وَالْخَيَّاطُ مِثْلُ ذٰلِكَ. وَالصَّائِغُ مِثْلُ ذٰلِكَ. وَيَحْلِفُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ. اِلَّا

کے غلاموں نے مزینہ کے ایک آدمی کی اونٹنی چرا کر ذبح کر لی۔ یہ مقدمہ حضرت عمر کی خدمت میں پیش ہوا۔ حضرت عمر نے کثیر بن صلت کو حکم دیا کہ ان کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں پھر حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے خیال میں تم انہیں بھوکے رکھتے ہو۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہارے اوپر اتنا تاوان ڈالوں گا کہ تم گرانی محسوس کرو گے پھر مزنی سے فرمایا کہ تمہاری اونٹنی کی قیمت کیا ہو گی؟ مزنی نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے وہ چار سو درہم میں نہیں دی تھی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اسے آٹھ سو درہم دو۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے نزدیک اس پر عمل نہیں ہے کہ دگنی قیمت لی جائے بلکہ ہمارے نزدیک اسلاف کا عمل یہ ہے کہ اونٹ یا دوسرے جانور کی اس روز کی قیمت بطور تاوان لی جائے جس روز اسے پکڑا تھا۔

جو کسی کے جانور کو نقصان پہنچائے

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کسی کے جانور کو نقصان پہنچایا تو نقصان پہنچانے سے قیمت جتنی کم ہو گئی اتنا تاوان دے۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اونٹ اگر کسی آدمی پر حملہ کر دے اور وہ اپنی جان کے خوف سے اسے مار دے یا زخمی کر دے۔ اگر اس کے پاس حملہ کرنے کے دو گواہ ہوں تب تو اس پر تاوان نہیں پڑے گا اور اگر اپنی بات پر گواہ پیش نہ کر سکے تو اسے اونٹ کا تاوان دینا ہو گا۔

کاریگروں کو جو چیزیں دی جاتی ہیں

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے رنگریز کو رنگنے کے لیے کپڑا دیا۔ کپڑے والا کہے کہ میں نے تم سے اس رنگ کے لیے نہیں کہا تھا۔ رنگریز کہے کہ تم نے مجھے اسی رنگ کے لیے کہا تھا۔ رنگریز کو اس میں سچا سمجھا جائے گا اس طرح درزی اور سنار کا معاملہ ہے اور وہ اس بات پر قسم کھائیں گے مگر جبکہ ایسی بات کہیں جو دستور

marfat.com

Marfat.com

أَنْ يَأْتُوا بِأَمْرٍ لَا يُسْتَعْمَلُونَ فِي مِثْلِهِ. فَلَا يَجُوزُ قَوْلُهُمْ فِي ذٰلِكَ. وَلْيَحْلِفْ صَاحِبُ الثَّوْبِ. فَإِنْ رَدَّهَا وَأَبَى أَنْ يَحْلِفَ، حُلِّفَ الْقَبَّاغُ.

قَالَ: وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ، فِي الْقَبَّاغِ يُدْفَعُ إِلَيْهِ الثَّوْبُ فَيُخْطِئُ بِهِ "فَيَدْفَعُهُ إِلَى رَجُلٍ آخَرَ" حَتَّى يَلْبَسَهُ الَّذِي أَعْطَاهُ إِيَّاهُ: إِنَّهُ لَا غُرْمَ عَلَى الَّذِي لَبِسَهُ. وَيَغْرَمُ الْغَسَّالُ لِصَاحِبِ الثَّوْبِ. وَذٰلِكَ إِذَا لَبِسَ الثَّوْبَ الَّذِي دُفِعَ إِلَيْهِ. عَلَى غَيْرِ مَعْرِفَةٍ بِأَنَّهُ لَيْسَ لَهُ. فَإِنْ لَبِسَهُ وَهُوَ يَعْرِفُ أَنَّهُ لَيْسَ ثَوْبَهُ، فَهُوَ ضَامِنٌ لَهُ.

کے خلاف ہو تو پھر ان کی بات قابل قبول نہ ہوگی بلکہ کپڑے والے سے قسم لی جائے گی۔ اگر وہ دعوٰی کرے اور قسم کھانے سے انکار کرے تو کاریگر سے قسم لی جائے گی۔

امام مالک کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ رنگریز کو ایک کپڑا دیا اس نے غلطی سے وہ کپڑا دوسرے آدمی کو دے دیا۔ جسے دیا تھا اس نے وہ کپڑا پہن لیا۔ پہننے والے پر کوئی تاوان نہیں۔ دھونے والا کپڑے والے کو تاوان دے۔ یہ اس وقت ہے جبکہ جس نے کپڑا پہنا اور جس کو دیا گیا اس کو یہ علم نہ ہوا ہو کہ کپڑا اس کا نہیں ہے اگر اس نے یہ جانتے ہوئے پہنا کہ کپڑا اس کا نہیں ہے تو تاوان اسی پر ہوگا۔

بَابُ ٣١ الْقَضَاءِ فِي الْحَمَالَةِ وَالْحَوَالِ

قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الرَّجُلِ يُحِيلُ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ بِدَيْنٍ لَهُ عَلَيْهِ. أَنَّهُ أَفْلَسَ الَّذِي أُحِيلَ عَلَيْهِ. أَوْ مَاتَ فَلَمْ يَدَعْ وَفَاءً. فَلَيْسَ لِلْمُحْتَالِ عَلَى الَّذِي أَحَالَهُ شَيْءٌ. وَأَنَّهُ لَا يَرْجِعُ عَلَى صَاحِبِ الْأَوَّلِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَهٰذَا الْأَمْرُ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ عِنْدَنَا.

قَالَ مَالِكٌ: فَأَمَّا الرَّجُلُ يَتَحَمَّلُ لَهُ الرَّجُلُ بِدَيْنٍ لَهُ عَلَى رَجُلٍ آخَرَ ثُمَّ يَهْلِكُ الْمُتَحَمِّلُ. أَوْ يُفْلِسُ. فَإِنَّ الَّذِي تُحُمِّلَ لَهُ يَرْجِعُ عَلَى غَرِيمِهِ الْأَوَّلِ.

حوالے اور کفالت کا بیان

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ اگر ایک آدمی نے دوسرے پر اپنے قرض کا حوالہ کیا۔ اگر وہ آدمی جس پر قرض کا حوالہ کیا گیا، مفلس ہو گیا یا مر گیا اور پیچھے کوئی مال نہ چھوڑا تو قرض خواہ کا اس پر کچھ بھی نہیں رہا اور وہ پہلے مقروض کی طرف رجوع نہیں کرے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے دوسرے کے قرض کا ذمہ لیا۔ پھر ذمہ لینے والا مر گیا یا مفلس ہو گیا تو قرض خواہ اپنے پہلے قرض دار کی طرف رجوع کرے۔

بَابُ ٣٢ الْقَضَاءِ فِيمَنِ ابْتَاعَ ثَوْبًا وَبِهِ عَيْبٌ

قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ إِذَا ابْتَاعَ الرَّجُلُ ثَوْبًا وَبِهِ عَيْبٌ مِنْ خَرْقٍ أَوْ غَيْرِهِ قَدْ عَلِمَهُ الْبَائِعُ. فَشَهِدَ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ. أَوْ أَقَرَّ بِهِ. فَأَحْدَثَ فِيهِ الَّذِي ابْتَاعَهُ حَدَثًا مِنْ تَقْطِيعٍ يُنْقِصُ ثَمَنَ الثَّوْبِ. ثُمَّ عَلِمَ الْمُبْتَاعُ بِالْعَيْبِ. فَهُوَ رَدٌّ عَلَى الْبَائِعِ. وَ

جس نے کپڑا خریدا اور اس میں عیب نکل آیا

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی آدمی دوسرے سے کپڑا خریدے اور اس میں کوئی جلے وغیرہ کا عیب نکل آئے جو بائع کے علم میں ہو۔ پس وہ اس بات کی گواہی دے یا اقرار کرے پھر مشتری اس میں تحریف کر لے یا کاٹ دے جس سے اس کی قیمت گھٹ جائے اور مشتری کو اس کے بعد عیب کا پتہ لگے تو وہ بائع کو واپس

marfat.com
Marfat.com

لَيْسَ عَلَى الَّذِي ابْتَاعَهُ غُرْمٌ فِي تَقْطِيعِهِ إِيَّاهُ.

قَالَ: وَإِنِ ابْتَاعَ رَجُلٌ ثَوْبًا وَبِهِ عَيْبٌ مِنْ حَرْقٍ أَوْ عَوَارٍ. فَزَعَمَ الَّذِي بَاعَهُ أَنَّهُ لَمْ يَعْلَمْ بِذَلِكَ. وَقَدْ قَطَعَ الثَّوْبَ الَّذِي ابْتَاعَ، أَوْ صَبَغَهُ. فَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ. إِنْ شَاءَ أَنْ يُوضَعَ عَنْهُ قَدْرُ مَا نَقَصَ الْحَرْقُ أَوِ الْعَوَارُ مِنْ ثَمَنِ الثَّوْبِ، وَمَبْلَغُ ذَلِكَ، فَعَلَ. وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَغْرَمَ مَا نَقَصَ التَّقْطِيعُ أَوِ الصَّبْغُ مِنْ ثَمَنِ الثَّوْبِ، وَيَرُدَّهُ، فَعَلَ. وَهُوَ فِي ذَلِكَ بِالْخِيَارِ. فَإِنْ كَانَ الْمُبْتَاعُ قَدْ صَبَغَ الثَّوْبَ صَبْغًا يَزِيدُ فِي ثَمَنِهِ، فَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ. إِنْ شَاءَ أَنْ يُوضَعَ عَنْهُ قَدْرُ مَا نَقَصَ الْعَيْبُ مِنْ ثَمَنِ الثَّوْبِ. وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَكُونَ شَرِيكًا لِلَّذِي بَاعَهُ بِقَدْرِ ذَلِكَ. فَعَلَ. وَيَنْظُرُ كَمْ ثَمَنُ الثَّوْبِ فِيهِ الْحَرْقُ وَالْعَوَارُ. فَإِنْ كَانَ ثَمَنُهُ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ. وَثَمَنُ مَا زَادَ فِيهِ الصَّبْغُ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ، كَانَ شَرِيكًا بِخُمُسَيْنِ فِي الثَّوْبِ. بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِقَدْرِ حِصَّتِهِ. فَعَلَى حِسَابِ هَذَا، يَكُونُ مَا زَادَ الصَّبْغُ فِي ثَمَنِ الثَّوْبِ۔

دے سکتا ہے اور خریدار پر کاٹنے وغیرہ کا تاوان نہیں ہے۔

فرمایا کہ اگر آدمی نے کپڑا خریدا جس میں جلنے یا ادھڑنے کا عیب ہے۔ بائع کہے کہ مجھے اس بات کا علم نہیں تھا اور اس کپڑے کو کاٹ لیا یا رنگ دیا۔ مشتری کو پھر بھی اختیار ہے کہ چاہے تو کپڑا رکھ لے اور جلنے یا ادھڑنے سے جتنی قیمت کم ہوئی وہ وصول کرلے اور کپڑا اپنے پاس رکھے۔ یا چاہے تو کاٹنے اور رنگنے سے قیمت میں جو کمی آئی ہے وہ ادا کرکے کپڑا واپس کردے یہ اسے اختیار ہے اگر خریدار کے کپڑا رنگنے سے قیمت میں اضافہ ہوا ہے پھر بھی خریدار کو اختیار ہے کہ چاہے تو عیب سے جتنی قیمت گھٹی ہے وہ وصول کرے اور چاہے کپڑے میں بائع کے ساتھ شریک ہو جائے۔ یعنی یہ دیکھیں گے کہ اس جلے ہوئے یا ادھڑے ہوئے کپڑے کی قیمت کیا ہے۔ اگر اس کپڑے کی قیمت دس درہم ہو اور رنگنے سے اس کی قیمت میں پانچ درہم کا اضافہ ہو گیا ہو تو دونوں اس کپڑے میں شریک ہوں گے اور ہر ایک کو اس کے حصے کے مطابق ملے گا۔ پس حساب اسی کے مطابق ہوگا جتنی کہ کپڑے کی قیمت بڑھی۔

بَابُ ٣٣ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ النِّحْلِ.

جو ہبہ جائز نہیں

٣٩۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ. وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَبَاهُ بَشِيرًا أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِي. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا؟" قَالَ: لَا. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَارْتَجِعْهُ"

حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف اور محمد بن نعمان بن بشیر دونوں سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر نے فرمایا کہ ان کے والد ماجد بشیر انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا ایک غلام ہبہ کر دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو یہی کچھ دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے واپس لے لو۔ ف

ف۔ اس حدیث کے پیش نظر امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا مذہب ہے کہ اولاد کے درمیان عدل و مساوات قائم رکھنا واجب ہے جبکہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس حکم کو استحباب پر محمول کرتے ہیں اور انہوں نے بتایا ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ان کے والد ماجد کو اولاد میں عدل و

marfat.com

۴۰۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق نے غابہ میں انہیں کھجور کے

مساوات کا حکم دینا اور ہبہ کیا ہوا غلام واپس کروانا وجوب کے طور پر نہیں بلکہ بوجہ استحباب تھا۔ امام المسلمین ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایسے ہی کچھ فیصلوں کی آڑ لے کر بعض مبتدعین نے آپ کے خلاف ایک طوفان کھڑا کیا ہوا ہے۔ انہوں نے اپنی گمراہ گری اور بے راہ روی پر پردہ ڈالنے کے لیے حضرت امام اعظم پر اعتراضات کرنا اپنا محبوب ترین مشغلہ بنایا ہوا ہے۔ امام ابوحنیفہ نے سرکردہ اہل علم اور یگانۂ روزگار علمی ہستیوں کا ایک بورڈ بنا کر قرآن وحدیث کی تعلیمات اور اسلامی احکام کو ان کی صحیح ترین صورت میں منضبط کر کے گمراہ گروں کے سامنے جو سدِ سکندری تعمیر کر دی تھی یہ حضرات اسی دیوار کو گرانے اور اپنی اسلام دشمنی و بے راہ روی کا منہ بولتا ثبوت پیش کرنے میں شب و روز مشغول رہتے ہیں اور ان میں سے ہر ایرا غیرا نتھو خیرا محقق دوران بن کر اپنے اس سراسر خلافِ دین و دیانت طرزِ عمل کو پیش خویش اسلام کی بہت بڑی خدمت اور ملت اسلامیہ کی خیر خواہی کا تقاضا بنائے بیٹھا ہے۔ ان حضرات کا یہ طرزِ عمل بوجوہ خلاف دین و دیانت اور حق و صداقت کے خلاف ہے:۔

اوّلاً۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے عدیم المثال علمی کارنامے اور خدمت دین متین کے باعث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ، سراجِ امتِ محمدیہ، علم شرع کو سب سے پہلے مدوّن کرنے والے، آئمہ مجتہدین میں سب سے پہلے، تابعی امام المسلمین اور امت محمدیہ کے سوادِ اعظم کے پیشوا ہیں جنہیں اکثر آئمہ و فقہاء ان کی جلالت شان کے پیش نظر امام اعظم کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔

ثانیاً۔ امام اعظم کا زمانہ عہد رسالت سے اتنا قریب ہے کہ ایسا قرب باقی آئمہ مجتہدین کو بھی نصیب نہ ہوا اور محدثین میں سے اصحابِ صحاح ستہ کا زمانہ تو تیسری صدی ہجری ہے صحابۂ کرام کی بارگاہوں کے مایۂ ناز تربیت یافتہ تابعین سے وہ حضرات جو آسمانِ علم و عرفاں پر شمس و قمر بن کر چمکے اور جنہیں ملت اسلامیہ آج بھی اپنا پیشوا اور علومِ دینیہ کا سرچشمہ مانتی ہے وہ حضرات امام اعظم کے سامنے تھے جو حضرات صحابۂ کرام کے بعد ہر آیت و حدیث کے مفہوم و محمل کو باقی ساری امت سے زیادہ جانتے تھے۔ یہ سہولت مابعد کے حضرات کو میسر آ ہی نہیں سکتی تھی۔

ثالثاً۔ امام اعظم نے صرف اپنے زورِ علم ہی سے اجتہاد نہیں کیا بلکہ مختلف علوم و فنون میں اس زمانے کی چالیس یگانۂ روزگار علمی ہستیوں کا ایک بورڈ بنایا تھا جن میں علمی فوقیت کے باعث امام اعظم میرِ مجلس ہوتے تھے۔ یہ جملہ حضرات ایک مسئلے پر ہر پہلو سے غور کرتے۔ دلائل کی رو سے اس پر تمام حضرات میں بحث ہوتی اور مسئلے کی جس صورت پر سب کا اتفاق ہوتا اسے تحریر کر لیا جاتا تھا۔ پوری امت محمدیہ میں یہ اہتمام کسی بزرگ کے ہاں نظر نہیں آتا۔ اس طرح آپ نے تراسی ۸۳ ہزار مسائل طے فرمائے جن میں سے اڑتیس ۳۸ ہزار کا تعلق عبادات سے ہے اور باقی مسائل معاملات کے متعلق ہیں۔

رابعاً۔ اہل حق سے چند بزرگوں نے بھی بعض مسائل کے پیش نظر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر تنقید کی ہے اور یہ اس لیے وقوع میں آیا کہ وہ حضرات امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی علمی رفعتوں کو سمجھنے سے قاصر رہ گئے یہی وجہ ہے کہ اہلسنت و جماعت کے باقی بزرگوں نے ان حضرات کی تنقید کے پیش نظر قطعاً امام اعظم کو مطعون نہیں کیا اور نہ ان تنقید کرنے والے حضرات سے اتفاق کیا بلکہ علمی انداز میں ایسے بزرگوں کے شبہات کا ازالہ کر دیا کیونکہ ان حضرات کی تنقید بھی بدنیتی کا نتیجہ نہ تھی بلکہ علمی لحاظ سے وہ اسی نتیجے پر پہنچے تھے جب کہ حقیقت نفس الامری تک ان کی رسائی نہیں ہوئی تھی۔ علمی اور روحانی لحاظ سے امت محمدیہ کی مایۂ ناز ہستی اور اپنے دور میں سرمایۂ

marfat.com

Marfat.com

أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ كَانَ نَحَلَهَا حَادِيَ عَشَرَ بْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِهِ بِالْغَابَةِ. فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ:

چند درخت ہبہ کیے جن سے بیس وسق کھجوریں آتی تھیں۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو فرمایا کہ اے میری بیٹی! دوسرا کوئی نہیں جس کا

ملت کے عدیم المثال نگہبان ثابت ہونے والے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلے میں یوں رقمطراز ہیں:۔

عجب معاملہ است کہ امام ابوحنیفہ در تقلید سنت از ہمہ پیش قدم است و احادیث مرسل را در رنگ احادیث مسند شایان متابعت میداند و بر رائے خود مقدم می دارد و ہمچنیں قول صحابی را بواسطۂ شرفِ صحبت خیر البشر علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات بر رائے خود مقدم می دارد و دیگراں نہ چنیں اند مع ذلک مخالفان او را صاحب رائے میدانند و الفاظے کہ مبنی از سوئے ادب اند باو منتسب می سازند باوجود آنکہ ہمہ بکمالِ علم و وفورِ ورع و تقویٰ او معترف اند۔ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ ایشاں را توفیق دہاد کہ آزار رئیسِ دین و رئیسیں اہل اسلام را ایذا انکنند۔ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِہِمْ جماعہ کہ اکابرِ دین را اصحاب رائے میدانند اگر ایں اعتقاد دارند کہ ایشاں بہ رائے خود حکم می کردند و متابعت کتاب و سنت نمی نمودند پس سوادِ اعظم از اہل اسلام بزعم فاسد ایشاں ضلال و مبتدع باشند بلکہ از جرگۂ اہل اسلام بیرون بوند ایں اعتقاد نکنند مگر جاہلے کہ از جہل خود بے خبر است یا زندیقے کہ مقصودش ابطال شطر دین است ناقصے چند احادیث چند یاد گرفتہ اند و احکام شریعت را منحصر دراں ساختہ اند و ما ورائے معلوم خود را نفی می نمایند و آنچہ نزد ایشاں ثابت نشدہ منتفی می سازند (مکتوبات، دفتر دوم، مکتوب ۵۵)۔

عجیب معاملہ ہے کہ امام ابوحنیفہ سنت کی پیروی میں باقی جملہ آئمہ سے آگے ہیں اور اسی لیے مرسل احادیث کو وہ مسند احادیث کی طرح لائق متابعت جانتے ہیں اور اپنی رائے سے بہرصورت مقدم رکھتے ہیں بلکہ اسی طرح قول صحابی کو صحبت خیر البشر علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات سے مشرف ہونے کے باعث اپنی ذاتی رائے پر مقدم رکھتے ہیں جبکہ دوسرے آئمہ کرام کے ہاں یہ معاملہ نہیں ہے اس کے باوجود مخالفین انہیں صاحب رائے جانتے ہیں اور ایسے الفاظ سے انہیں یاد کرتے ہیں جو بے ادبی پر مبنی ہیں حالانکہ وہ سب آپ کے علمی کمال اور ورع وتقویٰ سے مالا مال ہونے کے معترف ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو توفیق بخشے کہ وہ دین کے سردار اور اہل اسلام کے پیشوا کو اذیت نہ پہنچائیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں وہ جماعت جو اکابر دین کو اصحاب رائے جانتی ہے اگر ان کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ بزرگ اپنی رائے سے حکم لگاتے ہیں اور کتاب و سنت کی پیروی نہیں کرتے تو اس طرح ان کے زعم فاسد سے مسلمانوں کا سوادِ اعظم گمراہ اور بدعتی قرار پاتا ہے بلکہ یہ لوگ دائرہ اسلام ہی سے خارج ہو جاتے ہیں ایسا عقیدہ نہیں رکھے گا مگر وہ جاہل جو اپنی جہالت سے بے خبر ہے یا ایسا زندیق جو آدھے دین کو باطل کر دینا چاہتا ہے بعض نیم ملاؤں نے چند حدیثیں یاد کر کے شرعی احکام کو ان پر منحصر کر لیا ہے اس طرح جو باتیں ان کی ذاتی معلومات سے باہر ہیں ان کا انکار کر دیتے ہیں اور جو چیز ان حضرات کے نزدیک ثابت نہیں ہے اس کا انکار کر دیتے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

وَاللّٰہِ یَا بُنَیَّۃُ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَیَّ غِنًی یَعْدُوْ مِنْکِ وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَیَّ فَقْرًا یَعْدُوْ مِنْکِ وَاِنِّیْ کُنْتُ

اپنے بعد غنی ہونا مجھے تم سے زیادہ پسند ہو اور اپنے بعد مجھے کسی کی مفلسی تمہاری سے زیادہ گراں نہیں۔ میں نے تمہیں کچھ درختدیئے

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) نے اپنے صاحبزادگان یعنی حضرت خواجہ محمد سعید (المتوفی ۱۰۷۰ھ) اور حضرت خواجہ محمد معصوم (المتوفی ۱۰۷۹ھ) رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ علیہما کو پند و نصائح سے نوازتے ہوئے اسی مکتوب گرامی میں یہ بھی فرمایا :-

مثل روح اللہ بمثل امام اعظم کوفی ست رحمۃ اللہ علیہ کہ برکت ورع و تقویٰ و بدولت متابعت سنت درجۂ علیا در اجتہاد و استنباط یافتہ است کہ دیگراں در فہم آں عاجز و قاصر اند و مجتہدات او را بواسطۂ وقت معانی مخالف کتاب و سنت دانند و او را و اصحاب او را اصحاب رائے پندارند

حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی مثال امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ جیسی ہے کہ ورع و تقویٰ کی برکت اور سنت کی پیروی کے باعث اجتہاد و استنباط میں اعلیٰ مقام پایا ہے کہ دوسرے لوگوں کا فہم اس کے سمجھنے سے عاجز و قاصر ہے اور ان کے اجتہادی مسائل کو وقت معانی کے سبب کتاب و سنت کے خلاف جانتے ہیں اور انہیں اور ان کے ساتھیوں کو اصحاب رائے شمار کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ ان کے علم کی حقیقت اور درایت تک نہ پہنچنے کے باعث ہے اور ان کے فہم پر وہ مطلع نہ ہو سکے۔ وقت

کُلُّ ذٰلِکَ لِعَدَمِ الْوُصُوْلِ اِلٰی حَقِیْقَۃِ عِلْمِہٖ وَدِرَایَتِہٖ وَعَدَمِ الْاِطِّلَاعِ عَلٰی فَہْمِہٖ وَفِرَاسَۃِ امام شافعی بکرشمہ از دقت فقاہت او عَلَیْہِ الرِّضْوَانُ دریافت کہ گفت اَلْفُقَہَاءُ کُلُّہُمْ عِیَالُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ۔ وائے از جرأتہائے قاصر نظراں کہ قصورِ خود را بدیگرے نسبت نمایند (ایضاً)۔

فقاہت کے باعث یہ امام شافعی کی فراست کا کرشمہ ہے کہ جب ان سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ تمام فقہاء امام ابوحنیفہ کے بال بچے ہیں ان کو تاہ اندیش لوگوں کی جرأت پر افسوس ہے جو اپنے قصور کو دوسرے (امام ابوحنیفہ) کے سر منڈھتے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جہاں علوم عقلیہ و نقلیہ میں درجہ کمال رکھتے تھے وہاں آپ کا روحانی مقام بھی اتنا بلند ہے کہ اہل کمال نے انہیں طریقت میں امام و مجتہد اور میدانِ مکاشفہ میں شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۳۸ھ) سے بلند پایا قرار دیتے ہوئے رئیس المکاشفین کے لقب سے یاد کیا ہے۔ جتنے شرعی معاملات کو کشفی نظر سے دیکھ کر انہوں نے ظاہر فرمایا اور کشف کے ذریعے جتنے سربستہ راز کھولے جو کتاب و سنت سے بال برابر بھی متصادم نہیں ہیں ان کے لحاظ سے دیکھیے تو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پوری امت محمدیہ میں اپنی مثال آپ ہیں کہ یہ اجازت و سعادت آپ کے حصے میں آئی۔ انہوں نے حضرت امام اعظم اور حنفی مذہب کو کشفی نظر سے کیا پایا؟ خود مجددِ اعظم ہی کے لفظوں میں ملاحظہ فرمائیے :-

بے شائبۂ تکلف و تعصب گفتہ میشود کہ نورانیت ایں مذہب حنفی بنظر کشفی در رنگ دریا عظیم می نماید و سائر مذاہب

بغیر کسی تکلف اور تعصب کے شائبہ کے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس مذہب حنفی کی نورانیت کشف کی نظر سے ایک بہت بڑے دریا کی طرح دکھائی دیتی ہے

marfat.com
Marfat.com

نَحَلْتُكِ جَدَّ عِشْرِيْنَ وَسْقًا. فَلَوْ كُنْتِ جَدَدْتِيْهِ وَاحْتَزْتِيْهِ كَانَ لَكِ. وَإِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ. وَإِنَّمَا هُمَا أَخَوَاكِ وَأُخْتَاكِ. فَاقْتَسِمُوْهُ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ يَا أَبَتِ، وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ إِنَّمَا هِيَ أَسْمَاءُ فَمَنِ الْأُخْرٰى؟ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: ذُوْ بَطْنِ بِنْتِ خَارِجَةَ أَرَاهَا جَارِيَةً

تھے جن سے بیس وسق کھجوریں آتی تھیں۔ اگر تم نے ان پر قبضہ کیا ہوتا تو تمہارے ہو جاتے۔ اب وہ میراث کا مال ہے اور تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ پس سارے مال کو اللہ کی کتاب کے مطابق تقسیم کر لینا۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی۔ ابا جان! مال خواہ کتنا ہی زیادہ ہوتا میں چھوڑ دیتی لیکن میری بہن تو صرف حضرت اسماء ہیں، دوسری کون ہے؟ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ وہ بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے اور میرے خیال میں وہ لڑکی ہے ف

در رنگ حیاض وجداول بنظر می در آیند و بظاہر ہم ملاحظہ نمودہ می آید سواد اعظم از اہل اسلام متابعان ابی حنیفہ اند علیہم الرضوان و ایں مذہب باوجود کثرت متابعان در اصول و فروع از سائر مذاہب متمیز است و در استنباط طریق علیحدہ دارد و ایں معنی مبنی از حقیقت است (ایضاً)

اور باقی سارے مذاہب حوضوں اور نہروں کی طرح نظر آتے ہیں اور ظاہر کی نظر سے دیکھیں تب بھی یہی کچھ دکھائی دیتا ہے کہ اہل اسلام کا سوادِ اعظم امام ابوحنیفہ کے متبعین پر مشتمل ہے علیہم الرضوان اور پیروی کرنے والوں کی کثرت کے علاوہ یہ مذہب اصول و فروع میں دوسرے تمام مذاہب سے ممتاز ہے اور استنباط مسائل میں اس کا طریقہ ہی نرالا ہے اور یہ اس کے حقیقت پر مبنی ہونے کی دلیل ہے۔

اجتہادی مسائل میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دیگر آئمہ کی نسبت کتاب و سنت کی تعلیمات سے زیادہ قریب ہیں۔ اکابر دین و ملت نے اسی حقیقت کے پیش نظر آپ کو امام اعظم کے لقب سے یاد کیا ہے۔ اہل حق کے دیگر آئمہ مجتہدین اور ان کے پیروکار اکثر فقہاء و محدثین نے امام ابوحنیفہ کو فقہ کا بانی اور کشور اجتہاد کا فرمانروا تسلیم کر کے آپ کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ امت محمدیہ کی ایسی عدیم المثال اور سرمایۂ افتخار ہستی پر زبان طعن کھولنے سے پہلے معترض کو اپنے ورع و تقویٰ، علم و عرفان اور اتباع و اذناب کی پونجی کا جائزہ لے لینا چاہیے اور سوچنا چاہیئے کہ آخر وہ ہے کس شمار میں؟

چلی ہی آتی ہیں شوق میں یاں زباں پہ بے اختیار باتیں
سکوت نخوت بھی مسکرا دے سُنے جو دیوانہ وار باتیں

ف۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صاحبزادی یعنی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ ان کی زوجۂ محترمہ یعنی حضرت حبیبہ بنت خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ اُن کے خیال میں لڑکی ہے اور اُن کے ترکہ میں سے اسے بھی حصہ ملنا چاہیئے۔ حضرت ابوبکر کی یہ کرامت ہے کہ اس بچے کے متعلق جان لیا کہ یہ لڑکی ہے یا لڑکا جبکہ وہ ابھی اپنی والدہ کے پیٹ ہی میں تھا۔ یہ علم ما فی الارحام ہے جو ان پانچ باتوں میں سے ایک ہے جنہیں غیوبِ خمسہ اور مفاتیح الغیب کہا جاتا ہے اس روایت سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ غیوبِ خمسہ کی ایک شق یعنی علم ما فی الارحام سے کچھ حصہ پروردگار عالم نے حضرت ابوبکر صدیق کو بھی مرحمت فرمایا تھا۔ حالانکہ یہ نبی نہیں تھے۔ دریں حالات حضرات انبیائے کرام اور خصوصاً سید الانبیاء والمرسلین علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات کو تو علیٰ قدرِ مراتب ان غیوب خمسہ سے یقیناً بدرجہا زیادہ حصہ ملا ہوگا چونکہ قرآن و حدیث کے واضح نصوص اس پر قائم ہیں لہٰذا مسلمانوں کے

marfat.com
Marfat.com

۴۱۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِیِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ یَنْحَلُوْنَ اَبْنَاءَهُمْ

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ اپنے بیٹوں کو کوئی چیز ہبہ کرتے ہیں اور اسے اپنے پاس روکے رکھتے ہیں۔ اگر بیٹا

حاشیہ صفحہ گزشتہ

ناجی گروہ یعنی حضرات اہلسنت وجماعت کا یہی عقیدہ ہے۔

بعض مبتدعین زمانہ جو مسلمانی کا دعویٰ کرنے کے باوجود حضرات انبیائے کرام و اولیائے عظام کی عداوت میں مغلوب الحال ہوئے پھرتے ہیں انہیں اہل حق سے اس عقیدے میں اتفاق نہیں بلکہ ان کے نزدیک ایسا عقیدہ رکھنے والا بالاتفاق کافر و مشرک اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ان کے نزدیک اہل حق تو سرے سے مسلمان ہی نہیں رہے بلکہ مسلمان تو وہ حضرات ہیں جو ہمہ وقت ایسا کارنامہ سرانجام دیتے ہوں کہ جس نبی کا کلمہ پڑھیں اس کی توہین و تنقیص کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ بہرحال غیوب خمسہ کے متعلق پروردگار عالم نے یوں فرمایا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝ (۳۱ : ۳۴)

بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے بارش اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی۔ بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے۔

اور دوسرے مقام پر خدائے علیم و خبیر نے یوں فرمایا ہے:۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝ (۶ : ۵۹)

اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں انہیں وہی جانتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور جو پتا گرتا ہے وہ اسے جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ نہیں اور نہ کوئی تر اور خشک مگر وہ روشن کتاب میں لکھا ہوا ہے۔

اس مفاتح الغیب والی آیت میں پروردگار عالم نے بتایا کہ لوح محفوظ میں سب کچھ لکھا ہوا ہے اور لوح محفوظ کے متعلق بتایا کہ وہ چھپی ہوئی چیز نہیں بلکہ مخلوق کے بعض افراد پر ظاہر، روشن اور بیان کرنے والی ہے۔ جن فرشتوں یا انسانوں کے خاص افراد پر وہ ظاہر اور روشن ہے یا جن سے وہ بیان کرتی ہے تو انہیں اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مندرجات لوح محفوظ کا علم حاصل ہو جاتا ہے یہ اعلام علم کائنات ہے جو پروردگار عالم کی طرف سے بعض محبین کو مرحمت فرما دیا جاتا ہے۔ عارف کامل، مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لیے فرمایا ہے:۔

لوح محفوظ است پیش اولیاء
آنچہ محفوظ است محفوظ از خطا

سورۂ لقمان کی مذکورہ بالا آیت متعلقہ غیوب خمسہ کی تفسیر میں فخر سلاطین ہند یعنی سلطان محی الدین اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے امت محمدیہ کے لیے فتاویٰ عالمگیری جیسی عدیم المثال یادگار چھوڑی، ان کے استاد محترم حضرت علامہ احمد جیون امیٹھوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۳۰ھ) فرماتے ہیں:۔

وَلَكَ اَنْ تَقُوْلَ اِنَّ عِلْمَ السَّاعَةِ هٰذِهِ الْخَمْسَةَ اِنْ

اور تم کہہ سکتے ہو کہ ان پانچ چیزوں کا علم کسی کو نہیں مگر

marfat.com

Marfat.com

نُحْلًا. ثُمَّ يُمْسِكُونَهَا. فَإِنْ مَاتَ ابْنُ أَحَدِهِمْ، قَالَ: مَالِي بِيَدِي. لَمْ أُعْطِهِ أَحَدًا. وَإِنْ مَاتَ هُوَ، قَالَ هُوَ لِابْنِي قَدْ كُنْتُ أَعْطَيْتُهُ إِيَّاهُ. مَنْ نَحَلَ نِحْلَةً، فَلَمْ

فوت ہو جائے تو کہتے ہیں کہ مال میرے قبضے میں ہے میں کسی کو نہیں دوں گا اور اگر خود مرے تو کہتا ہے کہ میرے بیٹے کا ہے میں نے اسے دے دیا تھا۔ آئندہ جو ہبہ کرے اور موہوب لہٗ اس پر قبضہ نہ کرے

لا يعلمها احدا الا الله لكن يجوز ان يعلمها من يشاء من محبيه واوليائه بقرينة قوله تعالى ان الله عليم خبير المخبر (تفسیرات احمدیہ)

اللہ کو لیکن یہ جائز ہے کہ وہ اپنے پیاروں اور ولیوں میں سے جس کو چاہے بتا دے یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے قرینہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا اور خبیر یعنی بتانے والا ہے۔

مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے برکت پاک و ہند، خاتم المحققین سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ) نے یوں غیوبِ خمسہ کے بارے میں اسلامی عقیدے کی وضاحت فرمائی ہے:۔

مراد آنست کہ بے تعلیم الٰہی بحساب عقل ہیچکس اینہا را نداند و آنہا از امور غیب اند کہ جز خدا کسے آنرا نداند مگر آنکہ وے تعالیٰ از خود کسے را بداند بوحی و الہام (اشعۃ اللمعات، جلد اول ص ۴۴۴)۔

مراد یہ ہے کہ بغیر خدا کے بتائے عقل کے زور سے کوئی انہیں نہیں جان سکتا اور یہ غیب کی باتوں سے ہیں جنہیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا مگر جس کو خود اللہ تعالیٰ ہی وحی یا الہام کے ذریعے بتا دے۔

معلوم ہوا کہ عقلی کے زور یا حساب وغیرہ کے ذریعے سے انسان کو ان پانچ چیزوں کا علم نہیں ہوتا لیکن اس بات کی ہرگز کوئی تصریح نہیں ملتی کہ اللہ تعالیٰ ان کا علم کسی کو مطلقاً دیتا ہی نہیں ہے۔ قرآن مجید و احادیث مطہرہ کے اندر ایسے بیشمار واقعات موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کو ان کا علم عطا فرمایا۔ تفصیل کی گنجائش نہیں محض چند اشاروں پر اکتفا کرتا ہوں وباللہ التوفیق۔

قربِ قیامت کے وقت حضرت اسرافیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ صور پھونکنے کا حکم دے گا جس کے باعث انہیں قیامت کا علم ہو جائے گا اگرچہ چند لمحے پہلے ہی سہی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میدان بدر میں معرکہ آرائی ہونے سے ایک روز پہلے کفار قریش کے سرداروں کے متعلق اپنے اصحاب کو بتایا کہ فلاں اس جگہ گرے گا اور فلاں یہاں پچھاڑا جائے گا۔ اگلے روز اسی طرح ہوا جو آپ نے فرمایا تھا۔ یہ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ کی خبر ہے اور وہ عِلْمُ السَّاعَۃِ کی۔ چونکہ زیر بحث حدیث علم مافی الارحام کے متعلق ہے لہٰذا اسی کے متعلق چند اشارے کر کے اس حاشیے کو ختم کرتا ہوں۔ قرآن کریم نے حضرت جبرئیل کا بیان یوں نقل فرمایا۔ لاہب لک غلاما زکیا تاکہ تجھے پاک بیٹا دے دوں۔ حضرت عیسیٰ ابھی شکم مادر میں بھی نہیں پہنچے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو بتا دیا اور ان کی معرفت حضرت مریم کو بھی اسی طرح فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق بتایا اور فرشتے کی معرفت حضرت زکریا علیہ السلام کو۔ اسی طرح حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب کی بشارت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی۔ مشہور حدیث ہے کہ بچہ جب شکم مادر میں چار ماہ کا ہو جاتا ہے تو ایک فرشتہ آکر اس کی پیشانی پر چار باتیں لکھ جاتا ہے۔ (۱) اس کی عمر (۲) اس کا رزق (۳) جنتی ہے یا جہنمی (۴) لڑکی ہے یا لڑکا۔ غور فرمائیے کہ اس فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے جس بچے کی طرف بھیجا اس کے بارے میں قبل از وقت کیسے اہم ترین امور کا علم دے کر بھیجا اور جواب بھی ان کے بارے میں شک کرے تو کم از کم اسے مرتے وقت ضرور یقین ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے متعلق حضرت عزرائیل علیہ السلام کو بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ کا علم دیا ہوا ہے یا نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

marfat.com
Marfat.com

بَحْرُهَا الَّذِي نُحْلِهَا، حَتّٰى يَكُونَ إِنْ مَاتَ لِوَرَثَتِهِ فَهِيَ بَاطِلٌ.

تو مرنے پر وہ وارثوں کا ہوگا اور ہبہ باطل ہو جائے گا۔

بَابُ ۳۴ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْعَطِيَّةِ

جو عطیہ جائز نہیں ہے

قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِيمَنْ أَعْطٰى أَحَدًا عَطِيَّةً لَا يُرِيدُ ثَوَابَهَا. فَأَشْهَدَ عَلَيْهَا. فَإِنَّهَا ثَابِتَةٌ لِلَّذِي أُعْطِيَهَا. إِلَّا أَنْ يَمُوتَ الْمُعْطِي قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهَا الَّذِي أُعْطِيَهَا.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو ثواب کی نیت سے کسی کو عطیہ دے اور اس پر لوگوں کو گواہ بنالے تو وہ معطیٰ لہٗ کے لیے ثابت ہو جائے گا جبکہ وہ معطیٰ کی موت سے پہلے عطیہ پر قبضہ کرلے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَإِنْ أَرَادَ الْمُعْطِي إِمْسَاكَهَا بَعْدَ أَنْ أَشْهَدَ عَلَيْهَا. فَلَيْسَ ذٰلِكَ لَهُ. إِذَا قَامَ عَلَيْهِ بِهَا صَاحِبُهَا، أَخَذَهَا.

فرمایا کہ معطیٰ اگر گواہ بنانے کے بعد عطیہ کو روکنا چاہے تو اسے یہ حق نہیں۔ معطیٰ لہٗ جب چاہے اسے لے سکتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَمَنْ أَعْطٰى عَطِيَّةً. ثُمَّ نَكَلَ الَّذِي أَعْطَاهَا. فَجَاءَ الَّذِي أُعْطِيَهَا بِشَاهِدٍ يَشْهَدُ لَهُ أَنَّهُ أَعْطَاهُ ذٰلِكَ. عَرْضًا كَانَ أَوْ ذَهَبًا أَوْ وَرِقًا أَوْ حَيَوَانًا. أُحْلِفَ الَّذِي أُعْطِيَ مَعَ شَهَادَةِ شَاهِدِهِ. فَإِنْ أَبَى الَّذِي أُعْطِيَ أَنْ يَحْلِفَ، حُلِّفَ الْمُعْطِي. وَإِنْ أَبٰى أَنْ يَحْلِفَ أَيْضًا، أَدّٰى إِلَى الْمُعْطِي مَا ادَّعٰى عَلَيْهِ. إِذَا كَانَ لَهُ شَاهِدٌ وَاحِدٌ. فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَاهِدٌ، فَلَا شَيْءَ لَهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے عطیہ دیا اور پھر دینے سے انکار کر دیا۔ معطیٰ لہٗ عطیہ دینے کا گواہ لے آیا۔ عطیہ خواہ سامان ہو یا سونا چاندی اور جانور وغیرہ تو گواہ کی گواہی کے ساتھ معطیٰ لہٗ سے قسم لی جائے گی۔ اگر وہ قسم کھانے سے انکار کرے تو معطی سے قسم لی جائے گی اور اگر یہ بھی قسم کھانے سے انکار کرے تو مدعی کو وہی کچھ دیا جائے گا جس کا اس نے دعویٰ کیا اور اس پر ایک گواہ رکھتا ہو۔ اگر اس کا گواہ ایک بھی نہ ہو تو اسے کچھ نہیں ملے گا۔

قَالَ مَالِكٌ: مَنْ أَعْطٰى عَطِيَّةً لَا يُرِيدُ ثَوَابَهَا. ثُمَّ مَاتَ الْمُعْطِي. فَوَرَثَتُهُ بِمَنْزِلَتِهِ. وَإِنْ مَاتَ الْمُعْطِي قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَ الْمُعْطِي عَطِيَّتَهُ، فَلَا شَيْءَ لَهُ. وَذٰلِكَ أَنَّهُ أُعْطِيَ عَطَاءً لَمْ يَقْبِضْهُ. فَإِنْ أَرَادَ الْمُعْطِي أَنْ يُمْسِكَهَا، وَقَدْ أَشْهَدَ عَلَيْهَا حِينَ أَعْطَاهَا، فَلَيْسَ ذٰلِكَ لَهُ. إِذَا قَامَ صَاحِبُهَا، أَخَذَهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے ثواب کی نیت سے عطیہ دیا پھر معطی فوت ہو گیا تو وارث اس کے قائم مقام ہوں گے اگر معطیٰ لہٗ کے عطیہ پر قبضہ کرنے سے پہلے معطی فوت ہوا تو اسے کچھ نہیں ملے گا کیونکہ اس نے عطیہ پر قبضہ نہیں کیا تھا۔ اگر معطی عطیہ کو روکنا چاہے جبکہ دینے کے گواہ موجود ہوں تو اسے کوئی حق نہیں رہا۔ معطیٰ لہٗ جب چاہے لے سکتا ہے۔

بَابُ ۳۵ الْقَضَاءِ فِي الْهِبَةِ

ہبہ کا حکم

۴۲۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي غَطَفَانَ بْنِ طَرِيفٍ الْمُرِّيِّ: أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِصِلَةِ رَحِمٍ، أَوْ عَلٰى وَجْهِ صَدَقَةٍ.

ابو غطفان بن طریف مری سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس نے صلہ رحمی یا صدقہ کے طور پر کوئی چیز ہبہ کی تو اسے واپس نہیں لے سکتا۔ جس نے بدلے کی نیت

marfat.com

Marfat.com

فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ فِيهَا. وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً يَرَى أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ بِهَا الثَّوَابَ. فَهُوَ عَلَى هِبَتِهِ. يَرْجِعُ فِيهَا، إِذَا لَمْ يُرْضَ مِنْهَا

سے کوئی چیز ہبہ کی تو جب اس کی مرضی نہ رہے واپس لے سکتا ہے۔

قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ: الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا، أَنَّ الْهِبَةَ إِذَا تَغَيَّرَتْ عِنْدَ الْمَوْهُوبِ لَهُ لِلثَّوَابِ. بِزِيَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ. فَإِنَّ عَلَى الْمَوْهُوبِ لَهُ أَنْ يُعْطِيَ صَاحِبَهَا قِيمَتَهَا. يَوْمَ قَبَضَهَا

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ بدلے کی غرض سے ہبہ کی ہوئی چیز جب موہوب لہ کے پاس خراب ہو جائے یا اس میں کمی بیشی آجائے تو دینے والا موہوب لہ سے قبضے کے روز کی قیمت لے سکتا ہے۔

بَابُ الْاِعْتِصَارِ فِي الصَّدَقَةِ

صدقہ میں رجوع کرنے کا بیان

قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ. أَنَّ كُلَّ مَنْ تَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهِ بِصَدَقَةٍ قَبَضَهَا الِابْنُ. أَوْ كَانَتْ فِي حَجْرِ أَبِيهِ فَأَشْهَدَ مَالَهُ عَلَى صَدَقَتِهِ. فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَعْتَصِرَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَا يَرْجِعُ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّدَقَةِ

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جس نے اپنے بیٹے کو کوئی چیز بطور صدقہ دی جس پر بیٹے نے قبضہ کر لیا یا وہ گود میں ہے اور باپ نے صدقہ کے گواہ بنا لیے تو اب اسے کوئی چیز واپس لینے کا حق نہیں رہا۔ کیونکہ صدقہ کی چیز کو واپس نہیں لیا جاتا۔

قَالَ: وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ: الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِيمَنْ نَحَلَ وَلَدَهُ نُحْلًا. أَوْ أَعْطَاهُ عَطَاءً لَيْسَ بِصَدَقَةٍ. إِنَّ لَهُ أَنْ يَعْتَصِرَ ذَلِكَ مَا لَمْ يَسْتَدِنِ الْوَلَدُ دَيْنًا يُدَايِنُهُ النَّاسُ بِهِ. وَيَأْمَنُونَهُ عَلَيْهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْعَطَاءِ الَّذِي أَعْطَاهُ أَبُوهُ. فَلَيْسَ لِأَبِيهِ أَنْ يَعْتَصِرَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، بَعْدَ أَنْ تَكُونَ عَلَيْهِ الدُّيُونُ

اور انہوں نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ جو کوئی چیز اپنے بیٹے کو بخوشی دے جو بطور صدقہ نہ دی ہو تو اسے رجوع کرنے کا حق ہے جب تک بیٹا اس بھروسے کے ساتھ قابض ہو کر لوگوں کے ساتھ اس کا لین دین نہ کرے اور لوگ یہ جانتے ہوں کہ یہ اسے اس کے باپ نے دی ہے۔ اب باپ اس میں سے کوئی چیز نہیں لے سکتا جبکہ اس پر قرضے بھی ہوں یا کوئی اپنے

أَوْ يُعْطِيَ الرَّجُلُ ابْنَهُ أَوِ ابْنَتَهُ. فَتَنْكِحُ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ. وَإِنَّمَا تَنْكِحُهُ لِغِنَاهُ. وَلِلْمَالِ الَّذِي أَعْطَاهُ أَبُوهُ. فَيُرِيدُ أَنْ يَعْتَصِرَ ذَلِكَ الْأَبُ. أَوْ يَتَزَوَّجُ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ. قَدْ نَحَلَهَا أَبُوهَا النُّحْلَ. إِنَّمَا يَتَزَوَّجُهَا وَيَرْفَعُ فِي صَدَاقِهَا لِغِنَاهَا وَمَالِهَا. وَمَا أَعْطَاهَا أَبُوهَا. ثُمَّ يَقُولُ الْأَبُ: أَنَا أَعْتَصِرُ ذَلِكَ. فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَعْتَصِرَ مِنِ ابْنِهِ وَلَا مِنِ ابْنَتِهِ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ. إِذَا كَانَ عَلَى مَا وَصَفْتُ لَكَ.

بیٹے یا بیٹی کو عطیہ دے۔ پھر کوئی عورت اس سے نکاح کرے اور وہ اس کے باپ کے مال کی وجہ سے نکاح کرے کہ مالدار ہو گیا ہے۔ اب باپ اسے واپس لینا چاہے۔ یا کسی نے ایک عورت سے شادی کی جس کو اس کے باپ نے مال ہبہ کیا۔ اس نے اس عورت سے شادی کی اور بڑھ چڑھ کر مہر دیا کہ اس مال کی وجہ سے وہ عورت مالدار ہے جو اس کے باپ نے دیا تھا۔ پھر باپ کہے کہ میں واپس لیتا ہوں، تو مذکورہ حالات میں وہ اپنے بیٹے اور اپنی بیٹی سے واپس نہیں لے سکتے۔

marfat.com

Marfat.com

باب ٣٧ الْقَضَاءِ فِي الْعُمْرَى

عمریٰ کا بیان

٤٣ - حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهُ لِلَّذِي يُعْطَاهَا، لاَ تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا أَبَدًا، لأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ".

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی کو عمریٰ دے اور اس کے وارثوں کے لیے تو اب لینے والا دینے والے کو کبھی واپس نہیں دے گا کیونکہ اس نے جب چیز دے دی تو اس میں وراثت جاری ہو گئی۔

٤٤ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولاً الدِّمَشْقِيَّ يَسْأَلُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعُمْرَى. وَمَا يَقُولُ النَّاسُ فِيهَا؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: مَا أَدْرَكْتُ النَّاسَ إِلاَّ وَهُمْ عَلَى شُرُوطِهِمْ فِي أَمْوَالِهِمْ. وَفِيمَا أُعْطُوا.

عبدالرحمٰن بن قاسم نے مکحول دمشقی سے سنا کہ قاسم بن محمد سے عمریٰ کے متعلق پوچھا گیا کہ لوگ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ قاسم بن محمد نے فرمایا کہ میں نے تو مال میں لوگوں کو ان کی شرطیں پوری کرتے پایا ہے اور عطیات میں بھی۔

قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ وَعَلَى ذَلِكَ، الأَمْرُ عِنْدَنَا. أَنَّ الْعُمْرَى تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْمَرَهَا. إِذَا لَمْ يَقُلْ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ عمریٰ دینے والے کی طرف لوٹتا ہے جبکہ اس نے یہ نہ کہا ہو کہ یہ تمہارے لیے اور تمہارے وارثوں کے لیے ہے۔

٤٥ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَرِثَ مِنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ دَارَهَا. قَالَ: وَكَانَتْ حَفْصَةُ قَدْ أَسْكَنَتْ بِنْتَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ مَا عَاشَتْ. فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ بِنْتُ زَيْدٍ، قَبَضَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْمَسْكَنَ. وَرَأَى أَنَّهُ لَهُ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کو حضرت حفصہ بنت عمر کا گھر ورثے میں ملا۔ فرمایا کہ حضرت حفصہ عمر بھر رہنے کے لیے حضرت زید بن خطاب کی بیٹی کو دے گئی تھیں۔ جب بنت زید کا انتقال ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر نے اس گھر پر قبضہ کر لیا اور اسے اپنا سمجھا۔

باب ٣٨ الْقَضَاءِ فِي اللُّقَطَةِ

گری پڑی چیز کا بیان

٤٦ - حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ، مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ؛ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ؟ فَقَالَ: "اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا. ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً. فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا. وَإِلاَّ فَشَأْنَكَ بِهَا". قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "هِيَ لَكَ، أَوْ

یزید مولیٰ منبعث نے حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر ایک آدمی نے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا:۔ اس کا ظرف اور بندھن پہچان لو پھر ایک سال تک لوگوں میں بیان کرو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو دے دو ورنہ خود رکھ لو۔ عرض کی یا رسول اللہ! گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے

marfat.com
Marfat.com

لِاَخِيْكَ، اَوْ لِلذِّئْبِ، قَالَ: فَضَالَّةُ الْاِبِلِ؟ قَالَ "مَالَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَآءَ، وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ، حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

بھیڑیے کے لیے عرض کی اور گم شدہ اونٹ؟ فرمایا تمہیں اس سے کیا سروکار؟ اس کا مشکیزہ اور توشہ دان اس کے پاس ہے پانی پیئے گا، درختوں کے پتے کھائے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے گا۔

۴۷۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ نَزَلَ مَنْزِلًا فِيْ طَرِيْقِ الشَّامِ. فَوَجَدَ صُرَّةً فِيْهَا ثَمَانُوْنَ دِيْنَارًا. فَذَكَرَهَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: عَرِّفْهَا عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ وَاذْكُرْهَا لِكُلِّ مَنْ يَاْتِيْ مِنَ الشَّامِ، سَنَةً. فَاِذَا مَضَتِ السَّنَةُ، فَشَاْنُكَ بِهَا۔

معاویہ بن عبداللہ بن بدر جہنی نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ شام کے راستے میں جب وہ ایک منزل پر اترے تو انہیں ایک تھیلی ملی جس میں اسی دینار تھے۔ انہوں نے حضرت عمر سے ذکر کیا تو حضرت عمر نے ان سے فرمایا۔ مسجدوں کے دروازوں پر لوگوں سے کہا کرو اور جو بھی شام سے آئے اس سے ذکر کیا کرو جب ایسا کرتے ہوئے ایک سال گزر جائے تو پھر جو چاہو کرو۔

۴۸۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ لُقْطَةً. فَجَاءَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ. فَقَالَ لَهُ: اِنِّيْ وَجَدْتُ لُقْطَةً. فَمَاذَا تَرٰى فِيْهَا؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: عَرِّفْهَا. قَالَ: فَعَرَّفْتُهَا. قَالَ: زِدْ. قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَا اٰمُرُكَ اَنْ تَاْكُلَهَا وَلَوْ شِئْتَ، لَمْ تَاْخُذْهَا۔

نافع سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو پڑی ہوئی چیز ملی تو وہ حضرت عبداللہ بن عمر کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور کہا کہ مجھے پڑی ہوئی چیز ملی ہے، اس کا حکم بتائیے؟ حضرت عبداللہ بن عمر نے اس سے فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کرو۔ عرض کی میں کر چکا۔ فرمایا کہ اور کرو۔ عرض کی اور بھی کر چکا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں تمہیں کھانے کا حکم

بَابُ ۳۹ الْقَضَاءِ فِيْ اِسْتِهْلَاكِ الْعَبْدِ اللُّقْطَةَ

غلام نے اگر لقطے کو خرچ کر دیا

قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ: اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْعَبْدِ يَجِدُ اللُّقْطَةَ فَيَسْتَهْلِكُهَا، قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ الْاَجَلَ الَّذِيْ اَجَلَّ فِي اللُّقْطَةِ. وَذٰلِكَ سَنَةٌ. اَنَّهَا فِيْ رَقَبَتِهِ. اِمَّا اَنْ يُعْطِيَ سَيِّدُهُ ثَمَنَ مَا اسْتَهْلَكَ عُلَامُهُ. وَاِمَّا اَنْ يُسْلِمَهُ اِلَيْهِمْ مَكَانَهُ. وَاِنْ اَمْسَكَهُ حَتّٰى يَاْتِيَ الْاَجَلُ الَّذِيْ اُجِّلَ فِي اللُّقْطَةِ، ثُمَّ اسْتَهْلَكَهَا، كَانَتْ دَيْنًا عَلَيْهِ يَتْبَعُهُ بِهِ. وَلَمْ تَكُنْ فِيْ رَقَبَتِهِ. وَلَمْ يَكُنْ عَلٰى سَيِّدِهِ فِيْهَا شَيْءٌ۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ غلام اگر لقطہ پائے اور اسے خرچ کر دے لقطہ کی مدت یعنی ایک سال پورا ہونے سے پہلے تو یہ اسی کی گردن پر ہے خواہ اس کا آقا اس چیز کی قیمت دے جو غلام نے خرچ کر دی یا غلام کو ان کے سپرد کر دے۔ اگر غلام نے لقطہ کی مدت یعنی ایک سال پورا ہو جانے کے بعد اسے خرچ کیا تو وہ آزاد ہونے تک اس پر قرض رہے گا۔ اس سے پہلے اس پر یا اس کے آقا پر کچھ واجب الادا نہیں۔

ف۔ بہتر تو یہی ہے کہ کسی کا پڑا ہوا مال نہ اٹھایا جائے بلکہ اس کی اطلاع قریبی تھانے میں کر دی جائے۔ اگر اٹھا لیا ہے تو اس کی تشہیر کی جائے آجکل اخبارات کے ذریعے خوب تشہیر ہوتی ہے۔ پوری کوشش کی جائے کہ مال مالک تک پہنچ جائے اور اٹھانے والے کی اپنی نیت نہ بگڑنے پائے کیونکہ اس نے بہت بڑی ذمہ داری کا بوجھ خود اپنے سر پر اٹھا لیا ہے۔ اب جلد از جلد سبک دوش ہونے کی کوشش کرے۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ الْقَضَاءِ فِي الضَّوَالِّ

گم ہو جانے والے جانور کا بیان

۴۹ - مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَجَدَ بَعِيرًا بِالْحَرَّةِ. فَعَقَلَهُ. ثُمَّ ذَكَرَهُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَمَرَهُ عُمَرُ اَنْ يُعَرِّفَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ: اِنَّهُ قَدْ شَغَلَنِي عَنْ ضَيْعَتِي. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اَرْسِلْهُ حَيْثُ وَجَدْتَهُ.

سلیمان بن یسار کو ثابت بن ضحاک انصاری نے بتایا کہ انہیں حرہ کے مقام پر ایک اونٹ ملا تو اس کا گھٹنا باندھ دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تین مرتبہ اس کا اعلان کرو۔ حضرت ثابت عرض گزار ہوئے کہ میں اپنی کھیتی میں بہت مشغول ہوں۔ حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ اسی جگہ پہنچا دو جہاں یہ پایا تھا۔

۵۰ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ، وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ، اِلَى الْكَعْبَةِ: مَنْ اَخَذَ ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جبکہ وہ کعبے سے پیٹھ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے کہ جو گم شدہ چیز لے وہ خود گم کردہ راہ ہے۔

۵۱ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ؛ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ: كَانَتْ ضَوَالُّ الْاِبِلِ فِي زَمَانِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ اِبِلًا مُؤَبَّلَةً تَنَاتِجُ. لَا يَمَسُّهَا اَحَدٌ. حَتَّى اِذَا كَانَ زَمَانُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، اَمَرَ بِتَعْرِيفِهَا. ثُمَّ تُبَاعُ. فَاِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا، اُعْطِيَ ثَمَنَهَا.

امام مالک نے ابن شہاب کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر کے زمانے میں گم شدہ اونٹ چھوڑ دیئے جاتے تھے۔ اونٹنیاں بچے جنا کرتیں اور کوئی انہیں ہاتھ نہیں لگاتا تھا۔ جب حضرت عثمان کا زمانہ آیا تو حکم دیا کہ وہ بتائے جائیں اور انہیں بیچ دیا گیا۔ جب کسی کا مالک آیا تو اسے قیمت دے دی گئی۔

بَابُ صَدَقَةِ الْحَيِّ عَنِ الْمَيِّتِ

زندہ اگر مردے کی طرف سے صدقہ خیرات کرے

۵۲ - حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ؛ اَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ. وَحَضَرَتْ اُمَّهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِينَةِ. فَقِيلَ لَهَا: اَوْصِي. فَقَالَتْ: فِيمَ اُوصِي؟ اِنَّمَا الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ. فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ يَقْدَمَ سَعْدٌ. فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، ذُكِرَ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ يَنْفَعُهَا اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَمْ"، فَقَالَ سَعْدٌ: حَائِطِي كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا. لِحَائِطِ سَمَّاهُ.

سعد بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جبکہ وہ کعبے سے پیٹھ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے کہ جو گم شدہ چیز لے وہ خود گم کردہ راہ ہے۔

۵۳ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ

امام مالک نے ابن شہاب کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر کے زمانے میں گم شدہ اونٹ چھوڑ دیئے جاتے تھے۔ اونٹنیاں بچے جنا کرتیں اور کوئی انہیں ہاتھ نہیں لگاتا تھا۔ جب حضرت عثمان کا زمانہ آیا تو حکم دیا کہ وہ بتائے جائیں اور انہیں بیچ دیا گیا۔ جب کسی کا مالک آیا تو اسے قیمت دے دی گئی۔

سعد بن سعید بن سعد بن عبادہ سے روایت ہے کہ کسی غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت سعد بن عبادہ نکلے اور مدینہ منورہ میں ان کی والدۂ محترمہ کا آخری وقت آگیا۔ ان سے وصیت کرنے کے لیے کہا گیا تو فرمایا: میں کس چیز میں وصیت کروں جبکہ مال تو سعد کا ہے۔ وہ حضرت سعد کی واپسی سے پہلے وفات پا گئیں۔ جب حضرت سعد بن عبادہ واپس آئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو حضرت سعد عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو انہیں فائدہ پہنچے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں چنانچہ حضرت سعد نے کہا کہ فلاں فلاں باغ میری والدہ ماجدہ کی طرف سے صدقہ ہیں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

marfat.com

Marfat.com

أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا . وَأَرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ ، تَصَدَّقَتْ . أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَمْ"

روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گزارش کی کہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا ہے اگر وہ کلام کرتیں تو کچھ خیرات کرتیں۔ کیا میں ان کی طرف سے خیرات کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔

ف۔ ایصالِ ثواب کے جواز میں اس کے علاوہ بھی متعدد احادیث موجود ہیں۔ جس طرح زندوں کو حسنِ سلوک کی ضرورت ہے مُردے ان سے بھی زیادہ ضرورت مند ہیں کیونکہ جب انہیں نیکیوں کی قدر معلوم ہوئی تو نیکی کرنے کا وقت گزر چکا۔ اب تو انہیں صرف وہی نیکی مل سکے گی جو صدقۂ جاریہ کی صورت کے اندر اس دنیا میں چھوڑ گئے یا لواحقین سے جو بھی اس دار العمل میں رہتے ہوئے صدقہ و خیرات کا ثواب ان کے نامۂ اعمال میں لکھوائے یا کلمہ و کلام پڑھ کر اس کا ثواب ان کے لیے پہنچائے۔ اب قدر ہونے پر ایک ایک نیکی کے لیے وہ کیسی آس لگائے رکھتے ہوں گے؟ کیسی حسرت سے ہر ایک کا منہ تکتے ہوں گے؟

ایصالِ ثواب ایک تو بزرگانِ دین کے لیے کیا جاتا ہے۔ اگرچہ بظاہر وہ ہمارے ایصالِ ثواب کے حاجت مند نہیں اور نہ یہ آس لگائے بیٹھے رہتے ہوں گے کہ کوئی ہمارے لیے ایصال ثواب کرے تو ممکن ہے ہمارا بھی بیڑہ پار ہو جائے کیونکہ بفضلہ تعالیٰ وہ اپنی برزخی زندگی اپنے خالق و مالک کے قُربِ خاص میں مہمانوں کی طرح گزار رہے ہوں گے۔ جہاں ان کی پیروی نجات کی ضامن ہے وہاں ان حضرات کے لیے ایصالِ ثواب کرنے والے کی یہی آرزو ہوتی ہے کہ پروردگارِ عالم اسے بھی اپنے پیاروں کے چاہنے والوں میں شمار فرمالے وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللهِ بِعَزِيزٍ۔

دوسری طرف اپنے والدین، بہن بھائی اور بیٹا بیٹی وغیرہ لواحقین کے لیے ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے کہ ایسا کرنے سے صلہ رحمی اور باہمی ہمدردی کے تقاضے پورے ہوتے ہیں۔ اگر آج کوئی تساہل یا اغماض کا شکار ہو کر اپنے لواحقین کو چند نیکیوں سے محروم رکھتا ہے تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ بھی اسی صورت حال سے دوچار ہونے والا ہے۔ آج نہیں تو کل اس کے سامنے بھی یہی حالات پیش آئیں گے جبکہ اس کی نیکیوں کا دفترِ عمل بھی لپیٹ کر رکھ دیا جائے گا۔ ترس کھانے والوں پر ترس کھایا جائے گا اور جو آج اپنے لواحقین پر بھی ترس نہیں کھاتے ان پر ترس کھانے والے ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملیں گے کیونکہ لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ تعالےٰ بھی رحم نہیں فرماتا:۔

جس کو غمِ جہاں میں بھی یاد رہے غمِ بیکساں
میری طرف سے ہمنشیں جا کر اسے سلام دے

ایصالِ ثواب سے بعض حضرات کو آجکل ایک چڑ سی ہو گئی ہے کہ وہ اس سے بڑی حد تک دور رہتے اور دوسروں کو طرح طرح کے بہانے اور سہارے تلاش کر کے روکنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ ان کا یہ طرزِ عمل اور اندازِ فکر یقیناً ان لوگوں کے مفاد میں نہیں کہا جا سکتا جو اس دارِ فانی کو چھوڑ کر عالمِ جاودانی میں جا پہنچے ہیں۔ ایسے حضرات کو اپنے طرزِ عمل پر نظرِ ثانی کرنی چاہیئے دوسری جانب ایصالِ ثواب کو نام و نمائش کا ذریعہ بنا لینا بھی قطعاً درست نہیں کیونکہ ایسا کرنے سے اموات کے کچھ بھی پلّے نہیں پڑتا اور شہرت کے لیے ایصال ثواب کرنے والا بھی ثواب کی جگہ گناہ ہی کماتا ہے۔ بعض جگہ قرآن خوانی کرنے والے حضرات سب یا اکثر بلند آواز سے پڑھتے ہیں حالانکہ

marfat.com
Marfat.com

۵۴۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ، تَصَدَّقَ عَلٰی اَبَوَیْهِ بِصَدَقَةٍ فَهَلَكَا . فَوَرِثَ ابْنُهُمَا الْمَالَ . وَهُوَ مُخْلٌ . فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ " قَدْ اُجِرْتَ فِیْ صَدَقَتِكَ . وَخُذْهَا بِمِیْرَاثِكَ "

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ بنی حارث بن خزرج سے ایک انصاری نے اپنے والدین کو صدقہ دیا وہ دونوں فوت ہو گئے تو ان کا بیٹا ہی مال کا وارث بنا اور وہ کمزور کے درخت تھے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ تمہیں اپنے صدقے کا ثواب مل گیا، اب اسے میراث میں لے لو۔

حاشیہ صفحہ گزشتہ

جب ایک شخص بھی بلند آواز سے تلاوت کرے تو حاضرین کے لیے اس کا سننا واجب ہو جاتا ہے اگر نہیں سنیں گے تو سب گنہگار ہوں گے یوں تلاوت کرنے والے گناہ کا ارتکاب کر کے گھر لوٹے تو اموات کو ثواب کہاں سے ملے گا جبکہ صاحب خانہ اور پڑھنے والے سب گناہ کے مرتکب ہوئے۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ ایسے مواقع پر سب اس طرح تلاوت کریں کہ دوسرے کے کانوں تک آواز نہ جائے اور پڑھنا خلوص نیت سے ہو جس میں کسی طمع یا معاوضے کا دخل نہ ہو۔ غرضیکہ ہر کام حدودِ شرعیہ کے اندر ہونا چاہیئے تاکہ ثواب کی امید ہو سکے اور اموات کو فائدہ پہنچ سکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الْوَصِيَّةِ

کتاب الوصیّۃ

بَابُ الْاَمْرِ بِالْوَصِيَّةِ

باب ۱ الامر بالوصیۃ

وصیت کا حکم

۱- حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَهٗ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ، يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ، اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ عِنْدَهٗ مَكْتُوْبَةٌ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسلمان کو یہ حق نہیں ہے کہ جس کے پاس کوئی ایسی چیز یا معاملہ ہو جس میں وصیت کرنا ضروری ہو اور وصیت لکھے بغیر دو راتیں بھی گزارے۔

قَالَ مَالِكٌ: اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا، اَنَّ الْمُوْصِيَ اِذَا اَوْصٰى فِيْ صِحَّتِهٖ اَوْ مَرَضِهٖ بِوَصِيَّةٍ، فِيْهَا عَتَاقَةُ رَقِيْقٍ مِنْ رَقِيْقِهٖ، اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ، فَاِنَّهٗ يُغَيِّرُ مِنْ ذٰلِكَ مَا بَدَا لَهٗ. وَيَصْنَعُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ، حَتّٰى يَمُوْتَ وَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يَطَّرِحَ تِلْكَ الْوَصِيَّةَ وَيُبْدِلَهَا، فَعَلَ. اِلَّا اَنْ يُدَبِّرَ مَمْلُوْكًا. فَاِنْ دَبَّرَ، فَلَا سَبِيْلَ اِلٰى تَغْيِيْرِهٖ دَبَّرَ. وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهٗ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ، يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ عِنْدَهٗ مَكْتُوْبَةٌ"

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ آدمی بحالت صحت یا مرض جب کوئی وصیت کرے مثلاً غلام آزاد کرنے کی یا کوئی اور تو جب وہ چاہے اس میں تغیر و تبدل کر سکتا ہے اور اپنی موت تک اس میں تصرف کر سکتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی جگہ کوئی اور وصیت کر دے ماسوائے غلام مدبر کرنے کے کہ مدبر کرنے کے بعد اب اسے بدل نہیں سکتا اور یہ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کے یہ لائق نہیں ہے کہ اس کے پاس قابل وصیت کوئی چیز ہو اور وہ بغیر وصیت لکھے دو راتیں بھی گزارے۔

قَالَ مَالِكٌ: فَلَوْ كَانَ الْمُوْصِيْ لَا يَقْدِرُ عَلٰى تَغْيِيْرِ وَصِيَّتِهٖ. وَلَا مَا ذُكِرَ فِيْهَا مِنَ الْعَتَاقَةِ. كَانَ كُلُّ مُوْصٍ قَدْ حَبَسَ مَالَهُ الَّذِيْ اَوْصٰى فِيْهِ مِنَ الْعَتَاقَةِ وَغَيْرِهَا. وَقَدْ يُوْصِي الرَّجُلُ فِيْ صِحَّتِهٖ وَعِنْدَ سَفَرِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر موصی اپنی وصیت کو بدلنے پر قادر نہ ہوتا اور نہ عتاق میں جس کا ذکر کیا گیا تو ہر موصی کا مال جس کی اس نے عتاق وغیرہ میں وصیت کی رُکا رہتا حالانکہ آدمی اپنی صحت اور سفر میں بھی وصیت کرتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: فَالْاَمْرُ عِنْدَ الَّذِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ، اَنَّهٗ يُغَيِّرُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ، غَيْرَ التَّدْبِيْرِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک اس حکم میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ وصیت میں جو چاہے تبدیلی کر سکتا ہے ماسوائے مدبر کے۔

marfat.com

Marfat.com

بَابُ ۲ جَوَازِ وَصِيَّةِ الصَّغِيْرِ وَالضَّعِيْفِ وَالْمُصَابِ وَالسَّفِيْهِ

کمزور، کم سن، مجنون اور بے وقوف کی وصیت

۲۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيَّ اَخْبَرَهٗ: اَنَّهٗ قِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اِنَّ هٰهُنَا غُلَامًا مَاتَ اَبُوْهُ وَلَمْ يَحْتَلِمْ. مِنْ غَسَّانَ وَوَارِثُهٗ بِالشَّامِ. وَهُوَ ذُوْ مَالٍ. وَلَيْسَ لَهٗ هٰهُنَا اِلَّا ابْنَةُ عَمٍّ لَهٗ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَلْيُوْصِ لَهَا قَالَ فَاَوْصٰى لَهَا بِمَالٍ يُقَالُ لَهٗ بِئْرُ جُشَمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ. فَبِيْعَ ذٰلِكَ الْمَالُ بِثَلَاثِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ. وَابْنَةُ عَمِّهِ الَّتِيْ اَوْصٰى لَهَا. هِيَ اُمُّ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ.

عمرو بن سلیم زرقی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ یہاں ایک غسانی لڑکا قریب البلوغ ہے جو ابھی بالغ نہیں ہوا اور اس کے وارث شام میں ہیں وہ مال دار ہے اور یہاں ایک چچا زاد بہن کے سوا اس کا کوئی نہیں حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کے لیے وصیت کر دے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے مال کی وصیت کر دی جس کو بئر جشم کہا جاتا تھا۔ عمرو بن سلیم کا بیان ہے کہ وہ مال تیس ہزار درہم میں بیچا گیا۔ اس کی چچا زاد بہن جس کے لیے وصیت کی تھی۔ وہ عمرو بن سلیم کی والدہ تھیں۔

۳۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ: اَنَّ غُلَامًا مِنْ غَسَّانَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِيْنَةِ. وَوَارِثُهٗ بِالشَّامِ. فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيْلَ لَهٗ: اِنَّ فُلَانًا يَمُوْتُ. اَفَيُوْصِيْ؟ قَالَ: فَلْيُوْصِ. قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ. وَكَانَ الْغُلَامُ ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ. اَوِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً. قَالَ. فَاَوْصٰى لِبِئْرِ جُشَمَ. فَبَاعَهَا اَهْلُهَا بِثَلَاثِيْنَ اَلْفِ دِرْهَمٍ.

ابوبکر بن حزم سے روایت ہے کہ ایک غسانی لڑکا مدینہ منورہ میں فوت ہونے لگا اور اس کے وارث شام میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا ذکر ہوا اور کہا گیا کہ فلاں مرنے لگا ہے، کیا وہ وصیت کرے؟ فرمایا کہ وصیت کرے۔

یحییٰ بن سعید نے ابوبکر سے روایت کی ہے کہ وہ لڑکا دس یا بارہ سال کا تھا کہا کہ اس نے بئر جشم کی وصیت کی لوگوں نے اسے تیس ہزار درہم میں فروخت کیا۔

قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ: الْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا. اَنَّ الضَّعِيْفَ فِيْ عَقْلِهٖ. وَالسَّفِيْهَ. وَالْمُصَابَ الَّذِيْ يُغْمٰى اَحْيَانًا. تَجُوْزُ وَصَايَاهُمْ. اِذَا كَانَ مَعَهُمْ مِنْ عُقُوْلِهِمْ. مَا يَعْرِفُوْنَ مَا يُوْصُوْنَ بِهٖ. فَاَمَّا مَنْ لَيْسَ مَعَهٗ مِنْ عَقْلِهٖ مَا يَعْرِفُ بِذٰلِكَ مَا يُوْصٰى بِهٖ. وَكَانَ مَغْلُوْبًا عَلٰى عَقْلِهٖ، فَلَا وَصِيَّةَ لَهٗ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم متفقہ ہے کہ ضعیف العقل، پاگل اور وہ مجنوں جس کو کبھی کبھی افاقہ ہو جائے، ان کی وصیت بھی جائز ہے جبکہ انہیں کچھ نہ کچھ عقل ہو اور اتنا جانیں کہ کیا وصیت کی ہے اور جس کو اتنی عقل بھی نہ ہو کہ کیا وصیت کی ہے اور اس کی عقل جاتی رہی ہو تو اس کی وصیت نہیں ہے۔

بَابُ ۳ الْوَصِيَّةِ فِي الثُّلُثِ لَا تَتَعَدّٰى

تہائی سے زیادہ مال کی وصیت نہ کرے

۴۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهٗ قَالَ: جَآءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے سال میری سخت بیماری کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں عرض گزار

marfat.com
Marfat.com

وَجَعٍ اشْتَدَّ بِيْ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى. وَأَنَا ذُوْ مَالٍ. وَلَا يَرِثُنِيْ إِلَّا ابْنَةٌ لِيْ. أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا". فَقُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ "لَا". ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الثُّلُثُ. وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ. إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ. وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ. إِلَّا أُجِرْتَ، حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيِّ امْرَأَتِكَ". قَالَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. أَأُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِيْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ، فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا، إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً. وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُوْنَ. اَللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ. لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ". يَرْثِيْ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ.

قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يُوْصِيْ بِثُلُثِ مَالِهِ لِرَجُلٍ. وَيَقُوْلُ غُلَامِيْ يَخْدُمُ فُلَانًا مَا عَاشَ. ثُمَّ هُوَ حُرٌّ. فَيُنْظَرُ فِيْ ذٰلِكَ، فَيُوْجَدُ الْعَبْدُ ثُلُثَ مَالِ الْمَيِّتِ. قَالَ: فَإِنَّ خِدْمَةَ الْعَبْدِ تُقَوَّمُ، ثُمَّ يَتَحَاصَّانِ. يُحَاصُّ الَّذِيْ أُوْصِيَ لَهُ بِالثُّلُثِ بِثُلُثِهِ. وَيُحَاصُّ الَّذِيْ أُوْصِيَ لَهُ بِخِدْمَةِ الْعَبْدِ بِمَا قُوِّمَ لَهُ مِنْ خِدْمَةِ الْعَبْدِ. فَيَأْخُذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ خِدْمَةِ الْعَبْدِ، أَوْ مِنْ إِجَارَتِهِ، إِنْ كَانَتْ لَهُ إِجَارَةٌ، بِقَدْرِ حِصَّتِهِ. فَإِذَا مَاتَ الَّذِيْ جُعِلَتْ لَهُ خِدْمَةُ الْعَبْدِ مَا عَاشَ، عَتَقَ الْعَبْدُ.

قَالَ: وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ، فِي الَّذِيْ يُوْصِيْ فِيْ ثُلُثِهِ. فَيَقُوْلُ: لِفُلَانٍ كَذَا وَكَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا وَكَذَا. يُسَمِّيْ مَا لَا مِنْ مَالِهِ. فَيَقُوْلُ وَرَثَتُهُ: قَدْ زَادَ عَلٰى ثُلُثِهِ: فَإِنَّ الْوَرَثَةَ يُخَيَّرُوْنَ، بَيْنَ أَنْ يُعْطُوْا أَهْلَ الْوَصَايَا

ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے اتنی تکلیف ہے جو حضور ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ میں مالدار آدمی ہوں اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ نصف؟ فرمایا نہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تہائی اور تہائی بھی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑو تو یہ انہیں کنگال چھوڑنے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں اور تم جو کچھ رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرو گے اس کا ثواب ملے گا یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں دو۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پیچھے نہیں چھوڑے جاؤ گے بلکہ تم نیک اعمال کرو گے جن سے تمہارے درجات اور رفعت میں اضافہ ہوگا شاید چھوڑے جاتے تو کچھ لوگ تم سے نفع پاتے اور لوگوں کو تم سے نقصان پہنچتا۔ اے اللہ! میرے ساتھیوں کی ہجرت پوری فرما اور انہیں واپس نہ لوٹا لیکن حضرت سعد بن خولہ کا صدمہ جو مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے لیے افسوس کرتے تھے۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو دوسرے کے لیے تہائی مال کی وصیت کرے اور کہے کہ میرا یہ غلام فلاں کی زندگی بھر خدمت کرے گا پھر یہ آزاد ہے تو دیکھیں گے اگر اس غلام کی قیمت تہائی مال نکلے تو غلام کی خدمت کی قیمت لگائیں گے اور اس غلام میں حصہ رکھ لیں گے جس کے لیے مال کی وصیت کی ہے اور ایک تہائی حصہ اس کا ہوگا جس کے لیے خدمت کی وصیت کی ہے۔ اس کا حصہ خدمت کی قیمت کے مطابق ہوگا۔ اس کے بعد دونوں شخص غلام کی خدمت یا کمائی سے اپنا اپنا حصہ لیا کریں گے اور جب وہ شخص فوت ہو جائے جس کے لیے خدمت کی وصیت کی تھی تو غلام آزاد ہو جائے گا۔

امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا گیا کہ جس نے تہائی مال کی وصیت کی اور کہے کہ اتنا مال فلاں کے لیے ہے اور اتنا فلاں کے لیے۔ وارث کہیں کہ یہ تو تہائی سے زیادہ ہو گیا۔ ایسی حالات ورثاء کو اختیار ہے کہ وصیت والوں کو ان کی وصیتیں ادا کر دیں اور میت کا

marfat.com
Marfat.com

وَصَايَاهُمْ، وَيَأْخُذُ الْجَمِيعَ مَالَ الْمَيِّتِ. وَبَيْنَ أَنْ يَقْسِمُوا إِلَى أَهْلِ الْوَصَايَا ثُلُثَ مَالِ الْمَيِّتِ. فَيُسَلِّمُوا إِلَيْهِمْ ثُلُثَهُ. فَتَكُونُ حُقُوقُهُمْ فِيهِ إِنْ أَرَادُوا. بَالِغًا مَا بَلَغَ.

کا سارا مال خود لے لیں یا اہل وصایا کے درمیان میت کا تہائی مال تقسیم ہو جائے لہٰذا تہائی ان کے سپرد کر دیں تاکہ وہ اپنے حصوں کے مطابق تقسیم کر لیں، خواہ حصہ کہیں تک پہنچے۔

بَابُ أَمْرِ الْحَامِلِ وَالْمَرِيضِ وَالَّذِي يَحْضُرُ الْقِتَالُ فِي أَمْوَالِهِمْ

حاملہ مریض اور جو میدان جنگ میں ہو اسے اپنے کتنے مال کا اختیار ہے

قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ، أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي وَصِيَّةِ الْحَامِلِ وَفِي قَضَايَاهَا فِي مَالِهَا وَمَا يَجُوزُ لَهَا أَنَّ الْحَامِلَ كَالْمَرِيضِ. فَإِذَا كَانَ الْمَرَضُ الْخَفِيفُ، غَيْرُ الْمَخُوفِ عَلَى صَاحِبِهِ فَإِنَّ صَاحِبَهُ يَصْنَعُ فِي مَالِهِ مَا يَشَاءُ. وَإِذَا كَانَ الْمَرَضُ الْمَخُوفُ عَلَيْهِ، لَمْ يَجُزْ لِصَاحِبِهِ شَيْءٌ إِلَّا فِي ثُلُثِهِ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ حاملہ کی وصیت کے متعلق یہ میں نے خوب سنا اور جو اس کے مال میں جائز نہیں ہے کہ حاملہ مریض کی طرح ہے۔ جب مرض کم ہو، جس میں موت کا خطرہ نہ ہو تو آدمی اپنے مال میں جس طرح چاہے تصرف کرے اور جب مرض خطرناک ہو تو تہائی مال سے زیادہ میں تصرف کرنا جائز نہیں۔

قَالَ: وَكَذَلِكَ الْمَرْأَةُ الْحَامِلُ. أَوَّلُ حَمْلِهَا بِشْرٌ وَسُرُورٌ. وَلَيْسَ بِمَرَضٍ وَلَا خَوْفٍ. لِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ فِي كِتَابِهِ: فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ. وَقَالَ: حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ.

فرمایا کہ حاملہ شروع میں جب خوش و خرم اور تندرست رہے اور اسے کوئی مرض یا خوف نہ ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: "تو ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی" (۱۱: ۷۱) اور فرمایا ہے: "جب اسے ہلکا سا پیٹ رہ گیا تو اسے لیے پھرتی رہی۔ پھر جب بوجھ محسوس ہوا تو دونوں نے اپنے رب سے دعا کی کہ ضرور تو ہمیں جیسا چاہیے بچہ دے گا تو ہم

فَالْمَرْأَةُ الْحَامِلُ إِذَا أَثْقَلَتْ لَمْ يَجُزْ لَهَا قَضَاءٌ إِلَّا فِي ثُلُثِهَا. فَالْأَوَّلُ الِاسْتِمَامُ سِتَّةُ أَشْهُرٍ. قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ: وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ. وَقَالَ: وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا. فَإِذَا مَضَتْ لِلْحَامِلِ سِتَّةُ أَشْهُرٍ مِنْ يَوْمِ حَمَلَتْ لَمْ يَجُزْ لَهَا قَضَاءٌ فِي مَالِهَا، إِلَّا فِي الثُّلُثِ.

پس عورت کا حمل جب وزنی ہو جائے تو اسے تہائی سے زیادہ مال میں تصرف جائز نہیں اور پہلا دور چھ ماہ پر مکمل ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: "اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں" (۲: ۲۳۳) اور فرمایا ہے: "اور اسے اٹھائے پھرنا اور دودھ چھڑانا تیس مہینوں میں ہے" (۴۶: ۱۵) لہٰذا جب حاملہ کو چھ مہینے ہو جائیں یعنی حمل ٹھہرے ہوئے تو اب اس کے لیے تہائی مال سے زیادہ

قَالَ: وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ، فِي الرَّجُلِ يَحْضُرُ الْقِتَالَ: إِنَّهُ إِذَا زَحَفَ فِي الصَّفِّ لِلْقِتَالِ، لَمْ يَجُزْ لَهُ أَنْ يَقْضِيَ فِي مَالِهِ شَيْئًا. إِلَّا فِي الثُّلُثِ. وَإِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ الْحَامِلِ وَالْمَرِيضِ الْمَخُوفِ عَلَيْهِ مَا كَانَ بِتِلْكَ الْحَالِ.

امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو میدان کارزار میں صف بستہ ہو وہ بھی اپنے مال کی تہائی سے زیادہ میں تصرف نہیں کر سکتا وہ اس وقت حاملہ اور خوف والے مریض کی طرح ہے جب تک کہ اس حال میں رہے۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ وَالْحِيَازَةِ

قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ: إِنَّهَا مَنْسُوخَةٌ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى - إِنْ تَرَكَ خَيْرَ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ - نَسَخَهَا مَا تَرَكَ مِنْ قِسْمَةِ الْفَرَائِضِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

قَالَ: وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ: السُّنَّةُ الثَّابِتَةُ عِنْدَنَا الَّتِي لَا اخْتِلَافَ فِيهَا: أَنَّهُ لَا تَجُوزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ. إِلَّا أَنْ يُجِيزَ لَهُ ذٰلِكَ وَرَثَةُ الْمَيِّتِ. وَأَنَّهُ إِنْ أَجَازَ لَهُ بَعْضُهُمْ وَأَبٰى بَعْضٌ جَازَ لَهُ حَقُّ مَنْ أَجَازَ مِنْهُمْ. وَمَنْ أَبٰى أَخَذَ حَقَّهُ مِنْ ذٰلِكَ.

قَالَ: وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِي الْمَرِيضِ الَّذِي يُوْصِي، فَيَسْتَأْذِنُ وَرَثَتَهُ فِي وَصِيَّتِهِ وَهُوَ مَرِيضٌ، لَيْسَ لَهُ مِنْ مَالِهِ إِلَّا الثُّلُثُ. فَيَأْذَنُوْنَ لَهُ أَنْ يُوْصِيَ لِبَعْضِ وَرَثَتِهِ بِأَكْثَرَ مِنْ ثُلُثِهِ: إِنَّهُ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا فِي ذٰلِكَ وَلَوْ جَازَ ذٰلِكَ لَهُمْ، صَنَعَ كُلُّ وَارِثٍ ذٰلِكَ فَإِذَا هَلَكَ الْمُوْصِي. أَخَذُوا ذٰلِكَ لِأَنْفُسِهِمْ. وَمَنَعُوهُ الْوَصِيَّةَ فِي ثُلُثِهِ، وَمَا أُذِنَ لَهُ بِهِ فِي مَالِهِ.

قَالَ: وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِي الْمَرِيضِ الَّذِي يُوْصِي بِمَا لَوَارِثٍ فِي صِحَّتِهِ، فَيَأْذَنُوْنَ لَهُ. فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَلْزَمُهُمْ وَلِوَرَثَتِهِ أَنْ يَرُدُّوا إِنْ شَاؤُوا. وَذٰلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا كَانَ صَحِيحًا كَانَ أَحَقَّ بِجَمِيعِ مَالِهِ. يَصْنَعُ فِيهِ مَا شَاءَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ جَمِيعِهِ، خَرَجَ فَتَصَدَّقَ بِهِ. أَوْ يُعْطِيهِ مَنْ شَاءَ وَإِنَّمَا يَكُوْنُ اسْتِئْذَانُهُ وَرَثَتَهُ جَائِزًا عَلَى الْوَرَثَةِ، إِذَا أَذِنُوا لَهُ حِيْنَ يُحْجَبُ عَنْهُ مَالُهُ. وَلَا يَجُوْزُ لَهُ شَيْءٌ إِلَّا فِي ثُلُثِهِ. وَحِيْنَ هُمْ أَحَقُّ بِثُلُثَيْ مَالِهِ مِنْهُ. فَذٰلِكَ حِيْنَ يَجُوْزُ عَلَيْهِمْ أَمْرُهُ وَمَا أَذِنُوا لَهُ بِهِ. فَإِنْ سَأَلَ بَعْضُ وَرَثَتِهِ أَنْ يَهَبَ لَهُ مِيرَاثَهُ حِيْنَ تَحْضُرُهُ الْوَفَاةُ فَيَفْعَلُ. ثُمَّ لَا

وارث کے لیے وصیت کرنا اور اسے کچھ مال دے دینا

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ آیت "اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لیے" (۲: ۱۸۰) یہ تقسیم میراث کی ان آیتوں سے منسوخ ہے جو اللہ کی کتاب میں ہیں۔

امام مالک کو یہ بھی فرماتے سنا کہ ہمارے نزدیک ثابت شدہ سنت یہ ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں کہ وارث کے لیے وصیت جائز نہیں مگر جبکہ ورثاء اجازت دیں اور اگر بعض اس کے لیے اجازت دیں اور بعض اجازت نہ دیں تو اجازت دینے والوں کے حق سے دینا جائز ہو گیا اور انکار کرنے والے اس سے اپنا حق لے لیں۔

امام مالک کو وصیت کرنے والے مریض کے متعلق فرماتے ہوئے سنا جو مرض کی حالت میں اپنے وارثوں سے وصیت کی اجازت لے جبکہ اسے تہائی سے زیادہ مال کا اختیار نہیں پس وہ اجازت دے دیں کہ بعض وارثوں کے لیے تہائی سے زیادہ کی وصیت کر دی جائے تو انہیں رجوع کرنے کا اختیار نہیں رہے گا۔ اگر ان کے لیے یہ جائز ہوتا تو ہر وارث ایسا ہی کرتا کہ جب موصی فوت ہو جاتا تو مال کو خود لے لیتے اور تہائی سے زیادہ کا انکار کر دیتے جس کی اس کے مال میں خود

فرمایا اگر کوئی صحت کی حالت میں اپنے وارثوں سے اجازت لے اور وہ اسے اجازت دے دیں۔ یہ ان پر لازم نہیں آئے گی اور وارث جب چاہیں اس سے پھر سکتے ہیں اور یہ اس لیے ہے کہ جب وہ آدمی تندرست ہے تو اپنے سارے مال میں تصرف کر سکتا ہے جو چاہے کرے اگر چاہے تو سارے مال کو لٹا دے، خیرات کر دے، کسی کو دے چھوڑے وارثوں سے اجازت لینا تو تب ہے جب اسے مال پر اختیار نہ رہے اور اس کے لیے صرف تہائی جائز رہ گیا ہو اور دو تہائی کا حق وارثوں کا ہو تو وہ اجازت دے سکتے ہیں اگر مریض نے اپنے وارث سے کہا کہ تم اپنا حصہ میراث مجھے ہبہ کر دو۔ اس نے ہبہ کر دیا۔ مریض نے اس میں تصرف نہ کیا اور فوت ہو گیا تو وہ حصہ اسی طرح وارث کا ہو

marfat.com
Marfat.com

يَقْضِي فِيهِ الْهَالِكُ شَيْئًا. فَإِنَّهُ رَدٌّ عَلَى مَنْ وَهَبَهُ. إِلَّا أَنْ يَقُولَ لَهُ الْمَيِّتُ: فُلَانٌ، لِبَعْضِ وَرَثَتِهِ، ضَعِيفٌ. وَقَدْ أَحْبَبْتُ أَنْ تَهَبَ لَهُ مِيرَاثَكَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ ذٰلِكَ جَائِزًا إِذَا سَمَّاهُ الْمَيِّتُ لَهُ.

قَالَ: وَإِنْ وَهَبَ لَهُ مِيرَاثَهُ. ثُمَّ أَنْفَذَ الْهَالِكُ بَعْضَهُ وَبَقِيَ بَعْضٌ فَهُوَ رَدٌّ عَلَى الَّذِي وَهَبَ يَرْجِعُ إِلَيْهِ مَا بَقِيَ بَعْدَ وَفَاةِ الَّذِي أُعْطِيَهُ.

قَالَ: وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ، فِيمَنْ أَوْصَى بِوَصِيَّةٍ فَذَكَرَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ أَعْطَى بَعْضَ وَرَثَتِهِ شَيْئًا لَمْ يَقْبِضْهُ. فَأَبَى الْوَرَثَةُ أَنْ يُجِيزُوا ذٰلِكَ فَإِنَّ ذٰلِكَ يَرْجِعُ إِلَى الْوَرَثَةِ مِيرَاثًا عَلَى كِتَابِ اللهِ. لِأَنَّ الْمَيِّتَ لَمْ يُرِدْ أَنْ يَقَعَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ فِي ثُلُثِهِ. وَلَا يُحَاصُّ أَهْلُ الْوَصَايَا فِي ثُلُثِهِ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ.

جائے گا۔ ہاں اگر میت ایک وارث سے کہے کہ فلاں وارث کمزور ہے تم اپنا حصہ اسے ہبہ کر دو۔ وہ ہبہ کرے تو درست ہے۔ اگر وارث اپنا حصہ مرنے والے ہی کو ہبہ کر دے۔ مرنے والے نے اس میں سے کچھ کسی کو دلا دیا تو جو باقی بچا وہ اسی وارث کا ہے۔

فرمایا کہ اگر وارث نے اپنے حصہ میراث سے کسی کو کچھ ہبہ کیا پھر مرنے والے نے دوسرے کو کچھ دے دیا اور کچھ باقی رہا تو یہ دینے والے کی وفات کے بعد باقی مال ہبہ کرنے والے کی طرف لوٹایا جائے گا۔

امام مالک سے سنا کہ جس نے وصیت کی۔ پھر بتایا کہ اس نے ایک وارث کو کوئی چیز دی تھی لیکن اس نے قبضہ نہ کیا۔ ورثاء نے اس کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تو وہ وارثوں کا ہوگا اللہ کی کتاب کے مطابق کیونکہ میت نے تہائی میں سے اس کے اندر کچھ نہیں ڈالا اور نہ اہل وصیت کو تہائی مال سے کوئی علیحدہ حصہ دیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُؤَنَّثِ مِنَ الرِّجَالِ وَمَنْ أَحَقُّ بِالْوَلَدِ

نامرد کا بیان اور لڑکے کا وارث کون ہے

۵۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ: يَا عَبْدَ اللهِ، إِنِ افْتَتَحَ اللهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا، فَأَنَا أَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ. فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ".

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ایک مخنث حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا تو اس نے حضرت عبد اللہ بن ابو امیہ سے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سن رہے تھے کہ اے عبد اللہ! اگر اللہ تعالیٰ نے کل طائف پر آپ لوگوں کو فتح دی تو میں تمہیں بنت غیلان دکھاؤں گا جو آتی ہے تو چار بل پڑتے ہیں اور جاتی ہیں تو آٹھ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مخلوق تمہارے پاس نہ آیا کرے۔ ف

ف۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس مخنث کے بارے میں فرما دیا کہ یہ گھروں میں نہ آیا کرے جس نے ایک عورت کی خوبصورتی کا ذکر کر دیا تھا تو اس کی روشنی میں ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ گھروں میں غیر محرم مردوں کا آنا جانا اور عورتوں کا غیر محرموں کے اندر بازاروں اور دفتروں وغیرہ میں جانا کتنی قباحت کا حامل ہوگا؟ نسلیں خراب ہونا اخلاقی قدروں کا پامال ہونا اور خاندانی خصائص کا مٹنا اسی بے راہ روی اور نفسانی زاویۂ نظر کی وجہ سے ہے۔ عورت ایک جنس عزیز اور انسانیت کی کان ہے جو ماں بہن اور بیٹی کے روپ میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مائیں ہی تو قوم کے لیے سپوت جنتی ہیں اور اسلام کے رنگ میں رنگنے کے بعد اپنے بچوں کو معاشرے اور ملک و ملت کے سپرد کرتی ہیں۔ قوم کو بنانے کے لیے عورت جیسی متاع عزیز کی عفت کو محفوظ رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ ماں کا دودھ

marfat.com
Marfat.com

٧ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ. سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ : كَانَتْ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ. فَوَلَدَتْ لَهُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ. ثُمَّ إِنَّهُ فَارَقَهَا. فَجَاءَ عُمَرُ قُبَاءً. فَوَجَدَ ابْنَهُ عَاصِمًا يَلْعَبُ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ. فَأَخَذَ بِعَضُدِهِ. فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى الدَّابَّةِ. فَأَدْرَكَتْهُ جَدَّةُ الْغُلَامِ. فَنَازَعَتْهُ إِيَّاهُ. حَتَّى أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ. فَقَالَ عُمَرُ : ابْنِي وَقَالَتِ الْمَرْأَةُ : ابْنِي. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : خَلِّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ. قَالَ، فَمَا رَاجَعَهُ عُمَرُ الْكَلَامَ.

قَالَ : وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ : وَهَذَا الْأَمْرُ الَّذِي أَحْلُبُ بِهِ فِي ذَلِكَ.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے نکاح میں ایک انصاری عورت تھی جس سے عاصم بن عمر پیدا ہوئے پھر اس عورت کو چھوڑ دیا۔ حضرت عمر قباء گئے تو اس لڑکے کو مسجد کے صحن میں کھیلتے ہوئے پایا تو اسے اٹھا کر سوار کر لیا۔ لڑکے کی نانی آئی اور جھگڑنے لگی۔ یہاں تک کہ دونوں حضرت ابوبکر کی خدمت میں گئے۔ حضرت عمر نے کہا کہ میرا بیٹا ہے۔ عورت نے کہا کہ میرا بیٹا ہے۔ پس حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ عورت کے پاس رہنے دو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے کچھ نہ کہا۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس بارے میں اسی پر عمل ہے۔

بَابُ الْعَيْبِ فِي السِّلْعَةِ وَضَمَانِهَا

مال میں عیب نکلے تو تاوان کس پر ہے

قَالَ يَحْيَى : سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ ، فِي الرَّجُلِ يَبْتَاعُ السِّلْعَةَ مِنَ الْحَيَوَانِ أَوِ الثِّيَابِ أَوِ الْعُرُوضِ فَيُوجَدُ ذَلِكَ الْبَيْعُ غَيْرَ جَائِزٍ. فَيُرَدُّ وَيُؤْمَرُ الَّذِي قَبَضَ السِّلْعَةَ أَنْ يَرُدَّ إِلَى صَاحِبِهِ سِلْعَتَهُ.

قَالَ مَالِكٌ : فَلَيْسَ لِصَاحِبِ السِّلْعَةِ إِلَّا قِيمَتُهَا يَوْمَ قُبِضَتْ مِنْهُ. وَلَيْسَ يَوْمَ يَرُدُّ ذَلِكَ إِلَيْهِ. وَذَلِكَ أَنَّهُ ضَمِنَهَا مِنْ يَوْمٍ قَبَضَهَا فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ نُقْصَانٍ بَعْدَ ذَلِكَ كَانَ عَلَيْهِ. فَبِذَلِكَ كَانَ نَمَاؤُهَا وَزِيَادَتُهَا لَهُ. وَإِنَّ الرَّجُلَ يَقْبِضُ السِّلْعَةَ فِي زَمَانٍ هِيَ فِيهِ نَافِقَةٌ. مَرْغُوبٌ فِيهَا. ثُمَّ يَرُدُّهَا فِي زَمَانٍ هِيَ فِيهِ سَاقِطَةٌ لَا يُرِيدُهَا أَحَدٌ. فَيَقْبِضُ الرَّجُلُ السِّلْعَةَ مِنَ الرَّجُلِ. فَيَبِيعُهَا بِعَشَرَةِ دَنَانِيرَ. وَيُمْسِكُهَا وَثَمَنُهَا ذَلِكَ. ثُمَّ يَرُدُّهَا وَإِنَّمَا ثَمَنُهَا دِينَارٌ. فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَذْهَبَ

امام مالک نے فرمایا کہ سامان والے پر اس روز کی قیمت ہے جس روز قبضہ کیا تھا اور واپسی کے روز کی نہیں دی جائے گی اور یہ اس لیے کہ قبضہ کے روز سے وہ ضامن ہو گیا تھا۔ اگر بعد میں کوئی نقصان ہوا تو اسی پر پڑے گا اور جو اضافہ ہوگا وہ بھی اسی کا ہوگا۔ ایک آدمی چیز پر جب قبضہ کرتا ہے تو اس کی تلاش اور رغبت ہوتی ہے اور پھر ایسے وقت واپس کرتا ہے کہ طلب گار ایک بھی نہیں یعنی ایک آدمی جب دوسرے سے چیز کو اپنے قبضے میں لیتا ہے اور وہ چیز دس دینار میں خریدتا ہے۔ پھر اس چیز اور قیمت کو رکھ چھوڑتا ہے پھر اسے واپس کرتا ہے تو اس کی قیمت ایک دینار ہوتی ہے۔

حاشیہ صفحہ گذشتہ

اور اس کی پرورش بچے کی ساری زندگی کے اندر وہی عمل دخل ہے جو جسم کے اندر روح کا مقام ہے۔ ملت اسلامیہ کو ایسے بچوں کی اشد ضرورت ہے جو علوم دینیہ کے زیور سے آراستہ اور اعلائے کلمۃ الحق کے جذبے سے سرشار ہوں تاکہ کشتیٔ ملت کو منجدھار سے نکال کر ساحل مراد پر لگا سکیں اور ایسے بچے وہی مسلمان عورتیں جن سکتی ہیں جو عفت مآب اور اسلامی غیرت و حمیت کے مجسمے ہوں گی مسلمانان عالم کا قافلہ آج اسی صورت اپنی عظمت رفتہ کو حاصل کرنے کی جانب روانہ ہو سکتا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

مِنْ مَالِ الرَّجُلِ بِتِسْعَةِ دَنَانِيْرَ. أَوْ يَقْبِضُهَا مِنْهُ الرَّجُلُ فَيَبِيْعُهَا بِدَنَانِيْرَ. أَوْ يُبَسِّرُهَا. وَإِنَّمَا ثَمَنُهَا دِيْنَارٌ ثُمَّ يَرُدُّهَا وَقِيْمَتُهَا يَوْمَ يَرُدُّهَا عَشَرَةُ دَنَانِيْرَ. فَلَيْسَ عَلَى الَّذِيْ قَبَضَهَا أَنْ يَغْرَمَ لِصَاحِبِهَا مِنْ مَالِهِ تِسْعَةَ دَنَانِيْرَ إِنَّمَا عَلَيْهِ قِيْمَةُ مَا قَبَضَ يَوْمَ قَبَضَهُ.

قَالَ: وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذٰلِكَ. أَنَّ السَّارِقَ إِذَا سَرَقَ السِّلْعَةَ. فَإِنَّمَا يُنْظَرُ إِلَى ثَمَنِهَا يَوْمَ سُرِقَتْ. فَإِنْ كَانَ يَجِبُ فِيْهِ الْقَطْعُ. كَانَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ. وَإِنِ اسْتَأْخَرَ قَطْعُهُ. إِمَّا فِيْ سِجْنٍ يُحْبَسُ فِيْهِ حَتّٰى يُنْظَرَ فِيْ شَأْنِهِ. وَإِمَّا أَنْ يَهْرُبَ السَّارِقُ ثُمَّ يُؤْخَذُ بَعْدَ ذٰلِكَ. فَلَيْسَ إِسْتِخَارُ قَطْعِهِ بِالَّذِيْ يَضَعُ عَنْهُ حَدًّا قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ يَوْمَ سَرَقَ. وَإِنْ رَخُصَتْ تِلْكَ السِّلْعَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ. وَلَا بِالَّذِيْ يُوْجِبُ عَلَيْهِ قَطْعًا لَمْ يَكُنْ وَجَبَ عَلَيْهِ يَوْمَ أَخَذَهَا. إِنْ غَلَتْ تِلْكَ السِّلْعَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ.

پس اسے یہ حق نہیں ہے کہ بائع کا نو دینار کا نقصان کرے یا قبضے کے وقت وہ چیز ایک دینار کی ہوتی ہے۔ پھر جب واپس کرتا ہے تو اس کی قیمت دس دینار ہو جاتی ہے۔ قبضہ کرنے والے کو یہ حق نہیں ہے کہ اپنے ساتھی کو نو دینار کا نقصان پہنچائے۔ اس کے اوپر قبضہ کے روز والی قیمت ہے۔

اس کی مثال یہ ہے کہ چور جب کوئی چیز چراتا ہے تو اس روز کی قیمت دیکھی جائے گی جس روز چرائی۔ اگر وہ اتنی ہے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو یہی ہوگا، خواہ دیر سے کاٹا جائے یا جیل میں بند کر دیا جائے پھر اس کا فیصلہ ہو۔ خواہ چور بھاگ جائے اور اس کے بعد پکڑا جائے۔ ہاتھ کاٹنے کی سزا کو ہٹا دینے کا اختیار نہیں ہوگا جبکہ چوری کے روز واجب ہو چکی ہو۔ اگر اس کے بعد چیز کی قیمت اتنی چڑھ گئی جس پر ہاتھ کاٹنا واجب ہے اور اگر اس چیز کی قیمت اتنی گر گئی کہ اس پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تو چوری کے روز کی قیمت لگانا ضروری نہیں خواہ اس کے بعد اس چیز کی قیمت پھر چڑھ جائے۔

بَابُ جَامِعِ الْقَضَاءِ وَكَرَاهِيَتِهِ

دیگر مسائل قضا اور قضا کا مکروہ ہونا

۷۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ: أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ كَتَبَ إِلَى سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ: أَنْ هَلُمَّ إِلَى الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ. فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَلْمَانُ: إِنَّ الْأَرْضَ لَا تُقَدِّسُ أَحَدًا. وَإِنَّمَا يُقَدِّسُ الْإِنْسَانَ عَمَلُهُ. وَقَدْ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ جُعِلْتَ طَبِيْبًا تُدَاوِيْ. فَإِنْ كُنْتَ تُبْرِئُ فَنِعِمَّا لَكَ. وَإِنْ كُنْتَ مُتَطَبِّبًا فَلَحَذَارِ أَنْ تَقْتُلَ إِنْسَانًا فَتَدْخُلَ النَّارَ. فَكَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِذَا قَضٰى بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ أَدْبَرَ عَنْهُ نَظَرَ إِلَيْهِمَا. وَقَالَ: ارْجِعَا إِلَيَّ. أُعِيْدَا عَلَيَّ قِصَّتَكُمَا. مُتَطَبِّبٌ، وَاللّٰهِ.

قَالَ، وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ، مَنِ اسْتَعَانَ عَبْدًا بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فِيْ شَيْءٍ لَهُ بَالٌ. وَلِمِثْلِهِ إِجَارَةٌ. فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَ الْعَبْدَ. إِنْ أُصِيْبَ الْعَبْدُ بِشَيْءٍ. وَإِنْ سَلِمَ الْعَبْدُ، فَطَلَبَ سَيِّدُهُ إِجَارَتَهُ لِمَا عَمِلَ. فَذٰلِكَ لِسَيِّدِهِ. وَهُوَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء نے حضرت سلمان فارسی کے لیے لکھا کہ مقدس زمین کی طرف چلے آؤ۔ حضرت سلمان نے ان کے لیے لکھا کہ زمین کسی کو مقدس نہیں کرتی بلکہ انسان کے عمل اسے مقدس بناتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ طبیب (قاضی) بنا دیئے گئے ہیں اگر آپ لوگوں کو شفا دیتے ہیں تو آپ کا بھلا ہے اور اگر آپ اس سے ناواقف ہیں تو کسی انسان کو قتل کر کے جہنم میں جانے سے بچ جایئے۔ چنانچہ حضرت ابو درداء جب دو آدمیوں کا فیصلہ کرتے تو انہیں دوبارہ بلا کر دیکھتے اور فرماتے کہ میری طرف آؤ اور مجھے پھر سناؤ۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کسی غلام سے اس کے آقا کی منظوری کے بغیر کسی بڑے کام میں مدد لی، جس کے لیے مزدور رکھا جاتا ہے، اس سے غلام کو کوئی تکلیف پہنچی تو ضامن یہ ہوگا اور اگر غلام صحیح سالم رہا لیکن اس کے آقا نے اس کام کی مزدوری طلب کی تو آقا کو دی جائے اور ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ : وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ ، فِي الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَعْضُهُ حُرًّا وَبَعْضُهُ مُسْتَرَقًّا : إِنَّهُ يُوْقَفُ مَالُهُ بِيَدِهِ. وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُحْدِثَ فِيْهِ شَيْئًا. وَلٰكِنَّهُ يَأْكُلُ فِيْهِ وَيَكْتَسِي بِالْمَعْرُوْفِ فَإِذَا هَلَكَ ، فَمَالُهُ لِلَّذِيْ بَقِيَ لَهُ فِيْهِ الرِّقُّ .

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس غلام کا بعض حصہ آزاد اور بعض مملوک ہو تو اس کا مال اسی کے قبضے میں رہے گا لیکن وہ اس سے کوئی نیا کام نہیں کرے گا لیکن اس میں سے دستور کے مطابق کھاتا پہنتا رہے جب وہ فوت ہو تو مال اس کا ہوگا جس کا اس کی غلامی میں

قَالَ ، وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ : اَلْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّ الْوَالِدَ يُحَاسِبُ وَلَدَهُ بِمَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ مِنْ يَوْمٍ يَكُوْنُ لِلْوَلَدِ مَالٌ. نَاضًّا كَانَ أَوْ عَرْضًا. إِنْ أَرَادَ الْوَالِدُ ذٰلِكَ

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ باپ اپنے بیٹے سے وہ حساب وصول کر سکتا ہے جو لڑکے کے مالدار ہونے کے دن سے اس پر خرچ کیا، خواہ نقد کی صورت میں ہے یا جنس کی شکل میں

٨ - وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ دَلَافٍ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ ؛ أَنَّ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ كَانَ يَسْبِقُ الْحَاجَّ. فَيَشْتَرِي الرَّوَاحِلَ فَيُغْلِي بِهَا. ثُمَّ يُسْرِعُ السَّيْرَ فَيَسْبِقُ الْحَاجَّ. فَأَفْلَسَ. فَرُفِعَ أَمْرُهُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ. أَيُّهَا النَّاسُ. فَإِنَّ الْأُسَيْفِعَ ، أُسَيْفِعَ جُهَيْنَةَ ، رَضِيَ مِنْ دِيْنِهِ وَأَمَانَتِهِ بِأَنْ يُقَالَ سَبَقَ الْحَاجَّ ، أَلَا وَإِنَّهُ قَدْ دَانَ مُعْرِضًا. فَأَصْبَحَ قَدْ رِيْنَ بِهِ. فَمَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا بِالْغَدَاةِ. نُقَسِّمُ مَالَهُ بَيْنَهُمْ. وَإِيَّاكُمْ وَالدَّيْنَ. فَإِنَّ أَوَّلَهُ هَمٌّ وَآخِرَهُ حَرْبٌ.

عبدالرحمٰن بن دلاف مزنی سے روایت ہے کہ جہینہ کا ایک آدمی حاجیوں سے آگے جا کر سواریاں خرید لیتا اور چھانٹ کر پھر انہیں تیز چلا کر حاجیوں سے پہلے پہنچ جاتا وہ مفلس ہو گیا۔ اس کا معاملہ حضرت عمر کی خدمت میں پیش ہوا۔ انہوں نے فرمایا۔ اما بعد اے لوگو! بے شک اسیفع جہنی قرض اور امانت سے خوش تھا تاکہ یہ کہا جائے کہ وہ حاجیوں سے آگے نکل گیا۔ اس نے قرض خریدا اور مفلس ہو گیا جس کا اس کے اوپر قرض ہو کل وہ ہمارے پاس آئے اس کا مال ان کے درمیان تقسیم کیا جائے گا اور قرض سے بچو کیونکہ اس کی ابتدا غم ہے اور انتہا لڑائی۔ ف

بابٌ ٩ مَا جَاءَ فِيْمَا أَفْسَدَ الْعَبِيْدُ أَوْ جَرَحُوْا

باب ۹ غلام اگر کسی کا نقصان کرے یا زخمی کر دے

قَالَ يَحْيٰى : سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ : اَلسُّنَّةُ عِنْدَنَا فِيْ جِنَايَةِ الْعَبِيْدِ. أَنَّ كُلَّ مَا أَصَابَ الْعَبْدُ مِنْ جُرْحٍ جَرَحَ بِهِ إِنْسَانًا. أَوْ شَيْءٍ اخْتَلَسَهُ أَوْ حَرِيْسَةٍ احْتَرَسَهَا. أَوْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ جَنَاهُ أَوْ أَفْسَدَهُ أَوْ سَرِقَةٍ سَرَقَهَا. قُطِعَ عَلَيْهِ

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ غلام کی جنایت کے بارے میں ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ غلام اگر کسی کو زخمی کرے یا کسی کی چیز لے اڑے، درخت سے پھل توڑ لے یا چوری کرے جتنی پر ہاتھ نہ کاٹا جائے تو اس کا اثر غلام کی آزادی پر پڑا کہ وہ آزاد شمار نہ

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرض کو محبت کی قینچی فرمایا ہے۔ جس طرح قینچی کپڑے کو کاٹ دیتی ہے اسی طرح قرض محبت کو کاٹ کر پھینک دیتا ہے۔ قرض کے باعث کتنے ہی جڑے ہوئے دل بچھڑ جاتے ہیں۔ بیگانوں میں بیگانگی اور دوستوں میں دشمنی پیدا ہو جاتی ہے بغیر کسی اشد مجبوری کے قرض کی جانب وہی قدم بڑھائے گا جس نے محبت، اخوت اور دوستی کا جنازہ اپنے ہاتھوں سے نکالنا ہو۔ قرض ایک قسم کا عذاب ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شروع میں یہ رنج و الم لاتا ہے اور آخر میں لڑائی جھگڑے کا باعث بنتا ہے، لہٰذا بغیر کسی خاص مجبوری کے اس عذاب کو اپنے اوپر مسلط کر لینا دانشمندی نہیں ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

فِيهَا. إِنَّ ذٰلِكَ فِي رَقَبَةِ الْعَبْدِ. لَا يَعْدُو ذٰلِكَ، الرَّقَبَةَ كُلَّ ذٰلِكَ أَوْ كُثُرَ. فَإِنْ شَاءَ سَيِّدُهُ أَنْ يُعْطِيَ قِيمَةَ مَا أَخْدَثَ غُلَامُهُ، أَوْ أَفْسَدَ. أَوْ عَقْلَ مَا جَرَحَ، أَعْطَاهُ. وَأَمْسَكَ غُلَامَهُ. وَإِنْ شَاءَ أَنْ يُسْلِمَهُ، أَسْلَمَهُ. وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ غَيْرُ ذٰلِكَ. فَسَيِّدُهُ فِي ذٰلِكَ بِالْخِيَارِ.

ہوگا خواہ نقصان کم ہو یا زیادہ۔ آقا اگر چاہے تو غلام نے جو بگاڑا یا نقصان کیا اس کی قیمت ادا کر دے، زخم کی دیت ادا کر دے اور غلام کو اپنے پاس رکھ لے اور اگر چاہے تو غلام کو ان کے سپرد کر دے آقا پر غلام کے سوا اور کچھ نہیں اور آقا کو دونوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ النَّحْلِ

اپنی اولاد کو کیا دینا جائز ہے

۶۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ: مَنْ نَحَلَ وَلَدًا لَهُ صَغِيرًا، لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَجُوزَ نُحْلَهُ، فَأَعْمَرَ ذٰلِكَ لَهُ، وَأَشْهَدَ عَلَيْهَا، فَهِيَ جَائِزَةٌ. وَإِنْ وَلِيَهَا أَبُوهُ.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا، أَنَّ مَنْ نَحَلَ ابْنًا لَهُ صَغِيرًا ذَهَبًا أَوْ وَرِقًا، ثُمَّ هَلَكَ، وَهُوَ يَلِيهِ، إِنَّهُ لَا شَيْءَ لِلِابْنِ مِنْ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْأَبُ عَزَلَهَا بِعَيْنِهَا، أَوْ دَفَعَهَا إِلَى رَجُلٍ وَضَعَهَا لِابْنِهِ عِنْدَ ذٰلِكَ الرَّجُلِ. فَإِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَهُوَ جَائِزٌ لِلِابْنِ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو اپنے کم سن بچے کو کوئی چیز ہبہ کرے اور وہ اس عمر کو نہیں پہنچا کہ اُسے ہبہ کرنا جائز ہو۔ وہ آدمی اُس پر گواہ بنالے تو یہ جائز ہے اور باپ اُس کا ولی ہوگا۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو کوئی چیز اپنے چھوٹے بچے کو ہبہ کرے سونا چاندی وغیرہ۔ پھر بچہ فوت ہو جائے اور مال والد کے پاس ہو تو بیٹے کا کچھ نہیں ہوگا مگر یہ کہ باپ نے وہ مال الگ کر دیا ہو یا اپنے بیٹے کے لیے کسی دوسرے آدمی کے پاس رکھ دیا ہو۔ اگر ایسا کر دیا تھا تو بیٹے کا شمار کرنا جائز ہے۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

کتاب الفرائض

بَابُ مِيْرَاثِ الصُّلْبِ

حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ: اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا، وَالَّذِيْ اَدْرَكْتُ عَلَيْهِ اَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا، فِيْ فَرَائِضِ الْمَوَارِيْثِ: اَنَّ مِيْرَاثَ الْوَلَدِ مِنْ وَالِدِهِمْ، اَوْ وَالِدَتِهِمْ، اَنَّهٗ اِذَا تُوُفِّيَ الْاَبُ اَوِ الْاُمُّ. وَتَرَكَ وَلَدًا رِجَالًا وَنِسَاءً. فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ. فَاِنْ شَرِكَهُمْ اَحَدٌ بِفَرِيْضَةٍ مُسَمَّاةٍ، وَكَانَ فِيْهِمْ ذَكَرٌ، بُدِئَ بِفَرِيْضَةِ مَنْ شَرِكَهُمْ وَكَانَ مَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ بَيْنَهُمْ، عَلٰى قَدْرِ مَوَارِيْثِهِمْ وَمَنْزِلَةُ وَلَدِ الْاَبْنَاءِ الذُّكُوْرِ، اِذَا لَمْ يَكُنْ وَلَدٌ، كَمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ سَوَاءٌ ذُكُوْرُهُمْ كَذُكُوْرِهِمْ. وَاِنَاثُهُمْ كَاِنَاثِهِمْ. يَرِثُوْنَ كَمَا يَرِثُوْنَ. وَيَحْجُبُوْنَ كَمَا يَحْجُبُوْنَ. فَاِنِ اجْتَمَعَ الْوَلَدُ لِلصُّلْبِ، وَوَلَدُ الِابْنِ، وَكَانَ فِي الْوَلَدِ لِلصُّلْبِ ذَكَرٌ. فَاِنَّهٗ لَا مِيْرَاثَ مَعَهٗ لِاَحَدٍ مِنْ وَلَدِ الِابْنِ. فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْوَلَدِ لِلصُّلْبِ ذَكَرٌ، وَكَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَنَاتِ لِلصُّلْبِ. فَاِنَّهٗ لَا مِيْرَاثَ لِبَنَاتِ الِابْنِ مَعَهُنَّ. اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَعَ بَنَاتِ الِابْنِ ذَكَرٌ، هُوَ مِنَ الْمُتَوَفّٰى بِمَنْزِلَتِهِنَّ. اَوْ هُوَ

اولاد کی میراث کا بیان

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے اور میں نے اپنے شہر کے اہلِ علم کو اسی پر پایا ہے میت کی میراث کے بارے میں جو والد یا والدہ نے بچوں کے لئے چھوڑی جب ماں یا باپ فوت ہو جائے اور پیچھے بیٹے اور بیٹیاں چھوڑیں تو ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر۔ اگر بیٹیاں دو سے زیادہ ہوں تو میراث میں ان کا حصہ دو تہائی اور ایک ہو تو نصف لے گا۔ اگر ذوی الفروض میں سے کوئی شریک ہو اور وہ مرد ہوں تو ان سے ابتدا کی جائے گی اور جو بچے گا وہ بعد میں حصے کے مطابق اولاد میں تقسیم ہوگا۔ اگر بیٹا نہ ہو تو پوتے بھی بیٹے کی جگہ ہیں۔ پوتے بیٹوں کی جگہ اور پوتیاں بہنوں کی جگہ۔ یہ ان کی طرح میراث پائیں گے اور ان کی طرح محروم ہونگے۔ اگر بیٹا اور پوتا دونوں جمع ہو جائیں تو صلبی بیٹے کی موجودگی میں کسی پوتے کو میراث نہیں ملے گی۔ اگر صلبی بیٹا نہ ہو بلکہ دو یا زیادہ بیٹیاں ہوں تو بیٹیوں کی موجودگی میں پوتیوں کا حصہ نہیں ہے مگر جبکہ پوتیوں کے ساتھ پوتا بھی ہو، جو متوفی کے لئے ان کی جگہ یا ان سے دور ہوں تو ماں اگر باقی بچا تو وہ ایسی پوتیوں میں تقسیم کر دیا جائے گا اور مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہو گا۔ اگر کچھ نہیں بچا تو انہیں کچھ نہیں ملے گا۔ اگر بیٹے کی صرف ایک صلبی بیٹی ہو تو اس کو نصف ملے گا اور پوتی خواہ

marfat.com
Marfat.com

أَطْرَفُ مِنْهُنَّ. فَإِنَّهُ يَرُدُّ، عَلَى مَنْ هُوَ بِمَنْزِلَتِهِ وَمَنْ هُوَ فَوْقَهُ مِنْ بَنَاتِ الْأَبْنَاءِ، فَصَدًّا إِنْ فَضَلَ فَيَقْتَسِمُونَهُ بَيْنَهُمْ. لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَفْضُلْ شَيْءٌ، فَلَا شَيْءَ لَهُمْ. وَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْوَلَدُ لِلصُّلْبِ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً، فَلَهَا النِّصْفُ. وَلِابْنَةِ ابْنٍ، وَاحِدَةً كَانَتْ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ مِنْ بَنَاتِ الْأَبْنَاءِ، مِمَّنْ هُوَ مِنَ الْمُتَوَفَّى بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ، السُّدُسُ. فَإِنْ كَانَ مَعَ بَنَاتِ الِابْنِ ذَكَرٌ، هُوَ مِنَ الْمُتَوَفَّى بِمَنْزِلَتِهِنَّ. فَلَا فَرِيضَةَ وَلَا سُدُسَ لَهُنَّ. وَلَكِنْ إِنْ فَضَلَ بَعْدَ فَرَائِضِ أَهْلِ الْفَرَائِضِ فَضْلٌ، كَانَ ذَلِكَ الْفَضْلُ لِذَلِكَ الذَّكَرِ. وَلِمَنْ هُوَ بِمَنْزِلَتِهِ، وَمَنْ فَوْقَهُ مِنْ بَنَاتِ الْأَبْنَاءِ. لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ. وَلَيْسَ لِمَنْ هُوَ أَطْرَفُ مِنْهُمْ شَيْءٌ. فَإِنْ لَمْ يَفْضُلْ شَيْءٌ فَلَا شَيْءَ لَهُمْ. وَذَلِكَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ فِي كِتَابِهِ ـ يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَطْرَفُ هُوَ الْأَبْعَدُ.

بَابُ ٢ مِيرَاثِ الرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ زَوْجِهَا

قَالَ مَالِكٌ: وَمِيرَاثُ الرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ، إِذَا لَمْ تَتْرُكْ وَلَدًا أَوْ وَلَدَ ابْنٍ مِنْهُ أَوْ مِنْ غَيْرِهِ، النِّصْفُ. كَانَ تَرَكَتْ وَلَدًا، أَوْ وَلَدَ ابْنٍ، ذَكَرًا كَانَ أَوْ أُنْثَى، فَلِزَوْجِهَا الرُّبُعُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ.

وَمِيرَاثُ الْمَرْأَةِ مِنْ زَوْجِهَا، إِذَا لَمْ يَتْرُكْ وَلَدًا وَلَا وَلَدَ ابْنٍ، الرُّبُعُ. فَإِنْ تَرَكَ وَلَدًا، أَوْ وَلَدَ ابْنٍ، ذَكَرًا كَانَ أَوْ أُنْثَى، فَلِامْرَأَتِهِ الثُّمُنُ. مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ. وَذَلِكَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ

ایک سے زیادہ جو بیٹوں کی بیٹیاں ہوں تو متوفی کے لئے وہ ایک کی جگہ ہیں اور چھٹا حصہ پائیں گی۔ اگر پوتیوں کے ساتھ پوتا بھی ہو تو متوفی کے لئے وہ انہیں کی جگہ ہے اب انہیں چھٹا حصہ نہیں ملے گا بلکہ اہل فرائض کو تقسیم کرنے کے بعد جو بچے گا وہ اس پوتے کو ملے گا اور جو اس کی جگہ ہو۔ پوتیاں اگر زیادہ ہوں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر اور دُور والے کے لئے کچھ نہیں۔ اگر کچھ نہ بچا تو انہیں کچھ نہیں ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:۔ "اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں کہ بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے۔ پھر اگر صرف لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو اُن کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اُس کا آدھا" (۴: ۱۱)

امام مالک نے فرمایا کہ الْأَطْرَفُ دُور والے مراد ہیں۔

میاں بیوی کی میراث کا بیان

امام مالک نے فرمایا کہ آدمی کو اُس کی بیوی کی میراث سے نصف ملے گا جبکہ اُس نے بیٹا یا بیٹے کی اولاد وغیرہ نہ چھوڑی ہو۔ اگر اس نے بیٹا چھوڑا ہو یا بیٹے کی اولاد جو خواہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں تو خاوند کو وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد چوتھائی حصہ ملے گا۔ اور عورت کو اُس کے خاوند کی میراث سے جبکہ اس نے بیٹے پوتے نہ چھوڑے ہوں چوتھائی ملے گی۔ اگر بیٹا یا بیٹے کی اولاد چھوڑی جو لڑکے ہوں یا لڑکیاں تو بیوی کا آٹھواں حصہ، وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا

marfat.com
Marfat.com

قَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ، فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ ، فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ، وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ وَلَدٌ . فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ ، مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ۔

ہے ۔۔ اور تمہاری بیویاں جو چھوڑ جائیں اُس میں تمہیں آدھا ہے۔ اگر اُن کی اولاد نہ ہو، پھر اگر ان کی اولاد ہو تو اُن کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور قرض نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے اگر تمہارے اولاد نہ ہو۔ پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو اُن کا تمہارے ترکہ میں آٹھواں ہے جو وصیت تم کر جاؤ اور قرضہ نکالکر (۴:۱۲)

بَابُ مِيرَاثِ الْأَبِ وَالْأُمِّ مِنْ وَلَدِهِمَا

صاحبِ اولاد ماں باپ کی میراث

قَالَ مَالِكٌ : الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا ، الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ ، وَالَّذِي أَدْرَكْتُ عَلَيْهِ أَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا ، أَنَّ مِيرَاثَ الْأَبِ مِنِ ابْنِهِ أَوِ ابْنَتِهِ ، أَنَّهُ إِنْ تَرَكَ الْمُتَوَفَّى وَلَدًا ، أَوْ وَلَدَ ابْنٍ ذَكَرًا ، فَإِنَّهُ يُفْرَضُ لِلْأَبِ السُّدُسُ فَرِيضَةً . فَإِنْ لَمْ يَتْرُكِ الْمُتَوَفَّى وَلَدًا . وَلَا وَلَدَ ابْنٍ ذَكَرًا ، فَإِنَّهُ يُبْدَأُ بِمَنْ شَرَكَ الْأَبَ مِنْ أَهْلِ الْفَرَائِضِ . فَيُعْطَوْنَ فَرَائِضَهُمْ . فَإِنْ فَضَلَ مِنَ الْمَالِ السُّدُسُ ، فَمَا فَوْقَهُ ، كَانَ لِلْأَبِ . وَإِنْ لَمْ يَفْضُلْ عَنْهُمُ السُّدُسُ فَمَا فَوْقَهُ ، فُرِضَ لِلْأَبِ السُّدُسُ ، فَرِيضَةً .

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں اور اسی پر میں نے اپنے شہر کے اہلِ علم کو پایا ہے کہ باپ کی میراث بیٹا یا پوتے سے، اگر متوفی نے بیٹا یا پوتا چھوڑا تو باپ کو چھٹا حصہ۔ اگر متوفی نے بیٹا یا پوتا نہیں چھوڑا تو باپ سے تعلق رکھنے والے جتنے ذوی الفروض ہیں پہلے ان کے حصے دئے جائیں گے۔ اگر چھٹا حصہ بچا یا زیادہ تو وہ باپ کا ہوگا۔ اگر اُن سے چھٹا حصہ یا اُس سے زیادہ نہ بچا تو باپ کو چھٹا حصہ دیا جائے گا۔

وَمِيرَاثُ الْأُمِّ مِنْ وَلَدِهَا ، إِذَا تُوُفِّيَ ابْنُهَا أَوِ ابْنَتُهَا ، فَتَرَكَ الْمُتَوَفَّى وَلَدًا أَوْ وَلَدَ ابْنٍ ، ذَكَرًا كَانَ أَوْ أُنْثَى ، أَوْ تَرَكَ مِنَ الْإِخْوَةِ اثْنَيْنِ فَصَاعِدًا ، ذُكُورًا كَانُوا أَوْ إِنَاثًا ، مِنْ أَبٍ وَأُمٍّ ، أَوْ مِنْ أَبٍ أَوْ مِنْ أُمٍّ ، فَالسُّدُسُ لَهَا .

والدہ کو اس کے بیٹے کی میراث جبکہ متوفی کا بیٹا یا بیٹی ہو۔ پس متوفی نے بیٹا یا بیٹے کی اولاد لڑکے یا لڑکیاں چھوڑیں یا بھائی کے دو بچے چھوڑے خواہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں جو ماں اور باپ دونوں سے ہوں یا صرف باپ سے یا صرف ماں سے تو اُس کے لئے چھٹا حصہ ہے۔

وَإِنْ لَمْ يَتْرُكِ الْمُتَوَفَّى وَلَدًا وَلَا وَلَدَ ابْنٍ ، وَلَا اثْنَيْنِ مِنَ الْإِخْوَةِ فَصَاعِدًا ، فَإِنَّ لِلْأُمِّ الثُّلُثَ كَامِلًا . إِلَّا فِي فَرِيضَتَيْنِ فَقَطْ .

اور متوفی نے اگر کوئی بیٹا یا پوتا نہیں چھوڑا اور نہ دو بھائی یا بہنیں تو ماں کو پورا تہائی ملے گا ماسوائے دو صورتوں کے۔

وَإِحْدَى الْفَرِيضَتَيْنِ ، أَنْ يُتَوَفَّى رَجُلٌ وَيَتْرُكَ امْرَأَتَهُ وَأَبَوَيْهِ . فَلِامْرَأَتِهِ الرُّبُعُ . وَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ مِمَّا بَقِيَ . وَهُوَ الرُّبُعُ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ .

ایک صورت یہ ہے کہ متوفی بیوی اور والدین چھوڑے تو اُس کی بیوی کو چوتھائی اور اُس کی ماں کو باقی کا تہائی جو سارے مال کا چوتھائی حصہ ہے۔

وَالْأُخْرَى ، أَنْ تَتَوَفَّى امْرَأَةٌ ، وَتَتْرُكَ زَوْجَهَا وَأَبَوَيْهَا . فَيَكُونُ لِزَوْجِهَا النِّصْفُ . وَلِأُمِّهَا الثُّلُثُ مِمَّا بَقِيَ . وَهُوَ السُّدُسُ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ .

دوسری صورت یہ ہے کہ عورت فوت ہو جائے تو خاوند اور اپنے والدین چھوڑے۔ پس اُس کے خاوند کو نصف اور اُس کی ماں کو باقی کا تہائی جو سارے مال کا چھٹا حصہ ہے۔

marfat.com
Marfat.com

وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ فِىْ كِتَابِهٖ — وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗ اَبَوَاهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ، فَاِنْ كَانَ لَهٗ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ —

فَمَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الْاَخَوَةَ اثْنَانِ فَصَاعِدًا —

اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے "اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو۔ پھر اگر اس کی اولاد ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی۔ پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا" (۴: ۱۱)
یہ جاری سنت ہے کہ دو بھائی ہوں یا دو بہنیں۔

بَابُ مِيْرَاثِ الْاِخْوَةِ لِلْاُمِّ

اخیافی بھائی بہنوں کی میراث کا بیان

قَالَ مَالِكٌ : اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا اَنَّ الْاِخْوَةَ لِلْاُمِّ لَا يَرِثُوْنَ مَعَ الْوَلَدِ ، وَلَا مَعَ وَلَدِ الْاِبْنِ ذَكَرًا كَانُوْا اَوْ اِنَاثًا ، شَيْئًا ، وَلَا يَرِثُوْنَ مَعَ الْاَبِ وَلَا مَعَ الْجَدِّ اَبِى الْاَبِ ، شَيْئًا ، وَاَنَّهُمْ يَرِثُوْنَ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ ، يُفْرَضُ لِلْوَاحِدِ مِنْهُمُ السُّدُسُ ، ذَكَرًا كَانَ اَوْ اُنْثٰى ، فَاِنْ كَانَا اثْنَيْنِ ، فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ، فَاِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ ، يَقْتَسِمُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ بِالسَّوَآءِ ، لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ، وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ فِىْ كِتَابِهٖ — وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً ، اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ — فَكَانَ الذَّكَرُ وَالْاُنْثٰى ، فِىْ هٰذَا ، بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ —

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ اخیافی بھائی بہن اپنے بیٹے یا پوتوں کے ہوتے ہوئے وارث نہیں ہوتے خواہ وہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں اور اسی طرح وہ باپ اور دادا کے ساتھ بھی وارث نہیں ہوتے اور باقی کے ساتھ وہ وارث ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا خواہ وہ مرد ہوں یا عورت۔ اگر وہ دو ہوں تو ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے اور اگر زیادہ ہوں تو سارے تہائی میں شامل۔ آپس میں برابر بانٹ لیں گے لیکن ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے "اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا۔ پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں" (۴: ۱۲) یہاں مرد اور عورت سب برابر ہیں۔

بَابُ مِيْرَاثِ الْاِخْوَةِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ

سگے بھائی بہنوں کی میراث کا بیان

قَالَ مَالِكٌ : اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا اَنَّ الْاِخْوَةَ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ لَا يَرِثُوْنَ مَعَ الْوَلَدِ الذَّكَرِ شَيْئًا ، وَلَا مَعَ وَلَدِ الْاِبْنِ الذَّكَرِ شَيْئًا ، وَلَا مَعَ الْاَبِ دُنْيَا شَيْئًا ، وَهُمْ يَرِثُوْنَ مَعَ الْبَنَاتِ وَبَنَاتِ الْاِبْنِ ، مَا لَمْ يَتْرُكِ الْمُتَوَفّٰى جَدًّا اَبَا اَبٍ ، مَا فَضَلَ مِنَ الْمَالِ يَكُوْنُوْنَ فِيْهِ عَصَبَةً ، يُبْدَاُ بِمَنْ كَانَ لَهٗ اَصْلُ فَرِيْضَةٍ مُّسَمَّاةٍ فَيُعْطَوْنَ فَرَائِضَهُمْ ، فَاِنْ فَضَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَضْلٌ كَانَ لِلْاِخْوَةِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ يَقْتَسِمُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ ، ذُكْرَانًا كَانُوْا اَوْ اِنَاثًا ، لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ سگے بھائی بہن بھی اپنے بیٹوں، پوتوں یا باپ کے ہوتے ہوئے کچھ نہیں پائیں گے۔ وہ بیٹیوں اور پوتیوں کے ہوتے ہوئے میراث پائیں گے۔ جب متوفی دادا نہ چھوڑے تو باقی مال ذوی الفروض کا ہوگا۔ زیادہ قرب کے لحاظ سے ابتدا کی جائے گی اور ان کے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق تقسیم کی جائیگی، خواہ وہ مرد ہوں یا عورت یعنی مرد کو دو عورتوں کے برابر۔ اگر کچھ نہ بچے تو انہیں بھی کچھ نہیں

marfat.com
Marfat.com

الْأُخْتَيْنِ. فَإِنْ لَمْ يَفْضُلْ شَيْءٌ. فَلَا شَيْءَ لَهُمْ.

قَالَ وَإِنْ لَمْ يَتْرُكِ الْمُتَوَفَّى أَبًا، وَلَا جَدًّا أَبَا أَبٍ، وَلَا وَلَدًا، وَلَا وَلَدَ ابْنٍ، ذَكَرًا كَانَ أَوْ أُنْثَى، فَإِنَّهُ يُفْرَضُ لِلْأُخْتِ الْوَاحِدَةِ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ، النِّصْفُ. فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ، فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ مِنَ الْأَخَوَاتِ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ، فُرِضَ لَهُنَّ الثُّلُثَانِ. فَإِنْ كَانَ مَعَهُنَّ أَخٌ ذَكَرٌ، فَلَا فَرِيضَةَ لِوَاحِدٍ مِنَ الْأَخَوَاتِ وَاحِدَةٌ. كَانَتْ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ. وَيُبْدَأُ بِمَنْ شَرِكَهُمْ بِفَرِيضَةٍ مُسَمَّاةٍ. فَيُعْطَوْنَ فَرَائِضَهُمْ. فَمَا فَضَلَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ شَيْءٍ. كَانَ بَيْنَ الْأُخْوَةِ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ. إِلَّا فِي فَرِيضَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَطْ. لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِيهَا شَيْءٌ فَاشْتَرَكُوا فِيهَا مَعَ بَنِي الْأُمِّ فِي ثُلُثِهِمْ. وَتِلْكَ الْفَرِيضَةُ هِيَ امْرَأَةٌ تُوُفِّيَتْ. وَتَرَكَتْ زَوْجَهَا، وَأُمَّهَا، وَأُخْتَهَا لِأُمِّهَا، وَأُخْتَهَا لِأُمِّهَا وَأَبِيهَا فَكَانَ لِزَوْجِهَا النِّصْفُ. وَلِأُمِّهَا السُّدُسُ وَلِأُخْتِهَا لِأُمِّهَا الثُّلُثُ. فَلَمْ يَفْضُلْ شَيْءٌ بَعْدَ ذَلِكَ. فَيَسْتَرِكَ بَنُو الْأَبِ وَالْأُمِّ فِي هَذَا الْفَرِيضَةِ، مَعَ بَنِي الْأُمِّ فِي ثُلُثِهِمْ. فَيَكُونُ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَى مِنْ أَجْلِ أَنَّهُمْ كُلَّهُمْ إِخْوَةُ الْمُتَوَفَّى لِأُمِّهِ. وَإِنَّمَا وَرِثُوا بِالْأُمِّ. وَذَلِكَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ فِي كِتَابِهِ - وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ. فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ - فَبِذَلِكَ شَرِكُوا فِي هَذِهِ الْفَرِيضَةِ. لِأَنَّهُمْ كُلَّهُمْ إِخْوَةُ الْمُتَوَفَّى لِأُمِّهِ.

بَابُ مِيرَاثِ الْإِخْوَةِ لِلْأَبِ

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا أَنَّ مِيرَاثَ الْإِخْوَةِ لِلْأَبِ، إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ أَحَدٌ مِنْ بَنِي الْأَبِ وَالْأُمِّ كَمَنْزِلَةِ الْإِخْوَةِ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ، سَوَاءٌ. ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ. وَأُنْثَاهُمْ كَأُنْثَاهُمْ. إِلَّا أَنَّهُمْ لَا يَشْتَرِكُونَ مَعَ بَنِي الْأُمِّ

ملے گا۔

فرمایا اور متوفی اگر باپ یا دادا نہ چھوڑے نیز بیٹا نہ پوتا خواہ مرد ہو یا عورت اور ایک سگی بہن ہو تو اُسے نصف ملے گا۔ اگر دو یا اِس سے زیادہ سگی بہنیں ہوں تو دو تہائی ملے گا۔ اگر اُن کے ساتھ بھائی بھی ہو تو بہنوں میں سے کسی کو معین حصہ نہیں ملے گا خواہ ایک ہو یا زیادہ بلکہ ذوی الفروض کے حصے ادا کر کے جو بچے گا وہ سگے بہن بھائیوں میں تقسیم ہوگا بمطابق مرد کو دو عورتوں کے برابر۔ اگر اس صورت میں اُن کے لئے کچھ نہ بچے تو وہ اخیافی بہن بھائیوں کے ساتھ شریک ہوں گے۔ یہ مسئلہ یوں ہے کہ ایک عورت فوت ہوگئی اور اس نے خاوند، والدہ، اخیافی بہن بھائی اور سگے بہن بھائی چھوڑے تو خاوند کو نصف، والدہ کو چھٹا، اخیافی بہن بھائیوں کو تہائی۔ اگر اس کے بعد کچھ نہ بچے تو سگے بہن بھائی بھی اخیافی بہن بھائیوں کے تہائی میں شریک ہوں گے۔ یہاں مرد کو عورت کے برابر حصہ ملے گا کیونکہ فوت شدہ والدہ اُن سب کی برابر ہے اور انہوں نے ماں کی وراثت پائی ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:— اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بنتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اُس کا بھائی یا بہن ہے تو اُن میں سے ہر ایک کو چھٹا پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں" (۴: ۱۲) لہذا سب اس میں حصہ دار ہیں کیونکہ سب مادری بہن بھائی ہیں۔

باب میراث الاخوۃ للاب

سوتیلے بہن بھائیوں کی میراث کا بیان

امام مالک نے فرمایا کہ یہ علاتی بھائیوں کی میراث کا حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ جب سگا بھائی نہ ہو تو علاتی اور اخیافی بھائی بھی ان کی طرح ہے۔ بھائی کی طرح بھائی اور بہن کی طرح بہن، سوائے اس کے کہ وہ اخیافی بھائیوں کے ساتھ ذوی الفروض

marfat.com
Marfat.com

فِي الْفَرِيضَةِ، أَيُّهُنَّ تَرَكَ كَمَا تَرَكَ بَنُو الْأَبِ وَالْأُمِّ. إِذَا خَرَجُوا مِنْ وِلَادَةِ الْأُمِّ الَّتِي جَمَعَتْ أُولَئِكَ.

قَالَ مَالِكٌ: فَإِنِ اجْتَمَعَ الْإِخْوَةُ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ، وَالْإِخْوَةُ لِلْأَبِ، فَكَانَ فِي بَنِي الْأَبِ وَالْأُمِّ ذَكَرٌ، فَلَا مِيرَاثَ لِأَحَدٍ مِنْ بَنِي الْأَبِ. وَإِنْ لَمْ يَكُنْ بَنُو الْأَبِ وَالْأُمِّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ مِنَ الْإِنَاثِ، وَذَكَرَ مَعَهُنَّ، فَإِنَّهُ يُفْرَضُ لِلْأُخْتِ الْوَاحِدَةِ. لِلْأَبِ وَالْأُمِّ، النِّصْفُ وَيُفْرَضُ لِلْأَخَوَاتِ لِلْأَبِ، السُّدُسُ. تَتِمَّةَ الثُّلُثَيْنِ. فَإِنْ كَانَ مَعَ الْأَخَوَاتِ لِلْأَبِ ذَكَرٌ، فَلَا فَرِيضَةَ لَهُنَّ. وَيُبْدَأُ بِأَهْلِ الْفَرَائِضِ الْمُسَمَّاةِ. فَيُعْطَوْنَ فَرَائِضَهُمْ. فَإِنْ فَضَلَ بَعْدَ ذَلِكَ فَضْلٌ. كَانَ بَيْنَ الْإِخْوَةِ لِلْأَبِ. لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ. وَإِنْ لَمْ يَفْضُلْ شَيْءٌ فَلَا شَيْءَ لَهُمْ. فَإِنْ كَانَ الْإِخْوَةُ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ، امْرَأَتَيْنِ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ مِنَ الْإِنَاثِ، فُرِضَ لَهُنَّ الثُّلُثَانِ. وَكَانَ مِيرَاثُ مَعَهُنَّ لِلْأَخَوَاتِ لِلْأَبِ. إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعَهُنَّ أَخٌ لِأَبٍ. فَإِنْ كَانَ مَعَهُنَّ أَخٌ لِأَبٍ، بُدِئَ بِمَنْ شَرَّكَهُمْ بِفَرِيضَةٍ مُسَمَّاةٍ. فَأُعْطُوا فَرَائِضَهُمْ. فَإِنْ فَضَلَ بَعْدَ ذَلِكَ فَضْلٌ. كَانَ بَيْنَ الْإِخْوَةِ لِلْأَبِ، لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ. وَإِنْ لَمْ يَفْضُلْ شَيْءٌ، فَلَا شَيْءَ لَهُمْ. وَلِبَنِي الْأُمِّ، مَعَ بَنِي الْأَبِ وَالْأُمِّ، وَمَعَ بَنِي الْأَبِ، لِكُلِّ وَاحِدٍ السُّدُسُ. وَلِلْأُنْثَيَيْنِ فَصَاعِدًا الثُّلُثُ. لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ، هُمْ فِيهِ، بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ سَوَاءٌ.

میں شامل نہیں ہوں گے جن میں سگے بھائی شامل ہیں کیونکہ اس وجہ کی پیدائش سے خارج ہیں کہ جس نے انہیں جمع کیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر سگے اور علاتی بھائی جمع ہو جائیں تو کسی سگے بھائی کو میراث نہیں ملے گی۔ اگر سگی صرف ایک بہن ہو یا اس سے زیادہ اور اس کے ساتھ بھائی کوئی نہ ہو تو وہ ایک بہن شمار ہو گی اور سگی بہن کے لئے نصف اور علاتی بہنوں کے لئے چھٹا یعنی دو تہائی پورا کرنے کے لئے۔ اگر علاتی بہنوں کے ساتھ بھائی بھی ہو تو اُن کا حصہ نہیں ہے۔ ذوی الفروض سے ابتدا کی جائے گی۔ ہر ایک کو اُس کا حصہ دیا جائے گا اور اس کے بعد جو باقی بچا تو وہ علاتی بہنوں میں تقسیم ہو گا اس حساب سے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر۔ اگر کچھ باقی نہ بچا تو اُن کو کچھ نہ ملے گا۔ اگر سگی دو بہنیں یا اس سے زیادہ ہوں تو اُن کا حصہ دو تہائی اور اُن کے ساتھ علاتی بہنوں کو میراث نہیں ملے گی مگر جب کہ اُن کے ساتھ علاتی بھائی ہو۔ اگر اُن کے ساتھ علاتی بھائی ہو تو ذوی الفروض کا حصہ دے کر جو بچے گا اس کو علاتی بہنوں میں مرد کو دو عورتوں کے برابر کے حساب سے بانٹ دیا جائے گا اور اگر کچھ نہ بچا تو اُنہیں کچھ نہیں ملے گا۔ اور اخیافی بھائی کو سگے اور علاتی بھائی کے ساتھ ایک کو چھٹا اور دو کو تہائی۔ یہاں مرد اور عورت برابر ہیں۔

باب مِيرَاثِ الْجَدِّ

دادا کی میراث کا بیان

۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْجَدِّ. فَكَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: إِنَّكَ كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلُنِي عَنِ الْجَدِّ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ. وَذَلِكَ مِمَّا لَمْ يَكُنْ يَقْضِي فِيهِ إِلَّا الْأُمَرَاءُ، يَعْنِي الْخُلَفَاءَ. وَقَدْ

یحییٰ بن سعید کو یہ بات پہنچی کہ حضرت معاویہ نے حضرت زید بن ثابت کے لئے لکھا اور اُن سے دادا کی میراث کے متعلق پوچھا تو حضرت زید بن ثابت نے اُن کے لئے لکھا کہ آپ نے مجھ سے دادا کی میراث کے متعلق پوچھتے ہوئے لکھا تو اللہ بہتر جانے اور اس کا فیصلہ حکام ہی کیا کرتے

marfat.com
Marfat.com

حَضَرْتُ الْخَلِيفَتَيْنِ قَبْلَكَ. يُعْطِيَانِهِ النِّصْفَ. مَعَ الْأَخِ الْوَاحِدِ. وَالثُّلُثَ، مَعَ الْاِثْنَيْنِ. فَإِنْ كَثُرَتِ الْإِخْوَةُ، لَمْ يُنَقِّصُوهُ مِنَ الثُّلُثِ.

۲ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. عَنْ قَبِيصَةَ ابْنِ ذُؤَيْبٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَرَضَ لِلْجَدِّ، الَّذِي يَفْرِضُ النَّاسُ لَهُ الْيَوْمَ.

۳ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ قَالَ: فَرَضَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، لِلْجَدِّ مَعَ الْإِخْوَةِ. الثُّلُثَ.

قَالَ مَالِكٌ: وَالْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا، وَالَّذِي أَدْرَكْتُ عَلَيْهِ أَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا، أَنَّ الْجَدَّ أَبَا الْأَبِ. لَا يَرِثُ مَعَ الْأَبِ دِينًا، شَيْئًا. وَهُوَ يُفْرَضُ لَهُ مَعَ الْوَلَدِ الذَّكَرِ، وَمَعَ ابْنِ الْابْنِ الذَّكَرِ، السُّدُسُ فَرِيضَةً. وَهُوَ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ، مَا لَمْ يَتْرُكِ الْمُتَوَفَّى أُمًّا أَوْ أُخْتًا لِأَبِيهِ. يُبَدَّأُ بِأَحَدٍ إِنْ شَرَّكَهُ بِفَرِيضَةٍ مُسَمَّاةٍ. فَيُعْطَوْنَ فَرَائِضَهُمْ فَإِنْ فَضَلَ مِنَ الْمَالِ السُّدُسُ فَمَا فَوْقَهُ. فُرِضَ لِلْجَدِّ السُّدُسُ فَرِيضَةً.

قَالَ مَالِكٌ: وَالْجَدُّ، وَالْإِخْوَةُ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ، إِذَا شَرَّكَهُمْ أَحَدٌ بِفَرِيضَةٍ مُسَمَّاةٍ. يُبَدَّأُ بِمَنْ شَرَّكَهُمْ مِنْ أَهْلِ الْفَرَائِضِ. فَيُعْطَوْنَ فَرَائِضَهُمْ. فَمَا بَقِيَ بَعْدَ ذَلِكَ لِلْجَدِّ وَالْإِخْوَةِ مِنْ شَيْءٍ، فَإِنَّهُ يُنْظَرُ، أَيُّ ذَلِكَ أَفْضَلُ لِحَظِّ الْجَدِّ، أُعْطِيَهُ الثُّلُثُ مِمَّا بَقِيَ لَهُ وَلِلْإِخْوَةِ. أَوْ يَكُونُ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ مِنَ الْإِخْوَةِ. فِيمَا يَحْصُلُ لَهُ وَلَهُمْ. يُقَاسِمُهُمْ بِمِثْلِ حِصَّةِ أَحَدِهِمْ، أَوِ السُّدُسُ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ كُلِّهِ. أَيُّ ذَلِكَ كَانَ أَفْضَلَ لِحَظِّ الْجَدِّ، أُعْطِيَهُ الْجَدُّ. وَكَانَ مَا بَقِيَ بَعْدَ ذَلِكَ لِلْإِخْوَةِ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ. لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ. إِلَّا فِي فَرِيضَةٍ وَاحِدَةٍ. تَكُونُ قِسْمَتُهُمْ فِيهَا عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ. وَتِلْكَ الْفَرِيضَةُ، امْرَأَةٌ تُوُفِّيَتْ. وَتَرَكَتْ زَوْجَهَا، وَأُمَّهَا، وَأُخْتَهَا لِأُمِّهَا وَأَبِيهَا،

ہیں یعنی خلیفۂ وقت اور آپ سے پہلے دو خلفاء ایک بھائی کے ساتھ اُسے نصف دلاتے اور دو کے ساتھ تہائی اور اگر بھائی زیادہ ہوں تو تہائی سے کم نہ کرتے۔

قبیصہ بن ذؤیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ دادا کو وہی دلاتے جو کچھ لوگ آج دلاتے ہیں۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت زید بن ثابت نے دادا کو بھائی کے ساتھ تہائی حصہ دلایا۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے اور میں نے اپنے شہر کے اہل علم کو اسی پر پایا ہے کہ دادا باپ کے ساتھ میراث نہیں پائے گا لیکن بیٹے اور پوتے کے ساتھ بطور فرض کے دادا کو چھٹا حصہ ملتا ہے۔ اور یہ اُس کے علاوہ ہے جبکہ متوفی ماں یا علاتی بہن نہ چھوڑے تو ذوی الفروض کو اُن کا حصہ دے کر اگر مال کا چھٹا حصہ یا اِس سے زیادہ بچا تو دادا کا چھٹا حصہ مقرر کر دیا جائے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ دادا اور اس کے سگے بھائی بہنوں کے ساتھ کوئی ذوی الفروض بھی ہو تو پہلے ذوی الفروض کو اُن کا حصہ دیں گے۔ پھر جو باقی بچا تو وہ دادا اور بھائی کا ہوگا اور اِس کی کئی صورتیں ہیں، لہٰذا دیکھا جائے گا کہ دادا کے لئے کونسی صورت بہتر ہے۔ ایک صورت یہ ہے کہ دادا اور بھائی کو باقی کا تہائی۔ دوسری صورت یہ کہ دادا کو بھی بھائیوں کی طرح سمجھا جائے۔ تیسری صورت یہ کہ اُسے کل مال کا چھٹا حصہ دیا جائے جو حصہ دادا کے لئے بہتر ہو وہ دیا جائے گا اور اِس کے بعد جو باقی بچے وہ سگے بھائی بہنوں کا ہوگا، مرد کو دو عورتوں کے برابر کے حساب سے مگر ایک صورت میں تقسیم اور طرح ہوگی جو یہ ہے کہ عورت فوت ہوگئی اور اُس نے خاوند، والدہ، سگی بہن اور دادا کو چھوڑا۔ خاوند کو نصف، والدہ کو تہائی

marfat.com

Marfat.com

وَجَدَّهَا. فَلِلزَّوْجِ النِّصْفُ. وَلِلْأُمِّ الثُّلُثُ. وَلِلْجَدِّ الثُّلُثَانِ
وَلِلْأُخْتِ لِلْأُمِّ وَالْأَبِ النِّصْفُ. ثُمَّ يُجْمَعُ سُدُسُ الْجَدِّ
وَنِصْفُ الْأُخْتِ، فَيُقْسَمُ أَثْلَاثًا. لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ
فَيَكُونُ لِلْجَدِّ ثُلُثَاهُ. وَلِلْأُخْتِ ثُلُثُهُ.

قَالَ مَالِكٌ: وَمِيرَاثُ الْإِخْوَةِ لِلْأَبِ مَعَ الْجَدِّ
إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ أَخٌ لِأَبٍ وَأُمٍّ، كَمِيرَاثِ الْإِخْوَةِ
لِلْأَبِ وَالْأُمِّ، سَوَاءٌ. ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ وَأُنْثَاهُمْ كَأُنْثَاهُمْ
فَإِذَا اجْتَمَعَ الْإِخْوَةُ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ، وَالْإِخْوَةُ لِلْأَبِ، فَإِنَّ
الْإِخْوَةَ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ، يُعَادُّونَ الْجَدَّ بِإِخْوَتِهِمْ لِأَبِيهِمْ
فَيَمْنَعُونَهُ بِهِمْ كَثْرَةَ الْمِيرَاثِ بِعَدَدِهِمْ. وَلَا يُعَادُّونَهُ
بِالْإِخْوَةِ لِلْأُمِّ. لِأَنَّهُ لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَ الْجَدِّ غَيْرُهُمْ، لَمْ
يَرِثُوا مَعَهُ شَيْئًا. وَكَانَ الْمَالُ كُلُّهُ لِلْجَدِّ. فَمَا حَصَلَ
لِلْإِخْوَةِ مِنْ بَعْدِ حَظِّ الْجَدِّ، فَإِنَّهُ يَكُونُ لِلْإِخْوَةِ مِنَ
الْأَبِ وَالْأُمِّ. دُونَ الْإِخْوَةِ لِلْأَبِ. وَلَا يَكُونُ لِلْإِخْوَةِ
لِلْأَبِ مَعَهُمْ شَيْءٌ. إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْإِخْوَةُ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ
امْرَأَةً وَاحِدَةً. فَإِنَّهَا تُعَادُّ الْجَدَّ بِإِخْوَتِهَا لِأَبِيهَا، مَا
كَانُوا. فَمَا حَصَلَ لَهُمْ وَلَهَا مِنْ شَيْءٍ، كَانَ لَهَا دُونَهُمْ
مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ أَنْ تَسْتَكْمِلَ فَرِيضَتَهَا النِّصْفُ مِنْ رَأْسِ
الْمَالِ كُلِّهِ. فَإِنْ كَانَ فِيمَا يُحَازُ لَهَا وَلِإِخْوَتِهَا لِأَبِيهَا
فَضْلٌ عَنْ نِصْفِ رَأْسِ الْمَالِ كُلِّهِ، فَهُوَ لِإِخْوَتِهَا لِأَبِيهَا
لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ. فَإِنْ لَمْ يَفْضُلْ شَيْءٌ، فَلَا شَيْءَ
لَهُمْ.

دادا کو چھٹا اور سگی بہن کو نصف ملے گا۔ پھر دادا کے حصے اور بہن کے نصف کو ملا کر مرد کا عورت سے دگنا حصہ کے مطابق تقسیم کریں گے یعنی دادا کے لئے دو تہائی اور بہن کے لئے تہائی۔

امام مالک نے فرمایا کہ علاتی بھائی کی دادا کے ساتھ میراث جبکہ اُن کے ساتھ سگا بھائی نہ ہو، یہ بھی سگے بھائی کی طرح ہے۔ مرد مردوں کی طرح اور عورت عورتوں کی طرح۔ جب سگے بھائی اور علاتی بھائی اکٹھے ہو جائیں تو سگے بھائی علاتی بھائیوں کے ساتھ مل کر دادا کے حصے کو گھٹا دیں گے اور اخیافی بھائی بہن گھٹائیں گے کیونکہ وہ دادا میں شریک نہ ہونے کے باعث میراث نہیں پائیں گے اور سارا مال دادا کا ہوگا۔ دادا کے بعد جو مال بھائیوں کے لئے بچے گا تو وہ علاتی بھائیوں کے سوا سگے بھائیوں کا ہوگا اور علاتی بھائی کو اُن کے ساتھ کچھ نہیں ملے گا مگر جبکہ ایک ہی سگی بہن ہو۔ اگر ایک سگی بہن ہو تو علاتی بہن کے ساتھ دادا کے حصے کو گھٹا دے گی۔ یوں اُنہیں اور اسے اپنے مکمل حصے کے سوا اور کچھ نہیں ملے گا اور ان کا مکمل حصہ کل مال کا نصف ہے۔ پھر اگر کچھ بچا تو وہ علاتی بھائیوں میں مرد کو عورت سے دوگنا کے حساب سے دیا جائے گا۔ اگر کچھ نہ بچا تو اُنہیں کچھ نہیں ملے گا۔

باب ۸ مِيرَاثِ الْجَدَّةِ

نانی اور دادی کی میراث کا بیان

۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ
عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خَرَشَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ،
أَنَّهُ قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ
مِيرَاثَهَا. فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ: مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ.
وَمَا عَلِمْتُ لَكِ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قبیصہ بن ذؤیب سے روایت ہے کہ ایک دادی اپنا حصہ پوچھنے کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب میں تمہارے لئے کچھ نہیں ہے اور میرے علم میں کوئی ایسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی نہیں۔ تم جاؤ میں

marfat.com
Marfat.com

شَيْئًا . فَارْجِعِي حَتّٰى اَسْاَلَ النَّاسَ . فَسَاَلَ النَّاسَ . فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ : حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ . فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ : هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ ، فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ . فَاَنْفَذَهُ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ . ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى . اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تَسْاَلُهُ مِيْرَاثَهَا . فَقَالَ لَهَا . مَا لَكِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ . وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ الَّذِيْ قُضِيَ بِهٖ اِلَّا لِغَيْرِكِ . وَمَا اَنَا بِزَائِدٍ فِي الْفَرَائِضِ شَيْئًا . وَلٰكِنَّهُ ذٰلِكَ السُّدُسُ . فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا . وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا .

لوگوں سے پوچھتا ہوں۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھٹا حصہ دلایا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ کوئی اور بھی تھا؟ پس حضرت محمد بن مسلمہ انصاری نے حضرت مغیرہ کی تصدیق کی۔ حضرت ابوبکر صدیق نے دادی کو حصہ دلا دیا۔ پھر ایک اور دادی حضرت عمر کی خدمت میں میراث سے اپنا حصہ پوچھنے آئی تو آپ نے اس سے فرمایا کہ میں اللہ کی کتاب میں تمہارے لیے کچھ نہیں پاتا۔ قبل ازیں جو فیصلے ہوئے وہ دادی کے نہ تھے اور میں فرائض کے اندر اپنی جانب سے اضافہ نہیں کر سکتا وہی چھٹا حصہ ہے اگر نانی اور دادی جمع ہو جائیں تو دونوں کا اور ایک ہو تو اکیلی کا ہوگا۔

۵ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ اَنَّهُ قَالَ : اَتَتِ الْجَدَّتَانِ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ . فَاَرَادَ اَنْ يَجْعَلَ السُّدُسَ لِلَّتِيْ مِنْ قِبَلِ الْاُمِّ . فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ ، اَمَا اِنَّكَ تَتْرُكُ الَّتِيْ لَوْ مَاتَتْ وَهُوَ حَيٌّ ، كَانَ اِيَّاهَا يَرِثُ . فَجَعَلَ اَبُوْ بَكْرٍ السُّدُسَ بَيْنَهُمَا

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کی خدمت میں نانی اور دادی دونوں حاضر ہوئیں تو چاہا کہ والدہ کی طرف سے ہر ایک کو چھٹا حصہ دلا دیا جائے۔ ایک انصاری نے کہا کہ اگر یہ مر گئی ہوتی اور وہ زندہ ہوتا تو اس کا وارث ہوتا۔ پس حضرت ابوبکر نے دونوں کو چھٹا حصہ دلایا

۶ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ ؛ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ ، كَانَ لَا يَفْرِضُ اِلَّا لِجَدَّتَيْنِ .

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے روایت ہے کہ حصہ نہیں دلایا جاتا تھا مگر نانی اور دادی کو۔

قَالَ مَالِكٌ : اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا ، الَّذِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ ، وَالَّذِيْ اَدْرَكْتُ عَلَيْهِ اَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا ، اَنَّ الْجَدَّةَ اُمَّ الْاُمِّ ، لَا تَرِثُ مَعَ الْاُمِّ دُوْنَنَا شَيْئًا . وَهِيَ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ يُفْرَضُ لَهَا السُّدُسُ . فَرِيْضَةً . وَ اَنَّ الْجَدَّةَ اُمَّ الْاَبِ ، لَا تَرِثُ مَعَ الْاُمِّ ، وَلَا مَعَ الْاَبِ شَيْئًا . وَهِيَ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ يُفْرَضُ لَهَا السُّدُسُ ، فَرِيْضَةً . فَاِذَا اجْتَمَعَتِ الْجَدَّتَانِ ، اُمُّ الْاَبِ وَاُمُّ الْاُمِّ ، وَلَيْسَ لِلْمُتَوَفّٰى دُوْنَهُمَا اَبٌ وَلَا اُمٌّ . قَالَ مَالِكٌ . فَاِنِّيْ سَمِعْتُ اَنَّ اُمَّ الْاُمِّ ، اِنْ كَانَتْ اَقْعَدَهُمَا ، كَانَ لَهَا السُّدُسُ ، دُوْنَ اُمِّ الْاَبِ . وَاِنْ كَانَتْ اُمُّ الْاَبِ اَقْعَدَهُمَا ، اَوْ

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں اور اسی پر میں نے اپنے شہر کے اہل علم کو پایا ہے کہ نانی کو والدہ کے ساتھ کچھ نہیں ملے گا اور وہ نہ ہو تو اسے چھٹا حصہ ملے گا اور دادی کو ماں اور باپ کے ہوتے ہوئے کچھ نہیں ملے گا اور یہ نہ ہوں تو اس کا چھٹا حصہ ہوگا۔ جب نانی اور دادی دونوں جمع ہو جائیں اور ان کے سوا متوفی کے ماں باپ نہ ہوں۔ امام مالک نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ نانی اگر زیادہ قریب ہوگی تو اس کا چھٹا حصہ دادی کے سوا اور اگر دادی زیادہ قریب ہو یا دونوں ہی زیادہ قریب ہوں تو دونوں برابر ہیں اور چھٹے

marfat.com
Marfat.com

كَانَتَا فِي الثُّلُثِ مِنَ الْمُتَوَفَّى، بِمَنْزِلَةٍ سَوَاءٍ . فَإِنَّ السُّدُسَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ.

حصے سے دونوں بانٹ لیں گی۔

قَالَ مَالِكٌ . وَلَا مِيرَاثَ لِوَاحِدَةٍ مِنَ الْجَدَّاتِ إِلَّا لِلْجَدَّتَيْنِ . لِأَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَّثَ الْجَدَّةَ . ثُمَّ سَأَلَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ ذَلِكَ حَتَّى أَتَاهُ الَّذِي حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ وَرَّثَ الْجَدَّةَ . فَأَنْفَذَهُ لَهَا . ثُمَّ أَتَتِ الْجَدَّةُ الْأُخْرَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَقَالَ لَهَا: مَا أَنَا بِزَائِدٍ فِي الْفَرَائِضِ شَيْئًا . فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا . فَهُوَ بَيْنَكُمَا. وَأَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ دادیوں اور نانیوں کے لیے میراث نہیں ہے مگر ایک دادی اور ایک نانی کو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے نانی کو ترکہ دلایا، پھر حضرت ابوبکر نے اس بارے میں پوچھا، یہاں تک کہ انہیں ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نانی کو ترکہ دلایا۔ پھر دادی حضرت عمر کی خدمت میں آئی تو انہوں نے فرمایا:۔ میں فرائض میں اضافہ نہیں کر سکتا۔ اگر وہ دونوں جمع ہوں تو اسی حصے میں دونوں شامل ہیں اور ایک ہو تو یہ حصہ اسی کا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ : لَمْ نَعْلَمْ، أَحَدًا وَرَّثَ غَيْرَ جَدَّتَيْنِ مُنْذُ كَانَ الْإِسْلَامُ إِلَى الْيَوْمِ.

امام مالک نے فرمایا کہ میرے علم میں ایسی کوئی بات نہیں کہ شروع اسلام سے آج تک کسی نے نانی اور دادی کے سوا کسی دوسری کو ترکہ دلایا ہو۔

بَابُ مِيرَاثِ الْكَلَالَةِ

کلالہ کی میراث کا بیان

۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَالَةِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "يَكْفِيكَ ، مِنْ ذَلِكَ ؛ الْآيَةُ الَّتِي أُنْزِلَتْ فِي الصَّيْفِ ، آخِرَ سُورَةِ النِّسَاءِ"

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلالہ کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا:۔ تمہارے لئے سورۂ النساء کی وہ آخری آیت کافی ہے جو گرمیوں میں نازل ہوئی تھی۔

قَالَ مَالِكٌ ، الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا ، الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ ، وَالَّذِي أَدْرَكْتُ عَلَيْهِ أَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا ؛ أَنَّ الْكَلَالَةَ عَلَى وَجْهَيْنِ . فَأَمَّا الْآيَةُ الَّتِي أُنْزِلَتْ فِي أَوَّلِ سُورَةِ النِّسَاءِ الَّتِي قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهَا. وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُوَرَّثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ ، فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ ـ فَهَذِهِ الْكَلَالَةُ الَّتِي لَا يَرِثُ فِيهَا الْإِخْوَةُ لِلْأُمِّ . حَتَّى يَكُونَ وَلَدٌ وَلَا وَالِدٌ. وَأَمَّا الْآيَةُ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ الَّتِي قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهَا ـ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں اور میں نے اپنے شہر کے اہلِ علم کو اسی پر پایا ہے کہ کلالہ کی دو صورتیں ہیں۔ ایک سورۂ نساء کی ابتدائی آیت، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں فرمایا ہے:۔ اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بنتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اُس کا بھائی یا بہن ہے تو اُن میں سے ہر ایک کو چھٹا۔ پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں" (۴:۱۲)۔ یہ وہ کلالہ ہے کہ ماں جائی بہن جس کی وارث نہیں اور جس کا بیٹا یا باپ نہ ہو۔ دوسری سورۂ النساء کی وہ آخری آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ "اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما

marfat.com
Marfat.com

امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

قَالَ مَالِكٌ : فَهٰذِهِ الْكَلَالَةُ الَّتِي تَكُونُ فِيهَا الْإِخْوَةُ عَصَبَةً ، إِذَا لَمْ يَكُنْ وَلَدٌ ، فَيَرِثُونَ مَعَ الْجَدِّ فِي الْكَلَالَةِ فَالْجَدُّ يَرِثُ مَعَ الْإِخْوَةِ ، لِأَنَّهُ أَوْلَى بِالْمِيرَاثِ مِنْهُمْ وَذٰلِكَ أَنَّهُ يَرِثُ ، مَعَ ذُكُورِ وَلَدِ الْمُتَوَفَّى ، السُّدُسَ ، وَالْإِخْوَةُ لَا يَرِثُونَ . مَعَ ذُكُورِ وَلَدِ الْمُتَوَفَّى ، شَيْئًا . وَكَيْفَ لَا يَكُونُ كَأَحَدِهِمْ . وَهُوَ يَأْخُذُ السُّدُسَ مَعَ وَلَدِ الْمُتَوَفَّى ؛ فَكَيْفَ لَا يَأْخُذُ الثُّلُثَ مَعَ الْإِخْوَةِ ، وَبَنُو الْأُمِّ يَأْخُذُونَ مَعَهُمُ الثُّلُثَ ؛ فَالْجَدُّ هُوَ الَّذِي حَجَبَ الْإِخْوَةَ لِلْأُمِّ . وَمَنَعَهُمْ مَكَانَهُ الْمِيرَاثَ . فَهُوَ أَوْلَى بِالَّذِي كَانَ لَهُمْ . لِأَنَّهُمْ سَقَطُوا مِنْ أَجْلِهِ . وَلَوْ أَنَّ الْجَدَّ لَمْ يَأْخُذْ ذٰلِكَ الثُّلُثَ ، أَخَذَهُ بَنُو الْأُمِّ . فَإِنَّمَا أَخَذَ مَا لَمْ يَكُنْ يَرْجِعُ إِلَى الْإِخْوَةِ لِلْأَبِ . وَكَانَ الْإِخْوَةُ لِلْأُمِّ هُمْ أَوْلَى بِذٰلِكَ الثُّلُثِ مِنَ الْإِخْوَةِ لِلْأَبِ . وَكَانَ الْجَدُّ هُوَ أَوْلَى بِذٰلِكَ مِنَ الْإِخْوَةِ لِلْأُمِّ۔

* مسئلہ زوجہ اور اخیافی بھائی (۱۷۰۶ھ)

دو کلالہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے۔ اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اُس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اُس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا جبکہ بہن کے اولاد نہ ہو۔ پھر اگر دو بہنیں ہوں تو ترکہ میں اُنکا دو تہائی اور اگر بہن بھائی ہوں، مرد بھی اور عورتیں بھی، تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر۔ اللہ تمہارے لیے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں م

امام مالک نے فرمایا کہ یہ وہ کلالہ ہے جس میں بھائی عصبہ ہوں گے جبکہ اُس کی اولاد نہ ہو۔ تو وہ دادا کے ساتھ کلالہ کی میراث پائیں گے اور دادا بھائیوں کے ساتھ میراث پائے گا کیونکہ یہ تو اُن سے بھی زیادہ حقدار ہے۔ اِسی لئے وہ متوفی کی نرینہ اولاد کے ساتھ چھٹا حصہ پائے گا اور متوفی کی نرینہ اولاد کے ساتھ بھائیوں کو ترکہ نہیں ملے گا۔ اور وہ اُن جیسا کیوں نہ ہوگا جبکہ متوفی کی اولاد کے ہوتے ہوئے چھٹا حصہ پاتا ہے تو بھائی کے ساتھ تہائی کیوں نہ لے گا اور تہائی اُس کے ساتھ ماں کے بیٹے لیں گے۔ پس وہ دادا ہے جس نے مادری بھائیوں کا حصہ ختم کیا اور اُنہیں میراث سے محروم کیا۔ پس وہ اُن سے زیادہ حقدار ہے۔ کیونکہ وہ اُن کا حصہ ساقط کر دیتا ہے۔ اگر دادا تہائی نہ لے تو اُسے مادری بیٹے لیں گے کیونکہ انہوں نے وہ مال لیا ہے جو علاتی بھائیوں کی طرف نہیں لوٹتا۔ اخیافی بھائی اس جگہ علاتی بھائیوں سے زیادہ حق دار ہیں اور دادا اخیافی بھائیوں سے بھی زیادہ حق دار ہے۔ ف

ف۔ کلالہ اس شخص کو کہتے ہیں جو مرتے وقت نہ پیچھے ماں باپ چھوڑے اور نہ اولاد۔ اس کی میراث کے بارے میں قرآن کریم کے اندر دو آیتیں نازل ہوئیں جن کے اندر اس کا ترکہ تقسیم کرنے کے احکام نازل فرمائے گئے۔ دونوں آیات سورۂ النساء کے اندر ہیں۔ احادیث کے مطابق سردیوں میں نازل ہونے والی آیت یہ ہے۔

وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصٰى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ۔

(۴ : ۱۲)

اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں میت کی وصیت اور قرض نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا ہو۔ یہ اللہ کا ارشاد ہے اور اللہ علم والا حلم والا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَمَّةِ

پھوپھی کی میراث کا بیان

۸- حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيِّ ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ، عَنْ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ كَانَ قَدِيمًا يُقَالُ لَهُ ابْنُ مُوسٰى ، أَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ . فَلَمَّا صَلَّى الظُّهْرَ ، قَالَ : يَا يَرْفَا . هَلُمَّ ذٰلِكَ الْكِتَابَ . بِكِتَابٍ كَتَبَهُ فِي شَأْنِ الْعَمَّةِ فَسَأَلَ عَنْهَا وَيَسْتَخْبِرُ فِيمَا . فَأَتَاهُ بِهِ يَرْفَا فَدَعَا بِتَوْرٍ أَوْ قَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ . فَمَحَا ذٰلِكَ الْكِتَابَ فِيهِ . ثُمَّ قَالَ : لَوْ رَضِيَكِ اللّٰهُ وَارِثَةً ، أَقَرَّكِ . لَوْ رَضِيَكِ اللّٰهُ أَقَرَّكِ .

عبدالرحمن بن حنظلہ زرقی کو قریش کے ایک قدیمی مولیٰ ابن موسیٰ نے بتایا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ جب ظہر کی نماز پڑھا لی تو فرمایا: اے یرفا! وہ کتاب لانا۔ یہ وہ کتاب تھی جو پھوپھی کے متعلق لکھی تھی کہ معلومات حاصل کرنے کے لئے اس بارے میں پوچھیں۔ پس یرفا کتاب لے آیا۔ پھر پانی کی ایک چھاگل یا پیالہ منگایا اور اُس لکھے ہوئے کو دھو دیا پھر فرمایا کہ اگر اللہ اُسے ترکہ دلاتا تو مقرر فرماتا۔ اگر اللہ اُسے ترکہ دلاتا تو مقرر فرماتا۔

۹- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ ابْنِ حَزْمٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُخْبِرُ أَبَا بَكْرٍ يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ : عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُوَرَّثُ وَلَا تَرِثُ .

ابوبکر بن حزم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ پھوپھی پر تعجب ہے کہ بھتیجا اُس کا وارث ہوتا ہے لیکن وہ بھتیجے کی وارث نہیں ہوتی۔

بَابُ مِيرَاثِ وِلَايَةِ الْعَصَبَةِ

عصبات کی میراث کا بیان

قَالَ مَالِكٌ : الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا ، الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ ، وَالَّذِي أَدْرَكْتُ عَلَيْهِ أَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا فِي وِلَايَةِ الْعَصَبَةِ ؛ أَنَّ الْأَخَ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ أَوْلَى بِالْمِيرَاثِ مِنَ

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں اور میں نے اپنے شہر کے اہل علم کو اسی پر پایا ہے کہ عصبہ کی ولایت میں سگا بھائی سوتیلے بھائی

حاشیہ صفحہ گزشتہ

کلالہ کے متعلق گرمیوں میں نازل ہونے والی آیت یہ ہے:-

يَسْتَفْتُونَكَ ۖ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۚ إِنِ امْرَؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۖ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۗ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

(۴ : ۱۷۶)

اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں۔ تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں سے اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا جبکہ بہن کی اولاد نہ ہو۔ پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں، مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر۔ اللہ تمہارے لیے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

الْاَخِ لِلْاَبِ. وَالْاَخُ لِلْاَبِ، اَوْلٰى بِالْمِيْرَاثِ مِنْ بَنِي الْاَخِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ. وَبَنُو الْاَخِ وَالْاُمِّ اَوْلٰى مِنْ بَنِي الْاَخِ لِلْاَبِ. وَبَنُو الْاَخِ لِلْاَبِ. اَوْلٰى مِنْ بَنِي ابْنِ الْاَخِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ. وَبَنُو ابْنِ الْاَخِ لِلْاَبِ، اَوْلٰى مِنَ الْعَمِّ اَخِي الْاَبِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ وَالْعَمُّ اَخُو الْاَبِ وَالْاُمِّ، اَوْلٰى مِنَ الْعَمِّ اَخِي الْاَبِ لِلْاَبِ وَالْعَمُّ اَخُو الْاَبِ لِلْاَبِ، اَوْلٰى مِنْ بَنِي الْعَمِّ اَخِي الْاَبِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ. وَابْنُ الْعَمِّ لِلْاَبِ اَوْلٰى مِنْ عَمِّ الْاَبِ اَخِي اَبِي الْاَبِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ.

پر مقدم ہے اور سوتیلا بھائی سگے بھتیجے پر مقدم ہے اور سگا بھتیجا سوتیلے بھتیجے پر مقدم ہے اور سوتیلا بھتیجا سگے بھائی کے پوتے پر مقدم ہے اور سوتیلے بھائی کا بیٹا سگے چچا پر مقدم ہے اور سگا چچا سوتیلے چچا پر مقدم ہے اور سوتیلا چچا سگے چچا کے بیٹوں پر مقدم ہے اور سوتیلے چچا کے بیٹے باپ کے سگے چچا پر مقدم ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ: وَكُلُّ شَيْءٍ مِمَّا مُثِّلَتْ عَنْهُ مِنْ مِيْرَاثِ الْعَصَبَةِ، فَاِنَّهُ عَلٰى نَحْوِ هٰذَا: اَنْسُبُ الْمُتَوَفّٰى وَمَنْ يُنَازِعُ فِي وِلَايَتِهِ مِنْ عَصَبَتِهِ. فَاِنْ وَجَدْتَ اَحَدًا مِنْهُمْ يُلْقَى الْمُتَوَفّٰى اِلٰى اَبٍ لَا يَلْقَاهُ اَحَدٌ مِنْهُمْ اِلٰى اَبٍ دُوْنَهُ، فَاجْعَلْ مِيْرَاثَهُ لِلَّذِي يَلْقَاهُ اِلَى الْاَبِ الْاَدْنٰى، دُوْنَ مَنْ يَلْقَاهُ اِلٰى فَوْقِ ذٰلِكَ. فَاِنْ وَجَدْتَهُمْ كُلَّهُمْ يَلْقَوْنَهُ اِلٰى اَبٍ وَاحِدٍ يَجْمَعُهُمْ جَمِيْعًا، فَانْظُرْ اَقْعَدَهُمْ فِي النَّسَبِ. فَاِنْ كَانَ ابْنَ اَبٍ فَقَطْ فَاجْعَلِ الْمِيْرَاثَ لَهُ دُوْنَ الْاَطْرَافِ. وَاِنْ كَانَ ابْنَ اَبٍ وَّاُمٍّ. وَاِنْ وَجَدْتَهُمْ مُسْتَوِيْنَ يَنْتَسِبُوْنَ مِنْ عَدَدِ الْاٰبَاءِ اِلٰى عَدَدٍ وَاحِدٍ حَتّٰى يَلْقَوُا النَّسَبَ الْمُتَوَفّٰى جَمِيْعًا. وَكَانُوْا كُلُّهُمْ جَمِيْعًا بَنِي اَبٍ، اَوْ بَنِي اَبٍ وَّاُمٍّ. فَاجْعَلِ الْمِيْرَاثَ بَيْنَهُمْ سَوَآءً. وَاِنْ كَانَ وَالِدُ بَعْضِهِمْ اَخًا وَالِدِ الْمُتَوَفّٰى لِلْاَبِ وَالْاُمِّ، وَكَانَ مِنْ سِوَاهُ مِنْهُمْ اِنَّمَا هُوَ اَخُو اَبِي الْمُتَوَفّٰى لِاَبِيْهِ فَقَطْ. فَاِنَّ الْمِيْرَاثَ لِبَنِي اَخِي الْمُتَوَفّٰى لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ، دُوْنَ بَنِي الْاَخِ لِلْاَبِ. وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ: وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِي كِتٰبِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب عصبہ کی میراث کے بارے میں پوچھا جائے تو قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جتنے عصبات ہوں اُن کو میت سے نسبت کے حساب سے دیکھیں گے کہ یہ میت کا کیا لگتا ہے۔ جو اُن میں سے میت کے ساتھ ایسے باپ میں مل جائے جو دوسروں سے قریب ہو تو میراث اُسی کو ملے گی نہ کہ اُسے جو میت کے ساتھ اُوپر والے باپ میں ملتا ہو۔ اگر اُن میں سے ایک ہی باپ میں کئی ملتے ہوں تو یہ دیکھا جائے گا کہ کس کا رشتہ نزدیک ہے، اگرچہ نزدیک والا سوتیلا ہو تب بھی میراث اُسی کو ملے گی اور دُور والا خواہ سگا بھی ہو تب بھی اُسے میراث نہیں ملے گی۔ اگر رشتے میں سب برابر ہوں اور سارے سگے ہوں یا سارے سوتیلے ہوں تو ترکہ میں سارے ہی برابر حصہ پائیں گے۔ اگر اُن میں سے بعض کا باپ میت کا سگا بھائی اور بعض کا باپ میت کا سوتیلا بھائی ہو تو میراث سگے بھائی کی اولاد کو ملے گی اور سوتیلے بھائی کی اولاد کو میراث نہیں ملے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بعض رشتے والے اللہ کی کتاب میں بعض سے نزدیک ہیں اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے" (۸: ۷۵)۔

قَالَ مَالِكٌ: وَالْجَدُّ اَبُو الْاَبِ، اَوْلٰى مِنْ بَنِي الْاَخِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ، وَاَوْلٰى مِنَ الْعَمِّ اَخِي الْاَبِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ بِالْمِيْرَاثِ. وَابْنُ الْاَخِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ اَوْلٰى مِنَ الْجَدِّ بِوَلَآءِ

امام مالک نے فرمایا کہ دادا سگے بھتیجوں اور سگے چچا سے میراث میں مقدم ہے اور ولاء میں سگا بھتیجا دادا سے مقدم ہے۔

marfat.com

Marfat.com

الْمَوَالِيْ۔

بَابُ ۱۲ مَنْ لَا مِيْرَاثَ لَهٗ

قَالَ مَالِكٌ: اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا، الَّذِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ، وَالَّذِيْ اَدْرَكْتُ عَلَيْهِ اَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا: اَنَّ ابْنَ الْاَخِ لِلْاُمِّ، وَالْجَدَّ اَبَا الْاُمِّ، وَالْعَمَّ اَخَا الْاَبِ لِلْاُمِّ، وَالْخَالَ، وَالْجَدَّةَ اُمَّ اَبِي الْاُمِّ، وَابْنَةَ الْاَخِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ، وَالْعَمَّةَ، وَالْخَالَةَ؛ لَا يَرِثُوْنَ بِاَرْحَامِهِمْ شَيْئًا۔

قَالَ: وَاِنَّهٗ لَا تَرِثُ امْرَاَةٌ، هِيَ اَبْعَدُ نَسَبًا مِنَ الْمُتَوَفّٰى، مِمَّنْ سُمِّيَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ، بِرَحِمِهَا شَيْئًا. وَاِنَّهٗ لَا يَرِثُ اَحَدٌ مِنَ النِّسَآءِ شَيْئًا اِلَّا حَيْثُ سُمِّيْنَ. وَاِنَّمَا ذَكَرَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ: مِيْرَاثَ الْاُمِّ مِنْ وَلَدِهَا، وَمِيْرَاثَ الْبَنَاتِ مِنْ اَبِيْهِنَّ، وَمِيْرَاثَ الزَّوْجَةِ مِنْ زَوْجِهَا، وَمِيْرَاثَ الْاَخَوَاتِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ، وَمِيْرَاثَ الْاَخَوَاتِ لِلْاُمِّ. وَوَرِثَتِ الْجَدَّةُ بِالَّذِيْ جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا. وَالْمَرْاَةُ تَرِثُ مَنْ اَعْتَقَتْ هِيَ نَفْسُهَا. لِاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ فِيْ كِتَابِهٖ — فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ۔

جو میراث کا حق دار نہیں

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم متفقہ ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں اور میں نے اپنے شہر کے اہل علم کو اسی پر پایا ہے کہ اخیافی بھائی کا بیٹا اور نانا اور چچا جو باپ کا اخیافی بھائی ہو اور ماموں اور نانا کی ماں اور سگے بھائی کے بیٹے اور پھوپھی اور خالہ یہ رحم کے حساب سے میراث نہیں پائیں گے۔

اور فرمایا کہ کوئی عورت جو متوفی سے نسبت میں دُور ہو میراث نہیں پائے گی، جن کا اس کتاب میں ذکر کر دیا گیا ہے اور کسی عورت کو کوئی میراث نہیں ملے گی مگر جن کو بیان کر دیا گیا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے کہ والدہ کی میراث اولاد سے، بیٹیوں کی باپ سے، بیوی کی میراث خاوند سے، سگی بہنوں، علاتی بہنوں، اخیافی بہنوں اور دادی نانی کی میراث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وارد ہے اور عورت نے جس کو آزاد کیا ہو اُس کی میراث پائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: "تو دین میں تمہارے بھائی اور دوست ہیں" (۳۳:۵)

بَابُ ۱۳ مِيْرَاثِ اَهْلِ الْمِلَلِ

۱۰۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ"۔

۱۱۔ حَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ؛ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ: اِنَّمَا وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ. وَلَمْ يَرِثْهُ عَلِيٌّ. قَالَ: فَلِذٰلِكَ تَرَكْنَا نَصِيْبَنَا مِنَ الشِّعْبِ۔

مختلف مذاہب والوں کی وراثت کا بیان

عمر بن عثمان بن عفان نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنہیں خبر دی کہ ابو طالب کے وارث عقیل اور طالب ہوئے جبکہ علی نہیں ہوئے۔ فرمایا کہ اسی لیے ہم نے شعب میں سے اپنا حصہ چھوڑ دیا تھا۔

marfat.com
Marfat.com

۱۲۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْاَشْعَثِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَمَّةً لَهٗ يَهُوْدِيَّةً اَوْ نَصْرَانِيَّةً تُوُفِّيَتْ. وَاَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ الْاَشْعَثِ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. وَقَالَ لَهٗ: مَنْ يَرِثُهَا؟ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَرِثُهَا اَهْلُ دِيْنِهَا. ثُمَّ اَتٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ: اَتَرَانِيْ نَسِيْتُ مَا قَالَ لَكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ؟ يَرِثُهَا اَهْلُ دِيْنِهَا۔

سلیمان بن یسار کو محمد بن اشعث نے بتایا کہ اُن کی ایک یہودیہ یا نصرانیہ پھوپھی کا انتقال ہوگیا تو محمد بن اشعث نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کا وارث کون ہوگا؟ حضرت عمر نے فرمایا کہ اُس کے وارث اُس کے دین والے ہوں گے۔ پھر حضرت عثمان آئے تو اُن سے اس کے متعلق پوچھا۔ حضرت عثمان نے اُن سے فرمایا:۔ تمہارے خیال میں جو حضرت عمر نے فرمایا میں اُسے بھول گیا ہوں؟ اُس کے وارث اُس کے دین والے ہوں گے۔

۱۳۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ حَكِيْمٍ؛ اَنَّ نَصْرَانِيًّا، اَعْتَقَهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، هَلَكَ. قَالَ اِسْمَاعِيْلُ، فَاَمَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، اَنْ اَجْعَلَ مَالَهٗ فِیْ بَيْتِ الْمَالِ۔

اسمٰعیل بن ابو حکیم سے روایت ہے کہ نصرانی کو حضرت عمر بن عبد العزیز نے آزاد کر دیا۔ وہ فوت ہوگیا۔ اسمٰعیل کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے مجھے حکم دیا کہ اُس کا مال بیت المال میں جمع کر دو۔

۱۴۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهٗ؛ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: اَبٰى عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يُوَرِّثَ اَحَدًا مِنَ الْاَعَاجِمِ. اِلَّا اَحَدًا وُلِدَ فِی الْعَرَبِ۔

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے غیر عربی کا وارث بننے سے روک دیا تھا مگر جبکہ کوئی عرب میں پیدا ہوا ہو۔

قَالَ مَالِكٌ: وَاِنْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ حَامِلٌ مِنْ اَرْضِ الْعَلُوِّ. فَوَضَعَتْهُ فِیْ اَرْضِ الْعَرَبِ فَهُوَ وَلَدُهَا، يَرِثُهَا اِنْ مَاتَتْ. وَتَرِثُهٗ اِنْ مَاتَ، مِيْرَاثُهَا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کوئی حاملہ عورت کفار کے ملک سے آجائے اور وہ عرب میں آکر بچہ جنے تو وہ اُسی کا بیٹا ہے اور اگر وہ مرگئی تو اُس کا وارث ہوگا اور لڑکا مرگیا تو یہ اُس کی وارث ہوگی۔ اُس کی میراث اللہ کی کتاب میں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا، وَالسُّنَّةُ الَّتِیْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهَا، وَالَّذِیْ اَدْرَكْتُ عَلَيْهِ اَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا: اَنَّهٗ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، بِقَرَابَةٍ، وَلَا وَلَاءٍ، وَلَا رَحِمٍ. وَلَا يَحْجُبُ اَحَدًا عَنْ مِيْرَاثِهٖ۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے اور اس سنت میں کسی کا اختلاف نہیں اور اسی پر میں نے اپنے شہر کے اہلِ علم کو پایا ہے کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا۔ قرابت، ولاء، یا رحم کسی وجہ سے حق دار نہیں اور نہ کسی کو اس کی میراث سے محروم کر سکتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ لَا يَرِثُ، اِذَا لَمْ يَكُنْ دُوْنَهٗ وَارِثٌ. فَاِنَّهٗ لَا يَحْجُبُ اَحَدًا عَنْ مِيْرَاثِهٖ۔

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح جو میراث نہ پائے جبکہ اُس کے سوا کوئی وارث نہ ہو تو وہ کسی کو میراث سے محروم نہیں کر سکتا۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ مَنْ جُهِلَ أَمْرُهُ بِالْقَتْلِ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ

ان کی میراث جن کی موت کا وقت معلوم نہ

۱۵. حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ عُلَمَائِهِمْ، أَنَّهُمْ يَتَوَارَثُ مَنْ قُتِلَ يَوْمَ الْجَمَلِ، وَيَوْمَ صِفِّينَ، وَيَوْمَ الْحَرَّةِ، ثُمَّ كَانَ يَوْمُ فُدَيْدٍ. فَلَمْ يُوَرَّثْ أَحَدٌ مِنْهُمْ مِنْ صَاحِبِهِ شَيْئًا. إِلَّا مَنْ عُلِمَ أَنَّهُ قُتِلَ قَتْلَ صَاحِبِهِ.

ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن نے کتنے ہی اپنے علمائے کرام سے روایت کی ہے کہ جو جنگِ جمل، جنگِ صفین، جنگِ حرہ اور جنگِ فدید میں مارے گئے ان میں سے کسی کو اُس کے دوسرے ساتھی کا وارث نہیں بنایا گیا مگر جس کے متعلق علم ہو گیا کہ وہ اپنے ساتھی سے پہلے قتل کر دیا گیا تھا۔

قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ الْأَمْرُ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ. وَلَا شَكَّ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا. وَكَذٰلِكَ الْعَمَلُ فِي كُلِّ مُتَوَارِثَيْنِ هَلَكَا، بِغَرَقٍ، أَوْ قَتْلٍ، أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْمَوْتِ. إِذَا لَمْ يُعْلَمْ أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلَ صَاحِبِهِ، لَمْ يَرِثْ أَحَدٌ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ شَيْئًا. وَكَانَ مِيرَاثُهُمَا لِمَنْ بَقِيَ مِنْ وَرَثَتِهِمَا. يَرِثُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَرَثَتُهُ مِنَ الْأَحْيَاءِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں اور ہمارے شہر کے اہلِ علم میں سے کسی ایک کو بھی شک نہیں ہے اور وارثوں کے بارے میں اسی پر عمل ہے کہ جب کتنے ہی آدمی ڈوب جائیں یا کسی طریقے سے قتل کر دیے جائیں اور یہ پتہ نہ ہو کہ کون اپنے ساتھی سے پہلے مرا تو ان میں سے کوئی بھی دوسرے کا وارث نہیں ہوگا اُن کی میراث زندہ رہنے والے باقی وارثوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔

وَقَالَ مَالِكٌ: لَا يَنْبَغِي أَنْ يَرِثَ أَحَدٌ أَحَدًا بِالشَّكِّ. وَلَا يَرِثُ أَحَدٌ أَحَدًا إِلَّا بِيَقِينٍ مِنَ الْعِلْمِ وَالشَّهَادَةِ. وَذٰلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ يَهْلِكُ هُوَ وَمَوْلَاهُ الَّذِي أَعْتَقَهُ أَبُوهُ، فَيَقُولُ بَنُو الرَّجُلِ الْعَرَبِيِّ: قَدْ وَرِثَهُ أَبُوهَا. فَلَيْسَ ذٰلِكَ لَهُمْ أَنْ يَرِثُوهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا شَهَادَةٍ. إِنَّهُ مَاتَ قَبْلَهُ. وَإِنَّمَا يَرِثُهُ أَوْلَى النَّاسِ بِهِ مِنَ الْأَحْيَاءِ.

امام مالک نے فرمایا: یہ مناسب نہیں ہے کہ شک کے ساتھ کوئی کسی کا وارث بنے۔ کوئی کسی کا وارث نہ بنے مگر پورے علم اور شہادتوں کی بنا پر، مثلاً ایک آدمی فوت ہو جائے اور اُن کا آزاد کردہ غلام بھی جس کو اُس کے باپ نے آزاد کیا تھا۔ اب متوفی کے وارث کہیں کہ اس کا وارث ہمارا باپ تھا تو اُن کی یہ بات بغیر علم اور شہادت کے نہیں مانی جائے گی کہ وہ پہلے مرا تھا اور اُس کے قریبی رشتہ داروں میں سے جو زندہ ہوں وہی اُس کے وارث ہوں گے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَمِنْ ذٰلِكَ أَيْضًا الْأَخَوَانِ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ يَمُوتَانِ. وَلِأَحَدِهِمَا وَلَدٌ. وَالْآخَرُ لَا وَلَدَ لَهُ. وَلَهُمَا أَخٌ لِأَبِيهِمَا. فَلَا يُعْلَمُ أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلَ صَاحِبِهِ. فَمِيرَاثُ الَّذِي لَا وَلَدَ لَهُ، لِأَخِيهِ لِأَبِيهِ. وَلَيْسَ لِبَنِي أَخِيهِ، لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، شَيْءٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح دو سگے بھائی فوت ہو جائیں۔ ان میں سے ایک کی اولاد ہے اور دوسرے کی کوئی اولاد نہیں اور اُن کا ایک علاتی بھائی ہے۔ اب یہ معلوم نہیں کہ دونوں میں سے کون پہلے فوت ہوا تو لاولد کی میراث علاتی بھائی کو ملے گی اور سگے بھتیجے کو کچھ نہیں ملے گا۔

قَالَ مَالِكٌ: وَمِنْ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنْ تَهْلِكَ الْعَمَّةُ وَابْنُ أَخِيهَا، أَوِ ابْنَةُ الْأَخِ وَعَمَّتُهَا، فَلَا يُعْلَمُ أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ. فَإِنْ لَمْ يُعْلَمْ أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ، لَمْ يَرِثْ

امام مالک نے فرمایا کہ اگر پھوپھی اور بھتیجا ایک ساتھ فوت ہو جائیں یا بھتیجے اور چچا کا ایک ساتھ انتقال ہو جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ پہلے کون فوت ہوا تو چچا کو بھتیجے کی میراث سے

marfat.com
Marfat.com

الْعَمِّ مِنِ ابْنَةِ اَخِيْهِ شَيْئًا. وَلَا يَرِثُ ابْنُ الْاَخِ مِنْ عَمَّتِهٖ شَيْئًا.

کچھ نہیں ملے گا اور نہ بھتیجا پھوپھی کے ترکہ سے کچھ پائے گا۔ ف

بَابُ ۱۵ مِيْرَاثِ وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ وَوَلَدِ الزِّنَا

لعان والی عورت کے بچے اور ولد الزنا کی میراث

۱۶۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ وَوَلَدِ الزِّنَا ؛ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ وَرِثَتْهُ اُمُّهٗ ، حَقَّهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِخْوَتُهٗ لِاُمِّهٖ حُقُوْقَهُمْ وَيَرِثُ الْبَقِيَّةَ ، مَوَالِيْ اُمِّهٖ اِنْ كَانَتْ مَوْلَاةً . وَاِنْ كَانَتْ عَرَبِيَّةً ، وَرِثَتْ حَقَّهَا وَوَرِثَ اِخْوَتُهٗ لِاُمِّهٖ حُقُوْقَهُمْ. وَمَا كَانَ مَا بَقِيَ لِلْمُسْلِمِيْنَ.

عروہ بن زبیر فرمایا کرتے تھے کہ لعان والی کا بیٹا اور ولد الزنا جب فوت ہو جائے تو اُس کی والدہ وارث ہو گی اور اللہ کی کتاب کے مطابق اپنا حق لے گی اور اُس کے اخیافی بھائی بھی حصہ لیں گے اور باقی اُس کی والدہ کے موالی کو ملے گا جب کہ وہ آزاد کردہ ہو اور اگر وہ عربیہ ہو تو اُس کی والدہ اور اخیافی بھائی بہنوں سے جو بچے گا وہ مسلمانوں کا حق ہوگا۔

قَالَ مَالِكٌ ، وَبَلَغَنِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ مِثْلُ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ مجھے یہی بات سلیمان بن یسار سے پہنچی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ : وَعَلٰى ذٰلِكَ اَدْرَكْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے اپنے شہر کے اہل علم کو اسی پر پایا ہے۔

ف۔ جنگ جمل حضرت علی اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مابین ہوئی۔ جنگ صفین حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان ہوئی۔ دونوں مواقع پر اکابر صحابہ بھی شریک ہوئے اور کم و بیش نصف لاکھ مسلمان شہید ہوئے یہ بدبخت خارجیوں اور سبائیوں کی شرارت تھی کہ امت محمدیہ کے ایسے مایۂ ناز بہی خواہ بھی آپس میں ٹکرائے بفضلہ سبحانہ پروردگار عالم نے امت محمدیہ کو خلیفۂ ثالث حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خونِ ناحق کی ۳۶ھ میں جنگ جمل اور ۳۷ھ میں جنگ صفین کی صورت میں سزا دی تھی۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الْعُقُوْلِ

کتاب العقول

بَابُ ذِكْرِ الْعُقُوْلِ

۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ كَتَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الْعُقُوْلِ: اَنَّ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ. وَفِي الْاَنْفِ، اِذَا اُوْعِيَ جَدْعًا، مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِي الْمَأْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ. وَفِي الْجَائِفَةِ مِثْلُهَا. وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُوْنَ. وَفِي الْيَدِ خَمْسُوْنَ. وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِيْ كُلِّ اِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ. وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ. وَفِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ.

دیتوں کا بیان

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ دیتوں کے بارے میں جو گرامی نامہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم کے لئے لکھا تھا، اس میں تھا کہ جان کے بدلے سو اونٹ اور ناک جب پوری کاٹ دی جائے تو سو اونٹ اور میمومہ و جائفہ میں تہائی دیت۔ آنکھ، ہاتھ اور ٹانگ ہر ایک کے بدلے پچاس اونٹ، ہر انگلی کے بدلے دس اونٹ، دانت کے بدلے پانچ اونٹ اور جس زخم سے ہڈی نظر آجائے اس کے بدلے پانچ اونٹ۔ ف

بَابُ الْعَمَلِ فِي الدِّيَةِ

۲۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ. اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَوَّمَ الدِّيَةَ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى. فَجَعَلَهَا عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفَ دِيْنَارٍ. وَعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ.

قَالَ مَالِكٌ: فَاَهْلُ الذَّهَبِ اَهْلُ الشَّامِ وَاَهْلُ مِصْرَ. وَاَهْلُ الْوَرِقِ اَهْلُ الْعِرَاقِ.

وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ، اَنَّ الدِّيَةَ

دیت کے وصول کرنے کا طریقہ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر نے گاؤں والوں کے لئے دیت کی قیمت لگائی تو سونے والوں کے لئے ایک ہزار دینار مقرر کی اور چاندی والوں کے لئے بارہ ہزار درہم۔

امام مالک نے فرمایا کہ سونے والے شامی اور مصری ہیں اور چاندی والے عراقی ہیں۔

امام مالک نے سنا کہ دیت تین یا چار سال میں پوری

ف۔ مامومہ سر کے اس زخم کو کہتے ہیں جو بھیجے تک پہنچ جائے۔ جائفہ وہ زخم کہلاتا ہے جو پیٹ کے اندر پہنچ جائے خواہ مزب شکم کی جانب سے لگائی ہو یا پیچھے یا دائیں بائیں جانب سے اور موضحہ اس زخم کو کہتے ہیں جس سے ہڈی کھل جائے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

تُقْطَعُ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ أَوْ أَرْبَعِ سِنِينَ.

قَالَ مَالِكٌ: وَالثَّلَاثُ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ فِي ذٰلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا؛ أَنَّهُ لَا يُقْبَلُ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فِي الدِّيَةِ الْإِبِلُ. وَلَا مِنْ أَهْلِ الْعَمُودِ، الذَّهَبُ وَلَا الْوَرِقُ. وَلَا مِنْ أَهْلِ الذَّهَبِ، الْوَرِقُ. وَلَا مِنْ أَهْلِ الْوَرِقِ، الذَّهَبُ.

ادا کر دی جائے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو میں نے اس بارے میں سُنا، وہ مجھے زیادہ پسند ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ گاؤں والوں سے دیت میں اونٹ نہ لئے جائیں اور شہریوں سے سونا چاندی نہ لیا جائے نیز سونے والوں سے چاندی اور چاندی والوں سے سونا قبول نہ کیا جائے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْعَمْدِ إِذَا قُبِلَتْ، وَ جِنَايَةِ الْمَجْنُونِ

قتلِ عمد کی دیت پر رضامندی اور مجنون کی جنایت

۳۰۔ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَانَ يَقُولُ: فِي دِيَةِ الْعَمْدِ إِذَا قُبِلَتْ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ بِنْتُ مَخَاضٍ. وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بِنْتُ لَبُونٍ. وَ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً. وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً.

ابنِ شہاب قتلِ عمد کی دیت کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ پچیس ایک سال کی اونٹنیاں، پچیس دو سال کی اونٹنیاں، پچیس تین سال کی اونٹنیاں اور پچیس چار سال کی اونٹنیاں دی جائیں گی۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ أَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ كَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ: أَنَّهُ أُتِيَ بِمَجْنُونٍ قَتَلَ رَجُلًا. فَكَتَبَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ: أَنِ اعْقِلْهُ وَلَا تُقِدْ مِنْهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَى مَجْنُونٍ قَوَدٌ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے حضرت معاویہ کے لئے لکھا کہ میرے پاس ایک مجنون لایا گیا ہے جس نے ایک آدمی کو قتل کر دیا ہے۔ حضرت معاویہ نے ان کے لیے لکھا کہ اُسے قید کر لو اور اُس سے قصاص نہ لو کیونکہ جنون والے پر قصاص نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: فِي الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ. إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ جَمِيعًا عَمْدًا: أَنَّ عَلَى الْكَبِيرِ أَنْ يُقْتَلَ وَعَلَى الصَّغِيرِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ایک بالغ اور ایک نابالغ نے مل کر کسی کو عمداً قتل کیا تو بالغ سے قصاص لیا جائے گا اور نابالغ سے نصف دیت وصول کی جائے گی۔

قَالَ مَالِكٌ: وَكَذٰلِكَ الْحُرُّ وَالْعَبْدُ يَقْتُلَانِ الْعَبْدَ. فَيُقْتَلُ الْعَبْدُ. وَيَكُونُ عَلَى الْحُرِّ نِصْفُ قِيمَتِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح آزاد اور غلام نے ایک غلام کو قتل کر دیا تو غلام سے قصاص لیا جائیگا اور آزاد پر اُس کی نصف قیمت واجب آئیگی

ف۔ عمر کے لحاظ سے اونٹنیوں کے مذکورہ نام کتاب الزکوٰۃ میں گزشتہ صفحات کے اندر گزر چکے ہیں اور وہاں ان ناموں کی تشریح بھی کر دی گئی ہے۔ قارئین کو تلاش کرنے کی زحمت نہ اٹھانی پڑے اس لیے یہاں دوبارہ ان کے معانی بیان کر دیئے جاتے ہیں۔

بنت مخاض۔ ایک سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

بنت لبون۔ دو سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

بابُ دِيَةِ الْخَطَإِ فِي الْقَتْلِ

۴ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ أَجْرَى فَرَسًا فَوَطِئَ عَلَى إِصْبَعِ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ فَنُزِيَ مِنْهَا فَمَاتَ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلَّذِي ادُّعِيَ عَلَيْهِمْ: أَتَحْلِفُونَ بِاللهِ خَمْسِينَ يَمِينًا مَا مَاتَ مِنْهَا؟ فَأَبَوْا وَتَحَرَّجُوا. وَقَالَ لِلْآخَرِينَ: أَتَحْلِفُونَ أَنْتُمْ؟ فَأَبَوْا. فَقَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِشَطْرِ الدِّيَةِ عَلَى السَّعْدِيِّينَ.

قَالَ مَالِكٌ: وَلَيْسَ الْعَمَلُ عَلَى هٰذَا.

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ وَسُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ وَرَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانُوا يَقُولُونَ: دِيَةُ الْخَطَإِ عِشْرُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ، وَعِشْرُونَ بِنْتَ لَبُونٍ، وَعِشْرُونَ ابْنَ لَبُونٍ ذَكَرًا، وَعِشْرُونَ حِقَّةً، وَعِشْرُونَ جَذَعَةً.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا أَنَّهُ لَا فَرْقَ بَيْنَ الصِّبْيَانِ، وَإِنْ عَمَدَهُمْ خَطَأٌ مَا لَمْ تَجِبْ عَلَيْهِمُ الْحُدُودُ وَيَبْلُغُوا الْحُلُمَ. وَإِنْ قَتَلَ الصَّبِيُّ لَا يَكُونُ إِلَّا خَطَأً. كَانَ عَلَى عَاقِلَةِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَمَنْ قَتَلَ خَطَأً، فَإِنَّمَا عَقْلُهُ مَالٌ لَا فَرْقَ فِيهِ. وَإِنَّمَا هُوَ كَغَيْرِهِ مِنْ مَالِهِ يُقْضَى بِهِ دَيْنُهُ، وَتُجَازُ فِيهِ وَصِيَّتُهُ. فَإِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ تَكُونُ الدِّيَةُ قَدْرَ ثُلُثِهِ، ثُمَّ عُفِيَ عَنْ دِيَتِهِ فَذٰلِكَ جَائِزٌ لَهُ. وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَالٌ غَيْرُ دِيَتِهِ جَازَ لَهُ مِنْ ذٰلِكَ الثُّلُثُ، إِذَا عُفِيَ عَنْهُ، وَأَوْصَى بِهِ.

قتلِ خطا کی دیت کا بیان

عراک بن مالک اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ بنی سعد بن لیث کے ایک آدمی نے گھوڑا دوڑایا اور جہینہ کے ایک آدمی کی انگلی کچل دی جس سے اتنا خون بہا کہ وہ مر گیا حضرت عمر نے مدعا علیہم سے فرمایا کہ کیا تم پچاس مرتبہ اللہ کی قسم کھاتے ہو کہ وہ انگلی کے باعث نہیں مرا؟ انہوں نے انکار کیا اور قسم کھانے سے رُکے رہے۔ پھر دوسرے لوگوں سے فرمایا کہ کیا تم قسم کھاتے ہو؟ انہوں نے بھی انکار کیا۔ حضرت عمر نے فیصلہ فرمایا کہ بنی سعد والے

امام مالک نے فرمایا اور نہیں عمل اوپر اس کے۔

ابن شہاب، سلیمان بن یسار اور ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن فرمایا کرتے تھے کہ قتلِ خطا کی دیت میں بیس ایک سالہ اونٹنیاں، بیس دو سالہ اونٹنیاں، بیس دو سالہ اونٹ بیس تین سالہ اور بیس چار سالہ دئے جاتے ہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ بچوں سے قصاص نہیں لیا جائیگا اگرچہ عمداً غلطی کی ہو، جبتک اُن پر حدود واجب نہ ہوں اور بالغ نہ ہو جائیں۔ اگر لڑکا نابالغ کسی کو قتل کر دے تو اُسے قتلِ خطا شمار کیا جائیگا۔ اسی طرح اگر ایک نابالغ لڑکا اور ایک بڑا آدمی مل کر کسی آزاد آدمی کو غلطی سے قتل کر دیں تو دونوں میں سے ہر ایک پر نصف دیت لازم آئے گی

امام مالک نے فرمایا کہ جو غلطی سے قتل کر دیا جائے تو اُس کی دیت مثل اس کے مال کے ہوگی اور اسی سے اُس کا قرض ادا کیا جائیگا اور اسی سے اُس کی وصیت پوری کی جائے گی۔ اگر اُس کے پاس اتنا مال ہو کہ دیت اس کا تہائی حصہ بنے، پھر اُس کی دیت معاف کر دی جائے تو یہ جائز ہے اور اگر دیت کے سوا اُس کے پاس اور مال نہ ہے تو اُس میں سے اُس کے لیے تہائی جائز ہے جبکہ معاف کر دیا جائے اور اُسکی وصیت کی ہو۔

حاشیہ صفحہ گزشتہ

حقہ - تین سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

جذعہ - چار سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ عَقْلِ الْجِرَاحِ فِي الْخَطَأِ

حَدَّثَنِي مَالِكٌ : اَنَّ الْاَمْرَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِي الْخَطَأِ اَنَّهُ لَا يُعْقَلُ حَتّٰى يَبْرَاَ الْمَجْرُوحُ وَيَصِحَّ. وَاَنَّهُ اِنْ كُسِرَ عَظْمٌ مِنَ الْاِنْسَانِ يَدٌ اَوْ رِجْلٌ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الْجَسَدِ، خَطَأً فَبَرَاَ وَصَحَّ وَعَادَ لِهَيْئَتِهِ. فَلَيْسَ فِيهِ عَقْلٌ. فَاِنْ نَقَصَ اَوْ كَانَ فِيهِ عَثَلٌ فَفِيهِ مِنْ عَقْلِهِ بِحِسَابِ مَا نَقَصَ مِنْهُ.

قَالَ مَالِكٌ : فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْعَظْمُ مِمَّا جَاءَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلٌ مُسَمًّى، فَبِحِسَابِ مَا فَرَضَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَمَا كَانَ مِمَّا لَمْ يَاْتِ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلٌ مُسَمًّى، وَلَمْ تَمْضِ فِيهِ سُنَّةٌ وَلَا عَقْلٌ مُسَمًّى، فَاِنَّهُ يُجْتَهَدُ فِيهِ.

قَالَ مَالِكٌ. وَلَيْسَ فِي الْجِرَاحِ فِي الْجَسَدِ، اِذَا كَانَتْ خَطَأً، عَقْلٌ اِذَا بَرَاَ الْجُرْحُ وَعَادَ لِهَيْئَتِهِ. فَاِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ عَثَلٌ اَوْ شَيْنٌ. فَاِنَّهُ يُجْتَهَدُ فِيهِ اِلَّا الْجَائِفَةَ. فَاِنَّ فِيهَا ثُلُثَ دِيَةِ النَّفْسِ.

قَالَ مَالِكٌ. وَلَيْسَ فِي مُنْقِلَةِ الْجَسَدِ عَقْلٌ. وَهِيَ مِثْلُ مُوضِحَةِ الْجَسَدِ.

قَالَ مَالِكٌ : اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا اَنَّ الطَّبِيبَ اِذَا خَتَنَ فَقَطَعَ الْحَشَفَةَ، اِنَّ عَلَيْهِ الْعَقْلَ. وَاَنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْخَطَأِ الَّذِي تَحْمِلُهُ الْعَاقِلَةُ. وَاَنَّ كُلَّ مَا اَخْطَاَ بِهِ الطَّبِيبُ اَوِ الْمُعَلِّمُ، اِذَا لَمْ يَتَعَمَّدْ ذٰلِكَ، فَفِيهِ الْعَقْلُ.

غلطی سے کسی کو زخمی کر دینے کی دیت

امام مالک نے فرمایا کہ غلطی سے زخمی کرنے میں یہ بات لوگوں کے نزدیک متفقہ ہے کہ جب تک زخمی اچھا اور تندرست نہ ہو جائے دیت کا حکم نہیں ہوگا۔ اگر غلطی سے کسی انسان کی ہڈی ٹوٹ جائے یا ہاتھ پاؤں وغیرہ جسم کا کوئی حصہ۔ پھر وہ پہلے کی طرح درست ہو جائے تو اس کی دیت نہیں۔ اگر کوئی نقص رہ گیا تو نقص کے مطابق دیت ادا کی جائے گی۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر ایسی ہڈی کی بات ہو جس کی نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دیت دلائی ہو تو اس کی اسی حساب سے دلائی جائے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دلائی اور جو دیت سنت سے ثابت نہ ہو تو وہ اجتہاد سے دلائی جائے گی۔

امام مالک نے فرمایا کہ جسم کے اس زخم کی دیت نہیں ہے جو مندمل ہو کر پہلی حالت پر آجائے۔ اگر کوئی دھبہ یا عیب باقی رہ جائے تو اس کے مطابق اجتہاد سے دیت دلائی جائے گی ماسوائے جائفہ کے کہ اس میں جان کی تہائی دیت ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس زخم میں ہڈی اپنے مقام سے ہٹ جائے اس میں موضحہ جسد کی طرح دیت نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ طبیب جب ختنہ کرے اور حشفہ کاٹ دے تو اس پر دیت ہے اور یہ غلطی عاقلہ کی حامل ہے اور طبیب سے جو غلطی یا زیادتی ہو جائے جبکہ وہ عمداً نہ ہو تو اس میں دیت ہے۔

بَابُ عَقْلِ الْمَرْاَةِ

وَحَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : تُعَاقِلُ الْمَرْاَةُ الرَّجُلَ اِلٰى ثُلُثِ الدِّيَةِ. اِصْبَعُهَا كَاِصْبَعِهِ. وَسِنُّهَا كَسِنِّهِ. وَمُوضِحَتُهَا كَمُوضِحَتِهِ وَمُنَقِّلَتُهَا كَمُنَقِّلَتِهِ.

عورت کی دیت کا بیان

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے تھے : عورت اور مرد کا معاملہ تہائی دیت تک ایک جیسا ہے۔ عورت کی انگلی مرد کی انگلی کی طرح۔ دانت دانت کی طرح، موضحہ موضحے کی طرح اور منقلہ منقلے کی طرح۔

marfat.com
Marfat.com

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، وَبَلَغَهُ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ مِثْلَ قَوْلِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْمَرْأَةِ . أَنَّهَا تُعَاقِلُ الرَّجُلَ إِلَى ثُلُثِ دِيَةِ الرَّجُلِ فَإِذَا بَلَغَتْ ثُلُثَ دِيَةِ الرَّجُلِ كَانَتْ إِلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ .

ابن شہاب اور عروہ بن زبیر بھی عورت کے بارے میں سعید بن مسیب کی طرح فرمایا کرتے تھے کہ مرد کی تہائی دیت تک عورت کی دیت بھی اس کے برابر رہے گی اور اس سے آگے مرد کی دیت کا نصف رہے گی۔

قَالَ مَالِكٌ : وَتَفْسِيرُ ذَلِكَ أَنَّهَا تُعَاقِلُهُ فِي الْمُوضِحَةِ وَالْمُنَقِّلَةِ وَمَا دُونَ الْمَأْمُومَةِ وَالْجَائِفَةِ وَأَشْبَاهِهِمَا . مِمَّا يَكُونُ فِيهِ ثُلُثُ الدِّيَةِ فَصَاعِدًا . فَإِذَا بَلَغَتْ ذَلِكَ كَانَ عَقْلُهَا فِي ذَلِكَ ، النِّصْفَ مِنْ عَقْلِ الرَّجُلِ .

امام مالک نے فرمایا، اس کی تفسیر یہ ہے کہ موضحہ اور منقلہ میں دونوں کی دیت برابر رہے گی اور اس کے علاوہ مامومہ اور جائفہ وغیرہ جن میں تہائی دیت ہوتی ہے، جب یہاں تک بات پہنچے گی تو عورت کی دیت مرد کی دیت سے آدھی ہوگی۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ . مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَصَابَ امْرَأَتَهُ بِجُرْحٍ أَنَّ عَلَيْهِ عَقْلَ ذَلِكَ الْجُرْحِ . وَلَا يُقَادُ مِنْهُ .

امام مالک نے ابن شہاب کو فرماتے ہوئے سنا کہ مرد جب عورت کو زخمی کرے تو اس سے زخم کی دیت لی جائے گی اور قصاص نہیں لیا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ : وَإِنَّمَا ذَلِكَ فِي الْخَطَإِ . أَنْ يَضْرِبَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَيُصِيبَهَا مِنْ ضَرْبِهِ مَا لَمْ يَتَعَمَّدْ كَمَا يَضْرِبُهَا بِسَوْطٍ فَيَفْقَأُ عَيْنَهَا . وَنَحْوَ ذَلِكَ

امام مالک نے فرمایا کہ یہ غیر ارادی کے بارے میں ہے کہ مرد نے کسی عورت کو بغیر ارادے کے مارا کہ اس نے کوڑا مارا اور اس کی آنکھ میں جا لگا، وغیرہ۔

قَالَ مَالِكٌ ، فِي الْمَرْأَةِ يَكُونُ لَهَا زَوْجٌ وَوَلَدٌ مِنْ غَيْرِ عَصَبَتِهَا وَلَا قَوْمِهَا . فَلَيْسَ عَلَى زَوْجِهَا ، إِذَا كَانَ مِنْ قَبِيلَةٍ أُخْرَى ، مِنْ عَقْلِ جِنَايَتِهَا شَيْءٌ . وَلَا عَلَى وَلَدِهَا إِذَا كَانُوا مِنْ غَيْرِ قَوْمِهَا . وَلَا عَلَى إِخْوَتِهَا مِنْ أُمِّهَا إِذَا كَانُوا مِنْ غَيْرِ عَصَبَتِهَا وَلَا قَوْمِهَا . فَهَؤُلَاءِ أَحَقُّ بِمِيرَاثِهَا . وَعَلَى عَصَبَتِهَا عَقْلُ جِنَايَتِهَا مُنْذُ زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَوْمِ . وَكَذَلِكَ مَوَالِي الْمَرْأَةِ . مِيرَاثُهُمْ لِوَلَدِ الْمَرْأَةِ . وَإِنْ كَانُوا مِنْ غَيْرِ قَبِيلَتِهَا . وَعَقْلُ جِنَايَةِ الْمَوَالِي عَلَى قَبِيلَتِهَا .

امام مالک نے فرمایا کہ جس عورت کا خاوند یا لڑکا اس کی قوم سے نہ ہو، بلکہ دوسرے قبیلے سے ہو تو خیانت کی دیت میں خاوند یا لڑکے پر کچھ نہیں آئے گا اور نہ اخیافی بھائی پر جبکہ وہ دوسری قوم سے ہو حالانکہ وہ اس کی میراث کے حق دار ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس سے آج تک دیت عصبہ پر رہی ہے اور اسی طرح عورت کے موالی پر۔ ان کی میراث عورت کے لڑکے کی ہوگی خواہ وہ عورت کے قبیلے سے دوسرے کا ہو اور جنایت کی دیت اس کے قبیلے کے موالی پر ہوگی۔

باب عَقْلِ الْجَنِينِ

پیٹ کے بچے کی دیت

وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى . فَطَرَحَتْ

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہذیل کی دو عورتوں نے ایک دوسری کو پتھر مارے تو ایک کا حمل گر گیا

marfat.com
Marfat.com

جَنِينَهَا . فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ .

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیت میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم فرمایا۔

٦ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ : عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ . فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ : كَيْفَ أَغْرَمُ مَا لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ . وَلَا نَطَقَ فَاسْتَهَلَّ . وَمِثْلُ ذَلِكَ بَطَلَ . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ " .

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس کو قتل کر دیا گیا ہو کہ دیت میں ایک غلام یا لونڈی دی جائے جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا اُس نے کہا کہ میں تاوان کس طرح دوں جبکہ بچے نے کھایا نہ پیا اور وہ بولا نہ رویا۔ اور ایسی ہی بیکار بات کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کاہنوں کا بھائی ہے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : الْغُرَّةُ تُقَوَّمُ خَمْسِينَ دِينَارًا أَوْ سِتَّمِائَةِ دِرْهَمٍ . وَدِيَةُ الْمَرْأَةِ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ خَمْسُمِائَةِ دِينَارٍ أَوْ سِتَّةُ آلَافِ دِرْهَمٍ .

ربیعہ بن عبدالرحمٰن فرمایا کرتے کہ غلام یا لونڈی کی قیمت پچاس دینار یا چھ سو درہم ہو اور آزاد مسلمان عورت کی دیت پانچ سو دینار یا چھ ہزار درہم ہو (یہ اس وقت کے حساب سے اجتہادی فتویٰ ہے)۔

قَالَ مَالِكٌ : دِيَةُ جَنِينِ الْحُرَّةِ عُشْرُ دِيَتِهَا . وَالْعُشْرُ خَمْسُونَ دِينَارًا أَوْ سِتُّمِائَةِ دِرْهَمٍ .

امام مالک نے فرمایا کہ پیٹ کے بچے کا فدیہ آزاد عورت کی دیت کا دسواں حصہ ہے یعنی پچاس دینار یا چھ سو درہم۔

قَالَ مَالِكٌ : وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يُخَالِفُ فِي أَنَّ الْجَنِينَ لَا تَكُونُ فِيهِ الْغُرَّةُ ، حَتَّى يُزَايِلَ بَطْنَ أُمِّهِ وَيَسْقُطَ مِنْ بَطْنِهَا مَيِّتًا .

امام مالک نے فرمایا کہ پیٹ کے بچے کے متعلق میں نے کسی کو اختلاف کرتے ہوئے نہیں سنا کہ اُس کا تاوان نہ ہو جبکہ وہ والدہ کے پیٹ میں مر جائے اور پیٹ سے مرا ہوا ساقط ہو۔

قَالَ مَالِكٌ : وَسَمِعْتُ أَنَّهُ إِذَا خَرَجَ الْجَنِينُ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ حَيًّا ثُمَّ مَاتَ أَنَّ فِيهِ الدِّيَةَ كَامِلَةً .

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے یہ سنا ہے کہ جب بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے زندہ پیدا ہو کر مرے تو اُس کی پوری دیت لازم آئے گی۔

قَالَ مَالِكٌ ، وَلَا حَيَاةَ لِلْجَنِينِ إِلَّا بِالِاسْتِهْلَالِ . فَإِذَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ فَاسْتَهَلَّ ثُمَّ مَاتَ فَفِيهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً . وَنَرَى أَنَّ فِي جَنِينِ الْأَمَةِ عُشْرَ ثَمَنِ أُمِّهِ .

امام مالک نے فرمایا کہ بچے کی زندگی کا اُس کے رونے سے پتہ لگے گا۔ جب اپنی ماں کے پیٹ سے خارج ہو کر روئے، پھر مر جائے تو اُس کی دیت پوری ہے اور لونڈی کے بچے کی دیت اُسکی قیمت کا دسواں حصہ ہے۔

قَالَ مَالِكٌ ، وَإِذَا قَتَلَتِ الْمَرْأَةُ رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً عَمَدًا ، وَالَّتِي قَتَلَتْ حَامِلٌ . لَمْ يُقَدْ مِنْهَا حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا وَإِنْ قُتِلَتِ الْمَرْأَةُ وَهِيَ حَامِلٌ ، عَمَدًا أَوْ خَطَأً ، فَلَيْسَ عَلَى مَنْ قَتَلَهَا فِي جَنِينِهَا شَيْءٌ . فَإِنْ قُتِلَتْ عَمَدًا قُتِلَ الَّذِي قَتَلَهَا . وَلَيْسَ فِي جَنِينِهَا دِيَةٌ . وَإِنْ قُتِلَتْ خَطَأً فَعَلَى عَاقِلَةِ قَاتِلِهَا دِيَتُهَا . وَلَيْسَ فِي جَنِينِهَا دِيَةٌ .

امام مالک نے فرمایا کہ جب کوئی عورت کسی مرد یا عورت کو دانستہ قتل کر دے اور جس نے قتل کیا وہ حاملہ ہو تو وضع حمل تک اُس سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ اگر حاملہ عورت کو کسی نے دانستہ یا نادانستہ قتل کر دیا تو قاتل پر بچے کی کوئی دیت نہیں ہے اگر اُسے دانستہ قتل کیا ہے تو قاتل کو قتل کیا جائے گا اور بچے کی دیت نہیں ہوگی اور اگر نادانستہ قتل کیا ہے تو قاتل کے عاقلہ پر دیت لازم ہوگی اور بچے کی دیت نہیں ہوگی۔

وَحَدَّثَنِي يَحْيَى : سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ جَنِينِ الْيَهُودِيَّةِ

امام مالک سے یہودیہ اور نصرانیہ کے بچے کے متعلق پوچھا گیا

marfat.com
Marfat.com

وَالنَّصْرَانِيَّةِ يُظَرُّ؟ فَقَالَ: أَرَى أَنَّ فِيهِ عُشْرَ دِيَتِهِ.

جس کو مار کر نکال دیا گیا ہو۔ فرمایا کہ اس میں دائی کی دیت کا دسواں حصہ ہے۔

بابُ مَا فِيهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً

جس پر پوری دیت لازم آتی ہے

حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ، فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ كَامِلَةً. فَإِذَا قُطِعَتِ السُّفْلَى فَفِيهَا ثُلُثَا الدِّيَةِ.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے:۔ دونوں ہونٹوں میں پوری دیت ہے اور جب نیچے کا ہونٹ کاٹ دیا جائے تو دیت کا تہائی ہے۔

حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الرَّجُلِ الْأَعْوَرِ يُفْقَأُ عَيْنَ الصَّحِيحِ؟ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ إِنْ أَحَبَّ الصَّحِيحُ أَنْ يَسْتَقِيدَ مِنْهُ فَلَهُ الْقَوَدُ. وَإِنْ أَحَبَّ فَلَهُ الدِّيَةُ أَلْفُ دِينَارٍ. أَوِ اثْنَا عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ.

ابن شہاب سے پوچھا گیا کہ کانا اگر صحیح سالم آدمی کی آنکھ پھوڑ دے؟ ابن شہاب نے فرمایا کہ صحیح آدمی اگر قصاص چاہے تو اُس کی آنکھ پھوڑ دے اور چاہے تو دیت کے ایک ہزار دینار یا بارہ ہزار درہم وصول کرے۔

وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ. أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ فِي كُلِّ زَوْجٍ مِنَ الْإِنْسَانِ الدِّيَةَ كَامِلَةً. وَأَنَّ فِي اللِّسَانِ الدِّيَةَ كَامِلَةً. وَأَنَّ فِي الْأُذُنَيْنِ، إِذَا ذَهَبَ سَمْعُهُمَا، الدِّيَةَ كَامِلَةً. اصْطُلِمَتَا أَوْ لَمْ تُصْطَلَمَا. وَفِي ذَكَرِ الرَّجُلِ الدِّيَةُ كَامِلَةً. وَفِي الْأُنْثَيَيْنِ الدِّيَةُ كَامِلَةً.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ جسم انسانی کی ڈبل چیزوں میں پوری دیت ہے، زبان میں پوری دیت ہے اور دونوں کانوں میں پوری دیت ہے جبکہ دونوں کی سماعت جاتی رہے خواہ کانوں کو کاٹے یا نہ کاٹے عضو مخصوص کی پوری دیت ہے اور دونوں خصیوں کی پوری دیت ہے۔

وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ فِي ثَدْيَيِ الْمَرْأَةِ الدِّيَةَ كَامِلَةً.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ عورت کے دونوں پستانوں کی پوری دیت ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَأَخَفُّ ذَلِكَ عِنْدَنَا الْحَاجِبَانِ. وَثَدْيَا الرَّجُلِ.

امام مالک نے فرمایا کہ میرے نزدیک دونوں ابروؤں اور مرد کے پستانوں میں تخفیف ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أُصِيبَ مِنْ أَطْرَافِهِ أَكْثَرُ مِنْ دِيَةٍ، فَذَلِكَ لَهُ. إِذَا أُصِيبَتْ يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ وَعَيْنَاهُ فَلَهُ ثَلَاثُ دِيَاتٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حکم ہے کہ آدمی کو جب مختلف تکلیفیں پہنچائی گئیں تو دیت میں اضافہ ہوگا مثلاً دونوں ہاتھ اور دونوں پیر کاٹے گئے اور دونوں آنکھیں نکالی گئیں تو اسکی تین دیت ہونگی۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي عَيْنِ الْأَعْوَرِ الصَّحِيحَةِ إِذَا فُقِئَتْ خَطَأً. إِنَّ فِيهَا الدِّيَةَ. كَامِلَةً.

امام مالک نے فرمایا کہ کسی نے دانستہ کانے کی صحیح آنکھ پھوڑ ڈالی تو اس کی پوری دیت ہے۔

بابُ مَا جَاءَ فِي عَقْلِ الْعَيْنِ إِذَا ذَهَبَ بَصَرُهَا

اُس آنکھ کی دیت جو قائم رہی مگر بینائی جاتی رہی

حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ: فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ إِذَا طُفِئَتْ مِائَةُ دِينَارٍ.

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کرتے کہ جب آنکھ قائم رہے اور بینائی جاتی رہے تو سو دینار دینے ہوں گے۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ يَحْيٰى: وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ شَتْرِ الْعَيْنِ وَحِجَاجِ الْعَيْنِ، فَقَالَ: لَيْسَ فِي ذٰلِكَ إِلَّا الْاِجْتِهَادُ. إِلَّا أَنْ يَنْقُصَ بَصَرُ الْعَيْنِ. فَيَكُونُ لَهُ بِقَدْرِ مَا نَقَصَ مِنْ بَصَرِ الْعَيْنِ.

قَالَ يَحْيٰى: قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ الْعَوْرَاءِ إِذَا طُفِئَتْ. وَفِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ إِذَا قُطِعَتْ. إِنَّهُ لَيْسَ فِي ذٰلِكَ إِلَّا الْاِجْتِهَادُ. وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ عَقْلٌ مُسَمًّى.

امام مالک سے آنکھ کے پپوٹے اور آنکھ کے گرد والی ہڈی کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس میں اجتہاد ہی کیا جائے گا مگر جبکہ آنکھ کی بینائی گھٹ جائے تو جتنی بینائی گھٹی ہے اُس کے لحاظ سے تاوان ہوگا۔

امام مالک نے فرمایا:۔ ہمارے نزدیک حکم ہے کہ کانی آنکھ پھوڑ دی یا شل ہاتھ کو کاٹ دیا تو ان کے بارے میں اجتہاد ہی کیا جائے گا کیونکہ ان کی مقررہ دیت نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَقْلِ الشِّجَاجِ

زخموں کی دیت کا بیان

وَحَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ يَذْكُرُ: أَنَّ الْمُوضِحَةَ فِي الْوَجْهِ مِثْلُ الْمُوضِحَةِ فِي الرَّأْسِ. إِلَّا أَنْ تَعِيبَ الْوَجْهَ فَيُزَادُ فِي عَقْلِهَا مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ عَقْلِ نِصْفِ الْمُوضِحَةِ فِي الرَّأْسِ. فَيَكُونُ فِيهَا خَمْسَةٌ وَسَبْعُونَ دِينَارًا.

قَالَ مَالِكٌ: وَالْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّ فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ فَرِيضَةً.

قَالَ: وَالْمُنَقِّلَةُ الَّتِي يَطِيرُ فِرَاشُهَا مِنَ الْعَظْمِ. وَلَا تَخْرُقُ إِلَى الدِّمَاغِ. وَهِيَ تَكُونُ فِي الرَّأْسِ وَفِي الْوَجْهِ.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا أَنَّ الْمَأْمُومَةَ وَالْجَائِفَةَ لَيْسَ فِيهِمَا قَوَدٌ. وَقَدْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَيْسَ فِي الْمَأْمُومَةِ قَوَدٌ.

قَالَ مَالِكٌ: وَالْمَأْمُومَةُ مَا خَرَقَ الْعَظْمَ إِلَى الدِّمَاغِ. وَلَا تَكُونُ الْمَأْمُومَةُ إِلَّا فِي الرَّأْسِ. وَمَا يَصِلُ إِلَى الدِّمَاغِ إِذَا خَرَقَ الْعَظْمَ.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّهُ لَيْسَ فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ مِنَ الشِّجَاجِ عَقْلٌ. حَتّٰى تَبْلُغَ الْمُوضِحَةَ. وَإِنَّمَا الْعَقْلُ فِي الْمُوضِحَةِ فَمَا فَوْقَهَا. وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهٰى إِلَى الْمُوضِحَةِ فِي كِتَابِهِ لِعَمْرِو ابْنِ حَزْمٍ. فَجَعَلَ فِيهَا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ. وَلَمْ تَقْضِ الْأَئِمَّةُ فِي الْقَدِيمِ وَلَا فِي الْحَدِيثِ فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ، بِعَقْلٍ.

یحییٰ بن سعید نے سلیمان بن یسار کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ چہرے کا موضحہ سر کے موضحہ کی طرح ہے مگر جب چہرے میں عیب پیدا ہو جائے تو دیت بڑھا دی جائے گی یعنی اُس کے اور سر کے موضحہ کے درمیان نصف دیت گویا پچھتر دینار۔

امام مالک نے فرمایا:۔ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ منقلہ میں پندرہ اونٹ ہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ منقلہ اُس چوٹ کو کہتے ہیں جس میں ہڈی اپنے مقام سے ہٹ جائے لیکن دماغ تک نہ پہنچے اور یہ چوٹ سر اور چہرے میں ہوتی ہے،

امام مالک نے فرمایا کہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ مامومہ اور جائفہ میں قصاص نہیں ہے:۔ اسی طرح ابنِ شہاب نے فرمایا ہے کہ مامومہ میں قصاص نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا:۔ مامومہ وہ چوٹ ہے جو ہڈی کو توڑ کر دماغ تک پہنچ جائے۔ مامومہ چوٹ صرف سر میں ہوتی ہے اور دماغ تک نہیں پہنچتی مگر ہڈی کو توڑ کر۔

امام مالک نے فرمایا:۔ ہمارے نزدیک حکم ہے کہ موضحہ سے کم زخم میں دیت نہیں ہے جب تک وہ موضحہ کو نہ پہنچ جائے۔ دیت موضحہ میں ہے یا اس سے اوپر جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موضحہ کو اپنے اس گرامی نامہ میں حد قرار دیا جو حضرت عمرو بن حزم کے لئے لکھا تھا اور اُس میں پانچ اونٹ مقرر فرمائے تھے کسی گزشتہ یا موجودہ امام نے بھی موضحہ سے کم میں دیت کا فیصلہ نہیں کیا۔

marfat.com
Marfat.com

وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ اَنَّهٗ قَالَ : كُلُّ نَافِذَةٍ فِيْ عُضْوٍ مِنَ الْاَعْضَاءِ فِيْهَا ثُلُثُ عَقْلِ ذٰلِكَ الْعُضْوِ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب نے فرمایا کہ ہر وہ زخم جو کسی عضو میں پار ہو جائے تو اُس کی دیت اُس عضو کی تہائی ہو گی۔

حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ : كَانَ ابْنُ شِهَابٍ لَا يَرٰى وَاَنَا اَرٰى فِيْ نَافِذَةٍ فِيْ عُضْوٍ مِنَ الْاَعْضَاءِ فِي الْجَسَدِ اَمْرًا اجْتَمَعْنَا عَلَيْهِ. وَالَّذِيْ اَرٰى فِيْهَا الْاِجْتِهَادُ. يَجْتَهِدُ الْاِمَامُ فِيْ ذٰلِكَ. وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ اَمْرٌ مُجْتَمَعٌ عَلَيْهِ عِنْدَنَا.

ابن شہاب کی یہ رائے نہیں ہے اور میرے خیال میں جسم کے کسی عضو میں پار ہونے والے زخم کی کوئی متفقہ دیت نہیں ہے بلکہ اجتہاد کیا جائے گا یعنی امام اس میں اجتہاد کرے گا اور ہمارے نزدیک اِس بارے میں کوئی متفقہ حکم نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ : اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّ الْمَأْمُوْمَةَ وَالْمُنَقِّلَةَ. وَالْمُوْضِحَةَ لَا تَكُوْنُ اِلَّا فِي الْوَجْهِ وَالرَّاْسِ. كَمَا كَانَ فِي الْجَسَدِ مِنْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ فِيْهِ اِلَّا الْاِجْتِهَادُ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ مامومہ، منقلہ اور موضحہ صرف چہرے اور سر میں ہوتا ہے۔ اگر ان میں کوئی زخم جسم میں ہو تو اُس کے متعلق اجتہاد ہی کیا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ : فَاَمَّا الَّذِيْ اَرٰى اللَّحْيَ الْاَسْفَلَ وَالْاَنْفَ مِنَ الرَّاْسِ فِيْ جَرَاحِهِمَا. اِنَّهُمَا عَظْمَانِ مُنْفَرِدَانِ. وَالرَّاْسُ بَعْدُ هُمَا، عَظْمٌ وَاحِدٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ زخموں کے سلسلے میں نیچے کا جبڑا اور ناک سر میں شامل نہیں ہیں۔ یہ دونوں علیحدہ ہڈیاں ہیں اور سر اِن سے علیحدہ ایک ہڈی ہے۔

وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ اَقَادَ مِنَ الْمُنَقِّلَةِ.

ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر نے منقلہ میں قصاص لیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَقْلِ الْاَصَابِعِ

انگلیوں کی دِیت

وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؛ اَنَّهٗ قَالَ : سَاَلْتُ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ كَمْ فِيْ اِصْبَعٍ الْمَرْاَةِ ؟ فَقَالَ : عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ. فَقُلْتُ : كَمْ فِيْ اِصْبَعَيْنِ ؟ قَالَ : عِشْرُوْنَ مِنَ الْاِبِلِ. فَقُلْتُ : كَمْ فِيْ ثَلَاثٍ ؟ فَقَالَ ثَلَاثُوْنَ مِنَ الْاِبِلِ. فَقُلْتُ : كَمْ فِيْ اَرْبَعٍ ؟ قَالَ : عِشْرُوْنَ مِنَ الْاِبِلِ. فَقُلْتُ : حِيْنَ عَظُمَ جُرْحُهَا وَاشْتَدَّتْ مُصِيْبَتُهَا نَقَصَ عَقْلُهَا ؟ فَقَالَ سَعِيْدٌ : اَعِرَاقِيٌّ اَنْتَ ؟ فَقُلْتُ : بَلْ عَالِمٌ مُتَثَبِّتٌ. اَوْ جَاهِلٌ مُتَعَلِّمٌ. فَقَالَ سَعِيْدٌ : هِيَ السُّنَّةُ يَا ابْنَ اَخِيْ.

ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن نے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ عورت کی انگلی میں کتنی دیت ہے ؟ فرمایا کہ دس اونٹ۔ میں نے پوچھا کہ دو انگلیوں میں ؟ فرمایا کہ بیس اُونٹ۔ میں نے پوچھا کہ تین میں ؟ فرمایا کہ تیس اونٹ۔ میں نے کہا کہ چار میں ؟ فرمایا کہ بیس اونٹ۔ میں عرض گزار ہوا کہ جب زخم بڑھا تکلیف میں اضافہ ہوا تو دِیت گھٹ گئی ؟ سعید نے فرمایا کہ کیا تم عراقی ہو ؟ عرض کی کہ میں تو ثابت قدم عالم یا بے خبر طالب علم ہوں۔ سعید نے فرمایا کہ اے بھتیجے ! سنت یہی ہے۔ ف

قَالَ مَالِكٌ : اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِيْ اَصَابِعِ الْكَفِّ اِذَا قُطِعَتْ فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا. وَذٰلِكَ اَنَّ خَمْسَ الْاَصَابِعِ اِذَا قُطِعَتْ، كَانَ عَقْلُهَا عَقْلَ الْكَفِّ. خَمْسِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ. فِيْ كُلِّ اِصْبَعٍ

امام مالک نے فرمایا، ہمارے نزدیک حکم ہے کہ ہتھیلی کی تمام انگلیوں کو کاٹ دینے میں پوری دِیت لازم آئے گی یعنی جبکہ پانچوں اُنگلیاں کاٹ دی جائیں تو ان کی دِیت ہتھیلی کی دِیت کے برابر

marfat.com
Marfat.com

عَشَرَةٌ مِنَ الْاِبِلِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَحِسَابُ الْاَصَابِعِ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُوْنَ دِيْنَارًا فِيْ كُلِّ اَنْمُلَةٍ. وَهِيَ مِنَ الْاِبِلِ ثَلَاثُ فَرَائِضَ وَ ثُلُثُ فَرِيْضَةٍ.

ہے یعنی پچاس اونٹ، ہر انگلی کے بدلے دس اونٹ۔

امام مالک نے فرمایا کہ انگلی کا حساب تینتیس ۳۳ اور ایک تہائی دینار ہے ہر پورے کے بدلے میں اور یہ اونٹوں کے حساب سے تین اور ایک تہائی اونٹ ہیں۔

حاشیہ صفحہ گذشتہ

ف۔ حضرت ربیعہ بن عبدالرحمٰن کا حضرت سعید بن مسیب سے پوچھنا اور ان کا بتانا کہ دو انگلیوں کی دیت بیس ۲۰ اونٹ تین کی تیس ۳۰ اور چار کی بیس ۲۰ اونٹ ہیں۔ اس پر حضرت ربیعہ بن عبدالرحمٰن کا تعجب کرنا اصول درایت کے عین مطابق ہے کیونکہ صورتِ حال اگر یہی ہو تو چار انگلیوں کی صورت میں مدعی چار انگلیاں بتا کر کیوں بیس اونٹ لے؟

وہ کیوں نہ تین انگلیوں کا مقدمہ دائر کر کے کم از کم تیس ۳۰ اونٹوں کا حقدار تو بنے گا۔ نیز اس سے اسلام کے اصول انصاف پر حرف آتا ہے کہ نقصان زیادہ ہوا تو دیت کس وجہ سے گھٹ گئی؟ اس کا یقیناً کوئی معقول جواب نہیں دیا جا سکتا حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے وفی کل اصبع من اصابع الید و الرجل عشر من الابل (نسائی، دارمی) یعنی ہاتھ اور پیر کی ہر انگلی کے بدلے دس اونٹ ہیں۔ نیز فرمایا ہے کہ اصابع الیدین والرجلین سواء (ترمذی، ابوداؤد) یعنی دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں کی انگلیاں (دیت میں) ایک جیسی ہیں۔ حضرت سعید بن مسیب کے بموجب چار میں سے باقی دو انگلیاں اچھی برابر ہوئیں کہ ان کی دیت ندارد ہو گئی۔ حضرت سعید بن مسیب کو ایسی کوئی روایت پہنچی ہو گی جس کے مطابق انہوں نے سائل کو جواب دیا لیکن یہ فیصلہ صرف عقلی لحاظ ہی سے نہیں بلکہ قرآن و حدیث کی تعلیمات اور اسلام کے اصول انصاف کے مطابق نظر نہیں آتا تھا اسی لیے حضرت ربیعہ بن عبدالرحمٰن اس پر چونکے اور اپنی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے برملا عرض گزار ہوئے کہ جب نقصان بڑھ گیا تو دیت کس وجہ سے گھٹ گئی؟

یقیناً شریعت مطہرہ کے اندر ایسی کوئی نظیر نہیں ہو گی کہ نقصان بڑھنے پر دیت گھٹ جائے۔ یہ اصول درایت کے مطابق اظہار حیرت ہے حدیث پر عقلی اعتراض نہیں۔ ان کی حیرت اس بات پر ہے کہ اسلام کا حصول انصاف یہ نہیں ہے جو بتایا جا رہا ہے اس بحث سے ہر صاحب علم و دانش کے سامنے دو نظریے اور انداز فکر آتے ہیں جو ذرا تفصیل طلب ہیں۔

پہلا نظریہ یہ ہے کہ ہر حدیث پر عمل کیا جائے اور حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو یہ قطعاً ناممکن ہے کیونکہ بعض ایسے بھی موضوعات ہیں جن کے متعلق متضاد اور مختلف روایات موجود ہیں جیسے مس ذکر اور آگ پر پکائی ہوئی چیز کھا کر وضو کرنا ضروری ہے یا نہیں دوسرا نظریہ یہ سامنے آیا کہ کسی ایک موضوع سے متعلق جملہ روایات کو سامنے رکھ کر انہیں قرآن کریم پر پیش کیا جائے اور انہیں قرآن مجید سے مطابقت، راویوں ۲ کی جلالت، روایات ۳ کی کثرت، اسناد ۴ کی صحت اور ناسخ ۵ و منسوخ وغیرہ امور کے لحاظ سے دیکھیں کہ کس روایت پر عمل کیا جائے اور کس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ فقہ اسی کو کہتے ہیں اور اسی دوسرے نظریہ کی تعریف کرتے ہوئے حبیب پروردگار نے فرمایا ہے:-

وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔

اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اسے فقہ (دین کی سوجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے۔

اگر پروردگار عالم کی عطا فرمائی ہوئی یہ بھلائی کسی کو مذموم اور قبیح نظر آتی ہے اور مبتدعین زمانہ ایسے حضرات کو دائرہ ایمان

marfat.com

Marfat.com

بَابُ جَامِعِ عَقْلِ الْأَسْنَانِ

٧ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِي الضِّرْسِ بِجَمَلٍ. وَفِي التَّرْقُوَةِ بِجَمَلٍ. وَفِي الضِّلَعِ بِجَمَلٍ.

وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: قَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْأَضْرَاسِ بِبَعِيرٍ بَعِيرٍ. وَقَضَى مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ فِي الْأَضْرَاسِ بِخَمْسَةِ أَبْعِرَةٍ، خَمْسَةِ أَبْعِرَةٍ.

قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، فَالدِّيَةُ تَنْقُصُ فِي قَضَاءِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَتَزِيدُ فِي قَضَاءِ مُعَاوِيَةَ. فَلَوْ كُنْتُ أَنَا لَجَعَلْتُ فِي الْأَضْرَاسِ بَعِيرَيْنِ بَعِيرَيْنِ. فَتِلْكَ الدِّيَةُ سَوَاءٌ. فَكُلُّ مُجْتَهِدٍ مَأْجُورٌ.

وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا اُصِيبَتِ السِّنُّ فَاسْوَدَّتْ فَفِيهَا عَقْلُهَا تَامًّا. فَإِنْ طَرِحَتْ بَعْدَ أَنْ تَسْوَدَّ فَفِيهَا عَقْلُهَا أَيْضًا تَامًّا.

بَابُ الْعَمَلِ فِي عَقْلِ الْأَسْنَانِ

٨ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ ابْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي عَتِيقٍ بْنِ طَرِيفٍ الْمُرِّيِّ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ بَعَثَهُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ. يَسْأَلُهُ مَاذَا فِي الضِّرْسِ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ: فِيهِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ قَالَ فَرَدَّنِي مَرْوَانُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ. فَقَالَ: أَتَجْعَلُ مُقَدَّمَ الْفَمِ مِثْلَ الْأَضْرَاسِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ

داڑھوں کی دیت

اسلم مولیٰ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے داڑھ میں ایک اونٹ کا فیصلہ کیا اور ہنسلی کی ہڈی میں ایک اونٹ کا اور پہلو کی ہڈی میں ایک اونٹ کا۔

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر نے داڑھوں میں ایک ایک اونٹ کا فیصلہ کیا اور حضرت معاویہ بن ابو سفیان نے داڑھوں میں پانچ پانچ اونٹوں کا فیصلہ کیا۔

سعید بن مسیب نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلے میں دیت گھٹ گئی اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلے میں بڑھ گئی۔ اگر میں ہوتا تو داڑھوں میں دو دو اونٹ دلاتا کہ دیت برابر ہو جاتی اور اجر ہر مجتہد کو ملتا ہے۔

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب دانت کو زخم پہنچے اور وہ سیاہ ہو جائے تو اس کی دیت پوری ہے اور کالا ہو کر گر جائے تب بھی دیت پوری لازم آئے گی۔

دانتوں کی دیت کا طریقہ

ابو عطفان بن طریف مُرّی کو مروان بن حکم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں داڑھ کی دیت پوچھنے کے لیے بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ اس میں پانچ اونٹ ہیں۔ اُن کا بیان ہے کہ مروان نے مجھے پھر حضرت عبداللہ بن عباس کی خدمت میں یہ کہہ کر بھیجا کہ آپ اگلے دانتوں اور داڑھوں کو برابر کرتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عباس نے

حاشیہ صفحہ گذشتہ
سے خارج بتانے پر مصر ہیں تو انہیں کسی روحانی ڈاکٹر سے اپنا معائنہ کروانا چاہیے کہ وہ عقل کے دشمن ہونے کے ساتھ کہیں اسلام دشمنی کے مرض میں تو مبتلا نہیں؟

marfat.com
Marfat.com

لَمْ تَعْتَبِرْ ذٰلِكَ إِلَّا بِالْمَنَابِتِ عَقْلُهَا سَوَاءٌ.

وَحَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يُسَوِّي بَيْنَ الْأَسْنَانِ فِي الْعَقْلِ. وَلَا يُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ.

قَالَ مَالِكٌ: وَالْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّ مُقَدَّمَ الْفَمِ وَالْأَضْرَاسَ وَالْأَنْيَابَ، عَقْلُهَا سَوَاءٌ. وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ"، وَالضِّرْسُ سِنٌّ مِنَ الْأَسْنَانِ. لَا يَفْضُلُ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ.

فرمایا کہ تم نے اسے انگلیوں پر قیاس کیوں نہ کیا جن کی دیت برابر ہے۔

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ عروہ بن زبیر میت میں دانتوں کو برابر رکھتے تھے اور ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیا کرتے تھے۔

امام مالک نے فرمایا کہ سامنے کے دانت، داڑھیں اور کیلیے دیت میں سب برابر ہیں اور یہ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دانت کی دیت پانچ اونٹ ہیں اور داڑھ بھی دانتوں میں شمار ہے، لہٰذا ایک کو دوسرے پر برتری نہیں ہوگی۔ ف

بَابُ ۱۴: مَا جَاءَ فِي دِيَةِ جِرَاحِ الْعَبْدِ

غلام کے زخموں کی دیت کا بیان

وَحَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كَانَا يَقُولَانِ: فِي مُوضِحَةِ الْعَبْدِ نِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار دونوں فرمایا کرتے کہ غلام کے موضحہ میں اس کی قیمت کا بیسواں حصہ ہے۔

وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ كَانَ يَقْضِي فِي الْعَبْدِ يُصَابُ بِالْجِرَاحِ: أَنَّ عَلٰى مَنْ جَرَحَهُ قِيمَةَ مَا نَقَصَ مِنْ ثَمَنِ الْعَبْدِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ مروان بن حکم فیصلہ کیا کرتا کہ اس کو زخمی کرنے کے باعث غلام کی قیمت میں جو کمی آئی اس کے برابر دیت ادا کی جائے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَالْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّ فِي مُوضِحَةِ الْعَبْدِ نِصْفَ عُشْرِ ثَمَنِهِ. وَفِي مُنَقِّلَتِهِ الْعُشْرُ وَنِصْفُ الْعُشْرِ مِنْ ثَمَنِهِ. وَفِي مَأْمُومَتِهِ وَجَائِفَتِهِ، فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ثُلُثُ ثَمَنِهِ. وَفِيمَا سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ الْأَرْبَعِ، مِمَّا يُصَابُ بِهِ الْعَبْدُ مَا نَقَصَ مِنْ ثَمَنِهِ، يُنْظَرُ فِي ذٰلِكَ بَعْدَ مَا يَصِحُّ الْعَبْدُ وَيَبْرَأُ مِنَ الْجِرَاحِ، بَيْنَ قِيمَةِ الْعَبْدِ بَعْدَ أَنْ أَصَابَهُ الْجُرْحُ، وَقِيمَتِهِ صَحِيحًا قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهُ هٰذَا؟

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حکم ہے کہ غلام کا موضحہ اس کی قیمت کا بیسواں حصہ ہے اور منقلہ میں دسواں اور بیسواں حصہ اس کی قیمت کا اور مامومہ و جائفہ ہر ایک میں اس کی تہائی قیمت اور ان چاروں کے سوا اگر غلام کو کسی اور قسم کی ضرب لگائی تو قیمت کی کمی کے مطابق یعنی تندرست ہونے کے بعد دیکھا جائے گا کہ زخم کے باعث غلام کی قیمت میں کتنی کمی آئی۔ زخم سے پہلے صحیح سالم کی قیمت کیا تھی۔ جو دونوں قیمتوں کے درمیان

ف۔ انسان کے سارے دانتوں کا دیت کے لحاظ سے ایک جیسا حکم ہے۔ حدیث پاک ہے۔ وفی السن خمس من الابل (نسائی، دارمی) اور ہر دانت کی دیت کے پانچ اونٹ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے: الاصابع سواء والانسان سواء الثنیۃ والضراس سواء (ابوداؤد) یعنی سب انگلیاں برابر ہیں، سب دانت برابر ہیں اور دیت میں سامنے والے دانتوں اور داڑھوں کا ایک جیسا حکم ہے لہٰذا کوئی دانت توڑے یا داڑھ، ہر صورت میں پانچ اونٹ دینے لازم آتے ہیں اور زیادہ دانت توڑے ہوں تو پانچ اونٹ فی دانت کے حساب سے ادا کرے گا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

ثُمَّ يَغْرَمُ الَّذِي أَصَابَهُ مَا بَيْنَ الْقِيمَتَيْنِ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْعَبْدِ إِذَا كُسِرَتْ يَدُهُ أَوْ رِجْلُهُ ثُمَّ صَحَّ كَسْرُهُ. فَلَيْسَ عَلَى مَنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ. فَإِنْ أَصَابَ كَسْرَهُ ذَلِكَ نَقْصٌ أَوْ عَقْلٌ، كَانَ عَلَى مَنْ أَصَابَهُ قَدْرُ مَا نَقَصَ مِنْ ثَمَنِ الْعَبْدِ.

قَالَ مَالِكٌ، الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْقِصَاصِ بَيْنَ الْمَمَالِيكِ كَهَيْئَتِهِ قِصَاصِ الْأَحْرَارِ. نَفْسُ الْأَمَةِ بِنَفْسِ الْعَبْدِ. وَجُرْحُهَا بِجُرْحِهِ. فَإِذَا قَتَلَ الْعَبْدُ عَبْدًا عَمْدًا أَوْ خُيِّرَ سَيِّدُ الْعَبْدِ الْمَقْتُولِ. فَإِنْ شَاءَ قَتَلَ. وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الْعَقْلَ. فَإِنْ أَخَذَ الْعَقْلَ قِيمَةَ عَبْدِهِ. وَإِنْ شَاءَ رَبُّ الْعَبْدِ الْقَاتِلِ أَنْ يُعْطِيَ ثَمَنَ الْعَبْدِ الْمَقْتُولِ فَعَلَ. وَإِنْ شَاءَ أَسْلَمَ عَبْدَهُ. فَإِذَا أَسْلَمَهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذَلِكَ وَلَيْسَ لِرَبِّ الْعَبْدِ الْمَقْتُولِ، إِذَا أَخَذَ الْعَبْدَ الْقَاتِلَ وَرَضِيَ بِهِ، أَنْ يَقْتُلَهُ. وَذَلِكَ فِي الْقِصَاصِ كُلِّهِ بَيْنَ الْعَبِيدِ. فِي قَطْعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ وَأَشْبَاهِ ذَلِكَ، بِمَنْزِلَتِهِ فِي الْقَتْلِ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ يَجْرَحُ الْيَهُودِيَّ أَوِ النَّصْرَانِيَّ: إِنَّ سَيِّدَ الْعَبْدِ إِنْ شَاءَ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ مَا دَامَ أَصَابَ فَعَلَ. أَوْ أَسْلَمَهُ. فَيُبَاعُ فَيُعْطِي الْيَهُودِيَّ أَوِ النَّصْرَانِيَّ، مِنْ ثَمَنِ الْعَبْدِ، دِيَةَ جُرْحِهِ. أَوْ ثَمَنَهُ كُلَّهُ، إِنْ أَحَاطَ بِثَمَنِهِ. وَلَا يُعْطَى الْيَهُودِيَّ وَلَا النَّصْرَانِيَّ عَبْدًا مُسْلِمًا.

فرق ہو وہ تاوان ڈالا جائے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے غلام کا ہاتھ یا پاؤں توڑ دیا۔ پھر وہ درست ہو گیا تو زخمی کرنے والے پر کوئی تاوان نہیں۔ اگر کسی قدر نقص آگیا یا عیب رہ گیا تو جتنی غلام کی قیمت گھٹی اُس کے مطابق تاوان دینا ہوگا۔

امام مالک نے فرمایا کہ لونڈی غلاموں کے قصاص کا حکم ہمارے نزدیک آزاد آدمیوں کے قصاص کی طرح ہے اور ان کا زخم اُن کے زخم کی طرح۔ اگر ایک غلام دوسرے غلام کو دانستہ قتل کر دے تو مقتول غلام کے آقا کو اختیار ہے کہ چاہے تو اُسے قتل کرے اور چاہے دیت لے یعنی غلام کی قیمت لے۔ اگر قاتل غلام کا آقا چاہے تو مقتول غلام کی قیمت ادا کر دے اور چاہے اپنا غلام اس کے سپرد کر دے۔ جب اس نے غلام کو اس کے سپرد کر دیا تو مزید اس پر کچھ نہیں اور مقتول غلام کے آقا کو یہ حق نہیں کہ جب رضامندی سے وہ غلام لے لیا تو اب اُسے قتل کرے۔ غلاموں کے قصاص میں یہی قاعدہ ہے اور ہاتھ پیر وغیرہ کاٹ دینے میں بھی کیونکہ یہ بھی قتل کی جگہ ہیں

امام مالک نے مسلمان غلام کے بارے میں فرمایا جس نے یہودی یا نصرانی کو زخمی کیا کہ غلام کا آقا اگر چاہے تو اُس کی دیت ادا کر دے یا اُسے سپرد کر دے کہ فروخت کر کے اُس غلام کی قیمت یہودی یا نصرانی کو دے دی جائے، زخم کے مطابق یا ساری قیمت لیکن مسلمان غلام کسی یہودی یا نصرانی کو مطلقاً نہیں دیا جائے گا۔

باب ۱۵ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ أَهْلِ الذِّمَّةِ

ذمی کافر کی دیت کا بیان

وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَضَى أَنَّ دِيَةَ الْيَهُودِيِّ أَوِ النَّصْرَانِيِّ، إِذَا قُتِلَ أَحَدُهُمَا، مِثْلُ نِصْفِ دِيَةِ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. إِلَّا أَنْ يَقْتُلَهُ مُسْلِمٌ قَتْلَ غِيلَةٍ. فَيُقْتَلُ بِهِ.

وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كَانَ يَقُولُ: دِيَةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانِمِائَةٍ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فیصلہ فرمایا کہ جب یہودی یا نصرانی کو قتل کر دیا جائے تو اُن کی دیت آزاد مسلمان سے نصف ہوگی۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حکم ہے کہ کسی کے بدلے مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا مگر جبکہ مسلمان نے دھوکے سے

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سلیمان بن یسار فرمایا کرتے کہ مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔

marfat.com
Marfat.com

دِرْهَمٍ.

قَالَ مَالِكٌ : وَهُوَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

قَالَ مَالِكٌ : وَجِرَاحُ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوْسِيِّ فِيْ دِيَاتِهِمْ عَلٰى حِسَابِ جِرَاحِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ دِيَاتِهِمْ - الْمُوْضِحَةُ نِصْفُ عُشْرِ دِيَتِهِ. وَالْمَأْمُوْمَةُ ثُلُثُ دِيَتِهِ. وَالْجَائِفَةُ ثُلُثُ دِيَتِهِ. فَعَلٰى حِسَابِ ذٰلِكَ، جِرَاحَاتُهُمْ كُلُّهَا

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہودی، نصرانی اور مجوسی کی زخموں میں دیت اُسی طرح ہے جیسے مسلمانوں کی زخموں میں ہے مُوضحہ میں بیسواں حصہ اور مامومہ و جائفہ میں دیت کا تہائی پس اُن کے تمام زخموں میں اِسی حساب سے ہے۔

بَابُ مَا يُوْجِبُ الْعَقْلُ عَلَى الرَّجُلِ فِيْ مَالِهِ خَاصَّةً

جن جنایات کی دیت قاتل کو اپنے مال سے ادا کرنا ہوتی ہے

حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: لَيْسَ عَلَى الْعَاقِلَةِ عَقْلٌ فِيْ قَتْلِ الْعَمْدِ. إِنَّمَا عَلَيْهِمْ عَقْلُ قَتْلِ الْخَطَأِ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ عروہ بن زبیر فرمایا کرتے دانستہ قتل میں عاقلہ پر دیت نہیں ہے اُن پر دیت قتل خطا میں ہے۔

وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الْعَاقِلَةَ لَا تَحْمِلُ شَيْئًا مِنْ دِيَةِ الْعَمْدِ. إِلَّا أَنْ يَشَاؤُا ذٰلِكَ.

ابن شہاب نے فرمایا کہ قتل عمد میں عاقلہ پر دیت کا بوجھ نہیں ڈالا جائے گا مگر جب کہ وہ خود چاہیں تو ایسا کر سکتے ہیں۔

وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، مِثْلَ ذٰلِكَ.

امام مالک نے یحییٰ بن سعید سے اِسی طرح روایت کی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: إِنَّ ابْنَ شِهَابٍ قَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ فِيْ قَتْلِ الْعَمْدِ حِيْنَ يَعْفُوْ أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُوْلِ، أَنَّ الدِّيَةَ تَكُوْنُ عَلَى الْقَاتِلِ فِيْ مَالِهِ خَاصَّةً إِلَّا أَنْ تُعِيْنَهُ الْعَاقِلَةُ، عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ مِنْهَا.

امام مالک کا بیان ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا کہ قتلِ عمد میں یہ جاری سنت ہے جبکہ مقتول کے اولیاء معاف کر دیں کیونکہ دیت قاتل کے ذاتی مال سے دی جاتی ہے مگر جبکہ عاقلہ دل کی خوشی سے اس کی مدد کرنا چاہیں۔

قَالَ مَالِكٌ: وَالْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّ الدِّيَةَ لَا تَجِبُ عَلَى الْعَاقِلَةِ، حَتّٰى تَبْلُغَ الثُّلُثَ فَصَاعِدًا. فَمَا بَلَغَ الثُّلُثَ فَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَمَا كَانَ دُوْنَ الثُّلُثِ فَهُوَ فِيْ مَالِ الْجَارِحِ خَاصَّةً.

امام مالک نے فرمایا: ہمارے نزدیک حکم ہے کہ دیت عاقلہ پر واجب نہیں ہوتی یہاں تک کہ تہائی یا اس سے زیادہ ہو جائے۔ تہائی کو پہنچ جائے تو وہ عاقلہ پر ہے اور تہائی سے کم ہو تو وہ زخمی کرنے والے کے اپنے مال سے دی جائے گی۔

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الَّذِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ عِنْدَنَا، فِيْمَنْ قُبِلَتْ مِنْهُ الدِّيَةُ فِيْ قَتْلِ الْعَمْدِ، أَوْ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْجِرَاحِ الَّتِيْ فِيْهَا الْقِصَاصُ: أَنَّ عَقْلَ ذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ عَلٰى

امام مالک نے فرمایا کہ اِس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جب قتل عمد میں دیت قبول کر لی جائے یا اُن زخموں میں جن پر قصاص ہے تو اُن کی دیت عاقلہ پر نہیں ہوگی مگر جبکہ خود چاہیں اور

marfat.com

Marfat.com

الْعَاقِلَةِ. إِلَّا أَنْ يَفْدُوا. وَإِنَّمَا عَقْلُ ذٰلِكَ فِي مَالِ الْقَاتِلِ أَوِ الْجَارِحِ خَاصَّةً. إِنْ وُجِدَ لَهُ مَالٌ. فَإِنْ لَمْ يُوجَدْ لَهُ مَالٌ، فَكَانَ دَيْنًا عَلَيْهِ. وَلَيْسَ عَلَى الْعَاقِلَةِ مِنْهُ شَيْءٌ. إِلَّا أَنْ يَشَاؤُوا۔

قَالَ مَالِكٌ: وَلَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ أَحَدًا، أَصَابَ نَفْسَهُ عَمَدًا أَوْ خَطَأً، بِشَيْءٍ. وَعَلَى ذٰلِكَ رَأْيُ أَهْلِ الْفِقْهِ عِنْدَنَا. وَلَمْ أَسْمَعْ أَنَّ أَحَدًا ضَمَّنَ الْعَاقِلَةَ مِنْ دِيَةِ الْعَمْدِ شَيْئًا. وَمِمَّا يُعْرَفُ بِهِ ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ فِي كِتَابِهِ ـ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ـ فَتَفْسِيرُ ذٰلِكَ فِيمَا نُرَى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ: أَنَّهُ مَنْ أُعْطِيَ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْعَقْلِ فَلْيَتْبَعْهُ بِالْمَعْرُوفِ. وَلْيُؤَدِّ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الصَّبِيِّ الَّذِي لَا مَالَ لَهُ. وَالْمَرْأَةِ لَا مَالَ لَهَا. إِذَا جَنَى أَحَدُهُمَا جِنَايَةً دُونَ الثُّلُثِ: إِنَّهُ ضَامِنٌ عَلَى الصَّبِيِّ وَالْمَرْأَةِ فِي بِهِمَا خَاصَّةً. إِنْ كَانَ لَهُمَا مَالٌ أُخِذَ مِنْهُ. وَإِلَّا فَجِنَايَةُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا دَيْنٌ عَلَيْهِ لَيْسَ عَلَى الْعَاقِلَةِ مِنْهُ شَيْءٌ. وَلَا يُؤْخَذُ أَبُو الصَّبِيِّ بِعَقْلِ جِنَايَةِ الصَّبِيِّ. وَلَيْسَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ، أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا قُتِلَ كَانَتْ فِيهِ الْقِيمَةُ يَوْمَ يُقْتَلُ. وَلَا تَحْمِلُ عَاقِلَةُ قَاتِلِهِ مِنْ قِيمَةِ الْعَبْدِ شَيْئًا. قَلَّ أَوْ كَثُرَ. وَإِنَّمَا ذٰلِكَ عَلَى الَّذِي أَصَابَهُ فِي مَالِهِ خَاصَّةً. بَالِغًا مَا بَلَغَ. وَإِنْ كَانَتْ قِيمَةُ الْعَبْدِ الدِّيَةَ أَوْ أَكْثَرَ، فَذٰلِكَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ. وَذٰلِكَ لِأَنَّ الْعَبْدَ سِلْعَةٌ مِنَ السِّلَعِ.

دیت قاتل یا جارح کے اپنے مال سے دی جائے گی جبکہ اس کے پاس مال ہو۔ اگر اس کے پاس مال نہ ہو بلکہ اُس پر قرض ہو، تب بھی عاقلہ پر کچھ نہیں ہے مگر جب کہ وہ خود چاہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنے آپ کو دانستہ یا نادانستہ زخمی کرے تو کسی عاقلہ پر دیت نہیں ہے اور ہمارے نزدیک اہلِ فقہ کی یہی رائے ہے اور میں نے کسی ایک کو نہیں سنا جس نے قتلِ عمد میں عاقلہ کو ذمہ دار ٹھہرایا ہو اور یہی کچھ سمجھا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: "تو جس کے لیے اُس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا" (۲: ۱۷۸) اس کی تفسیر یہ ہے کہ بھائی کو جو دیت دینی ہے تو بھلائی کے ساتھ تقاضا کرے اور اچھے طریقے سے ادائیگی ہو۔

امام مالک نے اُس بچے کے متعلق فرمایا جس کے پاس مال نہ ہو اور اُس عورت کے متعلق جس کے پاس مال نہ ہو، جب ان میں سے کوئی جنایت کرے جس میں تہائی سے کم دیت لازم آئے تو دیت اُن کے اپنے مال سے ہی دی جائے گی۔ اگر اُن کے پاس مال ہو تو اُسی سے لی جائے گی اور نہ ہو تو ہر ایک کی جنایت اُس پر قرض ہوگی اور عاقلہ پر کچھ نہیں ہوگا۔ اور بچے کی جنایت کا اُس کے باپ سے کچھ نہیں لیا جائے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ غلام کو اگر قتل کر دیا جائے تو اُس کی وہ قیمت لازم آئیگی جو قتل کے روز تھی اور قاتل کے عاقلہ پر غلام کی قیمت سے کچھ نہیں ڈالا جائے گا خواہ وہ کم ہو یا زیادہ اور یہ اُس کے ذاتی مال سے لی جائیگی خواہ کہیں تک پہنچے۔ اگر غلام کی قیمت دیت کے برابر یا اُس سے زیادہ ہو تب بھی اُس پر ہے اور یہ اس لئے کہ غلام بھی ایک مال

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْعَقْلِ وَالتَّغْلِيظِ فِيهِ

دیت میں میراث کا بیان

۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَشَدَ النَّاسَ بِمِنًى، مَنْ كَانَ عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الدِّيَةِ أَنْ يُخْبِرَنِي؟ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ منیٰ میں حضرت عمر نے لوگوں کو بلایا اور کہا کہ جس کے پاس دیت کا علم ہو وہ مجھے بتائے۔ پس حضرت ضحاک بن سفیان کلابی کھڑے ہوئے اور کہا کہ رسول اللہ

marfat.com

Marfat.com

الْكِلَابِيُّ فَقَالَ، كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُوَرِّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ. مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ادْخُلِ الْخِبَاءَ حَتَّى آتِيَكَ. فَلَمَّا نَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ. فَقَضَى بِذَلِكَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ قَتْلُ أَشْيَمَ خَطَأً.

۱۰۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ؛ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ يُقَالُ لَهُ قَتَادَةُ - حَذَفَ ابْنَهُ بِالسَّيْفِ. فَأَصَابَ سَاقَهُ. فَنُزِيَ فِي جُرْحِهِ فَمَاتَ فَقَدِمَ سُرَاقَةُ ابْنُ جُعْشُمٍ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اعْدُدْ، عَلَى مَاءِ قُدَيْدٍ، عِشْرِينَ وَمِائَةَ بَعِيرٍ، حَتَّى أَقْدَمَ عَلَيْكَ. فَلَمَّا قَدِمَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، أَخَذَ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً، وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً، وَأَرْبَعِينَ خَلِفَةً. ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ أَخُو الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: هَا أَنَذَا. قَالَ خُذْهَا. فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَيْسَ لِقَاتِلٍ شَيْءٌ".

وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَا أَتُغَلَّظُ الدِّيَةُ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ؟ فَقَالَا: لَا. وَلَكِنْ يُزَادُ فِيهَا لِلْحُرْمَةِ. فَقِيلَ لِسَعِيدٍ: هَلْ يُزَادُ فِي الْجِرَاحِ كَمَا يُزَادُ فِي النَّفْسِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ.

قَالَ مَالِكٌ: أُرَاهُمَا أَرَادَا مِثْلَ الَّذِي صَنَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فِي عَقْلِ الْمُدْلِجِيِّ، حِينَ أَصَابَ ابْنَهُ.

۱۱۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أُحَيْحَةُ بْنُ الْجُلَاحِ. كَانَ لَهُ عَمٌّ صَغِيرٌ. هُوَ أَصْغَرُ مِنْ أُحَيْحَةَ. وَكَانَ عِنْدَ أَخْوَالِهِ. فَأَخَذَهُ أُحَيْحَةُ فَقَتَلَهُ. فَقَالَ أَخْوَالُهُ: كُنَّا أَهْلَ شَنَّةٍ وَرُمَّةٍ. حَتَّى إِذَا اسْتَوَى عَلَى عُمُومَتِهِ. غَلَبَنَا حَقُّ امْرِئٍ فِي عَمِّهِ.

قَالَ عُرْوَةُ: فَلِذَلِكَ لَا يَرِثُ قَاتِلُ مَنْ قَتَلَ.

صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس لکھا تھا کہ اشیم ضبابی کی دیت سے اُس کی بیوی کو میراث دلاؤں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے میں جاؤ، یہاں تک کہ میں تمہارے پاس آؤں۔ جب حضرت عمر آئے تو حضرت ضحاک نے وہی بات بتائی۔ چنانچہ حضرت عمر نے یہی فیصلہ فرمایا۔

ابن شہاب نے فرمایا کہ اشیم کو غلطی سے قتل کیا گیا تھا۔

عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ بنی مدلج کے قتادہ نامی شخص نے اپنے بیٹے کو تلوار ماری جو اس کی پنڈلی پہ لگی۔ خون اتنا جاری ہوا کہ وہ مر گیا۔ چنانچہ سراقہ بن جعشم حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا اُن سے ذکر کیا۔ حضرت عمر نے اُن سے فرمایا کہ قدید کے مقام پہ ایک سو بیس اونٹ تیار رکھو، یہانتک کہ میں آؤں۔ جب حضرت عمر اُن کے پاس پہنچے تو اُونٹوں سے تیس تین سالہ اُونٹنیاں، تیس چالیس سالہ اونٹنیاں اور چالیس حاملہ اونٹنیاں لے کر فرمایا کہ مقتول کا بھائی کہاں ہے؟ اُس نے کہا، میں موجود ہوں۔ فرمایا انہیں لے لو کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قاتل کے لیے کچھ نہیں ہے۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار سے پوچھا گیا کہ کیا حرمت والے مہینوں میں دیت کی سختی کی جائے گی؟ دونوں نے فرمایا کہ نہیں۔ بلکہ حرمت کے باعث دن بڑھا دیں گے۔ سعید سے پوچھا گیا کہ جان کی طرح کیا زخم میں بھی دن بڑھائیں گے؟ فرمایا ہاں۔

امام مالک نے فرمایا کہ میرے خیال میں دونوں حضرات کی مراد وہی ہے جو حضرت عمر نے مدلجی کی دیت میں کیا جبکہ اس نے اپنے بیٹے کو قتل کیا تھا

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ایک انصاری، جس کو اُحیحہ بن جلاح کہا جاتا تھا اور جس کا ایک کم سن چچا تھا جو اُحیحہ سے چھوٹا تھا۔ چنانچہ اُحیحہ نے پکڑ کر اُسے قتل کر دیا۔ اُس کی ننہال والوں نے کہا کہ ہم نے اُس کی پرورش کی یہاں تک کہ جوان ہو گیا اور چھین لینے میں اُس کا چچا ہم پہ غالب آ گیا۔

عروہ نے فرمایا کہ اسی لیے قاتل مقتول کی میراث نہیں پاتا۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ : اَلْاَمْرُ الَّذِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ عِنْدَنَا ، اَنَّ قَاتِلَ الْعَمْدِ لَا يَرِثُ مِنْ دِيَةِ مَنْ قَتَلَ شَيْئًا . وَلَا مِنْ مَالِهِ . وَلَا يَحْجُبُ اَحَدًا وَقَعَ لَهُ مِيْرَاثٌ . وَاَنَّ الَّذِيْ يَقْتُلُ خَطَاً لَا يَرِثُ مِنَ الدِّيَةِ شَيْئًا وَقَدِ اخْتُلِفَ فِيْ اَنْ يَرِثَ مِنْ مَالِهِ . لِاَنَّهُ لَا يُتَّهَمُ عَلَى اَنَّهُ قَتَلَهُ لِيَرِثَهُ وَلِيَاْخُذَ مَالَهُ . فَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَرِثَ مِنْ مَالِهِ . وَلَا يَرِثُ مِنْ مَالِهِ .

امام مالک نے فرمایا کہ اس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ دانستہ قتل کرنے والا مقتول کی میراث سے کچھ نہیں پاتا اور نہ اُس کے مال سے اور جس کا میراث میں حق بنتا ہو اُس کے لیے رکاوٹ نہیں ہو سکتا اور جو دانستہ قتل کرے وہ دیت سے میراث نہیں پاتا اور اس میں اختلاف ہے کہ اس کے مال سے میراث پائے یا نہیں اور اس پر یہ الزام نہیں لگایا جا سکتا کہ اس نے میراث کیلئے قتل کیا تا مال حاصل کرے تو میں یہی پسند کرتا ہوں کہ مال سے اُسے میراث دی جائے

بَابُ ۱۸ جَامِعِ الْعَقْلِ

دیت کے دیگر متعلقات

۱۲ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "جَرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ . وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ"

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانور کے زخمی کرنے پر بدلہ نہیں، کنوئیں میں گرنے کا بدلہ نہیں، کان میں مرنے کا بدلہ نہیں اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے۔

قَالَ مَالِكٌ : وَتَفْسِيْرُ الْجُبَارِ اَنَّهُ لَا دِيَةَ فِيْهِ .

امام مالک نے فرمایا الجبار کی تفسیر یہ ہے کہ اس میں دیت نہیں

وَقَالَ مَالِكٌ : اَلْقَائِدُ وَالسَّائِقُ وَالرَّاكِبُ . كُلُّهُمْ ضَامِنُوْنَ لِمَا اَصَابَتِ الدَّابَّةُ . اِلَّا اَنْ تَرْمَحَ الدَّابَّةُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُفْعَلَ بِهَا شَيْءٌ تَرْمَحُ لَهُ . وَقَدْ قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الَّذِيْ اَجْرٰى فَرَسَهُ بِالْعَقْلِ .

امام مالک نے فرمایا کہ جانور کو آگے بڑھانے والا، پیچھے دھکیلنے والا اور سوار سارے ضامن ہیں جبکہ جانور زخمی کرے مگر جبکہ جانور کسی کو اچانک لات مار دے اور حضرت عمر نے اس شخص سے دیت دلائی جس نے گھوڑے کو دوڑا کر ایک آدمی کچل دیا تھا

قَالَ مَالِكٌ : فَالْقَائِدُ وَالرَّاكِبُ وَالسَّائِقُ اُخْرٰى ، اَنْ يَغْرَمُوْا ، مِنَ الَّذِيْ اَجْرٰى فَرَسَهُ .

امام مالک نے فرمایا کہ آگے بڑھانے والا اور پیچھے ہٹانے والا تاوان دینے کے گھوڑا دوڑانے والے کی نسبت زیادہ مستحق ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ : وَالْاَمْرُ عِنْدَنَا فِي الَّذِيْ يَحْفِرُ الْبِئْرَ عَلَى الطَّرِيْقِ ، اَوْ يَرْبِطُ الدَّابَّةَ ، اَوْ يَصْنَعُ اَشْبَاهَ هٰذَا عَلٰى طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ . اَنَّ مَا صَنَعَ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا لَا يَجُوْزُ لَهُ اَنْ يَصْنَعَهُ عَلٰى طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ . فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا اُصِيْبَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ جَرْحٍ اَوْ غَيْرِهِ . فَمَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ عَقْلُهُ دُوْنَ ثُلُثِ الدِّيَةِ ، فَهُوَ فِيْ مَالِهِ خَاصَّةً . وَمَا بَلَغَ الثُّلُثَ فَصَاعِدًا فَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ . وَمَا صَنَعَ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا يَجُوْزُ لَهُ اَنْ يَصْنَعَهُ عَلٰى طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ فِيْهِ .

امام مالک نے فرمایا کہ جو راستے میں کنواں کھودے اُس کے متعلق ہمارے نزدیک یہ حکم ہے یا جانور باندھے یا ایسا کوئی دوسرا کام مسلمانوں کے راستے میں کرے۔ مسلمانوں کے راستے میں اسے ایسا کام کرنا جائز نہیں ہے اور اُس کے باعث اگر کسی کو زخم وغیرہ پہنچے تو وہ ضامن ہوگا اور اس کا تاوان تہائی دیت سے کم نہیں ہے اور وہ اس کے ذاتی مال سے دیا جائے گا اور تہائی سے جتنا زیادہ ہوگا وہ عاقلہ سے لیا جائے گا جس نے مسلمانوں کے راستے میں کوئی ایسا کام کیا جو اُس کے لیے جائز تھا تو اُس کا وہ ضامن

marfat.com
Marfat.com

وَلَا غُرْمَ. وَمِنْ ذٰلِكَ، الْبِئْرُ يَحْفِرُهَا الرَّجُلُ لِلْمَطَرِ. وَ
الدَّابَّةُ، يُنْزِلُ عَنْهَا الرَّجُلُ لِحَاجَةٍ. فَيَقِفُهَا عَلَى الطَّرِيقِ
فَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ فِي هٰذَا غُرْمٌ

وَقَالَ مَالِكٌ. فِي الرَّجُلِ يَنْزِلُ فِي الْبِئْرِ. فَيُدْرِكُهُ
رَجُلٌ آخَرُ فِي أَثَرِهِ. فَيَجِدُ الْأَسْفَلُ الْأَعْلَى. فَيَخِرَّانِ
فِي الْبِئْرِ. فَيَهْلِكَانِ جَمِيعًا: أَنَّ عَلَى عَاقِلَةِ الَّذِي جَبَذَهُ
الدِّيَةَ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الصَّبِيِّ يَأْمُرُهُ الرَّجُلُ يَنْزِلُ فِي الْبِئْرِ،
أَوْ يَرْقَى فِي النَّخْلَةِ، فَيَهْلِكُ فِي ذٰلِكَ. أَنَّ الَّذِي أَمَرَهُ ضَامِنٌ
لِمَا أَصَابَهُ مِنْ هَلَاكٍ أَوْ غَيْرِهِ.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ عِنْدَنَا. أَنَّهُ
لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ عَقْلٌ يَجِبُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَعْقِلُوهُ
مَعَ الْعَاقِلَةِ. فِيمَا تَعْقِلُهُ الْعَاقِلَةُ مِنَ الدِّيَاتِ. وَإِنَّمَا يَجِبُ
الْعَقْلُ عَلَى مَنْ بَلَغَ الْحُلُمَ مِنَ الرِّجَالِ.

وَقَالَ مَالِكٌ، فِي عَقْلِ الْمَوَالِي تَلْزَمُهُ الْعَاقِلَةُ إِنْ
شَاؤُوا. وَإِنْ أَبَوْا كَانُوا أَهْلَ دِيوَانٍ أَوْ مُقْطَعِينَ. وَقَدْ تَعَاقَلَ
النَّاسُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَفِي زَمَانِ
أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ. قَبْلَ أَنْ يَكُونَ دِيوَانٌ. وَإِنَّمَا كَانَ
الدِّيوَانُ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ
يَعْقِلَ عَنْهُ غَيْرُ قَوْمِهِ وَمَوَالِيهِ. لِأَنَّ الْوَلَاءَ لَا يُنْتَقَلُ.
وَلِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ".

قَالَ مَالِكٌ. وَالْوَلَاءُ نَسَبٌ ثَابِتٌ.

قَالَ مَالِكٌ: وَالْأَمْرُ عِنْدَنَا فِيمَا أُصِيبَ مِنَ الْبَهَائِمِ
أَنَّ عَلَى مَنْ أَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا، قَدْرَ مَا نَقَصَ مِنْ ثَمَنِهَا.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ الْقَتْلُ. فَيُصِيبُ
حَدًّا مِنَ الْحُدُودِ، أَنَّهُ لَا يُؤْخَذُ بِهِ وَذٰلِكَ أَنَّ الْقَتْلَ يَأْتِي
عَلَى ذٰلِكَ كُلِّهِ. إِلَّا الْفِرْيَةَ. فَإِنَّهَا تَثْبُتُ عَلَى مَنْ قِيلَتْ
لَهُ. يُقَالُ لَهُ: مَالَكَ لَمْ تَجْلِدْ مَنِ افْتَرَى عَلَيْكَ؟ فَأَرَى
أَنْ يُجْلَدَ الْمَقْتُولُ الْحَدَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْتَلَ. ثُمَّ يُقْتَلَ.

نہیں ہوگا اور نہ تاوان دے گا جیسے بارش کے لیے گڑھا کھودا یا کسی ضرورت کے تحت سواری سے اُترا اور اُسے راستے میں کھڑا کر دیا، تو ان میں سے کسی کے باعث تاوان نہیں دے گا۔

امام مالک نے اُس شخص کے متعلق فرمایا جو کنوئیں میں اُترا اور دوسرا شخص اُس کے پیچھے اُترے۔ پھر نیچے والا اُوپر والے کو کھینچے اور دونوں کنوئیں میں گر پڑیں اور مر جائیں تو دیت اُس کھینچنے والے کے عاقلہ پر لازم آئے گی۔

امام مالک نے اُس بچے کے بارے میں فرمایا جو کنوئیں میں کسی کے کہنے پر اترے یا درخت پر چڑھے اور مر جائے تو ہلاک ہونیکا ضامن وہ شخص ہوگا جس نے اُسے حکم دیا تھا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اِس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ عورتوں اور بچوں پر دیت واجب نہیں ہے کہ وہ بھی عاقلہ کے ساتھ ادا کریں جو دیات کہ عاقلہ کو ادا کرنی پڑتی ہوں۔ دیت اُن پر ہے جو بالغ ہو چکے ہوں۔

امام مالک نے موالی کی دیت کے بارے میں فرمایا کہ عاقلہ پر لازم آئے گی اگر وہ چاہیں، اگرچہ وہ سرکاری ملازم ہی کیوں نہ ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق کے زمانے میں ہوتا رہا دفاتر قائم ہونے سے پہلے۔ دفتری نظام حضرت عمر کے زمانے میں قائم ہوا۔ دوسری قوم اور موالی پر اُس کی دیت نہیں ہے کیونکہ ولاء انہیں نہیں ملے گی اور نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء

امام مالک نے فرمایا کہ نسب کے لیے ولاء ثابت ہے

امام مالک نے فرمایا کہ جو کسی جانور کو نقصان پہنچائے تو اتنا تاوان دے گا جتنی اس جانور کی قیمت میں کمی آئی ہے۔

امام مالک نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے قتل کیا اور پھر اُس نے ایسا کام کیا جس پر حد لازم آئے تو اُس سے کچھ نہیں لیا جائے گا ماسوائے قتل کرنے کے مگر حدِ قذف قائم ہوگی جس نے ایسی بات کہی وہ اقتراء شمار کی جائے گی اور قتل کرنے سے پہلے اُس پر حد جاری کی جائے گی، پھر قتل کیا جائے گا۔ اس سے

marfat.com
Marfat.com

وَلَا أَرَى أَنْ يُقَادَ مِنْهُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْجِرَاحِ إِلَّا الْقَتْلَ. لِأَنَّ الْقَتْلَ يَأْتِي عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ.

وَقَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّ الْقَتِيلَ إِذَا وُجِدَ بَيْنَ ظَهْرَانِيْ قَوْمٍ فِي قَرْيَةٍ أَوْ غَيْرِهَا. لَمْ يُؤْخَذْ بِهِ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيْهِ دَارًا. وَلَا مَكَانًا. وَذَلِكَ أَنَّهُ قَدْ يُقْتَلُ الْقَتِيلُ. ثُمَّ يُلْقَى عَلَى بَابِ قَوْمٍ لِيُلْتَطَخُوا بِهِ. فَلَيْسَ يُؤَاخَذُ أَحَدٌ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي جَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ اقْتَتَلُوا. فَانْكَشَفُوا وَبَيْنَهُمْ قَتِيلٌ أَوْ جَرِيحٌ. لَا يُدْرَى مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ بِهِ. إِنَّ أَحْسَنَ مَا سُمِعَ فِي ذَلِكَ أَنَّ عَلَيْهِ الْعَقْلَ. وَأَنَّ عَقْلَهُ عَلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ نَازَعُوهُ. وَإِنْ كَانَ الْجَرِيحُ أَوِ الْقَتِيلُ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيقَيْنِ. فَعَقْلُهُ عَلَى الْفَرِيقَيْنِ جَمِيعًا.

قتل کے سوا کسی زخم کی دیت نہیں لی جائے گی کیونکہ قتل میں سب کچھ آجائے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ کسی مقتول کی لاش جب کسی بستی یا محلے میں ملے تو جن لوگوں کے گھر قریب ہوں انہیں پکڑنا ضروری نہیں ہے کیونکہ بعض اوقات قتل کرنے والے دوسرے کے دروازے پر ڈال جاتے ہیں تاکہ وہ پکڑے جائیں لہٰذا کسی کو اس بنا پر نہیں پکڑا جائے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ چند لوگ لڑے۔ معلوم ہوا کہ ایک آدمی قتل یا زخمی ہو گیا اور یہ معلوم نہیں کہ اس کے ساتھ ایسا کس نے کیا۔ یہ میں نے خوب سنا کہ اس کی دیت سارے بمقابل فریق پر ہو گی۔ اگر وہ دونوں فریقوں سے نہ ہو تو ہر دو فریق پر اس کی دیت لازم آئے گی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغِيلَةِ وَالسِّحْرِ

باب ۱۹ جو مکر و فریب یا جادو سے مارا گیا

۱۳- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا. خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوهُ قَتْلَ غِيلَةٍ. وَقَالَ عُمَرُ: لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيعًا.

۱۴- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَتْ جَارِيَةً لَهَا سَحَرَتْهَا. وَقَدْ كَانَتْ دَبَّرَتْهَا. فَأَمَرَتْ بِهَا فَقُتِلَتْ.

قَالَ مَالِكٌ: السَّاحِرُ الَّذِي يَعْمَلُ السِّحْرَ. وَلَمْ يَعْمَلْ ذَلِكَ لَهُ غَيْرُهُ. هُوَ مِثْلُ الَّذِي قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ. وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ. فَأَرَى أَنْ يُقْتَلَ ذَلِكَ. إِذَا عَمِلَ ذَلِكَ هُوَ نَفْسُهُ.

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے ایک شخص کے بدلے پانچ یا سات آدمیوں کو قتل کیا، جس کو دھوکے سے قتل کیا گیا تھا اور حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر صنعاء والے سارے اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا

محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ کو یہ بات پہنچی کہ ام المؤمنین حضرت حفصہ نے اپنی لونڈی کو قتل کر دیا تھا جس نے ان پر جادو کیا تھا۔ انہوں نے اسے مدبر کر رکھا تھا، پھر حکم فرمایا تو اسے قتل کر دیا گیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو جادوگر جادو کرے اور دوسرا اس کے لئے نہ کرے تو وہ اس کی طرح ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا: "اور انہوں نے جان لیا کہ انہوں نے جو خریدا آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے" (۲: ۱۰۲) میرے خیال میں جب وہ کسی جان پر جادو کرے تو قتل کر دیا جائے۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ ۲۰ مَا يَجِبُ فِي الْعَمَدِ

۱۵ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحُسَيْنِ مَوْلَى عَائِشَةَ بِنْتِ قُدَامَةَ؛ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ ابْنَ مَرْوَانَ أَقَادَ وَلِيَّ رَجُلٍ مِنْ رَجُلٍ قَتَلَهُ بِعَصًا. فَقَتَلَهُ وَلِيُّهُ بِعَصًا.

قَالَ مَالِكٌ، وَالْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ عِنْدَنَا. أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا ضَرَبَ الرَّجُلَ بِعَصًا. أَوْ رَمَاهُ بِحَجَرٍ. أَوْ ضَرَبَهُ عَمْدًا. فَمَاتَ مِنْ ذَلِكَ. فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ الْعَمْدُ وَفِيهِ الْقِصَاصُ.

قَالَ مَالِكٌ: فَقَتْلُ الْعَمْدِ عِنْدَنَا أَنْ يَعْمِدَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فَيَضْرِبَهُ حَتَّى تَفِيضَ نَفْسُهُ. وَمِنَ الْعَمْدِ أَيْضًا أَنْ يَضْرِبَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي الثَّائِرَةِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا. ثُمَّ يَنْصَرِفُ عَنْهُ وَهُوَ حَيٌّ. فَيُنْزَلَى فِي ضَرْبِهِ فَيَمُوتُ فَتَكُونُ، فِي ذَلِكَ الْقَسَامَةُ.

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّهُ يُقْتَلُ فِي الْعَمْدِ الرِّجَالُ الْأَحْرَارُ بِالرَّجُلِ الْحُرِّ الْوَاحِدِ. وَالنِّسَاءُ بِالْمَرْأَةِ كَذَلِكَ. وَالْعَبِيدُ بِالْعَبْدِ كَذَلِكَ.

قتلِ عمد میں کیا واجب ہے

عمر بن حسین مولی عائشہ بنت قدامہ سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان نے ایک قاتل کو مقتول کے ولی کے حوالے کیا تاکہ اُسے لاٹھی سے قتل کر دے۔ پس ولی نے اُسے لاٹھی سے قتل کر دیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب ایک آدمی دوسرے کو لاٹھی مارے یا پتھر یا دانستہ اور کوئی ضرب اور وہ اس سے مرجائے تو یہی قتلِ عمد ہے اور اِس کا قصاص لیا جاتا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک قتلِ عمد یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو چوٹ مارے یہاں تک کہ وہ مرجائے۔ یہ بھی قتلِ عمد ہے کہ لڑائی جھگڑے میں ایک آدمی نے دوسرے کو چوٹ ماری۔ پھر وہ اُسے زندہ چھوڑ کر چلا آیا۔ چوٹ سے خون بہا اور وہ مرگیا۔ اس میں قسامت لازم آئے گی۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حکم ہے کہ قتلِ عمد میں ایک آزاد آدمی کے بدلے آزاد آدمیوں کو، عورت کے بدلے عورت کو اور غلام کے بدلے غلام کو قتل کیا جائے گا۔

بَابُ ۲۱ الْقِصَاصِ فِي الْقَتْلِ

حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ كَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ يَذْكُرُ أَنَّهُ أُتِيَ بِسَكْرَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا. فَكَتَبَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ: أَنِ اقْتُلْهُ بِهِ.

قَالَ يَحْيَى: قَالَ مَالِكٌ: أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي تَأْوِيلِ هَذِهِ الْآيَةِ، قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى - الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ - فَهَؤُلَاءِ الذُّكُورُ - وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى - أَنَّ الْقِصَاصَ يَكُونُ بَيْنَ الْإِنَاثِ كَمَا يَكُونُ بَيْنَ الذُّكُورِ وَالْمَرْأَةُ الْحُرَّةُ تُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ الْحُرَّةِ. كَمَا يُقْتَلُ الْحُرُّ بِالْحُرِّ. وَالْأَمَةُ تُقْتَلُ بِالْأَمَةِ. كَمَا يُقْتَلُ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ

قتل کا قصاص

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ مروان بن حکم نے حضرت معاویہ کے لیے لکھا کہ ان کے پاس مدہوش کو لایا گیا ہے جس نے دوسرے کو قتل کیا ہے۔ حضرت معاویہ نے اُن کے لیے لکھا کہ اُسے قتل کر دو۔

یحییٰ، امام مالک نے فرمایا کہ یہ بات میں نے خوب سُنی اِس ارشادِ باری تعالیٰ کی تاویل میں کہ آزاد کے بدلے آزاد اور غلاموں کے بدلے غلام۔ یہ تو مردوں کے متعلق ہے اور "عورت کے بدلے عورت" (۲:۱۷۸) تو عورتوں سے بھی اُسی طرح قصاص لیا جاتا ہے جیسے مردوں سے اور آزاد عورت کو آزاد عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا جیسے آزاد مرد کے بدلے آزاد مرد کو اور لونڈی

marfat.com
Marfat.com

وَالْقِصَاصُ يَكُوْنُ بَيْنَ النِّسَاءِ كَمَا يَكُوْنُ بَيْنَ الرِّجَالِ.
وَالْقِصَاصُ اَيْضًا يَكُوْنُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ. وَذٰلِكَ
اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ فِيْ كِتَابِهٖ - وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا
اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَ
الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ - فَذَكَرَ
اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ. فَنَفْسُ الْمَرْاَةِ
الْحُرَّةِ بِنَفْسِ الرَّجُلِ الْحُرِّ. وَجُرْحُهَا بِجُرْحِهٖ.

قَالَ مَالِكٌ، فِي الرَّجُلِ يُمْسِكُ الرَّجُلَ لِلرَّجُلِ فَيَضْرِبُهٗ
فَيَمُوْتُ مَكَانَهٗ: اِنَّهٗ، اِنْ اَمْسَكَهٗ، وَهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ يُرِيْدُ
قَتْلَهٗ قُتِلَ بِهٖ جَمِيْعًا. وَاِنْ اَمْسَكَهٗ وَهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ اِنَّمَا
يُرِيْدُ الضَّرْبَ مِثْلَ مَا يَضْرِبُ بِهِ النَّاسُ، لَا يَرٰى اَنَّهٗ عَمَدَ
لِقَتْلِهٖ، فَاِنَّهٗ يُعْتَلُ الْقَاتِلُ. وَيُعَاقَبُ الْمُمْسِكُ اَشَدَّ
الْعُقُوْبَةِ وَيُسْجَنُ سَنَةً. لِاَنَّهٗ اَمْسَكَهٗ. وَلَا يَكُوْنُ
عَلَيْهِ الْقَتْلُ.

قَالَ مَالِكٌ. فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ الرَّجُلَ عَمْدًا. اَوْ يَفْقَاُ
عَيْنَهٗ عَمْدًا. فَيُقْتَلُ الْقَاتِلُ اَوْ تُفْقَاُ عَيْنُ الْفَاقِئِ قَبْلَ اَنْ
يُقْتَصَّ مِنْهُ، اَنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْهِ دِيَةٌ وَلَا قِصَاصٌ. وَاِنَّمَا كَانَ
حَقُّ الَّذِيْ قُتِلَ اَوْ فُقِئَتْ عَيْنُهٗ فِي الشَّيْءِ، بِالَّذِيْ ذَهَبَ وَاِنَّمَا
ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَقْتُلُ الرَّجُلَ عَمْدًا. ثُمَّ يَمُوْتُ الْقَاتِلُ.
فَلَمْ يَكُنْ بِصَاحِبِ الدَّمِ، اِذَا مَاتَ الْقَاتِلُ، شَيْءٌ. دِيَةٌ
وَلَا غَيْرُهَا. وَذٰلِكَ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى - كُتِبَ عَلَيْكُمُ
الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ -

قَالَ مَالِكٌ: فَاِنَّمَا يَكُوْنُ لَهُ الْقِصَاصُ عَلٰى صَاحِبِهِ
الَّذِيْ قَتَلَهٗ. وَاِذَا هَلَكَ قَاتِلُهُ الَّذِيْ قَتَلَهٗ. فَلَيْسَ لَهٗ
قِصَاصٌ وَلَا دِيَةٌ.

قَالَ مَالِكٌ: لَيْسَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ قَوَدٌ فِيْ شَيْءٍ
مِنَ الْجِرَاحِ. وَالْعَبْدُ يُقْتَلُ بِالْحُرِّ اِذَا قَتَلَهٗ عَمْدًا. وَلَا
يُقْتَلُ الْحُرُّ بِالْعَبْدِ وَاِنْ قَتَلَهٗ عَمْدًا. وَهُوَ اَحْسَنُ مَا
سَمِعْتُ.

کو لونڈی کے بدلے قتل کیا جائے گا جیسے غلام کو غلام کے بدلے قتل کیا جاتا ہے۔ قصاص عورتوں میں بھی اسی طرح ہے جیسے مردوں میں اور قصاص مردوں اور عورتوں کے درمیان بھی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:۔ "اور ہم نے ان کے لیے لکھ دیا ہے کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا قصاص ہے" (۵:۴۵) یہاں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ جان کے بدلے جان تو آزاد عورت آزاد مرد جیسی اور عورت کا زخم

امام مالک نے اس آدمی کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو تیسرے کے لیے پکڑا۔ تیسرے نے آکر دوسرے کو مارا اور وہ اسی جگہ مر گیا اگر اس نے یہ جانتے ہوئے پکڑا کہ وہ اسے قتل کرنا چاہتا ہے تو پہلا بھی تیسرے کے ساتھ قتل کیا جائے گا اور اگر اس نے یہ جانتے ہوئے روکا کہ وہ اسے پیٹے گا جیسا کہ لوگ پٹائی کر دیتے ہیں اور اس کا یہ خیال ہو کہ وہ اسے قتل نہیں کرے گا تو روکنے کے باعث روکنے والے کو سخت سزا دیکر ایک سال کے لیے قید کیا جائے اور اسے قتل نہیں کریں گے۔

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دانستہ دوسرے کو قتل کر دیا یا دانستہ اس کی آنکھ پھوڑ دی۔ تیسرے نے قاتل کو قتل کر دیا یا جارح کی آنکھ پھوڑ دی بدلہ لینے سے پہلے تو اب اس پر کوئی دیت یا قصاص نہیں ہے کیونکہ اس کا حق یہی تھا کہ اسے قتل کر دیا جائے یا اس کی آنکھ پھوڑی جائے اور یہ بات ہو چکی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو دانستہ قتل کیا۔ پھر قاتل فوت ہو گیا تو قاتل کے مر جانے پر خون والوں کے لیے دیت وغیرہ کچھ نہیں اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ "اے ایمان والو! تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے

امام مالک نے فرمایا کہ قصاص صرف قاتل کی ذات پر ہے۔ اگر قاتل ہی فوت ہو جائے تو اب قصاص یا دیت کسی پر نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ آزاد پر غلام کو زخمی کرنے کا تاوان نہیں اور غلام اگر آزاد آدمی کو دانستہ قتل کرے تو اسے قتل کیا جائے گا لیکن اگر آزاد آدمی دانستہ غلام کو قتل کرے تو اسے قتل نہیں کیا جائیگا اور یہ میں نے اچھی بات سنی۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ ۲۲ الْعَفْوِ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ

حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ أَدْرَكَ مَنْ يَرْضَى مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَوْصَى أَنْ يُعْفَى عَنْ قَاتِلِهِ ، إِذَا قَتَلَ عَمْدًا : إِنَّ ذَلِكَ جَائِزٌ لَهُ . وَأَنَّهُ أَوْلَى بِدَمِهِ مِنْ غَيْرِهِ مِنْ أَوْلِيَائِهِ مِنْ بَعْدِهِ .

قَالَ مَالِكٌ ، فِي الرَّجُلِ يَعْفُو عَنْ قَتْلِ الْعَمْدِ بَعْدَ أَنْ يَسْتَحِقَّهُ . وَيَجِبُ لَهُ . إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْقَاتِلِ عَقْلٌ يَلْزَمُهُ . إِلَّا أَنْ يَكُونَ الَّذِي عَفَا عَنْهُ اشْتَرَطَ ذَلِكَ عِنْدَ الْعَفْوِ عَنْهُ .

قَالَ مَالِكٌ : فِي الْقَاتِلِ عَمْدًا إِذَا عُفِيَ عَنْهُ ، أَنَّهُ يُجْلَدُ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَيُسْجَنُ سَنَةً .

قَالَ مَالِكٌ : وَإِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ عَمْدًا وَقَامَتْ ، عَلَى ذَلِكَ ، الْبَيِّنَةُ . وَلِلْمَقْتُولِ بَنُونَ وَبَنَاتٌ . فَعَفَا الْبَنُونَ وَأَبَى الْبَنَاتُ أَنْ يَعْفُونَ . فَعَفْوُ الْبَنِينَ جَائِزٌ عَلَى الْبَنَاتِ . وَلَا أَمْرَ لِلْبَنَاتِ مَعَ الْبَنِينَ فِي الْقِيَامِ بِالدَّمِ وَالْعَفْوِ عَنْهُ .

قتل عمد میں معاف کر دینا

امام مالک کو یہ بات کتنے ہی اہل علم سے پہنچی کہ جب آدمی اپنے قاتل کو معاف کرنے کی وصیت کرے جس نے دانستہ قتل کیا ہو تو یہ جائز ہے کیونکہ اپنے خون کا وہ اپنے اولیا، وغیرہ سے زیادہ حق رکھتا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو حق حاصل ہونے اور اُس کے لیے واجب ہونے کے بعد قاتل کو معاف کر دے تو قاتل پر دیت لازم نہیں آئے گی، مگر یہ کہ معاف کرنے والے نے اس کی شرط کر لی ہو۔

امام مالک نے قاتل کے بارے میں فرمایا جس کو معاف کر دیا گیا ہو۔ کہ اُسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال قید رکھا جائے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جب کسی کو دانستہ قتل کیا گیا اور اس پر شہادتیں قائم ہو گئیں اور مقتول کے بیٹے اور بیٹیاں ہوں تو بیٹے معاف کر دیں اور بیٹیاں معاف کرنے سے انکار کر دیں تو بیٹیوں کے برخلاف بیٹوں کا معاف کرنا جائز ہے اور واقع ہو گا اور بیٹیوں کا دعویٰ خون یا معاف کرنا بیٹوں کے ساتھ مؤثر ہوتا ہے۔

بَابُ ۲۳ الْقِصَاصِ فِي الْجِرَاحِ

قَالَ يَحْيَى : قَالَ مَالِكٌ : الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا ، أَنَّ مَنْ كَسَرَ يَدًا أَوْ رِجْلًا عَمْدًا ، أَنَّهُ يُقَادُ مِنْهُ وَلَا يُعْقَلُ .

قَالَ مَالِكٌ . وَلَا يُقَادُ مِنْ أَحَدٍ تَبْرَأُ جِرَاحُ صَاحِبِهِ . فَيُقَادُ مِنْهُ . فَإِنْ جَاءَ جُرْحُ الْمُسْتَقَادِ مِنْهُ مِثْلُ جُرْحِ الْأَوَّلِ حِينَ يَصِيرُ ، فَهُوَ الْقَوَدُ . وَإِنْ زَادَ جُرْحُ الْمُسْتَقَادِ مِنْهُ أَوْ مَاتَ ، فَلَيْسَ عَلَى الْمَجْرُوحِ الْأَوَّلِ الْمُسْتَقِيدِ شَيْءٌ . وَإِنْ بَرَأَ جُرْحُ الْمُسْتَقَادِ مِنْهُ . وَشَلَّ الْمَجْرُوحُ الْأَوَّلُ ، أَوْ بَرَأَتْ جِرَاحُهُ وَبِهَا عَيْبٌ أَوْ نَقْصٌ أَوْ عَثَلٌ . فَإِنَّ الْمُسْتَقَادَ مِنْهُ لَا يَكْسِرُ الثَّانِيَةَ . وَلَا يُقَادُ بِجُرْحِهِ .

قَالَ : وَلَكِنَّهُ يُعْقَلُ لَهُ بِقَدْرِ مَا نَقَصَ مِنْ يَدِهِ

زخموں کا قصاص

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ جس نے دانستہ ہاتھ یا پاؤں توڑا تو اُس سے قصاص لیا جائیگا دیت وصول نہیں کی جائیگی

امام مالک نے فرمایا کہ زخم کا اُس وقت تک قصاص نہیں لیا جائے گا جب تک مجروح اچھا نہ ہو جائے۔ اگر جارح کا زخم مندمل ہونے پر جارح کی طرح ہو جائے تو قصاص ہو گیا۔ اگر جارح کا زخم بڑھ گیا یا وہ مر گیا تو مجروح پر کوئی تاوان نہیں ہے۔ اگر جارح تندرست ہو گیا اور پہلا مجروح مثل ہو جائے یا اچھا ہونے پر کوئی عیب اور نقص رہ جائے تو جارح سے دوبارہ قصاص نہیں لیا جائے گا اور اب اُس زخم کا قصاص نہیں ہے۔

فرمایا کہ نقص رہنے اور فساد آنے کے مطابق تاوان

marfat.com
Marfat.com

الْاَوَّلِ. اَوْ فَسَدَ مِنْهَا. وَالْجِرَاحُ فِي الْجَسَدِ عَلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ.

ولایا جائے گا اور جسم کے زخم کی بھی یہی بات ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: وَاِذَا عَمَدَ الرَّجُلُ اِلَى امْرَاَتِهٖ فَفَقَأَ عَيْنَهَا اَوْ كَسَرَ يَدَهَا. اَوْ قَطَعَ اِصْبَعَهَا. اَوْ شِبْهَ ذٰلِكَ مُتَعَمِّدًا لِذٰلِكَ. فَاِنَّهَا تُقَادُ مِنْهُ. وَاَمَّا الرَّجُلُ يَضْرِبُ امْرَاَتَهٗ بِالْحَبْلِ. اَوْ بِالسَّوْطِ. فَيُصِيْبُهَا مِنْ ضَرْبِهٖ مَا لَمْ يُرِدْ وَلَمْ يَتَعَمَّدْ. فَاِنَّهٗ يَعْقِلُ مَا اَصَابَ مِنْهَا عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ. وَلَا يُقَادُ مِنْهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب آدمی نے دانستہ اپنی بیوی کی آنکھ پھوڑ دی یا ہاتھ توڑ دیا یا انگلی کاٹ دی تو اُس سے قصاص لیا جائے گا اور جو اپنی بیوی کو رسی یا کوڑے سے مارے اور غیر ارادی طور پر دانستہ اُسے چوٹ آجائے تو اُس زخم کی دیت لازم آئے گی قصاص نہیں لیا جائے گا۔

وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ: اَنَّهٗ بَلَغَهٗ: اَنَّ اَبَا بَكْرِ ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَقَادَ مِنْ كَسْرِ الْفَخِذِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ران توڑ دینے کا قصاص لیا۔

بَابٌ ۲۴ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ السَّائِبَةِ وَجِنَايَتِهٖ

سائبہ کی دیت وجنایت

۱۶۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: اَنَّ سَائِبَةً اَعْتَقَهٗ بَعْضُ الْحُجَّاجِ فَقَتَلَ ابْنُ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ عَائِذٍ. فَجَاءَ الْعَائِذِيُّ، اَبُو الْمَقْتُوْلِ، عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. يَطْلُبُ دِيَةَ ابْنِهٖ. فَقَالَ عُمَرُ: لَا دِيَةَ لَهٗ. فَقَالَ الْعَائِذِيُّ: اَرَاَيْتَ لَوْ قَتَلَهٗ ابْنِيْ؟ فَقَالَ عُمَرُ: اِذًا، تُخْرِجُوْنَ دِيَتَهٗ. فَقَالَ: هُوَ، اِذًا، كَالْاَرْقَمِ. اِنْ يُتْرَكْ يَلْقَمْ. وَاِنْ يُقْتَلْ يَنْقَمْ.

ابو الزناد نے سلیمان بن یسار سے روایت کی ہے کہ ایک سائبہ غلام جس کو کسی حاجی نے آزاد کیا تھا اُس نے بنی عائذ کے کسی آدمی کے بیٹے کو قتل کر دیا۔ مقتول کا عائذی باپ اپنے بیٹے کی دیت طلب کرنے حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کی دیت نہیں ہے۔ عائذی نے کہا کہ اگر میرا بیٹا اُسے قتل کر دیتا تو آپ کیا کرتے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اُس وقت تم دیت ادا کرتے۔ کہا پھر تو وہ چتلا سانپ ہوا کہ چھوڑو تو ڈسے اور مارو تو بدلہ لے۔

ف۔ سائبہ اس غلام کو کہتے ہیں جس کو آزاد کرتے وقت مولیٰ نے یہ کہہ دیا ہو کہ میں تیرا وارث نہیں ہوں گا لہٰذا تیری ولاء میرا حق نہیں بلکہ اپنی ولاء کا تو آپ مالک ہے یا جس کو تو اپنی مرضی سے مالک بنا دے۔ ایسا غلام اگر کسی کو زخمی کرے تو مولیٰ پر اس کی دیت لازم نہیں آئے گی بلکہ سائبہ اپنے جمیع افعال کا خود ذمہ دار ہو گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الْقَسَامَةِ

کتاب القسامہ

بَابُ: تَبْدِئَةِ اَهْلِ الدَّمِ فِي الْقَسَامَةِ

قسامت میں پہلے وارثوں سے قسم لینا

۱۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ لَيْلٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ؛ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ رِجَالٌ مِّنْ كُبَرَآءِ قَوْمِهٖ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمْ. فَاُتِيَ مُحَيِّصَةُ، فَاُخْبِرَ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِيْ فَقِيْرٍ بِئْرٍ اَوْ عَيْنٍ. فَاَتَى يَهُوْدَ. فَقَالَ: اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ. فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ. فَاَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهٖ فَذَكَرَ لَهُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ اَقْبَلَ هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ، وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ. فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ. وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَبِّرْ كَبِّرْ"، يُرِيْدُ السِّنَّ. فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ. ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِمَّا اَنْ يَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَاِمَّا اَنْ يُؤْذَنُوْا بِحَرْبٍ"، فَكَتَبَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَكَتَبُوْا: اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ "اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟" فَقَالُوْا: لَا. قَالَ "اَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ؟" قَالُوْا: لَيْسُوْا بِمُسْلِمِيْنَ. فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

سہل بن ابو حثمہ کو ان کی قوم کے چند معزز لوگوں نے بتایا کہ معاشی تنگی کے باعث عبداللہ بن سہل اور محیصہ خیبر کی طرف گئے۔ محیصہ کے پاس کسی نے آکر بتایا کہ عبداللہ بن سہل کو کسی نے قتل کر کے کنوئیں یا چشمے میں پھینک دیا ہے۔ وہ یہودیوں کے پاس جا کر کہنے لگے کہ خدا کی قسم تم نے اُسے قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم ہم نے قتل نہیں کیا۔ وہ اپنی قوم کے پاس آئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ پھر وہ، اُن کے بڑے بھائی حویصہ اور عبدالرحمٰن حاضر بارگاہ ہوئے محیصہ عرض کرنے لگے کیونکہ خیبر وہی گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا بڑا ہوتا ہے۔ پس حویصہ نے بات کی پھر محیصہ نے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہودی تمہارے ساتھی کی دیت ادا کریں یا لڑنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اُن کے لیے یہ بات لکھی تو انہوں نے لکھا کہ خدا کی قسم ہم نے اُسے قتل نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمٰن سے فرمایا کہ کیا تم قسم کھا کر اپنے ساتھی کے خون کے حقدار بنتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ اگر یہودی قسم کھا جائیں؟ عرض گزار ہوئے کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا

marfat.com

Marfat.com

عِنْدِہٖ. فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتّٰى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ. قَالَ سَهْلٌ: لَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ.

قَالَ مَالِكٌ: الْقَفِيرُ هُوَ الْبِئْرُ.

۲ - قَالَ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ. عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ خَرَجَا إِلٰى خَيْبَرَ. فَتَفَرَّقَا فِي حَوَائِجِهِمَا. فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ. فَقَدِمَ مُحَيِّصَةُ. فَأَتٰى هُوَ، وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ. وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ. لِمَكَانِهِ مِنْ أَخِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَبِّرْ كَبِّرْ"، فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ. فَتَذَاكَرَا شَأْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ؟" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ. لَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا؟" فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ. كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ؟

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: فَزَعَمَ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ.

کر دی اور سواونٹ اُن کے گھر میں داخل کر دئے۔ سہل کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک سُرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

امام مالک نے فرمایا کہ القفیر سے مراد کنواں ہے۔

بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل انصاری اور محیصہ بن مسعود خیبر کی طرف گئے۔ اپنی ضرورتوں کے تحت جدا ہو گئے تو عبداللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا۔ محیصہ آئے تو وہ اور اُن کے بھائی حُویصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل تینوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ عبدالرحمٰن اپنے بھائی کی جگہ بات کرنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا بڑا ہے۔ چنانچہ حُویصہ اور محیصہ نے عبدالرحمٰن بن سہل کا واقعہ عرض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ کیا تم پچاس قسمیں کھانے اور قاتل پر اپنے بھائی کے خون کے مستحق بنتے ہو؟ عرض کی یا رسول اللہ! ہم کیسے گواہی دیں جبکہ حاضر نہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! قوم کفار کی قسموں کا ہم کیسے اعتبار کریں!

یحییٰ بن سعید نے بُشیر بن یسار سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

ف - قسامت دورِ جاہلیت میں قسم کے ذریعے قاتل کو معلوم کرنے کی ایک رسم تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اسے برقرار رکھا۔ جب خیبر کے یہودیوں نے ایک انصاری حضرت عبداللہ بن سہل کو شہید کر دیا تو آپ نے مقتول کے وارثوں اور یہود کے درمیان قسامت کے ذریعے ہی فیصلہ کرنا چاہا تھا اور بالآخر اپنے پاس سے دیت ادا فرما دی تھی۔

پہلے مقتول کے وارث خون کا حق ثابت کرنے کے لیے پچاس قسمیں کھاتے ہیں اور پھر جن پر قتل کرنے کا شبہ ہے وہ لوگ اپنی برأت کے لیے پچاس قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے قتل نہیں کیا اور قاتل کا انہیں کوئی علم نہیں ہے۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے پیشِ نظر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قسم صرف ان لوگوں سے لی جائے گی جن پر قتل کا شبہ ہے یہی فیصلہ احادیث کی روشنی میں زیادہ مناسب نظر آتا ہے کیونکہ البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر مشہور حدیث میں قضاء کا یہی اصول ذہن نشین کروایا گیا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ دعویٰ خواہ قتل عمد کا کیا ہو یا قتل خطا کا لیکن قسامت کے ذریعے فیصلہ ہونے پر دیت ادا کی جائے گی قصاص لازم نہیں آئے گا۔ امام مالک کے نزدیک اگر قتل کا دعویٰ کیا ہو تو قصاص لازم آئے گا اور امام شافعی کا قدیم قول بھی یہی ہے (اشعۃ اللمعات)، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ : اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا . وَالَّذِيْ سَمِعْتُ مِمَّنْ اَرْضٰى فِي الْقَسَامَةِ . وَالَّذِيْ اجْتَمَعَتْ عَلَيْهِ الْاَئِمَّةُ فِي الْقَدِيْمِ وَالْحَدِيْثِ . اَنْ يَبْدَاَ بِالْاَيْمَانِ الْمُدَّعُوْنَ فِي الْقَسَامَةِ . فَيَحْلِفُوْنَ . وَاَنَّ الْقَسَامَةَ لَا تَجِبُ اِلَّا بِاَحَدِ اَمْرَيْنِ . اِمَّا اَنْ يَقُوْلَ الْمَقْتُوْلُ : دَمِيْ عِنْدَ فُلَانٍ . اَوْ يَاْتِيَ وَلَاثَةُ الدَّمِ بِلَوْثٍ مِنْ بَيِّنَةٍ . وَاِنْ لَمْ تَكُنْ قَاطِعَةً عَلَى الَّذِيْ يُدَّعٰى عَلَيْهِ الدَّمُ . فَهٰذَا يُوْجِبُ الْقَسَامَةَ .

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے اور اچھے لوگوں سے سُنا جس پر پہلے اور موجودہ آئمہ کا اتفاق ہے کہ قسامت میں پہلے دعویٰ کرنے والوں سے قسم لی جائے گی اور قسامت دو میں سے کسی ایک بات پر لازم آتی ہے۔ اولاً مقتول کے کہ مجھے فلاں نے مارا ہے یا مقتول کے وارث گواہی کی جگہ شبہ ظاہر کریں۔ اگر مدعی کے پاس خون کا کوئی قطعی ثبوت نہ ہو تو قسامت واجب ہو جاتی ہے۔ اُن پر جو خون کا دعوےٰ کر رہے ہیں اور ہمارے نزدیک قسامت واجب نہیں ہوتی مگر ان دو وجہوں سے۔

قَالَ مَالِكٌ : وَالسُّنَّةُ الَّتِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهَا عِنْدَنَا . وَالَّذِيْ لَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ عَمَلُ النَّاسِ اَنَّ الْمُبْتَدِئِيْنَ بِالْقَسَامَةِ اَهْلُ الدَّمِ . وَالَّذِيْنَ يَدَّعُوْنَ فِي الْعَمْدِ وَالْخَطَاِ .

امام مالک نے فرمایا : ۔ سنت یہ ہے جس میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے اور جس پر لوگوں کا ہمیشہ عمل رہا ہے کہ ابتدا اُن سے ہوگی جو خون کے مدعی ہیں خواہ قتلِ عمد کا دعوےٰ کریں یا قتل خطا کا۔

قَالَ مَالِكٌ : وَقَدْ بَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَارِثِيِّيْنَ فِيْ قَتْلِ صَاحِبِهِمُ الَّذِيْ قُتِلَ بِخَيْبَرَ .

امام مالک نے فرمایا : کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی حارث سے ابتدا فرمائی جن کے آدمی کو خیبر میں قتل کیا گیا تھا۔

قَالَ مَالِكٌ : فَاِنْ حَلَفَ الْمُدَّعُوْنَ اسْتَحَقُّوْا دَمَ صَاحِبِهِمْ وَقَتَلُوْا مَنْ حَلَفُوْا عَلَيْهِ . وَلَا يُقْتَلُ فِي الْقَسَامَةِ اِلَّا وَاحِدٌ . لَا يُقْتَلُ فِيْهَا اثْنَانِ . يَحْلِفُ مِنْ وَلَاةِ الدَّمِ خَمْسُوْنَ رَجُلًا خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا . فَاِنْ قَلَّ عَدَدُهُمْ اَوْ نَكَلَ بَعْضُهُمْ رُدَّتِ الْاَيْمَانُ عَلَيْهِمْ . اِلَّا اَنْ يَنْكُلَ اَحَدٌ مِنْ وَلَاةِ الْمَقْتُوْلِ ، وَلَاةِ الدَّمِ ، الَّذِيْنَ يَجُوْزُ لَهُمُ الْعَفْوُ عَنْهُ . فَاِنْ نَكَلَ اَحَدٌ مِنْ اُولٰئِكَ فَلَا سَبِيْلَ اِلَى الدَّمِ اِذَا نَكَلَ اَحَدٌ مِنْهُمْ .

امام مالک نے فرمایا کہ اگر دعویٰ کرنے والے قسم کھا کر اپنے ساتھی کے خون کا حق ثابت کر دیں اور اُسے قتل کر دیں جس کے خلاف قسم کھائی تو قسامت میں قتل نہیں کیا جاتا مگر ایک آدمی۔ اس میں دو آدمی قتل نہیں کئے جاتے۔ خون کے پچاس مدعیوں سے پچاس قسمیں لی جائیں گی۔ اگر وہ پچاس سے کم ہوں یا بعض قسم کھانے سے انکار کریں تو بعض سے زیادہ قسمیں لی جائیں گی۔ اگر مقتول کے وارثوں سے ایک بھی قسم کھانے سے انکار کرے جسے معاف کرنے کا اختیار ہو ہو تو ایسے ایک شخص کے انکار کر دینے کے بعد خون کے دعویٰ کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی خواہ ایک نے ہی انکار کیا ہو۔

قَالَ يَحْيٰى : قَالَ مَالِكٌ : وَاِنَّمَا تُرَدُّ الْاَيْمَانُ عَلٰى مَنْ بَقِيَ مِنْهُمْ . اِذَا نَكَلَ اَحَدٌ مِمَّنْ لَا يَجُوْزُ لَهُ عَفْوٌ فَاِنْ نَكَلَ اَحَدٌ مِنْ وَلَاةِ الدَّمِ الَّذِيْنَ يَجُوْزُ لَهُمُ الْعَفْوُ عَنِ الدَّمِ ، وَاِنْ كَانَ وَاحِدًا ، فَاِنَّ الْاَيْمَانَ لَا تُرَدُّ عَلٰى مَنْ بَقِيَ مِنْ وَلَاةِ الدَّمِ . اِذَا نَكَلَ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنِ الْاَيْمَانِ . وَلٰكِنَّ الْاَيْمَانَ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ . تُرَدُّ عَلَى الْمُدَّعِيْ عَلَيْهِمْ . فَيَحْلِفُ

امام مالک نے فرمایا کہ بار بار قسمیں ان لوگوں سے لی جائیں گی جو باقی ہیں اور ایسا شخص انکار کرے جو معاف نہیں کر سکتا۔ اگر ایسا شخص انکار کرے جو خون کا وارث ہو اور خون معاف کر سکتا ہو تو خواہ وہ ایک ہو تو خون کا دعوےٰ کرنے والے باقی لوگوں سے زائد قسم نہیں لی جائے گی جبکہ وارثوں میں سے ایک بھی قسم سے انکار کر دے۔ اس صورت میں قسم مدعا علیہم سے لی جائے گی

marfat.com
Marfat.com

مِنْهُمْ. فَإِنْ لَمْ يُوجَدْ أَحَدٌ إِلَّا الَّذِي ادُّعِيَ عَلَيْهِ، حَلَفَ مِنْهُمْ خَمْسِينَ يَمِينًا. فَإِنْ لَمْ يَبْلُغُوا الْخَمْسِينَ رَجُلًا، رُدَّتِ الْأَيْمَانُ عَلَى مَنْ حَلَفَ مِنْهُمْ. فَإِنْ لَمْ يُوجَدْ أَحَدٌ إِلَّا الَّذِي ادُّعِيَ عَلَيْهِ حَلَفَ ـــــ هُوَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَبَرِئَ.

قَالَ يَحْيَى: قَالَ مَالِكٌ: وَإِنَّمَا فُرِّقَ بَيْنَ الْقَسَامَةِ فِي الدَّمِ وَالْأَيْمَانِ فِي الْحُقُوقِ، أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا ادَّعَى عَلَى الرَّجُلِ أَنَّهُ ثَبَتَ عَلَيْهِ فِي حَقٍّ، وَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَرَادَ قَتْلَ الرَّجُلِ لَمْ يَقْتُلْهُ فِي جَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ. وَإِنَّمَا يَلْتَمِسُ الْخَلْوَةَ. قَالَ: فَلَوْ لَمْ تَكُنِ الْقَسَامَةُ إِلَّا فِيمَا تَثْبُتُ فِيهِ الْبَيِّنَةُ وَيُعْمَلُ فِيهَا كَمَا يُعْمَلُ فِي الْحُقُوقِ، هَلَكَتِ الدِّمَاءُ، وَاجْتَرَأَ النَّاسُ عَلَيْهَا إِذَا عَرَفُوا الْقَضَاءَ فِيهَا. وَلَكِنْ إِنَّمَا جُعِلَتِ الْقَسَامَةُ إِلَى وُلَاةِ الْمَقْتُولِ يُبَدَّؤُونَ بِهَا فِيهَا، لِيَكُفَّ النَّاسُ عَنِ الدَّمِ، وَلِيَحْذَرَ الْقَاتِلُ أَنْ يُؤْخَذَ فِي مِثْلِ ذَلِكَ بِقَوْلِ الْمَقْتُولِ.

قَالَ يَحْيَى: وَقَدْ قَالَ مَالِكٌ، فِي الْقَوْمِ يَتَّهِمُونَ لَهُمُ الْعَدَدَ يَتَّهِمُونَ بِالدَّمِ. فَيَرُدُّ وُلَاةُ الْمَقْتُولِ الْأَيْمَانَ عَلَيْهِمْ. وَهُمْ نَفَرٌ لَهُمْ عَدَدٌ: أَنَّهُ يَحْلِفُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ عَنْ نَفْسِهِ خَمْسِينَ يَمِينًا. وَلَا تُقْطَعُ الْأَيْمَانُ عَلَيْهِمْ بِقَدْرِ عَدَدِهِمْ. وَلَا يَبْرَءُونَ دُونَ أَنْ يَحْلِفَ كُلُّ إِنْسَانٍ عَنْ نَفْسِهِ خَمْسِينَ يَمِينًا.

قَالَ مَالِكٌ: وَهَذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي ذَلِكَ.

قَالَ: وَالْقَسَامَةُ تَصِيرُ إِلَى عَصَبَةِ الْمَقْتُولِ. وَهُمْ وُلَاةُ الدَّمِ الَّذِينَ يَقْسِمُونَ عَلَيْهِ. وَالَّذِينَ يُقْتَلُ بِقَسَامَتِهِمْ.

بَابُ ٢ مَنْ تَجُوزُ قَسَامَةُ فِي الْعَمْدِ مِنْ وُلَاةِ الدَّمِ

قَالَ يَحْيَى: قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ عِنْدَنَا، أَنَّهُ لَا يَحْلِفُ فِي الْقَسَامَةِ فِي الْعَمْدِ أَحَدٌ مِنَ النِّسَاءِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لِلْمَقْتُولِ وُلَاةٌ إِلَّا النِّسَاءُ فَلَيْسَ لِنِسَائِهِ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ قَسَامَةٌ وَلَا عَفْوٌ

کہ ان کے پچاس آدمی پچاس قسمیں کھائیں۔ اگر پچاس آدمی پورے نہ ہوں تو ان میں سے دوسرے آدمیوں سے زائد قسمیں لی جائیں گی۔ اگر مدعا علیہ ایک ہو تو وہ پچاس قسمیں کھا کر بری ہو سکتا ہے۔

یحییٰ نے امام مالک سے روایت کی ہے کہ قسامت کے خون اور دوسرے دعووں کی قسم میں فرق ہے کہ اس میں قسم کھا کر اپنا حق ثابت کیا جاتا ہے اور اس میں جب ایک آدمی دوسرے کو قتل کرتا ہے تو کسی جماعت کے سامنے نہیں کرتا بلکہ تنہائی میں قتل کرتا ہے۔ فرمایا کہ قسامت نہیں ہوتی مگر گواہی قائم کرنے کے لیے۔ اگر اس میں بھی دوسرے دعووں کی طرح کیا جاتا تو کتنے ہی خون ضائع جاتے اور ایسے فیصلوں سے لوگ قتل پر جری ہو جاتے لہٰذا ہوتا یوں ہے کہ مقتول کے وارثوں سے پہلے قسم لی جاتی ہے تاکہ لوگ خون کرنے سے باز رہیں اور مقتول کی بات قابل قبول ہونے کے باعث قاتل ایسا کرنے سے بچے۔

امام مالک نے فرمایا کہ کتنے ہی لوگوں پر خون کی تہمت لگائی گئی۔ مقتول کے وارث اُن سے قسم لینا چاہیں اور وہ چند آدمی ہوں تو ہر ایک اُن میں سے پچاس قسمیں کھائے گا اور یہ نہیں ہوگا کہ اُن کی تعداد کے مطابق قسمیں کھائی جائیں بلکہ وہ اس وقت تک بری الذمہ نہیں ہوں گے جب تک ہر ایک اُن میں سے پچاس قسمیں نہ کھائے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس سلسلے میں یہ بات میں نے خوب سُنی فرمایا کہ قسامت مقتول کے عصبہ کی طرف لوٹتی ہے اور یہی خون کے وارث ہیں جن سے قسم لی جاتی اور قسامت کی وجہ سے قتل کیے جاتے ہیں۔

خون کے وارثوں میں سے کن سے قسم لی جائیگی

امام مالک نے فرمایا کہ اس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ قتل عمد کی قسامت میں عورتوں سے قسم نہیں لی جائے گی۔ اگر مقتول کے وارث صرف عورتیں ہوں تو عورتوں کو قتلِ عمد کی قسامت میں معاف کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ يَحْيٰى: قَالَ مَالِكٌ: فِي الرَّجُلِ يُقْتَلُ عَمْدًا: أَنَّهُ إِذَا قَامَ عَصَبَةُ الْمَقْتُولِ أَوْ مَوَالِيهِ، فَقَالُوا: نَحْنُ نَحْلِفُ وَنَسْتَحِقُّ دَمَ صَاحِبِنَا. فَذٰلِكَ لَهُمْ.

قَالَ مَالِكٌ: فَإِنْ أَرَادَ النِّسَاءُ أَنْ يَعْفُونَ عَنْهُ، فَلَيْسَ ذٰلِكَ لَهُنَّ. الْعَصَبَةُ وَالْمَوَالِي أَوْلٰى بِذٰلِكَ مِنْهُنَّ. لِأَنَّهُمْ هُمُ الَّذِينَ اسْتَحَقُّوا الدَّمَ وَحَلَفُوا عَلَيْهِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَإِنْ عَفَتِ الْعَصَبَةُ أَوِ الْمَوَالِي، بَعْدَ أَنْ يَسْتَحِقُّوا الدَّمَ، وَأَبَى النِّسَاءُ، وَقُلْنَ: لَا نَدَعُ قَاتِلَ صَاحِبِنَا. فَهُنَّ أَحَقُّ وَأَوْلٰى بِذٰلِكَ. لِأَنَّ مَنْ أَخَذَ الْقَوَدَ أَحَقُّ مِمَّنْ تَرَكَهُ مِنَ النِّسَاءِ وَالْعَصَبَةِ إِذَا ثَبَتَ الدَّمُ وَوَجَبَ الْقَتْلُ.

قَالَ مَالِكٌ: لَا يُقْسَمُ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ مِنَ الْمُدَّعِينَ إِلَّا اثْنَانِ فَصَاعِدًا. تُرَدَّدُ الْأَيْمَانُ عَلَيْهِمَا حَتّٰى يَحْلِفَا خَمْسِينَ يَمِينًا ثُمَّ قَدِ اسْتَحَقَّا الدَّمَ. وَذٰلِكَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

قَالَ مَالِكٌ: وَإِذَا ضَرَبَ النَّفَرُ الرَّجُلَ حَتّٰى يَمُوتَ تَحْتَ أَيْدِيهِمْ قُتِلُوا بِهِ جَمِيعًا. فَإِنْ هُوَ مَاتَ بَعْدَ ضَرْبِهِمْ كَانَتِ الْقَسَامَةُ. وَإِذَا كَانَتِ الْقَسَامَةُ لَمْ تَكُنْ إِلَّا عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ. وَلَمْ يُقْتَلْ غَيْرُهُ. وَلَمْ نَعْلَمْ قَسَامَةً كَانَتْ قَطُّ إِلَّا عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ.

بَابُ الْقَسَامَةِ فِي قَتْلِ الْخَطَأِ

قَالَ يَحْيٰى: قَالَ مَالِكٌ: الْقَسَامَةُ فِي قَتْلِ الْخَطَأِ يُقْسِمُ الَّذِينَ يَدَّعُونَ الدَّمَ وَيَسْتَحِقُّونَهُ بِقَسَامَتِهِمْ. يَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا. تَكُونُ عَلٰى قَسْمِ مَوَارِثِهِمْ مِنَ الدِّيَةِ. فَإِنْ كَانَ فِي الْأَيْمَانِ كُسُورٌ إِذَا قُسِمَتْ بَيْنَهُمْ. نُظِرَ إِلَى الَّذِي يَكُونُ عَلَيْهِ أَكْثَرُ تِلْكَ الْأَيْمَانِ إِذَا قُسِمَتْ. فَتُجْبَرُ عَلَيْهِ تِلْكَ الْيَمِينُ.

قَالَ مَالِكٌ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِلْمَقْتُولِ وَرَثَةٌ إِلَّا النِّسَاءُ.

امام مالک نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جس کو دانستہ قتل کیا گیا تو جب مقتول کے عصبہ یا وارث کھڑے ہو جائیں اور کہیں کہ ہم قسم کھا کر اپنے ساتھی کے خون کے مستحق بنتے ہیں تو اُنہیں یہ حق ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ عورتیں اگر معاف کریں تو اُنہیں یہ حق نہیں کیونکہ اُن سے عصبہ اور وارث زیادہ حق رکھتے ہیں کیونکہ خون کا حق ثابت کرنے کے لیے قسم یہ لوگ کھائیں گے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر عصبہ اور دوسرے وارث معاف کر دیں اس کے بعد کہ خون کے مستحق ثابت ہو گئے اور عورتیں اس بات سے انکار کریں اور کہیں کہ ہم اپنے ساتھی کے قاتل کو نہیں چھوڑتے تو یہ عورتیں اس بات کا اُن سے زیادہ حق رکھتی ہیں، کیونکہ عورتوں کے چھوڑنے کی نسبت قصاص لینے کے عصبہ زیادہ مستحق ہیں جبکہ خون ثابت اور قتل واجب ہو گیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ قتل عمد میں کم از کم دو دعوے کرنے والوں سے قسم لی جائے گی۔ اُن میں ہر ایک سے پچاس قسمیں لی جائیں گی پھر وہ قتل کے مستحق ثابت ہوں گے۔ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جب کئی آدمی ایک شخص کو ماریں اور وہ ان کے ہاتھوں مر جائے تو وہ سارے قتل کئے جائیں گے اگر وہ اُن کی ضربوں کے بعد مرے تو قسامت ہو گی اور جب قسامت ہو گی تو ایک ہی آدمی پر ہو گی اور اُس کے سوا دوسرے کو قتل نہیں کیا جائے گا اور قسامت تو ہوتی ہی ایک آدمی پر ہے۔

قتلِ خطا میں قسامت

امام مالک نے فرمایا کہ قتل خطا کی قسامت میں بھی خون کا دعوے کرنے والے قسم کھا کر قسامت کے ذریعے مستحق بنیں گے۔ وہ پچاس قسمیں کھائیں گے اور قسم دیت کے وارثوں پر ہو گی۔ اگر قسم میں کسریں آئیں جبکہ اُن پر بانٹی جائیں تو جس پر بڑی کسر آئے گی اُس سے پوری قسم لی جائے گی اور قسم میں اُسے مجبور کیا جائے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ مقتول کے وارث اگر صرف عورتیں

marfat.com
Marfat.com

فَإِنَّهُنَّ يَحْلِفْنَ وَيَأْخُذْنَ الدِّيَةَ. فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ، حَلَفَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَأَخَذَ الدِّيَةَ. وَإِنَّمَا يَكُونُ ذٰلِكَ فِي قَتْلِ الْخَطَإِ وَلَا يَكُونُ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ.

ہوں تو وہی قسم کھا کر دیت لیں گی۔ اگر اُس کا وارث صرف ایک آدمی ہو تو وہ پچاس قسمیں کھا کر دیت لے گا۔ ایسا قتلِ خطا میں ہوگا قتلِ عمد میں ایسا نہیں کیا جائے گا۔

بَابُ الْمِيرَاثِ فِي الْقَسَامَةِ

قسامت میں میراث

قَالَ يَحْيٰى. قَالَ مَالِكٌ: إِذَا قُتِلَ وُلَاةُ الدَّمِ الدِّيَةَ فَهِيَ مَوْرُوثَةٌ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ. يَرِثُهَا بَنَاتُ الْمَيِّتِ وَأَخَوَاتُهُ. وَمَنْ يَرِثُهُ مِنَ النِّسَاءِ. فَإِنْ لَمْ يُحْرِزِ النِّسَاءُ مِيرَاثَهُ كَانَ مَا بَقِيَ مِنْ دِيَتِهِ لِأَوْلَى النَّاسِ بِمِيرَاثِهِ مَعَ النِّسَاءِ.

امام مالک نے فرمایا کہ خون کے وارث جب دیت قبول کر لیں تو اللہ کی کتاب کے مطابق اُسے تقسیم کریں اور میت کی بیٹیوں اور بہنوں کو بھی ترکہ دیں اور دوسری عورتوں کو بھی۔ اگر عورتوں میں تقسیم کرنے کے بعد کچھ دیت بچ رہے تو اُن لوگوں کو دی جائے جو اُسکی میراث میں عورتوں کے ساتھ

قَالَ مَالِكٌ: إِذَا قَامَ بَعْضُ وَرَثَةِ الْمَقْتُولِ الَّذِي يُقْتَلُ خَطَأً، يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الدِّيَةِ بِقَدْرِ حَقِّهِ مِنْهَا. وَأَصْحَابُهُ غُيَّبٌ. لَمْ يَأْخُذْ ذٰلِكَ. وَلَمْ يَسْتَحِقَّ مِنَ الدِّيَةِ شَيْئًا، قَلَّ وَلَا كَثُرَ. دُونَ أَنْ يَسْتَكْمِلَ الْقَسَامَةَ. يَحْلِفَ خَمْسِينَ يَمِينًا. فَإِنْ حَلَفَ خَمْسِينَ يَمِينًا اسْتَحَقَّ حِصَّتَهُ مِنَ الدِّيَةِ. وَذٰلِكَ أَنَّ الدَّمَ لَا يَثْبُتُ إِلَّا بِخَمْسِينَ يَمِينًا. وَلَا تَثْبُتُ الدِّيَةُ حَتّٰى يَثْبُتَ الدَّمُ. فَإِنْ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْوَرَثَةِ أَحَدٌ، حَلَفَ مِنَ الْخَمْسِينَ يَمِينًا بِقَدْرِ مِيرَاثِهِ. وَأَخَذَ حَقَّهُ حَتّٰى يَسْتَكْمِلَ الْوَرَثَةُ حُقُوقَهُمْ إِنْ جَاءَ أَخٌ لِأُمٍّ فَلَهُ السُّدُسُ. وَعَلَيْهِ مِنَ الْخَمْسِينَ يَمِينًا السُّدُسُ. فَمَنْ حَلَفَ اسْتَحَقَّ مِنَ الدِّيَةِ. وَمَنْ نَكَلَ بَطَلَ حَقُّهُ. وَإِنْ كَانَ بَعْضُ الْوَرَثَةِ غَائِبًا أَوْ صَبِيًّا لَمْ يَبْلُغْ، حَلَفَ الَّذِينَ حَضَرُوا خَمْسِينَ يَمِينًا. فَإِنْ جَاءَ الْغَائِبُ بَعْدَ ذٰلِكَ، أَوْ بَلَغَ الصَّبِيُّ الْحُلُمَ، حَلَفَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَحْلِفُونَ عَلَى قَدْرِ حُقُوقِهِمْ مِنَ الدِّيَةِ. وَعَلَى قَدْرِ مَوَارِيثِهِمْ مِنْهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ جب قتلِ خطا کے مقتول کے بعض وارث دیت لینے کھڑے ہوں اور بعض غائب ہوں تو اس طرح وہ دیت کے مستحق نہیں ہوں گے خواہ تھوڑے ہوں یا زیادہ جب تک کہ قسامت پوری نہ ہو کہ پچاس قسمیں کھائیں۔ اگر وہ پچاس قسمیں کھالیں تو دیت میں اپنے حصے کے حق دار ہو گئے اور یہ اس لیے ہے کہ دیت ثابت نہیں ہوتی مگر پچاس قسموں سے اور دیت اس وقت تک ثابت نہیں ہوتی جب تک خون ثابت نہ ہو جائے۔ اگر اس کے بعد وارثوں میں سے ایک بھی آئے تو میراث سے اپنا حصہ لینے کے لیے پچاس قسمیں کھائے اور اپنا حصہ وصول کرے یہاں تک کہ تمام وارثوں کے حصے پورے ہو جائیں۔ اگر اخیافی بھائی آئے تو اُس کے لیے چھٹا حصہ ہے اور حصے کے باعث اُس پر پچاس قسمیں ہیں۔ جو قسم کھا جائے وہ دیت میں حق دار ہو جائے گا اور جو انکار کرے اُس کا حصہ باطل ہوا۔ اگر بعض وارث غائب یا نابالغ ہوں تو حاضر وارث اُن کی جگہ پچاس قسمیں کھائیں۔ اگر اس کے بعد غائب آجائے یا نابالغ بالغ ہو جائے تو اُن سے بھی قسم لی جائے گی۔ وہ دیت سے اپنے حصوں کے مطابق قسم کھائیں گے اور اُس سے جو اُنہیں اپنے حصے کی میراث ملے گی۔

قَالَ يَحْيٰى: قَالَ مَالِكٌ: وَهٰذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ بات میں نے خوب سُنی۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ الْقَسَامَةِ فِي الْعَبِيْدِ

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ، الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْعَبِيْدِ. أَنَّهُ إِذَا أُصِيْبَ الْعَبْدُ عَمْدًا أَوْ خَطَأً. ثُمَّ جَاءَ سَيِّدُهُ بِشَاهِدٍ، حَلَفَ مَعَ شَاهِدِهِ يَمِيْنًا وَاحِدَةً ثُمَّ كَانَ لَهُ قِيْمَةُ عَبْدِهِ. وَلَيْسَ فِي الْعَبِيْدِ قَسَامَةٌ فِي عَمْدٍ وَلَا خَطَأٍ. وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ ذٰلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ: فَإِنْ قُتِلَ الْعَبْدُ عَمْدًا أَوْ خَطَأً، لَمْ يَكُنْ عَلٰى سَيِّدِ الْعَبْدِ الْمَقْتُوْلِ قَسَامَةٌ وَلَا يَمِيْنٌ. وَلَا يَسْتَحِقُّ سَيِّدُهُ ذٰلِكَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ عَادِلَةٍ. أَوْ بِشَاهِدٍ. فَيَحْلِفُ مَعَ شَاهِدِهِ.

قَالَ يَحْيٰى: قَالَ مَالِكٌ: وَهٰذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ.

غلام میں قسامت

امام مالک نے فرمایا کہ غلام کے متعلق ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جب غلام دانستہ یا نادانستہ مارا جائے۔ پھر اُس کا آقا گواہ لے آئے تو گواہ کے ساتھ وہ ایک قسم کھائے گا، اس کے بعد غلام کی قیمت کا حق دار ہوگا۔ غلام خواہ دانستہ مارا جائے یا نادانستہ، اس میں قسامت نہیں ہوگی اور میں نے نہیں سُنا کہ کسی صاحب علم نے ایسا کہا ہو۔

امام مالک نے فرمایا کہ غلام دانستہ یا نادانستہ قتل کر دیا جائے تو اُس کے آقا پر قسامت یا قسم نہیں ہے اور آقا اس وقت تک مستحق نہیں ہوتا جب تک وہ دو گواہ نہ لائے یا ایک گواہ ہو اور اس کے ساتھ خود قسم کھائے۔

یحییٰ، امام مالک نے فرمایا کہ یہ بات میں نے خوب سُنی۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كِتَابُ الْحُدُوْدِ

کتاب الحدود

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ

باب ماجاء فی الرجم

۱۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَتِ الْيَهُودُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟" فَقَالُوا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ، إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ. فَأْتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا. فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ. ثُمَّ قَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ. فَرَفَعَ يَدَهُ، فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ. فَقَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ، فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ. فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا.

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنَأُ عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ.

قَالَ مَالِكٌ: يَعْنِي يَحْنِي يُكِبُّ عَلَيْهَا حَتَّى تَقَعَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهِ.

سنگسار کرنے کے متعلق روایات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ رجم کے متعلق توریت میں تم کیا پاتے ہو؟ بعض نے کہا ہم اُنہیں رُسوا کرتے اور کوڑے مارتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، اس میں رجم ہے۔ پس توریت لاکر کھولی گئی تو ایک نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور سیاق و سباق سے پڑھ دیا۔ عبداللہ بن سلام نے اُس سے کہا کہ اپنا ہاتھ اُٹھاؤ۔ اس نے ہاتھ اُٹھایا تو نیچے آیت رجم تھی۔ انہوں نے کہا، اے محمد! آپ نے سچ فرمایا، اس میں آیت رجم ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے اُس آدمی کو دیکھا کہ پتھروں سے بچانے کے لیے اُس عورت پر جھک جاتا۔

امام مالک نے فرمایا کہ عورت پر جھک جاتا کہ پتھر اُس آدمی کو لگے۔

۲۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالَ لَهُ: إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ. فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: هَلْ ذَكَرْتَ هٰذَا لِأَحَدٍ غَيْرِي؟ فَقَالَ: لَا. فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: فَتُبْ إِلَى اللّٰهِ. وَ

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اس نالائق نے زنا کیا ہے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ تم نے کیا میرے سوا کسی سے ذکر کیا ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ حضرت ابوبکر نے اُس سے فرمایا کہ اللہ سے توبہ

marfat.com

Marfat.com

اسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللهِ. فَإِنَّ اللهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ. فَلَمْ تُقْرِرْهُ نَفْسُهُ حَتّٰى أَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ. فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مِثْلَ مَا قَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ. فَلَمْ تُقْرِرْهُ نَفْسُهُ حَتّٰى جَاءَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ الْآخِرَ زَنٰى. فَقَالَ سَعِيدٌ: فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَتّٰى إِذَا أَكْثَرَ عَلَيْهِ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَهْلِهِ فَقَالَ. "أَيَشْتَكِي أَمْ بِهِ جِنَّةٌ؟" فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ. وَاللهِ إِنَّهُ لَصَحِيحٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَبِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ؟" فَقَالُوا: بَلْ ثَيِّبٌ. يَا رَسُولَ اللهِ. فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ.

۳۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ. يُقَالُ لَهُ هَزَّالٌ "يَا هَزَّالُ. لَوْ سَتَرْتَهُ بِرِدَائِكَ لَكَانَ خَيْرًا لَكَ". قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ. فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ يَزِيدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ الْأَسْلَمِيُّ. فَقَالَ يَزِيدُ: هَزَّالٌ جَدِّي. وَهٰذَا الْحَدِيثُ حَقٌّ.

۴۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ

کرو اور اللہ کے پردے میں چھپے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اُس کی دلی تسلی نہ ہوئی اور حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر اُن سے وہی کہا جو حضرت ابو بکر سے کہا تھا۔ حضرت عمر نے اُس سے وہی فرمایا جو حضرت ابو بکر نے فرمایا تھا۔ لیکن اُس کی دلی تسلی نہ ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اِس نالائق نے زنا کیا ہے۔ سعید کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ تین مرتبہ کہا اور ہر مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا۔ جب اُس نے بس نہ کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شانۂ اقدس کی طرف جانے لگے اور فرمایا: تم بیمار ہو کہ پاگل؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم یہ تندرست ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کنوارے ہو یا شادی شدہ؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! شادی شدہ۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔

سعید بن مسیب نے فرمایا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ اسلم کے ہزال نامی شخص سے فرمایا کہ اگر تم اُسے چادر میں چھپا لیتے تو تمہارے لیے بہتر ہوتا۔ یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ یہ حدیث میں نے ایک مجلس میں بیان کی جس میں یزید بن نُعیم بن ہزال اسلمی بھی تھے۔ یزید نے کہا کہ ہزال میرے جدِ امجد تھے اور یہ حدیث درست ہے۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہِ کیمیا اثر کی کیا ہی بات ہے کہ جن حضرات نے اس بارگاہ سے خاص تربیت حاصل نہیں کی اور زیادہ عرصہ حضور کی خدمت میں رہ کر کسبِ فیض کا موقع نہیں ملا وہ بھی آخرت کی کامیابی کے کس درجہ متوالے تھے کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ اخروی زندگی سنوارنے کے لیے کس طرح بارگاہ صدیقی، بارگاہ فاروقی اور بارگاہ رسالت میں دیوانہ وار حاضر ہو رہے تھے۔ پتھروں کی بوچھاڑ میں خود موت کو دعوت دیتے رہے۔ جگہ جگہ تلاش کرتے پھر رہے ہیں تاکہ اخروی مواخذے سے اپنے آپ کو اسی دنیا میں پاک کر لیں۔ ایسے ایک ہی بزرگ کا ورع و تقویٰ اگر لاکھوں آدمیوں پر تقسیم کر دیا جائے تو ان میں سے ہر ایک آج کے بزرگوں سے تقویٰ و طہارت میں بڑھ کر ہوگا۔ دریں حالات جیّد صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ورع و تقویٰ کا بھلا کون اندازہ کر سکتا ہے؟ اس نگاہِ کیمیا اثر کے لیے اسی لیے تو کہا گیا ہے:۔

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے رہبر ہو گئے
کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا

marfat.com
Marfat.com

رَجُلٌ اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِالزِّنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ. فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِاعْتِرَافِهِ عَلَى نَفْسِهِ.

٥۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا زَنَتْ. وَهِيَ حَامِلٌ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اذْهَبِي حَتَّى تَضَعِي". فَلَمَّا وَضَعَتْ جَاءَتْهُ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اذْهَبِي حَتَّى تُرْضِعِيهِ". فَلَمَّا أَرْضَعَتْهُ جَاءَتْهُ. فَقَالَ "اذْهَبِي فَاسْتَوْدِعِيهِ". فَقَالَ فَاسْتَوْدَعَتْهُ. ثُمَّ جَاءَتْ. فَأَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ.

٦۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ؛ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَسُولَ اللهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ. وَقَالَ الْآخَرُ، وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا: أَجَلْ. يَا رَسُولَ اللهِ. فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ. وَائْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ "تَكَلَّمْ". فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا. فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ. فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ. فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي. ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ. وَأَخْبَرُونِي إِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ. أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ". وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً. وَغَرَّبَهُ عَامًا. وَأَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ، رَجَمَهَا. فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

قَالَ مَالِكٌ: وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ.

علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی نے چار مرتبہ اپنے زنا کا اعتراف کیا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے حکم سے اُسے سنگسار کر دیا گیا۔

ابن شہاب نے فرمایا کہ آدمی کے اعتراف کر لینے سے مواخذہ ہوتا ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو بتایا کہ اُس نے زنا کیا ہے اور وہ حاملہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ چلی جاؤ یہاں تک کہ بچہ جن لو۔ جب وہ جن چکی تو حاضر ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چلی جاؤ یہاں تک کہ دودھ چھڑاؤ۔ دودھ چھڑانے کے بعد وہ پھر حاضر ہوئی۔ فرمایا جاؤ بچہ کسی کے سپرد کر دو۔ راوی کا بیان ہے کہ بچہ سپرد کر کے حاضر ہو گئی۔ پس آپ کے حکم سے اُسے سنگسار کر دیا گیا۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ دو آدمی جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ اُن میں سے ایک عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور دوسرے نے کہا جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا۔ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ فرمایا کہ بیان کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا۔ اُس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ مجھے بتایا گیا کہ تمہارے بیٹے کو سنگسار کیا جائیگا۔ میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ میں دیں۔ پھر میں نے اہلِ علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تمہارے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور مجھے بتایا کہ عورت کو سنگسار کیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ بکریاں اور لونڈی تمہیں واپس ملیں گی اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا اور حضرت اُنیس اسلمی کو حکم فرمایا کہ کل اُس عورت کے پاس جانا۔ اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے سنگسار کر دینا۔ اس نے اعتراف کر لیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ العسیف سے مزدور مراد ہے ف

marfat.com
Marfat.com

۷۔ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؛ اَنَّ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَرَاَيْتَ لَوْ اَنِّیْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَاَتِیْ رَجُلًا، اَمْهِلُهُ حَتّٰى اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. "نَعَمْ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی کو پاؤں تو اُسے مہلت دُوں یہاں تک کہ چار گواہ لاؤں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔

۸۔ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ، الرَّجْمُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ. اِذَا اُحْصِنَ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ. اَوْ كَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ.

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ کی کتاب میں زنا کرنے والے مرد اور عورت کے لیے سنگسار کرنے کا حکم بالکل درست ہے جب کہ وہ شادی شدہ ہوں اور جب شہادتیں قائم ہو جائیں یا حمل سے معلوم ہو یا اعتراف کرے۔

۹۔ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّيْثِیِّ ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَاهُ رَجُلٌ، وَهُوَ بِالشَّامِ. فَذَكَرَ لَهٗ اَنَّهٗ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا. فَبَعَثَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِیَّ اِلٰى امْرَاَتِهٖ. يَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ. فَاَتَاهَا وَعِنْدَهَا نِسْوَةٌ حَوْلَهَا. فَذَكَرَ لَهَا الَّذِیْ قَالَ زَوْجُهَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. وَاَخْبَرَهَا اَنَّهَا لَا تُؤْخَذُ بِقَوْلِهٖ وَجَعَلَ يُلَقِّنُهَا اَشْبَاهَ ذٰلِكَ لِتَنْزِعَ. فَاَبَتْ اَنْ تَنْزِعَ، وَتَمَّتْ عَلَى الْاِعْتِرَافِ. فَاَمَرَ بِهَا عُمَرُ فَرُجِمَتْ.

سلیمان بن یسار نے ابو واقد لیثی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر کی خدمت میں ایک آدمی آیا جبکہ وہ شام میں تھے اور ذکر کیا کہ اُس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو پایا ہے۔ حضرت عمر نے اُس عورت کے پاس ابو واقد لیثی کو بھیجا تاکہ اِس بارے میں اُس سے پوچھے وہ گئے تو اُس کے پاس عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ اِنہوں نے اُس بات کا ذکر کیا جو حضرت عمر نے فرمائی تھی اور اسے بتایا کہ خاوند کے کہنے پہ اُس کا مواخذہ نہیں ہوگا اور اُسے ایسی باتیں سکھانے گئے کہ وہ اقرار نہ کرے لیکن عورت نے اعتراف کیا اور حضرت عمر کے حکم سے اُسے سنگسار کر دیا گیا۔ ف

۱۰۔ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ. لَمَّا صَدَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ مِنًى، اَنَاخَ بِالْاَبْطَحِ. ثُمَّ كَوْمَ كَوْمَةً بَطْحَاءَ. ثُمَّ طَرَحَ عَلَيْهَا رِدَاءَهٗ وَاسْتَلْقٰى. ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ. اَللّٰهُمَّ كَبِرَتْ سِنِّیْ. وَضَعُفَتْ قُوَّتِیْ وَانْتَشَرَتْ

سعید بن مسیّب نے حضرت عمر کو کہتے ہوئے سُنا جبکہ وہ منیٰ سے لوٹے اور ابطح میں اپنے اونٹ کو بٹھا رہے تھے تو کنکریوں کا ایک ڈھیر لگا کر اپنی چادر اُس پر بچھا دی اور چت لیٹ گئے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر عرض گزار ہوئے :۔ اے اللہ! میری عمر زیادہ ہو گئی، میری قوت گھٹ گئی، میری رعیت بہت پھیل گئی لہذا

ف۔ قربان جائیں اس محترمہ کی عظمت پر کہ آخرت پر ایمان کتنا پختہ ہے کہ اس کی کامیابی کے راستے میں دنیاوی زندگی کو ذرا بھی حائل نہیں ہونے دیا۔ لغزش کا اقرار کر کے رجم ہونا، پتھروں کی بارش کے اندر دائمی اجل کو لبیک کہنا قبول کر لیا لیکن آخرت کا ذرا سا خطرہ بھی باقی نہیں رہنے دیا۔ اسی لیے تو ابو الاثر جناب حفیظ جالندھری نے کہا ہے :۔

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا ہے
اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

marfat.com

Marfat.com

رَعِيَّتِيْ. فَاَقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مُضَيِّعٍ وَلَا مُفَرِّطٍ. ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ. قَدْ سُنَّتْ لَكُمُ السُّنَنُ وَفُرِضَتْ لَكُمُ الْفَرَائِضُ. وَتُرِكْتُمْ عَلَى الْوَاضِحَةِ اِلَّا اَنْ تَضِلُّوْا بِالنَّاسِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا. وَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى. ثُمَّ قَالَ. اِيَّاكُمْ اَنْ تَهْلِكُوْا عَنْ اٰيَةِ الرَّجْمِ. اَنْ يَقُوْلَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ حَدَّيْنِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ. فَقَدْ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا. وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَوْلَا اَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ، زَادَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى، لَكَتَبْتُهَا "الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ فَارْجُمُوْهُمَا الْبَتَّةَ" فَاِنَّا قَدْ قَرَاْنَاهَا.

قَالَ مَالِكٌ: قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ: قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَا انْسَلَخَ ذُو الْحِجَّةِ حَتّٰى قُتِلَ عُمَرُ. رَحِمَهُ اللّٰهُ. قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ: قَوْلُهُ الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ يَعْنِي الثَّيِّبَ وَالثَّيِّبَةَ. فَارْجُمُوْهُمَا الْبَتَّةَ.

۱۱۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ اَنَّهُ بَلَغَهُ: اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اُتِيَ بِاِمْرَاَةٍ وَلَدَتْ فِيْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ. فَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُرْجَمَ. فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، لَيْسَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا. اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ. وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا. وَقَالَ. وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ. لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ. فَالْحَمْلُ يَكُوْنُ سِتَّةَ اَشْهُرٍ فَلَا رَجْمَ عَلَيْهَا. فَبَعَثَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فِيْ اَثَرِهَا فَوَجَدَهَا قَدْ رُجِمَتْ.

حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الَّذِيْ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ: فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: عَلَيْهِ الرَّجْمُ اَحْصَنَ اَوْ لَمْ يُحْصِنْ.

باب ۲ مَا جَاءَ فِيْمَنِ اعْتَرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالزِّنَا

۱۲۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ رَجُلًا اعْتَرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالزِّنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مجھے اپنی بارگاہ میں بلالے کہ نہ تیرے احکام کو ضائع کرنے والا ہوں اور نہ افراط کرنے والا۔ پھر جب مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:۔ اے لوگو راستہ تمہارے لیے صاف ہو گیا اور فرائض تمہارے لیے مقرر ہو گئے اور تم واضح راستے پر ڈال دیئے گئے مگر یہ کہ تم لوگوں کے ساتھ دائیں بائیں کو بہک جاؤ۔ پھر ایک ہاتھ دوسرے پر مار کر فرمایا کہ ایسا نہ ہو تم آیت رجم کو بھلا دو اور کوئی کہنے والا کہے کہ ہم اس کی حد میں اللہ کی کتاب میں نہیں پاتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رجم کیا، ہم نے رجم کیا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر لوگوں کے کہنے کا ڈر نہ ہوتا کہ عمر نے اللہ کی کتاب میں اضافہ کر دیا تو ضرور میں الشیخ والشیخۃ فارجموھما البتۃ کو لکھ دیتا کیونکہ ہم نے اسے پڑھا ہے۔

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ ذوالحجہ کا مہینہ گزرا نہ تھا کہ حضرت عمر کو قتل کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ الشیخ والشیخۃ سے شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت مراد ہے کہ دونوں کو سنگسار کر دیا جائے

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عثمان کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے چھ مہینے میں بچہ جنا تھا۔ آپ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا۔ حضرت علی نے ان سے کہا کہ اس کی یہ سزا نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے اور اسے اٹھائے پھرنا اور دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہے" (۴۶: ۱۵) نیز فرماتا ہے۔ اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس۔ اس لیے جو دودھ کی مدت پوری کرنی ہے پس حمل چھ ماہ کا ہو سکتا ہے تو وہ رجم نہ کی جائے حضرت عثمان نے اسکے پیچھے آدمی بھیجا تو اسے رجم کر دیا گیا تھا۔

ابن شہاب سے قوم لوط کے عمل کے متعلق پوچھا گیا؛ ابن شہاب نے فرمایا کہ اسے سنگسار کیا جائے خواہ شادی شدہ ہو یا شادی شدہ نہ ہو۔

جو خود زنا کا اقرار کرے

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی نے اپنے متعلق زنا کا اعتراف کیا۔ رسول اللہ

marfat.com
Marfat.com

وَسَلَّمَ. فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوْطٍ.
فَأُتِيَ بِسَوْطٍ مَكْسُوْرٍ. فَقَالَ "فَوْقَ هٰذَا" فَأُتِيَ بِسَوْطٍ
جَدِيْدٍ، لَمْ تُقْطَعْ ثَمَرَتُهُ. فَقَالَ "دُوْنَ هٰذَا" فَأُتِيَ
بِسَوْطٍ قَدْ رُكِبَ بِهِ وَلَانَ. فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ. ثُمَّ قَالَ "أَيُّهَا النَّاسُ. قَدْ آنَ لَكُمْ
أَنْ تَنْتَهُوْا عَنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ. مَنْ أَصَابَ مِنْ هٰذِهِ الْقَاذُوْرَاتِ
شَيْئًا، فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ. فَإِنَّهُ مَنْ يُبْدِ لَنَا صَفْحَتَهُ،
نُقِمْ عَلَيْهِ كِتَابَ اللّٰهِ".

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے لیے کوڑا منگایا۔ آپ کی خدمت میں ٹوٹا ہوا کوڑا لایا گیا۔ فرمایا کہ اچھا لاؤ تو ایک نیا کوڑا لایا گیا جس کا سرا ابھی کاٹا بھی نہیں گیا تھا۔ فرمایا کہ اس سے کم تر لاؤ۔ پس آپ کی خدمت میں استعمال شدہ لایا گیا جو نرم ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کوڑے کے ساتھ مارنے کا حکم فرمایا۔ پھر ارشاد ہوا کہ اے لوگو! وقت آگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حدوں سے بچو۔ اگر کوئی کسی بُرائی میں ملوث ہو جائے تو اللہ کے پردے میں چھپا رہے، جو ہمارے سامنے اپنا پردہ فاش کر دے گا تو ہم اُس پر اللہ کی کتاب کے مطابق حد قائم کریں گے۔

۱۳۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي
عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ وَقَعَ
عَلَى جَارِيَةٍ بِكْرٍ فَأَحْبَلَهَا ثُمَّ اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ
بِالزِّنَا. وَلَمْ يَكُنْ أَحْصَنَ فَأَمَرَ بِهِ أَبُوْ بَكْرٍ فَجُلِدَ الْحَدَّ
ثُمَّ نُفِيَ إِلَى فَدَكَ.

نافع کو صفیہ بنت ابو عُبید نے بتایا کہ حضرت ابو بکر صدیق کی خدمت میں ایک آدمی کو لایا گیا جس نے ایک کنواری لونڈی سے زنا کیا اور وہ حاملہ ہو گئی۔ پھر اپنے متعلق زنا کا اعتراف کیا اور وہ شادی شدہ نہ تھا۔ حضرت ابو بکر نے اُسے کوڑے مارنے کا حکم دیا اور پھر اُسے فدک کی طرف جلا وطن کر دیا گیا۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الَّذِي يَعْتَرِفُ عَلَى نَفْسِهِ بِالزِّنَا ثُمَّ
يَرْجِعُ عَنْ ذٰلِكَ وَيَقُوْلُ لَمْ أَفْعَلْ وَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنِّي
عَلَى وَجْهِ كَذَا وَكَذَا شَيْءٌ يَذْكُرُهُ إِنَّ ذٰلِكَ يُقْبَلُ مِنْهُ
وَلَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَذٰلِكَ أَنَّ الْحَدَّ الَّذِي هُوَ لِلّٰهِ
لَا يُؤْخَذُ إِلَّا بِأَحَدِ وَجْهَيْنِ إِمَّا بَيِّنَةٌ عَادِلَةٌ تَقُوْمُ
عَلَى صَاحِبِهَا وَإِمَّا بِاعْتِرَافِ نَفْسِهِ عَلَيْهِ حَتَّى يُقَامَ
عَلَيْهِ الْحَدُّ الَّذِي اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِهِ. وَإِنَّمَا يُتْرَكُ
قَوْلُهُ إِذَا رَجَعَ عَنْ اعْتِرَافِهِ لِأَنَّ تَرْكَ الْحَدِّ أَهْوَنُ
مِنْ إِقَامَتِهِ عَلَى مَنْ لَا يَسْتَحِقُّهُ.

امام مالک نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنے متعلق زنا کا اعتراف کرے پھر اس بات سے پھر جائے اور کہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا۔ میں نے جو کچھ کیا اُسے زنا فلاں وجہ سے کہا ہے اور وہ بات بیان کرے تو اُسے قبول کیا جائے گا اور اس پر حد جاری نہیں ہو گی۔ یہ تو اللہ کے لیے حد ہے جو کسی سے ایک وجہ شبہ ہونے سے ٹل جاتی ہے خواہ عادل گواہ یہ بیان کریں یا اعتراف کرے اور قائم رہے تو اس پر حد قائم کی جائے گی اگر وہ اپنے اعتراف پر قائم رہے تو اس پر حد جاری ہو گی۔

امام مالک نے فرمایا کہ اہل علم کو میں نے اسی بات پر پایا ہے کہ زنا کرنے والے غلام کو جلا وطن نہیں کیا جائے گا۔

باب ۳، جَامِعِ مَا جَاءَ فِي حَدِّ الزِّنَا

حدِ زنا کے متعلق دیگر روایات

۱۴۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ
زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ؟ فَقَالَ: "إِنْ
زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِنْ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لونڈی کے متعلق پوچھا گیا جو زنا کرے اور محصنہ نہ ہو۔ فرمایا کہ وہ زنا کرے تو کوڑے مارو پھر زنا کرے تو کوڑے مارو۔ پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور

marfat.com
Marfat.com

زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا. ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَا أَدْرِيْ أَبَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ.

قَالَ يَحْيٰى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ: وَالضَّفِيْرُ الْحَبْلُ.

۱۵۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ عَبْدًا كَانَ يَقُوْمُ عَلٰى رَقِيْقِ الْخُمُسِ. وَاَنَّهُ اسْتَكْرَهَ جَارِيَةً مِنَ الرَّقِيْقِ. فَوَقَعَ بِهَا. فَجَلَدَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَنَفَاهُ. وَلَمْ يَجْلِدِ الْوَلِيْدَةَ. لِاَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا.

۱۶۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ؛ اَنَّ سُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَيَّاشِ ابْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيَّ قَالَ: اَمَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فِيْ فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَجَلَدَنَا وَلَائِدَ مِنْ وَلَائِدِ الْاِمَارَةِ خَمْسِيْنَ خَمْسِيْنَ. فِي الزِّنَا.

اُسے بیچ دو خواہ ایک رسی کے بدلے۔

ابن شہاب نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ ایسا تیسری دفعہ کے بعد فرمایا یا چوتھی دفعہ کے۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ الضفیر رسی کو کہتے ہیں۔

نافع سے روایت ہے کہ ایک غلام جو خمس کے لونڈی غلاموں پر مقرر تھا اس نے اُن میں سے ایک لونڈی کے ساتھ زبردستی زنا کیا۔ حضرت عمر نے اُسے کوڑے مارے اور نکال دیا اور لونڈی کو کوڑے نہ مارے کیونکہ اُس کے ساتھ زبردستی کی گئی تھی۔

عبداللہ بن عباس بن ابو ربیعہ مخزومی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مجھے اور قریش کے چند جوانوں کو حکم فرمایا کہ زنا کی سزا میں بیت المال کی لونڈیوں کو پچاس پچاس کوڑے ماریں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُغْتَصَبَةِ

عورت کو غصب کر لینے والے کا بیان

قَالَ مَالِكٌ: اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْمَرْاَةِ تُوْجَدُ حَامِلًا وَلَا زَوْجَ لَهَا. فَتَقُوْلُ: قَدِ اسْتُكْرِهْتُ. اَوْ تَقُوْلُ: تَزَوَّجْتُ. اِنَّ ذٰلِكَ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا. وَاِنَّهَا يُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ. اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَهَا عَلٰى مَا ادَّعَتْ مِنَ النِّكَاحِ بَيِّنَةٌ. اَوْ عَلٰى اَنَّهَا اسْتُكْرِهَتْ. اَوْ جَاءَتْ تُدْمٰى، اِنْ كَانَتْ بِكْرًا. اَوِ اسْتَغَاثَتْ حَتّٰى اُتِيَتْ وَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ الْحَالِ. اَوْ مَا اَشْبَهَ هٰذَا مِنَ الْاَمْرِ الَّذِيْ تَبْلُغُ فِيْهِ فَضِيْحَةُ نَفْسِهَا. قَالَ: فَاِنْ لَمْ تَاْتِ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا اُقِيْمَ عَلَيْهَا الْحَدُّ. وَلَمْ يُقْبَلْ مِنْهَا مَا ادَّعَتْ مِنْ ذٰلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ: وَالْمُغْتَصَبَةُ لَا تُنْكِحُ حَتّٰى تَسْتَبْرِئَ نَفْسَهَا بِثَلَاثِ حِيَضٍ.

قَالَ: فَاِنِ ارْتَابَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا، فَلَا تُنْكَحُ حَتّٰى تَسْتَبْرِئَ نَفْسَهَا مِنْ تِلْكَ الرِّيْبَةِ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو عورت حاملہ پائی جائے اور اُس کا خاوند نہ ہو اُس کے بارے میں ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جبکہ کہے کہ میرے ساتھ زبردستی ہوئی ہے یا کہے کہ میں نے شادی کر لی ہے تو اُس کی بات قبول نہ کی جائے اور اُس پر حد جاری کی جائے مگر جبکہ اُس کے پاس نکاح کے گواہ ہوں یا اِس بات کے کہ واقعی اُس کے ساتھ زبردستی ہوئی تھی یا بُلانے پر چلی آئے جبکہ کنواری ہو یا اسی حال میں فریاد کرتی ہوئی چلی آئے یا ایسی ہی کوئی بات جس سے دلی ناراضگی کا ثبوت ملے۔

فرمایا کہ اگر اِن میں سے کوئی بات نہ ہوئی تو اُس پر حد قائم ہو گی اور اُس کا دعویٰ قبول نہیں ہوگا۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس کے ساتھ زیادتی ہوئی وہ نکاح نہ کرے جبتک تین حیضوں سے پاک نہ ہو جائے۔ فرمایا کہ اگر اُسے میں شک ہو تو نکاح نہ کرے

marfat.com
Marfat.com

بَابُ الْحَدِّ فِي الْقَذْفِ وَالنَّفْيِ وَالتَّعْرِيضِ

حدِّ قذف، نفی نسب اور اشارتاً گالی دینا

۱۷۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ؛ أَنَّهُ قَالَ: جَلَدَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَبْدًا فِي فِرْيَةٍ ثَمَانِينَ.

قَالَ أَبُو الزِّنَادِ: فَسَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: أَدْرَكْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَالْخُلَفَاءَ هَلُمَّ جَرًّا، فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا جَلَدَ عَبْدًا فِي فِرْيَةٍ، أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ.

ابو الزناد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے حدِ قذف میں ایک غلام کو اسّی کوڑے مارے۔

ابو الزناد کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ میں نے حضرت عمر، حضرت عثمان اور ان کے خلفاء کو دیکھا کہ حدِ قذف میں کسی نے غلام کو چالیس سے زیادہ کوڑے نہیں مارے۔

۱۸۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زُرَيْقِ بْنِ حَكِيمٍ الْأَيْلِيِّ؛ أَنَّ رَجُلًا، يُقَالُ لَهُ مِصْبَاحٌ، اسْتَعَانَ ابْنًا لَهُ، فَكَأَنَّهُ اسْتَبْطَأَهُ. فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ لَهُ: يَا زَانِ، قَالَ، زُرَيْقٌ: فَاسْتَعْدَانِي عَلَيْهِ. فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَجْلِدَهُ، قَالَ ابْنُهُ: وَاللهِ لَئِنْ جَلَدْتَهُ لَأَبُوءَنَّ عَلَى نَفْسِي بِالزِّنَا. فَلَمَّا قَالَ ذَلِكَ أَشْكَلَ عَلَيَّ أَمْرُهُ. فَكَتَبْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ. وَهُوَ الْوَالِي يَوْمَئِذٍ. أَذْكُرُ لَهُ ذَلِكَ. فَكَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ أَنْ أَجِزْ عَفْوَهُ.

زُریق بن حکیم ایلی سے روایت ہے کہ مصباح نامی ایک شخص نے کسی کام کے لیے اپنے بیٹے کو بلایا۔ اُس نے دیر کر دی۔ جب وہ حاضر ہوا تو باپ نے کہا، اے زانی! لڑکے نے مجھ سے فریاد کی۔ میں نے باپ کو کوڑے مارنے چاہے تو اُس کے بیٹے نے کہا کہ خدا کی قسم اگر آپ انہیں کوڑے ماریں گے تو میں زنا کا اقرار کر لوں گا۔ جب اُس نے یہ کہا تو میرے لیے فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا۔ پس میں نے عمر بن عبد العزیز کے لیے لکھا جو والی تھے اور اُنہیں یہ بات بتائی۔ حضرت عمر نے مجھے لکھا کہ اُس کے معاف کرنے کو جائز سمجھو۔

قَالَ زُرَيْقٌ، وَكَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَيْضًا: أَرَأَيْتَ رَجُلًا افْتُرِيَ عَلَيْهِ، أَوْ عَلَى أَبَوَيْهِ وَقَدْ هَلَكَا أَوْ أَحَدُهُمَا. قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ: إِنْ عَفَا فَأَجِزْ عَفْوَهُ فِي نَفْسِهِ. وَإِنِ افْتُرِيَ عَلَى أَبَوَيْهِ وَقَدْ هَلَكَا أَوْ أَحَدُهُمَا فَخُذْ لَهُ بِكِتَابِ اللهِ. إِلَّا أَنْ يُرِيدَ سِتْرًا.

زُریق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کے لیے یہ بھی لکھا کہ اگر کسی پر تہمت لگائی جائے یا اُس کے والدین پر اور وہ دونوں فوت ہو گئے یا اُن میں سے ایک۔ اُن کا بیان ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے مجھے لکھا کہ اگر وہ معاف کر دے تو اُسکا معاف کرنا درست ہے اور اگر اس کے والدین پر تہمت لگائی تھی جو دونوں فوت ہو چکے یا اُن میں سے ایک، تو اُسے اللہ کی کتاب کے مطابق پکڑ لو مگر یہ کہ وہ پردہ چاہے۔

قَالَ يَحْيَى، سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ: وَذَلِكَ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ الْمُفْتَرَى عَلَيْهِ يَخَافُ إِنْ كُشِفَ ذَلِكَ مِنْهُ، أَنْ تَقُومَ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ. فَإِذَا كَانَ عَلَى مَا وَصَفْتُ فَعَفَا، جَازَ عَفْوُهُ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ تہمت لگانے والا اگر ڈرے کہ اگر اُس نے یہ راز فاش کیا تو اُس کے کہنے کے مطابق اِس پر گواہیاں قائم ہو جائیں گی۔ لہذا وہ معاف کر دیتا ہے تو یہ معاف کرنا جائز ہے۔

۱۹۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ قَذَفَ قَوْمًا جَمَاعَةً: أَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا حَدٌّ وَاحِدٌ.

قَالَ مَالِكٌ: وَإِنْ تَفَرَّقُوا فَلَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا حَدٌّ وَاحِدٌ.

عُروہ بن زُبیر نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے ایک جماعت پر تہمت لگائی کہ اُس پر نہیں ہے مگر ایک حد۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر وہ جُدا جُدا ہو جائیں تب بھی اُس پر ایک حد ہے۔

marfat.com

Marfat.com

حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَجُلَيْنِ اسْتَبَّا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ وَاللّٰهِ مَا أَبِي بِزَانٍ وَلَا أُمِّي بِزَانِيَةٍ فَاسْتَشَارَ فِي ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ قَائِلٌ مَدَحَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ وَقَالَ آخَرُونَ إِنَّ كَانَ زَنَى بِأُمِّهِ وَأُمِّهِ مَدَحَ غَيْرُ هٰذَا تَرَى أَنْ تَجْلِدَهُ الْحَدَّ فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ ثَمَانِينَ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں دو آدمی آپس میں جھگڑے تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ خدا کی قسم میرے ماں باپ زانی نہ تھے۔ حضرت عمر نے اس بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا۔ ایک نے کہا کہ اُس نے اپنے ماں باپ کی تعریف کی ہے۔ دوسرے لوگوں نے کہا کہ اس کے سوا اُس کے ماں باپ کی کوئی تعریف نہ تھی، لہٰذا ہمارے خیال میں اس پر حد جاری ہو۔ پس حضرت عمر نے اُسے اسی کوڑے لگائے۔

قَالَ مَالِكٌ لَا حَدَّ عِنْدَنَا إِلَّا فِي نَفْيٍ أَوْ قَذْفٍ أَوْ تَعْرِيضٍ يُرَى أَنَّ قَائِلَهُ إِنَّمَا أَرَادَ بِذٰلِكَ نَفْيًا أَوْ قَذْفًا فَعَلَى مَنْ قَالَ ذٰلِكَ الْحَدُّ تَامًّا

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے حد نہیں ہے مگر نفی نسب، تہمت اور تعریض میں۔ دیکھا جائے گا کہ نفی نسب اور تہمت میں قائل کی مراد ہے کیا۔ ایسا کہنے والے پر پوری حد ہے۔

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّهُ إِذَا نَفَى رَجُلٌ رَجُلًا مِنْ أَبِيهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ الْحَدَّ وَإِنْ كَانَتْ أُمُّ الَّذِي نُفِيَ مَمْلُوكَةً فَإِنَّ عَلَيْهِ الْحَدَّ

امام مالک نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی کی اس کے باپ سے نفی کرے تو اُس پر حد جاری ہوگی، اگرچہ اُس کی والدہ لونڈی ہو تب بھی حد جاری ہوگی۔

بَابُ مَا لَا حَدَّ فِيهِ

جن باتوں پر حد نہیں

قَالَ مَالِكٌ إِنَّ أَحْسَنَ مَا سُمِعَ فِي الْأَمَةِ يَقَعُ بِهَا الرَّجُلُ وَلَهُ فِيهَا شِرْكٌ أَنَّهُ لَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَإِنَّهُ يُلْحَقُ بِهِ الْوَلَدُ وَتُقَوَّمُ عَلَيْهِ الْجَارِيَةُ حِينَ حَمَلَتْ فَيُعْطَى شُرَكَاؤُهُ حِصَصَهُمْ مِنَ الثَّمَنِ وَتَكُونُ الْجَارِيَةُ لَهُ وَعَلَى هٰذَا الْأَمْرُ عِنْدَنَا

امام مالک نے فرمایا کہ یہ خوب سُنا کہ اگر کوئی لونڈی سے زنا کرے اور اُس میں اُس کا حصہ ہو تو اُس پر حد جاری نہیں ہوگی، بچے کا نسب اُس سے ملایا جائے گا اور لونڈی اُس وقت کی لگائی جائیگی جبکہ وہ حاملہ ہوئی۔ پس قیمت سے دوسرے شرکاء کو اُن کا حصہ دیا جائے گا اور لونڈی کو یہ شخص لے گا۔ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَحِلُّ لِلرَّجُلِ جَارِيَتَهُ إِنَّهُ إِنْ أَصَابَهَا الَّذِي أَحَلَّتْ لَهُ قُوِّمَتْ عَلَيْهِ يَوْمَ أَصَابَهَا حَمَلَتْ أَوْ لَمْ تَحْمِلْ وَدُرِئَ عَنْهُ الْحَدُّ بِذٰلِكَ فَإِنْ حَمَلَتْ أُلْحِقَ بِهِ الْوَلَدُ

امام مالک نے فرمایا کہ اگر ایک آدمی اپنی لونڈی دوسرے کے لیے حلال کر دے تو جس کے لیے حلال کی اگر وہ اس کے ساتھ صحبت کرنے کے روز کی قیمت ڈالی جائے گی، خواہ حاملہ ہو یا نہ ہو۔ اُس پر حد جاری نہیں ہوگی اور بچے کا نسب اُس آدمی کے ساتھ ملایا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ ابْنِهِ أَوِ ابْنَتِهِ أَنَّهُ يُدْرَأُ عَنْهُ الْحَدُّ وَتُقَامُ عَلَيْهِ الْجَارِيَةُ حَمَلَتْ أَوْ لَمْ تَحْمِلْ

امام مالک نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے بیٹے یا بیٹی کی لونڈی سے صحبت کی تو اُس پر حد جاری نہیں ہوگی اور اُس سے لونڈی کی قیمت لی جائے گی خواہ وہ حاملہ ہوئی یا نہ ہوئی۔

٢٠۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

marfat.com
Marfat.com

أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَجُلٍ خَرَجَ بِجَارِيَةٍ يَطَؤُهَا مَعَهُ فِي سَفَرٍ. فَأَصَابَهَا. فَغَارَتِ امْرَأَتُهُ. فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: وَهَبَتْهَا لِي. فَقَالَ عُمَرُ: لِتَأْتِيَنِّي بِالْبَيِّنَةِ. أَوْ لَأَرْمِيَنَّكَ بِالْحِجَارَةِ. قَالَ فَاعْتَرَفَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهَا وَهَبَتْهَا لَهُ.

عنہ نے ایک آدمی سے کہا جو اپنی بیوی کی لونڈی کو سفر میں ساتھ لے گیا، پھر اُس سے صحبت کی۔ اس کی بیوی کو غیرت آئی اور حضرت عمر سے اس بات کا ذکر کر دیا تو آپ نے اُس سے پوچھا۔ اُس نے کہا بیوی نے مجھے ہبہ کر دی تھی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ گواہ لاؤ ورنہ میں تمہیں رجم کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ اُن کی بیوی نے اعتراف کر لیا کہ اُس نے اُنہیں ہبہ کر دی تھی۔

بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ

جس چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا

۲۱۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈھال کی قیمت یعنی تین درہم کی چوری پہ ہاتھ کاٹا

۲۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْمَكِّيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ. وَلَا فِي حَرِيسَةِ جَبَلٍ، فَإِذَا آوَاهُ الْمُرَاحُ أَوِ الْجَرِينُ فَالْقَطْعُ فِيمَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْمِجَنِّ.

عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوحسین مکی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لٹکے ہوئے پھلوں اور پہاڑ پر پھرتی ہوئی بکری کے بدلے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اگر بکری گھر آگئی اور پھل توڑ لیے گئے تھے تو کاٹا جائے گا جبکہ یہ ڈھال کی قیمت کے برابر ہو۔

۲۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ سَارِقًا سَرَقَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ أُتْرُجَّةً. فَأَمَرَ بِهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ أَنْ تُقَوَّمَ. فَقُوِّمَتْ بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ. مِنْ صَرْفِ اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا بِدِينَارٍ. فَقَطَعَ عُثْمَانُ يَدَهُ.

عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عثمان کے زمانے میں کسی چور نے سنگترے چرائے تو حضرت عثمان نے قیمت لگانے کا حکم فرمایا۔ قیمت تین درہم لگائی گئی جبکہ ایک دینار کے بدلے بارہ درہم آتے ہوں حضرت عثمان نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

۲۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا طَالَ عَلَيَّ وَمَا نَسِيتُ "الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا".

عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ زیادہ زمانہ نہیں گزرا اور نہ میں بھولی کہ چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا جاتا تھا۔

۲۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ وَمَعَهَا مَوْلَاتَانِ لَهَا. وَمَعَهَا غُلَامٌ لِبَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ. فَبَعَثَتْ مَعَ الْمَوْلَاتَيْنِ بِبُرْدٍ مُرَحَّلٍ. قَدْ خَيَّطَتْ عَلَيْهِ خِرْقَةً حَضْرَاءَ.

عمرہ بنت عبدالرحمن نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ مکرمہ کی طرف نکلیں اور اُن کے ساتھ دو ان کی لونڈیاں آزاد کردہ اور ایک عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق کے بیٹے کا غلام تھا۔ انہوں نے اُن لونڈیوں کے ہاتھ ایک منقش چادر بھیجی اُسے ایک سبز کپڑے میں لپیٹ کر سی دیا۔ غلام نے وہ چادر تو نکال لی اور اس کی جگہ کوئی گندہ یا پوستین رکھ کر

marfat.com
Marfat.com

قَالَتْ، فَاَعْتَدَّ الْغُلَامُ الْبُرْدَ. فَلَقِيَنِي عَنْهُ فَاسْتَخْرَجَهُ وَجَعَلَ مَكَانَهُ لِبْدًا اَوْ فَرْوَةً وَخَاطَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَدِمَتِ الْعَوْلَانِ الْمَدِينَةَ دَفَعَتْ ذٰلِكَ إِلَى اَهْلِهِ فَلَمَّا فَتَقُوْا عَنْهُ وَجَدُوْا فِيْهِ اللِّبْدَ. وَلَمْ يَجِدُوْا الْبُرْدَ. فَتَكَلَّمُوْا الْمَرْاَتَيْنِ. فَتَكَلَّمَتَا عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ كَتَبَتَا إِلَيْهَا، وَاتَّهَمَتَا الْعَبْدَ. فَسُئِلَ الْعَبْدُ عَنْ ذٰلِكَ فَاعْتَرَفَ. فَاَمَرَتْ بِهِ عَائِشَةُ، زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُطِعَتْ يَدُهُ. وَقَالَتْ عَائِشَةُ: اُقْطَعُ فِي رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

اُسی طرح سلائی کر دی جب لونڈیاں مدینہ منورہ میں پہنچیں تو انھوں نے گھر والوں کے سپرد کر دیا۔ انھوں نے اسے ادھیڑا تو بندہ پایا اور چادر نہ ملی۔ لونڈیوں سے پوچھا گیا تو انہوں نے حضرت عائشہ کے بارے لکھ بھیجا اور دونوں نے غلام پر الزام لگایا۔ غلام سے اس بارے میں پوچھا گیا تو اُس نے اعتراف کر لیا۔ حضرت عائشہ نے حکم دیا تو اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور حضرت عائشہ نے فرمایا کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

وَقَالَ مَالِكٌ: اَحَبُّ مَا يَجِبُ فِيْهِ الْقَطْعُ إِلَيَّ، ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ وَإِنِ ارْتَفَعَ الطَّرَفُ اَوِ اتَّضَعَ. وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ قِيْمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ. وَاَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَطَعَ فِي اُتْرُجَّةٍ

امام مالک نے فرمایا: مجھے یہ پسند ہے کہ تین درہم کے بدلے ہاتھ کاٹنا واجب ہے، خواہ اٹھائے جائے یا ضائع کر دے اور یہ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈھال کے بدلے ہاتھ کاٹا جو تین درہم کی تھی اور حضرت عثمان نے سنگتروں پر ہاتھ کاٹا

باب مَا جَآءَ فِي قَطْعِ الْآبِقِ وَالسَّارِقِ

اُس غلام کا ہاتھ کاٹنا جو بھاگا اور چوری کی

۲۶۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ اَنَّ عَبْدًا لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ سَرَقَ وَهُوَ آبِقٌ. فَاَرْسَلَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ لِيَقْطَعَ يَدَهُ. فَاَبَى سَعِيْدٌ اَنْ يَقْطَعَ يَدَهُ. وَقَالَ: لَا تُقْطَعُ يَدُ الْآبِقِ السَّارِقِ إِذَا سَرَقَ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فِي اَيِّ كِتَابِ اللّٰهِ وَجَدْتَ هٰذَا؟ ثُمَّ اَمَرَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَقُطِعَتْ يَدُهُ۔

نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کے بھاگے ہوئے غلام نے چوری کی۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اُسے مدینہ منورہ کے امیر حضرت سعید بن العاص کے پاس بھیج دیا کہ اُس کا ہاتھ کاٹ دیں۔ حضرت سعید نے اُس کا ہاتھ کاٹنے سے انکار کیا اور فرمایا کہ بھاگا ہوا غلام اگر چوری کرے تو اُس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اُن سے فرمایا کہ یہ بات آپ کو اللہ کی کونسی کتاب میں ملی ہے؟ پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے حکم دیا تو اُس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

۲۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زُرَيْقِ بْنِ حَكِيْمٍ؛ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ اَخَذَ عَبْدًا آبِقًا قَدْ سَرَقَ. قَالَ فَاَشْكَلَ عَلَيَّ اَمْرُهُ قَالَ. فَكَتَبْتُ فِيْهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ. اَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ. وَهُوَ الْوَالِي يَوْمَئِذٍ. قَالَ فَاَخْبَرَنِي اَنَّهُ كُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّ الْعَبْدَ الْآبِقَ إِذَا سَرَقَ وَهُوَ آبِقٌ. لَمْ تُقْطَعْ يَدُهُ. قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ نَقِيْضَ كِتَابِي. يَقُوْلُ: كَتَبْتَ إِلَيَّ

زُرَیق بن حکیم کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک بھاگا ہوا غلام پکڑا جس نے چوری کی تھی۔ مجھے اس میں اُلجھن پیش آئی۔ میں نے یہ بات پوچھتے ہوئے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے لیے لکھا جو اُن دنوں والی تھے۔ اور میں نے اُنہیں یہ بھی بتایا کہ میں سُنتا ہوں کہ جو بھاگا ہوا غلام چوری کرے تو اُس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ عمر بن عبدالعزیز نے میرے خط کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ تم نے لکھا ہے کہ بھاگا ہوا غلام جب چوری کرے تو اُس کا

marfat.com
Marfat.com

كُنْتُ تَسْمَعُ أَنَّ الْعَبْدَ الْآبِقَ إِذَا سَرَقَ لَمْ تُقْطَعْ يَدُهُ.

وَأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ - وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللهِ، وَاللهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ - فَإِنْ بَلَغَتْ سَرِقَتُهُ رُبُعَ دِينَارٍ فَصَاعِدًا، فَاقْطَعُوا يَدَهُ.

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانُوا يَقُولُونَ: إِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ الْآبِقُ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ، قُطِعَ.

قَالَ مَالِكٌ: وَذَلِكَ الْأَمْرُ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ عِنْدَنَا، أَنَّ الْعَبْدَ الْآبِقَ إِذَا سَرَقَ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ، قُطِعَ.

ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے:۔ "اور جو مرد یا عورت چور ہو اُس کا ہاتھ کاٹو، اُن کے کیے کا بدلہ، اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب حکمت والا ہے" (۵:۳۸) اگر چوری چوتھائی دینار کو پہنچ جائے یا اِس سے زیادہ تو اُس کا ہاتھ کاٹ دو۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ قاسم بن محمد، سالم بن عبداللہ اور عروہ بن زبیر کہا کرتے تھے کہ بھاگا ہوا غلام جب اتنی مالیت کی چوری کرے جس پر ہاتھ کاٹنا واجب ہے تو ہاتھ کاٹا جائے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اِس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ بھاگا ہوا غلام جب اِتنی چوری کرے جس پر ہاتھ کاٹنا واجب ہے تو اُس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

بَابُ تَرْكِ الشَّفَاعَةِ لِلسَّارِقِ إِذَا بَلَغَ السُّلْطَانَ

چور حاکم تک پہنچ جائے تو سفارش نہ کی جائے

۲۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ؛ أَنَّ صَفْوَانَ ابْنَ أُمَيَّةَ قِيلَ لَهُ: إِنَّهُ مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلَكَ. فَقَدِمَ صَفْوَانُ ابْنُ أُمَيَّةَ الْمَدِينَةَ. فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ. فَجَاءَ سَارِقٌ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ. فَأَخَذَ صَفْوَانُ السَّارِقَ. فَجَاءَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَسَرَقْتَ رِدَاءَ هَذَا؟" قَالَ نَعَمْ. فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ. فَقَالَ لَهُ صَفْوَانُ: إِنِّي لَمْ أُرِدْ هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ. هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ؟"

صفوان بن عبداللہ صفوان سے روایت ہے کہ صفوان بن اُمیہ سے کہا گیا کہ جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہو گیا۔ جب صفوان بن اُمیہ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو اپنی چادر نیچے رکھ کر سو رہے۔ ایک چور نے آکر اُن کی چادر لے لی۔ صفوان نے چور کو پکڑ لیا اور اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اُس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ صفوان عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میرا یہ ارادہ نہیں۔ یہ اِس پر صدقہ ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کام میرے پاس آنے سے پہلے کرنا تھا۔

۲۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ؛ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ لَقِيَ رَجُلًا قَدْ أَخَذَ سَارِقًا. وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِهِ إِلَى السُّلْطَانِ. فَشَفَعَ لَهُ الزُّبَيْرُ لِيُرْسِلَهُ. فَقَالَ: لَا حَتَّى أَبْلُغَ بِهِ السُّلْطَانَ:

ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت زبیر بن العوام کو ایک آدمی ملا جس نے چور پکڑا ہوا تھا اور وہ اُسے حاکم کے پاس لے جانا چاہتا تھا۔ حضرت زبیر نے سفارش کی کہ اُسے چھوڑ دے۔ اُس نے کہا نہیں، اسے حاکم کے پاس ہی لے جاؤں گا۔

marfat.com

Marfat.com

فَقَالَ الزُّبَيْرُ ، إِذَا بَلَغْتَ بِهِ السُّلْطَانَ ، فَلَعَنَ اللّٰهُ الشَّافِعَ وَالْمُشَفَّعَ .

حضرت زبیر نے کہا کہ جب حاکم کے پاس پہنچ جائے تو سفارش کرنے والے اور سفارش مانگنے والے پر لعنت ہوتی ہے۔

بَابُ جَامِعِ الْقَطْعِ

ہاتھ کاٹنے کے متعلق دیگر روایات

۳۰- حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ، أَقْطَعَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ ، قَدِمَ فَنَزَلَ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ . فَشَكَا إِلَيْهِ أَنَّ عَامِلَ الْيَمَنِ قَدْ ظَلَمَهُ . فَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ. فَيَقُولُ أَبُو بَكْرٍ . وَأَبِيكَ مَا لَيْلُكَ بِلَيْلِ سَارِقٍ . ثُمَّ إِنَّهُمْ فَقَدُوا عِقْدًا لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ . امْرَأَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ . فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطُوفُ مَعَهُمْ وَيَقُولُ : اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِمَنْ بَيَّتَ أَهْلَ هٰذَا الْبَيْتِ الصَّالِحِ . فَوَجَدُوا الْحُلِيَّ عِنْدَ صَائِغٍ ، زَعَمَ أَنَّ الْأَقْطَعَ جَاءَهُ بِهِ . فَاعْتَرَفَ بِهِ الْأَقْطَعُ . وَشَهِدَ عَلَيْهِ بِهِ . فَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ . قَطَعَتْ يَدَهُ الْيُسْرٰى . وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ . وَاللّٰهِ لَدُعَاؤُهُ عَلٰى نَفْسِهِ أَشَدُّ عِنْدِي عَلَيْهِ مِنْ سَرِقَتِهِ .

قَالَ يَحْيٰى : قَالَ مَالِكٌ . الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الَّذِي يَسْرِقُ مِرَارًا ثُمَّ يُسْتَعْدٰى عَلَيْهِ ، إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ لِجَمِيعِ مَنْ سَرَقَ مِنْهُ . إِذَا لَمْ يَكُنْ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَإِنْ كَانَ قَدْ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ قَبْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ سَرَقَ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ ، قُطِعَ أَيْضًا .

حضرت زبیر نے کہا کہ جب حاکم کے پاس پہنچ جائے تو سفارش کرنے والے اور سفارش مانگنے والے پر لعنت ہوتی ہے۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ یمن کا رہنے والا ایک آدمی، جس کے ہاتھ اور پیر کٹے ہوئے تھے، آیا اور حضرت ابوبکر صدیق کے پاس ٹھہرا۔ پس اُس نے شکایت کی کہ یمن کے حاکم نے اُس پر ظلم کیا ہے حالانکہ وہ رات کو نمازیں پڑھا کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا تمہارے باپ کی قسم، پھر تو تم رانوں کو چوری نہیں کرتے ہوگے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس کا ہار گم ہوگیا وہ آدمی بھی تلاش کرنے والوں کے ساتھ پھرتا اور کہتا: اے اللہ! اُسے برباد کر جس نے ایسے نیک گھرانے والوں کی چوری کی ہے۔ چنانچہ ہار ایک سُنار سے مل گیا، جس نے بتایا کہ اُسے لنجے نے دیا ہے۔ پھر لنجے نے اعتراف کر لیا اُس پر گواہی پڑ گئیں۔ پس حضرت ابوبکر صدیق نے حکم دیا اور اُس کا بایاں ہاتھ بھی کاٹ دیا گیا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ خدا کی قسم اُس کی چوری سے اُس کا اپنے لیے بددعا کرنا مجھ پر زیادہ شاق گزرا۔

یحییٰ، امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو بار بار چوری کرے اور پھر گرفتار ہو تو اُس کا ایک ہاتھ ہی کاٹا جائیگا تمام چوریوں کے بدلے جبکہ اُس پر حد قائم نہ ہوئی ہو۔ اگر اِس سے پہلے اُس پر حد قائم ہو چکی ہو پھر چوری کی جس پر ہاتھ کاٹنا واجب ہوتا ہے تو اب پھر کاٹنے کی سزا دی جائے گی ف

ف۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک دس درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا اور یہ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈھال کی قیمت پر ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی (ابن ابی شیبہ)۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چوتھائی دینار یا تین درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور ان کے موقف کی تائید میں بھی مختلف احادیث موجود ہیں۔ اصل یہاں ڈھال کی قیمت ہے جو بعض حضرات کے نزدیک تین درہم اور بعض کے نزدیک دس درہم ہے۔

امام شافعی کے نزدیک پہلی دفعہ کی چوری پر دایاں ہاتھ، دوسری پر بایاں پیر، تیسری پر بایاں ہاتھ اور چوتھی پر دایاں پیر کاٹا جاتا ہے۔ تیسری چوری پر ہاتھ یا پیر کچھ بھی نہیں کاٹا جائے گا یہاں تک کہ توبہ کرے یا عمر بھر قید میں پڑا رہے۔ امام اعظم کی دلیل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد ہے کہ مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ اس کے بندے کا ایک ہاتھ بھی نہ چھوڑوں جس سے وہ کھا سکے اور استنجا

marfat.com
Marfat.com

۳۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّ أَبَا الزِّنَادِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ عَامِلًا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَذَ نَاسًا فِي حِرَابَةٍ. وَلَمْ يَقْتُلُوا أَحَدًا فَأَرَادَ أَنْ يَقْطَعَ أَيْدِيَهُمْ أَوْ يَقْتُلَ فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي ذٰلِكَ. فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَوْ أَخَذْتَ بِأَيْسَرِ ذٰلِكَ.

قَالَ يَحْيٰى، وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الَّذِي يَسْرِقُ أَمْتِعَةَ النَّاسِ. الَّتِي تَكُونُ مَوْضُوعَةً بِالْأَسْوَاقِ مُحْرَزَةً قَدْ أَحْرَزَهَا أَهْلُهَا فِي أَوْعِيَتِهِمْ. وَضَمُّوا بَعْضَهَا إِلَى بَعْضٍ، إِنَّهُ مَنْ سَرَقَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا مِنْ حِرْزِهِ. فَبَلَغَ قِيمَتُهُ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ. فَإِنَّ عَلَيْهِ الْقَطْعَ. كَانَ صَاحِبُ الْمَتَاعِ عِنْدَ مَتَاعِهِ أَوْ لَمْ يَكُنْ. لَيْلًا ذٰلِكَ أَوْ نَهَارًا۔

قَالَ مَالِكٌ، فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: كَيْفَ تُقْطَعُ يَدُهُ وَقَدْ أُخِذَ الْمَتَاعُ مِنْهُ وَدُفِعَ إِلَى صَاحِبِهِ؟ فَإِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الشَّارِبِ يُوجَدُ مِنْهُ رِيحُ الشَّرَابِ الْمُسْكِرِ وَلَيْسَ بِهِ سُكْرٌ. فَيُجْلَدُ الْحَدَّ۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الَّذِي يَسْرِقُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِيهِ الْقَطْعُ ثُمَّ يُوجَدُ مَعَهُ مَا سَرَقَ فَيُرَدُّ إِلَى صَاحِبِهِ إِنَّهُ تُقْطَعُ يَدُهُ۔

قَالَ: وَإِنَّمَا يُجْلَدُ الْحَدَّ فِي مُسْكِرٍ إِذَا شَرِبَهُ وَإِنْ لَمْ يُسْكِرْهُ وَذٰلِكَ أَنَّهُ إِنَّمَا شَرِبَهُ لِيُسْكِرَهُ۔ فَكَذٰلِكَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي السَّرِقَةِ الَّتِي أُخِذَتْ مِنْهُ وَلَوْ لَمْ يَنْتَفِعْ بِهَا وَرَجَعَتْ إِلَى صَاحِبِهَا. وَإِنَّمَا سَرَقَهَا حِينَ سَرَقَهَا لِيَذْهَبَ بِهَا۔

قَالَ مَالِكٌ، فِي الْقَوْمِ يَأْتُونَ إِلَى الْبَيْتِ فَيَسْرِقُونَ مِنْهُ جَمِيعًا. فَيَخْرُجُونَ بِالْعَدْلِ يَحْمِلُونَهُ جَمِيعًا. أَوِ الصُّنْدُوقِ أَوِ الْخَشَبَةِ أَوْ بِالْمِكْتَلِ أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ. مِمَّا يَحْمِلُهُ الْقَوْمُ جَمِيعًا: إِنَّهُمْ إِذَا أَخْرَجُوا ذٰلِكَ مِنْ حِرْزِهِ وَهُمْ يَحْمِلُونَهُ جَمِيعًا. فَبَلَغَ ثَمَنُ مَا خَرَجُوا بِهِ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ وَذٰلِكَ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا. فَعَلَيْهِمُ الْقَطْعُ جَمِيعًا۔

ابو الزناد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے ایک عامل نے بعض ڈاکوؤں کو گرفتار کیا جنہوں نے کسی کو قتل نہیں کیا تھا تو ارادہ کیا کہ اُن کے ہاتھ کاٹ دئے جائیں یا اُنہیں قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ عمر بن عبد العزیز کے لیے اس بارے میں لکھا تو عمر بن عبد العزیز نے اُس کے لیے تحریر کیا کہ تم آسان بات کو اختیار کرو۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو لوگوں کی چیزیں چُرائے اُس کے متعلق ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اگر بازار میں وہ چیزیں محفوظ ہوں، مالک نے اُنہیں برتنوں میں رکھا ہوا ہو، تو ایسی محفوظ چیزوں کی قیمت کو جمع کر کے دیکھیں گے، اگر قیمت اتنی ہو گئی جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اُس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا، خواہ مالک اپنی چیز کے پاس تھا یا نہ تھا، دن کا واقعہ ہو یا رات کا۔

امام مالک نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اتنی مالیت کی چوری کی جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ پھر اُس سے مسروقہ مال برآمد ہو جائے اور وہ مالک کو لوٹا دے تب بھی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

امام مالک نے فرمایا: اگر کوئی کہے کہ مال لیکر مالک کو دیدینے کے بعد ہاتھ کیوں کاٹا جائیگا؟ اُسکی مثال شرابی جیسی ہے جس کے منہ سے شراب کی بُو آرہی ہو اور وہ نشے میں نہ ہو تب بھی اس پر حد جاری ہو گی۔

فرمایا کہ جب نشہ آور چیز پی تو حد جاری کی جائے گی اگرچہ نشہ نہ ہو۔ کیونکہ اُس نے نشے کے لیے ہی پی ہے، اسی طرح اُس چور کا ہاتھ بھی کاٹا جائے گا جس سے مال واپس لے لیا جائے کہ اگرچہ وہ اُس سے فائدہ نہ اُٹھا سکا اور مالک کو لوٹا دیا لیکن اُس نے لے جانے کے لیے چُرایا تھا۔

امام مالک نے اُن لوگوں کے بارے میں فرمایا جو مل جل کر ایک گھر سے چوری کرتے ہیں۔ وہاں سے سامان مشترکہ اُٹھاتے ہیں یعنی صندوق، لکڑی یا زنبیل وغیرہ جسے وہ اُٹھا کر لے گئے۔ جب اُس گھر سے نکلے تو اکٹھے لے جا رہے تھے۔ اگر اُس چیز کی قیمت اتنی ہوئی جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے یعنی تین درہم یا اس سے زیادہ تو اُن سب کے ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

حاشیہ صفحہ گذشتہ

کر سکے نیز ایک پیر بھی نہ چھوڑوں کہ وہ تھوڑا بہت چل پھر سکے۔ چنانچہ ان کی اس دلیل پر صحابہ کا اجماع منعقد ہوا اور یہی فقہائے احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کا مذہب ہے (اشعۃ اللمعات، جلد سوم) واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

قَالَ : وَإِنْ خَرَجَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِمَتَاعٍ لَهُ حِيَالَهُ. ثُمَّ خَرَجَ مِنْهُمْ بِمَا تَبْلُغُ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا. فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ. وَمَنْ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُمْ بِمَا تَبْلُغُ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ.

قَالَ يَحْيَى : قَالَ مَالِكٌ : الْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّهُ إِذَا كَانَتْ دَارُ رَجُلٍ مُغْفَلَةً عَلَيْهِ، لَيْسَ مَعَهُ فِيهَا غَيْرُهُ. فَإِنَّهُ لَا يَجِبُ، عَلَى مَنْ سَرَقَ مِنْهَا شَيْئًا، الْقَطْعُ. حَتَّى يَخْرُجَ بِهِ مِنَ الدَّارِ كُلِّهَا وَذَلِكَ أَنَّ الدَّارَ كُلَّهَا هِيَ حِرْزُهُ. فَإِنْ كَانَ مَعَهُ فِي الدَّارِ سَاكِنٌ غَيْرُهُ. وَكَانَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يُغْلِقُ عَلَيْهِ بَابَهُ، وَكَانَتْ حِرْزًا لَهُمْ جَمِيعًا، فَمَنْ سَرَقَ مِنْ بُيُوتِ تِلْكَ الدَّارِ شَيْئًا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ، فَخَرَجَ بِهِ إِلَى الدَّارِ، فَقَدْ أَخْرَجَهُ مِنْ حِرْزِهِ إِلَى غَيْرِ حِرْزِهِ. وَوَجَبَ عَلَيْهِ فِيهِ الْقَطْعُ

قَالَ مَالِكٌ : وَالْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْعَبْدِ يَسْرِقُ مِنْ مَتَاعِ سَيِّدِهِ : أَنَّهُ إِنْ كَانَ لَيْسَ مِنْ خَدَمِهِ وَلَا مِمَّنْ يَأْمَنُ عَلَى بَيْتِهِ ثُمَّ دَخَلَ سِرًّا فَسَرَقَ مِنْ مَتَاعِ سَيِّدِهِ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ، فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ. وَكَذَلِكَ الْأَمَةُ، إِذَا سَرَقَتْ مِنْ مَتَاعِ سَيِّدِهَا، لَا قَطْعَ عَلَيْهَا.

وَقَالَ، فِي الْعَبْدِ لَا يَكُونُ مِنْ خَدَمِهِ وَلَا مِمَّنْ يَأْمَنُ عَلَى بَيْتِهِ، فَدَخَلَ سِرًّا فَسَرَقَ مِنْ مَتَاعِ امْرَأَةِ سَيِّدِهِ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ : إِنَّهُ تُقْطَعُ يَدُهُ.

قَالَ، وَكَذَلِكَ أَمَةُ الْمَرْأَةِ. إِذَا كَانَتْ لَيْسَتْ بِخَادِمٍ لَهَا وَلَا لِزَوْجِهَا. وَلَا مِمَّنْ تَأْمَنُ عَلَى بَيْتِهَا. فَدَخَلَتْ سِرًّا. فَسَرَقَتْ مِنْ مَتَاعِ سَيِّدَتِهَا مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ. فَلَا قَطْعَ عَلَيْهَا.

قَالَ مَالِكٌ : وَكَذَلِكَ أَمَةُ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَكُونُ مِنْ خَدَمِهَا. وَلَا مِمَّنْ تَأْمَنُ عَلَى بَيْتِهَا. فَدَخَلَتْ سِرًّا. فَسَرَقَتْ مِنْ مَتَاعِ زَوْجِ سَيِّدَتِهَا مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ، أَنَّهَا تُقْطَعُ يَدُهَا.

فرمایا کہ اگر ان میں سے ہر ایک سے مال لے کر اپنا راستہ لیا تو جس کے مال کی قیمت تین درہم یا اس سے زیادہ ہوئی اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور جس کے مال مسروقہ کی قیمت تین درہم نہ نکلی اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

یحییٰ، امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اگر کسی گھر کے کئی کمرے ہوں جس میں وہ اکیلا رہتا ہو تو جس نے ایک کمرے سے چوری کی اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جب تک سارے کمروں سے باہر نہ لے جائے۔ کیونکہ سارا گھر ایک ہی پناہ گاہ ہے۔ اگر اس کے ساتھ دوسرے کمرے میں کوئی اور رہائش پذیر ہو اور ہر ایک کا اپنا دروازہ ہو تو ایک کی اپنی پناہ گاہ ہوگی تو جو ایک گھر سے چیز چرائے گا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا خواہ ایک کمرے سے دوسرے میں لے گیا۔ کیونکہ ایک پناہ گاہ سے دوسری میں لے گیا۔ اور اس پر اس کا ہاتھ کاٹنا واجب ہو گیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ غلام کے بارے میں ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جبکہ وہ اپنے آقا کے مال سے چرائے تو اگر وہ خدام اور گھر میں آنے جانے والوں سے نہیں ہے، پھر وہ چوری چھپے اپنے آقا کے گھر میں داخل ہوا اور اتنا مال چرایا جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اسی طرح لونڈی جب اپنے آقا کے مال سے چرائے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

اور اس غلام کے متعلق فرمایا جو آقا کے خادموں اور گھر میں آنے جانے والوں سے نہ ہو، پھر چوری چھپے اندر داخل ہو کر آقا کی بیوی کا اتنا مال چرائے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

فرمایا اور بیوی کی لونڈی جو اس کی یا اس کے خاوند کی خادمہ اور گھر میں آنے جانے والی نہ ہو، لہذا خفیہ اندر داخل ہو اور اپنی مالکن کے مال سے اتنا چرائے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح بیوی کی لونڈی جو اس کی خادمہ یا گھر میں آنے جانے والی نہ ہو اور خفیہ اندر داخل ہو اور اپنی مالکن کے آقا کا اتنا مال چرائے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

marfat.com
Marfat.com

قَالَ مَالِكٌ ، وَكَذٰلِكَ الرَّجُلُ : يَسْرِقُ مِنْ مَتَاعِ امْرَأَتِهِ. أَوِ الْمَرْأَةُ . تَسْرِقُ مِنْ مَتَاعِ زَوْجِهَا مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ : إِنْ كَانَ الَّذِي سَرَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ مَتَاعِ صَاحِبِهِ ، فِي بَيْتٍ سِوَى الْبَيْتِ الَّذِي يُغْلِقَانِ عَلَيْهِمَا . وَكَانَ فِي حِرْزٍ سِوَى الْبَيْتِ الَّذِي هُمَا فِيهِ . فَإِنَّ مَنْ سَرَقَ مِنْهُمَا مِنْ مَتَاعِ صَاحِبِهِ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ ، فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ فِيهِ .

امام مالک نے فرمایا کہ آدمی بیوی کے مال سے یا بیوی اپنے خاوند کے مال سے اتنا چرائے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو ان میں سے کسی بھی چوری کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اگر دونوں سے کسی نے رہائشی گھر کے علاوہ دوسرے گھر سے چوری کی یعنی جو گھر اُن کی پناہ گاہ ہے اُس کے علاوہ دوسرے سے اور ایک نے دوسرے کا اتنا مال چرایا ہے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اُس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ ، فِي الصَّبِيِّ الصَّغِيرِ وَالْأَعْجَمِيِّ الَّذِي لَا يُفْصِحُ : أَنَّهُمَا إِذَا سَرَقَا مِنْ حِرْزِ هِمَا أَوْ غَيْرِهِمَا ، فَعَلَى مَنْ سَرَقَهَا الْقَطْعُ . وَإِنْ خَرَجَا مِنْ حِرْزِ هِمَا وَغَيْرِهِمَا ، فَلَيْسَ عَلَى مَنْ سَرَقَهُمَا قَطْعٌ .

امام مالک نے بچے اور غیر ملکی کے بارے میں فرمایا جو بات نہیں سمجھتا کہ اگر وہ گھر میں سے چوری کریں تو ان میں سے چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور اگر وہ چیز اُن کے گھر سے باہر تھی تو اُس چوری پر اُن کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

قَالَ إِنَّمَا هُمَا بِمَنْزِلَةِ حَرِينِيَّةِ الْجَبَلِ وَالثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ .

فرمایا کہ ان کا حکم پہاڑ پر پھرتی ہوئی بکری اور درخت پر لگے ہوئے پھل کا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ ، وَالْأَمْرُ عِنْدَنَا . فِي الَّذِي يَنْبِشُ الْقُبُورَ : أَنَّهُ إِذَا بَلَغَ مَا أَخْرَجَ مِنَ الْقَبْرِ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ . فَعَلَيْهِ فِيهِ الْقَطْعُ .

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک کفن چور کا یہ حکم ہے کہ جب وہ قبر سے اتنی مالیت کا کفن نکالے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس پر اُس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

وَقَالَ مَالِكٌ : وَذٰلِكَ أَنَّ الْقَبْرَ حِرْزٌ لِمَا فِيهِ . كَمَا أَنَّ الْبُيُوتَ حِرْزٌ لِمَا فِيهَا .

اور امام مالک نے فرمایا کہ قبر مُردے کی پناہ گاہ ہے جیسے زندہ لوگوں کے لیے اُن کے گھر۔

قَالَ : وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْقَطْعُ حَتَّى يَخْرُجَ بِهِ مِنَ الْقَبْرِ .

فرمایا اور اُس کا ہاتھ کاٹنا واجب نہیں جب تک قبر سے نکال نہ لے۔

بَابُ مَا لَا قَطْعَ فِيهِ

جن صورتوں میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا

۳ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطٍ رَجُلٌ فَغَرَسَهُ فِي حَائِطِ سَيِّدِهِ . فَخَرَجَ صَاحِبُ الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّهُ فَوَجَدَهُ . فَاسْتَعْدَى عَلَى الْعَبْدِ ، مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ . فَسَجَنَ مَرْوَانُ الْعَبْدَ . وَأَرَادَ قَطْعَ يَدِهِ . فَانْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ . فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ ؟ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ ، وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ . فَقَالَ الرَّجُلُ : فَإِنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ أَخَذَ غُلَامًا لِي وَهُوَ يُرِيدُ قَطْعَهُ .

محمد بن یحیٰی بن حبان سے روایت ہے کہ کسی غلام نے ایک باغ سے پودا چرا کر اپنے آقا کے باغ میں لا لگایا۔ پودے والا ڈھونڈتا پھرا اور اُسے پالیا۔ اُس نے مروان بن حکم کے ہاں غلام کی رپورٹ کر دی مروان نے غلام کو قید کرا دیا اور غلام کا ہاتھ کاٹنا چاہا۔ غلام کا آقا حضرت رافع بن خدیج کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بارے میں اُن سے پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ پھل اور پودے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔ یہ معاف ہیں۔ وہ شخص عرض گزار ہوا کہ میرے غلام کو مروان بن حکم نے پکڑا ہے اور وہ اُس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ

marfat.com
Marfat.com

وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ تَمْشِيَ مَعِيَ اِلَيْهِ فَتُخْبِرَهُ بِالَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَمَشٰى مَعَهُ رَافِعٌ اِلٰى مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ . فَقَالَ اَحَدَثَ عَلَيْكَ مَا بِهٰذَا ؟ فَقَالَ : نَعَمْ . فَقَالَ : فَمَا اَنْتَ صَانِعٌ بِهٖ ؟ قَالَ اَرَدْتُ قَطْعَ يَدِهٖ . فَقَالَ لَهٗ رَافِعٌ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ " لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ " فَاَمَرَ مَرْوَانُ بِالْعَبْدِ فَاُرْسِلَ .

میرے ساتھ اُن کے پاس تشریف لے چلیں اور جو حدیث آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے وہ اُنہیں بتائیں حضرت رافع اُن کے ساتھ مروان بن حکم کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: یہ غلام تم نے پکڑا ہے؟ کہا ہاں۔ فرمایا کہ تم اس کے ساتھ کیا کرو گے؟ کہا میں اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہوں۔ حضرت رافع نے اُن سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ پھل اور پودے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ چنانچہ مروان نے حکم دیا کہ غلام کو چھوڑ دو۔

۳۳- حَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ . اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَضْرَمِيِّ جَاءَ بِغُلَامٍ لَهٗ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ . فَقَالَ لَهٗ : اقْطَعْ يَدَ غُلَامِيْ هٰذَا . فَاِنَّهٗ سَرَقَ . فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ : مَاذَا سَرَقَ ؟ فَقَالَ سَرَقَ مِرْاٰةً لِامْرَاَتِيْ . ثَمَنُهَا سِتُّوْنَ دِرْهَمًا . فَقَالَ عُمَرُ ، اَرْسِلْهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ . خَادِمُكُمْ سَرَقَ مَتَاعَكُمْ .

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن الحضرمی اپنے ایک غلام کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے گئے اور کہا کہ میرے اس غلام کا ہاتھ کاٹ دیجئے کیونکہ اس نے چوری کی ہے۔ حضرت عمر نے اُن سے فرمایا کہ چُرایا کیا ہے؟ کہا کہ میری بیوی کا آئینہ چُرایا ہے جس کی قیمت ساٹھ درہم ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو، اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ تمہارے ہی خادم نے تمہارا مال چُرایا ہے۔

۳۴- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ؛ اَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ اُتِيَ بِاِسْنَانٍ قَدِ اخْتَلَسَ مَتَاعًا . فَاَرَادَ قَطْعَ يَدِهٖ . فَاَرْسَلَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ : لَيْسَ فِي الْخُلْسَةِ قَطْعٌ .

ابنِ شہاب سے روایت ہے کہ مروان بن حکم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے کسی کا مال اُچک لیا تھا، لہٰذا اُس کا ہاتھ کاٹنا چاہا پھر حضرت زید بن ثابت سے اس کا حکم پوچھنے کے لیے آدمی بھیجا تو حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ اُچکے کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

۳۵- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ؛ اَنَّهٗ قَالَ : اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ اَخَذَ نَبَطِيًّا قَدْ سَرَقَ خَوَاتِيَمَ مِنْ حَدِيْدٍ . فَحَبَسَهٗ لِيَقْطَعَ يَدَهٗ . فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، مَوْلَاةً لَهَا . يُقَالُ لَهَا اُمَيَّةُ . قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ : فَجَاءَتْنِيْ وَاَنَا بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ . فَقَالَتْ تَقُوْلُ لَكَ خَالَتُكَ عَمْرَةُ . يَا ابْنَ اُخْتِيْ اَخَذْتَ نَبَطِيًّا فِيْ شَيْءٍ يَسِيْرٍ ذُكِرَ لِيْ . فَاَرَدْتَ قَطْعَ يَدِهٖ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ . قَالَتْ : فَاِنَّ عَمْرَةَ تَقُوْلُ لَكَ : لَا قَطْعَ اِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا . قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ . فَاَرْسَلْتُ فَتَرَكَ النَّبَطِيَّ .

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ایک نبطی کو پکڑا جس نے لوہے کی انگوٹھیاں چرائی تھیں۔ اُسے قید کر کے چاہا کہ اس کا ہاتھ کاٹیں، چنانچہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے اُن کے پاس اپنی مولاۃ کو بھیجا جس کو اُمیہ کہا جاتا تھا۔ ابوبکر کا بیان ہے کہ وہ میرے پاس آئی جبکہ میں لوگوں میں بیٹھا تھا۔ اور کہا کہ آپ کی خالہ عمرہ نے فرمایا ہے کہ اے میرے بھانجے! تم نے جو کسی نبطی کو معمولی سی چیز کے بدلے پکڑا ہے تو تم اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا، ہاں۔ کہا کہ حضرت عمرہ نے آپ کے لیے فرمایا ہے کہ ہاتھ نہیں کاٹا جاتا مگر چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں۔ ابوبکر کا بیان ہے کہ پھر میں نے نبطی کو چھوڑ دیا۔

قَالَ مَالِكٌ ، وَالْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِيْ اعْتِرَافِ الْعَبِيْدِ ؛ اَنَّهٗ مَنِ اعْتَرَفَ مِنْهُمْ عَلٰى نَفْسِهٖ بِشَيْءٍ يَقَعُ

امام مالک نے فرمایا کہ غلام کے اعتراف کی صورت میں یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ اُن میں سے جو بھی ایسے جرم کا اعتراف کرے

marfat.com
Marfat.com

الْحَدُّ وَالْعُقُوْبَةُ فِيْهِ فِيْ جَسَدِهٖ . فَإِنَّ اعْتِرَافَهٗ جَائِزٌ عَلَيْهِ ، وَلَا يُتَّهَمُ اَنْ يُوْقِعَ عَلٰى نَفْسِهٖ هٰذَا .

جس کی حد یا سزا اُس کے جسم پر واقع ہوگی تو اُس اعتراف کو درست مانا جائے گا اور یہ نہیں کہا جائے گا کہ اُس نے اپنے آپ پر الزام لگایا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ : وَاَمَّا مَنِ اعْتَرَفَ مِنْهُمْ بِاَمْرٍ يَكُوْنُ غُرْمًا عَلٰى سَيِّدِهٖ . فَإِنَّ اعْتِرَافَهٗ غَيْرُ جَائِزٍ عَلٰى سَيِّدِهٖ .

امام مالک نے فرمایا کہ جب غلام ایسی بات کا اعتراف کرے جس کا تاوان اُس کے آقا پر آئے تو یہ اعتراف اُس کے آقا پر درست نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ : لَيْسَ عَلَى الْاَجِيْرِ وَلَا عَلَى الرَّجُلِ يَكُوْنَانِ مَعَ الْقَوْمِ يَخْدُمَانِهِمْ ، إِنْ سَرَقَاهُمْ قَطْعٌ لِاَنَّ خَائِنَهُمَا لَيْسَ بِمَنْزِلَةِ السَّارِقِ . وَإِنَّمَا حَالُهُمَا حَالُ الْخَائِنِ . وَلَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ .

امام مالک نے فرمایا کہ مزدور یا وہ آدمی چوری کرے جو خدام سے ہو تو اُس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ وہ چور کی طرح نہیں ہے، اس کا حال خائن جیسا ہے اور خائن کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

قَالَ مَالِكٌ ، فِي الَّذِيْ يَسْتَعِيْرُ الْعَارِيَةَ فَيَجْحَدُهَا : اِنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ . وَإِنَّمَا مَثَلُ ذٰلِكَ مَثَلُ رَجُلٍ كَانَ لَهٗ عَلٰى رَجُلٍ دَيْنٌ فَجَحَدَهٗ ذٰلِكَ . فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِيْمَا جَحَدَهٗ قَطْعٌ .

امام مالک نے فرمایا کہ جو کوئی چیز عاریۃً لے کر انکار کر دے تو اُس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ اُس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کا دوسرے پر قرض ہو۔ پھر مقروض اِس بات کا انکار کر دے تو اِس انکار کی وجہ سے اُس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ : اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِي السَّارِقِ يُوْجَدُ فِي الْبَيْتِ . قَدْ جَمَعَ الْمَتَاعَ وَلَمْ يَخْرُجْ بِهٖ : اِنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ وَإِنَّمَا مَثَلُ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ وَضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ خَمْرًا لِيَشْرَبَهَا فَلَمْ يَفْعَلْ . فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ . وَمَثَلُ ذٰلِكَ رَجُلٌ جَلَسَ مِنِ امْرَاَةٍ مَجْلِسًا وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يُصِيْبَهَا حَرَامًا . فَلَمْ يَفْعَلْ وَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ مِنْهَا . فَلَيْسَ عَلَيْهِ اَيْضًا ، فِيْ ذٰلِكَ ، حَدٌّ .

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ چور گھر میں پایا گیا، اُس نے سامان اکٹھا کیا لیکن گھر سے باہر نہیں نکلا تو اُس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور اِس کی مثال اُس شخص جیسی ہے جس نے پینے کے لیے شراب کا پیالہ سامنے رکھا لیکن پیا نہیں، لہٰذا اُس پر حد نہیں ہے یا اِس کی مثال یہ بھی ہے کہ ایک آدمی کسی عورت کے پاس بیٹھا تاکہ اُس سے حرام فعل کرے لیکن کیا نہیں اور وہاں تک نوبت نہیں پہنچی تو اِس میں بھی اُس پر حد نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ : اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عِنْدَنَا ؛ اَنَّهٗ لَيْسَ فِي الْخُلْسَةِ قَطْعٌ . بَلَغَ ثَمَنُهَا مَا يُقْطَعُ فِيْهِ اَوْ لَمْ يَبْلُغْ .

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ اُچک لینے کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں خواہ اُس کی قیمت اتنی ہو جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے یا اُتنی نہ ہو۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

کتاب الاشربہ

بَابُ الْحَدِّ فِي الْخَمْرِ

خمر کی حد کا بیان

١۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ ؛ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ : اِنِّيْ وَجَدْتُ مِنْ فُلَانٍ رِيْحَ شَرَابٍ ، فَزَعَمَ اَنَّهٗ شَرَابُ الطِّلَاءِ ، وَاَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ . فَاِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهٗ . فَجَلَدَهٗ عُمَرُ الْحَدَّ تَامًّا .

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے فلاں سے شراب کی بد بو آتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ شراب طلاء ہے میں پوچھتا ہوں کہ اُس کے پینے سے اگر نشہ ہوتا ہو تو اُس پر حد جاری کروں۔ چنانچہ حضرت عمر نے اُس پر پوری حد جاری کی۔

٢۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ ثَوْرٍ الدِّيْلِيِّ ؛ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ فِي الْخَمْرِ يَشْرَبُهَا الرَّجُلُ . فَقَالَ لَهٗ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ . نَرٰى اَنْ تَجْلِدَهٗ ثَمَانِيْنَ . فَاِنَّهٗ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ . وَاِذَا سَكِرَ هَذَى . وَاِذَا هَذَى افْتَرٰى . اَوْ كَمَا قَالَ . فَجَلَدَ عُمَرُ فِي الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ .

ثور بن زید دیلی سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے شراب کے بارے میں مشورہ کیا جس کو لوگ پیتے تھے۔ حضرت علی نے اُن سے کہا کہ میرے نزدیک اسّی کوڑے مارنے مناسب ہیں کیونکہ جب شراب پئے گا تو مست ہو جائیگا مست ہوگا بیہودہ باتیں کرے گا اور بیہودہ باتیں کرے گا تو بہتان باندھے گا، یا جو کچھ فرمایا۔ چنانچہ حضرت عمر نے خمر میں اسّی کوڑے مقرر کئے ف

٣۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ؛ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ حَدِّ الْعَبْدِ فِي الْخَمْرِ . فَقَالَ : بَلَغَنِيْ اَنَّ عَلَيْهِ نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ فِي الْخَمْرِ . وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ . وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، قَدْ جَلَدُوْا عَبِيْدَهُمْ ، نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ فِي الْخَمْرِ .

ابنِ شہاب سے خمر میں غلام کی حد کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آزاد کی نسبت خمر میں غلام پر آدھی حد ہے اور حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت عبد اللہ بن عمر اپنے غلاموں کو شراب کی حد میں نصف کوڑے مارتے تھے۔

ف۔ شرابی کو اسّی درے مارنے کی سزا حضرت عمر نے صحابۂ کرام کے مشورے سے مقرر فرمائی جس پر اُن تمام حضرات کا اجماع منعقد ہوا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ چونکہ ان بزرگوں کا اجماع سب کے نزدیک حجت ہے لہٰذا تمام فقہاء کا اسی پر اتفاق ہے واللہ تعالیٰ اعلم

marfat.com
Marfat.com

۴۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ؛ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ : مَا مِنْ شَیْءٍ اِلَّا اللّٰهُ يُحِبُّ اَنْ يُعْفٰى عَنْهُ مَالَمْ يَكُنْ اَحَدًا۔

قَالَ يَحْيٰى : قَالَ مَالِكٌ : وَالسُّنَّةُ عِنْدَنَا ، اَنَّ كُلَّ مَنْ شَرِبَ خَمْرًا مُسْكِرًا ، فَسَكِرَ اَوْ لَمْ يَسْكَرْ ، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَدُّ۔

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سُنا کہ حد کے سوا ہر گناہ کے متعلق اللہ تعالےٰ یہ چاہتا ہے کہ معاف کر دیا جائے۔

یحییٰ، امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ سنت ہے کہ جس نے نشہ آور شراب پی۔ اب خواہ اسے نشہ ہو یا نہ ہو اس پر حد جاری کرنا واجب ہو گیا۔

بَابُ ۲ مَا يُنْهٰى اَنْ يُنْبَذَ فِيْهِ

باب ۲ جن برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے

۵۔ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ : فَاَقْبَلْتُ سَحَرًا ، فَانْصَرَفَ قَبْلَ اَنْ اَبْلُغَهٗ۔ فَسَاَلْتُ مَاذَا قَالَ ؟ فَقِيْلَ لِیْ : نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ کسی غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں آپ کی جانب بڑھا تو میرے پہنچنے سے پہلے آپ فارغ ہو گئے۔ میں نے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا؟ مجھے بتایا گیا کہ آپ نے تونبے اور مرتبان میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

۶۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَعْقُوْبَ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ

عبدالرحمٰن بن یعقوب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تونبے اور مرتبان میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ ۳ مَا يُكْرَهُ اَنْ يُنْبَذَ جَمِيْعًا

باب ۳ جن دو چیزوں کو ملا کر نبیذ نہ بنائی جائے

۷۔ وَحَدَّثَنِیْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا ، وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدرا اور پکی کھجوروں کو ملا کر یا کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

۸۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهٗ ، عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحُبَابِ الْاَنْصَارِیِّ ، عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا ، وَالزَّهْوُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا۔

عبدالرحمٰن بن حباب انصاری نے حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے کھجور اور کشمش کے مشترکہ شیرہ سے منع فرمایا ہے اور اسی طرح گدرا اور پکی کھجوروں کو ملا کر بنانے سے۔

قَالَ مَالِكٌ : وَهُوَ الْاَمْرُ الَّذِیْ لَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا ، اَنَّهٗ يُكْرَهُ ذٰلِكَ لِنَهْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے شہر کے اہلِ علم کا ہمیشہ سے اسی پر عمل ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

باب تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

۹۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ ؟ فَقَالَ " كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ "

۱۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْغُبَيْرَاءِ ؟ فَقَالَ " لَا خَيْرَ فِيهَا " وَنَهَى عَنْهَا .

قَالَ مَالِكٌ ، فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ ، مَا الْغُبَيْرَاءُ ؟ فَقَالَ : هِيَ الْأَسْكَرَكَةُ .

۱۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا ، حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ " .

باب جَامِعِ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

۱۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ الْمِصْرِيِّ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، أَهْدَى رَجُلٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهَا ؟ " فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا . فَسَارَّهُ رَجُلٌ إِلَى جَنْبِهِ . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " بِمَ سَارَرْتَهُ ؟ " فَقَالَ : أَمَرْتُهُ أَنْ يَبِيعَهَا . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا ، حَرَّمَ بَيْعَهَا " ، فَفَتَحَ الرَّجُلُ الْمَزَادَتَيْنِ . حَتَّى ذَهَبَ مَا فِيهِمَا .

۱۳۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ

شراب کا حرام ہونا

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تبع نامی شراب کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ ہر وہ شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غبیرہ نامی شراب کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس میں کوئی بھلائی نہیں اور اس سے منع فرمایا۔

امام مالک کا بیان ہے کہ میں نے زید بن اسلم سے پوچھا کہ غبیرہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک نشہ آور مشروب ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں شراب پی اور اس سے توبہ نہ کی تو آخرت میں شراب اس پر حرام ہوگی۔

شراب کی حرمت کے متعلق دیگر روایات

ابن وعلہ مصری نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انگور کی شراب کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مشک شراب کا تحفہ پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام فرمایا ہے؟ عرض کی نہیں۔ پہلو کے ایک آدمی نے اس سے سرگوشی کی۔ آپ نے پوچھا کہ تم نے کیا سرگوشی کی ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں نے اسے بیچنے کے لیے کہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جس نے اس کا پینا حرام کیا اس نے بیچنا بھی حرام فرمایا ہے۔ اس آدمی نے مشک کا منہ کھول دیا یہاں تک کہ ساری شراب بہہ گئی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح، حضرت ابو طلحہ انصاری اور حضرت ابی بن کعب

marfat.com
Marfat.com

بْنَ الْجَرَّاحِ . وَأَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ . وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ . شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ وَتَمْرٍ . قَالَ فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ ، إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ . فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ : يَا أَنَسُ . قُمْ إِلَى هٰذِهِ الْجِرَارِ فَاكْسِرْهَا . قَالَ فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى تَكَسَّرَتْ .

۱۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ . عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ ، شَكَا إِلَيْهِ أَهْلُ الشَّامِ وَبَاءَ الْأَرْضِ وَثِقَلَهَا . وَقَالُوا : لَا يُصْلِحُنَا إِلَّا هٰذَا الشَّرَابُ . فَقَالَ عُمَرُ : اشْرَبُوا هٰذَا الْعَسَلَ . قَالُوا : لَا يُصْلِحُنَا الْعَسَلُ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ : هَلْ لَكَ أَنْ نَجْعَلَ لَكَ مِنْ هٰذَا الشَّرَابِ شَيْئًا لَا يُسْكِرُ ؟ قَالَ : نَعَمْ . فَطَبَخُوهُ حَتَّى ذَهَبَ مِنْهُ الثُّلُثَانِ وَبَقِيَ الثُّلُثُ . فَأَتَوْا بِهِ عُمَرَ . فَأَدْخَلَ فِيهِ عُمَرُ إِصْبَعَهُ . ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ فَتَبِعَهَا يَتَمَطَّطُ . فَقَالَ هٰذَا الطِّلَاءُ . هٰذَا مِثْلُ طِلَاءِ الْإِبِلِ . فَأَمَرَهُمْ عُمَرُ أَنْ يَشْرَبُوهُ . فَقَالَ لَهُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ : أَحْلَلْتَهَا وَاللّٰهِ . فَقَالَ عُمَرُ : كَلَّا وَاللّٰهِ . اللّٰهُمَّ إِنِّي لَا أُحِلُّ لَهُمْ شَيْئًا حَرَّمْتَهُ عَلَيْهِمْ وَلَا أُحَرِّمُ شَيْئًا أَحْلَلْتَهُ لَهُمْ .

۱۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالُوا لَهُ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ . إِنَّا نَبْتَاعُ مِنْ ثَمَرِ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ . فَنَعْصِرُهُ خَمْرًا فَنَبِيعُهَا . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ : إِنِّي أُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتَهُ وَمَنْ سَمِعَ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ . إِنِّي لَا آمُرُكُمْ أَنْ تَبِيعُوهَا . وَلَا تَبْتَاعُوهَا . وَلَا تَعْصِرُوهَا . وَلَا تَشْرَبُوهَا وَلَا تَسْقُوهَا . فَإِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ .

کو گدرا اور خشک کھجوروں کی شراب پلا رہا تھا کہ ایک آدمی آنے والے نے آکر کہا کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا:۔ اے انس! کھڑے ہو کر اس گھڑے کو پھوڑ دو۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں موسل کی طرف گیا اور وہ گھڑے کے پیٹ پر مارا کہ وہ پھوٹ گیا۔

محمود بن لبید انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شام تشریف لے گئے تو اہل شام نے علاقائی وبا اور آب و ہوا کے بھاری ہونے کی شکایت کی، اور کہا کہ صرف اس شراب سے ہم تندرست رہتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ شہد پیا کرو۔ عرض کی کہ شہد ہمارے موافق نہیں آتا۔ اُسی علاقے کے ایک آدمی نے کہا کہ ہم آپ کے لیے ایسی شراب بنا کر لائیں جو نشہ آور نہ ہو؟ فرمایا، ہاں۔ پس انہوں نے شیرہ پکایا۔ یہاں تک کہ دو تہائی جل گیا اور ایک تہائی باقی رہ گیا۔ حضرت عمر نے اُس میں انگلی داخل کر کے ہاتھ اُوپر اٹھایا تو اُس کا تار بندھ گیا۔ فرمایا کہ یہ کاڑھا تو اُونٹ کے کاڑھے کی طرح ہے۔ پس حضرت عمر نے اُس کے پینے کا حکم دیا۔ حضرت عبادہ بن صامت نے کہا کہ خدا کی قسم، آپ نے تو اِسے حلال کر دیا۔ حضرت عمر نے کہا کہ خدا کی قسم ایسا نہیں ہے۔ اے اللہ! میں کسی چیز کو حلال نہیں کرتا جس کو تو نے لوگوں پر حرام کیا اور اُن پر کسی چیز کو حرام نہیں کرتا جس کو تو نے اُن کے لیے حلال فرمایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عراق کے کچھ لوگوں نے اُن سے کہا:۔ اے ابو عبدالرحمٰن! ہم کھجوریں اور انگور خریدتے ہیں اور اُن سے شراب نچوڑ کر بیچتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں تمہارے اُوپر اللہ کو، اُس کے فرشتوں کو اور جتنے جن و انس سُن رہے ہیں اُن سب کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں تمہیں اِس کے بیچنے، خریدنے، نچوڑنے، پینے اور پلانے کا حکم نہیں دیتا کیونکہ یہ ناپاک ہے اور شیطانی عمل۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الْجَامِعِ

کتاب الجامع

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَدِيْنَةِ وَاَهْلِهَا

مدینہ اور اہل مدینہ کے حق میں دعا

۱۔ وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ:

یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا:۔

حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مِكْيَالِهِمْ. وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ مَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ، يَعْنِيْ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے اللہ! انہیں ان کے پیمانوں میں برکت دے اور انہیں ان کے صاع اور مُد میں برکت دے یعنی مدینہ منورہ کے رہنے والوں کو۔

۲۔ وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوْا بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاِذَا اَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا. وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا. وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا. وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا. اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ. وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ. وَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهٖ لِمَكَّةَ، وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ، ثُمَّ يَدْعُوْا اَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَرَاهُ. فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُسے لے کر یوں دعا کرتے:۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے پھلوں میں برکت دے اور ہمیں ہمارے شہر میں برکت دے اور ہمیں ہمارے صاع میں برکت دے اور ہمیں ہمارے مُد میں برکت دے۔ اے اللہ! بیشک ابراہیم تیرے بندے تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے اور بیشک میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ اُنہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی اور میں تجھ سے مدینہ منورہ کے لیے دعا کرتا ہوں، جتنی اُنہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے تجھ سے دُعا کی میں اُتنی ہی مزید۔ پھر کسی چھوٹے بچے کو دیکھ کر بُلاتے اور وہ پھل اُسے مرحمت فرما دیتے ف

ف۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے والہانہ لگاؤ کا زندہ ثبوت ہے کہ ہر نئے پھل کو پہلے بارگاہِ رسالت میں پیش کرتے تھے حالانکہ پروردگارِ عالم نے انہیں ایسا کرنے کا کوئی واضح حکم نہیں دیا تھا لیکن وہ حضرات کر رہے

marfat.com
Marfat.com

باب ۲ مَاجَاءَ فِي سُكْنَى الْمَدِيْنَةِ وَالْخُرُوْجِ مِنْهَا

مدینہ منورہ میں رہنے اور اُس سے نکلنے کا بیان

۳ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ قَطَنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ

یحنس مولیٰ زبیر بن عوام سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر

کیونکہ اوّلاً تو یہ منبع خیر و برکت سے اکتساب فیض کا ایک ذریعہ تھا اور ثانیاً تعزّروہ تُوَقِّرُوْہُ کے حکم پر عمل کیا جا رہا تھا۔ اس عمل سے امت محمدیہ کو معلوم ہو گیا کہ اس شہنشاہ عالی وقار کے بعد حصول برکت کے لیے اس کے نائبوں کی خدمت میں نذرانے پیش کرنا سنت صحابہ، رضائے مصطفیٰ اور حکم خدا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ پھل بچوں اور لڑکوں کو عنایت فرما دیتے تھے کیونکہ بچوں کو ہر نئی چیز کی زیادہ تمنا ہوتی ہے معلوم ہوا کہ نذرانے جمع کرنے کے لیے نہیں ہوتے بلکہ ضرورت مندوں کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کی مدد کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔ بزرگانِ دین کا لنگر جاری کرنا اسی وجہ سے ہوا کرتا تھا۔ اگر کوئی اسے ذخیرہ کرے اور اپنے آرام و راحت کا ذریعہ بنائے تو دنیا کی دولت اور آرام و راحت سے ایسا لگاؤ رکھنے والا بزرگ حقیقت میں بزرگ نہیں اور نہ اسے نذرانے دینے کی وہ افادیت جو حقیقت میں نذرانوں سے مقصود ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب نیا پھل پیش کیا جاتا تو بارگاہِ خداوندی میں دعا کرتے۔ معلوم ہوا کہ بزرگوں کو اس پر عمل کرنا چاہیئے کہ ایسے مواقع پر پیش کرنے والے اور دوسرے لوگوں کے لیے خدائے ذوالمنن سے خیر و برکت طلب کرے۔ ساتھ ہی وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ پروردگار عالم نے یقیناً مدینہ منورہ کے اندر مکہ مکرمہ سے دوچند خیر و برکت رکھی ہو گی کیونکہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا خدا نے ضرور قبول فرمائی ہو گی جبکہ اس دعا کی کیفیت یہ ہوتی تھی۔

اجابت کا سہرا، عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد

ف - مدینہ منورہ کی محبت ہر صاحب ایمان کے دل میں موجزن رہتی ہے۔ حبیبِ خدا اور محبوبِ کائنات جب تک مکہ مکرمہ میں جلوہ افروز رہے تو کائنات ارضی و سماوی کا ہر فرد ادھر متوجہ رہا بلکہ خود خالق کائنات بھی اسی جانب توجہ فرماتا رہا اور جب اس رحمتِ دو عالم نے مدینہ منورہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا تو سب کی نگاہوں کا مرکز مدینہ منورہ ہو گیا کیونکہ کونین کی ساری بہار اسی محبوب پروردگار کے دم قدم سے وابستہ ہے۔ وہ جہاں بھی جلوہ افروز ہوں وہی مقام مدینہ منورہ ہے اور اسی کی جانب سب کی نگاہیں سمٹ سمٹا کر مرکوز ہو جاتی ہیں۔

عشق رسول کی منہ بولتی تصویر، دشمنانِ رسول اور گندم نما جَو فروش قسم کے مدعیان علم و عرفاں کا عمر بھر محاسبہ کرنے والا محمدی کچھار کا شیر اور چودھویں صدی میں سرمایہ ملّت کا عدیم المثال نگہبان یعنی امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) وہ یوں بارگاہ خداوندی میں عرض گزار ہوئے:-

سایۂ دیوار و خاکِ در ہو یا رب اور رضا
خواہش دیہیم قیصر، شوق تخت جم نہیں

مولانا کرامت علی شہیدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی منہ مانگی مراد پائی۔ انکی دعا بارگاہِ خداوندی میں شرفِ قبولیت حاصل کر گئی

marfat.com
Marfat.com

عُمَيْرِ بْنِ الْاَجْدَعِ : اَنْ يُحَنِّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْفِتْنَةِ . فَاَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ . فَقَالَتْ : اِنِّي اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ . اشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ . فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ : اقْعُدِي لُكَعُ . فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ " لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَائِهَا اَحَدٌ ، اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ .

رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس زمانۂ فتنہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اُن کی مولاۃ آئی اور انہیں سلام کر کے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! میں یہاں سے نکلنا چاہتی ہوں کیونکہ لوگ ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اُس سے فرمایا کہ پگلی بیٹھی رہو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ نہیں صبر کرے گا کوئی اس کی مصیبتوں اور سختیوں پر مگر میں اُس کی شفاعت کروں گا یا قیامت کے روز اُس کی گواہی دوں گا۔

۴- وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ . فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ : اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ : اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى . فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا . وَيَنْصَعُ طِيْبُهَا .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ اعرابی کو مدینہ منورہ میں بخار آنے لگا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا:۔ یا رسول اللہ! میری بیعت توڑ دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار فرمایا۔ دوبارہ آکر کہا کہ میری بیعت توڑ دیجئے تو آپ نے انکار فرمایا۔ سہ بارہ آکر کہا کہ میری بیعت توڑ دیجئے تو آپ نے انکار فرمایا۔ پس اعرابی باہر نکل گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو میل کو نکال پھینکتی اور زرِ خالص کو رکھتی ہے۔

حاشیہ صفحہ گزشتہ

جنہوں نے بارگاہِ رسالت میں اپنی خواہش کا یوں اظہار کیا تھا:۔

تمنّا ہے درختوں پر ترے روضے کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مقیّد کا

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۷۹ھ) جیسے قافلہ سالارِ عاشقانِ رسول نے جب فریضۂ حج ادا کر لیا تو پھر نفلی حج کرنے کبھی نہ گئے کہ مبادا راستے میں یا مکہ مکرمہ کے اندر آخری وقت آجائے۔ وہ ساری عمر پھر مدینہ منورہ سے دُور نہیں گئے کہ جب بھی موت آئے تو مدینہ منورہ میں آئے اور حضور کے قدموں میں دفن ہونا نصیب ہو۔ زیرِ نظر روایت کو دیکھیے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۱۰۱ھ) مدینہ منورہ سے جاتے ہوئے اشک بار ہو کر اس کی طرف دیکھتے اور ساتھی سے فرماتے ہیں کہ کہیں ہمارا شمار ان لوگوں میں نہ ہو جائے جنہیں مدینہ منورہ اپنے اندر رہنے نہیں دیتا بلکہ نکال دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ وَفَاةً وَّشَهَادَةً فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ یعنی اے اللہ! مجھے اپنے رسول کے شہر میں وفات اور شہادت نصیب فرما۔ اسی لیے اس سراپا معصیت اور ذرّہ ناچیز نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا ہے۔

مدینے میں دو گز زمیں مجھ کو دے دو
نہ دو حور و غلماں مدینے کے والی

marfat.com

Marfat.com

۵ - وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ؛ اَنَّهٗ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْحُبَابِ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے ایسی بستی میں جانے کا حکم ہوا ہے جو بہت سی بستیوں کو کھا جائے گی۔ لوگ اُسے یثرب کہتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ ہے۔ بُرے آدمیوں کو یوں نکال دیتی ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو نکالتی ہے۔

۶ - وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ اَبِيْهِ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَخْرُجُ اَحَدٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ رَغْبَةً عَنْهَا ، اِلَّا اَبْدَلَهَا اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهُ"

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو آدمی مدینہ منورہ سے منہ پھیر کر نہیں نکلتا تو اللہ تعالیٰ اسے اُس سے بہتر عطا فرما دیتا ہے۔

۷ - وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؛ اَنَّهٗ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ. وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ. وَتُفْتَحُ الشَّامُ. فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبِسُّوْنَ. فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ. وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ. وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ. فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبِسُّوْنَ. فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ. وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ"

حضرت سفیان بن ابوزبیر کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یمن فتح ہوگا پس کچھ لوگ ٹہلتے ہوئے آئیں گے تو اپنے گھر والوں اور حلقۂ اثر کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔ شام فتح ہوگا پس کچھ لوگ ٹہلتے ہوئے آئیں گے تو اپنے گھر والوں اور حلقۂ اثر کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ اُن کے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔ عراق فتح ہوگا، پس کچھ لوگ ٹہلتے ہوئے آئیں گے تو اپنے گھر والوں اور حلقۂ اثر کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔

۸ - وَحَدَّثَنِیْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ حِمَامٍ ، عَنْ عَمِّهٖ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَتَتْرُكُنَّ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى اَحْسَنِ مَا كَانَتْ. حَتّٰى يَدْخُلَ الْكَلْبُ اَوِ الذِّئْبُ فَيَغْتَدِيْ عَلٰى بَعْضِ سَوَارِي الْمَسْجِدِ. اَوْ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَلِمَنْ تَكُوْنُ الثِّمَارُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ ؟ قَالَ "لِلْعَوَافِيْ. الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تم مدینہ کو ضرور اچھی حالت میں چھوڑ جاؤ گے یہاں تک کہ کتا یا بھیڑیا داخل ہو کر مسجد کے کسی ستون کے پاس یا منبر پر پیشاب کرے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اُس زمانے میں پھل کس کے لیے ہوں گے؟ فرمایا کہ بھوکے پرندوں اور درندوں کے لیے۔

۹ - وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حِيْنَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ الْتَفَتَ اِلَيْهَا فَبَكٰى. ثُمَّ قَالَ: يَا مُزَاحِمُ. اَتَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ نَدَبَتِ الْمَدِيْنَةُ؟

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز جب مدینہ منورہ سے نکلے تو اُس کی طرف دیکھ کر روئے پھر کہا، اے مزاحم کیا تم ڈرتے ہو کہ ہم اُن لوگوں میں سے نہ ہوں جن کو مدینہ منورہ نے نکال دیا ہو؟

باب ۳ مَا جَاءَ فِيْ تَحْرِيْمِ الْمَدِيْنَةِ

مدینہ طیبہ کی حرمت کا بیان

۱۰ - حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَوْلَى الْمُطَّلِبِ ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

marfat.com
Marfat.com

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ. فَقَالَ: "هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ. اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ. وَاَنَا اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا"

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوہ احد کو دیکھ کر فرمایا۔ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں دونوں کناروں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں۔

ف - اس حدیث میں حرم بنانے کی زبان رسالت سے نسبت قابل غور ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارگاہ خداوندی میں عرض کر رہے ہیں کہ مکہ مکرمہ کو میرے جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حرم بنایا اور میں مدینہ منورہ کو حرم قرار دیتا ہوں یہ اعزازی اختیارات ہیں جو پروردگار عالم اپنے مقبول بندوں کو عطا فرماتا ہے اور اسی اعزازی اختیار کی بنا پر مجازاً ان کی طرف بھی ایسے امور کی نسبت کر دی جاتی ہے جس کی قرآن وحدیث میں اتنی مثالیں موجود ہیں جنہیں شمار نہیں کیا جا سکتا۔

مبتدعین زمانہ سے بعض لوگ مقربین بارگاہِ الٰہیہ کے علوم و اختیارات کے نام سے ہی جل بھن جاتے ہیں اور ایڑی سے چوٹی بلکہ اپنے مہاتما گاندھی کی لنگوٹی تک کا زور اس بات پر لگا دیتے ہیں کہ کسی بڑی سے بڑی ہستی کو ایک عام انسان سے ذرا بھی کسی بات میں مختلف نہ سمجھا جائے اور اگر فرق بھی کیا جائے تو صرف اتنا ہی جتنا کہ چھوٹے بڑے بھائی میں ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک نبی اس ہستی کا نام ہے جس نے دینی مسائل کسی کتاب یا استاد سے نہیں سیکھے بلکہ اسے وحی کے ذریعے بتا دیئے گئے اور ان کی تبلیغ پر مامور فرما دیا گیا۔ گویا ان کی اصطلاح کے مطابق ایک نبی اور کسی مسجد کے ملاں جی میں وحی کے سوا اور کوئی بنیادی فرق نہیں ہے۔

اگرچہ قرآن وحدیث کے واضح نصوص ان حضرات کے اس غیر اسلامی نظریہ کی قطعاً تائید نہیں کرتے بلکہ صاف صریح طور پر اسے کلمۂ طیبہ سے انحراف اور عقیدۂ رسالت کا انکار قرار دیا ہے کیونکہ انبیائے کرام ہرگز خدا نہیں لیکن یقیناً خدا نما ہیں۔ یہ حضرات مظہر خدا ہوتے تھے جن کے کمالات سے خدا کی ذات وصفات کا تصور انسانوں کے ذہن میں سماتا تھا۔ ان اعزازی علوم و اختیارات کو شرک قرار دینا حقیقت میں اسلام سے مذاق، عقیدۂ رسالت کے خلاف ابلیسی شرارت اور عقیدہ توحید کو مسلمانوں کے دلوں اور دماغوں سے نکالنے کی خاطر پُراسرار شیطانی سازش کے شوگر کوٹڈ کیپسول ہیں جن کو استعمال کرنے سے اسلامی عقیدۂ توحید وعقیدۂ رسالت کو آدمی اپنے ہاتھ سے دے بیٹھتا ہے غرضیکہ یوں دین کے نام پر آدمی ایمان جیسی متاعِ عزیز کو ضائع کر کے اپنے آپ کو مکمل بے دین بنا لیتا ہے اور یہ سوچنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کرتا کہ یہ تو وہ مرض ہے جو شیطان کو لاحق ہوا تھا اور کہیں وہ دینداری کے پردے میں مجھے اپنے جیسا بنانے کی کوشش نہ کر رہا ہو توحید کی نام ونہاد علمبرداری نے اسے منصب نبوت کو نہ سمجھنے دیا اور گلے میں لعنت کا طوق پڑا۔ شیطان کے اسی نقش قدم پر چلنا حقیقت میں شیطان کے انجام کو اپنا مقدر بنانا نہیں تو اور کیا ہے؟

مقربین بارگاہ الٰہیہ کے عطائی و اعزازی اختیارات ایک ایسی مسلّمہ حقیقت ہے جس کے انکار کی اسلام کے اندر قطعاً گنجائش نہیں ہے خود قرآن کریم کے اندر ایسی درجنوں آیات موجود ہیں جن کے اندر غیر خدا کی طرف ایسے اختیارات کی نسبت کی گئی ہے۔ یہاں ایسی تمام آیات کو نقل کرنے کی گنجائش نہیں بلکہ خاص اسی تحریم وتحلیل کے سلسلے میں دو آیتیں پیش کی جاتی ہیں۔ ایک مقام پر پروردگار عالم نے اپنے حبیب سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول، غیب کی خبریں دینے والے بے پڑھے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور

marfat.com

Marfat.com

۱۱۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؛ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ : لَوْ رَاَیْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِیْنَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ . " مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا حَرَامٌ "

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ اگر میں مدینہ منورہ میں ہرنوں کو چرتے دیکھوں تو انہیں نہیں چھیڑوں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :۔ ان دونوں کناروں کی درمیانی جگہ حرم ہے۔

حاشیہ صفحہ گزشتہ

الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ؕ

(۷ : ۱۵۷)

ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا۔

اس آیت میں حلال و حرام کرنے کی نسبت خود پروردگار عالم نے اپنے حبیب کی طرف فرمائی اور بتایا کہ میرا محبوب لوگوں کے سروں سے بوجھ اور گلوں سے پھندے اتار کر ان کی مشکل کشائی اور حاجت روائی کرے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے جو فرمایا تھا دوسرے مقام پر قرآن کریم نے ان کے ارشادات کو یوں نقل فرمایا ہے :۔

اَنِّیْ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝

(۳ : ۴۹ - ۵۰)

میں تمہارے لیے مٹی سے پرندے کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرندہ ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اور میں مُردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے اور میں تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ بیشک ان باتوں سے تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلے کتاب توریت کی اور اس لیے کہ حلال کر دوں تمہارے لیے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

ان دونوں آیتوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے جن عطائی و اعزازی اختیارات کو بیان فرمایا اور قرآن مجید انہیں نقل کیا وہ چشم بصیرت سے دیکھنے والے ہیں کہ اللہ کے ایک نبی جلیل القدر پیغمبر اور اولو العزم رسول نے کیا فرمایا جبکہ وہ حضرت توحید کا علم بلند کرنے اور کفر و شرک کی جڑیں اکھاڑ پھینکنے کے لیے اس دنیا میں تشریف لاتے رہے۔ اگر ان عطائی و اعزازی نسبتوں میں کفر و شرک کا ذرا بھی شائبہ ہوتا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسی باتوں کی ہرگز اپنی جانب نسبت نہ کرتے اور نہ قرآن کریم میں ایسی نسبتوں کو برقرار رکھا جاتا جبکہ انہوں نے بنی اسرائیل سے فرمایا :۔

۱۔ میں تمہارے لیے مٹی سے پرندے کی مورت تخلیق کر کے اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے۔

۲۔ میں مادرزاد اندھے کو بینائی عطا کر دیتا ہوں۔

۳۔ میں کوڑھی کو شفا بخش دیتا ہوں۔

marfat.com

Marfat.com

۱۲ - وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ یُوْسُفَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ ، عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ ، اَنَّهٗ وَجَدَ غِلْمَانًا قَدْ

عطا ابن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند لڑکوں کو دیکھا کہ انہوں نے لونڈی کو

حاشیہ صفحہ گذشتہ :-

۴ - میں خدا کے حکم سے مُردے کو زندہ کر دیتا ہوں۔

۵ - میں تمہیں بتا دیتا ہوں جو تم کھاتے ہو۔

۶ - میں تمہیں بتا دیتا ہوں جو تم گھروں میں جمع کر کے رکھتے ہو۔

۷ - میں تمہارے لیے بعض چیزوں کو حلال کرنے آیا ہوں جو پہلے تم پر حرام تھیں۔

ان نسبتوں کی حقیقت چشم بینا کو بھی ایمان کی روشنی میں ہی نظر آسکتی ہے کیونکہ حضرات انبیائے کرام کی شان کو وہی لوگ علیٰ قدر مراتب دیکھ سکتے ہیں جو منصب نبوت کے قائل ہوں ورنہ جو سرے سے منصب نبوت و رسالت ہی کے قائل نہیں اور جنہیں ایک عام آدمی اور نبی کے اندر کوئی خاص فرق نظر ہی نہیں آتا وہ تو یہی سمجھیں گے کہ جس طرح سے ہمیں خدا کی طرف سے کوئی خاص علم و اختیار نہیں ملا اسی طرح انبیائے کرام کو بھی کچھ نہیں ملا ہوگا۔ دریں حالات قرآن کریم کے بار بار فرمانے، احادیث مطہرہ کے سینکڑوں بار دہرانے بتانے کے باوجود ان کا ذہن ان نسبتوں کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہوگا کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو ایسی باتوں کو دیکھنے والی آنکھوں سے محروم کر لیا ہوتا ہے لہٰذا وہ ان نسبتوں کی من مانی اور دور از کار تاویلیں گھڑیں گے اور اللہ اور رسول پر اپنے معانیٔ مفہومہ کی تہمت دھریں گے اور کسی طرح بھی تسلیم کرنے کی جانب رُخ سیدھا نہیں کریں گے کیونکہ۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

چونکہ بات زیر بحث یہ ہے کہ اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنانے کی نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف فرمائی اور مدینہ منورہ کو حرم بنانے کی نسبت اپنی جانب۔ لہٰذا مناسب نظر آتا ہے کہ مدینہ طیبہ کو حرم بنانے کی چند دیگر حدیثیں اور پیش کر دی جائیں جن سے اہل ایمان کی آنکھوں کو نور اور دلوں کو سرور ملے۔ ان کی کشت دین لہلہائے اور گلشن ایمان بہاروں سے ہمکنار ہو جائے۔ اَقُوْلُ بِعَوْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔

۱ - حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوئے :-
اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا - (بخاری، مسلم، احمد، طحاوی) اے اللہ! بیشک حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم کر دیا اور میں (مدینہ طیبہ کے) ان دونوں سنگستانوں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں

۲ - حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِاَهْلِهَا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَةَ كَمَا حَرَّمَ اِبْرَاهِیْمُ مَكَّةَ وَاِنِّیْ دَعَوْتُ فِیْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلِ مَا دَعَا بِهٖ اِبْرَاهِیْمُ لِاَهْلِ مَكَّةَ - (بخاری و مسلم) بیشک حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم بنا دیا اور اس کے باشندوں کے لیے دعا فرمائی اور بیشک میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کر دیا جس طرح انہوں نے مکہ مکرمہ کو حرم کیا اور میں نے اس کے پیمانوں میں اس سے دگنی برکت کی دعا کی جو انہوں نے اہل مکہ کے لیے کی تھی۔

۳ - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی۔ الٰہی! بیشک حضرت

marfat.com
Marfat.com

اَلْجَوُّا فَعَبَا اِلٰی زَاوِیَۃٍ. فَطَرَدَھُمْ عَنْہُ۔

ایک کونے میں گھیر رکھا تھا۔ اِنہوں نے اُسے چھڑا دیا۔

قَالَ مَالِکٌ: لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ: اَفِیْ حَرَمِ رَسُوْلِ

حاشیہ صفحہ گذشتہ

ابراہیم تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور تو نے ان کی زبان پر مکہ معظمہ کو حرم کیا اَللّٰھُمَّ اَنَا عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا ـــــ (بخاری و مسلم) الٰہی! اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ میں مدینہ طیبہ کی ان دونوں حدوں کے درمیان والی ساری جگہ کو حرم بناتا ہوں۔

۴۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ یُّقْطَعَ عِضَاھُھَا اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُھَا۔ (بخاری، مسلم، احمد، طحاوی) بیشک میں حرم بناتا ہوں مدینہ طیبہ کے دونوں سنگستانوں کی درمیانی جگہ کو اس کے کیکر کے درخت نہ کاٹے جائیں اور اس کا شکار نہ مارا جائے۔

۵۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا۔ (مسلم، طحاوی) بیشک حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم کر دیا اور میں مدینہ منورہ کے دونوں سنگلاخ کی درمیانی جگہ کو حرم کرتا ہوں۔

۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض گزار ہوئے اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ فَجَعَلَھَا حَرَمًا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ حَرَامًا مَا زِمَیْھَا اَنْ لَّا یُھْرَاقَ فِیْھَا دَمٌ وَلَا یُحْمَلَ سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا یُخْبَطَ فِیْھَا شَجَرَۃٌ اِلَّا لِعَلْفٍ۔ (صحیح مسلم) الٰہی! بیشک حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرام کر کے حرم بنا دیا اور بیشک میں نے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کی درمیانی جگہ کو حرم بنا کر حرام کر دیا ہے کہ اس میں کوئی خون نہ بہایا جائے اور نہ لڑائی کے لیے ہتھیار اٹھائے جائیں اور نہ کسی درخت کے پتے جھاڑے جائیں مگر جانوروں کے چارے کو۔

۷۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوئے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ قَدْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا کَمَا حَرَّمْتَ عَلٰی لِسَانِ اِبْرَاھِیْمَ الْحَرَمَ۔ (صحیح مسلم، مسند احمد) الٰہی! بیشک میں نے سارے مدینہ منورہ کو حرم کر دیا جیسے تو نے (مکہ مکرمہ کو) زبان ابراہیم پر حرم محترم بنایا۔

۸۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ بَیْتَ اللّٰہِ وَاٰمَنَہٗ وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا لَا یُقْطَعُ عِضَاھُھَا وَلَا یُصَادُ صَیْدُھَا۔ (صحیح مسلم، طحاوی) بیشک حضرت ابراہیم نے بیت اللہ کو حرم بنا دیا اور امن والا کر دیا اور میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کیا کہ اس کے کانٹے دار درخت بھی نہ کاٹے جائیں اور نہ اس کے وحشی جانور شکار کیے جائیں۔

۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ وَجَعَلَ ثُنَیَّ عَشَرَ مِیْلًا حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ حِمًی۔ (بخاری، مسلم، مسند احمد) مدینہ طیبہ کی دونوں سنگستانوں کے درمیان والی ساری جگہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم کر دیا اور اس کے گرد اگرد بارہ بارہ میل تک کے سبزہ و درختوں کو لوگوں کے تصرف سے اپنی حمایت میں لے لیا۔

۱۰۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ

marfat.com

Marfat.com

لله صلی اللہ علیہ وسلم یصنعہ ھذا۔

۱۳۔ وحدثنی یحیی عن مالک، عن رجل، قال: دخل ایک آدمی کا بیان ہے کہ حضرت عطاء بن یسار میرے پاس سوار

حاشیہ صفحہ گذشتہ

(صحیح مسلم، طحاوی شریف) بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سارے مدینہ طیبہ کو حرم بنا دیا۔

۱۱۔ عاصم احول سے روایت ہے قلت لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ نَعَمْ۔ (صحیح مسلم، طحاوی شریف)

۱۲۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ۔ (سنن ابو داؤد) بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (مدینہ منورہ کے) اس حرم محترم کو حرم بنا دیا۔

۱۳۔ سرجیل کہتے ہیں کہ ہم مدینہ طیبہ میں چند جال لگا رہے تھے۔ حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے جال پھینک دیئے اور فرمایا اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ صَيْدَهَا۔ (طحاوی شریف) کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کا شکار حرام فرما دیا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا۔ (ابن ابی شیبہ) بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے دونوں سنگلاخ کے مابین کو حرم کر دیا ہے۔

۱۴۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّعْضَدَ شَجَرُهَا اَوْ يُخْبَطَ۔ (طحاوی شریف) بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سارے مدینہ منورہ کو حرم بنا دیا ہے کہ اس کے درخت نہ کاٹیں اور نہ پتے جھاڑیں۔

۱۵۔ ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ میں نے ایک چڑیا پکڑ لی تھی اسے لیے ہوئے باہر گیا تو والد ماجد حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل گئے۔ انہوں نے شدت سے میرا کان ملا، چڑیا کو لے کر چھوڑ دیا اور فرمایا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَيْدَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا۔ (طحاوی) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کا شکار حرام فرما دیا ہے۔

۱۶۔ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْبَقِيْعَ وَقَالَ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔ (طحاوی شریف) بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بقیع کو حرم بنا دیا اور فرمایا کہ چراگاہ کو کوئی اپنی حمایت میں نہیں لے سکتا سوائے اللہ اور اس کے رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے (الامن والعلیٰ)۔

یہ سولہ حدیثیں مذکور ہوئی ہیں۔ یعنی آٹھ میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے مدینہ طیبہ کو حرم بنا دیا پچھلی آٹھ میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حرم کر دینے سے مدینہ منورہ حرم ہو گیا۔ پہلی آٹھ حدیثوں میں سے پانچ کے اندر اپنے جدِ امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی جانب بھی یہی نسبت ارشاد فرمائی کہ مکہ معظمہ کو انہوں نے حرم کر دیا نیز جائے امن بنا دیا۔ یہ سب اسی عطائی اور اعزازی اختیارات کے جلوے ہیں جس کے باعث قرآن و حدیث میں ایسی باتوں کی نسبت مقربین بارگاہِ الٰہیہ کی جانب فرمائی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اختیارات دیئے اور اپنے مقبول بندوں کی جانب خود ان کی نسبت فرمائی۔ مقربین بارگاہِ الٰہیہ جنہیں یہ اختیار ملا انہوں نے خود اپنی جانب ایسے امور کی نسبت کی اور صاحب اختیار دوسروں بزرگوں کی جانب بھی نسبت کرتے رہے۔ ان عطائی اور اعزازی اختیارات سے پروردگار عالم کے حقیقی و ذاتی اختیار پر قطعاً کوئی اثر

marfat.com

Marfat.com

عَلَىَّ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَنَا بِالسُّوَافِ قَدِ اصْطَادَتْ لَهُمَا. فَأَخَذَهُ مِنْ يَدَيَّ فَأَرْسَلَهُ۔

میں تشریف لائے میں نے چڑیا شکار کی تو انہوں نے میرے ہاتھ سے لے کر اسے چھوڑ دیا۔ف

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَبَاءِ الْمَدِينَةِ

مدینہ منورہ کی وبا کا بیان

۱۴- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ. قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ ... وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ فَيَقُولُ:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ... بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ؟

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ؟ ... وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ؟

قَالَتْ عَائِشَةُ، فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ: "اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ. وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ".

میں تشریف لائے میں نے چڑیا شکار کی تو انہوں نے میرے ہاتھ سے لے کر اسے چھوڑ دیا۔ف

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو حضرت ابو بکر اور حضرت بلال کو بخار آنے لگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں اُن کے پاس جاتی اور کہتی۔ آبا جان! آپ کا کیا حال ہے؟ بلال! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ وہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر کو جب بخار چڑھتا تو کہتے:۔

ہر صبح تو مسرور ہے اہل و عیال سے ... نزدیک تری موت ہے تیرے نعال سے

اور حضرت بلال کا جب بخار اُترتا تو بلند آواز سے کہتے:۔

کاش میں پھر اپنی وادی میں گزاروں ایک شب ... گرد میرے وہ نباتاتِ جلیل اذخر ہوں سب

کاش میں پانی مجنہ کا کبھی پھر پی سکوں ... اور طفیل و شامہ کو جانے خدا دیکھوں کا کب

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو یہ بات بتائی تو آپ نے دعا کی "اے اللہ! ہمیں مکہ مکرمہ جیسی مدینہ منورہ کی محبت عطا فرما بلکہ زیادہ اور اسے ہمارے لیے صحت بخش بنا، ہمیں اس کے صاع اور مد میں برکت دے اور اس بخار کو جحفہ بھیج دے۔

۱۵- قَالَ مَالِكٌ:

وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: وَكَانَ

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ

حاشیہ صفحہ گذشتہ

نہیں پڑتا کیونکہ ایسا اختیار مرحمت فرما دینے کے باوجود صاحبِ اختیار اپنے تمام اختیارات سمیت پروردگار عالم کے اختیار سے ایک بال برابر علیحدہ یا باہر نہیں ہو سکتا۔ اس کے باوجود شرک کا خطرہ سوجھنا دین سے بے خبر ہونے کے ساتھ عقل سلیم سے بھی محروم ہونے کا ثبوت ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

ف۔ حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ چڑیا اسی لیے ان کے ہاتھ سے لے کر چھوڑی کہ وہ مدینہ منورہ کی حدود کے اندر پکڑی تھی جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا تھا۔ مدینہ طیبہ کے دونوں سنگستانوں کی درمیانی جگہ یا اردگرد بارہ بارہ میل تک کی جگہ میں شکار کرنا یا وہاں کا درخت کاٹنا ان امور سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرما دیا تھا۔ اسی مضمون پر دلالت کرنے والی تین حدیثیں اسی باب میں گزر چکی ہیں۔ اگر مزید حدیثیں دیکھنے کا شوق ہو تو بخاری، مسلم، طحاوی، مسند احمد، مسند عبد الرزاق اور مسند الفردوس میں ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

عَامِرُ بْنُ ذُهَيْرَةَ يَقُوْلُ:

قَدْ رَأَيْتُ الْمَوْتَ قَبْلَ ذَوْقِهٖ
إِنَّ الْجَبَانَ حَتْفُهٗ مِنْ فَوْقِهٖ

عامر بن ذہیرہ کہتا ہے:۔

مرنے سے پہلے موت کو میں دیکھ چکا ہوں
گو بزدلوں پہ آتی ہے وہ آسمان سے

۱۶- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّهٗ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عَلٰى أَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ، لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مدینہ منورہ کے راستوں پہ فرشتوں کا پہرہ ہے، اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہو سکتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ إِجْلَاءِ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ.

مدینہ منورہ سے یہودیوں کو نکالنے کا بیان

۱۷- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِيْ حَكِيْمٍ، أَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَقُوْلُ: كَانَ مِنْ آخِرِ مَا تَكَلَّمَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى، اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ. لَا يُبْقَيَنَّ دِيْنَانِ بِأَرْضِ الْعَرَبِ"

اسمٰعیل بن حکیم نے عمر بن عبدالعزیز کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے آخری کلام یہ فرمایا کہ اللہ تعالےٰ یہود و نصاریٰ کو غارت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ سرزمین عرب میں دو دین نہ رہیں ف

۱۸- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَجْتَمِعُ دِيْنَانِ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ"

امام مالک نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جزیرۂ عرب میں دو دین جمع نہ ہوں۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ کی ہلاکت کے لیے دعا فرمائی کیونکہ انہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجد بنا لیا تھا۔ مسجدیں بنانے سے غالباً یہی مراد ہوگی کہ انہیں مسجود الیہ قرار دے کر قبور انبیاء کی طرف سجدے کرتے ہوں گے کسی کو مسجود لہٗ قرار دینا تو یقیناً کفر ہے اور قبلے کے علاوہ کسی کو مسجود الیہ بنانے کی اجازت بھی نہیں ہے۔ رہا تعظیمی سجدہ تو اب اسلام نے اسے حرام قرار دیا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے بت پرستی کے لیے دروازہ کھل جاتا ہے۔ اس کی آڑ لے کر مبتدعین زمانہ سے بعض بت پرستوں کے پجاریوں نے قبور انبیاء کی زیارت کے لیے جانا، وہاں خدا سے دعا کرنا ایسے مقامات پر روشنی کا اہتمام کرنا اور ان کی زیارت کے لیے دور دراز سے سفر کر کے آنا وغیرہ امور کو بھی خلاف شرع، بدعت اور شرک تک بتانے کا دل آزار چکر چلایا ہوا ہے۔ حتیٰ کہ ابن تیمیہ حرانی اور ذوالخویصرہ کی وہ معنوی ذریت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کے بارے میں بھی اسی خیال کا اظہار کر کے راسخ العقیدہ مسلمانوں کے قلب و جگر پر نشتر زنی کرتی رہتی ہے حالانکہ روضۂ انور کی زیارت کے لیے تو روزانہ صبح و شام ستر ہزار فرشتے آتے اور جاتے رہتے ہیں اور ہمہ وقت اس بارگاہ عرش آستاں میں صلوٰۃ و سلام کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں۔ سبحان اللہ! پروردگار عالم کی طرف سے نوروں کا یہ ایمان افروز اہتمام ہے اور شمع رسالت کو پھونکوں سے بجھانے والوں کو صرف مسلمانوں کی دل آزاری سے کام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مدعیٔ اسلام کو سچی ہدایت اور ایمان کی دولت سے سرفراز فرمائے، آمین یا الٰہ العلمین۔

marfat.com
Marfat.com

۱۹- قَالَ مَالِكٌ ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : فَتَحَصَّ عَنْ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتّٰى أَتَاهُ الْيَقِيْنُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " لَا يَجْتَمِعُ دِيْنَانِ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ " فَأَجْلٰى يَهُوْدَ خَيْبَرَ.

قَالَ مَالِكٌ : وَقَدْ أَجْلٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَهُوْدَ نَجْرَانَ وَفَدَكَ فَأَمَّا يَهُوْدُ خَيْبَرَ فَخَرَجُوْا مِنْهَا لَيْسَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ وَلَا مِنَ الْأَرْضِ شَيْءٌ. وَأَمَّا يَهُوْدُ فَدَكَ فَكَانَ لَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ وَنِصْفُ الْأَرْضِ. لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ صَالَحَهُمْ عَلٰى نِصْفِ الثَّمَرِ وَنِصْفِ الْأَرْضِ. فَأَقَامَ لَهُمْ عُمَرُ نِصْفَ الثَّمَرِ وَنِصْفَ الْأَرْضِ قِيْمَةً مِنْ ذَهَبٍ وَإِبِلٍ وَحِبَالٍ وَأَقْتَابٍ. ثُمَّ أَعْطَاهُمُ الْقِيْمَةَ وَأَجْلَاهُمْ مِنْهَا

امام مالک نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے اس حدیث کی چھان بین فرمائی اور جب اُنہیں اطمینان و یقین ہوگیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جزیرۂ عرب میں دو دین جمع نہ ہوں تو انہوں نے خیبر کے یہودیوں کو جلاوطن کر دیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ حضرت عمر نے نجران اور فدک کے یہودیوں کو بھی نکالا۔ جب خیبر کے یہودیوں کو نکالا تو نہ اُن کے پھل تھے اور نہ کوئی زمین۔ ہاں فدک کے یہودیوں کا آدھا پھل تھا اور آدھی زمین کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے نصف پھل اور نصف زمین پر صلح کی تھی۔ حضرت عمر نے اُن کے نصف پھلوں اور نصف زمین کی قیمت نیز سونے، چاندی، اُونٹ، رسیوں اور آفتابوں تک کی قیمت دے کر اُنہیں وہاں سے جلاوطن کر دیا۔

بَابُ جَامِعِ مَا جَاءَ فِيْ أَمْرِ الْمَدِيْنَةِ

مدینہ منورہ کے دیگر فضائل

۲۰- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ " هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ "

عُروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُحد پہاڑ کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اِس سے محبت رکھتے ہیں ف

۲۱- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَنَّ أَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّهُ زَارَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَيَّاشٍ الْمَخْزُوْمِيَّ. فَرَأٰى عِنْدَهُ نَبِيْذًا وَهُوَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ. فَقَالَ لَهُ أَسْلَمُ : إِنَّ هٰذَا الشَّرَابَ يُحِبُّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. فَحَمَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ

اسلم مولیٰ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عیاش مخزومی سے ملاقات کی تو اُن کے پاس نبیذ رکھا تھا جبکہ میں مکہ مکرمہ کے راستے میں تھے۔ اسلم نے اُن سے کہا کہ اس مشروب کو حضرت عمر بہت پسند کرتے ہیں۔ پس عبداللہ بن عیاش نے ایک بڑا سا پیالہ بھرا، اُسے لے کر حضرت عمر کے پاس آئے اور اُن کے سامنے رکھ دیا۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا احد پہاڑ یا کسی بھی چیز سے محبت رکھنا ایک ایسی بات ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں آسکتی ہے لیکن کسی پہاڑ کا محبت کرنا ایک ایسا معاملہ ہے جو آسانی سے ہر ایک کی سمجھ میں نہیں آسکتا۔ چونکہ پہاڑ یا پتھر عقل و شعور سے محروم ہیں لہٰذا ان کا کسی سے دوستی و دشمنی اور محبت و نفرت کا علاقہ نہیں ہوتا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ چونکہ ساری کائنات کے نبی بنائے گئے لہٰذا کافر جنوں اور کافر انسانوں کے سوائے کائنات کے ہر فرد کو علیٰ قدر مراتب ان کی معرفت عطا فرمائی گئی، جس کے باعث دنیا کی ہر چیز ان سے محبت رکھتی اور ان کے حکم کی تعمیل کرتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے شمار معجزات اس بات پر شاہد ہیں کہ بے جان چیزوں نے بھی ان کے احکامات کی تعمیل شعور والوں کی طرح کی ... [illegible] علم۔

marfat.com

Marfat.com

فَتَحَا عَيْبَتَهُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَوَضَعَهُ فِي يَدَيْهِ فَتَرَبَّهُ عُمَرُ إِلَى فِيهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ . فَقَالَ عُمَرُ . إِنَّ هٰذَا لَشَرَابٌ طَيِّبٌ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ رَجُلًا عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا أَدْبَرَ عَبْدُ اللّٰهِ ، نَادَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ : أَأَنْتَ الْقَائِلُ لَمَكَّةُ خَيْرٌ مِنَ الْمَدِينَةِ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : فَقُلْتُ هِيَ حَرَمُ اللّٰهِ وَأَمْنُهُ وَفِيهَا بَيْتُهُ . فَقَالَ عُمَرُ : لَا أَقُولُ فِي بَيْتِ اللّٰهِ وَلَا فِي حَرَمِهِ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ عُمَرُ : أَأَنْتَ الْقَائِلُ لَمَكَّةُ خَيْرٌ مِنَ الْمَدِينَةِ ؟ قَالَ فَقُلْتُ هِيَ حَرَمُ اللّٰهِ وَأَمْنُهُ وَفِيهَا بَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ : لَا أَقُولُ فِي حَرَمِ اللّٰهِ وَلَا فِي بَيْتِهِ شَيْئًا ثُمَّ انْصَرَفَ .

حضرت عمر نے اپنے منہ کے نزدیک کیا اور پھر سر اُٹھا لیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ اچھا مشروب ہے اور اُس میں سے پیا، پھر اُس شخص کو دے دیا جو اُن کے داہنی جانب تھا۔ جب عبداللہ جانے لگے تو حضرت عمر نے بلا کر فرمایا:۔ کیا تم اِس بات کے قائل ہو کہ مکہ مکرمہ مدینہ منورہ سے بہتر ہے؟ عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے کہا:۔ وہ اللہ کا حرم اور اُس کا امن ہے اور اس کا گھر اسی میں ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں بیت اللہ اور اس کے حرم ہونے کے متعلق کچھ نہیں کہتا۔ پھر حضرت عمر نے پوچھا کہ کیا تم اِس بات کے قائل ہو کہ مکہ مکرمہ مدینہ منورہ سے بہتر ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے کہا:۔ وہ اللہ کا گھر اور اُس کا امن ہے اور اُسی میں اُس کا گھر ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اللہ کے حرم اور اُس کے گھر کے متعلق کچھ نہیں کہتا۔ پھر وہ چلے گئے ف

بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّاعُونِ

طاعون کا بیان

۲۲ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر شام کی طرف نکلے۔ جب وہ سرغ کے مقام پر تھے تو اُن سے

ف۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی فضیلت کے بارے میں اکابر امت میں اختلاف ہے۔ دونوں جانب ایسے قوی دلائل موجود ہیں کہ کسی فریق کے موقف کو کمزور نہیں کہہ سکتے حق یہ ہے کہ بعض فضائل کے لحاظ سے مکہ مکرمہ اپنی نظیر آپ ہے اور بعض خصائص کے پیش نظر مدینہ منورہ کا جواب نہیں۔ ایک ہی جلوے کا اِدھر جلال ہے اور ادھر جمال، ادھر محب کی تجلی گاہ ہے اور اُدھر محبوب جلوہ افروز، اِدھر فرشتے طواف کر رہے ہیں اور اُدھر عرشی، اِدھر مقام عبادت ہے اور اُدھر مقام عقیدت، اِدھر قبلۂ اجسام ہے اور اُدھر قبلۂ ایمان، اِدھر حکم ہے اور اُدھر کشش، اِدھر عقل ہے اور اُدھر عشق، اِدھر خلیل اللہ کا حرم ہے اور اُدھر حبیب اللہ کا غرضیکہ ایمان اور عقیدت کی نگاہوں سے دیکھیں تو دونوں کی مخصوص بہاریں جوبن پر ہیں اور دونوں ہی اپنا جواب آپ ہیں۔ ماضی قریب کے ایک عاشق صادق نے ساری بحث کو سمیٹتے ہوئے کیا خوب فرمایا ہے۔

طیبہ نہ سہی افضل، مکہ ہی بڑا زاہد !
ہم عشق کے بندے ہیں کیونکہ بات بڑھائی ہے

عارفِ کامل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مثنوی میں ایک حکایت لکھی کہ کسی معشوق نے اپنے عاشقِ صادق سے کہا کہ تو نے سیر و سیاحت کرتے ہوئے دنیا کے بیشمار شہر دیکھے ہوں گے جو رونق اور خوبصورتی کے لحاظ سے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہوں گے تو ایک بات بتا :۔

پس کدامی شہر آنہا خوشتر است !
گفت آں شہرے کہ دروے دلبر است

marfat.com
Marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ. حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ اُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهُ. فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَا قَدْ وَقَعَ بِاَرْضِ الشَّامِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اُدْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ. فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ. فَاخْتَلَفُوْا فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ خَرَجْتَ لِاَمْرٍ، وَلَا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ، مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلَا نَرٰى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ. فَقَالَ عُمَرُ: ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ. اُدْعُ لِيَ الْاَنْصَارَ. فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ. فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ. وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ. فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ. ثُمَّ قَالَ: اُدْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ. مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ اثْنَانِ فَقَالُوْا: نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ. فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ: اِنِّيْ مُصَبِّحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَاصْبَحُوْا عَلَيْهِ. فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ، اَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ؟ نَعَمْ. نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ. اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ. اِحْدٰهُمَا مُخْصِبَةٌ وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ، اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ؟ وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ؟ فَجَآءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَكَانَ غَائِبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَ: اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ. وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ" قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

۲۳ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ،

فوج کے بڑے بڑے افسر یعنی ابوعبیدہ بن جراح اور اُن کے ساتھی ملے اور انہیں بتایا کہ شام کی زمین میں وبا پھیلی ہوئی ہے۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: اوّلین مہاجرین کو میرے پاس بُلا کر لاؤ اُنہیں بُلا کر مشورہ کیا گیا کہ شام کی زمین میں وبا پھیلی ہوئی ہے۔ اُنہوں نے اختلاف کیا۔ بعض کے کہا کہ آپ جس کام کے لیے نکلے ہیں اُسے کیے بغیر واپس لوٹنا مناسب نہیں۔ بعض نے کہا کہ آپ کے ساتھ نادر روزگار حضرات اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں اور وبا کی جگہ انہیں لے جانا مناسب نہیں ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ تشریف لے جائیے۔ پھر فرمایا کہ انصار کو میرے پاس بلاؤ۔ چنانچہ انہیں بُلا کر مشورہ کیا تو وہ بھی مہاجرین کے راستے پر چلے اور اُن کی طرح ہی اختلاف کیا۔ فرمایا کہ آپ بھی تشریف لے جائیں۔ پھر فرمایا کہ میرے پاس قریش کے اُن عمر رسیدہ لوگوں کو بُلا کر لاؤ جنہوں نے فتح مکہ کے بعد ہجرت کی۔ پس اُنہیں بُلایا گیا تو ان میں سے دو نے بھی اختلاف نہیں کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ آپ واپس لوٹ جائیں اور لوگوں کو اُس وبا میں نہ لے جائیں۔ حضرت عمر نے لوگوں میں منادی کروادی کہ صبح کو میں روانہ ہو جاؤں گا، تم بھی تیاری کر لو۔ حضرت ابوعبیدہ نے کہا کہ کیا تقدیرِ الٰہی سے فرار کرتے ہوئے؟ حضرت عمر نے فرمایا: اے ابوعبیدہ! ایسا کہنا تمہیں زیب نہیں دیتا۔ ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ بتائیے اگر آپ کے پاس اُونٹ ہوں اور ایسی وادی میں چلے جائیں جس کے دو کنارے ہوں۔ ایک کنارا سرسبز و شاداب اور دوسرا خشک ہو۔ اگر آپ نے سرسبز و شاداب کنارے میں چرایا تو اللہ کی تقدیر سے اور اپنے اونٹوں کو خشک زمین میں چرایا تب بھی اللہ کی تقدیر سے۔ اِتنے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آ گئے جو اپنی کسی ضرورت کے باعث وہاں موجود نہ تھے۔ اِنہوں نے کہا کہ مجھے اِس بات کا علم ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب تم کسی زمین کے متعلق یہ خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ وبا پھوٹ نکلے جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے نہ بھاگو۔ حضرت عمر نے اللہ کا شکر ادا کیا اور واپس لوٹ آئے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص نے حضرت اسامہ بن زید رضی

marfat.com
Marfat.com

وَعَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ: مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ؟ فَقَالَ أُسَامَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الطَّاعُونُ رِجْزٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ. وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ".

اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق کیا سنا ہے؟ حضرت اسامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر بھیجا گیا تھا یا تم سے پہلے لوگوں پر۔ جب تم کسی جگہ کے متعلق اس کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اُس زمین میں پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو اس سے فرار کر کے نہ نکلو۔

قَالَ مَالِكٌ: قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارٌ مِنْهُ

امام مالک کا بیان ہے کہ ابو النضر نے فرمایا: وہاں سے نکلنا ہی فرار ہے۔

۲۴۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ. بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ. وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ". فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ سَرْغَ.

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف گئے۔ جب سرغ کے مقام پر تھے تو انہیں یہ خبر ملی کہ شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی جگہ اس کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو اس سے فرار کرتے ہوئے نہ نکلو۔ پس حضرت عمر مقام سرغ ہی سے لوٹ آئے۔

۲۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ إِنَّمَا رَجَعَ بِالنَّاسِ مِنْ سَرْغَ، مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ.

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کے ساتھ سرغ ہی سے لوٹ آئے جبکہ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے حدیث سن لی۔

۲۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَبَيْتٌ بِرُكْبَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عَشَرَةٍ أَبْيَاتٍ بِالشَّامِ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رُکبہ کا ایک گھر مجھے شام کے دس گھروں سے زیادہ پسند ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: يُرِيدُ بِطُولِ الْأَعْمَارِ وَالْبَقَاءِ وَلِشِدَّةِ الْوَبَاءِ بِالشَّامِ.

امام مالک نے فرمایا کہ مراد لمبی عمریں ہیں کیونکہ شام میں سخت وبا پھیلی ہوئی تھی۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الْقَدَرِ

کتاب القدر

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَوْلِ بِالْقَدَرِ

تقدیر کے بارے میں قیل وقال کی ممانعت

۱۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى. فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى. قَالَ لَهُ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَغْوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي آتَاهُ اللّٰهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَاصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. أَفَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کا مباحثہ ہوا تو حضرت آدم حضرت موسیٰ پر غالب آئے۔ حضرت موسیٰ نے آپ وہی حضرت آدم ہیں جنہوں نے لوگوں کو مصیبت میں [illegible] میں جنت سے نکلوایا؟ حضرت آدم نے ان سے فرمایا کہ آپ وہی موسیٰ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علم عطا فرمایا اور اپنی رسالت کے ساتھ تمام [illegible] سے برگزیدہ کیا؟ کہا، ہاں۔ فرمایا تو مجھے اس بات پر کیوں ملامت کرتے ہیں جو میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لیے مقرر فرما دیا

ف۔ حضرت آدم علیہ السلام کا فرمانا کہ "مجھے اس بات پر کیوں ملامت کرتے ہیں جو میری پیدائش سے بھی پہلے میرا مقدر کر دی گئی تھی"۔ اس جواب کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ۔ "بحث میں حضرت آدم حضرت موسیٰ پر غالب رہے"۔ مسئلہ تقدیر کو سمجھنے کے لیے بس اتنا ہی کافی ہے اور اس میں زیادہ بحث کرنے سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرما دیا ہے اور حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر جیسی ہستیوں کو اس پر بحث کرنے سے روک دیا تھا تو دوسرے کس گنتی شمار ہیں۔

دوسری بات یہ مدِ نظر رکھنی چاہیئے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کے ایسے واقعات جنہیں پروردگار عالم نے لغزش قرار دیا ان کے بارے میں ہمیں زبان کھولنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ ان حضرات کی تعظیم و توقیر ہمارے ایمان کی جان اور ان کی ذرا سی بے ادبی بھی ہلاکت دین و ایمان ہے۔ شیطان علیہ اللعنۃ اسی بات پر مارا گیا تھا۔ ہمیں چاہیئے کہ ان کا ذکر ہمیشہ ادب و احترام سے کریں اور ان حضرات کے کسی فعل کو غلطی نہ کہیں کیونکہ وہ معصوم ہستیاں ہیں، گناہ کا صدور ان سے متصور نہیں۔ پروردگار عالم نے ان کے لیے کچھ فرمایا تو وہ ان کا بھی خالق و مالک ہے جو چاہے فرما سکتا ہے لیکن ہم تو ان کے نیاز مند غلام اور ان حضرات کی بارگاہوں کے بندۂ بے دام ہیں ان حضرات کے ایسے افعال جنہیں بظاہر لغزش قرار دیا گیا ہماری نیکیوں سے لاکھوں گنا افضل ہیں کیونکہ وہ باتیں خدائی راز ہیں جن کی حقیقت کو کما حقہٗ خدا ہی جانتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے مذکورہ فعل کو دیکھیے کہ انسانوں کو خدا نے ہر صورت

marfat.com

Marfat.com

۲ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ . وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ . وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِينَ - فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؛ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنْهَا . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ آدَمَ . ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً . فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ . ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً . فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُونَ " فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ . فَفِيمَ الْعَمَلُ ؟ قَالَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِنَّ اللّٰهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ ، اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ . حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ الْجَنَّةَ . وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ . اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ . حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ النَّارَ "

مسلم بن یسار جہنی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا: "اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے اُن کی نسل نکالی اور انہیں خود اُن پر گواہ کیا کہ میں تمہارا رب نہیں سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی (۷:۱۷۲) حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا کر اس بارے میں آپ سے پوچھا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا، پھر اپنا دستِ قدرت اُن کی پیٹھ پر پھیرا اور اس سے اُن کی اولاد کو نکالا۔ پھر فرمایا: انہیں میں نے جنت کے لیے پیدا کیا ہے کہ یہ اہلِ جنت کے عمل کریں۔ دوبارہ اُن کی پیٹھ پر پھیرا اور اُن کی اولاد کو نکال کر فرمایا: انہیں میں نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے کہ جہنمیوں کے عمل کریں۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! پھر ہم عمل کس لیے کریں؟ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس بندے کو جنت کے لیے فرمایا ہے وہ اہل جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے اور اہل جنت کے اعمال سے کسی عمل کو کرتا ہوا فوت ہوتا اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ جس بندے کو جہنم کے لیے پیدا کیا جاتا ہے تو وہ جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جہنمیوں کا کوئی عمل کرتا ہوا فوت ہوتا اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔

حاشیہ صفحہ گزشتہ

زمین پر بھیجنا تھا۔ تخلیق آدم سے پہلے فرشتوں میں اعلان فرما دیا گیا تھا کہ زمین پر رہنے کے لیے خلیفہ تخلیق فرمایا جائے گا اس کے باوجود فرمایا گیا کہ آدم نے شجر ممنوعہ کا پھل کھا لیا جس کے باعث زمین پر جانا پڑا۔ حالانکہ انسانیت کا سنگِ بنیاد ہی زمین پر بھیجنے کے لیے رکھا گیا تھا مگر کچھ عرصہ جنت میں روک کر الزام حضرت آدم علیہ السلام پر لگا دیا گیا۔ ایسا کیوں کیا؟ اس راز کو وہ علیم و خبیر خود جانے بہرحال ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہر نبی کا ذکر پورے ادب و احترام سے کریں اور ہرگز ایسی بات زبان پر نہ لائیں جس سے ان بزرگوں کی خفیف سی توہین کا شائبہ بھی نکلتا ہو۔ ایمان کی سلامتی اسی میں ہے۔ رہا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کہنا تو یہ ہمارے لیے ایسا کہنے کی دلیل نہیں ہے کیونکہ حضرت موسیٰ نے کہا تو وہ جلیل القدر نبی، اولوالعزم پیغمبر اور کلیم اللہ تھے بلکہ حضرت آدم علیہ السلام سے بھی افضل ہیں لیکن ہم کیا ہیں؟ کس کھیت کی مولی ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تو اپنے بڑے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی گھسیٹا تھا۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام کو بھی تھپڑ رسید کر دیا تھا۔ کیا کوئی دوسرا ایسا کرنے کا مجاز ہے؟ ہماری سرفرازی کا راز تو ان حضرات کی نیازمندی اور غلامی میں مضمر ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

۳ - وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا : كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ ."

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اگر انہیں پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت ۔

۴ - وَحَدَّثَنِیْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ ؛ اَنَّهٗ قَالَ : اَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ : كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ .

عمرو بن مسلم سے روایت ہے کہ طاؤس یمانی نے فرمایا:۔ مجھے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے کئی حضرات یہ فرماتے ہوئے ملے کہ ہر چیز قسمت سے ہے ۔

قَالَ طَاوُسٌ : وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ اَوِ الْكَيْسِ الْعَجْزِ"

طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ مجبوری اور دانائی یا دانائی اور مجبوری ۔

۵ - وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، اَنَّهٗ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ . اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْهَادِيْ وَالْقَاتِنُ .

عمرو بن دینار نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دورانِ خطبہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالےٰ ہی ہدایت دینے والا اور آزمائش کرنے والا ہے ۔

۶ - وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَمِّ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ ؛ اَنَّهٗ قَالَ : كُنْتُ اَسِيْرُ مَعَ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ . فَقَالَ : مَا رَاْيُكَ فِيْ هٰؤُلَاءِ الْقَدَرِيَّةِ ؟ فَقُلْتُ : رَاْيِيْ اَنْ تَسْتَتِيْبَهُمْ . فَاِنْ تَابُوْا ، وَاِلَّا عَرَضْتَهُمْ عَلَى السَّيْفِ . فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ . وَذٰلِكَ رَاْيِيْ . قَالَ مَالِكٌ : وَذٰلِكَ رَاْيِيْ .

سہیل بن مالک کا بیان ہے کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ ٹہل رہا تھا تو فرمایا کہ قدریہ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے کہا، میری رائے تو یہ ہے کہ ان سے توبہ لی جائے ۔ اگر توبہ کریں تو بہتر ورنہ قتل کر دیے جائیں۔ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا میری بھی یہی رائے ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہی میری رائے ہے ف

ف ۔ حضرت ابوسہیل بن مالک اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے نزدیک قدریہ فرقے کے لوگ اسلام سے خارج ہیں توبہ نہ کریں تو واجب القتل ہیں کہ اسلامی حکومت انہیں قتل کر کے ان کے وجود سے زمین کو پاک کر دے کیونکہ تقدیر کے بارے میں ان کا عقیدہ غیر اسلامی ہے ۔ معلوم ہوا کہ جو ایک بھی کفریہ اور غیر اسلامی عقیدہ اختیار کرلے وہ مسلمان نہیں رہتا اس کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے کیونکہ ایمان تو نام ہی اسلامی عقائد و نظریات کا ہے ۔ اسلامی عقائد و نظریات اختیار کرنے سے ایک غیر مسلم بھی دائرہ اسلام میں آجاتا ہے اور اسے ایمان کی دولت مل جاتی ہے ۔ مسلمان ہوتے ہوئے اور سارے اسلامی کام کرتے ہوئے بھی آدمی اسلام کے دائرے سے نکل جاتا اور ایمان جیسی متاع عزیز کو ضائع کر بیٹھتا ہے جبکہ ایک بھی کفریہ اور غیر اسلامی عقیدہ اختیار کر لیا ہو ۔ اب اس کے ظاہری اعمال کا قطعاً اعتبار نہیں کیا جائے گا ۔

اسلام کے دو جزو ہیں ۔ ایک ایمان اور دوسرا اعمالِ صالحہ ۔ ایمان اصل ہے اور اعمال صالحہ اس کی فرع ، ایمان روح ہے اور اعمال صالحہ جسم ، ایمان شجر اسلام کی جڑ ہے اور اعمال صالحہ اس مقدس درخت کے باقی حصے ۔ جس طرح اصل کے نہ ہونے سے فرع بیکار ، روح

marfat.com

Marfat.com

بَابُ جَامِعِ مَا جَآءَ فِيْ اَهْلِ الْقَدَرِ

تقدیر کے متعلق دیگر روایات

۷ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

حاشیہ صفحہ گزشتہ

کے نہ ہونے سے جسم بیکار اور جڑ کے نہ ہونے سے درخت بیکار ہو جاتا ہے، اسی طرح ایمان کے نہ رہنے سے، یہ بھی کفریہ اور غیر اسلامی عقیدہ اختیار کر لینے سے مسلمان بنے رہنا بیکار اور لایعنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ خواہ وہ پیش خویش مولوی، مفتی علامہ اور شیخ طریقت ہی کیوں نہ بنا پھرے۔ اس حالت میں وہ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً کی منہ بولتی اور چلتی پھرتی تصویر بن جاتا ہے۔

اعمال صالحہ میں فرائض، واجبات، سنتیں اور مستحبات ہیں۔ مستحباب سنتوں کی تکمیل کے لیے ہیں، سنتیں واجبات و فرائض کی تکمیل کے لیے اور واجبات و فرائض ایمان کی تقویت کے لیے جب ایمان ہی نہ رہا تو جملہ اعمال صالحہ کس کو تقویت پہنچائیں گے؟ ان کی بہار اور ان کا اعتبار ایمان کے ساتھ ہے۔ ایمان کے ضائع ہوتے ہی انکی افادیت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ بارگاہِ خداوندی سے ان پر کوئی اجر و ثواب مرتب نہیں ہوتا۔ عقائد میں جتنی احتیاط کی ضرورت تھی اس سے بھی زیادہ برٹش گورنمنٹ کے عہد سے آج تک علمائے سو نے اس میدان میں دھاندلی کی ہوئی ہے۔ ایسے کتنے ہی حضرات مسلمانوں کے پیشوا اور رہنما بن کر قوم کے سامنے آئے وہ گندم نما جو فروش اپنے ایمان کی دولت تو ضائع کر ہی چکے تھے اپنے پیچھے لگا کر اور لاکھوں مسلمانوں کو بھی لے ڈوبے اور انہیں بھی ایمان جیسی متاع عزیز سے محروم کر کے اپنے ساتھ جہنم کا ایندھن بنا لیا۔ کتنے ہی مسلمان ان کے جبہ و دستار کو دیکھ کر اور عالم و پیر ہونے پر فریفتہ ہو کر ان کے پیچھے لگ گئے اور اپنا سرمایۂ حیات گنوا بیٹھے۔

برٹش گورنمنٹ کو تو مسلمانوں کے اندر اس چکر کے چلانے کی ضرورت تھی۔ وہ اپنی حکومت کے استحکام و دوام کی خاطر ایسا کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کی مجموعی طاقت منتشر ہو جائے اور اس طرح ان کی حکومت کو ہلانے کے قابل نہ رہیں آزاد ہونے کے بعد دین و ملت کے بہی خواہ سربراہوں کو یہ چکر بازی ختم کروانی چاہیئے تھی لیکن افسوس! اس اہم ذمہ داری اور خیر خواہی کا کسی سربراہ کو خیال تک نہیں آیا۔ ہاں یہ ضرور ہوا کہ بعض حضرات نے انگریزوں کی طرح اسے اپنی ضرورت سمجھتے ہوئے فتنہ پردازی کی اس کو آگ کو جتنا ضروری نظر آیا اس کے مطابق بھڑکانے کی کوشش ضرور کی۔ حالانکہ اس فتنہ بازی کو ختم کرنے کی ضرورت کا پہلی فرصت میں احساس ہونا چاہیئے تھا کیونکہ :-

ایسا نہ ہو یہ درد بنے دردِ لادوا
ایسا نہ ہو کہ تم بھی مداوا نہ کر سکو

صرف مسلمانی کا دعویٰ کرنے سے آدمی مسلمان نہیں ہو جاتا کیونکہ منافقینِ مدینہ بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے۔ عالم اور علامہ ہو جانا مسلمانی کی سند نہیں کیونکہ شیطان بھی بہت بڑا عالم اور معلم الملکوت تھا۔ مسلمان وہ ہے جس کے عقائد و نظریات اسلامی ہوں اور جس کا ایک عقیدہ بھی کفریہ اور غیر اسلامی ہے وہ یقیناً اسلام کے دائرے سے باہر اور ایمان کی دولت سے محروم ہے خواہ وہ معلم الملکوت ہی کیوں نہ ہو، خواہ بیت المعمور میں بیٹھ کر فرشتوں کو درس دیتا اور وعظ سناتا ہو خواہ اس نے زمین کے چپے چپے پر سجدہ کیوں نہ کر رکھا ہو۔ ایسے جملہ حضرات اسی ملعون کے ساتھ میدان محشر میں اکٹھے کر کے پروردگار عالم فرشتوں سے فرمائے گا۔ حُدُوْهُ

marfat.com
Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا. وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا "

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق نہ چاہے تاکہ اس کا پیالہ اس کے لیے خالی ہو جائے بلکہ نکاح کرے اور جو اس کے مقدر کا ہے وہ اسے مل جائے گا۔

۸ - وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ زِیَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِیِّ قَالَ مُعَاوِیَةُ ابْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَی اللّٰهُ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعَ اللّٰهُ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْهُ الْجَدُّ مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ ثُمَّ قَالَ مُعَاوِیَةُ سَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی هٰذِهِ الْاَعْوَادِ

محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ جو دینا چاہے اُسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو چیز اللہ نہ دینا چاہے اُسے کوئی دے نہیں سکتا اور اُس کے مقابلے پر کسی کی طاقت چل نہیں سکتی اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے فقہ (دین کی سمجھ) عطا فرماتا ہے۔ پھر حضرت معاویہ نے فرمایا کہ اس منبر پر میں نے یہ کلمات رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے سُنے تھے ف

۹ - وَحَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّهٗ كَانَ كَانَ یُقَالُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ كَمَا یَنْبَغِیْ الَّذِیْ لَا یَجْعَلُ شَیْءٌ اَنَاهُ وَقَدَّرَهٗ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَكَفٰی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَیْسَ وَرَآءَ اللّٰهِ مَرْمٰی.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ اسلاف یوں کہا کرتے تھے: سب خوبیاں خدا کے لیے ہیں جس نے ہر چیز کو پیدا کیا جیسی ہونی چاہئے تھی۔ کوئی چیز اپنے مقررہ وقت سے پہلے ہو نہیں سکتی۔ میرے لیے اللہ کافی ہے اور کفایت کرنے والا۔ اللہ نے سُن لیا جس نے دعا کی۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جس سے دعا کی جائے۔

۱۰ - وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّهٗ كَانَ یُقَالُ اِنَّ اَحَدًا لَنْ یَّمُوْتَ حَتّٰی یَسْتَكْمِلَ رِزْقَهٗ فَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ اگلے لوگ کہا کرتے تھے کہ کوئی اُس وقت تک نہیں مرتا جب تک اُس کا رزق پورا نہ ہو جائے۔ پس طلب معاش میں کمی کرو۔

حاشیہ صفحہ گذشتہ

فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَمِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

ف - نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ بوجھ یعنی فقہ عطا فرماتا ہے اس کے باوجود بعض لوگ فقہ سے جڑنے سے رائے کہنے اور تفقہ کو قیاس آرائی قرار دیتے ہیں یہ دینی سمجھ بوجھ سے عاری ہونے کی دلیل ہے جس کے باوجود ایسے حضرات فقہاء و ائمہ مجتہدین پر اعتراضات کرنا، ان کے اجتہادی مسائل کو کمزور بتانا اور خصوصاً امام الائمہ۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر واہی تباہی اعتراضات جڑتے رہنا ان حضرات نے اپنا محبوب مشغلہ بنایا ہوا ہے حالانکہ اکثر فقہا و محدثین نے امام ابوحنیفہ کی علمی جلالت کو تسلیم کر کے ان کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے اور کوئی بڑے سے بڑا صاحب علم و دانش اور مدعی علم و عرفان ان کے کسی اجتہادی مسئلے کو آج تک قرآن و حدیث کے خلاف ثابت نہیں کر سکا ہے بلکہ ہر انصاف پسند صاحب علم کو یہی کہنا پڑا کہ حضرت امام اعظم اپنے اجتہادی مسائل میں دیگر تمام مجتہدین سے قرآن و حدیث کے نزدیک تر ہیں۔ حنفی مذہب پر اعتراض کرنا امام اعظم کی رفعت شان اور علمی وسعت تک رسائی نہ ہونے کے باعث ہے اور فقہ کو رائے یا قیاس قرار دے کر مسترد کرنا دین کی سمجھ بوجھ سے کورے ہونے کی دلیل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ

کتاب حسن الخلق

بَابُ مَاجَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

۱۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ؛ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ : اٰخِرُ مَا اَوْصَانِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وَضَعْتُ رِجْلِيْ فِي الْغَرْزِ ، اَنْ قَالَ " اَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ "

۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

خوش خلقی کے متعلق روایات

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ جب میں رکاب میں پاؤں رکھنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے آخری وصیت یہ فرمائی :۔ اے معاذ بن جبل! لوگوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آنا ف

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو جب بھی دو

ف۔ اچھا اخلاق ایسی نعمتِ عظمیٰ ہے جسے اسلام کی تبلیغ اور نشر و اشاعت میں بڑا دخل ہے ہے۔ تاریخ عالم شاہد ہے۔ کہ بزرگان دین کے حسن خلق کو دیکھ کر کتنے ہی غیر مسلم حلقۂ بگوش اسلام ہوتے رہے۔ اچھے اخلاق کے ذریعے وہی منظر سامنے آتا ہے جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا۔ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ (۴۱ : ۳۴) یعنی برائی کو اگر بھلائی کے ساتھ ٹالو گے تو جو تمہارا دشمن اور خون کا پیاسا ہے وہ تمہاری خاطر اپنا خون بہانے کے لیے تیار ہو جائے گا دشمن دوست اور خونخوار جاں نثار ہو جائے گا کبھی ہمارے اخلاق عالیہ کو دیکھ کر دشمن بھی دوست بن جاتے تھے لیکن آج جو دوست بھی ہمارے اخلاق کو دیکھتا ہے تو دشمن ہو جاتا ہے۔ افسوس! ہم نے اپنی عادتوں سے بیگانوں کو بیگانے اور دوستوں کو دشمن بنا رکھا ہے کبھی مسلمان اپنے اخلاقِ حسنہ کے باعث دیگر اقوام میں ممتاز نظر آتے تھے، فوراً پہچان لیے جاتے تھے کہ یہ مسلمان ہوگا اور آج ہم اخلاقی لحاظ سے اس درجہ پستی میں چلے گئے کہ دیگر اقوام عالم کے سامنے بد اخلاقی میں اپنی نظیر خود آپ ہیں کل جو قومیں اخلاقی لحاظ سے ہمارے سامنے شرمسار ہوتی تھیں ان سے اخلاقی میدان میں آج ہم آنکھیں نہیں ملا سکتے۔ یہ ہمارے ناخلف اور بدنام کنندگان نکونام ہونے کا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے؟ ہائے ہم کیسی سعادت سے محروم ہو گئے جبکہ اخلاق ہی انسان کا سب سے خوشنما زیور ہے اور اسی سے یہ دنیا جنت نظیر بنتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ : مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا . مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا . فَإِنْ كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ . وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ . إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ . فَيَنْتَقِمُ لِلَّهِ بِهَا .

کاموں میں سے ایک کا اختیار ملا تو آپ نے اُن میں سے آسان کو اختیار فرمایا جبکہ اُس میں گناہ نہ ہوتا۔ گناہ ہوتا تو آپ سب سے زیادہ دور رہتے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے کبھی اپنی ذات کا انتقام نہیں لیا مگر جب اللہ کی حرمت میں کمی کی گئی تو اللہ کے لیے اُس کا بدلہ لیا۔

٣ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ أَبِي طَالِبٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ".

علی بن حسین بن علی بن ابو طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ یہ بات آدمی کے اچھے اسلام سے ہے کہ وہ فضول باتوں کو چھوڑ دے۔

٤ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ : اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَتْ عَائِشَةُ : وَأَنَا مَعَهُ فِي الْبَيْتِ . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ " ثُمَّ أَذِنَ لَهُ . فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ : فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ سَمِعْتُ ضَحِكَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ . فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلُ . قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قُلْتَ فِيهِ مَا قُلْتَ . ثُمَّ لَمْ تَنْشَبْ أَنْ ضَحِكْتَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنِ اتَّقَاهُ النَّاسُ لِشَرِّهِ ".

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت مانگی اور میں آپ کے ساتھ گھر میں تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بُرا آدمی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر بعد میں نے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اُس کے ساتھ ہنس رہے تھے۔ جب وہ نکل گیا تو میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! آپ نے تو یہ فرمایا تھا اور اتنی سے دیر میں آپ اُس کے ساتھ ہنسنے لگے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے بُرا وہ ہے جس سے لوگ اُس کی بُرائی کے باعث بچیں۔

٥ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ ابْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ ؛ أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَحْبَبْتُمْ أَنْ تَعْلَمُوا مَا لِلْعَبْدِ عِنْدَ رَبِّهِ ، فَانْظُرُوا مَاذَا يَتْبَعُهُ مِنْ حُسْنِ الثَّنَاءِ .

حضرت کعب احبار نے فرمایا کہ جب تم یہ معلوم کرنا چاہو کہ فلاں بندے کے لیے اُس کے رب کے پاس کیا ہے تو دیکھو کہ پیٹھ پیچھے لوگ اُس کی کیا تعریفیں کرتے ہیں۔

٦ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ الْمَرْءَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الْقَائِمِ بِاللَّيْلِ ، الظَّامِئِ بِالْهَوَاجِرِ .

یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آدمی خوش خلقی کے باعث رات بھر قیام کرنے اور دن بھر بھوکا رہنے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

٧ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ . عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ كَثِيرٍ مِنَ الصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ ؟ قَالُوا بَلَى . قَالَ

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سُنا:۔ کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتاؤں جس میں نماز اور صدقہ سے بھی زیادہ بھلائی ہے؟ لوگوں نے کہا، کیوں نہیں۔ فرمایا کہ دو

marfat.com

Marfat.com

إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَإِيَّاكُمْ وَالْبَغْضَةَ. فَإِنَّهَا هِيَ الْحَالِقَةُ.

آدمیوں کے درمیان صلح کروانا اور بغض سے بچتے رہنا کیونکہ یہ مونڈنے والے خصائص سے ہے۔

٨ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ "

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- میں اس لیے مبعوث فرمایا گیا ہوں کہ اچھی عادتوں کی تکمیل کر دوں ف

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَيَاءِ

شرم وحیا کا بیان

٩ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَيْمَةَ الزُّرَقِيِّ. عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " لِكُلِّ دِينٍ خُلُقٌ وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ "

زید بن طلحہ بن رکانہ نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- ہر دین کا ایک خلق ہوتا ہوتا ہے اور اسلام کا خلق شرم وحیا ہے۔

١٠ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " دَعْهُ. فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ "

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کی نصیحت کر رہا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑو کیونکہ حیا تو ایمان کا ایک حصہ ہے۔

ف - نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے شب و روز، اعلان نبوت سے پہلے اور بعد کے حالات خلوتوں اور جلوتوں کے مشاغل دوستوں اور دشمنوں سے سلوک۔ جاں نثاروں اور آستین کے ماروں سے برتاؤ، یگانوں اور بیگانوں میں زندگی گزارنا، حالتِ بزم و رزم کے حالات، رضامندی و ناراضگی کے دوران ضبط نفس، خوشی اور غمی کے اوقات میں انداز فکر و نظر، معاشی وسعت اور تنگی کے دوران سخاوت و قناعت کا مجمع البحرین ہونا۔ گھریلو اور معاشرتی زندگی کے لمحات، غرضیکہ زندگی کا ایسا کونسا گوشہ ہے جو قرآن و حدیث اور تاریخ و سیر کے ذریعے روز روشن کی طرح پوری دنیا کے سامنے نہ ہو۔ اس معلم کائنات اور علمبردار انسانیت کی زندگی کا ہر لمحہ صداقت و امانت کی منہ بولتی تصویر ہے۔ اپنوں اور بیگانوں، دوستوں اور دشمنوں، سب کو اس زندہ حقیقت کا اقرار ہے۔ ہر مذہب و ملت کے عمائد نے آپ کی بارگاہ عرش آستاں میں خراج عقیدت پیش کیا اور آپ کے اخلاقِ حسنہ کو عدیم المثال قرار دیا ہے۔ غرضیکہ بیگانے بھی آپ کے متعلق یوں کہتے ہوئے نظر آتے ہیں:-

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے رہبر ہو گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

marfat.com
Marfat.com

بَابٌ ۳ مَاجَاءَ فِي الْغَضَبِ

غصّے کا بیان

۱۱- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ؛ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ كَلِمَاتٍ اَعِيْشُ بِهِنَّ . وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ فَاَنْسٰى . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " لَا تَغْضَبْ "

حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! مجھے ایسی باتیں بتایئے جن سے میں فائدہ حاصل کروں اور اتنی نہ بتانا کہ میں بھول جاؤں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصّے میں نہ آیا کرو۔

۱۲- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ . اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں جو پچھاڑے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصّے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے ف

بَابٌ ۴ مَاجَاءَ فِي الْمُهَاجَرَةِ

ترکِ ملاقات کے احکام

۱۳- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ . فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا . وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ "

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے جب دونوں ملیں تو کبھی یہ منہ پھیر لے اور کبھی وہ اور دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

۱۴- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ آپس میں ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو۔ اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ اور کسی مسلمان

ف کشتی میں جب ایک پہلوان دوسرے کو پچھاڑ دے تو یہ اس کے طاقتور اور صاحب فن ہونے کا ثبوت ہوتا ہے جس کے باعث ہر ایک اس کی تعریف کرتا ہے۔ انسانیت کی نگاہ میں اپنے حریف کو پچھاڑنے والا قابلِ ذکر پہلوان تو ضرور ہے لیکن ایسا پہلوان ہرگز نہیں ہے جیسا کہ غصّے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھنے والا قابل تعریف پہلوان ہے۔ طاقتور ہونے کا مظاہرہ تو سانڈ بھی اس سے بڑھ کر دکھا سکتے ہیں لیکن مزہ تو اس میں ہے کہ انسانیت کے میدان میں شہ زوری دکھائے، غصّے کے وقت شیطان انسانی بدن میں خون کی طرح دوڑتا ہے اور شیطنت اس کی انسانیت پر غالب آنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتی ہے انسانیت اور شیطنت کی اس جنگ میں جو غصّے پر قابو پائے ہوئے شیطنت کو مغلوب اور انسانیت کو غالب کر دکھائے حقیقت میں پہلوان وہی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُهَاجِرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ.

قَالَ مَالِكٌ، وَأَحْسَبُ التَّدَابُرَ إِلَّا لِأَحَدٍ عَرَاضَ عَنْ أَخِيكَ الْمُسْلِمِ. فَتُدَابِرَ عَنْهُ بِوَجْهِكَ.

۱۵- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ. فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ. وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا".

۱۶- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَبْدِ اللهِ الْخُرَاسَانِيِّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَصَافَحُوا يَذْهَبِ الْغِلُّ. وَتَهَادَوْا تَحَابُّوا، وَتَذْهَبِ الشَّحْنَاءُ.

۱۷- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ. فَيُغْفَرُ. لِكُلِّ عَبْدٍ مُسْلِمٍ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا. إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ. فَيُقَالُ أَنْظِرُوا

کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔

امام مالک نے فرمایا اعراض سے مراد مسلمان بھائی سے منہ پھیرنا ہے۔ منہ پھیرا تو پیٹھ بھی پھر گئی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور ایک دوسرے کا کھوج نہ لگاؤ، برائیاں تلاش نہ کرو، دنیا کی حرص نہ کرو، حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو۔ اللہ کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ۔

عطاء بن ابومسلم عبداللہ خراسانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مصافحہ کیا کرو کہ کینہ نکل جائیگا اور ہدیہ دیا کرو کہ محبت بڑھے گی اور دشمنی جاتی رہے گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جنت کے دروازے پیر اور جمعرات کے روز کھولے جاتے ہیں، ہر مسلمان بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو ماسوائے اس آدمی کے کہ جس کی اپنے بھائی سے عداوت ہو۔ کہا جاتا ہے کہ دونوں کو دیکھو یہاں تک کہ مل

ف ۔ فرمانِ رسالت ہے کہ "اے اللہ کے بندو! بھائی جان بن جاؤ" اگر مسلمان اپنے آقا و مولیٰ کے اس ارشاد پر عمل کریں تو اکثر معاشرتی خرابیوں کا سدِ باب ہو جائے۔ افسوس! ہمارا عمل آج اس کے برعکس ہے اور اپنے مسلمان بھائیوں کی بدخواہی ہمارا شعار ہو کر رہ گئی ہے۔ کہاں قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کا وہ ایثار اور قربانی اور کہاں آج ہمارا اپنے دینی و ایمانی بھائیوں کے گلے پر دن دہاڑے چھری پھیرنا۔ ہم دوسروں کا گھر برباد کر کے اپنا آباد کر رہے ہیں، دوسروں کو رُلا کر خود ہنس رہے ہیں دوسروں کے گھروں میں ماتم برپا کر کے خود عید منا رہے ہیں دوسروں کو مصائب کے جہنم میں جھونک کر خود آرام و راحت کی جنت کے مزے لوٹ رہے ہیں، دوسروں کو بھکاری بنا کر خود قارون بن جاتے پر تلے ہوئے ہوں اور یہ سمجھنے کی قطعاً کوشش نہیں کرتے کہ اس طرح دوسروں کا جینا حرام کر کے اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن بنا رہے ہیں کیا ہمارے ہی متعلق قرآن کریم نے فرمایا ہے؟ انما المومنون اخوۃ (۴۹: ۱۰) بیشک مومن سب بھائی بھائی ہیں۔ اہل ایمان واقعی بھائی بھائی ہوتے ہیں لیکن ہم ایک دوسرے کے بدخواہ ہیں۔ ہمیں اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھنا چاہیئے کہ کہیں ہمارے ایمان تو مشکوک نہیں ہیں؟ آخر کوئی وجہ تو ہو گی جس کے باعث ہم مسلمان کہلاتے ہوئے ایک دوسرے کو بھائی نہیں سمجھتے بلکہ بدخواہی میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کوشاں ہیں؟ کاش! ہم اس خرابی کو محسوس کر کے اس کے سدِ باب کی جانب مؤثر قدم اٹھا سکیں۔

marfat.com
Marfat.com

هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا . اُنْظُرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا "

جائیں، ابھی دونوں کو دیکھو یہاں تک کہ مل جائیں۔

۱۸- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ ، عَنْ اَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؛ اَنَّهٗ قَالَ : تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ . يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَآءُ فَيُقَالُ اُتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا . اُوْ اُرْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا .

ابو صالح سمان سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ لوگوں کے اعمال ہر ہفتے میں دو دفعہ پیش کیے جاتے ہیں یعنی پیر اور جمعرات کے روز۔ ہر مومن بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے مگر اُس بندے کی جس کی اپنے بھائی سے دشمنی ہو۔ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑے رکھو یہاں تک کہ مل جائیں یا ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ مل بیٹھیں۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ اللِّبَاسِ

کتاب اللباس

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الثِّيَابِ لِلْجَمَالِ بِهَا

۱- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي أَنْمَارٍ. قَالَ جَابِرٌ: فَبَيْنَا أَنَا نَازِلٌ تَحْتَ شَجَرَةٍ، إِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلُمَّ إِلَى الظِّلِّ. قَالَ: فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ إِلَى غِرَارَةٍ لَنَا فَالْتَمَسْتُ فِيهَا شَيْئًا فَوَجَدْتُ فِيهَا جِرْوَ قِثَّاءٍ فَكَسَرْتُهُ ثُمَّ قَرَّبْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "مِنْ أَيْنَ لَكُمْ هٰذَا؟" قَالَ فَقُلْتُ خَرَجْنَا بِهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنَ الْمَدِينَةِ. قَالَ جَابِرٌ: وَعِنْدَنَا صَاحِبٌ لَنَا يُجَهِّزُهُ يَذْهَبُ يَرْعَى ظَهْرَنَا. قَالَ فَجَهَّزْتُهُ. ثُمَّ أَدْبَرَ يَذْهَبُ فِي الظَّهْرِ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ لَهُ قَدْ خَلَقَا. قَالَ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَقَالَ "أَمَّا لَهُ ثَوْبَانِ غَيْرُ هٰذَيْنِ؟" فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَهُ ثَوْبَانِ فِي الْعَيْبَةِ. كَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا. قَالَ "فَادْعُهُ فَمُرْهُ فَلْيَلْبَسْهُمَا" قَالَ فَدَعَوْتُهُ فَلَبِسَهُمَا. ثُمَّ وَلَّى يَذْهَبُ. قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا لَهُ ضَرَبَ اللّٰهُ عُنُقَهُ أَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا لَهُ؟" قَالَ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فِي سَبِيلِ اللّٰهِ". قَالَ فَقُتِلَ الرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

زیب و زینت کے لیے لباس پہننا

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بنی انمار کے لیے نکلے۔ اسی دوران کہ میں ایک درخت کے نیچے اُترا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نظر آئے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! سائے میں تشریف لے آئیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہو گئے۔ میں اپنی زنبیل کی طرف اُٹھا کہ اُس میں کچھ تلاش کروں تو مجھے ایک ککڑی مل گئی۔ میں اُسے توڑ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا۔ فرمایا کہ یہ تم نے کہاں سے لی؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں اسے مدینہ منورہ سے لے آیا تھا۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا جس کا سامان سفر ہم نے فراہم کیا تھا اور وہ ہمارے جانوروں کو چراتا تھا۔ جب وہ جانوروں کو چرانے کے لیے پیٹھ پھیر کر جانے لگا اور اُس کے اُوپر دو پھٹی ہوئی چادریں تھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی طرف دیکھ کر فرمایا: کیا ان دو کے سوا اس کے پاس اور کپڑے نہیں؟ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ اس کے کپڑے گٹھڑی میں ہیں اور یہ پہن رکھے ہیں۔ فرمایا کہ اسے بلا کر کہو کہ دوسرے کپڑے پہن لے پس میں نے اُسے بلایا اور اس نے کپڑے پہن لیے۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کیا ہو گیا ہے، اللہ اس کی گردن مارے۔ کیا یہ کپڑے اس کے لیے بہتر نہیں؟ وہ آدمی یہ بات سن کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا راہ خدا میں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راہ خدا میں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ راہ خدا میں شہید ہوا۔

marfat.com

Marfat.com

۲- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : إِنِّيْ لَأُحِبُّ أَنْ أَنْظُرَ إِلَى الْقَارِئِ أَبْيَضَ الثِّيَابِ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا:۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جس عالم قرآن کی طرف دیکھوں اُس کا لباس اُجلا ہو۔

۳- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِيْ تَمِيمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ ؛ قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ . إِذَا أَوْسَعَ اللهُ عَلَيْكُمْ فَأَوْسِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ . جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ .

ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ تمہیں وسعت دے تو تم اپنی جانوں پر وسعت کر لیا کرو اور اپنے لیے کپڑے بنا لیا کرو۔

باب ۲ مَا جَاءَ فِيْ لُبْسِ الثِّيَابِ الْمُصَبَّغَةِ وَالذَّهَبِ

رنگین کپڑے پہننا اور سونے کا استعمال

۴- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَلْبَسُ الثَّوْبَ الْمَصْبُوغَ بِالْمِشْقِ . وَالْمَصْبُوغَ بِالزَّعْفَرَانِ .

قَالَ يَحْيَى : وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ : وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ يَلْبَسَ الْغُلَامُ شَيْئًا مِنَ الذَّهَبِ . لِأَنَّهُ بَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ

فَأَنَا أَكْرَهُهُ لِلرِّجَالِ ، الْكِبَارِ مِنْهُمْ وَالصِّغَارِ

قَالَ يَحْيَى . وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ فِي الْمَلَاحِفِ الْمُعَصْفَرَةِ فِي الْبُيُوتِ لِلرِّجَالِ ، وَفِي الْأَفْنِيَةِ قَالَ : لَا أَعْلَمُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا حَرَامًا . وَغَيْرُ ذَلِكَ مِنَ اللِّبَاسِ ، أَحَبُّ إِلَيَّ .

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیرو سے رنگے ہوئے اور زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہن لیا کرتے تھے۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سُنا کہ بچے سونا پہنیں میں اسے ناپسند کرتا ہوں کیونکہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

اسی لیے میں بڑے اور چھوٹے سب آدمیوں کے لیے ناپسند کرتا ہوں۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سُنا کہ کسم سے رنگی ہوئی چادریں مردوں کے لیے گھروں اور اُن کے صحنوں میں۔ فرمایا کہ میں اِن میں سے کسی بات کو حرام نہیں جانتا، لیکن اس کے سوا دوسرا لباس ہو تو مجھے زیادہ پسند ہے۔

باب ۳ مَا جَاءَ فِيْ لُبْسِ الْخَزِّ

اُونی اور ریشمی کپڑے پہننے کا حکم

۵- وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهَا كَسَتْ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ مِطْرَفَ خَزٍّ كَانَتْ عَائِشَةُ تَلْبَسُهُ .

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو ریشم ملا ہوا اونی کپڑا پہنایا اور حضرت عائشہ خود وہ کپڑا پہنا کرتی تھیں۔

باب ۴ مَا يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ لِبَاسُهُ مِنَ الثِّيَابِ

جن کپڑوں کا پہننا عورتوں کے لیے مکروہ ہے

۶- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِيْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ أُمِّهِ ؛ أَنَّهَا قَالَتْ : دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

علقمہ بن ابو علقمہ کی والدہ محترمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی خدمت میں حفصہ

marfat.com

Marfat.com

عَلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَعَلٰى حَفْصَةَ خِمَارٌ رَقِيقٌ. فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ، وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيفًا.

بنت عبدالرحمٰن حاضر ہوئیں۔ حفصہ کے سر پر باریک دوپٹہ تھا حضرت عائشہ نے اسے پھاڑ دیا اور انہیں موٹا دوپٹہ اوڑھا دیا۔

٧۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ: نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ. مَائِلَاتٌ مُمِيلَاتٌ. لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ. وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا. وَرِيحُهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ.

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ بعض عورتیں کپڑے پہنے ہوئے بھی ننگی ہوتی ہیں، خود راستے سے بھٹکی ہوئی ہیں اور دوسروں کو بے راہ رو کرتی ہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی بلکہ اس کی خوشبو تک نہ پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے ف

٨۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ. فَنَظَرَ فِيْ أُفُقِ السَّمَاءِ فَقَالَ "مَاذَا فُتِحَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ وَمَاذَا وَقَعَ مِنَ الْفِتَنِ؟ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا، عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. أَيْقِظُوا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ"

ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی رات میں کھڑے ہوئے اور آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا اس رات کتنے خزانے کھولے گئے اور کتنے فتنے واقع ہوئے ہیں؟ کتنی ہی لباس پہننے والی عورتیں قیامت کے روز ننگی ہوں گی۔ ان حجرے والی عورتوں کو جگاؤ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ إِسْبَالِ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ

کپڑا لٹکائے رکھنے کا بیان

٩۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الَّذِيْ يَجُرُّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔

ف۔ کپڑوں میں ملبوس ہوتے ہوئے عورت کا ننگی شمار ہونا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کپڑے باریک ہوں اور بدن نظر آئے یا کپڑے ایسے تنگ ہوں کہ جسم کی ہیئت کا پتہ لگتا ہو یا جسم کے وہ مخفی حصے نمایاں ہوں جن سے حسن و جمال چھن کر سامنے آجائے۔ ایسی تمام صورتوں میں اسلامی غیرت کا یہ محافظ دستہ ملبوس نہیں بلکہ عریاں شمار ہوتا ہے۔ یہ تقویٰ شکن صورتِ حال حزمِ عفت و غیرت میں آگ لگا دیتی ہے۔ فریقین کی عقل پر ایسے پردے پڑ جاتے ہیں کہ ملی غیرت کا جنازہ نکل جاتا ہے۔ طرفین کے دل و دماغ پر نفسانیت کا ایسا بھوت سوار ہوتا ہے کہ تقویٰ و طہارت عفت و غیرت، سود و زیاں اور ایں و آں کی پروا نہیں رہتی۔ سب کچھ داؤ پر لگا دیا جاتا ہے۔ بہت کچھ کھو دیتے ہیں اور احساس تک نہیں ہوتا کہ پلے کچھ رہا یا نہیں۔ شاعرِ مشرق ایسی ہی صورتِ حال پر یوں خون کے آنسو روتے تھے:۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

marfat.com
Marfat.com

۱۰- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی، یَوْمَ الْقِیٰمَةِ، اِلٰی مَنْ یَجُرُّ اِزَارَهٗ بَطَرًا"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی طرف نظر بھی نہیں فرمائے گا جو تکبر کی وجہ سے اپنی چادر کو لٹکائے۔

۱۱- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ ، وَزَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ. كُلُّهُمْ یُخْبِرُهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ، اِلٰی مَنْ یَجُرُّ ثَوْبَهٗ خُیَلَاءَ"

نافع، عبداللہ بن دینار اور زید بن اسلم تینوں نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا جو تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے کو لٹکائے۔

۱۲- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ ؛ اَنَّهٗ قَالَ ، سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیَّ عَنِ الْاِزَارِ فَقَالَ اَنَا اُخْبِرُكَ بِعِلْمٍ. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ "اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰی اَنْصَافِ سَاقَیْهِ. لَا جُنَاحَ عَلَیْهِ فِیْمَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْكَعْبَیْنِ. مَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِی النَّارِ. مَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِی النَّارِ. لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ، یَوْمَ الْقِیٰمَةِ، اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا"

علاء بن عبدالرحمٰن کے والد ماجد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ازار کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا:۔ میں تمہیں یقینی بات بتاتا ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ مومن کی ازار اُس کی نصف پنڈلیوں تک ہوتی ہے اور ٹخنوں تک رکھنے میں کوئی قباحت نہیں لیکن جو اس سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے، جو اس سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا جو تکبر کی وجہ سے اپنی ازار کو گھسیٹے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اِسْبَالِ الْمَرْاَةِ ثَوْبَهَا

اگر عورت کپڑا لٹکائے تو کیا حکم ہے

۱۳- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ اَبِیْهِ نَافِعٍ مَوْلَی ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ ؛ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ، حِیْنَ ذُكِرَ الْاِزَارُ ؛ وَالْمَرْاَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ "تُرْخِیْهِ شِبْرًا" قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ : اِذًا یَنْكَشِفَ عَنْهَا. قَالَ "فَذِرَاعًا. لَا تَزِیْدُ عَلَیْهِ"

صفیہ بنت ابوعُبید کو اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے بتایا کہ جب ازار کا ذکر ہوا تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! عورت کیا کرے؟ فرمایا کہ ایک بالشت نیچی رکھے۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے عرض کی کہ اگر بے پردہ ہونے کا ڈر ہو؟ فرمایا تو ایک زراع لیکن اس سے زیادہ نہ ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْاِنْتِعَالِ

جوتے پہننے کا بیان

۱۴- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ ، عَنِ الْاَعْرَجِ ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا یَمْشِیَنَّ اَحَدُكُمْ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ. لِیُنْعِلْهُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیُحْفِهِمَا جَمِیْعًا"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے۔ چاہیے کہ دونوں جوتے پہنے یا دونوں اُتار دے۔

marfat.com

Marfat.com

۱۵۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیَمِیْنِ، وَاِذَا نَزَعَ فَلْیَبْدَاْ بِالشِّمَالِ، وَلْتَكُنِ الْیُمْنٰی اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو داہنی جانب سے ابتدا کرے اور جب اُتارے تو پہلے بایاں جوتا اُتارے۔ پہنتے ہوئے دایاں جوتا پہلے رہے اور اُتارتے ہوئے آخر میں۔

۱۶۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهٖ اَبِیْ سُهَیْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِیْهِ عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ، اَنَّ رَجُلًا نَزَعَ نَعْلَیْهِ فَقَالَ لَمْ خَلَعْتَ نَعْلَیْكَ؟ لَعَلَّكَ تَاَوَّلْتَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ۔ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِی الْمُقَدَّسِ طُوًی۔ قَالَ ثُمَّ قَالَ كَعْبٌ لِلرَّجُلِ اَتَدْرِیْ مَا كَانَتْ نَعْلَا مُوْسٰی؟

قَالَ مَالِكٌ لَا اَدْرِیْ مَا اَجَابَهُ الرَّجُلُ. فَقَالَ كَعْبٌ: كَانَتَا مِنْ حِمَارٍ مَیِّتٍ

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے جوتے اُتارے تو انہوں نے فرمایا:۔ تم نے جوتے کیوں اُتارے۔ شاید تم نے اس آیت کی تاویل کی ہے:۔ اپنے جوتے اُتار دو کیونکہ تم وادیٔ طویٰ میں ہو۔ (۲۰: ۱۲) پھر جب کعب نے اُس آدمی سے فرمایا:۔ حضرت موسیٰ کے جوتے کس چیز کے تھے؟

امام مالک نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں اُس آدمی نے کیا جواب دیا۔ حضرت کعب نے فرمایا کہ وہ گدھے کی کھال کے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ لُبْسِ الثِّیَابِ

کپڑے پہننے کا بیان

۱۷۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَیْنِ وَعَنْ بَیْعَتَیْنِ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَعَنْ اَنْ یَحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَیْسَ عَلٰی فَرْجِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ وَعَنْ اَنْ یَشْتَمِلَ الرَّجُلُ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ عَلٰی اَحَدِ شِقَّیْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباس اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا ہے یعنی ملامسہ اور منابذہ بیع سے اور یہ کہ آدمی ایک کپڑے کو اس طرح لپیٹ لے کہ اُس کی شرمگاہ پر کچھ نہ رہے اور ایک ہی کپڑے کو آدمی اس طرح سارے بدن پر لپیٹے کہ ایک کنارا باہر رہے۔

۱۸۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت

ف ۔ جوتے قمیص اور شلوار وغیرہ پہننے کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ ابتداء دائیں جانب سے کی جائے اور اتارتے وقت ابتدا بائیں جانب سے ہو۔ سونے آخر دونوں ہی پیروں میں لیے جائیں گے خواہ ابتداء کسی جانب سے کی جائے لیکن پہلے دائیں پیر میں جوتا پہنا تو یہ اسلامی طریقہ ہوگیا اور ثواب ملے گا۔ اگر پہلے بائیں پیر میں پہنا تو یہ غیر اسلامی طریقہ ہوا اور مفت میں ثواب ضائع کر دیا۔ اسی طرح اتارتے وقت [illegible] پیر کا پہلے اتارا تو ثواب مل گیا اور دائیں پیر کا پہلے اتارا تو ثواب سے محروم رہا۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اسلامی آداب سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔ اسلامی آداب کا ہر مسلمان کو عادی ہونا چاہیے اور خصوصاً جو حضرات زیورِ علم سے آراستہ ہیں انہیں تو اپنے آپ کو اسلامی آداب و اطوار کے سانچے میں ڈھال لینا چاہیے تاکہ انہیں دیکھ کر دوسرے بھی اسلامی طور طریقوں کی جانب مائل ہوتے رہیں۔

marfat.com
Marfat.com

بْنِ عُمَرَ ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ الْحُلَّةَ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ"

ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَاَعْطٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكْسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا" فَكَسَاهَا عُمَرُ اَخًا لَهٗ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ

۱۹- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ ؛ اَنَّهٗ قَالَ : قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، رَاَيْتُ عُمَرَ الْخَطَّابِ ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ وَقَدْ رَفَعَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ بِرُقَعٍ ثَلَاثٍ لَبَّدَ بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ

عمر نے مسجد کے دروازے پر ایک ریشمی حلہ بکتا ہوا دیکھا، عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کاش! آپ اس حلے کو خرید لیں اور جمعہ کے روز پہنا کریں نیز جب وفود آپ کی خدمت میں آئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے لباس وہ پہنا کرتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اُن میں سے حلے آئے تو آپ نے حضرت عمر کو اُن میں سے ایک حلہ دیا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ یہ مجھے پہنا رہے ہیں اور عطارد کے حلے کے متعلق آپ نے کچھ اور ہی فرمایا تھا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا تھا۔ پس حضرت عمر نے وہ اپنے مشرک بھائی کو پہنا دیا جو مکہ مکرمہ میں تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا جبکہ وہ مدینہ منورہ کے امیر تھے کہ اُن کے کندھوں کے درمیان کرتے میں تین پیوند لگے ہوئے تھے اور جو تقریباً ایک دوسرے کے اوپر تھے ف

ف۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سربراہ مملکت اور امیر المؤمنین ہیں لیکن قمیص پر اور یہ نیچے تین پیوند لگے ہوئے ہیں یہ کیفیت اس سربراہ مملکت کی ہے جو بلحاظ فاتح تاریخ عالم میں اپنی مثال آپ ہے اور جس کی ہیبت سے دنیا کی عظیم طاقتیں یعنی قیصر و کسریٰ بھی لرزہ براندام ہیں۔ ان کی دنیا سے یہ بے رغبتی کیوں نہ ہوتی جبکہ بارگاہ رسالت کے تربیت یافتہ تھے۔ اس مثالی انسان کو خود امت دو عالم نے آپ پروردگار سے مانگ کر لیا تھا۔ سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہانبانی و جہانداری کا راز بتایا تھا کہ سربراہ اگر عیش و عشرت اور آرام و راحت سے کنارا کش رہے گا تو رعایا کے حصے میں خوشحالی اور امن و سکون آئے گا اور سربراہ دنیا سمیٹنے اور داد عیش دینے لگے تو رعایا کو کس مپرسی، افلاس، پریشانی، افراتفری اور لوٹ کھسوٹ کے تحائف ہی ملیں گے واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کتاب صفۃ النبی

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور کے حلیہ مبارک کا بیان

۱۔ حَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ. وَلَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ. وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ. بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً. فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ. وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً. وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے اور نہ پست قد۔ نہ رنگ نہ بالکل سفید تھا اور نہ گندمی، بال نہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے، چالیس سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا۔ پھر دس سال مکہ مکرمہ میں رونق افروز رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں جلوہ گری رہی۔ ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالےٰ نے انہیں اپنے خاص قرب میں بلا لیا۔ سر اقدس اور ریش مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں ہوں گے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالدَّجَّالِ

حضرت عیسیٰ بن مریم اور دجال کا بیان

۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَرَانِيْ اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ. فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ. لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ. قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً. مُتَّكِئًا عَلٰى رَجُلَيْنِ اَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ. يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ. فَسَاَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقِيْلَ: هٰذَا الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ. ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ کعبہ کے پاس ہوں۔ پس میں نے گندمی رنگ کا ایک آدمی دیکھا جو گندمی رنگ کے سب آدمیوں سے خوبصورت تھا۔ اس نے کنگھی کی ہوئی تھی اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ اس نے دو آدمیوں سے ٹیک لگائی ہوئی تھی یا دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لیا ہوا تھا۔ وہ کعبے کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ عیسیٰ بن مریم ہیں۔ پھر اچانک

marfat.com

Marfat.com

جَعْدٍ قَطَطٍ . أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى . كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ. فَسَأَلْتُ : مَنْ هٰذَا ؟ فَقِيْلَ لِيْ ، هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ "

میں نے گھنگریالے بالوں والا ایک شخص دیکھا جو داہنی آنکھ سے کانا تھا گویا وہ پکے ہوئے انگور کی طرح تھی میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ دجال ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّنَّةِ فِي الْفِطْرَةِ

فطری سنتوں کا بیان

۳- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؛ قَالَ : خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ . تَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ ، وَقَصُّ الشَّارِبِ ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ ، وَالْإِخْتِتَانُ .

ابوسعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا:۔ پانچ باتیں فطری سنت ہیں:۔ ناخن کاٹنا، مونچھیں پست کرنا، بغل کے بال اکھاڑنا، موئے زیر ناف مونڈنا اور ختنے کروانا۔

۴- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ . وَأَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ . وَأَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ الشَّارِبَ . وَأَوَّلَ النَّاسِ رَأَى الشَّيْبَ ، فَقَالَ : يَا رَبِّ مَا هٰذَا ؟ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : وَقَارٌ يَا إِبْرَاهِيْمُ . فَقَالَ : رَبِّ ، زِدْنِيْ وَقَارًا۔

سعید بن مسیب نے فرمایا کہ وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مہمان کی ضیافت کی، سب سے پہلے ختنہ کیا۔ سب سے پہلے مونچھیں پست کیں اور سب سے پہلے ہیں جنہوں نے سفید بال دیکھ کر کہا۔ اے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔ اے ابراہیم! یہ عزّ و وقار ہے۔ عرض گزار ہوئے، اے رب! میرے وقار کو بڑھا۔

قَالَ يَحْيٰى ، وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ : يُؤْخَذُ مِنَ الشَّارِبِ حَتّٰى يَبْدُوَ طَرَفُ الشَّفَةِ . وَهُوَ الْإِطَارُ . وَلَا يُجَزُّ . فَيُمَثِّلُ بِنَفْسِهٖ .

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ مونچھوں کو اتنی کاٹے کہ ہونٹ کا کنارا نظر آنے لگے اور ایسا نہ کرے کہ بالکل مونڈ دے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ بِالشِّمَالِ

بائیں ہاتھ سے کھانے کی ممانعت

۵- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ . عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيِّ ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ . أَوْ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ . وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ . وَأَنْ يَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ .

جابر بن عبداللہ سلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ آدمی بائیں ہاتھ سے کھائے یا ایک جوتا پہن کر چلے یا کپڑے سے اشتمال صماء کرے یا ایک ہی کپڑے سے احتباء کرے کہ شرمگاہ کھلی رہے۔

۶- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ . عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ ، وَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ . فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے اور دائیں ہاتھ سے پینا چاہیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمَسَاكِيْنِ

۷۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْاَعْرَجِ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِهٰذَا الطَّوَّافِ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ . فَتَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ . وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ " قَالُوْا : فَمَا الْمِسْكِيْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ " الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ . وَلَا يَفْطُنُ النَّاسُ لَهُ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ . وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلَ النَّاسَ "

مساکین کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین وہ نہیں کہ لوگوں کے پاس گھر گھر پھیرے لگاتا پھرے اور کسی سے اُسے ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں مل جائیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ پھر مسکین کون ہے؟ فرمایا کہ جس کے پاس ضرورت پوری کرنے کے لیے مال نہ ہو اور وہ لوگوں کو معلوم نہ ہونے دے کہ اُسے خیرات دیں اور نہ لوگوں سے مانگنے کے لیے کھڑا ہو ف

۸۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ، عَنِ ابْنِ بُجَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْحَارِثِيِّ ، عَنْ جَدَّتِهٖ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " رُدُّوا الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ "

ابن بجید انصاری نے اپنی دادی صاحبہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین کو کچھ دیا کرو خواہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مِعًى الْكَافِرِ

۹۔ حَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَاْكُلُ الْمُسْلِمُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ . وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ .

کافر کی آنتوں کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے ف

ف۔ جو غریب لوگ مانگتے پھرتے ہیں، جگہ جگہ اپنی حاجتوں کا اظہار کر کے مانگتے ہیں وہ مسکین نہیں بلکہ بھکاری ہیں مسکین وہ ہیں جو تنگ دست تو ہوں، وقت بڑی تنگی سے گزر رہا ہو لیکن دوسرے لوگوں پر اپنی حالت ظاہر نہیں ہونے دیتے اور نہ کسی کے سامنے دستِ سوال دراز کرتے ہیں۔ یہ نہایت ہی قابل تعریف اور حقیقت میں امداد کے مستحق ہیں ان کی اعانت میں کوشاں رہنا بہت بڑی خوبی اور سعادت مندی ہے۔ قرآن کریم نے ان کی علامت یہ بتائی ہے:۔
لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ط (۲ : ۲۷۳) وہ لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے۔

ف۔ یہاں آنتوں کی گنتی مراد نہیں ہے کیونکہ خواہ کوئی مسلمان ہو یا کافر سب کے پیٹ میں آنتیں تو ایک جیسی ہوتی ہیں مراد یہی ہے کہ کافر زیادہ کھاتا ہے اور مسلمان کم۔ زیادہ کھانا کافروں کی علامت ہے اور کم کھانا مسلمانوں کی، کیونکہ کافر کھانے کے لیے زندہ ہے اور مسلمان زندہ رہنے کے لیے کھاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

۱۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ. فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ. فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا. ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ. ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ. حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ. ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ. فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا. ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ. وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر مہمان آکر ٹھہرا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے لیے ایک بکری دوہنے کا حکم دیا تو وہ سارا دودھ پی گیا۔ پھر دوسری کا پی لیا، پھر تیسری کا پی لیا، یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ پھر جب صبح ہوئی تو وہ مسلمان ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے لیے ایک بکری کا دودھ نکالنے کا حکم فرمایا تو اُس نے وہ دودھ پی لیا۔ پھر اُس کے لیے دوسری کا حکم دیا مگر اُسے ضرورت نہ رہی۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الشَّرَابِ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالنَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

چاندی کے برتن سے پینے اور پانی میں پھونک مارنے کی ممانعت

۱۱۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ".

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو بکر صدیق نے اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

۱۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حَبِيبٍ مَوْلَى بَنِي سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْجُهَنِيِّ؛ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ. فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ. فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ: أَسَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ؟ فَقَالَ لَهُ أَبُو سَعِيدٍ: نَعَمْ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَا أَرْوَى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَأَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ". قَالَ: فَإِنِّي أَرَى الْقَذَاةَ فِيهِ. قَالَ "فَأَهْرِقْهَا".

ابوالمثنیٰ جہنی کا بیان ہے کہ میں مروان بن حکم کے پاس تھا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے۔ مروان بن حکم نے اُن سے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ اُنہوں نے پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہو؟ حضرت ابوسعید نے اُن سے فرمایا، ہاں۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! میں ایک سانس میں سیر نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ پیالے کو اپنے منہ سے ہٹا کر سانس لے لیا کرو۔ عرض گزار ہوا کہ اگر میں اُس کے اندر تنکا وغیرہ دیکھوں؟ فرمایا کہ اُسے بہا دیا کرو۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ مَاجَاءَ فِي شُرْبِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَائِمٌ

کھڑے ہو کر پانی پینے کا حکم

۱۳۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ كَانُوا يَشْرَبُونَ قِيَامًا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہم کھڑے ہو کر پانی پیا کرتے تھے۔

۱۴ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَا لَا يَرَيَانِ بِشُرْبِ الرِّئْبَانِ، وَهُوَ قَائِمٌ، بَأْسًا

امام مالک نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کھڑے ہو کر پانی پینے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کیا کرتے تھے۔

۱۵۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْقَارِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَشْرَبُ قَائِمًا.

ابو جعفر قاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو کھڑے ہو کر پانی پیتے دیکھا۔

۱۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا.

عامر بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ کھڑے ہو کر پانی پی لیا کرتے تھے۔

بَابُ السُّنَّةِ فِي الشُّرْبِ وَمُنَاوَلَتِهِ عَنِ الْيَمِينِ

کھلانا پلانا دائیں جانب سے شروع کرے

۱۷۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ. وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ. وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ "الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں کنوئیں کا پانی ڈالا ہوا تھا۔ آپ کے دائیں جانب ایک اعرابی اور بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق تھے۔ آپ نے نوش فرما کر پھر اعرابی کو دے دیا اور فرمایا کہ داہنی جانب والا زیادہ حق دار ہے۔

۱۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ. فَشَرِبَ مِنْهُ. وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ. فَقَالَ لِلْغُلَامِ "أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ؟" فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ. لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا. قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ.

حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا تو آپ نے اس میں سے نوش فرمایا اور آپ کے دائیں جانب ایک لڑکا اور بائیں طرف بزرگ تھے۔ آپ نے لڑکے سے فرمایا:۔ کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں انہیں دے دوں؟ لڑکا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم نہیں میں آپ سے ملنے والے اپنے حصے میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ اس کے ہاتھ میں دیدیا۔

ف۔ اسلامی ادب ہے کہ جب کوئی بزرگ اہل مجلس کو کھانے پینے کی کوئی چیز یا پس خوردہ عنایت فرمائے تو داہنی جانب والے کو دے اور جب کوئی چیز بہت سے آدمیوں میں بانٹی جائے تو ابتدا دائیں جانب والوں سے کی جائے اگر کسی بزرگ کے بائیں جانب نسبتاً زیادہ قابلِ احترام ہستیاں ہوں تو دائیں جانب والے کی اجازت سے انہیں وہ چیز دی جا سکتی ہے۔ مذکورہ موقع پر رسول اللہ

marfat.com
Marfat.com

بَابُ جَامِعِ مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

کھانے پینے کے متعلق دیگر روایات

۱۹۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ. فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ. فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ. ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ. ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي. وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ. ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ. فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟" قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ. قَالَ "لِلطَّعَامِ؟" فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ "قُومُوا" قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ. حَتّٰى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُ أَبَا طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ: قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ. وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ، حَتّٰى لَقِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ. مَا عِنْدَكِ؟" فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ. فَأَمَرَ

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ نے حضرت اُمِّ سُلیم سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز دھیمی سُنی ہے جس سے میں نے بھوک محسوس کی ہے تو کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ کہا ہاں، پھر اُنہوں نے جَو کی چند روٹیاں نکالیں اور اپنا دوپٹہ لے کر اُس کی ایک جانب لپیٹ دیں، پھر میری بغل میں دبا کر باقی دوپٹہ میرے اُوپر ڈال دیا اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب روانہ کر دیا۔ میں اُنہیں لے کر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ مسجد میں جلوہ افروز تھے۔ میں اُن کے پاس کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا کہ کھانے کے لیے؟ میں نے عرض کی، ہاں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حاضرین سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ پس وہ چل پڑے اور میں اُن کے آگے آگے چل دیا، یہاں تک کہ میں حضرت ابو طلحہ کی خدمت میں جا پہنچا اور اُنہیں بتایا۔ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا:۔ اے اُمِّ سُلیم! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر آ گئے اور ہمارے پاس کھانا نہیں کہ اُنہیں کھلائیں۔ اُنہوں نے کہا اللہ اور اُس کا رسول جانے۔ پس حضرت ابو طلحہ چل دئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک جا پہنچے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کو ساتھ لے کر اندر داخل ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے اُمِّ سُلیم! جو تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ اُنہوں نے وہی روٹیاں پیش کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کا مالیدہ بنانے کا حکم دیا اور

حاشیہ صفحہ گذشتہ:۔
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائیں جانب ایک لڑکا اور بائیں جانب اکابر صحابہ بیٹھے تھے۔ آپ نے اس لڑکے سے اجازت لی کہ کیا یہ بچا ہوا مشروب ان لوگوں کو دے دوں؟ عقل کا تقاضا تو یہی ہے کہ لڑکا اس بات کی اجازت دے دیتا لیکن جذبۂ عشق و محبت سے بھرپور نو عمر صحابی نے وہ عقیدت سے لبریز جواب دیا کہ عقل بھی اپنے آپ کو بے عقل سمجھنے پر مجبور ہو گئی ہو گی۔ عشق رسول کی اس ننھی منی تصویر نے جواب دیا "یا رسول اللہ آپ سے ملنے والے اپنے حصے میں کسی کو میں اپنے اوپر ترجیح نہیں دوں گا"۔ عقل خواہ اسے دیوانہ کہے یا بے ادب، لیکن عشق رسول کا وہ نو عمر مجسمہ ضرور زبانِ حال سے یہی کہتا ہو گا:۔

مجھ کو دیوانہ بتائے ہو میں وہ ہشیار رہوں
پاؤں جب طوفِ حرم میں تھک گئے سر پھر گیا

marfat.com
Marfat.com

بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَتَ. وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا. فَأَدَمَتْهُ. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ. ثُمَّ قَالَ " ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ بِالدُّخُوْلِ "، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا. ثُمَّ قَالَ " ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ "، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا. ثُمَّ قَالَ " ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ "، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا. ثُمَّ قَالَ " ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ "، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا. ثُمَّ قَالَ " ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ "، حَتّٰى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا. وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا، أَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا.

حضرت اُم سلیم نے اس پر اپنی گھی کی کپی نچوڑ دی اور سب کو کھلا دیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا جو اللہ نے چاہا پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو اندر آنے کی اجازت دے دو۔ انہیں اجازت دی گئی اور انہوں نے کھایا یہاں تک کہ شکم سیر ہو کر چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ مزید دس آدمیوں کو اجازت دے دو۔ پس انہیں اجازت دی گئی تو انہوں نے کھایا یہاں تک کہ شکم سیر ہو کر چلے گئے۔ تیسری مرتبہ فرمایا کہ دس آدمیوں کو مزید اجازت دے دو۔ اُنہیں اجازت دی گئی اور اُنہوں نے کھایا یہاں تک کہ شکم سیر ہو کر چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ دس کو مزید اجازت دو۔ یہاں تک کہ تمام لوگ کھا کر شکم سیر ہو گئے۔ کھانے والے ستر یا اسّی افراد تھے ف

٢٠ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ. وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ "دو آدمیوں کا کھانا تین کے لیے اور تین آدمیوں کا کھانا چار کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔

٢١ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ف:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چند روٹیوں کے ملیدے سے ستر اسّی حضرات کو شکم سیر کر دیا۔ یہ تکثیر طعام کے معجزات میں سے آپ کا ایک معجزہ ہے جو خدا کے رازق ہونے کا تصور انسان کے ذہن میں بٹھاتا ہے تمام معجزات کی حالت یہی ہے کہ ان سے ایک تو صاحبِ معجزہ کے نبی ہونے کا پتہ لگتا ہے اور دوسری جانب معجزہ خدا کی اس صفت کا تصور انسان کے ذہن نشین کرتا ہے۔ نبی کے معجزنما علم خدا کے علیم و خبیر ہونے اور نبی کے معجزنما تصرفات خدا کی قدرت پر دلالت کرتے ہیں کہ جس کام کے کرنے سے سارے انسان عاجز ہیں وہ کام کر دکھانے والا بھی یہی کہتا ہے کہ میں خدا نہیں ہوں بلکہ خدا وہ ہے جس نے مجھے یہ کمال عطا فرمایا ہے اور میں بھی اسی کا ایک بندہ ہوں۔ اب غور کرو کہ میرا پروردگار کتنی قدرت والا ہوگا؟ کتنے علم والا ہوگا؟ غرضیکہ انبیائے کرام کے معجزات سے ایک جانب تو شرک و کفر کی جڑ کٹ جاتی ہے کہ جن ہستیوں کو خدا مانا جا رہا ہے وہ ایک بندے کے برابر بھی کمال نہیں دکھا سکتے تو خدا کہاں سے ہوئے حالانکہ خدا کو تو بندے سے بڑھ کر کمال دکھانا چاہیئے لہٰذا اس کائنات ارضی و سماوی میں ایسی کوئی ہستی نہیں ہے جس کو خدا کہا جائے، جس کو معبود مانا جائے یا جس کو سچے خدا کی خدائی میں شریک ٹھہرایا جائے۔ دوسری جانب نبی کے معجزات خدا کی صفات پر دلالت کرتے ہیں۔ لہٰذا نبی خدا نہیں ہوتا اور نہ خدا کی ذات و صفات میں شریک ہوتا ہے بلکہ وہ خدا نما ہوتا ہے۔ عام انسانوں کے ذہن میں چونکہ خدا کی صفات کا تصور نہیں سماتا بایں وجہ بندوں کی مجبوری کے باعث اللہ تعالیٰ نبی کو اپنی صفات کا مظہر بنا کر بھیجتا ہے تاکہ اس کے کمالات کو دیکھ کر وہ خدا آشنا ہو جائیں اور اس واحد و یکتا معبود کے سوا اور کسی کی پرستش نہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

"اَغْلِقُوا الْبَابَ . وَاذْكُرُوا السِّقَاءَ . وَاَكْفِئُوا الْاِنَاءَ ، اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَاءَ . وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ . فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا . وَلَا يَحُلُّ وِكَاءً . وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً . وَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ"

دروازے بند کر دیا کرو، مشک کا منہ باندھ دیا کرو، برتن کو ڈھک دیا کرو اور چراغ کو بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان بند دروازے، مشک اور برتن کو نہیں کھولتا اور چوہا لوگوں کے گھروں کو جلا دیتا ہے۔

۲۲ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ . وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَضِيَافَتُهُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ . فَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ"

ابو شریح کعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے۔ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی تواضع کرے۔ ایک دن رات میزبانی ہے، تین رات دن ضیافت اور اس سے اُوپر صدقہ اور یہ مناسب نہیں کہ اُس کے پاس اتنا ٹھہرے کہ میزبان ہی نکلنے لگے۔

۲۳ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ ؛ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ ، فَوَجَدَ بِئْرًا . فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ، وَخَرَجَ . فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ . فَقَالَ الرَّجُلُ ، لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِيْ بَلَغَ مِنِّيْ . فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّهُ . ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِيْهِ حَتّٰى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ . فَغَفَرَ لَهُ . قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . وَاِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا ؟ فَقَالَ "فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی کسی راستے میں جا رہا تھا کہ اُسے سخت پیاس لگی۔ اُس نے کنواں دیکھا تو اُس میں اُترا اور پانی پی لیا۔ جب باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا تڑپ رہا ہے اور پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اُس نے سوچا کہ کتے کو بھی پیاس سے وہی تکلیف پہنچ رہی ہوگی جو مجھے پہنچی تھی۔ وہ کنوئیں میں اُترا، اپنے موزے میں پانی بھرا، اُسے اپنے منہ سے پکڑ کر باہر نکلا اور کتے کو پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ خوش ہو گیا اور اُسے بخش دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا جانوروں کے ساتھ نیکی کرنے کا ہمیں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا کہ ہر جان دار کے ساتھ نیکی کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

۲۴ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؛ اَنَّهُ قَالَ : بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ . فَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ . وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ . قَالَ وَاَنَا فِيْهِمْ . قَالَ فَخَرَجْنَا . حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ فَنِيَ الزَّادُ . فَاَمَرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِاَزْوَادِ ذٰلِكَ الْجَيْشِ فَجُمِعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ . قَالَ فَكَانَ يُقَوِّتُنَاهُ كُلَّ يَوْمٍ قَلِيْلًا قَلِيْلًا حَتّٰى فَنِيَ وَلَمْ تُصِبْنَا اِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ . فَقُلْتُ وَمَا تُغْنِيْ تَمْرَةٌ ؟ فَقَالَ : لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَنِيَتْ . قَالَ ثُمَّ انْتَهَيْنَا اِلَى الْبَحْرِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ساحلِ سمندر کی جانب ایک لشکر بھیجا اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح کو اُس پر امیر مقرر فرمایا۔ وہ تین سو تھے اور میں بھی اُن میں تھا۔ ہم چلے گئے یہاں تک کہ ایک راستے میں تھے کہ زادِ راہ ختم ہو گیا۔ حضرت ابو عبیدہ نے زادِ راہ جمع کروانے کا حکم دیا تو جمع کر دیا گیا جس سے صرف دو بوری بھرے۔ لہٰذا وہ روزانہ ہمیں تھوڑی تھوڑی خوراک دیا کرتے۔ وہ ختم ہو گئی یہاں تک کہ ہمیں ایک ایک کھجور ملنے لگی۔ وہب بن کیسان نے کہا کہ ایک کھجور سے کیا بنتا ہوگا؟ فرمایا کہ اس کی قدر ہمیں اُس وقت ہوئی جب وہ بھی ختم ہو گئیں۔ جب ہم سمندر کے کنارے پہنچے تو ایک

marfat.com
Marfat.com

فَإِذَا حُوِيَتْ مِثْلَ الظَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ فَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً. ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا. ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا وَلَمْ تُصِبْهُمَا.

پہاڑ جیسی مچھلی دیکھی تو اٹھارہ دن تک سارا لشکر اس میں سے کھاتا رہا۔ پھر حضرت ابو عبیدہ نے اس کی دو پسلیاں کھڑی کرنے کا حکم دیا۔ پھر ایک سوار سے گزرنے کے لیے فرمایا تو وہ گزر گیا بغیر چھوئے۔

قَالَ مَالِكٌ: الظَّرِبُ الْجَبَلُ.

امام مالک نے فرمایا کہ الظرب اور الجبل ہم معنی ہیں۔

۲۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ جَدَّتِهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ، لَا تَحْقِرَنَّ إِحْدَاكُنَّ لِجَارَتِهَا. وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحْرَقًا".

عمرو بن سعد بن معاذ نے اپنی دادی جان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان والی عورتو! تم میں سے کوئی اپنی ہمسائی کی تذلیل نہ کرے خواہ اس نے بکری کا جلا ہوا کھر ہی بھیجا ہو۔

۲۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ. نُهُوا عَنْ أَكْلِ الشَّحْمِ فَبَاعُوهُ فَأَكَلُوا أَثْمَانَهُ".

عبداللہ بن ابوبکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے جنہیں چربی کھانے سے منع فرمایا گیا تھا تو وہ چربی بیچ کر اس کی قیمت کھانے لگے تھے۔

۲۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ كَانَ يَقُولُ: "يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَيْكُمْ بِمَاءِ الْقَرَاحِ، وَالْبَقْلِ الْبَرِّيِّ، وَخُبْزِ الشَّعِيرِ، وَإِيَّاكُمْ وَخُبْزَ الْبُرِّ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَقُومُوا بِشُكْرِهِ".

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اے بنی اسرائیل! پانی، ساگ سبزی اور جو کی روٹی سے گزر اوقات کرو۔ گندم کی روٹی نہ کھانا کہ اس کا شکر ادا نہ کر سکو گے۔

۲۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَ فِيهِ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ. فَسَأَلَهُمَا، فَقَالَا: أَخْرَجَنَا الْجُوعُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَأَنَا أَخْرَجَنِي الْجُوعُ". فَذَهَبُوا إِلَى أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْأَنْصَارِيِّ. فَأَمَرَ لَهُمْ بِشَعِيرٍ عِنْدَهُ يُعْمَلُ. وَقَامَ يَذْبَحُ لَهُمْ شَاةً. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَكِّبْ عَنْ ذَاتِ الدَّرِّ" فَذَبَحَ لَهُمْ شَاةً. وَاسْتَعْذَبَ لَهُمْ مَاءً. فَعُلِّقَ فِي نَخْلَةٍ. ثُمَّ أَتَوْا بِذٰلِكَ الطَّعَامِ. فَأَكَلُوا مِنْهُ. وَشَرِبُوا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَتُسْأَلُنَّ عَنْ نَعِيمِ هٰذَا الْيَوْمِ".

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو پایا۔ پوچھا تو دونوں نے عرض کیا کہ ہمیں بھوک نے نکالا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی بھوک کی وجہ سے نکلا ہوں۔ پس یہ ابوالہیثم بن تیہان انصاری کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے ان حضرات کے لیے جو کی روٹیاں پکانے کا حکم دیا اور خود بکری ذبح کرنے کھڑے ہوئے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دودھ والی چھوڑ دینا۔ ان کے لیے بکری ذبح کی، میٹھے پانی سے مشک بھر کر درخت سے لٹکا دی، پھر کھانا پیش کیا۔ انہوں نے کھانا کھایا اور اس پانی سے پیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں ایسی ہی نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

۲۹۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَأْكُلُ خُبْزًا بِسَمْنٍ. فَدَعَا أَعْرَابِيًّا

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھی سے روٹی کھا رہے تھے۔ آپ نے ایک بدو کو بھی بلا لیا۔ وہ کھانے لگا اور لقمے کے

marfat.com
Marfat.com

مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَجَعَلَ يَاْكُلُ وَيَتَبَّعُ بِاللُّقْمَةِ وَضَرَ الصَّحْفَةِ. فَقَالَ عُمَرُ: كَاَنَّكَ مُتَغَيِّرٌ. فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَكَلْتُ سَمْنًا وَلَا رَاَيْتُهُ اَكَلَ بِهِ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ عُمَرُ: لَا اَكُلُ السَّمْنَ حَتّٰى يَحْيَا النَّاسُ مِنْ اَوَّلِ مَا يَحْيَوْنَ.

سالن گھی کی تلچھٹ بھی لگا لیتا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم ندیدے معلوم ہوتے ہو۔ اس نے کہا:۔ خدا کی قسم میں نے اتنے عرصے سے گھی دیکھا نہ کھایا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اس وقت تک گھی نہیں کھاؤں گا جب تک لوگوں کو پہلے جیسی آرام کی زندگی نہ مل جائے۔

۳۰۔ **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ اَنَّهٗ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ. وَهُوَ يَوْمَئِذٍ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ، يُطْرَحُ لَهٗ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ فَيَاْكُلُهٗ حَتّٰى يَاْكُلَ حَشَفَهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا جب کہ وہ امیر المومنین تھے کہ ان کے سامنے ایک صاع کھجوریں رکھی جاتیں تو ان میں سے سوکھی سڑی کھجوریں بھی کھا لیا کرتے تھے۔

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ اَنَّهٗ قَالَ: سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ: وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِيْ قُفَّةً. نَاْكُلُ مِنْهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر سے ٹڈی کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں تو چاہتا ہوں کہ میرے پاس ان سے زنبیل بھری ہوئی ہو تاکہ ہم ان میں سے کھاتے رہیں۔

۳۱۔ **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ خُثَيْمٍ؛ اَنَّهٗ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِاَرْضِهٖ بِالْعَقِيْقِ. فَاَتَاهُ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى دَوَابَّ. فَنَزَلُوْا عِنْدَهٗ. قَالَ حُمَيْدٌ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، اذْهَبْ اِلٰى اُمِّيْ فَقُلْ: اِنَّ ابْنَكِ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: اَطْعِمِيْنَا شَيْئًا. قَالَ فَوَضَعَتْ ثَلَاثَةَ اَقْرَاصٍ فِيْ صَحْفَةٍ، وَشَيْئًا مِنْ زَيْتٍ وَمِلْحٍ، ثُمَّ وَضَعَتْهَا عَلٰى رَاْسِيْ، وَحَمَلْتُهَا اِلَيْهِمْ فَلَمَّا وَضَعْتُهَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ كَبَّرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ. وَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَشْبَعَنَا مِنَ الْخُبْزِ بَعْدَ اَنْ لَمْ يَكُنْ طَعَامُنَا. اِلَّا الْاَسْوَدَيْنِ الْمَاءَ وَالتَّمْرَ. فَلَمْ يُصِبِ الْقَوْمُ مِنَ الطَّعَامِ شَيْئًا. فَلَمَّا انْصَرَفُوْا، قَالَ: يَا ابْنَ اَخِيْ. اَحْسِنْ اِلٰى غَنَمِكَ. وَامْسَحِ الرُّغَامَ عَنْهَا. وَاَطِبْ مُرَاحَهَا. وَصَلِّ فِيْ نَاحِيَتِهَا فَاِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ. وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُوْنُ الثُّلَّةُ مِنَ الْغَنَمِ اَحَبَّ اِلٰى صَاحِبِهَا مِنْ دَارِ مَرْوَانَ۔

حمید بن مالک بن خثیم کا بیان ہے کہ میں عقیق کے مقام پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ مدینہ منورہ کے کچھ سوار ان کے پاس آ اترے۔ حمید کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ میری والدہ محترمہ کے پاس جاؤ، ان کے حضور میرا اسلام عرض کرنا اور کہنا کہ ہمیں کھانا کھلائیے۔ انہوں نے تین روٹیاں، روغن زیتون اور نمک لیا، پھر یہ چیزیں میرے سر پر رکھ دیں اور میں ان کے پاس لے آیا۔ جب ان کے سامنے رکھا تو حضرت ابوہریرہ نے تکبیر کہی اور کہنے لگے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں پیٹ بھر روٹی دے رکھی ہے حالانکہ دو سیاہ چیزیں ہماری خوراک تھیں:۔ پانی اور کھجوریں۔ کھانا ان لوگوں سے ذرا بھی نہ بچا۔ جب وہ چلے گئے تو فرمایا اے بھتیجے! اپنی بکریوں کی خوب دیکھ بھال کرو، انہیں صاف ستھری رکھو، ان کے ریوڑ کی صفائی کیا کرو اور ان کے نزدیک ہی نماز پڑھ لیا کرو کیوں کہ یہ جنت کے جانوروں سے ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے عنقریب لوگوں پر وہ وقت آئے گا کہ اسے چند بکریاں مروان کے گھر سے زیادہ پسند ہوں گی۔

۳۲۔ **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ

ابو نعیم وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

marfat.com

Marfat.com

كَيْسَانَ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَمَعَهُ رَبِيبُهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "سَمِّ اللهَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ".

۳۳ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ لِي يَتِيمًا وَلَهُ إِبِلٌ أَفَأَشْرَبُ مِنْ لَبَنِ إِبِلِهِ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنْ كُنْتَ تَبْغِي ضَالَّةَ إِبِلِهِ، وَتَهْنَأُ جَرْبَاهَا، وَتَلُطُّ حَوْضَهَا، وَتَسْقِيهَا يَوْمَ وِرْدِهَا، فَاشْرَبْ غَيْرَ مُضِرٍّ بِنَسْلٍ، وَلَا نَاهِكٍ فِي الْحَلَبِ.

۳۴ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ لَا يُؤْتَى أَبَدًا بِطَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ، حَتَّى الدَّوَاءُ، فَيَطْعَمُهُ أَوْ يَشْرَبُهُ، إِلَّا قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا، وَأَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَنَعَّمَنَا. اللهُ أَكْبَرُ. اللَّهُمَّ أَلْفَتْنَا نِعْمَتُكَ بِكُلِّ شَرٍّ. فَأَصْبَحْنَا مِنْهَا وَأَمْسَيْنَا بِكُلِّ خَيْرٍ. نَسْأَلُكَ تَمَامَهَا شُكْرَهَا، لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ. إِلَهَ الصَّالِحِينَ. وَرَبَّ الْعَالَمِينَ. الْحَمْدُ لِلَّهِ. وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. مَا شَاءَ اللهُ. وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا. وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

۳۵ قَالَ يَحْيَى، سُئِلَ مَالِكٌ: هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ غَيْرِ ذِي مَحْرَمٍ مِنْهَا أَوْ مَعَ غُلَامِهَا؟ فَقَالَ مَالِكٌ: لَيْسَ بِذَلِكَ بَأْسٌ. إِذَا كَانَ ذَلِكَ عَلَى وَجْهِ مَا يُعْرَفُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْكُلَ مَعَهُ مِنَ الرِّجَالِ.

قَالَ: وَقَدْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا، وَمَعَ غَيْرِهِ مِمَّنْ يُوَاكِلُهُ، أَوْ مَعَ آخَرِهَا عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ. وَيُكْرَهُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَخْلُوَ مَعَ الرَّجُلِ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا حُرْمَةٌ.

تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا اور آپ کے پاس آپ کے پروردہ عمر بن ابو سلمہ بھی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ بسم اللہ کہو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر اُن سے کہا۔ میرے پاس ایک یتیم ہے جس کے پاس اُونٹ ہے، کیا میں اُس کے دُودھ میں سے پی لیا کروں؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر تم اپنے گمشدہ اُونٹ کو تلاش کرتے ہو، خارشی اُونٹ کو مالش کرتے ہو، اُن کے حوض کو درست کرتے ہو اور باری کے روز اُنہیں پانی پلاتے ہو تو نسل کو نقصان پہنچائے بغیر دودھ پی لو اور دوہنے میں تنگ نہ کرنا۔

عُروہ بن زُبیر کے سامنے جب بھی کھانے پینے کی کوئی چیز رکھی جاتی، یہاں تک کہ دوائی بھی تو کھاتے پیتے وقت یہی کہتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے جس نے ہمیں ہدایت دی اور کھلایا پلایا اور ہم پر انعام فرمایا۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اے اللہ! تیری نعمت اُس وقت آئی جب ہم ہر بُرائی میں ملوث تھے۔ اب ہم بھلائی کے ساتھ صبح و شام کرتے ہیں۔ ہم پوری نعمت مانگتے ہیں اور اُس کا شکر ادا کرنے کی توفیق۔ بھلائی نہیں مگر تیری طرف سے اور نیک لوگوں کے معبود تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تو جہانوں کا رب ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ جو اللہ نے چاہا اور نہیں ہے قوت مگر اللہ کے ساتھ۔ اے اللہ! ہماری روزی میں برکت دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا عورت اُس شخص کے ساتھ کھا سکتی ہے جو غیر محرم ہو یا اُس کے غلام کے ساتھ؟ امام مالک نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں جب کہ رواج کے مطابق ہو اور اُس کے ساتھ دوسرے لوگ بھی کھا رہے ہوں۔

فرمایا کہ عورت کبھی اپنے خاوند کے ساتھ کھاتی ہے اور کبھی دوسرے کے ساتھ جس کو وہ کھلاتے ہیں یا اپنے بھائی وغیرہ کے ساتھ اور عورت کا ایسے مرد کے ساتھ خلوت میں ہونا مکروہ ہے جو اُس کا محرم نہ ہو۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ ۱۱ مَاجَاءَ فِي أَكْلِ اللَّحْمِ

۳۶ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِيَّاكُمْ وَاللَّحْمَ . فَإِنَّ لَهُ ضَرَاوَةً كَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ.

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَدْرَكَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَمَعَهُ جِمَالٌ لَحْمٍ. فَقَالَ : مَا هٰذَا ؟ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ . قَرِمْنَا إِلَى اللَّحْمِ فَاشْتَرَيْتُ بِدِرْهَمٍ لَحْمًا. فَقَالَ عُمَرُ أَمَا يُرِيدُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَطْوِيَ بَطْنَهُ عَنْ جَارِهِ ؟ أَوِ ابْنِ عَمِّهِ ؟ أَيْنَ تَذْهَبُ عَنْكُمْ هٰذِهِ الْآيَةُ - أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا -

گوشت کھانے کا بیان

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ زیادہ گوشت کھانے سے بچتے رہنا کیونکہ شراب کی طرح اس کا چسکا لگ جاتا ہے۔

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر کو حضرت جابر بن عبداللہ ملے جن کے پاس کافی گوشت تھا۔ فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کی، اے امیر المومنین! ہمیں گوشت کھانے کی تمنا ہوئی تو میں نے پورے ایک درہم کا گوشت خرید لیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ حضرات یہ کیوں نہیں چاہتے کہ اپنے ہمسائے کا پیٹ بھریں یا اپنے چچازاد بھائی کا؟ آپ اس آیت کو کیسے بھلا بیٹھے ہیں: "تم اپنے حصے کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور انہیں برت چکے" (۴۶: ۲۰)۔

بَابُ ۱۲ مَاجَاءَ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ.

۳۷ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ. ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَبَذَهُ . وَقَالَ " لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ". قَالَ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ .

۳۸ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ لُبْسِ الْخَاتَمِ؟ فَقَالَ الْبَسْهُ : وَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنِّي أَفْتَيْتُكُمْ بِذٰلِكَ.

انگوٹھی پہننے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اسے پھینک دیا۔ اور فرمایا کہ اب اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

صدقہ بن یسار نے سعید بن مسیب سے انگوٹھی پہننے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ پہن لو اور لوگوں کو بتا دو کہ اس کا میں نے تمہیں فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ ۱۳ مَاجَاءَ فِي نَزْعِ الْمَعَالِيقِ مِنَ الْعُنُقِ

۳۹ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ : أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ ، قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا . قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ : حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ : وَالنَّاسُ

جانوروں کے گلے سے پٹہ اور گھنٹی کھول لینا

عباد بن تمیم کو حضرت ابو بشر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ایک سفر میں وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بھیجا۔ عبداللہ بن ابوبکر کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے فرمایا جبکہ لوگ سو رہے تھے

marfat.com
Marfat.com

فِي مَقِيلِهِمْ وَلَا تَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ، أَوْ قِلَادَةٌ، إِلَّا قُطِعَتْ"

قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ: أَرَى ذٰلِكَ مِنَ الْعَيْنِ.

کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا یا کسی طرح کا گنڈا ہو تو اسے کاٹ دیا جائے۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے خیال میں نظر کے گنڈے تھے۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الْعَيْنِ

کتاب العین

بَابُ الْوَضُوْءِ مِنَ الْعَيْنِ

۱۔ وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ اُمَامَةَ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ؛ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ : اغْتَسَلَ اَبِيْ ، سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ ، بِالْخَرَّارِ ، فَنَزَعَ جُبَّةً كَانَتْ عَلَيْهِ . وَعَامِرُ ابْنُ رَبِيْعَةَ يَنْظُرُ . قَالَ وَكَانَ سَهْلٌ رَجُلًا اَبْيَضَ حَسَنَ الْجِلْدِ . قَالَ فَقَالَ لَهٗ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ : مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ ، وَلَا جِلْدَ عَذْرَاءَ . قَالَ فَوُعِكَ سَهْلٌ مَكَانَهٗ وَاشْتَدَّ وَعْكُهٗ . فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرَ اَنَّ سَهْلًا وُعِكَ . اَنَّهٗ غَيْرُ رَائِحٍ مَعَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ سَهْلٌ بِالَّذِيْ كَانَ مِنْ شَاْنِ عَامِرٍ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ ؟ اَلَا بَرَّكْتَ . اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ . تَوَضَّاْ لَهٗ " فَتَوَضَّاَ لَهٗ عَامِرٌ . فَرَاحَ سَهْلٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . لَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ .

۲۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ؛ اَنَّهٗ قَالَ : تَرَاٰى عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ سَهْلَ ابْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ . فَقَالَ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاَةٍ . فَلُبِطَ سَهْلٌ . فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . هَلْ لَكَ فِيْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ . وَاللّٰهِ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ . فَقَالَ هَلْ تَتَّهِمُوْنَ لَهٗ اَحَدًا ؟ قَالُوْا نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ

نظر لگنے پر وضو کروانا

ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد حضرت سہل بن حنیف نے خرار کے مقام پر غسل کیا اور اپنا جبہ اُتار دیا۔ عامر بن ربیعہ اُنہیں دیکھ رہے تھے۔ حضرت سہل سفید رنگ اور خوبصورت جلد والے تھے۔ حضرت عامر بن ربیعہ نے کہا کہ میں نے ایسا خوبصورت آدمی آج تک نہیں دیکھا اور نہ ایسی جلد کسی کنواری لڑکی کی ہے۔ پس حضرت سہل کو بخار آنے لگا اور شدت اختیار کر گیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کسی نے حاضر ہو کر آپ کو بتایا کہ سہل کو بخار آتا ہے۔ اور یا رسول اللہ! وہ آپ کے ساتھ نہیں جا سکیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سہل کے پاس تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے حضرت عامر کے الفاظ بتائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں تم اپنے بھائی کو قتل کرتے ہو؟ برکت کی دعا کیوں نہ کی۔ نظر کا لگنا حق ہے۔ ان کے لیے وضو کرو۔ حضرت عامر نے اُن کے لیے وضو کیا۔ پس حضرت سہل صحت یاب ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ حضرت عامر بن ربیعہ نے حضرت سہل حنیف کو نہاتے دیکھ کر کہا کہ میں نے آج تک ایسا کوئی نہیں دیکھا اور نہ کوئی پردہ نشین عورت۔ پس حضرت سہل بیمار پڑ گئے۔ کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! سہل بن حنیف کی خبر لیجئے۔ خدا کی قسم وہ تو سر بھی نہیں اُٹھاتے۔ فرمایا کیا تمہارا کسی پر شبہ ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمارا عامر بن ربیعہ پر شبہ

marfat.com
Marfat.com

بَيْعَةَ . قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِرًا فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ . وَقَالَ " عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اِذَا رَاَتْ اَحَدُكُمْ مِنْ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ " ثُمَّ دَعَا عَامِرًا فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ، وَمِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ ، وَاَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ اِزَارِهِ . فِيْ قَدَحٍ ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ . فَرَاحَ سَهْلٌ مَعَ النَّاسِ ، لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ .

سہل بن حنیف کو نظر لگنے کا بیان

سہل بن حنیف کو نظر لگنے کا بیان

ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عامر کو بلا
اُن پر ناراض ہوئے فرمایا کہ کوئی تم میں سے کیوں اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے بر
کی دعا کیوں نہ کی۔ اِن کے لیے وضو کرو۔ پس حضرت عامر نے ایک برتن میں اپ
دونوں ہاتھ، دونوں کہنیاں، دونوں گھٹنے پیروں کے کنارے اور تہمد کے نیچے وا
جسم دھویا اور وہ پانی ان پر چھوڑا گیا تو حضرت سہل لوگوں کے ساتھ روانہ ہو گئے

بَابُ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

نظر والے پر دم کرنا

۳ - حَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَكِّيِّ ؛ اَنَّهُ قَالَ : دُخِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنَيْ جَعْفَرِ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ . فَقَالَ لِحَاضِنَتِهِمَا " مَالِيْ اَرٰى اَجْسَامَهُمَا ضَارِعَةً " فَقَالَتْ حَاضِنَتُهُمَا . يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . اِنَّهُ تُسْرِعُ عَلَيْهِمَا الْعَيْنُ وَلَمْ يَمْنَعْنَا اَنْ نَسْتَرْقِيَ لَهُمَا اِلَّا اَنَّا لَا نَدْرِيْ مَا يُوَافِقُكَ مِنْ ذٰلِكَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " اسْتَرْقُوْا لَهُمَا فَاِنَّهُ لَوْ سَبَقَ شَيْءٌ الْقَدَرَ ، لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ "

۳ - حمید بن قیس مکی سے روایت ہے کہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو صاحبزادے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کی دایہ سے فرمایا کہ یہ لڑکے دبلے پتلے کیوں ہیں؟ اُن کی دایہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! انہیں جلدی جلدی نظر لگ جاتی ہے اس ہم نے دم نہیں کروایا کہ ہمیں نہیں معلوم آپ کا ارشاد گرامی اس سلسلے میں کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان پر دم کرواؤ کیونکہ اگ کوئی چیز تقدیر پر سبقت حاصل کرتی تو وہ نظر ہوتی۔

۴ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ اَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَفِي الْبَيْتِ صَبِيٌّ يَبْكِيْ . فَذَكَرُوْا لَهُ اَنَّ بِهِ الْعَيْنَ . قَالَ عُرْوَةُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " اَلَا تَسْتَرْقُوْنَ لَهُ مِنَ الْعَيْنِ ؟ "

سلیمان بن یسار نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درِ دولت میں داخل ہوئے اور گھر کے اندر ایک بچہ رو رہا تھا۔ آپ سے ذکر کیا گیا کہ اسے نظر لگ گئی ہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نظر کا دم کیوں نہیں کرواتے ف

ف - ان دونوں روایتوں سے معلوم ہو رہا ہے کہ نظر کا لگنا حقیقت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نظر جس کو لگ گئی ہو اس پر دم کرنا چاہیے۔ معلوم ہوا کہ دم کرنا اور تعویذ دینا ہرگز خلافِ شرع نہیں ہے جبکہ حدود شرعیہ کے اندر ہو اور قرآن کریم کے شفا و رحمت ہونے میں کس مسلمان کو شک ہو سکتا ہے جبکہ پروردگار عالم نے خود فرمایا ہے:-

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ (۱۷ : ۸۲)

اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے۔

قرآن کریم یقیناً اہل ایمان کے لیے شفا ہے۔ یہ ہر قسم کی روحانی اور جسمانی بیماریوں کو دور کر دیتا ہے کیونکہ ایمان والوں کے لیے یہ رحمت بھی ہے۔ ہاں ظالموں کو اس سے نقصان ہی پہنچتا ہے کیونکہ یہ ان پر حجت تمام کرتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

بَابٌ مَا جَآءَ فِيْ اَجْرِ الْمَرِيْضِ

بیمار کے ثواب کا بیان

۵۔ حَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ مَلَكَيْنِ. فَقَالَ: اُنْظُرَا مَاذَا يَقُوْلُ لِعَوَّادِهٖ. فَاِنْ هُوَ، اِذَا جَآءَهٗ، حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ. رَفَعَا لَكَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَهُوَ اَعْلَمُ. فَيَقُوْلُ: لِعَبْدِيْ عَلَيَّ، اِنْ تَوَفَّيْتُهٗ، اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ. وَاِنْ اَنَا شَفَيْتُهٗ اَنْ اُبْدِلَ لَهٗ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهٖ وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهٖ. وَاَنْ اُكَفِّرَ عَنْهُ سَيِّئَاتِهٖ"

عطا بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب بندہ بیمار پڑ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی طرف دو فرشتے بھیج کر کہتا ہے کہ دیکھو وہ تیمارداروں سے کیا کہتا ہے؟ جب وہ اُس کے پاس آتے ہیں تو اگر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے تو دونوں بارگاہ خداوندی کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور سب کچھ جانتے ہوئے وہ کہتا ہے کہ میرے بندے کا یہ مجھ پر حق ہے کہ اگر اُسے وفات دوں تو جنت میں داخل کر دوں۔ اور اگر اُسے شفا دوں تو اُسے پہلے سے بہتر گوشت اور خون عطا کر دوں اور اُس کے گناہوں کو معاف کر دوں۔

۶۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ؛ اَنَّهٗ قَالَ: سَمِعْتُ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ. حَتَّى الشَّوْكَةُ اِلَّا قُصَّ بِهَا. اَوْ كُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ" لَا يَدْرِيْ يَزِيْدُ، اَيُّهُمَا قَالَ عُرْوَةُ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مومن کو کوئی مصیبت نہیں پہنچتی یہاں تک کہ کانٹا چبھے مگر اُس کے گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔ یزید کو یہ یاد نہیں رہا کہ عروہ نے دونوں میں سے کون سا لفظ فرمایا۔

۷۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ؛ اَنَّهٗ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْحُبَابِ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِيْبُ مِنْهُ"

ابو الحباب سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے اُسے مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔

۸۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ؛ اَنَّ رَجُلًا جَآءَهُ الْمَوْتُ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ رَجُلٌ: هَنِيْئًا لَّهٗ. مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَيْحَكَ. وَمَا يُدْرِيْكَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ، يُكَفِّرُ بِهٖ مِنْ سَيِّئَاتِهٖ"

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی کا آخری وقت آگیا تو ایک آدمی نے کہا کہ یہ کیسا اچھا رہا کہ مر گیا اور کسی بیماری میں مبتلا نہ ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھ پر افسوس ہے، تجھے کیا معلوم اگر اللہ تعالیٰ اس کو مرض میں مبتلا کرتا تو اُس کے باعث اس کے گناہ معاف ہو جاتے ف

ف۔ صحت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے لیکن بیماری اور مصائب بھی اہل ایمان کے لیے پروردگار عالم کے تحفے ہیں اور اپنی افادیت کے لحاظ سے خدائے ذوالمنن کا وہ انعام ہیں جو اس نے اپنے خاص بندوں کے لیے مخصوص کر دیئے تھے۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سارے نبیوں سے اذیتیں مجھے زیادہ پہنچائی گئیں۔ نیز ارشاد فرمایا کہ جب تمہیں کوئی مصیبت آئے تو میرے مصائب

marfat.com

Marfat.com

بَابُ التَّعَوُّذِ وَالرُّقْيَةِ فِي الْمَرَضِ

بیماری کے لیے تعویذ اور دم کرنا

۹ - حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُثْمَانُ، وَبِي قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِي. قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "امْسَحْهُ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ. وَقُلْ: أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ". قَالَ فَقُلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللهُ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهَا أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ.

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مجھ پر درد تھا کہ میں ہلاکت کے قریب ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات مرتبہ اپنا دایاں ہاتھ درد کے مقام پر پھیرو اور کہو:۔ پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی عزت اور قدرت کے ساتھ اُس چیز کی بُرائی سے جو مجھے پہنچی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے یہ کہا اور اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف دُور فرما دی۔ پس میں اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو ہمیشہ اس کا حکم کیا کرتا۔

۱۰ - حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى، يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ. قَالَتْ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَنَا أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَلَيْهِ بِيَمِينِهِ، رَجَاءَ بَرَكَتِهَا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنے اُوپر پھونک مارتے۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکلیف بڑھ گئی تو میں یہی پڑھ کر آپ کا دایاں دست مبارک پھیرا کرتی برکت کی امید سے کہ۔

حاشیہ صفحہ گزشتہ

کو یاد کر لیا کرنا۔ حضرات انبیائے کرام اور اولیائے عظام کو علیٰ قدر مراتب اتنے مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا کہ دوسرے لوگوں میں ان کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے۔

اگر بندۂ مومن کے پیر میں کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس پر اسے اجر دیا جاتا ہے۔ مومن کو ایک دن بخار آئے تو سارے گناہوں سے یوں پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے جبکہ وہ یہ تصور کر کے صبر کرتا ہے کہ یہ میرے خالق و مالک کیطرف سے ہے کیونکہ تندرستی کی حالت میں بندے کو شکر گزاری اور مصائب و آلام کی حالت میں صبر کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ شکر کرنے والوں کی شکر گزاری کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا اور ان کے اجر کو ضائع نہیں کرتا جبکہ صبر کرنے والوں کے متعلق فرماتا ہے:۔

إِنَّ اللهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۔ (۲ : ۱۵۳) بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

جن حضرات کا ایمان کامل ہوتا ہے وہ ایک لمحہ کے لیے اس معیت سے محروم ہونا پسند نہیں کرتے کیونکہ جسے خدا کی معیت حاصل ہو جائے اور کیا چاہیئے۔ عام لوگ اس بات پر نازاں و فرحاں ہوتے ہیں کہ انہیں فلاں تھانیدار کمشنر یا وزیر کی حمایت حاصل ہو گئی لہٰذا حکومت کے گھر میں اس کی خوب سنی جائے گی لیکن اللہ والے اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ انہیں خدا کی حمایت حاصل رہے۔ دنیاوی افسروں کا اقتدار چند روزہ ہے اور پھر خدا کے مقابلے پر ہیں کیا چیز؟ لہٰذا حقیقت میں قابل تحسین تو وہی ہستیاں ہیں جنہیں اپنے پروردگار کی حمایت حاصل ہے اور یہ چیز حاصل ہوتی ہے احکام خداوندی کی پابندی کرنے اور مصائب و آلام کو اس کے تحفے سمجھ کر صبر کرنے سے جس خوش نصیب کو یہ سعادت میسر آجاتی ہے وہ دوسرے کسی بڑے سے بڑے کی جانب آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا خواہ لوگ اسے دنیاوی لحاظ سے نااہل اور ناکارہ ہی کیوں نہ شمار کریں لیکن اسے ایسا اہل اور کارآمد بننے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

۱۱ - وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؛ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ وَهِيَ تَشْتَكِيْ . وَيَهُوْدِيَّةٌ تَرْقِيْهَا . فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ارْقِيْهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ .

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ جب بیمار تھیں تو حضرت ابوبکر صدیق اُن کے پاس تشریف لائے اور ایک یہودیہ دم کر رہی تھی۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ قرآن مجید سے دم کرو۔

بَابُ تَعَالُجِ الْمَرِيْضِ

بیمار کے علاج کا بیان

۱۲ - حَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ؛ اَنَّ رَجُلًا فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابَهُ جُرْحٌ . فَاحْتَقَنَ الْجُرْحُ الدَّمَ . وَاَنَّ الرَّجُلَ دَعَا رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِیْ اَنْمَارٍ . فَنَظَرَ اِلَيْهِ . فَزَعَمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا "اَيُّكُمَا اَطَبُّ ؟" فَقَالَا : اَوَفِی الطِّبِّ خَيْرٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَزَعَمَ زَيْدٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ . "اَنْزَلَ الدَّوَاءَ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْاَدْوَاءَ"

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی کو زخم ہوا اور زخم کی جگہ خون جمع ہو گیا۔ اُس نے بنی انمار کے دو آدمیوں کو بلایا تو اُنہوں نے اِسے دیکھا۔ راویوں کا گمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا، تم میں سے کون ماہرِ طب ہے؟ دونوں عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! کیا طب میں کوئی بھلائی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری نازل کی اس کی دوا بھی نازل فرمائی ہے۔

۱۳ - وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ؛ قَالَ : بَلَغَنِیْ اَنَّ سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ اكْتَوٰى فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الذُّبْحَةِ ، فَمَاتَ .

یحییٰ بن سعید کو یہ بات پہنچی کہ حضرت سعد بن زرارہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں خناق کی تکلیف کے باعث داغ لگوایا تو وفات پا گئے۔

۱۴ - وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اكْتَوٰى مِنَ اللَّقْوَةِ . وَرُقِیَ مِنَ الْعَقْرَبِ .

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے لقوہ کے باعث داغ لگوایا اور بچھو کے کاٹے پر دم کیا۔

بَابُ الْغُسْلِ بِالْمَاءِ مِنَ الْحُمّٰى

بخار کی وجہ سے غسل کرنا

۱۵ - حَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ؛ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَكْرٍ كَانَتْ ،

فاطمہ بن منذر سے روایت ہے کہ حضرت اسما بنت ابوبکر کے پاس جب کوئی عورت آتی جس کو بخار آتا ہو تو اُس کیلئے پانی منگوایا جاتا اور اس کے گریبان

ف - معلوم ہوا کہ قرآن کریم سے پڑھ کر دم کرنا سب سے افضل ہے یا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا ہو۔ اس کے بعد وہ اعمال ہیں جو بزرگان دین نے بتائے ہوں۔ غرضیکہ عملیات اور جھاڑ پھونک میں وہی باتیں ہوں جو باعث خیر و برکت اور ذریعۂ شفا ہیں اور ایسی کوئی بات نہ ہو جو شریعت مطہرہ کے خلاف ہو کہ دین ایمان ضائع کر کے اگر شفا حاصل بھی کی تو کس کام کی۔ زندگی کی کشتی تو آخر ایک روز یقیناً ڈوب جانی ہے۔ پھر اس زندگی یا صحت کے پیچھے اگر آج ایمان جیسی متاع عزیز کو ضائع کر دیا تو جب اس جہانِ فانی سے عالم جاودانی کی طرف روانہ ہوں گے تو ساتھ کیا لے کر جائیں گے؟ یہ تجارت تو سراسر خسارے کی ہے۔ نفع بخش سودا تو یہ ہے کہ ایمان کو بچا لیا جائے خواہ اس کی خاطر دنیا کی عزیز سے عزیز چیز بھی قربان کرنی پڑ جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

إِذَا أُتِيَتْ بِالْمَرْأَةِ وَقَدْ حُمَّتْ تَدْعُو لَهَا، بِحَدَابِ الْمَاءِ فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا. وَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُبْرِدَهَا بِالْمَاءِ.

عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ".

وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ".

پر چھڑک دیتیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ ہمیں حکم فرمایا کرتے کہ اسے ہم پانی سے ٹھنڈا کریں۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بخار جہنم کے جوش سے ہے تو اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا ہے بخار جہنم کے جوش سے ہے تو اسے پانی سے بجھایا کرو۔

باب عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَالطِّيَرَةِ

مریض کی عیادت اور فال لینا

۱۷۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا عَادَ الرَّجُلُ الْمَرِيضَ خَاضَ الرَّحْمَةَ حَتَّى إِذَا قَعَدَ عِنْدَهُ قَرَّتْ فِيهِ". أَوْ نَحْوَ هَذَا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب آدمی بیمار کی عیادت کرتا ہے تو رحمت میں داخل ہوجاتا ہے یہاں تک کہ جب بیمار کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت اس کے اندر داخل ہوجاتی ہے یا کچھ ایسا ہی فرمایا۔

۱۸۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنِ ابْنِ عَطِيَّةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا عَدْوَى وَلَا هَامَ وَلَا صَفَرَ، وَلَا يُحِلُّ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ. وَلْيُحْلِلِ الْمُصِحُّ حَيْثُ شَاءَ". قَالُوا: أَيَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا ذَاكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّهُ أَذًى".

ابن عطیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ چھوت، ہام اور صفر کوئی چیز نہیں ہے، ہاں خارشی اونٹ کو تندرست اونٹوں میں نہ ٹھہراؤ اور تندرست اونٹ کو جہاں چاہے رکھو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ایسا کیوں؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک بیماری ہے۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الشَّعَرِ

کتاب الشعر

بَابُ السُّنَّةِ فِي الشَّعَرِ

۱۔ حَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيْهِ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللُّحٰى.

۲۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ؛ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ. وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِيْ يَدِ حَرَسِيٍّ. يَقُوْلُ: يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ، اَيْنَ عُلَمَآؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ. وَيَقُوْلُ: اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهٖ نِسَاؤُهُمْ.

۳۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ: سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهٗ مَا شَآءَ اللّٰهُ. ثُمَّ فَرَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ: لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ يَنْظُرُ اِلٰى شَعَرِ امْرَاَتِهٖ اَبِيْهِ، اَوْ شَعَرِ اُمِّ امْرَاَتِهٖ، بَاْسٌ.

۴۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ الْاِخْصَآءَ. وَيَقُوْلُ: فِيْهِ تَمَامُ الْخَلْقِ.

۵۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَنَا كَافِلُ الْيَتِيْمِ

بالوں کے متعلق سنت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مونچھوں کو پست کرنے اور داڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا ہے۔

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالےٰ سے سنا حج کے سال جبکہ وہ منبر پر تھے اور انہوں نے بالوں کا ایک گچھا لیا ہوا تھا جو اُن کے خادم کے ہاتھ میں تھا، فرما رہے تھے اے اہلِ مدینہ! تمہارے علما کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو اس سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور فرماتے کہ بے شک بنی اسرائیل اسی وقت ہلاک ہوئے جبکہ اُن کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا۔

زیاد بن سعد نے ابن شہاب کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے پیشانی کے بالوں کو لٹکائے رکھا جبتک اللہ نے چاہا، پھر مانگ نکالنے لگے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اپنی بہو یا ساس کے بال دیکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر خصی کرنے کو ناپسند کرتے اور فرماتے کہ اس (خصی نہ کرنے) میں تخلیق کا پورا رکھنا ہے۔

صفوان بن سلیم کو یہ بات پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا، خواہ وہ اُس کا اپنا ہو یا غیر

marfat.com

Marfat.com

لَهٗ أَوْ لِغَيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ إِذَا اتَّقَى " وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ

جنت میں ایسے ہوں گے جبکہ پرہیزگار رہے اور اپنی دو انگلیوں درمیانی اور شہادت والی سے اشارہ کیا ۔

بَابُ إِصْلَاحِ الشَّعَرِ

بالوں میں کنگھی کرنا

٦ - حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي جُمَّةً . أَفَأُرَجِّلُهَا ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " نَعَمْ . وَأَكْرِمْهَا " فَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ . فَمَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " وَأَكْرِمْهَا "

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میرے کندھوں تک بال ہیں کیا ان میں کنگھی کر لیا کروں ؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور ان کی عزت کرو ۔ پس حضرت ابو قتادہ کسی روز تو دو دفعہ تیل لگاتے کیونکہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ان کی عزت کرو ۔

٧ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ؛ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ . فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ - فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ؛ أَنِ اخْرُجْ . كَأَنَّهُ يَعْنِي إِصْلَاحَ شَعَرِ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ . فَفَعَلَ الرَّجُلُ ثُمَّ رَجَعَ . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ ثَائِرَ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ شَيْطَانٌ ؟ "

عطا ابن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تھے تو ایک آدمی اندر آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف باہر جانے کا اشارہ کیا کہ پہلے سر اور داڑھی کے بالوں کو درست کرے ۔ اس نے ایسا ہی کیا اور پھر واپس لوٹا ۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے کہ آدمی بال بکھیر کر آئے جیسے وہ شیطان ہو ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِبْغَةِ الشَّعَرِ

بالوں کو رنگنے کا بیان

٨ - حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ قَالَ : وَكَانَ جَلِيسًا

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث ان کے پاس بیٹھنے والوں میں تھے ۔ جن کے داڑھی اور سر کے بال سفید تھے ۔ ایک روز وہ صبح کے وقت آئے تو سرخ خضاب

ف :- یتیم سے بڑھ کر بے سہارا کون ہوگا کہ ننھی سی عمر ہے ، کمانے سے مجبور ، دنیا کے آرام و راحت سے دور ، باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا ، اس کا اس زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے کوئی پرسانِ حال نہیں ۔ اس بے بسی میں جو اسے سہارا دے اس پر خدا کو کتنا پیار آئے گا ۔ یقیناً وہ جنت میں اعلیٰ مقام پائے گا ۔ جو بے بسی میں یتیم کی مدد کرے گا جب وہ قبر و حشر میں بے بس ہوگا تو پروردگار عالم اس کی مدد فرمائے گا اور جو یتیم کا اس لیے سہارا بنے گا کہ میرے اور ساری کائنات کے آقا و مولیٰ ، سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی درِ یتیم تھے تو المرء مع من احب کے تحت وہ جنت میں حضور کے قرب سے نوازا جائے گا ، واللہ تعالیٰ اعلم ۔

marfat.com
Marfat.com

نَهُمْ. وَكَانَ أَبْيَضَ اللِّحْيَةِ وَالرَّأْسِ. قَالَ: فَغَدَا عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ حَتَّرَهُمْ. قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: هٰذَا أَحْسَنُ فَقَالَ: إِنَّ أُمِّي عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرْسَلَتْ إِلَيَّ الْبَارِحَةَ جَارِيَتَهَا مُخَيْلَةَ. فَأَقْسَمَتْ عَلَيَّ لَأَصْبُغَنَّ. وَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ كَانَ يَصْبُغُ

کیا ہوا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ خضاب کتنا اچھا ہے۔ کہا کہ مجھے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ نے اپنی مُخیلہ نامی لونڈی کے ہاتھ قسم دے کر پیغام بھیجا تھا کہ خضاب کروں اور مجھے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق بھی خضاب کیا کرتے تھے۔

قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ، فِي صَبْغِ الشَّعَرِ بِالسَّوَادِ. لَمْ أَسْمَعْ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا مَعْلُومًا. وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الصَّبْغِ أَحَبُّ إِلَيَّ.

یحییٰ نے امام مالک کو سیاہ خضاب کے بارے میں فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے اِس کے متعلق کچھ نہیں سُنا۔ اور سیاہ کے سوا مجھے دوسرے خضاب پسند ہیں۔

قَالَ: وَتَرْكُ الصَّبْغِ كُلِّهِ وَاسِعٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ. لَيْسَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ ضِيقٌ.

فرمایا کہ خضاب نہ کرنے میں بھی وسعت ہے، اگر اللہ نے چاہا، لوگوں پر اس میں تنگی نہیں ہے۔

قَالَ: وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ، فِي هٰذَا الْحَدِيثِ بَيَانٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصْبُغْ. وَلَوْ صَبَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَرْسَلَتْ بِذٰلِكَ عَائِشَةُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ.

یحییٰ نے امام مالک کو اِس حدیث کے متعلق فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کیا۔ اگر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہوتا تو حضرت عائشہ نے عبدالرحمٰن بن اسود کے لیے ضرور اِس کا پیغام بھیجا ہوتا۔

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ التَّعَوُّذِ

تعوّذ کے متعلق حکم

۹۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَرَّوَّعُ فِي مَنَامِي. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُلْ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ. وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ. وَأَنْ يَحْضُرُونِ".

یحییٰ بن سعید کو یہ بات پہنچی کہ حضرت خالد بن ولید نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گزارش کی کہ میں سوتے ہوئے ڈر جاتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ کہہ لیا کرو: میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں اُس کے غضب، اُس کی ناراضگی، بندوں کے شر، شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔

۱۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ. يَطْلُبُهُ بِشُعْلَةٍ مِنْ نَارٍ. كُلَّمَا الْتَفَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ. فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُولُهُنَّ. إِذَا قُلْتَهُنَّ طَفِئَتْ شُعْلَتُهُ، وَخَرَّ لِفِيهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَلَى"، فَقَالَ جِبْرِيلُ: قُلْ: أَعُوذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيمِ. وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ. الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ. مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود کے لیے ضرور اِس کا پیغام بھیجا ہوتا۔

تعوّذ کے متعلق حکم

یحییٰ بن سعید کو یہ بات پہنچی کہ حضرت خالد بن ولید نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گزارش کی کہ میں سوتے ہوئے ڈر جاتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ کہہ لیا کرو: میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں اُس کے غضب، اُس کی ناراضگی، بندوں کے شر، شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ نے ایک شرارتی جن دیکھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُدھر متوجہ ہوئے اور اُسے دیکھا تو حضرت جبرئیل عرض گزار ہوئے، کیا میں آپ کو ایسے کلمے نہ سکھاؤں کہ ان کے کہنے سے شعلہ بجھ جائے اور جو منہ میں ہے گر جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہیں۔ حضرت جبرئیل عرض پرداز ہوئے کہ یوں کہا کرو: پناہ چاہتا ہوں میں خدا کی ذاتِ کریم کی، ساتھ اللہ کے مکمل کلمات کے، جن سے کوئی نیک یا بد تجاوز نہیں کر سکتا، اُس بُرائی سے جو آسمان سے

marfat.com

Marfat.com

وَشَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا. وَشَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَشَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا. وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ. وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ. إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ.

نکلتی ہیں اور جو اس سے نکلتی ہیں نیز رات اور دن کے فتنوں اور شب و روز کی آفتوں سے مگر اے رحمٰن! جو بھلائی لیے ہوئے ہو۔

١١۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ قَالَ، مَا نِمْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مِنْ أَيِّ شَيْءٍ؟" فَقَالَ لَدَغَتْنِي عَقْرَبٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَمَا إِنَّكَ لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّكَ".

قبیلے کے ایک آدمی نے کہا کہ آج رات میں نہیں سویا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ کس وجہ سے؟ عرض گزار ہوا کہ مجھے بچھو نے کاٹ کھایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم نے شام کے وقت یہ کہا ہوتا: "پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ ہر مخلوق کی برائی سے" تو کوئی چیز تمہیں نقصان نہ پہنچاتی۔

١٢۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ حَكِيمٍ؛ أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ قَالَ: لَوْلَا كَلِمَاتٌ أَقُولُهُنَّ لَجَعَلَتْنِي يَهُودُ حِمَارًا. فَقِيلَ لَهُ: وَمَا هُنَّ؟ فَقَالَ: أَعُوذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ الَّذِي شَيْءٌ أَعْظَمُ مِنْهُ. وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ. وَبِأَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنَى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَأَ وَذَرَأَ.

نعقاع بن حکیم سے روایت ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں چند کلمے نہ کہا کرتا تو یہودی مجھے گدھا بنا دیتے اُن سے کہا گیا کہ وہ کون سے ہیں؟ فرمایا: میں پناہ چاہتا ہوں عظمت والے خدا کی ذات کی جس سے بڑی کوئی چیز نہیں۔ اور اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ جن سے کوئی نیک یا بد تجاوز نہیں کر سکتا اور اللہ کے تمام اچھے ناموں کے ساتھ جنہیں میں جانتا ہوں یا نہیں جانتا، ہر مخلوق کی برائی سے جس کو پیدا کیا اور پھیلایا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَحَابِّينَ فِي اللّٰهِ

خدا کے لیے محبت کرنا

١٣۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ لِجَلَالِي. الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي. يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي".

سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے تھے۔ آج میں اُنہیں اپنے سائے میں جگہ دوں گا جبکہ میرے سائے کے سوا آج کوئی سایہ نہیں ہے۔

١٤۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ. يَوْمَ لَا يَظِلُّ إِلَّا ظِلُّهُ. إِمَامٌ عَادِلٌ. وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ. وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُتَعَلِّقٌ بِالْمَسَاجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ. وَرَجُلَانِ

حضرت ابوسعید خدری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سات آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ دے گا، جس روز اُس کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ انصاف کرنے والا حاکم، اللہ کی عبادت کرنے والا نوجوان، وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لٹکا رہتا ہے نکلنے اور واپس آنے تک بھی، وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے محبت رکھیں، اسی پر جمع ہوں

marfat.com

Marfat.com

تَحَابَّا فِي اللّٰهِ ، اِجْتَمَعَا عَلٰى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ . وَرَجُلٌ دَعَتْهُ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ . فَقَالَ : إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ . وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ ".

اور اسی پہ جدا ہوں۔ جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے اور اس کی دونوں آنکھیں اشک بار ہوئیں، وہ آدمی جس کو خاندانی اور حسن و جمال والی عورت بلائے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ آدمی جو اس درجہ چھپا کر خیرات کرتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔

۱۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ ، قَالَ لِجِبْرِيلَ ، قَدْ أَحْبَبْتُ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ . فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ . ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ : إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ . فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ . ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل سے فرماتا ہے کہ میں فلاں سے محبت رکھتا ہوں، پس حضرت جبرئیل بھی اس سے محبت کرتے ہیں، پھر آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں اور زمین میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

وَإِذَا أَبْغَضَ اللّٰهُ الْعَبْدَ . قَالَ مَالِكٌ : لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي الْبُغْضِ مِثْلَ ذٰلِكَ .

اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے۔ امام مالک نے فرمایا کہ میرے خیال میں ناراضگی کے متعلق بھی حسب سابق فرمایا ہوگا۔

۱۶۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ . فَإِذَا فَتًى شَابٌّ بَرَّاقُ الثَّنَايَا . وَإِذَا النَّاسُ مَعَهُ ، إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ ، أَسْنَدُوا إِلَيْهِ . وَصَدَرُوا عَنْ قَوْلِهِ . فَسَأَلْتُ عَنْهُ ، فَقِيلَ هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ . فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ ، هَجَّرْتُ . فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي بِالتَّهْجِيرِ . وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي . قَالَ فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهُ . ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ . ثُمَّ قُلْتُ : وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ لِلّٰهِ . فَقَالَ ، آللّٰهِ ؟ فَقُلْتُ : آللّٰهِ . فَقَالَ : آللّٰهِ ؟ فَقُلْتُ : آللّٰهِ . فَقَالَ آللّٰهِ ؟ فَقُلْتُ آللّٰهِ . قَالَ ، فَأَخَذَ بِحُبْوَةِ رِدَائِي فَجَبَذَنِي إِلَيْهِ . وَقَالَ ، أَبْشِرْ . فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ، وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ . وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ . وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ . وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ "

اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے۔ امام مالک نے فرمایا کہ میرے خیال میں ناراضگی کے متعلق بھی حسب سابق فرمایا ہوگا۔

ابو ادریس خولانی کا بیان ہے کہ میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا تو ایک چمکدار دانتوں والے جوان کو دیکھا کہ اس کے ساتھ والے لوگ جب کسی بات میں اختلاف کرتے ہیں تو اس کی سند پکڑتے اور اس کی بات پہ رک جاتے ہیں میں نے اس کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا کہ یہ حضرت معاذ بن جبل ہیں۔ اگلے روز میں علی الصبح گیا تو وہ مجھ سے پہلے نماز پڑھنے میں مشغول تھے۔ میں نے انتظار کیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے نماز پڑھ لی۔ پھر میں سامنے سے ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا۔ پھر میں عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم، میں خدا کے لیے آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا، کیا اللہ کے لیے؟ میں نے کہا، اللہ کے لیے۔ فرمایا، کیا اللہ کے لیے؟ میں نے کہا، اللہ کے لیے۔ فرمایا، کیا اللہ کے لیے؟ میں نے کہا، اللہ کے لیے۔ انہوں نے میری چادر کا ایک کونا پکڑ کر مجھے اپنے نزدیک کیا اور فرمایا کہ خوش ہو جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان دونوں کے لیے واجب ہو گئی جو میرے لیے محبت کرتے، میرے لیے اکٹھے بیٹھتے، میرے لیے جان و مال کی بازی لگاتے اور میرے لیے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔

۱۷۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : اَلْقَصْدُ وَالتُّؤَدَةُ وَحُسْنُ السَّمْتِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ .

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عباس فرمایا کرتے تھے کہ میانہ روی، نرمی اور اچھی وضع قطع نبوت کے پچیس اجزا میں سے ایک جزو ہے۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الرُّؤْيَا

کتاب الرؤیا

بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّؤْيَا

۱۔ حَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ، مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ، جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ.

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

خواب کے متعلق روایات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے۔

امام مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے پہلی کے مطابق روایت کی ہے ف

ف۔ نبوت خدا سے براہِ رسالت علم پانے کا اعلیٰ ترین اور واحد ذریعہ ہے۔ نیک آدمی کا خواب گویا اس کا چھیالیسواں حصہ ہے اور یہ بھی ایک شرف ہے لیکن ایسے خواب دیکھنے والے کو نبی سمجھنا قطعاً غلط ہے اور نہ اس شرف کو اجرائے نبوت کی دلیل بنایا جا سکتا ہے کیونکہ نبوت ختم ہو چکی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ ختم نبوت کا عقیدہ ضروریاتِ دین سے ہے اور اس کا انکار کرنے والا یا اس کے معانی میں تاویل کرنے والا اسلام کے دائرے سے نکل جاتا ہے جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور انہیں مسلمان جاننے والے سب اسلام کے دائرے سے باہر ہیں۔ یہی مصنف تحذیر الناس کا حال ہے جنہوں نے خاتمیت زمانی کو عوام کا خیال اور فضیلت سے خالی بتاتے ہوئے صاف کہہ دیا کہ اگر بالفرض حضور کے بعد ہزاروں نبی اور پیدا ہو جائیں تب بھی خاتمیت محمدی برقرار رہتی ہے۔ یہ سراسر غیر اسلامی، خلاف قرآن و حدیث اور ساری امت محمدیہ کے خلاف انہوں نے اس لیے عقیدہ بیان کیا کہ دعویٰ نبوت کے راستے میں ختم نبوت کا عقیدہ حائل تھا لہٰذا اس عقیدے کے انکار کی ٹھہرائی کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، یہ عقیدہ تو عوام کالانعام کا ہے، اہل فہم کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور کے بعد نبی ہو سکتا ہے ایک نہیں ہزاروں نبی ہو سکتے ہیں کیونکہ حضور زمانے کے لحاظ سے نہیں بلکہ مرتبے کے لحاظ سے خاتم ہیں اور اپنی اس گھڑی ہوئی خاتمیت کا نام خاتمیت مرتبی رکھ کر اسے حضور کے شایانِ شان بتا دیا اور خاتمیت

marfat.com

Marfat.com

۲۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ ، عَنْ ذَكْوَانَ بْنِ صَعْصَعَةَ ، عَنْ اَبِیْهِ ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ، اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ ، یَقُوْلُ " هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِنْكُمُ اللَّیْلَةَ رُؤْیَا ؟ " وَیَقُوْلُ " لَیْسَ یَبْقٰى بَعْدِیْ مِنَ النُّبُوَّةِ ، اِلَّا الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نمازِ فجر سے فارغ ہوتے تو فرماتے :۔ کیا آج رات تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے ؟ اور فرماتے کہ میرے بعد نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا ماسوائے اچھے خوابوں کے۔

۳۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " لَنْ یَبْقٰى بَعْدِیْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ " فَقَالُوْا : وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ " الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ ، اَوْ تُرٰى لَهٗ . جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ اَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ "

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ میرے بعد نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا ماسوائے مبشرات کے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں ؟ فرمایا کہ وہ اچھے خواب جنہیں نیک آدمی دیکھے یا اُس کے لیے دیکھا جائے۔ یہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہیں ف

زمانے کو مٹانے کی غرض سے صاف کہہ دیا کہ "ثنایان شان محمدی خاتمیت مرتبی ہے نہ کہ زمانی" حالانکہ مسلمانوں نے تیرہ سو سال کے اندر خاتمیت مرتبی کا نام بھی نہیں سُنا تھا۔ موصوف نے کاریگری یہ دکھائی کہ خاتمیت کو پیچھے تھینک دیا اور فضیلت کو اس جگہ پر رکھتے ہوئے ایسے خاتمیت بتانے اور اہل اسلام کو بہکانے اور جہنم کا ایندھن بنانے لگے۔ پروردگارِ عالم ہر مسلمان کو گندم نما جَو فروش قسم کے رہنما بننے والوں کے شر سے محفوظ و مامون رکھے اٰمین یَا اِلٰهَ الْعٰلَمِیْنَ بِحَقِّ خَاتَمِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ .

ف۔ نبوت نبا یعنی خبر سے مشتق ہے۔ سچی خبر وہی ہے جو نبی دے۔ نبی کی دی ہوئی خبر صداقت کے اعلیٰ درجے پر فائز ہوتی ہے کیونکہ وہ وحی پر موقوف ہوتی ہے جس کی مختلف شکلیں ہیں یعنی نبی کو فرشتے، الہام، کشف اور خواب کے ذریعے جو بھی خبر دی جاتی ہے وہ وحی شمار ہوتی ہے اور اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کو دخل نہیں ہوتا۔ ولایت نبوت کا اور ولی نبی کا سایہ عکس ہوتا ہے۔ چونکہ ولایت نبوت تو نہیں ہوتی لیکن نبوت کا سایہ اور عکس ضرور ہوتی ہے اسی طرح ولی کی خبر کا درجہ نبی کی خبر جیسا نہیں ہوتا لیکن یقین کے لحاظ سے ولی کی خبر کو صداقت سے خالی بھی نہیں کہا جا سکتا کیونکہ نبی کی خبر کا چھیالیسواں حصہ اس میں صداقت موجود ہوتی ہے۔ چھیالیسواں حصہ یقین کے لحاظ سے ہے کہ انبیائے کرام کی خبر کے مقابلے میں ان پر اتنا یقین رکھا جائے گا کہ مقابلتاً اس درجہ یقین کیا جائے گا لیکن بالکل ناقابل یقین بھی نہیں کہا جائے گا کیونکہ نبی کی خبر کے لحاظ سے یہ بھی چھیالیسواں حصہ صداقت سے بھرپور اور قابل یقین ہے جبکہ حضرات اولیاء کی خبر غیر ولی کی خبر سے ہزاروں گنا صداقت سے بھرپور ہوتی ہے کیونکہ امت کے اندر یہی حضرات حق و صداقت کے نشان اور صراطِ مستقیم کے سنگ میل ہوتے ہیں۔ جس راستے پر یہ ہوں صراطِ مستقیم وہی ہے حقیقی اسلام وہی راستہ ہے۔ اگر یہ حضرات صراطِ مستقیم پر نہ ہوتے تو مقام ولایت کیسے پاتے ؟ قرب و مقبولیت خداوندی سے کیوں نوازے جاتے ؟

غور سے دیکھا جائے تو اولیاء اللہ کا وجود صرف اور صرف اہلسنت و جماعت میں نظر آئے گا۔ باقی کسی بھی جماعت میں نہ آج تک کوئی ولی ہوا ہے اور نہ قیامت تک ہو سکتا ہے کیونکہ دوسری تمام جماعتوں نے خواہ کوئی نئی ہو یا پرانی سب نے حق و صداقت یعنی

marfat.com

Marfat.com

۴۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ ابْنِ رِبْعِيٍّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ. فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الشَّيْءَ يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا اسْتَيْقَظَ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا. فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ" قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ: إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا هِيَ أَثْقَلُ عَلَيَّ مِنَ الْجَبَلِ، فَلَمَّا سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ، فَمَا كُنْتُ أُبَالِيْهَا.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ جب تم میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو چاہیے کہ بائیں جانب تین دفعہ تھتکارے جبکہ بیدار ہو اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ چاہے تو اللہ نے چاہا تو وہ اسے نقصان نہ دے گا۔ ابو سلمہ نے فرمایا کہ اگر میں ایسا خواب دیکھوں جو مجھ پر پہاڑ سے بھی گراں ہو تب بھی یہ حدیث سننے کے بعد مجھے کوئی پروا نہیں رہی۔

۵۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ، فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ - لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ -

قَالَ: هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ أَوْ تُرٰى لَهُ.

عروہ بن زبیر اس آیت بشریٰ کے بارے میں فرمایا کرتے کہ یہ اچھا خواب ہے جو نیک آدمی دیکھے یا اس کے متعلق کوئی دیکھے۔

حاشیہ صفحہ گذشتہ

اصل اسلام میں ملاوٹ کر رکھی ہے، حق کے اندر باطل کو ملا کر معجون مرکب بنائی ہوئی ہے۔ مقدس اسلام کے اندر جمع و تفریق کر کے اپنی اپنی مرضی کے اسلام بنائے ہوئے ہیں جو ملاوٹ کے باعث خالص اسلام نہیں ہیں اور غیر اسلامی عقائد و نظریات کی معرت کے باعث مسلمانوں کے لیے قابل احتراز و اجتناب ہیں کیونکہ انہیں اختیار کرنے ان کی ہمنوائی کا دم بھرنے کے باعث ایمان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اگر بالعرض کسی نے عقائد و نظریات میں ردّ و بدل نہیں کیا تو دیگر اسلامی افعال و مسائل میں من مانی رنگ آمیزی کر دی ہے جس کے باعث گمراہی اور بے دینی کی منہ بولتی تصویر بن گئی ہیں۔ دین میں من مانی ردو بدل کرنا یہود و نصاریٰ کا طرۂ امتیاز تھا لیکن بعض مسلمان کہلانے والے ان پر بھی سبقت لے جاتے ہیں کو شاں نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیان اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔

دین کا ماخذ واقعی قرآن و حدیث ہیں لیکن آیات و احادیث کا جو مفہوم کسی کی سمجھ میں آئے اس کی صحت کا کیا ثبوت ہے دریں حالات آیات و احادیث کے وہی مفہوم و مطالب قابل یقین قرار پائیں گے جو حق و صداقت کے ان نشانوں اور سرمایہ ملت کے پاسبانوں یعنی حضرات اولیاء اللہ نے سمجھے۔ ان کے خلاف سمجھے ہوئے اپنے مفہوم کی صحت پر اگر کوئی دلائل کا ڈھیر بھی لگا دے تب بھی اس کی بات ناقابل یقین اور رد کر دینے کے لائق ہو گی۔ لہٰذا صراطِ مستقیم پر چلنے اور حق و صداقت سے وابستہ رہنے کی خاطر ضروری ہے کہ حضرات اولیاء اللہ کی دین فہمی کو اپنے لیے مشعل راہ بنایا جائے اور ان بزرگوں کی دین فہمی کا نام مذہب اہلسنت و جماعت ہے اصول و فروع میں یہی مذہب مہذب قرآن و حدیث کی تعلیمات کا حامل اور مقدس اسلام کی منہ بولتی تصویر ہے جبکہ باقی سارے اسلام جو مختلف فرقوں نے اپنے اپنے لیے بنا رکھے ہیں وہ ہرگز اصل اسلام نہیں بلکہ اسلام کو اپنے نام نہاد اجتہاد کی مشین میں ڈال کر مرضی کے مطابق بنائے ہوئے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

باب ۲ مَا جَآءَ فِي النَّرْدِ

۶ - حَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوْسَى ابْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ"

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهَا: اَنَّ اَهْلَ بَيْتٍ فِيْ دَارِهَا كَانُوْا سُكَّانًا فِيْهَا. وَعِنْدَهُمْ نَرْدٌ. فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِمْ: لَئِنْ لَمْ تُخْرِجُوْهَا لَاُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ دَارِيْ. وَاَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ.

۷ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ؛ اَنَّهٗ كَانَ، اِذَا وَجَدَ اَحَدًا مِّنْ اَهْلِهٖ يَلْعَبُ بِالنَّرْدِ، ضَرَبَهٗ وَكَسَرَهَا.

قَالَ يَحْيٰى: وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ: لَا خَيْرَ فِي الشَّطْرَنْجِ. وَكَرِهَهَا.

وَسَمِعْتُهٗ يَكْرَهُ اللَّعِبَ بِهَا وَبِغَيْرِهَا مِنَ الْبَاطِلِ. وَيَتْلُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ - فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ.

(۱۰:۳۲)

چوپڑ یا شطرنج کے متعلق روایات

سعید بن ابو ہند نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چوسر یا شطرنج کھیلا اُس نے اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو یہ بات پہنچی کہ اُن کے کاشانۂ اقدس میں جو لوگ رہائش پذیر تھے اُن کے پاس شطرنج تھی۔ اِنہوں نے اُن کے لیے پیغام بھیجا کہ اُسے نکال دو ورنہ میں تمہیں اپنے گھر سے نکال دُوں گی اور اُن پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما جب اپنے کسی گھر والے کو شطرنج یا چوسر کھیلتا ہوا دیکھے تو مارتے اور اُسے توڑ پھینکتے۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سُنا کہ شطرنج میں کوئی بھلائی نہیں اور اُسے ناپسند فرمایا۔

اور میں نے اُن سے سُنا کہ وہ اِس کے ساتھ کھیلنا اور دوسرے فضول کھیلوں کو ناپسند فرماتے اور یہ آیت پڑھا کرتے "پھر حق کے بعد کیا ہے مگر گمراہی"

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ السَّلَامِ

کتاب السّلام

بَابُ الْعَمَلِ فِي السَّلَامِ

۱ - حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَإِذَا سَلَّمَ مِنَ الْقَوْمِ وَاحِدٌ أَجْزَأَ عَنْهُمْ .

۲ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ . فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ . ثُمَّ زَادَ شَيْئًا مَعَ ذٰلِكَ أَيْضًا . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ . مَنْ هٰذَا ؟ قَالُوا : هٰذَا الْيَمَانِيُّ الَّذِي يَغْشَاكَ . فَعَرَّفُوهُ إِيَّاهُ . قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنَّ السَّلَامَ انْتَهَى إِلَى الْبَرَكَةِ .

قَالَ يَحْيَى : سُئِلَ مَالِكٌ ، هَلْ يُسَلَّمُ عَلَى الْمَرْأَةِ ؟ فَقَالَ : أَمَّا الْمُتَجَالَّةُ ، فَلَا أَكْرَهُ ذٰلِكَ . وَأَمَّا الشَّابَّةُ ، فَلَا أُحِبُّ ذٰلِكَ .

سلام کرنے کا طریقہ

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ سوار پیدل کو سلام کرے اور جب کافی لوگوں میں سے ایک نے سلام کیا تو سب کی طرف سے ہو گیا۔

محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اُن کی خدمت میں ایک یمنی نے حاضر ہو کر کہا :۔ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اور اِس پر بھی کچھ اضافہ کیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا اور اُن دنوں اِن کی بینائی چلی گئی تھی کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا وہی یمانی ہے جو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا ہے۔ تو اُسے پہچان کر حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ سلام تو وَبَرَكَاتُهُ پر ختم ہو جاتا ہے۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے پوچھا گیا، کیا عورت کو سلام کیا جائے ؟ فرمایا بوڑھی ہو تو میں اِسے ناپسند نہیں کرتا اور جوان ہو تو یہ مجھے پسند نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلَى الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ

۳ - حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ ، فَإِنَّمَا يَقُولُ

یہود اور نصرانی کو سلام کرنے کا حکم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہودیوں میں سے جب کوئی تمہیں سلام کرے اور کہے اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ تو تم کہہ دیا

marfat.com
Marfat.com

اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ . فَقُلْ : عَلَيْكَ "

قَالَ يَحْيٰى ، وَسُئِلَ مَالِكٌ عَمَّنْ سَلَّمَ عَلَى الْيَهُوْدِيِّ اَوِ النَّصْرَانِيِّ هَلْ يَسْتَقِيْلُهُ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ : لَا .

کرو کہ تیرے اُوپر ہو۔

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے پوچھا گیا کہ جو یہودی یا نصرانی کو سلام کر بیٹھے تو کیا اپنے الفاظ واپس لے؟ فرمایا، نہیں۔

بَابٌ ۳ جَامِعِ السَّلَامِ

سلام کے متعلق دیگر روایات

۴۔ حَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ ، عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ، عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ . اِذَا اَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ . فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ . فَلَمَّا وَقَفَا عَلٰى مَجْلِسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا . وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ . وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا . فَلَمْ فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ ؟ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ . وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ . وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ "

حضرت ابو واقد لیثی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ تین آدمی آئے۔ دو رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی جانب بڑھے اور ایک چلا گیا۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی مجلس کے قریب آئے تو سلام کیا۔ اُن میں سے ایک تو جگہ دیکھ کر حلقے میں آ بیٹھا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھا رہا۔ جبکہ تیسرا پیٹھ پھیر کر چلا ہی گیا تھا۔ جب فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کیا میں تمہیں اُن تینوں آدمیوں کا حال نہ بتاؤں؟ ایک اُن میں سے اللہ کی طرف آیا اور اللہ نے اُسے جگہ دی۔ دوسرے نے حیا محسوس کی اور اللہ نے اُس سے حیا فرمائی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ نے اُس سے مُنہ پھیر لیا۔

۵۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ . ثُمَّ سَاَلَ عُمَرُ الرَّجُلَ . كَيْفَ اَنْتَ ؟ فَقَالَ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ . فَقَالَ عُمَرُ : ذٰلِكَ الَّذِيْ اَرَدْتُ مِنْكَ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر سے سُنا کہ کسی نے اُنہیں سلام کیا اور اُنہوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر حضرت عمر نے اُس آدمی سے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ اُس نے کہا کہ خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں تم سے یہی معلوم کرنا چاہتا تھا۔

۶۔ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ ؛ اَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَخْبَرَهُ ، اَنَّهُ كَانَ يَاْتِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ . فَيَغْدُوْا مَعَهُ اِلَى السُّوْقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى سَقَّاطٍ وَلَا صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَا مِسْكِيْنٍ وَلَا اَحَدٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ . قَالَ الطُّفَيْلُ . فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا . فَاسْتَتْبَعَنِيْ اِلَى السُّوْقِ . فَقُلْتُ لَهُ : وَمَا تَصْنَعُ

طفیل بن اُبی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جس گرمی پڑی چیز اُٹھانے والے، دکاندار اور مسکین وغیرہ کے پاس سے گزرتے اُسے سلام کرتے۔ طفیل کا بیان ہے کہ ایک روز میں حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس آیا اور انہوں نے مجھے بازار لے جانا چاہا تو میں نے اُن سے کہا کہ آپ بازار میں کیا کریں گے؟ نہ آپ سودا کرتے ہیں، نہ کسی چیز کے متعلق پوچھتے ہیں، نہ کسی چیز کا مول کرتے ہیں اور نہ بازار والوں کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں، کیوں نہ یہیں بیٹھ کر ہم باتیں کرتے

marfat.com
Marfat.com

فِي السُّوقِ. وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ، وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ، وَلَا تَسُومُ بِهَا، وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ؟ قَالَ وَأَقُولُ: اجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثْ. قَالَ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: يَا أَبَا بَطْنٍ، وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ: إِنَّمَا نَغْدُو مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ. نُسَلِّمُ عَلَى مَنْ لَقِيَنَا.

میں حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا۔ اے ابو بطن! کیونکہ طفیل کا پیٹ بڑا تھا۔ ہم تو وہاں سلام کرنے جاتے ہیں، جو ہمیں ملتا ہے ہم اسے سلام کرتے ہیں۔ (یعنی ہم سلام کریں گے تو نیکیاں ملیں گی اور جواب دینے والے کو بھی)

ف۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما زیادہ سے زیادہ سلام کرنے کی اس لیے کوشش فرمایا کرتے تھے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اولا ادلکم علی شیٔ اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم (صحیح مسلم) کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں کہ جب اسے کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو گے۔ وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔ دوسری وجہ یہ تحریص تھی

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام وتقرئ السلام عرفت ومن لم تعرف (متفق علیہ) کونسا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا کہ تو کھانا کھلائے اور سلام کہے خواہ اسے جانتا ہو یا نہ جانے۔

۲۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ان اولی الناس باللہ من بدأ بالاسلام (احمد، ترمذی، ابوداؤد) لوگوں سے اللہ کے قریب تر وہ شخص ہے جو سلام کی ابتدا کرتا ہے۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا البادی بالسلام بریٔ من الکبر (بیہقی فی شعب الایمان) سلام میں ابتدا کرنے والا تکبر سے بری ہے۔

تیسری وجہ یہ تھی کہ السلام علیکم کہنے والے کو دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اگر ورحمۃ اللہ بھی کہے تو بیس، وبرکاتہ کا اضافہ بھی کرے تو تیس اور اگر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ کہے تو چالیس نیکیاں ملتی ہیں (ابوداؤد) لہٰذا وہ نیکیاں جمع کرنے کی غرض سے بازار میں چلے جاتے تھے کہ جب کوئی کام سامنے نہ ہو تو اتنی سی محنت سے کیوں نہ ہزاروں نیکیاں جمع کر لی جائیں۔

سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا فرض۔ سلام کرنے کے کچھ اسلامی آداب ہیں کہ چھوٹا بڑے کو، سوار پیدل کو، تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو اور آنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔ ایک کا سلام کرنا سارے ساتھیوں کی جانب سے ہو گیا اور اہل مجلس سے ایک کا جواب سب کی طرف سے کافی ہے۔ عورتیں بھی آپس میں ایک دوسری کو سلام کریں۔ مرد کا غیر محرم جوان عورت کو اور اسی طرح عورت کا غیر محرم مرد کو سلام کرنا مکروہ ہے۔ بوڑھی عورت کے لیے سلام کرنے میں مضائقہ نہیں خواہ غیر محرم ہو۔ خالی گھر میں جاتے وقت السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کہنا چاہیئے۔ غیر مسلموں کو سلام کرنا جائز نہیں کہ ان کے لیے سلامتی چاہنا اسلام کی بدخواہی ہے ہاں ان کے حق میں ہدایت کی دعا ضرور کرنی چاہیئے۔ اگر کوئی غیر مسلم سلام کرے تو اس کے جواب میں صرف وعلیک کہہ دینا کافی ہے خط و کتابت کے وقت سلام لکھنا بالمشافہ سلام کرنے کی طرح ہے۔

بخاری، مسلم اور ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طویل روایت مذکور ہوئی ہے جس کے اندر ہے کہ سلام کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام ہی سے ہوئی۔ انہیں پیدا کرتے ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرشتوں کی فلاں جماعت کو سلام کرو اور ان کا جواب سنو انہوں نے سلام کیا اور فرشتوں نے جواب دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام یہی ہے کہ جب ایک دوسرے سے ملے تو سلام کرنے والا تمہاری طرح کہے اور جواب دینے والا فرشتوں کی طرح جواب دے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

۷۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ؛ اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ . فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ . وَالْغَادِيَاتُ وَالرَّائِحَاتُ . فَقَالَ لَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ : وَعَلَيْكَ ، اَلْفًا . ثُمَّ كَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ .

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر کو سلام کرتے ہوئے کہا :۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَالْغَادِيَاتُ وَالرَّائِحَاتُ ۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اُسے جواب دیا :۔ "اور تمہارے اوپر ہزار بار" گویا اسے ناپسند فرمایا ف

۸۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ . اِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ غَيْرَ الْمَسْكُوْنِ يُقَالُ : اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ .

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ جب ایسے گھر میں داخل ہو جس میں سکونت نہیں تو کہے :۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر ف

ف احادیث کے اندر سلام کے الفاظ یہاں تک آئے ہیں :۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اور ایک روایت کے اندر ومغفرتہٗ کا اضافہ بھی ہے ۔ السلام علیکم پر ان سے زیادہ اور کوئی اضافہ ثابت نہیں اس لیے سلام کرنے والے نے جب والغادیات الرائحات کا اضافہ کیا تو یہ بات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پسند نہ آئی اور انہوں نے وعلیک الفا سے جواب دیا کہ تجھ پر ہزار معلوم ہوا کہ سنت کی صورت کو بدلنا اور اس میں اپنی جانب سے اضافہ کرنا ناپسندیدہ ہے کیونکہ سنت کی نورانیت کسی اضافے کی محتاج نہیں ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

ف۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ خالی گھر میں جاتے وقت یوں سلام کرنا چاہیئے۔ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین۔ بیہقی نے بھی شعب الایمان میں اسے روایت کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ حسب مواقع اللہ والوں کے لیے سلام کرنا چاہیئے کیونکہ اولیاء اللہ کو یاد رکھنے اور ان حضرات کے کارنامے بیان کرنے سے اللہ والوں کی محبت وعقیدت مستحکم ہوتی اور ان حضرات کی پیروی کرنے کی جانب ترغیب ہوتی ہے۔ اولیاء اللہ سے دلی وابستہ ہو کر ان کے پیچھے چلنے کا ثمرہ کوئی اصحاب کہف کے کتے سے پوچھے واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الْاِسْتِيْذَانِ

کتاب الاستئذان

بَابُ الْاِسْتِيْذَانِ

کسی کے گھر میں جاتے وقت اجازت لینا

١۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَسْتَاْذِنُ عَلٰى اُمِّيْ ؟ فَقَالَ " نَعَمْ " قَالَ الرَّجُلُ: اِنِّيْ مَعَهَا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " اسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا " فَقَالَ الرَّجُلُ : اِنِّيْ خَادِمُهَا. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " اسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا. اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً ؟ " قَالَ لَا. قَالَ " فَاسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا "

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں اپنی والدہ ماجدہ سے اجازت لیا کروں؟ فرمایا ہاں۔ اُس آدمی نے کہا کہ میں تو گھر میں اُن کے ساتھ رہتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اجازت لیا کرو۔ اُس آدمی نے کہا کہ میں تو اُن کا خدمت گزار ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اجازت لیا کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اُنہیں ننگی دیکھو؟ کہا، نہیں۔ فرمایا تو اجازت لیا کرو۔

٢۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنِ الثِّقَةِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ ؛ اَنَّهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " اَلْاِسْتِيْذَانُ ثَلَاثٌ. فَاِنْ اُذِنَ لَكَ فَادْخُلْ. وَاِلَّا فَارْجِعْ "

حضرت ابو سعید خدری نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اجازت لینا تین دفعہ ہے۔ اگر اجازت مل جائے تو اندر چلے جاؤ ورنہ واپس لوٹ آؤ۔

٣۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ عُلَمَائِهِمْ ؛ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ جَاءَ يَسْتَاْذِنُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَاسْتَاْذَنَ ثَلَاثًا ثُمَّ رَجَعَ. فَاَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ اَثَرِهٖ فَقَالَ : مَا لَكَ لَمْ تَدْخُلْ ؟ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسَى، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ " اَلْاِسْتِيْذَانُ ثَلَاثٌ. فَاِنْ اُذِنَ لَكَ فَادْخُلْ وَاِلَّا فَارْجِعْ ". فَقَالَ عُمَرُ، وَمَنْ يَعْلَمُ

ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن نے کتنے ہی علمائے کرام سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے حضرت عمر سے اجازت مانگی۔ تین دفعہ اجازت مانگ کر لوٹ آئے۔ حضرت عمر نے اُن کے پیچھے آدمی بھیجا اور کہا:۔ آپ اندر داخل کیوں نہ ہوئے؟ حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ اجازت مانگنا تین دفعہ ہے۔ اگر اجازت مل جائے تو اندر چلے جاؤ ورنہ واپس لوٹ آؤ۔ حضرت عمر نے کہا:۔ اِس کا علم اور کس کو ہے؟ کہ آپ اس کے

marfat.com

Marfat.com

هٰذَا ؟ لَئِنْ لَمْ تَأْتِنِي بِمَنْ يَعْلَمُ ذٰلِكَ لَأَفْعَلَنَّ بِكَ كَذَا وَكَذَا. فَخَرَجَ أَبُو مُوسٰى حَتّٰى جَاءَ مَجْلِسًا فِي الْمَسْجِدِ يُقَالُ لَهُ مَجْلِسُ الْأَنْصَارِ. فَقَالَ: إِنِّي أَخْبَرْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " الْإِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ. فَإِنْ أُذِنَ لَكَ فَادْخُلْ وَإِلَّا فَارْجِعْ " فَقَالَ لَئِنْ لَمْ تَأْتِنِي بِمَنْ يَعْلَمُ هٰذَا لَأَفْعَلَنَّ بِكَ كَذَا وَكَذَا. فَإِنْ كَانَ سَمِعَ ذٰلِكَ أَحَدٌ مِنْكُمْ فَلْيَقُمْ مَعِي. فَقَالُوا لِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ. فَقُمْ مَعَهُ. وَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ أَصْغَرَهُمْ. فَقَامَ مَعَهُ. فَأَخْبَرَ بِذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي مُوسٰى، أَمَا إِنِّي لَمْ أَتَّهِمْكَ. وَلٰكِنْ خَشِيتُ أَنْ يَتَقَوَّلَ النَّاسُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جاننے والے کو نہیں لائیں گے تو میں آپ کو سزا دوں گا۔ حضرت ابوموسیٰ نکل آئے اور مسجد میں مجلس کے اندر چلے گئے جس کو مجلسِ انصار کہا جاتا ہے۔ کہا کہ میں نے حضرت عمر کو بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اجازت تین دفعہ مانگو، اگر اجازت مل جائے تو اندر چلے جاؤ ورنہ لوٹ آؤ۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اگر تم میرے پاس اس شخص کو نہ لائے جسے اس کا علم ہو تو میں تمہیں سزا دوں گا۔ اگر آپ سے کسی نے یہ حدیث سنی ہو تو میرے ساتھ چلے۔ لوگوں نے حضرت ابوسعید خدری سے کہا کہ ان کے ساتھ جاؤ اور حضرت ابوسعید ان میں سب سے کم عمر تھے، وہ ساتھ چلے گئے اور حضرت عمر کو یہ بات بتائی۔ حضرت عمر نے حضرت ابوموسیٰ سے کہا کہ میں آپ پر تہمت نہیں لگاتا بلکہ مجھے یہ ڈر ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف باتیں منسوب کرنے میں جری نہ ہو جائیں ف

بَابُ التَّشْمِيتِ فِي الْعُطَاسِ

چھینک کے جواب کا بیان

۴- حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " إِنْ عَطَسَ فَشَمِّتْهُ. ثُمَّ إِنْ عَطَسَ فَشَمِّتْهُ. ثُمَّ إِنْ عَطَسَ فَشَمِّتْهُ. ثُمَّ إِنْ عَطَسَ فَقُلْ: إِنَّكَ مَصْنُوكٌ " قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، لَا أَدْرِي. أَبَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ؟

عبداللہ بن ابوبکر نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر کوئی چھینکے تو جواب دو۔ دوبارہ چھینکے تو جواب دو۔ سہ بارہ چھینکے تو جواب دو اور چوتھی بار چھینکے تو کہہ دو کہ تمہیں زکام ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تیسری دفعہ ایسا کہے یا چوتھی دفعہ

۵- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ،

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کو جب چھینک

ف حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سختی کرنا ان کی تحقیر یا عدم اعتماد کی بنا پر نہیں جس پر خود حضرت عمر کے یہ الفاظ۔ اما انی لم اتہمک شاہد ہیں بلکہ ان کا یہ طرز عمل حقیقت میں فن اصول حدیث کی بڑی مہتم بالشان شق ہے کہ خبر واحد کا راوی خواہ کتنا ہی جلیل القدر اور صداقت و دیانت کا مجسمہ کیوں نہ ہو لیکن وہی روایت اگر متعدد طرق سے مروی ہو تو زیادہ قابل یقین ہو جاتی ہے۔ علاوہ بریں اس سے یہ ہدایت بھی ملتی ہے کہ خبر واحد خواہ موتی کی طرح کتنی ہی آبدار کیوں نہ معلوم ہو لیکن دوسری روایات کی نسبت چھان پھٹک کی وہ زیادہ محتاج ہے کیونکہ احادیث کے اندر بعض بدخواہ جب اپنی گھڑی ہوئی روایتیں شامل کرنا شروع کریں گے تو ایسی جعلی روایتیں خبر واحد ہونے کے باعث ہی پہچانی جا سکیں گی کیونکہ ثقات میں سے کسی نے اس کے مطابق روایت نہیں کی ہوگی۔ ہماری اس دوسری توجیہ پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد وَلٰكِنْ خَشِيتُ أَنْ يَتَقَوَّلَ النَّاسُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شاہد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

كَانَ إِذَا عَطَسَ، فَقِيلَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ. قَالَ: يَرْحَمُنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ، وَيَغْفِرُ لَنَا وَلَكُمْ.

کسی اور اس سے یرحمک اللہ کہا جاتا تو کہتے۔ اللہ ہم پر اور تم پر رحم کرے نیز ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّوَرِ وَالتَّمَاثِيلِ

تصویروں اور مورتیوں کا بیان

٦ - حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ؛ أَنَّ رَافِعَ بْنَ إِسْحَقَ مَوْلَى الشِّفَاءِ أَخْبَرَهُ، قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ نَعُودُهُ. فَقَالَ لَنَا أَبُو سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ أَوْ تَصَاوِيرُ". شَكَّ إِسْحَقُ لَا يَدْرِي، أَيَّتُهُمَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ.

رافع بن اسحاق مولیٰ شفا کا بیان ہے کہ میں اور عبداللہ بن طلحہ دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے۔ حضرت ابوسعید نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی کہ فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں مورتیاں یا تصویریں ہوں۔ اسحاق کو شک ہے دونوں میں سے حضرت ابوسعید نے کونسا لفظ فرمایا۔

٧ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ؛ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَعُودُهُ. قَالَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ. فَدَعَا أَبُو طَلْحَةَ إِنْسَانًا، فَنَزَعَ نَمَطًا مِنْ تَحْتِهِ. فَقَالَ لَهُ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ. لِمَ تَنْزِعُهُ؟ قَالَ: لِأَنَّ فِيهِ تَصَاوِيرَ. وَقَدْ قَالَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ. فَقَالَ سَهْلٌ: أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ"؟ قَالَ بَلَى. وَلَكِنَّهُ أَطْيَبُ لِنَفْسِي.

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوطلحہ انصاری کی عیادت کے لیے اندر داخل ہوئے اور ان کے پاس سہل بن حُنَیف کو پایا۔ حضرت ابوطلحہ نے ایک آدمی کو بلایا کہ میرے نیچے سے گدے کو نکال لو۔ سہل بن حنیف نے کہا کہ اسے کیوں نکلواتے ہیں؟ فرمایا کہ اس میں تصویریں ہیں اور ان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ تمہیں معلوم ہے۔ سہل نے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ ماسوائے اُس کے جو کپڑے میں نقش ہو؟ فرمایا کیوں نہیں، لیکن میری دلی خوشی یہی ہے۔

٨ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ. فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ. فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ. وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ. فَمَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَمَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ؟" قَالَتِ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے ایک گدا خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہوگئے اور اندر داخل نہ ہوئے۔ انہوں نے چہرۂ مبارک پر ناراضگی کے آثار دیکھے تو عرض گزار ہوئیں:۔ یارسول اللہ! میں اللہ اور اُس کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ سرزد ہوگیا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس گدے کا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ اسے میں نے آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس سے ٹیک لگائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان تصویر والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائیگا

marfat.com
Marfat.com

يُقَالُ لَهُمْ: اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ" ثُمَّ قَالَ: "اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ"

ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائیں اُن میں جان ڈالو۔ پھر فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوں اُس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے ف

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الضَّبِّ

گوہ کھانے کا بیان

۹ - حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ. فَاِذَا ضِبَابٌ فِيْهِ بَيْضٌ. وَمَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ. فَقَالَ "مِنْ اَيْنَ لَكُمْ هٰذَا؟" فَقَالَتْ: اَهْدَتْهُ لِيْ اُخْتِيْ هُزَيْلَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ. فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ "كُلَا" فَقَالَا: اَوَلَا تَاْكُلُ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ "اِنِّيْ تَحْضُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ حَاضِرَةٌ" قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ: اَنَسْقِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ لَبَنٍ عِنْدَنَا؟ فَقَالَ (نَعَمْ) فَلَمَّا شَرِبَ قَالَ "مِنْ اَيْنَ لَكُمْ هٰذَا" فَقَالَتْ: اَهْدَتْهُ لِيْ اُخْتِيْ هُزَيْلَةُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَرَاَيْتِكِ جَارِيَتَكِ الَّتِيْ كُنْتِ اسْتَاْمَرْتِيْنِيْ فِيْ عِتْقِهَا. اَعْطِيْهَا اُخْتَكِ. وَصِلِيْ بِهَا رَحِمَكِ تَرْعٰى عَلَيْهَا. فَاِنَّهُ خَيْرٌ لَكِ"

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت میمونہ بنت حارث کے پاس تشریف لائے تو وہاں سفید گوہ تھی اور آپ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت خالد بن ولید تھے۔ فرمایا کہ یہ تمہارے لیے کہاں سے آئی؟ عرض گزار ہوئیں کہ میری بہن ہزیلہ بنت حارث نے ہدیہ بھیجا ہے۔ آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت خالد بن ولید سے فرمایا کہ کھاؤ۔ دونوں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ تناول نہیں فرمائیں گے؟ فرمایا کہ میرے پاس اللہ کے پیغام رساں آتے ہیں۔ حضرت میمونہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کو دودھ پلائیں؟ فرمایا، ہاں۔ پینے کے بعد فرمایا کہ یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ عرض کی کہ میری بہن ہزیلہ نے ہدیہ بھیجا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری وہ لونڈی جس کو آزاد کرنے کے متعلق تم نے مجھ سے مشورہ کیا تھا، اگر صلہ رحمی کے طور پر اُسے اپنی بہن کو دے دو تاکہ اُس کی بکریاں چرایا کرے تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

ف۔ تصویر بنانے والوں سے جب قیامت کے روز فرمایا جائے گا کہ جو تم نے تصویریں بنائی تھیں ان کے اندر جان ڈالو وہ تو کیا سارا جہان بھی مل کر کسی تصویر میں جان نہیں ڈال سکتا لہٰذا انہیں عذاب دیا جائے گا۔ خدا اگر عقل دے تو ایسے کام کے نزدیک بھی نہیں پھٹکنا چاہیئے جس کے باعث جہنم میں جانا پڑے۔ آجکل تصویریں اور فوٹو کھینچنے، چھاپنے اور رکھنے کی بیماری اس زوروں پر ہے کہ شاید ہی کبھی ایسا ہوا ہو۔ پھر اس بیماری کے ساتھ ذہنی آوارگی اور نفسانی روگ بھی شامل ہو گیا۔ اخبارات و رسائل میں عورتوں کی تصاویر دوائی کی کتنی ہی شیشیوں اور استعمال کی کتنی ہی چیزوں پر عورتوں کی تصاویر۔ گھروں میں آرائش کے لیے تصویریں آویزاں اور اکثر عورتوں کی۔ غرضیکہ ایک بھوت ہے جو دماغوں پر سوار ہوا پڑا ہے۔ نہیں سوچتے کہ گھر کی اکثر چیزوں پر تصاویر، چارٹوں پر تصویریں فریم کے اندر گھر کے افراد کے الگ الگ اور اجتماعی فوٹو بنا سنوار کر رکھے ہوئے ہیں جس گھر میں ایک بھی تصویر ہو اس کے اندر رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے تو اس اتنے بڑے بت خانے میں کیوں آنے لگے ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ اس ذہنی آوارگی کا احساس تک نہیں، اس محرومی کا ذرا دکھ نہیں بلکہ مزید تصویریں جمع کرنے اور لٹکانے دیکھنے کا ذوق بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اللہ تعالیٰ جملہ مدعیان اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین۔

marfat.com

Marfat.com

۱۰۔ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالِدِ ابْنِ الْوَلِیْدِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ؛ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْتَ مَیْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. فَاُتِیَ بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ. فَاَهْوٰی اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ. فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِیْ فِیْ بَیْتِ مَیْمُوْنَةَ، اَخْبِرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَا یُرِیْدُ اَنْ یَّاْكُلَ مِنْهُ. فَقِیْلَ: هُوَ ضَبٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَرَفَعَ یَدَهٗ. فَقُلْتُ: اَحَرَامٌ هُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ "لَا وَلٰكِنَّهٗ لَمْ یَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِیْ. فَاَجِدُنِیْ اَعَافُهٗ" قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ.

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت خالد بن ولید سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے تو بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی جانب ہاتھ بڑھایا تو ایک عورت نے کہا جو حضرت میمونہ کے گھر میں تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتا دیجئے کہ آپ کیا کھلانا چاہتی ہیں؟ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! یہ گوہ ہے۔ آپ نے ہاتھ ہٹا لیا۔ میں نے کہا، یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں، لیکن یہ میری قوم کی زمین میں نہیں ہوتی، اس لیے مجھے گھن آتی ہے۔ حضرت خالد نے فرمایا کہ میں نے اُسے اپنی طرف کھینچا اور کھا لیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے تھے۔

۱۱۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ اَنَّ رَجُلًا نَادٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا تَرٰی فِی الضَّبِّ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا بِمُحَرِّمِهٖ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارا اور کہا: یا رسول اللہ! گوہ کے بارے میں آپ کا ارشاد کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام کہتا ہوں ف

❁❁❁❁❁

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طبعی نفرت کے باعث نہیں کھائی اور نہ اس کا کھانا حرام قرار دیا۔ بعض کے نزدیک گوہ کا کھانا حلال ہے۔ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے کہ اس کے کھانے میں پاکی نہیں ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ اور صاحبین رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک گوہ کا کھانا حلال نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گوہ کے کھانے سے منع فرمایا تھا اور حضرت عبدالرحمٰن بن شبل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے "نہی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن اکل لحم الضب (ترمذی، ابوداؤد) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا ہے: "و دریں حجت است مر ابی حنیفہ را و شاید کہ نہی ناسخ اباحت سابق است" (اشعۃ اللمعات، جلد سوم، ص ۴۷۵) یعنی یہ ممانعت امام ابوحنیفہ کی دلیل ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ ممانعت سابقہ اباحت کی ناسخ ہو۔ دل لگتی بات وہی ہے جو خاتم المحققین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی: "چوں اختلاف است در اخبار احتیاط در ترک آنست و تواند نہ نہی ناسخ باشد" (اشعۃ اللمعات، جلد سوم، ص ۴۶۹) جب اس کے متعلق حدیثوں میں اختلاف ہے تو احتیاط اس کے ترک کرنے میں ہے اور ہو سکتا ہے کہ نہی ناسخ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

بَابُ مَاجَاءَ فِي أَمْرِ الْكِلَابِ

۱۲- حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ : أَنَّ السَّائِبَ ابْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ : أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ ابْنَ أَبِي زُهَيْرٍ، وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ يُحَدِّثُ نَاسًا مَعَهُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ" قَالَ، أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ: إِي وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ.

۱۳- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا، إِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا، أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ".

۱۴- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ.

بَابُ مَاجَاءَ فِي أَمْرِ الْغَنَمِ

۱۵- حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ، وَالْفَدَادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ. وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ".

۱۶- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمًا يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ".

کتوں کے متعلق روایات

سائب بن یزید نے حضرت سفیان بن ابو زہیر سے سنا جو قبیلہ ازد شنوءہ کے ایک فرد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، انہوں نے لوگوں سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو کتا پالے اور کھیتوں یا بکریوں کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اس کے عمل سے روزانہ ایک قیراط ثواب کم ہو جائے گا۔ سائب نے کہا، آپ نے اسے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ فرمایا، ہاں اس مسجد کے رب کی قسم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو کتا پالے اور وہ شکار یا کھیت کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اس کے اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتوں کو جان سے مار دینے کا حکم دیا ہے۔

بکریاں رکھنے والوں کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کفر کا سر مشرق میں ہے، فخر و غرور گھوڑوں اور اونٹوں والوں میں جو چلاتے اور جنگلوں میں رہتے ہیں۔ اور عجز و نیاز بکری والوں میں ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب مسلمان کا بہترین مال اس کی بکریاں ہوں گی، جنہیں وہ کسی پہاڑ کی چوٹی یا وادی کے اندر لیے پھرے گا تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے بچائے ف

marfat.com

Marfat.com

۱۷۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَحْتَلِبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ. اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرُبَتُهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ، فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ؟ وَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ. فَلَا يَحْتَلِبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ.

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی کسی کے جانور کا اس کی اجازت کے بغیر دودھ نہ نکالے کیا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کے گھر میں کوئی آ گھسے اور خزانے کو توڑ کر اس کا اناج لے جائے؟ ان کے جانوروں کے تھن ان کی روزی کے گودام ہیں، لہذا کوئی کسی کے جانور کا اس کی اجازت کے بغیر دودھ نہ نکالے۔

۱۸۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ رَعٰى غَنَمًا". قِيْلَ، وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ "وَاَنَا".

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! آپ نے بھی؟ فرمایا اور میں نے بھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْفَارَةِ تَقَعُ فِی السَّمْنِ. وَالْبَدْءِ بِالْاَكْلِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ

چوہا گھی میں گر جائے اور نماز کے وقت کھانا

۱۹۔ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَرِّبُ اِلَيْهِ عَشَاءَهٗ. فَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ وَهُوَ فِیْ بَيْتِهٖ. فَلَا يَعْجَلُ عَنْ طَعَامِهٖ حَتّٰى يَقْضِیَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر کے سامنے جب شام کا کھانا رکھا جاتا تو وہ امام کی قرأت اپنے گھر میں سنتے رہتے اور کھانے میں جلدی نہ کرتے یہاں تک کہ اپنی حاجت پوری کر لیتے۔

۲۰۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِی السَّمْنِ فَقَالَ "اَنْزِعُوْهَا. وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوْهُ".

حضرت عبد اللہ بن عباس نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر چوہا گھی میں گر جائے؟ فرمایا کہ اسے نکال دو اور اردگرد کا گھی پھینک دو۔

حاشیہ صفحہ گذشتہ

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے پہلی مراد ہو سکتی ہے کہ فتنوں کے زمانے میں جو آدمی معمولی سا ذریعۂ معاش بنا کر لوگوں سے کنارا کش اور گوشہ نشین ہو جائے گا وہ بڑی حد تک فتنوں سے محفوظ رہ سکے گا۔ دریں ایام کچھ ایسے ہی حالات ہیں کہ قدم قدم پر توبہ شکن اور تقویٰ کش آفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ غریبوں کو زندگی کے دن پورے کرنے کے لیے کیسے کیسے دشوار گزار مراحل سے گزرنا پڑتا ہے یہ وہی لوگ بخوبی جانتے ہیں جو بے زر اور بے پر ہیں۔ غرضیکہ دولت سے محروم لوگوں پر اللہ کی ایسی وسیع زمین بھی تنگ ہوئی پڑی ہے۔ ان حالات میں اگر کسی ایسے خوش نصیب کو کہیں گوشۂ عافیت میسر آجائے تو زہے نصیب ورنہ وہ یہی کہتا ہوا اس دنیا کو خیرباد کہے گا۔

خداوندے یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

marfat.com
Marfat.com

بَابُ مَا يُتَّقٰى مِنَ الشُّؤْمِ

جس کی نحوست سے بچنا چاہیے

۲۱- وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنْ كَانَ، فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالْمَسْكَنِ" يَعْنِي الشُّؤْمَ.

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نحوست اگر ہے تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہے۔

۲۲- وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ"

حمزہ وسالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ نحوست گھر، عورت اور گھوڑے میں ہے۔

۲۳- وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ؛ اَنَّهٗ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! دَارٌ سَكَنَّاهَا وَالْعَدَدُ كَثِيْرٌ وَالْمَالُ وَافِرٌ، فَقَلَّ الْعَدَدُ وَذَهَبَ الْمَالُ.

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعُوْهَا ذَمِيْمَةً".

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اس گھر میں جب ہم نے رہائش کی تو افراد زیادہ اور مال بھی زیادہ تھا۔ پھر افراد گھٹ گئے اور مال جاتا رہا۔

رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے برا جان کر چھوڑ دو۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاَسْمَاءِ

بُرے ناموں کا بیان

۲۴- حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلَقْحَةٍ تُحْلَبُ "مَنْ يَحْلُبُ هٰذِهٖ؟" فَقَامَ رَجُلٌ. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا اسْمُكَ؟" فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: مُرَّةُ. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اجْلِسْ" ثُمَّ قَالَ "مَنْ يَحْلُبُ هٰذِهٖ؟" فَقَامَ رَجُلٌ. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا اسْمُكَ؟" فَقَالَ حَرْبٌ. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اجْلِسْ" ثُمَّ قَالَ "مَنْ يَحْلُبُ هٰذِهٖ؟" فَقَامَ رَجُلٌ. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا اسْمُكَ؟" فَقَالَ يَعِيْشُ. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِحْلُبْ"

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دودھ دینے والی اونٹنی کو دوہنے کے لیے فرمایا کہ اسے کون دوہے گا؟ ایک آدمی کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا نام ہے؟ اس آدمی نے کہا کہ مرہ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، بیٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا کون دوہے گا؟ ایک آدمی کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ عرض کی، حرب۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا کہ اسے کون دوہے گا؟ ایک آدمی کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی، یعیش۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے دوہنے کے لیے فرمایا۔

۲۵- وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَجُلٍ، مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَ: جَمْرَةُ. فَقَالَ:

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے ایک آدمی سے فرمایا، تمہارا کیا نام ہے؟ کہا حمرہ۔ فرمایا کہ کس کے بیٹے ہو؟ کہا کہ ابن شہاب

marfat.com
Marfat.com

ابْنُ مَنْ ؟ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ. قَالَ : مِمَّنْ ؟ قَالَ : مِنَ الْحُرَقَةِ. قَالَ : أَيْنَ مَسْكَنُكَ ؟ قَالَ بِحَرَّةِ النَّارِ. قَالَ : بِأَيِّهَا ؟ قَالَ : بِذَاتِ نَطْيٍ. قَالَ عُمَرُ : أَدْرِكْ أَهْلَكَ قَدِ احْتَرَقُوا. قَالَ فَكَانَ كَمَا قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

فرمایا کہ کس قبیلے سے ہو؟ کہا الحرقۃ سے۔ فرمایا کہ تمہاری رہائش کہاں ہے؟ کہا کہ حرۃ النار میں۔ فرمایا کہ یہ کس علاقے میں ہے؟ کہا کہ ذات نطی میں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو دیکھو کہ وہ جل چکے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہی ہوا۔ جو حضرت عمر نے فرمایا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ وَأُجْرَةِ الْحَجَّامِ

پچھنے لگوانا اور اُن کی مزدوری

۲۶۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ، احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ. فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ. وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طیبہ کے ہاتھ سے پچھنے لگوائے اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اسے ایک صاع کھجوریں دی جائیں اور اُس کے مالکوں کو حکم دیا کہ اُس کے خراج میں کمی کر دیں۔

۲۷۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنْ كَانَ دَوَاءٌ يَبْلُغُ الدَّاءَ، فَإِنَّ الْحِجَامَةَ تَبْلُغُهُ"

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی دوائی بیماری تک پہنچتی تو وہ پچھنے ہوتے۔

۲۸۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَحَدِ بَنِي حَارِثَةَ ؛ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا. فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى قَالَ "اعْلِفْهُ نَوَاضِحَكَ" يَعْنِي رَقِيقَكَ.

حضرت ابن محیصہ انصاری حارثی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حجام کی مزدوری کے اپنے خرچ میں لانے کے متعلق پوچھا تو آپ نے منع فرما دیا۔ وہ برابر پوچھتے اور اجازت مانگتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرما دیا:۔ اپنے غلاموں کی خوراک پر خرچ کر لیا کرو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْرِقِ

مشرق کا بیان

۲۹۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ قَالَ، رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ وَيَقُولُ "هَا. إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا. إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا. مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ"

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہوئے دیکھا کہ فتنہ اِدھر ہے، فتنہ اِدھر ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ ف

ف۔ اس حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرق کی جانب اشارہ کرتے ہوئے ایسا فرمایا لیکن صحیح بخاری میں قرن الشیطین کے طلوع ہونے کا ذکر اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شام اور یمن کے لیے ایک موقع پر دعائے

marfat.com
Marfat.com

۳۰ - وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ؛ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلَى الْعِرَاقِ . فَقَالَ لَهٗ كَعْبُ الْاَحْبَارِ ، لَا تَخْرُجْ اِلَيْهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ . فَاِنَّ بِهَا تِسْعَةَ اَعْشَارِ السِّحْرِ . وَبِهَا فَسَقَةُ الْجِنِّ . وَبِهَا الدَّآءُ الْعُضَالُ .

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر نے عراق کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو حضرت کعب احبار نے اُن سے کہا کہ اے امیر المومنین! اُدھر نہ جائیے کیونکہ جادو کے دس حصوں میں سے نو وہاں ہیں، شرارتی جن وہیں ہیں اور وہاں ایک لاعلاج بیماری ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَمَا يُقَالُ فِيْ ذٰلِكَ

سانپوں کو مارنے کا حکم اور ان کا بیان

۳۱ - حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ الَّتِيْ فِي الْبُيُوْتِ .

حضرت ابو لبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حیات سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا جو گھروں میں رہتے ہیں۔

حاشیہ صفحہ گذشتہ

برکت فرمائی۔ صحابہ کرام عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نجد کے لیے بھی دعا فرمائیے۔ حضور نے پھر شام و یمن کے لیے دعا کی اور صحابہ کرام کی التماس منظور خاطر نہ ہوئی۔ وہ حضرات پھر عرض گزار ہوئے کہ نجد کے لیے بھی دعا فرمائی جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کے لیے دعا نہ کرنے کی وجہ بتاتے ہوئے فرمایا هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ۔ وہاں زلزلے آئیں گے، فتنے اٹھیں گے اور قرن الشیطین یعنی شیطان کی سنگت یا شیطان کا سینگ وہیں سے نکلے گا۔

یوں تو دنیا کا کوئی خطہ اور کوئی ملک ایسا نہیں جہاں سے فتنے نہ اٹھے ہوں لیکن نجد کے قرن الشیطان کا فتنہ اپنی ہمہ گیری اور مضرت کے لحاظ سے تمام فتنوں میں ممتاز ہے جس نے عالم اسلام کے سکون و اطمینان کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا تھا۔ مسلمانوں پر ظلم و ستم کے وہ ریکارڈ قائم کیے کہ چنگیز خاں اور ہلاکو خاں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ حرمین شریفین کی دل کھول کر بے حرمتی کی اور مقامات مقدسہ کو اپنی خانہ ساز توحید کی آڑ میں مسمار کر کے اہل اسلام کے قلب و جگر کو چھلنی کیا يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ کی منہ بولتی تصویر ثابت ہوئے ملت اسلامیہ کے زوال میں ان کے وجود کو بڑا دخل ہے ہر اسلامی ملک کے اندر توحید کی علمبرداری کے نام پر اس فتنے کی چنگاریاں مسلمانوں کے خرمن اتحاد میں آگ لگا رہی ہیں۔ ان حضرات نے توحید کی علمبرداری اور اتباع سنت کے نام پر ملت اسلامیہ کے اندر اختلاف کی وہ آندھی چلائی ہے جس نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ راسخ العقیدہ مسلمان ان حضرات کی فتنہ بازی اور فتنہ پروری سے مثل سیماب مضطرب ہیں کیونکہ ان مہربانوں کی نوازشوں سے صرف کمیونزم ہی کو فائدہ پہنچ رہا ہے جبکہ دینی یا دنیاوی لحاظ سے کسی خطے یا ملک میں اضطراب پیدا کرنا گویا کمیونزم کے لیے زمین ہموار کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہر قسم کے فتنوں سے بچا کر اتفاق و اتحاد کی دولت سے مالا مال فرمائے، آمین۔

اسلامی ممالک کے سربراہ اگر ملک و ملت کی خیر خواہی کے زاویہ نظر سے دیکھیں تو سب سے پہلے انہیں مذہبی اختلافات کو دور کروانا چاہیئے۔ ایک اسلام کے اتنے اسلام بن جانے پر سب کو برابری کا درجہ دینا اور حق و باطل کی تمیز کو نظر انداز کر دینا مقدس اسلام سے مذاق اور اس کی بدخواہی تو ہو سکتا لیکن اسے وفاداری نہیں کہا سکتا کہ صحابۂ کرام کے پیروکاروں اور منافقین مدینہ کے جانشینوں کو ایک ہی درجہ دیا جائے۔ بلکہ نئے نئے اسلام بنانے والوں کی دل کھول کر حوصلہ افزائی کی جائے۔ یہ کسی کے لئے بھی مفید نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

۳۲- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَائِبَةَ، مَوْلَاةٍ لِعَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ إِلَّا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ. فَإِنَّهُمَا يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ. وَيَطْرَحَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ.

سائبہ مولاۃ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنان سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا جو گھروں میں رہتے ہیں مگر ذو دھاریوں والے اور دم کٹے سانپوں کو کیونکہ ان کے کاٹنے سے عورتوں کا حمل گر جاتا ہے۔

۳۳- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ. فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي. فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ. فَسَمِعْتُ تَحْرِيكًا تَحْتَ سَرِيرٍ فِي بَيْتِهِ. فَإِذَا حَيَّةٌ. فَقُمْتُ لِأَقْتُلَهَا. فَأَشَارَ أَبُو سَعِيدٍ أَنِ اجْلِسْ. فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ. فَقَالَ: أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيهِ فَتًى حَدِيثُ عُرْسٍ بِهِ. فَخَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ. فَبَيْنَمَا هُوَ بِهِ إِذَا أَتَاهُ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُهُ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي أُحَدِّثْ بِأَهْلِي عَهْدًا. فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ "خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ. فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ بَنِي قُرَيْظَةَ". فَانْطَلَقَ الْفَتَى إِلَى أَهْلِهِ. فَوَجَدَ امْرَأَتَهُ قَائِمَةً بَيْنَ الْبَابَيْنِ. فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعُنَهَا. وَأَدْرَكَتْهُ غَيْرَةٌ. فَقَالَتْ: لَا تَعْجَلْ حَتَّى تَدْخُلَ وَتَنْظُرَ مَا فِي بَيْتِكَ. فَدَخَلَ فَإِذَا هُوَ بِحَيَّةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى فِرَاشِهِ. فَرَكَزَ فِيهَا رُمْحَهُ ثُمَّ خَرَجَ بِهَا فَنَصَبَهُ فِي الدَّارِ. فَاضْطَرَبَتِ الْحَيَّةُ فِي رَأْسِ الرُّمْحِ. وَخَرَّ الْفَتَى مَيِّتًا فَمَا يُدْرَى أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا. الْفَتَى أَمِ الْحَيَّةُ؟ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "إِنَّ الْمَدِينَةَ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا. فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ. فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ. فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

ابو السائب مولیٰ ہشام بن زہرہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ میں انتظار میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو گئے۔ میں نے اُن کے دولت خانے میں تخت کے نیچے سرسراہٹ سُنی۔ دیکھا تو سانپ تھا۔ میں اُسے مارنے کے لیے کھڑا ہوا تو حضرت ابو سعید نے بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ جب فارغ ہوئے تو گھر کی ایک کوٹھڑی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:۔ اِس گھر کو دیکھتے ہو؟ میں عرض گزار ہوا کہاں۔ فرمایا کہ اِس میں ایک نوجوان رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ خندق کے لیے نکلا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نوجوان اجازت مانگنے آیا اور کہا:۔ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کیونکہ میں نے ابھی شادی کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت دے دی اور فرمایا کہ مسلح ہو کر جانا۔ کیونکہ مجھے بنو قریظہ کا خطرہ ہے۔ وہ نوجوان اپنے گھر گیا تو اپنی بیوی کو پایا کہ دروازے پر کھڑی ہے۔ وہ غیرت کے مارے اُسے نیزہ مارنے لگا۔ عورت نے کہا کہ جلدی نہ کیجئے اور گھر میں داخل ہو کر صورتِ حال دیکھیے۔ وہ اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ سانپ اس کے بستر پر کنڈلی مارے پڑا ہے۔ اس نے برچھی ماری اور اُسے گھر میں نصب کر دیا۔ سانپ برچھی کی نوک پر تڑپتا رہا اور نوجوان بھی آخری سانس لے کر گر پڑا۔ یہ معلوم نہیں کہ دونوں میں سے پہلے کون مرا، نوجوان یا سانپ۔ جب اِس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ مدینہ منورہ کے جن مسلمان ہو چکے ہیں جب تم اُنہیں دیکھو تو تین دن کی مہلت دو۔ اگر اس کے بعد نظر آئے تو مار دو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْكَلَامِ فِي السَّفَرِ

سفر کے وقت دعا کرنا

۳۴- حَدَّثَنِي مَالِكٌ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب

marfat.com
Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَهُوَ يُرِيدُ السَّفَرَ يَقُولُ "بِاسْمِ اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ. وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ. اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَنَا الْأَرْضَ. وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ. وَمِنْ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنْ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ"

وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهُ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. فَإِنَّهُ لَنْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ"

کسی غزوہ کے لیے سفر کا ارادہ فرماتے تو رکاب میں پاؤں رکھتے وقت کہتے:۔ اللہ کے نام کے ساتھ۔ اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی ہے اور میرے گھر والوں کا محافظ ہے۔ اے اللہ! اُس زمین کو ہمارے نزدیک کر دے اور سفر کو ہمارے لیے آسان فرما۔ اے اللہ! میں سفر کی تکلیفوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بُرے لوٹنے اور بُرے حال سے مال و جان میں۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو کسی منزل پہ اُترے تو یہ کہنا چاہیے:۔ "میں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے پناہ چاہتا ہوں ہر مخلوق کی بُرائی سے"۔ تو کوچ کرنے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

باب ۱۴ مَا جَاءَ فِي الْوَحْدَةِ فِي السَّفَرِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

جس سفر کی مرد اور عورت کے لیے ممانعت ہے

۳۵۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ. وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ. وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ"

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے ان کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اکیلا سفر کرنے والا شیطان، دو ہوں تو دو شیطان اور تین ہوں تو یہ جماعت ہے۔

۳۶۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ. أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الشَّيْطَانُ يَهُمُّ بِالْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ فَإِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً لَمْ يَهُمَّ بِهِمْ"

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایک اور دو آدمیوں کی طرف شیطان قصد کرتا ہے اور جب تین ہو جائیں تو اُن کا قصد نہیں کرتا۔

۳۷۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ مِنْهَا"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ ایک رات دن کا سفر کرے مگر اپنے ذی محرم کے ساتھ۔

باب ۱۵ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْعَمَلِ فِي السَّفَرِ

سفر کے احکام

۳۸۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سُلَيْمَانَ بْنِ

حضرت خالد بن معدان سے مرفوعاً مروی ہے کہ اللہ تعالےٰ

marfat.com
Marfat.com

عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ؛ يَرْفَعُهُ " إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ ، وَيَرْضَى بِهِ. وَيُعِينُ عَلَيْهِ مَا لَا يُعِينُ عَلَى الْعُنْفِ. فَإِذَا رَكِبْتُمْ هَذِهِ الدَّوَابَّ الْعُجْمَ. فَأَنْزِلُوهَا مَنَازِلَهَا. فَإِنْ كَانَتِ الْأَرْضُ جَدْبَةً فَانْجُوا عَلَيْهَا بِنِقْيِهَا. وَعَلَيْكُمْ بِسَيْرِ اللَّيْلِ. فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ مَا لَا تُطْوَى بِالنَّهَارِ. وَإِيَّاكُمْ وَالتَّعْرِيسَ عَلَى الطَّرِيقِ. فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْحَيَّاتِ "

۳۹ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ. يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ. فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ ، فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ "

فرمی کرتا اور فرمی کو پسند فرماتا ہے اور اس سے راضی ہوتا ہے اس پسند کرتا ہے اور سختی پسند نہیں کرتا۔ جب تم بے زبان جانوروں پر سواری کرو تو انہیں منزل پر ٹھہراؤ۔ اگر زمین بے آب و گیاہ ہو تو جلدی سے نکل جاؤ تاکہ وہ لاغر نہ ہو اور زیادہ رات کو سفر کیا کرو کیونکہ جتنا سفر رات میں طے ہوتا ہے دن میں نہیں ہوتا۔ راستے میں اترنے سے احتراز کرتے رہنا کیونکہ وہ درندوں کے راستے اور سانپوں کے مسکن ہوتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر عذاب کا ایک حصہ ہے جو تمہیں سونے اور کھانے پینے سے روک دیتا ہے جب تم وہ کام کر لو جس کے لیے سفر کیا تھا تو گھر والوں کی طرف جلدی کرو۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالرِّفْقِ بِالْمَمْلُوكِ

لونڈی غلام کے ساتھ نرمی سے سلوک کرنا

۴۰ - حَدَّثَنِي مَالِكٌ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ ؛ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ بِالْمَعْرُوفِ. وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لونڈی غلام کے لیے دستور کے مطابق کھانا پہننا ہے اور اس سے اتنا ہی کام لیا جائے جو اس کی طاقت کے مطابق ہو۔

۴۱ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَذْهَبُ إِلَى الْعَوَالِي كُلَّ يَوْمِ سَبْتٍ. فَإِذَا وَجَدَ عَبْدًا فِي عَمَلٍ لَا يُطِيقُهُ، وَضَعَ عَنْهُ مِنْهُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر ہفتے میں ایک روز اردگرد کے دیہات میں جاتے اور کسی غلام کو اگر اس کی طاقت سے زیادہ کام کرتا دیکھتے تو کم کر دیا کرتے تھے۔

۴۲ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَهُوَ يَخْطُبُ، وَهُوَ يَقُولُ. لَا تُكَلِّفُوا الْأَمَةَ ، غَيْرَ ذَاتِ الصَّنْعَةِ ، الْكَسْبَ. فَإِنَّكُمْ مَتَى كَلَّفْتُمُوهَا ذَلِكَ ، كَسَبَتْ بِفَرْجِهَا. وَلَا تُكَلِّفُوا الصَّغِيرَ الْكَسْبَ. فَإِنَّهُ إِذَا لَمْ يَجِدْ سَرَقَ. وَعِفُّوا إِذْ أَعَفَّكُمُ اللهُ. وَعَلَيْكُمْ مِنَ الطَّعَامِ ، بِمَا طَابَ مِنْهَا.

ابوسہیل بن مالک نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان کو خطبے میں فرماتے ہوئے سنا: لونڈی جس کام کو نہیں جانتی اسے ایسے کام پر مجبور نہ کرو کیونکہ جب تم اسے مجبور کرو گے تو وہ تمہیں شرمگاہ کے ذریعے کما کر دے گی اور چھوٹے بچے کو کام پر مجبور نہ کرو کیونکہ جب وہ نہیں پائے گا تو چوری کرے گا اور تم ان کی محنت معاف کر دو جیسے اللہ نے تمہاری کی ہے اور اپنے لیے پاکیزہ روزی لازم کر لو۔

marfat.com
Marfat.com

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمَمْلُوكِ وَهَيْئَتِهِ

لونڈی غلام کی تربیت کرنا

۴۳- حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ. فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "غلام جب اپنے آقا کا خیر خواہ رہے اور اللہ تعالیٰ کی احسن طریقے سے عبادت کرے تو اس کے لیے دُوگنا

۴۴- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ؛ أَنَّ أَمَةً كَانَتْ لِعَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. رَآهَا عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ وَقَدْ تَهَيَّأَتْ بِهَيْئَةِ الْحَرَائِرِ. فَدَخَلَ عَلَى ابْنَتِهِ حَفْصَةَ. فَقَالَ: لَمْ أَرَ جَارِيَةَ أَخِيكِ تَخْرُجُ النَّاسَ. وَقَدْ تَهَيَّأَتْ بِهَيْئَةِ الْحَرَائِرِ! وَأَنْكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر کی ایک لونڈی کو حضرت عمر نے دیکھا کہ آزاد عورتوں جیسی وضع اختیار کی ہوئی ہے۔ وہ اپنی بیٹی حضرت حفصہ کے پاس گئے اور فرمایا: "کیا میں نے تمہارے بھائی کی لونڈی کو نہیں دیکھا جو آزاد عورتوں کی وضع اختیار کر کے لوگوں میں پھرتی ہے؟" اور حضرت عمر نے اس بات کو ناپسند فرمایا۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الْبَيْعَةِ

کتاب البیعۃ

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْبَيْعَةِ

۱۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ، يَقُوْلُ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ "

۲۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ ؛ اَنَّهَا قَالَتْ : اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ بَايَعْنَهُ عَلَى الْاِسْلَامِ. فَقُلْنَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! نُبَايِعُكَ عَلَى اَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا ، وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ ، وَلَا نَقْتُلَ اَوْلَادَنَا . وَلَا نَاْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيْهِ بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَاَرْجُلِنَا ، وَلَا نَعْصِيَكَ فِي مَعْرُوْفٍ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ " قَالَتْ فَقُلْنَ : وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْحَمُ بِنَا مِنْ اَنْفُسِنَا. هَلُمَّ نُبَايِعْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " اِنِّي لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ. اِنَّمَا قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَاَةٍ. كَقَوْلِي لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ. اَوْ مِثْلِ قَوْلِي لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ "

بیعت کا بیان

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا :۔ ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے جب سُننے اور ماننے کی بیعت کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے فرماتے :۔ جو تمہاری بساط کے اندر ہو ف

امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چند عورتیں اسلام پر بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوئیں وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ ! ہم آپ سے بیعت کرتی ہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، چوری نہ کریں زنا نہ کریں، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں اپنے پاس سے گھڑ کر کسی پر بہتان نہ لگائیں اور اچھے کام میں آپ کی نافرمانی نہ کریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی تمہیں استطاعت اور طاقت ہو وہ عرض گزار ہوئیں کہ اللہ اور اس کا رسول ہم پر ہماری جانوں سے بھی زیادہ مہربان ہیں۔ یا رسول اللہ ! آئیے ہم آپ سے بیعت کریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔ میرا سو عورتوں سے کہہ دینا ایک عورت سے کہنے کی طرح ہے ف

ف ۔ صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر پیروی کرنے کی بیعت کی اور مشائخ عظام سے بھی اسی مقصد کے لیے بیعت کی جاتی ہے کہ جو دین کا عالم و عامل اور سنت رسول کا پیکر ہو دوسرے اسلئے اسکے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں تاکہ وہ ماہر راہ پیما کی طرح اپنے مریدین کو صراط مستقیم پر چلائے اور نائب رسول بن کر قدم قدم پر ان کی رہنمائی کرے ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

۳۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ؛ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهٗ. فَكَتَبَ اِلَيْهِ : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . اَمَّا بَعْدُ. لِعَبْدِ اللّٰهِ عَبْدِ الْمَلِكِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَلَامٌ عَلَيْكَ. فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. وَاُقِرُّ لَكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ . فِيْمَا اسْتَطَعْتُ.

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے عبدالملک بن مروان کے لیے ان کی بیعت کرتے ہوئے لکھا۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کے بندے امیر المؤمنین عبدالملک بن مروان! آپ پر سلام ہو۔ میں حمد بیان کرتا ہوں اللہ کی، نہیں ہے کوئی معبود مگر وہ۔ میں آپ سے اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے طریقے اور اس کے رسول کے طریقے کے مطابق بساط بھر آپ کی بات سنوں گا اور اطاعت کروں گا۔ ف

حاشیہ صفحہ گذشتہ

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتے تھے بلکہ انہیں زبانی کلامی بیعت فرمالیا کرتے تھے بخاری شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی غیر محرم عورت کو مَس نہیں کیا۔ جو عورتیں اپنے پیر سے پردہ نہیں کرتیں بلکہ اس کے ہاتھ پیر دباتی ہیں تو ایسی بیعت قطعاً شرعی بیعت نہیں کیونکہ ایسے پیر حقیقت میں کاروباری اور دین کے ڈاکو ہیں وہ خود تو ڈوبے ہوئے ہیں اور دوسروں کو بھی اپنے ساتھ ڈبونے میں کوشاں رہتے ہیں شرعی بیعت وہی ہے جو ایسے نائب رسول کے ہاتھ پر کی جائے جو عالم و عامل، سنت رسول کا پیکر اور صاحب نسبت ہو جو ایسا نہ ہو اس کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہیئے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

ف۔ قرونِ اولیٰ میں امیر یا سلطان کے ہاتھ پر بیعت کی جاتی تھی۔ آجکل ووٹ ڈالے جاتے ہیں، جن کے ذریعے بالآخر سربراہ مملکت کا انتخاب عمل میں آتا ہے۔ بعض ممالک میں یوں بھی ہوتا ہے کہ فوج حکومت وقت سے باغی ہو کر ملک پر قابض ہو جاتی ہے اور موجودہ حکمرانوں کو معزول کر کے خود ملک کا نظم و نسق سنبھال لیتی ہے جیسا کہ پاکستان اور بنگلہ دیش کے اندر ہوا۔ حکمرانوں کی اطاعت عوام پر اسی حد تک لازم آتی ہے جبکہ وہ اللہ اور رسول کے قوانین کے مطابق حکم کریں۔ اگر وہ شریعت مطہرہ کے خلاف قوانین نافذ کریں تو شرعاً ان امور میں حاکم وقت کی اطاعت واجب نہیں ہے اور اس طرح جو منوایا اور مانا جائے گا وہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس والا معاملہ ہوگا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الْكَلَامِ

کتاب الکلام

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْكَلَامِ

کیسی گفتگو مکروہ ہے

۱۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَالَ لِاَخِيْهِ: يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا."

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اپنے بھائی سے کہے اے کافر! تو اس کے باعث ان میں سے ایک کافر ہو گیا۔

۲۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ يَقُوْلُ: هَلَكَ النَّاسُ. فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ."

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی آدمی کو یہ کہتا ہوا سنو کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو سب سے زیادہ ہلاک وہی ہے۔

۳۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ. فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ."

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی زمانے کو برا نہ کہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے۔

۴۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ؛ اَنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ لَقِيَ خِنْزِيْرًا بِالطَّرِيْقِ. فَقَالَ لَهُ: اخْفُفْ بِسَلَامٍ. فَقِيْلَ لَهُ: تَقُوْلُ هٰذَا لِخِنْزِيْرٍ؟ فَقَالَ عِيْسَى: اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اُعَوِّدَ لِسَانِيَ النُّطْقَ بِالسُّوْءِ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو راستے میں خنزیر ملا تو اس سے فرمایا کہ سلامتی کے ساتھ چلا جا۔ ان سے کہا گیا کہ آپ خنزیر سے ایسا فرماتے ہیں؟ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہیں مجھے بدزبانی کی عادت نہ پڑ جائے ف

ف۔ زبان کی حفاظت بہت ضروری ہے کیونکہ اکثر مصیبتوں کا سبب زبان ہی بنتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھے زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دے میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں (بخاری شریف) بولنے سے پہلے خوب سوچ لینا چاہیے کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے اسی لیے داناؤں کا قول ہے کہ پہلے تولو پھر بولو۔ حتی الامکان کم بولنے میں عافیت ہے اور بزرگوں نے کم گوئی کو دانائی کی علامت

marfat.com

Marfat.com

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهٖ مِنَ التَّحَفُّظِ فِي الْكَلَامِ

گفتگو سوچ سمجھ کر کی جائے

۵ - حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ بِلَالِ ابْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ . مَا كَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ . يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ . وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ . مَا كَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ . يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا سَخَطَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ "

حضرت بلال بن حارث مزنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- آدمی رضائے الٰہی کے لیے ایک بات کہتا ہے۔ اسے یہ گمان نہیں ہوتا اس کا اثر کہاں تک پہنچے گا کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لیے اپنی رضامندی لکھ دیتا ہے اور دوسرا آدمی اللہ کی ناراضگی کی بات کہتا ہے اور اسے یہ گمان نہیں ہوتا کہ اس کا اثر کہاں تک پہنچے گا کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لیے اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے۔

۶ - وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الصَّالِحِ السَّمَّانِ ؛ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ . اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ . وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا فِي الْجَنَّةِ .

ابو صالح سمان سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بیشک آدمی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس میں مضائقہ نہیں سمجھتا لیکن وہ اسے جہنم میں لے جاتی ہے اور بیشک آدمی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کو اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں بھیج دیتا ہے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ

ذکر الٰہی کو چھوڑ کر عبث قیل و قال مکروہ ہے

۷ - حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

حاشیہ صفحہ گذشتہ

قرار دیا ہے اور بسیار گوئی ہر ایک کے نزدیک معیوب ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:-

زباں اپنی حد میں ہے بے شک زباں
بڑھے ایک نقطہ تو یہ ہے زیاں !

دوسرے ایک شاعر نے کم گوئی کی یوں نصیحت کی ہے:-

کہے ایک جب سُن لے انسان دو
زباں حق نے اِک دی ہے اور کان دو

ف - انسان کے منہ سے بعض اوقات ایسے چند الفاظ نکل جاتے ہیں جن کے نتیجے میں کسی کی دنیا آباد ہو جاتی ہے اور بعض اوقات ایسے الفاظ صادر ہو جاتے ہیں جن کے باعث کسی کا خانہ خراب ہو جاتا ہے۔ چند لفظوں کے ذریعے دوسرے کی زندگی کو آباد یا برباد کرنے والا اپنے لیے جنت یا جہنم میں ٹھکانا بنا لیتا ہے۔ لہٰذا انسان کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ دوسروں کا بھلا کرنے اور آرام پہنچانے میں کوشاں رہے تاکہ اگلے جہان میں اس کا بھلا ہو اور پروردگار عالم اسے آرام پہنچائے ورنہ لَا يُرْحَمُ لَا يَرْحَمُ جو خدا کے بندوں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com
Marfat.com

ابْنِ لَهِيعَةَ، أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا، فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا" أَوْ قَالَ "إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ".

۸۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ كَانَ يَقُولُ: لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ فَتَقْسُوَا قُلُوبُكُمْ. فَإِنَّ الْقَاسِيَ قَلْبُهُ بَعِيدٌ مِنَ اللهِ وَلَكِنْ لَا تَعْلَمُونَ. وَلَا تَنْظُرُوا فِي ذُنُوبِ النَّاسِ كَأَنَّكُمْ أَرْبَابٌ وَانْظُرُوا فِي ذُنُوبِكُمْ كَأَنَّكُمْ عَبِيدٌ. فَإِنَّمَا النَّاسُ مُبْتَلًى وَمُعَافًى. فَارْحَمُوا أَهْلَ الْبَلَاءِ وَاحْمَدُوا اللهَ عَلَى الْعَافِيَةِ.

ہے کہ مشرق سے دو آدمی آئے اور انہوں نے خطبہ دیا تو لوگ ان کے بیانات سے بہت خوش ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بیانوں میں جادو ہوتا ہے یا فرمایا کہ بعض بیانات جادو ہوتے ہیں۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمایا کرتے۔ اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ بات نہ کیا کرو کہ تمہارے دل سخت ہو جائیں۔ کیونکہ سخت دل اللہ سے دور ہوتے ہیں اور اس بات کا تمہیں علم نہیں اور لوگوں کے گناہوں کو مت دیکھا کرو جیسے تم خود ہی رب ہو بلکہ اپنے گناہوں کو دیکھا کرو۔ خود کو بندہ سمجھتے ہوئے بعض لوگ بیمار اور بعض تندرست ہوتے ہیں۔ بیماروں پر

ف۔ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ ارشادات گویا تصوف کا نصاب اور طریقت کی مکمل کتاب ہیں جن کے اندر دارین کی بھلائی اور آخرت کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ بظاہر یہ تین باتیں ہیں لیکن حقیقت میں کامیابی کے تین اصول ہیں۔

۱۔ بسیار گوئی سے اجتناب کیا جائے اور اپنا زیادہ وقت ذکر الٰہی میں صرف کرنا چاہیئے۔ خدا کے ذکر میں دلوں کا چین ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (۱۳ : ۲۸) جب ذکر الٰہی سے دلوں کو نور اور سرور ملتا ہے تو اس دولت سے کیوں محروم رہا جائے جبکہ بسیار گوئی اور زیادہ باتیں بنانے سے دل سخت ہو جاتے ہیں اور جن کے دل سخت ہوں وہ خدا کے قرب سے محروم ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا کیوں نہ زیادہ تر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں صرف کیا جائے اور جب انبائے زمانہ سے مخاطب ہونا ضروری نظر آئے تو۔

جو بات کسی سے کہو اچھی ہو بھلی ہو　　کڑوی نہ ہو، کھٹی نہ ہو، مصری کی ڈلی ہو

۲۔ دوسرا اصول یہ بیان فرمایا کہ دوسروں کے عیب تلاش کرتے نہ پھرو کیونکہ تم رب نہیں ہو اور نہ رب کی طرف سے تم ان پر حاکم اور محاسب مقرر ہو بلکہ تم بندے ہو اور بندے کا کام یہی ہے کہ وہ اپنے گناہوں پر نظر رکھے اور ہر وقت اس بات کا جائزہ لیتا رہے کہ مجھ سے کسی ایسے فعل کا صدور تو نہیں ہوا جس پر میرا خالق و مالک ناراض ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی ایسی بات نظر آئے تو فوراً توبہ کرے اور ہر وقت اپنے احوال کی اصلاح میں کوشاں رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور مقولہ ہے:۔ حاسبوا قبل ان تحاسبوا۔ اپنا حساب کرتے رہا کرو اس سے پہلے کہ تم سے حساب لیا جائے۔ قرآن کریم میں ہے:۔ ولتنظر نفس ما قدمت لغد (۵۹ : ۱۸) اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لیے کیا آگے بھیجا۔ پس اپنی ہی خیر خواہی میں:۔

کام وہ کر لے تو پیارے جس کے باعث گودیں　　باغِ رضواں سے کھلے کھڑکی ہوا کے واسطے

۳۔ لوگوں میں جہاں اکثر تندرست ہیں وہاں بعض بیمار بھی ہوتے ہیں۔ جہاں صاحب استطاعت ہیں۔ وہاں نادار بھی ہیں۔ دریں حالات ہر آدمی کو چاہیئے کہ اپنے تندرست اور صاحب استطاعت ہونے پر خدا کا شکر ادا کرے۔ شکر ادا کرنے کے لیے صرف اتنا کہہ دینا کافی نہیں کہ یا اللہ! تیرا شکر ہے بلکہ سب سے پہلے خدا کے احکام کی پابندی کرے اور اس کی نافرمانی سے باز آجائے کہ اصل شکر ادا کرنا یہی ہے اور اگر ایسا نہ کیا تو ذرا بھی شکر ادا نہ کیا۔ پروردگار عالم نے فرمایا ہے:۔

marfat.com
Marfat.com

۹- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ : أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تُرْسِلُ إِلَى بَعْضِ أَهْلِهَا بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَتَقُولُ : أَلَمْ تُرِيحُونَ الْكُتَّابَ ؟

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بعض گھر والوں کے لیے نماز عشاء کے بعد پیغام بھیج کر کہتیں۔ لکھنے والے فرشتوں کو آرام کیوں نہیں کرنے دیتے؟

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغِيبَةِ

غیبت کا بیان

۱۰- حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيَّادٍ ؛ أَنَّ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبَ الْمَخْزُومِيَّ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا الْغِيبَةُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَنْ تَذْكُرَ مِنَ الْمَرْءِ مَا يَكْرَهُ أَنْ يَسْمَعَ " قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنْ كَانَ حَقًّا ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِذَا قُلْتَ بَاطِلًا فَذَلِكَ الْبُهْتَانُ "

مطلب بن عبداللہ بن حنطب مخزومی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ غیبت کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کا ایسا ذکر کیا جائے کہ وہ سن کر ناپسند کرے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خواہ وہ بات سچی ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جھوٹی بات کہو گے تو وہ بہتان ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يُخَافُ مِنَ اللِّسَانِ

زبان کے گناہوں کا بیان

۱۱- حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " مَنْ وَقَاهُ اللهُ شَرَّ اثْنَيْنِ وَلَجَ الْجَنَّةَ " فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ لَا تُخْبِرُنَا يَا رَسُولَ اللهِ. فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے دو چیزوں کی برائی سے بچا لیا وہ جنت میں چلا گیا۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ہمیں نہیں بتاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو

حاشیہ صفحہ گذشتہ

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۔ (۱۴ : ۷)

اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

دوسرے جب کسی بیمار یا مصیبت زدہ کو دیکھے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو ایسا کہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری اور مصیبت سے دور رکھے گا۔

تیسرے بیماروں اور مصیبت زدہ لوگوں کے کام آنے میں کوشاں رہے اور بے بسی میں حتی الامکان ان کا سہارا بنے کیونکہ لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ تعالیٰ بھی رحم نہیں فرماتا۔ لہٰذا جو چاہتا ہے کہ قبر اور حشر کی بے کسی اور بے بسی میں اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے اور اپنے فضل و کرم سے میرا بیڑہ پار کرے تو اسے چاہیئے کہ آج اس کے بے کس اور بے کس بندوں کی مدد کرتا رہے اور ان ڈوبتے ہوئے لوگوں کے بیڑے پار لگانے میں کوشاں رہے۔

؎ جس کو غم جہاں میں بھی یاد رہے غم بیکساں — میری طرف سے ہم نشیں جا کر اسے سلام دے

marfat.com

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا. فَقَالَ الرَّجُلُ: لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا. ثُمَّ ذَهَبَ الرَّجُلُ يَقُوْلُ مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْاُوْلٰى فَاَمْسَكَتْهُ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ اثْنَيْنِ وَلَجَ الْجَنَّةَ. مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ. مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ"

گئے۔ پھر دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے کی طرح فرمایا۔ اس آدمی نے کہا۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں نہیں بتاتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ پھر سہ بارہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے کی طرح فرمایا۔ اس آدمی نے کہا۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں نہیں بتاتے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوتھی بار حسب سابق فرمایا۔ پھر وہی آدمی پہلے کی طرح کہتا جاتا تھا کہ ساتھ والے نے خاموش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے دو چیزوں کی برائی سے بچا لیا وہ جنت میں چلا گیا جو دونوں جبڑوں کے درمیان اور دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے جو دونوں جبڑوں کے درمیان اور دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے[ف]

۱۲۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ؛ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَهْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ. فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ.

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر حضرت ابوبکر صدیق کے پاس گئے تو وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے۔ حضرت عمر نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو معاف کرے ٹھہریئے پس حضرت ابوبکر نے کہا کہ اسی نے مجھے تباہی کے دہانے پر پہنچایا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مُنَاجَاةِ اثْنَيْنِ دُوْنَ وَاحِدٍ

دو میں سے ایک کو چھوڑ کر سرگوشی کرنا

۱۳۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ؛ قَالَ: كُنْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ ابْنِ عُقْبَةَ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں اور حضرت عبداللہ بن عمر دونوں خالد بن عقبہ کے گھر کے پاس تھے جو بازار میں تھا ایک آدمی

ف۔ تمام بھلائیوں اور برائیوں کا سرچشمہ دل ہے اکثر بھلائیاں اور برائیاں زبان اور شرمگاہ کے راستے منظر عام پر آتی ہیں جس نے ان دونوں کو بے لگام چھوڑا وہ تباہ و برباد ہو گیا اور جس نے ان دونوں کو شریعت مطہرہ کے تابع کر دیا وہ جنتی ہو گیا اور دنیائے فانی کے بہت سے مصائب سے بھی اس نے یقیناً اپنے آپ کو محفوظ کر لیا۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی کا بننا اور بگڑنا بڑی حد تک ان دونوں کے بننے اور بگڑنے کے تابع ہے۔ جہاں ان دونوں کے قابو میں رکھنے سے یہ دنیا جنت نظیر بن جاتی ہے وہاں ان دونوں کا مطلق العنان ہونا اس عالم آب و گل کو جہنم کدہ بھی بنا دیتا ہے۔ پورے معاشرے کو تباہ و برباد کر کے اس کے امن و سکون اور اخلاق و انسانیت کا جنازہ نکال دیتا ہے۔ حقیقت میں مرد دانا وہی ہے جس نے ان دونوں کو سنبھال کر رکھا کہ انفرادی زندگی کو تباہ ہونے سے بچا لیا اور حقیقت میں ملک و ملت کی خیر خواہ وہی حکومت ہوتی ہے جو ملک گیر سطح پر ان دونوں چیزوں کے سنبھالنے کا اہتمام کر دکھائے۔ جس حکومت نے ایسا نہ کیا تو حقیقت میں اس نے ملک و ملت کی خیر خواہی میں کچھ بھی نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمان ممالک کے سربراہوں کو ملک و ملت کی خیر خواہی کے جذبے سے نوازے تاکہ پھر ملت اسلامیہ اپنی عظمت رفتہ کو حاصل کر سکے اور ان عادتوں سے پیچھا چھڑا سکے جن کے باعث وہ دیگر اقوام عالم کی نگاہوں میں سامان تضحیک اور لائق تحقیر ہو کر رہ گئی ہے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

marfat.com
Marfat.com

اَلَّتِیْ بِالسُّوْقِ. فَجَآءَ رَجُلٌ یُرِیْدُ اَنْ یُّنَاجِیَهٗ. وَلَیْسَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَحَدٌ غَیْرِیْ، وَغَیْرُ الرَّجُلِ الَّذِیْ یُرِیْدُ اَنْ یُّنَاجِیَهٗ. فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَجُلًا آخَرَ حَتّٰی کُنَّا اَرْبَعَةً. فَقَالَ لِیْ وَلِلرَّجُلِ الَّذِیْ دَعَاهُ: اسْتَاْخِرَا شَیْئًا. فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ "لَا یَتَنَاجَی اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ"

آیا جو ان سے سرگوشی کرنا چاہتا تھا جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ میرے سوا کوئی اور نہ تھا اور تیسرا آدمی ان سے سرگوشی کرنے کا متمنی تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے ایک اور آدمی بلایا کہ ہم چار ہو گئے پھر مجھ سے اور جو بلایا تھا اس سے فرمایا کہ ذرا پرے ہو جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دو میں سے ایک کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کی جائے۔

۱۴۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا یَتَنَاجَی اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تین ہوں تو ایک کو چھوڑ کر دو سرگوشی نہ کریں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصِّدْقِ وَالْكِذْبِ

سچ اور جھوٹ کے متعلق روایات

۱۵۔ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَكْذِبُ امْرَاَتِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "لَا خَیْرَ فِی الْكَذِبِ" فَقَالَ الرَّجُلُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَعِدُهَا وَاَقُوْلُ لَهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "لَا جُنَاحَ عَلَیْكَ"

صفوان بن سلیم سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا:۔ یا رسول اللہ! کیا میں اپنی بیوی سے جھوٹ بول سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹ میں بھلائی نہیں ہے۔ اس شخص نے کہا۔ یا رسول اللہ میں اس سے وعدہ کروں اور کچھ کہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں تمہارے اوپر گناہ نہیں ہے۔

۱۶۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ یَقُوْلُ: عَلَیْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَهْدِیْ اِلَی الْبِرِّ. وَالْبِرَّ یَهْدِیْ اِلَی الْجَنَّةِ. وَاِیَّاكُمْ وَالْكَذِبَ. فَاِنَّ الْكَذِبَ یَهْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ. وَالْفُجُوْرَ یَهْدِیْ اِلَی النَّارِ. اَلَا تَرٰی اَنَّهٗ یُقَالُ: صَدَقَ وَبَرَّ، وَكَذَبَ وَفَجَرَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرمایا کرتے کہ تمہارے لیے سچ بولنا ضروری ہے کیونکہ سچ بھلائی کی طرف ہدایت کرتا ہے اور بھلائی جنت کی طرف ہدایت کرتی ہے اور تمہیں جھوٹ سے بچنا چاہیئے کیونکہ جھوٹ برے کاموں کی طرف لے جاتا ہے اور برے کام دوزخ میں لے جاتے ہیں کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کہا جاتا ہے۔

۱۷۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّهٗ قِیْلَ لِلُقْمَانَ: مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰی؟ یُرِیْدُوْنَ الْفَضْلَ. فَقَالَ لُقْمَانُ: صِدْقُ الْحَدِیْثِ وَاَدَآءُ الْاَمَانَةِ. وَتَرْكُ مَا لَا یَعْنِیْنِیْ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت لقمان سے کہا گیا کہ آپ کو یہ اونچا مقام کیسے حاصل ہوا؟ حضرت لقمان نے فرمایا کہ سچی بات کرنے امانت ادا کرنے اور فضول باتوں کو چھوڑنے سے۔

۱۸۔ وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ یَقُوْلُ: لَا یَزَالُ الْعَبْدُ یَكْذِبُ وَتُنْكَتُ فِیْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَآءُ، حَتّٰی یَسْوَدَّ قَلْبُهٗ كُلُّهٗ فَیُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْكَاذِبِیْنَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرمایا کرتے کہ بندہ ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے کہ پہلے اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ سارا قلب سیاہ ہو جاتا ہے اور اللہ کے نزدیک وہ جھوٹوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

۱۹ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ فَقَالَ "نَعَمْ". قِيلَ لَهُ: أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ بَخِيلًا؟ فَقَالَ "نَعَمْ". قِيلَ لَهُ: أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا؟ فَقَالَ "لَا".

صفوان بن سلیم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ کیا مومن بزدل ہو سکتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا کہ کیا مومن بخیل ہو سکتا ہے؟ فرمایا، ہاں۔ کہا گیا کہ کیا مومن جھوٹا ہو سکتا ہے؟ فرمایا نہیں ف

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِضَاعَةِ الْمَالِ وَذِي الْوَجْهَيْنِ

اسراف اور دوغلے پن کا بیان

۲۰ - حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا. وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا. يَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا. وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا. وَأَنْ تَنَاصَحُوا مَنْ وَلَّاهُ اللهُ أَمْرَكُمْ. وَيَسْخَطُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ. وَإِضَاعَةَ الْمَالِ. وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تین باتوں سے راضی اور تین باتوں سے ناراض ہوتا ہے۔ جن باتوں سے راضی ہوتا ہے وہ یہ ہیں۔ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اللہ کی رسی کو مل جل کر تھام لیں اور اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں کو جس کے سپرد کرے اس کے خیر خواہ رہیں۔ ناراضگی کی باتیں یہ ہیں۔ بیکار گفتگو مال ضائع کرنا اور مانگنے کی عادت۔

۲۱ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ. الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ برے آدمیوں میں سے دوغلہ آدمی ہے جو ایک کے پاس جائے تو اس کی سی کہے اور دوسرے کے پاس جائے تو اس کی سی کہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْعَامَّةِ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ

بعض افراد کے گناہوں کی وجہ سے سب پر عذاب

۲۲ - حَدَّثَنِي مَالِكٌ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ

ف۔ جھوٹ ایک ایسی اخلاقی بیماری ہے جو بزدلی اور کنجوسی سے بھی مضرت میں بدرجہا آگے ہے۔ یہ ایک ایسا عیب ہے جو مسلمان کہلانے والے کے ہرگز شایانِ شان نہیں کیونکہ جھوٹ کافروں کا شیوہ اور منافقوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ بھلا ایسا عیب مسلمانوں کو کہاں زیب دے سکتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔

فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ۔ (۳: ۶۱)

پس جھوٹ بولنے والوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے یعنی وہ رحمتِ الٰہیہ سے اپنے آپ کو محروم کر لیتے ہیں۔ مسلمان بھلا کب پسند کرے گا کہ وہ اپنے ہاتھوں خدا کی لعنت کا طوق اپنے گلے میں ڈالے اور وہ اپنی ذات کو خدا کی رحمت سے محروم کر لے۔ لہٰذا جھوٹ بولنا ایک بندۂ مومن کا کام نہیں ہو سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَنَهْلِكُ وَ فِيْنَا الصَّالِحُوْنَ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ"

عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم میں نیک افراد بھی ہیں ؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں جبکہ گناہوں کی کثرت ہو جائے۔

۲۳۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَكِيْمٍ ؛ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَقُوْلُ ، كَانَ يُقَالُ : اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِذَنْبِ الْخَاصَّةِ . وَلٰكِنْ اِذَا عُمِلَ الْمُنْكَرُ جِهَارًا اسْتَحَقُّوا الْعُقُوْبَةَ كُلُّهُمْ .

اسماعیل بن حکیم نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے عام لوگوں کو عذاب نہیں دیتا لیکن جب برے کام ڈنکے کی چوٹ کیے جائیں تو سب عذاب کے مستحق شمار ہوتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّقْوٰى

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا بیان

۲۴۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، وَخَرَجْتُ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلَ حَائِطًا فَسَمِعْتُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ ، وَبَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ جِدَارٌ ، وَهُوَ فِيْ جَوْفِ الْحَائِطِ : عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ! بَخٍ بَخٍ . وَاللّٰهِ لَتَتَّقِيَنَّ اللّٰهَ اَوْ لَيُعَذِّبَنَّكَ .

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ میں حضرت عمر کے ساتھ باہر نکلا یہاں تک کہ وہ ایک باغ میں داخل ہوئے تو میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا جبکہ میرے اور ان کے درمیان دیوار تھی اور وہ باغ کے وسط میں تھے۔ اے خطاب کے بیٹے عمر، امیر المؤمنین ! چھی، چھی۔ خدا کی قسم اللہ سے ڈرنا چاہیئے ورنہ وہ ضرور تجھے عذاب دے گا۔

۲۵۔ قَالَ مَالِكٌ : وَبَلَغَنِيْ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ كَانَ يَقُوْلُ : اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَمَا يَعْجَبُوْنَ بِالْقَوْلِ .

قَالَ مَالِكٌ : يُرِيْدُ ، بِذٰلِكَ الْعَمَلَ . اِنَّمَا يَنْظُرُ اِلٰى عَمَلِهٖ وَلَا يُنْظَرُ اِلٰى قَوْلِهٖ .

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ قاسم بن محمد فرمایا کرتے میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ باتوں پر فریفتہ نہیں ہوا کرتے تھے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس سے عمل مراد ہے کہ وہ عمل کو دیکھتے اور بات کو نہیں دیکھتے تھے۔

بَابُ الْقَوْلِ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

بادل گرجتے وقت کیا کہنا چاہیئے

۲۶۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ؛ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ : سُبْحَانَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ . ثُمَّ يَقُوْلُ : اِنَّ هٰذَا لَوَعِيْدٌ ، لِاَهْلِ الْاَرْضِ شَدِيْدٌ .

عامر بن عبد اللہ بن زبیر جب گرج کی آواز سنتے تو بات کرنا ترک کر دیتے اور کہتے "پاک ہے وہ ذات کہ پاکی بیان کرتا ہے رعد جس کی حمد کے ساتھ اور فرشتے جس کے ڈر سے ( ) پھر فرماتے کہ یہ زمین والوں کے لیے سخت وعید ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَرِكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور کے ترکہ کا بیان

۲۷۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ

عروہ بن زبیر نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے

marfat.com
Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تُرِيْدُ اَنْ يَبْعَثَ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ. فَيَسْاَلُهٗ مِيْرَاثَهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ: اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نُوْرَثُ. مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ"

وقت آپ کی ازواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان کو حضرت ابوبکر صدیق کے پاس بھیجیں تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث سے اپنے حصہ کا سوال کریں تو ان سے حضرت عائشہ نے کہا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

۲۸۔ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دَنَانِيْرَ. مَا تَرَكْتُ، بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ، فَهُوَ صَدَقَةٌ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ترکہ میں دینار تقسیم نہیں ہوں گے بلکہ جو میں چھوڑوں وہ میری بیویوں کے خرچ اور میرے عامل کی مزدوری کے بعد صدقہ ہے۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ جَهَنَّمَ

کتاب جہنم

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ جَهَنَّمَ

جہنم کا بیان

۱۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُ بَنِي آدَمَ، الَّتِي تُوقِدُونَ، جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ "إِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ لوگوں کی آگ جس کو وہ جلاتے ہیں یہ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس کی تپش بھی کافی ہے فرمایا کہ وہ اس سے انہتر (۶۹) حصے زیادہ گرم ہے۔

۲۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ أَتُرَوْنَهَا حَمْرَاءَ كَنَارِكُمْ هٰذِهِ؟ لَهِيَ أَسْوَدُ مِنَ الْقَارِ. وَالْقَارُ الزِّفْتُ۔

ابوسہیل بن مالک نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا اپنی آگ کی طرح تم اسے سرخ سمجھتے ہو؟ وہ قار سے زیادہ سیاہ ہے اور قار تارکول کو کہتے ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الصَّدَقَةِ

کتاب الصدقہ

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الصَّدَقَةِ

۱۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِي الْحُبَابِ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ. وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا طَيِّبًا، كَانَ اِنَّمَا يَضَعُهَا فِيْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ. يُرَبِّيْهَا كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ فَصِيْلَهٗ. حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ.

۲۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ؛ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ. وَكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ. وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ. وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ. قَالَ اَنَسٌ: فَلَمَّا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ـ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ـ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ ـ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ. وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ. وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ. اَرْجُوْا بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ. فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ شِئْتَ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَخٍ! ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ. ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ. وَقَدْ

صدقے کی فضیلت

ابو الحباب سعید بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو حلال روزی سے صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا مگر پاک چیز اور اللہ تعالیٰ اس صدقے کو اپنے دست قدرت پر رکھ کر اس طرح پالتا ہے جیسے کوئی اپنے بچھڑے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ انصار مدینہ میں سب سے زیادہ باغات والے تھے اور انہیں اپنے باغوں میں بیرحاء سب سے زیادہ پسند تھا جو مسجد کے سامنے تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں تشریف فرما ہوتے اور اس کا شیریں پانی نوش فرمایا کرتے تھے حضرت انس نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "تم بھلائی کو نہیں پا سکتے جب تک اپنی پیاری چیز راہ خدا میں خرچ نہ کرو" تو حضرت ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اس وقت تک بھلائی کو نہیں پاؤ گے جب تک اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو اور مجھے اپنے باغات میں بیرحاء سب سے پیارا ہے لہٰذا یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے میں اس کے ذریعے بھلائی اور اللہ کے پاس ذخیرے کی امید رکھتا ہوں پس یا رسول اللہ! اسے خرچ فرمائیے جیسے حضور کی مرضی ہو۔ رسول اللہ

marfat.com

Marfat.com

سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهِ . وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ" فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ.

۳۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَعْطُوا السَّائِلَ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ"

۴۔ وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ الْأَشْهَلِيِّ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ جَدَّتِهِ ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ. لَا تَحْقِرَنَّ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تُهْدِيَ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحْرَقًا".

۵۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ مِسْكِينًا سَأَلَهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ. وَلَيْسَ فِي بَيْتِهَا إِلَّا رَغِيفٌ. فَقَالَتْ لِمَوْلَاةٍ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شاباش! یہ سودا تو بڑا نفع بخش ہے یہ مال تو بہت مفید ہے میں نے تمہاری بات سن لی تم اسے اپنے قریبی رشتہ داروں کو دے دو۔ حضرت ابوطلحہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ البسر وچشم۔ پس آپ نے اسے اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سائل کو کچھ دو خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔

عمرو بن معاذ اشہلی انصاری نے اپنی دادی جان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ایمان والی عورتو! تم میں سے کوئی اپنی ہمسائی کو ذلیل نہ کرے خواہ اس نے بکری کا بلا ہوا کھر ہی ہدیہ کیوں نہ بھیجا ہو۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک سائل آیا اور وہ روزہ دار تھیں اور گھر میں ایک روٹی کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنی لونڈی سے فرمایا کہ یہ

ف۔ انصار میں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک متمول شخص تھے اور بیرحاء ان کا سب سے قیمتی اور نفع بخش باغ تھا جو انہیں بہت ہی عزیز تھا۔ جب قرآن کریم کی آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ (۳ : ۹۲) نازل ہوئی کہ تم اس وقت تک بھلائی کو نہ پا سکو گے جب تک اپنی پسندیدہ چیزوں سے خرچ نہ کرو گے۔ حضرت ابوطلحہ کے دل پر اس آیت کریمہ نے ایسا اثر کیا کہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اپنا بیرحاء باغ راہ خدا میں دے دیا تاکہ بھلائی کے مستحق ہو جائیں۔ جنہیں خیر و برکت اور اپنی بہتری منظور تھی وہ اس کو حاصل کرنے کی خاطر دنیا کی اپنی عزیز سے عزیز چیز بھی قربان کرنے کے لیے تیار رہتے تھے اور آج جبکہ ہم اپنی اصلی اور دائمی زندگی کی بہتری کو فراموش کر بیٹھے تو اپنے چند روزہ آرام و راحت کی خاطر اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے گلے پر چھری پھیرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ وہ آخرت پر ایمان رکھنے کا تقاضا تھا اور یہ آخرت کو بھلانے کا نتیجہ ہے۔ چند روزہ زندگی کے آرام و راحت کی خاطر جو ہم نے دونوں ہاتھوں سے لوٹ کھسوٹ کو اپنا محبوب ترین مشغلہ بنایا ہوا ہے اور دولت جمع کر لینے کو اپنی کامیابی سمجھا ہوا ہے، حقیقت میں یہ ہماری زبردست بھول ہے کیونکہ اس طرح جو ہم کما کھا رہے ہیں وہ تو شوگر کوٹڈ زہر ہے آج ہمارے سامنے اس کی ظاہری مٹھاس ہے اور کل جب زہر اپنا اثر دکھائے گا تو کف افسوس ملنا پڑے گا کہ ہم نے اپنے ہاتھوں اپنی ابدی و دائمی زندگی کو برباد کیا اور چند روزہ آرام کے بدلے ہمیشہ کا عذاب خریدا۔ اس وقت کفِ افسوس ملنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا بلکہ موقع تو آج ہے کہ اپنی روش پر نظر ثانی کی جائے، اپنے زاویۂ نظر کو درست کیا جائے اور دنیا کی حقیقت کو سمجھ کر اپنی عاقبت کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے۔

آج جو کرنا ہے کر لو ورنہ کل روزِ قیام ۔۔۔ سامنے حق کے تمہیں ہوگی خجالت لاکلام

marfat.com

Marfat.com

لَهَا : اَعْطِيْهِ اِيَّاهُ . فَقَالَتْ : لَيْسَ لَكِ مِمَّا تُظْرِيْنَ عَلَيْهِ. فَقَالَتْ اَعْطِيْهِ اِيَّاهُ . قَالَتْ فَفَعَلَتْ. قَالَتْ، فَلَمَّا اَمْسَيْنَا اَهْدٰى لَنَا اَهْلُ بَيْتٍ ، اَوْ اِنْسَانٌ ، مَا كَانَ يُهْدِيْ لَنَا ، شَاةً وَكَفَنَهَا . فَدَعَتْنِيْ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَتْ كُلِيْ مِنْ هٰذَا . هٰذَا خَيْرٌ مِنْ قُرْصِكِ .

اسے دے دو۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ آپ کی افطاری کے لیے نہیں ہے۔ فرمایا کہ اسے دے دو۔ لونڈی کا بیان ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب شام ہوئی تو ایک گھر سے ہمارے لیے بکری کچھ بھنے گوشت سے حصہ آیا۔ پس ام المومنین حضرت عائشہ نے بلا کر فرمایا کہ اس میں سے کھالو یہ تمہاری روٹی سے بہتر ہے۔

٦ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، قَالَ : بَلَغَنِيْ مِسْكِيْنًا اسْتَطْعَمَ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبَيْنَ يَدَيْهَا عِنَبٌ. فَقَالَتْ لِلسَّائِلِ . خُذْ حَبَّةً فَاعْطِهِ اِيَّاهَا . فَجَعَلَ يَنْظُرُ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَيَعْجَبُ . فَقَالَتْ عَائِشَةُ : اَتَعْجَبُ كَمْ تَرٰى فِيْ هٰذِهِ الْحَبَّةِ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ ؟

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ ایک مسکین نے حضرت عائشہ صدیقہ سے کھانا مانگا اور ان کے سامنے انگور رکھے ہوئے تھے آپ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ ایک دانہ لے کر اسے دے دو وہ تعجب سے ان کی طرف دیکھنے لگا حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تم تعجب کرتے ہو حالانکہ اس دانے میں تو کتنے ہی مثقال ذرہ ہوں گے۔

باب ۲ مَا جَاءَ فِي التَّعَفُّفِ عَنِ الْمَسْئَلَةِ

سوال سے بچنے کا بیان

٧ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ اَنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ . ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ . حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ ثُمَّ قَالَ " مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ . وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ . وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ . وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ "

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بعض انصار نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے عطا فرما دیا۔ دوبارہ سوال کیا تو آپ نے عطا فرما دیا یہاں تک کہ جو آپ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ میرے پاس جو مال ہوتا ہے میں اسے تم سے بچا کر ذخیرہ نہیں کرتا اور جو سوال سے بچے اللہ اسے بچائے گا اور جو تونگری ظاہر کرے اللہ اسے غنی کر دے گا اور جو صبر کرے تو اللہ اسے صبر کی توفیق دے گا اور تم میں سے کسی کو جو دیا وہ صبر سے بہتر اور زیادہ وسعت والا ہے۔

٨ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ " اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى . وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ . وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ "

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ منبر پر صدقہ اور سوال سے بچنے کا ذکر فرما رہے تھے کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے کیونکہ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے ہاتھ مانگنے والا۔ ف

ف - اوپر والا سخی کا اور نیچے والا بھکاری کا ہاتھ ہے۔ حالات اور کردار کا انقلاب دیکھیے کہ آج لکھ پتی اور کروڑ پتی حضرات بھی بھکاریوں میں شامل ہیں۔ اختیارات کے بل بوتے پر دوسروں کی مجبوری کا مذاق اڑاتے ہوئے چند سکوں کی خاطر اپنے غریب بھائیوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں کوئی عار محسوس نہیں کرتے رشوت کی وہ گرم بازاری ہے کہ صاحب استطاعت اف

marfat.com
Marfat.com

۹ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعَطَاءٍ . فَرَدَّهُ عُمَرُ . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " لِمَ رَدَدْتَهُ ؟ " فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ خَيْرًا لِأَحَدِنَا أَنْ لَا يَأْخُذَ مِنْ أَحَدٍ شَيْئًا ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِنَّمَا ذَلِكَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ . فَأَمَّا مَا كَانَ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ يَرْزُقُكَهُ اللهُ " فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَا أَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا وَلَا يَأْتِينِي شَيْءٌ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ إِلَّا أَخَذْتُهُ .

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے لیے عطیہ بھیجا حضرت عمر نے اسے واپس کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اسے واپس کیوں کیا؟ عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں نہیں بتایا کہ ہماری بھلائی اس میں ہے کہ دوسرے سے کچھ نہ لیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بات کا تعلق مانگنے سے ہے اور جو بغیر مانگے ملے تو وہ ایسی روزی ہے جو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں کسی سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا اور جو بغیر مانگے ملے اسے لے لوں گا۔

حاشیہ صفحہ گزشتہ

با اختیار حضرات کی اکثریت بھکاری ہے۔ عوام رہے کہ ایک با ضمیر خود مختار انوں کو یہی بیماری ہے۔ کھلے کافروں، اسلام و مسلمین کے بدخواہوں اور اللہ و رسول کے دشمنوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے، ان سے قرضے مانگنے اور انہیں اپنا حاجت روا و مشکل کشا بنانے میں قطعاً کوئی قباحت محسوس نہیں کی جاتی۔ تلِ غیرت کا یوں جنازہ نکال دینا تاریخ اسلام کا بہت بڑا المیہ ہے جس پر ہمارے سربراہوں اور اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔ خدا نے تو مسلمانوں کو بھکاری کے ہاتھ نہیں دیئے بلکہ ہمیں اس حرکت بد سے منع فرمایا ہے، پھر ہم نے بھکاری بننا کیوں پسند کیا؟ بھکاری بھی بنے تو دشمنانِ خدا کے در پر۔ یہ مجبوری کیوں لاحق ہوئی اس کا کھوج لگانا ہوگا اور مسلمانوں کو اس قعرِ مذلت سے نکالنے کے لیے مل بیٹھ کر سوچنا اور کام کرنا ہوگا ؎

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نومیدی مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

ف کسی سے دس بیس روپے یا کم و بیش مانگے اس نے دیئے اور اس نے لیے۔ دوسری صورت یہ کہ بغیر مانگے کسی نے دیئے اور اس نے لے لیے۔ یہ دونوں صورتوں میں واضح فرق ہے کہ پہلی صورت میں لینے والے نے سوال کیا اور دوسری صورت میں سوال نہیں کیا تھا۔ پہلی صورت میں مال لینے کی ممانعت ہے اور دوسری صورت میں اجازت۔ پہلی صورت میں لیا ہوا مال خبیث ہے اور دوسری صورت میں ملنے والا نذرانہ ہے مال وہی ہے لیکن سوال کرنے کے باعث اس کا حکم بدل سکتا ہے۔

دینی کاموں پر خدمت وصول کرنے کو متقدمین ناجائز قرار دیا تھا لیکن جب خدمت دین کے جذبات میں پہلے جیسی حرارت نہ رہی تو متاخرین نے جواز کا فتویٰ دے دیا۔ مساجد میں مؤذن، خادم، امام، خطیب اور مدرس وغیرہ رکھے جاتے تھے۔ لوگ چندہ جمع کر کے ان کی خدمت کرتے ہیں۔ یہاں خدمت اور تنخواہ کا فرق ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ خدمت وہ ہوتی ہے جس میں مخدوم کی مرضی کا کوئی دخل نہیں ہوتا بلکہ خدمت کرنے والے اپنی مرضی سے جو چاہیں پیش کر دیتے ہیں۔ جس خدمت میں لینے والے کی تجویز اور مرضی بھی شامل ہو یا مخدوم کی جانب سے جس کا مطالبہ ہو اسے خدمت کہنا خوش فہمی ہے۔ وہ خدمت نہیں بلکہ تنخواہ اور معاوضہ ہے اور لینے والے کو دیکھنا چاہیئے کہ اس کی خدمت کی جا رہی ہے یا وہ تنخواہ وصول کر رہا ہے کیونکہ ایسے کاموں پر خدمت کا درجہ کچھ اور رہے اور تنخواہ کا معاملہ کچھ اور ہے

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

marfat.com

Marfat.com

۱۰۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ. لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا أَعْطَاهُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ. فَيَسْأَلَهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی رسی سے باندھ کر لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس آدمی کے پاس جائے جس کو اللہ نے مال دیا ہے اور اس سے سوال کرے کہ چاہے وہ دے یا نہ دے۔

۱۱۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَنَّهُ قَالَ: نَزَلَتْ أَنَا وَأَهْلِي بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ. فَقَالَ لِي أَهْلِي: اذْهَبْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلْهُ لَنَا شَيْئًا نَأْكُلُهُ.

وَجَعَلُوا يَذْكُرُونَ مِنْ حَاجَتِهِمْ. فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا يَسْأَلُهُ. وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَا أَجِدُ مَا أُعْطِيكَ" فَتَوَلَّى الرَّجُلُ عَنْهُ وَهُوَ مُغْضَبٌ، وَهُوَ يَقُولُ: لَعَمْرِي إِنَّكَ لَتُعْطِي مَنْ شِئْتَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّهُ لَيَغْضَبُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَجِدَ مَا أُعْطِيهِ. مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا قَالَ الْأَسَدِيُّ: فَقُلْتُ لَلَقْحَةٌ لَنَا خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ.

قَالَ مَالِكٌ: وَالْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا.

قَالَ: فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ. فَقُدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِشَعِيرٍ وَزَبِيبٍ. فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ حَتَّى أَغْنَانَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ بنی اسد کے ایک آدمی نے کہا کہ میں اور میری بیوی ہم بقیع غرقد میں اترے۔ میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جائیے اور ان سے ہمارے کھانے کے لیے کچھ مانگ کر لائیے اور اپنی حاجتیں بیان کرنا پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ ایک آدمی آپ سے سوال کر رہا ہے اور آپ اس سے فرما رہے ہیں "میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ تمہیں دوں" وہ شخص ناراض ہو کر واپس چل دیا اور وہ کہہ رہا تھا کہ میری عمر کی قسم، آپ جس کو چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ مجھ پر ناراض ہو رہا ہے کیونکہ اس دینے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں جو تم میں سے سوال کرے اور اس کے پاس ایک اوقیہ یا اس کے برابر مالیت کی چیز ہو تو اس نے لپٹ کر مانگا۔ اسد نے کہا کہ اوقیہ سے ایک اونٹ بہتر ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

اسدی کا بیان ہے کہ میں واپس لوٹ آیا اور سوال نہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جو اور کشمش آئیں تو آپ نے ہمیں بھی حصہ عطا فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں غنی فرما دیا۔

۱۲۔ وَعَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا. وَمَا تَوَاضَعَ عَبْدٌ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ.

قَالَ مَالِكٌ: لَا أَدْرِي أَيُرْفَعُ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ

علاء بن عبد الرحمٰن کو فرماتے ہوئے سنا گیا کہ خیرات سے مال کم نہیں ہوتا اور معاف کر دینے سے آدمی کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے اور جو آدمی تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سربلند کر دیتا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم یہ حدیث حضور

ف: جنگل سے لکڑیاں اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لانا اور انہیں بیچ کر گزر اوقات کرنا در در کی گدائی کرنے اور امیروں کے آگے دست سوال دراز کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ مزدوری کر کے کھا لینے میں کوئی بے عزتی نہیں لیکن گداگری کرنا سراسر رسوائی ہے۔ گداگروں کا وجود ملک و ملت کے چہرے کا بدنما داغ ہوتا ہے جس کو مٹانا ہر حکومت کا قومی و اخلاقی فریضہ ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ لَا .

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّدَقَةِ

صدقہ وخیرات میں جو بات مکروہ ہے

۱۳ - حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ . إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ .

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آلِ محمد کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔ یہ لوگوں کا مَیل کچیل ہے۔

۱۴ - حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَلَى الصَّدَقَةِ . فَلَمَّا قَدِمَ سَأَلَهُ إِبِلًا مِنَ الصَّدَقَةِ . فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ . وَكَانَ مِمَّا يُعْرَفُ بِهِ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ أَنْ تَحْمَرَّ عَيْنَاهُ . ثُمَّ قَالَ " إِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْأَلُنِي مَا لَا يَصْلُحُ لِي وَلَا لَهُ . فَإِنْ مَنَعْتُهُ كَرِهْتُ الْمَنْعَ . وَإِنْ أَعْطَيْتُهُ أَعْطَيْتُهُ مَا لَا يَصْلُحُ لِي وَلَا لَهُ " فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا أَسْأَلُكَ مِنْهَا شَيْئًا أَبَدًا .

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عبد الاشہل کے ایک آدمی کو صدقے کا عامل مقرر کیا جب وہ واپس آیا تو صدقہ سے اس نے ایک اونٹ مانگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے یہاں تک کہ ناراضگی کے اثرات چہرۂ انور سے پہچانے جاتے تھے اور غصے کے وقت یہ آپ کی پہچان تھی کہ چشمانِ مبارک سرخ ہو جاتی تھیں۔ پھر فرمایا کہ ایک آدمی مجھ سے مال مانگتا ہے جو نہ میرے لیے مناسب اور نہ اس کے لیے پس وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اب میں کبھی آپ سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا۔

۱۵ - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَرْقَمِ أَدْلُلْنِي عَلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَطَايَا أَسْتَحْمِلُ عَلَيْهِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ . فَقُلْتُ ، نَعَمْ جَمَلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَرْقَمِ : أَتُحِبُّ أَنَّ رَجُلًا بَادِنًا يَوْمٍ حَارٍّ غَسَلَ لَكَ مَا تَحْتَ إِزَارِهِ وَرُفْغَيْهِ ثُمَّ أَعْطَاكَهُ فَشَرِبْتَهُ ؟ قَالَ : فَغَضِبْتُ وَقُلْتُ ، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ . أَتَقُولُ لِي مِثْلَ هٰذَا ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَرْقَمِ : إِنَّمَا الصَّدَقَةُ أَوْسَاخُ النَّاسِ . يَغْسِلُونَهَا عَنْهُمْ .

زید بن اسلم نے عبد اللہ بن ارقم سے کہا کہ مجھے سواری کا ایک اونٹ بتائیے تاکہ میں امیر المؤمنین سے سواری کے لیے مانگ لوں۔ میں نے کہا ہاں۔ صدقے کا اونٹ۔ پس عبد اللہ بن ارقم نے کہا کہ کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ ایک موٹا آدمی گرمی کے دنوں میں اپنے تہمد کے نیچے کی جگہ اور اپنے چڑے دھو کر تمہیں دے تو کیا تم وہ پانی پی لو گے؟ میں ناراض ہوا اور کہا کہ اللہ تمہیں معاف فرمائے، مجھ سے کتنی نامناسب بات کہہ رہے ہو؟ عبد اللہ بن ارقم نے کہا کہ صدقہ لوگوں کا میل ہے جس سے وہ اپنے آپ کو دھوتے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الْعِلْمِ

کتاب العلم

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ

علم حاصل کرنے کی فضیلت

۱۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ لُقْمَانَ الْحَكِيمَ أَوْصَى ابْنَهُ فَقَالَ : يَا بُنَيَّ جَالِسِ الْعُلَمَاءَ وَزَاحِمْهُمْ بِرُكْبَتَيْكَ. فَإِنَّ اللّٰهَ يُحْيِي الْقُلُوبَ بِنُورِ الْحِكْمَةِ. كَمَا يُحْيِي اللّٰهُ الْأَرْضَ الْمَيْتَةَ بِوَابِلِ السَّمَاءِ۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ لقمٰن حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ اے بیٹے! علماء کی خدمت میں بیٹھا کرتا اور ان سے اپنے گھٹنے ملا دیا کیونکہ حکمت کے نور سے اللہ تعالیٰ دلوں کو زندہ فرماتا ہے جیسے مُردہ زمین کو آسمان کی بارش سے زندہ کرتا ہے ف

ف۔ علمائے دین کی صحبت اختیار کرنا اور ان کے ارشادات سننا ہر مسلمان کے لیے بہت ضروری ہے کیونکہ پروردگار عالم نے اپنے کلام معجز نظام میں علمائے کرام کے بارے میں یوں شہادت دی ہے :۔

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ (۳۵ : ۲۸)

اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

علمائے کرام کی صحبت میں بیٹھنے والوں کے دل زندہ اور نور حکمت سے معمور ہو جاتے ہیں۔ دین کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کا شعور آتا ہے۔ ایمان تازہ ہوتا اور دماغ جلا پاتا ہے۔ اسی لیے حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے کو علماء کی صحبت اختیار کرنے اور ان کے سامنے زانوئے ادب تہ کرنے کی وصیت فرمائی۔ یاد رہے کہ دین فہمی کے لحاظ سے تمام علمائے دین بظاہر ایک جیسے نظر آتے ہیں لیکن اپنے اپنے اعمال اور زاویۂ نظر کے باعث ان حضرات کی دو مشہور قسمیں ہیں۔ ایک وہ جنہیں علمائے حق کہتے ہیں اور دوسرے وہ جو حقیقت میں علمائے سُوء ہوتے ہیں :۔

علمائے حق وہ حضرات جن کی ساری بھاگ دوڑ کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اپنی اور دوسرے انسانوں کی عاقبت سنواری جائے وہ اسی مقصد کے لیے وقف ہو کر رہ جاتے اور حالات خواہ گرم ہوں یا نرم، نسیم سحر کے جھونکے مشام جاں کو معطر کر رہے ہوں یا بادِ سموم کے جھکڑ چلیں، راستے میں فرشی سلام کرنے والوں کا ہجوم ہو یا قلعۂ گوالیار کی قید و بند، غرضیکہ حالات مساعد ہوں یا نامساعد انہیں اپنے کام سے کام ہوتا ہے۔ عقیدت مندوں کا جمگھٹا یا بادِ مخالف کی تُندی انہیں اپنے فرض سے غافل نہیں کرتی نہ وہ اس پر نازاں نہ اس سے ترساں بلکہ حصول مقصد کی جانب ہر وقت رواں دواں رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنا فرض پورا کر کے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو

marfat.com

Marfat.com

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ

جاتے ہیں۔

دوسرے حضرات یعنی علمائے سوء وہ ہیں جو علم میں بظاہر علمائے حق سے کم نہیں ہوتے لیکن ان مہربانوں کا مقصد دولت کمانا اور دنیاوی زندگی سجانا ہوتا ہے۔ کبھی سرکار و دربار تک رسائی کے لیے کوشاں ہیں تو کبھی امیروں وزیروں سے شناسائی کے خواہاں۔ کوئی ملت اسلامیہ سے علیحدہ ہی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد ضرار بنا رہا ہے اور کوئی اپنے تازہ فرقے کی بنیادیں اٹھا رہا ہے کسی نے مسلمانوں کے خرمنِ اتحاد میں اختلاف کی چنگاری ڈال دی ہے اور کوئی اسے پھونکیں مار کر سلگا رہا ہے۔ ایسے حضرات کی ساری تگ و دو جلبِ زر کے لیے ہوتی ہے تاکہ یہ چند روزہ زندگی آرام و راحت سے گزر جائے۔ علماء کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) جیسے دانائے راز اور صاحبِ نظر نے یوں فرمایا ہے۔

"جس طرح لوگوں کی نجات علماء کے وجود سے وابستہ ہے اسی طرح ان کی بربادی کا سبب بھی یہی علماء ہیں علماء ہی بہترین مخلوق اور علماء ہی بدترین مخلوق ہیں۔ لوگوں کا ہدایت یا گمراہی کی طرف گامزن ہونا بھی علماء ہی کے وجود سے وابستہ ہے۔ کسی بزرگ نے ابلیس لعین کو اضلال و تضلیل کے کام سے فارغ ہو کر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فراغت کی وجہ پوچھی ابلیس نے جواب دیا کہ میری جگہ اس وقت کے علماء کام کر رہے ہیں جو گمراہ کرنے کے لیے خود ہی کافی ہیں" (مکتوبات امام ربانی دفتر اوّل، مکتوب ۵۳)۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حاجی محمد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے نام مکتوب گرامی لکھتے ہوئے علمائے سوء کی حقیقت و مضرت کو خوب تفصیل سے بیان فرمایا۔ انصاف کی نظر سے دیکھنا چاہیئے کہ اس سرمایہ ملت کے نگہبان اور حقیقت نفس الامری کے رازداں نے کیا فرمایا ہے:۔

"علماء سوء پارس کے پتھر کی طرح ہیں جو لوہے اور تانبے کے ساتھ لگنے سے انہیں تو سونا بنا دیتا ہے لیکن خود پتھر ہی رہتا ہے۔ اسی طرح اس آگ کا معاملہ ہے جو بانسوں اور پتھروں میں پوشیدہ ہوتی ہے کہ اہل جہان اس سے مستفید ہوتے رہتے ہیں لیکن اپنی ہی آگ سے پتھر اور بانس کوئی نفع حاصل نہیں کرتے۔ میں کہتا ہوں کہ ایسے حضرات کا علم ان کے لیے نقصان دہ ثابت ہوگا کیونکہ علم نے ان پر حجت تمام کر دی۔ فرمانِ رسالت ہے کہ قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو ہوگا جس کے علم سے اللہ تعالیٰ نے اسے نفع نہ دیا۔ ان کا علم کیوں ان کے لیے مضر نہ ہو جبکہ علم اللہ تعالیٰ کے نزدیک باعث عزت اور جملہ موجودات میں اشرف ہے لیکن انہوں نے علم کو کمینی دنیا کمانے مال و زر اور سرداری حاصل کرنے کا ذریعہ بنا لیا حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا ذلیل و خوار اور ساری مخلوق سے بدتر ہے۔ جو چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والی ہے اسے ذلیل کرنا اور جو ذلیل ہے اس کی عزت کرنا حد درجہ دیدہ دلیری کی بات اور قبیح ہے حقیقت میں یہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے ساتھ مقابلہ ہے۔ درس و تدریس اور فتویٰ نویسی وغیرہ اسی وقت سود مند ہیں جبکہ یہ کام صرف رضائے الٰہی کے لیے کیے جائیں اور جاہ و منصب، حصول زر اور دنیاوی درجات کی ترقی وغیرہ خواہشات سے پاک ہوں۔ دنیاوی چیزوں میں زہد اختیار کرنا اور دنیا و مافیہا سے رغبت نہ رکھنا اس کی علامت ہے جو علماء اس مصیبت میں مبتلا اور کمینی دنیا کی محبت میں گرفتار ہیں وہ دنیادار علماء ہیں۔ یہی علماء سوء ہیں جو سب لوگوں سے برے اور دین کے چور ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ پیشِ خویش وہ بڑی مقتدا اور بہترین مخلوق بنتے پھریں" (مکتوبات امام ربانی، دفتر اوّل، مکتوب ۴۳)۔

marfat.com

Marfat.com

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ

جو علماء حضرات انبیاء کرام کی نیابت کے شرف سے مشرف اور وارث علم پیمبر کہلاتے ہیں وہ علمائے حق ہیں جن کی منزل مقصود صرف آخرت ہوتی ہے اور دنیا کے مال و زر اور آرام و راحت کی قدر و قیمت ان کی نگاہوں میں ایک پرکاہ سے زیادہ نہیں ہوتی وہ سیم و زر اور لقمۂ تر کو قطعاً کوئی اہمیت نہیں دیتے بلکہ ان کا طرۂ امتیاز الفقر فخری ہوتا ہے دنیاوی معاملات میں وہ حضرات صبر و قناعت کے پیکر اور آخرت کی بھلائی کے حد درجہ حریص ہوتے ہیں وہ دنیا اور آخرت کی حقیقت کے رازداں، سرمایۂ ملت کے پاسباں اور اپنے اپنے قافلے کے میر کارواں ہوتے ہیں جبکہ علمائے سوء رخصتوں پر عامل، غافلوں میں شامل اور دنیا کی محبت میں کامل ہوتے ہیں ان کی صحبت اکسیر اعظم و ذریعۂ نجات ہے تو ان سے میل جول زہر ہلاہل، عاقبت کی بربادی اور اندھیری رات ہے وہ انسانوں میں سب سے بہتر اور یہ سب سے بدتر ہیں انہیں سب سے زیادہ اجر و ثواب ملے گا اور انہیں سب سے زیادہ ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا۔ علمائے حق کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ یوں رقمطراز ہیں۔

"جو علماء دنیا سے منہ پھیرے ہوئے ہیں، جاہ و منصب اور مال کی محبت سے آزاد ہیں وہ حضرات علمائے آخرت اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کے وارث ہیں۔ یہی حضرات بہترین مخلوق ہیں۔ کل قیامت کے روز ان کی سیاہی کو جام شہادت نوش کرنے والوں کے خون سے وزن کیا جائے گا تو ان کی سیاہی کا پلہ بھاری ہوگا۔ یہ فرمان رسالت ان کی شان میں ہی وارد ہوا ہے کہ علماء کا سونا عبادت ہے یہی تو وہ علماء ہیں جنہیں آخرت کا حسن و جمال پسند آیا اور دنیا کی قباحت اور برائی کا انہیں مشاہدہ ہو چکا ہے انہوں نے آخرت کو بقا کی نظر سے دیکھا ہے اور دنیا کو فنا اور زوال کے داغ سے داغدار پایا ہے۔ اسی لیے انہوں نے اپنی ذات کو باقی رہنے والی آخرت کے سپرد کر دیا اور فنا ہونے والی دنیا سے کنارا کش ہو گئے۔ عظمت آخرت کا مشاہدہ خدائے لم یزل ولا یزال کی عظمت کے مشاہدے کا ثمرہ ہے اور دنیا و مافیہا کو ذلیل و خوار جاننا مشاہدۂ آخرت کے لوازمات سے ہے" (مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۳۳)۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے کو ایسے ہی علماء کی صحبت اختیار کرنے کی وصیت فرمائی تھی جو علمائے آخرت ہوں کیونکہ علمائے حق یہی ہیں اور علمائے سوء سے تو اس طرح بھاگنا چاہیئے جیسے آدمی شیر سے بھاگتا اور پناہ گاہ تلاش کرتا ہے کیونکہ ایسے علماء کا شر متعدی ہے ایک اسلام کے درجنوں اسلام بنا کر کھڑے کر دینا یہ ان حضرات ہی کا کارنامہ ہے۔ ہر بھلائی اور برائی کا سرچشمہ حکومت اور علماء ہوتے ہیں حکمران اپنے غلط کاموں پر ان حضرات سے شریعت کی مہر تصدیق ثبت کروا لیتے ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ

کتاب دعوۃ المظلوم

بَابُ مَا يُتَّقٰى مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ

مظلوم کی بددعا سے بچنا چاہیئے

۱۔ حَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ۔

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهٗ يُدْعٰى هُنَيًّا عَلَى الْحِمٰى. فَقَالَ: يَا هُنَيُّ. اضْمُمْ جَنَاحَكَ عَنِ النَّاسِ. وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ. فَاِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابَةٌ. وَاَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ. وَاِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَوْفٍ. وَنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ. فَاِنَّهُمَا اِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَا اِلٰى نَخْلٍ وَزَرْعٍ. وَاِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ اِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَاْتِنِيْ بِبَنِيْهِ فَيَقُوْلُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اَفَتَارِكُهُمْ اَنَا؟ لَا اَبَا لَكَ. فَالْمَاءُ وَالْكَلَاُ اَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ. وَايْمُ اللّٰهِ اِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ اَنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُهُمْ. اِنَّهَا لَبِلَادُهُمْ وَمِيَاهُهُمْ قَاتَلُوْا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. وَاَسْلَمُوْا عَلَيْهَا فِي الْاِسْلَامِ. وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا الْمَالُ الَّذِيْ اَحْمِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا حَمَيْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ بِلَادِهِمْ شِبْرًا۔

حضرت عمر نے اپنے مولیٰ ہنی کو حمیٰ پر عامل مقرر کیا۔ فرمایا اے ہنی! لوگوں سے اپنا ہاتھ روک کر رکھنا اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا کیونکہ مظلوم کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور تیس اونٹ یا چالیس بکریاں چرانے والے کو نہ روکنا لیکن عبدالرحمٰن بن عوف اور عثمان بن عفان کے جانوروں کو نہ آنے دینا کیونکہ ان کے جانور اگر ہلاک ہو گئے تو یہ اپنے کھجور کے باغات اور کھیتی میں چلے جائیں گے لیکن تیس اونٹوں یا چالیس بکریوں والے کے جانور ہلاک ہو گئے تو اپنے بیٹوں کو لے کر میرے پاس آجائیں گے اور کہیں گے اے امیر المؤمنین! کیا میں انہیں چھوڑ دوں؟ تیرا باپ نہ رہے۔ پانی اور گھاس کا دینا مجھے سونا چاندی دینے سے آسان ہے۔ خدا کی قسم، وہ تو یہ سمجھتے ہیں کہ میں نے ان پر ظلم کیا حالانکہ یہ انہیں کی زمین ہے اور انہیں کا پانی ہے جس پر وہ زمانۂ جاہلیت میں لڑے تھے اور دورِ اسلام میں اسی پر مسلمان ہوئے ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر یہ مال نہ ہوتا جس پر اللہ کی راہ میں لوگوں کو سوار کرتا ہوں تو میں ان کی زمین سے ایک بالشت بھی نہ لیتا ف

ف۔ اسلامی حکومت کا حقیقی زاویۂ نظر یہی ہے جس کا مظاہرہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دولت مندوں کو محروم کر کے تنگی کے وقت میں ساری رعایت غریبوں کے لیے مخصوص فرما دی۔ امیروں کو بھی ایسے حالات میں حکومت سے کوئی شکایت

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ اَسْمَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کتاب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بَابُ اَسْمَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور کے اسماء طیبہ کا بیان

۱۔ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ؛ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لِيْ خَمْسَةُ اَسْمَآءٍ. اَنَا مُحَمَّدٌ. وَاَنَا اَحْمَدُ. وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ. وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ. وَاَنَا الْعَاقِبُ"

محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں پر ہوگا اور میں عاقب ہوں۔ ف

حاشیہ صفحہ گذشتہ

نہیں ہوتی کیونکہ تنگی کے باوجود ان کے وسائل وسیع ہوتے ہیں اور ایسے مواقع پر حکومت کی امداد و اعانت کے مستحق صرف غریب لوگ ہوتے ہیں موجودہ دور میں معاملہ بالکل برعکس ہے۔ ہر حکومت سرمایہ دار کی سرپرست بن کر ہر جائز و ناجائز رعایت ان کے لیے مخصوص رکھتی ہے اور غریبوں کے ساتھ ہمدردی کے زبانی کلامی وعدے ہی کافی سمجھے جاتے ہیں اور ان کی فلاح و بہبود اور خیر خواہی کے بلند بانگ دعاوی کر دیئے جاتے ہیں جبکہ انہیں مصائب کی چکی میں پیسنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا جاتا اور ان بیچاریوں کی چیخ پکار کا وہی حشر ہوتا جو نقار خانے میں طوطی کی آواز کا کوئی کان ایسا ڈھونڈے سے نہیں ملتا جس پر ان کے چیخنے چلانے سے جوں بھی چلے۔ سربراہوں کا سرمایہ داروں کی محبت میں ایسے حالات پیدا کرنا اور اپنے غریب عوام کو مصائب و آلام میں مبتلا رکھنا لاشعوری طور پر کمیونزم کی لعنت کے لیے زمین ہموار کرنا ہے۔ خدائے ذوالمنن ہر غیر اسلامی ازم اور نظریہ سے مسلمانان عالم کو محفوظ و مامون رکھے، آمین۔

ف۔ اس روایت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پانچ اسمائے طیبہ کا ذکر آنا بطور حصر نہیں ہے کیونکہ آپ کے درجنوں نام قرآن کریم میں مذکور سیکڑوں کتب احادیث میں مسطور اور کتنے ہی توریت و زبور و انجیل میں وارد ہوئے ہیں۔ آپ کا ذاتی نام محمد اور سب صفاتی ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمین پر آپ کو محمد اور آسمانوں پر زیادہ تر احمد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

محمد لفظ کا معنی ہے بہت ہی زیادہ تعریف کیا گیا اور احمد کا معنی ہے خدا کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والا واقعی پروردگار عالم نے جس کو سب سے زیادہ قابل تعریف بنایا اور جس کی سب سے زیادہ تعریف فرمائی، دست قدرت کے اسی شہکار اور اسی ممدوح پروردگار کا نام نامی و اسم گرامی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اسی وجہ سے تو کہا گیا ہے:۔

marfat.com

Marfat.com

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ

خدا در انتظارِ حمدِ ما نیست — محمد چشم بر راہِ ثنا نیست
محمد حامدِ حمدِ خدا بس — خدا مدح آفرینِ مصطفیٰ بس

تیسرا اسمِ گرامی آپ کا الماحی مذکور ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کفر کو حضور کے ذریعے مٹایا کہ معبودِ برحق کی توحید کا علم بلند کر دیا اور جھوٹے خداؤں کا بطلان ہر صاحب عقل و دانش پر واضح کر دکھایا۔ چوتھا اسم گرامی الحاشر ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کا حشر حضور کے قدموں پر فرمائے گا یعنی اس روز سب حضور کے قدموں سے وابستہ ہوں گے۔ کسی دوسرے کے ذریعے بات نہیں بنے گی، جس کی قسمت کھلی تو ان کے ذریعے کھلے گی۔ حشر کا سارا اہتمام، سارے انسانوں کا ایک دفعہ قیام محض اسی لیے رکھا گیا کہ اوّلین و آخرین سب کو بارگاہِ خداوندی میں ان کا مقام و منصب دکھا دیا جائے اسی لیے تو کہا گیا ہے:

؎ فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر میں — کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

پانچواں اسمِ گرامی العاقب بیان ہوا ہے جس کا مطلب ہے آخری سب کے بعد آنے والا یعنی آپ کی تشریف آوری اس دنیا میں سارے انبیائے کرام علیہ وعلیہم السلام کے بعد ہوئی۔ صحیحین میں العاقب کا ذکر یوں ہے۔ وانا العاقب الذی لیس بعدہٗ نبی، میں وہ پچھلا نبی ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ آپ قصرِ نبوت کی آخری اینٹ ہیں اور آپ پر ہر قسم کی نبوت و رسالت کا سلسلہ بالکل ختم ہو گیا۔ نہ آپ کے زمانے میں کوئی نبی تھا اور نہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا ہو گا۔

ختم نبوت کا یہ عقیدہ پوری امت محمدیہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور بلحاظ زمانہ سب سے آخری نبی ہیں۔ قرآن و حدیث سے یہی معنی ثابت ہے، حضور نے خاتمیت کا یہی مطلب بتایا، صحابہ کرام نے یہی مفہوم سمجھا اور تابعین کو سمجھایا۔ ہمیشہ امت محمدیہ کا اسی پر اجماع رہا اور سب بالاتفاق یہی کہتے رہے کہ جو خاتمیت کا اس کے علاوہ کوئی معنیٰ بیان کرے اسلام کے دائرے سے خارج اور واجب القتل ہے۔ تقریباً تیرہ صدیاں گزر چلی تھیں کہ مسلمانوں نے اپنے اس متفقہ عقیدے کے خلاف پہلی دفعہ یہ آواز سنی کہ حضور کی خاتمیت زمانی نہیں بلکہ مرتبی ہے یعنی حضور زمانے کے لحاظ سے آخری نبی نہیں بلکہ مرتبے کے لحاظ سے آخری ہیں یعنی آپ کا رتبہ سب سے بلند ہے لہٰذا آپ کے بعد اگر آپ سے کم رُتبے والے ہزاروں نبی اور پیدا ہو جائیں تب بھی آپ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آئے گا مسلمانوں میں یہ بھیانک آواز سُن کر زبردست اضطراب پیدا ہوا اور کھلبلی مچ گئی۔ علمائے اسلام رد و تردید کے لیے تقریر و تحریر کے میدان میں اترے ہی تھے کہ مصنفِ صاحب اپنے فتنے کو کتابی شکل میں چھوڑ کر اس جہانِ فانی سے عالم جاودانی کی طرف رخصت ہو گئے۔

موصوف کے نقوشِ قدم پر چلتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی نے خاتمیت کے مسلّمہ مفہوم کا مزید اپریشن کیا اور بالآخر ۱۹۰۱ء میں اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ پاکستان کی قومی اسمبلی نے ۱۹۷۶ء میں یہ فیصلہ کر دیا تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے والے اور جو اسے مسلمان بھی جانیں وہ قطعاً مسلمان نہیں بلکہ اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہیں یہ فیصلہ بالکل اسلامی تھا اور صحیح فیصلہ کیا۔ یہی بات تو چودہویں صدی کے مجدد برحق نے ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء میں المعتمد المستند کے اندر فرمائی تھی اور ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں علمائے حرمین شریفین سے اپنے فتوے کی تصدیق کروائی۔ اس ایمان افروز، کفر سوز فتوے کو تصدیقات سمیت حسام الحرمین کے نام سے شائع کیا گیا۔ مرزا صاحب کے ساتھ ہی جن چار حضرات نے عقیدۂ توحید و رسالت پر بمباری کی، اگر ان کا فیصلہ بھی پاکستان اسمبلی کر دیتی تو مسلمانوں پر اس لحاظ سے بڑا احسان ہوتا کہ برٹش گورنمنٹ کی اسلام دشمنی پوری طرح بے نقاب ہو جاتی جس کے باعث مدعیان اسلام کے خرمنِ اتحاد میں آگ لگی ہوئی ہے۔ انصاف کا یہاں تک سر بازار خون ہو رہا ہے کہ ان چاروں میں سے کسی صاحب کی اسلام دشمنی اور مقدس شجر اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگانے کا ذکر زبان یا نوکِ قلم پر لے آئیے تو اسے فتنہ پرداز کہا جائے گا، اس کی آواز

marfat.com
Marfat.com

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ

کو روکا جائے گا یعنی کفریات بکنے، اللہ اور رسول کو گالیاں دینے اور چھاپنے کی اجازت ہے جو قطعاً قابل اعتراض نہیں بلکہ ایسا کرنے والے بزرگ تھے ان کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ ضرور کہنا اور لکھنا چاہیئے۔ کاش! مسلمانوں کی خیر خواہی کو ملحوظ رکھتے ہوئے کوئی حکومت اس اختلاف کو ختم کروائے اور فریقین کے چند سرکردہ علماء کو ایک جگہ بٹھا کر یہ فیصلہ کروائے کہ اسلام کی رو سے وہ چاروں حضرات کیا قرار پاتے ہیں؟ دلائل کی روشنی میں جو کچھ قرار پائیں دوسرے فریق سے بھی وہی بات منوائی جائے۔ اگر مرزا صاحب کا فیصلہ ہو سکتا تھا تو ان چاروں حضرات کا فیصلہ بھی دلائل کی روشنی میں ہو سکتا ہے جبکہ کوئی حکومت اس اختلاف کو مٹانے کی ضرورت محسوس کرے اللہ تعالیٰ وہ دن لائے، آمین۔

یہ ناچیز موطا امام مالک کے ترجمے سے ۹۱ روز میں بفضلہ تعالیٰ فارغ ہوا جبکہ یہی عدد ہیں کمال، کامل، اکمل، نام اور مان کے۔ ایک روز میں جدول بنائی اور یوں دنوں کی تعداد ۹۲ ہو گئی اور یہی عدد ہیں حبیب پروردگار کے نام نامی و اسم گرامی محمد کے (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔ بتیس روز میں حواشی لکھے اور یوں دنوں کا شمار ۱۲۴ ہو گیا جبکہ یہی تعداد ہے مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم کے الحاقی سمیت جملہ مکتوبات کی۔ والحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اہل علم حضرات سے التماس ہے کہ احقر کو غلطیوں اور فروگزاشتوں سے ناشر کی معرفت مطلع فرمائیں اور اپنے مفید مشوروں سے نوازیں۔ خدائے ذوالمنن اپنے عصیاں شعار اور ناقابل ذکر بندے کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے۔ ناشر اور اس ناچیز کے لیے اس مقدس مجموعے کو توشہ آخرت، کفارہ سیئات اور ذریعہ نجات بنائے آمین یا الٰہ العٰلمین بحرمۃ سید المرسلین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا و مولانا محمد و علیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

۲۱ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ
مطابق ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء

خاکپائے اکابر: محمد عبدالحکیم خاں اختر
مجددی، مظہری، شاہجہان پوری
لاہور چھاؤنی

marfat.com
Marfat.com

جدول

نمبر شمار	کتاب	تعداد ابواب	تعداد احادیث
۱	کتاب دقوت الصلوٰۃ	۸	۳۰
۲	کتاب الطہارت	۳۲	۱۱۵
۳	کتاب الصلوٰۃ	۱۸	۷۰
۴	کتاب السہو	۱	۳
۵	کتاب الجمعہ	۹	۲۱
۶	کتاب الصلوٰۃ فی رمضان	۲	۷
۷	کتاب صلوٰۃ اللیل	۵	۳۳
۸	کتاب صلوٰۃ الجماعۃ	۱۰	۳۸
۹	کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر	۲۶	۹۵
۱۰	کتاب العیدین	۷	۱۳
۱۱	کتاب صلوٰۃ الخوف	۱	۴
۱۲	کتاب صلوٰۃ الکسوف	۲	۴
۱۳	کتاب الاستسقاء	۳	۶
۱۴	کتاب القبلہ	۵	۱۵
۱۵	کتاب القرآن	۱۰	۵۰
۱۶	کتاب الجنائز	۱۶	۵۶
۱۷	کتاب الصیام	۲۳	۶۸
۱۸	کتاب الاعتکاف	۵	۸
۱۹	کتاب الزکوٰۃ	۳۰	۵۶
۲۰	کتاب الحج	۸۳	۲۵۵
۲۱	کتاب الجہاد	۲۱	۵۱
۲۲	کتاب النذور والایمان	۹	۱۷
۲۳	کتاب الذبائح	۴	۹
۲۴	کتاب الصید	۷	۱۹
۲۵	کتاب العقیقہ	۲	۷
۲۶	کتاب الضحایا	۶	۱۳
۲۷	کتاب النکاح	۲۲	۵۷
۲۸	کتاب الطلاق	۳۵	۱۰۹
۲۹	کتاب الرضاع	۳	۱۷
۳۰	کتاب العتق	۱۳	۲۵
۳۱	کتاب المکاتب	۱۳	۱۵
۳۲	کتاب المدبر	۴	۱۰۱

marfat.com

Marfat.com

نمبر شمار	کتاب	تعداد ابواب	تعداد احادیث
۳۳	کتاب البیوع	۴۶	۱۰۱
۳۴	کتاب القراض	۱۵	۱۶
۳۵	کتاب المساقاۃ	۲	۳
۳۶	کتاب کراء الارض	۱	۵
۳۷	کتاب الشفعہ	۲	۴
۳۸	کتاب الاقضیہ	۴۱	۵۴
۳۹	کتاب الوصیۃ	۱۰	۹
۴۰	کتاب الفرائض	۱۵	۱۶
۴۱	کتاب العقول	۲۴	۱۶
۴۲	کتاب القسامہ	۵	۲
۴۳	کتاب الحدود	۱۱	۳۵
۴۴	کتاب الاشربہ	۵	۱۴
۴۵	کتاب الجامع	۷	۲۶
۴۶	کتاب القدر	۲	۱۰
۴۷	کتاب حسن الخلق	۴	۱۸
۴۸	کتاب اللباس	۸	۱۹
۴۹	کتاب صفۃ النبی	۱۳	۳۹
۵۰	کتاب العین	۷	۱۸
۵۱	کتاب الشعر	۵	۱۷
۵۲	کتاب الرؤیا	۲	۷
۵۳	کتاب السلام	۳	۸
۵۴	کتاب الاستئذان	۱۷	۴۴
۵۵	کتاب البیعۃ	۱	۳
۵۶	کتاب الکلام	۱۲	۲۸
۵۷	کتاب الجہنم	۱	۲
۵۸	کتاب الصدقہ	۳	۱۵
۵۹	کتاب العلم	۱	۱
۶۰	کتاب دعوۃ المظلوم	۱	۱
۶۱	کتاب اسماء النبی	۱	۱
	میزان	۱۷۰	۱۸۲۶

marfat.com

Marfat.com

ضروری التماس

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد اردو زبان جب سے متحدہ ہندوستان کے اندر معرضِ وجود میں آئی تو دیگر علوم وفنون کی طرح دینی کتابوں کے بھی اس زبان میں انبار لگتے چلے گئے۔ معیاری اور غیر معیاری ہر طرح کی کتابیں آتی رہیں اور آرہی ہیں۔ کیوں نہ ہو کہ یہ بھی دین سے وابستگی کا ایک ثبوت اور علومِ دینیہ کی نشر واشاعت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

یہ کسے معلوم نہیں کہ پورے دین کی عمارت اللہ تعالیٰ کے آخری کلام معجز نظام یعنی قرآن مجید پر تعمیر ہوئی ہے اور پھر سنتِ رسول عربی پر وہ تمن ہے اور یہ حاشیہ۔ دریں حالات کتاب وسنت کی ترجمانی پر سب سے زیادہ کام ہونا چاہیئے تھا اور شایانِ شان طریقے سے ہونا چاہیئے تھا۔ اسے حالات کی ستم ظریفی کے سوا اور کیا کہا جائے کہ اگر ہم قرآن کریم ہی کے اردو تراجم کسی غیر مسلم کے سامنے رکھ دیں تو اس کا دماغ چکرا جائے اور وہ خیالات کی دلدل میں پھنس کر رہ جائے گا کہ جس دین کے موجودہ علمبردار اور مبلغ حسبِ شانِ خداوندی اور منصبِ نبوت ہی پر متفق نہیں تو ان کا دین ہے کس چیز کا نام؟

آج اگر کوئی غیر مسلم مسلمان ہونا چاہے تو ان میں سے کس کے پیچھے لگے؟ کس کو سچا اور کسے جھوٹا قرار دے؟ جبکہ ہر عقیدے کے علمبردار کی پشت پر تائید کرنے والوں کا پورا لشکر موجود ہے کیا وہ ان میں سے کسی اسلام کے نزدیک آنے کی جرأت کرے گا جن کے علمبردار ابھی یہ فیصلہ کرنے میں مصروف ہیں کہ خدا کی شان کیا ہے اور رسول کا مقام کیا۔

ترجمۂ احادیث کے اندر بھی یہی ستم ظریفی کارفرما ہے۔ یہ غیر مسلموں اور اسلام کے بدخواہوں کی وہ سازش ہے جس کا ہم شکار ہو کر رہے کہ ایک خدا پر ایمان رکھنے والے ایک ہی نبی کے امتی کہلانے والے، اکیلے قرآن کریم کو اپنا ضابطہ حیات قرار دینے والے اور ایک قبلے کی جانب منہ کر کے نماز پڑھنے والے بھانت بھانت کی بولیاں بول رہے ہیں۔ ہر ایک کی اپنی ڈفلی اور اپنا راگ ہے یوں ایک اسلام کے درجنوں اسلام اور ایک امت مرحومہ کی کتنی ہی جماعتیں اور فرقے بنا دیئے جن کے علمبردار شب و روز تقریر و تحریر کے ہر میدان میں ایک دوسرے سے دست و گریباں ہیں۔ غیر مسلم ہمیں آپس میں بھڑا کر بغلیں بجا رہے ہیں کہ انہوں نے کیسی چابکدستی اور غیر محسوس طریقے سے ہمارا رُخ اُدھر سے اِدھر پھیر دیا۔ کبھی ہم غیر مسلموں کو اسلام کے دائرے میں لایا کرتے تھے لیکن اب ہر ایک کو شاں ہے کہ دوسرے فرقے والوں کو کس طرح اپنے فرقے میں شامل کرے اور اپنے فرقے کی تعداد بڑھائے۔

جب ایسے حالات کے اندر کتبِ احادیث کے ترجمے ہوئے تو ظاہر ہے کہ ان کے اندر بھی اس ستم ظریفی نے اپنا اپنا پورا پورا رنگ دکھایا ہوگا بہرحال کتب احادیث کے اردو ترجمے ہوئے اور میرے خیال میں اسی کام کی دو لہریں آئی ہیں۔ دوسری لہر آئے ابھی قریباً تین سال ہوئے ہیں اور پہلی لہر اس سے ایک صدی پہلے آئی تھی۔

پہلی لہر ایک خاص ضرورت اور مصلحت کے تحت آئی تھی جس کا واقعہ یوں ہے کہ تیرھویں صدی کے آخر میں مولوی وحید الزمان خاں حیدر آبادی (المتوفی ۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء متحدہ ہندوستان سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ چلے گئے تھے۔ نواب صدیق حسن خاں قنوجی بھوپالی (المتوفی ۱۳۰۷ھ ۱۳۸۹ء) نے موصوف سے کتبِ احادیث اور خصوصاً صحاح ستہ کا اردو ترجمہ کرنے کی فرمائش کی اور پچاس روپیہ ماہانہ ان کا وظیفہ مقرر کر دیا یہ ان دنوں کی بات ہے جب ایک روپے کی ڈھائی من گندم اور ایک روپے کا چار سیر دیسی گھی مل جاتا تھا۔ گویا آج کے حساب سے سات آٹھ ہزار روپے ماہوار مل جاتے تھے جن کے باعث فکر معاش سے مطمئن ہو کر موصوف ترجمۂ احادیث میں مصروف ہو گئے اور حدیث کی چھ سات

marfat.com

Marfat.com

لہ بوں کا اردو میں ترجمہ کر دیا۔

ترجمہ کس طرح کیا اور جیسا بھی کیا لیکن اس میدان میں انہوں نے کافی کام کیا جس کے باعث اردو زبان کا دامن کتب احادیث کے ترجمہ سے خالی رہا موصوف نے اپنے ہجرت کرنے کی وجہ اور مذکورہ وظیفے کا ذکر کرتے ہوئے خود یوں تصریح فرمائی ہے:۔

"بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر حقیر سراپا تقصیر وحید الزمان عفا عنہ المنان خدمت میں برادران دین اور متبعان شریعت متین کی عرض کرتا ہے کہ ۱۲۶۴ھ میں جب ہندوستان بدعات سے بھر گیا اور کتاب و سنت سے لوگوں نے منہ موڑ لیا تو میں مع اپنے اہل و عیال کے شہر حیدرآباد دکن سے بارادہ ہجرت حرمین شریفین نکلا۔ جس وقت شہر پونا میں وارد ہوا تو جناب اخی معظمی مولوی بدیع الزمان صاحب کا ایک خط شہر دارالاقبال بھوپال سے آیا۔ خلاصہ مضمون اس کا یہ تھا کہ جناب نواب فلک مآب، نامع بدعت احی سنت، نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خاں بہادر دام اقبالہ نے تمہارے قصد ہجرت سے مطلع ہو کر بہت خوش ہوئے اور خدمت ترجمہ صحاح ستہ کی مفوض فرمائی اور واسطے گزران اوقات کے پچاس پچاس روپے ماہوار حرمین شریفین میں مقرر فرمائے۔ اس خبر فرحت اثر کے سنتے ہی نہایت شادمانی ہوئی اور شکر اپنے منعم حقیقی کا ادا کیا۔"[1]

مولوی وحید الزمان خاں صاحب اگرچہ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والے مسلمانوں کے ناجی گروہ اور ملت اسلامیہ کے سواد اعظم کو خیرباد کہہ کر ایک نومولود فرقے میں شامل ہو گئے تھے جو ان دنوں کم سنی کے باعث گھٹنوں کے بل چل رہا تھا لیکن امام موصوف سے داد پانے کی پوری امید رکھتے تھے۔ علامہ حیدرآبادی کو اپنے ترجموں کی صحت و مقبولیت پر ایسا غیر متزلزل یقین تھا کہ اپنی خوش فہمی پر الہام کی مہر لگا کر یہاں تک لکھ گئے:۔

"کیا عجب ہے جو بعد ترجمہ ہو جانے صحاح ستہ کے تمام اہل ہند کی معمول بہا کسی زمانہ میں یہی کتابیں ہو جاویں علی الخصوص زمانہ مہدی علیہ السلام میں جواب بلحاظ کمیت اور حالت اعمال کے نہایت قریب معلوم ہوتا ہے۔ ایک روز میں سر جھکا کر عالم خلوت میں تصور ذات الٰہی میں مصروف تھا، دفعۃً الہام ہوا کہ یہ ترجمہ صحاح ستہ ایک وقت میں نہایت مقبول ہوگا اور اہل اسلام ہند کے واسطے ایک سند محکم شمار کیا جاوے گا اور ضرور ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اگر ہماری حیات میں پیدا ہوں تو ان ترجموں کو دیکھ کر بہت خوش ہوں گے اور نہایت پسند کریں گے اور اگر ہماری موت کے بعد ظاہر ہوں تو اور مسلمانوں کو ہماری وصیت ہے کہ ان کتابوں کو حضرت کے ملاحظہ میں لے جاویں انشاء اللہ تعالیٰ مطبوع طبع ہوں گے اور حضرت ممدوح اپنی دعائے مستجاب سے مؤلف مترجم اور باعث ترجمہ کو محروم نہ فرما دیں گے۔"[2]

علامہ حیدرآبادی کے بعد ترجمۂ احادیث کا کسی جانب سے باقاعدہ اور منظم کام نہ ہوا بلکہ جس سے ہو سکا اس نے کسی ایک آدھ کتاب کا ترجمہ کر دیا اور اس طرح پانچ چھ کتابوں کا ترجمہ دیوبندی حضرات کی جانب سے بھی ہو گیا۔ ترجمان السنہ کی صورت میں مولوی بدر عالم میرٹھی نے چار جلدوں میں فاضلانہ اور جاندار کام کیا ہے۔

اہلسنت و جماعت کی جانب سے علامہ محمود احمد رضوی مدظلہ فیوض الباری کے نام سے بخاری شریف کی شرح لکھ رہے تھے جو تیس پاروں میں مکمل ہوتی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ دس گیارہ پاروں کے بعد علامہ صاحب شاید تھک گئے۔ تفہیم البخاری کے نام سے علامہ غلام رسول رضوی مدظلہ، بخاری شریف کی دس جلدوں میں شرح لکھ رہے ہیں جس کی غالباً پانچ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ قبلہ مفتی احمد یار خاں بدایونی گجراتی

۱۔ وحید الزمان خاں۔ علامہ: دیباچہ موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی۔ ص ۱۷

۲۔ " " دیباچہ سنن ابوداؤد، جلد اول مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۲۱

marfat.com

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء) نے دو المرآت کے تاریخی نام سے مشکوٰۃ شریف کی جو روح پرور اور ایمان افروز شرح لکھی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ بہرحال باقی علمائے اہلسنت نے اس میدان میں بھی ناطر خواہ کام نہیں کیا اور اس ذمہ داری کا کماحقہ احساس نہیں کیا جو ان حضرات پر عائد ہوتی تھی۔

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑوں کو چاروں طرف سے بھیڑیوں نے گھیرا ہوا ہے۔ ملت اسلامیہ کی کشتی تلاطم خیز طوفانوں میں گھر کر بے رحم موجوں کے تھپیڑے کھا رہی ہے۔ ان حالات میں کشتی ملت کے ان ناخداؤں کو لمبی تان کر سونا اور خواب خرگوش کے مزے لینا کہاں زیب دیتا ہے؟ چاہیئے تھا کہ منظم طریقے پر گلشن اسلام کی اپنے خون پسینے سے آبیاری کر کے اسے بہاروں سے ہمکنار کرتے۔ حق و صداقت کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنے کو دبانے میں کوشاں رہ کر ملت اسلامیہ کی خیر خواہی کرتے نیز اپنے جدوں اور عماموں کی لاج رکھتے۔

موجودہ علمائے کرام نے اہلسنت وجماعت کے عوام کو نادانستہ طور پر اپنی سہل پسندی سے مایوسی کے عمیق غار میں دھکیل دیا تھا لیکن اہل حق کی اس بے کسی اور بے بسی پر خدائے ذوالمنن کو ترس آگیا جس کے باعث اہلسنت وجماعت کے اندر پندرہ سالوں سے بیداری کی لہر سی آئی ہوئی ہے اور ہر میدان میں کام ہونا شروع ہو گیا ہے۔ ترجمۂ احادیث کے میدان میں بھی لاہور کے دو سید برادران ایسا عزم بالجزم لے کر کود ہے ہیں کہ اپنا سارا اثاثہ داؤ پر لگا دیا ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب دنیا سے جانے کے لیے چودھویں صدی کا آخری سال سرپٹ دوڑ رہا تھا اور اس کی جگہ سنبھالنے کے لیے پندرھویں صدی کا پہلا سال انگڑائیاں لے کر پر تول رہا تھا۔

فرید بک سٹال لاہور والے سید اعجاز احمد صاحب اور حامد اینڈ کمپنی والے سید حامد لطیف چشتی صاحب نے حدیث کی اکثر کتابوں کے اردو ترجمے کروانے شروع کر دیئے تاکہ انہیں شایان شان طریقے سے منظر عام پر لایا جائے۔ چار پانچ کتابیں شائع ہو چکیں اور پانچ چھ کتابیں پریس کے سارے مرحلے طے کر کے پریس میں جانے کے لیے تیار بیٹھی ہیں الحمد للہ کام بھی سلسلہ اسی طریقے پر چل پڑا ہے میرے بس کا کارہ انسان دعائے خیر کے سوا اس مبارک میدان میں ان حضرات کا اور کیا ساتھ دے سکتا ہے؟ پروردگار عالم انہیں مزید ہمت و استقامت و وسائل دے اور اس میدان میں نمایاں کر دکھانے کی توفیق ارزاں فرمائے۔ آمین۔

آج سے تقریباً سو سال پہلے حدیث کی چھ سات کتابوں کے اردو ترجمے علامہ وحید الزمان خاں صاحب کی معرفت منظر عام پر آئے۔ کتنی ہی کتابوں کے ترجمے ان سو سالوں میں شائع ہوئے اور کتنے ہی ترجمے اب منظر عام پر آنے شروع ہوئے ہیں احقر نے اختلاف مسالک و نظریات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ان ترجموں کے اندر بعض ایسی غلطیاں محسوس کی ہیں جو مترجمین سے نادانستہ طور پر سرزد ہو گئی ہیں۔ اسلام و مسلمین کی خیر خواہی میں ان فروگزاشتوں کی جانب اشارے کر دینا ضروری نظر آیا تاکہ جب ممکن ہو تو متعلقہ حضرات ان کی اصلاح کر سکیں۔

خدائے علیم و خبیر شاہد ہے کہ میرا مقصد نہ کسی کی پگڑی اچھالنا ہے اور نہ اختلافات کی آگ کو ہوا دینا۔ مقصد احادیث مطہرہ کے تقدس کو یاد دلانا اور خیر خواہی کا فریضہ ادا کرنا ہے تاکہ ایک دوسرے کے آئینے میں ہمیں اپنی اپنی صورت نظر آتی رہے اگر کسی جگہ کوئی دھبہ ہے تو کیوں نہ اسے مٹا دیا جائے۔ اگر دانستہ یا نادانستہ طور پر کوئی لغزش واقع ہو گئی ہے تو کیوں نہ اس کی اصلاح کر کے خوب سے خوب تر کی جانب گامزن ہونے کی کوشش کی جائے۔ بس یہی مقصود ہے اور یہی مراد یعنی اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ۔

عظمتِ الوہیت

پروردگار عالم ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ انبیائے کرام و اولیائے عظام بھی اسی کے بندے ہیں اور فضل و کمال کے باوجود بندے

marfat.com

Marfat.com

کے دائرے سے باہر نہیں ہوئے بلکہ وہ حضرات علی قدر مراتب بارگاہ خداوندی کے دوسرے لوگوں سے زیادہ مؤدب تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ہر لحاظ سے ساری کائناتوں میں ممتاز ہیں اور ذات و صفاتِ باری تعالیٰ کے سب سے بڑے عارف ہیں۔ اب چند عبارتوں کے آئینے میں قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں کہ احادیث مطہرہ کا ترجمہ کرتے ہوئے مترجمین حضرات نے کہاں تک اس حقیقت کو مدِ نظر رکھا ہے:۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے پانی برسنے کے واسطے تو فرماتے:۔ یا اللہ! پانی پلا اپنے بندوں کو۔ [1]

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے پس فرماتے تھے:۔ اے اللہ! پیدا کرنے والے صبح کے اور رات کے۔ [2]

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ سے نکلتے تو فرماتے:۔ غُفْرَانَکَ یعنی چاہتا ہوں بخشش تیری۔ [3]

۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:۔ یا اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال۔ [4]

۵۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو فرماتے:۔ اللھم لک رکعت وبک اٰمنت۔ [5]

۶۔ پھر میں نے تلاش کیا تو حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں ملے اور آپ فرما رہے تھے:۔ اے میرے پروردگار! میرے چھپے اور کھلے گناہوں کو بخش دے۔ [6]

۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض بیویوں کے تکلیف کی جگہ ہاتھ پھیرتے اور فرماتے:۔ اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما اور شفا دے [7]

۸۔ ایک ران پر مجھے (حضرت اسامہ کو) اور دوسری پر حسن کو بٹھلاتے تھے۔ پھر دونوں کو ملاتے اور فرماتے: اے اللہ! ان دونوں پر رحم فرما۔ [8]

۹۔ پھر فرمایا:۔ اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا یہ دو تین بار آپ نے فرمایا۔ [9]

۱۰۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (صحابۂ کرام) کی تکلیف اور بھوک دیکھ کر ارشاد فرمایا:۔ اے اللہ! عیش تو آخرت ہی کا بہتر ہے۔ [10]

مترجمین حضرات نے غور نہیں فرمایا ورنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی بارگاہِ خداوندی میں دعا، عرض اور التجا ہی کیا کرتے تھے۔ بھلا اس بارگاہ میں فرمانے کی کس کو مجال ہے؟ جب کوئی بڑے سے کچھ کہے تو اسے عرض کرنا کہتے ہیں اور جب بڑا اپنے سے چھوٹے سے کچھ کہتا ہے تو اسے فرمانا کہا جاتا ہے۔ بھلا خدا سے بڑا کوئی ہے جو اس سے فرما سکے؟ ہرگز نہیں۔

۱۱۔ اپنے رب کے حضور تشریف لے جائیں کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازوں کی استطاعت نہیں رکھے گی۔ [11]

---

[1] وحید الزمان خاں، علامہ: موطا امام مالک۔ جلد اول۔ مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۲۶

[2] " " " ص ۲۴۸

[3] " : سنن ابوداؤد۔ مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۰

[4] دوست محمد شاکر اور عبدالستار، مولوی صاحبان: سنن نسائی جلد اول، مطبوعہ کمبائن پرنٹرز، لاہور، ص ۱۰۴

[5] " " " ص ۳۲۴

[6] " " " ص ۳۴۵

[7] محمد عادل اور محمد فاضل، مولوی صاحبان:۔ صحیح بخاری، جلد سوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور ص ۲۸۹

[8] " " " ص ۳۶۲

[9] " " " ص ۳۹۰

[10] " " صحیح بخاری جلد دوم " ص ۵۵۹

[11] دوست محمد شاکر اور عبدالستار، مولوی: سنن نسائی، جلد اول، مطبوعہ کمبائن پرنٹرز، لاہور، ص ۱۳۷

marfat.com

Marfat.com

یہاں یہ بتایا جا رہا ہے کہ معراج کے موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا کہ اپنے رب کے حضور تشریف لے جائیں حالانکہ جب کوئی اپنے سے بڑے کے پاس جائے تو اسے حاضر ہونا کہتے ہیں اور جب کوئی اپنے سے چھوٹے کے پاس آئے تو اسے تشریف لانا کہا جاتا ہے کیونکہ آنے والے سے میزبان کو شرف ملے گا۔ غور تو فرمائیے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے بارگاہ خداوندی کے ادب شناس کیا بھول کر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہہ سکتے تھے کہ اپنے رب کے حضور تشریف لے جائیں؟ حضور والا! اس بارگاہ میں تو فخر دو عالم صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضر ہوئے تھے۔

من آنچہ شرطِ بلاغ ست با تو می گویم
تو از سخنم خواہ پند گیر و خواہ ملال

مقامِ مصطفےٰ

بعض مترجمین حضرات نے اس میدان میں بھی دانستہ طور پر ٹھوکریں کھائی ہیں ہم ان کی ایسی بے شمار عبارات میں سے یہاں نمونے کے طور پر چند عبارتیں پیش کر دیتے ہیں۔

۱۔ پھر جناب جبرائیل دوسری مرتبہ تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ جل جلالہٗ حکم فرماتا ہے کہ آپ کی امت قرآن حکیم کو دو طرح پڑھا کرے۔ [۱۲]

۲۔ پھر جناب جبرائیل تیسری دفعہ تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اللہ جل جلالہٗ حکم فرماتا ہے کہ آپ کی امت قرآن حکیم کو تین طرح پڑھا کرے [۱۳]

۳۔ پھر چوتھی دفعہ جناب جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور فرمانے لگے۔ اللہ جل جلالہٗ کا حکم ہے کہ آپ کی امت قرآن کو سات طرح پر پڑھا کرے۔ [۱۴]

۴ پھر سیدنا بلال تشریف لائے اور آپ کو نماز کے لیے جگایا۔ [۱۵]

کیا حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آنا تشریف لانا تھا یا حاضر ہونا؟ نیز تینوں عبارتوں میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ: "تشریف لائے اور فرمانے لگے"۔ جناب والا! بھلا پروردگار عالم کے سوا اس پوری کائنات میں ایک فرد بھی ایسا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ فرما سکے؟ جان برادر! اس بارگاہ میں تو ہر کوئی عرض گزار ہوتا تھا اور ہوگا۔ ان سے فرمانے کا پوری کائنات میں کوئی مجاز نہیں ہے۔

۵۔ جس دن میں نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا اس دن تجھ پر اور تیری امت پر پچاس نمازیں فرض کی تھیں۔ اب انہیں آپؐ اور آپؐ کی امت ادا کرے گی۔ [۱۶]

طرفہ تماشا ہے کہ ایک ہی جملے میں ضمائر کی یہ کھچڑی مخاطبے میں کبھی تو اور کبھی آپ ادھر اللہ تعالیٰ فرما رہا تھا: "تجھ پر اور تیری امت پر"

---

۱۲ دوست محمد، عبدالستار، مولوی صاحبان: سنن نسائی، جلد اول، مطبوعہ کمبائن پرنٹرز، لاہور۔ ص ۲۹۷

۱۳ " " " " "

۱۴ " " " " "

۱۵ " " " ص ۳۴۳

۱۶ " " " ص ۱۳۸

marfat.com

Marfat.com

ادھر ارشاد ہوتا ہے: "آپ اور آپ کی امت"۔ حضور والا! کیا پروردگار عالم کو مڈل فیل منوانے کا منصوبہ ہے؟ پہلے الفاظ میں تفریط اور پچھلے الفاظ میں افراط ہے۔ کاش! کنزالایمان سے مخاطبے کے ایمان افروز طریقے سیکھ لیے جاتے تو پاؤں یوں نہ ڈگمگاتے۔

۶۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ابھی ابھی حضرت جبرائیل میرے پاس آئے اور آپ نے فرمایا، یارسول اللہ! آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کی امت سے جو شخص ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس پر دس دفعہ رحمت بھیجوں گا اور تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلامتی بھیجوں گا۔ [۱۷]

گزشتہ حدیث میں اللہ تعالیٰ سے صعودی دوڑ لگوائی کہ تیری امت کہنے کے بعد آپ کی اُمت کہلوایا اور یہاں نزولی دوڑ ہوئی کہ آپ کی امت کہنے کے بعد تیری امت کہا۔ بہرحال:۔ ع

جو چاہے آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز کرے

لیکن قابل غور تو یہ ادا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلوایا جا رہا ہے کہ حضرت جبرائیل میرے پاس آئے اور انہوں نے یہ فرمایا۔ جب خدا کے سوا سرورِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمانے کا کوئی مجاز ہی نہیں تو فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیسے فرما سکتے ہیں کہ حضرت جبرائیل نے مجھ سے یہ فرمایا؟

۷۔ پھر ارشاد فرمایا تو نے تو نماز نہیں پڑھی۔ دوبارہ نماز پڑھیے۔ اس نے دوسری بار عرض کیا، اس ذات گرامی کی قسم جس نے آپ پر قرآن نازل فرمایا میں تھک گیا ہوں۔ آپ مجھے سکھلائیں اور بتائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا، جب تم نماز پڑھنا چاہو تو اچھی طرح وضو کرو، پھر کھڑے ہو قبلہ رُخ اور تکبیر کہیے۔ پھر قرآن مجید کی تلاوت کیجیے۔ پھر اچھی طرح اطمینان سے رکوع کیجیے۔ بعد ازاں سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جائیے اور پھر اچھی طرح اطمینان سے سجدہ کیجیے پھر سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جائیے۔ بعد ازاں تسلی سے سجدہ کرو۔ جب آپ ہر رکعت میں ایسا کریں گے تو نماز کو ادا کریں گے اور جتنی اس میں کمی کی تو اپنی نماز میں کمی کرو گے۔ [۱۸]

قارئین کرام! خط کشیدہ الفاظ ایک مرتبہ پھر بغور ملاحظہ فرما لیجیے۔ اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اردو میں گفتگو کرتے تو کیا اسی طرح الٹ پلٹ کلام فرماتے جو اس معلم کائنات کی ترجمانی کرتے ہوئے پیش کیا جا رہا ہے۔

۸۔ جب میں واپس موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے کہا:۔ تو نے کیا کیا؟ میں نے بیان کیا مجھ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں لوگوں کا حال تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے بنی اسرائیل کو درست کرنے کی بڑی کوشش کی اور تمہاری امت اس قدر نمازیں ادا نہیں کر سکے گی تو آپ دوبارہ پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ [۱۹]

اللہ اللہ! کیا مقام مصطفےٰ کے حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے رازدان حبیب پروردگار سے کبھی یہ کہہ سکتے تھے کہ تو نے کیا کیا؟ جس مہر درخشاں سے اس ماہ تاباں نے اکتسابِ نور کر کے ایک عالم کو منور فرمایا ہو اسی رحمت دو عالم کے متعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام ایسے الفاظ لب زبان پر لانے لگے تھے جو ترجمانی کرتے ہوئے بتائے گئے ہیں کہ لفظ تو کے ساتھ مخاطب کیا۔ طرفہ تماشا کہ ترجمانی کے آئینے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا ذکر فرمایا تو پہلی دفعہ موسیٰ علیہ السلام اور دوسری مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہا۔ دوسری جانب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چار دفعہ

---

۱۷ دوست محمد شاکر اور عبدالستار مولوی صاحبان: سنن نسائی، جلد اوّل، مطبوعہ کمبائن پرنٹرز لاہور، ص ۳۹۸

۱۸ ص ۳۲۵

۱۹ ص ۱۳۶

marfat.com

Marfat.com

آپ کو مخاطب کیا۔ ذرا مخاطبے کے رنگ برنگے تیور ملاحظہ ہوں :۔

(۱) تو نے کیا کیا۔ (۲) تم سے زیادہ جانتا ہوں ۔ (۳) تمہاری امت ۔ (۴) آپ دوبارہ پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔

۹ ۔ حضور نے اسے اپنے خاوند کی طرف سے اختیار دیا ۔ [۲۰]

حضور والا ! اگر سوال کیا جائے کہ حضور نے کس کے خاوند کی طرف سے اختیار دیا تو عبارت کے آئینے میں اس کا جواب کیا ہوگا ؟ حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملے میں بے توجہی بعض اوقات دین و ایمان کی تباہی کا پیش خیمہ بن جاتی ہے اسی لیے تو بزرگوں نے ازراہ خیر خواہی ہر مسلمان کو فہمائش کی ہے ۔ ع

با خدا دیوانہ باش و با مصطفےٰ ہشیار باش

۱۰ ۔ آنحضرت نے ابوبکر سے عائشہ کی درخواست کی ۔ [۲۱]

جس طرح تینوں حضرات کے نام لیے ہیں یہ کچھ کہ تعجب خیز نہیں جبکہ ایک مسلمان کہلانے والا ایسی ہستیوں کے ۔ م اس طرح لے ۔ علاوہ بریں درخواست کرنا اسے کہتے ہیں جبکہ مطالبہ کرنے والا ایسی ہستی سے کچھ مانگے جو اس کی نسبت بڑی یا عظیم ہو ۔ کیا پروردگار عالم کے سوا اس کائنات میں کوئی ایک ہستی بھی ایسی ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درخواست کرتے ؟

۱۱ ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا تو اس سے پناہ مانگی اور اپنا منہ بنا لیا پھر دوزخ کا ذکر کیا تو اس سے پناہ مانگی اور اپنا منہ بنا لیا پھر دوزخ کا تذکرہ کیا اور اپنا منہ بنا لیا ۔ [۲۲]

فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھنا کہ "اپنا منہ بنا لیا" یہ قرین ادب نہیں ۔ عقیدہ نہیں بنا لیہ الفاظ کس کے محبوب کی شان میں لکھے جا رہے ہیں ۔ حالانکہ بزرگوں نے کائنات ارضی و سماوی کی اس سب سے عظیم الشان بارگاہ کی رفعتوں پر ان کی ہے :۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر نفس کم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

۱۲ ۔ حضرت موسیٰ نے کہا آپ وہ آدم ہیں جسے اللہ نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور تجھ میں اپنی روح پھونکی اور اپنے فرشتوں سے تجھے سجدہ کروایا اور تجھے جنت میں سکونت عطا کی ، پھر تو اپنی خطا سے لوگوں کو زمین پر اتار لایا ۔ [۲۳]

حضرت آدم علیہ السلام تمام انسانوں کے باپ ہیں اور حضرات انبیائے کرام علیہم السلام انسانیت کے سب سے بڑے معلم ہوتے تھے اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام اردو میں کلام فرماتے تو کیا اپنے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام سے یوں کلام کرتے :۔ تجھ میں اپنی روح پھونکی ۔ اپنے فرشتوں سے تجھے سجدہ کروایا ۔ تجھے جنت میں سکونت عطا کی ۔ پھر تو اپنی خطا سے لوگوں کو زمین پر اتار لایا ۔

غور فرمائیے کہ اگر کوئی غیر مسلم ایسی تحریروں کو دیکھے تو کیا وہ سوچنے پر مجبور نہیں ہوگا کہ جن حضرات کو انسانیت کے معلم بنایا جاتا ہے ان کی تہذیب و شرافت کا یہ عالم ہے کہ اپنے خاندانی بزرگوں سے اس طرح گفتگو کرتے تھے تو ان کے دین و مذہب کا تہذیب اور شائستگی سے کتنا واسطہ ہوگا ۔ دریں حالات ترجمہ کرتے وقت ہمیں یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ہم کس کی ترجمانی کر رہے ہیں ۔ جن کی ترجمانی کرنے لگے ہیں ان کی گفتگو کا معیار

---

۲۰ دوست محمد شاکر، عبدالستار، مولوی صاحبان : سنن نسائی، جلد سوم، مطبوعہ عالمین پرنٹنگ پریس لاہور، ص ۲۶۹

۲۱ محمد عادل، محمد فاضل، مولوی صاحبان : صحیح بخاری، جلد سوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور، ص ۷۲

۲۲ " " " ص ۳۶۷

۲۳ سعید احمد نقشبندی، مولانا : اشعۃ اللمعات، جلد اول، مطبوعہ جنرل پرنٹرز لاہور، ص ۳۲۴

marfat.com

Marfat.com

اور امداز کیا تھا خاص طور پر کرامات انبیائے کرام کا معاملہ ایسا نازک ہے جیسے پُلصراط پر چلنا۔

۱۳۔ حضرت آدم نے فرمایا تو وہ موسیٰ ہے جسے اللہ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجھے تختیاں عطا کیں جن میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور تجھے مناجات اور رازداری کے ساتھ اپنا قُرب عطا کیا۔" [۲۴]

یہ مترجم نے حضرت آدم علیہ السلام کے طرزِ کلام کا نمونہ پیش کیا ہے۔

۱۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اس طرح آدم مناظرہ میں موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔" [۲۵]

مترجم نے یہ اس ہستی کی گفتگو کا نمونہ پیش کیا ہے جنہیں پروردگارِ عالم نے اخلاقِ عالیہ کی تکمیل کے لیے مبعوث فرمایا تھا۔ گویا وہ معلّم کائنات اگر اردو میں کلام فرماتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام یوں لیتے اور حضرت آدم علیہ السلام کا نام لیتے وقت یہ بات بالکل نظر انداز فرما دیتے کہ وہ تمام انسانوں کے باپ ہیں۔

۱۵۔ حضرت عمر نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ سے آیت کے بارے میں سوال کیا جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا بیشک اللہ نے آدم کو پیدا کیا، پھر اس کی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا۔" [۲۶]

اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اردو میں کلام فرماتے تو اخلاق عالیہ کی تکمیل فرمانے والے اس ہادیٔ اعظم کی زبان مبارک پر حضرت ابو البشر کے متعلق "اس کی پشت پر" کے الفاظ آجاتے؟ غور فرمائیے! ؎

دیکھو تو دلفریبیٔ انداز نقش پا ۔۔۔ موجِ خرامِ یار بھی کیا گُل کتر گئی

۱۶۔ لہٰذا مجھ (حضور) کو ان (والدہ ماجدہ) پر شفقت کی وجہ سے رونا آگیا اور مسلمان آپ پر شفقت کرتے ہوئے رو پڑے۔" [۲۷]

جب کوئی اپنے سے چھوٹے پر اظہار محبت کرے تو اسے شفقت کرنا کہتے ہیں۔ معلوم نہیں مترجم کے نزدیک مسلمانوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو محبت اور تعلق خاطر کا اظہار کیا اسے شفقت کس حیثیت سے نام دیا ہے؟

منصب صحابیت

نبوت کے بعد صحابیت سب سے بلند ترین مرتبہ ہے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ساری امت محمدیہ کے سردار اور سب بزرگوں کے بزرگ ہیں۔ مصنفین حضرات جب اپنے فرقہ وارانہ بزرگوں کا نام لکھنے پہ آتے ہیں تو اتنے القاب کے ساتھ کہ اکیلا نام تین سطروں میں مشکل سے سماتا ہے۔ اس کے برعکس یہ ستم ظریفی ملاحظہ فرمائی جائے کہ صحابۂ کرام کا نام لکھتے ہوئے بعض مترجمین کے قلم کی سیاہی کس طرح خشک ہوتی رہی اور عقیدت کا رشتہ کتنا ڈھیلا ہوتا رہا:۔

۱۔ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ روزہ کسی شخص کا درست نہیں ہوتا جب تک نیت نہ کرے قبل صبح صادق کے۔" [۲۸]

۲۴۔ سعید احمد نقشبندی، مولانا: اشعۃ اللمعات، جلد اوّل، مطبوعہ جنرل پرنٹرز لاہور ص ۳۲۴

۲۵۔ " " " ص ۳۲۵

۲۶۔ " " " ص ۳۵۲

۲۷۔ سعید حسن، مولوی: مسند امام اعظم، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۱۹۹

۲۸۔ وحید الزمان خاں، علامہ: موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۸۲

marfat.com

Marfat.com

۲- حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں روزہ رکھا کرتا ہوں تو کیا روزہ رکھوں سفر میں؟ [۲۹]

۳- ابو ہریرہ نے کہا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔" [۳۰]

۴- ابو سعید خدری سے روایت ہے۔" [۳۱]

۵- سفیان بن عبد اللہ کو عمر بن خطاب نے متصدق کر کے بھیجا۔" [۳۲]

۶- ابو الزبیر، جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں۔" [۳۳]

۷- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جب جماعت چوتھوں کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئی۔" [۳۴]

۸- انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باغ میں گئے۔" [۳۵]

۹- زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔" [۳۶]

۱۰- عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیدائشی سنتوں سے کلی کرنا ہے۔" [۳۷]

۱۱- حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے۔" [۳۸]

۱۲- ثوبان سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔" [۳۹]

۱۳- انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے وضو کرتے تھے۔" [۴۰]

۱۴- مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ چھوڑ کر۔" [۴۱]

۱۵- علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" [۴۲]

---

۲۹ وحید الزمان خاں، علامہ: موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۹۰

۳۰ " " " ص ۳۰۹

۳۱ " " " ص ۳۲۳

۳۲ " " " ص ۳۴۷

۳۳ " سنن ابو داؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۵۲

۳۴ " " " ص ۵۲

۳۵ " " " ص ۵۵

۳۶ " " " ص ۵۵

۳۷ " " " ص ۵۷

۳۸ " " " ص ۵۸

۳۹ " " " ص ۶۹

۴۰ " " " ص ۷۰

۴۱ " " " ص ۸۹

۴۲ " " " ص ۱۱۶

marfat.com

Marfat.com

۱۶۔ عائشہ سے روایت ہے کہ ام سلیم جو ماں ہیں انس بن مالک کی، کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیشک اللہ جل جلالہ نہیں شرم کرتا حق سے۔"[۴۳]

۱۷۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جوان سفید پوش انسان کی شکل میں آئے۔[۴۴]

۱۸۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"[۴۵]

۱۹۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"[۴۶]

۲۰۔ طحاوی اور دار قطنی نے عائشہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔"[۴۷]

۲۱۔ ایک روایت میں ہے کہ علی نے پانی منگایا۔"[۴۸]

۲۲۔ حضرت شریح نے عائشہ سے پوچھا۔"[۴۹]

۲۳۔ مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں نکلا۔"[۵۰]

۲۴۔ ابن عمر نے کہا کہ میں غزوۂ جلولا میں شمولیت کی غرض سے عراق پہنچا۔"[۵۱]

۲۵۔ خزیمہ بن ثابت کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح خفین کی مدت۔"[۵۲]

۲۶۔ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی یا بوریا طلب فرمایا۔"[۵۳]

۲۷۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"[۵۴]

۲۸۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"[۵۵]

---

۴۳ وحید الزمان خاں، علامہ: سنن ابو داؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۱۲۰

۴۴ دوست محمد شاکر، مولوی: مستند امام اعظم، مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور، ص ۵

۴۵ " " " ص ۲۳

۴۶ " " " ص ۲۴

۴۷ " " " ص ۴۵

۴۸ " " " ص ۵۱

۴۹ " " " ص ۵۵

۵۰ " " " ص ۵۷

۵۱ " " " ص ۶۰

۵۲ " " " ص ۶۳

۵۳ " " " ص ۶۶

۵۴ " " " ص ۶۹

۵۵ " " " ص ۷۱

marfat.com

Marfat.com

۲۹- ام ہانیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "[۵۶]

۳۰- حضرت شُرَیح نے عائشہ سے پوچھا "[۵۷]

۳۱- مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا "[۵۸]

۳۲- ابوسعید خدری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں "[۵۹]

۳۳- جن نے جریر بن عبداللہ کو ایک دن وضو کرتے اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا "[۶۰]

۳۴- ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص ایک شخص کے پاس سے گزرے "[۶۱]

۳۵- ابن عمر نے ایک عورت کا جنازہ پڑھا "[۶۲]

۳۶- عمرو بن میمون، عائشہ سے روایت کرتے ہیں "[۶۳]

۳۷- مسروق، عائشہ سے روایت کرتے ہیں "[۶۴]

۳۸- انس بن مالک نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھتے "[۶۵]

۳۹- ابوہریرہ نے کہا جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے "[۶۶]

۴۰- عبداللہ بن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا گوشت کھا کر نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا "[۶۷]

۴۱- عبداللہ بن عمر کوفہ میں سعد بن ابی وقاص کے پاس آئے "[۶۸]

۴۲- عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کا وقت پوچھا گیا "[۶۹]

---

۵۶ سعد حسن، مولوی: مسند امام اعظم، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۶۹

۵۷ " " " ص ۸۶

۵۸ " " " ص ۹۰

۵۹ محمد صغیر الدین، مولوی: کتاب الآثار، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۳۴

۶۰ " " " ص ۳۷

۶۱ " " " ص ۴۲

۶۲ " " " ص ۱۲۳

۶۳ " " " ص ۱۳۵

۶۴ " " " ص ۱۳۵

۶۵ عبدالوحید، خواجہ: موطا امام محمد، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۱۹

۶۶ " " " ص ۳۰

۶۷ " " " ص ۲۵

۶۸ " " " ص ۳۳

۶۹ وحید الزمان خاں، علامہ: صحیح مسلم، جلد دوم، مطبوعہ سپر آرٹ پریس کراچی، ص ۱۵۱

marfat.com

Marfat.com

۴۳۔ بریدہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے نماز کا وقت پوچھا۔[۷۰]

۴۴۔ ابو امامہ کہتے ہیں کہ ہم نے عمر بن عبد العزیز کے ساتھ ظہر پڑھی۔ پھر انس بن مالک کے پاس گئے تو ان کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔[۷۱]

۴۵۔ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے نجد والوں میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔[۷۲]

۴۶۔ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ مال بانٹا۔[۷۳]

۴۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے فرمایا تو یہ باغ اپنے محتاج عزیزوں کو دے ڈال انہوں نے حسان اور ابی بن کعب کو دے دیا۔[۷۴]

۴۸۔ انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے۔[۷۵]

۴۹۔ ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد سے سنا ان سے کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال پوچھا۔[۷۶]

۵۰۔ ابو موسیٰ نے اس کو بھی کھانے کے لیے بلایا۔ وہ کہنے لگا میں مرغی نہیں کھاتا میں نے دیکھا وہ نجاست کھاتی ہے تو مجھ کو اس سے کراہت آتی ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا ارے آ بھی کھا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا ہے۔ وہ کہنے لگا میں نے تو قسم کھائی ہے مرغی کبھی نہیں کھاؤں گا۔ ابو موسیٰ نے کہا، ادھر آ میں قسم کا علاج بھی بتاتا ہوں۔[۷۷]

سیکڑوں میں سے نمونے کے طور پر صرف پچاس عبارتیں ایسی پیش کی ہیں کہ مترجمین حضرات نے صحابہ کرام کے اسمائے گرامی عامیانہ طریقے پر لکھے اور ان کے ساتھ کسی تعظیمی لفظ کے اضافے کی ضرورت محسوس نہیں کی ہم نے آج تک نہیں دیکھا کہ ان حضرات نے اپنی تصانیف میں کہیں یوں لکھا ہو:۔ نذیر حسین کہتے ہیں۔ احمد رضا کہتے ہیں۔ اشرف علی کہتے ہیں۔ بلکہ جب اپنے جماعت وار بزرگوں کا نام لکھنے پر آتے ہیں تو القاب و آداب کی اتنی فوج ساتھ ہوتی ہے کہ تین تین سطروں میں اکیلا نام ہی نہیں سماتا۔ معلوم نہیں صحابہ کرام کے اسمائے گرامی لکھتے وقت قلموں کی سیاہی کیوں خشک ہو جاتی ہے کہ بسا اوقات کوئی تعظیمی لفظ ساتھ نہیں لکھا جاتا، حالانکہ یہ حضرات تو بالاتفاق تمام بزرگوں کے بزرگ، قصرِ ملتِ اسلامیہ کی بنیاد اور ساری امتِ محمدیہ کے سرتاج ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

تابعین پر الزام

مترجمین حضرات نے جہاں بغیر کسی تعظیمی لفظ کے صحابۂ کرام کے اسمائے گرامی لکھے وہاں نادانستہ طور پر یہ تاثر دینے کی کوشش بھی کی ہے کہ گویا تابعین حضرات بھی ان حضرات کے نام اسی طرح لیا کرتے تھے۔ ایسی چند عبارتیں ملاحظہ ہوں:۔

---

[۷۰] وحید الزمان خاں، علامہ: صحیح مسلم، جلد دوم، مطبوعہ سپر آرٹ پریس کراچی، ص ۱۵۱

[۷۱] " " " ص ۱۵۷

[۷۲] " صحیح مسلم، جلد اول " ص ۸۳

[۷۳] " " " ص ۲۵۲

[۷۴] " تیسیر الباری، جلد سوم، مطبوعہ المکہ پریس لاہور، ص ۴۴

[۷۵] " " " ص ۹۱

[۷۶] " تیسیر الباری، جلد چہارم " ص ۱۰۹

marfat.com

Marfat.com

۱- نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے کہا۔"[۷۷]

۲- خالد بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے ایک روز افطار کیا رمضان میں۔"[۷۸]

۳- امام مالک کو پہنچا کہ انس بن مالک بوڑھے ہو گئے تھے۔"[۷۹]

۴- طاؤس یمانی سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل نے تیس گایوں میں سے ایک گائے ایک برس کی لی۔"[۸۰]

۵- شام کے لوگوں نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا۔"[۸۱]

۶- ابن شہاب سے روایت ہے کہ پہنچا مجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا بحرین کے مجوس سے اور عمر بن الخطاب نے جزیہ لیا فارس کے مجوس سے اور عثمان بن عفان نے جزیہ لیا بربر سے۔"[۸۲]

۷- اس عدوی سے روایت ہے کہ سنا میں نے عمر بن الخطاب سے کہتے تھے۔"[۸۳]

۸- نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر صدقہ نکالتے اپنے غلاموں کی طرف سے۔"[۸۴]

۹- علقمہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا۔"[۸۵]

۱۰- حضرت ابوزبیر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے دریافت کیا۔"[۸۶]

۱۱- حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص ابن عمر کی خدمت میں آیا۔"[۸۷]

۱۲- قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ میں نے جریر بن عبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔"[۸۸]

۱۳- ایک روایت عبد خیر سے یوں ہے کہ علی نے پانی منگایا۔"[۸۹]

۱۴- حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص ابن عمر کے پاس آیا۔"[۹۰]

---

[۷۷] وحید الزمان خاں، علامہ: موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۶۵

[۷۸] " " " ص ۳۰۰

[۷۹] " " " ص ۳۰۵

[۸۰] " " " ص ۳۴۱

[۸۱] " " " ص ۳۶۰

[۸۲] " " " ص ۳۶۱

[۸۳] " " " ص ۳۶۵

[۸۴] " " " ص ۳۶۶

[۸۵] " : سنن ابو داؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی: ص ۶۸

[۸۶] دوست محمد شاکر، مولانا: مسند امام اعظم، مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور، ص ۱۱

[۸۷] " " " ص ۱

[۸۸] " " " ص ۲

[۸۹] " " " ص ۱۰

[۹۰] سعد حسن، مولوی: مسند امام اعظم، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۴۴

marfat.com

Marfat.com

۱۵۔ ایک روایت عبد خیر سے یوں ہے کہ علی نے پانی منگایا۔"[۹۱]

۱۶۔ شریح کہتے ہیں کہ پھر میں علی کے پاس آیا۔"[۹۲]

۱۷۔ سالم بن عبداللہ بن عمر کے بیٹے کہتے ہیں کہ مسح خفین کے بارہ میں سعد بن ابی وقاص اور میرے والد کے درمیان اختلاف رائے ہوا۔"[۹۳]

۱۸۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ام سلیم بہت ملحان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عورت کے متعلق پوچھنے کو آئیں۔"[۹۴]

۱۹۔ ابراہیم نے کہا کہ میں عبداللہ بن مسعود کے ساتھیوں علقمہ اور اسود وغیرہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔"[۹۵]

۲۰۔ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے بازار میں پیشاب کیا۔"[۹۶]

۲۱۔ دونوں نے ورآد سے جو منشی تھے مغیرہ کے سنا کہ لکھا معاویہ نے مغیرہ کو۔"[۹۷]

۲۲۔ ابی الزبیر نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن زبیر سے سنا کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے اس منبر۔"[۹۸]

۲۳۔ صنابحی سے روایت ہے میں عبادہ بن صامت کے پاس گیا۔"[۹۹]

۲۴۔ ثابت نے کہا انس بن مالک (نماز میں) ایک شئی کرتے تھے۔"[۱۰۰]

۲۵ سعید بن حارث نے کہا کہ ہم کو ابو سعید نے نماز پڑھائی۔"[۱۰۱]

یقین نہیں آتا کہ تابعین عظام اگر اردو میں کلام فرماتے تو حضرات صحابۂ کرام کے اسمائے گرامی اس عامیانہ طریقے سے لیتے جیسے ہمارے مترجمین حضرات نے بتائے ہیں۔ حضرات تابعین تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اپنی عقیدت کا مرکز قرار دیا کرتے تھے۔ ان کی خاک پا کو اپنے لیے سرمۂ بصیرت سمجھتے اور دیدہ و دل کا ان کے راستوں میں فرش بچھا دیا کرتے تھے۔ کیوں نہ ہو وہ حضرات اس احترام کے پوری طرح مستحق ہیں جبکہ ان کے نقوشِ قدم میں امتِ محمدیہ کا ضابطۂ حیات اور ان کی پیروی میں دارین کی سربلندی اور نجات ہے۔

نرالی تہذیب

اس افسوسناک عنوان کے تحت ہم چند ایسی عبارتیں پیش کرنے لگے ہیں جن کے اندر حضرات صحابۂ کرام کی شان میں ایسے الفاظ بھی استعمال

۹۱	سعد حسن، مولوی: مسند امام اعظم، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی،	ص ۸۴
۹۲	" " "	ص ۸۶
۹۳	" " "	ص ۹۲
۹۴	محمد صغیر الدین، مولوی: کتاب الآثار، "	ص ۵۶
۹۵	" " "	ص ۱۲۵
۹۶	عبدالوحید، خواجہ: موطا امام مالک، "	ص ۳۴
۹۷	وحید الزمان خاں، علامہ: صحیح مسلم، جلد دوم، مطبوعہ سپر آرٹ پریس کراچی،	ص ۱۳۸
۹۸	" " "	ص ۱۳۹
۹۹	" صحیح مسلم، جلد اول "	ص ۱۱۵
۱۰۰	غلام رسول رضوی، علامہ: تفہیم البخاری، جلد دوم، مطبوعہ المجددہ پرنٹرز لاہور،	ص ۵
۱۰۱	" " "	ص ۷

marfat.com

Marfat.com

کیے گئے ہیں جن پر شرافت اور تہذیب اپنا سر پیٹ کر رہ جاتی ہے۔ علماء تو درکنار ایک عام مسلمان کے لیے بھی ایسے بزرگوں کی شان میں اس قسم کے الفاظ زبان یا نوکِ قلم پر لانا زیب نہیں دیتا، چہ جائیکہ صحابۂ کرام کے لیے صاحبانِ جُبّہ و دستار ایسے الفاظ استعمال کریں اور وہ بھی کتب احادیث کے اندر

۱۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے ایک گھوڑا دیا خدا کی راہ میں۔" [۱۰۲]

کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد محترم کا نام اس طرح لے سکتے تھے؟

۲۔ ان آیات سے اللہ جلّ جلالہٗ نے عتاب فرمایا اپنے رسول پر اس واسطے کہ رسول نے اندھے کی طرف خیال نہ کیا جو صدق دل سے آیا تھا اور ہدایت کا راستہ ڈھونڈتا تھا اور متوجہ ہوئے ایک دنیا دار کی طرف جو دل سے طالب اور شائق ہدایت کا نہ تھا، اگرچہ غرض رسول کی اس سے یہ تھی کہ اندھے کی ہدایت بعد اس کے بھی ممکن ہے اور دنیا دار کو اگر ہدایت ہو جائے تو اس کے سبب سے دین کو بڑی ترقی ہو گی۔" [۱۰۳]

ایک جلیل القدر صحابی کے لیے اندھے کا لفظ دوبارہ استعمال کرنا اور القاب و آداب تو دور رہے ان کے نام تک کو نوکِ قلم پر نہ آنے دینا معلوم نہیں یہ ذوق سلیم کا کونسا درجہ ہے؟ مسلمانوں کو شائد طریقہ بتایا ہے کہ حضرات صحابۂ کرام کا ذکر اس طرح کیا کریں۔ افسوس!

۳۔ اس وقت حضرت عمر نے دل میں کہا، کاش تو مر گیا ہوتا، اے عمر تین بار تو نے کڑ کڑا کر پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کسی بار آپ نے جواب نہ دیا۔" [۱۰۴]

حضور والا! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کڑ کڑا کر پوچھنے کا کوئی مجاز ہے؟

۴۔ سیدنا حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں اس بخشش کو برقرار رکھوں؟ آپ نے دریافت فرمایا کیا آپ نے سب بیٹوں کو عطیہ دیا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔" [۱۰۵]

۵۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تم نے ان کے بھائیوں کو بھی کچھ دیا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔" [۱۰۶]

۶۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے اور بھی بچے ہیں، اس کے علاوہ ہیں اس نے عرض کیا ہاں ہیں۔" [۱۰۷]

۷۔ مجھے میرے والد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تاکہ آپ کو اس عطیہ پر گواہ کریں جو آپ نے مجھے دیا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا کیا تمہارے اس کے سوا اور بھی بیٹے ہیں یا کہ نہیں؟" [۱۰۸]

معلوم نہیں ترجمہ کرنے والے حضرات نے حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہر عبارت میں لفظ اس کے ساتھ کیوں کیا ہے؟ کیا علماء کو صحابۂ کرام کا اس طرح ذکر کرنا زیب دیتا ہے؟

---

[۱۰۲] وحید الزمان خاں، علامہ: موطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۳۶۵

[۱۰۳] " " " ص ۲۳۹

[۱۰۴] " " " ص ۲۴۰

[۱۰۵] دوست محمد، عبدالستار، مولوی: سنن نسائی، جلد سوم، مطبوعہ عالمین پرنٹنگ پریس، ص ۲

[۱۰۶] " " " ص ۳

[۱۰۷] " " " ص ۵

[۱۰۸] " " " ص ۶

marfat.com

Marfat.com

تمہیں کہو یہ انداز گفتگو کیا ہے

۸۔ حضرت نعمان بن بشیر کی والدہ نے نعمان کے والد کو ان کے اس دیئے گئے عطیہ پر فرمایا کہ آپ نے جو عطیہ دیا ہے "؟
کیا ارشاد خداوندی :۔ الرجال قوامون علی النساء کا یہی مفہوم ہے کہ عورتیں اپنے خاوندوں سے فرمایا کریں؟ کہیں یہ وہ معاملہ تو نہیں جو اکبر الہ آبادی نے یوں ظاہر کیا تھا :۔

اکبر ڈرا نہیں کبھی جرمن کی فوج سے — لیکن شہید ہو گیا بیوی کی فوج سے

۹۔ ہم آپ کی عیادت کے واسطے آئے دیکھا تو آپ حضرت عائشہ کے بنگلے میں تسبیح پڑھ رہے ہیں "؟
ممکن ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بنگلہ مترجم نے دیکھا ہو۔

۱۰۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب بھی کسی مارے کوئی تم میں سے نماز میں تو چاہیئے کہ لوٹے اور وضو کرے اور اعادہ کرے نماز کا "؟

۱۱۔ عمرو بن سلمہ سے اسی حدیث میں روایت ہے کہ میں ان کی امامت کیا کرتا تھا ایک چادر سے جس میں جوڑ لگا تھا اور پھٹی ہوئی تھی جیب میں سجدہ کرتا تو میری گانڈ کھل جاتی "؟

کاش! یہ لفظ لکھنے سے پہلے علامہ صاحب کا قلم ٹوٹ گیا ہوتا۔ کیا اس لفظ کا مفہوم تہذیب اور شائستگی کے پردے میں تحریر نہیں کیا جا سکتا تھا؟ اگر صحابی کی عظمت دل میں نہیں تھی تو کم از کم حدیث کی کتاب کا تقدس ہی مدنظر رکھ لیا ہوتا۔

نرالی دیانت

کتب احادیث کے متعدد دستیاب ترجمے دیکھنے سے ایسے سیکڑوں مقامات سامنے آئے کہ ایک دو لفظ سے سطروں تک کے ترجمے غائب ہیں۔ یہ تو خدائے علیم و خبیر ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ ترجمہ کرنے والوں کی فروگزاشت ہے یا کتابت کرنے والوں کی سہل پسندی یہاں نمونے نمونے کے طور پر چند موٹی موٹی فروگزاشتوں کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

۱۔ سطر ۴، انہ اصابہا حراما سے مانکح اباؤکم من النساء تک تقریباً دو سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔[۱۱۳]

۲۔ سطر ماقبل آخر :۔ وَلَمْ يُحْلِلْ نِكَاحَ إِمَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ . الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ ۔ کا ترجمہ غائب ہے۔[۱۱۴]

۳۔ سطر ۲۱ :۔ إِذَا ادَّعَتْهُ سے فَلَا يُعْرَفُ أَنَّهُ مِنْهُ ۔ تک کا ترجمہ غائب ہے۔[۱۱۵]

۴۔ سطر ۱۴ اور سطر ۱۵ دونوں کا ترجمہ غائب ہے۔[۱۱۶]

---

[۱۰۹] دوست محمد، عبدالستار، مولوی : سنن نسائی، جلد سوم، مطبوعہ عالمین پرنٹنگ پریس لاہور، ص ۲

[۱۱۰] وحید الزمان خاں، علامہ : سنن ابوداؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۲۵۴

[۱۱۱] " " " ص

[۱۱۲] " " " ص ۲۴۸

[۱۱۳] " موطا امام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص

[۱۱۴] وحید الزمان خاں، علامہ : موطا امام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۳۱

[۱۱۵] " " " ص ۶۱

[۱۱۶] " " " ص ۱۰۱

marfat.com

Marfat.com

۵ - سطر۹:- ان عتق المکاتب سے دو سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۱۷]

۶ - صفحہ ۱۴۴ سطر ۱۴ سے صفحہ ۱۴۵ سطر ۵ تک تقریباً سولہ سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۱۸]

۷ - آخری سطر کا ترجمہ غائب ہے [۱۱۹]

۸ - سطر ۱۱ سے تقریباً اڑھائی سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۲۰]

۹ - سطر ۱۹ سے تقریباً چار سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۲۱]

۱۰ - سطر ۱۲ سے تقریباً دو سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۲۲]

۱۱ - سطر ۸:- نظر ای قیمتہ سے امر الناس عند ناتک کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۲۳]

۱۲ - سطر ۱۸ سے تقریباً پانچ سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۲۴]

۱۳ - سطر ۱۴ سے تقریباً پانچ سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۲۵]

۱۴ - سطر ۱۰ سے تقریباً چار سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۲۶]

۱۵ - سطر ۱۴ سے تقریباً چار سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۲۷]

۱۶ - سطر ۵ سے تقریباً پانچ سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۲۸]

۱۷ - سطر ۷ سے تقریباً چار سطروں کا ترجمہ غائب ہے۔ [۱۲۹]

ٹیڈی ترجمہ

یہاں ان عبارتوں کی نشاندہی کی جاتی ہے جن میں طویل عبارت کا اردو ترجمہ کرنے کی جگہ صرف اس عبارت کا ترجمے کے نام سے خلاصہ

[۱۱۷]	وحید الزمان خان ، علامہ: موطا امام مالک ، جلد دوم ، مطبوعہ جاوید پریس کراچی ،		ص ۱۴۳
[۱۱۸]	"	"	ص ۱۴۴
[۱۱۹]	"	"	ص ۱۵۱
[۱۲۰]	"	"	ص ۱۶۰
[۱۲۱]	"	"	ص ۱۷۴
[۱۲۲]	"	"	ص ۱۷۶
[۱۲۳]	"	"	ص ۱۸۴
[۱۲۴]	"	"	ص ۱۸۶
[۱۲۵]	"	"	ص ۱۹۳
[۱۲۶]	"	"	ص ۱۹۶
[۱۲۷]	"	"	ص ۲۰۷
[۱۲۸]	"	"	ص ۲۲۵
[۱۲۹]	"	"	ص ۲۲۸

marfat.com

Marfat.com

لکھ دیا ہے :۔

۱ - سطر۶ :۔ قال مالک نلوا نار جلا سے اصاب اھا تک تقریباً ان چار سطروں کا ٹیڈی ترجمہ درج کیا ہوا ہے ۔ [۱۳۰]

۲ - سطر۵ :۔ سے ساڑھے چار سطروں کا پونے دو سطری ٹیڈی ترجمہ کیا ہے ۔ [۱۳۱]

۳ - صفحہ ۱۷۱ کی آخری دو سطروں اور صفحہ ۱۷۲ کی پہلی تین سطروں کا ٹیڈی ترجمہ کیا ہے ۔ [۱۳۲]

۴ - سطر۷ تا ۱۳ - ان تقریباً سات سطروں کا چار سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے ۔ [۱۳۳]

۵ - سطر۳ سے تقریباً پانچ سطروں کا پونے تین سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے ۔ [۱۳۴]

۶ - سطر۱۲ سے تقریباً چار سطروں کا ایک سطر میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے ۔ [۱۳۵]

۷ - آخری چار سطروں کا دو سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے ۔ [۱۳۶]

۸ - آخری ساڑھے پانچ سطروں کا ایک سطر میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے ۔ [۱۳۷]

۹ - سطر۹ سے پونے چار سطروں کا ایک سطر میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے ۔ [۱۳۸]

۱۰ - سطر۱۵ سے آخری تینوں اقوال کا ٹیڈی ترجمہ کیا ہے ۔ [۱۳۹]

۱۱ - پہلی سے آٹھویں سطر تک کا سوا دو سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے ۔ [۱۴۰]

۱۲ - سطر۳ سے آٹھ سطروں کا ساڑھے تین سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے ۔ [۱۴۱]

۱۳ - قول ۱۱ سے پوری ساڑھے پانچ سطروں کا سوا تین سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے ۔ [۱۴۲]

۱۴ - سطر۱۱ سے آٹھ سطروں کا پونے پانچ سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے ۔ [۱۴۳]

---

[۱۳۰] وحید الزمان خاں، علامہ : موطا امام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۵

[۱۳۱] " " " ص ۱۰۹

[۱۳۲] " " " ص ۱۷۱، ۱۷۲

[۱۳۳] " " " ص ۲۰۷

[۱۳۴] " " " ص ۲۱۱

[۱۳۵] " " " ص ۲۱۶

[۱۳۶] " " " ص ۲۱۹

[۱۳۷] " " " ص ۲۲۴

[۱۳۸] " " " ص ۲۲۵

[۱۳۹] " " " ص ۲۴۱

[۱۴۰] " " " ص ۲۴۶

[۱۴۱] " " " ص ۲۴۸

[۱۴۲] " " " ص ۲۴۸

[۱۴۳] " " " ص ۲۴۹

marfat.com

Marfat.com

۱۵۔ سطر۸ سے ساڑھے دس سطروں کا ساڑھے تین سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے۔[۱۴۴]
۱۶۔ سطر۳ سے ساڑھے چھ سطروں کا پونے چار سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے۔[۱۴۵]
۱۷۔ قول ۱۵ سے اٹھارہ سطروں کا بارہ سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے۔[۱۴۶]
۱۸۔ قول ۱۶ سے تیس سطروں کا بیس سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے۔[۱۴۷]
۱۹۔ سطر۳ سے انیس سطروں کا دس سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے۔[۱۴۸]
۲۰۔ سطر۱۸ سے اڑھائی سطروں کا صرف نصف سطر میں حیرت انگیز ترجمہ کیا ہے۔[۱۴۹]

البیلی ترجمانی

قارئین کرام یہاں صرف دو حدیثوں کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:۔

۱۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتِیْھَا یا اللہ! حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں مکہ کو دو پتھریلے علاقوں کے درمیان حرم بناتا ہوں۔[۱۵۰]

حضور والا! یہاں دو پتھریلے علاقوں کی درمیانی جگہ سے مکہ مکرمہ نہیں بلکہ مدینہ منورہ مراد ہے جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے، جس پر سب کا اتفاق ہے ہم نے موطا امام مالک کے حواشی میں اس پر تفصیلی نوٹ بھی لکھا ہے۔

۲۔ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ اَنَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُؤْکَلَ لُحُوْمُ الْاَضَاحِیِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ میں نے حضرت عمر سے دریافت کیا، کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع فرمایا ہے"؟[۱۵۱]

جناب والا! قلت لعائشۃ کا ترجمہ: "میں نے حضرت عمر سے دریافت کیا" کہاں سے آگیا؟ اسے آئندہ ایڈیشن میں درست کر لیا جائے اور پہلی حدیث میں "مکہ کو دو پتھریلے" کی جگہ "مدینہ کو دو پتھریلے" کر لیا جائے۔

صلوٰۃ وسلام میں بدعت

پروردگار عالم نے فرمایا ہے:۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ لیکن

---

۱۴۴ وحید الزمان خاں، علامہ: موطا امام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۲۵۰
۱۴۵ " " " ص ۲۵۱
۱۴۶ " " " ص ۲۵۱
۱۴۷ " " " ص ۲۵۳
۱۴۸ " " " ص ۲۹۰
۱۴۹ " " " ص ۳۷۶
۱۵۰ محمد عادل خاں، محمد فاضل، مولوی: صحیح بخاری، جلد دوم، شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور، ص ۵۵۱
۱۵۱ " صحیح بخاری، جلد دوم " ص ۱۸۸

marfat.com

Marfat.com

اردو ترجمے والی اکثر کتب احادیث کو دیکھا کہ ان میں صلوٰۃ وسلام کی جگہ ؐ یا صلعم قلم وغیرہ کی شارٹ ہینڈ سے کام چلایا جاتا ہے اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ رضؓ کو کافی سمجھنے کی بیماری تو اتنی ہے کہ خدا کی پناہ۔ بھلا اس کا کتاب و سنت سے کوئی جواز ہے؟ جو حضرات بدعتوں کے خلاف جہاد کرنے کے مدعی ہیں اس مرض کا سب سے زیادہ وہی شکار ہیں۔ اس غیر شرعی ایجاد کو چھوڑنے کی سب کو کوشش کرنی چاہیئے۔

بفضلہ تعالیٰ اس ناچیز کو بھی صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ اور موطا امام مالک کے ترجمے کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ جو حضرات زیور علم سے آراستہ ہیں ان سے احقر متوقع ہے کہ اختلاف مسلک کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ناشر کی معرفت ہمارے ترجموں کے متعلق اپنے رائے سے مطلع فرمائیں گے ممکن ہے آئندہ ایڈیشن میں وہ شامل اشاعت ہو سکیں۔ سب سے زیادہ احسان مجھ پر ان حضرات کا ہوگا جو اختلافی مباحث سے قطع نظر کر کے میری غلطیوں اور فروگزاشتوں سے مجھے مطلع فرمائیں گے تاکہ قدرت کو منظور ہو تو آئندہ ان کی اصلاح ہو سکے۔

خدائے ذوالمنن ان کتابوں کو شایان شان طریقے سے منظر عام پر لانے والے سید اعجاز احمد صاحب کو اشاعت احادیث کے لیے مستعد رکھے اور خدمت دین متین کی وافر سعادت و وسائل سے نوازے نیز انہیں دارین کی ہر پریشانی سے نجات بخشے۔ پروردگار عالم اپنے اس حقیر سے بندے کی اس کاوش کو شرف قبولیت بخشے، اسے میرے لیے کفارۂ سیئات، توشۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۚ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

گدائے درِ اولیاء:۔ محمد عبدالحکیم خاں اختر
مجددی مظہری شاہجہان پوری لاہور چھاؤنی

۲۴ر جمادی الاخریٰ سنہ ۱۴۰۳ھ
مطابق ۹ر اپریل سنہ ۱۹۸۳ء

marfat.com

Marfat.com

قطعۂ تاریخ اشاعت

(از نتیجۂ فکر جناب قمر یزدانی، پنوانہ، ضلع سیالکوٹ)

رہبرِ ملت، فرامین شفیع المذنبین — ہیں احادیث پیمبر شرحِ قرآن مبین
ہے موطا نسخۂ ایمان فزائے مؤمنین — دائمی رُشد و ہدایت، راہنمائے واعظین
اس کا اک اک لفظ ہے نورِ یقیں سے مستنیر — اور ہر نقطہ ہے بحرِ عشق کا دُرِ ثمین
ہیں مترجم اس کے اختر شاہجہاں پوری قمر — اور مرتب حضرتِ مالک امام المسلمین
انشاء اللہ اس سے ہوں گے مستفیض اہلِ خرد — اس کا ہر مضمون ہے یُمن و سعادت کا امیں
ضامنِ خُلدِ بریں ہے یہ کتاب مستطاب — ہے خلوصِ باطنی کا ایک شہکار حسیں
داستانِ عشق لکھی ہے کتابِ حسن پر — خامۂ اخلاص و الفت کا ہے نقشِ بہتریں

اس کی تاریخ اشاعت، اہلِ دیں سے پوچھ لو

۱۹ ۸۳ ۱۰۰

گوہرِ بحرِ حقائق ، مخزن اسرار دیں

۱۸۸۳ + ۱۰۰ = ۱۹۸۳ء

تاریخی مادّے

۳۔ مہرِ منیر موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ موطا افضل العلماء امام مالک نور اللہ مرقدہٗ
۵۔ نسخۂ جمال افروز موطا امام مالک نور اللہ مرقدہٗ
۶۔ تحمید احسن الخالقین
۷۔ ارمغانِ اعلیٰ
۸۔ از قلم طیّب اختر شاہجہان پوری
۹۔ نتیجۂ افکار المخلص قمر یزدانی

marfat.com

Marfat.com

جامع ترمذی

(عربی اردو)

مکمّل دو جلدیں

محدّثِ جلیل امام ابو عیسیٰ محمّد بن عیسےٰ ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ

(م ۱۳ رجب ۲۷۹ھ)

مترجم

فاضل شہیر مولینا محمد صدیق ہزاروی

تصحیح و تہذیب

سید حامد لطیف چشتی

قیمت روپے

ناشر

فرید بکسٹال ◎ ۳۸ اردو بازار لاہور

marfat.com

Marfat.com

اشعۃ اللمعات

جلد ۷

شرح مشکوٰۃ

تصنیف منیف

عارف باللہ شیخ محقق حضرت مولینا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ و حواشی

حضرت علامہ مولینا محمد سعید احمد نقشبندی مدظلہ العالی

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی

فیوضِ غوثِ یزدانی

ترجمہ

الفتح الربانی

از محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترجمہ: مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ

موطا امام مالک

رضی اللہ عنہ (مکمل)

ترجمہ و تحشیہ علامہ مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مدظلہ

مترجم

صحیح بخاری سنن ابن ماجہ سنن ابوداؤد وغیرہا

شواہد الحق

اردو

فی الاستعانۃ بسید الخلق

تصنیف: امام علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی قدس سرہ

ترجمہ: مولانا علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ

غنیۃ الطالبین

(اردو)

از محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترجمہ: مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی سعیدی

تقدیم: علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

حجۃ اللہ علی العالمین

(اردو)

تالیف

حضرت قطب الملۃ حکیم الامۃ مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ مولانا عبدالحق حقانی

فرید بک سٹال ◎ ۳۸۔ اردو بازار لاہور ۲ فون ۷۳۱۲۱۷۳ / ۷۲۲۴۸۹۹

marfat.com

Marfat.com

شرح صحیح مسلم (۶ جلد)

تصنیف:
علامہ غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

اس صدی کی بہترین شرح جس میں عصر حاضر کے جدید مسائل کا محققانہ حل پیش کیا گیا ہے۔

● ——— یہ شرح قارئین کو دوسری شرحوں سے بے نیاز کر دے گی۔

سنن ابوداؤد شریف مترجم

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ (۳ جلد)

مترجم: مولینا عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری

سنن نسائی مترجم (۳ جلد)

امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی رحمۃ اللہ

ترجمہ مولینا دوست محمد شاکر و مولینا حافظ محمد عبدالستار قادری

بخاری شریف مترجم (۳ جلد)

امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ

مترجم: مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری

مشکوٰۃ شریف مترجم (۳ جلد)

امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ

مترجم فاضل جلیل مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری

جامع ترمذی مترجم مع شمائل ترمذی (۲ جلد)

محدث جلیل امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ

مترجم: مولینا علامہ محمد صدیق سعیدی ہزاروی

طحاوی شریف مترجم (اردو) مع خلاصہ مضامین (سیٹ چار جلد پر مشتمل)

محدث جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مترجم: علامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف و ریاض الصالحین

تقدیم: علامہ غلام رسول سعیدی شارح مسلم شریف

سنن ابن ماجہ مترجم (۲ جلد)

امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ الربعی القزوینی رحمۃ اللہ

مترجم: مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری

ریاض الصالحین مترجم (۲ جلد)

شیخ الاسلام ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی

مترجم: مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہ

تقدیم: محمد عبدالحکیم شرف قادری

○ ——— دیگر مطبوعات کی فہرست کے لیے جوابی لفافہ ارسال فرمائیں

فرید بک سٹال ◎ ۳۸۔ اردو بازار ◎ لاہور ۲ فون ۷۳۱۲۱۷۳ / ۷۲۲۴۸۹۹

marfat.com

Marfat.com

Marfat.com